UNIVERSAL
LIBRARY

OU_226502

UNIVERSAL
LIBRARY

مَا شَاءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

حسب فرمایش جناب مولوی عبد الاحد صاحب۔ مالک مطبع مجتبائی۔ دہلی

ربع ثانی

مظاہر حق

جلد سوم

باہتمام احقر الانام محمد عبد الولی خلف علامہ آسی مولوی عبد العلی صاحب رآسی

در مطبع آسی واقع لکھنؤ طبع شد

فہرست جلد سیوم یعنی علم اجمالی کتاب مستطاب مظاہر حق ترجمہ متبرکہ مشکوٰۃ المصابیح

۲	**کتاب** بیعون کی	۱۲۹	**باب** اُن عورتوں کا کہ حرام ہیں مرد پر	۲۶۰	**ف** طبیب خبیث ہو پر یہ گمان آتا ہے	۳۸۷	**ف** منع ہے رکھنا کلام اُس کا جگہ اپنے کلام کو
۲	**باب** کہ ڈھونڈھ طلب کرنے روزی حلال کا		اور انہیں فائدہ دینے بیع بیان اقسام		اگر اُسکے علاج سے کوئی مر جاوے	۳۸۸	**باب** لوٹنے کا جہاد میں
۱۶	**باب** نرمی کرنے کام معاملات میں		اُنکے کے عالمگیری سے	۲۶۱	**باب** بیع بیان اُن چیزوں کے کہ نہیں	۳۹۳	**باب** حکم قیدیوں کے
۱۸	**باب** خیار کا	۱۴۸	**باب** صحبت کرنیکا عورتوں سے		تاوان دیا جاتا ہے اُنہیں بسبب قصور کے	۴۰۱	**باب** بیع بیان امن دینے کے کفار کو
۱۹	**باب** سود کا	۱۵۲	**باب** متعلق پہلے باب کا	۲۶۶	**باب** بیع بیان قسامت کے	۴۰۴	**باب** تقسیم کرنے غنیمتوں کا اور خیانت کرنا مال غنیمت میں
۲۷	**باب** ان چیزوں کا کہ منع کیا گیا ہے اُنسے	۱۵۴	**باب** مہر کا	۲۶۷	**باب** بیع بیان قتل کرنے مرتدوں اور اُن	۴۱۹	**باب** جزیہ کا اور اسمیں اتحاد اہل جزیہ کی
۴۰	**باب** متعلق پہلے باب کا	۱۵۴	**ف** بیع مہر ازواج مطہرات اور صحابہ رضی اللہ عنہم		اگونکے کہ سبی کرتے ہیں فساد کرنے میں	۴۲۲	**باب** صلح کے
۴۳	**باب** بیع سلم اور گروی کا		آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اہل بیتہ وسلم کے	۲۶۷	**ف** بڑا بیع بیان مرتد اور کلمات کفر کے	۴۲۷	**باب** بیع نکالدینے یہود کے جزیرۂ عرب سے
۴۶	**باب** احتکار کا	۱۵۸	**باب** ولیمہ کا اور اسی میں اقسام ضیافت		اور اسمیں بیان ہے کفر و فحش کا اور قسام سجدہ	۴۲۸	**باب** فئی کا
۴۷	**باب** مفلسی اور مہلت دینے کا معاملات میں		مسنونہ کے ہیں		بغیر کا اور کفر پھیلنے والوں سبتلا غیرہ کا	۴۳۲	**ف** تصدق کا
۵۶	**باب** شرکت اور وکالت کا	۱۶۳	**باب** باری مقرر کرنے کا بیویوں کی	۲۹۰	**کتاب** حدود کی	۴۳۵	**کتاب** نکاح اور جانوروں کے ذبح کیے گئے کی
۶۰	**باب** غصب اور رعایت کا	۱۶۶	**باب** صحبت اور اختلاط کرنیکا بیویوں	۳۰۲	**باب** ہاتھ کاٹنے چور کا	۴۴۳	**باب** کُتے کا
۶۵	**باب** شفعہ کا		سے اور حقوق بیویوں کا	۳۰۷	**باب** سفارش کرنے کا	۴۴۵	**ف** منع ہے جانور کا لوانا
۶۸	**باب** مساقات اور مزارعت کا	۱۷۷	**باب** خلع اور طلاق	۳۰۹	**باب** حد شراب کا	۴۴۵	**باب** اُسچیز کا کہ حلال ہے کھانا اُسکا
۷۰	**باب** اجارے کا	۱۸۵	**باب** تین طلاقوں کا	۳۱۱	**باب** اُسچیز کا کہ واجب ہے اُسپر حد جاری کیا جاوے		اور حرام ہے کھانا اُسکا
۷۳	**باب** آباد کرنے زمین خراب کی اور	۱۸۷	**باب** متعلق پہلے باب کا	۳۱۲	**باب** تعزیر کا	۴۵۵	**باب** عقیقے کا
	پانی پلانے کے حق کا	۱۸۹	**باب** لعان کا	۳۱۳	**باب** بیع بیان جمع کرنے اور وعید پینے والے اُسکے	۴۵۸	**کتاب** کھانوں کی
۷۹	**باب** بخشنوں کا	۱۹۸	**باب** عدت کا		اور اُسی میں بیان چوتھا قسام نشے کی چیزوں کا	۴۷۸	**باب** ضیافت کا
۸۲	**باب** متعلق پہلے باب کا	۲۰۱	**ف** سوگ کے بیان میں	۳۲۰	**کتاب** سرداری اور قضا کی	۴۸۴	**باب** متعلق پہلے باب کا
۸۷	**باب** لقطے کا	۲۰۵	**باب** استبراء کا	۳۳۳	**باب** اُسچیز کا کہ واجب ہے لازم ہونی آسانی کرنی	۴۸۶	**باب** پینے کی چیزوں کا
۹۲	**باب** فرائض کا	۲۰۶	**باب** نفقوں کا اور لونڈی غلام کے حقوق کا	۳۳۵	**باب** عمل کرنیکا قضا میں اور ڈرنیکا قضا سے	۴۹۱	**باب** نقیع و نبیذ کا
۱۰۲	**باب** وصیتوں کا	۲۱۵	**باب** بالغ ہونے چھوڑنے کا اور پرورش اُسکی	۳۳۸	**باب** بیع بیان رزق والیکے اور ڈرنیوالے کے	۴۹۳	**باب** ڈھکنے باسنوں کا
۱۰۵	**کتاب** نکاح کی	۲۱۸	**کتاب** آزاد کرنے بروے کی	۳۴۱	**باب** بیع بیان قضیوں اور گواہیوں کے	۴۹۵	**کتاب** لباس کی
۱۰۸	**ف** قصہ بلعم بن باعور	۲۲۱	**باب** آزاد کرنے غلام مشترک کا اور خرید کرنے	۳۴۹	**کتاب** جہاد کی	۵۱۳	**باب** جھاب پہننے کا
۱۱۲	**باب** دیکھنے کا مخطوبہ کو اور پیرو زادہ کا		قرابتی کا اور آزاد کرنیکا بیمار کی حالت میں	۳۶۹	**باب** طہاری اسباب جہاد کا	۵۱۸	**باب** پاپوش پہننے کا
۱۱۸	**باب** ولی کا نکاح میں اور پرورانگی	۲۲۶	**باب** قسموں اور نذروں کا اور اسمیں	۳۷۵	**باب** آداب سفر کا	۵۲۰	**باب** کنگھی کرنیکا
	مانگنے کا عورت سے		اقسام اُنکے مفصل مذکور ہیں	۳۷۶	**ف** فرمودہ عترت کی کچھ حقیقت نہیں بموجب	۵۲۶	**ف** صان رکھنا صحن گھر کا
۱۲۱	**باب** آشکارا کرنے نکاح کا اور بیان	۲۳۵	**باب** فقط نذر کا		فرمانے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے	۵۳۷	**باب** تصویروں کا
	خطبہ نکاح کا اور شرط نکاح کا	۲۴۱	**کتاب** قصاص کی	۳۸۳	**باب** لکھنے نامہ کا کفار کو اور بلانے	۵۳۹	**ف** حکم گڑیوں کا
۱۲۲	**ف** رسوم بر شادی کا	۲۵۳	**باب** دیتوں کا		اُنکے کا طرف اسلام کے		

رَبِّ یَسِّرْ | بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | وَتَمِّمْ بِالْخَیْرِ

کِتَابُ الْبُیُوْعِ

کتاب ہے بیع بیان بیعون کے ف اول مصنف نے ذکر کیے حقوق اللہ تعالیٰ کے کہ وہ عبادات ہین بعد ازان شروع کیا بیان کرنا حقوق العباد کا کہ وہ معاملات ہین انمین سے ایک بیع ہے اور بیع کے معنی ہین بیچنا اور کبھی معنی اسکے خریدنے کے بھی آتے ہین اور کما فی الاسلام کے بیع شرع مین کہتے ہین مال کے بدلنے کو ساتھ مال کے آپس کی رضامندی سے اور شرعیہ بیع کی ثابت ہے کتاب اللہ سے اَحَلَّ اللّٰہُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا اور حدیثون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سے بھی ثابت ہے چنانچہ وہ حدیثین آگے آتی ہین اور بیع کی چار قسمین ہین نافذ موقوف فاسد باطل نافذ تو وہ بیع ہے کہ طرفین مین مال ہو اور عاقدین اہلیت بیع کی رکھتے ہون یعنی عاقل ہون وہ بیع کہ ہن اصالۃً یا وکالۃً یا ولایۃً اور بیع موقوف وہ ہی کہ غیر کی چیز بے اجازت اور بے ولایت بیچے اور فاسد وہ ہے کہ باصلہ درست ہو اور بوصفہ نہ درست ہو اور بیع باطل وہ ہے کہ نہ باصلہ صحیح ہو اور نہ بوصفہ بیان مفصل بیع فاسد و باطل کا مع مثالون کے باب المنہی عنہا من البیوع مین ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ اور اور اعتبار کر بیع کی چار قسمین اور رہن مقائضہ صرف سلم بیع مطلق بیع مقائضہ وہ ہے کہ بیچے عین کو بدلے عین کے جیسے بیچے کپڑا بدلے کتاب کے اور بیع صرف یہ ہے کہ بیچے نقد کو بدلے نقد کے مثلاً روپیا بدلے روپے کے یا اشرفی بدلے روپے کے یا عکس اسکے اور سلم بیچنا دین کا بدلے عین کے مثلاً غلہ مول لینا بوعدۂ بدلہ روپون کے اور بیع مطلق یہ ہے کہ بیع کرے ایک چیز کو مقابلہ نقد کے اور اور اعتبار کر بیع کی چار قسمین اور رہن مرابحت تولیت وضیعت مساومت مرابحت وہ بیع ہے کہ خریدہ پر نفع رکھکر بیچے اور تولیت وہ کہ جتنے کو لیا اُتنے ہی کو بیچے اور وضیعت یہ کہ جتنے کو لیا اُس سے کم کو بیچے اور مساومت وہ بیع ہے جو آپسمین بائع مشتری راضی ہون اسمین لحاظ پہلے ثمن کا نہین ہوتا ع در مختار ۱۲ مولانا

بَابُ الْکَسْبِ وَطَلَبِ الْحَلَالِ

باب ہے بیچ بیان کسب کے اور طلب کرنے روزی حلال کے ف کسب کے معنی ہین جمع کرنے رزق کے اور اس باب مین بیان کی ہے فضیلت کسب کی اور یہ بیان کیا ہے کہ اچھا کسب کونسا ہے اور برا کونسا ہے اور فقہ مین تفصیل اسکی یون لکھی ہے کہ افضل کسب جہاد ہے پھر تجارت پھر زراعت پھر دستکاری اور کسب فرض بھی ہے اور مستحب بھی اور مباح بھی اور حرام بھی فرض تو اسقدر ہے کہ کفایت کرے کسب کرنے والے کو اور اسکے عیال کو اور ادا قرض اُسکا اور مستحب ہے زیادہ اسسے بایں نیت کہ خبرگیری کرونگا بسبب اُسکے فقیرون کی راقم

اور مباح ہے زیادہ کسب کرنا ساتھ نیت تجمل کے اور حرام ہے اسمین نیت سے کسب کہ ناکارہ سے مال جمع کرونگا واسطے فخر و تکبر کی اگرچہ حلال ہو اور کسب کر کر خرچ کرے اپنے نفس پر اور اپنے عیال پر بغیر اسراف و تنگی کے اور جو کوئی قادر ہو کسب پر لازم ہے اُسکو کسب کرنا اور اگر عاجز ہو کسب سے تو لازم ہے اُسکو سوال نہ کرنا پس اگر سوال نہ کیا یہان تک کہ مر گیا مارے بھوک کے تو گنہگار مرا اور اگر عاجز ہو کوئی کسب سے تو فرض ہے اوسکے حال جاننے والے پر یہہ کہ کھلاوے اُسکو یا سفارش کرے ایسے سے کہ کھلاوے اُسکو نوع ۲ نوع ملتقی اور مولانا عبد العزیز نے یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ کی تفسیر مین یون لکھا ہے کہ بہترین کسب جہاد ہے لیکن خطرہ یہ ہے کہ وقت قصد کرنے جہاد کے ہرگز خیال غنیمت کے ملنے کا دل مین نہ لاوے اور نیت اپنی خاص رکھے اور بعد ازان تجارۃ ہے خصوصًا وہ تجارت کہ سبب لانے حالت کی چیزون مسلمانون کی ہو ایک مُلک سے دوسرے مُلک مین اور ایک شہر سے دوسرے شہر مین پس اگر اسطرح کا تاجر نیت خدمت مسلمانون کی اور حاجت روائی اُنکے کی کرے تجارت اُسکی حکم عبادت کا پیدا کرتی ہے بعد ازان زراعت ہے کہ اُسمین بھی نیت خیر لیوے نیت حاصل کرنے قوت آدمیون اور جانورون کی ہوتی ہے اور توکل اور اعتماد قوی ہوتا ہے رحمت الٰہی پر کہ وہ مہیا کرتا ہے اور ہوا ہے بعد ان تینون کسبون کے اور کسب آپسمین چندان فضیلت نہین رکھتے مگر ہان کتابت کہ اُسمین علوم دینی اور احکام شرعی اور احوال انبیا اور بزرگون کے یاد ہوتے ہین بہتر معلوم ہوتی ہے بعد ازان اور حرفے کہ تعلق ساتھ بقاے عالم کے رکھتے ہین مانند معماری اور بلدیاری اور پکانے انٹیون اور چونے کے اور گھی اور تیل نکالنے کے اور روئی بیجنے اور سوت کاتنے اور سینے اور آٹا پیسنے کے یہ سب بہتر ہین اُون کسبون سے کہ محض واسطے تکلف اور تزین اور تفاخر اور رونق دولت کے ہوتے ہین مانند ستارے اور نقاشی اور زردوزی اور قیچی بنانے اور عطر بیچنے اور رنگریزی کی پھر یہہ صفتین بھی جو اپنے موقع پر ہون کچھ کراہیت نہین رکھتی ہین بخلاف اُن کسبون کے کہ ائین ہو آلودگی نجاست کی یا بدخواہی خلائق کی یا اعانت معصیت الٰہی پر یا دین فروشی یا بہت جھوٹ بولنا اور فریب و دغا لازم ہو مانند شکار خ کشی اور قصابی کے اور جاروب کشی اور داغی اور احتکار غلہ اور حجامی اور مُردہ شوئی اور کفن فروشی اور کٹنائی اور ناچنے اور نقالی اور دلالی اور جرہ بازی اور وکالت اور اجرت امامت اور اذان اور خدمت مسجد اور اجرت تلاوت قرآن اور تعلیم قرآن کی کہ یہ سب مکروہ ہین انتہی اور مغنی الطالب مین لکھا ہے کہ حدیثون مین فضیلت کسب کی اور کسب کرنے والے کی بہت آئی ہے اور وعید وارد ہوئی ہے بیچ حق اُسکے کہ ترک کرے کسب کو ازراہ کسل کے اور بھیک مانگتا پھرے لیکن جو کوئی کم مواں نکرے اور بسبب اعتماد کے رزاقی خدا پر اور بسبب نقصان عمل دینی کے اور خلل پڑنیکے اذکار و عبادت مین کسب کرے تو داخل وعید مین نہوگا ان شاء اللہ تعالیٰ تعلق دلی اور توقع خدمت کی خلق سے نہ رکھتا ہو کہ اُسکو سوال دل کہتے ہین اور وہ بدتر ہے سوال زبان کے سے اور جو کوئی کہ مال بقدر کفایت کے یکبارگی ہو یا بقدر کفایت کے اوقات سے یا اور جگہ سے بہم پہونچ سکتا ہے اُسکو بلا خلاف عبادت افضل ہے کسب کرنیسے اور اسی طرح تعلیم کرنے والے علوم دینی اور قاضی اور مفتی اور مانند اُنکے کہ اگر بقدر کفایت کے معین رکھتے ہون تو اُنکو اپنے امور مین مشغول رہنا چاہیے نہ کسب مین اور جو کوئی کسب کرنا اختیار کرے تو فرض ہے اُسکو طلب کرنا حلال کا اور بچنا حرام سے اور ہر پیشہ و ہنر مین رعایت احکام شرعی کی ضرور کرے اور لازم ہے کہ باوجود کسب کے توکل خدا پر کرے کہ رزاق مطلق اللہ تعالیٰ ہے اور کسب اسباب ظاہر ہے کسب کو رزاق نہ جانے کہ یہ شرک خفی ہے اور تمام حلال اور حرام شرعی قبیلہ معاملات اور تجارت اور کسب سے فقہ مین مذکور ہین پس لینے مال حرام اور کسب حرام سے پرہیز کرے رسول علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی مال حرام مین سے صدقہ دے تو قبول نہین ہوتا اور نہین چھوڑتا مال حرام پیچھے اپنے یعنی بعد مرگ کے مگر کہ ہوتا ہے توشہ اُسکا پونجا نیوالا طرف آگ دوزخ کے اور جانے کہ اگر تھوڑا سا مال حرام حلال مین ملجاویگا تو سب مشتبہ ہوجاویگا اور اسی طرح سے مال اور کسب مشتبہ سے بھی باز رہنا اولی ہے اور اگر کوئی کسی کو کچھ دے اور اُس چیز مین شبہ ہو تو چاہیے کہ اُسکو ساتھ حیلہ

ونرمی کے بھیرے اور اگر اُسکے بھیرنے مین دینے والا آزردہ ہو تو نہ بھیرے اور اسی طرح ہے حال تحقیق کرنے مشکوک کا کہ اگر دینے والا رنجیدہ نہو تو تحقیق کرے والا نہ کرے اسلیے کہ آزردہ کرنا دل مسلمان کا حرام ہے اور تحقیق کرنا اُسکا مرجع ہے ورع کے لیے مرتکب حرام کا ہونا چاہیے مگر یہ کہ حرام محض ہو اور ظاہر ہو تو اُسکو بھیردے لیکن اگر جانے کہ بھیرنے مین فتنہ برپا ہوگا تو نہ بھیرے اور اُس سے لیکر کسی مضطر کو دیدے اور اگر آپ ہی مضطر ہو تو کھالیوے اور جس بازار مین کہ اکثر مال حرام بکتا ہو اُسمین خرید و فروخت نکرے بغیر علم حرمت اور شبہے کے ہرجا تجسس وتحقیق مین پڑنا وسوسہ ہے اور مزدوری کسب نامشروع کی بھی حرام ہے جیسے سیوے کپڑا ریشمی یا زیور بناوے مرد کے لیے اور عقد نامشروع سے جو حاصل ہو حرام ہے جیسے بیچے غلہ مغتصبہ اور تجارتون مین بہتر تجارت بزازی ہے اور بیشمون مین بہتر پیشہ سینا مشک کا ہے اور مانند اسکے کے اور خرید و فروخت مین روپے شیشے تانبے کے اور کھوٹے مروج نکرے اور اگر شیشے تانبے کے روپے ہاتھ لگین تو کومین مین ڈالدے اور معاملے مین فریب نکرے اور قسم نہ کھاوے اور عیب اسباب کا خریدار سے پوشیدہ نکرے اور تعریف اپنے اسباب کی جیسا کہ ہے اُسسے زیادہ نکرے اور کوئی چیز ایسے کے ہاتھ نہ بیچے کہ لینے والا اُسکو بیچ فعل حرام کے کام مین لاوے جیسے انگور بیچے ہین شراب ساز کے ہاتھ اور ہتھیار قزاق اور مانند اسکے کے ہاتھ اور اسی طرح سے بیشمون مین آمیزش کھوٹ اور بُری چیز کی اور فریب نکرے کہ مزدوری اُسکی حرام ہوتی ہے اور ناپ تول مین کمی نکرے اور غبن نکرے اور جانے کہ بسبب ایک دانگ غیر کے جنت کے جانیسے رُکا رہے گا اور مستحب ہے کہ تھوڑے نفع پر اکتفا کرے اور تجارتون اور حرفتون مین بہت حریص نہووے جبکہ بقدر کفایت کے حاصل ہو کار آخرت مین مشغول ہو جاوے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی

عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَكَلَ اَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِّنْ اَنْ يَّاْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ وَاِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ دَاوٗدَ كَانَ يَاْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے مقدام بن معدیکرب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کھایا کسی نے کوئی کھانا کبھی بہتر اس سے کہ کھاوے کسب ہاتھ اپنے کے سے اور تحقیق نبی اللہ کے داؤد علیہ السلام تھے کھاتے عمل ہاتھون اپنے کے سے نقل کی یہ بخاری نے ف یعنی کسب کرنا انبیا کی سنت ہے چنانچہ داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ سے زرہ بناکر بیچتے تھے پس ہم بھی طریقہ اُنکا اختیار کرو منقول ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام اپنی خلافت مین تجسس کرتے تھے لوگون سے امر اپنا اور پوچھتے تھے اُس سے کہ نہ پہچانتا ہوتا اُنکو کہ کیسی سیرت ہے داؤد کی تم مین پس ایک روز اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ بھیجا آدمی کی صورت مین اُس سے بھی اُنھون نے یہی پوچھا اُسنے کہا کہ داؤد اچھا شخص ہے مگر یہ کہ کھاتا ہے وہ بیت المال مین سے پس دعا کی داؤد علیہ السلام نے اپنے رب سے کہ بے پرواکردے مجکو بیت المال سے پس سکھایا اُنکو اللہ تعالیٰ نے بنانا زرہ کا اور لوہا اُنکے ہاتھ مین مانند موم کے تھا پس زرہ بناتے اور چار ہزار درہم کو بیچتے اور بعضون نے کہا کہ ایک زرہ ہر روز بناتے تھے اور بیچتے اُسکو چھ ہزار درہم کو پھر خرچ کرتے دو ہزار اپنے نفس پر اور اپنے عیال پر اور چار ہزار صدقہ دیتے فقرائے بنی اسرائیل کو پس اس حدیث مین رغبت دلائی ہے کسب حلال کے کرنے پر اسلیے کہ اُسمین بڑے بڑے فائدے ہین کہ کسب کرنے والے کو بھی نفع اُسکا پونہچتا ہے اور جو لوگ کہ وہ چیز لیتے ہین اُنکو بھی نفع حاصل ہوتا ہے اور کسب کرنے والا بسبب مشغولی کے بچتا ہے بُری باتون اور لہو لعب سے اور کسر نفسی بھی ہوتی ہے اس سے پس کم ہوتی ہے سرکشی نفس کی اور بچتا ہے بسبب اسکے ذلت سوال سے اور محتاج کسی کا نہین ہوتا ع ع **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ اِلَّا طَيِّبًا وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِمَا اَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِيْنَ فَقَالَ يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا وَقَالَ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ

يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ فَأَنَّى يُسْتَجَابُ لِذَلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ پاک ہے یعنی نقصانوں اور عیبوں سے نہیں قبول کرتا یعنی صدقات اور اور اعمال سے مگر پاک کو یعنی جو کہ پاک ہو عیوب شرعیہ سے اور غرضون فاسدہ سے نیت مین اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے حکم کیا مومنونکو ساتھ اُس چیزکے کہ حکم کیا ساتھ اُسکے رسولون کو یعنی کھانا حلال کا اور اچھے اعمال کرنے پس فرمایا اے رسولو کھاؤ رزقون حلال سے اور عمل کرو اچھے اور فرمایا اے مومنو کھاؤ کھانون پاک اور حلال سے جو کچھ کہ دیا ہمنے تمکو پھر ذکر کیا حضرتؐ نے حال ایک شخص کا کہ دراز کرتا ہے سفر پراگندہ بال اور غبار آلودہ دراز کرتا ہے دونون ہاتھ اپنے طرف آسمان کے کہتا ہے اے رب میرے اے رب میرے یعنی یہ دے یہ دے اور کھانا اُسکا حرام اور پینا اُسکا حرام اور پرورش کیا گیا ساتھ حرام کے یعنی چھوٹی عمر سے بڑی عمر تک حرام ہی غذا اُسکی رہی پس کہانسے قبول کیجاوے دعا اُس شخص کی نقل کی یہ مسلم نے ف نہین قبول کرتا آخر یعنے جبکہ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور رزق حلال کو بسبب پاک ہونے اُسکے کے نجاست حرمت سے جناب پاک اُسکی ہین ایک نسبت ہے قابل ہوسکے ہے کہ اُس سے بندہ نزدیکی اُسکی جناب پاک مین حاصل کرے اور حرام قابل ہوسکے نہین اور دراز کرتا ہے سفر یعنے حج کے لیے اور عبادات کے لیے اور کھینچتا ہے مشقت کہ مظنہ اور جگہ قبولیت دعا کی ہے چنانچہ ایک روایت مین آیا ہے کہ دعاے مسافر قبول ہے حاصل یہ کہ سب حال اچھا ہے لیکن کھانا وغیرہ جو حرام ہے دعا نہین قبول ہوتی اس سے یہ معلوم ہوا کہ رزق حلال پر موقوف ہے قبولیت دعا کی اسی لیے کہا گیا ہے کہ دعا کے دو بازو ہین اکل حلال اور صدق مقال رح ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ مَا أَخَذَ مِنْهُ أَمِنَ الْحَلَالِ أَمْ مِنَ الْحَرَامِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آویگا لوگون پر ایک زمانہ کہ نہین پروا کریگا آدمی ساتھ اُس چیزکے کہ لیویگا مال سے کہ آیا حلال سے لیا ہے یا حرام سے نقل کی یہ بخاری نے ف یعنی تمیز نہین کریگا درمیان حلال وحرام کے **بیت** ہر چہ آمد بہ دہان شان خورد ندہ و انچہ آمد بزبان شان گفت رح **وَعَنِ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ كَالرَّاعِي يَرْعَى حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يَرْتَعَ فِيهِ أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى أَلَا وَإِنَّ حِمَى اللهِ مَحَارِمُهُ أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال ظاہر ہے اور حرام ظاہر ہے اور درمیان حلال اور حرام کے چیزین ہین مشتبہ نہین جانتے اکثر لوگ آدمی بس جو شخص کہ بچا شبہے کی چیزون سے پاک کیا اُسنے اپنے دین کو اور اپنی آبرو کو یعنی طعنے والون کے طعنے سے بچا اور جو پڑا شبہے کی چیز مین پڑیگا حرام مین مانند چرواہے کے کہ چرا تا ہے گرد روند کے قریب ہے کہ چرین اسمین جانور خبردار ہو کہ واسطے ہر بادشاہ کے روند ہے خبردار ہو کہ روند اللہ کی حرام چیزین ہین خبردار ہو تحقیق آدمی کے بدن مین ایک ٹکڑا ہے گوشت کا جسوقت کہ درست ہوتا ہے وہ یعنی روشن ہوتا ہے بسبب ایمان اور عرفان اور یقین کے تو درست ہوتا ہے سارا بدن اُسکا یعنے بسبب کرنے اعمال خیر کے اور اچھے ہونے اخلاق واحوال کے اور جسوقت کہ بگڑا ہے وہ ٹکڑا بگڑتا ہے سارا بدن اُسکا خبردار ہو کہ وہ ٹکڑا دل ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حلال ظاہر ہے کہ ساتھ نص کے حلال ہونا اُسکا معلوم ہوا جیسے کھانیکی چیزین کہ متعارف ہین اور کلام نیک ومباح کرنا اور دیکھنا اُن چیزونکو کہ دیکھنا اُنکا درست ہے اور نکاح کرنا اور چلنا وغیرونک اور حرام ظاہر ہے کہ ساتھ نص کے حرام ہونا اُسکا

معلوم ہوا جیسے شراب اور سور اور مردار اور خون جاری اور زنا اور جھوٹ اور غیبت اور چغل خوری اور نظر کرنی طرف امرد کے اور عورت اجنبیہ کے اور غیر ذلک اور چیزیں مشتبہ کہ اشتباہ ہوتا ہے کہ حرام ہیں یہ یا حلال ہیں بسبب تعارض دلیلوں کے پس اُنکی حقیقت بہت لوگ نہیں جانتے آمین اشارہ ہے اسپر کہ بعضے لوگ جانتے ہیں کہ وہ مجتہدین ہیں اور بڑے عالم کہ وہ جانتے ہیں انکو ساتھ قوت دینے ایک کی دلیلوں سے اور اسمین علما کے تین مذہب ہیں صحیح تر یہ ہے کہ یہ محکم کیا جاوے ساتھ حلال ہونے اور حرام ہونے اور مباح ہونے اُسکے کے اور دوسرا مذہب یہ ہے کہ اُسکو حکم حرام ہونیکا دیوے اور تیسرا یہ کہ مباح ہے اور مثال مشتبہ کی یہ ہے کہ مثلاً ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا اور ایک اور عورت نے آنکر کہا کہ مین نے ان دونون کو دودھ پلایا ہے تو وہ عورت منکوحہ اس شخص کے حق مین مشتبہ ہے اولیٰ یہ ہے کہ اسکو نکاح مین نرکھے یا ایک مال ہے کہ وجہ حلال اور وجہ حرام سے جمع ہوا ہے تو وہ مال مشتبہ ہے اُس سے پرہیز کرے اور مانند چرواہے کے آخر تشبیہ دی حرام چیزون کو ساتھ روند کے کہ منع کیا گیا ہے آدمی اُنکے کرنیسے اور واجب ہے پرہیز کرنا اُنسے اور تشبیہ دی بڑنے نے شبہات مین ساتھ چرانیکے گرد روند کے یعنی چرواہے کو چاہیے کہ روند سے دور چراوے تا روند مین جانور نہ جا پڑین اور اگر گرد اور نزدیک اُسکے چراویگا تو احتمال ہے کہ روند مین جانور جا پڑینگے اسی طرح آدمی کو چاہیے کہ شبہات سے دور رہے تا محرمات مین نہ پڑے بعد ازان واسطے بیان کرنے تشبیہ مذکور کے فرمایا خبردار ہو کہ تحقیق واسطے ہر بادشاہ کے آخر یہ بیان جالیت کے بادشاہ ہوتا ہے کہ وہ روند رکھتے تھے یا خبردار اہل اسلام کے ظالم بادشاہون کی اسلیے کہ روند رکھنی درست نہین اور روند اللہ کی حرام چیزین ہیں پس جو کوئی داخل ہوا اسمین یعنی مرتکب ہوا احرام چیزونکا مستحق ہوا عذاب کا پھر اُن حرام چیزون مین بعضی چیز ایسی ہے کہ بخشی نہین جاتی وہ شرک ہے اور اور چیزین اللہ کی مشیت پر موقوف ہین چاہے بخشے چاہے نہ بخشے اور توبہ سے سب بخشی جاتی ہین اور حضرت شیخ علی متقیؒ نے اس باب مین ایک رسالہ لکھی ہے اور لکھا ہے کہ جب بندہ اکتفا کرے قدر ضرورت پر کہ اُس سے بقا اُسکا ہووے سلامت رہتا ہے اور جب حد ضرورت سے گذرا اور مباح مین پڑا اور وسعت کی اُسمین مکروہات مین پڑیگا اور مکروہات سے ارتکاب محرمات مین پڑیگا اور محرمات سے کفر مین نعوذ باللہ من ذلک ضروری مباح مکروہ حرام کفر اور حبوقت بگڑتا ہے وہ تکہ یعنی تاریک ہوتا ہے بسبب انکار و شک و کفر کے تو بگڑتا ہے تمام بدن یعنی ساتھ کرنے گناہ کے پس لازم ہے مکلف کو کہ متوجہ ہووے دل کی طرف اور روکے اُسکو منہمک ہونیسے شہوات مین یہانتک کہ نہ مبادرت کرے طرف شبہات کے اور اس حدیث مین اشارہ ہے طرف اسکے کہ صلاح بدن موقوف ہے غذاے حلال پر اسلیے کہ اُس سے صفائی حاصل ہوتی ہے دل کو اور دل کی صفائی سے تمام بدن صلاحیت پر آتا ہے کہ اچھے اعمال صادر ہوتے ہین اُس سے یہ خلاصہ ہے کلام بعضے محققین کا اور اتفاق ہے علما کا اسپر کہ اس حدیث مین بڑے بڑے فائدے ہین اور جن حدیثون پر کہ مدار اسلام کا ہے وہ تین ہین ایک تو انما الاعمال بالنیات اور دوسری من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ اور تیسری حدیث یہی ہے الحلال بین والحرام بین الخ ع ج وعن رافع بن خدیج قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثمن الکلب خبیث ومہر البغی خبیث وکسب الحجام خبیث رواہ مسلم اور روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مول کتے کا پلید ہے اور خرچی عورت زنا کار کی حرام ہے اور کمائی سینگی کھینچنے والے کی زبون ہے نقل کی یہ مسلم نے ف دلیل پکڑی ہے ساتھ اسکے امام شافعیؒ نے اسپر کہ بیچنا کتے کا غیر جائز ہے معلم ہو یا غیر معلم اور امام ابو حنیفہؒ اور امام محمدؒ اور بعضے اور اماموں نے جائز رکھا ہے بیچنا کتے کا اور چیتے کا اور درندون کا کہ انمین منفعت ہو خواہ معلم ہون یا غیر معلم اور اس حدیث کا جواب اُنھون نے یہ دیا ہے کہ لفظ خبیث کا نہین دلالت کرتا ہے حرمت پر اسلیے کہ اسی حدیث مین ہے وکسب الحجام خبیث باوجودیکہ وہ حرام نہین ہے بالاتفاق پس خبیث کے معنی یہ ہین کہ وہ طیب نہین ہے پس وہ مکروہ ہے نہ حرام اور خرچی زانیہ کی بالاتفاق حرام ہے اور کمائی سینگی کھینچنے والے کی

زبون ہے یعنی مکروہ تنزیہی ہے اسلیے کہ حضرتؐ نے مزدوری سنگی کھینچنے کی دی ہے اگر حرام ہوتی تو حضرتؐ کاہے کو دیتے ع ح وَعَنْ
اَبِیْ مَسْعُوْدِ نِ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ ثَمَنِ الْکَلْبِ وَمَھْرِ الْبَغِیِّ وَحُلْوَانِ الْکَاھِنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہے ابی مسعود انصاریؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مول کتے کے سے اور خرچی عورت زانیہ کی سے اور اُجرت کاہن کی سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف منع کیا مول کتے کے سے ہمارے نزدیک محمول ہے اسپر کہ یہ منع جب ہوا تھا کہ حضرتؐ نے کتون کے مارنیکو فرمایا تھا اور نفع لینا اُسنے اُن ایام مین حرام ہوگیا تھا پھر اجازت دیدی اُسنے نفع لینے کی یہانتک کہ روایت کیا گیا ہے کہ حضرتؐ نے حکم فرمایا بیع کتے شکاری کے کہ مارا تھا اُسکو ایک شخص نے ساٹھ دینے چالیس درہمون کے ساتھ دینے کے اور حکم فرمایا بیع مارنے کتے بوڑے کے ساتھ دینے دینے کے اور کہا طبیبی نے کہ جمہور اسپر ہین کہ نہین درست بیچنا کتے کا اور نہین قیمت ہے اُسکے تلف کرنے والے پر برابر ہے کہ کتا معلم ہو یا غیر معلم برابر ہے کہ جائز ہوا نفع اُسکا یا نہ جائز ہوا اور جائز رکھا ہے امام ابو حنیفہؒ نے بیچنا اُس کتے کا کہ اُسمین منفعت ہو اور واجب کی قیمت اُسکی تلف کرنے والے پر اور حکم خرچی کا اوپر کی حدیث مین مذکور ہوچکا اور کاہن اُسکو کہتے ہین کہ جو خبر دے اُس چیز کی کہ زمانہ آیندہ مین ہوگی اور جو کوئی خبر دینے پر مٹھائی یا کپڑا یا کھانا یا نقدی دیوے یہ سب حرام ہی اور ان سب کو عربی مین حلوان کہتے ہین اور حلوان کے معنی ہین شیرینی کے اسکو حلوان اسلیے کہتے ہین کہ دینا اُسکا اچھا لگتا ہے لینے والیکو جیسے شیرینی کھانی اچھی لگتی ہے اور بے رنج و مشقت حاصل ہوتا ہے اور عراف نجومی بھی بیچ حکم کاہنون کے ہین اور اُنکے پاس جانا اور خبر پوچھنی اور تصدیق اُنکی کرنی حرام ہے سب علما کے نزدیک اور تحقیق اور تفصیل اسکی بَابُ السِّحْرِ وَالْکَھَانَۃِ مین آوے گی انشاء اللہ تعالیٰ ع ح وَعَنْ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ
اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ وَثَمَنِ الْکَلْبِ وَکَسْبِ الْبَغِیِّ وَلَعَنَ اٰکِلَ الرِّبٰوا وَمُوْکِلَہٗ وَالْوَاشِمَۃَ وَالْمُسْتَوْشِمَۃَ وَالْمُصَوِّرَ
رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی جحیفہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مول خون کے سے اور مول کتے کے سے اور خرچی عورت زانیہ کی سے اور لعنت کی سود کے لینے والیکو اور سود کے دینے والے کو اور گود نے والیکو اور گودوانے والی کو اور مصور کو نقل کی یہ بخاری نے ف مول خون کیسے یعنی خون کے بیچنے سے منع فرمایا اسلیے کہ وہ نجس ہے بیچنا اُسکا درست نہین اور بعضون نے حمل کیا ہے اُسکو اجرت حجام پر اس صورت مین نہی تنزیہی ہوگی اور بیان کتے کے مول کا اور زناکار کی خرچی کا اوپر ہوچکا اور گودنا یہ ہے کہ سوئی سے بدن کو گود کر سرمہ یا نیل بھر دیتے ہین نیلے یا سبز داغ ہوجاتے ہین اس سے اسلیے منع فرمایا کہ یہ کام فاسقون اور بدچلنون کا ہے اور تغیر خلقت الٰہی کا ہوتا ہے اور تعلیق القرا مین لکھا ہے کہ مٹانے جاوین داغ گودے ہوئے ساتھ کسی تدبیر کے پس اگر نہ مٹ سکین بغیر زخم کر نیکے تو زخم نہ کیا جاوے اور نہین گناہ اُسپر بعد توبہ کرنیکے اور مصور سے وہ مصور مراد ہے کہ تصویر جاندار کی کھینچے یا بناوے یا کاڑھے اور تصویر غیر جاندار کی مانند مکانات اور درختون وغیرہ کے بنانی اور کھینچنی اور کاڑھنی درست ہے اور خطابی نے لکھا ہے کہ تصویر دو قسم کی ہوتی ہے ایک تو وہ ہوتی ہے کہ جس چیز پر وہ ہوتی ہے وہ چیز تابع اُسکی ہوتی ہے اور تصویر مقصود بالذات ہوتی ہے جیسے تصویر کاغذ پر کھینچی جاتی ہے اور دوسری وہ ہے کہ جس چیز پر ہوتی ہے وہ چیز مقصود بالذات ہوتی ہے اور تصویر تابع اُسکے جیسے تصویر ظروف کی اور دیوار اور قالینون اور تکیون اور پردون وغیرہ کی پس اول قسم کا بنانا تو نہین بیشک درست ہے اور بنانا دونون کا منع ہے ع وَعَنْ
جَابِرٍ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ عَامَ الْفَتْحِ وَھُوَ بِمَکَّۃَ اِنَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ حَرَّمَ بَیْعَ الْخَمْرِ وَالْمَیْتَۃِ وَالْخِنْزِیْرِ
وَالْاَصْنَامِ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ شُحُوْمَ الْمَیْتَۃِ فَاِنَّہٗ تُطْلٰی بِھَا السُّفُنُ وَیُدْھَنُ بِھَا الْجُلُوْدُ وَیَسْتَصْبِحُ
بِھَا النَّاسُ فَقَالَ لَا وَھُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ عِنْدَ ذٰلِکَ قَاتَلَ اللّٰہُ الْیَھُوْدَ اِنَّ اللّٰہَ لَمَّا حَرَّمَ شُحُوْمَھَا اَجْمَلُوْہُ
ثُمَّ بَاعُوْہُ فَاَکَلُوْا ثَمَنَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے جابرؓ سے یہ کہ اُسنے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے سال فتح

فتح مکے کے اور حضرتؐ تھے مکے مین یہ کہ اللہ اور رسول اُسکے نے حرام کیا ہیچنا خراب کا اور مردار کا اور سور کا اور بتوںکا پس کہا گیا یا رسول اللہ خبر دو ہمکو مردار کی چربی کے حال سے پس تحقیق وہ ملی جاتی ہین ساتھ اُسکے کشتیان اور چکنے کیے جاتے ہین ساتھ اُسکے چمڑے اور چراغ جلاتے ہین ساتھ اُسکے لوگ پس فرمایا نہین جائز یہ نفع اُٹھانا ساتھ اُسکے حرام ہے پھر فرمایا نزدیک اسکے کہ لعنت کرے اللہ یہود ون کو تحقیق اللہ نے جبکہ حرام کین چربیان جانورون کی پگھلاتے چربی کو پھر بیچتے اُسکو پھر کھاتے مول اُسکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف لکھا ہے علمانے کہ شراب وغیرہ کے حکم مین ہے باجا کہ اُسکا بھی بیچنا درست نہین اور ضمان یعنی قیمت اُسکی نہین دینی آتی اُسکے تلف کرنے مین اور نفع اُٹھانا آخر امام شافعیؒ کے نزدیک بیچنا مردار کی چربی کا جائز نہین اور نفع اُٹھانا اپنے اور کام مین لانا سوائے کھانے اور آدمی کے بدن پر ملنے کے درست ہے خواہ چراغ مین جلاوے خواہ کشتی پر ملے یا کچھ اور کام مین لاوے اور اسی طرح گھی یا زیت یا اور روغن کہ نجس ہوگیا ہو بسبب پڑنے نجاست کے اُسکو چراغ مین جلانا یا اُسکا صابون بنانا درست ہے اُنکے نزدیک اور جمہور کے نزدیک نہین جائز نفع اُٹھانا ساتھ مردار کے کسی طرح واسطے عام ہونے نہی کے سوائے دباغت کیے گئے کے کہ خاص کیا گیا ہے اور جائز رکھا ہے ابوحنیفہؒ نے اور علما اُنکے نے ہیچنا زیت نجس کا بیکہ بیان کردے اور جلانا تیل نجس کا چراغ مین مکروہ ہے اُنکے نزدیک خصوصاً مسجد مین اور کھانے مول اُسکا یعنے حیلہ کرتے تھے کہ نہی چربی کے کھانیسے کی ہے اور ہم چربی نہین کھاتے بلکہ مول اُسکا کھاتے ہین اور پگھلاتے تھے اُسکو بقصد تغیر اور تبدیل کے کہ گویا حقیقت اُسکی اور ہوگئی اور اس حدیث مین دلیل ہے اوپر بطلان اُس حیلے کے کہ پونہچے بسبب اُسکے حرام کو اور دلیل ہے اسپر کہ مول ہر چیز کا بیچ حکم اُس چیز کے ہوتا ہے ع ع وَعَنْ عُمَرَؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللّٰہُ الْیَھُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَیْھِمُ الشُّحُوْمُ فَجَمَلُوْھَا فَبَاعُوْھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مارے اللہ یہود کو حرام کی گئین اُنپر چربیان پس پگھلایا اُنکو یعنے تاکہ زائل ہو اُسنے نام چربی کا اور بیچا اُنکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ جَابِرٍؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ ثَمَنِ الْکَلْبِ وَالتَّنُّوْرِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مول کُتے کے سے اور بلاؤ کے سے نقل کی یہ مسلم نے ف کہا طیبی نے کہ نہی بیچنے بلی کی تنزیہی ہے اور بیچنا اور ہبہ کرنا اور عاریت دینا اُسکا جائز ہے جمہور کے نزدیک مگر ابوہریرہؓ نے اور ایک جماعت نے تابعین مین سے نہین جائز رکھا اُسکو دلیل پکڑی ہے اُنھون نے ساتھ ظاہر اس حدیث کے ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ حَجَمَ اَبُوْطَیْبَۃَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ لَہٗ بِصَاعٍ مِّنْ تَمْرٍ وَاَمَرَ اَھْلَہٗ اَنْ یُّخَفِّفُوْا عَنْہُ مِنْ خَرَاجِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا سینگی کھینچی ابوطیبہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر حکم کیا حضرتؐ نے اُسکے لیے ساتھ دینے ایک صاع کے کھجورون سے اور حکم فرمایا اُسکے مالکون کو یہ کہ تخفیف کرین اُس سے یعنی کم لیوین کمائی اُسکی سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف عادت ہے عرب کی کہ غلامون اور لونڈیونسے کچھ کسب کرواتے ہین اور کمدیتے ہین کہ اسقدر ہمکو دیا کرنا اور باقی تم لینا پس جب ابوطیبہ نے کہ غلام تھے بنی یساجنہ کے خدمت گذاری حضرتؐ کی کی تو حضرتؐ اُسنے خوش ہوئے اور اُنکے مالکون سے فرمایا کہ جسقدر ابوطیبہ کی کمائی مین سے ہر روز لیا کرتے ہو اُس سے کچھ کم لیا کرو اور اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ حلال ہے کسب حجام کا یعنی شاخ کش کا اور حلال ہے اُجرت دینی اُسپر اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ مباح ہے علاج کا کرنا اور دینا اُجرت کا معالجہ پر اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جائز ہے مالک کو کہ غلام سے کچھ کسب کروادے اور اپنے لیے اُمین سے کچھ ٹھیرالے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جائز ہے سفارش کرنی حق والون اور دین والون سے ع ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

وَعَنْ عَائِشَۃَؓ قَالَتْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَطْیَبَ مَا اَکَلْتُمْ مِنْ کَسْبِکُمْ وَاِنَّ اَوْلَادَکُمْ مِنْ کَسْبِکُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِاَبِیْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِیِّ اِنَّ اَطْیَبَ مَا اَکَلَ الرَّجُلُ مِنْ کَسْبِہٖ وَاِنَّ وَلَدَہٗ مِنْ کَسْبِہٖ

روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہترین اُس چیز کی کہ کھاتے ہو تم وہ چیز ہے کہ حاصل ہو کسب تمہارے سے اور تحقیق اولاد تمہاری کسب تمہارے سے ہے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور ایک روایت ابوداؤد اور دارمی کی مین یہ ہے کہ بہترین اُس چیز کی کہ کھائی آدمی نے وہ چیز ہے کہ حاصل ہو کسب اُسکے سے اور تحقیق اولاد اُسکی کسب اُسکے سے ہے ف اسلیے کہ وہ پیدا ہوتے ہین بسبب نکاح کرنے تمہارے کیے پس جائز ہے تمکو کھانا اپنی اولاد کے کسب مین سے جبکہ ہو تم محتاج اور نہین تو نہین مگر یہ کہ خوش معلوم ہو اولاد کو کھانا تمہارا تو بہتر حال کھانا درست ہے اسی طرح لکھا ہے علما ہمارے نے اور طیبی نے لکھا ہے کہ نفقہ والدین کا فرزند پر واجب ہے جبکہ ہون وہ محتاج اور عاجز ہون کسب سے نزدیک شافعیؒ کے اور سوائے شافعیؒ کے اور علما نے شرط نہین لگائی ہے یہ ع **وعن** عبد اللہ بن مسعود عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کل یکسب عبد مال حرام فیتصدق منہ فیقبل منہ ولا ینفق منہ فیبارک لہ فیہ ولا یترکہ خلف ظہرہ الا کان زادہ الی النار ان اللہ لا یمحو السیئ بالسیئ ولکن یمحو السیئ بالحسن ان الخبیث لا یمحو الخبیث رواہ احمد وکذا فی شرح السنۃ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین کماتا بندہ مال حرام پھر صدقہ دے اُس سے پھر قبول کیا جاوے اُس سے یعنی مال حرام مین سے اگر خیرات دے تو مقبول نہین ہوتا اور ثواب نہین ملتا اور نہین خرچ کرتا مال حرام مین سے یعنے اپنے نفس پر پھر برکت دیجاوے واسطے اُسکے اُس مال مین یعنے مال حرام مین سے جو خرچ کرے برکت نہین ہوتی اُسمین اور نہین چھوڑتا مال حرام پیچھے اپنے یعنی بعد مرگ کے مگر کہ ہوتا ہے توشہ اُسکا پہونچانے والا طرف آگ کے تحقیق اللہ تعالیٰ نہین دور کرتا برائی کو ساتھ برائی کے ولیکن دور کرتا ہے برائی کو ساتھ بھلائی کے تحقیق پلید مال نہین دور کرتا پلید کو یعنی برائی کو بلکہ پاک یعنی حلال مال دور کرتا ہے پلید کو یعنی برائی کو نقل کی یہ احمدؒ نے اور اسی طرح شرح السنہ مین ف توشہ اُسکا آخر اسلیے کہ جب وہ گنہگار ہوا بسبب جمع کرنے مال کے وجہ حرام سے اور پھر مر گیا اور چھوڑ گیا وہ مال وارثون کے لیے تو ہوگا اُسپر گناہ اُسکا قیامت تک اسلیے کہ اسکے سبب سے اور مرتکب گناہ کے ہوئے اور تحقیق اللہ تعالیٰ نہین دور کرتا آخر یہ جملہ مستانفہ یعنی علیحدہ ہے بمنزلہ تعلیل عدم قبول کے اور معنی یہ ہین کہ تصدق کرنا مال حرام کو برائی ہے اور نہین دور کرتا اللہ تعالیٰ برے اعمال کو ساتھ برائیون کے بلکہ کہا ہے بعضے علما ہمارے نے کہ جو کوئی تصدق کرے مال حرام اور امید رکھے ثواب کی کافر ہوتا ہے اور اگر فقیر لینے والے کو معلوم ہو کہ یہ حرام ہے اور وہ دعا کرے اُسکے لیے تو وہ بھی کافر ہوتا ہے ولیکن دور کرتا ہے برائی کو ساتھ بھلائی کے یعنی ساتھ صدقہ دینے کے مال حلال سے اسمین اشارہ ہے اس آیت پر ان الحسنات یذہبن السیئات اور یہ سب جملے مقدمہ اور تمہید ہین اس عبارت کے ان الخبیث الخ ع **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ لحم نبت من السحت وکل لحم نبت من السحت کانت النار اولی بہ رواہ احمد والدارمی والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین داخل ہوگا بہشت مین وہ گوشت کہ اُگا ہے حرام کھانے سے اور جو گوشت کہ اُگا حرام کھانے سے ہوگی آگ دوزخ کی نزدیک تر ساتھ اُسکے نقل کی یہ احمدؒ اور دارمی نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف وہ گوشت یعنی جسکا گوشت حرام کھانے سے پیدا ہوا ہے وہ بہشت مین نہین داخل ہونیکا یعنی اول نجات پائے ہوؤن کے ساتھ نہین داخل ہوگا بلکہ داخل ہوگا بعد عذاب ہونیکے بقدر کھانے حرام کے یا نہین داخل ہوگا جنت کی منازل عالیہ مین یا مراد یہ ہے کہ نہین داخل ہونگے وہ بدن کہ اعتقاد کرتے ہین حرام کو حلال یا مراد اس سے زجر اور تہدید اور وعید شدید ہے اور جسوقت کہ توبہ کرے یا مغفرت کیجاوے اُسکی بغیر توبہ کے اور راضی کیے جاوین دشمن اُسکے یا پہونچے اُسکو شفاعت کسی کی پس وہ خارج ہے اس وعید سے ع **وعن** الحسن بن علی قال حفظت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دع ما یریبک الی ما لا یریبک فان الصدق طمانینۃ وان الکذب ریبۃ رواہ احمد والترمذی والنسائی ودروی الدارمی الفصل الاول اور روایت ہے حسن بن علیؓ سے کہ کہا یاد رکھی مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی

بلواسطہ یہ حدیث چھوڑ اُس چیز کو کہ شک مین ڈالے تجکو اور میل کر طرف اُس چیز کے کہ نہ شک مین ڈالے تجکو اسواسطے کہ حق باعث اطمینان دل کا ہے اور باطل باعث شک اور تردد کا ہے نقل کی یہ احمدؒ اور ترمذی اور نسائی نے اور روایت کیا دارمی نے پہلا جملہ یعنی دع ما یریبک الی ما لا یریبک فقط

ف مقصود یہ ہے کہ پرہیز کرے شبہات سے یا معنے یہ ہین کہ جب پاوے تو اپنے دل کو کہ شک کرنے والا ہو ایک چیز مین قسم اقوال واعمال سے تو چھوڑ اُسکو اور انتقال کر اُس چیز کی طرف کہ شک نرکھتا ہو اُسمین اسلیے کہ شک ہونا ایک چیز مین علامت اُسکے باطل ہونے کی ہے اور اطمینان علامت حقانیت کی ہے پس یہ قاعدہ ہے واسطے پہچاننے حسن و قبیح اور حل وحرمت ایک چیز کے ولیکن متحقق نہین ہوتا مگر اچھے نفسونمین کہ جو راستہ ہین ساتھ تقوی اور عدالت کے ۱۲ وعن وابصۃ بن معبد اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا وَابِصَۃُ جِئْتَ تَسْاَلُ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَجَمَعَ اَصَابِعَہٗ فَضَرَبَ بِھَا صَدْرَہٗ وَقَالَ اسْتَفْتِ نَفْسَکَ اِسْتَفْتِ قَلْبَکَ ثَلٰثًا اَلْبِرُّ مَا اطْمَاَنَّتْ اِلَیْہِ النَّفْسُ وَاطْمَاَنَّ اِلَیْہِ الْقَلْبُ وَالْاِثْمُ مَا حَاکَ فِی النَّفْسِ وَتَرَدَّدَ فِی الصَّدْرِ وَاِنْ اَفْتَاکَ النَّاسُ وَاَفْتَوْکَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے وابصہ بن معبدؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے وابصہ آیا تو پوچھتا نیکی سے اور گناہ سے کہا مین نے البتہ کہا راوی نے پس جمع کیمن حضرتؐ نے انگلیان اپنی اور مارا ساتھ انگلیون کے سینے میرے کو اور فرمایا فتوی پوچھ اپنے نفس یعنے ذات سے فتوی پوچھ دل اپنے سے تین بار فرمایا یعنی وہ چیز ہے کہ قرار پکڑے اور مائل ہو طرف اُسکے جی اور آرام پکڑے طرف اُسکے دل اور گناہ وہ چیز ہے کہ چبھے دلمین اور شک و تردد کرے سینے مین اگرچہ فتوی دین تجکو لوگ نقل کی یہ احمدؒ اور ترمذی نے

ف آیا تو پوچھتا آخر یہ دلیل ہے بنوت کی کہ حضرتؐ نے بغیر اُسکے بیان کرنیکے ازراہ کاشفہ کے اُسکے دل کی بات بیان فرمادی اور انگلیان حضرتؐ نے سینے پر اشارہ کیلئے ماریں کہ دل یہان ہے اس سے فتوی پوچھ اور تاکر حاصل ہو بسبب دست مبارک کے سمجھ کامل کلام کی سمجھنے کے لیے اور حاصل حدیث کا یہ ہے کہ اپنے دل سے فتوی پوچھ لے نیکی وہ ہے کہ جس سے خاطر جمع رہے اور دل مین خلجان نہو کہ یہ بُری ہے اور گناہ وہ کہ دل مین تردد و خلجان رہے اُس سے اگرچہ لوگ تجکو فتوی دین کہ یہ حق ہے پس اُنکے کہنے پر عمل نکر مثلاً اگر دیکھے کسی کو کہ اُس پاس مال حلال اور حرام ہے پس نہ لے اُس سے کچھ بخوف اسکے کہ کھاوے تو حرام اگرچہ فتوی دے تجکو مفتی اسلیے کہ فتوی اور ہے اور تقوی اور اور یہ حکم دل سے فتوی پوچھنے کا اچھے لوگون کے لیے ہے کہ جنکے دل صاف ہین کدورت خواہشون نفسانیہ سے اور آراستہ ہین ساتھ تقوے کے اسلیے کہ اُنکے قلوب اور نفوس مائل ہوتے ہین طرف خیر کے اور بیزار ہوتے ہین برائی سے والا بُرے لوگ کہ گرفتار ہین خواہش نفسانی مین امر خیر سے نفرت رکھتے ہین اور برائی سے رغبت آو جاننا چاہیے کہ دل سے فتوی پوچھنا اُس صورت مین ہے کہ دلیل شرعی نہو پس جب دو آیتین متعارض ہون تو واجب ہے رجوع کرنا طرف سنت کے اور دو حدیثین متعارض ہون تو واجب ہے رجوع کرنا طرف اقوال علما کے اور اگر اقوال علما کے متعارض ہون تو فتوی دل سے پوچھے اور اختیار کرے اُنکے قولون مین سے وہ قول کہ فتوی دے ساتھ اُسکے دل صحیح وسلیم اور آرام پکڑے اُسپر ۱۲ منہ

۱۲ وعن عطیۃ السعدیؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَبْلُغُ الْعَبْدُ اَنْ یَّکُوْنَ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ حَتّٰی یَدَعَ مَا لَا بَاْسَ بِہٖ حَذَرًا لِمَا بِہٖ بَاْسٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے عطیہ سعدیؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین پہنچتا بندہ متقیون یعنی کامل متقیون کے درجے کو یہان تک کہ چھوڑدے ایسی چیز کو کہ نہین قباحت اُسمین واسطے بچنے اُس چیز کے کہ اُسمین ہے قباحت نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے

ف شرع مین متقی وہ ہے کہ بچادے نفس اپنے کو اُس چیز کے کرنے سے کہ مستحق ہو بسبب اُسکے عذاب کا خواہ وہ چیز کرنے کی ہو یا چھوڑنے کی اور بعضون نے کہا کہ تقوے کے تین مرتبے ہین ایک تو یہ ہے کہ شرک سے بچے بسبب اُسکے کہ بچتا ہے ہمیشگی عذاب سے چنانچہ اس آیت مین وہی مراد ہے اَلْزَمَھُمْ کَلِمَۃَ التَّقْوٰی اور دوسرا یہ ہے کہ بچے ہر گناہ سے یہان تک صغائر سے بھی بعضون کے نزدیک یہ تقوی متعارف شرع کا ہے اور اس آیت مین یہی مراد ہے وَلَوْ اَنَّ اَھْلَ الْقُرٰی اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا اور تیسرا تقوی یہ ہے کہ

خوب احتیاط کرے ہر حرام مین اور بعضے مباح کو بھی ترک کرے بنا بر مصلحت کے اور باطن اپنا مشغول غیر اللہ مین نہ رکھے لوگون سے انقطاع کر کر رجوع اُسی کی طرف ہووے چنانچہ آیۃ اِتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ مین یہی مراد ہے اور اس حدیث مین بھی یہی تقوی مراد ہوا و حاصل حدیث کا یہ ہے کہ بندہ پورا متقی نہین ہوتا جبتک کہ مباح چیزین نہ چھوڑے بخوف گرفتار ہونیکے حرام اور مکروہ اور مشتبہ مین مثلاً جس مرد کی بیوی نہ ہوے تو پیٹ بھر کر نہ کھاوے اور خوشبو نہ لگاوے بخوف غلبہ شہوت کے اور واقع ہونیکے حرام مین اور یہ نہایت تقوی ہے بعد پرہیز کرنیکے حرام اور مکروہات اور مشتبہات سے منقول ہے حضرت عمر بن الخطابؓ سے کہ ہم ترک کرتے تھے حلال کے نوحصون سے دس حصون مین سے بخوف واقع ہونیکے حرام مین اور حضرت ابو بکر صدیقؓ سے منقول ہے کہ کما ترک کرتے تھے ہم ستر باب مباح سے بخوف پڑنیکے حرام مین ۱۲ منہ ع **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْخَمْرِ عَشَرَۃً عَاصِرَھَا وَمُعْتَصِرَھَا وَشَارِبَھَا وَحَامِلَھَا وَالْمَحْمُوْلَۃَ اِلَیْہِ وَسَاقِیَھَا وَبَائِعَھَا وَاٰکِلَ ثَمَنِھَا وَالْمُشْتَرِیَ لَھَا وَالْمُشْتَرَاۃَ لَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اِبْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے انس سے کہ لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے معاملے مین دس شخصون کو شراب کے نچوڑنے والے اور نچوڑوانے والے کو اور پینے والے کو اور اُٹھانے والے کو اور اُسکو کہ اُٹھائی گئی طرف اُسکے یعنی اُسنے حکم کیا کسی کو اُٹھا لانے کا اور پلانے والے کو اور بیچنے والے کو اور اُسکے مول کھانے والے کو اور اُسکے مول لینے والے کو یعنی پینے والیکے لیے یا تجارت کے لیے بطریق وکالت یا ولایت کے مول لے یا سوائے اِسکے کے اور اُسکو کہ مول لی گئی واسطے اُسکے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف نچوڑنے والے کو یعنی جو کہ شیرہ انگور کا نچوڑے شراب بنانے کے لیے خواہ اپنے لیے نچوڑے خواہ اور کے لیے اور اسی طرح نچوڑوانے والے ۱۲ منہ خواہ اوسے خواہ اور کے لیے اور بیچنے والے کو اگرچہ وکیل ہووے دلال اور جو کہ انگور بیچے نچوڑنے والے کے ہاتھ اور جو کچھ کہ لیوے اُس سے یعنی مول اُسکا پس وہ لائق تر ہین ساتھ لعنت کے ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰہُ الْخَمْرَ وَشَارِبَھَا وَسَاقِیَھَا وَبَائِعَھَا وَعَاصِرَھَا وَمُبْتَاعَھَا وَمُعْتَصِرَھَا وَحَامِلَھَا وَالْمَحْمُوْلَۃَ اِلَیْہِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لعنت کی اللہ نے شراب کو اور اُسکے پینے والے کو اور اُسکے پلانے والے کو اور اُسکے بیچنے والے کو اور اُسکے خریدنے والے کو اور اُسکے نچوڑنے والے کو اور نچوڑوانیوالیکو اور اُسکے اُٹھانے والے کو اور اُسکو کہ اُٹھائی گئی طرف اُسکے نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف لعنت کی شراب کو اسلیے کہ ام الخبائث ہے اور احتمال یہ ہے کہ مراد شراب سے شراب کا مول کھانیوالا ہو ۱۲ منہ ع **وَعَنْ** مُحَیِّصَۃَ اَنَّہٗ اسْتَاْذَنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اُجْرَۃِ الْحَجَّامِ فَنَھَاہُ فَلَمْ یَزَلْ یَسْتَاْذِنُہٗ حَتّٰی قَالَ اِعْلِفْہُ نَاضِحَکَ وَاَطْعِمْہُ رَقِیْقَکَ رَوَاہُ مَالِکٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے محیصہؓ سے کہ تحقیق اُسنے پروانگی مانگی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیع مزدوری سینگی کھینچنے والے کے پس منع کیا حضرتؐ نے اُسکو پس ہمیشہ پروانگی مانگتا رہا حضرتؐ سے یہان تک کہ فرمایا کھلا اُسکو اپنے اونٹ کو اور کھلا اُسکو اپنی بیوے کو نقل کی یہ مالک اور ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف محیصہؓ نے پروانگی چاہی بیع مزدوری سینگی کھینچنے والے کہ کھانا اُسکا حلال ہے یا نہین پس حضرتؐ نے اُنکو منع کیا پھر وہ اذن مانگتے رہے باُمید اسکے کہ حضرتؐ اُسکے کھانیکا حکم دین اسلیے کہ اکثر صحابہؓ کے یہان غلام بہت تھے اور بعضے انمین سینگی بھی کھینچتے تھے اور صحابہؓ انکی کمائی کھایا کرتے تھے وہ جانتے تھے اسکو بہت اچھی کمائی پس جب حضرتؐ نے اس سے منع فرمایا انپر دشوار ہوا یہ امر بار بار پروانگی مانگی اس مقدمے مین یہانتک کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ اُسکی گھانس لیکر اپنے اونٹ کو کھلا دے اور لونڈی غلام کو کھلا از بسکہ یہ کمائی خون کھینچنے کی تھی حضرتؐ نے کھانا اُسکا اشراف کیلے مکروہ جانا اور رغبت دلائی عالی ہمتی پر اور جانور اور لونڈی غلام کیلیے اجازت دی اسلیے کہ وہ شرف ایسا نہین رکھتے کہ منافی ہو اُس شرف کے ذات اس کسب کی بخلاف حُر کے پس یہ نہی تنزیہی ہے والا مولا کو یہ نہین چاہیے کہ جانور اور لونڈی غلام کو حرام کھلاوے حاصل یہ کہ کھانا

اسکا مکروہ تنزیہی ہے نہ حرام ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الزَّمَّارَةِ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کے مول سے اور کمائی گانے والیونکی سے نقل کی یہ شرح السنہ مین ف اور بعضون نے کہا کہ مراد زمارہ سے عورت زانیہ خوبصورت ہے اور بعضون نے کہا کہ لفظ زمارہ ہے زمر سے بمعنے اشارے کے ساتھ چشم وابرو کے کہ زانیات مردون کو ساتھ اشارۂ چشم وابرو کے فریفتہ کرلیتی ہین ع وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِیْعُوا الْقَیْنَاتِ وَلَا تَشْتَرُوْهُنَّ وَلَا تُعَلِّمُوْهُنَّ وَلَا خَیْرَ فِیْ تِجَارَةٍ فِیْهِنَّ وَثَمَنُهُنَّ حَرَامٌ وَفِیْ مِثْلِ هٰذَا اُنْزِلَتْ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِیْثِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَعَلِیُّ بْنُ یَزِیْدَ الرَّاوِیْ یُضَعَّفُ فِی الْحَدِیْثِ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بیچو لونڈیون گانے والیون کو اور نہ خریدو انکو اور نہ سکھلاؤ لونڈیون کو گانا اور مول انکا حرام ہے اور بیچ مانند اسکے کے یعنی خریدنے کے واسطے گانیکے نازل کی گئی ہے یہ آیت اور بعضے آدمیون مین وہ ہین کہ مول لیتے ہین کھیل کی بات نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے اور علی بن یزید راوی ضعیف کیا جاتا ہے حدیث مین ف مول انکا حرام ہے کما بعضون نے کہ نہیں صحیح ہے بیچنا لونڈیون گانیوالیونکا بموجب ظاہر حدیث کے اور جمہور کے نزدیک بیچنا انکا صحیح ہے اور بحدیث باوجود ضعیف ہونیکے تاویل کی گئی ہے کہ لینا مول کا اُنپر حرام ہے مانند لینے مول انگور کے شراب فروش سے اسلیے کہ وسیلہ حرام کا ہے نہ اسلیے کہ بیچنا غیر صحیح ہے اور کھیل کی بات یعنی گانا اور آواز ین حرام کہ باز رکھیں ذکر اللہ سے پس داخل ہین آمین کہانیان اور جھوٹی باتین اور خرافات بکنا اور ٹھٹھے کی باتین اور سکینہ اور بقی کا اور مانند انکے کے یعنی کلام فضول اور اُمری یہ آیت نضر بن حارث کے حق مین کہ وہ خریدتا تھا گانے والی لونڈیان تاکہ گمراہ کرے لوگونکو اللہ کی راہ سے اور بعضون نے کہا کہ نضر بن حارث کے حق مین اُتری کہ اُسنے کتابین عجمیون کی لی تھین اور انکی کہانیان قریش کے آگے بیان کرتا اور کہتا کہ محمد بیان کرتے ہین تمھارے آگے قصے عاد وثمود کے اور مین بیان کرتا ہون تمھارے آگے قصے رستم اور اسفندیار کے اور بادشاہون کے ع وَسَنَذْكُرُ حَدِیْثَ جَابِرٍ تَعْلِیْقًا عَنْ اَكْلِ الْحُرِّ فِیْ ثَمَنِ مَا یَحِلُّ اَكْلُهٗ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی اور ذکر کرینگے ہم حدیث جابر کی کہ سرا اُسکا یہ ہے نہی عن اکل الحر بیچ باب ما یحل اکلہ کے اگر چاہے گا اللہ تعالی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَلَبُ كَسْبِ الْحَلَالِ فَرِیْضَةٌ بَعْدَ الْفَرِیْضَةِ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طلب کرنا کمائی حلال کا فرض ہے بعد فرض کے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف یعنی طلب کرنا کمائی حلال کا فرض ہے لیکن جو فرائض کہ مقرر ہین مانند نماز وروزہ اور سواے انکے کے اول درجہ اُنکا ہے بعد اُنکے طلب کرنا کمائی حلال کا اور کمائی کرنی فرض اُسپر ہے کہ محتاج ہو اُسکا اپنے نفس کے لیے یا اُنکے لیے کہ جنکا نفقہ اُسپر فرض ہے اور مراد حلال سے خیر لم یقینی ہے تاکہ شامل ہو مشتبہ کو بھی اسلیے کہ یہ شیوخ سے معلوم ہوتا ہے کہ احتراز کرنا مشتبہ سے احتیاط ہے نہ فرض پھر ساتھ اس فرضیت کے نہین خطاب کیا جاتا ہے ہر شخص کو اتنا اسلیے ہین کہ اکثر لوگ ایسے ہین کہ اُنکا نفقہ اور پرواجب نہین ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُئِلَ عَلِیٌّ عَنْ اَجْرِ الْكَاتِبِ لِكِتَابَةِ الْمَصَاحِفِ فَقَالَ لَا بَاْسَ اِنَّمَا هُمْ مَصْرُوْفُوْنَ وَاَحْسِبُهٗ اِنَّمَا یَاْكُلُوْنَ مِنْ عَمَلِ اَیْدِیْهِمْ رَوَاهُ الدَّرِیْنَ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ پوچھے گئے مرتضیٰ کہ مزدوری لکھنے قرآن کی سے پس فرمایا کچھ مضائقہ نہین سوا اسکے نہین کہ وہ نقش کھینچنے والے ہین اور تحقیق وہ نہین کھاتے مگر اپنے ہاتھون کے کام سے نقل کی یہ رزین نے ف گویا پوچھنے والے نے بعید جانا تھا اسپر مزدوری لینے کو پس حضرت عباسؓ نے جواب دیا کہ کاتب لفظون کی صورتون کے نقش کھینچتے ہین اور محنت کرتے ہین اور مزدوری لیتے ہین اپنے کام کی قطع نظر اس سے کہ قرآن ہو یا غیر قرآن ع وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خُدَیْجٍ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الْكَسْبِ اَطْیَبُ قَالَ عَمَلُ الرَّجُلِ بِیَدِهٖ وَكُلُّ بَیْعٍ مَبْرُوْرٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ کہا گیا یا رسول اللہ کونسا

کسب پاکیزہ ہے یعنی افضل ہے فرمایا کام کرنا آدمی کا اپنے ہاتھ سے اور جو بیچا ہو مقبول نقل کی یہ احمد نے ف اپنے ہاتھ سے یعنی افضل کسب وہ ہے کہ ہاتھ سے کیا جاتا ہے جیسے زراعت اور کتابت وغیرذالک اور جو بیچا ہو مقبول یعنے صحیح شرع مین یعنی اگر ہاتھ سے کسب نہ کرے تو تجارت کرے کہ امین دیانت اور امانت ہو یہ بھی کسب طیب ہے ع ع **وَعَنْ** اَبِیْ بَکْرِ بْنِ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ کَانَتْ لِمِقْدَامٍ بْنِ مَعْدِیْکَرِبَ جَارِیَۃٌ تَبِیْعُ اللَّبَنَ وَیَقِیْضُ لِلْمِقْدَامِ ثَمَنَہٗ فَقِیْلَ لَہٗ سُبْحَانَ اللّٰہِ اَتَبِیْعُ اللَّبَنَ وَتَقِیْضُ الثَّمَنَ فَقَالَ نَعَمْ وَمَا بَاْسٌ بِذٰلِکَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَیَاْتِیَنَّ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَا یَنْفَعُ فِیْہِ اِلَّا الدِّیْنَارُ وَالدِّرْھَمُ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی بکر بن ابی مریم تابعی سے کہ کہا تھی مقدام بن معدیکرب صحابی کی ایک لونڈی بیچتی تھی دودھ یعنی مقدام کے گھر کے جانور دوہکا اور قبض کرتا تھا مقدام مول اُسکا پس کہا گیا واسطے مقدام کے سبحان اللہ کیا بیچتی ہے لونڈی دودھ اور لیتا ہے تو مول پس کہا مقدام نے کہ ہان اور نہین اسکا مضائقہ سُنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے البتہ آویگا لوگون پر زمانہ نہین فائدہ دیگا اُسمین مگر دینار و درہم نقل کی یہ احمد نے ف یعنے لوگون نے مقدام پر طعن کیا کہ تمھاری لونڈی تمھارے سامنے دودھ بیچتی ہے اور تم اُسکا مول لیتے ہو حال آنکہ دودھ واسطے تصدق کرنے فقرا کے اور واسطے صرف کرنیکے دوستون اور متعلقون پر ہے بیچنا اور راضی ہونا اسپر اور اسکا مول لینا مناسب حال تم جیسے کے نہین اُنھون نے کہا کہ اسکا کچھ مضائقہ نہین اسلیے کہ اسمین کچھ نقصان شرعی نہین نہ حرمت ہے اسمین اور نہ کراہت اور مین نے حضرتؐ سے سُنا ہے کہ فرماتے تھے کہ لوگو بیشک ایک زمانہ آویگا کہ اُسمین نہین نفع دینے کا مگر دینار و درہم یعنے مال اسلیے کہ اُس زمانے کے لوگو بیشتر ازبسکہ نقصان غالب ہوگا نہین قدر کرینگے اہل کمال کی اور قدر کرینگے مال داروں کی کہتے تھے صحابہؓ کہ تجارت کرو اور کسب کرو اسلیے کہ تم ایسے زمانے مین ہو کہ جب محتاج ہوگا ایک تمھارا تو اوّل اپنے دین ہی کو کھا دیگا

ع ع **وَعَنْ** نَافِعٍ قَالَ کُنْتُ اُجَھِّزُ اِلَی الشَّامِ وَاِلٰی مِصْرَ فَجِئْتُ اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ عَائِشَۃَ فَقُلْتُ لَھَا یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ کُنْتُ اُجَھِّزُ اِلَی الشَّامِ فَجِئْتُ اِلَی الْعِرَاقِ فَقَالَتْ لَا تَفْعَلْ مَالَکَ وَلِمَتْجَرِکَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا سَبَّبَ اللّٰہُ لِاَحَدِکُمْ رِزْقًا مِنْ وَجْہٍ فَلَا یَدَعْہُ حَتّٰی یَتَغَیَّرَ لَہٗ اَوْ یَتَکَدَّرَ لَہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے نافع سے کہ کہا تھا مین سامان درست کرتا یعنی بھیجتا اپنے وکیلون کو ساتھ مال و اسباب تجارت کے طرف شام کے اور طرف مصر کے پھر سامان درست کیا مین نے طرف عراق کے پس آیا مین ام المومنین عائشہؓ کے پاس پس کہا مین نے انکو اے ام المومنین سامان لیجاتا تھا مین تجارت کا طرف شام کے یعنی پہلے اس سے پس لایا وہ سامان لیجانیکا کرتا ہون طرف عراق کے پس فرمایا کہ نہ کر کیا ہے واسطے تیرے اور واسطے تجارت تیری کے یعنی کیون چھوڑتا ہے تجارت اپنی کو کہ پہلے کرتا تھا پس تحقیق مین نے سُنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جسوقت کہ ایک سبب کردے اللہ واسطے کسی کے تم مین سے روزی کا ایک طرح پس نہ چھوڑدے اُسکو یہان تک کہ متغیر ہو واسطے اُسکے یا نقصان ہو واسطے اُسکے نقل کی یہ احمدؒ اور ابن ماجہ نے

ف ایک سبب کردے الخ یعنی مثلاً کہین مال تجارت کا بھیجتا ہے اور اُسکے نفع سے رزق حاصل ہوتا ہے تو اُسکو چھوڑے نہین یہان تک کہ متغیر ہو یعنی فائدہ نہ حاصل ہوتا ہو یا نقصان ہو یعنی اصل مال مین تو اس صورت مین اُسکو چھوڑدے حاصل یہ کہ بلا سبب نہ چھوڑے اور کہا طیبی نے کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ جو کوئی پونچھے امر مباح سے خیر کو تو لازم ہے اُسپر ملازمت اُسکی اور نہ عدول کرے اُس سے طرف غیر اُسکے کے مگر بسبب کسی عذر قوی کے ع ع **وَعَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَتْ لِاَبِیْ بَکْرٍ غُلَامٌ یُخْرِجُ لَہُ الْخَرَاجَ فَکَانَ اَبُوْبَکْرٍ یَاْکُلُ مِنْ خَرَاجِہٖ فَجَاءَ یَوْمًا بِشَیْءٍ فَاَکَلَ مِنْہُ اَبُوْبَکْرٍ فَقَالَ لَہُ الْغُلَامُ تَدْرِیْ مَا ھٰذَا فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ وَمَا ھُوَ قَالَ کُنْتُ تَکَھَّنْتُ لِاِنْسَانٍ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ وَمَا اُحْسِنُ الْکِھَانَۃَ اِلَّا اَنِّیْ خَدَعْتُہٗ فَلَقِیَنِیْ فَاَعْطَانِیْ بِذٰلِکَ فَھٰذَا الَّذِیْ اَکَلْتَ مِنْہُ قَالَتْ فَاَدْخَلَ اَبُوْبَکْرٍ یَدَہٗ

فقراء کما تقدم فی بطنہ رواہ البخاری اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھا واسطے ابوبکر صدیقؓ کے ایک غلام دیتا تھا واسطے اہل بکرؓ کے خراج یعنی کچھ مال کہ مقرر تھا اُسکے ذمے اُسکی کمائی مین سے جیسیکہ معمول ہے عرب مین کہ غلام کی کمائی مین سے کچھ مال لیا کرتا ہے مالک پس تھے اہل بکرؓ کھاتے کمائی اُسکی سے پس لایا غلام ایک دن ایک چیز پس کھایا اُسمین سے ابوبکرؓ نے پھر کہا واسطے اُنکے غلام نے جانتے ہو کیا ہے یہ پس کہا ابوبکرؓ نے کیا ہے یہ کہا غلام نے تھا مین جنر غیب کی بتاتا واسطے ایک آدمی کے جاہلیت مین یعنی حالت کفر مین حالانکہ نہین اچھی جانتا تھا مین یہ خبر دینی لیکن مین فریب دیتا تھا اُسکو پس ملا مجھے وہ یعنی اب پس دی مجھکو بدلے اُس خبر بتانیکے یعنی یہ چیز ہے پس یہ وہ چیز ہے کہ کھائی تھی مین سے کہا حضرت عائشہؓ نے پھر ڈالا ابوبکرؓ نے ہاتھ اپنا یعنی اپنے حلق مین پس تے کی اور باہر ڈالی ہر چیز کہ اُسکے پیٹ مین تھی یعنی ازراہ ورع کے نقل کی یہ بخاری نے ف یعنی ازبسکہ حرمت اُسمین مغلظ تھی بسبب اِسکے کہ جمع ہوی تھی کہانت اور فریب خوب طرح نکالا اُسکو اور اس سے یہ نکالا ہے امام شافعی رحؒ نے کہ جو کوئی کھاوے حرام اور وہ جانتا تھا اُسکو یا نہ جانتا تھا اور پھر جانا تو لازم ہے اُسکو یہ کہ قے کرے جو کچھ کہ کھایا ہے فی الفور اور امام غزالی رحؒ نے منہاج العابدین مین لکھا ہے کہ یہ ورع کے قبیلے سے ہے اور کہا کہ حکم ورع کا یہ ہے کہ نہ لیوے تو کچھ کسی سے یہانتک کہ نہایت تحقیق کرے اُسکو پھر یقین حاصل ہو کہ نہین شبہ ہے اُسمین کسی حال مین ورنہ اگر پھیر دے اُسکو ورع **وعن** ابی بکرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یدخل الجنۃ جسد غذی بالحرام اور روایت ہے ابی بکرہؓ سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین داخل ہوگا بہشت مین یعنی نیغذاب کے اچھے لوگون کے ساتھ وہ بدن کہ پرورش کیا گیا ساتھ مال حرام کے **وعن** زید بن اسلم انہ قال قیل لعمر بن الخطاب لبنا فاعجبہ قال للذی سقاہ من این لک ھذا اللبن فاخبرہ انہ ورد علی ماء قد سماہ فاذا نعم من نعم الصدقۃ وھم یسقون فحلبوا لی من البانھا فجعلتہ فی سقائی وھو ھذا فادخل عمر یدہ فاستقاہ رواھما البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے زید بن اسلم سے کہ مولی تھا حضرت عمرؓ کا یہ کہ اُسنے کہا کہ پیا عمر بن الخطابؓ نے دودھ اور اچھا لگا اُنکو وہ کہا واسطے اُس شخص کے کہ پلایا تھا اُسنے کہان سے ہاتھ لگا تجکو یہ دودھ پس خبر دی اُنکو وہ یعنی مین کیا تھا ایک پانی پر یعنی کنوین یا چشمے پر کہ نام لیا اُسکا پس نہ گمان کیتے چارپائے تھے یعنی اونٹ و بکری وغیرہ چارپایون زکوٰۃ کے سے اور وہ پلاتے تھے یعنی دودھ لوگون کو پس دوہا اُنھون نے میرے لیے دودھ اُنکے سے پس ڈال لیا مین نے اُسکو بیچ مشک اپنی کے اور یہ دودھ وہی ہے پس ڈالا حضرت عمرؓ نے ہاتھ اپنا یعنی مُنھ مین پھر قے کی نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین ف کہا سید جمال الدین محدث نے کہ یہ حدیث اکثر نسخون مین نہین ہے اور تھی بیچ اصل سماع ہماری کے لکھی ہوئی حاشیہ مین اور صواب حذف رہنا ہے انتہی اسلیے کہ کتاب الزکوۃ مین یہ حدیث لکھی جا چکی ہے ساتھ اختلاف ایک دو لفظون کے پس جن نسخون مین یہ نہین ہے تو پہلی حدیث کے بعد لکھا ہے رواہ البیہقی الخ اور جن نسخون مین ہے انمین اسکے بعد رواہما البیہقی الخ ہے ۱۲ منہ **وعن** ابن عمر قال من اشترٰی ثوبا بعشرۃ دراھم وفیہ درھم حرام لم یقبل اللہ تعالٰی لہ صلوٰۃ ما دام علیہ ثم ادخل اصبعیہ فی اذنیہ وقال صمتان لم یکن النبی صلی اللہ علیہ وسلم سمعتہ یقولہ رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان وقال اسنادہ ضعیف اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا جو شخص کہ خریدے ایک کپڑا دس درہم کو یعنے مثلاً اور اسکے مول مین ہو ایک درہم یعنی کچھ مال حرام کا نہین قبول کرتا اللہ تعالٰی واسطے اُسکے نماز جب تک کہ ہووے کپڑا اُسپر جو داخل کین ابن عمرؓ دونون انگلیان اپنی یعنی شہادت کی اپنے کانون مین اور کہا بہرے ہو جیو دونون کان اگر نہ سُنا ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اسکو نقل کی یہ احمدؒ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور کہا اسناد اسکی ضعیف ہے ف نہین قبول کرتا یعنی اُسکی نماز لائق ثواب دینے کے نہین ہوتی اگرچہ فرضیت ساقط ہو جاتی ہے

مانند نماز کے زمین غصب کی ہین اور اخیر عبارت کے یہ معنی ہین کہ مین نے اپنے کانون سے یہ حدیث حضرتؐ سے سُنی ہے کہ نہ سُنی ہو تو بہرے ہون میرے کان یعنی مقرر سُنی ہے ف ع **بَابُ الْمُسَاهَلَةِ فِي الْمُعَامَلَةِ** باب ہے بیچ بیان نرمی کرنیکے معاملات مین **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا سَمْحًا اِذَا بَاعَ وَاِذَا اشْتَرٰى وَاِذَا اقْتَضٰى رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رحمت کرے اللہ اُس شخص کو کہ نرمی کرتا ہے جبکہ بیچتا ہے اور جبکہ خریدتا ہے اور جبکہ تقاضا کرتا ہے نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَجُلًا كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اَتَاهُ الْمَلَكُ لِيَقْبِضَ رُوْحَهٗ فَقِيْلَ لَهٗ هَلْ عَمِلْتَ مِنْ خَيْرٍ قَالَ مَا اَعْلَمُ قِيْلَ لَهٗ انْظُرْ قَالَ مَا اَعْلَمُ شَيْئًا غَيْرَ اَنِّيْ كُنْتُ اُبَايِعُ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا وَاُجَازِيْهِمْ فَاُنْظِرُ الْمُوْسِرَ وَاَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ فَاَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ نَحْوُهٗ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَاَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ فَقَالَ اللّٰهُ اَنَا اَحَقُّ بِذَا مِنْكَ تَجَاوَزُوْا عَنْ عَبْدِيْ اور روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ایک شخص تھا بیچ اُن لوگون کے کہ تھے پہلے تمسے آیا اُسکے پاس فرشتہ تا قبض کرے روح اُسکی پس کہا گیا واسطے اُسکے آیا کیا تو نے کچھ عمل نیک کہا نہین جانتا مین یعنی نہین جانتا مین کہ کوئی عمل نیک کیا ہو کہا گیا واسطے اُسکے سوچ کہا نہین جانتا مین کچھ سوائے اِسکے کہ تحقیق مین معاملات کرتا تھا لوگون سے دنیا مین اور احسان کرتا تھا مین اُنپر وقت تقاضے کے یعنی وقت مانگنے مول وغیرہ کے پس مہلت دیتا تھا مین غنی کو اور معاف کرتا تھا مفلس کو یعنی سارا حق یا کچھ اُسمین سے پس داخل کیا اُسکو اللہ تعالیٰ نے بہشت مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین مانند اسکے ہے عقبہ بن عامر اور ابی مسعود انصاری سے یعنی معنی دونون روایتون کے ایک ہی ہین اور لفظون مین اختلاف ہے اُسمین یون ہے کہ پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ مین تجھسے زیادہ لائق ہون ساتھ اسکے یعنی ساتھ معاف کرنیکے اور فرمایا فرشتون کو درگذر کرو میرے بندے سے ف آیا اُسکے پاس فرشتہ یعنی عزرائیل علیہ السلام یا کوئی دیگر تا بعد ارانکا لیکن صحیح یہی ہے کہ حضرت عزرائیل ہی ارواح قبض کرتے ہین جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ اور پھر ملائکہ رحمت کے یا عذاب کے لے لیتے ہین ارواح کو اُنسے اور حقیقی ارواح قبض کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے جیسکہ اس آیت مین فرمایا اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا اور کہا گیا یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا یا کسی فرشتے نے کہا اور ظاہر یہ ہے کہ یہ سوال اِسکی روح قبض کرنیکے پہلے لیا جیسا کہ اوّل حدیث سے معلوم ہوتا ہے اور ظہر نے کہا کہ یہ سوال قبر مین کیا طیبی نے کہا کہ احتمال یہ ہے کہ قیامت کا ہو اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بڑا ثواب ہے معاف کرنا حق کا مفلس کو اور مہلت دینی غنی کو ف ع **وَعَنْ** اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَلِفِ فِي الْبَيْعِ فَاِنَّهٗ يُنَفِّقُ ثُمَّ يَمْحَقُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی قتادہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو بہت قسم کھانے سے بیچنے کھونچنے مین اسلیے کہ بہت تحقیق قسم کھانی بیچنے مین رواج دیتی ہے پھر کھو دیتی ہے برکت کو نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی اگرچہ بہت قسم کھانے سے بالفعل بکری خوب ہوتی ہے لیکن انجام کار مین باعث کھونے برکت و خیر کی ہوتی ہے اسلیے کہ جسکو عادت ہوگی بہت قسم کھانے کی اُس سے جھوٹی قسم بھی صادر ہو جائے گی ف ع **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْحَالِفُ مَنْفَقَةٌ لِّلسِّلْعَةِ مَمْحَقَةٌ لِّلْبَرَكَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا سُنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے قسم سبب رواج کی واسطے اسباب کے اور سبب ہے مٹنے برکت کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف قسم یعنے کثرت قسم کی یا جھوٹی قسم اور سبب ہے مٹنے برکت کی کہ کمانے مین برکت نہین رہتی یا تو بسبب تلف ہونے مال کے یا بسبب خرچ کرنے کے ایسی جگہ کہ نہ دنیا مین فائدہ ہوا اور نہ آخرت مین ثواب ف ع

وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَۃٌ لَا یُکَلِّمُھُمُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْھِمْ وَلَا یُزَکِّیْھِمْ وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ خَابُوْا وَخَسِرُوْا مَنْ ھُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَہٗ بِالْحَلْفِ الْکَاذِبِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے ابی ذر سے نقل کی نبی صلی علیہ وسلم سے فرمایا تین شخص ہین کہ نہین کلام کریگا اُنسے اللہ تعالی دن قیامت کے یعنی کلام مہربانی و عنایت کا نہین کریگا اور نہ دیکھے گا اُنکی طرف یعنی بنظر رحمت وعنایت کے نہین دیکھے گا اور نہ پاک کریگا اُنکو یعنی گناہونسے اور واسطے اُنکے عذاب ہے دردینے والا کہا ابوذر نے محروم ہوے خیر سے اور ٹوٹا پایا کون ہین وہ یارسول اللہ فرمایا ایک تو پائنچے دراز کرنے والا دوسرا احسان رکھنے والا یعنی بعد دینے کسی چیز کے تیسرا رواج دینے والا اسباب کا ساتھ جھوٹی قسم کے نقل کی یہ مسلم نے ف پائنچے دراز کرنے والا یعنی ٹخنون سے نیچے ازراہ تکبر کے اور امین داخل ہے دامن دراز کرنے والا اور جو دیکر احسان جتاتا ہے ثواب سے محروم رہتا ہے اور رواج دینے والا اُنمثلاً ایک چیز لی تھی نوّے روپے کی اور مول لینے والیسے جھوٹی قسم کھا کر کہا کہ قسم خدا کی یہ چیز سو روپے کو مین نے لی ہے تا وہ جانے کہ یہ اتنے کی مالیت ہے یا زیادہ کی ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِیْنُ مَعَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَاءِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ قَالَ الدَّارَقُطْنِیُّ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سوداگر سچا یعنی قول مین اور فعل مین برا امانت دار ساتھ نبیون اور صدیقون اور شہدا کے ہوگا نقل کی یہ ترمذی اور دارمی اور دارقطنی نے اور روایت کی یہ ابن ماجہ نے ابن عمرؓ سے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے ف سوداگر یعنی جو کہ مشغول بیچنے اور کھونچنے اور اجارے مین ہو اور افضل قسم سوداگری مین کپڑا بیچنا ہے پھر عطاری اور ساتھ نبیون کے الخ یعنے جو سوداگر کہ متصف ساتھ ان دو صفتون ذکر کیگئی کے ہوگا وہ متصف ہوگا ساتھ تمام صفتون کمال کے پس مستحق اسکا ہوگا کہ حشر ہو اُسکا جنت مین ہو ساتھ نبیون کے بسبب اطاعت اُنکی کے اور ساتھ صدیقون کے بسبب موافقت کے بیچ صفت اُنکی کے اور ساتھ شہیدون کے بسبب شہادت اُنکی کے اوپر صدق وامانت اُسکی کے ع وَعَنْ قَیْسِ بْنِ اَبِیْ غَرَزَۃَ قَالَ کُنَّا نُسَمّٰی فِیْ عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ السَّمَاسِرَۃَ فَمَرَّ بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَمَّانَا بِاسْمٍ ھُوَ اَحْسَنُ مِنْہُ فَقَالَ یَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ اِنَّ الْبَیْعَ یَحْضُرُہُ اللَّغْوُ وَالْحَلِفُ فَشُوْبُوْہُ بِالصَّدَقَۃِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے قیس بن ابی غرزہ سے کہ کہا تھے ہم یعنی گروہ تجار کے نام رکھے جاتے تھے بیچ زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سماسرہ پس گذرے ہمپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس نام رکھا ہمارا ساتھ ایک نام کے کہ وہ بہتر ہے پہلے نام سے پس فرمایا اے معشر تجار یعنے گروہ سوداگرون کے تحقیق بیع حاضر ہوتا ہے اُسکو بے فائدہ اور قسم یعنے درمیان بیع وغیرہ کے اکثر باتین بے فائدہ اور قسم یعنے بہت قسمین یا جھوٹی قسم پس آجاتی ہین پس ملاؤ بیع کو ساتھ صدقے کے نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف سماسرہ جمع سمسار کی ہے بمعنی دلال کے پس پہلے سوداگرون کو سمسار کہتے تھے حضرتؐ نے بہتر اس سے نام رکھا تجار یہ نام بہتر اسلیے ہے کہ اللہ تعالی نے ذکر کیا ہے تجارت کا قرآن مین بر سبیل مدح کے کئی جا ایک تو اس آیت مین ھَلْ اَدُلُّکُمْ عَلٰی تِجَارَۃٍ تُنْجِیْکُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ اور دوسرے تجارۃ عن تراض اور تیسرے تجارۃ لن تبور اور ملاؤ بیع کو ساتھ صدقے کے یعنی کچھ للہ بھی دیا کرو تا کفارہ ہو اُسکا اسلیے کہ کلام بیفائدہ اور قسم باعث غضب پروردگار کی ہے اور صدقہ دفع کرتا ہے غضب رب کو ع وَعَنْ عُبَیْدِ بْنِ رِفَاعَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلتُّجَّارُ یُحْشَرُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فُجَّارًا اِلَّا مَنِ اتَّقٰی وَبَرَّ وَصَدَقَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَرَوَی الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ

ف ترجمہ کی تاکید ہین تاکہ فائدہ کرے تجارت سے ع ۱۲ منہ

ف ترجمہ سوداگری کی تاکید ہے تاکہ فائدہ کرے تجارت سے ع ۱۲ منہ

عن البراء وقال الترمذی هذا حدیث حسن صحیح اور روایت ہے عبید بن رفاعہ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تاجر حشر کے جاوین گے دن قیامت کے فاجر یعنی دروغ گو اور نافرمان مگر جس شخص نے پرہیزگاری کی یعنی خیانت وفریب وغیرہ نکیا اور نیکی کی لینے لوگون سے تجارت مین یا عبادت اللہ کی کرتا رہا اور سچ بولا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور نقل کی بیہقی نے شعب الایمان مین برا اسے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب الخیار** باب ہے بیان خیار کے ف خیار اسم ہے اختیار سے اور معنی اُسکے دو امرون مین سے اچھا امر طلب کرنا یا جائز رکھنا بیع کا یا فسخ کرنا اُسکا اور اختیار بیع مین کئی قسم پر ہے خیار شرط اور خیار عیب اور خیار رویت اور خیار تعین فقہ کی کتابون مین معانی اور احکام اُنکے اور اختلاف کہ انمین ہین مذکور ہین اور یہان ایک قسم اور ہے کہ اُسکو خیار مجلس کہتے ہین وہ یہ ہے کہ جب عقد تمام ہوا ساتھ ہونے ایجاب وقبول کے ہر ایک بائع اور مشتری کو اختیار باقی ہے جب تک کہ مجلس مین بیٹھے ہین اور جب اُٹھے اختیار جاتا رہا اور اس اختیار مین اختلاف ہے امام شافعیؒ اور اور بعضے عالم قائل ہین اسکے اور امام ابوحنیفہؒ اور اور بعضے عالم نہین قائل اسکے اور کہتے ہین کہ جب ایجاب وقبول تمام ہوا اختیار نہ رہا مگر یہ کہ شرط کیا ہو خیار کو کہ اُسکو خیار شرط کہتے ہین اور وہ تین روز تک ہوتا ہے اور زیادہ اس سے نہین ع ح **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البیعان کل واحد منہما بالخیار علی صاحبہ ما لم یتفرقا او یکون بیع الخیار متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم اذا تبایع المتبایعان فکل واحد منہما بالخیار من بیعہ ما لم یتفرقا او یکون بیعہما عن خیار فقد وجب وفی روایۃ لہما الا بیع الخیار یعنی ما لم یتفرقا او یخیر احدہما الآخر فتفرقا او کان بیعہما عن خیار فقد وجب وفی روایۃ للترمذی البیعان بالخیار ما لم یتفرقا او یخیر احدہما الآخر فتفرقا وفی المتفق علیہ او یقول احدہما لصاحبہ اختر وکذا لہ ویختارا اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے والا اور مول لینے والا ہر ایک اُنمین سے اختیار رکھتا ہے اور یہ صاحب اپنے کے یعنی اسکا کہ ثابت رکھے بیع کو یا فسخ کرے جب تک کہ جدا نہون یعنی جب ایک مجلس سے اُٹھ کھڑے رہین گے اور جدا ہون گے اختیار نرہے گا مگر بیع خیار مین یعنی جس بیع مین شرط کی ہوگی کہ اختیار ہے مجھے چاہونگا رکھونگا اُس چیز کو اور چاہونگا نرکھونگا تو اُسمین باوجود یہ ہونیکے بھی اختیار باقی رہتا ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے یہ ہے کہ جسوقت خرید وفروخت کرین بائع اور مشتری پس ہر ایک اُنمین سے اختیار رکھتا ہے اپنی بیع مین جب تک کہ نہ جدا ہوون یا ہو بیع اُنکی بشرط خیار کے پس جسوقت کہ ہوگی بیع انکی بشرط خیار کے پس تحقیق واجب ہوا اختیار اور بیچ روایت ترمذی کے یون ہے کہ بائع مشتری ساتھ اختیار کے ہین جب تک کہ نہ جدا ہون مگر یہ کہ شرط کرین اختیار کی یعنی اگر شرط کرین گے اختیار کی جیسکہ اوپر مذکور ہوئی تو بعد جدا ہونے کے بھی اختیار باقی رہے گا اور بیچ روایت بخاری اور مسلم کے یون ہے کہ مگر کہے ایک اُنکا واسطے صاحب اپنے کے شرط کر اختیار کی یعنی اور دوسرا کہے قبول کیا مین نے کہنا تیرا یہ عبارت بدلے او یختار کے واقع ہوی ہے ف ظاہر اس حدیث کا ثابت کرنے والا خیار مجلس کا ہے ولیکن جو کہ قائل نہین خیار مجلس کے وہ کہتے ہین کہ مراد جدا ہونے سے جدا ہونا از روے قول کے ہے یعنی جب تک کہ مجتمع ہین قول مین کہ ایجاب وقبول تمام نہین ہوا اختیار رکھتے ہین چاہین لین اور چاہین فسخ کرین بیع کو اور جب ایجاب وقبول تمام ہوا یعنی ایک نے کہا بیچا مین نے اور دوسرے نے کہا لیا مین نے خیار نرہا اور سند اُنکی یہ آیت ہے وَاِنْ یَّتَفَرَّقَا یُغْنِ اللّٰہُ کُلًّا مِّنْ سَعَتِہٖ اسمین مراد جدا ہونے سے جدا ہونا مرد وعورت کا ہے ساتھ طلاق کے نہ جدا ہونا مجلس سے ع و **عن** حکیم بن حزام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البیعان بالخیار ما لم یتفرقا فان صدقا وبینا بورک لہما فی بیعہما وان کتما وکذبا محقت برکۃ بیعہما متفق علیہ اور روایت ہے حکیم بن حزام سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بائع اور مشتری ساتھ خیار کے ہین جب تک نہ جدا ہون اور اگر سچ کہین بائع اور مشتری

یعنی بیع صفت مبیع اور ثمن اُسکے کے اور بیان کیے عیب مبیع اور ثمن کے برکت ویجاتی ہے واسطے اُن دونون کے بیع معاملے بیچنے کھوچنے اُنکے
کے اور اگر چھپایا عیب اور جھوٹ بولے دور کیجاتی ہے برکت اُنکے بیچنے اور کھوچنے کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** ابن عمر قال قال
رجل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی اخدع فی البیوع فقال اذا بایعت فقل لا خلابۃ فکان الرجل یقولہ متفق علیہ
اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا کہا ایک شخص نے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ تحقیق مین فریب دیا جاتا ہون بیع معاملے بیع کے پس فرمایا جسوقت
کہ بیع کرے تو پس کہہ نہین ہے فریب یعنے دین مین پس تحا وہ شخص کہتا اُسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہہ نہین فریب استثنا کیا ہے علما نے بیع
مقصودہ کے اس قول سے کسی نے کچھ لکھا ہے اور کسی نے کچھ چنانچہ شروح مین وہ قول مذکور ہین اور تورپشتی نے لکھا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا
اُس شخص کو کہ بیچے وقت بیع کے یہ بات تا آگاہ کرے لینے والے کو کہ مجھے واقفیت نہین ہے بیع مین چاہیے کہ مجکو فریب و نقصان نہ دیوے تو اور لوگ
اُسوقت مین دین دار و خیر خواہ خلائق کے تھے دوست رکھتے تھے مسلمان بھائیون کے لیے وہ چیز کہ دوست رکھتے تھے اپنے لیے خصوصاً وقت آگاہ کرنیکے
پس اس کہنے سے وہ خیر خواہی اسکی ملحوظ رکھیگا طیبی نے اسی قول کو پسند کیا ہے **ع الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** عمرو بن شعیب
عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال البیعان بالخیار ما لم یتفرقا او الا ان یکون صفقۃ خیار ولا یحل
لہ ان یفارق صاحبہ خشیۃ ان یستقیلہ رواہ الترمذی وابو داود والنسائی روایت ہے عمرو
بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچنے والا اور مول لینے والا اختیار مین جب تک کہ نہ جدا
ہون مگر یہ کہ ہو بیع خیار یعنی جب جدا ہوے تو نہ رہا خیار دونون کو مگر جس بیع مین خیار شرط ہو تو بعد جدا ہونیکے بھی اختیار رہتا ہے اور روا نہین یعنے
روا نہین بایع یا مشتری کو یہ کہ جدا ہو صاحب اپنے سے یعنی اُٹھ کھڑا ہے مجلس سے بخوف اسکے کہ طلب کرے اُس سے اقالہ کو یعنی فسخ کرنے بیع کو
نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے **وعن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یتفرق اثنان الا عن تراض
رواہ ابو داؤد اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہ جدا ہو دین بایع اور مشتری آپسمین مگر رضا سے نقل کی یہ ابو داؤد
نے **ف** یعنی جب تک بایع اور مشتری آپسمین راضی نہون ساتھ دینے مول کے اور قبض کرنے مبیع کے جب تک کہ جدا نہون والا ضرر رسانی ہوگی
اور وہ منع ہے شرع مین یا مراد یہ ہے کہ بایع اور مشتری مین سے جسکا ارادہ جدا ہونیکا ہو وہ مشورہ کرے اپنے صاحب سے کہ آیا مجکو رغبت ہے بیع
مین پھر اگر وہ ارادہ فسخ کرنے بیع کا کرے تو فسخ کرے پس اس صورت مین یہ حدیث موافق ہے پہلی حدیث کے معنون مین اور یہ نہی تنزیہی ہے اسلیے
کہ اجماع ہے اسپر کہ حلال ہے جدا ہونا بغیر اذن دوسرے کے **ع الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
خیر اعرابیا بعد البیع رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث صحیح غریب روایت ہے جابرؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار
دیا ایک اعرابی کو بیچے بیچنے کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث صحیح غریب ہے **باب الربوا** باب ہے بیچ بیان سود کے **ف** سود شرع مین
کہتے ہین زیادتی کو کہ خالی ہو عوض سے اور شرط کیا ہے زیادتی درمیان عقد کے **ع** مسئلہ ربوا حرام ہے بیع اور قرض مین اور گناہ کبیرہ ہے منکر
حرمت اُسکی کافر ہے مسئلہ ربوا دو قسم پر ہے ایک تو ربوا نسیہ کا یعنی نقد کو ساتھ وعدے کے بیچنا اور دوسرا ربوا فضل کا یعنی تھوڑے کو بدلے
بہت کے بیچنا پھر اگر دونون چیزین پائی جاوین ایک اتحاد جنس اور دوسرے اتحاد قدر تو امام اعظمؒ کے نزدیک دونون قسمین ربوا کی حرام ہوتی
ہین یعنی ربوا نسیہ بھی اور ربوا فضل بھی اور قدر عبارت ہے کیل سے یا وزن سے کہ معیار شرعی یہی کیل ہے یا وزن اور جس چیز کو شارع نے
کیلی کہا ہے وزنی نہوگی ساتھ عرف لوگون کے اور جس چیز کو وزنی کہا ہے وہ کیلی نہین ہوگی ساتھ عرف لوگون کے پس بیچنا گیہون کا بدلے گیہون کے

ع یعنی
مسئلہ ربوا
حرام ہے
اور گناہ
کبیرہ ہے
منکر
حرمت
اُسکی
کافر ہے

ساتھ وزن کے جائز نہوگا اور اسی طرح بیچنا سونے یا چاندی کا ساتھ جنس اپنی کے ساتھ کیل کے اگرچہ برابر ہون اسلیے کہ نص شارع قوی تر ہے عرف سے اور جس چیز مین نص نہین ہے یعنی شارع نے نہ اُسکو کیلی کہا اور نہ وزنی کہا پس اُسمین اعتبار عرف کا ہے اور ابو یوسف رح سے عمل ساتھ عرف لوگون کے مطلق روایت کیا گیا ہے اور ترجیح دی ہے اُسکو کمال نے اور بنا برا سی قول کے جائز رکھا ہے قرض لینا نقود[۱] کو مسکوکہ کا ساتھ گنتی کے اور بیچنا آٹیکا ساتھ وزن کے اور کافی مین فتوی اوپر عادت لوگون[۲] کے دیا ہے مطلقاً کذا فی البحر الرائق اور گران دونون چیزون نہین سے یعنی اتحاد جنس اور اتحاد قدر سے ایک پائی جاوے تو ربوا نسیہ کا حرام ہے نہ ربوا فضل کا پس اگر گیہون بدلے گیہون یا چنے بدلے چنون کے یا چونہ عوض چونے کے یا سونا عوض سونے کے یا لوہا عوض لوہے کے بیچا جاوے تو فضل اور نسیہ دونون حرام ہین کہ دونون چیزین اتحاد جنس اور اتحاد قدر موجود ہین اور اگر گیہون عوض چنون کے یا سونا عوض چاندی کے یا لوہا عوض تانبے کے بیچا جاوے تو فضل حلال ہے لیکن نسیہ یعنے وعدے پر بیچنا حرام ہے کہ گیہون اور چنے ساتھ ایک کیل کے بیچے جاتے ہین اور لوہا اور تانبا ساتھ ایک ترازو اور باٹون کے اور سونا اور چاندی ساتھ ایک ترازو اور باٹون کے بیچے جاتے ہین لیکن[۳] جنس ایک نہین اور ٹکڑے گزی کے کو ساتھ ٹکڑے گزی ہی کے یا گھوڑے کو عوض گھوڑے کے بیچا جاوے تو بھی فضل حلال ہے اور نسیہ حرام کہ یہان اتحاد جنس موجود ہے اور کیل[۴] اور وزن نہین اس لیے کہ معیار شرعی کیل ہے یا وزن اور گز وغیرہ معیار شرعی نہین اور اگر دونون چیزین یعنی اتحاد جنس اور اتحاد قدر نہ پائی جاوین تو فضل بھی حلال ہوگا اور نسیہ بھی مثلاً گیہون کو عوض چاندی کے یا عوض لوہے کے بیچے تو فضل اور نسیہ دونون جائز ہین اسلیے کہ یہان نہ اتحاد جنس ہے اور نہ اتحاد قدر کہ گیہون کیلی ہے اور چاندی اور لوہا وزنی اور اسی طرح اگر سونے کو عوض لوہے کے یا لعکس اسکے بیچے یہان بھی دونون چیزین نہین ہین نہ اتحاد جنس ہے اور نہ اتحاد قدر کہ ترازو اور باٹے سونے کے اور ہین اور ترازو اور باٹے لوہے کے اور بعینہ طرح اگر گیہون کو عوض چونے کے بیچے کہ کیل گیہون کا اور ہے اور کیل چونے کا اور ہے مالا بد منہ ہو در مختار **اَلْفَضْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** روایت ہے **جَابِرٍ** جابر رض سے **قَالَ** کہا **لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے **اٰكِلَ الرِّبٰوا** کھانے والے سود کے **وَمُوْكِلَهٗ** اور کھلانے والے کو **وَكَاتِبَهٗ** اور لکھنے والے کو **وَشَاهِدَيْهِ** اور دو گواہ اوسکے **وَقَالَ هُمْ سَوَاءٌ** اور کہا وہ برابر ہین **رَوَاهُ مُسْلِمٌ** روایت کیا اسکو مسلم نے ف اور دینے والے کو اور لکھنے والے کو اور گواہون کو اور فرمایا وہ برابر ہین یعنی اصل گناہ مین اگرچہ مختلف ہون مقدار مین لقل کی مسلم نے ف یعنی لکھنے والے وغیرہ کو لعنت کی بسبب مدد کرنے اُنکے امر ناشروع پر اور اس سے صریح معلوم ہوا کہ حرام ہے تمسک لکھنا بیاج کا اور گواہ ہونا اوسکا **وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ** اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے **قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے **اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ** سونا بدلے سونے کے **وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ** اور چاندی بدلے چاندی کے **وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ** اور گیہون بدلے گیہون کے **وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ** اور جو بدلے جو کے **وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ** اور کھجور بدلے کھجور کے **وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ** اور نمک بدلے نمک کے **مِثْلًا بِمِثْلٍ** درحالیکہ مانند ہون ساتھ مانند کے یعنی برابر ہون مقدار مین جیسا کہ تاکید و بیان کے لیے کہا کہ برابر ہون ساتھ برابر کے دست بدست پس جبکہ مختلف ہون قسمین پس بیچو جسطرح کہ چاہو بشرطیکہ ہو بیع دست بدست نقل کی مسلم نے ف یعنی اُسی مجلس مین پہلے جدا ہونے کے بایع اور مشتری مبیع کو اور اُس چیز کو قبض کرلین یہ نہین دخل کیلئے ایک چیز وصف پر ہوا اور دوسرا بکسد چیز نقد اور اس حدیث مین چھ چیزون کی ربوا کا ذکر ہے سونا چاندی گیہون جو کھجور نمک اور سوا اسکے اور ہر خرید کو مانند لوہے اور جو ہے اور اقسام حیوانون کے علمائے اِن ہی پر قیاس کیا ہے لیکن ساتھ اختلاف کے اور اختلاف اس سبب سے ہے کہ علت ربوا کی چھ چیزون مین کیا ہے امام مالک رح نے علت ربوا کی اِن چھ چیزون مین یہ سمجھی ہے کہ ثمنیت سونے چاندی مین اور قوت مدخر ہونا باقی

چار چیزون مین ہے پس جسمین قوت مدخر ہونا تحقیق ہوگا یا ثمنیت ہوگی اُسمین ربوا حرام ہے پس اُنکے نزدیک ترکاری اور میوہ اور کھانے کی چیزون کی ذخیرہ نہین ہوسکتین اُنمین ربوا یعنی زیادہ لینا دو کا بدلے ایک کے یا دینا ایک اور لینا دو درست ہے اور نزدیک امام شافعیؒ کے علت ربوا کی ثمنیت ہے سونے چاندی مین اور قوت ہونا ہے باقی چار چیزون مین اُنکے نزدیک ترکاری اور میوے اور ادویات مین ربوا جاری ہوگا برابر لینا دینا تو درست ہے اور زیادتی کمی ہم جنس مین ناروست اور لوہے اور تانبے اور پیتل اور اڑدھات اور چونہ اور مانند اُنکے مین اُنکے نزدیک ربوا جاری نہوگا مثلاً ایک پیمانہ چونے کا بدلے دو پیمانے چونے کے لینا دینا درست ہے اسیطرح سے لوہا تانبا سیر بھر لینا دو سیر دینا یا دو سیر لینا سیر بھر دینا درست ہے اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک علت ربوا کی قدر مع الجنس ہے اور مراد قدر سے کیل اور وزن ہے پھر علت ربوا کی سونے چاندی مین وزن ہے پس جاری ہوگا ربوا ہر وزنی چیز مین مانند تانبے اور لوہے وغیرہما کے اور باقی چار چیزون مین علت ربوا کی کیل ہے پس جاری ہوگا ہر کیلی چیز مین مانند چونہ اور اشنان وغیرہما کے اور کیلی اور وزنی ہونا جسمین منصوص ہے اُسمین تو تبدیل نہین مثلاً سونا چاندی شرع مین وزنی ہے پس اُسکو حکم وزن کا ہے اگرچہ عرف مین خلاف اُسکے جاری ہو اور گیہون جو کھجور نمک یہ شرع مین کیلی ہین اگرچہ عرف مین کیلی نہون پس بیع درست ہونے اِن چیزون کے درو قتیکہ ہم جنس ہون باعتبار وزن اور کیل کا ہے سونے کو سونے کے ساتھ بیچنے مین برابر وزن چاہیے اور چاندی کو چاندی کے ساتھ بیچنے مین برابر وزن چاہے کمتی بڑھتی وزن درست نہین اور چار چیزون باقی مین کیل کا اعتبار ہے اگرچہ عرف مین رواج ان چیزون مین کیل کا نہو شرعاً کیلی ہین پس اگر کوئی من بھر گیہون بدلے من بھر گیہون کے بیچے تو درست نہین جب تک کہ پیمانے مین برابر نہون اور یہی حکم ہے جو اور کھجور اور نمک کا اور جس چیز مین وزنی اور کیلی ہونا منصوص نہین ہوا اُسمین اعتبار عرف کا ہے اگر عرف مین وزنی ہے تو اُسکو حکم وزنی کا ہے وزن مین برابر چاہیے اور اگر عرف مین کیلی ہے تو اُسکو حکم کیلی کا ہے کیل مین برابر چاہیے گو کہ وزن مین تفاوت ہو مثلاً جو باعرف مین کیلی ہے کیل مین برابر چاہیے زیادتی کمی کیل مین درست نہین بشرطیکہ بیع بجنسہ ہو اور لوہا تانبا عرف مین وزنی ہے اسکو حکم وزنی کا ہے وزن مین برابر چاہیے کمتی بڑھتی وزن مین ہم جنس کے ساتھ موجب ربوا کی ہوگی شرح بیع مولانا **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلذَّھَبُ بِالذَّھَبِ اَلْفِضَّۃُ بِالْفِضَّۃِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِیْرُ بِالشَّعِیْرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ یَدًا بِیَدٍ فَمَنْ زَادَ اَوِ اسْتَزَادَ فَقَدْ اَرْبٰی اَلْاٰخِذُ وَالْمُعْطِیْ فِیْہِ سَوَاءٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سونا بدلے سونے کے اور چاندی بدلے چاندی کے اور گیہون بدلے گیہون کے اور جو بدلے جو کے اور کھجور بدلے کھجور کے اور نمک بدلے نمک کے مانند ساتھ مانند کے ہاتھ بہ ہاتھ بیچنا درست ہے پس جسنے کہ زیادہ دیا یا زیادہ طلب کیا اور لیا پس کیا اُسنے معاملہ سباج کا لینے والا اور دینے والا اُسمین برابر ہے نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَبِیْعُوا الذَّھَبَ بِالذَّھَبِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَھَا عَلٰی بَعْضٍ وَلَا تَبِیْعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَھَا عَلٰی بَعْضٍ وَلَا تَبِیْعُوْا مِنْھَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَا تَبِیْعُوا الذَّھَبَ بِالذَّھَبِ اِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ اور روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بیچو سونا بدلے سونے کے مگر برابر برابر ساتھ برابر کے اور نہ زیادہ کرو بعض کو بعض پر اور نہ بیچو چاندی بدلے چاندی کے مگر برابر برابر ساتھ برابر کے اور نہ زیادہ کرو بعض کو بعض پر اور نہ بیچو انمین سے غائب کو بدلے حاضر کے یعنی نہ بیچو وعدہ بدلے نقد کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مین یون ہے کہ نہ بیچو سونے کو بدلے سونے کے اور نہ چاندی کو بدلے چاندی کے مگر برابر برابر ہون قول مین ف اس حدیث مین دلیل ہے اِسپر کہ اگر بیچے زیور سونے کا بدلے سونے کا یا چاندی کا بدلے چاندی کے تو برابر ہی ہون

دونون وزن مین ہونا ئی اُسکی یعنی جائز نہین اسلیے کہ زیادتی لازم آوے گی ف وَعَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلطَّعَامُ بِالطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے معمر بن عبد اللہؓ سے کہ کہا تھا مین سُنتا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے ہیچو طعام بدلے طعام کے برابر برابر کے یعنی بیچنا غلے کا ساتھ جنس اُس غلے کے برابر چاہیے نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ عُمَرَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِبْوًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْوَرِقُ بِالْوَرِقِ رِبْوًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبْوًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِبْوًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبْوًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سونا بدلے سونے کے بیاج ہے یعنی اگرچہ دونون برابر ہون مگر دست بدست یعنی اگر دونون برابر ہون اور بیع دست بدست ہو تو بیاج نہین اور چاندی بدلے چاندی کے بیاج ہے مگر دست بدست اور گیہون بدلے گیہون کے بیاج ہے مگر دست بدست اور جَو بدلے جَو کے بیاج ہے مگر دست بدست اور کھجور بدلے کھجور کے بیاج ہے مگر دست بدست نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بیچنا ایک جنس کا اُسکے ہم جنس کے ساتھ تین طرح سے ہوتا ہے یا تو دونون طرف وزنی ہون یا کیلی ہون دونون چیزین موجود ہون یا دونون نہون یا ایک طرف ایک چیز ہو اور دوسری طرف کچھ موجود نہو بلکہ وعدہ ہو قریب کا یا بعید کا پہلی صورت درست ہے بشرطیکہ برابر ہون کیل مین یعنی ماپنے مین یا تول مین کیلی چیز کیل مین برابر ہو تولنے کی چیز تول مین برابر ہو اور دو صورتین اخیر کی یعنی دونون طرف وعدہ ہی ہو یا ایک طرف ایک چیز موجود ہو اور دوسری طرف وعدہ ہو تو یہ دونون صورتین درست نہین اگرچہ برابر ہون دونون جنس ؛ مولانا وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلٰى خَيْبَرَ فَجَاءَهُ بِتَمْرٍ جَنِيْبٍ فَقَالَ اَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَنَاْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلٰثِ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ تَمْرًا جَنِيْبًا وَقَالَ فِي الْمِيْزَانِ مِثْلَ ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی سعیدؓ اور ابی ہریرہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عامل کیا ایک شخص کو خیبر پر پس لایا وہ حضرتؐ کے پاس کھجور اچھی پس فرمایا حضرتؐ نے کیا سب کھجورین خیبر کی ایسی ہی ہوتی ہین کہا کہ نہین قسم ہے اللہ کی یا رسول اللہ تحقیق ہم البتہ لیتے ہین ایک صاع اچھی ہین سے بدلے دو صاع کے یعنی ناکارہ مین سے اور دو صاع بدلے تین صاع کے پس فرمایا حضرتؐ نے نہ کر بیچ جمع کو یعنی جیسی کہ جمع ہے طرح کی کھجور ہو بدلے دو رہمون کے پھر خرید کر بدلے دو رہمون کے اچھی کھجورین اور فرمایا ترازو مین مانند اسی کے ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی کھجور اور مانند اُسکے کیلی ہین کہ پیمانے مین ناپ کر بیچتے ہین اور جو چیزین کہ ترازو مین تول کر بیچتے ہین جیسے سونا اور چاندی اُنکا بھی یہی حکم ہے کہ اچھی کو بدلے بُری کے ساتھ زیادتی کے نہ بیچین بلکہ بُری کو بدلے درہمون کے بیچین اور اُن درہمون کی اچھی لے لین اور گیہون اور جو عرف شرع مین کیلی ہین اگرچہ اس دیار مین تول کر بیچتے ہین اور اچھے اور بُرے باب ربوا مین برابر ہین ش وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ جَاءَ بِلَالٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ بَرْنِيٍّ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَيْنَ هٰذَا قَالَ كَانَ عِنْدَنَا تَمْرٌ رَدِيٌّ فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ فَقَالَ اَوَّهْ عَيْنُ الرِّبٰوا لَا تَفْعَلْ وَلٰكِنْ اِذَا اَرَدْتَّ اَنْ تَشْتَرِيَ فَبِعِ التَّمْرَ بِبَيْعٍ اٰخَرَ ثُمَّ اشْتَرِ بِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہ کہا لائے بلالؓ طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کھجور اچھی قسم کی پس فرمایا واسطے اُسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا سے لایا کہا تھا مین نزدیک میرے کھجورین ناکارہ پس بیچین مین نے اُس دو صاع بدلے ایک صاع کے یعنی اچھی کے پس فرمایا آہ عین سود ہے نہ کر یعنی اس طرح ولیکن جب وقت کہ ارادہ کرے خریدنے کا یعنی اچھی کھجورون کے خریدنیکا کہ سالم ہون ربوا سے پس بیچ کھجور یعنی بُری ساتھ اور بیع کے یعنی بدلے درہم کے یا غلے کے پھر خرید کر بدلے اُسکے اچھی کھجور نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ عَبْدٌ فَبَايَعَ

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَلَمْ يَشْعُرْ أَنَّهُ عَبْدٌ فَجَاءَ سَيِّدُهُ يُرِيدُهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْنِيهِ فَاشْتَرَاهُ يَعْبُدَانِ أَسْوَدَيْنِ وَلَمْ يُبَايِعْ أَحَدًا بَعْدَهُ حَتَّى يَسْأَلَهُ أَعَبْدٌ هُوَ أَمْ حُرٌّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ آیا ایک غلام پس بیعت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت پر یعنے عہد کیا حضرتؐ سے کہ اپنے وطن سے نکلکر خدمت بابرکت مین حاضر ہونگا اور نہ معلوم ہوا حضرتؐ کو کہ یہ غلام ہے پھر آیا مالک اُسکا ڈھونڈھتا ہوا اُسکو پس فرمایا اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیچ میرے ہاتھ اُسکو پس خریدا اُسکو بدلے دو غلامون سیاہ رنگ کے اور نہ بیعت کی کسی سے بعد اُسکے یہان تک کہ پوچھ لیتے اُس سے کہ غلام ہے یا آزاد نقل کی یہ مسلم نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیچنا ایک غلام کا بدلے دو غلامون کے جائز ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بیچنا غیر مال ربوا کا سطرح کہ ایک دوسرے سے زیادہ ہو جائز ہے اور شرح السنہ مین لکھا ہے کہ اسی سے اہل علم نے یہ نکالا ہے کہ جائز ہے بیع حیوان کی بدلے دو حیوانون کے فقہ برابر ہے کہ ایک جنس کے ہون یا دو جنس کے اور اختلاف کیا ہے علمانے بیع بچھے حیوان کے بدلے حیوان کے وعدے پر پس منع کیا ہے اسکو ایک جماعت نے صحابہؓ مین سے اور قول عطا ابن ابی رباح اور ابی حنیفہؒ اور علمار انکے کا بھی یہی ہے اور دلیل اُنکی یہ کہ منقول ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ منع کیا بیچنے حیوان کے سے بدلے حیوان کے وعدے پر اور بعضے صحابہؓ نے اسکو جائز رکھا ہے اور یہی قول شافعیؒ کا ہے ع وَعَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الصُّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ لَا يُعْلَمُ مَكِيلَتُهَا بِالْكَيْلِ الْمُسَمّٰى مِنَ التَّمْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے ڈھیر کھجور کے سے کہ نہ معلوم ہو مقدار اُسکی بدلے پیمانہ معین کے کھجور سے نقل کی یہ مسلم نے ف ایسی طرح کے بیچنے سے منع فرمایا کہ ایک طرف ڈھیر کھجور کا ہو کہ اُسکی مقدار نہ معلوم ہو اور دوسری طرف چند پیمانے معین ہون مثلاً بیس یا دس مثلاً یہ کہ اُسکو تولدے کا حال نہین معلوم کہ کسقدر ہے شاید کہ ان پیمانون سے زیادہ ہو یا کم پس ربوا لازم آوے اور یہ حکم اُس صورت مین ہے کہ دونون طرف ایک جنس کی چیزین ہون اور اگر دونون مختلف جنس کی چیزین ہون تو جائز ہے اسطرح بیچنا اسلیے کہ انمین زیادتی حرام نہین ع وَعَنْ فَضَالَةَ ابْنِ عُبَيْدٍ قَالَ اشْتَرَيْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً بِاثْنَيْ عَشَرَ دِينَارًا فِيهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ فَفَصَّلْتُهَا فَوَجَدْتُ فِيهَا أَكْثَرَ مِنْ اثْنَيْ عَشَرَ دِينَارًا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تُبَاعُ حَتّٰى تُفَصَّلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے فضالہؓ بن عبید سے کہ کہا خریدا مین نے دن خیبر کے یعنی سال خیبر کے ایک ہار بارہ دینار کو اُسمین تھا سونا اور نگینے پس جدا کیا مین نے اُس ہار کو یعنی سونے مین سے نگینے نکال ڈالے پس پایا مین نے اُسمین سونا زیادہ بارہ دینار سے پس ذکر کیا مین نے یہ روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا نہ بیچا جاوے ہار یہانتک کہ جدا کیا جاوے یعنی سونا اُسکا جدا کیا جاوے نگینون وغیرہ سے نقل کی یہ مسلم نے ف اسمین دلیل ہے اسپر کہ اگر بیچے مال ربوا ساتھ جنس اُسکی کے اور بیع اور ثمن کے ساتھ یا ایک کے ساتھ انمین سے کوئی اور چیز ہو تو نہین جائز پس اگر بیچے سونے کا جڑاؤ زیور وغیرہ بدلے سونے کے خواہ اخر فیان ہون یا اور کچھ تو نگینے وغیرہ اُسکے جدا کر کر برابر سونے کے تول کر بیچے اسی طرح اگر بیچے چاندی کی چیز بدلے چاندی کے خواہ روپے ہون یا اور کچھ تو اُسکا بھی یہی حکم ہے تا کمی زیادتی سے ربوا نہ لازم آوے اور اگر بیچے سونے کی چیز جڑاؤ بدلے چاندی کے خواہ روپے ہون خواہ اور کچھ یا چاندی کی جڑاؤ چیز بدلے سونے کے خواہ اخر فیان ہون خواہ اور کچھ تو اُٹھا لینا اُسکے نگینون وغیرہ کا ضرور نہین اسلیے کہ خلاف جنس مین کمی زیادتی درست ہے اسمین کمی زیادتی سے ربوا لازم نہین آتا ع ؎ مولانا

الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى أَحَدٌ إِلَّا أَكَلَ الرِّبٰوا فَإِنْ لَمْ يَأْكُلْهُ أَصَابَهُ مِنْ بُخَارِهِ وَيُرْوٰى مِنْ غُبَارِهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا البتہ آویگا آدمیون پر ایک زمانہ کہ نہین باقی رہے گا کوئی مگر کھانیوالا سود کا پس اگر نہ کھاوے گا سود پونہچے گا اُسکو بخار اُسکا اور روایت کیا جاتا ہے یعنی بجاے من بخارہ کے من غبارہ یعنے غبار اُسکا نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** بخار اُسکا یعنی اثر اُسکا پونہچے گا کہ وکیل ہوگا یا گواہ ہوگا یا مشک لکھنے والا ہوگا یا درمیان مین پڑے گا ربوا کے معاملے مین یا معاملہ کریگا ساتھ سود خور کے اور ملیگا مال اُسکا ساتھ مال اُسکے کے شرح **وَعَنْ** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ وَلَا الْبُرَّ بِالْبُرِّ وَلَا التَّمْرَ بِالتَّمْرِ وَلَا الشَّعِيْرَ بِالشَّعِيْرِ اِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ عَيْنًا بِعَيْنٍ يَدًا بِيَدٍ وَلٰكِنْ بِيْعُوا الذَّهَبَ بِالْوَرِقِ وَالْوَرِقَ بِالذَّهَبِ وَالْبُرَّ بِالشَّعِيْرِ وَالشَّعِيْرَ بِالْبُرِّ وَالتَّمْرَ بِالْمِلْحِ وَالْمِلْحَ بِالتَّمْرِ يَدًا بِيَدٍ كَيْفَ شِئْتُمْ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ بیچو سونا بدلے سونیکے اور نہ چاندی بدلے چاندی کے اور نہ گیہون بدلے گیہون کے اور نہ بجو بدلے بجو کے اور نہ کھجور بدلے کھجور کے اور نہ نمک بدلے نمک کے مگر برابر برابر ساتھ برابر کے نقد بدلے نقد کے ہاتھ بہ ہاتھ ولیکن بیچو سونے کو بدلے چاندی کے اور چاندی کو بدلے سونے کے اور گیہون کو بدلے گیہون کے اور جو کو بدلے جو کے اور کھجور کو بدلے کھجور کے اور نمک کو بدلے نمک کے ہاتھ بہ ہاتھ جسطرح چاہو نقل کی یہ شافعیؒ نے **ف** حاصل یہ کہ دونون چیزین ایک جنس کی ہون تو برابر ہون اور دست بدست اور اگر مختلف ہون تو جسطرح چاہے بیچے چاہے کم چاہے زیادہ چاہے برابر لیکن ہون دست بدست ع **وَعَنْ** سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ شِرَاءِ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ فَقَالَ اَيَنْقُصُ الرُّطَبُ اِذَا يَبِسَ فَقَالُوْا نَعَمْ فَنَهٰى عَنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے سعد بن ابی وقاصؓ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھے گئے خریدنے کھجور کے سے بدلے کھجور تازی کے فرمایا کیا کم ہوجاتی ہے کھجور تازی جسوقت کہ خشک ہو کہا ہان پس منع کیا اُسکو اس سے نقل کی یہ مالکؒ اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** منع کیا اُسکو اسلیے کہ دونون برابر نہین ہوتے کین پس رہوا لازم آویگا اور اسپر عمل کیا ہے مالکؒ اور ابو یوسفؒ اور محمدؒ اور شافعیؒ اور احمدؒ اور اکثر علمانے اور جائز رکھا اُسکو ابو حنیفہؒ نے جبکہ دونون برابر ہون ماپنے مین اور حمل کیا ہے اس حدیث کو بیع نسیہ پر یعنے یہ جو منع فرمایا تو اُس صورت مین کہ ایک جانب سے بالفعل مدے بلکہ وعدہ کرے اسلیے کہ روایت کیا گیا ہے اس راوی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا بیچنے کھجور تر کے سے بدلے کھجور خشک کے از راہ نسیہ کے اور اسی قیاس پر ہے بیع انگور تر کی بدلے خشک کے اور گوشت تازے کی بدلے گوشت خشک کے ع **وَعَنْ** سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ اللَّحْمِ بِالْحَيَوَانِ قَالَ سَعِيْدٌ كَانَ مِنْ مَيْسِرِ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے سعید بن المسیب سے بطریق ارسال کے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بیچنے گوشت کے سے بدلے حیوان کے کہا سعید نے تھا بیچنا گوشت کا بدلے حیوان کے بونے جاہلیت کے سے نقل کی یہ شرح السنہ مین **ف** جوے جاہلیت کے سے مراد یہ ہے کہ جیسے جوے مین مال لوگون کا ساتھ باطل کے کھایا جاتا ہے ویسے ہی اسمین اگرچہ طریقہ کھانے کا دونون مین مختلف ہے اسمین بسبب کھیل کے کھایا جاتا ہے اور اسمین بسبب عقد کے اور کہا شافعیؒ نے کہ آیہ دلیل ہے اوپر حرمت بیع گوشت کے بدلے حیوان کے برابر ہے کہ ہووے گوشت جنس اُس حیوان سے یا غیر جنس اُسکے سے اور وہ حیوان کھایا جاتا ہو یا نکھایا جاتا ہو اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک جائز ہے یہ اور دلیل اُنکی یہ ہے کہ یہ بیع موزون کے ساتھ غیر موزون کے ہے اور مراد ساتھ نہی کی حدیث مین یہ ہے کہ ہو ایک اُن دونون مین سے نسیہ یعنے وعدے پر بیع **وَعَنْ** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ النَّبِيَّ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ بَیْعِ الْحَیَوَانِ بِالْحَیَوَانِ نَسِیْئَۃً رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَاٰلَہٗ اَرْبَعَۃٌ
اور روایت ہے سمرہ بن جندبؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا بیچنے حیوان کے سے بدلے حیوان کے بطریق وعدے کے نقل کی یہ ترمذی
اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف تحقیق اسکے اوپر گذر چکی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ
النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَہٗ اَنْ یُّجَھِّزَ جَیْشًا فَنَفِدَتِ الْاِبِلُ فَاَمَرَہٗ اَنْ یَّاْخُذَ عَلٰی قَلَائِصِ الصَّدَقَۃِ فَکَانَ یَاْخُذُ الْبَعِیْرَ
بِالْبَعِیْرَیْنِ اِلٰی اِبِلِ الصَّدَقَۃِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُسکو کہ
سامان درست کرلشکر کا یعنے سواری اور ہتیار وغیرہ پس تمام ہوئے اونٹ یعنی اکثر لوگون کو اونٹ دیے اور بھیجے لوگ بغیر سواری کے رہگئے
پس حکم کیا اُسکو یہ کہ لیوے اونٹ عوض اونٹ کے پس تھے عبداللہ لیتے ایک اونٹ بدلے دو اونٹون کے تا زمانے آنے اونٹون زکوٰۃ کے
نقل کی یہ ابوداؤد نے ف اونٹ عوض اونٹ کے یعنی اس شرط پر اونٹ قرض لے کہ جب آوین گے اونٹ زکوٰۃ کے تو ادا کرینگے کذا ذکرہ
علی جاننا چاہئے کہ درمختار مین لکھا ہے کہ امام اعظمؒ کے نزدیک قرض لینا غیر مثلی کا جائز نہین اور اونٹ بھی غیر مثلی ہے پس اس حدیث کا
وہ یہ جواب دیتے ہین کہ یہ حکم پہلے تھا پھر منسوخ ہوا اور حضرت شیخؒ نے حمل کیا ہے اسکو بیع پر لکھا ہے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے
بیع حیوان کی بدلے حیوان کے وعدے پر اور ہمارے علماء نے منع کیا ہے اسکو بسبب پہلی حدیث کے کہا تورپشتی نے کہ حدیث عبداللہ بن عمرو
ضعیف ہے اور حدیث پہلی سمرہ بن جندب کی قوی ہے یا یہ حکم پہلے حرام ہونے ربوا کے سے کیا ہو پھر منسوخ ہوا **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری
عَنْ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا الرِّبٰوا فِی النَّسِیْئَۃِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ لَا رِبٰوا اِلَّا فِیْمَا کَانَ یُدًا بِیَدٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
روایت ہے اسامہ بن زید سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیاج ہے وعدے مین اور ایک روایت مین فرمایا نہین بیاج
اُس چیز مین کہ ہووے دست بدست نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بیاج ہے وعدے مین یعنی بیاج تحقیق ہوتا ہے وعدے مین اگرچہ
دونون جنسین مختلف ہون یا برابر ہون مثلاً جیسا گیہون کا بدلے جَو کے ساتھ زیادتی کے درست ہے اگر دست بدست ہو اور اگر بطریق وعدے
کے ہو تو نہین درست اور نہین بیاج الّا یعنے اگر دونون چیزین ایک جنس کی ہون اور ہون برابر اور قبض کیجاوین ایک ہی مجلس مین تو ربوا
نہین ہے اور خلاف جنس مین ساتھ کمی زیادتی کے بھی ربوا نہین لازم آتا نزع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ حَنْظَلَۃَ غَسِیْلِ الْمَلٰٓئِکَۃِ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِدِرْھَمُ رِبًوا یَاْکُلُہُ الرَّجُلُ وَھُوَ یَعْلَمُ اَشَدُّ مِنْ سِتَّۃٍ وَّثَلٰثِیْنَ زَنْیَۃً رَوَاہُ اَحْمَدُ وَ
الدَّارَقُطْنِیُّ وَرَوَی الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ زَادَ وَقَالَ مَنْ نَبَتَ لَحْمُہٗ مِنَ السُّحْتِ فَالنَّارُ اَوْلٰی بِہٖ اور روایت ہے
عبداللہ بن حنظلہ سے کہ حنظلہ کو غسل الملائکہ کہتے تھے یعنی فرشتون نے اُنکو غسل دیا تھا کما عبداللہ نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک درہم سود کا کہاوے اُسکو آدمی اور وہ جانتا ہو کہ یہ سود کا ہے بہت زیادہ ہے گناہ مین چھتیس زنا سے نقل کی یہ احمد اور دارقطنی نے اور نقل کی
بیہقی نے شعب الایمان مین ابن عباسؓ سے اور زیادہ کیا بیہقی نے ابن عباسؓ سے اس عبارت کو کہ اور کہا حضرتؐ نے جو شخص کہ پیدا ہوا گوشت اُسکا حرام سے
یعنی سود اور رشوت وغیرہ سے پس آگ دوزخ کی لائق تر ہے ساتھ اُسکے ف اور وہ جانتا ہو اور اسی طرح اگر جانتا ہو لیکن اُسنے قصور کیا اسکے معلوم کرنے مین اور
لکھا ہے علماء نے کہ سود اندر زنا سے اسلیے ہے کہ سود کھانے والے کے حق مین اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ یعنی خبردار ہو تم
لڑائی کے اللہ اور رسول اُسکی طرف سے اور جس سے اللہ اور رسول اُسکا لڑے یا وہ اللہ اور رسول اُسکے سے لڑے اُسکا کیا ٹھکانا ہو اور سبب اسکا
یہ ہے کہ پہچانا سود کا مشکل ہے پس اگر حلال جانتے ہین اُسکو جاہل پس کافر ہوتے ہین بخلاف امر زنا کے کہ وہ مشہور ہے جاہلیت اور اسلام مین

اور سراس عدد مخصوص کا شارع ہی کو معلوم ہے ۱۲ منہ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربوا ستون حرفا ایسرھا ان ینکح الرجل امہ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ گناہ بیاج کا ستر حرف ہے ادنیٰ اُنمین سے یہ ہے کہ صحبت کرے آدمی اپنی مان سے وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الربوا وان کثر فان عاقبتہ تصیر الی قل رواھا ابن ماجۃ والبیہقی فی شعب الایمان وروی احمد الاخیر اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق سود یعنی مال کہ حاصل ہو ساتھ سود کے اگرچہ بہت لیکن انجام اُسکا رجوع کرنا ہے طرف کمی کے یعنی بے برکتی ہوتی ہے نقل کہین یہ دونون حدیثین ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور روایت کی احمد نے اخیر کی وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتیت لیلۃ اسری بی علی قوم بطونھم کالبیوت فیھا الحیات ترٰی من خارج بطونھم فقلت من ھؤلاء یا جبرئیل قال ھؤلاء اکلۃ الربوا رواہ احمد وابن ماجۃ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گذرا مین شب معراج مین ایک قوم پر کہ پیٹ اُنکے مانند گھرون کے تھے اُنمین سانپ تھے معلوم ہوتے تھے باہر پیٹون اُنکے سے پس کہا مین نے کون ہین یہ لوگ اے جبرئیل کہا یہ ہین کھانے والے سود کے نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ نے وعن علی انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن اکل الربوا وموکلہ وکاتبہ وشاھدیہ وقال ھم سواء رواہ النسائی اور روایت ہے علیؓ سے یہ کہ اُنھون نے سُنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ لعنت کرتے تھے سود کے لینے والیکو اور دینے والیکو اور سود کے مستک اور حساب لکھنے والے کو اور صدقے کے منع کرنے والیکو اور تھے حضرتؐ منع فرماتے نوحہ کرنیسے نقل کی یہ نسائی نے ف صدقے کے منع کرنے والے کو یعنی جو شخص مطلق صدقہ دینے سے منع کرے اُسکو لعنت کی یا منع کرنے والے صدقے کے سے مراد ہے ترک کرنے والا صدقہ واجب کا خواہ زکوٰۃ ہو یا اور آور نوحہ کہتے ہین چلّا کر رونے کو ساتھ بیان کرنے اوصاف اُسکے کے ۱۲ منہ وعن عمر بن الخطاب انہ اخر ما نزلت اٰیۃ الربوا وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبض ولم یفسرھا فدعوا الربوا والریبۃ رواہ ابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہے عمر بن الخطابؓ سے یہ کہ آخر اُس چیز کی کہ اُتری آیت ربوا کی ہے اور تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم وفات کیے گئے اور نہین کھولا اُسکو واسطے ہمارے پس چھوڑ دو ربوا کو اور ریبہ کو یعنی جس چیز مین شک شبہہ ہو ربوا کا وہ بھی حکم ربوا کا رکھتی ہے اُسکو بھی چھوڑ دو نقل کی یہ ابن ماجہ اور دارمی نے ف آخر اُس چیز کے کہ اُتری آخر لیئے معاملات مین جو آیتین اُتری ہین اُنمین سے یہ سب کے پیچھے اُتری ہے نہ مطلق آخر مراد ہے اسلیے کہ سب آیتون کے بعد یہ آیت اُتری ہے الیوم اکملت لکم دینکم اور نہین کھولا آخر لیئے بعد اسکے اُترنے کے حضرتؐ زندہ نہین رہے مگر تھوڑے دنون سو مشغول رہے اور امور ضروری مین بس بیان مفصل اسکا نہین کیا کہ تمام جزئیات ربوا کی ذکر کرتے بلکہ بیان کیا چند چیز و نمین اور سوائے اُنکے کو موقوف رکھا قیاس و اجتہاد پر پس چاہیے کہ ترک کرو ربوا صریح کو اور اُس چیز کو کہ اُسمین شبہہ ربوا کا ہے واسطے ورع اور احتیاط کے ۱۲ منہ وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقرض احدکم قرضا فاھدی الیہ او حملہ علی الدابۃ فلا یرکبہ ولا یقبلہ الا ان یکون جری بینہ وبینہ قبل ذلک رواہ ابن ماجۃ والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ دیوے ایک تمھارا قرض یعنی کسی کو پھر تحفہ بھیجے قرض لینے والا طرف اُسکے یعنی قرض دینے والے کے یا سواری کو دے اُسکو جانور پس نہ سوار ہو اُسپر اور نہ قبول کرے تحفہ مگر یہ کہ جاری ہو تحفہ بھیجنا اور سواری بھیجنی درمیان قرض لینے والے اور درمیان قرض دینے والے کے پہلے اس سے نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے

شعب الایمان میں ف۱ نہ قبول کرے تحفہ تا رہوا سواسلیے کہ جو قرض کہ حاصل کرے منفعت کو پس وہ رہوا ہے مگر یہ کہ عادت ہو قرض لینے کے پہلے سے کچھ بھیجے بھجانے کی تو کچھ مضائقہ نہیں اسلیے کہ وہ قرض کی جہت سے نہیں ہے بلکہ بسبب عادت پہلی کے ہے منقول ہے امام ابو حنیفہؒ سے کہ ایک شخص کو اُنھوں نے قرض دیا تھا ایک روز اُسکے میہان تقاضے کے لیے گئے اور اُسوقت گرمی بہت تھی اُسکی دیوار کے سائے میں نہ ٹھیرے دھوپ میں کھڑے رہے تاکہ نہ حاصل ہو آرام دَین کی جہت سے میہان تک کہ وہ نکلا بعد بڑی دیر کے یہ بات امام صاحب نے بسبب کمال احتیاط کے کی ع + ف۲ حدیث شریف میں آیا ہے جو قرض کہ قرض دینے والے کو باعث نفع ہو حکم رہوا کا رکھتا ہے پس قرض دینے والا قرض لینے والے سے ضیافت نہ قبول کرے مگر بسبب عادت قدیم کے بلکہ اُسکی دیوار کے سائے میں بھی بیٹھنا مکروہ ہے ؛ مالابد منہ **وَعَنْ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَقْرَضَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَاْخُذْ هَدِيَّةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَارِيْخِهٖ هٰكَذَا فِي الْمُنْتَقٰى اور روایت ہے انسؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جسوقت کہ قرض دیوے کوئی کسی کو پس نہ لیوے اُس سے تحفہ نقل کی یہ بخاری نے بیچ تاریخ اپنی کے اسی طرح سے ہے منتقی میں **وَعَنْ** اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَلَقِيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ سَلَامٍ فَقَالَ اِنَّكَ بِاَرْضٍ فِيْهَا الرِّبٰوا فَاشٍ فَاِذَا كَانَ لَكَ عَلٰى رَجُلٍ حَقٌّ فَاَهْدٰى اِلَيْكَ حِمْلَ تِبْنٍ اَوْ حِمْلَ شَعِيْرٍ اَوْ حِمْلَ قَتٍّ فَلَا تَاْخُذْهُ فَاِنَّهٗ رِبٰوا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی بُرْدہ بن ابی موسیٰ سے کہ کہا آیا میں مدینے میں پس ملا میں عبداللہ بن سلام سے پس کہا اُنھوں نے کہ تحقیق تو بیچ ایسی زمین کے ہے کہ اُسمیں بہت رواج ہے سود کا پس جسوقت کہ ہووے واسطے تیرے کسی پر حق یعنے قرض پھر تحفہ بھیجے وہ طرف تیرے ایک بوجھ بھس کا یا بوجھ جَو کا یا گٹھا گھاس کا پس نہ لے تو اُسکو اسلیے کہ تحقیق وہ سود کا حکم رکھتا ہے نقل کی یہ بخاری نے

بَابُ الْمَنْهِيِّ عَنْهَا مِنَ الْبُيُوْعِ

باب ہے بیچ بیان بیعوں کے کہ منع کیا گیا ہے اُنسے ف۱ نہی سے کبھی ہوتی ہے واسطے حرمت کے جیسے نہی بیع باطل اور فاسد سے اور کبھی ہوتی ہے نہی واسطے کراہت کے جیسے نہی بیچنے سے وقت اذان جمعے کے اور بیع حرام حنفیہؒ کے نزدیک دو قسم پر ہے فاسد اور باطل ع ف۲ کچھ مسائل متعلق اس باب کے کہ جاننا اُنکا حاضر ورہے مالابد اور درمختار میں سے لکھے جاتے ہیں تا بھائی مسلمانوں کو مفید ہوں مسئلہ اگر بیع مال نومانند مُردار یا خون یا حریر یا مال الولد یا مکاتب یا مدبر کے بیع اُسکی باطل ہے اور اسی طرح اگر مال ہو لیکن متقوم نہ مانند شراب اور سور کے اگر عوض رپوں کے بیچے جاویں بیع باطل ہوگی اور اگر عوض اسباب کے بیچے جاویں بیع اسباب کی فاسد ہوگی اور بیع شراب اور سور کی باطل بیع باطل سے مشتری مالک مبیع کا نہیں ہوتا اور فاسد سے بعد قبض کے مالک ہو جاتا ہے اور قیمت اُسکی نقود سے دینی دفعے اُسکے واجب ہوگی لیکن فسخ اُسکا واجب ہے مسئلہ بیچنا دودھ کا تھنوں میں باطل ہے کہ شک ہوتا ہے اُس کے ہونے میں احتمال ہے کہ بیع ہو پس فریب ہوگا مسئلہ نہیں جائز بیچنا جانور کا ہوا میں اگر عادت پھرجانے کی نہ رکھتا ہو اور اگر عادت پھرجانے کی رکھتا ہو مانند کبوتر کے تو بیچنا اُسکا اُڑنے کی حالت میں بھی درست ہے اور نہیں جائز بیچنا مچھلی کا کہ نہیں پکڑی گئی ہے پانی سے یعنی دریا وغیرہ سے یا پکڑی گئی ہے لیکن پھر ایسے حوض میں ڈالدی ہے کہ نہیں پکڑی جاتی اُس سے بدون جال کے اور نہیں جائز بیچنا حمل لونڈی یا جانور کا اور موتی کا سیپ میں اور گوشت کا بکری میں اور بیچنا سور کے بالوں کا درست نہیں لیکن انتفاع اُٹھانا اس سے مانند سینے گون کی جائز ہے اور بیچنا آدمی کے بالوں کا اور نفع اُٹھانا اُنسے جائز نہیں مسئلہ جو بیع کہ باعث نزاع آپسکی ہو فاسد ہے جیسیکہ بیع پشم کی اوپر پیٹھ بکری وغیرہ کے یا بیع لکڑی کی چھت میں یا بیع ایک گز کی بڑے کپڑے میں سے یا بیع کرنی ساتھ مدت مجہول کے مثلاً مشتری کے جس روز زمینہ برسے گا یا تندہوا چلے گی اُس روز مول اسکا دونگا پس اگر مشتری نے بیع کو فسخ نہ کیا اور بائع نے لکڑی چھت میں سے جدا کر دی اور گز بھر کپڑا بڑے کپڑے میں سے

ف۱ قرض اور اسلام کے بیان میں کہ حکم اُسکا معلوم ہو چکا ہے تمہیں
ف۲ قرض میں جو منفعت ہو حرام ہے
ف۱ نہی کی تین قسمیں ہیں ایک بیع باطل دوسری بیع فاسد تیسری مکروہ
ف۲ مال غیر متقوم اور متقوم کی تعریف اور بیع باطل اور فاسد کے احکام اور خلاصہ اسکا کہ کونسی بیع کونسے کی باطل ہے اور کونسی فاسد اور کونسی مکروہ ہے

جدا کردیا مدت مجہول کو مول لینے والے نے موقوف کیا بیع صحیح ہوجائیگی مسئلہ بیع سائمہ شرط فاسد کے فاسد ہے اور شرط فاسد وہ ہے کہ مقتضائے عقد نہو اور اُسمین منفعت ہو بیچنے والے کو یا مول لینے والے کو یا مبیع کو کہ مستحق نفع کا ہو شرط کرنا بلک مشتری کا مقتضائے عقد ہے پس فاسد نہین اور یہ شرط کرنا کہ اس کپڑے کو مول لینے والا بیچے نہین اگرچہ مقتضائے عقد نہین لیکن اسمین منفعت کسی کی نہین پس فاسد نہین اور یہ شرط کرنی کہ اس گھوڑے کو مشتری فربہ کرے اسمین منفعت مبیع کی ہے لیکن مبیع انسان نہین کہ مستحق نفع کا ہو پس فاسد نہین ایسی شرط کرنی نغو ہے اور بیع صحیح اور یہ شرط کرنی کہ بیچنے والا ایک مہینے تک گھر بیچے گئے مین سکونت کرے اسمین نفع بایع کا ہے پس شرط فاسد ہے اور یہ شرط کرنی کہ بیچنے والا اس کپڑے کی پوشاک سیدے اسمین نفع مول لینے والے کا ہے یہ بھی فاسد ہے اور یہ شرط کرنی کہ غلام بیچے گئے کو مشتری آزاد کرے اسمین نفع مبیع کا ہے یہ بھی فاسد ہے ایسی شرطون سے بیع فاسد ہوجاتی ہے اور زیادہ تفصیل بیع فاسد و باطل کی فقہ کی بڑی کتابون مین ہے ایسی بیوع سے پرہیز کرنا واجب ہے مسئلہ کم کرنا بائع کا بیع وزن مبیع کے یا کم کرنا مشتری کا قیمت مین حرام ہے چنانچہ فرمایا اللہ تعالی نے وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ الآیۃ اور بیع ادا کرنے قیمت مبیع کے اور ادا دیون مؤجلہ کے اور مزدوری مزدور کی بے عذر تاخیر کرنی حرام ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیر کرنا غنی کا ظلم ہے اور مزدور کو مزدوری دو پہلے اس سے کہ عرق اُسکا خشک ہو اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب دَین ادا کرتے تو زیادہ قدر واجب سے دیتے بجاے آدھے وُسق کے ایک وسق اور بجاے ایک وسق کے دو وسق دیتے اور فرماتے کہ اسقدر حق تیرا ہے اور اسقدر زیادتی میری طرف سے یہ زیادہ دینا بغیر شرط کے روا ہین جائز ہے بلکہ مستحب اور عمدہ شکمی اور فریب اور جھوٹ کسب حلال کو حرام کردیتے ہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بازار مین تودہ گیہون کا دیکھا جب دست مبارک اُن گیہون مین ڈالا تو اندر سے تر تھے فرمایا کہ یہ کیا ہے بیچنے والے نے کہا کہ مینھ اسکو پونچا تھا فرمایا کہ تر گیہون اوپر تودے کے کیون نہ کیے تو نے جو کوئی فریب دے مسلمانون کو وہ ہم مین سے نہین ہے مسئلہ بیع مرابحت کے کہ بائع خرید پہلی سے ساتھ اضافت سوایہ کے مثلاً بیچے اور بیع بیع تولیہ کے کہ ساتھ قیمت پہلی کے بیچے قیمت پہلی بلا تفاوت کہدینی واجب ہے اور اگر مبیع پر سوائے قیمت کے مانند مزدوری اُٹھانے والے کے یا ڈھلائی کے خرچ ہوا اُسکو قیمت کے ساتھ ملاوے اور کہے کہ اسقدر روپے اس اسباب پر میرے خرچ ہوئے ہین اور یہ نکہے کہ اتنے روپون کو مین نے خریدا ہے تا جھوٹا نہو مسئلہ اگر ایک شخص نے ایک کپڑا مثلاً دس روپے کو بیچا اور ہنوز لینے والے نے روپے بیچنے والے کو نہین دیے تھے کہ بیچنے والے نے پھر وہی کپڑا مول لینے والیسے پانچ روپے کو خرید لیا یا اُس کپڑے کو ساتھ ایک اور کپڑے کے دس درہم کو خرید یہ بیع صحیح نہوگی کہ بیع حکم ربوا کے ہے مسئلہ بیچنا منقول کا پہلے قبض کرنے کے صحیح نہین مسئلہ اگر ایک چیز کیلی بشرط کیل کے خریدی اور مول لینے والے نے بیچنے والے سے کیل کرلی پھر اور کے ہاتھ بشرط کیل کے بیچی دوسرے مول لینے والے کو طعام بیچے گئے مین سے کھانا یا اور کے ہاتھ بیچنا جائز نہین جب تک کہ پھر کیل نکرے اور کیل پہلا کافی نہین ہے احتیاطاً اسلیے کہ مبادا کیل مین کچھ زیادہ نکلے اور مال بائع کا ہو مسئلہ اگر ایک مسلمان کچھ خریدتا ہے اور فروخت کرتا ہے یا پیغام ایک عورت کا کسی نے دیا تو دوسرے کو اُسپر پیغام دینا مکروہ ہے تا وقتیکہ معاملہ پہلے شخص کا درست ہو یا موقوف کرے مسئلہ بیچنا وقت اذان جمعے کے مکروہ ہے مسئلہ اگر دو بڑے چھوٹے آپسمین قرابت محرمیت کی رکھتے ہون بیچنا اُنکو علیحدہ علیحدہ مکروہ و ممنوع ہے اور اسی طرح سے اگر ایک اُنمین سے چھوٹا ہو اور دوسرا بڑا اور بعضون کے نزدیک یہ بیع جائز نہین مسئلہ بیچنا مواد کی جریبی کا جائز نہین اور بیچنا تیل نجس کا امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک جائز ہے اور اماموں کے نزدیک جائز نہین اور بیچنا انسان کی گندگی کا اگر کچھ اُسمین ملا نہو نزدیک امام اعظمؒ کے مکروہ ہے اور اگر اکھ وغیرہ ملی ہوئی ہو تو امام اعظمؒ کے نزدیک جائز ہے اور بیچنا گوبر کا بھی اُنکے نزدیک جائز ہے

اور اکثر اماموں کے نزدیک جیسا کسی چیز کا اُنمیں سے جائز نہیں اور جس چیز کی بیع جائز نہیں نفع اُٹھانا بھی اُس سے جائز نہیں مسئلہ بادشاہ وحاکم کو نرخ ٹھہرانا مکروہ ہے مگر جبکہ بیٹے بیچ گرانی غلّے کے بہت تعدی کریں تو اُس صورت میں ساتھ مشورت داناؤں کے نرخ مقرر کرے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنِ** ابن عمرؓ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ اَنْ يَّبِيْعَ ثَمَرَ حَائِطِهٖ اِنْ كَانَ نَخْلًا بِتَمْرٍ كَيْلًا وَاِنْ كَانَ كَرْمًا اَنْ يَّبِيْعَهٗ بِزَبِيْبٍ كَيْلًا اَوْ كَانَ زَرْعًا اَنْ يَّبِيْعَهٗ بِكَيْلِ طَعَامٍ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُمَا نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ قَالَ الْمُزَابَنَةُ اَنْ يَّبِيْعَ مَا فِيْ رُءُوْسِ النَّخْلِ بِتَمْرٍ كَيْلٍ مُسَمّٰى اِنْ زَادَ فَلِيْ وَاِنْ نَقَصَ فَعَلَيَّ

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنت سے اور مزابنت یہ کہ بیچے میوہ باغ اپنے کا اگر ہو میوہ کھجور بدلے خشک کھجور کے بطریق پیمانے کے یعنی مثلاً وسق پیمانے پھر تازی کھجور ان درخت پر اندازہ کر کر بدلے دوسق پیمانے بھر خشک کھجوروں کے کہ لینے والیکے پاس ہیں بیچے اور اگر ہو میوہ انگور بیچے اُسکو بدلے انگور خشک کے ازروے پیمانے کے حاصل یہ کہ بیچے میوہ ترکہ درختوں پر ہے بدلے میوے خشک کے کہ زمین پر بچے یا ہو اور کتاب مسلم میں ہے اور اگر ہو باغ کھجوری بیچے اُسکو بدلے پیمانے غلّے کے یعنی بیچے گیہوں اور جو وغیرہ کہ کھیتی میں ہوں بدلے گیہوں وغیرہ کے کہ لینے والے کے پاس ہیں منع کیا ان سب سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی میں یوں ہے کہ منع کیا حضرتؐ نے مزابنت سے فرمایا اور مزابنت بیچنا میوہ کا بر اوپر درختوں کھجور کے ہو بدلے کھجوروں خشک کے ساتھ پیمانے معین کے بیچے بایں یہ کہکر کہ اگر زیادہ نکلے میوہ درخت کا یعنی پیمانے معین سے پس واسطے میرے ہے اور اگر کم نکلے پس مجھپر ہے یعنی پورا کردوں گا اُسکو تیرے لیے اے مشتری ف مزابنت مشتق زبن سے ہے اور زبن کے معنی ہیں دفع کرنا چونکہ بنا اس بیع کی قیاس اور اندازے پر ہے اور احتمال زیادتی اور نقصان کا رکھتی ہے جاے اِسکی ہے کہ مشتری اور بائع میں نزاع پڑے اور ایک دوسرے کو دفع کرے اور فرق اِن دونوں روایتوں میں یہ ہے کہ پہلی روایت میں ثمر ساتھ ثمار مثلثہ کے ہے اور دوسری میں ساتھ تاے فوقانیہ کے اور مقصود یہاں بھی عام ہے اور تخصیص بطریق تمثیل کے ہے ع ح **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةُ اَنْ تَبِيْعَ الرَّجُلُ الزَّرْعَ بِمِائَةِ فَرَقٍ حِنْطَةٍ وَالْمُزَابَنَةُ اَنْ يَّبِيْعَ الثَّمَرَ فِيْ رُءُوْسِ النَّخْلِ بِمِائَةِ فَرَقٍ وَالْمُخَابَرَةُ كِرَاءُ الْاَرْضِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلت سے اور مزابنت سے اور محاقلت یہ ہے کہ بیچے آدمی کھیتی کو بدلے سو فرق گیہوں کے اور مزابنت یہ ہے کہ بیچے کھجور کو درختوں پر بدلے سو فرق کھجور کے کہ زمین پر ہو اور مخابرت کرائے کو دینا زمین کا ہے حصہ معین پر جیسے تہائی یا چوتھائی پر نقل کی یہ مسلم نے ف فرق ساٹھ زبیر سے کے نام ہے پیمانے کا کہ اُسمیں ۱۶ سولہ رطل غلہ آتا ہے یعنے آٹھ سیر اور فرق ساٹھ جریب کے ایک سو بیس رطل کا ہوتا ہے اور ذکر سو فرق کا بطریق تمثیل کے ہے مقصود بیچنا کھیتی کا ہے بالوں میں بدلے گیہوں کے جیسا کہ ہیچ بیان مزابنت کے گذرا لیکن مزابنت عام ہے استعمال اِسکا میووں میں بھی آتا ہے اور کھیتی میں بھی اور کبھی خاص میوے ہی میں آتا ہے اور استعمال محاقلت کا کھیتی ہی میں آتا ہے اور مخابرت کرائے کو دینا الخ یعنے ایک شخص زمین کسی کو دے باین شرط کہ اسمیں جو بوے اُگوتے اور جو اسمیں پیدا ہو اسمیں سے تہائی یا چوتھائی محکوم دینا اس سے منع فرمایا واسطے جہالت اُجرت کے اور واسطے ہونے اُسکے کے معدوم اور مخابرت کو مزارعت بھی کہتے ہیں لیکن مخابرت میں تخم بونے والے کا ہوتا ہے اور مزارعت میں مالک کا اور مزارعت درست نہیں ابوحنیفہؒ کے نزدیک اور صاحبینؒ کے نزدیک درست ہے اور فتویٰ اسی پر ہے اسلیے کہ احتیاج پڑتی ہے لوگوں کو اُسکی ع ح بزع

وَعَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ وَعَنِ الثُّنْيَا وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلت اور مزابنت سے اور مخابرت سے اور معاومت سے اور ثنیا سے اور رخصت دی بیع عرایا کے نقل کی یہ مسلم نے ف معنی محاقلت اور مزابنت اور مخابرت کے پہلے معلوم ہو چکے اور معنی معاومت کے یہ ہین کہ بیچنا میوے کا درخت پر ایک سال کا یا دو سال کا یا تین سال کا یا زیادہ اس سے پہلے نمودار ہونے میوے کے اور ثنیا یہ ہے کہ میوہ درخت پر موجود ہے اور اُسکو بیچے اور ایک قدر غیر معین اُسمین سے استثنا کرلے یعنی نہ بیچے اور معنی رخصت دینے کے عرایا مین یہ ہین کہ بعضے شخص اپنے باغ مین سے ایک درخت یا دو درخت کسی محتاج کو میوہ کھانیکے لیے دیتے اور معمول تھا کہ اپنے اہل وعیال کے ساتھ آکر باغ مین بیٹھتے تھے پس اُس فقیر کے آنیسے اُنکو رنج ہوتا تو اُسکو اپنے پاس سے میوہ اُسکے بدلے مین دیتے اور درخت پر کا میوہ آپ لے لیتے اُسکو درست رکھا اور یہ پانچ وسق سے کم مین درست ہے اُس سے زیادہ مین نہین درست جیسا کہ حدیث ابی ہریرہ کی مین آگے مذکور ہے ۱۲ منہ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ اِلَّا اَنَّهٗ رَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ اَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا تَمْرًا يَّاْكُلُهَا اَهْلُهَا رُطَبًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے سہل بن ابی حثمہ سے کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے میوے کے سے درخت پر بدلے خشک کھجورون کے مگر یہ کہ رخصت دی عریہ مین یہ کہ بیچا جاوے میوہ درخت پر ساتھ اندازکرنے اُسکے کی حالت خشک ہونے مین یعنے اندازہ کرے کہ بعد خشک ہونے کے کسقدر رہے گا اُسقدر خشک کھجورین دیکر لے کھاوین اُس میوے کو اہل اُسکے تازہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِيْ بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا مِنَ التَّمْرِ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ اَوْ فِيْ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ شَكَّ الرَّاوِيْ اَوْ دُوْنَ الْخَمْسَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی بیچ بیچنے عرایا کے یعنی پھلون عرایا کے ساتھ اندازہ کرنے اُسکے کے خشک کھجورون سے بیچ اُس چیز کے کم پانچ وسق سے ہو یا بیچ پانچ وسق کے شک کیا راوی نے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بیچ کم پانچ وسق کے اسلیے کہ اجازت اُسکی بحکم ضرورت اور احتیاج کے تھی اور اسقدر کافی ہے اور پانچ وسق سے کم مین یہ بیع جائز ہے سب کے نزدیک و پانچ وسق سے زیادہ مین نہین جائز اور پانچ وسق مین اختلاف ہے صحیح تر عدم جواز ہے اسلیے کہ راوی کو اُسمین شک ہے احتیاط مقتضی اسی کی ہے کہ اُسپر عمل نہ کیا جاوے اور اسمین بھی اختلاف ہے کہ رخصت خاص فقیرون ہی کے لیے ہے یا اغنیا کے لیے بھی اور صحیح تر یہ ہے کہ دونون کے لیے ہے اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور صاع مین قریب پانچ سیر کے غلہ آتا ہے ۱۲ منہ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ نَهٰى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى تَزْهُوَ وَعَنِ السُّنْبُلِ حَتّٰى يَبْيَضَّ وَيَاْمَنَ الْعَاهَةَ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے پھل کے سے یہانتک کہ ظاہر ہو بھلائی اُسکی منع کیا بیچنے والے کو اور لینے والے کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین منع فرمایا بیچنے پھل کھجور کے سے یہان تک کہ سُرخ وزرد ہو اور منع کیا بیچنے خوشہ کھیتی کے سے یہان تک کہ پختہ ہو اور امن مین ہو آفت سے ف بیچنے والے کو اسلیے منع کیا کہ تا مال مول لینے والے کا بغیر عوض کسی چیز کے نہ لیوے اور مول لینے والے کو اسلیے منع کیا تا مال ضائع نہ کرے بسبب ہونے خوف ہلاک کے ۱۲ منہ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى تُزْهِيَ قِيْلَ وَمَا تُزْهِيْ قَالَ حَتّٰى تَحْمَرَّ وَقَالَ اَرَاَيْتَ اِذَا مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ بِمَ يَاْخُذُ اَحَدُكُمْ مَالَ اَخِيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے

کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے میوے کے سے یہان تک کہ خوشرنگ ہو کہا گیا کیا معنے ہین خوشرنگ ہونے کے فرمایا یہانتک کہ سُرخ ہو اور فرمایا تو جو دیکھتا ہے میوے کو یعنی پکنے سے کس سبب سے لیوے ایک تمھارا مال بھائی اپنے کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی پہلے پختہ ہونیکے محل خطر ہے شاید کہ آفت پونہچے اور میوہ جھڑ جاوے پس مال کہ بیچنے والا لیوے گا مول لینے والے سے مفت لگا پس چاہیے کہ پکنے تک صبر کرے ۱۲ ح **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ السِّنِيْنَ وَاَمَرَ بِوَضْعِ الْجَوَائِحِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے سالیانہ کے سے یعنی میوہ درخت کا ایک سال کا یا دو سال کا یا تین سال کا یا زیادہ اس سے نہ بیچے اور حکم کیا ساتھ موقوف کر دینے آفتون کے نقل کی مسلم نے **ف** یعنی اگر مثلاً میوہ خریدا اور اُسکو آفت پونہچی کہ جھڑ گیا بائع کو چاہیے کہ کچھ مول مین سے کم کر دے یا مشتری کو پھیر دے اگرچہ بیع تمام ہوئی اور یہ امر استحباب کے لیے ہے اسلیے کہ جو آفت مبیع کو پونہچی بعد قبض کرنے کے وہ بیع ضمان مشتری کے ہے یعنی بعد قبض کرنیکے جو کسی آفت سے مبیع ہلاک ہو گی تو مشتری ہی کی ہلاک ہو گی بائع پر کچھ نہین ۱۲ ح ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ بِعْتَ مِنْ اَخِيْكَ ثَمَرًا فَاَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلَا يَحِلُّ لَكَ اَنْ تَاْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا بِمَ تَاْخُذُ مَالَ اَخِيْكَ بِغَيْرِ حَقٍّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر بیچا تو نے اپنے بھائی کے ہاتھ میوہ پس پونہچی اُسکو آفت کہ ہلاک کیا اُسکو پس نہین حلال ہے تجکو لینا اُس سے کچھ کس سبب سے لیتا ہے مال بھائی اپنے کا بغیر حق کے یعنی ناحق لیتا ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف** نہین حلال ہے الخ یہ حکم بر تقدیر مطلق ہلاک ہونیکے ہے اور اگر آفت ایسی پونہچے کہ کچھ ہلاک ہو تو کچھ مول مین سے چھوڑ دے جیسیکہ اوپر گذرا کما ابن ملک نے کہ اگر ہو ہلاک پہلے سپرد کرنے کے مشتری کو تو ہلاک بائع ہی کا ہوا اور اگر ہلاک ہوا بعد سپرد کرنے کے تو معنی یہ ہین کہ نہین حلال بیع تقوی اور ورع کی ۱۲ ح ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانُوْا يَبْتَاعُوْنَ الطَّعَامَ فِيْ اَعْلَى السُّوْقِ فَيَبِيْعُوْنَهُ فِيْ مَكَانِهِ فَنَهَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِهِ حَتّٰى يَنْقُلُوْهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَلَهُ لِاَحْمَدَ فِي الصَّحِيْحَيْنِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کما خریدتے لوگ غلہ بیچ جانب بلندی بازار کے پھر بیچتے اُسکو اُسی جگہ یعنے پہلے قبض کر نیکے پس منع کیا اُنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے اُسکے سے اُسی جگہ مین یہانتک کہ نقل کرین اُسکو نقل کی یہ ابوداؤد نے اور نہین پایا مین نے اسکو صحیحین مین **ف** نقل کرین یعنی قبض کرین اور قبض کرنا منقول کا یہ ہے کہ اُسکو اُسکی جگہ سے اُٹھا کر اور جگہ رکھ لے اگرچہ پاس اُسکے ہو اگر بشرط کیل کے لیا ہے کیل کر کر اُٹھائے اور اگر بغیر شرط کیل کے لیا ہے تو یون ہی اُٹھا کر اور جگہ رکھے اور نہین پایا مین نے اُسکو صحیحین مین یعنی بیچ ایک کے اُن دونون مین سے یہ اعتراض ہے مصابیح والے پر کہ اس حدیث کو اول فصل مین ذکر کیا باوجودیکہ صحیحین مین نہین ہے ۱۲ ح ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيْعْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِبْنِ عَبَّاسٍ حَتّٰى يَكْتَالَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کما فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تخص کہ خریدے غلہ پس نہ بیچے اُسکو یہانتک کہ پورا لے اُسکو اور بیچ روایت ابن عباسؓ کے یہانتک کہ کیل کر لے اُسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** پورا لے یعنی قبض کرے اور بیچنا کسی چیز کا پہلے قبض کے جائز نہین نزدیک شافعیؒ اور محمدؒ کے خواہ وہ چیز منقول ہو یا عقار یعنی زمین اور امام مالکؒ کے نزدیک جائز نہین جبتک غلے کا اور اور چیزون کا بیچنا جائز ہے اور امام ابوحنیفہؒ اور ابو یوسفؒ کے نزدیک بیچنا عقار کا جائز ہے نہ منقول کا اور ظاہر مذہب امام احمدؒ کا بھی یہی ہے اور یہانتک کہ کیل کرے دلیل پکڑی ہے بعضون نے ساتھ اس حدیث کے اسپر کہ بائع اگر کیل کرے غلے کو روبرو مشتری کے تو نہین کفایت کرتا ہے بلکہ ضرور ہے مشتری کو کیل اوپر سے بعد قبض کرنیکے لیکن صحیح تر یہ ہے کہ یہ کفایت کرتا ہے اسلیے کہ کیل بائع کا روبرو مشتری کے اسکا بھی کیل ہے ۱۲ ح ع **وَعَنِ**

ابن عباسؓ قال اما الذی نھی عنہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فھو الطعام ان یباع حتی یقبض قال ابن عباسؓ ولا احسب کل شیء الا مثلہ متفق علیہ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ اما وہ چیز کہ منع کیا اُس سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس وہ غلہ ہے کہ منع کیا ہے بیچنے اُسکے سے یہانتک کہ قبض کیا جاوے کہا ابن عباسؓ نے اور نہیں گمان کرتا مین ہر چیز کو مگر مانند غلے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی پہلے قبض کرنے کے بیچنا کسی چیز کا درست نہین مانند غلے کے اور یہ قیاس ابن عباسؓ کا ہے کہ قیاس کیا ہے غیر غلہ کو غلہ پر ترجیح

وعن ابی ھریرۃؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تلقوا الرکبان لبیع ولا یبع بعضکم علی بیع بعض ولا تناجشوا ولا یبع حاضر لباد ولا تصروا الابل والغنم فمن ابتاعھا بعد ذلک فھو بخیر النظرین بعد ان یحلبھا ان رضیھا امسکھا وان سخطھا ردھا وصاعا من تمر لا یسخطہ علیہ وفی روایۃ للمسلم من اشتری شاۃ مصراۃ فھو بالخیار ثلثۃ ایام فان ردھا ردمعھا صاعا من طعام لا سمراء اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ آگے جاملو تم قافلے سے کہ غلہ وغیرہ لایا ہو اسے مول لینے کے اور نہ بیچے بعض تمھارا اوپر بیچنے بعض کے اور نہ بخش کرو اور نہ بیچے شہری واسطے دیہاتی کے اور نہ جمع کرو دودھ اونٹ اور بکری کے تھنون مین اور جو شخص خریدے اُس جانور کو بعد دودھ جمع کرنیکے پس وہ مختار ہے رکھنے اور پھیرنے مین بعد دوہنے اُسکے کے اگر راضی ہوا اُس سے تو رکھے اور اگر ناراض ہو تو پھیر دے اُسکو اور دیوے بجائے سیر کھجور کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے یون ہے کہ جو کوئی خریدے بکری مصراۃ کو یعنی جسکے تھنون مین دودھ جمع ہو پس وہ اختیار رکھتا ہے تین دن تک پھر اگر پھیرے اُسکو تو پھیرے ساتھ اُسکے بجائے سیر کھجور نہ گیہون ف نہ ملاقات کرو تم آگے یعنی اگر خبر سنو کہ ایک قافلہ غلہ وغیرہ لایا ہے تو نہ جاملو اُنسے سستا خریدنے کے لیے پہلے اسکے کہ شہر و بازار مین آوین اور نرخ معلوم کرین بازار کا اس سے منع اسلیے کیا کہ اسمین فریب دینا اور ضرر پونہچانا ہے بیچنے والے کو اور نہ بیچے الخ یعنے ایک شخص نے ایک چیز بیع خیار کر لی اور ایک شخص کہے لینے والے کو کہ فسخ کر اس بیع کو مین تیرے ہاتھ ایسی ہی چیز اس سے سستی مول کو دونگا اس سے منع فرمایا کہا ہے بعضون نے کہ یہ نہی مخصوص ہے ساتھ اُس چیز کے کہ نہو اُسمین غبن اور اگر غبن ہو تو جائز ہے اُسکو فسخ کروا دینا اس بیع کا اور بیچنا اُسکے ہاتھ سستے مول کو واسطے دفع ضرر کے اور یا بیع اس جگہ بمعنی خریدنے کے ہے یعنی ایک شخص کچھ خریدتا ہے اور نہ بیچے والا اور لینے والا راضی ہین ایک مول پر اور ایک شخص آکر زیادہ مول لگا کر اُنکے معاملے کو بگاڑ دے اور آپ لیلیوے یہ بُرا ہے اور اگر قصد خریدنے کا نہ رکھتا ہو بلکہ معاملہ بگاڑنا ہی اُنکا منظور ہو تو یہ اُس سے بھی بُرا ہے اور نہ بخش کرو بخش اسکو کہتے ہین کہ ایک شخص کچھ خریدتا ہے اور ایک آیا اُسنے تعریف کی اُس جنس کی یا مول زیادہ لگایا اُسکا اور خریدنا منظور نہین منظور یہی ہے کہ لینے والا میری دیکھا دیکھی زیادہ رغبت کرے اسکے لینے مین اس سے منع فرمایا کہ لینے والے کو فریب دیتا ہے آور نہ بیچے شہری الخ یعنی ایک گنوار غلہ وغیرہ لایا شہر مین اس ارادے سے کہ آج کے نرخ بیچ جاؤن ایک شخص شہر کے نے آنکر کہا کہ میرے سپرد کر جا اس غلے کو مین بسہولیت مہنگا بیچ رکھونگا اس سے منع فرمایا کہ اسمین روکنا نفع کا ہے مخلوق خدا سے اور یہ حرام ہے امام شافعیؒ کے نزدیک اور مکروہ ہے حنفیہ کے نزدیک اور نہ جمع کرو دودھ الخ یعنے بیچنے سے پہلے ایک دو روز دودھ اونٹنی کا یا بکری کا نہ دوہے تاکہ دودھ بہت سا جمع ہو جاوے تھنون مین اور گمان کرے لینے والا کہ بہت دودھ کی ہے پس زیادہ مول دے اس سے منع فرمایا کہ فریب ہے اسمین اور اگر کوئی اسطرح کا جانور لیوے اور بعد دودھ دوہنے کے معلوم ہو کہ دودھ کم ہے تو مختار ہے چاہے رکھے اور چاہے پھیر دے اور پھیرے تو اُسکے ساتھ بجائے سیر کھجور کے عوض مین دودھ کے دے اسلیے کہ کچھ دودھ پیدا ہوا ہے بیچ ملک مشتری کے اور کچھ بچھا بچا کیا پس واسطے نہ تمیز ہونے اسکے کے ممتنع ہوا پھیرنا دودھ کا اور دینا قیمت اُسکی کا پس واجب کین شارع نے بجائے سیر کھجور کے واسطے

دفع خصومت کے اور نظرہ کی طرف قلت و دوام کے اور کثرت اُسکی کے جیسیکہ مقرر کی دیت نفس کی سو اونٹ باوجود تفاوت نفسوں کے اور عمل کیا شافعیؒ نے اس حدیث پر اور ثابت کیا ہے خیار اسطرح کے جانورین اور کہا ابو حنیفہؒ نے کہ نہین خیار اسمین اور اس حدیث پر عمل کرنا ترک کیا گیا ہے اسلیے کہ یہ حکم پہلے حرام ہونے ربوا کے تھا کہ اسطرح کی چیزین جائز تھین معاملات مین پھر نسخ کیا گیا اور کھجور نہ کہو کہا ابن حجر شافعیؒ نے کہ اس سے معلوم ہوا کہ نہین جائز کچھ دینا اسجگہ سوائے کھجورون کے اگرچہ راضی ہو ساتھ اُسکے بیچنے والا اسلیے کہ اکثر طعام اُنکا تھا کھجور اور دودھ پس قائم کیا کھجور کو مقام دودھ کے۔ اور بعضون نے کہا کہ جائز ہے دینا سوائے کھجور کے بھی ساتھ رضا بیچنے والے کے فرع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَقَّوُا الْجَلَبَ فَمَنْ تَلَقَّاهُ فَاشْتَرَى مِنْهُ فَاِذَا اَتَى سَيِّدُهُ السُّوْقَ فَهُوَ بِالْخِيَارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ آگے جاملو تم قافلے سے کہ لایا ہو غلہ وغیرہ پھر جو ملا اُس سے اور خریدا اُس سے پس جسوقت کہ آوے مالک اُسکا بازار مین پس وہ مختار ہے درمیان پھیرنے اور رکھنے کے نقل کی یہ مسلم نے ف معنی لفظ جاب کے اور لفظ رکبان کے کہ اوپر گذرا ابو ہریرہ کی حدیث مین ایک ہی ہین اور حاصل مطلب اسکا بھی وہین کیا گیا ہے اور لکھا ہے علمانے کہ یہ منع اُس صورت مین ہے کہ ضرر ہو اُسکا ضرر کرے شہر والون کو اور نرخ شہر کا قافلے والون سے چھپا دے اور فریب دے اُنکو اور اگر نہ ہو ضرر کرے اسکا خریدنا اور نرخ چھپائے نہین۔ ر۔ رمز یہ ہے کہ دیوے اُسکو تو کچھ مضائقہ نہین اسکا اور خیار کا حکم اسمین یہ ہے کہ شافعیہ تو کہتے ہین کہ جو مالک شہر مین آوے اور دیکھے کہ مشتری نے بہ نسبت شہر کے سستا لیا تو اُسکو خیار ہوگا اور اگر دیکھے کہ گران لیا شہر کے بھاؤ سے یا شہر کے بھاؤ لیا تو خیار بائع کو نہین ہوگا اور مذہب حنفی کے فقہ کی کتابون مین معلوم ہوتا ہے کہ اگر بائع بعد آنیکے شہر مین غبن فاحش معلوم کرے گا تو خیار ہوگا اور نہین تو نہین فرع طیبی مولانا **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَقَّوُا السِّلَعَ حَتّٰى يُهْبَطَ بِهَا اِلَى السُّوْقِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ آگے جاملو اسباب کے یعنی قافلے سے کہ اوپر مذکور ہوا یہانتک کہ اُتارا جاوے اسباب طرف بازار کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيْعُ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ اِلَّا اَنْ يَّاْذَنَ لَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بیچے آدمی اوپر بیچنے بھائی اپنے کے اور نہ بھیجے پیغام نکاح کا اوپر پیغام نکاح بھائی اپنے کے مگر یہ کہ پروانگی دے واسطے اُسکے نقل کی یہ نہم نے ف نہ بیچے الخ بیان اسکا حدیث ابو ہریرہ کی مین اوپر ہو چکا اور نہ بھیجے پیغام نکاح کا الخ یعنی ایک شخص نے کسی عورت کو پیغام نکاح کا بھیجا تھا اُسپر اور کونہ چاہیے پیغام بھیجنا اور یہ اُس صورت مین منع ہے کہ طرفین ایک قدر معلوم مہر کی پر راضی ہو گئے تھے اور کچھ نہ باقی رہا تھا مگر عقد ہونا کہ یہ کہ اذن دے بھائی اُسکو کہ مین نہین لیتا یہ چیز تو ہی لیلے یا مین نہین نکاح کرتا کہ اس عورت سے تو پیغام بھیج تو اس صورت مین لینا اُس چیز کا یا پیغام نکاح کا بھیجنا درست ہوگا۔ پس ح **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسُمِ الرَّجُلُ عَلٰى سَوْمِ اَخِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ بیچا دے آدمی اوپر بیچانے بھائی مسلمان اپنے کے نقل کی یہ مسلم نے ف یہ حکم اُس صورت مین ہے کہ بائع اور مشتری راضی ہو گئے تھے ایک مول پر تو اور کو نہ چاہیے کہ ارادہ لینے کا کرے اور زیادہ مول لگا کر معاملہ اُنکا خراب کرے پس یہ مکروہ ہے اور بیع صحیح ہے اور کہا ابن حجر نے کہ مسلمان کے حکم مین ذمی اور معاہد اور مستامن بھی ہین فرع **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ دَعُوا النَّاسَ يَرْزُقُ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بیچے شہری واسطے جنگلی کے چھوڑ دو لوگون کو کہ روزی دے اللہ

ل قال ابو حنیفۃ لا خیار لہ بسبب الغبن لا لاحد ولا لغیرہ بل الخیار لہ فی مجلس العلم وہو موسری

بعض اُنکے کو بعض سے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی چھوڑ دو جنگلیون کو کہ غلّہ باہر سے لاوین اور شہرین سستے مول کو بیچین اور باعث فراخی رزق کا ہو شہر والون پر اور باقی بیان سکا ابو ہریرہ کی حدیث مین گذر چکا ع **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ نِالْخُدْرِیِّ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِسْتَیْنِ وَعَنْ بَیْعَتَیْنِ نَھٰی عَنِ الْمُلَامَسَۃِ وَالْمُنَابَذَۃِ فِی الْبَیْعِ وَالْمُلَامَسَۃُ لَمْسُ الرَّجُلِ ثَوْبَ الْاٰخَرِ بِیَدِہٖ بِاللَّیْلِ اَوْ بِالنَّھَارِ وَلَا یُقَلِّبُہٗ اِلَّا بِذٰلِکَ وَالْمُنَابَذَۃُ اَنْ یَّنْبِذَ الرَّجُلُ اِلَی الرَّجُلِ بِثَوْبِہٖ وَیَنْبِذَ الْاٰخَرُ ثَوْبَہٗ وَیَکُوْنُ ذٰلِکَ بَیْعُھُمَا عَنْ غَیْرِ نَظَرٍ وَلَا تَرَاضٍ لِلْبِسْتَیْنِ اِشْتِمَالُ الصَّمَّاءِ وَالصَّمَّاءُ اَنْ تَجْعَلَ ثَوْبًا عَلٰی اَحَدِ عَاتِقَیْہِ فَیَبْدُوْ اَحَدُ شِقَّیْہِ لَیْسَ عَلَیْہِ ثَوْبٌ وَالْبِسْتَۃُ الْاُخْرٰی اِحْتِبَاءُہٗ بِثَوْبِہٖ وَھُوَ جَالِسٌ لَیْسَ عَلٰی فَرْجِہٖ مِنْہُ شَیْءٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کے بیناوے سے اور دو طرح کے بیچنے سے منع کیا ملامست سے اور منابذت سے بیچنے مین اور ملامست یہ ہے لگا آدمی کا اپنا ہاتھ دوسرے کے کپڑے کو رات مین یا دن مین اور نہ اُلٹے اُسکو مگر بسبب اِسکے اور دوسری بیع منابذت وہ ہے کہ پھینکے ایک شخص طرف دوسرے شخص کے کپڑا اپنا اور پھینکے دوسرا اپنا کپڑا اور ہووے یہ بیع اُنکی بغیر دیکھنے اور تامل کے اور بغیر رضامندی کے اسطرح کی بیع بھی جاہلیت مین کرتے تھے اسکو بھی منع فرمایا حضرت نے اور دو طرح کے بیناوون سے جو منع کیا ایک تو پہننا کپڑے کا ہے بطریق صماء کے اور صماء یہ ہے کہ ڈالے کپڑا ایک مونڈھے پر اور ظاہر ہووے ایک جانب اُسکی نہوا سر کوئی کپڑا اور دوسرا پہنا وایہ ہے گوٹ مارنی کپڑے سے اس حال مین کہ وہ بیٹھا ہو نہوا اُسکی شرمگاہ پر اُس کپڑے مین سے کچھ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نہ اُلٹے اُسکو مگر بسبب اِسکے یعنے پھینکے اُسکو مگر بسبب بیع کے بغیر اِسکے کہ جاری ہو درمیان بائع اور مشتری کے ایجاب وقبول لفظ مین اور تعاطی فعل مین یعنی نہ تو مُنھ سے کہے بائع کہ یہ چیز مین نے بیچی اور مشتری کہے مین نے لی اور نہ لین دین واقع ہو کہ بائع خوشی سے مبیع دے اور مشتری مول دے اور کہا طیبی نے کہ نہ اُلٹے کپڑے کو اور نہ کھولے اُسکو مگر ساتھ چھونیکے یعنی حق یہ تھا کہ کھولتا کپڑے کو اور دیکھتا اُسکو اور اُسنے نہ کھولا اور نہ دیکھا سو اچھونیکے اور چھونے کھولنا اور دیکھنا حاصل نہین ہوتا حاصل یہ ہے کہ بیع ملامست ایام جاہلیت مین یہ تھی کہ جہان ایک نے دوسرے کے کپڑے کو ہاتھ لگایا پس وہی بیع ہو گئی دیکھنے بھالنے اُسکو کچھ نتھے اور نہ شرط خیار کی کرتے تھے کہ بعد دیکھنے کے جاہین گے رکھین گے اور جا بیچنگے پھیر بیچنگے اور بیع منابذت یہ کہ جہان آپس مین ایک نے دوسرے کی طرف کپڑا اُڈال دیا پس یہی بیع ہو گئی حاجت دیکھنے کی اور رضامندی کی کچھ نہ تھی اور صماء کے معنے ایک تو یہی ہین جو کہ مذکور ہوئے اور مشہور معنی یہ ہین کہ ایک کپڑا سرسے پاؤن تک بدن پر لپیٹ لے کہ ہاتھ بھی اُسمین لپٹے رہین اور کہین سے کھلا نہ رہے اور دوسری پوشش یہ منع ہے کہ کولون پر بیٹھے اور دونون زانون کو کھڑے کر کے کپڑا اپنے زانون اور کمر کے گرد لپیٹے اس طرح کہ ستر کھلا رہے پس اسطرح کے لباس سے اسلیے منع کیا کہ ستر کھلا رہتا ہے اور اگر اسطرح لپیٹے کہ ستر ڈھکا رہے تو مشروع ہے اور ہاتھون سے گرد زانو کے حلقہ کر کے بیٹھنا مسنون ہے ع ع **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الْحَصَاۃِ وَعَنْ بَیْعِ الْغَرَرِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع حصات کی سے اور بیع غرر کی سے نقل کی یہ مسلم نے ف بیع حصات یہ ہے کہ کہون لینے والا بیچنے والے کو کہے کہ جب تیری چیز پر کنکری پھینکون واجب ہو بیع یا کہے بیچنے والا لینے والے کو کہ جہان تک میری کنکری جاوے یہ بیع ایام جاہلیت مین کیا کرتے تھے اس سے منع فرمایا اور بیع غرر کی یہ ہے کہ بیع مجہول ہو یا بیچنے والی کی قدرت مین نہو جیسے مچھلی دریا مین بیچنی اور جانور ہوا مین اور غلام بھاگے ہوئے کو بیچنا ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الْحَبَلِ الْحَبَلَۃِ

وَكَانَ بَيْعًا يَتَبَايَعُهُ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ الرَّجُلُ يَبْتَاعُ الْجَزُوْرَ اِلٰى اَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ ثُمَّ تُنْتَجَ الَّتِيْ فِيْ بَطْنِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۝
اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے حمل حمل کے سے اور تھی یہ بیع ایک بیع کہ کرتے تھے اسکو اہل جاہلیت تھا آدمی کہ خریدتا اونٹ کو یہانتک کہ بچہ لیجاوے اونٹنی پھر بچہ لیجاوے وہ کہ بیچ پیٹ اُسکے کے ہے یعنی اس وعدے پر اونٹ خریدتا تھا کہ جب اونٹنی کے پیٹ کے بچے کے یہان بچہ ہوگا تب مول اُسکا دون گا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بیچنے حمل حمل کے سے یعنی ایک اونٹنی کے پیٹ مین بچہ ہے ایک شخص نے بیع کی کہ اگر اسکے یہان اونٹنی پیدا ہوگی اور وہ بچہ دے گی اس بچے کو مین نے بیچا اس بیع سے منع فرمایا اسلیے کہ بیع معدوم کی ہے کہ ہنوز پیدا نہین ہوا اور اگر پیٹ کے بچے کو بیچے اسکا بھی یہی حکم ہے جو جاے بچے کے بچے کو بیچا اور بعضون نے کہا کہ مراد بیچنے حمل حمل کے سے یہ ہے کہ بیچے ساتھ تاخیر مول کے یہان تک کہ بچہ دیوے وہ بچہ کہ پیٹ مین اونٹنی کے ہے چنانچہ ابن عمرؓ سے بھی یہی تفسیر اسکی کی ہے ساتھ اس عبارت کے وَكَانَ بُيُوْعًا اَلخ ۝ وَعَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جفت کروانے نر کے سے نقل کی یہ بخاری نے ف یعنی خواہ اونٹ ہو خواہ گھوڑا خواہ اور کچھ کسی کو دے مادہ پر جھوڑنیکے لیے اور اُسکی اُجرت لے اِس سے منع فرمایا اسلیے کہ اسمین جہالت ہے نر کبھی جفت کرتا ہے اور کبھی نہین اور مادہ کبھی بار ور ہوتی ہے اور کبھی نہین اور اکثر صحابہؓ اور فقہا کے نزدیک حرام ہے یہ اور اگر عاریۃً دے نر مادہ پر جھوڑنیکے لیے مستحب ہے اور اگر بعد عاریۃً دینے کے کچھ وہ اپنی طرف سے بطریق انعام کے دیوے درست ہے قبول کرنا اُسکا ۝ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ ضِرَابِ الْجَمَلِ وَعَنْ بَيْعِ الْمَاءِ وَالْاَرْضِ لِتُحْرَثَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کرایہ جفت کرنے اونٹ کے سے یعنی مادہ پر اور بیچنے پانی اور زمین کے سے تاکہ کھیتی کیجاوے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنے دیوے کوئی زمین اپنی اور پانی کہ متعلق اُس زمین کے ہے کسی کو تاکہ ہو زمین اور پانی اسکا اور تخم اور محنت کھیتی کرنے کی اُسکی اور لیوے زمین والا بعض علما کو کہ اُسکو مخابرت کہتے ہین اس سے منع فرمایا اور حکم اسکا بیچ فائدہ حدیث جابرؓ کے اوپر ذکر کیا گیا ۝ وَعَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے پانی کے سے کہ زیادہ ہو حاجت سے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی اگر پانی اسکی حاجت سے زیادہ ہو اور لوگون کو احتیاج ہو تو جائز نہین ہے روکنا اُسکو اُسنے اور بیچنا اُسکے ہاتھ بلکہ یون ہن دے اُسکو اور یہ اُس صورت مین ہے کہ کوئی آپ پیا چاہے یا جانورون کو پلاوے اور اگر کھیتی ہن یا درختون مین کوئی پانی دیا چاہے تو جائز ہے پانی کے مالک کو کہ نہ دیوے اُسکو مگر بعوض ۝ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُبَاعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُبَاعَ بِهِ الْكَلَاُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ بیچا جاوے زیادہ پانی تاکہ بیچا جاوے بسبب اُسکے گھانس نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی لازم آتا ہے بیچنے پانی کے سے بیچنا گھانس کا اسلیے کہ کوئی چاہتا ہے چراوے جانور کسی کے پانی کے گرد اور وہ جانورون کو پانی نہین پینے دیتا بغیر عوض کے مضطر ہوگا ساتھ خریدنے اُسکے کے پس بیچنا پانی کا بیچنا گھانس ہوگا اور گھانس کا بیچنا منع ہے اور اختلاف کیا ہے علمانے کہ یہ نہی تحریمی ہے یا تنزیہی اور ظاہر یہ ہے کہ تنزیہی ہے ۝ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى صُبْرَةِ طَعَامٍ فَاَدْخَلَ يَدَهٗ فِيْهَا فَنَالَتْ اَصَابِعُهٗ بَلَلًا فَقَالَ مَا هٰذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ قَالَ اَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَفَلَا جَعَلْتَهٗ فَوْقَ الطَّعَامِ حَتّٰى يَرَاهُ النَّاسُ مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنِّيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذرے اوپر ڈھیر غلے کے

پس داخل کیا ہاتھ اپنا تو دے مین پس پایا انگلیون حضرتؐ کی نے تراوت کو پس فرمایا کیا ہے یہ تری اے مالک غلّے کے یعنی کہا نسے یہ تری پہونچی اور کیون تر کیا کہا پونہچا تھا اسکو مینھہ یا رسول اللہ یعنی مین نے تر نہین کیا مینھہ سے تر ہوگیا فرمایا کیون نہ کیا تو نے ترکو اوپر کی جانب غلّے کے تاکہ دیکھتے اسکو کوئی جو فریب دے پس نہین مجھ سے یعنی میرے طریقے پر نقل کی یہ مسلم نے **الفصل الثانی** فصل دوسری **عَنْ** بجابر قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ الثُّنْیَا اِلَّا اَنْ یُّعْلَمَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا استثنا کرنے سے مگر یہ کہ جانا جاوے نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی کہے کہ بیچی مین نے یہ چیز مگر بعض اسمین سے نہین بیچی اسکے منع فرمایا بسبب جہالت مبیع۔ کہ مگر جس صورت مین معلوم ہو کہ اسقدر نہین بیچی مثلاً تہائی یا چوتھائی یا دسکیل تو درست ہے ع **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الْعِنَبِ حَتّٰی یَسْوَدَّ وَعَنْ بَیْعِ الْحَبِّ حَتّٰی یَشْتَدَّ ھٰکَذَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤَدَ وَعَنْ اَنَسٍ وَالزِّیَادَۃُ الَّتِیْ فِی الْمَصَابِیْحِ وَھِیَ قَوْلُہٗ نَھٰی عَنْ بَیْعِ الثَّمَرِ حَتّٰی تَزْھُوَ وَمَا اَثْبَتْنٰہُ فِیْ رِوَایَتِھَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَھٰی عَنْ بَیْعِ النَّخْلِ حَتّٰی تَزْھُوَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے انس سے کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے انگور کے سے یہانتک کہ سیاہ ہو جاوے یعنی پک جاوے اور منع کیا بیچنے غلّے کے سے یہانتک کہ سخت ہو جاوے یعنی قابل انتفاع کے اسی طرح سے روایت کیا اسکو ترمذی اور ابو داؤد نے انس سے اور زیادتی کہ مصابیح مین ہے وہ قول اسکا کہ منع کیا بیچنے کھجور کے سے یہانتک کہ خوشرنگ ہو یہ زیادتی ثابت نہین ہوئی ہے بیچ روایت ترمذی اور ابو داؤد کے مگر ابن عمرؓ سے یعنی نہ انس سے اسطرح کہ کہا ابن عمرؓ نے کہ منع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے کھجور کے سے یہانتک کہ خوشرنگ ہو اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے ف اسمین دو اعتراض ہین بغوی مصابیح کے مؤلف پر ایک تو یہ کہ زیادتی مذکورہ انس سے روایت کی اور وہ ہے ابن عمرؓ سے اور دوسرا اعتراض یہ کہ اسنے بیع الثمر نقل کیا اور ہے بیع النخل ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ بَیْعِ الْکَالِیْ بِالْکَالِیْ رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بیچنے نسیہ کے سے ساتھ نسیہ کے نقل کی یہ دارقطنی نے ف یعنی بیچے دین کے سے ساتھ دین کے اور لفظ کالی کے ساتھ ہمزہ کے اور بغیر ہمزہ کے بھی آیا ہے کلا سے بمعنی تاخیر کے اور صورت نسیہ کی ساتھ نسیہ کے یہ ہے کہ خریدے ایک آدمی ایک چیز مدت معلوم تک اور جب آوے مدت اور نہ پاوے مول لینے والا مول کہ ادا کرے پس کہے بیچنے والا کہ بیچ اسکو میرے ہاتھ ساتھ اور مدت کے کچھ زیادہ مول کو مثلاً دس روپے کو وہ چیز لی تھی اسنے کہا گیارہ روپے کو میرے ہاتھ بیچ ڈال ایک مہینے کے بعد اسکا مول دونگا پس بھی اسکو بغیر قبض کرلینے کے اسلیے منع فرمایا اسلیے کہ بیع اس چیز کی ہے کہ قبض نہین کی اور بعضون نے کہا کہ صورت اسکی یہ ہوگی کہ خریدے ایک کپڑا اور بکر کے عمر پر دس درہم پس کہے زید بکر کو کہ بیچا مین نے تیرے ہاتھ یہ کپڑا اپنا کہ عمرو پر ہے عوض اُن دس درہم کے کہ تیرے عمرو پر آتے ہین پس کہا بکر نے کہ قبول کیا مین نے یہ بیع بھی جائز نہین اسی سبب سے کہ بیع اُچھنکی ہی کہ قبض نہین کی ہے ع **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الْعُرْبَانِ رَوَاہُ مَالِکٌ وَاَبُوْدَاؤَدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُنھون نے نقل کی اپنے دادا سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع عربان کی سے نقل کی یہ مالک اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ف تفسیر عربان کی یہ ہے کہ خریدے کوئی ایک چیز اور دیوے بیچنے والے کو ایک روپیہ یا کمتی بڑھتی اس شرط پر کہ اگر پوری ہوئی بیع تو اسکو مول لینگے مول مین اور اگر نہ پوری ہوئی بیع تو رہے گا تیرے پاس نہین لونگا مین اسکو بیعانہ اور رسائی کہتے ہین شریعت مین یہ بیع باطل ہے چاہے یون کہ اگر بیع ہوئی تو وہ حق بیچنے والے کا ہے اسواسطے کہ مول مین محسوب ہوتا ہے

اور اگر بیع نہوئی تو حق مول لینے والے کا ہے واپس ہو اور جائز رکھا ہے اسکو ابن عمرؓ نے اور امام احمدؒ نے بدع **وعن علیؓ قال نہی** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع المضطر ومن بیع الغرر ومن بیع الثمرۃ قبل ان تدرک رواہ ابوداؤد اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے مضطر کے سے اور بیچنے غرر کے سے اور بیچنے میوے کے سے پہلے اسکے پختہ ہونیکے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف بیچنے مضطر کے سے مراد بیچنے سے یہاں خریدنا ہے یعنی منع فرمایا اس سے کہ کسی سے زبردستی کچھ خریدے اور یہ بیع فاسد ہے نہیں منعقد ہوتی یا مراد مضطر سے محتاج ہے کہ مضطر ہو ساتھ دبنے کے ساتھ قرضداری کے یا مصیبت کے کہ اُسپر پڑی ہو اور بیچے کوئی چیز اپنے اموال میں سے ارزان بناء ضرورت کے پس مروت یہ ہے کہ اُس سے نہ خریدے سستی ولیکن مدد اُسکی کرے ساتھ اور قرض دینے کے یا خریدے اُسکو ساتھ قیمت اُسکی کے اور یہ عقد صحیح ہے لیکن ساتھ کراہت کے اور بیع غرر کا بیان اوپر ہو چکا ہے اسی باب میں **بدع وعن** انس ان رجلا من کلاب سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن عسب الفحل فنہاہ فقالوا یا رسول اللہ انا نطرق الفحل فندعو فرخص لہ فی الکرامۃ رواہ الترمذی اور روایت ہے انسؓ سے کہ ایک شخص نے قوم کلاب میں سے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجرت دینے نر کے سے مادہ پر چھوڑنے کے لیے پس منع فرمایا اُسکو پھر عرض کیا اُسنے یا رسول اللہ ہم عاریۃً دیتے ہیں نر کو پھر انعام دیے جاتے ہیں ہم یعنے کچھ اجرت ہم نہیں ٹھیراتے ہیں یوں ہیں بطریق انعام کے ہمیں دیتے ہیں پس رخصت دی حضرتؐ نے اُسکو بیع لینے انعام کے نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** حکیم بن حزام قال نہانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابیع ما لیس عندی رواہ الترمذی وفی روایۃ لہ ولابی داؤد والنسائی قال قلت یا رسول اللہ یاتینی الرجل فیرید منی البیع ولیس عندی افابتاع لہ من السوق قال لا تبع ما لیس عندک اور روایت ہے حکیم بن حزامؓ سے کہ کہا منع کیا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ بیچوں میں اُس چیز کو کہ نہیں نزدیک میرے نقل کی یہ ترمذی نے اور بیچ ایک روایت ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی کے یوں ہے کہ کہا حکیمؓ نے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ آتا ہے میرے پاس ایک شخص پس ارادہ کرتا ہے مجھسے خریدنے ایک چیز کا اور نہیں ہوتی وہ نزدیک میرے پس خریدتا ہو میں واسطے اُسکے بازار سے یعنی اُسکے ہاتھ ایک چیز بیچتا ہوں اور بازار سے مول لاکر حوالے کر دیتا ہوں فرمایا نہ بیچ اُس چیز کو کہ نہیں نزدیک تیرے ف نہیں نزدیک تیرے یعنی وہ چیز تیری ملک میں نہیں وقت بیچنے کے پھر اسکی دو صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ نہ وہ چیز ملک میں ہے اور نہ پاس موجود ہے پس اُسکی بیع صحیح نہیں اور دوسری یہ صورت ہے کہ ملک میں تو نہیں اسکے مال غیر کا ہے لیکن ہے پاس اسکے پس اُسکو بھی نہ بیچنا چاہیے بغیر اذن مالک کے لیکن اگر بیچے گا بغیر اُسکے اذن کے تو ہوگی وہ بیع موقوف مالک کے اذن پر نزدیک حنفیہ اور مالکؒ اور احمدؒ کے اور نزدیک امام شافعیؒ کے اسکی بھی بیع صحیح نہیں ہوگی اور پہلی صورت کے حکم میں داخل ہے بیچنا اُس چیز کا کہ قبض نہیں کی ہے یا گم ہو گئی ہے یا بھاگ گئی ہے مانند غلام وغیرہ کے یا قادر نہیں اُسکے حوالے کرنے پر جیسے جانور ہوا میں اور مچھلی پانی میں اور یہ نہی بیع غیر صورت سلم کے ہے کہ وہ جائز ہے بالاتفاق ساتھ شرطوں معلومہ کے کہ بیان انکا باب السلم میں ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ بدع **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیعتین فی بیعۃ رواہ مالکؒ والترمذی وابوداؤد والنسائی اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بیعوں سے بیع ایک بیع کے نقل کی یہ مالکؒ اور ترمذیؒ اور ابوداؤد اور نسائیؒ نے ف اس حدیث کی دو تفسیریں ہیں ایک یہ کہ کہے ایک شخص مغلوکر بیچا میں نے تیرے ہاتھ اپنا غلام بدلے ہزار روپے کے بغرط اسکے کہ بیچے تو میرے ہاتھ گھر اپنا بعوض سو روپے کے یہ درست نہیں

اور دوسری یہ کہ کہے بیچا میں نے غلام اپنا تیرے ہاتھ دس روپے نقد کو یا بیس روپے قرض کو یہ بھی نادرست ہے شرح وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِي صَفْقَةٍ وَاحِدَةٍ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ ۝

اور روایت ہے عمرو بن شعیبؓ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبداللہ بن عمر سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بیعوں سے بیع ایک عقد کے نقل کی یہ شرح السنہ میں ف اس حدیث کے معنی اور اس سے اوپر کی حدیث کے ایک ہی ہیں شرح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَبَيْعٌ وَلَا شَرْطَانِ فِي بَيْعٍ وَلَا بَيْعُ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ ۝

اور روایت ہے عمرو بن شعیبؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حلال قرض اور بیع اور نہیں درست ہیں دو شرطیں کرنی بیع میں اور نہیں درست نفع اٹھانا اُس چیز کا کہ نہیں ضمان میں آئی اُسکے اور نہیں درست بیچنا اُس چیز کا کہ نہیں نزدیک تیرے یعنی نہیں تیری ملک میں نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث صحیح ہے ف نہیں حلال قرض اور بیع یعنی کسی کے ہاتھ کچھ بیچنا اور اُس سے شرط کرنی کہ اسقدر روپے وغیرہ محکوم قرض دینا یہ درست نہیں یا معنے یہ ہیں کہ ایک شخص کسی کو قرض دے اور کچھ چیز اپنی اُسکے ہاتھ بیچے اُسکی قیمت سے زیادہ کو یہ بھی حرام ہے اسلیے کہ اسکے قرض دینے سے وہ زیادہ قیمت دیتا ہے اور جو قرض کہ حاصل کرے منفعت کو وہ حرام ہے بیع حیلہ سود خورونکا نکالا ہوا ہے بچے اس سے اور نہیں درست ہیں دو شرطیں کرنی بیع میں یعنی ایک بیع میں دو بیعیں نہ کرلے جیسا کہ بیان اُسکا اوپر ہو چکا ہے اور بعضوں نے یہ معنی کیے ہیں کہ نہ بیچے ایک چیز ساتھ دو شرطوں کے مثلاً کسے کہ بیچا میں نے تیرے ہاتھ یہ کپڑا اتنے کو باین شرط کہ دھلا بھی دونگا اور سلوا بھی دونگا اور لکھا ہے علمانے کہ قید دو شرطوں کی اتفاقی ہے ایک شرط بھی بیع میں نہیں جائز اسلیے کہ وارد ہوئی تھی بیع اور شرط سے اور نہیں درست نفع اُٹھانا آنیوالی یعنی مثلاً ایک شخص نے ایک چیز مول لی اور ابھی اُسکو قبض نہیں کیا اور بیچنے والے نے اُسکا کرایہ لیا اور چاہے مول لینے والا کہ بیچنے والے سے کرایہ لیلے تو درست نہیں اسواسطے کہ اگر وہ چیز ضائع ہو جاتی تو بیچنے والی کی ضائع ہوتی مول لینے والے کی کچھ نہ جاتی اسی طرح سے اگر نفع اُسکا حاصل ہوا تو حق بیچنے والے کا ہے مول لینے والے کا نہیں شرح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ أَبِيعُ الْإِبِلَ بِالنَّقِيعِ بِالدَّنَانِيرِ فَآخُذُ مَكَانَهَا الدَّرَاهِمَ وَأَبِيعُ بِالدَّرَاهِمِ فَآخُذُ مَكَانَهَا الدَّنَانِيرَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لَا بَأْسَ أَنْ تَأْخُذَهَا بِسِعْرِ يَوْمِهَا مَا لَمْ تَفْتَرِقَا وَبَيْنَكُمَا شَيْءٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا میں بیچتا اونٹوں کو بدلے دیناروں کے نقیع میں کہ نام ایک جگہ کا ہے قریب مدینے کے پھر لیتا میں بدلے دینار کے درہم اور بیچتا میں اونٹوں کو بدلے درہموں کے اور لیتا میں بدلے درہموں کے دینار پھر آیا میں بخدمت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس ذکر کیا میں نے یہ واسطے اُنکے پس فرمایا نہیں مضائقہ یہ کہ لیوے تو دیناروں کو بدلے درہموں کے یا درہموں کے بدلے دیناروں کے موافق نرخ اُسدن کے یعنے وقت لینے کے جب تک کہ نہ جدا ہو تم ایک دوسرے سے اس حال میں کہ درمیان تمہارے ہو کوئی چیز نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور دارمی نے ف درہم چاندی کی ہوتی ہیں اور دینار سونے کے اور اس سے معلوم ہوا کہ اگر ایک چیز بدلے روپوں کے لے اور اُنکے بدلے اشرفیاں بدلے یا بدلے اشرفیوں کے لے اور اُنکے بدلے روپے دیدے تو درست ہے اور نرخ اُس دن کی جو قید لگائی بنا بر استحباب کے ہے والا جس نرخ سے چاہے لے جائز ہے اور درمیان تمہارے ہو کوئی چیز یعنے قبض نہ کیا ہو مبیع یا مول کو یا دونوں کو یعنی

یہ بدل کرنا دینار و درہم کا آپسمین باین شرط جائز ہے کہ بیع مجلس کے قبض آپسمین کرین تا بیع نقد کی ساتھ نسیہ کے یعنی وعدے کیلائم نہ آوے
اور ربوانہ ہو منقول ہے کہ حضرت شیخ علی متقی مکہ معظمہ مین جب خادم کو بازار مین بھیجتے تو نصیحت کردیتے کہ ہوشیار رہنا معاملہ دست بدست
کرنا آپس کے قبض کرنے مین فرق درمیان مین نہ واقع ہو اور کہا ابن ہمام نے کہ درہم متعین نہیں ہوتے مین یہانتک کہ اگر دکھادے بیچنے والے کو
ایک درہم کہ بدلے اسکے یہ چیز لیتا ہون پس بیچ اُسنے وہ چیز پھر وہ تو بدے اور دے اُسکو اور درہم جائز ہے جبکہ ہون دونون مالیت مین
یکسان برع وَعَنِ الْعَدَّاءِ بْنِ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ اَخْرَجَ كِتَابًا هٰذَا مَا اشْتَرَى الْعَدَّاءُ ابْنُ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ مِنْ مُحَمَّدٍ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى مِنْهُ عَبْدًا اَوْ اَمَةً لَا دَاءَ وَلَا غَائِلَةَ وَلَا خِبْثَةَ بَيْعَ الْمُسْلِمِ الْمُسْلِمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے عداء ابن خالد بن ہوذہ سے کہ نکالا ایک خط کہ اُسمین لکھا تھا کہ یہ خط خریدنے عداء ابن خالد بن ہوذہ کا ہے
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خریدا اُسنے غلام یا لونڈی نہین بیماری اور نہین بدی اور نہین بُرائی اسمین خریدا مانند خریدنے مسلمان کے مسلمان سے
نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف یا لونڈی یا شک راوی کو شک ہوا ہے کہ کسی راوی کو غلام لکھا تھا یا لونڈی اور نہین بیماری
مراد بیماری سے یہان جنون و جذام اور کوڑھ اور مانند انکے کے ہے اور مراد بدی سے وہ عیب ہے کہ موجب ہلاک مال مشتری کا ہو مانند ہونے
غلام کے چور یا بھگوڑا اور نہین بُرائی یعنے اُسکی اصل مین کہ پیدا ہون اُس سے افعال و اخلاق بُرے مانند ہونے اُسکے کے ولد الزنا
یا فاسق یا جواری یا جھوٹا اور خریدا الخ یہ اشارہ ہے ساتھ رعایت خیرخواہی اور حقوق اسلام کے اس بیع مین طرفین سے حاصل یہ کہ یہ غلام
اچھا ہے عیب دار نہین اور اس بیع مین طرفین سے دغا اور فریب نہین اور یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتا مین اسکو مگر حدیث عباد بن لیث سے
اور عباد ضعیف ہے اور کچھ نہین اور لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بعد از ہجرت کے بیع نہین واقع ہوئی مگر دار اور پہلے ہجرت سے
بیع اور شراء دونون ہوئی ہین اور بخاری مین یہ حدیث یون ہے ہَذَا مَا اشْتَرَى مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَدَّاءِ بْنِ خَالِدٍ پس اس سے معلوم ہوا
کہ مول لینے والے حضرتؐ تھے اور بیچنے والے عداء اور اس حدیث سے عکس اسکا معلوم ہوا برع ح وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاعَ حِلْسًا وَقَدَحًا فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيْ هٰذَا الْحِلْسَ وَالْقَدَحَ فَقَالَ رَجُلٌ اٰخُذُهُمَا بِدِرْهَمٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَزِيْدُ عَلٰى دِرْهَمٍ فَاَعْطَاهُ رَجُلٌ دِرْهَمَيْنِ فَبَاعَهُمَا مِنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے انس سے یہ کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچا ٹاٹ اور پیالہ یعنی ارادہ کیا اُنکے بیچنے کا پس فرمایا کون خریدتا ہے اس ٹاٹ اور پیالے کو پس کہا ایک
شخص نے لیتا ہون مین ان دونون کو ایک درہم کو پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کون ہے کہ زیادہ دے ایک درہم پر پس دیا اُنکو
ایک شخص نے دو درہمین پس بیچا اُن دونون چیزون کو حضرتؐ نے اُس شخص کے ہاتھ نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے
ف قصہ اس بیچنے کا یہ ہے کہ ایک شخص نے مانگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ پس فرمایا حضرتؐ نے اُسکو کیا ہے تیرے پاس کچھ کہا
اُسنے کہ نہین ہے میرے پاس مگر ٹاٹ اور ایک پیالہ پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیچ اُن دونون کو اور کہا مول اُنکا پھر جبکہ نہو
تیرے پاس کچھ پس مانگ صدقہ پس وہ لے آیا اور حضرتؐ نے اُنکو بیچ دیا جسطرح کہ ذکر کیا گیا اور اسطرح کے بیچنے کو عربی مین بیع من یزید
اور حراج کہتے ہین یہ بیع شرع مین درست ہے اور یہ جو آیا ہے کہ ایک کے چُکانے پر دوسرا نہ چکاوے تو وہ اُس صورت مین کہ بیچنے والا اور
لینے والا ایک مول پر راضی ہو گئے ہون تو اور کونہ چاہیے کہ اُسکو چکاوے اور اسمین وہ بات نہین ہے بلکہ بیچنے والے کو منظور یہی ہوتا ہے
کہ جو زیادہ مول دیگا اُسکو دون گا اور اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ معاطات یعنی دینا بائع کا چیز کو اور دینا مشتری کا قیمت کو

کافی ہے بیع مین اگرچہ مُنہ سے کچھ نہ کہین بیع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عَنْ** واثلہ **بْنِ الْاَسْقَعِ** قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ بَاعَ عَیْبًا لَمْ یُبَیِّنْہُ لَمْ یَزَلْ فِیْ مَقْتِ اللّٰہِ اَوْ لَمْ تَزَلِ الْمَلٰٓئِکَۃُ تَلْعَنُہٗ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے واثلہ بن اسقع سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ بیچے عیب دار چیز کہ نہ خبردار کیا یعنی اُسکے عیب پر ہمیشہ رہتا ہے بیچ غضب الٰہی کے یا فرمایا ہمیشہ فرشتے لعنت کرتے ہین اُسکو نقل کی یہ ابن ماجہ نے **باب** یہ باب ہے متعلق پہلے باب کے **الفصل الاول** فصل پہلی **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ اَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُھَا لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ یَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا وَلَہٗ مَالٌ فَمَالُہٗ لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ یَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَرَوَی الْبُخَارِیُّ الْمَعْنَی الْاَوَّلَ وَحْدَہٗ روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص خریدے درخت کھجور کا بعد تابیر کے پس میوہ اُسکا واسطے بیچنے والے کے ہے مگر یہ کہ شرط کرے خریدنے والا اور جو شخص کہ خریدے غلام اور واسطے اُسکے ہو مال پس مال اُسکا واسطے بیچنے والے کے ہے مگر یہ کہ شرط کرے خریدنے والا نقل کی یہ مسلم نے اور روایت کیا بخاری نے پہلا جملہ فقط یعنی مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا الخ تابیر اسکو کہتے ہین کہ رکھتے ہین پھول نر کھجور کے درخت کا بیچ پھول مادہ درخت کھجور کے اور اس سبب سے میوہ زیادہ ہوتا ہے حکم الٰہی سے پس فرمایا کہ جو کوئی بعد تابیر کے درخت کھجور کا مول لے اور اُسمین میوہ لگا ہو تو پھل اُسکا بیچنے والے ہی کا ہوتا ہے مگر جس صورت مین کہ مول لینے والا شرط کرلے یعنی کہے کہ لیا مین نے درخت کھجور کا ساتھ اس پھل کے تو مول لینے والے کا ہوتا ہے اور یہی حکم بغیر تابیر کے ہوئے گا ہمارے نزدیک اور کہا مالکؒ اور شافعیؒ اور احمدؒ نے کہ بغیر تابیر کیے ہوئے کا ہوتا ہے پھل مول لینے والیکا مگر یہ کہ شرط کرے بیچنے والا اپنے لیے تو اُسکا ہوتا ہے اور جو کوئی غلام لے اور اُسکے لیے مال ہو یعنی بحسب ظاہر کے کہ اُسکے ہاتھ مین ہے والا غلام مالک مال کا نہین ہوتا پس وہ مال بائع کا ہے مگر جس صورت مین کہ شرط کرلے مول لینے والا تو اُسکا ہوتا ہے اور اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ کپڑے غلام کے کہ پہنے ہوئے ہو نہین داخل ہوتے بیع مین مگر جبکہ شرط کرلے لینے والا اور بعضے ہمارے عالمون نے کہا ہے کہ داخل ہوتے ہین اور بعضون نے کہا کہ کپڑا بقدر ستر ڈھکنے کے داخل ہے اور زیادہ نہین اور صحیح تر یہی ہے کہ نہین داخل ہوتا کچھ بموجب ظاہر حدیث کے **وَعَنْ** جَابِرٍ اَنَّہٗ کَانَ یَسِیْرُ عَلٰی جَمَلٍ لَّہٗ قَدْ اَعْیٰی فَمَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِہٖ فَضَرَبَہٗ فَسَارَ سَیْرًا لَیْسَ یَسِیْرُ مِثْلَہٗ ثُمَّ قَالَ بِعْنِیْہِ بِوُقِیَّۃٍ قَالَ فَبِعْتُہٗ فَاسْتَثْنَیْتُ حُمْلَانَہٗ اِلٰی اَھْلِیْ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِیْنَۃَ اَتَیْتُہٗ بِالْجَمَلِ وَنَقَدَنِیْ ثَمَنَہٗ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَاَعْطَانِیْ ثَمَنَہٗ وَرَدَّہٗ عَلَیَّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّلْبُخَارِیِّ اَنَّہٗ قَالَ لِبِلَالٍ اَفْضِہٖ وَزِدْہُ فَاَعْطَاہُ وَزَادَہٗ قِیْرَاطًا اور روایت ہے جابرؓ سے یہ کہ وہ تھے چلتے اپنے اونٹ پر کہ تحقیق تھک گیا تھا یعنی ایک سفر مین کہ رہے تھے نواتے تھے پھر گذرے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جابرؓ پر پس مارا حضرتؐ نے اونٹ کو یعنی لکڑی سے یا کوڑے سے کہ دست مبارک مین تھا پس چلا چلنا کہ نہین چلتا تھا مانند اُسکے یعنی دست مبارک کی برکت سے ایسا تیز رفتار ہو گیا کہ پہلے ویسا نہ تھا پھر فرمایا حضرتؐ نے کہ بیچ میرے ہاتھ اسکو ساتھ وقیہ کے کہا جابرؓ نے بیس پیسے مین نے اُس اونٹ کو اور استثنا کی مین نے سواری اُسکی اپنے گھر تک پس جب آیا مین مدینے مین لایا مین حضرتؐ کے پاس اونٹ اور دیا مجھکو مول اُسکا اور ایک روایت مین ہے کہ پس دیا مجھکو مول اُسکا اور پھیر دیا اونٹ مجھ پر یعنی مول بھی دیا اور اونٹ بھی عطا کیا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت بخاری کی مین یہ ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے بلالؓ کو کہ دے جابرؓ کو مول اونٹ کا اور زیادہ دے کچھ پس دیا بلالؓ نے اُنکو اور زیادہ دی اُنکو ایک قیراط

کہ نام چھٹے حصے درہم کا ہے ف وقیہ کہ اسکو اوقیہ بھی کہتے ہین چالیس درہم کا ہوتا ہے اور استثنا کی مین نے الخ یعنے شرط کر لی مین نے
کہ مدینے تک اس اونٹ پر سوار چلونگا یا اسباب لادون گا پس ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے بیچنا جانور کا ساتھ شرط کرنے
بائع کے سواری اُسکی کو اپنے لیے ایک مدت تک چنانچہ امام احمدؒ کا مذہب یہی ہے اور امام مالکؒ کے نزدیک جائز ہے کرنا شرط کا اگر مسافت
نزدیک ہو چنانچہ یہان ایسا ہی تھا اور امام ابو حنیفہؒ اور امام شافعیؒ جائز نہین رکھتے ہین بیع کرنی ساتھ اُس شرط کے کہ آسمین نفع بیچنے والیکا
یا مول لینے والیکا ہو خواہ مسافت قریب ہو یا بعید دلیل اُنکی وہ حدیث ہے کہ منع کیا حضرتؐ نے بیع اور شرط سے اور اس حدیث کا وہ یہ جواب
دیتے ہین کہ یہ بات خاص جابرؓ ہی کے لیے جائز ہوئی اور کو نہین جائز یا یہ کہ یہ شرط بعد ہو بیع کے ہوئی ہو ۞ ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
جَاءَتْ بَرِيرَةُ فَقَالَتْ إِنِّي كَاتَبْتُ عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ وَقِيَّةٌ فَأَعِينِينِي فَقَالَتْ عَائِشَةُ إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكِ أَنْ أَعُدَّهَا لَهُمْ عَدَّةً
وَاحِدَةً وَأُعْتِقَكِ فَعَلْتُ وَيَكُونَ وَلَاءُكِ لِي فَذَهَبَتْ إِلَى أَهْلِهَا فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذِيهَا وَأَعْتِقِيهَا ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ
أَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ قَضَاءُ
اللَّهِ أَحَقُّ وَشَرْطُ اللَّهِ أَوْثَقُ وَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا آئی بریرہ اور کہا کہ کاتبت کی تھی مین نے نو اوقیہ پر
کہ ہر سال مین ایک اوقیہ دونگی پس مدد کرو میری پھر کہا حضرت عائشہؓ نے بریرہ کو اگر چاہین مالک تیرے یہ کہ دونمین اوقیے اُنکو ایک مرتبہ
سب کے سب اور آزاد کردن مین تجکو تو کرونمین اور ہو حق ولا تیرا تجکو پس گئی بریرہ طرف مالکون اپنے کے پس نہ مانا اُنھون نے اور
کہا کہ نہین بیچنے کے ہم مگر اسطرح سے کہ ہو حق ولا اُنکا ہمارے لیے پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ صدیقہؓ کو کہ لے اُسکو اور آزاد
کر اُسکو یعنی اور ولا تجکو پہنچے گی پھر خطبہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون مین پس حمد کی اللہ کی اور تعریف کی اُسکی پھر فرمایا کیا ہے مجھے
اسکے کیا حال ہے اُن لوگون کا کہ کرتے ہین شرطین کہ نہین وہ کتاب اللہ مین یعنے نامشروع ہین جو شرط کہ نہین کتاب اللہ مین پس وہ باطل ہے
اگرچہ ہون سو شرطین یعنی اگر شرط کرے سو بار پس حکم اللہ تعالی کا لائق تر ہے کہ عمل کیا جاوے اُسپر اور شرط اللہ کی مضبوط تر ہے اور
سوائے اِسکے نہین کہ ولا واسطے اُسکے ہے کہ آزاد کرے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بریرہ حضرت عائشہؓ کی لونڈی کا نام ہے پہلے
وہ ایک یہودی کی لونڈی تھین اُنھون نے کتابت کی اپنے مالکون سے اور کتابت اسکو کہتے ہین کہ مالک آزاد کرے بردے کو اس شرط پر کہ اسقدر
روپیا مجکو ادا کرنا اور وہ قبول کرے پھر اگر اُسنے ادا کیا وہ آزاد ہوا اور نہین تو ویسا ہی اُسکی ملک مین رہا پس وہ حضرت عائشہؓ پاس آئین
اور کہا کہ مین نے کتابت کی ہے نو اوقیہ پر کہ ہر سال ایک اوقیہ دیا کرونگی اور اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے پس میری مدد کرو یعنی کچھ دو مجھ مین
اپنے بدلے کتابت مین ادا کردن حضرت عائشہؓ نے کہا کہ تیرے مالک اگر چاہین یہ کہ نو اوقیہ یک مشت دون یعنی تیری قیمت مین اور خریدلون
تجکو اور آزاد کردن تو کرون یہ اور ہیچنا مکاتب کا بیع صورت عاجز ہونے اُسکے کے ادا کرنے بدلے کتابت سے جائز ہے اور ولا رکھتے ہین
حق آزادی کا کہ کوئی شخص بنے غلام کو آزاد کرے اور غلام آزاد مر جاوے اور مال چھوڑ جاوے اور اُسکا کوئی عصبہ سے نہو تو آزاد کرنے والیکو
مال اُسکا پہنچے گا پس بریرہ کے مالکون نے چاہا کہ عائشہؓ لین بریرہ کو تو ولا اُسکا ہمارے لیے ہو یہ شرط کرنی اُنکی ناواجی تھی اور نافذ تھا حکم عائشہؓ آزاد
کرین اور ولا اُنکے لیے ہو ولا اس کے لیے ہوتا ہے کہ جو آزاد کرے پس یہ بات حضرت عائشہؓ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی اُسپر حضرتؐ
خفا ہوئے اور کلام مذکور فرمایا ۞ ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے ولاء کے سے اور ہبہ کرنے اُسکے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی ایک شخص نے غلام اپنا آزاد کیا اور حق ولاء اُسکے لیئے ثابت ہوا اب چاہے کہ اس حق کو کسی کے ہاتھ بیچے یا بخشے تو درست نہیں اسلیئے کہ ولاء مال نہیں ہے کہ اُسکو بیچے یا بخشے سب علما کا مذہب یہی ہے **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ خَالِدِ بْنِ خَلَّادٍ قَالَ** ابتعت غلاما فاستغللته ثم ظهرت منه على عيب فخاصمت فيه الى عمر بن عبد العزيز فقضى لي برده وقضى على برد غلته فقلت عروة فاخبره انه فقال ارد عليه العشية فاخبره ان عائشة اخبرته ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى في مثل هذا ان الخراج بالضمان فراسم اليه عروة فقضى لي ان اخذ الخراج من الذي قضى به عليّ له رواه في شرح السنة

روایت ہے خالد بن خلاد سے کہ کہا خرید امین نے ایک غلام پس لی مین نے کمائی اُسکی پھر مطلع ہوا مین اُس سے عیب پر یعنی عیب قدیم پر پس جھگڑا کیا مین اُس غلام کے مقدمے مین طرف عمر بن عبد العزیز رح کے کہ خلیفہ تھے پس حکم کیا واسطے میرے ساتھ پھیر دینے غلام کے اور حکم کیا مجھ پر ساتھ پھیر دینے کمائی اُسکی کے پس آیا مین عروہ بن زبیر کے پاس کہ کہا تابعین اور فقہا سبعہ سے تھے اور خبر دی مین نے اُنکو یعنے عمر بن عبد العزیز رح کے اس حکم کرنے کی پس کہا عروہ نے جاؤنگا مین طرف عمر بن عبد العزیز رح کے آمر وز یا وقت شام کے اور خبر دونگا مین اُنکو یہ کہ حضرت عائشہؓ نے خبر دی مجکو یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دا بیچ مانند اس قصے کے یہ کہ منفعت بدلے ضمان یعنی تاوان بھرنے کے پس گئے طرف عمر بن عبد العزیز رح کے عروہ پس حکم کیا عمر بن عبد العزیز رح نے واسطے میرے یہ کہ لونمین کمائی غلام کی اُس شخص سے کہ حکم کیا تھا ساتھ اُسکے مجھ واسطے اُسکے نقل کی یہ شرح السنہ مین ف بدلے ضمان بھرنے کے یعنی اگر غلام اس حالت مین مر جاتا یا ناقص ہو جاتا تو مول لینے والیکا نقصان ہوتا بیچنے والے پر پھیر نہ تھا پس اگر منفعت حاصل ہو تو وہ بھی مول لینے والے کی ہے **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اختلف البيعان فالقول قول البائع والمبتاع بالخيار رواه الترمذي وفي رواية ابن ماجة والدارمي قال البيعان اذا اختلفا والمبيع قائم بعينه وليس بينهما بينة فالقول ما قال البائع او يترادان البيعة

اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ اختلاف کرین بائع اور مشتری پس قول قول بیچنے والے کا ہے اور لینے والا مختار ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور بیچ روایت ابن ماجہ اور دارمی کے یون ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے بیچنے والا اور لینے والا جسوقت کہ اختلاف کرین اور وہ چیز کہ بکی ہے قائم ہو جسکی قوت اور نہ ہون درمیان اُن دونون کے شاہد پس قول وہ ہے کہ کہا بیچنے والے نے یا پھیر دین دونون بیع کو ف جسوقت کہ اختلاف کرین بائع اور مشتری یعنے قدر مول مین یا شرط خیار مین یا مدت مین یا سوا اسکے اور شروط مین تو قول قول بیچنے والے کا ہے یعنی ساتھ قسم کے کہ قسم دیجاوے کے تو نے نہین بیچا ہے اتنے کو اور مول لینے والا اختیار رکھتا ہے اگر چاہے راضی ہو ساتھ اُس چیز کے کہ قسم کھائی ہے اُس بر بائع نے اور اگر چاہے قسم کھاوے کہ مین نے نہین خریدی ہے مگر اتنے کو پھر اگر دونون نے قسم کھائی پس اگر راضی ہوا یک اُنمین سے ساتھ قول دوسرے کے فبہا اور اگر راضی نہو فسخ کرے قاضی عقد کو خواہ بیع قائم ہو یا نہ قائم ہو یہ مذہب شافعیؒ کا ہے اور نزدیک ابی حنیفہ اور مالکؒ کے نہ قسم کھاوین دونون وقت ہلاک ہونے مبیع کے بلکہ قول اس صورت مین قول مشتری کا ہے ساتھ قسم کے اور روایت **اَلْمَبِیْعُ قَائِمٌ** سو یہ ہے ان دونون کے مذہب کی اور قول وہ ہے کہ مانیچنے والے نے یعنے جس صورت مین کہ مبیع قائم ہو تو بیچنے والے کو قسم دیجاوے پس جب قسم کھاوے وہ تو لینے والے کو اختیار ہوگا جیسیکہ اوپر گذرا یا دونون رد کرین بیع کو اور اگر نہ ہو مبیع قائم وقت نزاع کے تو قول قول مشتری کا ہے ساتھ قسم کے اور نہ قسم دیجاوے بیچنے والے کو یہ مذہب ابو حنیفہؒ

اور مالک کا ہے ذکرہ النظم ع ع ۔ مسئلہ بیان مجمل لکھا گیا ہے ہدایہ مین مفصل ہے جسکو تفصیل اسکی دیکھنی منظور ہو ہدایہ مین دیکھے **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَقَالَ مُسْلِمًا أَقَالَهُ اللهُ عَثْرَتَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ شَرِيْحٍ الشَّامِيِّ مُرْسَلًا اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پھیر دے بیع مسلمان کو بخشے گا اُس تئے اللہ تعالیٰ گناہ اُسکے دن قیامت کے نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اور شرح السنہ مین بحدیث مذکور ہے ساتھ اُن الفاظ کے کہ مصابیح مین ہے شریح شامی سے بطریق ارسال کے ف شرح السنہ مین لکھا ہے کہ اقالہ بیع مین اور مسلم مین جائز ہے پہلے قبض کرنیکے اور بعد اسکے اور اقالہ کہتے ہین فسخ کرنے بیع کو اور ابن ماجہ نے یعنی دونون نے متصل روایت کی ہے یہ اور اسی طرح حاکم نے ابی ہریرہ سے اور مصابیح مین یہ حدیث یون ہے مَنْ أَقَالَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ صَفْقَةً كَرِهَهَا أَقَالَ اللهُ عَثْرَتَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور بطریق ارسال کے یہ اعتراض کیا مصنف نے بقوی پر کہ اُسنے ترک کیا اولی کو کہ ذکر کی منفصل اور نہ ذکر کی متصل نوع **الْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** أَبِي مُنِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ عَقَارًا مِنْ رَجُلٍ فَوَجَدَ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِي عَقَارِهِ جَرَّةً فِيْهَا ذَهَبٌ فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ خُذْ ذَهَبَكَ عَنِّي إِنَّمَا اشْتَرَيْتُ الْعَقَارَ لَمْ أَبْتَعْ مِنْكَ الذَّهَبَ فَقَالَ الَّذِي بَاعَهُ الْأَرْضَ إِنَّمَا بِعْتُكَ الْأَرْضَ وَمَا فِيْهَا فَتَحَاكَمَا إِلَى رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِي تَحَاكَمَا إِلَيْهِ أَلَكُمَا وَلَدٌ قَالَ أَحَدُهُمَا لِي غُلَامٌ وَقَالَ الْآخَرُ لِي جَارِيَةٌ فَقَالَ أَنْكِحُوا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ وَأَنْفِقُوا عَلَيْهِمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خریدی ایک شخص نے اُن لوگون مین سے کہ تھے پہلے تمسے زمین ایک شخص سے پس پائی اُس شخص نے کہ خریدی تھی زمین بیچ زمین اپنی کے ایک ٹھیلیا کہ اُسمین تھا سونا پس کہا بیچنے والے کو اُس شخص نے کہ لی تھی زمین لے سونا اپنا مجھسے نہین خریدی مین نے مگر زمین اور نہین خریدا مین نے تجھسے سونا پس کہا بیچنے والے زمین کے نے کہ نہین بیچی مین نے تیرے ہاتھ مگر زمین اور جو چیز اُسمین ہے پس قصہ لے گئے دونون طرف ایک شخص کے پس کہا اُس شخص نے کہ قصہ لے گئے تھے طرف اسکے کیا ہے تم دونون کے اولاد پس کہا ایک نے اُنمین سے کہ میرے یہان لڑکا ہے اور کہا دوسرے نے کہ میرے یہان لڑکی ہے پھر کہا اُس شخص نے کہ نکاح کردو اُس لڑکے کا لڑکی سے اور خرچ کرو اُنپر اُس سونیسے اور صدقہ دو یعنی جہیز رہنے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا ہے بعضون نے کہ وہ فیصلہ کرنے والے حضرت داؤد تھے اور کہا نووی نے کہ اس حدیث مین دلیل ہے اوپر فضیلت صلح کروانے کے درمیان بیچنے والے اور لینے والے کے اور قاضی کو مستحب ہے صلح کروانی دو شخصون مین جیسیکہ مستحب ہے غیر اُسکے کو

بَابُ السَّلَمِ وَالرَّهْنِ

باب ہے بیچ بیان بیع سلم کے اور گروی کے ف سلم نام ہے بیع کا کہ بالفضل مول روپیا یا اشرفی دے اور مبیع یعنی ایک جنس ٹھیرالے کہ اُنکی مدت مین لونگا ایک مہینے مین یا دو مہینے مین مثلاً سو روپے ایک شخص کو دیے اور اُس سے ٹھیرا لیا کہ دو مہینے مین گیہون تولکر من اس قسم کے تجھسے لین گے اسکو عربی مین بیع سلم کہتے ہین اور کبھی سلف بھی کہتے ہین اور ہندی مین بدھی بھی کہتے ہین جو اسکی سب شرطین پائی جاوین تو یہ بیع درست ہے اور سب شرطین اُسکی تو لہ ہین چھ راس المال مین اور دس مسلم فیہ مین چھ شرطین راس المال مین یہ ہین بیان کرنا جنس کا کہ یہ درہم ہین یا دینار ہین یا روپے ہین یا اشرفیان ہین دوم بیان کرنا نوع کا کہ یہ بخارے روپے یا درہم یا دینار ہین یا سمرقندی یا کلدار یا خالی یا ڈبیک کے سوم بیان کرنا صفت کا کہ روپے کھرے ہین یا کھوٹے اور معلوم کروا دینا قدر راس المال کا مثلاً یہ سو ہین یا دو سو ہین اور روپے اشرفی نقد دینا وعدے پر نہ رکھنا اور قبض کرنا اُسی مجلس مین یعنے مجلس عقد کی مین اور دس شرطین مسلم فیہ مین یہ ہین بیان کرنا جنس مسلم فیہ کا مثلاً گیہون ہین یا جو ہین یا چنے ہین دوم بیان کرنا نوع کا کہ کہا درسے کے ہین یا نانگر کے سوم بیان کرنا صفت کا کہ اچھے ہین

ف قبض کی بیع مجرد بیان کرنا فرض کرنے روپے اور اشرفی کے ف سلم اور سلف نام ہے ایک کا دونون کو ف سلم اس لیے کہا کہ مول اور مسلم فیہ دونون ہیچ ۱۲

یا بُرے اور جنانا مسلم فیہ کی قدر کا مثلاً دس سیر ہے یا دس من ہے اور مُسلم فیہ اُس قسم سے ہو کہ متعین ہو جاتی ہے تعین کیے سے پس نہیں درست سلم روپے اور اشرفی مین اور بیان کرنا مدت کا کہ اتنی مدت مین لینگے دو مہینے مین یا چار مہینے مین اور ادنیٰ درجہ مدت کا ایک مہینہ ہے اور نہ موقوف ہونا چیز عالم مین سے یعنی جسوقت سے عقد کی ہے اُسوقت سے لیتے وقت تک وہ چیز موجود ہو اگر اس عرصے مین نمو پیدا تو اُسمین سلم نہین درست اور نہ ہووے عقد بیع سلم کا بدون خیار کے یعنی شرط کرنا خیار کا اسمین نہین چاہیے اور بیان کرنا مکان کا کہ اسجگہ مسلم فیہ مین دینگا اگر مؤنت مسلم فیہ مین بوجہ اور ہونا مسلم فیہ کا منضبط یعنی بیان کرنے جنس اور نوع اور صفت کے سے وہ چیز معلوم ہووے پس جو چیز ایسی ہو کہ بیان کرنے جنس اور نوع اور صفت کے سے معلوم و متعین نہو مانند حیوان اور بعض اقسام کپڑے وغیرہ کے اسمین سلم نہین درست اور باقی تفصیل اسکی فقہ مین دیکھنی چاہیے :- مولانا **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنِ** ابن عباس قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ وَھُمْ یُسْلِفُوْنَ فِی الثِّمَارِ السَّنَۃَ وَالسَّنَتَیْنِ وَالثَّلٰثَ فَقَالَ مَنْ اَسْلَفَ فِیْ شَیْءٍ فَلْیُسْلِفْ فِیْ کَیْلٍ مَعْلُوْمٍ وَوَزْنٍ مَعْلُوْمٍ اِلٰی اَجَلٍ مَعْلُوْمٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا تشریف لائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنے مکے سے ہجرت کر کہ مدینے مین اور مدینے کے لوگ بیع سلم کرتے تھے میوہ مین ایک سال تک اور دو سال تک اور تین سال تک یعنی زر دیتے تھے اور شرط کرتے تھے کہ بعد ایک سال یا دو سال یا تین سال کے میوہ ہمکو دینا پس فرمایا حضرتؐ نے کہ جو شخص بیع سلم کرے کسی چیز مین پس چاہیے کہ سلم کرے کیل معلوم مین یعنی مثلاً دس کیل یا بیس کیل اور وزن معلوم مین مدت معلوم تک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** وزن معلوم مین یعنی جو کوئی بیع سلم کرے اُس چیز مین کہ بیچی جاتی ہے تول کر جیسے زعفران وغیرہ تو سلم کرے وزن معلوم مین مثلاً چار تولے یا پانچ تولے اور مدت معلوم تک جیسے ایک مہینا یا ایک برس اور مانند اسکے اور ظاہر اس حدیث کا دلالت کرتا ہے اسپر کہ مدت معلوم کا ہونا اسمین شرط ہے اور یہی مذہب ہے ابو حنیفہؒ اور مالک رح اور احمدؒ کا اور امام شافعیؒ کے نزدیک مدت معلوم کا ہونا اسمین شرط نہین مرح **وَعَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتِ اشْتَرٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَعَامًا مِّنْ یَھُوْدِیٍّ اِلٰی اَجَلٍ وَرَھَنَہٗ دِرْعًا لَّہٗ مِنْ حَدِیْدٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا خرید رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ غلہ ایک یہودی سے بوعدہ ایک مدت معلوم کے اور گرو رکھی اُسکے پاس اپنی زرہ لوہے کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے کچھ مول لینا نسیہ یعنی بوعدہ اور جائز ہے کچھ گرو رکھنا بدلے دین کے اور جائز ہے گرو رکھنا حضر مین یعنی شہر مین اگرچہ کتاب اللہ مین قید سفر کی ہے یعنی اس آیت مین وَاِنْ کُنْتُمْ عَلٰی سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا کَاتِبًا فَرِھٰنٌ مَّقْبُوْضَۃٌ قید سفر کی اسمین اتفاقی ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جائز ہے معاملہ کرنا ساتھ اہل ذمہ کے اسلیے اجماع ہے مسلمانون کا اسپر کہ جائز ہے معاملہ کرنا اہل ذمہ سے اور اور کفار سے جبکہ نہ ثابت ہو حرام ہونا اُس مال کا کہ اُن پاس ہے لیکن نہین جائز ہے مسلمان کو بیچنا ہتھیار کا اور اور اسباب لڑائی کا حربیون کے ہاتھ اور نہین جائز مطلق کفار کے ہاتھ بیچنا اُس چیز کا کہ باعث تقویت اُنکے دین کی ہے اور نہین جائز بیچنا مصحف مجید کا اور غلام مسلمان کا اُنکے ہاتھ اور کہا نووی نے کہ اسمین بیان ہے اسکا کہ حضرتؐ دنیا مین قلت مال کی رکھتے تھے اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے گرو کرنا اسباب لڑائی کا اہل ذمہ کے پاس اور حضرت نے جو معاملہ گرو کا یہودی سے کیا اور صحابہؓ سے نہ کیا تو کہا ہے بعضون نے کہ شاید یہ بیان جواز کے لیے کیا اور بعضون نے کہا کہ اسلیے کیا کہ وہان غلہ زیادہ حاجت کے کسی پاس نہ تھا سوائے یہود کے **وَعَنْھَا** قَالَتْ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُہٗ مَرْھُوْنَۃٌ عِنْدَ یَھُوْدِیٍّ بِثَلٰثِیْنَ صَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا وفات کیے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس حالت مین کہ زرہ اُنکی گرو تھی نزدیک یہودی کے بدلے تیس صاع جو کے نقل کی یہ بخاری نے

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلظَّهْرُ یُرْکَبُ بِنَفَقَتِهٖ اِذَا کَانَ مَرْهُوْنًا وَلَبَنُ الدَّرِّ یُشْرَبُ بِنَفَقَتِهٖ اِذَا کَانَ مَرْهُوْنًا وَعَلَی الَّذِیْ یَرْکَبُ وَیَشْرَبُ النَّفَقَةُ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور سواری کا سواری کیا جاوے بدلے خرچ کرنے اُسکے کے جبوقت کہ ہووہ گرو اور دودھ پیوے اُسپر ہے خرچ نقل کی یہ بخاری نے ف ملا علی قاری نے اول جملہ حدیث کے تحت یہ لکھا ہے کہ یعنی جائز ہے گرو کرنے والے کو سوار ہونا اور باسباب لادنا اُس جانور پر کہ گرو کیا ہے بسبب اسکے کہ اسپر ہے واجب نفقہ اُسکا اور یہی مذہب ہے ابو حنیفہؒ اور شافعیؒ کا انتہی اور حضرت شیخؒ نے اخیر جملے کے تحت یہ لکھا ہے کہ یعنے جو کوئی سوار ہوتا ہے اور دودھ پیتا ہے اُسپر نفقہ ہے راہن ہو یا مرتہن یعنے اگر مرتہن گرو کے جانور کو دانہ گھانس دیتا ہے وہ سوار ہو اور دودھ پیوے اور اگر راہن دانہ گھانس دے اُسکو جائز ہے سوار ہونا اور دودھ پینا پس یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ جائز ہے مرتہن کو نفع اُٹھانا ساتھ گرو کے اور خرچ کرنا اُسپر اور جمہور علما برخلاف اسکے ہین اور ہدایہ مین لکھا ہے کہ نہین جائز ہے مرتہن کو کہ نفع لے ساتھ رہن کے اور نفقہ رہن کا راہن پر ہے اسلیے کہ جو قرض حاصل کرے نفع کو حرام ہے اور لکھا ہے علمانے کہ یہ حدیث منسوخ ہے ساتھ حدیث آیندہ کے **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُغْلِقُ الرَّهْنُ الرَّهْنَ مِنْ صَاحِبِهِ الَّذِیْ رَهَنَهُ لَهُ غُنْمُهُ وَعَلَیْهِ غُرْمُهُ رَوَاهُ الشَّافِعِیُّ مُرْسَلًا وَرُوِیَ مِثْلُهُ اَوْ مِثْلُ مَعْنَاهُ لَا یُخَالِفُهُ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ مُتَّصِلًا روایت ہے سعید بن مسیب سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین منع کرتا گرو رکھنا چیز گرو رکھی ہوئی کو مالک اُسکے سے کہ جسنے گروی رکھا ہے اُسکو یعنے گروی رکھنے سے وہ چیز اُسکی ملک سے نہین نکل جاتی اُسکے لیے ہے فائدہ اور زیادتی اُسکی اور اسپر ہے تاوان اُسکا نقل کی یہ شافعی رحمہ نے بطریق ارسال کے اور روایت کی گئی مثل اس حدیث کے یعنی موافق اسکے لفظ اور معنون مین یا مثل معنی اسکے کے یعنی موافق معنون مین اور مخالف لفظون مین کہ مخالف نہین ہے اسکے معنون مین سعید بن مسیب سے کہ اُنھون نے روایت کی ابی ہریرہ سے بطریق اتصال کے ف فائدہ اسکا الخ یعنی گروی چیز کا رایہ لینا یا گروی کے جانور پر سوار ہونا اور زیادتی اُسکی یعنے اگر بچے وغیرہ ہون گروی کی چیز کے تو حق راہن ہی کا ہے اور اگر ہلاک ہو مرتہن کے ہاتھ مین تو تاوان راہن ہی پر ہے یعنی نقصان راہن کا ہوا مرتہن کے حق مین سے کچھ ساقط نہین ہونیکا راہن کو سب قرض دینا آویگا اور بعضے نسخون مین لفظ رَوٰی کا ساتھ صیغۂ معروف کے بھی آیا ہے اس صورت مین فاعل شافعی ہوگا اور لفظ غنم اور غرم منصوب ہی ہون گے ؛ ح ؛ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْمَالِ کِلْیَالٌ اَهْلُ الْمَدِیْنَةِ وَالْمِیْزَانُ مِیْزَانُ اَهْلِ مَکَّةَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیمانہ پیمانۂ اہل مدینے کا ہے اور اور تول تول اہل مکے کی نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے ف یعنی حقوق شرعیہ من مانند زکوٰۃ اور مانند اسکے کہ اعتبار مدینے والون کے پیمانون کا ہے اور مکے والون کی تول کا بیان اس مجمال کا یہ کہ نہین واجب ہوتی زکوٰۃ درہمون مین جب تک کہ نمود و سود درہمین موافق تول مکے کے اور صدقۃ الفطر مین اور اور صدقات واجبہ مین صاع معتبر ہے اہل مدینے کا اسلیے کہ مدینے والے اہل زراعت ہین وہ خوب جانتے ہین احوال پیمانون کا اور مکے والے اہل تجارت ہین وہ احوال تولون کا خوب جانتے ہین کذا قال القاضی والبغوی ؛ ع ؛ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِصَاحِبِ الْکَیْلِ وَالْمِیْزَانِ اَنْتُمْ قَدْ وُلِّیْتُمْ اَمْرَیْنِ هَلَکَتْ فِیْهِمَا الْاُمَمُ السَّابِقَةُ قَبْلَکُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ نے واسطے ماپنے والون اور

تولنے والون کے کہ تحقیق تم والی کیے گئے ہو دو کامون کے یعنی ماپنے اور تولنے کے کہ ہلاک ہوئے ہیں اِنمین گذری ہوئی پہلے قصے سے نقل کی یہ ترمذی نے ف مانند قوم شعیبؑ وغیرہ کے کہ لیتے تھے لوگون سے پورا اور دیتے تھے کم اور حاصل یہ کہ تم کم ماپنے اور کم تولنے سے بہت پہ ہیز کرو تا اُنکی طرح تم بھی نہ ہلاک ہو جاؤ ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَسْلَفَ فِیْ شَیْءٍ فَلَا یَصْرِفْہُ اِلٰی غَیْرِہٖ قَبْلَ اَنْ یَقْبِضَہٗ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص بیع سلم کرے کسی چیز مین پس نہ پھیرے اُسکو طرف غیر اپنے کے پہلے قبض کرنے اُسکے کے نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف نہ پھیرے الخ یعنی نہ کسی کے ہاتھ بیچے اور نہ ہبہ کرے پہلے قبض کرنیکے یا یہ کہ تبدیل نہ کرے اُس چیز کو ساتھ غیر اُسکے کے یعنی جو چیز لینے کی ہے اُسکے بدلے اور چیز نہ لے پہلے قبض کرنیکے ع

بَابُ الْاِحْتِکَارِ باب ہے بیچ بیان احتکار کے ف شرع مین احتکار کہتے ہین بند کر رکھنے قوتون کو بانتظار گرانی کے باین طریق کہ وقت گرانی کے کہ لوگ احتیاج غلہ وغیرہ کی رکھتے ہون مول لیکر بند کر رکھے اس نیت سے کہ جب اور زیادہ گرانی ہوگی تو بیچونگا یہ حرام ہے ہان اگر اُسکی زمین سے آیا ہو یا وقت ارزانی کے خرید کر رکھا ہے اور گرانی مین بیچے تو یہ حرام نہین اور اسی طرح حرام نہین ہے بند کر رکھنا اُن چیزون کا کہ قوت نہین زمین ع اور ہدایہ مین لکھا ہے کہ مکروہ ہے احتکار بیع قوتون آدمیون اور جانوردن کے جبکہ ہو یہ احتکار بیع ایسے شہر کے کہ ضرر کرے شہر والون کو یعنی شہر چھوٹا ہے اسکے احتکار سے گرانی زیادہ ہو جائے گی اور ضرر پونہچیگا لوگون کو اور اگر شہر بڑا ہے یہ احتکار کریگا تو ضرر لوگون کو نہین ہوگا وہان کچھ مضائقہ نہین اسکا اور جسنے احتکار کیا غلہ زمین اپنی کا یا خریدے ہوے غلے کو اور شہر سے پس نہین ہے وہ احتکار کرنے والا **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** مَعْمَرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَکَرَ فَھُوَ خَاطِئٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہے معمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ احتکار کرے پس وہ ہے گنہ گار نقل کی یہ مسلم نے **وَسَنَذْکُرُ حَدِیْثَ عُمَرَ کَانَتْ اَمْوَالُ بَنِی النَّضِیْرِ فِیْ بَابِ الْفَیْءِ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی** اور ذکر کرینگے ہم حدیث عمر رضی اللہ عنہ کی کہ سرا اُسکا یہ ہے کہ **کَانَتْ اَمْوَالُ بَنِی النَّضِیْرِ** بیچ باب فئی کے اگر چاہے گا اللہ تعالی **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَالِبُ مَرْزُوْقٌ وَالْمُحْتَکِرُ مَلْعُوْنٌ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ روایت ہے عمرؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا سو اگر رزق دیا گیا ہے اور احتکار کرنے والا ملعون ہے نقل کی یہ ابن ماجہ اور دارمی نے ف یعنے جو کوئی غلہ وغیرہ شہر مین لاوے تا بیچے ہو جب نرخ حال کے برخلاف احتکار کرنے والے کے وہ رزق دیا گیا ہے یعنے حاصل ہوتا ہے اُسکو فائدہ بغیر گناہ کے اور برکت دیجاتی ہے اُسکے رزق مین اور احتکار کرنے والا کہ معنی اُسکے اوپر مذکور ہوئے گنہگار ہے اور دور خیر سے ہے جب تک کہ اس فعل مین ہے نہین حاصل ہوتی اُسکو برکت نرخ ع **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ غَلَا السِّعْرُ عَلٰی عَھْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ سَعِّرْ لَنَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّازِقُ وَاِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ اَلْقٰی رَبِّیْ وَلَیْسَ اَحَدٌ مِّنْکُمْ یَطْلُبُنِیْ بِمَظْلِمَۃٍ بِدَمٍ وَلَا مَالٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاؤٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ

اور روایت ہے انس سے کہ کہا مہنگا ہوا نرخ غلہ کا زمانے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مین پس کہا صحابہؓ نے یا رسول اللہ نرخ مقرر کیجیے واسطے ہمارے یعنی حکم کیجیے لوگون کو کہ اس بھاؤ بیچا کرو پس کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ وہی ہے نرخ مقرر کرنے والا تنگ کرنے والا فراخ کرنے والا روزی دینے والا اور تحقیق مین البتہ امید رکھتا ہون یہ کہ ملون پروردگار اپنے سے اس حالت مین کہ نہ ہو کوئی

تم مین سے کہ طلب کرے مجھسے کچھ حق بسبب خون کے یا مال کے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف وہ ہی ہے نسخ مقرر کرنیوالا اگر یعنی نسخ اللہ تعالی کے ہاتھ ہے کہ ساتھ اُسکے روزی لوگونپر تنگ اور فراخ کرتا ہے یہ جو کہتے ہین کہ نسخ آسمانی ہے اُسکے یہی معنی ہین اور امید رکھتا ہون مین الخ امین نہی ہے نسخ مقرر کرنیسے اسلیے کہ وہ تصرف کرتا ہے لوگون کے مال مین بغیر اذن اُنکے کے اور ظلم کرتا ہے اُنکے حق مین اور نسخ مقرر کرنیسے کبھی لوگ بیچنا چھوڑ دیتے ہین اور یہ باعث ہوتا ہے قحط کا اور مراد یہ ہے کہ تکلیف نہ دیجاوے لوگونپر ساتھ نسخ مقرر کرنے کے اور لازم نہ کیا جاوے اُنپر نسخ ولیکن حکم کیجیے جاوین ساتھ انصاف اور شفقت کے خلق پر اور خیرخواہی خلق کے نوع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ احْتَكَرَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ طَعَامَهُمْ ضَرَبَهُ اللّٰهُ بِالْجُذَامِ وَالْاِفْلَاسِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَرَزِيْنٌ فِيْ كِتَابِهٖ روایت ہے عمر بن خطابؓ سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو کوئی بند کریگا مسلمانون سے غلہ اُنکا یعنی خریدیگا اللہ اُسکو جذام اور افلاس نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور رزین نے اپنی کتاب مین ف اِس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی ارادہ کرتا ہے ضرر پونہچانیکا مسلمانون کو تو مبتلا کرتا ہے اُسکو اللہ تعالی بلائے بدنی اور مالی مین اور جو کوئی ارادہ کرتا ہے نفع پونہچانیکا اُنکو پونہچاتا ہے اللہ تعالی اُسکے نفس اور مال مین خیر اور برکت نوع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَكَرَ طَعَامًا اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا يُرِيْدُ بِهِ الْغَلَاءَ فَقَدْ بَرِئَ مِنَ اللّٰهِ وَبَرِئَ اللّٰهُ مِنْهُ رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بند کر رکھے غلہ چالیس دن ارادہ رکھتا ہو ساتھ اُسکے مہنگے ہونیکا پس تحقیق بیزار ہوا اللہ سے اور بیزار ہوا اللہ سے نقل کی یہ رزین نے ف بیزار ہوا اللہ سے یعنی توڑا عمد اُسکا کہ بیچ بجا آوری احکام اور شفقت کرنے خلق پر باندھا ہے اور بیزار ہوا اللہ سے یعنی حفظ وعنایت اپنی اُس سے اُٹھالی نوع **وَعَنْ** مُعَاذٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بِئْسَ الْعَبْدُ الْمُحْتَكِرُ اِنْ رَخَّصَ اللّٰهُ الْاَسْعَارَ حَزِنَ وَاِنْ اَغْلَاهَا فَرِحَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَرَزِيْنٌ فِيْ كِتَابِهٖ اور روایت ہے معاذ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے بُرا ہے بندہ احتکار کرنے والا اگر سستا کرے اللہ نرخون کو تو غمگین ہو اور اگر مہنگا کرے نرخون کو تو خوش ہو نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین اور رزین نے اپنی کتاب مین **وَعَنْ** اَبِيْ اُمَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ احْتَكَرَ طَعَامًا اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهٖ لَمْ يَكُنْ لَهُ كَفَّارَةٌ رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہے ابی امامہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ بند کریگا غلہ چالیس دن پھر صدقہ دے اُسکو نہوگا واسطے اُسکے کفارہ نقل کی یہ رزین نے ف چالیس دن غلہ بند رکھنے کا یہ حکم ونہی ہے اور اگر کم اِس سے رکھے اُسکے لیے بھی سزا ہے ولیکن کمتر اِس سے نوع **بَابُ الْاِفْلَاسِ وَالْاِنْظَارِ** باب ہے بیچ بیان مفلسی کے اور مہلت دینے کے معاملے مین ف یعنی اگر کسی پر حق اسکا ہو اور وہ مفلس ہوگیا اور بالفعل نہین ادا کرسکتا اسکو مہلت دے نوع **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا رَجُلٍ اَفْلَسَ فَاَدْرَكَ رَجُلٌ مَالَهُ بِعَيْنِهٖ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ مِنْ غَيْرِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مفلس ہوا پس پایا ایک شخص نے مال اپنا بعینہ یعنی اُسکے پاس پس وہ لائق تر ہے ساتھ اُس مال کے غیر اپنے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی مثلاً ایک شخص نے کچھ خریدا اور مول اُسکا دیا نہ تھا کہ وہ مفلس ہوگیا قاضی نے حکم اُسکے مفلس ہونیکا کردیا اور پائی بیچنے والے نے وہ چیز بعینہ یعنی ہلاک نہوئی تھی وہ حسّاً یا معنًی ساتھ تصرفات

شفعہ کے مانند ہبہ اور وقف کے تو اُسکو پہنچتا ہے کہ فسخ کرے بیع کو اور لیلے وہ چیز اپنی بہ نسبت قرض خواہون کے وہ مقدم ہے اور اگر کچھ مول لے لیا تھا بائع نے اور کچھ مشتری پر رہا تھا کہ وہ مفلس ہوگیا لیوے مال اپنا بقدر اُس چیز کے کہ باقی رہا ہے مول مین سے یہی مذہب ہے امام شافعیؒ اور مالکؒ کا اور ہمارے نزدیک نہین پہنچتا ہے بیچنے والے کو فسخ کرنا بیع کا اور لے لینا اُسکا بلکہ وہ مثل اور قرض خواہون کے ہے اور حمل کیا ہے ہمنے حدیث کو اسپر کہ عقد بالخیار ہوئی تھی کہ خیار بائع کے لیے تھا پھر ظاہر ہوا اُسکو بیع مدت خیار کے کہ مول لینے والا مفلس ہوگیا پس اسب سے اُسکو کہ یہ اختیار کرے فسخ کو دفع حرج **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ اُصِیْبَ رَجُلٌ فِیْ عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا فَکَثُرَ دَیْنُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوْا عَلَیْهِ فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَیْهِ فَلَمْ یَبْلُغْ ذٰلِکَ وَفَاءَ دَیْنِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِغُرَمَائِهٖ خُذُوْا مَا وَجَدْتُّمْ لَیْسَ لَکُمْ اِلَّا ذٰلِکَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا پہونچایا گیا نقصان ایک شخص بیچ زمانے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ میوے کہ کہ خریدا تھا اسکو پس بہت ہوا دین اُسپر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو صدقہ دو اُسکو یعنی تاکہ دین اپنا ادا کرے پس صدقہ دیا لوگون نے اُسکو پس نہ پہنچا وہ صدقہ موافق دین اُسکے کے پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکے قرض خواہون کو لو جو پاؤ تم اور نہین واسطے تمہارے مگر یہ قبل کی میسلم نے ف پہونچایا گیا الخ یعنے حضرتؐ کے زمانے مین ایک شخص نے درخت میوہ کا لیا اور درخت پر میوہ خوب طرح نہ پکا تھا آفت کے سبب سے جھڑ گیا اور مول اُسکا دیا تھا پس بیچنے والے نے طلب کیا مول اُسکا لینے والے نے لوگون سے قرض لیکر ادا کیا مول اُسکا اس جہت سے اُسکے ذمے پر دین بہت سا ہوگیا اور اخیر حدیث کے معنی یہ ہین کہ نہین پہونچتا تمکو تعرض کرنا اور قید کرنا اُسکو بسبب ظاہر ہونے افلاس اُسکے کے پس واجب ہے مہلت دینی اُسکو جب کچھ اُس پاس دیکھو گے پھر لینا نہ یہ کہ حق بیچنے والے کا اُسکے ذمے سے ساقط ہوا اور حمل کیا ہے مولانا **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَ رَجُلٌ یُدَایِنُ النَّاسَ فَکَانَ یَقُوْلُ لِفَتَاهُ اِذَا اَتَیْتَ مُعْسِرًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ یَّتَجَاوَزَ عَنَّا قَالَ فَلَقِیَ اللّٰهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ایک شخص معاملہ کرتا تھا لوگون سے دین کا اور تھا کہتا واسطے گماشتے اپنے کے کہ جب آوے تو تنگ دست کے پاس سے درگذر کر اُس سے شاید کہ اللہ تعالیٰ درگذر کرے ہم سے فرمایا حضرتؐ نے پس ملاقات کی اُسنے اللہ تعالیٰ سے یعنی مرا پس درگذر کیا اللہ تعالیٰ نے اُس سے یعنی گناہون پر مواخذہ نکیا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یُّنَجِّیَهُ اللّٰهُ مِنْ کُرَبِ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ فَلْیُنَفِّسْ عَنْ مُّعْسِرٍ اَوْ یَضَعْ عَنْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی قتادہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو خوش لگے یہ کہ نجات دے اُسکو اللہ تعالیٰ سختیون دن قیامت کی سے پس چاہیے کہ تاخیر کرے طلب کرنے دین مین مفلس سے یا موقوف کردے اُس سے یعنی سارا حق اپنا معاف کردے یا کچھ اُسمین سے نقل کی یہ مسلم نے ف فرق افضل ہے نفل سے ضرور ہے مگر چند مسائل مین ایک تو معاف کردینا حق کا کہ تنگدست پر مستحب ہے لیکن وہ افضل ہے اسکے مہلت دینے سے کہ وہ واجب ہے دوسرے ابتداء سلام سنت ہے لیکن افضل ہے اُسکے جواب سے کہ وہ فرض ہے تیسرے وضو پہلے وقت کے مستحب ہے لیکن افضل ہے وضو سے کہ بعد داخل ہونے وقت کے کرے کہ وہ فرض ہے ۱۲ منہ **وَعَنْهُ** قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْ وَضَعَ عَنْهُ اَنْجَاهُ اللّٰهُ مِنْ کُرَبِ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی قتادہؓ سے کہ کہا سُنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ مہلت دے مفلس کو یا معاف کرے اُس سے یعنی سب حق یا کچھ نجات دیگا اُسکو اللہ سختیون دن قیامت کی سے نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** اَبِی الْیَسَرِ قَالَ سَمِعْتُ

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْ وَضَعَ عَنْہُ اَظَلَّہُ اللّٰہُ فِیْ ظِلِّہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی الیسر سے کہا سُنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص مہلت دے تنگدست کو یا موقوف کرے اُس سے جگہ دیگا اُسکو اللہ تعالیٰ بیچ سایہ عنایت اپنے کے یعنی محفوظ رکھے گا گرمی روز قیامت کی سے اور آسان کریگا اُسپر شدت اُسکی نقل کی یہ مسلم نے ف اور روایت کی احمدؒ اور ابن ماجہ اور حاکم نے بطریق مرفوع کے کہ جو کوئی مہلت دے تنگدست کو پس واسطے اُسکے بدلے ہر دن کے مانند دَین کے ثواب صدقے کا ہے پہلے اِسکے کہ وقت آوے ادائے دَین کا پس جب آوے وقت ادائے دین کا پھر مہلت دے اُسکو پس واسطے اُسکے بدلے ہر دن کے مانند اُسکے ثواب صدقے کا ہے پہلے اِسکے کہ آوے وقت ادائے دین کا پھر جب آوے وقت ادائے دَین کا پس مہلت دے اُسکو پس واسطے اُسکے بدلے ہر دن کے دو مثال اُسکے ثواب صدقے کا ہے ع وَعَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ اسْتَسْلَفَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَکْرًا فَجَاءَتْہُ اِبِلٌ مِّنَ الصَّدَقَۃِ قَالَ اَبُوْ رَافِعٍ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اَقْضِیَ الرَّجُلَ بَکْرَہٗ فَقُلْتُ لَا اَجِدُ اِلَّا خِیَارًا رَبَاعِیًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْطِہٖ اِیَّاہُ فَاِنَّ خَیْرَ النَّاسِ اَحْسَنُھُمْ قَضَاءً رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی رافع سے کہ کہا قرض لیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونٹ جوان پس آئے حضرتؐ پاس اونٹ زکوٰۃ کے کہا ابو رافع نے پس حکم فرمایا مجکو کہ یہ دونمین اُس شخص کو مانند اونٹ اُسکے کے کہ قرض لیا تھا حضرتؐ نے اُس سے پس کہا مین نے نہین پاتا مین مگر اونٹ اچھا کہ ساتوین برس مین لگا ہے یعنی اونٹ اُسکا جوان تھا بجاے اُسکے یہ کہو نکہ دون کہ یہ افضل ہے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دے اُسکو اونٹ اچھا پس بہترین لوگون کا وہ ہے کہ بہت اچھا ہو ادا مین قرض مین نقل کی یہ مسلم نے ف اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ قرض لینا حیوان کا جائز ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعیؒ اور امام مالکؒ اور اکثر علما کا اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک یہ جائز نہین وہ کہتے ہین کہ یہ حدیث منسوخ ہے اور اخیر حکم سے یہ معلوم ہوا کہ دنیا قرض مین اچھی چیز کا بہ نسبت اُسکے کہ قرض لی ہے مستحب ہے اور عالی ہمتی بلکہ اصل عقد مین خرطہ نہ کی ہو ع وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَجُلًا تَقَاضٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَغْلَظَ لَہٗ فَھَمَّ اَصْحَابُہٗ فَقَالَ دَعُوْہُ فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا وَاشْتَرُوْا لَہٗ بَعِیْرًا فَاَعْطُوْہُ اِیَّاہُ فَقَالُوْا لَا نَجِدُ اِلَّا اَفْضَلَ مِنْ سِنِّہٖ قَالَ اشْتَرُوْہُ فَاَعْطُوْہُ اِیَّاہُ فَاِنَّ خَیْرَکُمْ اَحْسَنُکُمْ قَضَاءً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ ایک شخص نے تقاضا کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی اونٹ کا کہ قرض لیا تھا پس سخت کہا حضرتؐ کو پھر قصد کیا حضرتؐ کے یارون نے اُسکے ایذا دینے کا پس فرمایا حضرتؐ نے چھوڑ دو اُسکو اسلیے کہ صاحب حق کو جگہ ہے کہنے کی اور خرید کرو اُسکے لیے اونٹ پس دو اُسکو عرض کیا صحابہؓ نے نہین پاتے ہم یعنی اُس عمر کا اونٹ کہ اُس سے لیا تھا مگر زیادہ تر اُسکی عمر سے یعنی اُسکا اونٹ چھوٹا اور حقیر تھا اور یہ بڑا اور اچھا فرمایا حضرتؐ خرید و اُسکو یعنے اُسی اونٹ کو کہ پاتے ہو اگرچہ اُس سے زیادہ عمر کا ہو پھر دو اُسکو اونٹ اسلیے کہ تحقیق بہتر تم مین وہ ہے جو اچھا ہو تم مین از روے ادا کرنے قرض کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف وہ تقاضا کرنے والا کافر ہوگا یہود مین سے یا غیر اُنکے مین سے اور بعضون نے کہا کہ شاید وہ اُجُٹ گذاروغیرہ مین سے تھا اور صاحب حق کو جگہ ہے کہنے کی کہا ابن ملک نے کہ مراد حق سے یہان دَین ہے یعنی جبکا کسی پر قرض آتا ہو پھر وہ تاخیر کرے ادا کرنے مین تو پونہچتا ہے قرض خواہ کو یہ کہ شکوہ کرنے اُس سے اور لیجاوے اُسکو حاکم کے پاس اور غصہ کرے اُسپر ع وَعَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِیِّ ظُلْمٌ فَاِذَا اُتْبِعَ اَحَدُکُمْ عَلٰی مَلِیٍٔ فَلْیَتْبَعْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تاخیر کرنا غنی کا ظلم ہے پس جبکہ حوالہ کیا جاوے ایک تمھارا غنی پر پس چاہیے کہ قبول کرے حوالہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف تاخیر کرنا الخ یعنی جسکو مقدور ہو ایک چیز کے

سول دینے کا اور پھر وہ ندے یا قرضدار کو مقدور ہے قرض کے ادا کرنے کا اور وہ تاخیر کرتا ہے یہ ظلم ہے اور لکھا ہے علمانے کہ یہ فسق ہے اور رد کیجاتی ہے بسبب اِسکے گواہی اُسکی اگرچہ ایکبار ہو اور بعضون نے کہا کہ اگر مکرر کرے اور عادت کرے اُسکی اور جسوقت کہ حوالہ کیا جاوے الخ یعنے ایک شخص پر قرض ہو کسی کا اور وہ مقدور نہین رکھتا ادا کرنے کا اور وہ کسی غنی کو کہے کہ تو میری طرفسے ادا کر پس چاہیے قرض خواہ کو کہ اس بات کو جلدی سے قبول کرلے تاکہ اُسکا مال ضائع نہو اور یہ امر استحباب کے لیے ہے اور بعضون نے کہا وجوب کے لیے اور بعضون نے کہا اباحت کے لیے ۱۲ منہ　**وعن** کعب بن مالک انہ تقاضی ابن ابی حدرد دینا لہ علیہ فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد فارتفعت اصواتہما حتی سمعہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو فی بیتہ فخرج الیہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی کشف سجف حجرتہ ونادی کعب بن مالک قال لبیک یا رسول اللہ فاشار بیدہ ان ضع الشطر من دینک قال لقد فعلت یا رسول اللہ قال قم فاقضہ متفق علیہ اور روایت ہے کعب بن مالک سے یہ کہ اونھون نے تقاضا کیا ابن ابی حدرد سے اپنے دین کا کہ تھا اُسپر بیچ زمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مسجد مین پس بلند ہوئین آوازین دونون کی یہان تک کہ سُنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آوازون کو اور حضرتؐ تھے گھر اپنے مین پس ارادہ نکلنے کا کیا طرف اُسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہانتک کہ کھولا پردہ اپنے حجرے کا اور پکارا کعب بن مالکؓ کو فرمایا اے کعب عرض کیا کعب نے حاضر ہون یا رسول اللہ پس اشارہ کیا حضرتؐ نے اپنے ہاتھ سے یہ کہ موقوف کر آدھا اپنے دین سے کہا کعب نے تحقیق کیا مین نے یا رسولؐ اللہ فرمایا حضرتؐ نے ابن ابی حدرد کو کھڑا ہو پس ادا کر باقی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے تقاضا کرنا دین کا مسجد مین اور غارش کرنی صاحب حق سے اور صلح کروانی جھگڑنے والون مین اور قبول کرنا سفارش کا غیر معصیت مین　**وعن** سلمۃ بن الاکوع قال کنا جلوسا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ اُتی بجنازۃ فقالوا صل علیہا فقال ہل علیہ دین قالوا لا فصلی علیہا ثم اُتی بجنازۃ اخری فقال ہل علیہ دین قیل نعم قال فہل ترک شیئا قالوا ثلثۃ دنانیر فصلی علیہا ثم اُتی بالثالثۃ فقال ہل علیہ دین قالوا ثلثۃ دنانیر قال ہل ترک شیئا قالوا لا قال صلوا علی صاحبکم قال ابو قتادۃ صل یا رسول اللہ وعلی دینہ فصلی علیہ رواہ البخاری اور روایت ہے سلمۃ بن اکوع سے کہ کہا تھے ہم بیٹھے نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ناگاہ لایا گیا جنازہ پس کہا صحابہؓ نے نماز پڑھیے اسپر پس فرمایا حضرتؐ نے آیا ہے اسپر دین کہا صحابہؓ نے کہ نہین پھر نماز پڑھی اسپر پھر لایا گیا ایک اور جنازہ پس فرمایا کیا ہے اُسپر دین کہا گیا ہان پس فرمایا کیا چھوڑ گیا ہے کچھ عرض کیا صحابہؓ نے کہ چھوڑ گیا ہے تین دینار پس نماز پڑھی اُسپر پھر لایا گیا تیسرا جنازہ پس فرمایا کیا ہے اسپر دین کہا صحابہؓ نے تین دینار فرمایا کیا چھوڑ گیا ہے کچھ عرض کیا کہ نہین فرمایا پڑھو نماز اپنے یار پر کہا ابو قتادہ نے کہ نماز پڑھیے اسپر یا رسول اللہ اور میرے ذمے پر ہے دین اسکا پس نماز پڑھی حضرتؐ نے اُسپر نقل کی یہ بخاری نے ف احتمال ہے کہ یہ تینون جنازے ایک دن اور ایک مجلس مین آئے ہون یا کئی دنون اور کئی مجلسون مین اور دوسرے شخص پر وہی تین دینار کا قرض ہو دیگا جو اُسکے پاس سے نکلے اسلیے حضرتؐ نے اُسپر نماز پڑھی اور تیسرے پاس جو مال ادائے دین کے لیے نہ نکلا اور حضرتؐ نے اُسپر نماز نہ پڑھی یہ یا تو اسلیے تھا کہ لوگ پرہیز کرین دین سے اور باز رہین تاخیر و تقصیر کرنے سے اور امین یا مناسب نہ جانا حضرتؐ نے دعا کرون اُسکے لیے اور وہ موقوف رہے یعنی قبول نہو بسبب اسکے کہ اسپر حق لوگون کے ہین اور اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ ضامن ہونا میت کی طرفسے جائز ہے برابر ہے کہ چھوڑا ہو مال ادائے دین کے لیے یا نہ چھوڑا ہو اور یہی مذہب ہے امام شافعیؒ اور اکثر علما کا بخلاف

امام ابو حنیفہؒ کے کہ اُنکے نزدیک یہ نہین درست ذکرہ الطحطاوی اور ہمارے بعضے علما نے لکھا ہے کہ دلیل پکڑی ہے ساتھ اس حدیث کے ابو یوسفؒ اور محمدؒ اور مالکؒ اور شافعیؒ اور احمدؒ نے اسپر کہ صحیح ہے کفالت اُس میت کی طرف سے کہ نہین چھوڑا مال اور ہوا اُسپر دین اسلیے کہ اگر نہ صحیح ہوتی کفالت تو حضرت نماز نہ پڑھتے اور امام ابو حنیفہؒ نے کہا کہ نہین صحیح ہے کفالت میت مفلس کی طرف سے اسلیے کہ کفالت میت مفلس کی طرف سے کفالت ہو دین ساقط کی اور کفالت دین ساقط کی باطل ہے اور حدیث مین احتمال ہے یہ کہ ہوا قرار ساتھ کفالت پہلی کے اور احتمال یہ بھی ہے کہ ہو وعدہ نہ کفالت ۵ ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ أَدَاءَهَا أَدَّى اللّٰهُ عَنْهُ وَمَنْ أَخَذَ يُرِيدُ إِتْلَافَهَا أَتْلَفَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ لے مال لوگون کا ارادہ رکھتا ہوا اُسکے کا یعنی قرض لے احتیاج کے لیے اور وہ ارادہ رکھتا ہو اُسکے ادا کا اور کوشش کرتا ہو اسمین ادا کریگا اللہ تعالی اُس سے یعنی مدد کریگا اُسکی اُسکے ادا پر دنیا مین اور راضی کریگا حق والے کو عقبی مین اور جو شخص کہ لے مال ارادہ رکھتا ہو ضائع کرنے اُسکے کا یعنی قرض لے بغیر احتیاج کے اور نہ قصد ہو اُسکے ادا کرنے کا ضائع کریگا اُسکو اللہ اُسپر یعنے نہین مدد کرنے کا اُسکی اور نہین فراغ کرے گا اُسپر رزق اُسکا بلکہ تلف کریگا مال اُسکا اسلیے کہ قصد کیا اُسنے مسلمان کے مال تلف کرنیکا نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ يُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنِّي خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَلَمَّا أَدْبَرَ نَادَاهُ فَقَالَ نَعَمْ إِلَّا الدَّيْنَ كَذٰلِكَ قَالَ جِبْرَئِيلُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی قتادہؓ سے کہ کہا کہ ایک شخص نے یا رسول اللہ خبر دو مجکو اگر مارا جاؤن مین بیچ راہ اللہ کے اس حالمین کہ ہونگا مین صبر کرنے والا اُوسنے ثواب کا یعنی نہ قصد کرنے والا سنانے اور دکھانے کا متوجہ ہونے والا نہ پیٹھ دینے والا کیا جھاڑ دیگا اللہ تعالی مجھسے گناہ میرے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہان پس جب پیٹھ پھیری اُس شخص نے پکارا حضرتؐ نے اُسکو پھر فرمایا ہان یعنی اللہ تعالی سب گناہ بخشتا ہے لیکن دین نہین بخشتا اسی طرحسے کہا جبرئیلؑ نے نقل کی یہ مسلم نے ف اس سے یہ معلوم ہوا کہ بندون کے حقوق مین بڑی تنگی اور دشواری ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت جبرئیلؑ حضرتؐ سے کچھ باتین سوائے قرآن کے بھی کہ جاتے تھے ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُغْفَرُ لِلشَّهِيدِ كُلُّ ذَنْبٍ إِلَّا الدَّيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمروؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخشے جاتے ہین واسطے شہید کے تمام گناہ مگر دین نقل کی یہ مسلم نے ف تمام گناہ صغیرہ اور کبیرہ اور دین سے مراد ہین حقوق آدمیون کے خواہ مال کسی کا اُسکے ذمے ہو خواہ خون کسی کا کیا ہو خواہ آبرو ریزی کی ہو کسی کی یعنی بُرا کہا ہو کسی کو یا غیبت کی ہو کسی کی وغیرذلک یہ نہین بخشے جاوین گے بسبب شہادت کے اور کہا ابن ملک نے کہ بعضون نے کہ یہ بیچ حق شہدا بدر یعنی جنگل کے ہے اسلیے کہ روایت کیا ہے ابن ماجہ نے ابو امامہ سے بطریق مرفوع کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہید دریا کے بخشے جاتے ہین تمام گناہ اور دین بھی ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفَّى عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَسْأَلُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ قَضَاءً فَإِنْ حُدِّثَ أَنَّهُ تَرَكَ وَفَاءً صَلّٰى وَإِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِينَ صَلُّوا عَلٰى صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْفُتُوحَ قَامَ فَقَالَ أَنَا أَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو لایا جاتا اُسکے پاس آدمی مُردہ اس حال مین کہ ہوتا اُسپر دین پس پوچھتے کہ کیا

۵ بسبب اس کے کہ مفلس کو اختیار ہے مین ہونے کے اور نہ ہونے کے اور اس پر کوئی حد نہین ہے اور اس کا قول ساقط ہے ۱۲

چھوڑا ہے واسطے ادائے دین اپنے کے مال پس اگر بیان کیا جاتا یہ کہ وہ چھوڑ گیا ہے مال اسقدر کہ دین ادا ہو جاوے گا تو نماز پڑھتے اُسپر اور اگر نہ چھوڑ گیا ہوتا کچھ فرماتے واسطے مسلمانوں کے کہ پڑھو نماز اپنے یار پر یعنے آپ نماز نہ پڑھتے اوروں کو فرماتے کہ تم پڑھو پس جب کہ دین اللہ تعالیٰ نے حضرتؐ پر فتوحین یعنی غنیمتین ہاتھ لگین کھڑے ہوئے یعنی خطبے کے لیے پس فرمایا کہ مین لائق تر ہون ساتھ مسلمانون کے اُنکی جانون سے پس جو کوئی مرے مسلمانون سے اور چھوڑ جاوے دین یعنی اور نہ ہو کچھ اُسکا مال پس میرے ذمے پر ہے ادا کرنا دین اُسکے کا اور جو شخص کہ چھوڑ جاوے مال پس وہ واسطے وارثون اُسکے کے پہلے قول کی یہ بخاری اور مسلم نے ف لائق تر ہون الخ یعنے ہر چیز مین مومنون سے اور دنیا سے پس واجب ہے مومنون پر یہ کہ ہون حضرتؐ محبوب تر طرف اُنکے جانون اُنکی سے اور حضرتؐ کے حکم کو مقدم کرین اپنے نفسون کے حکم سے اور حضرتؐ کے حق کو مقدم جانین اپنے نفسون کے حق سے اور شفقت اُنکی حضرتؐ پر زیادہ ہو بہ نسبت شفقت اُنکی کے اپنے نفسون پر اور اسی طرح شفقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لائق تر ہے شفقت اُنکی سے اپنے نفسون پر پس جب حاصل ہوئی حضرتؐ کو غنیمت تو ہوئی لائق تر ساتھ ادا کرنے دین اُنکے کے جیسا کہ فرمایا فَمَنْ تُوُفِّيَ الخ اور واسطے وارثون اُسکے کے یعنی بعد ادا کرنے دین اُسکے کے اور کہا بعضون نے کہ تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ادا کرتے قرض مُردون کا بیت المال مین سے اور یہ ظاہر ہے اور بعضون نے کہا کہ حضرتؐ اپنے مال مین سے ادا کرتے تھے پھر کہا بعضون نے کہ تھا یہ ادا کرنا دین کا واجب حضرتؐ پر اور بعضون نے کہا کہ تھا یہ تبرعاً یعنے از راہ احسان

الفصل الثانی

فصل دوسری عَنْ اَبِیْ خَلْدَةَ الزُّرَقِیِّ قَالَ جِئْنَا اَبَا هُرَیْرَةَ فِیْ صَاحِبٍ لَنَا قَدْ اَفْلَسَ فَقَالَ هٰذَا الَّذِیْ قَضٰی فِیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا رَجُلٍ مَاتَ اَوْ اَفْلَسَ فَصَاحِبُ الْمَتَاعِ اَحَقُّ بِمَتَاعِهٖ اِذَا وَجَدَهٗ بِعَیْنِهٖ رَوَاهُ الشَّافِعِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہے ابی خلدہ زرقی سے کہ کہا آئے ہم پاس ابوہریرہ کے بیچ مقدمہ ایک یار اپنے کے کہ تحقیق مفلس ہو گیا تھا یعنے اور اُسکے پاس اسباب لوگون کا تھا کہ نہین دیا تھا مول اُسکا پس پوچھا ہمنے کہ کیا حکم ہے اُسکا پس کہا ابوہریرہؓ نے کہ یہ مانند اُس شخص کے ہے کہ حکم فرمایا اُسکے مقدمے مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص مرے یا مفلس ہو جاوے پس مالک اسباب کا لائق تر ہے ساتھ اسباب اپنے کے جبکہ پاوے جو شکا تون نقل کی یہ شافعیؒ اور ابن ماجہ نے ف بیان اسکا اسی باب کی پہلی فصل مین ہو چکا ہے وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَیْنِهٖ حَتّٰی یُقْضٰی عَنْهُ رَوَاهُ الشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روح مومن کی لٹکائی جاتی ہے بدلے دین اپنے کے یعنے نہین داخل ہوتی جنت مین اور نہین پہنچتی بیچ جماعت بندگان صالح کے یہان تک کہ ادا کیا جاوے دین اُسکا نقل کی یہ شافعیؒ اور احمدؒ اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف کہا ہے بعضون نے کہ دین جو جنت سے روکے گا یہان تک کہ بدلہ لیا جاوے وہ وہ دین ہے کہ روپیہ قرض لیکر خرچ کیا واسیات مین اور اسراف کیا اور جسنے قرض لیا ہے حق واجب کے ادا کرنے کے لیے بقدر ضرورت کے اور مال بقدر ادا کرنے کے یہ چھوڑا تو اللہ تعالیٰ اُسکو روکنے کا نہین جنت سے انشاء اللہ تعالیٰ مگر سلطان یعنی حاکم کو چاہیے کہ ادا کرے اُسکی طرف سے اور وہ نہ ادا کریگا تو اللہ تعالیٰ اُسکے قرض خواہون کو راضی کر دے گا

وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبُ الدَّیْنِ مَاْسُوْرٌ بِدَیْنِهٖ یَشْكُوْ اِلٰی رَبِّهِ الْوَحْدَةَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرُوِیَ اَنَّ مُعَاذًا كَانَ بَدَّانَ فَاَتٰی عُمَرُ وَفْدُهٗ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَمَاعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَالَهٗ كُلَّهٗ فِیْ دَیْنِهٖ حَتّٰی قَامَ مُعَاذٌ بِغَیْرِ شَیْءٍ مُرْسَلٌ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِیْحِ وَلَمْ اَجِدْهُ فِی الْاُصُوْلِ اِلَّا فِی الْمُنْتَقٰی وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ

ابن مالک قال کان معاذ بن جبل شابا سخیا وکان لا یمسک شیئا فلم یزل یدان حتی اغرق مالہ کلہ فی الدین فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکلمہ لیکلم غرماءہ فلو ترکوا لاحد لترکوا لمعاذ لاجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لہم مالہ حتی قام معاذ بغیر شیء رواہ سعید فی سننہ مرسلا اور روایت ہے براہ ابن عازب سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قرضدار قید کیا جاویگا بسبب دین اپنے کے یعنی جنت کے داخل ہونیسے اور صالحین کی صحبت مین پہنچنے سے روکا جاویگا شکوہ کرے گا طرف پروردگار اپنے کے تنہائی کا دن قیامت کے نقل کی یہ شرح السنہ مین اور روایت کی گئی یہ کہ معاذ بن جبل تھے لیتے قرض پھر آئے قرض خواہ اونکے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی طلب دین کے لیے پس پہنچا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مال اُنکا سارا اُنکے دَین مین یعنے اُنکے دین ادا کرنیکے لیے یہانتک کہ ہو گئے معاذ مفلس یہ حدیث مرسل ہے اور یہ لفظ مصابیح کے ہین اور نہین پائی مین نے یہ حدیث اصول مین یعنے صحاح ستہ وغیرہ مین مگر منتقی مین اسطرح اور روایت ہے عبد الرحمن بیٹے کعب بیٹے مالک کے سے کہ کہا تھے معاذ بن جبل جوان سخی اور تھے نہ پاس رکھتے اپنے کوئی چیز یعنے مال مین سے بسبب سخاوت کے پس ہمیشہ قرض لیا کرتے تھے یہانتک کہ ڈبو دیا مال اپنا سارا قرض مین پھر آئے معاذ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس بات کی حضرتؐ سے تاکہ کہین اُنکے قرض خواہون سے یعنے یہ کہ قرض چھوڑ دین سب یا بعض پس فرمایا حضرتؐ نے اُنھون نے کچھ نہ چھوڑا پس اگر چھوڑتے قرض کسی کے لیے تو البتہ چھوڑتے معاذ کے لیے واسطے خاطر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس بیچا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض خواہون کے لیے مال معاذ کا یہانتک کہ ہو گئے معاذ مفلس نقل کی یہ سعید نے اپنی سنن مین بطریق ارسال کے ف شکوہ کریگا الخ یعنی اپنے پروردگار سے شکوہ کریگا اپنی تنہائی اور وحشت قید کا یعنی صالحین جنت مین جاوین گے اور یہ اُنکے پاس جانیسے محروم رہیگا اور نہ کوئی سفارشی نظر آویگا کہ چھڑاوے اُس تنہائی سے یہانتک کہ حق دَین سے چھٹکارا پاوے ساتھ دینیکے نیکیون اُسکی کے قرض خواہ کی یا رکھنے گناہون قرض خواہ کے اُسپر راضی کرنے اللہ تعالیٰ کے قرض خواہ کو اپنے فضل سے پس یہ تنہائی بھی اُسکے لیے عذاب ہوگی کہ بڑا رنج پاویگا اُس سے عیاذاً باللہ منہ اور ایک روایت مین آیا کہ قرضدار قید کیا جاویگا بدلے اپنے دَین کے اپنی قبر مین شکوہ کریگا طرف اللہ تعالیٰ کے تنہائی کا اور نہین پائی مین نے یہ اصول مین الخ اصول اُن کتابون کو کہتے ہین کہ جنمین حدیثین مع سند کے لکھی گئی ہین اور منتقی نام ہے کتاب ابن تیمی کا پس مؤلف مشکوٰۃ کا کہتا ہے کہ یہ لفظ مصابیح کے ہین اور نہین پایا مین اُسکو اصول مین مگر منتقی مین ساتھ ان الفاظ کے وعن عبد الرحمن الخ کہا طیبی نے کہ یہ عبارت ہی کتاب منتقی کی لایا اسکو مؤلف تا کہ معلوم ہو کہ یہ حدیث اگرچہ اصول مین نہین ہے کہ دیکھا اُنکو مؤلف نے لیکن موجود ہے منتقی مین پس اگر نہوتی یہ بعض اصول مین تو نہ لاتا اسکو صاحب منتقی اپنی کتاب مین انتہی پس چاہیے کہ لفظ وعن بیچ عبارت وعن عبد الرحمن کے سیاہی سے لکھا جاوے نہ سُرخی سے فصل ۲ ع وعن الشرید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لی الواجد یحل عرضہ وعقوبتہ قال ابن المبارک یحل عرضہ یغلظ لہ وعقوبتہ یحبس لہ رواہ ابوداؤد والنسائی اور روایت ہے شرید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے درنگ کرنا غنی کا حلال کرتا ہے بے آبروئی اُسکی کو اور سزا دینے اُسکے کو کہا ابن مبارک نے حلال کرتا ہے آبروئی اُسکی کا یہ کہ سخت کہا جاوے اُسکو اور سزا یہ ہے کہ قید کروایا جاوے اُسکو نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف یعنی غنی ہو کر جو قرض خواہ کا قرض نہ ادا کرے تو مباح ہوتی ہے آبروریزی اُسکی اور سزا دینی اُسکی کہ کلام سخت کہا جاوے اُسکو اور قید کرے اُسکو حاکم کے حکم سے اسلیے کہ درنگ کرنا اُسکا ظلم ہے ع وعن ابی سعید الخدری قال انی النبی

ف ۷ مالک قال نبی کریم فتوا دیتے تھے کہ ایک شخص پر اس کے قرضخواہ کی طرف سے قید کا حکم کیا جائے اور اس کو قید کیا جائے اور اس کو سزا دی جائے اور اس کو سزا دی جائے اور اس کو سزا دی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ عَلٰى صَاحِبِكُمْ دَيْنٌ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ هَلْ تَرَكَ لَهُ مِنْ وَفَاءٍ قَالُوْا لَا قَالَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ قَالَ عَلِيُّ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ عَلَيَّ دَيْنُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰى عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ مَعْنَاهُ وَقَالَ فَكَّ اللّٰهُ رِهَانَكَ مِنَ النَّارِ كَمَا فَكَكْتَ رِهَانَ اَخِيْكَ الْمُسْلِمِ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَقْضِيْ عَنْ اَخِيْهِ دَيْنَهُ اِلَّا فَكَّ اللّٰهُ رِهَانَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا لایا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جنازہ تا کہ نماز پڑھیں اُسپر پس فرمایا آیا ہے تمہارے یار پر قرض کہا لوگوں نے ہاں فرمایا کیا چھوڑ گیا ہے واسطے قرض چنے کے یعنی مال بقدر ادا کے عرض کیا کہ نہیں فرمایا پڑھو نماز اپنے یار پر یعنی مین نہیں پڑھتے کا کہا علی بن ابی طالب نے کہ میرے ذمے پر ہے ادا کرنا دین اُسکے کا اے رسول خدا پس آگے بڑھے حضرتؐ اور نماز پڑھی اُسپر اور ایک روایت مین معنی اس حدیث کے ہین بعینہٖ نہ الفاظ مذکورہ اور یہ زیادہ ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے یعنی حضرت علیؓ کو کہ خلاص کیا یا خلاص کرے اللہ تعالیٰ نفس تیرے کو آگ دوزخ سے جیسا کہ خلاص کیا تو نے نفس بھائی مسلمان اپنے کا نہین کوئی بندہ مسلمان کہ ادا کرے اپنے بھائی کیطرف سے دین اُسکا مگر کہ خلاص کریگا اللہ تعالیٰ نفس اُسکے کو دن قیامت کے نقل کی شرح السنہ مین **وَعَنْ** ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَهُوَ بَرِيْءٌ مِنَ الْكِبْرِ وَالْغُلُوْلِ وَالدَّيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مرے اس حال مین کہ وہ پاک ہو تکبر سے اور خیانت سے اور قرض سے داخل ہوگا جنت مین یعنی ساتھ مقبولون کے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **وَعَنْ** اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَعْظَمَ الذُّنُوْبِ عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ يَلْقَاهُ بِهَا عَبْدٌ بَعْدَ الْكَبَائِرِ الَّتِيْ نَهَى اللّٰهُ عَنْهَا اَنْ يَمُوْتَ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ لَا يَدَعُ لَهُ قَضَاءً رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تحقیق بہت بڑا گناہ ہونمین نزدیک اللہ کے یہ ہے کہ ملے اللہ تعالیٰ سے ساتھ گناہون کے بندہ پیچھے کبیرہ گناہون کے کہ منع کیا اللہ تعالیٰ نے اُنسے یہ ہے کہ مرے آدمی اس حال مین کہ اُسپر ہو دین کہ نہ چھوڑے مال واسطے اُسکے بقدر ادا کے نقل کی یہ احمدؒ اور ابو داؤد نے ف پیچھے کبیرہ گناہون کے اسلیے کہا کہ نفس دین کبائر سے نہین ہے بلکہ وہ مستحب ہے جیسا کہ آیا ہے بعض احادیث مین اور نہی جو آئی ہے اُس سے بسبب عارض کے ہے کہ وہ ضائع کرنا حقوق لوگون کا ہے بخلاف کبائر کے کہ وہ منع کیے گئے لذاتہا؛ طیبی؛ ایک توجیہ خوب یہ ہے کہ جو کبیرہ گناہ کہ مشہور ہین مانند شرک اور زنا وغیرہا کے اُنکے بعد درجہ اسکا ہے بسبب اس توجیہ کے یہ بھی اور کبیرہ گناہ ہونمین داخل ہا؛ مولانا **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا صُلْحًا حَرَّمَ حَلَالًا اَوْ اَحَلَّ حَرَامًا وَالْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى شُرُوْطِهِمْ اِلَّا شَرْطًا حَرَّمَ حَلَالًا اَوْ اَحَلَّ حَرَامًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَلَهُمْ فِيْ رِوَايَتِهٖ عِنْدَ قَوْلِهٖ شُرُوْطِهِمْ اور روایت ہے عمرو بن عوف مزنی سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا صلح جائز ہے درمیان مسلمانون کے مگر وہ صلح کہ حرام کرے حلال کو یا حلال کرے حرام کو اور مسلمان نبی شرطونپر اپنی یعنی شرطین کہ اپسمین کی ہین صلح وجنگ مین اور سوا اُنکے مین لازم ہے رعایت اُنکی مگر وہ شرط کہ حرام کرے حلال کو یا حلال کرے حرام کو نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور ابو داؤد نے اور تمام ہوئی روایت ابو داؤد کی لفظ شروطہم تک ف مگر وہ صلح الخ مثلاً صلح کرے اسپر کہ نہین صحبت کرینگے بیوی کی سو کن سے تو یہ صلح نہین درست کہ اسمین حرام سمجھا حلال کو اور اسی طرح وہ صلح بھی نہین درست ہے کہ حلال کرے حرام کو مثلاً صلح کرنی شراب اور سور پر اور وہ شرط کہ حرام کرے حلال کو مثلاً شرط کرے اپنی بیوی کے لیے کہ نہین

صحبت کرنیکا اپنی لونڈی سے اور یا حلال کرے حرام کو مثلاً یہ شرط کرے کہ نکاح کرونگا بیوی کی بہن سے ساتھ بیوی کے تو ایسی قسم طعین نہین درست مناسبت اس حدیث کی ساتھ عنوان باب کے غیر ظاہر ہے مگر یہ کہ کہا جاوے کہ صلح بیع وشرا مین وقت افلاس کے ہوتی ہی واللہ اعلم ع بوح **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** سوید بن قیس قال جلبت انا ومخرفة العبدي بزا من هجر فاتينا به مكة فجاءنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يمشي فساومنا بسراويل فبعنا وثم رجل يزن بالاجر فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم زن وارجح رواه احمد وابو داود والترمذي وابن ماجة والدارمي وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح

۵۱ اسوید بن قیس کا قول ہے ہمارے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پائجامہ خریدا اور پہننا پائجامے کا ثابت نہین ہوا اور اس حدیث مین بیان ہے حضرتؐ کی تواضع کا کہ پیادہ پا اُنکے پاس تشریف لائے اور پائجامہ چکایا اور اسمین بیان ہے حضرت کے خلق وکرم کا کہ قیمت سے زیادہ دیا اور مناسبت اس حدیث کی بھی ساتھ عنوان باب کے غیر ظاہر ہے مگر یہ کہ کہین کہ زیادہ دینا قیمت کا سبب افلاس پہنچنے والے کے ہوتا ہے ع بوح

روایت ہے سوید بن قیس سے کہ کہا لایا مین اور مخرمہ عبدی کپڑا بیچنے کے لیے ہجر سے کہ نام ہے ایک مکان کا قریب مدینے کے پس لائے ہم اسکو مکے مین پھر آئے ہمارے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس حال مین کہ پیادہ پا چلتے تھے یعنی سوار نہ تھے پس چکایا ہمسے پائجامہ پس بیچا ہمنے اسکو اور اُس جگہ ایک شخص تولتا تھا مول بدلے مزدوری کے یعنی تولنے پر مزدوری لیتا تھا پس فرمایا اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تولے تو یعنی بخوبی تول اور زیادہ تول یعنی جتنا مول ٹھیرا ہے اُس سے کچھ زیادہ تول دے نقل کی یہ احمدؒ اور ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے ف ابوعیلی اپنی مسند مین ابوہریرہ سے لایا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پائجامہ چار درہم کو خریدا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرتؐ نے پائجامہ خریدا اور پہننا پائجامے کا ثابت نہین ہوا اور اس حدیث مین بیان ہے حضرتؐ کی تواضع کا کہ پیادہ پا اُنکے پاس تشریف لائے اور پائجامہ چکایا اور اسمین بیان ہے حضرت کے خلق وکرم کا کہ قیمت سے زیادہ دیا اور مناسبت اس حدیث کی بھی ساتھ عنوان باب کے غیر ظاہر ہے مگر یہ کہ کہین کہ زیادہ دینا قیمت کا سبب افلاس پہنچنے والے کے ہوتا ہے ع بوح

وعن جابر قال كان لي على النبي صلى الله عليه وسلم دين فقضاني وزادني رواه ابوداود

اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا تھا قرض میرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پس دیا مجکو اور زیادہ دیا مجکو نقل کی یہ ابوداؤد نے ف ان دونون حدیثون سے معلوم ہوا کہ جو شخص دین ادا کرے اور کچھ زیادہ دے اپنے طرف سے کہ شرط درمیان نہ آئی ہو سرے سے تو یہ درست ہے اسکو حکم سود کا نہین ؛ مولانا **وعن** عبد الله بن ابي ربيعة قال استقرض مني النبي صلى الله عليه وسلم اربعين الفا فجاءه مال فدفعه الي وقال بارك الله تعالى في اهلك ومالك انما جزاء السلف الحمد والاداء رواه النسائي

اور روایت ہے عبداللہ بن ابی ربیعہ سے کہ کہا قرض لیے مجسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس ہزار یعنی درہم پس آیا حضرتؐ کے پاس مال بہت پس دیا سب مال یا پس دیے وہ چالیس ہزار درہم اُسمین سے مجکو اور فرمایا برکت دے تجکو اللہ تعالیٰ بیچ اہل تیرے کے اور مال تیرے کے نہین ہی بدلہ قرض کا مگر شکر وثنا کرنی اور ادا کرنا نقل کی یہ نسائی نے **وعن** عمران بن حصين قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كان له على رجل حق فمن اخره كان له بكل يوم صدقة رواه احمد

اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہو واسطے اُسکے کسی شخص پر حق پس وہ شخص تاخیر کرے اُسکو یعنے اپنے حق کے طلب کرنے مین تاخیر کرے ہوگا واسطے اُسکے بدلے ہر دن کے صدقہ نقل کی یہ احمدؒ نے **وعن** سعيد بن العاص قال مات اخي وترك اولادا صغارا واراد ان يترك ولدا اصغارا فاراد ان انفق عليهم فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اخاك محبوس بدينه فاقض عنه قال فذهبت فقضيت عنه ثم جئت فقلت يا رسول الله قد قضيت عنه ولم تبق الا امرأة تدعي دينارين وليست لها بينة قال اعطها فانها صادقة رواه احمد

اور روایت ہے سعد بن العاص سے کہا مرا بھائی میرا اور چھوڑ گیا تین سو دینار

اور چھوڑ گیا لڑکے چھوٹے پس جا ما مین نے یہ کہ خرچ کرون مین اُسپر یعنی اور قرض اُسکا نہ ادا کرون پس فرمایا اوا سطے میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بھلائی تیرا قید کیا گیا ہے بدلے دین اپنے کے یعنی عالم برزخ مین قید ہے کہ نہین پہنچ سکتا وہانکی نعمتون کو اور صالحین مجھے پاس پس ادا کر اُسکی طرف سے کہا سعد نے پس گیا مین اور ادا کیا مینے قرض اُسکی طرف سے پھر آیا مین اور عرض کیا مینے کہ یا رسول اللہ تحقیق ادا کیا مین نے اُسکی طرف سے اور نہین باقی رہی مگر ایک عورت کہ دعوی کرتی ہے دو دینار کا اور نہین واسطے اُسکے گواہ فرما ادا کر اُسکو اسلیے کہ تحقیق وہ سچی ہے نقل کی یہ احمدؒ نے ف یا تو حضرتؐ کو حال اُسکے قرض کا بغیر وحی کے معلوم ہوگا پس حکم کیا اُسکو دینے کا اسلیے کہ جائز ہے حاکم کو یہ کہ حکم کرے ساتھ علم اپنے کے اور یا حضرتؐ کو وحی سے حال اُسکے قرض کا معلوم ہوا ہوا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دین میراث پر مقدم ہے ؛ ط ؛ وعن محمد بن عبد اللہ بن جحش قال لما جلسوا بفناء المسجد حیث یوضع الجنائز ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس بین ظہرینا فرفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بصرہ قبل السماء فنظر ثم طأطأ بصرہ ووضع یدہ علی جبہتہ قال سبحان اللہ سبحان اللہ ماذا نزل من التشدید قال فسکتنا یومنا ولیلتنا فلم نر الا خیرا حتی اصبحنا قال محمد فسألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما التشدید الذی نزل قال فی الذین والذی نفس محمد بیدہ لو ان رجلا قتل فی سبیل اللہ ثم عاش ثم قتل فی سبیل اللہ ثم عاش وعلیہ دین ما دخل الجنۃ حتی یقضی دینہ رواہ احمد وفی شرح السنۃ نحوہ اور روایت ہے محمد بیٹے عبد اللہ بیٹے جحش کے سے کہ کہا تھے ہم یعنی صحابہؓ بیٹھے ہوئے بیچ صحن متصل مسجد کے اُس جگہ کہ رکھے جاتے تھے جنازے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے درمیان ہمارے پس اُٹھائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر اپنی طرف آسمان کے پس دیکھا پھر جھکائی نظر اپنی اور رکھا ہاتھ اپنا اوپر پیشانی اپنی کے کہا سبحان اللہ سبحان اللہ یعنی از راہ تعجب کے کہ کسقدر اُتری سختی کہا راوی نے پس چپ رہے ہم یعنی سوال سے اُسدن اور رات پس نہ دیکھی ہمنے مگر بھلائی یعنی سختی اور عذاب نہ دیکھا ہمنے یعنی اُنھون نے خیال کیا تھا کہ مراد سختی سے عذاب ہے کہ بالفعل نازل ہوگا سو نہ دیکھا یہانتک کہ صبح کی ہمنے کہا محمد بن عبد اللہ راوی نے پس پوچھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کیا سختی ہے جو کہ اُتری فرمایا بیچ مقدمے دین کے سختی اُتری ہے قسم ہے اُس ذات کی کہ جان محمدؐ کی بیچ ہاتھ اُسکے کے ہے اگر کوئی شخص مارا جاوے اللہ کی راہ مین پھر زندہ ہو پھر مارا جاوے اللہ کی راہ مین پھر زندہ ہو پھر مارا جاوے اللہ کی راہ مین پھر زندہ ہو اور اُسپر دین نہ داخل ہوگا بہشت مین یہانتک کہ ادا کیا جاوے دین اُسکا یعنی اگر کوئی بار اللہ کی راہ مین مارا جاوے تو بھی کفارہ دین کا نہین ہوتا نقل کی یہ احمدؒ نے اور شرح السنہ مین مانند اسکے ہو یعنی مطلب یہی ہے اور لفظ اُسکے اوف اسمین دلیل ہے اِسپر کہ جنازون پر نماز مسجد مین نہ پڑھتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ ط موع **باب الشرکۃ والوکالۃ** باب ہے بیچ بیان شرکت اور وکالت کے ف شرکت دو قسم پر ہے شرکت ملک اور شرکت عقد شرکت ملک تو یہ ہے کہ مالک ہون دو شخص عین کے یعنی ایک چیز کے ازراہ ارث کے یا خرید نیکے یا کوئی ہبہ کرے اُن دونون کو کچھ یا غالب ہون دو شخص چیز مباح پر مثلاً شکار کرین دو شخص وغیرذالک یا مل جاوے مال دو شخصون کا اسطرح کہ نہ متمیز ہو سکے یعنی ایک جنس کا مال دونون پاس تھا وہ مل گیا جیسے دو دانہ ایک کا دوسرے کے دو دھیر مین ملجاوے یا دونون قصداً اُسکو ملا دیوین پس اس شرکت کا حکم یہ ہے کہ ہر ایک دوسرے کے حصے مین اجنبی ہے اور جائز ہے بیچنا اپنے حصے کا اپنے شریک کے ہاتھ اور غیر شریک کے ہاتھ بھی بیچنا جائز ہے اپنے حصے کا بغیر اذن شریک کے سوائے دونون قسمون اخیر کے یعنی دونون نے مال ملا دیا ہو یا آپسے مل گیا ہو تو اُسکا بیچنا بغیر اذن شریک کے

درست نہین اور شرکت عقد یہ ہے کہ کہے ایک دوسرے سے کہ شریک کیا مین نے تجکو فلانی چیز مین اور دوسرا قبول کرلے اور رکن شرکت عقد کا ایجاب و قبول ہے اور شرط اُسکی یہ ہے کہ نہو اُسمین کوئی چیز ایسی کہ قطع کرے شرکت کو مانند شرط کرنے معین روپیون کے فائدے مین سے واسطے ایک کے اُن دونون مین سے یعنی اگر دو شریکون مین سے ایک یہ شرط کرلے کہ جو فائدہ ہوگا اُسمین سے پانچ روپے مین لیونگا مثلاً پس ایسی شرط شرکت کو قطع کردیتی ہے نہ ہونا اُسکا شرط ہے اس شرکت کی اور یہ شرکت عقد تجارۃ قسم پر ہے شرکت مفاوضۃ اور شرکت عنان اور شرکت صنائع والتقبل اور شرکت وجوہ شرکت مفاوضت تو یہ ہے کہ شریک ہون دو شخص کہ برابر ہون دونون تصرف اور دین مین اور مال مین اور فائدے مین اور متضمن ہوتی ہے یہ شرکت وکالت اور کفالت کو یعنی ایک دوسرے کا وکیل اور کفیل ہوتا ہے پس نہین جائز ہے یہ شرکت درمیان مسلمان اور ذمی کے اسلئے کہ دین مین مساوی نہین اور نہ درمیان غلام اور آزاد کے اور نہ درمیان بالغ اور لڑکے کے اسلیے کہ تصرف مین مساوی نہین اور ضرور ہے اسمین لفظ مفاوضت کا یا بیان کرنا تمام مقتضیات اُسکے کا اور نہین شرط ہے اسمین دینا مال کا اور نہ ملانا مال کا وقت عقد کے اور اُن دونون مین سے جو کوئی کچھ مول لیویگا سوائے طعام اور لباس اپنے اہل کے پس وہ دونون کا ہوگا اور نہین صحیح شرکت مفاوضت اور عنان مگر ساتھ روپے یا اشرفی یا بیسون کے کہ جنکا چلن ہو نزدیک امام محمدؒ کے اور ساتھ ڈلی سونے اور چاندی کے اگر معاملہ کرتے ہون لوگ ساتھ اُنکے اور اگر ایک دونون شریکون نہین سے مالک ہوا بسبب ارث کے یا اور جہت کر ایسے مال کا کہ جسمین مفاوضت درست ہوسکتی ہے مانند روپے اشرفی کے تو شرکت مفاوضت جاتی رہی اور شرکت عنان ہوگئی اور اگر وارث ہوا ایک دو شریکون مین سے ایسی چیز کا کہ جسمین شرکت مفاوضت نہین ہوسکتی مانند اسباب اور مکان و زمین کی باقی رہی شرکت مفاوضت اور شرکت عنان یہ ہے کہ شریک ہون دو شخص کہ برابر ہون چیزون ذکر کی گئی مین یعنی تصرف وغیرہ مین یا نہ برابر ہون اور یہ شرکت متضمن ہوتی ہے وکالت کو نہ کفالت کو اور شرکت صنائع والتقبل یہ ہے کہ شریک ہون دو حرفے والے مثلاً دو درزی ہون یا ایک رنگریزا اور دوسرا درزی ہو اس شرط پر کہ قبول کرین کام دونون اور ہو کسب درمیان دونون کے یعنی دونون ملکر کسب کرین اور اگر شرط کرین دونون کام کرنے مین آدھون آدھ کی اور نفع مین یہ شرط کرین کہ دو تہائی ایک لے اور ایک تہائی ایک تو جائز ہے اور جو کام کہ ایک لیگا دونون مین سے لازم ہوگا دونون پر کرنا اُسکا پس ہر ایک سے طلب کرنا کام کا پونہتا ہے اور ہر ایک کو مزدوری مانگنی اور برابر ہوجاویگا دینے والا مزدوری کا ساتھ دینے کے ایک کو اُن دونون مین سے اور کمائی درمیان دونون کے ہوگی اگرچہ کام کرے ایک اُن دونون مین سے فقط اور شرکت وجوہ یہ ہے کہ دو شخص کہ اُن پاس مال ہو نہین شریک ہون اسطرح کہ اپنی وجاہت و رویت سے اسباب مول لاکر بیچین گے اور نفع درمیان دونون کے ہو بسقدر شرط کرین پس اگر شرط کرین دونون اسمین بطور مفاوضت کے تو صحیح ہے اور اگر مطلق رکھین تو بطور شرکت عنان کے ہوگی اور متضمن ہے یہ شرکت وکالت کو بیع اُس چیز کے کہ مول لین یعنی ایک دوسرے کا وکیل ہوتا ہے پس اگر شرط کرین دونون آدھون آدھ ہونا چیز خریدی گئی کا آپسمین یا تہائی ایک کے لیے اور دو تہائی ایک کے لیے تو نفع بھی اسی طرح ہوگا اور شرط زیادتی کی باطل ہے اور نہین جائز ہے شرکت اُس چیز مین کہ نہین صحیح ہے وکالت اُسمین مانند کاٹنے لکڑیون کے اور گھانس کے اور شکار کرنے اور پانی لانے کے جو جمع کریگا وہ اُسی کا ہوگا اور اگر مدد کی دوسرے نے وہ مزدوری اپنی لے بحسب معمول و عرف کے اور وکالت کے معنی ہین قائم کرنا غیر کا جگہ اپنی تصرف مین اور شرط وکالت کی یہ ہے کہ موکل مالک تصرف کا ہو اور وکیل جانتا ہو عقد کو یہ ملتقی الابحر مین سے مختصر کرکے لکھا ہے جسکو مفصل دیکھنا منظور ہو اس مقام کو وہ ملتقی مین سے یا اور فقہ کی کتاب مین سے دیکھ لے **الفصل الاول**

فصل پہلی عَنْ زُہْرَۃَ بْنِ مَعْبَدٍ اَنَّہٗ کَانَ یَخْرُجُ بِہٖ جَدُّہٗ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ ہِشَامٍ اِلَی السُّوْقِ فَیَشْتَرِی الطَّعَامَ فَیَلْقَاہُ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ الزُّبَیْرِ فَیَقُوْلَانِ لَہٗ اَشْرِکْنَا فَاِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ دَعَا لَکَ بِالْبَرَکَۃِ فَیُشْرِکُھُمْ فَرُبَّمَا اَصَابَ الرَّاحِلَۃَ کَمَا ھِیَ فَبَعَثَ بِھَا اِلَی الْمَنْزِلِ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ ہِشَامٍ ذَھَبَتْ بِہٖ اُمُّہٗ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ رَاْسَہٗ وَدَعَا لَہٗ بِالْبَرَکَۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے زہرہ بن معبد سے یہ کہ وہ تھے کہ لیجاتے اُنکو دادا اُنکے عبداللہ بن ہشام طرف بازار کے پس خریدتے دادا اُنکے غلّہ پھر ملتے اُنسے ابن عمرؓ اور ابن زبیر پس کہتے وہ دونوں اُنکو کہ شریک کرلے ہمکو اسلیے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی ہے واسطے تیرے ساتھ برکت کے پس شریک کرتے وہ اُنکو پس اکثر پاتے دادا میرے فائدہ مقدار بوجھ اونٹ کے غلّہ بے نقصان یعنی بہ برکت دعا حضرتؐ کے پھر بھیجتے اُسکو طرف مکان اپنے کے اور تھے عبداللہ بن ہشام کہ لے گئی تھی اُنکو ماں اُنکی یعنی زینب طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس ہاتھ پھیرا سر اُسکے اور دعا کی واسطے اُسکے ساتھ برکت کے نقل کی یہ بخاری نے ف اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے شرکت عقود مین بزع **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَتِ الْاَنْصَارُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اقْسِمْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ اِخْوَانِنَا النَّخِیْلَ قَالَ لَا تَکْفُوْنَا الْمُؤْنَۃَ وَنُشْرِکُکُمْ فِی الثَّمَرَۃِ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا انصار نے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ تقسیم کرو درمیان ہمارے اور درمیان بھائیون ہمارے کے درخت کھجور کے فرمایا نہیں تقسیم کرتا مین کفایت کرو تم ہمسے یعنی مہاجرون سے محنت کو یعنی فقط تمھین محنت کرو ہم نہین کرتے اور شریک ہون گے ہم تمھارے میوے مین کہا انصار نے سُنا ہمنے اور مانا ہمنے نقل کی یہ بخاری نے ف یعنے جب مہاجر ہجرت کر کر آئے مدینے مین اور مال اپنا کے وغیرہا مین چھوڑ آئے تو اُسوقت انصار نے یہ بات عرض کی کہ درخت کھجور کے ہمارے ہم مین اور ہمارے بھائیون مہاجرین مین تقسیم کردیجئے اُسکے جواب مین حضرتؐ نے فرمایا کہ مین درخت نہین تقسیم کرتا تمھین محافظت کرو اُنکی اور پانی وغیرہ دینے کی محنت اپنے ذمے رکھو ان بیچارون سے محنت نہین ہوسکنے کی جب میوہ تیار ہوگا تو تم دونون فرقون مین بانٹ دونگا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مشتحب ہے مدد کرنی بھائی مسلمانون کی اور دور کرنا مشقت کا اُنسے اور اسمین بیان ہے صحت شرکت کا بزع **وَعَنْ** عُرْوَۃَ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ الْبَارِقِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْطَاہُ دِیْنَارًا لِیَشْتَرِیَ لَہٗ شَاۃً فَاشْتَرٰی لَہٗ شَاتَیْنِ فَبَاعَ اِحْدٰھُمَا بِدِیْنَارٍ وَاَتَاہُ بِشَاۃٍ وَدِیْنَارٍ فَدَعَا لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْعِہٖ بِالْبَرَکَۃِ فَکَانَ لَوِ اشْتَرَی تُرَابًا لَرَبِحَ فِیْہِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے عروۃ بن ابی الجعد بارقی سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا اُسکو ایک دینار تاکہ خریدے واسطے اُسکے ایک بکری پس خریدین اُسنے واسطے حضرتؐ کے دو بکریان پھر بیچی ایک اُنمین سے ایک دینار کو اور لائے حضرتؐ کے پاس ایک بکری اور ایک دینار پس دعا کی واسطے عروہ کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع مین اُسکی کے ساتھ برکت کے پس تھے عروہ اگر خریدتے مٹی البتہ فائدہ اُٹھاتے اُسمین نقل کی یہ بخاری نے ف کہا ابن ملک نے کہ اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے وکیل کرنا معاملات مین اور تمام ایسی چیزونمین کہ جاری ہوتی ہے اُسمین نیابت اور جو کوئی بیچے مال غیر کا بغیر اذن اُسکے کے منعقد ہوجاتی ہے بیع لیکن موقوف ہوتی ہے صحت اُسکی اور اذن مالک کے اور یہی مذہب ہی ہمارا اور کہا شافعی نے کہ نہین جائز ہے اگرچہ راضی ہو مالک بعد اُسکے بزع **الْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَفَعَہٗ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یَقُوْلُ اَنَا ثَالِثُ الشَّرِیْکَیْنِ مَالَمْ یَخُنْ اَحَدُھُمَا صَاحِبَہٗ فَاِذَا خَانَہٗ خَرَجْتُ مِنْ بَیْنِھِمَا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاہُ رَزِیْنٌ

یعنی الشیطان اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ پونہچائی حدیث حضرتؐ تک کہ فرمایا حضرتؐ نے تحقیق اللہ عزوجل فرماتا ہے مین تیسرا ہون دو شریکون کا جب تک کہ نہین خیانت کرتا ایک اُنکا شریک اپنے سے پس جسوقت خیانت کرتا ہے اُسکی نکلتا ہون مین درمیان اُن دونون کے سے نقل کی یہ ابوداؤد نے اور زیادہ کیا رزین نے اور آتا ہے شیطان ف تیسرا ہون الٹھ یعنی ہمراہ اُنکے ہون ساتھہ محافظت و برکت کے کہ محفوظ رکھتا ہون مال اُنکا اور دیتا ہون اُن دونونکو رزق و خیر اُنکے معاملات مین اور مدد کرتا ہون اُن دونون کی اور نکلتا ہون مین اُنکے یعنی جاتی رہتی ہے برکت بسبب نکلنے حفاظت کے اُن دونون سے اور اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے شرکت کرنی اسلیے کہ برکت اُترتی ہے اللہ تعالی کی طرف سے اُسمین بخلاف اسکے کہ اکیلا ہوا سلیے کہ ہر ایک دونون شریکونمین سے سعی کرتا ہے بہ حفاظت مال شریک اپنے کے اور اللہ تعالی مددگار ہوتا ہے بندیکا جب تک کہ بندہ اپنے بھائی مسلمان کی مدد مین ہوتا ہے ۞ وعنہ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَدِّ الْاَمَانَۃَ اِلٰی مَنِ ائْتَمَنَکَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پونہچا امانت کو طرف اُس شخص کے کہ امانت دار کرے تجکو اور نہ خیانت کر تو اُس شخص کی کہ خیانت کرے تیری نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی نے ف کہا قاضی نے کہ مراد یہ ہے کہ نہ معاملہ کر خائن سے مانند معاملہ اُسکے کے پس ہو دیگا تو مثل اُسکے اور نہین داخل ہے اُسمین وہ کہ لیوے مانند حق اپنے کے مال جاہد یعنی منکر کے سے اسلیے کہ یہ حق اپنا لیتا ہے اور نہین ہے عدوان یعنی زیادتی اور خیانت عدوان ہے اور نہ بہ الہام عظم کایہ ہے کہ اگر کسی کا کچھ کسی کے ذمے آتا ہو اور حقدار اُسکے مال پر قادر ہو تو اُسکے مال مین سے بقدر اپنے حق کے لیلے بغیر طیکہ جس مال پر قادر ہوا ہے وہ جنس اُس مال سے ہو کہ اُسکے ذمے ہے مثلاً دس روپے اسکے کسی کے ذمے تھے اور یہ اُسکے روپون پر قادر ہو تو دس روپے اپنے لے لے کذا فہم من الہدایۃ ۞ وعن جَابِرٍ قَالَ اَرَدْتُّ الْخُرُوْجَ اِلٰی خَیْبَرَ فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَیْہِ وَقُلْتُ لَہٗ اِنِّیْ اَرَدْتُّ الْخُرُوْجَ اِلٰی خَیْبَرَ فَقَالَ اِذَا اَتَیْتَ وَکِیْلِیْ فَخُذْ مِنْہُ خَمْسَۃَ عَشَرَ وَسْقًا فَاِنِ ابْتَغٰی مِنْکَ اٰیَۃً فَضَعْ یَدَکَ عَلٰی تَرْقُوَتِہٖ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا ارادہ کیا مین نے نکلنے کا طرف خیبر کے پس آیا مین حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یعنی بارادہ رخصت ہونیکے پس سلام کیا مین نے اُنپر اور کہا مین نے تحقیق مین چاہتا ہون نکلنا طرف خیبر کے پس فرمایا جسوقت کہ پونہچے تو میرے وکیل کے پاس پس لے اُس سے پندرہ وسق پھر اگر مانگے تجھسے کوئی نشانی پس رکھ ہاتھ اپنا اوپر حلق اُسکے کے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف پندرہ وسق یعنی کھجورین اور وسق ہوتا ہے ساٹھہ جو سیرون کا اور حضرتؐ نے اُس وکیل کو تعلیم کردیا ہوگا کہ جو کوئی میری طرفسے کچھ مانگنے آوے اور تو اُس سے نشان دلوانے کا طلب کرے اور وہ ہاتھہ تیرے حلق پر رکھدے تو جان لینا کہ مین نے بھیجا ہے اُسکو پس حضرتؐ نے وہی نشانی سکھا کر اُسکو بھیجا تا وکیل رجتنے دیوے مولانا **الفصل الثالث** فصل تیسری ۞ عَنْ صُہَیْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ فِیْہِنَّ الْبَرَکَۃُ اَلْبَیْعُ اِلٰی اَجَلٍ وَالْمُقَارَضَۃُ وَاِخْلَاطُ الْبُرِّ بِالشَّعِیْرِ لِلْبَیْتِ لَا لِلْبَیْعِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ روایت ہے صہیبؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزون مین کہ اُنمین برکت یعنی خیر کثیر ہے بیچنا بوعدہ یعنی مہلت دینی مشتری کو مول مین اور مضاربت اور ملانا گیہون کا ساتھہ جو کے واسطے خرچ گھر کے نہ واسطے بیچنے کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف مضاربت یہ ہے کہ ایک شخص اپنا مال سوداگری کے لیے کسی کو دے اور وہ محنت کرے اور اُسمین نفع ٹھہرالین آدھون آدھ یا کم و بیش اور جو ملا لیوے گیہون مین گھر کے خرچ کے لیے تاہت سے ہو جاوین اور نہ بیچنے کے لیے نہ ملاوے کہ یہ گناہ و فریب ہے ۞ وعن حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مَعَہٗ بِدِیْنَارٍ لِیَشْتَرِیَ لَہٗ

بِهٖ اُضْحِيَّةً فَاشْتَرٰى كَبْشًا بِدِيْنَارٍ وَبَاعَهٗ بِدِيْنَارَيْنِ فَرَجَعَ فَاشْتَرٰى اُضْحِيَّةً بِدِيْنَارٍ فَجَاءَ بِهَا وَبِالدِّيْنَارِ الَّذِيْ اسْتَفْضَلَ مِنَ الْاُخْرٰى فَتَصَدَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالدِّيْنَارِ وَدَعَا لَهٗ اَنْ يُّبَارَكَ لَهٗ فِيْ تِجَارَتِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے حکیم بن حزام سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا اسکو ساتھ اُنکے ایک دینار تا کہ خریدے واسطے حضرتؐ کے ساتھ اُس دینار کی قربانی پس خرید احکیم نے ایک مینڈھا یا دنبا دینار کو اور بیچا وہ دو دینار کو پس پھر اپنے اپنے گھر کو یا پھر اُس خریدنے سے اور شروع اور معاملہ مین کیا پس خریدی قربانی ایک دینار کو پھر لایا اُسکو اور دینار کو کہ بیچ رہا دوسرے سے یعنی قیمت اُس قربانی کے سے کہ بیچا اُسکو پس بدعا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دینار اور دعا کی واسطے حکیم کے یہ کہ برکت دیجاوے واسطے اُسکے بیچ سودا اگری اُسکی کی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے **بَابُ الْغَصْبِ وَالْعَارِيَةِ** یہ باب ہے بیچ بیان غصب کے اور عاریت کے **ف** غصب چھین لینا مال کسی کا از راہ ظلم کے بغیر چوری کے اور عاریت کو سب جانتے ہین حاجت بیان نہین **ح** **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِّنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا فَاِنَّهٗ يُطَوَّقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ سَبْعِ اَرَضِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے سعید بن زید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ لے بالشت بھر زمین مین سے از راہ ظلم کے پس تحقیق وہ زمین بطور طوق کے پہنائی جاوے گی اُسکی گردن مین دن قیامت کے ساتون زمینون مین سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی وہ ٹکڑا زمین کا ساتون طبق زمین سے لیکر اُسکی گردن مین ڈالین گے اور شرح السنہ مین لکھا ہے کہ معنی طوق پہنانے کے یہ ہین کہ وہ مضاوبچا اُسکو اللہ تعالی زمین مین پس ہوگا گلا اُسکا مغصب کیا گیا اُسکی گردن مانند طوق کے **ح** **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ مَاشِيَةُ امْرِئٍ بِغَيْرِ اِذْنِهٖ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يُّؤْتٰى مَشْرُبَتُهٗ فَتُكْسَرَ خِزَانَتُهٗ فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهٗ وَاِنَّمَا تَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوْعُ مَوَاشِيْهِمْ اَطْعِمَاتِهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ دودھ دوہے کوئی شخص کسی شخص کے جانور کا بے اذن اُسکے کے یعنی بدون حکم و رضا اُسکی کے کیا دوست رکھتا ہے ایک تمھارا یعنے نہین دوست رکھتا یہ کہ آوے کوئی خزانہ اُسکے مین پس توڑا جاوے خزانہ اُسکا اور اُٹھا لیا جاوے غلہ اُسکا اور سوائے اِسکے نہین کہ حفاظت کرتے ہین واسطے اُنکے تھن مواشی اُنکے کے طعامون اُنکے کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی تھن اُنکے مواشی کے بیچ حفاظت کرنے دودھ کے بمنزلہ خزانون تمھارے ہین جو کہ محفوظ رکھتے ہین ٹکڑے تمھارے کو پس جو شخص کہ دوہے مواشی کا دودھ دوہنے کو یا اُسنے توڑے خزانے اُنکے اور چرا لیا اُنمین سے کچھ اور شرح السنہ مین لکھا ہے کہ اسپر عمل ہے اکثر اہل علم کا نہ نہین جائز ہے دودھ دوہنا کسی کے مواشی کا بغیر اذن اُسکے کے مگر جب کہ بیقرار ہو بھوک سے تو بقدر ضرورت کے پی لے اور ضمان دے یعنی قیمت اُسکی دے اگر اُسکے پاس ہو اسی وقت دیوے والا جب اُس پاس نہ ہو تب دے **ح** **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهٖ فَاَرْسَلَتْ اِحْدَى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِصَحْفَةٍ فِيْهَا طَعَامٌ فَضَرَبَتِ الَّتِيْ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِهَا يَدَ الْخَادِمِ فَسَقَطَتِ الصَّحْفَةُ فَانْفَلَقَتْ فَجَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِلَقَ الصَّحْفَةِ ثُمَّ جَعَلَ يَجْمَعُ فِيْهَا الطَّعَامَ الَّذِيْ كَانَ فِي الصَّحْفَةِ وَيَقُوْلُ غَارَتْ اُمُّكُمْ ثُمَّ حَبَسَ الْخَادِمَ حَتّٰى اُتِيَ بِصَحْفَةٍ مِّنْ عِنْدِ الَّتِيْ هُوَ فِيْ بَيْتِهَا فَدَفَعَ الصَّحْفَةَ الصَّحِيْحَةَ اِلَى الَّتِيْ كُسِرَتْ صَحْفَتُهَا وَاَمْسَكَ الْمَكْسُوْرَةَ فِيْ بَيْتِ الَّتِيْ كَسَرَتْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نزدیک بعضی بیبیون اپنی کے یعنی حضرت عائشہؓ کے پس بھیجی ایک نے بیبیون مین سے یعنی زینبؓ یا صفیہؓ یا ام سلمہؓ نے رکابی کہ اسمین طعام تھا پس مارا ان بی بی نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

اُنکے گھر مین یعنی عائشہ رضؓ نے خادم کے ہاتھ کو پس گری رکابی اور ٹوٹ گئی پس جمع کیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹکڑے رکابی کے پھر اکٹھا کیا تو مین کھانا کہ تھا رکابی مین اور فرمایا کہ غیرت کی ہان تمھاری نے پھر ٹھیرا رکھا خادم کو یہانتک کہ لائی گئی رکابی اُس بی بی کے پاس سے کہ حضرتؐ اُنکے گھر مین تھے پس بھیجی رکابی ثابت طرف اُس بی بی کے کہ توڑی گئی تھی رکابی اُسکی اور رکھی ٹوٹی ہوئی رکابی اُنکے گھر مین کہ توڑی گئی تھی جنھون نے نقل کی یہ بخاری نے ف خادم لونڈی کو بھی کہتے ہین اور غلام کو بھی اور یہان لونڈی مراد ہے اور حضرتؐ نے جو کھانا اکٹھا کیا اس سے معلوم ہوا حضرتؐ کا کمال تحمل اور تواضع اور خوش گذرانی پیسیون کے ساتھ اور تعظیم کرنی نعمت پروردگار کی اور مان تمھاری نے یہ خطاب عام ہے اس قصہ سننے والے کو حضرتؐ نے عذر بیان کیا اُن بی بی کی طرف سے کہ یہ بات صادر ہوئی بسبب غیرت کے کہ جبلت مین ہے عورت کی کہ اپنی سوکن پر رشک لیجاتی ہے اسطرح کا رشک نہین دفع کر سکتی اُسکو اپنے نفس سے یہ اسلیے بیان فرمایا کہ تا لوگ اس فعل کو جہل بُرائی پر نہ کرین بلکہ جان لین کہ باقتضاے بشری یہ امر سرزد ہوا اور کما قاضی نے اس حدیث کو اس باب مین اسلیے لائے کہ ایک طرح کا غصب تھا تو ٹنا رکابی کا اس لیے کہ تلف کرنا مال غیر کا تھا اگرچہ کسی سبب سے ہو یا یہ کہ بھیجنا طعام کا بطور سخفے کے تھا اور جس رکابی مین کہ طعام آیا تھا وہ بطریق عاریت کے تھی ف نہی مولانا وعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنِ النُّهْبَةِ وَالْمُثْلَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عبداللہ بن یزید سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ منع کیا آپنے لوٹنے سے اور مثلہ کرنیسے نقل کی یہ بخاری نے ف لوٹنا مال مسلمان کا حرام ہے اور مثلہ یہ ہے کہ ٹناک کا اور کانون کا اور یہ حرام ہے ذع وعَنْ جَابِرٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ سِتَّ رَكَعَاتٍ بِاَرْبَعِ سَجَدَاتٍ فَانْصَرَفَ وَقَدِ انْجَابَتِ الشَّمْسُ وَقَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ تُوْعَدُوْنَهٗ اِلَّا قَدْ رَاَيْتُهٗ فِيْ صَلٰوتِيْ هٰذِهٖ لَقَدْ جِيْءَ بِالنَّارِ وَذٰلِكُمْ حِيْنَ رَاَيْتُمُوْنِيْ تَاَخَّرْتُ مَخَافَةَ اَنْ يُصِيْبَنِيْ مِنْ لَفْحِهَا وَحَتّٰى رَاَيْتُ فِيْهَا صَاحِبَ الْمِحْجَنِ يَجُرُّ قُصْبَهٗ فِي النَّارِ وَكَانَ يَسْرِقُ الْحَاجَّ بِمِحْجَنِهٖ فَاِنْ فُطِنَ لَهٗ قَالَ اِنَّمَا تَعَلَّقَ بِمِحْجَنِيْ وَاِنْ غُفِلَ عَنْهُ ذَهَبَ بِهٖ وَحَتّٰى رَاَيْتُ فِيْهَا صَاحِبَةَ الْهِرَّةِ الَّتِيْ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَا تَدَعُهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ جُوْعًا ثُمَّ جِيْءَ بِالْجَنَّةِ وَذٰلِكُمْ حِيْنَ رَاَيْتُمُوْنِيْ تَقَدَّمْتُ حَتّٰى قُمْتُ فِيْ مَقَامِيْ وَلَقَدْ مَدَدْتُ يَدَيَّ وَاَنَا اُرِيْدُ اَنْ اَتَنَاوَلَ مِنْ ثَمَرَتِهَا لِتَنْظُرُوْا اِلَيْهِ ثُمَّ بَدَا لِيْ اَنْ لَّا اَفْعَلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا گہا سورج بیچ عہد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جسدن کہ مرے ابراہیم بیٹے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نماز پڑھائی حضرتؐ نے لوگون کو چھ رکوع ساتھ چار سجدون کے یعنی دو رکعتین پڑھین ہر رکعت مین تین تین رکوع کیے اور دو دو سجدے پھر پھرے نماز سے اس حال مین کہ ہو گیا تھا آفتاب جیسا کہ تھا اور فرمایا انہین کوئی چیز کہ وعدہ دیے جاتے ہو تم اُسکا مگر تحقیق دیکھی مین نے وہ بیچ اس نماز اپنی کے البتہ تحقیق لائی گئی دوزخ اور یہ اُسوقت تھا کہ دیکھا تمنے مجھکو پیچھے ہٹتے اُس ڈر سے کہ پونہچے مجھکو گرمی اُسکی اور یہانتک کہ دیکھا مین نے اُنمین مجدارسے کی لاٹھی والے کو یعنی عمرو بن لحی کو اس حال مین کہ کھینچتا ہے انتڑیان اپنی دوزخ مین اور تھا وہ چرانیوالا حاجیونکی چیزین ساتھ لاٹھی کجدار اپنی کے پس اگر جانا جاتا ساتھ اُسکے کسناکہ اٹکائی تھی میری لاٹھی مین یعنی آپ سے اور اگر نہ جانا جاتا ساتھ اُسکے لیجاتا اُس چیز کو اور یہانتک دیکھا مین نے دوزخ مین ایک عورت بلی والی کو کہ باندہ رکھا تھا اُسنے بلی کو پس نہ کھلاتی تھی اُسکو کچھ اور نہ چھوڑتی تھی اُسکو کہ کھاوے خشاش الارض یعنی حشرات الارض جو ہے وغیرہ یہانتک کہ مرگئی مارے بھوک کے پھر لائی گئی بہشت یعنی حضرتؐ کے پاس اور یہ اُسوقت تھا کہ دیکھا تمنے مجھکو آگے بڑھا

یہانتک کہ کھڑا ہوا مین اپنی جگہ کھڑے ہونے کی مین اور تحقیق دراز کیا مین نے ہاتھ اپنا حال آنکہ ارادہ رکھتا تھا مین یہ کہ لونمین ہوں اُسکے سے تا کہ دیکھو تم طرف اُسکے پھر عقل مین آیا میری یہ کہ نکردونمین یعنی تا کہ ایمان تمھارا ساتھ غیب کے ہو نقل کی یہ مسلم نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہشت و دوزخ پیدا ہو چکی ہین اور موجود ہین اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مرنے جانا ہلاک و عذاب کی جگہ سے سنت ہے اور تھوڑا سا عمل نہین باطل کرتا نماز کو اور بعضے لوگ عذاب دیے جاتے ہین دوزخ مین اب بھی ع وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ كَانَ فَزِعَ بِالْمَدِيْنَةِ فَاسْتَعَارَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا مِنْ اَبِيْ طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ الْمُنْدُوْبُ فَرَكِبَ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ مَا رَاَيْنَا مِنْ شَيْءٍ وَاِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے قتادہ سے کہ کہا سنا مین نے انس سے کہ کہتے تھے تھی مدینے مین گھبراہٹ و خوف یعنی بسبب اسکے کہ لشکر کفار کا قریب آگیا تھا پس عاریۃ مانگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑا ابوطلحہ سے کہ کہا جاتا تھا اُس گھوڑے کو مُنْدُوب یعنی مطعا پس سوار ہوئے حضرتؐ یعنی اُسپہ اور نکلے مدینے سے تحقیق خبر کے لیے پس جبکہ پھرے فرمایا نہین دیکھی مین نے کچھ خوف کی چیز اور تحقیق پایا مین نے اس گھوڑے کو کشادہ قدم نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ابوطلحہ کا گھوڑا پہلے نہایت مطعا تھا حضرتؐ کی سواری کی برکت سے تیز رو ہو گیا اور اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے عاریۃً مانگ لینا جانور کا اور جائز ہے نام رکھنا جانور کا اور اسی طرح نام رکھنا سامان لڑائی کا اور جائز ہے کوشش کرنی بیچ دریافت کرنے خبر دشمن کے اور مستحب ہے خوشخبری دینی لوگون کو بعد خوف کے جبکہ جاتا رہے خوف اور آمین بیان ہے حضرتؐ کی شجاعت کا ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ اَحْيَا اَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهُ وَلَيْسَ لِعِرْقِ ظَالِمٍ حَقٌّ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ عُرْوَةَ مُرْسَلًا وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ روایت ہے سعید بن زید سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ فرمایا جو شخص زندہ کرے زمین مُردہ کو پس وہ واسطے اُسکے ہے اور نہین واسطے رگ ظالم کے حق نقل کی یہ احمدؒ اور ترمذی اور ابوداؤد نے یعنی متصل اور روایت کی مالکؒ نے عروہ سے بطریق ارسال کے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے ف زندہ کرے الخ یعنی جو شخص کہ آباد کرے زمین ویران کو پس وہ ملک اُسکی ہے بشرطیکہ کسی مسلمان کی ملک نہو اور نہ متعلق ہو ساتھ کامون مصلحت شہر کے یا گانون کے جیسیکہ مواشی کے بیٹھنے کی جگہ ہے یا دھوبی کپڑے وہان دھوتے ہین وغیرذالک اور امام اعظمؒ کے نزدیک اذن ہونا امام کا بھی شرط ہے اور صاحبینؒ اور شافعیؒ اور احمدؒ کے نزدیک نہین شرط و یسلمین سمجھو نکی فقہ کی کتابون مین اور مرقات مین مذکور ہین اور نہین واسطے رگ ظالم کے حق یعنی جو کوئی کھیتی کرے یا درخت لگاوے بیچ زمین آباد کی ہو لی کسی کے وہ بسبب اسکے مستحق اُس زمین کا نہین ہوتا ع وَعَنْ اَبِيْ حُرَّةَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا لَا تَظْلِمُوْا اَلَا لَا يَحِلُّ مَالُ امْرِئٍ اِلَّا بِطِيْبِ نَفْسٍ مِنْهُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَالدَّارَقُطْنِيُّ فِي الْمُجْتَبٰى اور روایت ہے ابی حرہ رقاشی سے نقل کی اپنے چچا سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار رہو نہ ظلم کرو خبردار ہو نہین حلال مال کسی شخص کا مگر ساتھ خوشی اُسکی کے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان اور دارقطنی نے مجتبی مین وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا شِغَارَ فِي الْاِسْلَامِ وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ کہا نہین ہے جلب اور نہ جنب اور نہین ہے شغار اسلام مین اور جو شخص کہ لُوٹے لُوٹنا پس نہین ہے ہم مین سے یعنی ہماری جماعت مین سے نہین ہمارے طریقے پر نہین نقل کی یہ ترمذی نے ف جلب اور جنب ایک تو سباق ہوتے ہین اور ایک صدقے مین اور سباق اُسکو کہتے ہین کہ دو شخص آپسمین گھوڑے دوڑاوین کہ دیکھین کون آگے نکل جاوے پس سباق ہین جلب یہ ہے

کہ گھوڑا دوڑانے والا ایک آدمی اپنے گھوڑے کے پیچھے رہے گھوڑے کو مارے اور آواز کرے اور ہانکے اور جنب اسمین یہ ہے کہ گھوڑا اپنے ساتھ رکھے کہ اگر سواری کا گھوڑا تھک جاوے تو اُسپر سوار ہو کر آگے نکل جاوے اور صدقے مین جلب یہ ہے کہ صدقہ لینے والا کہ صدقات اور زکوٰۃ لینے کو جاوے تو ایک جگہ ٹہرے اور مال والون کے پاس آدمی بھیجے کہ اپنے مکانون سے زکوٰۃ لیکر یہان آوین اور جنب اسمین یہ ہے کہ مال والا اپنے مکان سے اور کہین چلا جاوے اور زکوٰۃ لینے والے کو تکلیف دیوے کہ یہان آکر زکوٰۃ لیوے چنانچہ بیان اِنکا کتاب الصدقاۃ مین گذرا پس اُنسے منع فرمایا کہ یون نہ چاہیے اور شغار یہ کہ ایک شخص نکاح کرے اپنی بیٹی یا بہن کا کسی کے ساتھ اس شرط پر کہ وہ اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح کردے اس سے اور مہر کچھ نہو یہ شرط ہی بمنزلہ مہر کے ہو اور یہ عقد فاسد ہے اکثر علما کے نزدیک مگر ابو حنیفہؒ اور سفیان کہتے ہین کہ صحیح ہے اور مثل واجب ہوتا ہے لیکن کرنیوالا سگنہگار ہوتا ہے نہ کرنا چاہیے ف وَعَنْ سَائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَاْخُذُ اَحَدُكُمْ مَتَاعَ اَخِيْهِ لَاعِبًا جَادًّا وَمَنْ اَخَذَ عَصَا اَخِيْهِ فَلْيَرُدَّهَا اِلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَايَتُهٗ اِلٰى قَوْلِهٖ جَادًّا

اور روایت ہے سائب بن یزید سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ نہ لیوے ایک تمھارا لاٹھی اپنے بھائی کی کھیلتے ہوئے قصد کرنے والا پس جو شخص کہ لیوے لاٹھی بھائی اپنے کی پس جاہیے کہ پھیر دے اُسکو طرف اُسکے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے اور روایت ابوداؤد کی لفظ جَادًّا تک ہے ف کھیلتے ہوئے الخ یعنی لیوے لاٹھی ظاہر مین ہنسی سے اور قصد ہو اُسکا اِسمین یہ کہ رکھ چھوڑون گا اِس سے منع فرمایا اور ذکر کرنا عصا کا مبالغے کے لیے ہے کہ ایسی چیز حقیر کے لیے لینے کو منع فرمایا تو اس سے زیادہ مین بطریق اولیٰ منع ہوگا ف ع

وَعَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَجَدَ عَيْنَ مَالِهٖ عِنْدَ رَجُلٍ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ وَيَتْبَعُ الْبَيِّعُ مَنْ بَاعَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ

اور روایت ہے سمرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ پاوے بعینہ اپنا مال نزدیک کسی کے پس وہ سزاوار ہے ساتھ اُسکے اور پیچھا کرے مول لینے والا اُس شخص کا کہ بیچا ہے اُسکو نقل کی یہ احمدؒ اور ابوداؤد اور نسائی نے ف حاصل معنی حدیث کے یہ ہین کہ اگر کسی نے غصب کیا یا چرایا مال کسی کا یا جاتا رہا مال کسی کا اور دوسرے کے ہاتھ پڑا اور اُس سے کسی اور نے خریدا پس وہ مالک مال کا کہ مال اپنا خریدنے والے کے پاس پاوے لے لیوے اور وہ خریدنے والا بیچا اُس بیچنے والے کا پھرے اور مول اپنا اُس سے لیوے ع

وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى الْيَدِ مَا اَخَذَتْ حَتّٰى تُؤَدِّيَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہے سمرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اوپر ہاتھ کے ہے وہ چیز کہ لی یہانتک کہ ادا کرے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف اوپر ہاتھ کے یعنی صاحب ہاتھ کے یعنی لینے والے کے ہے یونہی دینا اُس چیز کا کہ لی ہے یہانتک کہ ادا کرے وہ چیز کہ لی ہے حاصل یہ کہ جو شخص مال کسی کا لے بطریق ضمین لینے کے یا اُجرا لینے کے یا عاریت کے یا امانت کے اُسپر ہے مال پونہچا دینا پس واجب ہے دینا چھینے ہوئے مال کا اگرچہ نہ مانگے مالک اور واجب ہے دینا عاریت کا جبکہ پوری ہو چکے مدت اگر ایک مدت معین کی ہے اور امانت کا دینا نہین لازم ہے مگر جبکہ طلب کرے مالک ع

وَعَنْ حَرَامِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مُحَيِّصَةَ اَنَّ نَاقَةً لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ دَخَلَتْ حَائِطًا فَاَفْسَدَتْ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ عَلٰى اَهْلِ الْحَوَائِطِ حِفْظَهَا بِالنَّهَارِ وَاَنَّ مَا اَفْسَدَتِ الْمَوَاشِيْ بِاللَّيْلِ ضَامِنٌ عَلٰى اَهْلِهَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہے حرام بیٹے سعد بیٹے محیصہ کے سے یہ کہ اونٹنی براء ابن عازب کی گھس گئی ایک باغ مین اور خراب کیا پس حکم دیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ باغ والون پر ہے نگہبانی باغون کی دنکوا اور تحقیق وہ باغ کہ خراب کرے اُنکو مواشی رات کو ضمان یعنی بدلہ دینا آتا ہے مواشی کے مالکون پر نقل کی یہ مالکؒ اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف حاصل یہ کہ

اگر مواشی تلف کردے باغ کسی کا دن کو مالک چار پایہ کو بدلہ دینا اُسکا نہین آتا اسلیے کہ دن کو محافظت کرنی باغ کی باغ والے پر ہے پس تقصیر اُسکی طرف سے ہوئی اور اگر رات کو تلف کرے تو بدلہ مالک چار پایہ پر ہے بسبب تقصیر اُسکی کے کہ رات کو محافظت کرنی جانور کی اُسپر ہے اور یہ اُس صورت مین ہے کہ مالک چار پایہ کا ہمراہ اُسکے نہو اور اگر ہمراہ ہو گا بدلہ دینا آویگا اُسکو برابر ہے کہ سوار ہو اُسپر یا ہانکتا ہو اُسکو یا کھینچتا ہو اُسکو اور برابر ہے کہ تلف کرے چار پایہ اپنے ہاتھ سے یا پاؤن سے یا منھ سے اور یہ مذہب مالک کا اور شافعی کے ہے اور مذہب حنفیہ کا یہ ہے کہ اگر مالک چار پایہ کا ہمراہ اُسکے نہو بدلہ دینا اُسکو نہین آتا دن ہو یا رات ف ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرِّجْلُ جُبَارٌ وَقَالَ النَّارُ جُبَارٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پاؤن جو ہو معاف ہے اور فرمایا آگ بھی معاف ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنی اگر جانور کے پاؤن سے کوئی چیز تلف ہو جاوے تو اُسکے مالک پر ضمان یعنی بدلہ نہین بشرطیکہ مالک ساتھ اُسکے نہو اور اسی طرح سے کسی نے آگ جلائی بغیر قصد ظلم اور ایذا رسانی کے اور اُسمین سے کسکے اسباب پر چنگاری ہوا سے جا پڑی اور جلا دیا تو جلانے والے آگ کے پر ضمان نہین بشرطیکہ جسوقت آگ جلائی تھی اُسوقت ہوا ٹھیری ہوئی تھی اور پھر چلی اور اگر ہوا چلنے کے وقت جلائی تھی تو ضمان آویگا وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَتٰی اَحَدُکُمْ عَلٰی مَاشِیَةٍ فَاِنْ کَانَ فِیْهَا صَاحِبُهَا فَلْیَسْتَاْذِنْهُ وَاِنْ لَمْ یَکُنْ فِیْهَا فَلْیُصَوِّتْ ثَلٰثًا فَاِنْ اَجَابَهُ اَحَدٌ فَلْیَسْتَاْذِنْهُ وَاِنْ لَمْ یُجِبْهُ اَحَدٌ فَلْیَحْتَلِبْ وَلْیَشْرَبْ وَلَا یَحْمِلْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے حسن سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ آوے کوئی تم مین سے مواشی پر پس اگر ہو اُنمین مالک اُنکا پس پروانگی مانگے اُس سے یعنی دودھ پینے کی اور اگر نہو مالک پاس اُسکے پس چاہیے کہ آواز کرے تین بار پس اگر جواب دیا اُسکو کسی نے پس پوچھ لے اُس سے اور اگر نہ جواب دیا اُسکو کسی نے پس وہ دودھ دوہے اور پی لے بقدر ضرورت کے اور نہ اُٹھا کر لیجاوے اُسمین سے کچھ نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یہ دودھ دوہ کر پی لینا اُسوقت درست ہے کہ حالت اضطرار ہو یعنی بھوک کے مارے مرا جاتا ہو اور یا معمول ہے عادت پر یعنی جہان رسم وعادت ہو کہ مسافر کو دودھ پینے کو منع نہ کرتے ہون اُس جگہ اسقدر پی لینا درست ہے ف ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَخَلَ حَائِطًا فَلْیَاْکُلْ وَلَا یَتَّخِذْ خُبْنَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو شخص کہ جاوے کسی باغ مین پس چاہیے کہ کھاوے اور نہ لے جھولی مین نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے ف یہ حکم بھی مضطر کے لیے ہے یا موافق عادت کے ف ع وَعَنْ اُمَیَّةَ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعَارَ مِنْهُ اَدْرَاعَهٗ یَوْمَ حُنَیْنٍ فَقَالَ اَغَصْبٌ یَا مُحَمَّدُ قَالَ بَلْ عَارِیَةٌ مَضْمُوْنَةٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے امیہ سے صفوان کے سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عاریت لین اُس سے کتنی ایک زرہین دن جنگ حنین کے پس کہا صفوان نے آیا جبرا لیتے ہو اے محمد فرمایا بلکہ عاریت لیتا ہون کہ پھر دیجاوینگی نقل کی یہ ابوداؤد نے ف صفوان اُس زمانے مین کافر تھا پھر مسلمان ہوا اور شریح اور حسن اور نخعی اور ثوری اور ابو حنیفہؒ کے نزدیک عاریت امانت ہوتی ہے عاریت لینے والے پاس اگر تلف ہو بدلہ دینا نہین آتا مگر جبکہ تعدی کرے اور ابن عباسؓ اور ابو ہریرہؓ اور شافعیؒ اور احمدؒ کے نزدیک بدلہ دینا آتا ہے یعنی قیمت اُسکی دینی آتی ہے پس وہ لفظ مضمونۃ کے معنی یہ لیتے ہین کہ بدلہ دی گئی ہین اگر جانی ہین ع وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْعَارِیَةُ مُؤَدَّاةٌ وَالْمِنْحَةُ مَرْدُوْدَةٌ وَالدَّیْنُ مَقْضِیٌّ وَالزَّعِیْمُ غَارِمٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے

عاریت ادا کیجاوے یعنی واجب ہے عاریت لینے والے پر پوچھا دینا اُسکا مالک کے تئین اور منحہ پھیری جاوے اور دودھ ادا کیا جاوے یعنی واجب ہے ادا کرنا اُسکا اور ضامن ضمان بھرنے والا ہے یعنی جو کوئی کسی کے قرض وغیرہ کا ضامن ہو لازم ہے اُسکو ادا کرنا اُسکا نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے ف منحہ سیم کے زیر سے اُسکو کہتے ہین کہ دودھ کا جانور کسی کو دے تا وہ دودھ پیوے یا زمین یا باغ دے میوے وغیرہ کے کھانے کے لیے پس منحہ مین مالک کرنا منفعت کا ہوتا ہے نہ اصل اُس چیز کا پس بعد انتفاع کے واجب ہے پھیر دینا اُسکا ع وَعَنْ رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا أَرْمِي نَخْلَ الْأَنْصَارِ فَأُتِيَ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ يَا غُلَامُ لِمَ تَرْمِي النَّخْلَ قُلْتُ آكُلُ قَالَ فَلَا تَرْمِ وَكُلْ مِمَّا سَقَطَ فِي أَسْفَلِهَا ثُمَّ مَسَحَ رَأْسِي فَقَالَ اللّٰهُمَّ أَشْبِعْ بَطْنَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے رافع بن عمرو غفاری سے کہا تھا مین لڑکا پھینکتا تھا درخت کھجورون انصار کی پر پس لایا گیا مجکو یعنی لائے مجکو انصار و بروبنی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور فرمایا کہ اے لڑکے کیون پھینکتا ہے پتھر کھجورون پر کہا مین نے کھاتا ہون مین کھجورین یعنی کھجورون کے کھانیکے لیے پتھر پھینکتا ہون نہ اور غرض کے لیے فرمایا پس نہ پھینک پتھر اور کہا جو گرا پڑا ہو نیچے اُسکے یعنی ہاتھ پھیرا میرے سر پر اور کہا کھایا کر الٰہی بھر تو پیٹ اسکا نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف اور کہا جو گرا پڑا ہو اُتھا یعنی اسلیے کہ اکثر عادت جاری ہے کہ گرے ہوے میوے کے کھانے کو کوئی منع نہین کرتا خصوصاً لڑکون کو کہ اُنکو ترکاری کے کھانے کی طرف بہت رغبت ہوتی ہے اور کہا طیبی نے کہ اگر وہ مضطر ہوتا تو درخت پر سے بھی توڑنے کی اجازت دیتے ع وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ فِي بَابِ اللُّقَطَةِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اور ذکر کرین گے ہم حدیث عمرو بن شعیب کی بیچ باب لقطہ کے اگر چاہے گا اللہ تعالیٰ **الْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَخَذَ مِنَ الْأَرْضِ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ خُسِفَ بِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِلٰى سَبْعِ أَرَضِينَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے سالم سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ لے زمین سے کچھ ناحق یعنی ازراہ ظلم کے وہ دھنسایا جاویگا اسکو دن قیامت کے ساتھ زمینون تک نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَخَذَ مِنَ الْأَرْضِ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهَا كُلِّفَ أَنْ يَحْمِلَ تُرَابَهَا إِلَى الْمَحْشَرِ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے یعلی بن مرہ سے کہ کہا سُنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ لے زمین ناحق یعنی ازراہ ظلم کے تکلیف دیا جاویگا یعنی حکم کیا جاویگا اسکو یہ کہ اُٹھاوے مٹی اُسکی سر پر محشر مین نقل کی یہ احمد نے **فصل پہلی** فصل مین کہا کہ طوق کر کر زمین اُسکی گردن مین ڈالی جاویگی اور یہان کہا کہ دھنسایا جاویگا اور مٹی کے اُٹھانیکا حکم کیا جاویگا یہ تین عذاب کی ہین بعضے اُسطرح عذاب دیے جاوین گے اور بعضے اسطرح ع وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَيُّمَا رَجُلٍ ظَلَمَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ كَلَّفَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَحْفِرَهُ حَتّٰى يَبْلُغَ آخِرَ سَبْعِ أَرَضِينَ ثُمَّ يُطَوَّقُهُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے یعلی بن مرہ سے کہ کہا سُنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ لیوے ازراہ ظلم کے بالشت بھر زمین سے تکلیف دیویگا اسکو اللہ غالب بزرگ یعنی قہر مین یہ کہ کھودے اسکو یہانتک کہ پہنچے ساتوین زمین تک پھر طوق کر کر ڈالی جاوے گی وہ زمین اُسکے گلے مین قیامت تک یہانتک کہ حکم کیا جاوے درمیان لوگون کے نقل کی یہ احمد نے

باب الشفعۃ

باب ہے بیچ بیان شفعہ کے ف شفعہ ساتھ پیش شین کے مشتق ہے شفع سے بمعنی ملانے اور جفت کرنیکے یہ نام اُسکا اسلیے رکھا گیا کہ آدمی ملاتا ہے زمین خریدی ہوئی کا ساتھ زمین شفیع کے اور شفعہ ثابت ہے شریک کے لیے تینون اماموں کے نزدیک اور ہمسایہ کے لیے نہین اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور بیچ روایت صحیح کے امام احمد کے ثابت ہے ہمسایہ کے لیے بھی اور حدیثین بیچ شفعہ ہمسایہ کے وارد ہوئی ہین اور صحت کو پہنچی ہین

ل
یہان سے ہے
مبوب کی کتاب
کی اضافت ہین
طرف اگرچہ وہ ہین
الاسد اضافت و
ادنی ملابست کی
اور یہ ترجمہ جو کیا گیا
ہے اسکا اور سب جگہ
ہوگا اور اضافت
ہوگی ادنی ملابست
پر ۱۲ سلمہ

اور جسنے کہ اُسمین کلام کیا ہے بے تحقیق کلام کیا ہے ۱۲ ح **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِيْ كُلِّ مَالَمْ يُقْسَمْ فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ الشُّفْعَةُ فِيْ كُلِّ شِرْكَةٍ لَمْ تُقْسَمْ رَبْعَةٍ اَوْ حَائِطٍ لَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَبِيْعَ حَتّٰى يُؤْذِنَ شَرِيْكُهٗ فَاِنْ شَاءَ اَخَذَ وَاِنْ شَاءَ تَرَكَ فَاِذَا بَاعَ وَلَمْ يُؤْذِنْهُ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ شفعہ کے بیچ ہر زمین مشترک کے کہ نہ تقسیم کی گئی گھر ہو یا باغ ہو نہین حلال ہے مالک بائع کو بیچنا یہانتک کہ خبر کرے اپنے شریک کو پس اگر چاہے لے اور اگر چاہے چھوڑ دے پس جبوقت کہ بیچا اور نہ خبر کی اُسکو پس وہ لائق تر ہے ساتھ اُسکے نقل کی یہ مسلم نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شفعہ نہین ہے مگر اُس چیز مین کہ ممکن ہو نقل کرنا اُسکا مانند زمین اور مکان اور باغ کے نہ اُس چیز مین کہ ممکن ہو نقل کرنا اُسکا مانند اسباب اور جانورون کے اور یہی مذہب ہے سب علما کا پھر شفعہ خاص نہین ہے ساتھ مسلمان کے بلکہ مسلمان اور ذمی مین بھی ہے اور نہین حلال بیچنا الم اُس سے معلوم ہوا کہ واجب ہے آگاہ کردینا شریک کو جیسکیہ ارادہ کرے بیچنے کا ۱۲ وَعَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی رافع سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمسایہ سزاوار تر ہے بسبب نزدیک ہونے اپنے کے نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی ہمسایہ لائق تر ہے ساتھ شفعہ کے اور شفعہ اُسکو پونچتا ہے جبوقت کہ نزدیک و متصل ہو اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر ثابت ہونے شفعہ کے ہمسایہ کے لیے ۱۲ ح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعُ جَارٌ جَارَهٗ اَنْ يَّغْرِزَ خَشَبَةً فِيْ جِدَارِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ منع کرے ہمسایہ اپنے ہمسایہ کو گاڑنے لکڑی کے سے بیچ دیوار اپنی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جس صورت مین کہ ضرر نہ کرے گاڑنا لکڑی کا تو منع نہ کرے یہ امر وجوب کے لیے ہے نزدیک امام احمدؒ اور محدثین کے اور استحباب کے لیے ہے نزدیک امام ابوحنیفہؒ اور مالکؒ اور شافعیؒ کے ۱۲ ح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِي الطَّرِيْقِ جُعِلَ عَرْضُهٗ سَبْعَةَ اَذْرُعٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبوقت کہ اختلاف کرو تم بیچ راہ کے تو ٹھیرایا جاوے چوڑا اُسکا سات ہاتھ کا نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی اگر ہو درمیان زمین اُمتادہ ایک قوم کے راہ اور چاہین وہ عمارت بنانی اُسمین اگر اتفاق کرین ایک مقدار پر تو فبہا اور اگر اختلاف کرین بیچ مقدار اُسکی کے تو مقرر کیجاوے سات ہاتھ پس مراد حدیث سے تو یہ ہے کہ جو ذکر کی گئی اور اگر ہو ایک راہ جلتی ہوئی زیادہ سات ہاتھ سے تو روا نہین کسیکو کہ لیوے کچھ اُسمین سے اور کہے کہ راہ سات ہاتھ کی کافی ہے ۱۲ ح **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری عَنْ سَعِيْدِ بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ بَاعَ مُسْلِمًا دَارًا اَوْ عِقَارًا اَمِنَ اَنْ لَّا يُبَارِكَ لَهٗ اِلَّا اَنْ يَّجْعَلَهٗ فِيْ مِثْلِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہے سعید بن حریث سے کہ کہا

سنا ہمین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ بیچے تم مین سے گھر یا زمین لائق ہے یہ کہ نہ برکت دیجاوے واسطے اُسکے یعنی اُسکے مول مین مگر یہ کہ گردانے اُسکو بیچ مانند اُسکے کے نقل کی یہ ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** یعنی بیچنا زمین کا اور مکانات کا بالضرورت اور صرف کرنا مول اُنکا منقولات مین غیر مستحب ہے اسلیے کہ غیر منقولات مین منافع بہت ہین اور آفت کم ہے بخلاف منقولات کے پس ولی یہ ہے کہ نہ بیچے غیر منقولات کو اور اگر بیچے تو خرچ کرے مول اُسکا زمین و مکانات مین **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجار احق بشفعتہ ینتظر بھا وان کان غائبا اذا کان طریقھما واحدا رواہ احمد والترمذی وابو داود وابن ماجۃ والدارمی **وعن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الشریک شفیع والشفعۃ فی کل شیء رواہ الترمذی قال وقد روی عن ابن ابی ملیکۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسلا وھو اصح اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا شریک یعنی زمین مین کہ بیچی جاتی ہے شفیع ہے اور شفعہ بیچ ہر چیز کے ہے یعنی غیر منقولات مین مانند زمین اور باغ اور مانند اُنکے نقل کی یہ ترمذی نے کہا ترمذی نے اور تحقیق روایت کی گئی ہے یہ حدیث ابن ابی ملیکہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بطریق الارسال کے اور وہ صحیح تر ہے **وعن** عبد اللہ بن حبیش قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قطع سدرۃ صوب اللہ راسہ فی النار رواہ ابو داود وقال ھذا الحدیث مختصر یعنی من قطع سدرۃ فی فلاۃ یستظل بھا ابن السبیل والبھائم عشما وظلما بغیر حق یکون لہ فیھا صوب اللہ راسہ فی النار اور روایت ہے عبد اللہ بن حبیش سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کاٹے درخت بیری کا اوپر اُسکے گا اللہ تعالی سر اُسکا دوزخ مین نقل کی یہ ابو داود نے اور کہا یہ حدیث مختصر ہے یعنی جو شخص کہ کاٹے بیری کو جنگل مین کہ سایہ پکڑے ہین ساتھ اُسکے مسافر اور جانور ازراہ ظلم و زیادتی کے ساتھ غیر حق کے کہ ہووے واسطے اُسکے اُس درخت مین تو اُلٹا ڈالیگا اللہ تعالی سر اُسکا آگ مین **ف** لفظ ظلم اور بغیر حق تاکید ہین لفظ غشما کی یا حق سے مراد شفعہ ہے اور ابو داود کی مرقات الصعود مین لکھا ہے کہ طبرانی نے اپنی کتاب اوسط مین زیادہ کیا ہے کہ جو درخت بیری کا حرم مین کاٹے اُسپر یہ وعید ہے اور بعضون نے کہا کہ بیری مدینے کی مراد ہے اور بعضون نے کہا کہ مراد بیری جنگل کی ہے کہ مسافر اور حیوانات اُسکے سایے مین آرام پاتے ہون اور بعضون نے کہا کہ مراد وہ بیری ہے کہ ملک کسی کی ہو اور یہ اُسکو ازراہ ظلم کے کاٹ ڈالے **درج الفصل الثالث فصل تیسری عن** عثمان بن عفان قال اذا وقعت الحدود فی الارض فلکل شفعۃ فیھا ولا شفعۃ فی بئر ولا نخل رواہ مالک اور روایت ہے عثمان بن عفانؓ سے کہ جب واقع ہوین حدین زمین مین پس نہین شفعہ یعنی شرکت کا اُسمین اور نہ شفعہ ہے بیچ کوین کے اور نہ بیچ درخت کھجور کے نقل کی یہ مالکؒ نے **ف** نہ شفعہ ہے کوین مین اسلیے کہ شفعہ اُس زمین مین ہے کہ احتمال تقسیم کا رکھے اور کوان احتمال تقسیم کا رکھتا ہی نہین اور یہی ہے مذہب شافعیؒ کا اور ہمارے نزدیک شفعہ ثابت ہے ہر زمین مین اگرچہ احتمال تقسیم کا نہ رکھے مانند کوین اور حمام اور چکی کے اور دلیل ہماری یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے الشفعۃ فی کل شیء یعنی شفعہ ہر چیز مین ہے یعنی غیر منقول مین اور نہ بیچ درخت کھجور کے یعنی جو وقت کہ وارث ہوے کتنے شخص کھجور کے درختون کے اور آپس مین بانٹ لیے درخت اور اُنمین ہے ایک درخت نر کہ ڈالتے ہین آپس مین اپنی کھجور و نہ پھول اُسکا پس جو وقت کہ بیچے ایک شخص اُنمین سے اپنا حصہ ساتھ حقوق اُسکے کے درخت نر سے اور غیر اُسکے سے تو نہین ہے شفعہ شریکون کو درخت نر مین اسلیے کہ وہ زمین نہین ہے اور نہ ممکن ہے

باندھنا اسکا ف باب المساقاۃ والمزارعۃ باب ہے بیع بیان مساقات کے اور مزارعت کے ف مساقات یہ ہو کہ اپنے درخت کسی کو دے اور یہ کہدے کہ ہمین پانی دینا اور اصلاح کرنا اور میوہ جو حاصل ہوگا آپسمین بانٹ لین گے آدھون آدھ یا تہائی یا چوتھائی یا مانند اُنکے اور مزارعت یہ کہ کسی کو زمین دے کہ اُس زمین مین بووے جو اُسمین پیدا ہو آپسمین بانٹ لین گے آدھون آدھ وغیر ذلک حاصل یہ کہ مساقات درختون مین ہوتی ہے اور مزارعت زمین مین اور حکم دونون کا ایک ہی ہے اور مساقات اور مزارعت فاسد ہین امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اور نزدیک صاحبینؒ اور تینون اماموں اور اور علما کے جائز ہے دلیل امام ابو حنیفہؒ کی یہ ہے کہ یہ اجارہ ساتھ اجر مجہول کے اور معدوم کے ہی پس درست نہین اور حدیث مین بھی نہی واقع ہوئی ہے مخابرت سے اور فتوی صاحبینؒ ہی کے قول پر ہے ترجمہ اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَفَعَ اِلٰی یَھُوْدِ خَیْبَرَ نَخْلَ خَیْبَرَ وَاَرْضَھَا عَلٰی اَنْ یَعْتَمِلُوْھَا مِنْ اَمْوَالِھِمْ وَلِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَطْرُ ثَمَرِھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃِ الْبُخَارِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْطٰی خَیْبَرَ الْیَھُوْدَ اَنْ یَعْمَلُوْھَا وَیَزْرَعُوْھَا وَلَھُمْ شَطْرُ مَا یَخْرُجُ مِنْھَا روایت ہے عبد اللہ بن عمرؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیے یہود خیبر کو درخت کھجور خیبر کے اور زمین اُسکی اس شرط پر کہ محنت کرین اُسمین اپنے مالون سے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہو آدھا میوہ اُسکا نقل کی یہ مسلم نے اور بیچ روایت بخاری کے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا خیبر یعنے درخت و زراعت خیبر کی یہود کو اس شرط پر کہ محنت کرین اُسمین اور کھیتی کرین اُسمین اور ہو یہود کے لیے آدھا اُس چیز کا کہ نکلے اُس سے ف خیبر نام ایک جگہ کا ہے قریب مدینے کے اور یہ حدیث دلیل ہے سب علما کی سوائے امام ابو حنیفہؒ کے کہ بیع جائز ہونے مساقات کے اور مزارعت کے اور امام ابو حنیفہؒ کہتے ہین کہ یہ اُس قبیلے سے نہین ہے اسلیے کہ درخت اور زمین حضرتؐ کی ملک سے نتھی کہ اُنکو بطریق مساقات اور مزارعت کے دی بلکہ ان ہی درخت اور زمین کو اُنپر مسلم رکھا اور اُنپر خراج رکھا اور خراج دو قسم پر ہے خراج موظف اور خراج مقاسمت خراج موظف یہ کہ امام ہر سال کچھ مال اُنسے لینا مقرر کرے جیسیکہ اہل نجران سے ہر سال ایک ہزار اور دو سو حلے یعنی جوڑے لیتے تھے اور خراج مقاسمت یہ کہ تقسیم کرے آپسمین اُس چیز کو کہ زمین سے نکلے جیسیکہ اہل خیبر سے کیا ترجمہ وَعَنْہُ قَالَ کُنَّا نُخَابِرُ وَلَا نَرٰی بِذٰلِکَ بَاْسًا حَتّٰی زَعَمَ رَافِعُ بْنُ خَدِیْجٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْھَا فَتَرَکْنٰھَا مِنْ اَجْلِ ذٰلِکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبد اللہ سے کہ کہا تھے ہم مخابرت کرتے اور نہ دیکھتے اُسکا مضائقہ یہانتک کہ کہا رافع بن خدیج نے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اس سے پس چھوڑ دیا ہمنے مخابرت کو اس سبب سے نقل کی یہ مسلم نے ف مخابرت اُسی مزارعت کو کہتے ہین جو کہ اوپر مذکور ہوئی اور یہ دلیل امام ابو حنیفہؒ کی ہے ترجمہ وَعَنْ حَنْظَلَۃَ بْنِ قَیْسٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمَّایَ اَنَّھُمْ کَانُوْا یُکْرُوْنَ الْاَرْضَ عَلٰی عَھْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَا یَنْبُتُ عَلَی الْاَرْبِعَاءِ اَوْ شَیْءٍ یَسْتَثْنِیْہِ صَاحِبُ الْاَرْضِ فَنَھَانَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِکَ فَقُلْتُ لِرَافِعٍ فَکَیْفَ ھِیَ بِالدَّرَاھِمِ وَالدَّنَانِیْرِ فَقَالَ لَیْسَ بِھَا بَاْسٌ وَکَانَ الَّذِیْ نُھِیَ عَنْ ذٰلِکَ مَا لَوْ نَظَرْتَ فِیْہِ ذَوُو الْفَھْمِ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ لَمْ یَجِدْہُ لِمَا فِیْہِ مِنَ الْمُخَاطَرَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے حنظلہ بن قیس سے کہ نقل کی رافع بن خدیج سے کہ کہا خبر دی مجکو دو چچاؤن میرے نے یہ کہ صحابہؓ کرائے کو دیتے تھے زمین بیچ عہد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اُس چیز کے کہ پیدا ہو نالیون پر یعنی کرائے کو دیتے تھے زمین اس شرط پر کہ زراعت کرے عامل ساتھ تخم اپنے کے اور جو کچھ کہ نالیون کے کنارون پر اُگے مالک کے لیے ہو اجرت زمین اُسکی کی اور سوائے اُسکے عامل کے لیے ہو یا کرائے کو دیتے تھے زمین ساتھ اُس چیز کے کہ جُدا کرے اُسکو مالک زمین کا یعنی کرائے کو دیتے تھے زمین

ف یعنی مزارعت سے مراد وہ مخابرت ہے جسکو مخابرت سے مراد مزارعت ہے

یا ان قطعہ کو جو کچھ کہ آگے قطعۂ معین مین مالک کے لیے ہو اور جو کچھ سوائے اُس قطعہ کے آگے عامل کے لیے ہو پس منع کیا ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے یعنی اسلیے کہ اسمین خطر اور فریب ہے شاید کہ وہان کچھ نہ اُگے کہا حنظلہ نے پس کہا مین نے راسطے رافع کے پس کیا حکم ہے مزارعت کا بدلے درہم اور دینار دن کے پس کہا نہین ساتھ اسکے مضائقہ اور گویا کہ وہ چیز کہ منع کیا گیا ہے اُس سے وہ چیز ہے کہ اگر دیکھے اُسمین صاحب فہم کا ساتھ حلال اور حرام کے تو نہ جائز رکھے اُسکو واسطے اُس چیز کے کہ اُسمین ہے مخاطرت سے کہ ہووے یا نہ ہووے یعنی جیسے صورتون ذکر کی گئی مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پس منع کیا ہمکو الخ صورتین ذکر کی گئی محل نہی کی ہین نزدیک جائز رکھنے والون مزارعت کے اور جاننا چاہیے کہ حدیثین بیع مقدمہ مزارعت کے مختلف آئی ہین اور دروازہ تاویل کا جانبین سے کھلا ہوا ہے اور جمہور ائمہ کے نزدیک مزارعت جائز ہے اور فتویٰ ہمارے مذہب مین بھی جواز ہی پر ہے واسطے دفع حاجت کے وعن رافع بن خدیج قال کنا اکثر اھل المدینۃ حقلا وکان احدنا یکری ارضہ فیقول ھذہ القطعۃ لی وھذہ لک فربما اخرجت ھذہ ولم تخرج ھذہ فنھانا النبی صلی اللہ علیہ وسلم متفق علیہ اور روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ کہا تھے ہم اکثر مدینے والونمین کھیتی کرنے کو اور تھا ایک ہمارا کرائے کو دیتا تھا زمین اپنی اور کہتا تھا اسقدر ٹکڑا زمین کا واسطے میرے ہے یعنی جو کچھ اسمین پیدا ہو میرے لیے ہے اور یہ واسطے تیرے پس اکثر نکلتی کھیتی اس قطعہ زمین مین یعنی دونون مین سے ایک کے قطعہ مین کھیتی ہوتی اور نہ نکلتی اُس قطعہ مین یعنی دوسرے کے قطعہ مین پس منع فرمایا ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی اس معاملے سے اسلیے کہ ایک کے ہاتھ تمام حاصل زمین کا لگا اور دوسرا حق بالکل ضائع ہوا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن عمرو قال قلت لطاؤس لو ترکت المخابرۃ فانھم یزعمون ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عنہ قال ای عمرو انی اعطیھم واعینھم وان اعلمھم اخبرنی یعنی ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم ینہ عنہ ولکن قال ان یمنح احدکم اخاہ خیر لہ ان یاخذ علیہ خرجا معلوما متفق علیہ اور روایت ہے عمرو بن دینار تابعی سے کہ کہا مین نے واسطے طاؤس تابعی کے اگر چھوڑ دیتا تو مزارعت کو تو بہتر تھا اس لیے کہ کہتے ہین علما یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے اُس سے کہا طاؤس نے اسے عمرو تحقیق مین دیتا ہون لوگون کو یعنی زمین کھیتی کرنے کے لیے اور مدد کرتا ہون مین اُنکی اور تحقیق بڑے عالم اُنکے نے یعنی ابن عباس رض نے خبر دی مجھکو یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین منع فرمایا اس سے ولیکن یہ فرمایا ہے کہ دینا ایک تمھارے کا زمین کو اپنے بھائی کے تئین بہتر ہے واسطے اُسکے اس سے کہ لیوے اُسپر کرایہ معین کر کر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی مزارعت مین یہ ہوتا ہے کہ کچھ دیتے ہین اور کچھ لیتے ہین پس اگر احسان کرے اور بغیر کچھ لینے کے زمین بطریق عاریت کے دے کہ اُس سے لینے والا فائدہ اُٹھاوے تو بہتر ہے الخ وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کانت لہ ارض فلیزرعھا او لیمنحھا اخاہ فان ابی فلیمسک ارضہ متفق علیہ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہووے واسطے اُسکے زمین پس چاہیے کہ کھیتی کرے اُسمین یا دیوے اپنے بھائی کو عاریت پس اگر نہ مانے مالک دونون باتین پس چاہیے کہ رکھے اپنے پاس زمین اپنی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا مظہر نے کہ یعنی لائق ہے آدمی کو کہ حاصل کرے نفع اپنے مال سے پس جس پاس زمین ہو چاہیے کہ کھیتی کرے اُسمین تا حاصل ہو اُسکو نفع اُس سے یا دیوے اُسکو اپنے بھائی مسلمان کے تئین تا کہ حاصل ہو اُسکو ثواب پس اگر دونون چیزون کو ترک دے زمین اپنی یہ امر تو بیخ یعنی تنبیہ کے لیے ہے یعنی تو بیخ ہے اور ترک کرنے دونون امر کو کیے گئے کے اور اختیار کرے مزارعت کے اور تو بیخ ہے اُس شخص پر کہ اپنے مال سے نہ آپ منتفع ہوا اور نہ اور کو نفع پہنچا وے

اور بعضوں نے کہا کہ معنی یہ ہیں کہ اگر انکار کرے بھائی اُسکا قبول کرنے عاریت سے تو رہنے دے زمین اپنی پس امر اباحت کے لیے ہے ع وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ وَاِلٰی سَلَّمَةَ وَسَبَاءُ بْنِ الْحَارِثِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَدْخُلُ هٰذَا بَیْتَ قَوْمٍ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الذُّلَّ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی امامہ سے اور سلمہ بن سباء بن حارث سے کہ ابی امامہ نے کہا کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہیں داخل ہوتا یہ کسی کے گھر میں مگر کہ داخل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس گھر میں ذلت کو نقل کی یہ بخاری نے ف اِس میں رغبت دلائی ہے جہاد کرنے پر کہ زراعت میں مشغول ہو کر جہاد کو نہ ترک کر دیں اور اگر واسطے حاصل کرنے قوت حلال کے زراعت کریں تو ظاہر یہ ہے کہ اُس وعید میں داخل نہوں گے اور بعضوں نے کہا کہ یہ اُنکے حق میں ہے کہ قریب دشمن کے ہوں اسلیے کہ اگر مشغول ہونگے زراعت میں اور ترک کرینگے جہاد کو تو ذلیل ہونگے بسبب غالب ہونے دشمن کے اُنپر ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری عَنْ رَافِعِ ابْنِ خَدِیْجٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ زَرَعَ فِیْ اَرْضِ قَوْمٍ بِغَیْرِ اِذْنِهِمْ فَلَیْسَ لَهٗ مِنَ الزَّرْعِ شَیْءٌ وَلَهٗ نَفَقَتُهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ کھیتی کرے کسی قوم کی زمین میں بغیر اذن اُنکے کے یعنی بغیر حکم اور رضا اُنکی کے پس نہیں واسطے اُسکے کھیتی میں سے کچھ اور واسطے اُسکے ہے خرچ اُسکا نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے ف یعنی کھیتی زمین کے مالک کی ہوگی اور تخم بونے والے کے لیے کچھ نہیں ہے سوائے اُسکے تخم کے اور یہی مذہب ہے امام احمد رح کا اور اور روایت ہے کہ کھیتی تخم والے کے لیے ہوگی اور اُسکو نقصان زمین کا دینا ہوگا یہ ذکر کیا ہے بعضے عالموں ہمارے نے اور کہا ابن ملک نے کہ اُسپر اُجرت زمین کی ہے دن قبض کرنے اُسکے سے دن فارغ ہونے اُسکے تک اور جو کچھ کہ حاصل ہوگا کھیتی سے پس وہ تخم والے کے لیے ہے ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ قَیْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ قَالَ مَا بِالْمَدِیْنَةِ اَهْلُ بَیْتِ هِجْرَةٍ اِلَّا یَزْرَعُوْنَ عَلَی الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَزَارَعَ عَلِیٌّ وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ وَالْقَاسِمُ وَعُرْوَةُ وَاٰلُ اَبِیْ بَكْرٍ وَاٰلُ عُمَرَ وَاٰلُ عَلِیٍّ وَابْنُ سِیْرِیْنَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ الْاَسْوَدِ كُنْتُ اُشَارِكُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ یَزِیْدَ فِی الزَّرْعِ وَعَامَلَ عُمَرُ النَّاسَ عَلٰی اِنْ جَاءَ عُمَرُ بِالْبَذْرِ مِنْ عِنْدِهٖ فَلَهُ الشَّطْرُ وَاِنْ جَاءُوْا بِالْبَذْرِ فَلَهُمْ كَذَا رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے قیس بن مسلم سے کہ نقل کی ابی جعفر سے یعنی امام محمد باقر سے کہ کہا نہیں مدینے میں کوئی اہل بیت ہجرت کے یعنی مہاجر مگر کہ زراعت کرتے تہائی اور چوتھائی پر اور زراعت کی حضرت علیؓ اور سعد بن مالک یعنی سعد بن ابی وقاصؓ نے اور عبداللہ بن مسعود اور عمر بن عبدالعزیز اور قاسم اور عروہ اور اولاد ابی بکرؓ اور اولاد عمرؓ اور اولاد علیؓ اور ابن سیرین نے اور کہا عبدالرحمٰن بن اسود تابعی نے کہ تھا میں شراکت کرتا عبدالرحمٰن بن یزید سے مزارعت میں اور معاملہ کیا حضرت عمرؓ نے لوگوں سے یعنی ساتھ مزارعت کے اس شرط پر کہ اگر لاوے عمرؓ بیج اپنے پاس سے پس واسطے اُسکے آدھا اور اگر لاویں لوگ بیج پس واسطے اُنکے اتنا یعنی آدھا یا مانند اُسکے نقل کی یہ بخاری نے ف کہا میں کہ شاید رح نے کہ سمجھا جاتا ہے بخاری سے اور اُسکی شرح میں سے کہ کلام ابی جعفر کا تمام ہوا ہے لفظ والربع پر اور باقی کلام بخاری کا ہے اور تمام یہ آثار معلق ہیں کہ لایا ہے اُنکو بخاری بغیر اسناد کے پس اولیٰ یہ تھا کہ کتا مصنف رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ تَعْلِیْقًا ع بَابُ الْاِجَارَةِ باب ہے بیچ میان اجارے کے ف اجارے کے معنی ہیں کرائے دینا کسی چیز کو اور شرع میں اجارے کے معنی ہیں مالک کرنا منفعت کا اور قیاس یہ چاہتا تھا کہ اجارہ جائز نہو اسلیے ہونے منفعت کے معدوم لیکن جائز رکھا اُسکو لوگوں کی احتیاج کے لیے اور ثابت ہے اجارہ احادیث و آثار سے ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ زَعَمَ ثَابِتُ بْنُ الضَّحَّاكِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الْمُزَارَعَةِ وَاَمَرَ بِالْمُوَاجَرَةِ وَقَالَ لَا بَاْسَ بِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے عبداللہ بن مغفل سے کہ کہا ثابت بن ضحاک نے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا

مزارعت سے اور حکم کیا ساتھ اجار کے اور کہا مین مضائقہ ساتھ اسکے نقل کی یہ مسلم نے ف منع کیا مزارعت سے یعنی اُس مزارعت سے کہ آگے آیا ہے جواز اسکا ۱۲ وعن ابن عباسؓ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم احتجم واعطی الحجام اجرہ واستعط متفق علیہ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھری ہوئی سینگی کھچوائی پس دی سینگی کھینچنے والے کو مزدوری اُسکی اور ناک مین دوا ڈالی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مباح ہے اجارہ اور کسب شاخ کشی کا اور جائز ہے دوا کرنی ۱۲ وعن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما بعث اللہ نبیا الا رعی الغنم فقال اصحابہ وانت قال نعم کنت ارعی علی قراریط لاھل مکۃ رواہ البخاری اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین بھیجا اللہ نے کوئی نبی مگر کہ چرائی ہین بکریان پس کہا اُنکے صحابیون نے اور آپ بھی چرائی ہین فرمایا کہ ہان تھا مین چراتا اوپر اُجرت چند قیراط کے واسطے اہل مکہ کے نقل کی یہ بخاری نے ف یعنی نوکر رکھا مجھکو اہل مکہ نے اوپر چرانے بکریون کے ایک قیراط روز کو اور چند قیراط جو کہا باعتبار اُجرت مہینے کے اور قیراط کہتے ہین آدھے دانق کو اور دانق چھٹا حصہ ہے ہم کا مثقال کے ۱۲ وبہا علیہم الصلوۃ والسلام بکریان چراتے تھے اسلیے کہ تا حاصل ہو شفقت و نگہبانی اُمت کی اور صبر کرنا اُنکی مشقت پر اور حاصل ہو خلوت اور نسبت بادشاہ کو رعیت کی ساتھ ایسی ہے جیسے چرواہے کو ساتھ بکریون کے ۱۲ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالی ثلثۃ انا خصمھم یوم القیمۃ رجل اعطی بی ثم غدر ورجل باع حرا فاکل ثمنہ ورجل استاجر اجیرا فاستوفی منہ ولم یعطہ اجرہ رواہ البخاری اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ تعالی نے تین شخص ہین کہ مین جھگڑونگا اُنسے دن قیامت کے ایک وہ کہ دیا عہد ساتھ نام و سوگند میری کے پھر توڑ ڈالا اور دوسرا وہ شخص کہ بیچا اُسنے ایک آزاد کو پھر کھایا مول اُسکا اور تیسرا وہ شخص کہ مزدوری کو لگایا ایک مزدور پھر کام لیا اُس سے پورا یعنی جس کام کے لیے لگایا تھا وہ تمام کر دیا اور نہ دی اُسکو مزدوری اُسکی نقل کی یہ بخاری نے ف پھر کھایا مول اُسکا یہ قید واسطے زیادتی تہدید کے ہے اگر نہ کھا دیگا تو بھی گنہگار اور داخل اس وعید مین ہے ۱۲ وعن ابن عباسؓ ان نفرا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم مروا بماء فیھم لدیغ او سلیم فعرض لھم رجل من اھل الماء فقال ھل فیکم من راق ان فی الماء رجلا لدیغا او سلیما فانطلق رجل منھم فقرأ بفاتحۃ الکتاب علی شاء فبرأ فجاء بالشاۃ الی اصحابہ فکرھوا ذلک وقالوا اخذت علی کتاب اللہ اجرا حتی قدموا المدینۃ فقالوا یا رسول اللہ اخذ علی کتاب اللہ اجرا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احق ما اخذتم علیہ اجرا کتاب اللہ رواہ البخاری وفی روایۃ اصبتم اقسموا واضربوا لی معکم سھما اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ ایک جماعت صحابیون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گذری ایک گانون پر کہ اُنمین تھا لدیغ یا سلیم یعنی کاٹا ہوا بچھو کا یا سانپ کا پس نمودار ہوا واسطے اُنکے ایک شخص بستی والون مین سے پس کہا کیا ہے تم مین کوئی منتر پڑھنے والا تحقیق بستی مین ہے ایک شخص کاٹا ہوا بچھو کا یا ڈسا ہوا سانپ کا پس گیا ایک شخص اُنمین سے یعنی صحابیونؓ مین سے اور پڑھی سورۂ فاتحہ اوپر لینے بکریون کے یعنی اس شخص نے اُنسے کہا کہ مین منتر پڑھتا ہون اس شرط پر کہ دو تم مجھکو اُنمین سے بکریان پس وہ راضی ہوے پھر اُنھون نے پڑھی فاتحہ بنیت اسکے کہ آیا ہے فاتحۃ الکتاب شفاء من السم پس اچھا ہو گیا وہ پھر لایا بکریان اپنی یاردن کے پاس پس مکروہ جانا یاردن نے اس لینے اُسکے کو اور کہا اُنھون نے کہ لی تو نے کتاب اللہ پر مزدوری یہان تک کہ آئے وہ صحابہؓ مدینے مین اور کہا یا رسول اللہ لی فلانے شخص نے کتاب اللہ پر مزدوری پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق لائق تر چیز اُس چیز کی کہ لوتم اُسپر مزدوری کتاب اللہ کی ہے نقل کی یہ بخاری نے اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ اچھا کیا تمنے تقسیم کرو یعنی بکریون کو اپنے مین اور حصہ لگاؤ واسطے میرے ساتھ اپنے ف لفظ او سلیم شک راوی ہے لفظ مین کہ لدیغ کہا

یا سلیمٌ اور لدیغ اور سلیم کے ایک ہی معنی ہین کہ سانپ کا ڈسا ہوا اور طیبی نے کہا معنی اکثر اطلاق لدیغ کا بچھو کے کاٹے ہوئے پر آتا ہے اور سلیم کا سانپ کے ڈسے ہوئے پر اس صورت مین شک راوی ہے معنون مین اور بعضون نے کہا ہے کہ نام اُن صحابی منتر پڑھنے والیکا ابو سعید خدری تھا اور جماعت صحابہؓ کی مین تیس آدمی تھے اور بکریان بھی اُن پڑھنے والے نے تیس لین اور حضرتؐ نے اپنا حصہ لگانیکو اسلیے فرمایا تاکہ وہ خوش ہون اور جانین کہ بیشک شبہہ یہ حلال ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ منتر کرنا ساتھ قرآن اور ذکر اللہ کے اور اُسپر مزدوری لینی درست ہے اور قرآن کو پڑھکر مزدوری لینی نہین درست اور فرق ان دونون مین یہ ہے کہ پڑھنا قرآن کا عبادت ہے اور عبادت پر مزدوری لینی نہین درست اور کسی دُکھی پر پڑھکر دم کرنا اور اُس سے اچھے ہوجانا اُسکا عبادت نہین پس اسپر لینا درست ہے اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ بھینا معصف کا اور خرینا اُسکا اور لکھوائی پر لکھنا مصحف اور اور لکتابون دینون کا جائز ہے اور متاخرین نے تعلیم کتاب اللہ کو بھی اسپر قیاس کرکر کہا ہے کہ جائز ہے اجرت لینی اُسپر اور متقدمین نے مانند ابو حنیفہؒ وغیرہ کے تعلیم قرآن پر اُجرت لینے کو حرام کہا ہی ع ع مولانا

الفصل الثانی

فصل دوسری

عَنْ حَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ عَنْ عَمِّهِ قَالَ اَقْبَلْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْنَا عَلٰى حَيٍّ مِنَ الْعَرَبِ فَقَالَ اِنَّا اُتِيْنَا اَنَّكُمْ قَدْ جِئْتُمْ مِنْ عِنْدِ هٰذَا الرَّجُلِ بِخَيْرٍ فَهَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ دَوَاءٍ اَوْ رُقْيَةٍ فَاِنَّ عِنْدَنَا مَعْتُوْهًا فِي الْقُيُوْدِ فَقُلْنَا نَعَمْ فَاَخْرَجُوْا اِلَيْنَا مَعْتُوْهًا فِي الْقُيُوْدِ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً اَجْمَعُ بُزَاقِيْ ثُمَّ اَتْفُلُ فَكَاَنَّمَا اُنْشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَاَعْطَوْنِيْ جُعْلًا فَقُلْتُ لَا حَتّٰى اَسْاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ فَقَالَ كُلْ فَلَعَمْرِيْ لَمَنْ اَكَلَ بِرُقْيَةِ بَاطِلٍ لَقَدْ اَكَلْتَ بِرُقْيَةِ حَقٍّ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ

روایت ہے خارجہ بیٹے صلت کے سے کہ نقل کی اپنے چچا سے کہ کہا چلے ہم اپنے وطن کو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے پس گذرے ہم ایک قوم پر عرب مین سے پس کہا اُس قوم نے یعنی بعضون نے اُنمین سے یہ کہ ہم خبر دیے گئے ہین کہ تحقیق تم لائے ہو اس شخص کے پاس سے یعنی آنحضرتؐ کے پاس سے بھلائی یعنی قرآن اور ذکر اللہ پس کیا ہے تمھارے پاس کوئی دوا یا منتر پس تحقیق ہمارے پاس ہے ایک دیوانہ پیڑیون مین پس کہا ہمنے کہ ہان ہمارے پاس منتر ہے پھر لائے وہ دیوانے کو پیڑیون مین پس پڑھی مین نے اُسپر سورۂ فاتحہ تین دن صبح اور شام اس حال مین کہ جمع کرتا مین تھوک اپنا پھر تھوکتا مین اسپر کیا چچا میرے نے پس گویا کہ کھولا گیا وہ رسّی بندھی ہوئی سے یعنی وہ اچھا ہوگیا جلدی پھر دی انھون نے مجھکو مزدوری پس کہا مین نے کہ نہین لینے کا مین یہ مزدوری یہانتک کہ پوچھونمین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی پھر پوچھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا حضرتؐ نے پس قسم ہے زندگانی اپنی کی البتہ جو شخص کہ کھاتا ہے ساتھ منتر باطل کے برا کرتا ہے تحقیق کھایا تو نے ساتھ منتر حق کے نقل کی یہ احمدؒ اور ابو داؤد نے

ف منتر باطل وہ ہے کہ جسمین ذکر مو ستارون کا اور مردہ نکلی ستارون اور جنات سے اور اور دنسے سوائے اللہ تعالی کے اور منتر حق وہ ہے کہ جسمین ذکر اللہ اور کلام الٰہی ہو اور اگر کوئی کہے کہ قسم ساتھ غیر نام خدا تعالیٰ کے کھانی منع ہے پھر حضرتؐ نے کیونکر قسم کھائی جواب یہ کہ مراد اس سے کہ مراد اس سے قسم نہین ہے بلکہ جاری ہوتا ہے یہ لفظ عرب کے کلام مین بجہ عادت اُنکی کے یا یہ قسم پہلے منع ہونے قسم غیر نام خدا کے کھائی ہو اور طیبی نے کہا کہ حضرتؐ کو شاید اجازت تھی السنی قسمون کے کھانے کی پس یہ حضرتؐ کی خصوصیات سے تھی ع ع مولانا

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطُوا الْاَجِيْرَ اَجْرَهُ قَبْلَ اَنْ يَّجِفَّ عَرَقُهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دھنو دو کو مزدوری اُسکی پیش اسکے کہ خشک ہو پسینہ اُسکے کے یعنی جلد کام کرکیے کو مزدور کو مزدوری بہت جلدی دو دیر نہ کرو نقل کی یہ ابن ماجہ نے

وَعَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلسَّائِلِ حَقٌّ وَاِنْ جَاءَ عَلٰى فَرَسٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ فِيْ اَصْحَابِ الْمَسَائِلِ

اور روایت ہے حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے مانگنے والے کے حق ہے اگرچہ آوے گھوڑے پر نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد نے اور مصابیح میں کہا کہ یہ حدیث مرسل ہے ف یعنی خالی نہ پھیرے سائل کو اگرچہ گھوڑے پر چڑھ کر آوے مانگنے کو اور کہا قاضی نے کہ نہ پھیرے سائل کو اگرچہ آوے تیرے پاس ایسے حال سے کہ دلالت کرے اسکی غنا پر یہ گمان کر کہ اگر اسکو حاجت سوال کی نہوتی تو کاہے کو ذلیل کرتا تیرے آگے اپنے تئیں اور گویا دینا اجرت ہے اسکے سوال کی اس سبب سے باب الاجارہ میں اس حدیث کو لائے اور اس حدیث کی اسناد میں کلام ہے کہ بعضے محدثین نے کہا ہے امام احمد نے کہا کہ کچھ اصل نہیں اسکی نہیں اور کہا کہ یہ حدیث بازار میں پھرتی ہے اور ابو داؤد نے اس سے سکوت کیا ہے پس اسکے نزدیک قابل دلیل پکڑنے کے ہے اور کہا مصابیح میں کہ یہ حدیث مرسل ہے اور تحقیق یہ ہے کہ مسند ہے اور بعضے مصابیح کے نسخوں میں لفظ مرسل کا ہے بھی نہیں ف ع ش ح **الفصل الثالث** فصل تیسری عَنْ عُتْبَةَ بْنِ النُّذُرِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ الطَّسْمَ حَتّٰى بَلَغَ قِصَّةَ مُوْسٰى قَالَ اِنَّ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اٰجَرَ نَفْسَهٗ ثَمَانَ سِنِيْنَ اَوْ عَشْرًا عَلٰى عِفَّةِ فَرْجِهٖ وَطَعَامِ بَطْنِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہے عتبہؓ بن مندر سے کہ کہا تھے ہم نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس پڑھی طسم یہاں تک کہ پہنچے قصہ حضرت موسیٰ تک فرمایا تحقیق موسیٰ علیہ السلام نے مزدوری میں دیا ذات اپنی کو آٹھ برس یا دس برس واسطے بچانے شرمگاہ اپنی کے اور طعام پیٹ اپنے کے نقل کی یہ احمدؒ اور ابن ماجہ نے ف سورۂ طسم یعنی سورۂ قصص میں ذکر ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جانیکا مدین میں اور علاقات کرنے انکے کا حضرت شعیب علیہ السلام سے اور نکاح ہونے حضرت موسیٰؑ کا انکی بیٹی سے اور مزدوری میں دینا حضرت موسیٰؑ کا اپنے تئیں پس جب حضرتؐ اس قصے تک پہنچے تو کلام مذکور فرمایا اور مراد بچانے شرمگاہ سے نکاح ہے حاصل یہ کہ انھوں نے انکی بیٹی سے نکاح کیا اس شرط پر کہ میں آٹھ برس یا دس برس تک پکر یہاں تمھاری چرایا کرونگا اور اسکو مہر ٹھیرایا انکی شریعت میں درست تھا کہ خدمت آزاد کو مہر ٹھیراویں اور یا مہر اور ہووے اور یہ خدمت بطریق احسان کے ہو اور اس مسئلے میں اختلاف ہے حنفیہ تو کہتے ہیں کہ نہیں جائز ہے نکاح کرنا کسی عورت کا عوض اسکے کہ خدمت کرے اسکی خاوند آزاد اسکا برس دن تک مثلاً اور یہ درست ہے کہ نکاح کرے عورت سے عوض اسکے کہ خدمت کرے اسکی غلام خاوند کا برس دن تک اور امام شافعیؒ کے نزدیک درست ہے نکاح کرنا عوض مزدوری کے واسطے بعضے کاموں کے اور خدمت کے جبکہ ہو مستاجر لہ یا مخدوم فیہ امر معلوم ع ش ح وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَجُلٌ اَهْدٰى اِلَيَّ قَوْسًا مِمَّنْ كُنْتُ اُعَلِّمُهُ الْكِتَابَ وَالْقُرْاٰنَ وَلَيْسَتْ بِمَالٍ فَاَرْمِيْ عَلَيْهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ اِنْ كُنْتَ تُحِبُّ اَنْ تُطَوَّقَ طَوْقًا مِّنْ نَّارٍ فَاقْبَلْهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ ایک شخص نے بطریق تحفے کے بھیجی طرف میری کمان اُن شخصوں میں سے کہ تھا سکھلاتا اُنکو کتاب اور قرآن اور نہیں ہے کمان مال پس تیر اندازی کرونگا اُس سے بیچ راہ خدا کے فرمایا اگر تو دوست رکھتا ہے یہ کہ طوق پہنایا جاوے طوق آگ کا پس قبول کر اسکو نقل کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ف نہیں ہے کمان مال یعنی کمان ایسی چیز نہیں ہے کہ شمار کیجاوے مال اور اُجرت بلکہ وہ سامان لڑائی کا ہے کہ تیر اندازی کرونگا اُس سے جہاد میں پس جواب دیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں وہ تیرے لیے اُجرت کلام اسکی لیکن وہ باطل کرے گی تیرے اخلاص کو پس لے تو اسکو اور جو حرام کہتے ہیں اُجرت لینے کو تعلیم علوم دین پر وہ دلیل پکڑتے ہیں ساتھ ظاہر اس حدیث کے ع ش ح **باب احیاء الموات والشرب** باب بیچ بیان آباد کرنے زمین خراب کے اوپر بیچ حق پانی پلانیکے ف نہایہ میں لکھا ہے کہ موات اُس زمین کو کہتے ہیں کہ جسمیں نہ زراعت ہو نہ عمارت اور اسکا کوئی مالک نہو اور زیلعی میں لکھا ہے کہ موات اُس زمین کو کہتے ہیں کہ فائدہ نہ اُٹھایا جاوے اُس سے بسبب منقطع ہونے پانی کے

اُس سے یا بسبب غلبہ پانیکے اُسپر یا کوئی اور چیز اُسمین ایسی ہو کہ مانع ہو زراعت سے پس جو زمین کہ عادی ہے یعنی قدیم سے کہ مالک نہین کوئی اُسکا یا مملوک ہے اسلام مین کہ معلوم نہین مالک اُسکا اور دور ہے بستی سے اسقدر کہ اگر کھڑا رہے آدمی کنارے بستی پر اور آواز کرے تو آواز اُسکی اُس زمین تک پونہچے پس وہ زمین موات ہے انہی اور احیاء موات سے مراد ہے آباد کرنا اُسکا اور آباد کرنا ساتھ مکان بنانیکے ہوتا ہے یا درخت لگانیکے یا کھیتی کرنیکے یا پانی دینے کے یا ہل چلانیکے کذا فی درالمختار اور حکم اسطرح کی زمین کے آباد کرنیکا یہ ہے کہ آباد کرنے والا مالک اُسکا ہو جاتا ہے پھر آباد کرنے مین اذن لے لینا امام کا شرط ہے امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اور امام شافعیؒ اور صاحبین کے نزدیک اذن لینا شرط نہین اور قرب ساتھ زمین شہر کے حصۂ پانی کو کہتے ہین اور شریعت مین عبارت ہے نوبت انتفاع سے ساتھ پانی کے کہ دیکھی جاتی ہین اور جانورونکو پلاوے اور لوگونکا حق ہے پانی مین کہ منع نکرنا چاہیے اُنکو اُس سے اور بیان تفصیل ہے درمیان پانی دریا اور نہرون اور نالون اور اُن پانیون کے کہ باسنون مین بھرے گئے ہین اور احکام اُنکے مذکور ہین فقہ مین اور مذہب ہمارا یہ ہے کہ دریا کے پانی مین سب لوگونکا حق ہے پینے کے اور زمین مین پانی دینے کے اور نہرین کھود کر پانی لیجانے مین اپنی زمینون مین نفع لینا پانی دریا کے سے مانند نفع لینے کے ہے آفتاب و چاند و ہوا سے کہ خصوصیت کسی کے ساتھ نہین رکھتے سب مُسلمین شریک ہین اور کنوئن اور مذبون مین بھی سبھونکا حق ہے لیکن اگر کوئی چاہے کہ اُس پانی سے زمین کو احیا کرے یعنی اُفتادہ زمین مین زراعت کرے تو اہل نہر اُس سے منع کرسکتے ہین نقصان کرے اُنکو یا نکرے پانی لینا اُسکا اسلیے کہ اُسمین خالص اُنھین کا حق ہے اور جو پانی باسنون مین بھر جاتا ہے مملوک ہو جاتا ہے اور حق غیر اُس سے منقطع ہوتا ہے جیسیکہ مشک کسی نے پکڑا تو اُسکی ملک مین آجاتا ہے اور اگر کنوان اور نہر اور چشمہ کسی کے ملک مین ہون تو پونہچتا ہے اُسکو منع کرنا غیر کو داخل ہونیسے اپنی ملک مین جبوقتکہ اور پانی باوے نزدیک اُس پانی کے بیچ غیر ملک کسی کے اور اگر نباوے وہ پانی تو کہا جاوے مالک نہر کو کہ یا تو خود پانی لاوے یا اجازت دے اُسکو تا آوے اور پانی لے بشرطیکہ کنارے کنوین کو نہ توڑ ڈالے اور اگر کھود ا ہو کنوان بیچ زمین موات کے تو منع کرنا پانی کے لینے سے نہین پونہچتا اور جیسیکہ زمین ملک اُسکی ہوتی ہے پانی نہین ملک ہوتا ہے اور اگر وہ منع کرے اور یہ شخص ڈرتا ہے اپنے ہلاک ہونیسے اور سواری کے ہلاک ہونیسے تو پونہچتا ہے اُسکو کہ لڑے ہتھیار سے اور پانی کو یمن مین مباح ہے غیر مملوک بخلاف اُس پانی کے کہ باسن مین بھرا ہو کہ اگر ڈرتا ہو ہلاک ہے تو لڑے بغیر ہتھیار کے اور اسیطرح طعام حالت مخمصہ مین اور بعضون نے کہا کہ ادنی یہ ہے کہ کوئین کے پانی نہ دینے سے بھی لڑے بغیر ہتھیار کے اسلیے کہ وہ مرتکب گناہ کا ہوا اور یہ قائم مقام تعذیر کے ہے یہ سب مسائل مذکور ہین ہدایہ مین ۞ الْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَمَّرَ اَرْضًا لَيْسَتْ لِاَحَدٍ فَهُوَ اَحَقُّ قَالَ عُرْوَةُ قَضٰى بِهٖ عُمَرُ فِيْ خِلَافَتِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے عائشہؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ آباد کرے زمین کو کہ نہین کسی کی پس وہ لائق تر ہے ساتھ اُسکے کہا عروہ نے کہ حکم کیا ساتھ اسکے حضرت عمرؓ نے بیچ خلافت اپنی کے نقل کی یہ بخاری نے ف یعنی اُنکے حکم کرنیسے معلوم ہوا کہ یہ حدیث منسوخ نہین ۞ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا حِمٰى اِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ صعب بن جثامہ نے کہا سُنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نہین ہے روند مگر واسطے اللہ کے اور رسول اُسکے کے نقل کی یہ بخاری نے ف حمٰی حرح کے زیر سے اُس زمین کو کہتے ہین کہ گھاس اُسمین روکی جاتی ہے جانورون کے لیے جسکو یہان روند کہتے ہین پس معنی حدیث کے یہ ہین کہ نہین لائق ہے کسی کو یہ کہ کرے یہ مگر ساتھ اذن اللہ کے اور رسول اُسکے کے ایام جاہلیت مین عادت تھی کہ سردار عرب کے گھیرتے تھے اپنے مواشی کے لیے اُس زمین کو کہ جسمین گھاس اور پانی ہوتا پس حضرتؐ نے منع کیا اُس سے مگر اجازت دی واسطے اُن

گھوڑوں اور اونٹوں کے کہ جہاد کے لیے تھے اور واسطے جانوروں زکوٰۃ کے اور نہیں جائز بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی حاکم کو کہ روکے روند پنے لیے اور اختلاف کیا ہے بیچ رو کنے اُسکے کے واسطے اکثر مسلمانوں کے پس بعضوں نے تو کہا کہ درست ہے جیسے کہ حضرتؐ نے کہا اور بعضوں نے کہا کہ نہیں درست جبکہ باعث تکلیف شہروالوں کا ہو رو کنا اُسکا ع ح وعَنْ عُرْوَةَ قَالَ خَاصَمَ الزُّبَيْرُ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ فِي شِرَاجٍ مِّنَ الْحَرَّةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ أَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ ثُمَّ أَرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ فَاسْتَوْعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ حَقَّهُ فِي صَرِيحِ الْحُكْمِ حِينَ أَحْفَظَهُ الْأَنْصَارِيُّ وَكَانَ أَشَارَ عَلَيْهِمَا بِأَمْرٍ لَهُمَا فِيهِ سَعَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عروہ سے کہ جھگڑا کیا زبیر نے اور ایک شخص انصار میں سے بیچ نالیوں پانی کے زمین سنگستان سے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی دے اے زبیر یعنی اپنی زراعت کو پھر چھوڑ دے پانی طرف زراعت ہمسایہ اپنے کے پس کہا انصاری نے کہ یہ چلکا اسلیے کرتے ہو کہ ابن زبیر ہیں بیٹے پھوپی تمھاری کے پس متغیر ہوا چہرہ حضرتؐ کا پھر فرمایا پانی دے اے زبیر پھر روک رکھ پانی یعنی مت چھوڑ پانی اُسکی زراعت میں یہانتک کہ پونہچے منڈیر تک یعنی پونہچے پانی تمام زمین میں اور اندازہ کیا ہے اُسکو ساتھ پونہچنے پانی کے باشنہ تک پھر چھوڑ دے پانی طرف ہمسایہ اپنے کے پس پورا دلوا دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر کو حق اُنکا بیچ صریح حکم کے اُسوقت کہ غصہ دلایا حضرتؐ کو انصاری نے اور تھے حضرتؐ کہ مشورہ دیا تھا اُن دونوں کو پہلی مرتبہ ایسا امر کہ واسطے اُن دونوں کے تھی اُسمیں فراخی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف عروۃ بن زبیر بن العوام کبار تابعین سے ہیں اور ثبات فقیہ جو مدینے میں تھے اُنمیں سے ایک یہ بھی ہیں اور ان انکی اسما بیٹی حضرت ابوبکرؓ کی ہیں اور باپ انکے زبیر حضرتؐ کی پھوپھی کے بیٹے تھے کہ نام اُنکا صفیہ بنت عبدالمطلب تھا اور زبیر قدیم الاسلام ہیں ہجرہ دو بر س کے تھے کہ اُنکے چچا نے عذاب یا اُنکو ساتھ دھوئیں کے تا کہ چھوڑ دیویں اسلام کو پس نہ چھوڑا اور حضرتؐ کے ساتھ حاضر رہے ہیں سب لڑائیوں اور غزوہ بمشورہ سے ہیں پس وہ اور ایک انصاری ایک نالی میں سے پانی کھیتوں کو دیا کرتے تھے پس یک بار دونوں جھگڑے اُسمیں پہلے پانی دون کھیت کو اُنھوں نے کہا میں پہلے دون پھر دونوں حضرتؐ کے پاس حاضر ہوے فیصلے کے لیے پس حضرتؐ نے فرمایا کہ اے زبیر تو پانی اپنے کھیت کو دے پھر ہمسایہ کے زمین میں چھوڑ دے زبیر کی زمین اونچی تھی اُسکی زمین سے اور متصل تھی نالی سے اپس اُس انصاری نے کہا کہ زبیر آگی پھوپھی کے بیٹے ہیں اسلیے یہ حکم دیا حضرتؐ خفا ہوئے اور زبیر کو فرمایا کہ تو اپنی طرح پانی اپنے کھیت کو دے جو کہ حق تیرا ہے پھر اپنے ہمسایہ انصاری کے طرف چھوڑ اور بیچ صریح حکم کے یعنی صریح حکم کیا کہ زبیر تمام حق اپنا لیلے اور تھے حضرتؐ اول یعنی قبل حضرتؐ نے زبیر کو حکم کیا تھا کہ پورا حق اپنا از راہ احسان کر یئے ہمسایہ پر چھوڑ دے بغیر اسکے کہ واجب ہوتا امر اُسپر بقدر انصاری نے از راہ جہل کے قبول نکیا تو حضرتؐ نے حکم کیا زبیر کو ساتھ پورا حق لیلینے اپنے کے رایہ کو گستاخی انصاری کی بہ نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کس سبب سے تھی بعضوں نے تو کہا کہ وہ منافق تھا اور انصاری اُسکو اسلیے کہا کہ انصار کے قبیلے میں سے تھا انصار کے قبیلہ میں بعضے منافق بھی تھے مانند عبداللہ بن ابی وغیرہ کے اور قتل اُسکو یا تو اسلیے نہ کیا کہ تالیف اُسکی منظور تھی یا واسطے صبر کرنے کے ایذا منافقوں پر تا لوگ نہیں کہ محمد اپنے اصحابؓ کو قتل کرتے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ وہ مومن تھا از راہ غصے کے اسطرح کی گستاخی کر بیٹھا واللہ اعلم ع ح وعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا فَضْلَ الْمَاءِ لِتَمْنَعُوا بِهِ فَضْلَ الْكَلَإِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع مت کرو تم زیادہ پانی کو تا کہ منع کرو سبب اُسکے زیادہ گھاس کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مواشی کو گھاس دہان چرتے ہیں جہاں پانی ہوتا ہے پس اگر پانی پلانیسے جانور نہ منع کرو گے تو کوئی گھاس کو کہ بچرا و یگا پس پانی کے کیا منع کیا اگر پانا گھاس سے منع کیا اور گھاس کی احتیاج مواشی کو

پھرتی ہے منع کرنا اُس سے درست نہیں پس پانی پانیکو منع کرنا اُس سے باز رکھنا گھاس سے منع لازم آوے وعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ رَجُلٌ حَلَفَ عَلٰى سِلْعَةٍ لَقَدْ اُعْطِيَ بِهَا اَكْثَرَ مِمَّا اُعْطِيَ وَهُوَ كَاذِبٌ وَرَجُلٌ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ كَاذِبَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ وَرَجُلٌ مَنَعَ فَضْلَ مَاءٍ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ الْيَوْمَ اَمْنَعُكَ فَضْلِيْ كَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَا لَمْ تَعْمَلْ يَدَاكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین کہ نہین بولیگا اُنسے اللہ دن قیامت کے یعنی بولنا رحمت کا نہ ملامت کا اور نہ دیکھیگا طرف اُنکے یعنی نظر عنایت سے نہ غضب سے ایک وہ شخص کہ قسم کھاتا ہے اوپر اسباب کے کہ تحقیق دیا جاتا تھا وہ شخص یعنی مین بدلے اس اسباب کے زیادہ اُس چیز سے کہ دیا گیا یعنی وہ شخص اسباب بیچتا ہے اور خریدار سوال کرتا ہے اور بیچنے والا قسم کھاتا ہے کہ مجھکو زیادہ اس سے ملتا تھا اور حالانکہ وہ شخص ہے جھوٹا یعنی اس قسم مین اور دوسرا وہ شخص قسم کھائے ایک چیز پر قسم جھوٹی پیچھے نماز عصر کے تاکہ لیوے بسبب اُس قسم کے مال مرد مسلمان کا اور تیسرا وہ شخص کہ منع کیا اُسنے زیادہ پانیکو پس فرماویگا اللہ تعالیٰ یعنی دن قیامت کے کہ آجکے دن منع کرونگا مین تجکو فضل اپنے سے جیسا منع کیا تونے زیادہ پانیسے کہ نہین نکالا تھا پانی تھون تیرے نے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پیچھے نماز عصر کے تخصیص وقت عصر کی اسلیے ہے کہ قسمین مغلظہ اُسوقت کھائی جاتی ہین یا ذکر کیا اسکو اسلیے کہ وہ وقت بزرگ ہی پس ہوگی قسم جھوٹی اُسوقت بہت بری اور مال مرد مسلما نکالا اور اسی کے حکم مین مال ذمی کا ہے اور ہاتھون تیرے نے یعنی تیری قدرت سے نہین نکلا تھا بلکہ محض میری قدرت سے نکلا تھا اگرچہ کہو ان اور یہ آدمی کی مشقت سے بنتے ہین لیکن نکالنا بانی کا محض اللہ ہی کی قدرت سے ہے ترجمہ وذکر حدیث ابی ہریرۃ فی باب المنہی عنہا من البیوع اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہؓ کی بیچ باب المنہی عنہا من البیوع کے ف وہ حدیث یہ ہے نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع فضل الماء صاحب مصابیح نے یہان ذکر کی تھی اور یہنے وہان ترجمہ الفصل الثانی فصل دوسری عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَاطَ حَائِطًا عَلَى اَرْضٍ فَهُوَ لَهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ روایت ہے حسن بصری سے کہ نقل کی سمرہ سے کہ اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ گھیرے دیوار زمین پر پس وہ واسطے اُسکے ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنی جو کوئی زمین موات پر دیوار گھیرے تو وہ زمین اُسکی ملک ہو جاتی ہے ظاہر اس حدیث کا دلالت کرتا ہے کہ دیوار کھینچنی کافی ہے پیچ مالک ہونے زمین موات کے اور یہ مذہب امام احمد کا ہے پیچ مشہور تر روایتون کے اور تینون امامون کے نزدیک شرط ہے احیا یعنی آباد کرنا کہ بیان اُسکا ابتدائے باب مین ہو چکا اور دیوار کھینچنے کو احیا مین داخل ہی نہین اور مراد حدیث مین دیوار کھینچنا واسطے سکونت کے ہے ترجمہ وعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَ لِلزُّبَيْرِ نَخِيْلًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے اسماء بیٹی ابی بکرؓ کی سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگیر کر دیئے واسطے زبیرؓ کے درخت کھجوروں کے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف احتمال ہے کہ یہ درخت خمس مین سے تھے کہ حق اُسکا تھا یا زمین موات تھی کہ آباد کیا اُسکو وعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَ لِلزُّبَيْرِ حُضْرَ فَرَسِهٖ فَاَجْرٰى فَرَسَهٗ حَتّٰى قَامَ ثُمَّ رَمٰى بِسَوْطِهٖ فَقَالَ اَعْطُوْهُ مِنْ حَيْثُ بَلَغَ السَّوْطُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگیر دی زبیرؓ کو بقدر دوڑنے گھوڑے اُنکے کے یعنی ایک دو میل مین گھوڑا جہان جا ٹھیرے وہان تک دی پس دوڑایا زبیرؓ نے گھوڑا اپنا یہان تک کہ ٹھیرا پھینکا کوڑا اپنا پس فرمایا حضرتؐ نے دو زبیرؓ کو اس جگہ تک کہ پہنچا ہے کوڑا نقل کی یہ ابوداؤد نے وعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَهٗ اَرْضًا بِحَضْرَمَوْتَ قَالَ فَاَرْسَلَ مَعِيْ مُعَاوِيَةَ قَالَ اَعْطِهَا اِيَّاهُ رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالدَّارَمِيُّ اور روایت کی علقمہ بن وائل نے اپنے باپ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگیر دی اُسکو ایک زمین حضرموت مین کہا وائل نے کہ بھیجا حضرتؐ نے ساتھ میرے معاویہؓ کو کہا تب یہ دے اُن

وہ زمین مجکو فرمایا حضرتؐ نے معاویہؓ کو سو وہ زمین وائل کو نقل کی یہ ترمذی اور دارمی ف حضرموت نام ایک شہر کا ہے اور وائل بن حجر وہین رہتے تھے رح
وَعَنْ اَبْیَضَ بْنِ حَمَّالٍ الْمَارِبِیِّ اَنَّهٗ وَفَدَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَقْطَعَهُ الْمِلْحَ الَّذِیْ بِمَارِبَ
فَاَقْطَعَهٗ اِیَّاهُ فَلَمَّا وَلّٰی قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا اَقْطَعْتَ لَهُ الْمَاءَ الْعِدَّ قَالَ فَرَجَعَهٗ مِنْهُ قَالَ وَسَاَلَهٗ مَاذَا یُحْمٰی مِنَ الْاَرَاكِ قَالَ
مَالَمْ تَنَلْهُ اَخْفَافُ الْاِبِلِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے ابیضؓ بیٹے حمال ماربی سے کہ وہ آیا پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے پس سوال کیا حضرتؐ سے یہ کہ جاگیر دین اُسکو کان نمک کی وہ کہ تھی مارب مین پس جاگیر دی حضرتؐ نے کان نمک اُسکو پس جبکہ پھرا ابیض کہا
ایک شخص نے یعنی اقرع بن حابس تمیمی نے کہ یارسول اللہ سوا سے اسکے نہین کہ دیا آپنے اُسکو پانی تیار کہا روایت کرنے والے نے ابیض سے پس پھیر لیا
حضرتؐ نے اُسکو ابیضؓ سے کہا راوی نے اور سوال کیا اُس شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کونسی زمین ہیلو نکی گھیری جاوے فرمایا وہ کہ نہ پونہچین اُسکو پانون
اونٹون کے نقل کی ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف مارب نام ایک جگہ کا ہے یمن مین اور پانی تیار یعنی تیار بہت ہمیشہ رہنے والا کہ نہ منقطع ہووے پانی اُسکا
اور پھیر لیا الم یعنے حضرتؐ نے اول گمان کیا تھا کہ وہ قطعہ مانند اُس کان کے ہی کہ حاصل ہوتا ہے اُس سے نمک ساتھ محنت ومشقت کے جب جانا کہ وہ
تیار ہے بغیر محنت ومشقت کے نمک موجود ہے مانند پانی اور گھانس کے پھیر لیا اُسکو واسطے متعلق ہونے حق سب لوگونکے ساتھ اُسکے پس صلاح کار اور
رعایت حق پھیر لینے مین دیکھی حاصل یہ کہ جب ظاہر ہوا حضرتؐ کو کہ وہ مانند پانی تیار کے ہے پھیر لیا اُسکو اور اس سے معلوم ہوا کہ جاگیر کردینے
کانون کا جائز ہے جبکہ ہون پوشیدہ کہ نہ حاصل ہوا اُسنے کچھ مگر ساتھ رنج ومحنت کے اور جو کہ ہون ظاہر کہ حاصل ہو مقصود اُسنے بغیر تدبیر ومحنت کے نہین جائز
ہے جاگیر کردینا اُنکو بلکہ لوگ اُنمین شریک ہین مانند گھانس اور پانی نالون کے اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ امام اگر حکم کرے پھر ظاہر ہو کہ حق اُسکے
خلاف یمن ہے تو جائز ہے کہ توڑ ڈالے اپنے حکم کو اور رجوع کرے اُس سے اور گھیری جاوے یعنی احیا یعنی آباد کیجاوے اور نہ پونہچین اُسکو پانون
اونٹون کے یعنی جو کہ الگ ہو جہ اگاہ اور عمارات سے اور اسمین دلیل ہے اوسپر کہ احیا نہین جائز ہے قریب عمارت کے اسلیے کہ وہان احتیاج پڑتی ہے
جانورون کے چرانیکی رع رح **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُوْنَ شُرَكَاءُ فِیْ ثَلٰثٍ فِی الْمَاءِ
وَالْكَلَاءِ وَالنَّارِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سب مسلمان شریک ہین
تین چیزون مین پانی اور گھانس اور آگ مین نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف مراد پانی سے پانی کنوئین اور ماند اُسکے کا ہے نہ پانی بھرا ہوا باسن
مین چنانچہ بیان مفصل اسکا ترجمۃ الباب مین ہو چکا ہے اور گھانس سے وہ گھانس مراد ہے کہ جنگل مین اُگی ہو اور آگ یعنے اگر کسی کے پاس
آگ ہو تو نہین پونہچتا ہے اُسکو کہ منع کرے کسی کو اُگ لینے سے اور چراغ جلانیسے اور اُسکی روشنی مین بیٹھنے سے اور ماند انکے سے لیکن اسکو
جائز ہے کہ منع کرے اُس شخص کو کہ لے اُسمین سے سُلگتی ہوئی لکڑی اسلیے کہ اس سے آگ ناقص ہو جائیگی اور بجھ جائیگی اور بعضون نے کہا کہ
مراد آگ سے سنگ چقمق ہے یعنی نہ منع کرے کسی کو اُس پتھر کے لینے سے جبکہ ہو زمین موات مین رح رع **وَعَنْ** اَسْمَرَ بْنِ مُضَرِّسٍ
قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَبَایَعْتُهٗ فَقَالَ مَنْ سَبَقَ اِلٰی مَاءٍ لَمْ یَسْبِقْهُ اِلَیْهِ مُسْلِمٌ فَهُوَ لَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ
اور روایت ہے اسمرؓ بن مضرس سے کہ کہا آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس بیعت کی مین نے حضرتؐ سے یعنی مسلمان ہوا پس فرمایا جو شخص کہ سبقت
کرے یعنی پونہچ جاوے طرف اُس پانی کے کہ نہ پونہچا طرف اُسکے کوئی مسلمان پس وہ واسطے اُسکے ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنی جو کوئی
لیوے پانی مباح مین سے پس وہ پانی لیا ہوا ملک اُسکی ہو جاتا ہے اور وہ پانی کہ باقی رہا اُس جگہ وہ اُسکی ملک مین نہین آتا اور ایسا ہی حکم
اور مباح چیزونکا ہے مانند گھانس اور لکڑی وغیرہما کے رع **وَعَنْ** طَاؤُسٍ مُرْسَلًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحْیٰی

مَوَاتًا مِنَ الْاَرْضِ فَهُوَ لَهٗ وَعَادِيُّ الْاَرْضِ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ هِيَ لَكُمْ مِنِّيْ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَرُوِيَ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ الدُّوْرَ بِالْمَدِيْنَةِ وَهِيَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ عِمَارَةٍ لِاَنْصَارِ مِنَ الْمَنَازِلِ وَالنَّخْلِ فَقَالَ بَنُوْ عَبْدِ بْنِ زُهْرَةَ بَنُوْ عَبْدِ بْنِ زُهْرَةَ تَكَلَّبَ عَنَّا ابْنُ اُمِّ عَبْدٍ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلِمَ اتَّبَعَنِيَ اللّٰهُ اِذًا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُقَدِّسُ اُمَّةً لَا يُؤْخَذُ لِلضَّعِيْفِ فِيْهِمْ حَقُّهٗ

اور روایت ہے طاؤس سے بطریق ارسال کے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ آباد کرے زمین خراب کو پس وہ واسطے اُسکے ہے اور قدیم زمین واسطے اللہ کے اور رسول اُسکے کے پھر وہ واسطے تمہارے ہے میری طرف سے نقل کی یہ شافعی نے اور روایت کی گئی شرح السنہ میں یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیے واسطے عبداللہ بن مسعود کے گھر مدینے میں اور وہ گھر تھے درمیان آبادی انصار کے یعنی درمیان مکانوں اور کھجوروں اُنکی کے پس کہا بیٹوں عبد بن زہرہ کے نے کہ دور رکھو ہمسے ام عبد کے بیٹے کو یعنی عبداللہ بن مسعود کو پس فرمایا واسطے اُنکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کیوں بھیجا ہے مجکو اللہ نے اسوقت تحقیق اللہ تعالیٰ نہیں پاک کرتا اُس اُمت کو کہ نہ لیا جاوے واسطے ضعیف کے اُنمیں حق اُسکا ف قدیم زمین کہ معلوم ہوا مالک اُسکا نسبت کیا اُسکو طرف عاد قوم ہود علیہ السلام کے بسبب قدیم ہونے زمانے اُنکے کے واسطے مبالغے کے اور مراد اُس سے زمین خراب ہے اور رسول اُسکے کے آنے یعنی میں تصرف کرتا ہوں اسمیں جسطرح چاہتا ہوں اور دیتا ہوں جسکو چاہتا ہوں اور اذن دیتا ہوں اُسکے آباد کرنیکا اور کہا قاضی نے کہ جملہ ثُمَّ هِيَ الخ سے معلوم ہوا کہ ذکر کرنا اللہ کا تمہید ہے واسطے ذکر رسول کے اُنکی تعظیم شان کے لیے اور حکم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم اللہ ہی کا ہے اور گھر جو حضرتؐ نے عبداللہ کو دیے واقع تھے وہ درمیان عمارتوں اور کھجور کے درختوں انصار کے پس انصار کو ناگوار ہوا کہ مکان عبداللہ بن مسعود کا درمیان مکانوں اُنکے کے ہو اور مسعود باپ عبداللہ کے حلیف تھے بیٹوں عبد بن زہرہ کے ایام جاہلیت میں اور ام عبدان عبداللہ کی بھی اُنکے خاوند مومنوں سے تھی پس بیٹوں عبد بن زہرہ کے نے کہا کہ بیٹے ام عبد کو یعنی عبداللہ بن مسعود کو ہمسے الگ رکھیے اور اسطرح جو اُنھوں نے کہا از راہ حقارت کے کہا پس حضرتؐ نے جواب دیا کہ پھر مجکو اللہ نے کیوں بھیجا ہے یعنی جبکہ میں تقویت ضعیفوں کی اور مددگاری مسکینوں کی کروں تو بھیجنا میرا کاہے کے لیے ہوگا اور حکمت میرے بھیجنے میں کیا ہوگی اللہ تعالیٰ پاک نہیں کرتا اُس جماعت کو کہ حق ضعیفوں کا انمیں نہیں لیا جاتا ہے یعنی عبداللہ بن مسعود ضعیف ہے تم میں پس مجکو لازم ہے کہ تقویت اُسکی کروں رفع عنہ

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِيْ سَيْلِ الْمَهْزُوْرِ اَنْ يُمْسَكَ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ يُرْسَلُ الْاَعْلٰى عَلَى الْاَسْفَلِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبداللہ بن عمرو سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا پیچ پانی مہزور کے یہ کہ بند کیا جاوے یہاں تک کہ پونہچے ٹخنوں تک پھر چھوڑ دے اوپر والا نیچے والے پر نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف مہزور نام ایک پانی کا تھا بنی قریظہ میں کہ وہانسے پانی آتا تھا کھیتوں اور باغوں میں اُنکے پس حضرتؐ نے حکم فرمایا کہ جسکی زمین نزدیک ہو نالی سے اوّل اُسکا حق ہے پانی دینے کا یہاں تک کہ ٹخنوں تک پونہچ جاوے پھر چھوڑ دے پانی کہ پونہچے اُس زمین پر کہ نیچے اُس سے ہو اور ایسے ہی حکم ہر نہر کا ہے کہ جاری ہو اور خود بغیر عمل و محنت کسی کے کہ جسکی زمین جانب بلندی میں ہو وہ تا پونہچے پانی کے پاشنہ تک روک رکھے اور جب پانی اسقدر ہو جاوے تو چھوڑ دے تا جو زمین نیچی اُس سے ہو اُسمیں پونہچے ح **وَعَنْ** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّهٗ كَانَتْ لَهٗ عَضُدٌ مِنْ نَخْلٍ فِيْ حَائِطِ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ وَمَعَ الرَّجُلِ اَهْلُهٗ فَكَانَ سَمُرَةُ يَدْخُلُ عَلَيْهِ فَيَتَاَذّٰى بِهٖ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَطَلَبَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَبِيْعَهٗ فَاَبٰى فَطَلَبَ اَنْ يُنَاقِلَهٗ فَاَبٰى قَالَ فَهَبْهُ لَهٗ وَلَكَ كَذَا مُرَغِّبًا فِيْهِ فَاَبٰى فَقَالَ

اَنْتَ مَضَارٌّ فَقَالَ لِلْاَ نْصَارِيِّ اِذْهَبْ فَاقْطَعْ نَخْلَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے سمرہ بن جندب سے یہ کہ تھے اُسکے کتنے ایک درخت کھجوروں کے بیچ باغ ایک شخص کے انصار مین سے اور ساتھ اُس شخص کے اہل اُسکے تھے یعنی باغ مین اُسکے ساتھ اہل وعیال بھی اُسکے رہتے تھے پس تھے سمرہ کہ آتے تھے باغ مین پس ایذا پاتا تھا انصاری بسبب اُسکے پھر آیا انصاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا یہ روبرو حضرتؐ کے پس طلب کیا طرف مجلس شریف کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سمرہ کو تا کہ بیچے انصاری کے ہاتھ یعنی درخت کھجور کے تا کہ ایذا نہو اُسکو پس مانا سمرہ نے پھر طلب کیا حضرتؐ نے یہ کہ بدل کرے اُن درختونکو ساتھ درختون انصاری کے کہ اور جاے تھے پس نہ مانا سمرہ نے فرمایا حضرتؐ نے پس بخش تو یہ درخت اُسکو اور واسطے تیرے ایسا ہو یعنی بہشت کی نعمتین ملین گی یہ امر ہے کہ رغبت دلائی اُسمین یعنی یہ امر بطریق سفارش اور رغبت دلانیکے ہے یا ترجمہ اسکا یہ ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے ایک امر رغبت کا یعنی ثواب اسپر ذکر کیا پس نہ مانا سمرہ نے پھر فرمایا حضرتؐ نے سمرہ کو کہ تو ضرر پونہچانیوالا ہے یعنی انصاری کو اور جو کوئی ضرر کسی کو پونہچاوے واجب ہوتا ہے دفع ضرر کا اُس سے پس فرمایا انصاری کو کہ جا اور کاٹ ڈال اُسکے درخت کھجورون کے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف کہا بعضون نے کہ نام اُس انصاری کا مالک بن قیس تھا اور حضرتؐ نے جو سمرہ کو حکم درخت کاٹنے کا کیا اور اُنھون نے نہ مانا تو سبب اسکا یہ ہے کہ وہ امر وجوب کے لیے نہ تھا بلکہ بطریق سفارش تھا اسلیے حضرتؐ نے رغبت دلائی ثواب مین والّا کیونکر متصور ہوسکتا ہے کہ سمرہ کہنا حضرتؐ کا نہ مانتے اور شاید حضرتؐ نے حکم کیا انصاری کو درخت کاٹنے کا اس لیے کہ معلوم ہوا حضرتؐ کو کہ سمرہ ضرر پونہچاتا ہے اُسکو کہ درخت بعاریت لگایا تھا اور اب نہ بدلتا ہے نہ ہبہ کرتا ہے ترجمہ وَذَكَرَ حَدِيْثَ جَابِرٍ مِنْ اَحْيٰى اَرْضًا فِيْ بَابِ الْغَصْبِ بِرِوَايَةِ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مَنْ ضَارَّ اَضَرَّ اللّٰهُ بِهٖ فِيْ بَابِ مَا يُنْهٰى مِنَ التَّهَاجُرِ اور ذکر کی گئی حدیث جابرؓ کی کہ ابتدا اُسکی یہ ہے مَنْ اَحْيٰى اَرْضًا باب غصب کے مین ساتھ روایت سعید بن زید کے اور ذکر کرینگے ہم حدیث ابی ہریرۃ کی کہ ابتدا اُسکی یہ ہے من ضارّ اضرّ اللہ بہ بیچ باب ماینہی من التہاجر کے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِيْ لَا يَحِلُّ مَنْعُهٗ قَالَ الْمَاءُ وَالْمِلْحُ وَالنَّارُ قَالَتْ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الْمَاءُ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَمَا بَالُ الْمِلْحِ وَالنَّارِ قَالَ يَا حُمَيْرَاءُ مَنْ اَعْطٰى نَارًا فَكَاَنَّمَا تَصَدَّقَ بِجَمِيْعِ مَا اَنْضَجَتْ تِلْكَ النَّارُ وَمَنْ اَعْطٰى مِلْحًا فَكَاَنَّمَا تَصَدَّقَ بِجَمِيْعِ مَا طُيِّبَتْ تِلْكَ الْمِلْحُ وَمَنْ سَقٰى مُسْلِمًا سَقْيَةً مِنْ مَاءٍ حَيْثُ يُوْجَدُ الْمَاءُ فَكَاَنَّمَا اَعْتَقَ رَقَبَةً وَمَنْ سَقٰى مُسْلِمًا سَقْيَةً مِنْ مَاءٍ حَيْثُ لَا يُوْجَدُ الْمَاءُ فَكَاَنَّمَا اَحْيَاهَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت ہے عائشہؓ سے کہ اُنھون نے کہا یارسول اللہ کیا چیز ہے کہ نہین درست ہے نہ دینا اُسکا فرمایا پانی اور نمک اور آگ کہا حضرت عائشہؓ نے کہا مین نے یارسول اللہ یہ پانی تحقیق جانا ہمنے اُسکو یعنی پہچانا ہمنے حال پانی کا اور احتیاج لوگون کی اور حیوانات کی ساتھ اُسکے اور ضرر پونہچنا اُنکو نہ دینے سے پس کیا ہے حال نمک اور آگ کا یعنی یہ چیزین مثل پانی کے ہین نہین یہ حقیر چیزین ہین دینا اور نہ دینا انکا کیا اعتبار رکھتا ہے فرمایا اے حمیرا جو شخص کہ دیوے آگ کسی کو پس گویا کہ تصدق کیا تمام اُس چیز کو کہ پکایا اُس آگ نے اور جس شخص نے کہ دیا نمک پس گویا کہ تصدق کیا تمام اُس چیز کو کہ اچھا کر دیا اس نمک نے اور جسنے پانی پلایا مسلمان کو ایکبار پلانا اس جگہ کہ پایا جاتا ہے پانی پس گویا کہ زندہ کیا اُسکو اور جسنے پلایا کسی مسلمان کو پانی ایکبار پلانا اُس جگہ کہ نہین پایا جاتا ہے پانی پس گویا کہ زندہ کیا اُسکو نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف زندہ کیا اُسکو یعنی نفس مسلمان کو اور حضرت عائشہؓ نے جو دعویٰ کیا تھا پانی کے حال جاننے کا اس دعوے کے رد کرنیکے لیے حضرتؐ نے پانی کے دینے کا ثواب خبر کو بیان کیا یعنی تو نہین جانتی ہے حال پانی کا اسشرح مفصل

بَابُ الْعَطَايَا باب ہے بیچ بیان بخششونکے

ف اس باب مین بیان کی ہین قسمین بخشش کی مانند وقف اور ہبہ اور عمریٰ اور رقبے کی کذا ذکرہ الشیخ اور ملا علی قاری نے

لکھا ہے کہ عطایا سے مراد بخششین امراکی اور انعام اُنکے ہین کہا امام غزالیؒ نے منہاج العابدین مین کہ بیع جائزون یعنی بخششون سلاطین کے
اختلاف کیا ہے علمانے بعضون نے تو کہا کہ جو مال کہ نہ یقین ہو اُسکے حرام ہونیکا لینا اُسکا درست ہے اور بعضون نے کہا کہ اولی نہ لینا اُسکا ہے
جب تک کہ یقین ہو اُسکے حلال ہونیکا اسلیے کہ اس زمانے مین سلاطین کے پاس اکثر مال حرام کا ہوتا ہے اور بعضون نے کہا کہ صلی یا دغا ہون
کے حلال ہین غنی اور فقیر کیلیے جبکہ نہ تحقق ہو کہ یہ حرام ہے اور وبال لینے والے پر ہے دلیل اُنکی یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کیا تحفہ مقوقس
بادشاہ اسکندریہ کا اور قرض لیا یہودی سے باوجود فرمانے اللہ تعالی کے اُنکو اکّالون للسحت اور بعضون نے کہا کہ جو مال کہ نہ یقین ہو اُسکے حرام
ہونیکا پس وہ حلال ہے فقیر کے لیے نہ غنی کے لیے اور نہین حرج ہے فقیر پر یہ کہ لیوے مال سلطان کے سے اسلیے کہ اگر وہ مال ملک سلطان سے
ہے تو لینا اُسکا اُسکو درست ہے بلاریب اور اگر ہے وہ مال فئی یا خراج یا عشر کے سے تو فقیر کے لیے اُسمین حق ہے اور اسی طرح اہل علم کے لیے بھی
اُسمین حق ہے فرمایا حضرت علیؓ نے کہ جو کوئی داخل ہوا اسلام مین بغربت اور یاد کرے قرآن پس واسطے اُسکے بیت المال مین رسال دو تو دو ہم
مین اور اگر نہ لیگا وہ اُنکو دنیا مین لیوینگا اُنکو عقبی مین پس جبکہ ہوا ایسا تو لے فقیر اور عالم حق اپنے مین سے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ اَصَابَ اَرْضًا بِخَيْبَرَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَصَبْتُ اَرْضًا بِخَيْبَرَ
لَمْ اُصِبْ مَالًا قَطُّ اَنْفَسَ عِنْدِيْ مِنْهُ فَمَا تَاْمُرُنِيْ بِهٖ قَالَ اِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ اَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ اَنَّهٗ لَا يُبَاعُ
اَصْلُهَا وَلَا يُوْهَبُ وَلَا يُوْرَثُ وَتَصَدَّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ وَفِي الْقُرْبٰى وَفِي الرِّقَابِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَالضَّيْفِ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَّلِيَهَا اَنْ يَّاْكُلَ مِنْهَا
بِالْمَعْرُوْفِ اَوْ يُطْعِمَ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ قَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ غَيْرَ مُتَاَثِّلٍ مَالًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ حضرت عمرؓ نے پائی ایک زمین خیبر مین یعنے
غنیمت مین سے انکے حصے مین آئی اور اُسمین کھجورین ہوتی تھین پس آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ محقیق مین نے پائی ہے
ایک زمین خیبر مین کہ نہین پایا مین نے کوئی مال کبھی کہ بہت نفیس ہو نزدیک میرے اُس زمین سے پس کیا حکم کرتے ہو مجکو اُسمین یعنی مین چاہتا ہون
کہ مقرر کرو مین اُسکو واسطے اللہ کے اور مین جانتا ہون نہین کہ کسطرح مقرر کرون آپ فرمایے طور اُسکا فرمایا اگر چاہے تو وقف کر اصل اُس زمین کو
اور تصدق کر حاصل اُسکے کو پس تصدق کیا اُس زمین کو حضرت عمرؓ نے اس شرط پر کہ نہ بیچی جاوے اصل اُسکی اور نہ ہبہ کیجاوے اور نہ میراث
کیجاوے اور تصدق کیا حاصل اُسکا فقیر و نمین اور قرابتیون مین اور بیچ آزاد کرنے بردون کے یعنی جیسیکہ نکوٰۃ مکاتبون کو دیتے ہین تبادل الکتابت
دیکر آزاد ہون اور بیچ راہ خدا کے یعنی غازیون اور حاجیون کے لیے اور بیچ مسافرون کے یعنی اگرچہ گھر و مین مال رکھتے ہین اور بیچ مہمانون کے
نہین گناہ اُس شخص پر کہ متولی ہو اُس زمین کا یعنی تدبیر کرے اُسکی اور پہنچاوے حاصل اُسکا مصارف مذکورہ مین یہ کہ کھاوے اُسمین سے موافق
عرف کے یعنی بقدر قوت کے لیوے یا کھلاوے یعنی اہل پنے کو جو کہ مالدار نہو اُس حالت مین کہ جمع کرنے والا ہو مال کو اُسکے حاصل مین سے کما
ابن سیرین نے یعنی بیان کیے معنی غیر متمول کے کہ نہ جمع کرنے والا ہو مال نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اسمین دلیل ہے اور پر صحت وقف کے اور
اجماع ہے اسپر سب مسلمانون کا اور دلیل ہے اسپر کہ وقف نہ بیچا جاوے اور نہ ہبہ کیا جاوے اور نہ میراث جاری ہو اسمین اور اسمین فضیلت
وقف کی ہے اور وہ صدقہ جاریہ ہے اور خیبر فتح کیا گیا تھا عنوۃ یعنی از راہ غلبے کے اور غانمین یعنی غنیمت لینے والے مالک ہوئے اُسکے
اور تقسیم کیا اُونہون نے اُسکو اور شرح السنۃ مین لکھا ہے کہ اسمین دلیل ہے اسپر کہ جائز ہے وقف کرنے والے کو یہ کہ نفع اُٹھاوے ساتھ وقف کرنے اپنے
کے اسلیے کہ مباح کیا حضرتؐ نے کھانا اُسکے لیے کہ متولی ہوا اُسکا اور وقف کرنے والا متولی ہوتا ہے اور اسلیے کہ فرمایا حضرتؐ نے کہ کون ہے تباہی
پیرو مہ پس ہو دوالی اُسکا اُسمین مانند ڈولون مسلمانون کے پس خریدا اُسکو حضرت عثمانؓ نے ف وعن ابی هريرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قال العمری جائزۃ متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا عمری جائز ہے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف عمری اُسکو کہتے ہین کہ ایک شخص مکان اپنا کسی کو دے اسطرح سے کہ یہ مکان تجکو تیری عمر تک دیا مین نے یہ جائز ہے اور جب تک کہ وہ شخص زندہ ہے اُس سے یہ نہین لے سکتا رہا یہ کہ بعد اُسکے اُسکے وارثون کو بھی پونہچتا ہے یا نہین اسمین اختلاف ہے اور تفصیل اُسکی یہ ہے کہ یہ کہنا تین طرح پر ہوتا ہے ایک تو یہ کہ مالک کہے یہ کہ مکان تیرا ہے اور تجکو دیا مین نے جب تک کہ تو زندہ ہے اور جب تو مریگا تو تیرے وارثون اور اولاد کا ہوگا اسمین سب علما اتفاق رکھتے ہین کہ یہ ہبہ ہے اور مالک کی ملک سے وہ مکان نکل جاتا ہے اور جسکو دیا اُسکی ملک مین آجاتا ہے اور بعد اُسکے وارث اُسکے مالک ہوتے ہین اور اگر وارث نہون تو داخل بیت المال مین ہو اور دوسرے یہ کہ مطلق کہے کہ یہ مکان تیرا ہے تیری مُدت عمر تک جمہور کہتے ہین کہ حکم اسکا حکم اول ہی کا سا ہے اور مذہب ہمارا بھی یہی ہے اور صحیح تر یہ ہے کہ قول شافعیؒ کا بھی یہی ہے اور بعضے علما کے نزدیک اس صورت مین بعد اُسکے مرنیکے وارثون کو نہین پونہچتا اور پھر مالک کی طرف رجوع کرتا ہے اور تیسرے یہ ہے کہ کہے کہ یہ تیرے لیے ہے تیری مُدت عمر تک اور اگر تو مرے تو میری ملک مین اور میرے وارثون کی ملک مین ہو صحیح یہ ہے کہ یہ بھی حکم اوّل کا رکھتا ہے اور ہمارے نزدیک یہ شرط فاسد ہے اور یہہ ساتھ شرط فاسد کے فاسد نہین ہوتا اور صحیح تر قول شافعیؒ کا بھی یہی ہے اور امام احمدؒ کے نزدیک عمری اسطرح کا فاسد ہے بسبب شرط فاسد کے اور کہا امام مالکؒ نے کہ عمری سب صورتون مین مالک کرنا مانع کا ہے وعن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انما العمری میراث لاھلھا رواہ مسلم اور روایت ہے جابرؓ سے کہ اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق عمری میراث ہوتا ہے واسطے اہل اُسکے کے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی جسکو مکان بطور عمری مذکورہ کے دیا وہ اُسکی ملک ہوتا ہے اور بعد اُسکے میراث اُسکی اولاد کی ہوتی ہے ظاہر اس حدیث کا بھی مؤید ہے مذہب جمہور کا ہے وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما رجل اعمر عمری لہ ولعقبہ فانھا للذی اعطیھا لا یرجع الی الذی اعطاھا لانہ اعطی عطاء وقعت فیہ المواریث متفق علیہ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کیا گیا عمری واسطے اُسکے اور واسطے وارثون اُسکے کے پس تحقیق وہ عمری واسطے اُس شخص کے ہے کہ دیا گیا عمری اُسکو یعنی ملک اُسکی ہوتا ہے نہین پھرتا طرف دینے والیکے یعنی مالک کے اسواسطے کہ دینے والے نے دیا دینا کہ واقع ہوئی ہے اُسمین میراث نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی جسکو دیا اُسکی ملک ہو جاتا ہے پس پونہچیگا بعد اُسکے مرنیکے اُسکے وارثون کو اور دینے والے کی طرف رجوع نہین کرینگے اور ابو ہریرہ کی جو حدیث ابھی اوپر گذری اُسکے فائدے مین تین قسمین جو عمرے کی ذکر کین اس حدیث مین قسم اول ہے اور اختلاف مذاہب کا تفصیل سے وہان ذکر کیا گیا وعنہ قال انما العمری التی اجاز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقول ھی لک ولعقبک فاما اذا قال ھی لک ما عشت فانھا ترجع الی صاحبھا متفق علیہ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا مسین نے عمری کہ جائز رکھا اُسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مگر یہ کہ کہے مالک کہ یہ عمری تیرے لیے ہے اور تیرے وارثون کے لیے پس جسوقت کہ مطلق کہے کہ یہ عمری تیرے لیے ہے جب تک کہ جیتا رہے تو پس تحقیق وہ عمری پھرتا ہے طرف دینے والے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ حدیث خلاف ہے مذہب جمہور کے اور مذہب جمہور کا بیچ فائدہ حدیث ابی بکرؓ کے ذکر کیا گیا پس اس حدیث کا وہ یہ جواب دیتے ہین کہ یہ قول جابرؓ کا ہے بموجب راے اور اجتہاد اپنے کے نہ حدیث مرفوع ہے ف الفصل الثانی عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا ترقبوا ولا تعمروا فمن ارقب شیئا او اعمر فھی لورثتہ رواہ ابو داؤد اور روایت ہے جابرؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہ رقبی کرو اور نہ عمری پس جو کہ رقبی کیا گیا کچھ یعنی

کوئی زمین یا عمری کیا گیا پس وہ واسطے وارثوں اُسکے کے ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف رقبی یہ ہے کہ کوئی کہے کسی کو کہ یہ مکان تجکو دیتا ہون یا ین شرط کہ اگر مین مرون پہلے تجھسے تو یہ مکان تیرے ہی پاس رہے اور اگر تو مجھسے پہلے مرے تو یہ مکان میرے اور رقبی مشتق ہے ارتقاب سے بمعنے مراقبے کے یعنی ہر ایک منتظر رہتا ہے موت دوسرے کی پس اس حدیث مین منع کیا ہے اور عمر سے اور تعلیل کیا اِسکو ساتھ اسکے کہ وہ اُس کسی کا ہوتا ہے کہ رقبی اور عمری کیا گیا واسطے اُسکے اور نکل جاتا ہے تمھاری ملک سے اور پوچھتا ہے اُسکے وارثون کو پس ضائع نکرو اموال اپنے اور نہ نکالو اپنی ملک سے ساتھ رقبے اور عمرے کے پس یہ نہی پہلے جائز ہونے انکے کے ہو بامر ادیہ ہے کہ مخالف مصلحت کے ہے ولیکن بعد کرنیکے صحیح ہوتے ہین اور ہوتے ہین اُسکے لیے اور اُسکے وارثون کے لیے پس حاجت اسکی نہین کہ قائل ہون نسخ کے کذا ذکر الشیخؒ اور ملا علیؒ نے لکھا ہے کہ رقبی نہین صحیح ابوحنیفہ اور محمدؒ کے نزدیک اور صحیح ہے ابویوسفؒ کے نزدیک اور کہا بعضے شارحین نے ہمارے علماء سے کہ یہ نہی ارشادی ہے یعنی نہ سمجھو اموال اپنے ایک مدت تک پھرے لو اُسکو بلکہ جب ہبہ کی تمنے ایک چیز تو زائل ہوئی تجسے اور نہین رجوع کرے گی طرف تمھارے برابر ہے کہ ہو ساتھ لفظ عمرے یا عمرے کے یا رقبے کے وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ لِمَنْ اُعْمِرَهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا عمری جائز ہے واسطے عمرے والون کے یعنی جنکو بطور عمر کے دیا اور رقبی جائز ہے واسطے رقبے والون کے نقل کی یہ احمدؒ اور ترمذی اور ابوداؤد نے اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْسِكُوْا اَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ لَا تُفْسِدُوْهَا فَاِنَّهٗ مَنْ اَعْمَرَ عُمْرٰى فَهِيَ لِلَّذِيْ اُعْمِرَ حَيًّا وَمَيِّتًا وَلِعَقِبِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھو تم اپنے مالون کو اپنے پاس خراب کرو انکو پس تحقیق شان یہ ہے جو تحفہ کر دیتا ہے کسی کو بطریق عمرے کے پس وہ عمرے یعنی زمین کہ جسمین کیا گیا عمری واسطے اُس شخص کے ہے کہ عمری کیا گیا واسطے اُسکے حالت زندگی مین اور حالت موت مین اور واسطے اولاد اُسکی کے نقل کی یہ مسلم نے ف تاویل اسکی وہی ہے کہ جو دوسری فصل مین ذکر کی گئی ع باب

یہ باب متعلق ہے پہلے باب کے اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ رَيْحَانٌ فَلَا يَرُدَّهٗ فَاِنَّهٗ خَفِيْفُ الْمَحْمِلِ طَيِّبُ الرِّيْحِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ دیا جاوے پھول خوشبودار پس نہ پھیرے اُسکو اسلیے کہ وہ مسکبار ہے یعنی احسان اُسکا کم ہے اور اچھی ہے یا اُسکی نقل کی یہ مسلم نے ف ایسا ہی حال ہر تحفے کا ہے کہ ہو وہ کم اور نافع تو اُسکو پھیر ندے تا کہ بھیجنے والے کو ریج نمونہ ع وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيْبَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین پھیرتے تھے خوشبو کو نقل کی یہ بخاری نے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهٖ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پھرنے والا اپنے ہبہ مین یعنی ایک چیز کسی کو دیکر پھیر لینے والا مانند کتے کے ہے کہ چاٹتا ہے قے اپنی نہین ہمکو مثل بری نقل کی یہ بخاری نے ف یعنی لائق نہین ہمارے اہل ملت کو کہ کرے ایسی چیز کہ تمثیل بری دیا جاوے بسبب اُسکے اور جاننا چاہیے کہ رجوع کرنا ہبہ اور صدقے سے بعد قبض کرنیکے جائز ہے ہمارے نزدیک لیکن مکروہ ہے مگر کتنی ایک صورتون مین نہین جائز جنانچہ فصل دوسری کی پہلی حدیث کے فائدے مین مذکور ہونگی اور ایک حدیث بھی اس باب مین آئی ہے اور یہ صریح واسطے بیان کراہت اور بے مروتی کے ہے اور ترجمون امامون کے نزدیک جائز نہین رجوع کرنا بسبب اسی حدیث کے کہ اُنھون نے اِسکو حرمت پر حمل کیا ہے اور نزدیک شافعیؒ کے اور ہم ایک روایت کے احمدؒ سے جائز ہے رجوع کرنا والد کو اُس چیز سے

کہ ہبہ کی ہے اپنے فرزند کو چنانچہ بعضی حدیثین کہ آگے آتی ہین اسپر دلالت کرتی ہین اور امام ابو حنیفہؒ نے جو ان حدیثون کے معنی لیے ہین آگے مذکور ہونگے ف۱ ترجمہ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ اَنَّ اَبَاهُ اَتٰى بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ نَحَلْتُ ابْنِيْ هٰذَا غُلَامًا فَقَالَ اَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ مِثْلَهٗ قَالَ لَا قَالَ فَارْجِعْهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّهٗ قَالَ اَيَسُرُّكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا اِلَيْكَ فِي الْبِرِّ سَوَآءً قَالَ بَلٰى قَالَ فَلَا اِذًا ... وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّهٗ قَالَ اَعْطَانِيْ اَبِيْ عَطِيَّةً فَقَالَتْ عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ لَا اَرْضٰى حَتّٰى تُشْهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ اَعْطَيْتُ ابْنِيْ مِنْ عَمْرَةَ بِنْتِ رَوَاحَةَ عَطِيَّةً فَاَمَرَتْنِيْ اَنْ اُشْهِدَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَعْطَيْتَ سَائِرَ وَلَدِكَ مِثْلَ هٰذَا قَالَ لَا قَالَ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْدِلُوْا بَيْنَ اَوْلَادِكُمْ قَالَ فَرَجَعَ فَرَدَّ عَطِيَّتَهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّهٗ قَالَ لَا اَشْهَدُ عَلٰى جَوْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے یہ کہ باپ اُسکا لایا اُسکو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ تحقیق بخشا مین نے اس بیٹے اپنے کو یعنی نعمان کو ایک غلام پس فرمایا حضرتؐ نے کہ کیا اپنے سب فرزندون کو دیا ہے تو نے مانند اس بیٹے کے کہا کہ نہین فرمایا پس پھیر لے اُسکو اور ایک روایت مین ہے یہ کہ فرمایا حضرتؐ نے اُسکو کہ آیا خوش کرتا ہے تجکو یہ کہ ہوون سب فرزند طرف تیرے نیکی مین برابر یعنی کیا چاہتا ہے تو کہ سب فرزند تیرے سلوک کرین تجسے اور فرمانبرداری اور تعظیم کرین تیری کہا ہان فرمایا پس نہین ہے اسوقت یعنی اگر تو یہ چاہتا ہے تو نہ دے اکیلے اس بیٹے کو غلام اور ایک روایت مین یہ ہے کہ نعمان نے کہا کہ دی مجکو باپ میرے نے ایک چیز پس کہا عمرہ بیٹی رواحہ کی نے کہ ہوی تھی بشیر کی نہین راضی ہوتی مین یہان تک کہ گواہ کرے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی اس ہبہ پر پس آیا بشیر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ تحقیق دی مین نے اپنے بیٹے کو کہ عمرہ بنت رواحہ سے ہے ایک چیز پس کہا مجکو عمرہ نے یہ کہ گواہ کر مین آپکو یا رسول اللہ فرمایا حضرتؐ نے کہ دیا تو نے اپنے سارے فرزندون کو مانند اس دینے کے کہا کہ نہین فرمایا حضرتؐ نے پس ڈرو اللہ سے اور انصاف کرو درمیان اولاد اپنی کے کہا نعمان نے پس پھر آیا بشیر اور پھیر لی بخشش اپنی اور ایک روایت مین یہ ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے نہین گواہ ہوتا مین ظلم پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف۲ سب فرزندون کو اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے برابر دینا بیٹون اور بیٹیون کو اور پھیر لے یہ امر بنا بر اولویت کے ہے یعنی اولیٰ ہے پھیر لینا اور کہا شافعیؒ اور مالکؒ اور ابو حنیفہؒ نے کہ اگر اولاد مین سے بعضون کو دے اور بعضون کو نہ دے تو یہ ہبہ صحیح ہے لیکن ساتھ کراہت کے اور کہا احمدؒ اور ثوری اور اسحٰق وغیرہم نے کہ یہ حرام ہے اور دلیل پکڑی ہے انھون نے ساتھ قول حضرتؐ کے لَا اَشْهَدُ عَلٰى جَوْرٍ اور دلیل پکڑی ہے پہلون نے ساتھ اسکے کہ ایک روایت مین آیا ہے فَاشْهَدْ عَلٰى هٰذَا غَيْرِيْ پس اگر یہ ہبہ حرام یا باطل ہوتا تو کیون فرماتے حضرتؐ یہ ع

الْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْجِعُ اَحَدٌ فِيْ هِبَتِهٖ اِلَّا الْوَالِدُ مِنْ وَلَدِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ رجوع کرے کوئی ہبہ اپنے مین یعنی لائق نہین ہے کہ رجوع کرے مگر باپ بیٹے اپنے سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف۱ یہ حدیث دلیل ہے امام شافعیؒ کی کہ اُنکے نزدیک رجوع کرنا ہبہ سے درست نہین مگر باپ کو درست ہے بیٹے کے ہبہ سے رجوع کرنا اور ابو حنیفہؒ کہتے ہین کہ رجوع کرنا باپ کا ہبہ بیٹے کے سے بمعنی لینے اور خرچ کرنے اُسکے کے ہے اپنے نفقہ مین وقت حاجت کے مثل تمام اموال اُسکے کے شرح ف۲ امام اعظمؒ کے نزدیک رجوع کرنا ہبہ سے درست ہے مع الکراہۃ مگر سات جگہ کہ یہان بھی نہین درست چنانچہ اُن سات جگھون کی طرف اشارہ ہے ان حروف نہین مع خواہر اقوال سے مراد زیادتی متصلہ ہے یعنی جو زیادتی ہو متصل ہبہ مین رجوع نہین کر سکتا مثلاً کسی نے کسی کو زمین بے عمارت اور بے درخت ہبہ کی اور جسکو ہبہ کی اُسنے اُسمین عمارت بنائی یا درخت لگائے تو ہبہ کرنے والا اس حالت مین نہین پھیر سکتا اور میم سے اشارہ موت واہب کی

ف۱ والد اپنے بیٹے کے مال مین سے جو چاہے لے لے اور بیٹے کو نہین پہونچتا کہ باپ سے کچھ لے بغیر اسکی خوشی کے

یا موہوب لہ کی طرف ہے یعنی اگر کسی نے کسی کو کچھ ہبہ کیا اور ہبہ کرنے والا مر گیا تو ہبہ کرنے والے کے وارثوں کو موہوب لہ سے دعوی کچھ نہیں پہنچتا بابت اس ہبہ کے یا موہوب لہ مر گیا تو واہب کو موہوب لہ کے وارثوں سے بابت اس ہبہ کے کچھ دعوی نہیں پہنچتا ہے اور ۳ سے اشارہ ہے ہبہ بالعوض کیطرف کہ اگر کوئی کسی کو کچھ ہبہ کرے عوض کسی چیز کے تو واہب کو رجوع کرنا ہبہ میں نہیں پہنچتا اور ۴ سے اشارہ ہے طرف خروج کے یعنی چیز موہوب موہوب لہ کی ملک میں سے نکل گئی یا اُسنے بیچ ڈالی یا کسی کو دے ڈالی تو واہب کو اُسکے رجوع کرنے میں سے نہیں لے سکتا اور ۵ سے اشارہ ہے طرف زوجین کے یعنی اگر خاوند بیوی کو کچھ بخشے یا بیوی خاوند کو تو ایک دوسرے سے لے نہیں سکتا اور ۶ سے اشارہ ہے طرف قرابت کے وہ قرابت کہ جسمیں محرمیت ہو مثلاً باپ بیٹے کو بخشے کچھ یا بیٹا باپکو یا ماں کو بخشے یا دادا یا نانا کو یا بھائی یا بہن کو یا سوائے انکے کو کہ جنمیں قرابت ہے محرمیت کی تو رجوع نہیں کر سکتا اور ۷ سے اشارہ ہے طرف ہلاک ہونے موہوب کے یعنی اگر چیز موہوب ہلاک ہو گئی یعنی جاتی رہی تو واہب کو رجوع کرنا موہوب لہ سے نہیں پہنچتا: مولانا وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ اَنْ يُعْطِيَ عَطِيَّةً ثُمَّ يَرْجِعُ فِيْهَا اِلَّا الْوَالِدَ فِيْمَا يُعْطِيْ وَلَدَهٗ وَمَثَلُ الَّذِيْ يُعْطِيْ الْعَطِيَّةَ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيْهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ اَكَلَ حَتّٰى اِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فِيْ قَيْئِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں حلال یعنی نہیں لائق از راہ مروّت کے واسطے آدمی کے یہ کہ دیوے کچھ پھر رجوع کرے اُسمیں مگر باپ کو رجوع کرنا درست ہے اُس چیز میں کہ دے بیٹے اپنے کو اور مثال اُس شخص کی کہ دیتا ہے کچھ پھر رجوع کرتا ہے اُسمیں مانند مثل کتے کے ہے کہ کھایا یہاں تک کہ جسوقت پیٹ بھرا تے کر ڈالی پھر جا چاٹنے لگا اپنی قے کو نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور صحیح کہا ہی اسکو ترمذی نے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ اَعْرَابِيًّا اَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَرًا فَعَوَّضَهٗ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ فَتَسَخَّطَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ فُلَانًا اَهْدٰى اِلَيَّ نَاقَةً فَعَوَّضْتُهٗ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ فَظَلَّ سَاخِطًا لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَّا اَقْبَلَ هَدِيَّةً اِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ اَوْ اَنْصَارِيٍّ اَوْ ثَقَفِيٍّ اَوْ دَوْسِيٍّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ ایک گنوار بطریق تحفے کے لایا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک اونٹنی جوان پس بدلے اُس اونٹنی کے دین حضرتؐ نے اُس گنوار کو چھ اونٹنیان جوان پھر بھی خفا رہا وہ گنوار پس یہ بھی یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس حمد کی اللہ کی اور ثنا کی اُسپر یعنی جیسیکہ عادت تھی حضرتؐ کی وقت شروع خطبہ اور کلام کے پھر فرمایا کہ تحقیق فلانا شخص بطریق تحفے کے لایا تھا طرف میرے ایک اونٹنی پس اُسکے بدلے میں دین میں نے اُسکو چھ اونٹنیان جوان پھر بھی وہ خفا تحقیق قصد کیا میں نے یہ کہ نہ قبول کرونگا میں کوئی تحفہ مگر قرشی کا یا انصاری کا یا ثقفی کا یا دوسی کا نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے ف اُسکی یہ بات ناگوار معلوم ہوئی حضرتؐ کو اُسپر یہ فرمایا اور ثقفی اور دوسی نام دو قبیلوں کے ہیں اور خاص ان قبائل کو ذکر کیا واسطے عالی ہمتی اور سخی ہونے اُنکے کے وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اُعْطِيَ عَطَاءً فَوَجَدَ فَلْيَجْزِ بِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيُثْنِ فَاِنَّ مَنْ اَثْنٰى فَقَدْ شَكَرَ وَمَنْ كَتَمَ فَقَدْ كَفَرَ وَمَنْ تَحَلّٰى بِمَا لَمْ يُعْطَ كَانَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُوْرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو شخص کہ دیا جاوے کوئی چیز پس بادے مقدور بدلے کا پس چاہیے کہ بدلہ دے اُسکا اور جو شخص نہ پاوے مقدور پس چاہیے کہ تعریف کرے دینے والے کی اور ظاہر کرے عطا اُسکی اسلیے کہ جسنے تعریف کی اپنے محسن کی پس تحقیق شکر ادا کیا یعنی فی الجملہ بدلہ ادا ہوا اور جسنے چھپایا احسان کیسکا یعنی نہ اُتارا بدلہ اُسکا ساتھ دینے کے یا تعریف کرنیکے پس تحقیق کفران نعمت کیا اور جو شخص کہ آراستہ کرے اپنے کو ساتھ اُس چیز کے کہ نہیں دیا ہوا گا مانند

پہننے والے دو کپڑون جھوٹ کے ہے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے ف شکر ادا کیا اس لیے کہ تعریف افراد شکر سے ہے کہ شکر کے معنی ہین محبت رکھنی دل سے اور تعریف کرنی زبان سے اور خدمت کرنی ہاتھ پانؤن سے اور جو شخص کہ آراستہ کرے آخر یعنے جو شخص کہ اظہار کرے کمال دنیوی کو کہ نہوا سمین مانند پہننے والے دو کپڑون جھوٹ کے ہے مراد اس سے وہ شخص ہے کہ لباس زاہدون اور صالحون کا پہنے اور واقع مین ایسا نہو اور بعضون نے کہا کہ اسکے ساتھ تشبیہ دی کہ پیراہن پہنے اور لگاوے اسمین دو آستینین اور نیچے آستینون کے تاکہ لوگ جانین کہ گویا دو پیراہن پہنے ہین اور بعضون نے کہا کہ عرب مین ایک شخص تھا کہ دو کپڑے نفیس پہنتا تھا تا اسکو عزت و شرف ہو اور جھوٹی گواہی دینے کو کوئی جھوٹی نجانے اسکے ساتھ تشبیہ دی اسکو ۔ ح ۔ ع وعن اسامة بن زيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صنع اليه معروف فقال لفاعله جزاك الله خيرا فقد ابلغ فى الثناء رواه الترمذى اور روایت ہے اسامہ بن زید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کیا جاوے طرف اسکے احسان اور کہے واسطے احسان کرنیوالے کہ بدلہ دے تجکو اللہ تعالی بہتر پس تحقیق بہت کامل کی اسنے تعریف نقل کی ترمذی نے ف یعنی مبالغہ کیا اسکے ادائے شکر مین اسلیے کہ اسنے اقرار کیا اپنے قصور کا اور عاجز ہونیکے کا اسکے بدلہ اتارنیسے اور اسکی تعریف کرنیسے پس سونپا بدلہ اسکا طرف اللہ تعالی کے کہ بدلہ دے اسکو یہ ورادنیا اور آخرت مین شیخ بزرگ قدر عبدالوہاب متقی فرماتے تھے کہ صوفی کو چاہیے کہ دیوے اور نہ دیوے خلق کے مین دائرۂ استقامت سے باہر نہ نکلے اور قدم راہ حق سے باہر نہ رکھے جب کوئی فاسق و نااہل کچھ دیوے تو اتنی تعریف نکرے کہ اسکو صالح اور ولی کہے بلکہ کہے کہ خدا اسکو جزائے خیر دیوے اور اگر کسی صالح سے ریح پاوے تو نفی اسکی صلاح کی نہ کرے اور برا نکہے بلکہ کہے غفر الله لك ولنا يه طريقه اہل استقامت کا ہے ۔ ح ۔ ع وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يشكر الناس لم يشكر الله رواه احمد والترمذى اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نہین شکر کرتا ہے لوگونکا نہین شکر کرتا ہے اللہ تعالی کا نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ف اسلیے کہ شکر اللہ تعالی کا تمام ہوتا ہے ساتھ ابعداری اسکی کے اور بجالانے حکم اسکے کے بیچ شکر کرنے لوگون کے کہ وہ واسطہ ہین بیچ پہونچانے نعمتون اللہ تعالی کی طرف اسکے پس جس نے نہ تابعداری کی اسکی اسمین نہوا ادا کرنیوالا شکر اسکی نعمتون کا یا مراد یہ ہے کہ جو لوگ شکریہ ادا کرے گا لوگون کا اور اقرار نہ کریگا انکی نعمتونکا وہ خدا تعالی کا بھی شکر نہین ادا کریگا بسبب عادت پکڑنیکے ساتھ کفران نعمت کے ۔ ح ۔ ع وعن انس قال لما قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة اتاه المهاجرون فقالوا يا رسول الله ما رأينا قوما ابذل من كثير ولا احسن مواساة من قليل من قوم نزلنا بينهم لقد لقوا المؤنة واشركونا فى المهنا حتى لقد خفنا ان يذهبوا بالاجر كله فقال لا ما دعوتم الله لهم واثنيتم عليهم رواه الترمذى وصححه اور روایت ہے انس سے کہ کہا جب آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین یعنی ہجرت کر کر حاضر ہوئے حضرت کے پاس مہاجر اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ نہین دیکھا ہمنے کسی قوم کو بہت خرچ کرنے والا مال بہت سے اور نہ نیک تمدد کرنے مین مال تھوڑے سے اُس قوم سے کہ اُترے ہم درمیان اُنکے یعنی انصار تحقیق کفایت کیا ہمکو محنت سے اور شریک کیا ہمکو نعمت مین یہان تک کہ تحقیق ڈرے ہم یہ کہ لیجاوین وہ تمام ثواب بس فرمایا نہین یعنی تمام ثواب نہین لیجانیکے جب تک کہ دعا کروگے تم اللہ سے اُنکے لیے اور تعریف کروگے تم اُنکی یعنی شکریہ نعمت ادا کروگے نقل کی یہ ترمذی نے اور صحیح کیا اس حدیث کو ف حضرت جب مدینے مین تشریف لائے تو انصار نے مہاجرین کی بہت خدمت گذاری کی کہ باغ وغیرہ آدھون آدھ انکو بانٹ دیے اور طرح طرح کی خاطرداریان کین اُسپر مہاجرین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ انکے برابر کسی کو بہت خرچ کرنے والا ہمنے نہین دیکھا کہ خبر گیری ہماری کی تھوڑے اور بہت مال سے یعنی جیسا کسی کو مقدور تھا اُسی موافق نکیا اور

غم خواری ہماری کی کہ بازر کھا ہمکو محنت سے یعنی خبر گیری درختوں کی اور بنا نا مکانات کا وغیرذلک پنے ذمے کیا اور شریک کیا ہمکو نفقہ میں کہ جو کچھ درختوں سے حاصل ہوتا ہے آدھا ہمیں بانٹ دیتے ہیں لیکن تم ہم کہ سارا ثواب ہمارا لیجاویں یعنی دیوے انکو اللہ ثواب ہماری محنت کا اور ہماری ساری عبادت کا بسبب کثرت احسان اُنکے کے ہمپر حضرتؐ نے فرمایا کہ تمھارا سارا ثواب نہیں لیجاتیکے اللہ کا فضل واسع ہے تمکو ثواب عبادت کا ملیگا اور اُنکو ثواب مددگاری کا جب تک کہ تم دعا کروگے اُنکے لیے بھلائی کی تو دعا تمھاری بدلا اُنکے احسان کا ہوگی اور ثواب تمھاری عبادت کا تمکو ملیگا ف ع

وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَهَادَوْا فَإِنَّ الْهَدِيَّةَ تُذْهِبُ الصَّغَائِرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحفہ بھیجا کرو آپسمیں اسلیے کہ تحفہ بھیجنا دور کرتا ہے کینوں کو نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی بغض وعداوت اس سے جاتی رہتی ہے اور الفت اور محبت پیدا ہوتی ہے اور اصل تہادوا تہادیوا ہے مین بعد نقل کرواہ کے سقیدی جھوٹی ہوئی ہے پیچھے سے کسی نے لفظ الترمذی کا لاحق کردیا ہے ع

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَهَادَوْا فَإِنَّ الْهَدِيَّةَ تُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ وَلَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ شِقَّ فِرْسِنِ شَاةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحفہ بھیجا کرو آپسمیں اسلیے کہ تحفہ دور کرتا ہے کدورت سینے کی یعنی بغض وعداوت اور نہ حقیر جانے ہمسایا واسطے ہمسائے اپنے کے اگرچہ ایک ٹکڑا بکری کے کھر کا بھیجے نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی ہمسائے بھیجنے والے کو نچاہیے کہ تھوڑی ہی چیز بھیجنے کو ہمسائے کے تئیں حقیر سمجھے بلکہ بھیج دے گو کہ تھوڑی ہو اور اسی طرح ہمسائے لینے والیکو نہ چاہیئے کہ حقیر جانے ہمسائیکے تحفے کو بلکہ لے لیوے اگرچہ تھوڑی اور بُری چیز ہو ع

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ لَا تُرَدُّ الْوَسَائِدُ وَالدُّهْنُ وَاللَّبَنُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ قِيلَ أَرَادَ بِالدُّهْنِ الطِّيبَ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزیں نہ پھیری جاویں تکیہ اور تیل اور دودھ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے کہا گیا کہ ارادہ کی حضرتؐ نے ساتھ تیل کے خوشبوئی ف یعنی کوئی مہمان کی تواضع کرے ساتھ تکیہ دینے کے یا تیل یا دودھ پینے کے تو لائق نہیں ہے پھیر دینا انکا اور بعضوں نے دہن سے خوشبوئی مراد لی ہے جیسا کہ ذکر کیا گیا اور ظاہر تر یہ ہے کہ مراد دہن سے مطلق تیل ہے اسلیے کہ عرب لگاتے ہیں تیل سر میں ع

وَعَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُعْطِيَ أَحَدُكُمُ الرَّيْحَانَ فَلَا يَرُدَّهُ فَإِنَّهُ خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا اور روایت ہے ابی عثمان نہدی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ دیا جاوے ایک تمھارا پھول خوشبودار پس نہ پھیرے اُسکو اسلیے کہ تحقیق وہ نکلا ہے بہشت سے نقل کی یہ ترمذی نے بطریق ارسال کے ف یعنی صلی پھول کی بہشت سے نکلی ہے مراد یہ ہے کہ آتی ہے اُس سے خوشبو بہشت کی اور باوجود اسکے سبکبار ہے یعنی احسان اُسکا کم ہوتا ہے جیسا کہ اوپر گذرا ع

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَتِ امْرَأَةُ بَشِيرٍ نَحَلْتُ ابْنِي غُلَامَكَ وَأَشْهِدْ لِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ ابْنَةَ فُلَانٍ سَأَلَتْنِي أَنْ أَنْحَلَ ابْنَهَا غُلَامِي وَقَالَتْ أَشْهِدْ لِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَهُ إِخْوَةٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَفَكُلَّهُمْ أَعْطَيْتَهُمْ مِثْلَ مَا أَعْطَيْتَهُ قَالَ لَا قَالَ فَلَيْسَ يَصْلُحُ هٰذَا وَإِنِّي لَا أَشْهَدُ إِلَّا عَلَى حَقٍّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا عورت بشیر صحابی کے نے بشیر کو کہ بخش تو بیٹے میرے کو اپنا غلام اور گواہ کرو اسطے میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس آیا بشیر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ تحقیق بیٹی فلانے کی نے یعنی عمرہ بنت رواحہ نے کہ یہوی میری ہے سوال کیا مجھسے یہ کہ بخشوں مین اُسکے بیٹے کو غلام اپنا اور کہا کہ گواہ کرو اسطے میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا حضرتؐ نے کہ کیا ہین واسطے اُس بیٹے کے بھائی کہا کہ ہان فرمایا کیا سب کو دیا ہے تو نے مانند اُس چیز کے

کہ دیا تو نے اس بیٹے کو کہا کہ نہیں فرمایا پس نہیں لائق یہ اور تحقیق مین نہیں گواہ ہوتا مگر حق پر نقل کی مسلم نے ف حق خالص یعنی حق خالص پر کہ نہ کراہت ہو اُسمین یا حق پر نہ باطل پر اور مفصل بیان اِسکا فصل اول مین گذر چکا ہے ع وعن ابی ھریرۃ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی بالکوز او القاھۃ وضعھا علی عینیہ وعلی شفتیہ وقال اللھم کما حسنت خلقہ فحسن خلقہ اخرہ ثم یعطیھا من یکون عندہ من الصبیان رواہ البیھقی فی الدعوات الکبیر اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اُسوقت کہ دیے گئے نیا پھل رکھا اُسکو اپنی آنکھون پر اور اپنے ہونٹون پر اور کہا یا الٰہی جیسا دکھلایا تو نے ہمکو اول اسکا پس دکھا ہمکو آخر اسکا پھر دیمیوہ اُسکو کہ ہوتا پاس حضرتؐ کے لڑکو نہین سے نقل کی یہ بیہقی نے دعوات کبیر مین ف حضرتؐ انکھون پر رکھتے نئے پھل کو واسطے تعظیم نعمت تازہ اللہ تعالیٰ کے اور آخر اُسکا یعنی دنیا مین پس ہوگی دعا عم درازی کی اور یا عقبیٰ مین پس اس صورت مین اشارہ ہے طرف اسکے کہ دنیا کی کیا حقیقت ہے آخرت کے آگے بڑی نعمت نعمت آخرت کی ہے وہان نصیب کرے ع **بَابُ اللُّقَطَةِ** باب ہے پیچ بیان لقطہ کے ف لقطہ لام کے پیش سے اور قاف کے زیر اور جزم سے آیا ہے لیکن محدثون کے نزدیک قاف کے زبر سے مشہور ہے اور لقطہ اُس چیز کو کہتے ہین کہ پڑی ہوئی پاوے اور مالک اُسکا معلوم نہو اور اُٹھا لینا لقطے کا مستحب ہے اگر اعتماد ہو اپنے نفس پر اُسکی تعریف کرنیکا والا ترک کرنا اُسکا اولیٰ ہے اور واجب ہے اُٹھانا اُسکا اگر خوف ہو اُسکے ضایع ہونیکا پس اگر چھوڑ دیگا اُسکو یہان تک کہ وہ ضایع ہوگا تو گنہگار ہوگا ع: درمختار ف لقطہ امانت ہے اگر اُٹھانیوالے نے کسی کو گواہ کر دیا ہو کہ مین مالک کے دینے کے لیے لیتا ہون پس اس صورت مین ہلاک ہوجاویگا تو ضمان یعنی بدلہ نہین دینا آئیگا اور اگر گواہ نہ کیا کسی کو اور وہ ہلاک ہو گیا تو ضمان دینا آویگا اگر مالک انکار کریگا کہ میرے دینے کے لیے اسنے نہین لیا تھا اور تعریف کیا جاوے یعنی معلوم کروایا جاوے لقطہ اوس جگہ کہ پایا گیا ہے اور لوگون کے جمع ہونے کی جگہ اتنی مدت تک کہ جانے کہ نہین طلب کریگا مالک بعد اُسکے اور صاحبینؒ کے نزدیک برس روز تک تعریف کرے اور جو چیز کہ نہ رہ سکے اُسکو تعریف کرے یہان تک کہ خوف ہو اُسکے خراب ہوجانیکا پھر للہ دے پس جب آوے مالک اُسکا چاہے اجازت دے ثواب ہوگا اُسکو اور چاہے ضمان لے مالک سے یا فقیر سے جیسیکہ جانور بھاگے ہوے کا حکم ہے اور جو کچھ خرچ کرے جانور پر بغیر اذن حاکم کے احسان ہے اُسکا یعنی مالک سے کچھ نہین لیسا پونہچتا اور اگر حاکم کے اذن سے خرچ کرے ساتھ شرط کرنے لینے خرچ کے مالک سے تو دین ہے اُسکے مالک پر اور کمائی کروائے قاضی اُس چیز سے کہ اُسمین منفعت ہے مانند غلام بھاگے ہوئے کے اور خرچ کرے اُسپر اُسمین سے اور جو چیز ایسی ہو کہ نہین ہو منفعت اُسمین اذن دے قاضی ساتھ خرچ کرنیکے اُسپر اور شرط کرے لے لینے اُس چیز کی مالک اُسکے سے اگر مالک کے حق مین یہ بہتر ہو والا بیچ ڈالے اُسکو اور رکھ چھوڑے مول اُسکا اور خرچ کرنے والے کو روک رکھنا اُس چیز کا پونہچتا ہے واسطے لینے خرچ اپنے کے پھر اگر بیان کرے مدعی اُسکا علامت اُسکی تو جائز ہے دینا اُسکا واجب نہین بغیر گواہون کے اور نفع اُٹھاوے ساتھ لقطہ کے اگر فقیر ہو والا نہ دیدے اگرچہ اپنے اُصول کو دے یا فروع کو یا بیوی کو اگر نون وہ فقیر اور مستحب ہے پکڑ لینا بردے بھاگے ہوے کا اُس شخص کو کہ پکڑ سکے اُسکو اور اسی طرح مستحب ہے راہ بھولے ہوے بردیکا رکھ لینا اور بڑے بھاگے ہوئے کے لے آنے والیکو مدت سفر سے چالیس۴۰ درہم دے جاوین اگر گواہ کر لیا تھا کہ مین نے پکڑا ہے مالک کے دینے کے لیے اگرچہ وہ چالیس۴۰ درہم کا نہو اور اگر ایسی جگہ سے لاوے کہ حد سفر سے کم ہو تو موافق اُسکے اس حساب سے دے مثلاً ڈیڑھ منزل سے لاوے تو بیس درہم دے پھر اگر بھاگ جاوے اُس سے تو نہین ضمان دینا آتا اور اگر گواہ نہین کیا کسی کو تو کچھ نہین دینا آتا اُسکو اور ضمان دے اگر بھاگ جاوے اور لقیط یعنی بچہ کسی کا پڑا ہوا پاوے تو اُٹھا لینا اُسکا مستحب ہے اور اگر خوف ہو اُسکے ہلاک ہوجانیکا تو واجب ہے اور وہ حر ہے مگر جبکہ ثابت ہو مملوک ہونا اُسکا اور نفقہ لقیط کا اور خون بہا اُسکا بیت المال مین سے دیا جاوے اور مین ف اُسکی بھی بیت المال مین رکھی جاوے اور نہ لیا جاوے لقیط اُس سے کہ لیوے اُسکو اور نسب اُسکا

ف اگر جلد ہو یا دلد ہو

اُس سے ثابت ہوگا کہ دعوی کرے اُسکا اگرچہ دو شخص دعوی کرین معًا اور اگر ایک ان دونون مین سے نشانی بیان کرے اُسکی مثلاً کہے کہ اسکی مٹھی پر مسّہ ہے اور وہ سچ ہو یا ایک اُنمین کا دعوی کرے تو اولیٰ وہ ہے اور اگر غلام دعوی کریگا اسکے نسب کا تو ثابت ہوگا اُس سے لیکن بقیطہ حر ہوگا اور اگر ذمی دعوی کریگا تو اُس سے بھی نسب اُسکا ثابت ہوگا لیکن وہ مسلمان ہے اگر ذمیون کی بستی مین نہین تھا اور اگر اُنکی بستی مین تھا تو یہ ذمّی ہوگا اور جو کچھ بقیط پر زیور وغیرہ ہوا سپہ خرچ کرے بحکم قاضی اور بعضون نے کہا بغیر حکم کے خرچ کرے اور واسطے اُٹھانے والیکے جائز ہے سپہ کرنا اُسکا حرفہ کے لیے نہ نکاح کروینا اُسکا اور نہ تصرف کرنا اُسکے مال مین اور نہ زوری کروانی اُس سے بحسب صحیح تر روایت کے مسئلہ ایک شخص نے رکھین جوتیان اپنی ایک جگہ پس آیا ایک دوشخص اور رکھین جوتیان اپنی اُسی جگہ پھر آیا پہلا اور لیلین جوتیان دوسرے کی پس آیا جائز ہے دوسرے کو یہ کہ لیوے جوتیان پہلے کی مختار یہ ہے کہ نہین جائز ہے جبکہ ہون جوتیان پہلے کی مانند جوتیون اُسکی کے یا بہتر اُنسے اور اگر ناقص ہون اُسکی جوتیون سے تو جائز ہے اُسکو انتفاع اُٹھانا اُنسے بلا تکلف کذا فی ظہریہ مسئلہ آدمی جو پاتا ہے مال غیر کا دو طرح کا ہوتا ہے ایک تو اسطرح کا ہوتا ہے کہ جانتا ہے یہ کہ نہین طلب کریگا اُسکو مالک اُسکا مانند گٹھلیون کے بیچ متفرق کھجورون کے اور مانند چھلکون اناروں کے بیچ متفرق مکیون کے پس جائز ہے اُسکو یہ کہ لیلیوے اُنکو اور نفع اُٹھاوے اُنسے اور نہین ہوتی ہین وہ ملک لینے والے کی اور یونہی بتاہے اُنکے مالک کو لے لینا اُنکا اور ذکر کیا شیخ الاسلام نے کہ وہ ہو جاتی ہین ملک لینے والے کی اور ایک مال اسطرح کا ہوتا ہے کہ جانتا ہے کہ مالک اُسکا طلب کریگا اُسکو مانند سونے اور چاندی کے اور تمام اسباب کے پس چاہیے اُسکو یہ کہ بیچ اور اور رکھ چھوڑے اُسکو اور تعریف کرے یہان تک کہ پونچاوے طرف مالک اُسکے کے اور اگر بیاوے روٹی یا کم اُس سے تو مباح ہے کھالینا اُسکا حالت فراخی مین اور اگر بیسے گیون کسی کی جگی مین اور مل جاوے اُسکے آٹے مین وہ آٹا کہ باقی رہتا ہے جگی مین عادۃً تو نہین مضائقہ ہے اُسکا اور اگر بیوے کسی کی جھاڑو مین سے خلال اپنے دانتون کے لیے تو نہین مضائقہ ہے اسکا اور لید وغیرہ جو جانور کرتے ہین سراہین تو بعد جانے مالک اُنکے کے وہ مملوک ہوتی ہے اُسکی کرلے اُسکو نہ صاحب سراکی ہو مولانا شیخ عبد الغفور لقمی اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَہٗ عَنِ اللُّقَطَۃِ فَقَالَ اعْرِفْ عِفَاصَھَا وَوِکَاءَھَا ثُمَّ عَرِّفْ سَنَۃً فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُھَا وَاِلَّا فَشَانَکَ بِھَا قَالَ فَضَالَّۃُ الْغَنَمِ قَالَ ھِیَ لَکَ اَوْ لِاَخِیْکَ اَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ فَضَالَّۃُ الْاِبِلِ قَالَ مَالَکَ وَلَھَا مَعَھَا سِقَاءُھَا وَحِذَاءُھَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَاْکُلُ الشَّجَرَ حَتّٰی یَلْقَاھَا رَبُّھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ فَقَالَ عَرِّفْھَا سَنَۃً ثُمَّ اعْرِفْ وِکَاءَھَا وَعِفَاصَھَا ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِھَا فَاِنْ جَاءَ رَبُّھَا فَاَدِّھَا اِلَیْہِ روایت ہے زید بن خالد سے کہ کہا آیا ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پوچھا حضرتؐ سے احوال لقطہ کا پس فرمایا پہچان رکھ ظرف اُسکا یعنی جسمین لقطہ ہو خواہ چمڑے مین ہو خواہ کپڑے مین اور پہچان رکھ سربند اُسکا پھر تعریف کر اُسکی ایک برس پس اگر آوے مالک اُسکا دیدے اُسکو اور اگر نہ آیا مالک اُسکا پس اپنے کام مین لا اُسکو کہا اُس شخص نے پس گم ہوئی بکری کیا حکم ہے فرمایا کہ وہ واسطے تیرے ہے یا واسطے بھائی تیرے کی یا واسطے بھیڑیے کے کہا اُسنے پس گم ہوے اونٹ کا کیا حکم فرمایا کیا کام ہے تجھے اُس سے یعنی چھوڑ دے اُسکو اور نہ لے کہ حاجت اُسکی لینے کی نہین وہ ضائع نہین ہوتا اُسکے ساتھ مشک اُسکی ہے اور موزے اُسکے وارد ہوتا ہے پانی پر اور کھاتا ہے درخت مین سے یہان تک کہ ملے اُسے مالک اُسکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین یون ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے تعریف کر اُسکی ایک برس تک پھر پہچان رکھ سربند اُسکا اور ظرف اُسکا پھر خرچ کر اُسکو پس اگر آیا مالک اُسکا پس دے اُسکے تئین اُسکو یعنی اگر وہ چیز باقی ہو والا قیمت اُسکی دے ف کہا ابن مالک نے کہ ظرف اور سربند پہچان رکھنے کو اسلیے فرمایا کہ نامعلوم ہو جھوٹ سچ اسکا کہ دعوی کرے اُسکا خرچ اسنین مین لکھا ہے کہ اختلاف کیا ہے علمانے اسمین کہ اگر ایک شخص آیا اور اُسنے پہچانا ظرف اپنا اور سربند اُسکا تو واجب ہے دینا اُسکا یا نہین امام مالکؒ امام احمدؒ

توکہتے ہین واجب ہے دینا اُسکا بغیر گواہ کے اسلیے کہ یہی مقصود ہے پہچاننے ظرف اور سر بند کے سے اور کہا شافعیؒ اور حنفیہ نے کہ جب پہچانے آدمی ظرف اور سر بند اور عدد اور وزن اور واقع ہو اُسکے نفس مین یہ کہ بچا ہے پس جائز ہے اُسکو دینا اُسکا اور جبر کرنا نہین پر نہ بتا بغیر گواہون کے اس صورت مین پہچان رکھنے کا فائدہ یہ ہے کہ تا وہ لقطہ اُسکے مال مین اسطرح مل نجاوے کہ تمیز کر سکے جبکہ آوے مالک اُسکا اور پھر تعریف کرا نحہ یعنے آگاہ کر لوگون کو اُسکے حال سے اُس جگہ کہ پایا گیا ہے بازار و مین اور مسجد و مین اور اور جگھون مین کہ جہان لوگ جمع ہوتے ہون اور طریقہ تعریف کا یہ ہے کہ پکارے کہ جسکی کچھ چیز گئی ہو آوے اور صفت اُسکی ذکر کرے اور سال بھر تک تعریف کرنا قول شافعیؒ اور محمدؒ اور مالکؒ اور احمدؒ کا ہے عمل کیا ہے انھون نے ظاہر اس حدیث پر اور صحیحہ تر نزدیک ابو حنیفہؒ اور ابو یوسفؒ کے یہ ہے کہ قید مدت معین کی نہین ہے اور حدیث مین ذکر سال کا بر سبیل اتفاق کے واقع ہوا ہی باعتبار غالب کے اور ہدایہ مین لکھا ہے کہ اگر گم دس درہم سے ہو تعریف کرے چند روز اور اگر دس ہون ایک مہینے تک اور اگر سو یا زیادہ ہون تو ایک برس تک تعریف کرے اور یہ ایک روایت ہے ابی حنیفہؒ سے اور بعضون نے کہا صحیح یہ ہے کہ ان مقدارون مین سے لازم ایک بھی نہین اور موقوف ہو لقطہ اُٹھانیوالے کی راے پر پس تعریف کرے یہان تک کہ ظن غالب ہو کہ کوئی نہین آنے کا اور نہین طلب کریگا بعد اس مدت کے دلیل اُنکی حدیث مسلم کی ہے کہ اُسمین مطلق عرفہا آیا ہے بلا قید سنۃ کے اور تعریف کھانون مین اور میدون مین یہان تک ہو کہ خراب نہون اور اگر کچھ چیز حقیر ہو مانند کھٹلی اور چھلکون انار کے اور خوشہ انار کے بعد کاٹنے کے تو فائدہ اُٹھاوے ساتھ اُنکے بدون تعریف کے اور پوچھتا ہے مالک کو نے لینا اُنکا اور اگر یاوے مالک اُسکا تو دیدے اگر گواہ گذارے تو واجب ہے دیدینا اُسکا ورنہ جائز جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا اور اگر نہ آیا مالک تو اپنے کام مین لاوے اس سے معلوم ہوا کہ بعد تعریف لقطہ کا مالک ہو جاتا ہے غنی ہو یا فقیر اور مذہب اکثر صحابہؓ کا اور شافعیؒ کا بھی یہی ہے اور بعضے صحابہؓ نے کہا کہ غنی تصدق کرے اور وہ مالک نہین ہوتا اور قول ابن عباسؓ اور سفیان ثوری اور ابن المبارک اور حنیفہ کا بھی یہی ہے بعد ازان اگر مالک آوے تو اختیار رکھتا ہے چاہے جائز رکھے تصدق کو اور ثواب اُسکے لیے ہوگا اور اگر چاہے ضمان یعنی بدلہ لے اُس سے یا فقیر سے اگر وہ چیز ہلاک ہو جاوے اور جو نسا دونون مین سے ضمان لے دوسرے پر نہ رجوع کرے یعنی دعوی دوسرے پر نہین پہنچتا اور اگر وہ چیز موجود ہو تو وہی لے حاصل یہ کہ ضمان اُس صورت مین لینا پہنچتا ہے کہ وہ چیز ہلاک ہو جاوے اور اگر وہ موجود ہو تو وہی لے اور بعضے حواشی شرح وقایہ کے مین نہایہ سے نقل کیا ہے کہ تصدق بعد تعریف کے جائز ہے اور رکھ چھوڑنا اُسکا غنی ہو اور وہ واسطے تیرے ہے الخ یعنی اگر پکڑی تو نے بکری اور تعریف کیا اُسکو اور نہ پایا اُسکے مالک کو تو جائز ہے تجکو منتفع ہونا اُس سے یا واسطے بھائی تیرے کے یعنی اگر تو نے پکڑی اور اُسکا مالک آگیا تو وہ لے لیگا اُسکو یا چھوڑ دیگا تو اُسکو اور پالیگا اُسکو مالک اُسکا تو بھی وہ لے لیگا یا معنی یہ ہین کہ تو نہ لیگا تو اور کوئی تیرا بھائی مسلمان لے لیگا اور اگر ان صورتون مین سے ایک بھی نہ پائی جاویگی تو چھوڑ پالے لیگا مقصود آگاہ کرنا ہے اور جائز ہونے لینے اور منتفع ہونیکے ساتھ اُسکے تا ضائع نہو اور چھوڑ یا نہ رکھا جاوے اور یہ حکم عام ہے ہر جانور کے لیے کہ بغیر چرانے والیکے ضائع ہوا اور مشک اُسکی ہے یعنی پیٹ اُسکا بمنزلہ مشک کے ہے کہ اُسمین رطوبت ہوتی ہے کہ کفایت کرتی ہے بہت دنون کو یعنی اونٹ متحمل ہوتا ہے کئی روز کی پیاس کا اور جانور ویسے متحمل نہین ہوسکتے بینا پنچہ مشہور ہے کہ پندرہ روز تک متحمل ہو سکتا ہے اور موذے اُسکے یعنی قوی ہین تلوے اُسکے کہ قدرت راہ چلنے کی اور پانی اور گھاس رکھانیکے لیے جانے کی اور بچنے کی درندون سے خوب رکھتا ہے تشبیہ دی اُسکو ساتھ اُس مسافر کے کہ سامان سفر کا اپنے ساتھ رکھتا ہے اور لکھا ہے علمانے کہ بیچ حکم اونٹ کے ہر حیوان ہے کہ ضائع نہین ہوتا بغیر چرانے والیکے مانند گھوڑے اور گائین اور گدھے کے اور ساتھ اس حدیث کے دلیل پکڑی ہے امام مالکؒ اور شافعیؒ نے بیچ عدم التقاط یعنی نہ پکڑنے لینے اونٹ اور گائین کے جنگل مین اور اگر پالے جاوین یہ جانور دیہات مین اور اور شہر و مین تو جائز ہے التقاط اُنکا اور ہمارے نزدیک مستحب ہی التقاط اور تعریف سب جانورون کی ہر جگہ واسطے محافظت مال لوگون کے اور جواب دیا گیا ہی اس حدیث زیدی کی کہ یہ حکم اُس زمانے مین تھا بسبب غلبہ اہل صلاح

اوامانت کے کہ اگر کوئی نہ پکڑتا تو ہاتھ کسی خائن کا اُن تک پہونچتا تھا اور ہمارے زمانے مین امن نہین ہے پس اُنکے پکڑ لینے مین محافظت ہے
مال مالک کی ۱۲ منہ ۔ ملتقی **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰوٰى ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ مَالَمْ يُعَرِّفْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے
زیدسے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ٹھکانہ دے گم ہوئی چیز کو پس وہ گمراہ ہے جب تک کہ نہ تعریف کرے اُسکی نقل کی مسلم نے ف یعنی
چاہیے کہ تعریف کرے اُسکو اور بغیر تعریف کے نہ رکھ چھوڑے کہ اسمین خیانت اور گمراہی ہے ۱۲ منہ **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُقَطَةِ الْحَاجِّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبدالرحمٰن بن عثمان تیمی سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا حاجیون کے
لقطے لینے سے نقل کی مسلم نے ف یعنی حرم مکے مین نہین حلال ہے مالک ہونا لقطے کا بعد تعریف کے بلکہ واجب ہے اُٹھانے والے کو کہ رہنے دے اسکو یہانتک
کہ مالک اُسکا آوے اور یہی مذہب ہے امام شافعیؒ کا اور ہمارے نزدیک لقطہ حرم اور غیر حرم کا برابر ہے چنانچہ بیان اسکا باب حرم مکے مین مفصل ہو چکا ہے منہ

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری **عَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ
فَقَالَ مَنْ اَصَابَ مِنْهُ مِنْ ذِيْ حَاجَةٍ غَيْرَ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَمَنْ خَرَجَ بِشَيْءٍ مِنْهُ فَعَلَيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَالْعُقُوْبَةُ وَمَنْ سَرَقَ
مِنْهُ شَيْئًا بَعْدَ اَنْ يُّؤْوِيَهُ الْجَرِيْنُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ وَذَكَرَ فِيْ ضَالَّةِ الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ كَمَا ذَكَرَ غَيْرُهٗ قَالَ وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ
مَا كَانَ مِنْهَا فِي الطَّرِيْقِ الْمِيْتَاءِ وَالْقَرْيَةِ الْجَامِعَةِ فَعَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَادْفَعْهَا اِلَيْهِ وَاِنْ لَمْ يَاْتِ فَهُوَ لَكَ وَمَا كَانَ
فِي الْخَرَابِ الْعَادِيِّ فَفِيْهِ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَرَدَّدَ اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْهُ مِنْ قَوْلِهٖ وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ اِلٰى اٰخِرِهٖ
روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب نے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبداللہ بن عمرو سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے یہ کہ آپ سوال کیے گئے میوے لٹکے ہوے سے یعنی درخت مین پس فرمایا حضرتؐ نے کہ جو صاحب حاجت کا پہنچے اُسکے اس حال مین کہ نہ بھرنیوالا ہو جھولی کو
پس نہین ہے کچھ گناہ اُسپر اور جو شخص کہ نکالے کچھ میوے سے یعنی کھاوے اور جھولی باندھ کر نکلے پس اُسپر بدلہ ہے دو مثل اُسکے اور سزا اور جو شخص کہ چرا وے کچھ مین سے
کچھ بعد اسکے کہ ٹھکانا دیا ہوا اُسکو کھلیان نے یعنی کھلیان مین پڑا ہو پس پہنچے سپر کے مول کو پس اُسپر ہے ہاتھ کاٹنا اور ذکر کیا راوی نے بیچ گم ہوے
اونٹ اور بکری کے جیسا کہ ذکر کیا اور راویون نے کہا راوی نے اور سوال کیے گئے حضرتؐ حکم لقطے کے سے پس فرمایا کہ جو لقطہ ہو بیچ راہ آمد و رفت کے اور
گاؤن آباد کے کہ لوگ وہان رہتے ہون پس تعریف کر اُسکی برس روز تک پھر اگر آوے مالک اُسکا حوالے کر لقطے کو طرف اُسکے اور اگر نہ آیا پس وہ واسطے
تیرے ہے یعنی تو اپنے کام مین لا اور وہ لقطہ کہ ہو بیچ ویرانہ قدیم کے پس اُسمین اور مال گڑے ہوے مین پانچوان حصہ خدا کی راہ مین نقل کی یہ نسائی نے
اور روایت کی ابوداؤد نے عمرو بن شعیب سے قول اُسکے سے وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ آخر تک ف صاحب حاجت کا مراد صاحب حاجت سے یا تو فقیر ہے اگرچہ صد
اضطرار کو نہ پہنچے یا منفرد ہے یعنی جو کہ بھوک کے مارے مرا جاتا ہو حاصل یہ کہ جو کوئی بضرورت میوہ درخت کا کھاوے اور جھولی بھر کر نہ نکلے اُسپر کچھ
گناہ نہین اور کہا ابن ملک نے مراد یہ ہے کہ گنہگار نہین ہوتا لیکن ضمان یعنی قیمت اُسکی دینی آتی ہے یا یہ حکم ابتداے اسلام مین تھا پھر منسوخ ہوا اور جو شخص
کہ نکالے کچھ میوے پس اُسپر بدلہ ہے دو مثل اُسکے یعنی دو چند قیمت اُسکی دیوے کہا ابن ملک نے کہ یہ بطریق تنبیہ کے فرمایا ورنہ اُسکے بدلے مین زیادہ قیمت
اُسکی سے نہین دینا آتا اور حضرت عمرؓ نے دو چند ہی قیمت کا حکم کرتے تھے جسکو ظاہر حدیث کے اور امام احمد کا مذہب بھی یہی ہے اور بعضون نے کہا کہ یہ حکم ابتداے
اسلام مین تھا پھر منسوخ ہوا اور اُسپر ہے سزا یعنی تعذیر اور ہاتھ کاٹنا نہین آتا اسلیے کہ اُس زمانے مین باغ محفوظ اور محرز یعنی گھرے ہوے نہ تھے
اور جو کوئی چرا وے لیوے مین سے بعد پڑنیکے کھلیان مین اور ہووے وہ بقدر قیمت سپر کے تو اُسکا ہاتھ کاٹا آتا ہے اور قیمت سپر کی تین درہم یا
اُسکا درہم تھی اور یہ نصاب چوری کی ہے نزدیک شافعیؒ کے اور ہمارے نزدیک دس درہم ہین کما تقدم نے کہ قیمت سپر کی اُس زمانے مین دس درہم تھی

اور جو لقطہ بیچ راہ آمد و رفت کے آنجہ یعنے جو لقطہ پایا جاوے آبادی کی راہ مین کہ اُسپر اکثر لوگ چلتے ہون تو واجب ہی تعریف اُسکی اسواسطے کہ غالب یہ ہی کہ وہ کسی مسلمان کا ہوا اور وہ لقطہ کہ ہو بیچ ویرانۂ قدیم کے آنجہ مراد یہ ہے کہ جو لقطہ پایا جاوے گانون ویران اور زمین قدیم مین کہ نہ پائی جاوے اُسپر عمارت اہل اسلام کی اور نہ داخل ہو وہ کسی مسلمان کی ملک مین برابر ہے کہ وہ لقطہ سونا ہو یا چاندی یا سواے اسکے قسم ظروف اور زیور سے پس اُسمین اور مال گرا ہوا جو بیچ اُسمین پایا نجوان حصّہ لشد دینا آتا ہے ؛ ح ؛ ع **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ وَجَدَ دِیْنَارًا فَاَتٰی بِهٖ فَاطِمَةَ فَسَاَلَ عَنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا رِزْقٌ اللّٰهِ فَاَکَلَ مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَکَلَ عَلِیٌّ وَفَاطِمَةُ فَلَمَّا کَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَتَتِ امْرَاَةٌ تَنْشُدُ الدِّیْنَارَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا عَلِیُّ اَدِّ الدِّیْنَارَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے یہ کہ علی بن ابی طالبؓ نے پایا ایک دینار یعنی راہ مین سے بطریق لقطے کے پس لائے اُسکو حضرت علی رضہ فاطمہؓ کے پاس پھر پوچھا حضرت علی رضہ نے حکم اُسکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ رزق ہے اللہ کا پس کھایا اُسمے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کھایا علیؓ اور فاطمہ رضہ نے یعنی اُسکا کچھ لیکر کھایا پس جبکہ ہوا بعد اسکے آئی ایک عورت ڈھونڈھتی ہوئی دینار کو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے علیؓ دے تو دینار نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** اس سے یہ نہین معلوم ہوتا کہ حضرت علیؓ نے بغیر تعریف کے وہ دینار کھایا ہوا احتمال ہے کہ تعریف کی ہو پھر کھایا ہو اور حضرتؐ نے جو فقط اُس عورت کے کہنے سے دینار اُسکو دلوا دیا تو اُسنے علامت اُسکی بیان کی ہوگی یا حضرتؐ کو معلوم ہوگا کہ اُسکا ہے ؛ ع ؛ ح **وَعَنِ** الْجَارُوْدِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ضَالَّةُ الْمُسْلِمِ حَرْقُ النَّارِ رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہے جارود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گم ہوئی چیز مسلمان کی شعلہ ہے آگ کا نقل کی یہ دارمی نے **ف** یعنی اگر لیوے کوئی لقطے کو اس ارادہ سے کہ مالک ہونگا اُسکا اور نہ رعایت کرے اُسمین وہ احکام کہ مشروع ہین اُسمین مثل تعریف وغیرہ سے تو وہ لقطہ بوجہ اتا ہے اُسکو آگ دوزخ مین ؛ طبی **وَعَنْ** عِیَاضِ بْنِ حِمَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدَ لُقَطَةً فَلْیُشْهِدْ ذَا عَدْلٍ اَوْ ذَوِیْ عَدْلٍ وَلَا یَکْتُمْ وَلَا یَغِیْبْ فَاِنْ وَجَدَ صَاحِبَهَا فَلْیَرُدَّهَا عَلَیْهِ وَاِلَّا فَهُوَ مَالُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَشَاءُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے عیاض بن حمار سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پاوے لقطہ پس چاہیے کہ گواہ کرے صاحب عدل کو یا کہا دو صاحب عدل کو اور نہ چھپاوے لقطے کو یعنی ساتھ ترک کرنے تعریف کے اور نہ غائب کر ڈالے اُسکو یعنی کسی اور مکان مین نہ بھیج دے پھر اگر پاوے اُسکے مالک کو پس بھیر دے لقطے کو مالک پر اور اگر نہ پایا مالک کو پس وہ مال ہے اللہ کا دیتا ہے وہ مال جسکو چاہتا ہے نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد اور دارمی نے **ف** گواہ کرے کہ یہ چیز مین نے پائی ہے ثانیاً الحال تہمت اور دعوی زیادتی کا نکرے اور اسمین یہ بھی حکمت ہے کہ بغیر گواہ کرنیکے کبھی اپنا نفس طمع کرتا ہے کہ گواہ تو کوئی ہے ہی نہین مالک کو دینا کیا ضرور ہے اور گواہ کرنیسے یہ طمع نہین ہوتی اور خواہ مخواہ دینا پڑتا ہے اور یہ بھی اسمین حکمت ہے کہ ساتھ موت ناگہانی کے وارث اُسکو داخل ترکے مین نکرین اور یہ امر گواہ کرنیکا بعضے کہتے ہین کہ بطریق استحباب کے ہے اور بعضے کہتے ہین کہ بطریق وجوب کے ہے اور اس حدیث مین کہا کہ وہ مال ہے اللہ کا اور اوپر کی حدیث مین کہا کہ رزق اللہ کا ہے مراد ان دونون لفظون سے حلال ہے یعنی وہ مال حلال ہے منتفع ہونا اُسکے کہ خدا نے غیب سے بھیجا اور پھر اگر مالک نہ آوے اُسکو جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ؛ ح ؛ ع **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ رَخَّصَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْعَصَا وَالسَّوْطِ وَالْحَبْلِ وَاَشْبَاهِهٖ یَلْتَقِطُهُ الرَّجُلُ یَنْتَفِعُ بِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا رخصت دی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لاٹھی مین اور کوڑے مین اور رسی مین اور مانند انکے مین کہ عرف مین انکو قلیل جانتے ہین کہ اُٹھا لیوے اُسکو آدمی فائدہ لے اُس سے

۸ تعریف لقطہ واجب ہی تعریف لقطہ کی ایک سال تک اور تعریف کا طریقہ اور اگر نہ آوے مالک اُسکا تو اختیار ہے پانے والے کو خرچ کرنیکا اور اگر نہ پایا تو اختیار ہے صدقہ کرنیکا اور اگر نہ پایا تو اختیار ہے اپنے لیجانیکا

نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنی لقطہ اُٹھانیوالا ان چیزوں سے منتفع ہو بغیر تعریف کے اگر فقیر ہو اور شرح السنہ مین لکھا ہے کہ اسمین دلیل ہے اسپر کہ قلیل مال نہ تعریف کیا جاوے ولیکن اسمین کلام ہے اور حد قلیل کی کیا ہے بعضون نے کہا دس درہم سے کم قلیل ہے اور بعضون نے کہا کہ دینار اور کم دینار سے قلیل ہے بموجب حدیث حضرت علیؓ کے ۱۲ وَذَکَرَ حَدِیْثَ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیْکَرِبَ اَلَا لَا یَحِلُّ فِیْ بَابِ الْاِعْتِصَامِ اور ذکر کی گئی حدیث مقدام بن معدیکرب کی کہ سرانسکا یہ ہے اَلَا لَا یَحِلُّ ۱۳ بیچ باب لا عتصام بالکتاب السنہ کے بَابُ الْفَرَائِضِ باب ہے بیچ بیان فرائض کے ف یعنی اس باب مین بیان ہے حصونکا کہ معین ہین قرآنمین یا حدیث مین بیچ میراث کے اور لکھا ہے علمانے کہ متعلق ہوتے ہین ساتھ متروکہ میت کے چار حق اس ترتیب سے کہ اوّل تو میت کو تکفین و تجہیز کرے یعنی پہلے اسکو غسل دے پھر کفن دے پھر نماز پڑہکر اُٹھا کر مقبرے مین لیجاوے اور قبر مین دفن کرے اور ان سب چیزونمین کہ حاجت خرچ کرنے مال کی ہو بغیر تنگی اور اسراف کے خرچ کرے بعد اسکے اگر میت کے ذمہ دین ہو تو دین ادا کرے بعد اسکے جو مال بچے اُسمین سے تہائی تک وصیت جاری کرے اگر وصیت کی ہو بعد اسکے مال کو درمیان وارثون کے بانٹے اس طرح سے کہ پہلے اصحاب فرائض کو دے یعنی جنکا حصہ قرآن یا حدیث مین معین ہے پھر بعد اسکے جو بچے تو میت کے عصبات نسبی کو دے کہ جو کچھ اصحاب فروض سے بچتا ہے وہ لیتے ہین اور اگر اصحاب فروض وارثنمین نہین ہوتے ہین تو سب ترکہ عصبات نسبی کو پونہچتا ہے اور اگر عصبات نسبی نہون تو جو کچھ اصحاب فروض سے بچے میت کے آزاد کرنے والے کو دے اگر میت بردہ آزاد ہوا اور اگر آزاد کرنے والا نہو تو آزاد کرنے والے کے عصبہ کو دے جو عصبے کہ مرد ہین اور اگر یہ بھی نہون تو رد ہو اصحاب فروض پر سوائے زوجین کے کہ اُنپر رد نہین اور رد یہ ہے کہ جو کچھ بچے اصحاب فروض کے حصون معینہ سے وہ پھر ہر ایک کو بقدر حصے اُسکے کے دے اور اگر نہ اصحاب فروض ہون اور نہ عصبات نسبی اور نہ سببی ہون تو ذوی الارحام کو دے اور وہ بھی نہون تو مولی الموالات کو دے اور صورت مولی الموالاۃ کی یہ ہے کہ ایک شخص لاوارثی نے کہا کسی سے کہ تو مولی میرا ہے وارث ہونا تو میرا جب مرونگا اور خون بہا دینا تو میری طرف سے اور اُسنے قبول کیا تو یہ عقد ہمارے نزدیک درست ہے اور قبول کرنے والا مولی الموالاۃ کہلاتا ہے اور اگر وہ سرا شخص لاوارثہ تھا اور اُسنے بھی اسی طرح کہا اور اُسنے قبول کیا تو پسمین ایک دوسرے کا وارث ہوگا اور وہ بھی نہون تو اُسکو دے کہ جسکے نسب کا اقرار کیا میت نے غیر پر یعنی کہا کہ یہ بیٹا میرے باپکا ہے اور اور کسی طرح نسب اُسکا ثابت نہو سوائے اسکے اقرار کے اور اگر وہ بھی نہو تو جسکے لیے تمام مال کی وصیت کی ہو اُسکو دے اور وہ بھی نہون تو میت المال مین مال اُسکا رکھا جاوے اور اگر بیت المال بھی نہو تو مصرف بیت المال مین صرف کرے یعنی فقرا وغیرہ کو دے اور اصحاب فروض بارہ ہین باپ دادا اگرچہ اوپر کے درجے کے ہون اور بھائی اخیافی اور بھائی اخیافی وہ ہے کہ مان اسکی اور اُسکی ایک ہو اور باپ دو اور خسر و اور خاوند اور مان اور جدہ یعنی دادی اور نانی اگرچہ اوپر کے درجے مین ہون اور بیٹی اور پوتی اور بہن سگی اور بہن سوتیلی اور بہن اخیافی پس باپ کا چھٹا حصہ ہے اگر اُسکے ساتھ بیٹا یا پوتا میت کا ہو اگرچہ نیچے کے درجے کا ہو اور اگر یہ دونون نہون اور اُسکے ساتھ ہو بیٹی یا پوتی میت کی اگرچہ نیچے کے درجے کی ہو تو چھٹا حصہ بھی لیگا اور عصبہ بھی ہوگا اور اگر نہو اولاد میت کی اور میت کے بیٹے کی اگرچہ نیچے کے درجے کی ہو حاصل یہ کہ پہلی صورت مین باپ نراصاحب فرض ہے اور دوسری صورت مین صاحب فرض بھی ہے اور عصبہ بھی اور تیسری صورت مین نرا عصبہ اور دادا بیچ صورت نہونے باپکے تینون احوال مذکورمین مانند باپ کے ہے اور باپ میت کے ہوتے ہوے دادا محروم ہے اور بھائی اخیافی اور بہن اخیافیہ کا چھٹا حصہ ہے اگر ایک ہو اور اگر دو یا زیادہ ہون تو تہائی حصہ ہے کہ مرد و عورت پر برابر بانٹا جاوے اور یہ بھائی اور بہن اخیافی ساتھ اولاد میت کے اور ساتھ اولاد بیٹے میت کی کے اور ساتھ باپ دادا میت کے محروم ہین اور خاوند کا چوتھائی حصہ ہے اگر میت کے اولاد ہو اور اگر اولاد نہو تو آدھا ہے اور بیوی کا آٹھوان حصہ ہے ایک بیوی ہو یا زیادہ اگر اولاد میت کے ہو

اور اگر اولاد نہو تو چوتھائی ہے اور مان کا چھٹا حصہ ہے اگر اسکے ساتھ اولاد میت کی ہو یا اولاد میت کے بیٹے کی ہو یا ایک بھائی اور ایک بہن یا دو بھائی یا دو بہن یا زیادہ دو سے ہون عام ہے کہ سگے ہون یا سوتیلے یا اخیافی اور اگر ان مین سے کوئی نہو تو تہائی حصہ ہے کل مال مین سے اور جس صورت مین کہ مان کے ساتھ باپ اور خاوند یا بیوی میت کی ہون تو حصہ خاوند یا بیوی کو دے کر تہائی باقی کی وارث ہوگی اور اگر اس مسئلے مین دادا بجاے باپ کے ہو تو حصہ مانکا تہائی سب ترکہ کا ہوگا کہ دادا اسمین بجاے باپ کے نہین ہے اور حصہ جدہ کا ایک ہو یا کئی باپ کے طرفی ہو یا مانکے طرفی یا دونون طرفی چھٹا حصہ ہے کہ سب برابر ہین بغیر طبکہ درجے مین برابر ہون اور اگر درجے مین متفاوت ہون تو دور کی بسبب قریبکے محروم ہوگی اور سب جدات یعنی دادیان اور نانیان مان کے ہونیسے محروم ہوتی ہین یا دراسی طرح جدات پدری ہونے حدیث کے سے ساقط ہوتی ہین مگر ہیوی دادا کی نہین ساقط ہوتی اور بیٹی اگر ایک ہو تو اُسکا حصہ آدھا ہے اور اگر دو یا زیادہ دو سے ہون تو دو تہائی ہین جس صورت مین کہ اُسکے ساتھ سگا بھائی یا سوتیلا بھائی نہو اور بھائی کے ہوتے ہوے عصبہ ہوتی ہے پس حصہ اُسکا بہ نسبت بھائی کے حصے کے آدھا ہوگا اور اگر بیٹے اور بیٹیان میت کی متعدد ہون تو تقسیم انکی اسی طرح ہے کہ بیٹے کے دو حصے اور بیٹی کا ایک حصہ آور پوتی اگر ایک ہو تو حصہ اُسکا آدھا ہے اور اگر دو یا زیادہ ہون دو سے تو دو تہائی ہے اگر میت کی بیٹی یا پوتا نہو اور ایک بیٹی میت کے ہوتے ہوے پوتی کا چھٹا حصہ ہے اور دو بیٹیون میت کے ہوتی ہوے پوتی محروم ہوگی مگر کہ پوتی کے ساتھ پوتا میت کا ہو تو اُس صورت مین باوجود ایک بیٹے یا دو بیٹیون میت کے وہ پوتی عصبہ ہوگی اگرچہ پوتا پوتی کے درجے سے نیچے ہو پس حق عصوبت کا سب پوتا پوتی کو پونچے گا کہ تقسیم انکی بطور عصوبت کے ہوگی یعنی پوتے کے دو حصے اور پوتی کا ایک حصہ اور یہ پوتا سگا بھائی اُس پوتی کا ہو یا سوتیلا بھائی یا چچا کا بیٹا بھائی اور یہ پوتی میت کے بیٹا ہوتے ہوے محروم محض ہے بہرحال اور بیچ صورت نہونے اولاد میت کے اور نہ ہونے اولاد بیٹے میت کے پڑوتی میت کی قائم مقام پوتی کے ہے سب باتون ذکر کیے گئے مین اور اولاد پوتی کی پوتی کے ہونیسے اور اولاد بیٹی کی بیٹی کے ہونیسے محروم ہین اور محروم ہوتے ہین بھائی اور بہنین اخیافی بسبب ہونے اولاد میت کی اور میت کے بیٹے کی اولاد کے ہونیسے اگرچہ نیچے کے درجے کی ہون اور باپ ورداد اکے ہونیسے بھی محروم ہوتے ہین اور سگی بہن بیچ صورت نہونے بیٹے کے اور نہونے پوتے کے اور نہونے پڑوتے کے سب حال مین قائم مقام بیٹے کے ہے یعنی ایک کو آدھا اور دو کو یا دو سے زیادہ نہائی اور بہن سوتیلی بشرط نہونے سگی بہن کے یہی حکم رکھتی ہے اور عصبہ ہوتی ہے بہن سگی اور سوتیلے ہوتی ہوے بیٹے میت کے یا پوتے میت کے اگرچہ نیچے کے درجے کے ہون اور اسی طرح سگی بہن سگے بھائی کے ساتھ عصبہ ہوتی ہے اور سوتیلے بھائی کے ساتھ صاحب فرض ہوتی ہے اور بھائی اور بہنین سوتیلے ہوتے ایک بھائی سگے کے ساقط ہوتے ہین اور حصہ سوتیلی بہن کا ہوتے ہوے ایک سگی بہن کے چھٹا ہے ایک ہو یا زیادہ ایک سے اور دو سگی بہنون کے ہوتے ہوے سوتیلی بہن ساقط ہوتی ہے مگر کہ سوتیلی بہن کے ساتھ بھائی سوتیلا بھی ہو پس بیچ صورت ہونے ایک بہن یا دو بہنون سگی کے اور بیچ صورت نہونے سگی بہن کے سوتیلی بہن ساتھ بھائی سوتیلے کے عصبہ ہوتی ہے اور حصہ درمیان اُنکے بطور عصوبت کے تقسیم ہوتا ہے اور جبکہ سگی بہن ساتھ بیٹے یا پوتے یا پڑوتے وغیرہ میت کے عصبہ ہوگی تو بھائی سوتیلا اور بہن سوتیلی محروم ہونگے اور محروم ہوتے ہین بھائی اور بہنین سگی اور سوتیلی بسبب ہونے بیٹے اور پوتے کے اگرچہ نیچے کے درجے کا ہو اور بسبب ہونے باپ اور دادا کے مسئلہ عصبات چار قسم پر ہین اوّل بیٹا اور پوتا اگرچہ نیچے کے درجے کے ہون دوسرے باپ ورداد اگرچہ اوپر کے درجے کے ہون تیسرے بھائی سگے اور سوتیلے اور بیٹے اُنکے اگرچہ نیچے کے درجے کے ہون چوتھے چچا میت کے اور چچا میت کے باپ کے اور چچا میت کے دادا کے اور بیٹے اور پوتے ان تینون چچاؤن کے اگرچہ نیچے کے درجے کے ہون اور مقدم انمین ہین بیٹے پھر پوتے اگرچہ نیچے کے درجے کے ہون پھر باپ پھر دادا اگرچہ اوپر کے درجے کے ہون پھر بھائی پھر بھتیجے اگرچہ نیچے کے درجے کے ہون پھر چچا پھر اولاد انکی پس مجموعہ کہ ین ایک قسم اوّل ہین ہوگا تو باقی تینون قسمون کے لوگ

بالکل محروم ہونگے اور اسی طرح بسبب ہونے ایک کے قسم دوسری مین سے باقی دو قسمون کے لوگ محروم ہونگے اور بسبب ہونے ایک کے قسم تیسری مین سے چوتھی قسم کے لوگ محروم ہونگے اور پنجم قسم کے ان قسمون مین سے قریب بعید سے اولیٰ ہے یعنی بسبب ہونے قریب کے بعید کو کچھ نہین پونہچنے کا اور سگا سوتیلے سے اولیٰ ہے اور پوتے میت کے چچاؤن کے چچاؤن باپ میت کے سے اولیٰ ہین اور پوتے باپ کے چچاؤن کے چچاؤن دادا کے سے اولیٰ ہین مسئلہ ذوی الارحام بھی چار قسم پر ہین اوّل اولاد بیٹے کی اور اولاد پوتے کی اور اولاد پڑپوتے کی اگرچہ نیچے کے درجے کے ہون دوسرے اجداد فاسد اور جدات فاسدہ اگرچہ اوپر کے درجے کے ہون اور جد فاسد اُسکو کہتے ہین کہ بیچ واسطے اُسکے کے ساتھ میت کے عورت داخل ہو مانند نانا میت کے اور باپ نانی یا دادی میت کے اور جدہ فاسدہ وہ ہے کہ بیچ واسطے اُسکے کے ساتھ میت کے جد فاسد آوے مانند نانا کی مان کے اور دادی اور نانی کے باپ کی مان کے کہ یہ ذوی الارحام سے ہین اور جد صحیح وہ ہے کہ بیچ واسطے اُسکے کے ساتھ میت کے عورت داخل نہو مانند دادا اور پڑدادا کے اگرچہ اوپر کے درجے کے ہون اور جدہ صحیحہ وہ ہے کہ جد فاسد بیچ واسطے اُسکے کے ساتھ میت کے نہو مانند دادی اور پڑدادی اور نانی اور پڑنانی کے اگرچہ اوپر کے درجے کی ہون اور یہ ذوی الفروض سے ہین جیسیکہ اوپر ذکر کی گئین اور تیسری قسم ذوی الارحام سے اولاد سگی بہنون کی اور سوتیلی بہنون کی اور بہنون اخیافیہ کی اور اولاد بھائی اخیافی کی اور بیٹیان سگے بھائی اور سوتیلے بھائی کی ہین چوتھے پھپھیان مطلق یعنی سگی اور سوتیلی اور اخیافی اور اور چچا اخیافی اور ماموں اور خالائین پس اگر ایک قسم اوّل سے یا اولاد اُنکی سے اگرچہ نیچے کے درجے کا موجود ہو تو لوگ تینون قسمون باقی کی سب محروم ہون گے اور بسبب ہونے ایک کے قسم دوسری مین سے لوگ قسم تیسری اور چوتھی کے محروم ہونگے اور بسبب ہونے ایک کے قسم تیسری مین سے سب لوگ چوتھی قسم کے محروم ہونگے اور قریب بعید سے بیچ سب قسمون کے اولیٰ ہین اور باقی تفصیل اسکی فرائض مین دیکھنی چاہیے مسئلہ موانع ارث کے چار ہین یعنے اسنے وارث نہین ہوتا ایک تو رق یعنی بردہ ہونا کہ نہ بردیکا وارث آزاد ہوتا ہے اور نہ بردہ آزاد کا وارث ہوتا ہے اور دوسرے قتل مانع ہے ارث سے وہ قتل کہ جس سے واجب ہوتا ہے قصاص یا کفارہ بیان مجمل اسکا یہ ہے کہ قتل کی پانچ قسمین ہین چنانچہ بر مجمل بیان مفصل نکلا ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ اُنمین سے چار قسمین تو ایسی ہین کہ کسی مین قصاص لازم آتا ہے اور کسی مین کفارہ اور دیت پس ان چار صورتون مین محروم ہوتا ہے قاتل میراث سے ہمارے نزدیک جبکہ ناحق قتل کرے اور اگر اپنے مورث کو ازراہ قصاص کے یا حد کے یا دفع کرنیکے نفس اپنے سے مارے تو اصلاً محروم نہین ہوتا اور ایک قسم انمین قتل بالتسبیب کہلاتی ہے اُس سے نہ قصاص لازم آتا ہے نہ کفارہ بلکہ دیت لازم آتی ہے پس اُس قتل سے قاتل نہین محروم ہوتا اور قتل بالتسبیب یہ ہے کہ کھودے ایک شخص کوان یا رکھے پتھر غیر ملک اپنی مین بلا اذن پس ہلاک ہوجاوے اُس سے انسان اور اسی طرح قاتل اگر لڑکا ہو یا دیوانہ ہو تو نہین محروم ہوتا مقتول کی میراث سے ہمارے نزدیک اور تیسرے اختلاف دو دینون کا مانع ہے ارث سے یعنی نہ مسلمان کافر کا وارث ہوتا ہے اور نہ کافر مسلمان کا اور چوتھے اختلاف دارین ہے یعنی ایک شخص دارالاسلام مین ہو اور ایک شخص دارالحرب مین تو نہ وہ اسکا وارث ہوگا اور نہ یہ اُسکا اور یہ حکم کافرون کیلیے ہے اہل اسلام کے لیے نہین اگر اہل اسلام اختلاف دارین رکھتے ہین تو ایسمین ایک دوسرے کا وارث ہوگا بہنی الطالب ۔ سراجی ۔ شریفی ۔ بسیط ۔ مولانا **الفصل الاوّل** فصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَمَنْ مَاتَ وَعَلَیْهِ دَیْنٌ وَلَمْ یَتْرُكْ وَفَاءً فَعَلَیَّ قَضَاؤُهٗ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ وَفِیْ رِوَایَةٍ مَنْ تَرَكَ دَیْنًا اَوْ ضِیَاعًا فَلْیَاْتِنِیْ فَاَنَا مَوْلَاهُ وَفِیْ رِوَایَةٍ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا فَاِلَیْنَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا مین نزدیک تر اور لائق تر ہون ساتھ مسلمانون کے جانون اُنکی سے یعنی ہر چیز مین اُمور دین و دنیا سے شفقت میری اُنپر بہت ہے شفقت اُنکی سے اپنی جانون پر پس ہون مین لائق تر

ساتھ ادا کرنے قرضون اُنکے کے پس جو شخص کہ مرے اور اُسپر ہو دین اور نہ چھوڑ گیا ہو اتنا مال کہ دین اُسسے ادا ہو سکے پس مجھپر ہے ادا کرنا اُسکے
دَین کا اور جو شخص کہ چھوڑ جاوے مال پس وہ اُسکے وارثون کے لیے ہے یعنی بعد ادا کرنے دَین و وصیت اُسکی کے اور ایک روایت مین ہے کہ جو
شخص چھوڑ جاوے قرض یا عیال پس آوے میرے پاس یعنی وکیل یا وصی اُسکا پس مین ہون کارسازاُسکا یعنی قرض اُسکا ادا کرونگا اور غمخواری
کرونگا اُسکے عیال کی اور ایک روایت مین ہے کہ جو شخص چھوڑ جاوے مال پس اُسکے وارثون کے لیے ہے اور جو شخص کہ چھوڑ جاوے چیز بھاری
یعنی دَین و عیال پس وہ رجوع کرنے والی ہے طرف میرے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ابتدا مین عادت شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
یہ تھی کہ اگر کوئی مرتا اور اُسپر ہوتا قرض اور مال چھوڑتا نہ گیا ہوتا تو حضرتؐ اُسکے جنازے کی نماز پڑھتے اور اخیر مین جب فراغت ہوئی تو ایسا ٹھیرایا
کہ دَین اُسکا اپنے ذمے کر لیتے اور نماز پڑھتے چنانچہ مطلب حدیث ابی ہریرہ کی سے کہ باب الافلاس والانظار کی پہلی فصل مین گذری سمجھا جاتا ہے
اور یہ بات بسبب کمال شفقت و رحمت کے تھی اُمت پر صلی اللہ علیہ وسلم ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِاَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِاَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے دو حصے میراث کے کہ کتاب اللہ مین معین ہین حصے دارون کو پھر جو کچھ بچے پس وہ واسطے اُس شخص کے ہے کہ بہت نزدیک ہو میت کے
مردونمین سے کہ اُسکو عصبہ کہتے ہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی جنکا حصہ معین ہے کتاب اللہ مین کہ اُنکو ذوی الفروض کہتے ہین
اوّل اُنکو دو ترکے مین سے پھر جو کچھ بچے اُنسے تو عصبون کو دو اور عصبونمین جو قریب تر ہے وہ مقدم ہے پس نہین وارث ہوتا عصبہ بعید عصبہ قریب
کے ہوتے اور بیان ذوی الفروض کا اور عصبون کا ابتداے باب مین تفصیل سے ہو چکا اور شرح السنہ مین لکھا ہو کہ اسمین دلیل ہے اسپر کہ بعضے
وارث حاجب یعنی روکنے والے ہوتے ہین بعضون کو اور حجب دو قسم پر ہے حجب نقصان اور حجب حرمان چنانچہ بیان مفصل اسکا فرائض مین ہے
اور لفظ ذکر واسطے تاکید کے اور احتراز کرنے کے خنثی سے ہے ع وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ
الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اسامہ بن زید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین وارث ہوتا مسلمان کافر کا اور نہ کافر
مسلمان کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا نووی نے کہ اجماع ہے مسلمانون کا اسپر کہ کافر نہین وارث ہوتا مسلمان کا اور اسمین اختلاف ہے کہ
مسلمان کافر کا وارث ہوتا ہے یا نہین جمہور تو کہتے ہین کہ وہ بھی نہین وارث ہوتا اور بعضے صحابہؓ اور تابعین نے کہا کہ مسلمان کافر کا وارث
ہوتا ہے اور امام مالکؒ کا بھی یہی مذہب ہے اور مرتد نہین وارث ہوتا مسلمان کا بالاجماع اور مسلمان مرتد کا وارث ہوتا ہے یا نہین اسمین بھی اختلاف ہے نزدیک
امام مالکؒ اور شافعیؒ اور ربیعہ اور ابن ابی لیلیٰ وغیرہم کے مسلمان نہین وارث ہوتا اُسکا اور کہا ابو حنیفہؒ نے کہ جو کچھ کمایا ہے حالت مرتد ہونے مین پس وہ
بیت المال کے لیے ہے اور جو کچھ کمایا ہے اسلام مین پس وہ واسطے وارثون مسلمان اُسکے کے ہے ع وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انسؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا مولی اقوم کا اُس قوم مین سے ہے نقل کی یہ
بخاری نے ف مولی سے مراد یہان آزاد کرنے والا ہے یعنی آزاد کرنے والا وارث ہوتا ہے غلام آزاد کا اگر اسکا کوئی عصبہ نسبی نہو بخلاف غلام آزاد
کے کہ وہ وارث آزاد کرنے والیکا نہین ہوتا اور بعضون نے کہا کہ مولی سے مراد ہے غلام آزاد کیا ہوا یعنی جس قوم نے کسی کو آزاد کیا ہو حکم اسکا حکم
اُس قوم کا سا ہے مثلاً بنی ہاشم نے آزاد کیا کسی غلام کو تو وہ بھی مقدم زکوٰۃ کے حکم بنی ہاشم کا سا رکھتا ہے جیسیکہ بنی ہاشم پر زکوٰۃ حرام ہے اسی طرح
بنی ہاشم کے غلام آزاد کیے ہوے پر بھی زکوٰۃ حرام ہے ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِبْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھانجا قوم کا اونہین مین سے ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی

بھانجا وارث ہوتا ہے ماموں کا اور ذوی الارحام سے ہے اور نہیں وارث ہوتے ذوی الارحام مگر نزدیک امام ابوحنیفہؒ اور احمدؒ کے اور ذوی الارحام جب وارث ہوتے ہیں کہ نہوں میت کے ذوی الفروض اور نہ عصبات اور ذوی الارحام کا بیان ابتداے باب میں تفصیل سے ہو چکا ہے اور دلیل پکڑی ہے ساتھ اس حدیث کے حنفیہ نے اوپر وارث ہونے ذوی الارحام کے بطبی ؛ ش شرح وَذَكَرَ حَدِيثُ عَائِشَةَ اِنَّمَا الْوَلَاءُ فِي بَابِ السَّلْمِ وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ الْبَرَاءِ الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ فِي بَابِ بُلُوغِ الصَّغِيرِ وَحِضَانَتِهِمْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اور ذکر کی گئی حدیث عائشہؓ کی کہ سر اُسکا اِنَّمَا الْوَلَاءُ ہے ہیچ باب کے کہ پہلے باب السلم سے ہے اور ذکر کرینگے ہم حدیث براء کی کہ سر اُسکا یہ ہے اَلْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ ہیچ باب بلوغ الصغیر وحضانت کے اگر چاہیگا اللہ تعالیٰ ف بمنزلۃ الام یعنی خالہ بمنزلہ ماں کے ہے میراث مین پس اگر جمع ہو خالہ ساتھ پھوپی کے تو دو ثلث پھوپی کو ملین گے اور ایک ثلث خالہ کو ؛ ش **الْفَصْلُ الثَّانِي** دوسری فصل ؛ وسری عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَارَثُ اَهْلُ الْمِلَّتَيْنِ شَتّٰى رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ جَابِرٍ روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین وراثت ہوتی ہے درمیان دو دینوں والون مختلف کی نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اور نقل کی ترمذی نے جابرؓ سے ف یعنی نہ کافر مسلمان کا وارث ہوتا ہے اور نہ مسلمان کافر کا ؛ ش وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْقَاتِلُ لَا يَرِثُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کرنیوالا نہین وارث ہوتا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف یعنی جو شخص کہ اپنے مورث کو مارڈالے تو وہ اُسکی میراث سے محروم ہے اور بیان مفصل اسکا ابتداے باب مین گذر چکا ہے ؛ ش وَعَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْجَدَّةِ السُّدُسَ اِذَا لَمْ تَكُنْ دُوْنَهَا اُمٌّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے بریدہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ٹھیرایا واسطے جدہ کے چھٹا حصہ جبوقت کہ نہو حاجب اُسکو مان نقل یہ ابوداؤد نے ف یعنی اگر مان میت کی جیتی ہوگی تو وہ حاجب ہوگی یعنے محروم کرے گی جدہ کو حصے سے اور جدہ سے مراد عام ہے نانی ہو یا دادی ؛ ش وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَهَلَّ الصَّبِيُّ صُلِّيَ عَلَيْهِ وَوَرِثَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ آواز کرے لڑکا نماز پڑھی جاوے اُسپر اور وارث کیا جاوے نقل کی یہ ابن ماجہ اور دارمی نے ف مراد آواز سے علامت زندگی کی ہے یعنی اگرچہ پیدا ہونے کی وقت آدھے سے زیادہ نکلا اور اُسمین علامت زندگی کی معلوم ہوئی خواہ آواز کی خواہ سانس لیا ہو خواہ چھینکا خواہ کوئی عضو ہلا اور پھر مرگیا تو اُسپر نماز جنازہ بھی پڑھے اور اُسکو وارث بھی ٹھیراوے اور اُسکا ورثہ بھی بانٹے پس اگر مرے ایک شخص اور وارث اُسکا پیٹ مین ہو تو رکھ چھوڑی جاوے اُسکے لیے میراث اگر زندہ پیدا ہوا وارث ہوگا اور اُس سے اُسکے وارثون کی طرف نقل کرے گی میراث اور اگر زندہ نہ پیدا ہوا اور وارث لے لینگے ؛ ش وَعَنْ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْهُمْ وَحَلِيْفُ الْقَوْمِ مِنْهُمْ وَابْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے کثیر بن عبداللہ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی عبداللہ سے اُنھون نے نقل کی دادا کثیر کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مولیٰ قوم کا اُس قوم مین سے ہی اور حلیف قوم کا اُس قوم مین سے ہے اور بھانجا قوم کا اُس قوم مین سے ہے نقل کی یہ دارمی نے ف مولیٰ قوم کا الخ بیان اسکا فائدہ حدیث انس کی مین ہو چکا اور حلیف قوم کا الخ عرب مین پہلے عادت تھی کہ آپسمین قسمان قسمین کرتے تھے اپسکہ خون تیرا خون میرا ہے اور صلح تیری صلح میری ہے اور جنگ تیری جنگ میری ہے اور مین وارث تیرا اور تو وارث میرا بعد ازان یہ حکم منسوخ ہوا ساتھ آیت مواریث کے اور بھانجا

قوم کا آخر بیان اسکا بھی بیچ فائدہ حدیث انس کے گذر چکا ہے شرح **وَعَنِ** الْمِقْدَامِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهٖ فَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا اَوْ ضَيَاعَةً فَاِلَيَّ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ وَاَنَا مَوْلٰى مَنْ لَا مَوْلٰى لَهٗ اَرِثُ مَالَهٗ وَاَفُكُّ عَانَهٗ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهٗ يَرِثُ مَالَهٗ وَيَعْقِلُ عَانَهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَاَنَا وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهٗ اَعْقِلُ عَنْهُ وَاَرِثُهٗ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهٗ يَعْقِلُ عَنْهُ وَيَرِثُهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے مقدام سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مین لائق ترہون ساتھ ہر مومن کے جان اُسکی سے پس جو شخص کہ چھوڑ جاوے دَین اپنے دتے یا عیال پس طرف میرے ہے ادا کرنا اُسکا اور پرورش کرنا اُسکا اور جو شخص کہ چھوڑ جاوے مال پس وہ اسطے وارثون اُسکے کے ہے اور مین کارساز اُسکا ہون کہ نہین کوئی کارساز اُسکا وارث ہوتا ہون اُسکے مال کا یعنی رکھتا ہون اُسکو بیت المال مین و الا انبیا وارث نہین ہوتے کسی کے اور نہ کوئی اُنکا وارث ہوتا ہے اور چھڑاتا ہون مین قیدی اُسکے کو یعنی اُسپر جو خون بہا دینا لازم آیا تھا اور بسبب اُسکے نفس اُسکا مقید و معذب ہے عالم برزخ مین اُسکی طرفسے دیکر اُسکو چھڑاتا ہون عذاب سے اور ماموں وارث اُس شخص کا ہے کہ نہین کوئی وارث اُسکا یعنی ماموں کہ ذوی الارحام سے ہے وارث ہوتا ہے اُسکا کہ جسکے ذوی الفروض و عصبی نہین ہوتے وارث ہوتا ہے اُسکے مال کا اور چھڑاتا ہے قیدی اُسکے کو اور ایک روایت مین ہے کہ مین وارث ہون اُسکا کہ نہین وارث اُسکا خون بہا ادا کرتا ہون اُسکی طرفسے اور وارث ہوتا ہون اُسکا اور ماموں وارث ہے اُسکا کہ نہین کوئی وارث اسکا خون بہا پھرتا ہے اُس کی طرفسے اور وارث ہوتا ہے اُسکا نقل کی یہ ابوداؤد نے **وَعَنْ** وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحُوْزُ الْمَرْءَ ثَلٰثُ مَوَارِيْثَ عَتِيْقُهَا وَلَغِيْطُهَا وَلَدُهَا الَّذِيْ لَاعَنَتْ عَنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے واثلہ بن اسقع سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لیتی ہے عورت تین شخصون کی میراث اپنے آزاد کیے ہوئے کی اور اپنے پالے ہوئے کی اور بچے اپنے کی کہ لعان ہوا اُس سے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف میراث آزاد کیے ہوئے کی یعنی ایک عورت بردہ آزاد کرے اور وہ بردہ مرجاوے اور اس بردے کا کوئی عصبہ نسبی ہووے نہین تو وہ عورت وارث اسکی ہوتی ہے مانند مرد کے اور پالے ہوئے کی یعنی ایک عورت نے بچا راہ مین سے پڑا ہوا پایا اور پالا اُسکو اُسکی عورت وارث ہوتی ہے بعد مرنیکے اور یہ مذہب اسحٰق بن راہویہ کا ہے اور اور علما کا مذہب یہ ہے کہ نہین ولا ہے واسطے ملتقط کے یعنی بچے کو راہ مین سے اُٹھانے والا نہین وارث ہوتا اسلیے کہ خاص کیا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ولا کو واسطے آزاد کرنے والیکے ساتھ قول اپنے کے لا ولاء لها الا لاء العتاقة پس شاید کہ یہ حدیث منسوخ ہے اُنکے نزدیک اور قاضی نے کہا کہ معنی اسکے یہ ہین کہ مال اُسکا بیت المال کے لیے ہے اور یہ عورت اولی اور احق ہے بہ نسبت اور مسلمانون کے ساتھ اسکے کہ صرف کیا جاوے اُسپر وہ مال کہ چھوڑا ہے لڑکے نے اور لعان اُسکو کہتے ہین کہ مرد اپنی بیوی کو تہمت زنا کی کرے یا انکار کرے بچے پیدا ہوئے کا کہ یہ میرا نہین اور آپسمین ایک دوسرے کو لعنت کرے چنانچہ بیان مفصل اسکا باب اللعان مین ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ پس جس بچے کے پیدا ہونے مین لعان ہوے اُس بچے کا نسب باپ سے ثابت نہین ہوتا اور نہ آپسمین ایک دوسرے کا وارث ہوتا ہے اسلیے کہ توارث بسبب نسب کے ہوتا ہے اور وہ منتفی ہوا اور نسب اُسکا مان سے ثابت ہے پس وہ آپسمین وارث بھی ہوتے ہین اور یہی حکم ولد الزنا کا ہے شرح **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ عَاهَرَ بِحُرَّةٍ اَوْ اَمَةٍ فَالْوَلَدُ وَلَدُ زِنًا لَا يَرِثُ وَلَا يُوْرَثُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ زنا کرے ساتھ عورت آزاد کے یا لونڈی کے پس فرزند کہ پیدا ہوا اُس سے ولد الزنا ہوتا ہے نہ وارث ہوتا ہے وہ

ف یعنی جس شخص کے اس باندی سے جس کو اس نے آزاد کیا ہو مرنے کے بعد اولاد ہو تو وہ اولاد اس کی میراث پائے گی

اور نہ میراث لی جاتی ہے اُس سے نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی لڑکا نہیں وارث ہوتا زنا کرنے والیکا اور نہ اُسکے اقربا کا اسلیے کہ وراثت بسبب نسب کے ہوتی ہے اور نسب ہے نہیں درمیان اسکے اور درمیان زنا کرنے والیکے اور نہ زنا کرنے والا وارث ہوتا ہے اُس لڑکے کا اور نہ اقربا زنا کرنے والیکے بخلاف مان کے کہ وہ اُس لڑکے کی وارث ہوتی ہے اور لڑکا اُسکا ع وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ مَوْلًى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَتَرَكَ شَيْئًا وَلَمْ يَدَعْ حَمِيْمًا وَلَا وَلَدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطُوْا مِيْرَاثَهٗ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ قَرْيَتِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عائشہؓ سے یہ کہ غلام آزاد کیا ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا مر گیا اور چھوڑا گیا کچھ مال اور نہ چھوڑا کوئی ناتے دار اور نہ فرزند پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو میراث اِسکی ایک شخص کو اُسکے بستی والوں مین سے نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے ف چونکہ اُسنے کوئی وارث چھوڑا نہین مال اُسکا واسطے بیت المال کے تھا اور مصرف بیت المال کے فقرا وغیرہ ہین پس آنحضرتؐ نے اُسکے بستی والون کو دینا مناسب جانا بسبب محتاج ہونے اُنکے کے اور حضرتؐ کو دلا یعنی وراثت اُسکی اسلیے نہ پوچھی کہ نہ انبیا وارث کسی کے ہوتے ہین اور نہ کوئی اُنکا وارث ہوتا ہے ع وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ فَاَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِيْرَاثِهٖ فَقَالَ اقْسِمُوْا لَهٗ وَارِثًا اَوْ ذَا رَحِمٍ فَلَمْ يَجِدْ لَهٗ وَارِثًا وَلَا ذَا رَحِمٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطُوْهُ اَكْبَرَ مِنْ خُزَاعَةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ قَالَ انْظُرُوْا اَكْبَرَ رَجُلٍ مِنْ خُزَاعَةَ اور روایت ہے بریدہ سے کہ کہا مر گیا ایک شخص خزاعہ مین سے کہ نام ایک قبیلے کا ہے پس لائی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میراث اُسکی پس فرمایا کہ تلاش کرو واسطے اُسکے وارث کو یعنی ذوی الفروض یا عصبات سے یا ذی رحم کو پس نہ پایا اُسکا وارث اور نہ ذی رحم پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دو میراث اُسکی بڑے کو خزاعہ مین سے نقل کی یہ ابوداؤد نے اور ایک روایت ابوداؤد کی مین یون ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے دیکھو بڑے شخص کو خزاعہ مین سے یعنی اور دو اُسکو ف اسکی بھی تاویل وہی ہے جو اوپر کی حدیث مین گذری کہ ترکہ اُسکا داخل بیت المال کے ہوتا حضرتؐ نے مناسب یون جانا کہ ایک شخص بڑے کو اُنمین سے دیجئے بنظر اسکے کہ وہ بھی مصرف بیت المال ہے اور باعتبار رہم قبیلہ ہونیکے اور بڑھاپیکے احق ہے ع وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ اِنَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَا اَوْ دَيْنٍ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَاِنَّ اَعْيَانَ بَنِي الْاُمِّ يَتَوَارَثُوْنَ دُوْنَ بَنِي الْعَلَّاتِ الرَّجُلُ يَرِثُ اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ دُوْنَ اَخِيْهِ لِاَبِيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُمَا قَالَ الْاُخُوَّةُ مِنَ الْاُمِّ يَتَوَارَثُوْنَ دُوْنَ بَنِي الْعَلَّاتِ اِلٰى اٰخِرِهٖ اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا تحقیق تم پڑھتے ہو اس آیت کو مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَا اَوْ دَيْنٍ اور تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ساتھ ادا کرنے دَین کے پہلی وصیت کے اور حکم کیا حضرتؐ نے کہ حقیقی بھائی وارث ہوتے ہین نہ سوتیلے یعنی باوجود ہونے حقیقی بھائیون کے سوتیلون کو نہین یونہی آدمی وارث ہوتا ہے اپنے سگے بھائی کا نہ سوتیلے بھائی کا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور روایت دارمی کی مین یون ہے کہ فرمایا حضرت علیؓ نے کہ بھائی کہ مان مین بھی شریک ہون یعنی مان اور باپ مین شریک ہون یعنے سگے بھائی وارث ہوتے ہین نہ بھائی کہ فقط باپ مین شریک ہون یعنی سوتیلے تا آخر حدیث مذکور ہوئی کے ف پڑھتے ہو اس آیت کو آنچہ حاصل آیت کا یہ ہے کہ میراث بعد جاری کرنے وصیت کے ہے کہ میت نے کی اور بعد ادا کرنے دَین میت کے ہے اور مراد حضرت علیؓ کی یہ ہے کہ تم اس آیت کو پڑھتے ہو آیا معنی بھی اسکے سمجھتے ہو یا نہیں اسکا یہ ہے کہ آیہ کریمہ مین وصیت دَین پر مقدم واقع ہوئی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ادائے دَین کو مقدم رکھا اجرائے وصیت پر پس یہ گمان نکریں لوگ درمیان آیت کے اور فعل آنحضرتؐ کے منافات ہے بلکہ جانین کہ دَین مقدم ہے حکم مین اگرچہ مؤخر ہے ذکر مین اور وصیت کو مقدم ذکر مین اسلیے کیا کہ ورثہ پر جاری کرنا

وصیت کا شاق ہے اُسکو سہل نہ جانین بلکہ اُسکے اجرا مین اہتمام خوب طرح کرین اور آدمی وارث ہوتا ہے آخر یہ تفسیر اور تاکید پہلے کلام کی ہے
ح ۲ ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةُ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ بِابْنَتَيْهَا مِنْ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ هَاتَانِ ابْنَتَا سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ قُتِلَ أَبُوهُمَا مَعَكَ يَوْمَ أُحُدٍ شَهِيدًا وَإِنَّ عَمَّهُمَا أَخَذَ مَالَهُمَا وَلَمْ يَدَعْ لَهُمَا مَالًا وَلَا تُنْكَحَانِ إِلَّا وَلَهُمَا مَالٌ قَالَ يَقْضِي اللهُ فِي ذَلِكَ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ فَبَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَمِّهِمَا فَقَالَ أَعْطِ ابْنَتَيْ سَعْدٍ الثُّلُثَيْنِ وَأَعْطِ أُمَّهُمَا الثُّمُنَ وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لَكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا
لائی عورت سعد بن ربیع کی اپنے دونون بیٹیون کو کہ سعد بن ربیع سے تھین پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ یہ دونون
بیٹیان سعد بن ربیع کی ہین مارا گیا باپ انکا آپکے ساتھ دن اُحد کے شہید اور تحقیق چچا انکے نے لیا مال انکا یعنی جو مال کہ انکو پہنچتا سعد کے
بھائی نے لے لیا بسبب رسم جاہلیت کے کہ عورتون کو محروم کرتے تھے میراث سے اور نہ چھوڑا انکے لیے مال و نکاح نہین کی جاتین یہ مگر ہو واسطے
انکے مال فرمایا حضرتؐ نے حکم کریگا اللہ تعالیٰ بیچ مقدمہ انکے کے یعنی صبر کر یا دی آوے انکے مقدمے مین پس اُتری آیت میراث کی یعنے
یُوصِيكُمُ اللهُ فِي أَوْلَادِكُمْ الخ پس بھیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو اُنکے چچا کے پاس اور فرمایا کہ دے سعد کی دونون بیٹیونکو دو تہائی
اور دے لڑکیون کی مان کو آٹھوان حصہ اور جو کچھ کہ بچ رہے پس واسطے تیرے ہے نقل کی یہ احمدؒ اور ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اور کہا
ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے ف یعنی مال کے چوبیس حصے کر یون تقسیم کرینگے مسئلہ ۲۴ بیت ۸ بیت ۳ دیدہ ۱ دیدہ ۳ وَعَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلٍ
قَالَ سُئِلَ أَبُو مُوسَى عَنِ ابْنَةٍ وَبِنْتِ ابْنٍ وَأُخْتٍ فَقَالَ لِلِابْنَةِ النِّصْفُ وَلِأُخْتِ النِّصْفُ وَائْتِ ابْنَ مَسْعُودٍ فَسَيُتَابِعُنِي فَسُئِلَ
ابْنُ مَسْعُودٍ وَأُخْبِرَ بِقَوْلِ أَبِي مُوسَى فَقَالَ لَقَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ أَقْضِي فِيهَا بِمَا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلِابْنَةِ النِّصْفُ وَلِابْنَةِ الِابْنِ السُّدُسُ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ وَمَا بَقِيَ فَلِلْأُخْتِ فَأَتَيْنَا أَبَا مُوسَى فَأَخْبَرْنَاهُ
بِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ لَا تَسْأَلُونِي مَا دَامَ هَذَا الْحَبْرُ فِيكُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ہزیل بیٹے شرحبیل کے سے کہ کہا سوال کیے
گئے موسیٰ اس مسئلے سے کہ ایک بیٹی ہو اور ایک بہن یعنی ایک شخص مرے یہ وارث چھوڑ کر تو اُسکی میراث کیسو نکر بٹے پس جواب دیا
ابوموسیٰ نے کہ بیٹی کو آدھا اور بہن کو آدھا یعنی پوتی کو محروم کیا اور کہا ابوموسیٰ نے پوچھنے والے کو کہ جا عبداللہ بن مسعود کے پاس یعنی اور پوچھ
اُس سے بھی یہ مسئلہ موافقت کریگا میرے یعنی یہی جواب دینگے پس سوال کیے گئے ابن مسعود اور خبر دیے گئے ساتھ جواب ابوموسیٰ کے پس کہا ابن مسعود
نے کہ تحقیق مین گمراہ ہون اُسوقت یعنی مین اگر ایسا فتوی دون تو گمراہ ہون اور نہ ہون مین راہ پانے والون سے حکم کرونگا مین اس مسئلے مین موافق
اُسکے کہ حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ یہ ہے بیٹی کو آدھا اور پوتی کو چھٹا حصہ واسطے پورا کرنے دو تہائی کے یعنی حق دو بیٹیونکا زیادہ کا
دوسے دو تہائی تھا جب ایک بیٹی نے آدھا پایا تو چھٹا حصہ پوتی کو دیکر دو تہائی پورے کر دینگے اور جو باقی رہے پس واسطے بہن کے ہے یعنی بموجب
اُس حدیث کے کہ کرو بہنون کو ساتھ بیٹیون کے عصبہ اور مذہب جمہور کا بھی یہی ہے پس آئے ہم ابوموسیٰ کے پاس اور خبر دی ہمنے اُنکو ساتھ
کہنے ابن مسعود کے پس کہا ابوموسیٰ نے نہ پوچھا کرو مجھے جبتک کہ یہ عالم ہے بیچ تمہارے یعنی ابن مسعود نقل کی یہ بخاری نے ف یعنی تم چھ حصے
کر کے یون بانٹ مسئلہ بکر ۲ بیت ۱ بیت ۱ بن اخت وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
إِنَّ ابْنَ ابْنِي مَاتَ فَمَا لِي مِنْ مِيرَاثِهِ فَقَالَ لَكَ السُّدُسُ فَلَمَّا وَلَّى دَعَاهُ قَالَ لَكَ سُدُسٌ آخَرُ فَلَمَّا وَلَّى دَعَاهُ قَالَ

اِنَّ السُّدُسَ الْاٰخِرَ طُعْمَةٌ لَکَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہ کہا آیا ایک شخص پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ تحقیق پوتا مر گیا پس کیا پونچتا ہے مجکو میراث اُسکی سے فرمایا واسطے تیرے ہے چھٹا حصہ پس جب پھر اوہ بلایا اُسکو حضرتؐ نے اور فرمایا واسطے تیرے ہے چھٹا حصہ اور پس جب پشت پھیری بلایا اُسکو فرمایا تحقیق چھٹا حصہ اخیر کا رزق ہے واسطے تیرے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداود نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے ف رزق ہے یعنی دوسرا چھٹا حصہ بطریق عصبیت کے تجھے پونچا اور پہلا بطریق فرضیت کے اور تمامی حصہ ایک بارگی ہی اُسے ندیا تا وہ یہ گمان نکرے کہ فرض تہائی ہے اور صورت اس مسئلے کی یہ ہے کہ ایک شخص مرا چھوڑ کر دو بیٹیاں اور یہ دادا کہ سائل ہے پس سکے مال مین سے اُسکی دو بیٹیون کو تو دو تہائی پونچا اور باقی رہا تہائی آسمین سے چھٹا حصہ تو دادا کو بطریق فرضیت کے پونچا اور چھٹا حصہ بطریق عصبیت کے

مسئلہ ۲ جد خالد

ع میت بیت

وَعَنْ قَبِیْصَةَ بْنِ ذُؤَیْبٍ قَالَ جَاءَتِ الْجَدَّةُ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ تَسْاَلُہٗ مِیْرَاثَھَا فَقَالَ لَھَا مَالَکِ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ شَیْءٌ وَمَا لَکِ فِیْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْءٌ فَارْجِعِیْ حَتّٰی اَسْاَلَ النَّاسَ فَسَاَلَ فَقَالَ الْمُغِیْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْطَاھَا السُّدُسَ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ ھَلْ مَعَکَ غَیْرُکَ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ مِثْلَ مَا قَالَ الْمُغِیْرَةُ فَاَنْفَذَہٗ لَھَا اَبُوْبَکْرٍ ثُمَّ جَاءَتِ الْجَدَّةُ الْاُخْرٰی اِلٰی عُمَرَ تَسْاَلُہٗ مِیْرَاثَھَا فَقَالَ ھُوَ ذٰلِکِ السُّدُسُ فَاِنِ اجْتَمَعْتُمَا فَھُوَ بَیْنَکُمَا وَاَیَّکُمَا خَلَتْ بِہٖ فَھُوَ لَھَا رَوَاہُ مَالِکٌ وَاَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے قبیصہؓ بیٹے ذویبؓ سے کہ کہا آئی جدہ پاس ابوبکر صدیقؓ کے اس حال مین کہ مانگتی تھی اُنسے میراث اپنی پس کہا واسطے اُسکے نہین واسطے تیرے بیچ کتاب اللہ کے کچھ اور نہین واسطے تیرے بیچ سنت یعنی حدیثون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ یعنے جو حدیثین کہ مجھے یاد ہین اُن مین یہ حکم نہین پاتا پس پھر جا یہانتک کہ پوچھون لوگون سے یعنی علماے صحابہؓ سے شاید کہ اُن مین کوئی جانتا ہو یہ حکم پھر پوچھا ابوبکرؓ نے لوگون سے پس کہا مغیرہ بن شعبہ نے کہ حاضر ہوا تھا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دلوایا جدہ کو چھٹا حصہ پس کہا ابوبکرؓ نے مغیرہ کو کہ آیا ہے ساتھ تیرے کوئی سوا تیرے کہ یہ سُنا یا دیکھا ہو حضرت سے یعنی احتیاطاً اُنھون نے یہ پوچھا پس کہا محمد بن مسلمہ نے مانند اُس چیز کے کہ کہا تھا مغیرہ نے پس جاری کیا اُس حکم کو واسطے اُس جدہ کے حضرت ابوبکرؓ نے پھر آئی جدہ دوسری پاس حضرت عمرؓ کے اس حال مین کہ طلب کرتی تھی اُنسے میراث اپنی پس کہا حضرت عمرؓ نے وہی چھٹا حصہ ہے پس اگر جمع ہو تم دونون پس وہ چھٹا حصہ مشترک ہے درمیان تم دونون کے اور جونسی تم دونون سے کہ تنہا ہو ساتھ اِس چھٹے حصے کے پس وہ چھٹا حصہ اُسکے لیے ہو نقل کی یہ مالکؒ اور احمدؒ اور ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی اور ابن ماجہ نے ف جدہ کہتے مین دادی کو بھی اور نانی کو بھی پس حضرت ابوبکرؓ کے پاس جو آئی تھی نانی تھی اور حضرت عمرؓ کے پاس جو آئی دادی تھی اُسی میت کی چنانچہ ایک روایت مین اسی طرح آیا ہے اور اخیر جملے کا حاصل یہ ہے کہ میراث جدہ کی چھٹا حصہ ہے خواہ ایک ہو یا کئی ہون پس حضرت صدیقؓ نے حکم کیا چھٹے حصہ کا ایک جدہ کے لیے تنہا اسلیے کہ دوسرا کا ہونا معلوم نتھا اور حضرت عمرؓ کو جب معلوم ہوا دوسرا کا ہونا تو حکم کیا کہ دونون چھٹے حصے مین شریک ہون ع وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ فِی الْجَدَّةِ مَعَ ابْنِھَا اَنَّھَا اَوَّلُ جَدَّةٍ اَطْعَمَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُدُسًا مَعَ ابْنِھَا وَابْنُھَا حَیٌّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ ضَعَّفَہٗ اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ کہا بیچ مسئلہ جدہ کے ساتھ بیٹے اُسکے کے یہ بات ہے کہ وہ یعنی جدہ کہ ذکر کی گئی مسئلے مین اوّل جدہ تھی کہ دلوایا تھا اُسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چھٹا حصہ ساتھ بیٹے اُسکے کے اور بیٹا اُسکا زندہ تھا نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور ترمذی نے ضعیف کہا اس حدیث کو ف یعنی ایک شخص مرا دادی اور باپ چھوڑ کر حضرتؓ نے دادی کو چھٹا حصہ

ولوایا باوجود اُسکے بیٹے ہونیکے کہ باپ تھا میت کا اور مذہب علما کا یہ ہے کہ باوجود ہونے باپ میتکے اُس میت کی دادی کو کچھ نہین پوتا یعنی دادی پوتے کے مال سے محروم ہے ساتھ اپنے بیٹے کے کہ باپ ہے میت کا اور اس حدیث پر علمانے عمل اسلیئے نہین کیا کہ یہ حدیث ضعیف ہے لائق دلیل پکڑنیکے نہین دلیل پکڑنیکے لیے حدیث صحیح چاہیے یا یہ کہ حضرتؐ نے جدّہ کو اس صورت مین تبرعًا یعنے ازراہ احسان کے دلوایا نہ بطریق میراث کے ع ومولانا **وعن** الضحاک بن سفیان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب الیہ ان ورث امراۃ اشیم الضبابی من دیۃ زوجھا رواہ الترمذی وابوداؤد وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح اور روایت ہے ضحاک بن سفیان سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لکھا طرف اُسکے یہ کہ وارث گردان یعنی میراث دے اشیم ضبابی کی عورت کو خون بہا خاوند اُسکے سے نقل کی ترمذی اور ابوداؤد نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے ف اشیم ضبابی حضرتؐ کی حیات مین مارے گئے خطاءً اور شرح السنہ مین لکھا ہے کہ اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ دیت واجب ہوتی ہے واسطے مقتول کے اوّل پھر انتقال کرتی ہے اُس سے طرف وارثون مقتول کے مانند تمام املاک اُسکی کے اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا انتہی اور آیا ہے کہ امیرالمؤمنین حضرت عمرؓ فرماتے تھے کہ وارث نہین ہوتی ہے عورت خاوند کی دیت سے پس بیان کی اُنکے آگے ضحاک نے یہ حدیث طیبی شرح **وعن** تمیم الداری قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما السنۃ فی الرجل من اھل النصرانیۃ یسلم علی ید رجل من المسلمین فقال ھو اولی الناس بمحیاہ ومماتہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہے تمیم داری سے کہ کہا پوچھا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ کیا حکم ہے شرع کا بیچ مشرک کے کہ اسلام لایا ہاتھ پر ایک شخص مسلمان کے یعنی وہ مسلمان مولیٰ اُس نومسلم کا ہوتا ہے یا نہین پس فرمایا وہ شخص یعنے جسکے ہاتھ پر مسلمان ہوا ہے لائق تر ہے ساتھ زندگی اُسکی کے اور مرنے اُسکے کے یعنی مولیٰ اُسکا ہے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف تمیم داری مشہور صحابی ہین اوّل نصرانی تھے پھر مسلمان ہوئے نوین سال ہجری مین اور وہ شب بیدار رہتے رات کو ایک رکعت مین ختم قرآن کرتے تھے اور کبھی ایک آیت صبح تک بار بار پڑھتے رہتے اور ایک رات ناغہ ہوگئی اُنسے تہجد اُسکے کفارے مین برس روز تک سوئے اور مسجد مین چراغ اول اُنھون نے ہی روشن کیا تھا اور مولیٰ آپ یمین وارث ایک دوسرے کے ہوتے تھے ابتداے اسلام مین پھر منسوخ ہوا اور بعضون نے کہا مراد یہ ہے کہ وہ لائق ترے ساتھ مدد کرنے اُسکی کے زندگی مین اور ساتھ نماز پڑھنے کے اُسپر بعد مرنے اُسکے کے بح طیبی **وعن** ابن عباس ان رجلا مات ولم یدع وارثا الا غلاما کان اعتقہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھل لہ احد قالوا لا الا غلام لہ کان اعتقہ فجعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم میراثہ لہ رواہ ابوداؤد والترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ ایک شخص مرگیا اور نہ چھوڑا کوئی وارث مگر ایک غلام کہ آزاد کیا تھا اُسکو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آیا ہے واسطے اُسکے کوئی وارث عرض کیا صحابہؓ نے کہ نہین کوئی وارث مگر ایک غلام کہ آزاد کیا تھا اُسکو پس لوائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میراث اُس میت کی اُس غلام آزاد کو نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ف یہ دلوانا میراث کا ازراہ تبرع یعنی احسان کے تھا جیسا کہ اوپر گذرا حضرت عائشہؓ کی حدیث مین کہ دو میراث اُسکی ایک شخص کو اُسکی بستی والون مین سے بیان مفصل اسکا وہان گذر چکا ہے اور کہا شریح ورطاؤس نے بسبب ظاہر اس حدیث کے کہ غلام آزاد وارث ہوتا ہے اپنے آزاد کرنے والیکا جیسا کہ وارث ہوتا ہے آزاد کرنے والا غلام آزاد کا بع **وعن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یرث الولاء من یرث المال رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث اسنادہ لیس بالقوی اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُسنے نقل کی اپنے دادا سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وارث ہوتا ہے ولا کا جو وارث

مولانا فرماتے ہین کہ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کوئی کسی کے باپ کا بھی مسلمان ہوا وہ باپ کا وارث ہوتا ہے اور مولا سے بھی اور اسکا عکس بھی کہ مولا سے بھی مسلمان ہوا وہ مولا کا وارث ہوتا ہے اور مولا کا عکس بھی اور حصہ کا بھی اور مسلمان ہونیکے بعد مولا کا بھی وارث ہوتا ہے اور مولا کا بھی ۱۲ طیبی

ہوتا ہے مال کا نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث اسناد اسکی نہین قوی ف ولا کہتے ہین غلام آزاد کے مال کو یعنی مثلاً بعد مرنے باپ کے اگر غلام آزاد کیا ہوا باپ کا یا باپ کے غلام آزاد کا آزاد کیا ہوا تو وارث ہوگا اُسکا بیٹا اُسکے مال کا اور یہ مخصوص ہے ساتھ عصبہ کے یعنی جو عصبہ بنفسہ کہ وارث ہوتا ہے مال میت کا وہ وارث ہوتا ہے لاغلام کا پس نہین وارث ہوتی ولا کی بیٹی میت کی اگرچہ وارث ہوتی ہے مال کی اسلیے کہ بیٹی عصبہ نہین ہے عصبہ بنفسہ مرد ہی ہوتے ہین نہ عورتین حاصل یہ کہ عورت وارث ولا کی نہین ہوتی مگر جبکہ عورت خود کسی غلام کو آزاد کرے یا اُسکا آزاد کیا ہوا سکو آزاد کرے تو اُسکے ولا کی وارث ہوتی ہے ۲ ع ۲ طیبی **فَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا كَانَ مِنْ مِيْرَاثٍ قُسِمَ فِى الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ عَلٰى قِسْمَةِ الْجَاهِلِيَّةِ وَمَا كَانَ مِنْ مِيْرَاثٍ اَدْرَكَهُ الْاِسْلَامُ فَهُوَ عَلٰى قِسْمَةِ الْاِسْلَامِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو میراث کہ بانٹی گئی جاہلیت مین پس وہ اوپر بانٹنے جاہلیت کے ہے اور جو میراث کہ پایا اُسکو اسلام نے پس وہ اوپر بانٹنے اسلام کے ہے نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف یعنی جو میراث کہ ایام جاہلیت مین بٹی اگر کسی کو زیادہ پونہچ گیا واپس کرنا اُسکو نہین پونہچتا اور اگر کسی کو کم پونہچا اُسکو دعویٰ باقی کے لینے کا نہین پونہچتا اور اگر بعد اسلام لانے کے بانٹی جاوے گی تو بحسب حکم اسلام کے بانٹی جاوے گی ؛ مولانا **وَعَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُ كَثِيْرًا يَقُوْلُ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ عَجَبًا لِلْعَمَّةِ تُوْرَثُ وَلَا تَرِثُ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہے محمد بن ابی بکر بن حزم سے یہ کہ اُسنے اپنے باپ سے کہ اکثر کہتے تھے کہ تھے حضرت عمر بن الخطابؓ فرماتے کہ تعجب ہے واسطے پھوپی کے کہ وارث ہوتا ہے اُسکا بھتیجا اور نہین وارث ہوتی وہ بھتیجے کی نقل کی یہ مالک ف یہ تعجب از راہ قیاس و عقل کے ہے اور جبکہ دیکھے طرف بجا آوری حکم کے اور طرف اسکے کہ حکمت اُسکی اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے تو کچھ عجب نہین لے وصل حدیث کا یہ ہے کہ اگر پھوپی مرجاوے کسی شخص کی تو وہ وارث ہوتا ہے اُسکا اور اگر وہ شخص مرجاوے تو پھوپی اُسکی وارث نہین ہوتی اور یہ مبنی ہے اوپر وارث ہونے ذوی الارحام کے وإلا پھیپیان ذوی الارحام سے ہین وارث ہوتی ہین نزدیک اُنکے کہ وارث کرتی ہین ذوی الارحام کو بحسب تفصیل کے کہ مذکور ہے علم فرائض مین طیبی ۲ ع **وَعَنْ** عُمَرَ قَالَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَزَادَ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَالطَّلَاقَ وَالْحَجَّ قَالَ فَاِنَّهٗ مِنْ دِيْنِكُمْ رَوَاهُ الدَّارِمِىُّ اور روایت ہے عمرؓ سے فرمایا سیکھو احکام فرائض کے اور زیادہ کیا ابن مسعودؓ نے یہ کہ سیکھو احکام طلاق اور حج کے کہا حضرت عمرؓ اور ابن مسعود نے اسلیے کہ یہ علم ضروریات دین تمہارے سے ہے نقل کی یہ دارمی نے **بَابُ الْوَصَايَا** باب ہے بیچ بیان وصیتون کے ف وصایا جمع وصیت کی ہے جیسے خطایا جمع خطیئہ کی اور وصیت اسکو کہتے ہین کہ کوئی شخص زندگی مین کہدیوے کہ میرے مرنیکے بعد یون کرنا اور کبھی تسامح کیجاتی ہے وصیت بمعنی نصیحت کے اور وصیت کرنی علمائے ظواہر کے نزدیک واجب ہے اور اوروں کے نزدیک مستحب ہے وجوب اور پہلے نازل ہوئی ہے میراث کے وصیت واجب تھی جب میراث واجب ہوئی تو واجب ہونا وصیت کا منسوخ ہوا چنانچہ اسی لیے وصیت وارث کے لیے درست نہین اور لکھا ہے علمائے کہ جسپر قرض کسی کا آتا ہو یا امانت رکھی ہو تو لازم ہے اُسکو کہ وصیت اُسکے ادا کی کرجاوے اور لکھکر اُسپر گواہیان کروادے ۲ ع **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ لَّهٗ شَىْءٌ يُّوْصٰى فِيْهِ يَبِيْتُ لَيْلَتَيْنِ اِلَّا وَوَصِيَّتُهٗ مَكْتُوْبَةٌ عِنْدَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین لائق مرد مسلمان کو کہ واسطے اُسکے ایک چیز ہو کہ صلاحیت وصیت کی رکھتی ہو قبیلہ ال اور معاملے سے ساتھ لوگون کے کہ گذارے دو راتین مگر کہ وصیت اُسکی لکھی ہوئی اُسکے پاس نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی جو کوئی کسی کا حق رکھتا ہو اپنے ذمے یا کچھ معاملہ ہو لوگون سے تو چاہیے کہ دو راتین نہ گذرنے پاوین مگر کہ اُسکے پاس وصیت نامہ لکھا رہے اور مزدود شب سے زمانہ قلیل ہے اور گئے ہین علمائے ظواہر طرف واجب ہونے وصیت کے بحسب

ع آوصیات
نسخہائے
حصہ
ہندی کے
فروعہ مین
وارث
قوی ہونے
کا

اس حدیث کے اور نہیں دلالت ہے استحباب واجب ہونے پر لیکن اگر ہو کسی پر دین یا اُسکے پاس امانت ہو کسی کی تو لازم ہے وصیت کرنی اُسکی اور مستحب ہے جلدی کرنی وصیت اور لازم ہے کہ اُس وصیت کو لکھکر دو گواہ بیان وصیت نامے پر کر دادے بیچ وقت پس **وعن** سعد بن ابی وقاص قال مرضت عام الفتح مرضا اشفیت منہ علی الموت فاتانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعودنی فقلت یا رسول اللہ ان لی مالا کثیرا ولیس یرثنی الا ابنتی افاوصی بمالی کلہ قال لا قلت فثلثی مالی قال لا قلت فالشطر قال لا قلت فالثلث قال الثلث والثلث کثیر انک ان تذر ورثتک اغنیاء خیر من ان تدعہم عالۃ یتکففون الناس وانک لن تنفق نفقۃ تبتغی بہا وجہ اللہ الا اجرت بہا حتی اللقمۃ ترفعہا الی فی امرأتک متفق علیہ اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا بیمار ہوا میں اُس سال کہ فتح ہوا مکہ ایسا بیمار کہ پونچا مین کنارے موت پر پس آئے میرے پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم میری عیادت کو پس کہا مین نے یا رسول اللہ تحقیق واسطے میرے مال ہے بہت اور نہین وارث میرا کوئی مگر بیٹی میری کیا پس وصیت کرو مین ساتھ تمام مال اپنے کے فرمایا کہ نہین کہا مین نے پس دو تہائی مال کی وصیت کرو مین فرمایا کہ نہین کہا مین نے پس آدھے مال کی وصیت کرون فرمایا کہ نہین کہا مین نے پس تہائی کی وصیت کرو مین فرمایا کہ تہائی کی کر اور تہائی بھی بہت ہے تحقیق تو یہ کہ چھوڑ جاوے اپنے وارثون کو غنی بہتر ہے اِس سے کہ چھوڑے اُنکو مفلس کہ مانگتے پھرین لوگون کے ہاتھ پھیلا دین آگے لوگون کے مانگنے کے لیے اور تحقیق تو ہرگز نہ خرچ کریگا کوئی مال کہ طلب کرے تو ساتھ اُس خرچ کرنیکے رضامندی اللہ تعالیٰ کی مگر کہ ثواب پاجاویگا تو بسبب اُسکے یہان تک کہ لقمہ اُٹھاوے تو اُسکو طرف مُنھ بیوی اپنی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نہین وارث میرا کوئی آخر یعنے ذوی الفروض مین سے یا ایسے وارثون مین سے کہ خوف اُنکے ضائع ہونیکا ہو کوئی وارث میرا نہین سوائے بیٹی کے یہ تاویل اِسلیے کی کہ وارث اُنکے بہت حصہ تھے اور اسمین دین دلیل ہے اِسپر کہ مباح ہے جمع کرنا مال کا اور عدل کرے وارثون کے حق مین اور اتفاق ہے علماء کا اِسپر کہ جس میت کا کوئی وارث ہو تو نہین جائز ہی ہوتی ہے وصیت اُسکے تہائی مال سے زیادہ مین مگر جبکہ وارث جائز کرین وصیت کو تو جاری ہوگی اگرچہ سارے مال کی جائز کرین اور جس میت کا کوئی وارث نہو تو بھی مذہب جمہور علما کا تو یہی ہے کہ زیادہ تہائی مال سے نہین جاری ہونے کی اور جائز رکھا ہے اُسکو ابو حنیفہ اور علما اُنکے نے اور اسحٰق نے اور احمد نے ایک روایت مین اور اسمین دین مین رغبت دلائی ہے ناتے دار وون سے سلوک کرنے کی اور شفقت کرنے کی وارثون پر اور یہ بھی اِس سے معلوم ہوا کہ قرابتیون سے سلوک کرنا افضل ہے غیرون کے دینے سے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مال خرچ کرنیسے اپنے عیال پر ثواب دیا جاتا ہے جبکہ ارادہ کرے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مباح مین اگر ارادہ کرے رضامندی اللہ تعالیٰ کا تو وہ طاعت ہو جاتی ہے بیوی کے حظ نفس ہے اور نوالہ اُسکے مُنھ مین دینا وقت خوشی کے عادت ہا اور وہ بہت دور ہے طاعت سے اور امور آخرت سے اور باوجود اِسکے حضرت نے خبر دی کہ اگر نوالہ دینے مین ارادہ رضامندی اللہ تعالیٰ کا ہو تو اُسمین بھی ثواب ملتا ہے پس غیر عبادت مین بطریق اولیٰ ثواب ملیگا۔ طیبی **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** سعد بن ابی وقاص قال عادنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا مریض فقال اوصیت قلت نعم قال بکم قلت بمالی کلہ قال فما ترکت لولدک قلت ہم اغنیاء بخیر فقال اوص بالعشر فما زلت انا قصہ حتی قال اوص بالثلث والثلث کثیر رواہ الترمذی۔ روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا خبر لوچھنے کو میری آئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور مین تھا بیمار پس فرمایا کیا ارادہ وصیت کا کیا ہے تو نے کہا مین نے ہان فرمایا کسقدر مال کی وصیت کا ارادہ کیا تو نے کہا مین نے اپنی سارے مال کی وصیت کرنیکا ارادہ کیا ہے مین نے اللہ کی راہ مین فرمایا پس کیا چھوڑا تو نے واسطے اولاد اپنی کے کہا مین نے وہ غنی ہین ساتھ مال کے پس فرمایا وصیت کر دسوین حصے کے پس ہمیشہ رہا مین کہ کم کرتا تھا اُسچیز کو کہ فرماتے تھے حضرت یہان تک کہ فرمایا وصیت کر تو ساتھ تہائی کے اور تہائی بہت ہے نقل کی یہ ترمذی نے

وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ خُطْبَتِهٖ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَعْطٰی کُلَّ ذِیْ حَقٍّ حَقَّهٗ فَلَا وَصِیَّةَ لِوَارِثٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ التِّرْمِذِیُّ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَحِسَابُهُمْ عَلَی اللّٰهِ وَیُرْوٰی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا وَصِیَّةَ لِوَارِثٍ اِلَّا اَنْ یَّشَآءَ الْوَرَثَةُ مُنْقَطِعٌ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِیْحِ وَفِیْ رِوَایَةِ الدَّارَقُطْنِیِّ قَالَ لَا تَجُوْزُ وَصِیَّةٌ لِوَارِثٍ اِلَّا اَنْ یَّشَآءَ الْوَرَثَةُ اور روایت ہے ابی امامہؓ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے بیچ خطبے اپنے کے سال حجۃ الوداع میں کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے دیا ہر صاحب حق کو حق اُسکا پس نہیں وصیت واسطے وارث کے نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اور زیادہ کیا ترمذی نے کہ فرزند واسطے صاحب فراش کے ہے اور واسطے زنا کرنے والے کیلئے محرومی ہے اور حساب اُنکا اللہ پر ہے اور روایت کی گئی ہے ابن عباسؓ سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں وصیت واسطے وارث کے مگر یہ کہ چاہیں وارث یہ حدیث منقطع ہے یہ لفظ مصابیح کے ہیں اور بیچ روایت دارقطنی کے یہ الفاظ ہیں کہ فرمایا حضرتؐ نے نہیں جائز ہوتی وصیت واسطے وارث کے مگر یہ کہ چاہیں وارث **ف** اللہ تعالیٰ نے دیا اُنکو یعنے وارثونکے لیے اللہ تعالیٰ نے حصے معین فرما دیے ہیں صاحب فروض ہوں یا عصبہ پس وارث کو حاجت وصیت کی نہیں اگر میت وصیت کرے بھی جاوے کسی وارث کیلئے کہ اور وارثون سے حصہ زیادہ دلایا جاوے تو شرعاً اُسکا اعتبار نہیں مگر سب وارث کہ بالغ ہوں اور وہ ایک وارث کیلئے زیادہ اُسکے حصے سے دین ہو جب وصیت میت کے تو مضائقہ نہیں اور پہلے اُترنے آیت میراث کے وصیت والدین اقربا کے لیے فرض تھی پھر جب آیت میراث کی اُتری تو فرض ہونا وصیت کا منسوخ ہوا اور فراش عورت کو اسلیے کہا کہ پڑتی ہے نیچے اپنے خاوند کے مانند فرش کے اور مراد فرش سے یہاں صاحب فرش ہے یعنی کوئی شخص کسی عورت سے زنا کرے اور اُس سے بچہ پیدا ہو تو منسوب ہوتا ہے طرف صاحب فراش کے خواہ خاوند ہو خواہ سید یعنے مالک اُسکا صحبت کرنے والا اسکا شبہے کے اور زانی کیلئے پتھر ہے یعنی وہ محروم ہے کہ نسب لڑکیکا اُس سے ثابت نہیں ہونیکا اور میراث اسکی اسکو نہیں پونہچے گی یا مراد پتھر سے سنگسار کرنا ہے اور حساب اُنکا اللہ پر ہے کہ ہر ایک کو موافق کرتوت اُسکے کے جزا دیگا اس عبارت کو دوسرے معنون سے بہت مناسبت ہے یعنی ہم زنا کرنے والونپر حد قائم کرتے ہیں اور حساب اُنکا خدا تعالیٰ پر ہے چاہے مواخذہ کرے اور اگر چاہے بخشدے اور احتمال ہے کہ یہ مراد ہو اسسے کہ جو کوئی زنا کرے یا کوئی اور گناہ کرے اور نہ قائم ہو اُسپر حد پس حساب اُسکا اللہ پر ہے اگر چاہے بخشدے اُسکو اور چاہے عذاب کرے پنطبی **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ وَالْمَرْاَةُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ سِتِّیْنَ سَنَةً ثُمَّ یَحْضُرُهُمَا الْمَوْتُ فَیَضَآرَّانِ فِی الْوَصِیَّةِ فَتَجِبُ لَهُمَا النَّارُ ثُمَّ قَرَاَ اَبُوْهُرَیْرَةَ مِنْ بَعْدِ وَصِیَّةٍ یُّوْصٰی بِهَآ اَوْ دَیْنٍ غَیْرَ مُضَآرٍّ اِلٰی قَوْلِهٖ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نقل کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق مرد اور عورت البتہ بندگی کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی ساٹھ برس پھر آتی ہے اُنکو موت یعنی علامت موت کی پس ضرر پونہچاتے ہیں وصیت کرنے میں پس واجب ہوتی ہے اُنکے لیے دوزخ پھر پڑھی ابوہریرہ نے آیت میراث لین پیچھے وصیت سے کہ وصیت کی جاوے ساتھ اُسکے یا پیچھے دین کے درحالیکہ نہ ضرر پونہچانے والا ہو پڑھی یہ آیت اس قول تک اور یہ ہے مراد پانی بڑی نقل کے یہ احمدؒ اور ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ **ف** ضرر پونہچاتے ہیں یعنے وارثون کو بسبب وصیت کرنے کے واسطے اجنبی کے زیادہ تہائی سے یا ہبہ کردیتے ہیں تمام مال اپنا ایک وارث کو تاکہ نہ پونہچے اور وارث کو کچھ مال اُنکے پس یہ مکروہ ہے اور اللہ کے حکم سے بھاگنا ہوتا ہے اسکے سبب لائق عذاب دوزخ کے ہوتے ہیں پھر ابوہریرہؓ نے واسطے تائید اس حدیث کے اور بیان کرنے اُسکے کے یہ آیت پڑھی مِنْ بَعْدِ وَصِیَّةٍ آخر کہ اُس سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ وصیت کرنے میں ضرر نہ پونہچاوین بسبب وصیت کرنیکے زیادہ تہائی سے ۱۲

ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنْ** جابرؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ عَلٰی وَصِیَّۃٍ مَاتَ عَلٰی سَبِیْلٍ وَّسُنَّۃٍ وَمَاتَ عَلٰی تُقًی وَّشَہَادَۃٍ وَمَاتَ مَغْفُوْرًا لَّہٗ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص مرا وصیت پر یعنی وقت مرنیکے وصیت کی کچھ مال دینے کی فقرا کو مرا طریق مستقیم پر اور طریقہ پسندیدہ پر اور مرا تقوے پر اور شہادت پر یعنی داخل متقین اور شہید ومین ہوا اور مرا اس حالت مین کہ بخشش کی گئی اُسکے لیے نقل کی یہ ابن ماجہ نے **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ الْعَاصَ ابْنَ وَائِلٍ اَوْصٰی اَنْ یُّعْتَقَ عَنْہُ مِائَۃُ رَقَبَۃٍ فَاَعْتَقَ ابْنُہٗ ہِشَامٌ خَمْسِیْنَ رَقَبَۃً فَاَرَادَ ابْنُہٗ عَمْرٌو اَنْ یُّعْتِقَ عَنْہُ الْخَمْسِیْنَ الْبَاقِیَۃَ فَقَالَ حَتّٰی اَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اَبِیْ اَوْصٰی اَنْ یُّعْتَقَ عَنْہُ مِائَۃُ رَقَبَۃٍ وَاِنَّ ہِشَامًا اَعْتَقَ عَنْہُ خَمْسِیْنَ وَبَقِیَتْ عَلَیْہِ خَمْسُوْنَ رَقَبَۃً اَفَاُعْتِقُ عَنْہُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہٗ لَوْ کَانَ مُسْلِمًا فَاَعْتَقْتُمْ عَنْہُ اَوْ تَصَدَّقْتُمْ عَنْہُ اَوْ حَجَجْتُمْ عَنْہُ بَلَغَہٗ ذٰلِکَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبداللہ سے یہ کہ عاص بن وائل نے وصیت کی یہ کہ آزاد کیے جاوین میری طرف سے سو بردے پس آزاد کیے اُسکے بیٹے ہشامؓ نے پچاس بردے پھر ارادہ کیا بیٹے اُسکے عمروؓ نے یہ کہ آزاد کرے اُسکی طرف سے پچاس بردے باقی یعنے سو مین سے جو باقی رہے تھے پھر کہا عمروؓ نے یعنی اپنے دل مین کہ نہین آزاد کرتا مین یہان تک کہ پوچھون رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے یعنی یہ کہ اُسکی طرف سے آزاد کرنا بردون کا روا اور مفید ہے یا نہین پس آیا عمروؓ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ تحقیق باپ میرے نے یعنی عاص نے وصیت کی تھی یہ کہ آزاد کیے جاوین اُسکی طرف سو بردے اور تحقیق ہشام نے کہ بھائی میرا ہے آزاد کیے اُسکی طرف سے پچاس بردے اور باقی رہے اُسپر یعنے مجھ پر عاص پر یعنی بموجب وصیت کے پچاس بردے کیا پس بردے آزاد کرون مین اُسکی طرف سے یعنی پچاس باقی کے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ وہ اگر مسلمان ہوتا اور آزاد کرتے تم بردے اُسکی طرف سے یا صدقہ دیتے اُسکی طرف سے یا حج کرتے اُسکی طرف سے پہونچتا اُسکو یہ نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** عاص بن وائل نے پایا زمانہ اسلام کا لیکن مسلمان نہین ہوا اور اُسکے دو بیٹے تھے ہشامؓ بن عاص اور عمروؓ بن عاص یہ دونون مسلمان ہوئے تھے اور صحابہ مین سے تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور حاصل حضرتؐ کے جواب کا یہ ہے کہ اگر عاص مسلمان ہوتا تو عبادات مذکورہ کا ثواب اُسکو پہنچتا چونکہ وہ مسلمان تھا نہین اُسکو کچھ ثواب اُسکا نہ پہونچا پس حدیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ وغیرہ مفید نہین کافر کے لیے اور اُسکو چھٹکارا عذاب سے بسبب اُسکے نہین ہوتا اور مسلمان کے لیے مفید ہے ؛ ع ؛ **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَطَعَ مِیْرَاثَ وَارِثِہٖ قَطَعَ اللّٰہُ مِیْرَاثَہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَی الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کاٹے میراث اپنے وارث کی کاٹے گا اللہ تعالیٰ میراث اُسکی بہشت سے دن قیامت کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین ابی ہریرہؓ سے **ف** یعنی اللہ تعالیٰ نے جو مومنون سے وعدہ فرمایا ہے وارث ہونے بہشت کا اس آیت مین یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ پس جو کوئی اپنے وارث کو محروم کریگا میراث سے اللہ تعالیٰ اُسکو دن قیامت کے بہشت کی وراثت سے محروم رکھے گا یعنے بہشت مین نہین داخل کریگا اوّل بلا مین نجات پاے ہوؤنکے ساتھ ؛ ع ؛ **کِتَابُ النِّکَاحِ** کتاب ہے بیچ بیان نکاح کے **ف** نکاح کے معنی ملنا اور جمع ہونا اور اطلاق نکاح کا صحبت کرنے پر اور عقد پر بھی آیا ہے کہ نہین جمع ہونا پایا جاتا ہے وحنفیہ کے نزدیک نکاح کرنا واجب ہے وقت تو قان کے یعنی غلبہ شہوت کے اور اگر یقین ہو کہ بغیر نکاح کے زنا مین گرفتار ہو جاؤنگا تو فرض ہے اور یہ واجب و فرض اُس صورت مین ہے کہ مالک ہو مہر اور نفقے کا اور اگر مالک نہو مہر اور نفقے کا تو گناہ نہین ہے ترک کرنا اُسکا اور سنت مؤکدہ ہے حالت اعتدال مین یعنی قدرت رکھتا ہو وطی کی اور مہر اور نفقہ دینے کی پس گنہگار ہوتا ہے ساتھ ترک کرنے

نکاح کے اور ثواب دیا جاتا ہے اگر نیت کرے بچنے کی زنا سے اور بچے ہونے کی اور کوئی عبادت ایسی نہیں ہے کہ شروع ہو حضرت آدمؑ کے وقت سے اب تک اور پھر جنت مین بھی باقی رہے سوائے نکاح اور ایمان کے اور نکاح مکروہ ہے وقت خوف ظلم کے یعنی اگر خوف ہو اسکا کہ مزاج میرا بُرا ہے بیوی پر زیادتی کرونگا اور خبر گیری اُسکی نہین کر سکنے کا تو مکروہ ہے اور اگر یقین ہو ظلم کرنیکا تو حرام ہے نکاح کرنا اور مستحب ہے اعلان کرنا نکاح کا اور پڑھنا خطبے کے پہلے نکاح کے اور ہونا نکاح کا مسجد مین اور دن جمعے کے اور مستحب ہے کہ نکاح پڑھنے والا نیکبخت ہو اور گواہ عادل ہون اور دیکھے لے بیوی کو پہلے نکاح کے اور مستحب ہے کہ ہو بیوی کم عمر مین بہ نسبت خاوند کے اور حسب مین اور عزت مین اور مال مین اور زیادہ ہو خاوند سے خُلق مین اور ادب مین اور جمال مین اور ورع اور سنقد ہوتا ہے نکاح ساتھ ایجاب قبول کے کہ دونون ساتھ لفظ ماضی کے ہوون جیسے عورت کے نفس اپنا تیری بیوی گری مین دیا اور مرد کہے کہ مین نے تجھے نکاح کیا اور عورت کہے قبول کیا یا ایجاب و قبول مین سے ایک ساتھ لفظ ماضی کے ہو جیسے عورت کہے کہ نکاح کر مجھسے اور مرد کہے کہ نکاح کیا مین نے یا عکس اِسکے اور اگر کہے مرد کہ دیا تو نے نفس اپنا یا قبول کیا تو نے اور عورت کہے دیا یا قبول کیا بغیر لفظ مین کے تو بھی درست ہے اور اگر کہے آگے گواہون کے کہ ہم جو روخاوند ہین تو نہین نکاح ہوتا اور نکاح منعقد ہوتا ہے ساتھ لفظ نکاح اور تزویج کے اور اُن الفاظ کے کہ موضوع ہین واسطے تملیک عین کے فی الحال مانند بیع اور شراء اور ہبہ اور صدقہ اور تملیک کے نہ ساتھ اجارہ اور اعارہ اور اباحت اور وصیت کے اور شرط ہے نکاح کی یہ کہ سُنے ہر ایک عاقدین مین سے لفظ دوسرے کا اور گواہ ہون دو مرد آزاد یا ایک مرد آزاد اور دو آزاد عورتین اور ہون دونون گواہ مکلف مسلمان اور سُنین دونون گواہ مطابق لفظ عاقدین کے پس نہین صحیح ہونیکا نکاح اگر دونون گواہ سُنین متفرق اور جائز ہے ہونا دونون گواہون کا فاسق یا محدلگائے گئے قذف مین یا دونون اندھے ہون یا دونون بیٹے ہون عاقدین کے یا دونون بیٹے ہون ایک کے اُن دو نو مین سے اور اگر ایک نے کسی کو حکم کیا کہ میری چھوٹی بیٹی کا نکاح ایک شخص سے کر دے پس اُسنے نکاح کیا اُسکا سامنے ایک مرد کے اور باپ اُسکے کے تو جائز ہوگا اور باپ کے پیٹھ پیچھے سوا دو گواہون کے درست نہین فرخ در مختار ملتقی الابحر فوائد نکاح کے پانچ ہین مرد ہونا شہوت کا اور بند و بست ہونا گھر کا اور کثرت کنبے کی اور مجاہدہ نفس کا بسبب خبر گیری کرنے بیوی اور عیال کے اور پیدا ہونا فرزند صالح کا اور آفات نکاح کی چھ ہین حاجتمند ہونا طلب حلال سے اور قرار نہ کرنی حرام مین اور قصور ہونا ادا حقوق عورتون کے مین صبر کرنا عورت کی بداخلاقی پر اور اُٹھانا ایذا کا عورت سے اور باز رہنا بسبب بیوی اور اولاد کے حقوق اللہ تعالیٰ کے سے یعنی پس گرنہ موجود ہون فوائد اور جمع ہون آفات تو مجرد رہنا افضل ہے اور اگر مقابل ہون دونون امر یعنے فوائد و آفات برابر ہون جس چیز سے دین کی باتون مین زیادتی ہو اُسکو ترجیح دیجاوے مثلاً نکاح کیے سے شہوت کم ہوتی ہے اور نکاح کرنے مین خلل دینی یہ ہے کہ صبر نہین ہو سکتے کا عورت کی بداخلاقی پر تو ترجیح نکاح کو ہے اِسلیے نکاح نہ کریگا تو زنا مین گرفتار ہوگا اور خصلتین پسندیدہ مکروہ مین آٹھ ہین دین اور خُلق نیک اور حُسن اور کمی مہر کی اور ہونا اولاد کا اور کراہ ہونا اور صاحب منصب ہونا اور یہ کہ منوبت قریب اِس سے نو خصلتین احیاء العلوم سے نقل کی گئین ہین پھر مولانا عبدالعزیز رح **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ** ابن مسعود **قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** یعنی آنحضرت صلعم نے **يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَاِنَّهٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهٗ لَهٗ وِجَاءٌ** متفق علیہ روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اے گروہ جوانون کے جو کوئی طاقت رکھے تم مین سے اسباب جماع کی یعنی نفقہ اور مہر کی پس چاہیے کہ نکاح کرے پس تحقیق نکاح کرنا بہت ڈھانکتا ہے نظر کو کہ اجنبی عورت پر نظر نہین پڑتی اور بہت محفوظ رکھتا ہے ستر کو یعنی حرام کاری سے اور جو شخص نہ طاقت رکھے اسباب جماع کی پس لازم ہے اوپر اُسکے روزے رکھنین تحقیق روزہ رکھنا اُسکے لیے خصی کرنا ہے جیسے فوطے کوٹنے سے شہوت جاتی رہتی ہے ایسے ہی روزے

رکھنے سے جاتی رہتی ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف آدمی بعد بالغ ہونیکے جوان کہلاتا ہے اور حد جوانی کی امام شافعیؒ کے نزدیک تیس برس کی عمر ہے اور امام اعظمؒ کے نزدیک چالیس برس کی عمر تک ۲ ح وعن سعد بن ابی وقاص قال ردّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی عثمان بن مظعون التبتل ولو اذن لہ لاختصینا متفق علیہ اور روایت ہے سعد بن ابی وقاصؓ کہ کہا رد کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون پر نکاح کے ترک کرنے کو اور اگر اذن دیتے اُنکو البتہ خصی ہوتے ہم نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف تبتل کے معنی بریدن منقطع کرنا عورتوں سے اور ترک کرنا نکاح کا اور تبتل انصاری کے بیان اچھا تھا پس عثمان بن مظعون صحابی نے جو تبتل کی اجازت چاہی حضرتؐ نے منع فرمایا تاکہ بہت نہ سل اور ہمیشہ جہاد ہوتا رہے پس سعد بن ابی وقاص راوی نے کہا کہ اگر عثمان کو حضرتؐ اجازت تبتل کی دیتے تو ہم سب اپنے کو خصی کرڈالتے تا احتیاج طرف عورتوں کے نہ پڑتی کما طلبتے نے معنی ظاہر یہ تھا کہ کہا جاتا اگر حضرتؐ اذن دیتے عثمانؓ کو تو ہم معنی تبتل کرتے پس نہ کہا اور کہا کہ ہم خصی ہوتے یہ مبالغہ کما یعنی اگر حضرتؐ اُنکو اذن دیتے تو ہم مبالغہ کرتے تبتل مین یہان تک کہ خصی ہوجاتے اور نہین ارادہ کیا ساتھ اسکے حقیقۃً خصی ہونا اسلیے کہ وہ غیر جائز ہے آور نوی نے کہا کہ سعدؓ نے یہ کہا بگمان اسکے کہ جائز ہے خصی ہونا اور یہ گمان اُنکا موافق واقع کے نہ تھا اسلیے کہ خصی ہونا آدمی کیلیے حرام ہے چھوٹا ہو یا بڑا ہو اور اسی طرح خصی کرنا حیوان غیر ماکول کا حرام ہے اور جو جانور کھایا جاتا ہے اُسکا خصی کرنا درست ہے چھوٹی عمر مین اور حرام ہے بڑی عمر مین اور امام شافعیؒ کے نزدیک بغیر نکاح کے رہنا افضل ہے ۲ ح ملا علیؒ نے مرقات مین دلیل شافعیؒ کی نقل کر کر نقل کی مین بہت سی دلیلین امام ابو حنیفہؒ کی کہ اُنکے نزدیک نکاح کرنا ہی افضل ہے آور نووی شافعیؒ نے تو ما نور کے خصی کرنے مین یہ تفصیل لکھی ہے جو ذکر کی گئی اور در مختار اور ہدایہ مین بدون تفصیل مذکور کے لکھا ہے کہ خصی کرنا چارپایون کا جائز ہے وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تنکح المرأۃ لاربع لمالہا ولحسبہا ولجمالہا ولدینہا فاظفر بذات الدین ترتبت یداک متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیجاتی ہے عورت بسبب چار چیزون کے بسبب مال اُسکے کے اور بسبب جمال اُسکے کے اور بسبب دین اُسکے کے پس مطلب یا ب ہو ساتھ دین والی کے خاک آلودہ ہون دونون ہاتھ تیرے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بسبب مالہا کے یعنے بسبب مال اُسکے کے یعنے بسبب مال کی اور شرف اُسکی ذات مین اور اُسکی قوم مین یعنے لوگ اُسکے طالب ہوتے ہین کہ عورت ہو قوم اشراف سے کہ بیچ نسب زن مذکور کے اُس سے شرف حاصل ہوا اور حاصل حدیث کا یہ ہے کہ عادت لوگون کی یہ ہے کہ عورتون کے نکاح کرنے مین رغبت کرتے ہین بسبب چار چیزون ذکر کی گئی کے پس دیندار کو لائق یہ ہے کہ عورت دیندار کا طالب ہو اور خاک آلودہ ہون آخر یعنے خوار و ہلاک ہو جو یہ بددعا ہے لیکن یہان دعا مقصود نہین ہے بلکہ مراد رغبت دلانی ہے اوپر کوشش کرنیکے بیچ طلب کرنے عورت دیندار کے ۲ ح وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدنیا کلہا متاع وخیر متاع الدنیا المرأۃ الصالحۃ رواہ مسلم اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا تمام متاع ہے اور بہتر متاع دنیا کی عورت نیکبخت ہے نقل کی یہ مسلم نے ف متاع ہے یعنی دنیا فائدہ اُٹھانا قلیل ہے اور نفع ہے جاتا رہنے والا عنقریب اور بہتر متاع دنیا کی یعنے بہتر چیز کی کہ فائدہ اُٹھاتے ہین ساتھ اُسکے دنیا مین عورت نیکبخت ہے اسلیے کہ مرد گاہ ہوتی ہے امور آخرت پر ۲ ح وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر نسائکم ولود ستر ہ اذا غضبت جاءت حتی تضع یدہا فی ید زوجہا وان کان لئیما رواہ ابن ماجۃ والدارمی وعلی الزوج فی بدء ہ متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہترین عورتون کی کہ سوار ہوتی ہین اونٹون پر نیکبخت عورتین قریش کی ہین بہت شفیق ہوتی ہین بیچ چھوٹی عمر اُسکی کے اور بہت حفاظت کرتی ہین بیچ جنس عورتون سے خاوند پر بیچ مال اُسکے کے کہ اُنکے قبضے مین ہوتا ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف سوار ہوتی ہین آخر مرد عورتین

عرب کی ہین کہ اکثر عادت اونٹ کی سواری کی رکھتی ہین پس گویا کہ فرمایا بہتر ہین عورتین عرب کی نیکبخت عورتین قریش کی ہین فخ فخ **وعن** اُسامۃ بن زید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ترکت بعدی فتنۃ اضر علی الرجال من النساء متفق علیہ اور روایت ہے اسامہ بن زید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین چھوڑا مین نے پیچھے اپنے کوئی فتنہ کہ زیادہ ضرر کرتا ہو مردون کو عورتون سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اسلیے کہ طبیعتین مردون کی اکثر خواہش کرتی ہین طرف عورتون کے پس پڑتے ہین حرام مین اور سعی کرتے ہین قتال و رعداوت مین بسبب عورتون کے اور ادنی درجہ یہ ہے کہ رغبت دلاتی ہین عورتین مردون کو دنیا مین اور دنیا سے زیادہ اور کونسی چیز مضر ہے کہ سکے حق مین فرمایا ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حب الدنیا راس کل خطیئۃ اور یہ جو فرمایا کہ پیچھے میرے اس سے معلوم ہوا کہ ظہور عورتون کے فتنے کا بعد حضرت کے بہت ہوا حضرتؐ کے زمانے مین ایسا نہ تھا اسلیے کہ اُسوقت مین غلبہ حق کا تھا اور بعد حضرتؐ کے غلبہ باطل کا ہوا **وعن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الدنیا حلوۃ خضرۃ وان اللہ مستخلفکم فیہا فینظر کیف تعملون فاتقوا الدنیا واتقوا النساء فان اول فتنۃ بنی اسرائیل کانت فی النساء رواہ مسلم اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا شیرین سبز ہے و تحقیق اللہ خلیفہ کرنے والا ہے تمکو دنیا مین پس دیکھتا ہے کہ کسطرح عمل کرتے ہو پس بچو دنیا سے اور بچو عورتونسے پس تحقیق اول فتنہ بنی اسرائیل کا تھا بسبب عورتون کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** دنیا شیرین الخ یعنے جیسے شیرینی مرغوب الطبع ہے اور بہت چیزین تمکو مین اچھی معلوم ہوتی ہے ایسی ہی دنیا دلونمین پیاری ہے اور آنکھونمین اچھی معلوم ہوتی ہے اور اللہ خلیفہ کرنے والا ہے الخ یعنی تمکو خلیفہ کیا ہے تمنین یعنی تم بمنزلہ وکیلون کے ہو بیچ تصرف کرنیکے دنیا مین اور حقیقت مین دنیا مالک اللہ تعالی ہی کی ہے پس دیکھتا ہے اللہ تعالی کہ کیونکر تم تصرف کرتے ہو یا مسلے اسکے یہ ہین کہ اللہ تعالی نے کیا ہے تمکو خلیفہ اُن لوگونکا کہ تھے پہلے تمسے پس دیکھتا ہے تمکو چو کچھ کہ اُنکے پاس تھا پس دیکھتا ہے کہ کیونکر عبرت پکڑتے ہو ساتھ اُنکے کے اور کیونکر تدبیر کرتے ہو اُنکے مال مین اور بچو دنیا سے یعنی دنیا کے مال و جاہ پر فریفتہ نہو کہ وہ فنا ہونے والی ہے اور اُسکے حلال پر حساب ہوتا ہے اور اُسکے حرام پر عذاب اور ڈرو عورتونسے یعنی بسبب عورتون کے میل نکرو ممنوع چیزونکی طرف اور اول فتنہ بنی اسرائیل کا الخ منقول ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام کے وقت مین ایک شخص بلعم بن باعور نامی مستجاب الدعوات تھا اور اسم اعظم اسکو یاد تھا جبکہ حضرت موسی علیہ السلام بقصد جنگ جبارونکے ولایت شام مین بیچ زمین بنی کنعان کے اُترے تو قوم بلعم بلعم کے پاس آئی اور کہا کہ موسی علیہ السلام بہت سا لشکر لیکر ہمارے نکالنے اور قتل کرنے کے لیے آئے ہین ہمارے لیئے بد عا کرو کہ یہانسے پھر جاوین بلعم نے کہا کہ مین جو کچھ جانتا ہون تم نہین جانتے پیغمبر جبار اور مومنون پر کیونکر بد عا مین کرون اور اگر مین دعاے بد کرون تو دنیا اور آخرت میری دونون جاتی ہین اُنکی قوم نے بہت الحاح و تکرار کی بلعم نے کہا کہ مین استخارہ کرتا ہون اللہ تعالی سے دیکھون کیا حکم ہوتا ہے اور وہ بغیر استخارے کے کوئی کام نکرتا تھا جبکہ استخارہ کیا تو خواب مین دیکھا کہ پیغمبر اور مومنون پر بد دعا مت کر بلعم نے اپنی قوم کے آگے یہ خواب ظاہر کیا قوم اُسکے لیے تحفہ لائی اور بہت الحاح اور تکرار اور تضرع اور زاری کی یہان تک کہ اُسکو غصے مین ڈالا اور بلعم بقصد بد دعا کے اپنے گدھے پر سوار ہو کر متوجہ ہوا طور پہاڑ حسبانکے کہ وہان لشکر موسی علیہ السلام کے تھا راہ مین کئی بار اُسکا گدھا زمین پر گرا اور وہ بہت مار کر اُسکو اُٹھاتا تھا آخر الامر گدھا ساتھ حکم الہی کے بولا کہ وے اے بلعم نہین دیکھتا ہے تو کہ کہان جاتا ہے اور ملائکہ میرے آگے آگے مجکو پھیرتے ہین بلعم نے گدھے کو چھوڑ کر پیادہ پا ہو کر بہار پر چڑھا اور دعا کی جو کلمہ بُرا کہ بنی اسرائیل کے حق مین زبانسے نکالنے کا ارادہ کرتا تھا قدرت الہی سے بجاے بنی اسرائیل کے نام قوم بلعم کا زبانسے نکلتا تھا قوم نے کہا کہ ہم پر بد دعا کرتے ہو بلعم نے کہا کہ حق تعالی مجھسے کہواتا ہے بغیر ارادے میرے بعد ازان زبان بلعم کی منہ سے نکل کر سینے پر آپڑی اور کہا

کہ دنیا اور آخرت میری دونوں پر باد ہیں اب ایک حیلہ کرنا چاہیے کہ اپنی عورتوں کو آراستہ کر کر کچھ چیزیں اُنکے ہاتھ میں دیکر بھیجو بنی اسرائیل کے لشکر میں اُن چیزوں کے بھیجنے کے حیلے سے اور اُنکو کہدو کہ اگر کوئی شخص بنی اسرائیل میں سے کسی کو تم میں سے بلاوے تو انکار نہ کرنا اگر ایک شخص بھی اُنمیں سے زنا میں مبتلا ہو گا تو تم تمھاری سر ہو جاوے گی قوم بلعم نے ایسا ہی کیا جبکہ عورتیں اُنکی لشکر بنی اسرائیل میں آئیں تو ایک عورت تھی کہ نام اُسکا کستی بنت صور تھا وہ گذری آگے ایک سردار بنی اسرائیل کے کہ زمر بن شلوم اُسکا نام تھا وہ اُس عورت کو دیکھکر فریفتہ اُسکے جمال کا ہوا اور ہاتھ اُسکا پکڑ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس لے گیا اور کہا کہ اسکو مجھپر حرام کہتے ہو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہاں ہرگز اسکے پاس نجانا زمر نے کہا اِس مرتبہ میں مطیع تمھارا نہیں ہونیکا اور اُس عورت کو خیمے میں لیجاکر اُسسے زنا کیا حق تعالیٰ نے اُسکی شامت سے و بالشکر بنی اسرائیل پر بھیجی ایک ساعت میں ستر ہزار آدمی ہلاک ہو گئے فنحاص بیوتا حضرت ہارون کا مرد قوی اور دار و غہ حضرت موسیٰ کا تھا اِس امر سے خبر پاکر حربہ اپنا لیکر زمر کے خیمے میں آیا اور زمر کو اور اُس عورت کو مار ڈالا اور کہا الٰہی ہمکو بسبب معصیت اِس شخص کے ہلاک کرتا ہے تو اُسی وقت وبا دفع ہو گئی اِس حدیث میں فرمایا کہ اول فتنہ بنی اسرائیل کا بسبب عورتوں کے تھا وہ یہ تھا کہ جو مذکور ہوا ۱۲ منہ پحر العلوم **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشوم فی المرأۃ والمسکن والدابۃ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نحوست عورت میں اور گھر میں اور گھوڑے میں ہوتی ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ نحوست تین چیز و نمیں ہوتی ہے عورتوں میں اور مکانمیں اور جانوروں میں **ف** شوم ضد ہے یمن کی یعنی بے برکتی کہ اسکو نحوست بھی کہتے ہیں اِن تینوں چیزو نمیں اور مراد نحوست سے کیا ہے بعضوں نے تو کہا کہ نحوست گھر کی تو یہ ہے کہ تنگ ہو اور ہمسائے بُرے ہوں اور نحوست عورت کی یہ ہے کہ بہت مہر ہو مہر اُسکا اور خلق ہو اور زبان دراز ہو اور بانجھ ہو اور نحوست گھوڑے کی یہ ہے کہ شوخ ہو اور مٹھا ہو قدم اُسکا اور نہ جہاد کیا جاوے اُسپر اور بعضوں نے کہا کہ مراد نحوست ہونے سے انمیں یہ ہے کہ اگر ہوتی نحوست کسی چیز میں تو ان تین چیز و نمیں ہوتی پس معلوم ہوا کہ نحوست کسی چیز میں نہیں ہے یہ تین چیز میں قابل نحوست کے تھیں جیسے اور حدیث میں فرمایا کہ اگر کوئی چیز بڑھ جاتی تقدیر سے تو عین تھی یعنے ٹوک اور بعضوں نے کہا تعلیم ہے حضرت کی طرف اُمت کو کہ جسکے لیے گھر ہو کہ مکروہ جانتا ہو رہنا اُسکا یا عورت ہو کہ ناگوار ہوا اُسکو صحبت اُسکی یا گھوڑا ہو کہ اچھا نہ معلوم ہوتا ہو اُسکو تو جدا کر دے اپنے سے کہ اُس گھر سے اُٹھ جاوے اور طلاق دیدے اُس عورت کو اور بیچ ڈالے گھوڑے کو پس نہیں ہے یہ قبیلہ طیرۃ منھی عنھا سے یعنی شگون بد ماننا جو منع ہے یہ اِس قبیلے سے نہیں حاصل یہ کہ لوگو نمیں جو منحوسہ ہے کہ یہ مکان ناسازگار ہوا یا قدم اِس گھوڑیکا یا عورت کا نامبارک ہوا وہ یہاں مراد نہیں ہے ۱۲ منہ مولانا **وعن** جابر قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ فلما قفلنا کنا قریبا من المدینۃ قلت یا رسول اللہ انی حدیث عھد بعرس قال تزوجت قلت نعم قال ایکرا ام ثیبا قلت بل ثیبا قال فھلا بکرا تلاعبھا وتلاعبک فلما قدمنا ذھبنا لندخل فقال امھلوا حتی ندخل لیلا ای عشاء لکی تمتشط الشعثۃ وتستحد المغیبۃ متفق علیہ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا تھے ہم ساتھ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک جہاد میں پس جبکہ پھرے ہم ہوئے ہم نزدیک پہنچنے کے کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق میں نیا بیاہا ہوا ہوں یعنی اگر حکم ہو تو میں آگے جاؤں گھر میں فرمایا حضرت نے نکاح کیا ہے تو نے کہا میں نے ہاں فرمایا کنواری ہے وہ یا خاوند کر چکی ہے کہا میں نے کنواری نہیں ہے بلکہ خاوند کر چکی ہوئی ہے فرمایا کیوں نہ نکاح کیا تو نے کنواری سے کہ کھیلتا تو اُس سے اور کھیلتی وہ تجھسے پس جب آئے ہم یعنی مدینے میں ارادہ کیا ہمنے کہ داخل ہوں ہم اپنے گھر میں فرمایا حضرت نے ٹھیر جاؤ تا کہ داخل ہو دیں ہم رات کو یعنی وقت شام کے تا کنگھی کرے عورت پراگندہ بالوں والی اور تا زیور لے لے وہ عورت کہ غائب تھا خاوند اُسکا نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** کھیلتا تو آخر یعنے کمال الفت اور بے تکلفی ہوتی ہے اسمیں اِسلیے کہ جو عورت خاوند کر چکی ہے اُسکا دل کبھی متعلق ہوتا ہے

ساتھ پہلے خاوند کے اور تکلف کرتی ہے صحبت اور مخالطت مین اگر نہین پاتی ہے دوسرے خاوند کو مانند اول کے بخلاف کنواری کے کہ اُسمین یہ باتین نہین ہوتین اور خبر حدیث کا حاصل یہ ہے کہ ٹھیرے رہو تا کہ دنکو عورتین بناؤ اور سنگار کرلین اور ستودہ تھا ری صحبت کرنیکے لیے ہون اگر کہا جاوے کہ اور حدیث مین منع فرمایا ہے کہ سفر سے آوے تو رات کو مگر مین نہ جاوے اور اسمین فرمایا رات کو جاوین جواب یہ سکا ہے کہ منع اُس صورت مین ہے کہ بغیر خبر کیے یکایک گھر مین چلا جاوے اور اگر خبر ہو جاوے جیسیکہ اتنے آنے مین تھا تو منع نہین پنج **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَۃٌ حَقٌّ عَلَی اللّٰہِ عَوْنُھُمُ الْمُکَاتَبُ الَّذِیْ یُرِیْدُ الْاَدَآءَ وَالنَّاکِحُ الَّذِیْ یُرِیْدُ الْعَفَافَ وَالْمُجَاھِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ہین کہ لازم ہے اللہ تعالیٰ پر مدد اُنکی یعنی بمقتضاے وعدہ اُسکے کہ ایک تو مکاتب ہے جو ارادہ کرتا ہے ادا کرنے بدل کتابت کا اور دوسرے وہ نکاح کرنے والا جو ارادہ رکھتا ہو بچنے کا زنا سے اور تیسرے جہاد کرنے والا خدا کی راہ مین نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** مکاتب اُس غلام کو کہتے ہین کہ مالک سکا کہدے کہ اسقدر روپے تو مجھے کما دیگا تو آزاد ہے اور وہ جو روپیہ اُس کو لینا مقرر کیا اسکو بدل کتابت کہتے ہین **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ اِلَیْکُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِیْنَہٗ وَخُلُقَہٗ فَزَوِّجُوْہُ اِنْ لَّا تَفْعَلُوْہُ تَکُنْ فِتْنَۃٌ فِی الْاَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِیْضٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ پیغام بھیجے نکاح کا طرف تمھارے وہ شخص کہ راضی ہو تم دین اُسکے سے اور خلق اُسکے سے پس نکاح کرو اُسسے اگر نہ کروگے تم نکاح تو ہوگا فتنہ زمین مین اور فساد بڑا نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یہ خطاب ہے اولیاے عورت کو کہ جب پیغام نکاح کا بھیجے اور طلب نکاح کی کرے تمھاری بیٹی یا بہن یا متعلقہ اُنکے سے کوئی شخص دیندار اور اچھے خلق کا تو اُس سے نکاح کردو اُسکا اور اگر ایسے شخص سے نکاح نکروگے بلکہ نظر کروگے مال وجاہ پر جیسیکہ عادت دنیا داروں کی ہے تو اکثر عورتین زمین کی بغیر خاوند کے اور اکثر مرد بغیر بیویون کے پس بہت ہوگا زنا اور لاحق ہوگی عار اور غیرت اولیا کو پس ہلاک کرینگے اُسکو کہ عار دلاویگا اُنکو پس واقع ہوگا فتنہ اور جنگ وجدال اور کہا طیبی نے کہ اس حدیث مین دلیل ہے واسطے امام مالکؒ کے کہ وہ کہتے ہین کہ نہ رعایت کرین گے زمین کفائت مین مگر دین کی فقط اور نہ مذہب جمہور کا یہ ہے کہ رعایت کرین چار چیزونکی دین اور حریت اور نسب اور صنعت کی پس نکاح کیا جاوے مسلمان عورت کا کافر سے اور نہ نیکبخت کا فاسق سے اور نہ حرہ کا غلام سے اور نہ مشہورۃ النسب کا گمنام سے اور نہ سوداگر اور نہ اچھے حرفے والیکی بیٹی کا اُس سے کہ حرفہ اُسکا حرام ہو پھر اگر راضی ہو عورت اور ولی اُسکا ساتھ نکاح کرنیکے غیر کفو سے تو صحیح ہو جائیگا نکاح پنج **وَعَنْ** مَعْقِلِ بْنِ یَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجُوا الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ فَاِنِّیْ مُکَاثِرٌ بِکُمُ الْاُمَمَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے معقلؓ بن یسار سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نکاح کرو اُس عورت سے کہ دوست رکھے خاوند کو اور بہت جننے والی ہو اسلیے کہ تحقیق مین فخر کرونگا بسبب بہتایت تمھاری کے اور اُمتونپر نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے **ف** دو قیدین ذکر کی گئین اسلیے لگائین کہ اگر عورت بہت جننے والی خاوند کو دوست نہ رکھتی ہو تو خاوند کو اُس سے رغبت نہین ہوتی اور دوست رکھنے والی اگر بہت جنتی نہو تو حاصل ہوتا مطلوب کہ وہ کثرت امت کی ہے بسبب بہت ہونے بچون کے اور یہ دونون صفتین اکثر کنوارا یونمین کہ اسکی قرابت مین ہون پائی جاتی ہین اسلیے کہ طبیعتین قریبکی ایک کی دوسرے مین سرایت کرتی ہین اور عادت اور خو مین ایک دوسرے کا شریک ہوتا ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے نکاح کرنا عورت بہت محبت کرنے والی اور جننے والی سے اور بہتر ہونا اولاد کا بہتر ہے اسلیے کہ حاصل ہوتا ہے اس سے مقصود حضرتؐ کا کہ وہ فخر کرتا ہے بسبب کثرت اُمت کے اور احتمال ہے کہ مراد نکاح کرنے سے ساتھ اُسکے یہ ہے کہ جنمین یہ صفتین پائی جاوین ثابت رہو اُنکے نکاح پر واللہ اعلم پنج طیبی **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَالِمِ بْنِ عُتْبَۃَ بْنِ عُوَیْمِ بْنِ

ساعدۃ الانصاری عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بالابکار فانہن اعذب افواھا وانتق ارحاما وارضی بالیسیر رواہ ابن ماجۃ مرسلا اور روایت ہے عبدالرحمن بیٹے سالم بیٹے عتبہ بیٹے عویم بیٹے ساعدہ انصاری کے سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی سالم سے سالم نے نقل کی دادا عبدالرحمن کے سے یعنی عتبہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لازم ہے تمکو نکاح کرنا ساتھ کنواریونکے اسلیے کہ وہ شیریں ہوتی ہین ازروے مُنھ کے یعنی خوش کلام ہوتی ہین اور بیدزبان اور خوش گو نہین ہوتین اور بہت بچے جنتی ہین اور بہت راضی ہوتی ہین ساتھ تھوڑے کیے یعنی تھوڑے سے مال دینے اور جماع کرنیسے راضی رہتی ہین نقل کی یہ ابن ماجہ نے بطریق ارسال کے **ف** کنواری عورت کا رحم نطفہ اگر قبول کرلیتا ہے اسلیے کہ حرارت اُنکے رحم مین بہت ہوتی ہے لیکن اسباب کو تاثیر نہین ہوتی بدون حکم الٰہی کے اور تھوڑے سے مال وغیرہ پر راضی رہتی ہین اسلیے کہ اور خاوند کا کچھ دیکھا نہین ہوتا ہے کہ زیادہ طلبی کرین **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم تر للمتحابین مثل النکاح روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین دیکھی تو نے یعنی اے سُننے والے وہ چیز کہ زیادہ کرے محبت کو واسطے دو محبت کرنے والون کے مانند نکاح کے **ف** یعنی جیسیکہ درمیان خاوند بیوی کے بسبب نکاح کے محبت ہوجاتی ہے بغیر علاقہ قرابت کے اسکے برابر کسی کو نہین دیکھا پنہ مولانا **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اراد ان یلقی اللہ طاہرا مطہرا فلیتزوج الحرائر اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ارادہ کرے یہ کہ ملاقات کرے اللہ سے پاک یعنی نجاست زنا سے اور پاکیزہ کیا گیا پس چاہیے کہ نکاح کرے آزاد بیویو نسے **ف** اسلیے کہ آزاد بیبیان پاک و پاکیزہ ہوتی ہین بسبب لونڈیون کے پس سرایت کرتی ہے پاکیزگی اُنکی بسبب صحبت اور مخالطت اُنکی کے اور آزاد بیبیان ادب سکھاتی ہین اولاد کو اور لونڈیون مین یہ بات نہین ہوتی وہ خود ذلیل و آوارہ ہوتی ہین اور یہ بات باعتبار اکثر کے ہے نوع طبعی **وعن** ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یقول ما استفاد المؤمن بعد تقوی اللہ خیرا لہ من زوجۃ صالحۃ ان امرھا اطاعتہ وان نظر الیہا سرتہ وان اقسم علیہا ابرتہ وان غاب عنہا نصحتہ فی نفسہا ومالہ رواہ ابن ماجۃ الا حادیث الثلثۃ اور روایت ہے ابی امامہؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ نہین حاصل کی مومن نے بعد تقویٰ خدا تعالیٰ کے کوئی چیز بہتر واسطے اپنے بیوی نیکبخت و خوبصورت سے ایسی بیوی کہ اگر حکم کرے اُسکو فرمانبرداری کرے اُسکی اور اگر دیکھے طرف اُسکے خوش کرے اُسکو اور اگر قسم دے اُسکو پورا کرے اُسکو اور اگر غائب ہو خاوند اُس سے خیرخواہی کرے اُس کی بیچ نفس اپنے کے کہ نگاہ رکھے زنا اور فسق سے اور خیرخواہی کرے بیچ مال خاوند کے کہ ضائع نکرے اور خیانت نکرے اُسمین نقل کین ابن ماجہ نے یہ تینون حدیثین **ف** تقویٰ کہتے ہین احکام الٰہی کے بجا لانے کو اور بچنے کو ممنوعات سے اور فرمانبرداری کرے یعنی اُنچیز مین کہ نہین گناہ ہے اُسمین اسلیے کہ وارد ہوا ہے کہ نہین طاعت چاہیے مخلوق کی بیچ معصیت خالق کے اور خوش کرے اُسکو ساتھ خوبصورتی اور خوش سیرتی اپنی کے اور اگر قسم دے اُسکو بیچ ایک امر کے کہ وہ عورت اسکے کرنے یا نکرنے کو مکروہ جانتی ہو اور یہ چاہتا ہو اُسکے کرنے یا نکرنے کو تو وہ اُسکی قسم کو پورا کرے یعنی بحسب مرضی اور قسم دینے اُسکے کے اُسکو کرے یا ترک کرے نوع **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تزوج العبد فقد استکمل نصف الدین فلیتق اللہ فی النصف الباقی اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ نکاح کیا بندے نے پس تحقیق پورا کیا آدھا دین اپنا پس چاہیے کہ تقویٰ کرے اللہ سے بیچ آدھے باقی کے **ف** یعنی اکثر فساد دین مین بسبب ستر اور پیٹ کے ہوتا ہے پس جب بسبب نکاح کے فساد ستر کے سے خلاصی پائی چاہیے کہ بیچ دفع کرنے فساد پیٹ کے تقویٰ کرے تا اسلوبی دین کی پوری حاصل ہو نوع **وعن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اعظم النکاح برکۃ ایسرہ مؤنۃ رواہا البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے عائشہؓ سے

کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہت بڑی برکت والا نکاح وہ ہے کہ آسان ہو محنت مین نقل کی یہ دونون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین

ف مراد آسان ہونے محنت سے یہ ہے کہ بیوی کا مہر کم ہو اور وہ روٹی کپڑا بہت نہ مانگے بلکہ جو کچھ دے اُسپر راضی رہے **ع باب النظر الی المخطوبۃ**

وبیان العورات باب ہے بیچ بیان نظر کرنے کے طرف مخطوبہ کے یعنی جس سے پیغام نکاح کا دیا ہو اور بیچ بیان اُس چیز کے کہ واجب ہے چھپانا اُسکا یعنے ذکر پردے اور ستر کا ہے **ف** جائز ہے دیکھنا مخطوبہ کو پہلے نکاح کرنیسے نزدیک ہمارے اور امام شافعیؒ اور امام احمدؒ اور اکثر علما کے خواہ مخطوبہ اذن دے یا نہ دے اور امام مالکؒ کے نزدیک جائز ہے دیکھنا مخطوبہ کو ساتھ اذن اُسکے کے اور ایک روایت مین اُسے ممنوع ہے دیکھنا مطلق اور اگر بھیجے ایسی عورت کو کہ ماہر اور امین ہو تو بہتر ہے ؛ ح **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابی ھریرۃ قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی تزوجت امرأۃ من الانصار فقال فانظرت الیھا فان فی اعین الانصار شیئا رواہ مسلم روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ مین ارادہ رکھتا ہون نکاح کرنے ایک عورت کا انصار مین سے فرمایا دیکھی ہے تو طرف اُسکے سواسطے کہ انصار کی یعنی بعضی انصار کی آنکھون مین کچھ خلل ہوتا ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف** کچھ خلل ہوتا ہے کہ نفرت کرتی ہے اُس سے طبیعت اور کہا نووی نے یعنی کبری یا کرنی ہوتی ہین آنکھین اُنکی اور اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے ذکر کردینا عیب کا واسطے خیرخواہی کے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مستحب ہے دیکھنا عورت کو پہلے بھیجنے پیغام نکاح کے اور اگر نہ ممکن ہو تو مستحب ہے کہ بھیجے ایک عورت کو کہ وہ دیکھے حال اُسکا بیان کرے اس سے اور مباح ہے سلو دیکھنا اُسکے منہ اور ہتھیلیون کا فقط اسلیے کہ وہ اُسکے حق مین ستر نہین انتہی **وعن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تباشر المرأۃ المرأۃ فتنعتھا لزوجھا کانہ ینظر الیھا متفق علیہ اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بدن نہ لگاوے عورت عورت سے ننگا کر کر پھر بیان کرے اُس عورت کا حال روبرو خاوند اپنے کے گویا کہ دیکھتا ہے خاوند اُس عورت کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی عورت بدن ننگا کر کر لگاوے عورت سے اور پھر خاوند سے اُسکے بدن کی نرمی وغیرہ کا حال بیان کرے اس سے منع فرمایا اسلیے کہ خاوند کا دل بھر امڈھر امڈھر امڈ

نہیں بہ نسبت محرم کے پس دیکھنا انکو درست ہے اگر امن ہو شہوت سے اور اسی طرح مس کرنا بھی ان اعضا کا اسکو جائز ہے اگر امن ہو شہوت سے اور تسریہ کی لونڈی کا بھی مانند ستر محرمہ کے ہے پس اسکے دیکھنے اور مس کرنے کا حکم مانند حکم دیکھنے اور مس کرنے محرمہ کے ہے اور امر و خوصورت کو دیکھنا ساتھ شہوت کے حرام ہے اور جائز ہے دیکھنا اور ہاتھ لگانا عورت کو باوجود خوف شہوت کے وقت ارادہ خریدنے یا نکاح کرنیکے اور غلام سے پردہ کرنا اسکی مالکہ یعنی بیوی کو مانند پردہ کرنے کے اجنبی سے ہے اور خواجہ اور بیچڑہ مانند مرد کے ہے اور دیکھنا عورت بیگانی کو حرام ہر خواہ بشہوت ہو یا بغیر شہوت اور نہ جمع ہو مرد و النہ جمع ہونا مرد کا مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں تنگے ہو کر اور جمع ہونا عورت کا ساتھ عورت کی تنگی ہو کر اگرچہ بحالت عذر کے خلل وقت نہیں لیکن باوجود اسکے حرام ہے اور مکروہ ہے متقی و مولانا **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یبیتن رجل عند امرأۃ ثیب الا ان یکون ناکحا او ذا محرم رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ رات بسر کرے مرد نزدیک عورت ثیب کے مگر یہ کہ ہو نکاح کرنے والا یعنی خاوند یا محرم نقل کی یہ مسلم نے **ف** مراد رات گذارنے سے یہاں خلوت ہی ہے یعنی تنہا ایک مکان میں مرد و عورت ثیب جمع نہوں رات بھر یا دن و ثیب کہتے ہیں اس عورت کو کہ خاوند کر چکی ہو اور یہاں مراد ہے عورت جوان سے اور محرم سے مراد وہ ہے کہ جس سے نکاح حرام ہے ہمیشہ کو اگرچہ بسبب علاقہ دودھ کے ہو **وعن** عقبۃ بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم والدخول علی النساء فقال رجل یا رسول اللہ افرایت الحمو قال الحمو الموت متفق علیہ اور روایت ہے عقبۃ بن عامر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بچو تم داخل ہونے سے عورتوں پر یعنی اپنی عورتوں پر بغیر طریق تخلیے کے پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ خبر دو مجھ کو داخل ہونے حمو کے عورتوں پر تو نہیں فرمایا کہ حمو موت ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** دیتی ہیں اجنبی قرابتی کو سوائے باپ اور بیٹے کے خاوند کے اور حمو موت ہے یعنی داخل ہونا اسکا مانند موت کے ہلاک کرنے والا ہے یعنی فتنہ اس سے بہت پایا جاتا ہے بسبب اسکے کہ لوگ اسکو سہل جانتے ہیں اور وہ بہت داخل ہوتی ہیں اور غلط الا بستے ہیں اور ارتکاب ہونا انکو آسان ہوتا ہے بسبب قلت کے اور یہ کلمہ عرب میں مقام خوف لانے میں بولتے ہیں جیسے کہتے ہیں شیر مرگ ہے اور سلطان آگ ہے یعنی قرب انکا مانند موت اور آگ کے ہے یعنی پس چاہیے کہ بچ موت سے **وعن** جابر ان ام سلمۃ استاذنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الحجامۃ فامر ابا طیبۃ ان یحجمھا قال حسبت انہ کان اخاھا من الرضاعۃ او غلاما لم یحتلم رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے کہ ام سلمہ نے رخصت واگی مانگی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سینگی کھنچوانے کی پس حکم کیا ابو طیبہ کو یہ کہ سینگی کھینچے ام سلمہ کے کہا جابر نے کہ گمان کرتا ہوں میں یہ کہ ابو طیبہ بھائی تھا ام سلمہ کے دودھ شریک یا اسکے تھا نابالغ نقل کی یہ مسلم نے **ف** کہنا جابر کا کہ گمان کرتا ہوں میں آخر دلالت کرتا ہے اسپر کہ ام سلمہ کو حاجت سینگی کھنچوانے کی ضرور نہ تھی الا وقت ضرورت کے اجنبی کو بھی جائز ہے یہ کہ سینگی کھینچے اور فصد کھولے اور اور علاج کیلیے دیکھے طرف تمام بدن عورت کے بطبی **وعن** جریر بن عبد اللہ قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نظر الفجاءۃ فامرنی ان اصرف بصری رواہ مسلم اور روایت ہے جریر بن عبد اللہ سے کہا پوچھا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے حکم نظر ناگہان کا کہ یکایک عورت بیگانی پر پڑے پس حکم کیا مجکو یہ کہ پھیروں نظر اپنی نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی نظر کہ ناگہان جا پڑے معذور ہے لیکن پھیرنہ دیکھتا رہے بلکہ جلدی سے نظر پھیر لے اور پھیر دوبارہ نہ دیکھے اس لیے کہ پہلی نظر جبکہ بقصد معاف ہی پھر گرد پھرنا ہے گنہگار ہوتا ہے واجب ہے کہ فی الفور نظر پھیر لے چنانچہ امین دار ہوا ہے قول اللہ تعالیٰ کما قال للمومنین یغضوا من ابصارھم او کسی غرض کے لیے مانند نکاح وغیرہ کے دیکھنا جائز ہے اور اگر کسی عورت کے زخم ہو یا فاسد کھلوا دے یا کچھ ضرورت ہو دکھلانے کی تو بدن بقدر ضرورت کے دکھا دے اور باقی بدن کپڑے سے چھپا لے شرح طیبی **وعن** جابر قال قال رسول اللہ

مسئلہ مروجہ میں گواہ کرنے کے بیان میں ملاحظہ ہو ۱۲

صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ الْمَرْاَۃَ تُقْبِلُ فِیْ صُوْرَۃِ شَیْطَانٍ وَتُدْبِرُ فِیْ صُوْرَۃِ شَیْطَانٍ اِذَا اَحَدُکُمْ اَعْجَبَتْہُ الْمَرْاَۃُ فَوَقَعَتْ فِیْ قَلْبِہٖ فَلْیَعْمِدْ اِلٰی اِمْرَاَتِہٖ فَلْیُوَاقِعْھَا فَاِنَّ ذٰلِکَ یَرُدُّ مَا فِیْ نَفْسِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق عورت آتی ہے بیچ صورت شیطان کے اور جاتی ہے بیچ صورت شیطان کے جسوقت کسی کو تم میں سے خوش لگے ایک عورت پس آوے محبت اسکی بیچ دل اُسکے کے پس چاہیے کہ قصد کرے طرف عورت اپنی کے پس صحبت کرے اُس سے پس تحقیق یہ یعنے جماع کرنا دور کریگا اُس چیز کو کہ اُسکے دل مین ہے یعنی خواہش اُسکی نقل کی مسلم نے ف مشابہت دی عورت کو شیطان کے ساتھ وسوسہ ڈالنے اور گمراہ کرنے مین یعنے جیسے شیطان وسوسہ ڈالتا ہے دل مین اور گمراہ کرتا ہے ویسے ہی دیکھنا عورت کا باعث وسوسہ اور فساد کا ہے اور اس سے استنباط کیا جاتا ہے کہ لائق ہے عورت کو یہ کہ نہ نکلے مگر بضرورت اور بناؤ کر کر نہ نکلے اور لائق ہے مرد کو یہ کہ نہ دیکھے طرف عورت کے اور نہ طرف کپڑون اُسکے کے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ تین مضاف تھے بہ واسطے مرد کے یہ کہ بلاوے بیوی اپنی کو جماع کرنے کے لیے دن کو اگرچہ ہو بیوی مشغول ایسے کام مین کہ ممکن ہو ترک کرنا اُسکا اس لیے کہ کبھی غالب ہوتی ہے مرد پر شہوت پس ضرر کرتی ہے شہوت بسبب تاخیر کرنے جماع کے اُسکے بہ نہین یا دین مین ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ اَحَدُکُمُ الْمَرْاَۃَ فَاِنِ اسْتَطَاعَ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی مَا یَدْعُوْہُ اِلٰی نِکَاحِھَا فَلْیَفْعَلْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب چاہے ایک تمارا کہ پیغام نکاح کا بھیجے طرف ایک عورت کے پس اگر کر سکے یہ کہ نظر کرے طرف اُس چیز کے یعنی عضا اُسکے کے کہ باعث ہو اُسکو طرف نکاح اُسکے کے کہ وہ مُنھ اور ہاتھ ہین پس چاہیے کہ کرے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف دیکھ لینا مخطوبہ کو پہلے پوہنچنے پیغام نکاح کے مستحب ہے اس لیے کہ مرغوب الطبع ہو گی تو بعد نکاح کے اُسی کے سبب سے زنا سے بچا رہے گا اور یہی مقصود اصلی نکاح سے ہے اور یہ جو وارد ہوا ہے کہ نکاح نہ کیجاوے عورت بسبب قبائل اُسکے کے تو اس سے یہ غرض نہین ہے کہ رعایت جمال کی نکرے بلکہ غرض یہ ہے کہ رعایت نری جمال کی باوجود فسادِ دین کے نکرے ع وَعَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ قَالَ خَطَبْتُ امْرَاَۃً فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلْ نَظَرْتَ اِلَیْھَا قُلْتُ لَا قَالَ فَانْظُرْ اِلَیْھَا فَاِنَّہٗ اَحْرٰی اَنْ یُّؤْدَمَ بَیْنَکُمَا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَاِبْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے مغیرہؓ بن شعبہ سے کہ کہا ارادہ کیا مین نے شکنی کا ایک عورت سے پس کہا واسطے میرے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا دیکھی تو نے طرف اُس عورت کے کہا مین نے نہین فرمایا پس دیکھ تو طرف اُسکے پس تحقیق دیکھنا لائق تر ہے ساتھ اسکے کہ الفت والی جاوے درمیان تمارے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف یعنی بعد دیکھنے کے جو نکاح کریگا تو محبت والفت ہو گی آپس مین اس لیے کہ جب نکاح بعد دیکھنے کی ہوتا ہے تو ندامت نہین ہوتی غالباً ع وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ امْرَاَۃً فَاَعْجَبَتْہُ فَاَتٰی سَوْدَۃَ وَھِیَ تَصْنَعُ طِیْبًا وَعِنْدَھَا نِسَاءٌ فَلَمَّا قَضٰی حَاجَتَہٗ قَالَ اَیُّمَا رَجُلٍ رَاٰی امْرَاَۃً تُعْجِبُہٗ فَلْیَاْتِ اَھْلَہٗ فَاِنَّ مَعَھُنَّ مِثْلَ الَّذِیْ مَعَھَا رَوَاہُ مَالِکٌ اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ کہا دیکھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو پس خوش لگی وہ حضرتؐ کو پس آئے حضرتؐ سودہؓ کے پاس کہ بی بی تھین حضرتؐ کی اُس حال مین کہ وہ بنا رہی تھین خوشبوئی اس حال مین کہ اُنکے پاس تین عورتین پس خلوت کر دی عورتون نے حضرتؐ کے لیے یعنی باہر چلی آئین اُس جگہ سے پس پوری کی حضرتؐ نے حاجت اپنی یعنے صحبت کی بی بی سودہ سے پھر فرمایا حضرتؐ نے جو مرد کہ دیکھے کسی عورت کو کہ خوش لگے اُسکو پس چاہیے کہ آوے طرف بیوی اپنی کے یعنی اور صحبت کرے تاکہ منقطع ہو شہوت اُسکی اور جاتا رہے وسوسہ اُسکا اس سے کہ تحقیق ساتھ بیوی اُسکی کے ہے مانند اُس چیز کے کہ ساتھ اُس عورت کے ہے یعنی شرمگاہ ہے مانند شرمگاہ اُسکی کے نقل کی یہ دارمی نے ف خوش لگنا اُس عورت کا حضرتؐ کو بمقتضائے طبیعت کے تھا اور یہ پہلی نظر مین تھا کہ اُسکا مضائقہ نہین ثم ع وَعَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَرْاَۃُ عَوْرَۃٌ

فَاِذَا خَرَجَتِ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطٰنُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ عورت ستر ہے پس جبکہ نکلتی ہے یعنی اپنے پردے سے اچھا کر کر دیکھتا ہے اُسکو شیطان مردوں کی نظر مین نقل کی یہ ترمذی نے **ف** عورت ستر ہے یعنی پردے مین رہنا چاہیے عورت کو جیسے ستر کو پردے مین رکھتے ہین اور لوگون کے سامنے ہونا اسکو برا ہے جیسے کھولنا ستر کا برا ہے ۱۲ **وَعَنْ** بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَاِنَّ لَكَ الْاُوْلٰى وَلَيْسَتْ لَكَ الْاٰخِرَةُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے بریدہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے علیؓ کے اے علیؓ نہ ڈال نظر پیچھے نظر کے یعنی ایکبار کہ نظر نا گہان جائز ہے عورت اجنبیہ پر دوبارہ پھر نہ دیکھ اُسکو اس لیے کہ جائز ہے واسطے تیرے پہلی نظر یعنی جبکہ بغیر قصد کے ہو اور جائز نہین تیرے لیے نظر دوسری نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا زَوَّجَ اَحَدُكُمْ اَمَتَهٗ اَوْ اَجِيْرَهٗ فَلَا يَنْظُرْ اِلٰى عَوْرَتِهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ فَلَا يَنْظُرْ اِلٰى مَا دُوْنَ السُّرَّةِ وَفَوْقَ الرُّكْبَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عمرو بن شعیبؒ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُسنے دادا سے اُسنے نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جسوقت نکاح کردے ایک تمھارا اپنے غلام کا یا اپنی لونڈی سے پس نہ دیکھے طرف ستر اونڈی کے یعنی اسیطرح کہ وہ حرام ہوگئی اُسپر اور ایک روایت مین ہے کہ پس نہ دیکھے طرف اُس چیز کے کہ نیچے ناف اور اوپر زانو کے ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** اپنے غلام سے ساتھ نکاح کردینے کا جب یہ حکم ہوا تو غیر اپنے غلام کے ساتھ نکاح کرنے مین بطریق اولیٰ یہ حکم ہوگا اور اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ اپنی لونڈی کو بیاہ دے تو حرام ہے دیکھنا اُسکے اُسکے بدن کا کہ درمیان ناف اور زانو کے ہے اور مذہب امام اعظمؒ کا یہ ہے کہ جب اپنی لونڈی بیاہ دی تو وہ آقا کے حق مین مانند اجنبی کی لونڈی کے ہوگئی اور درمیان اُسکے ستر کا ابی سعیدؓ کی حدیث کے فائدے مین ہو چکا اور امام شافعیؒ کے نزدیک ستر اُسکا مانند ستر مرد کے ہے دلیلیں ہر ایک کی نقلی مع تاویلین وجوہ مین ملا لانا تا ۱۲ **وَعَنْ** جَرْهَدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلِمْتَ اَنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے جرہدؓ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہین جانا تونے کہ تحقیق ران ستر ہے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** کتاب اسد الغابہ مین لکھا ہے کہ گذرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جرہد پر مسجد مین اور ران اُنکی کھلی ہوئی تھی پس فرمایا حضرت نے کہ ڈھانک ران اپنی کہ ران ستر ہے اور اسمین حجت ہے اُنپر جو کہتے ہین ران ستر نہین اور یہ ایک روایت ہے امام مالکؒ اور امام احمدؒ سے ۱۲ **وَعَنْ** عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ يَا عَلِيُّ لَا تُبْرِزْ فَخِذَكَ وَلَا تَنْظُرْ اِلٰى فَخِذِ حَيٍّ وَلَا مَيِّتٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے حضرت علیؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے علیؓ کے اے علیؓ نہ کھول اپنی ران کو اور نہ دیکھ طرف ران کی زندہ کے نہ مردے کی ران کی نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ زندہ اور مُردہ برابر ہین بیچ حکم ستر کے ۱۲ **وَعَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَعْمَرٍ وَفَخِذَاهُ مَكْشُوْفَتَانِ فَقَالَ يَا مَعْمَرُ غَطِّ فَخِذَيْكَ فَاِنَّ الْفَخِذَيْنِ عَوْرَةٌ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے محمد بن جحشؓ سے کہ کہا گذرے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم معمر پر اس حال مین کہ دونون ران اُسکی کھلی ہوئی تھین فرمایا اے معمرؓ ڈھانک اپنی رانون کو اسلیے کہ تحقیق ران ستر ہین نقل کی یہ شرح السنہ مین **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكُمْ وَالتَّعَرِّيَ فَاِنَّ مَعَكُمْ مَنْ لَا يُفَارِقُكُمْ اِلَّا عِنْدَ الْغَائِطِ وَحِيْنَ يُفْضِي الرَّجُلُ اِلٰى اَهْلِهٖ فَاسْتَحْيُوْهُمْ وَاَكْرِمُوْهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو تم ننگے ہونیسے یعنی اگر بہ تمنا ہو اس لیے کہ تحقیق ساتھ تمھارے وہ ہین کہ نہین جدی ہوتے تم سے یعنی نہ ہوتے تم کبھی نہ گمبانی کرنے والے اور کرام کاتبین مگر وقت پاخانہ کے اور اُسوقت کہ صحبت کرے بیوی اپنی سے پس حیا کرو اُنسے اور تعظیم کرو اُنکی نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی ستر ڈھکا رکھو اور اچھے کام کرتے رہو اور بُری اور لغویات باتون سے بچتے رہو کہ یہ چیزین باعث حیا اور تعظیم اور تکریم کی ہین اور کہا ابن ملک نے

کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ نہین جائز ہے کھولنا ستر کا بغیر ضرورت کے مانند مجامعت اور رفع حاجت وغیرذلک کے ۱۲ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ اَنَّھَا کَانَتْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَیْمُوْنَۃُ اِذْ اَقْبَلَ ابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ فَدَخَلَ عَلَیْہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ احْتَجِبَا مِنْہُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَیْسَ ھُوَ اَعْمٰی لَا یُبْصِرُنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفَعَمْیَاوَانِ اَنْتُمَا اَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِہٖ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ام سلمہ رضی سے یہ کہ وہ اور میمونہ رضی تھین پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ گہمان کی ابن ام مکتوم کہ صحابی تھے نابینا پھر آئے وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونون بیبیون کو کہ پردہ کرو اس سے ام سلمہ رضی کہتی ہین پس کہا مین نے یا رسول اللہ کیا نہین وہ اندھا کہ نہین دیکھتا ہمکو پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آیا پس اندھی ہو تم دونون کیا نہین دیکھتین تم دونون یعنے اگر وہ اندھا ہے تو تم دونون تو اندھی نہین ہو نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے ف اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جیسے دیکھنا مرد کا عورت کا حرام ہے ویسے ہی دیکھنا عورت کو مرد کا لیکن لکھا ہے علمانے کہ یہ محمول ورع اور تقوی پر ہے اور صحیح تر یہ ہے کہ جائز ہے عورت کو دیکھنا مرد کا پاؤن تک اور نیچے زانون کے اس لیے کہ حضرت عائشہ رضی سے منقول ہے کہ مین دیکھتی تھی حبشیون کو اس حال مین کہ وہ نیزہ بازی کر رہے تھے اور یہ دیکھنا ۹ ہجری مین تھا ان ایام مین حضرت عائشہ رضی سولہ برس کی تھین اور حکم پردہ کا نہ آچکا تھا پس اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے عورت کو دیکھنا مرد کا سوائے ستر مذکور کے اور یہ اس صورت مین ہے کہ امن مین ہو شہوت سے والا بالکل دیکھے مرد کو ۱۲ وَعَنْ بَھْزِ بْنِ حَکِیْمٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِحْفَظْ عَوْرَتَکَ اِلَّا مِنْ زَوْجَتِکَ اَوْمَا مَلَکَتْ یَمِیْنُکَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَرَاَیْتَ اِذَا کَانَ الرَّجُلُ خَالِیًا قَالَ فَاللّٰہُ اَحَقُّ اَنْ یُّسْتَحْیٰ مِنْہُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے بہز بن حکیم سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی حکیم سے اور حکیم نے نقل کی بہز کے دادا سے یعنی معاویہ بن حیدہ سے کہ کہا اُسنے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دھانک ستر اپنے کو مگر اپنی بی بی سے یا لونڈی سے کہا مین نے یا رسول اللہ خبر دو مجکو جبوقت کہ ہو آدمی تنہا وہان بھی دھانکے پس فرمایا اللہ تعالے لائق تر ہے کہ شرم کیجاوے اس سے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف یعنی اگرچہ وہان کوئی نہو لیکن حق تعالی دیکھتا ہی اس سے معلوم ہوا کہ واجب ہے ستر کا چھپانا خلوت مین بھی مگر بضرورت کھولنا جائز ہے اور یہ جو اوپر کہا مگر اپنی بی بی سے الخ اس سے معلوم ہوا کہ ملک نکاح مباح کرتے ہین نظر کرنے کو طرف ستر کے جانبین سے ۱۲ وَعَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَۃٍ اِلَّا کَانَ ثَالِثَھُمَا الشَّیْطٰنُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے عمر سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین خلوت مین جمع ہوتا کوئی مرد ساتھ عورت اجنبیہ کے مگر ہوتا ہے تیسرا انکا شیطان نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی شیطان ان دونون کے ساتھ ہوتا ہے جوش مین لاتا ہی انکی شہوت کو یہان تک کہ اتا ہی دونون کو زنا مین ۱۲ وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلِجُوْا عَلَی الْمُغِیْبَاتِ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ یَجْرِیْ مِنْ اَحَدِکُمْ مَجْرَی الدَّمِ قُلْنَا وَمِنْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ وَمِنِّیْ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ اَعَانَنِیْ عَلَیْہِ فَاَسْلَمَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے جابر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہ داخل ہو تم اُن عورتون پر کہ اُنکے خاوند غائب ہین اس لیے کہ شیطان جاری ہوتا ہے بیچ ایک تمھارے کے جگہ جاری ہونے خون کے یعنی تصرف اور وسواس اُسکا سرایت کرتا ہے تمام رگ و پوست آدمی کے مین کہا ہمنے اور آپ مین بھی جاری ہوتا ہے یا رسول اللہ فرمایا اور مجھ مین بھی جاری ہوتا ہے ولیکن اللہ نے مدد کی ہے میری شیطان پر پس سلامت رہتا ہون نقل کی یہ ترمذی نے ف جن عورتون کے خاوند اُنکے غائب ہین خاص اُنکو اس لیے ذکر کیا کہ وہ مشتاق جماع کی بہت ہوتی ہین خوف فتنے کا وہان زیادہ ہے اور لفظ مجری الدم کا ترجمہ شیخ نے توہمی کیا ہی جو مولانا اشرف نے کیا اور ملا علی قاری نے یہ کیا ہے مانند جاری ہونے خون کے درمیان تمھارے اس طرح کہ نہین دیکھتے ہو تم یعنی شیطان مسلط ہے پیر اس طرح

کہ تم نہیں دیکھتے جیسے خون تھا رے بدنہیں جاری ہوتا ہے اور تم نہیں دیکھتے تا ہم دونوں عبارتوں کا ایک ہی ہے اور لفظ اَسْلَمُ ساتھ صیغہ ماضی اور مضارع متکلم کے آیا ہے اور دونوں واو تین صحیح ہیں مضارع کا ترجمہ تو نہ کور ہوا اور ماضی کا ترجمہ یہ ہے کہ مسلمان ہو گیا ہے شیطان ۱۲ ع

وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتٰی فَاطِمَۃَ وَعَلَیْھَا وَعَلٰی فَاطِمَۃَ ثَوْبٌ اِذَا قَنَّعَتْ بِہٖ رَاْسَھَا لَمْ یَبْلُغْ رِجْلَیْھَا وَاِذَا غَطَّتْ بِہٖ رِجْلَیْھَا لَمْ یَبْلُغْ رَاْسَھَا فَلَمَّا رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا تَلْقٰی قَالَ اِنَّہٗ لَیْسَ عَلَیْکِ بَاْسٌ اِنَّمَا ھُوَ اَبُوْکِ وَغُلَامُکِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ

اور روایت ہے انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے حضرت فاطمہؓ کے پاس اس حال میں کہ اُنکے پاس غلام تھا کہ بخشا تھا غلام حضرت فاطمہؓ کو اور حضرت فاطمہؓ پر کپڑا تھا یعنی چھوٹا جسوقت کہ ڈھانکتیں اُس سے سر اپنا تو نہ پہونچتا اُنکے پاؤں تک اور جسوقت کہ ڈھانکتیں ساتھ اُسکے پاؤں اپنے نہ پہونچتا اُنکے سر تک پس جب دیکھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُس مشقت کو کہ پاتی ہیں فاطمہؓ یعنے برداشت کرنے میں بسبب چھوٹے کپڑے کے فرمایا تحقیق نہیں ہے تجھ پر مضائقہ سوا اسکے نہیں کہ وہ یعنی جیسے تو حیا کرتی ہے باپ تیرا ہے اور غلام تیرا نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** اِس سے ہے امام شافعیؒ نے دلیل پکڑی ہے کہ عورت کا غلام محرم اُسکا ہے اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک غلام مانند اجنبی کے ہے جائز نہیں اُسکو نظر کرنی طرف بیوی اپنی کے مگر اُسقدر کہ اجنبی کو جائز ہے اور اس حدیث کا وہ یہ جواب دیتے ہیں کہ اِس سے یہ بات کہ تم کہتے ہو نہیں ثابت ہوتی شاید کہ وہ غلام غیر بالغ ہو ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری

عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ عِنْدَھَا وَفِی الْبَیْتِ مُخَنَّثٌ وَقَالَ لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اُمَیَّۃَ اَخِیْ اُمِّ سَلَمَۃَ یَا عَبْدَ اللّٰہِ اِنْ فَتَحَ اللّٰہُ لَکُمْ غَدًا الطَّائِفَ فَاِنِّیْ اَدُلُّکَ عَلٰی بِنْتِ غَیْلَانَ فَاِنَّھَا تُقْبِلُ بِاَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلْنَ ھٰؤُلَاءِ عَلَیْکُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہے ام سلمہؓ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم تھے اُنکے پاس اور گھر میں اُنکے ایک مخنث تھا پس کہا اُسنے واسطے عبداللہؓ بن ابی امیہ کے کہ بھائی تھا ام سلمہؓ کا اے عبداللہ اگر فتح کیا اللہ نے واسطے تمہارے کل کو طائف پس تحقیق میں بتلا دونگا تجکو غیلان کی بیٹی کو پس تحقیق وہ آتی ہے ساتھ چار کے اور جاتی ہے ساتھ آٹھ کے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ داخل ہوا کریں یہ مخنث نقل کی بخاری اور مسلم نے **ف** مخنث ساتھ زیر نونوں اور زبر نون کے ہے اور زیر صحیح تر ہے اور زبر مشہور تر اور مخنث اُسکو کہتے ہیں کہ مشابہ ہو ساتھ عورتوں کے اخلاق میں اور کلام میں اور حرکات اور سکنات میں جسکو میان زنانا اور زنخا کہتے ہیں اور یہ مشابہ ہونا کبھی تو خلقی ہوتا ہے پس وہ بُرا اور باعث گناہ نہیں اور کبھی یہ مشابہ ہونا بتکلف ہوتا ہے یہ بُرا ہے اور موجب لعن حدیث شریف میں آیا ہے کہ لعنت کرے اللہ اُن عورتوں کو کہ مشابہ ہوتی ہیں مردوں کے اور لعنت کرے اللہ اُن مردوں کو کہ مشابہ ہوتے ہیں عورتوں کے اور پہلے جو مخنث امہات المومنین یعنے حضرت کی بیبیوں کے پاس آتا تھا سبب یہ تھا کہ وہ گمان کرتی تھیں کہ اِسکو حاجت اور رغبت عورتوں کی طرف نہیں اور قسم غیر اولی الاربہ سے ہے کہ جو قرآن مجید میں مذکور ہے کہ اُس سے عورتوں پر ردہ واجب نہیں پس جب حضرتؐ نے کلام اُسکا سُنا تو معلوم کیا کہ یہ اولی الاربہ سے ہے منع فرمادیا کہ یہ مخنث عورتوں کے پاس آیا کریں اور حکم حضرتؐ کا اور وجود کا بھی یہی ہے اور اس مخنث کے کلام میں جو ذکر ہوا کہ آتی ہے ساتھ چار کے اور مراد اس سے بیان کرنا اُس عورت کی فربہی کا ہے کہ فربہی کے پیٹ میں چار شکن پڑتے ہیں جب آتی ہے تو وہ معلوم ہوتے ہیں اور جب پیٹھ پھیرتی ہے تو اُن شکنوں کے سرے دونوں پہلوؤں کی طرف سے معلوم ہوتے ہیں چار ایک طرف سے اور چار ایک طرف سے یہ سب آٹھ ہیں ساتھ آٹھ کے مراد اُسکے یہی ہے کہ جب پیٹھ پھیرتی ہے تو وہ آٹھ شکن کہ سرے ہیں پیٹ کے شکنوں کے معلوم ہوتے ہیں حاصل یہ کہ وہ بڑی فربہ ہے اور عرب میں فربہ عورت کی طرف بہت میلان ہوتا ہے مردوں کو اس لیے اُس مخنث نے بیان اُنکی فربہی کا کیا اور نام اُس عورت کا بادیہ تھا بیٹی غیلان کی اور نام اس مخنث کا ہیت تھا یا ماطع ۱۲ ع ش

وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَۃَ قَالَ حَمَلَتْ حَمِیْرَۃُ ثَقِیْلًا اَبْنَاءَ اَنَّ اَمْشِیْ سَقْطَ عَیْنِیْ فَوَفٰی فَلَمْ اَسْتَطِعْ اَخْذَہٗ فَرَاٰنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِیْ خُذْ عَلَیْکَ ثَوْبَکَ لَا تَمْشُوْا عُرَاۃً رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے مسور بن مخرمہ سے کہ کہا

اُٹھایا میں نے ایک بھاری پتھر پس اُسوقت میں چلتا تھا اگر ایسے بدن سے کہ اُٹھا میرا بدن اور تر میرا کھل گیا پس پڑ گا میں اُسکو پس دیکھا محکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنی ننگے پس فرمایا محکو لے اپنے اوپر کپڑا اپنا اور نہ چلا کرو تم ننگے یعنی یہ عام خطاب کیا سب کو نقل کی یہ مسلم نے **وعن** عائشۃ قالت ما نظرت او ما رأیت قط من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا نہیں نظر کی میں نے یا کہا نہیں دیکھا میں نے ستر کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا بھی نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** یا کہا آخر یہ روای کو شک ہوا یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے لفظ ما نظرت کہا یا لفظ ما رأیت معنی دونوں کے ایک ہیں اور اور روایت میں آیا ہے کہ حضرت عائشہ نے کہا کہ نہ حضرت نے میرا ستر دیکھا اور نہ میں نے حضرت کا اس سے معلوم ہوا ادب یہ ہے کہ مرد و عورت آپس میں ایک دوسرے کا ستر نہ دیکھیں **وعن** ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من مسلم ینظر الی محاسن امرأۃ اول مرۃ ثم یغض بصرہ الا احدث اللہ لہ عبادۃ یجد حلاوتھا رواہ احمد اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں کوئی مسلمان کہ نظر جائے اُسکی طرف حسن ایک عورت کے پہلی بار بیٹھے اول نظر بلا قصد پھر پھیرلے اُس سے نگاہ اپنی مگر یہ پیدا کریگا اللہ تعالیٰ واسطے اُسکے ایک عبادت کہ پاویگا مزا اُسکا نقل کی یہ امحمد نے **ف** پاویگا مزا اُسکا یعنی اپنے دل میں بسبب فرمانبرداری مربی اپنے کے یہ مزا بدلا اُس تلخی کا ہے کہ صبر میں کھینچی **وعن** الحسن مرسلا قال بلغنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعن اللہ الناظر والمنظور الیہ رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے حسن بصری سے بطریق ارسال کے کہ کہا پہنچی محکو یعنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے یہ حدیث کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لعنت کرے اللہ دیکھنے والی کو اور اُسکو کہ دیکھا گیا طرف اُسکے یعنی بغیر عذر و بغیر اضطرار کے نقل کی بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** یعنی لعنت کرے اللہ اُسکو کہ جو نظر کرے قصداً اُس چیز کی طرف کہ نہیں جائز نظر کرنی طرف اُسکے خواہ وہ عورت اجنبی ہو یا ستر کسی کا یا دیکھا ہو لعنت کرے اُسکو جسکی طرف دیکھا گیا یعنی جس صورت میں کہ اُسنے بغیر عذر و بغیر اضطرار کے قصداً دیکھا **باب الولی فی النکاح واستیذان المرأۃ** باب ولی نکاح میں اور پرواگی مانگنی عورت کی مقدمہ نکاح میں **ف** ولی کہتے ہیں کارساز کو کہ کام کسی کا دے اپنے لے اور یہاں مراد وہ ہے کہ متولی امر نکاح کا ہے یعنی جسکو اختیار ہے عورت کے نکاح کرنیکا اور اس باب میں حدیثیں وارد ہوئی ہیں اس مضمون کی کہ نکاح میں اذن ہونا ولی کا اور طلب کرنا اذن کا عورت سے ضرور ہے اور ولایت نکاح میں عصبات کو ہے اور بترتیب میراث کے کہ بیان مفصل اُسکا باب الفرائض میں ہو چکا ہے اور اگر عصبات نہوں تو ولایت ماں کو ہے پھر دادی کو اور رقیہ میں عکس اُسکے ہے پھر ولایت بیٹی کو ہے پھر پوتی کو پھر نواسی کو پھر پوتے کی بیٹی کو پھر نواسی کی بیٹی کو پھر ناکا کو پھر سگی بہن کو پھر سوتیلی بہن کو پھر ماں کی اولاد کو برابر ہے کہ مرد ہوں یا عورت پھر اُنکی اولاد کو پھر ذوی الارحام کو اسطرح کہ اول پھوپیوں کو ولایت ہے پھر ماموں کو پھر خالاؤں کو پھر بھانجوں کی بیٹیوں کو اور اسی ترتیب سے اُنکی اولاد کو پھر مولائے موالات کو پھر سلطان کو پھر قاضی کو اگر اُسکے فرمان میں ہو ولایت نکاح کی پھر قاضی کے نائبوں کو اگر ہو قاضی کو اجازت نائب کر دینے کی اور نہیں تو نہیں اور حریت اور عقل اور بلوغ اور اسلام ولایت میں شرط ہے پس نہیں ہے ولایت غلام کو اور نہ چھوٹے کو اور نہ دیوانے کو اور نہ کافر کو مسلمانہ اور اسی طرح مسلمان کو بھی کافرہ پر ولایت نہیں ہے مگر ساتھ سبب عام کے جیسکہ ہو مسلمان آقا لونڈی کافرہ کا یا بادشاہ ہو نائب ہو ح **درمختار الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنکح الایم حتی تستامر ولا تنکح البکر حتی تستاذن قالوا یا رسول اللہ وکیف اذنھا قال ان تسکت متفق علیہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ نکاح کیجاوے عورت شوہر دیدہ بالغہ یہاں تک طلب کیا جاوے امر اُسکا اور نہ نکاح کیجاوے عورت کنواری یعنی کواری بالغہ یہاں تک کہ طلب اذن کیجاوے کہا صحابہ رضی اللہ عنہم نے یا رسول اللہ کس طرح ہے اذن اُسکا یعنے باکرہ کا حالانکہ وہ بڑی حیا رکھتی ہے فرمایا یہ کہ چپکی رہے یعنی اگر چپکی رہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ایم کہتے ہیں اُس عورت کو کہ خاوند نہ رکھتی ہو خواہ باکرہ ہو یا ثیب یعنی خاوند کیا تھا وہ مر گیا یا طلاق دی اُس نے اور یہاں یتیم سے مراد ثیبہ بالغہ ہے

اور ثیب کے نکاح میں طلب کرنا امر کا اور باکرہ کے نکاح میں طلب کرنا اذن کا اس لئے کہ ثیب امر کرتی ہے صریحًا اور شرم نہیں کرتی آہین بخلاف باکرہ کے کہ وہ شرم رکھتی ہے امر کرنے اور اشارہ کرنے میں بلکہ اذن دیتی ہے اگرچہ ساتھ سکوت کے ہو آور ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جائز نہیں نکاح بغیر امر اور اذن عورت کے ولیکن فقہا کے یہاں تفصیل ہے کہ سے عصبہ تین جائز ہے تسمیر ہین اول ثیب بالغہ پس اسمیں اتفاق رکھتے ہین علما کہ جائز نہیں نکاح کرنا اُسکا بغیر اذن اُسکے کے بشرطیکہ عاقلہ ہو یعنی دیوانی نہو اگر دیوانی ہوگی تو ولی کی اجازت سے ہوجاویگا اور دوسری کرہ بالصغیر اور اسمیں بھی اتفاق ہے علما کا کہ حاجت اُسکے اذن کی نہین ولی بغیر اُسکے اذن کے نکاح اُسکا کرسکتا ہے تیسری ثیب صغیرہ اُسکا بھی نکاح بغیر اُسکے اذن کے جائز ہے حنفیہ کے نزدیک شافعیہ کے چوتھی باکرہ بالغہ اُسکا نکاح ہمارے نزدیک جائز نہین بغیر اُسکے اذن کے اور امام شافعیؒ کے نزدیک جائز ہے پس ارولایت کا حنفیہ کے نزدیک صغیر پر ہے باکرہ ہو یا ثیب اور شافعیہ کے نزدیک اربکارت پر ہے صغیرہ ہو باکیرہ یہ سب حدیث محمول ہی ہمارے نزدیک بالغہ پر خواہ ثیب ہو یا باکرہ اور قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَاذَنَ حجت ہے شافعی پر ف ع **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْاَيِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَاذَنُ فِيْ نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ الثَّيِّبُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَاْمَرُ وَاِذْنُهَا سُكُوْتُهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ الثَّيِّبُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَاذَنُ اَبُوْهَا فِيْ نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت شوہر دیدہ یعنی شوہر دیدہ بالغہ عاقلہ لائق تر ہے ساتھ نفس اپنے کے اپنے ولی سے اور لڑکی کواری یعنی بالغہ طلب اذن کی کیجاوے بیچ ذات اپنی کے یعنی بذاتہا اور اذن اُسکا چپ رہنا ہے یعنی احتیاج نہیں ہے اذن صریح کی بلکہ کفایت کرتا ہے سکوت اُسکا بسبب کثرت حیا اُسکی کے اور ایک روایت میں ہے فرمایا عورت شوہر دیدہ لائق تر ہے ساتھ نفس اپنے کے ولی اپنے سے اور لڑکی کو اُسکی طلب اذن کی کیجاوے اور اذن اُسکا چپ رہنا اُسکا ہے اور ایک روایت میں یوں ہے، کہ فرمایا عورت شوہر دیدہ لائق تر ہے ساتھ نفس اپنے کے ولی اپنے سے اور عورت کواری طلب اذن کرے اُس سے باپ اُسکا بیچ نکاح کرنے اُسکے کے اور اذن اُسکا چپ رہنا اُسکا ہے نقل کی یہ مسلم نے ف لائق ترہے الخ یعنی لائق تر ہے بیچ ساتھ راضی ہونیکے یہان تک نکاح کیجاوے مگر یہ کہ اذن دے زبان سے بخلاف باکرہ کے اور باقی شرح اسکی اوپر کی حدیث مین ذکر ہو چکی ہے اور یہ سب روایتین اسمین قریب المعانی ہین شرح ع **وَعَنْ** خَنْسَاءَ بِنْتِ خِذَامٍ اَنَّ اَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذٰلِكَ فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ نِكَاحَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ مَاجَةَ نِكَاحَ اَبِيْهَا اور روایت ہے خنسا بیٹی خذام کے سے یہ کہ باپ اُسکے نے نکاح کردیا اُسکا اس حال مین کہ وہ شوہر دیدہ تھی یعنے اور اذن چاہا اُس سے اور وہ تھی بالغہ پس مکروہ جانا اُسنے اُس عقد کو پھر آئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس پھیر دیا نکاح اُسکا یعنے نکاح کرنا باپ کا نقل کی یہ بخاری نے اور بیچ روایت ابن ماجہ کے یوں ہے، کہ رد کیا نکاح کیا ہوا باپ اُسکا **و عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَزُفَّتْ اِلَيْهِ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِيْنَ وَلُعَبُهَا مَعَهَا وَمَاتَ عَنْهَا وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانِيْ عَشْرَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عائشہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا اُسنے اس حال مین کہ وہ سات برس کی تھین اور بھیجی گئین وہ حضرت کے گھر مین اس حال مین کہ وہ نو برس کی تھین اور کھلونے کھیلنے کے ساتھ اُنکے تھے اور وفات ہوئی آنحضرت کی اور جدا ہوئے عائشہ سے اس حال مین کہ عائشہ اٹھارہ برس کی تھین پس نقل کی یہ مسلم نے ف سات برس کی تھین کہا اوسنے اور اکثر روایتون مین آیا ہے کہ چھ برس کی تھین تطبیق ان روایتون مین یوں گئی ہے کہ حضرت عائشہ کچھ اوپر چھ برس کی تھین پس ان روایتون مین اختصار کیا چھ پر اور کسر کو حذف کردیا اور اس روایت مین کسر کو مضبوط سمجھا اس لئے کہ یہی قین اسمین ستون سے مین ہمارا کر لیا اور بسبب اس حدیث کے اجماع ہے مسلمانون کا اسپر کہ جائز ہے باپ اور دادا کو نکاح کردینا باکرہ صغیرہ کا اور نہین اختیار ہے اسکو بعد بالغ ہونیکے اس نکاح کے فسخ کرنیکا گو فرق ہے بعضے عراقیین کے اور سوائے باپ اور دادا کے اور اولیا کو نہین جائز ہے نکاح کردینا اسکا نزدیک شافعیؒ اور مالکؒ کے اور کہا ابوحنیفہؒ اور اوزاعی اور داود ظاہری نے

کہ جائز ہے اولیا کو بھی نکاح کر دینا اُسکا لیکن اُسکو اختیار ہے بعد بالغ ہونیکے اور ابو یوسف نے کہا کہ اس صورت مین بھی اُسکو اختیار نہین ہے اور مراد کھلونوں کی گڑیان ہین اور اور حدیث مین آیا ہی کہ حضرتؐ نے دیکھا اُنکو اور انکار نکیا اُنپر یعنے برا نہ جانا اُنکو پس اس سے یہ معلوم ہوا کہ جائز ہے بنانا گڑیو نکا اور مباح ہے لڑکیون کو کھیلنا گڑیون سے اور لکھا ہے علمانے کہ سبب لے سکا یہ ہے کہ لڑکیان گڑیون کے کھیلنے سے سیکھتی ہین تربیت ولادی اور سینا پرونا اور درستی کرنی گھر کی اور احتمال یہ بھی ہے کہ ہو یہ قصہ ابتدائے ہجرت مین پہلے حرام ہونے تصویر کے اور بعضون نے کہا کہ اُن گڑیو نکی صورتین نہ بنی ہوئی تھین جیسی تصویرون مین ہوتی ہین کہ جو حرام ہین بلکہ یون ہین جیسے تکیون اور چھتڑون کی بنا لین تھین ۔ شرح ۔ تطبیق ۔ **الفصل الثانی** فصل دوسری

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نِکَاحَ اِلَّا بِوَلِیٍّ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ

روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ نہین نکاح بغیر ولی کے نقل کی یہ احمدؒ اور ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف یعنی نہین ہوتا نکاح بغیر اذن ولی کے ہمارے نزدیک یہ غیر بالغہ اور غیر عاقلہ کے حق مین ہے یعنی نکاح صغیرہ اور دیوانے کا نہین ہوتا بغیر اذن ولی کے اور امام شافعیؒ اور امام احمدؒ نے ظاہر اس حدیث پر عمل کیا ہے وہ کہتے ہین کہ نہین ہوتا نکاح مگر ساتھ عقد کرنے ولی کے اور نہین ہوتا نکاح ساتھ عبارت عورتون کے برابر ہے کہ عورت اصیلہ ہو یا وکیلہ اور کہا سیوطی نے کہ حمل کیا ہے اسکو جمہور نے اوپر نفی صحت کے اور ابو حنیفہؒ نے اوپر نفی کمال کے ۔ شرح ۔

وَعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَیُّمَا امْرَاَۃٍ نَکَحَتْ نَفْسَہَا بِغَیْرِ اِذْنِ وَلِیِّہَا فَنِکَاحُہَا بَاطِلٌ فَنِکَاحُہَا بَاطِلٌ فَنِکَاحُہَا بَاطِلٌ فَاِنْ دَخَلَ بِہَا فَلَہَا الْمَہْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِہَا فَاِنِ اشْتَجَرُوْا فَالسُّلْطَانُ وَلِیُّ مَنْ لَا وَلِیَّ لَہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ

پس نکاح اُسکا باطل ہے پس نکاح اُسکا باطل ہے پس نکاح اُسکا باطل ہے پھر اگر صحبت کی ساتھ اُس عورت کے پس واسطے اُسکے ہی مہر بسبب اُس چیز کے کہ فائدہ اُٹھایا شرمگاہ اُسکی سے پھر اگر اختلاف کرین ولی پس ولی بادشاہ ہے اُسکا کہ نہین اُسکا کوئی ولی نقل کی یہ احمدؒ اور ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف پس نکاح اُسکا باطل ہے تین بار فرمایا تاکید اور مبالغے کے لیے اور یہ حدیث اور مانند اسکے معارض ہین اس حدیث کے **اَلْاَیِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِہَا مِنْ وَلِیِّہَا** اسی لیے حنفیہ اسمین تاویل کرتے ہین کہ مراد یہ ہے کہ جو عورت غیر کفو سے نکاح کرے بغیر اذن ولی کے یا لڑکی ملوکہ مولیٰ مکاتبہ نکاح کرین بغیر اذن ولی کے تو نکاح اُنکا باطل ہے اور اس حدیث کی اور اوپر کی حدیث کی صحت مین کلام ہوا اور حاصل اخیر جملہ حدیث کا یہ ہے کہ اولیا نے جب منع کیا نکاح کرنیسے تو وہ کالعدم ہوئے پس ہوگا بادشاہ ولی اُسکا والا نہین ہے ولایت بادشاہ کو ولی کے ہوتے ۔ شرح ۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْاَیِّمِ اَنْتِ اَحَقُّ بِنَفْسِکِ مِنْ وَلِیِّکِ وَالْبِکْرُ تُسْتَاْذَنُ فِیْ نَفْسِہَا وَاِذْنُہَا صُمَاتُہَا رَوَاہُ مَالِکٌ وَالشَّافِعِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَرَوَاہُ الدَّارِمِیُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَوْقُوْفًا عَلَیْہِ

اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زنا کرنے والی ہین دو عورتین کہ نکاح کرتی ہین اپنا بادشاہ ونکے اور صحیح تر یہ ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے ابن عباسؓ پر یعنے قول ابن عباسؓ کا ہے نقل کی یہ ترمذی نے ف اس سے معلوم ہوا کہ نکاح بغیر گواہون کے نہین ہوتا اور یہی مذہب ہے امامون کا اور یہی منقول ہے صحابہؓ اور تابعین سے ۔ شرح ۔

وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاَیِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِہَا مِنْ وَلِیِّہَا وَالْبِکْرُ تُسْتَاْمَرُ فِیْ نَفْسِہَا فَاِنْ صَمَتَتْ فَہُوَ اِذْنُہَا وَاِنْ اَبَتْ فَلَا جَوَازَ عَلَیْہَا رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ فِیْ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَرَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ

اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو اوری بالغہ پوچھی جاوے پیچ نکاح اپنے کے پھر اگر چپ رہے پس وہی ہے اذن اُسکا اور اگر انکار کیا پس نہین جبر اُسپر نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے اور نقل کی دارمی نے ابی موسیٰ سے ۔

وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَیُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَیْرِ اِذْنِ سَیِّدِہٖ فَہُوَ عَاہِرٌ رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے

فرمایا جو غلام کہ نکاح کرے بغیر اذن مالک اپنے کے پس وہ زانی ہے نقل کی یہ ترمذی و ابو داؤد و دارمی نے ف یعنی نکاح مملوک کا بغیر اذن مالک کے صحیح نہیں پس اگر صحبت کریگا اُس نکاح کے بعد حرام ہوگی اور وہ زنا کار ہوگا اور یہی ہے مذہب امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کا کہ نکاح غلام کا بغیر اذن آقا کے نہیں جائز اور نہیں ہوتا ہے عقد صحیح ساتھ اجازت دینے کے بعد اسکے اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک نکاح ہوجاتا ہے لیکن نافذ بے صحیح ہونا اُسکا موقوف ہے اذن آقا پر جب وہ اذن دیگا تو نافذ ہوجائیگا مانند نکاح فضولی کے ۞ ع ۞ **الفصل الثالث** فصل تیسری **عَنِ** ابن عباسؓ قال ان جاریۃ بکرا اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ان اباھا زوجھا وھی کارھۃ فخیرھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم رواہ ابو داؤد و روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا تحقیق ایک لڑکی کواری یعنے اور تھی وہ بالغہ آئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پس ذکر کیا یہ کہ باپ اُسکے نے نکاح کر دیا اُسکا اور وہ تھی ناراض پس اختیار دیا اُسکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف اختیار دیا کہ چاہ نکاح رکھے چاہ فسخ کر ڈالے اس سے معلوم ہوا کہ نہیں جبر کرتا ولی کو بالغہ پر اگرچہ باکرہ ہو اور یہی مذہب امام ابو حنیفہؒ کا ۞ ع ۞ **وَعَنْ** ابی ھریرۃؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تزوج المرأۃ المرأۃ ولا تزوج المرأۃ نفسھا فان الزانیۃ ھی التی تزوج نفسھا رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ نکاح کرے عورت کسی عورت کا اور نہ نکاح کرے عورت اپنا اسلیے کہ تحقیق زنا کرنے والی وہ ہے کہ نکاح کرتی ہے اپنا آپ نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف نہ نکاح کرے عورت آلہ زنیہ نہی تنزیہی ہے ہمارے نزدیک اسلیے کہ سبب ہے کہ نکاح کرے عورت کا ولی اُسکا اور جسکا کوئی ولی نہیں تو قاضی اسکا ولی ہے اور نہ نکاح کرے عورت کسی سے اپنا ہمارے نزدیک مراد یہ ہے کہ بغیر گواہوں کے یا غیر کفو سے نکاح نکرے اور امام شافعیؒ کے نزدیک مراد یہ ہے کہ عورت اپنا نکاح بغیر ولی کے نکرے اسلیے کہ زنا کرنے والی وہ ہے کہ نکاح کرتی ہے اپنا یعنی بغیر گواہوں کے ہمارے نزدیک اور بغیر ولی کے شافعیؒ کے نزدیک یعنی عقد کرنیکی ولایت عورت کو اپنے عقد کرنے کی یا غیر کے عقد کرنیکی نہیں ہے یعنی عبارت عورتوں کی سے نکاح صحیح نہیں ہوتا نزدیک امام شافعیؒ کے ۞ ع ۞ **وَعَنْ** ابی سعید وابن عباسؓ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ولد لہ ولد فلیحسن اسمہ وادبہ فاذا بلغ فلیزوجہ فان بلغ ولم یزوجہ فاصاب اثما فانما اثمہ علی ابیہ اور روایت ہے ابی سعیدؓ اور ابن عباسؓ سے کہا دونوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پیدا کیا جاوے واسطے اُسکے لڑکا پس چاہیے کہ اچھا رکھے نام اُسکا اور ادب نیک سکھاوے اُسکو یعنی تعلیم کرے آداب و احکام شریعت و معیشت کے کہ دنیا اور آخرت میں مفید ہوں پھر جب بالغ ہو پس چاہیے کہ نکاح کر دے اُسکا پس اگر بالغ ہوا لڑکا یعنی اور رہ ہو وہ فقیر اور نہ نکاح کرے اُسکا یعنی باپ اور رہ ہو وہ قادر نکاح کر دینے پر پھر لو پہنچے لڑکا گناہ کو یعنی زنا کرے یا مقدمات زنا کے پس سوا اُسکے نہیں کہ گناہ اُسکا اوپر باپ اُسکے کے ہے ف اسلیے کہ اسمیں قصور کیا اُسنے اور سبب ہوا گناہ کا اور یہ محمول ہے زجر و تہدید پر واسطے مبالغہ اور تاکید کے اور فرزند کے حکم میں لونڈی و غلام بھی ہیں ۞ ع ۞ **وَعَنْ** عمر بن الخطابؓ انس بن مالک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی التوراۃ مکتوب من بلغت ابنتہ اثنتی عشرۃ سنۃ ولم یزوجھا فاصابت اثما فاثم ذلک علیہ رواھا البیھقی فی شعب الایمان اور روایت ہے عمر بن الخطابؓ اور انسؓ بن مالک سے کہ نقل کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تورت میں لکھا ہوا ہے کہ جو شخص کہ پوہنچے بیٹی اُسکی بارہ برس کو اور نہ نکاح کرے وہ اُسکا یعنی باوجود پانے کفو کے پھر پوہنچے وہ بیٹی گناہ کو یعنی زنا وغیرہ کو پس گناہ ہوگا اوپر باپ اُسکے کے ہے نقل کیں یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں **بَابُ عَلَائِقِ النِّکَاحِ وَالْخُطْبَۃِ وَالشَّرْطِ** باب ہے بیچ بیان آشکارا کرنے نکاح کے اور بیان خطبۂ نکاح کے یا بیچ بیان منگنی کے اور بیچ بیان شرط نکاح کے ف آشکارا کرنا نکاح کا سنت ہے اور آیا ہے کہ آشکارا کرو نکاح کو اگرچہ ساتھ دف بجانیکے ہو اور دف بجانے میں علما نے اختلاف کیا ہے بعضوں نے کہا ہے کہ وہ حرام ہے یا مکروہ مطلقاً اور

بعضوں کے نزدیک مباح ہے مطلقاً اور صحیح یہ ہے کہ مباح ہے بعض وقات مین جیسے عید مین اور وقت آنے مسافر کے اور وقت نکاح کے اور سوائے اِن کے حرام ہے و خطبہ ساتھ پیش رخ کے اور زیر رخ کے دونون طرح صحت کو پونہچایا ہے علمانے زیر سے جو خطبہ ہے اُسکے معنی ہین پیغام نکاح کا بھیجنا اور پیش سے یعنی خطبے کے کہ نکاح مین پڑھتے ہین اور ظاہر یہ ہے کہ یہان پیش سے ہے اور قاموس مین لکھا ہے کہ خطبہ کہتے ہین کلام منثور مسجع کو کہ مشتمل ہو حمد اور ثنا اور درود اور وعظ اور نصیحت کو اور خطبہ پڑھنا سنت ہے نکاح مین اور نزدیک امام شافعیؒ کے ہر عقد مین سنت ہے مانند بیع اور شراء اور سوائے اُنکے کے اور مراد فرط سے وہ شرطین ہین کہ ذکر کیا جاوین نکاح مین فاسد یا صحیح پ ف ۲۰ یعنی خطبے کے جو نقل کیے گئے ہو جب نہ مذہب شافعیؒ کے نزدیک خطبہ نام مطلق ذکر کا ہے اگرچہ ایک تسبیح ہو یا تحمید ہو یا مانند اِنکے اور صاحبینؒ کے نزدیک خطبہ ذکر طویل کو کہتے ہین اور اولیٰ درجہ اُسکا بقدر تشہد کے ہے کذا فی المختار اور نہین مضائقہ نرے راگ کا اور بجانے دف کا نکاح مین اور شادی مین اور اسی طرح سے نہین مضائقہ نرے گانے اور بجانے دف کا عید مین اور محققون کے نزدیک اور ذکر کیا شیخ الاسلام نے کہ یہ سب مکروہ ہین ہمارے علما کے نزدیک یعنی حضرت امام اعظمؒ اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے اور نہین جائز سُننا نرے راگ کا بھی عورت اجنبیہ سے اور امرد سے اور جس راگ مین ذکر ہو شراب کا یا عورتون یا امردون کے خط و خال وغیرہ کا یا ذکر ہو کلمات کفر کا تو وہ حرام ہے یعنی نرے راگ مین بھی اگر یہ باتین ہون تو وہ حرام ہو جاتا ہے اور نکاح کی بعضو نہین سے ظاہر کرنا یا جو نکاح اور حرایر کا اور پھول کی چیزونکا اور نظاہر کرنا کھیل کھیلنے والونکا یعنی پتلیون وغیرہ اور ڈھانکنا گھر کی دیوارونکا ساتھ کپڑون کے واسطے زینت کے اور سواری کرنی گھوڑون کی اور پھرنا شہر مین بغیر حاجت کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے نہو تُم مانند اُن لوگون کے کہ نکلے اپنے گھرون سے اترائتے ہوئے اور واسطے دکھلانے لوگون کے اور نہین درست یہ کہ ہو بیچ نکلنے براتون کے گانے والے اور گانے والیان پس تحقیق یہ ہے بہت بیحیائی یا ہو ساتھ دولھ کے ڈھول در باجا اور ضائع کرنا مال کا ساتھ جلانے بارود اور کاغذ کے یعنی آتش بازی اور یہ کہ ہو بیچ اُسکے جلوہ روبرو مردون کے پس تحقیق یہ سب حرام ہے اور اسی طرح سے ظاہر کرنی چیزین پر دونکی نکاح کی مجلس مین اور بٹھانا دولھ کا مسند ریشمی پر اور ناپنا ڈوریکا ساتھ پگڑی دولھ کے پھر دینا اُسکو ساحر کے تئین تاکہ سحر کرے واسطے محبت خاوند جورو کے اور پینا سونے یا چاندی کے باسنون مین اور بہت تعریف کرنی خاوند کے اور جورو کے قرابتیونکی اور ایسی باتین بیان کرنی کہ محض جھوٹی ہین فرمایا اللہ تعالیٰ نے چاہیے ہین یہ کہ تعریف کیے جاوین ساتھ اُس چیز کے کہ نہین کی اور اسی طرح سے حرام ہے پہننا دولھ کو حریر یا زعفرانی رنگ یا کسنبا یہ شادی اور غیر شادی دونون مین حرام ہین اور اسی طرح سے حرام ہے اُتارنا پگڑی کا دولھ کے سر سے اور رکھدینا اُسکا دولھن کے سر پر اور اسی طرح سے پھرنا دولھ کا دولھن کے گرد سات بار اور چلی آنا عورتون اجنبیہ کا دولھ کے سامنے اور باتین کرنی مین اُس سے اور ہاتھ لگانا اُسکے ناک کان کو اور ذکر کرنا بیحیائی یا تو لگا اور دھلوانا انگوٹھا مرد کا ساتھ دودھ کے عورت کے اور کھلانا شکر اور بلانا دودھ کا دولھ کو اور رکھنا نبات کا دولھن کے ہونٹ اور کہنا دولھ کو کہ اُٹھالے اپنے مُنھ سے اور گھر لینا دولھ اور دولھن کو عورتون کا وقت خلوت کے یہ سب باتین بدعت کی نکاح مین حرام ہین واجب اور ضرور ہے بچنا اُنسے اسیطرح سے لکھا ہے بیچ بعضے رسالون تصنیف کے مولوی قاضی ضیاء الدین سنامی کی رحمت کرے اُنکو اللہ اور حضرت سید آدم بنوریؒ نے اپنی کتاب مین کتاب علم الہدیٰ سے نقل کیا ہے کہ نکاح مین کتنی چیزین کفر ہین اور کتنی چیزین ایسی ہین کہ خوف کفر ہے اُنمین اور بعضی چیزون بدعت ہین پس جو کوئی وہ رسوم بجالاوے علاقہ زوجیت کا درمیانہ نہین سے اُٹھ جاتا ہے اور وہ نکاح اہل اسلام کا سا نہین ہوتا اور جو فرزند کہ پیدا ہوتا ہے نسب اُسکا ثابت نہین ہوتا کیونکہ حرام کا ہوتا ہے ایک تو یہ کہ ایک قوم مین رسم ہے کہ تھوڑی سی سرسون اور اسپندہ دانہ وغیرہ اور ہلدی اور انگوٹھی لوہے کی کپڑے مین باندھکر دولھ دولھن کے ہاتھ مین باندھ دیتے ہین اور اسکو اہل ہند کنگنہ کہتے ہین یہ کفر صریح ہے کرنے والا اور راضی ہونے والا اِس عمل کا کافر ہوتا ہے اور اور یہ رسم ہے کہ مٹکی ٹھلیا پر پھول باندھتے ہین اور

ف ۲۰ مولانا عبد الحی صاحب رح نے اس مسئلہ کی تحقیق اپنے فتاوی مجموعہ النوازل والفتاوی جلد اول صفحہ ۲۰۰ میں بہت مفصل لکھی ہے جو کہ ہر مسلمان کو دیکھنا ضروری ہے

صندل پیس کر اُپر لگاتے ہین یہ رسم گبروں کی ہے اور یہ رسم ہے کہ جلوہ دیتی ہین دولھن کو کہ اُسمین طرح طرح کی فضیحتین اور رسوائیان ہین اور اور یہ رسم ہے کہ دولھے کے سر پر ہان اور ہین یا دو عورتین آنچل ڈالتی ہین اور دولھے کے سر پر دستار رکھتی ہین دونون ملعون ہوتے ہین اسلیے کہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لعنت خدا کی اُس مرد پر کہ مشابہ ہو ساتھ عورتون کے اور لعنت خدا کی ہے اُس عورت پر کہ مشابہ ہو ساتھ مردون کے اور اور یہ رسم ہے کہ انگوٹھا دولھن کا ساتھ دودھ اور پانی کے دھوتے ہین اور دولھا کو پلاتے ہین پھر گبروں کی رسمون سے ہے اور خوف ہے اسمین کفر کا اور اور یہ رسم ہے کہ ڈیان مصری کی عورتین کے سر پر رکھتے ہین اور مرد اُسکو اپنے مُنھ سے اُٹھاتا ہے جسکو یہان نیات چُنا کہتے ہین ان افعال سے فاسق ہوتا ہے اور یہ گبروں کی رسمون سے ہے اور مشابہت ساتھ چارپایون کے ہوتی ہے اور اور یہ رسم ہے کہ وقت جلوہ کے ناڑ لاتے ہین اور مشاطہ دولھا کو تخت پر بٹھا کر اعضا اُسکے بلکہ شرمگاہ اُسکی تانپتی ہے اور عورتین دیکھتی ہین اور ہنستی ہین ان افعال سے سب لعنت کیے جاتے ہین اور اور یہ رسم ہے کہ گالیان فقرے بندیتی ہین یہان تک کہ طہارت مسجد و محراب و شملہ کی اُن گالیون مین ہوتی ہے اور حقارت ان چیزون کی کفر ہے اور اور یہ رسم ہے کہ دولھا گرد دولھن کے سات بار پھرتا ہے یہ رسوم کفار سے ہے اور خوف کفر کا ہے اسمین اور اور یہ رسم ہے کہ شرمگاہ عورت کی شرمت سے دھوتی ہین اور عورت اُسمین پیشاب بھی کر دیتی ہے اور مرد کو وہ پلاتی ہین اسمین بھی خوف کفر کا ہے اور اور یہ رسم ہے کہ کاجل مرد کے لگاتی ہین یہ بالاتفاق کروہ ہے اور یہ رسم ہے کہ گاتی ہین یا دف اور باربف و شہنا وغیرہ اور تالیان بجاتی ہین اور ناچ اور گانا کرتی ہین یہ چیزین بھی سب بالاتفاق حرام ہین اور اگر ان مین سے کہ یہ ایک یا دو مذہب کے کافر ہوتے ہین اور اور یہ رسم ہے کہ دولھا کی ہوئی بند باندھتے ہین یہ بھی بالاتفاق حرام ہے اور اور یہ رسم ہے کہ کاغذ کے جھاڑ اور پھول اور اور چیزین بناتے ہین یہ بہت بُرا ہے اسلیے کہ کاغذ کو قرطاس کہتے ہین اور قرطاس نام اللہ عزوجل کا ہے پس بنانے والے اُسکے اور راضی ہونے والے اُسکے دونون گرفتار عذاب قیامت ہوتے ہین اور یہ رسم ہے کہ پھول اور تمامی کی پٹی دولھا کے سر پر باندھتے ہین یہ بدعت ہے بعضون نے کہا ہے کہ یہ گبروں کی رسمون سے ہے اور اور یہ رسم ہے کہ دولھا کے گلے مین پانس چاندی کا اور بعضے لباس عورتون کے پہناتے ہین یہ بدعت سیئہ ہین

الفصل الاول

فصل پہلی

عَنْ رُبَیِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ جَاءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ حِیْنَ بُنِیَ عَلَیَّ فَجَلَسَ عَلٰی فِرَاشِیْ کَمَجْلِسِکَ مِنِّیْ فَجَعَلَتْ جُوَیْرِیَاتٌ لَنَا یَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ وَیَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ اٰبَائِیْ وَقَوْمِہٖ بِبَدْرٍ اِذْ قَالَتْ اِحْدٰاھُنَّ وَفِیْنَا نَبِیٌّ یَعْلَمُ مَا فِیْ غَدٍ فَقَالَ دَعِیْ ھٰذِہٖ وَقُوْلِیْ بِالَّذِیْ کُنْتِ تَقُوْلِیْنَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے ربیع بیٹی معوذ بیٹی عفراء کی سے کہ کہا آئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پس داخل ہوئے یعنی ہمارے گھر مین جس وقت کہ لائی گئی مین خاوند کے گھر مین پھر بیٹھے میرے بچھونے پر مانند بیٹھنے تیرے کے بالنسبت میرے یعنی جیسے تو میرے بچھونے پر بیٹھا ہے اسی طرح حضرت بیٹھے یہ خطاب کیا اُسکی طرف کہ جسنے روایت کی حدیث اُسنے کہ وہ خالہ بن ذکوان ہین پس شروع کیا چھوکریون نے کہ تھین ہماری قوم مین بجانا دف کا اور بیان کرنا خوبیون اور شجاعت اُنکی کا کہ مارے گئے تھے ہمارے باپون مین سے دن بدر کے ناگہان کہا ایک نے اُن چھوکریون سے اور پیچ ہمارے نبی ہین کہ جانتے ہین اُسچیز کو کہ ہونے والی ہے کل کو پس فرمایا حضرت نے کہ چھوڑ دے اسکو اور کہہ وہ چیز کہ تھی کہتی تقل کی یہ بخاری نے **ف** عفراء نام ہے معوذ کی مان کا اور معوذ شہدائے بدر سے ہین اور کشندہ ابوجہل لعین کے اور مراد چھوکریون سے بیٹیان انصار کی ہین کہ حد بلوغ کو نہ پہونچی تھین نہ لونڈیان اور کہا اکمل الدین نے کہ اس مین دلیل ہے اوپر جائز ہونے دف کے وقت نکاح اور زفاف کے اعلان کے لیے اور الحاق کیا ہے نکاح کے ساتھ بعضے علما نے ختنہ کرنے کو اور عید دین کو اور سفر سے آنے کو اور مجمع احباب کو خوشی کے لیے یعنی انمین بھی جائز ہے مانند نکاح کے اور دف سے مراد دف بغیر جھانج کے ہے اور جھانج دار مکروہ ہے بالاتفاق اور کہہ وہ چیز کہ تھی کہتی یعنے ذکر شہدائے بدر کا کہ تریں تھین ہی کر دا سکو منع حضرت نے اسلیے کیا کہ اسنے نسبت علم غیب کی حضرت کیطرف کی

حضرتؐ کو یہ بات ناگوار معلوم ہوئی اسلیے کہ غیب کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ کے مگر ہاں جو کچھ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے وہ معلوم کروا دیتا ہے اپنے رسولوں کو غیب کی باتوں سے اور اسمیں دلیل ہے اسپر کہ جائز ہے پڑھنا شعر ونکاح نمونہ نہیں فحش اور جھوٹ ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ زُفَّتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ مَعَكُمْ لَهْوٌ فَإِنَّ الْأَنْصَارَ يُعْجِبُهُمُ اللَّهْوُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ لائی گئی بعد بیاہ کے ایک عورت طرف ایک شخص کے کہ تھا انصار میں سے پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا نہیں ہے ساتھ تمہارے کھیل یعنے بجاتا دف کا اور گانا کہ اسمیں گناہ نہ ہو پس تحقیق انصار خوش کرتا ہے انکو گانا نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنْهَا** قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَوَّالٍ وَبَنَى بِي فِي شَوَّالٍ فَأَيُّ نِسَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَحْظَى عِنْدَهُ مِنِّي رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا نکاح کیا مجھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچ مہینے شوال کے اور گھر میں لائے مجھکو بیچ مہینے شوال کے یعنی تین برس کے بعد پس کون عورتوں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی تھی بہت نصیبہ ور نزدیک حضرتؐ کے مجھسے نقل کی مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ یہ جہلا شوال کے مہینے میں نکاح کرنے کو نحوست جانتے ہیں یہ عقیدہ باطل ہے بلکہ مستحب ہے شوال میں نکاح کرنا اور زفاف کرنا جیسے یہاں کے جہلا کا عقیدہ ہے ایسا ہی ہاجاہلیت کا تھا اسلیے حضرت عائشہؓ نے اُن ہی کا عقیدہ رد کرنیکے لیے کلام مذکور فرمایا بیچ ع **وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ الشُّرُوطِ أَنْ تُوفُوا بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عقبہؓ بن عامر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لائق ترین شرطوں کی کہ وفا کرو تم انکو وہ شرطیں ہے کہ حلال کیں تمنے ساتھ اُسکے شرمگاہ کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** مراد شرط سے مہر ہے یا تمام حقوق بیوی کے یعنی مہر بیویوں کے اور اُن اور خرچ دو کھانے پینے کے لیے اور مکان دو رہنے کے لیے اور اچھی طرح گذران کرو اُسے انکو شرطیں اسلیے کہا کہ چونکہ خاوند نے التزام کیا ہے ان چیزوں کا اپنے ذمہ گویا کہ شرطی ہے بیچ **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ يَتْرُكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ پیغام بھیجے مرد نکاح کا اوپر پیغام اپنے بھائی مسلمان کے تاکہ نکاح کردے وہ یا چھوڑ دے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ پیغام بھیجنا منع اس صورت میں ہے کہ جب دونوں راضی ہو گئے ہوں اور مہر بھی مقرر ہو گیا ہو لیکن اگر دوسرا نکاح اُس عورت سے بغیر اذن اول کے کریگا تو صحیح ہو گا نکاح لیکن گنہگار ہو گا بیچ ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا وَلْتَنْكِحْ فَإِنَّ لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ سوال کرے عورت یعنی کسی شخص سے طلاق دینے بہن اپنی کی یعنی دینی بہن کی تاکہ خالی کرے پیالہ بہن اپنی کا یعنی سمیٹ لیوے حق اُسکا اپنے لیے اور تاکہ نکاح کرے اُسکے خاوند سے پس تحقیق واسطے اُسکے ہے جو مقدر کیا گیا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی مثلاً ایک شخص اول ایک عورت سے نکاح میں کھتا ہے اور ایک عورت سے نکاح کیا چاہتا ہے وہ عورت کہتی ہے کہ اپنی بیوی کو طلاق دیدے یا دو عورتیں ایک شخص کے نکاح میں ہیں ایک چاہتی ہے کہ دوسری کو طلاق دیدے خاوند اُس سے منع فرمایا اسلیے کہ اپنی اپنی تقدیر اپنے ساتھ ہے کیوں اسکی حاجت ہوتی ہے اور تاکہ نکاح کرے یہ ترجمہ باعتبار معنی اول کے ہے اور باعتبار معنی دوسرے کے یہ ترجمہ ہو گا کہ تاکہ نکاح کرے سوکن اور خاوند سے بیچ ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ وَالشِّغَارُ أَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ عَلَى أَنْ يُزَوِّجَهُ الْآخَرُ ابْنَتَهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ لَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ منع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے شغار سے اور شغار یہ ہے کہ نکاح کردے آدمی اپنی بیٹی کا یعنی مثلاً کسی شخص سے اس شرط پر کہ نکاح کرے اس سے وہ دوسرا بیٹی اپنی کا اور نہ ہو تمہیں کچھ مہر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے یوں ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے

نہیں نکاح شغار اسلام میں ف شغار اُسکو کہتے ہیں کہ کوئی اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح کرے کسی سے باین شرط کہ وہ اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح اِس سے کرے اور نہ ہو دونوں کا مہر بھی بدل کرنا یہ میں مہر ہوا اسطرح کا نکاح ایام جاہلیت میں کیا کرتے تھے اسلام میں منع کیا گیا اِس سے اور اسطرح کا نکاح امام اعظمؒ کے نزدیک ہوجاتا ہے اور لازم آتا ہے مثل دینا لیکن چاہیے نہیں کرنا اور امام شافعیؒ کے نزدیک یہ نکاح ہوتا ہی نہیں اور دلیلیں طرفین کی فقہ میں مذکور ہیں ع **وعن** علیؓ انّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن متعۃ النساء یوم خیبر وعن اکل لحوم الحمر الاھلیۃ متفق علیہ اور روایت ہے حضرت علیؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا متعہ عورتوں کے سے دن خیبر کے اور منع کیا کھانے گوشت گدھوں کے سے کہ گھروں میں رہتے ہیں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف متعہ اُسکو کہتے ہیں کہ عورت سے نکاح کرے اسطرح کہ فائدہ اُٹھاؤنگا تجھسے اتنے دنوں تک مثلاً مہینہ بھر تک عوض اتنے روپوں کے پس متعہ ابتداء اسلام میں درست تھا بعد ازاں حرام ہوا اور تحقیق یہ ہے کہ حلال ہونا اور حرام ہونا متعہ کا دو بارہ واقع ہوا اور پہلے حلال تھا بیشک خیبر کے پھر حرام ہوا دن خیبر کے پھر مباح ہوا روز فتح مکے کے بعد ازاں حرام ہوا ابدالآباد کو اور فسخ ہونا اُسکا احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اور ذکر کیا گیا ہے بیچ حدیث ابن عمرؓ کے کہ متعہ کی اجازت ابتداء اسلام میں تھی اُسکے لیے کہ مضطر ہو طرف اُسکے مانند مُردار اور مانند اسکے پھر اجماع ہوا صحابہؓ کا اسپر کہ جب ہونکاح متعہ کا حکم کیا جاوے ساتھ باطل ہونے اُسکے کے اور اجماع ہے سب علما کا اسکے حرام ہونے پر نہیں خلاف کیا ہے اسمیں کسی نے مگر ایک رافضیوں نے اور ابن عباسؓ سے جو مشہور ہے کہ وہ اسکے جائز قائل تھے ثابت ہوا ہے رجوع کرنا اُنکا اِس سے اور رہا یہ میں جو امام مالکؒ سے جواز متعہ کا نقل کیا ہے ابن ہمامؒ نے لکھا ہے کہ نسبت کرنی اسکی طرف مالکؒ کی غلط ہے اور نوویؒ نے شرح مسلم میں اِس مسئلے کو بہت طویل لکھا ہے اور یہی گدھے جو گھروں میں رہتے ہیں اُنکے گوشت کھانے سے منع فرمایا وہ حرام ہے اور جنگل کے گدھے کا گوشت کھانا درست ہے جسکو گورخر کہتے ہیں ع **وعن** سلمۃ بن الاکوع قال رخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام اوطاس فی المتعۃ ثلثا ثم نھی عنھا رواہ مسلم اور روایت ہے سلمہ بن اکوع سے کہ کہا اجازت دی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سال جنگ اوطاس کے متعہ میں تین دن پھر منع کیا اُس سے نقل کی یہ مسلم نے ف اوطاس نام ایک جنگل کا ہے متعلقات ہوازن سے کہ تقسیم کی اِسمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت ہوازن کی اور یہ بعد فتح مکے کے ہے متصل اُس سے باعتبار اِس کے اجازت کو نسبت کیا طرف دن فتح مکے کے جیسا کہ اوپر کی حدیث کے فائدے میں ذکر کیا گیا ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** عبد اللہ بن مسعودٍ قال علّمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التشھد فی الصلوٰۃ والتشھد فی الحاجۃ قال التشھد فی الصلوٰۃ والتحیات للہ والصلوٰت والطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ والتشھد فی الحاجۃ ان الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ واشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ ویقرأ ثلث آیات یا ایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون یا ایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ الذی تساءلون بہ والارحام ان اللہ کان علیکم رقیبا یا ایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وقولوا قولا سدیدا یصلح لکم اعمالکم ویغفر لکم ذنوبکم ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزا عظیما رواہ احمد والترمذی وابو داود والنسائی والدارمی وابن ماجۃ وفی الجامع الترمذی فسر الآیات الثلث سفیان الثوری وزاد ابن ماجۃ بعد قولہ ان الحمد للہ نحمدہ وبعد قولہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا والدارمی بعد قولہ عظیما ثم یتکلم بحاجتہ وروی فی شرح السنۃ عن ابن مسعودٍ فی خطبۃ الحاجۃ من النکاح غیرہ روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا

سکھلائی تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد پڑھنی نمازمین اور تشہد پڑھنی حاجت مین کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے تشہد نمازمین یہ ہے عبادتین زبان کی واسطے اللہ کے ہین اور عبادتین بدنی اور عبادتین مالی بھی واسطے اللہ کے ہین سلام ہے تیرے اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتین اُسکی سلام ہے ہمپر اور اوپر نیکبخت بندون اللہ کے گواہی دیتا ہونمین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہونمین یہ کہ محمد بندے اللہ کے ہین اور رسول اللہ کے اور تشہد حاجت مین ہے کہ سب تعریف واسطے اللہ کے مدد چاہتے ہین ہم اُس سے اور بخشش چاہتے ہین ہم اُس سے اور پناہ مانگتے ہین ہم ساتھ اللہ کے بُرائیون نفسون اپنے کی سے جسکو ہدایت کرے اللہ یعنی توفیق دے ہدایت کی پس نہین کوئی گمراہ کرنے والا اُسکو یعنی نہ شیطان اور نہ نفس اور نہ اور کوئی اور جسکو گمراہ کرے اللہ پس نہین کوئی ہدایت کرنے والا اُسکو اور گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہونمین یہ کہ محمد بندے اللہ کے ہین اور رسول اُسکے اور پڑھتے حضرت یہ تین آیتین ایک آیت یہ ہے اے لوگو جو ایمان لائے ڈرو اللہ سے حق ڈرنے اُسکے کا اور نہ مرو مگر حال یہ کہ تم مسلمان ہو اور دوسری آیت یہ ہے اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ڈرو اللہ سے اور چاہیے چاہیے ہو تم اللہ سے یعنی نام پاک اُسکے کے یعنی کہتے ہو مانگتے ہین تجھسے یہ چیز واسطے اللہ کے اور ڈرو توڑنے ناتے کے سے تحقیق اللہ ہے تیرا نگہبان اور تیسری آیت یہ ہے اے لوگو کہ ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے اور کہو بات مضبوط درست کریگا واسطے تمھارے عمل تمھارے یعنی قبول کریگا نیکیان تمھاری اور بخشے گا واسطے تمھارے گناہ تمھارے اور جو کوئی فرمانبرداری کرے اللہ کی اور رسول اُسکے کی پس تحقیق مطلب یاب ہوا مطلب یاب ہوا بڑا نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور جامع ترمذی مین یہ عبارت ذکر کی گئی ہے کہ بیان کیا ان تینون آیتون کو سفیان ثوریؒ نے اور زیادہ کیا ابن ماجہ نے بعد کہنے اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ کے لفظ نَحْمَدُہٗ کا اور زیادہ کیا بعد کہنے مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا کے وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا کو اور زیادہ کی ڈارمی نے بعد کہنے کَثِیْرًا کے یہ عبارت پھر کلام کرے ساتھ حاجت اپنی کے یعنی ذکر عقد کا کرے اور روایت کی شرح السنہ مین ابن مسعودؓ سے بیچ خطبۂ حاجت کے کہ نکاح ہے اور سوائے اُسکے یعنی بیان کرنے حاجت کے لیے عبارت مِن النکاح وغیرہ بڑھا دی ہے **ف** تشہد کے معنی ہین ظاہر کرنا گواہی ایمان کا اور زین العرب نے کہا کہ مراد تشہد سے یہان ایک عبارت ہے کہ اُسمین تعریف اللہ تعالیٰ کی اور دونون کلمے شہادت کے ہون اور تشہد پڑھنی حاجت مین یعنی خطبہ پڑھنا نکاح وغیرہ مین اور نزدیک امام شافعیؒ کے خطبہ سنت ہے تمام عقودمین اور دوسری آیت مین جو لفظ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کا سب مشکوٰۃ کے نسخونمین ہے شاید ابن مسعودؓ کے مصحف مین اسیطرح ہوگا والّا اس مصحف مجید مین وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ ہے بدون یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کے اور یہ آیت ابتدا سے سورۂ نساء مین ہے اور حصن حصین سے سمجھا جاتا ہے کہ ابوداؤد نے یہ بھی زیادہ کیا ہے بعد لفظ وَرَسُوْلِہٖ کے اَرْسَلَہٗ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ یَّعْصِہِمَا فَلَا یَضُرُّ اِلَّا نَفْسَہٗ وَلَا یَضُرُّ اللّٰہَ شَیْئًا اور عقد نکاح باندھنے بیچنے اول خطبہ پڑھے بعد ازان ایجاب قبول کروا دے جسطرح کہ ابتدا کے کتاب النکاح مین ذکر کیا گیا **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ خُطْبَۃٍ لَیْسَ فِیْھَا تَشَھُّدٌ فَھِیَ کَالْیَدِ الْجَذْمَاءِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو خطبہ ہے یعنے نکاح کرنا کہ نہو اسمین تشہد یعنی حمد وثنا اللہ کی پس وہ مانند ہاتھ کٹے ہوئے کے ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے **ف** یعنی جیسے ہاتھ کٹا ہوا بیفائدہ ہے کہ ہاتھ والے کو اُس سے کچھ فائدہ نہین اسیطرح سے نکاح بغیر خطبے کے بیفائدہ ہے کہ خالی ہے خیر و برکت سے بدیع ملا علی قاریؒ نے لفظ خطبہ کا ساتھ زیر خ کے ضبط کیا ہے اور یعنی اُسکے لکھے ہین تزوج یعنی نکاح کرنا اور مولانا زادہ اہد شرفانے فرمایا کہ مجھنے اپنے اُستاد سے ساتھ پیش خ کے سُنا ہے اور ایسا ہی سمجھا جاتا ہے کلام حضرت شیخ رح کے سے **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ لَا یُبْدَءُ فِیْہِ بِالْحَمْدِ لِلّٰہِ فَھُوَ اَقْطَعُ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ

اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کام صاحب شان و اعتبار کا کہ نہ شروع کیا جاوے اُسمین ساتھ خدا کے پس وہ کام بے برکت ہے نقل کی یہ ابن ماجہ نے **وعن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعلنوا ھذا النکاح واجعلوہ فی المساجد واضربوا علیہ بالدفوف رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ظاہر کیا کرو تم اس نکاح کو اور کیا کرو اُسکو مسجدونمین اور بجایا کرو وقت نکاح کے دف نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **ف** ظاہر کرو یعنی ساتھ گواہون کے پس مراد اسطے وجوب کے ہوگا یا ظاہر کرو ساتھ شہرت دینے کے پس امر استحباب کے لیے ہوگا اور مستحب ہے نکاح کرنا مسجد مین اور اسیطرح ہونا نکاح کا دن جمعے کے اور نکاح کرنیسے مسجد مین اور دن جمعے کے برکت حاصل ہوتی ہے **وعن** محمد بن حاطب الجمحی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فصل ما بین الحلال والحرام الدف والنکاح رواہ احمد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ اور روایت ہے محمدؓ بیٹے حاطب جمحی کے سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا فرق درمیان حلال اور حرام کے آواز کرنی اور دف بجانا نکاح مین ہے **ف** مراد آواز کرنے سے گانا ہی یا ذکر کرنا اور مشہور کرنا نکاح کا لوگونمین اور غرض اس حدیث سے یہ نہین کہ بغیر آواز اور دف کے نکاح ہوتا ہی نہین اس لیے کہ نکاح دو گواہونکے سامنے بھی ہوجاتا ہے بلکہ مراد اس حدیث سے رغبت دلانی ہے طرف ظاہر کرنے نکاح کے اور مشہور کرنے اُسکے کے اور حد مشہور کرنیکی اس سے معلوم ہوئی کہ جس مکان مین نکاح ہو دوسرے مکانمین ظاہر ہوجاوے دائرہ بجانے اور آواز کرنیسے معلوم ہوجاتا ہے اور یہ حد نہین ہے ظاہر کرنیکی کہ محلہ نہین اور شہر نہین معلوم ہو ساتھ بجانے نوبت اور اور باجون کے ملا نامن الشروع **وعن** عائشۃ قالت کانت عندی جاریۃ من الانصار زففتموھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عائشۃ الا تعنیتین فان ھذا الحی من الانصار یحبون الغناء رواہ ابن حبان فی صحیحہ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھی نزدیک میرے ایک لڑکی انصار مین سے کہ نکاح کر دیا مین نے اُسکا یعنی کسیسے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اے عائشہ کیا نہین گانے کو کہتی ہے تو اسلیے کہ تحقیق یہ قوم انصار کی دوست رکھتی ہے گانے کو نقل کی یہ ابن حبان نے بیچ کتاب صحیح اپنی کے **ف** لڑکی حضرت عائشہؓ کے پاس تو انکے قرابتیونمین کی تھی جیسے کہ آگے کی حدیث مین ہے یا متبنیہ تھی کہ پرورش کی تھی انھونے اور اصل کتاب مشکوٰۃ تین بعد لفظ رواہ کے سفید ہی چھوڑی ہوئی ہے اسواسطے کہ مؤلف کو نام کتاب کا نہین معلوم ہوا اور عالمون نے اُسکے پیچھے حاشیہ پر یہ عبارت لکھدی ہے ابن حبان فی صحیحہ **وعن** ابن عباس قال اتحف عائشۃ ذات قرابۃ لھا من الانصار فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اھدیتم الفتاۃ قالوا نعم قال ارسلتم معھا من یغنی قال لا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الانصار قوم فیھم غزل فلو بعثتم معھا من یقول اتیناکم اتیناکم فحیانا وحیاکم رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا نکاح کروا دیا حضرت عائشہؓ نے ایک عورت کا اپنے قرابتیونمین سے کہ تھی انصار مین سے پس آئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کیا بھیجا تمنے لڑکی کو کہ بیاہی گئی خاوند کے پاس کہا گھر کے لوگون نے ہان فرمایا کیا بھیجا تمنے ساتھ اُسکے کسکو کہ گاوے کہا عائشہؓ نے کہ نہین پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق انصار ایک قوم ہے کہ اُنمین غزل ہے طرف گانیکے پس کاش کے بھیجتے تم ساتھ اُسکے اُس شخص کو کہ کہتا آئے ہم تمھارے پاس پس آئے ہم تمھارے پاس پس تعباتی اور سلامت رکھے ہمکو اور تمکو اور سلامت رکھے تمکو نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** اور بعد اُسکے یہ ہے ولولا الحنطۃ السمراء لم تسمن عذاری کُوئی لینے اگر نہوتے گیہون سُرخ نہ موٹی ہوتین بیٹیان کنواری تمھاری اور بعضون نے کہا کہ بعد اُسکے یہ ہے ولولا الحبۃ السوداء ما کنا بوا کُوئی لینے اور اگر نہوتین کھجورین سیاہ نہ رہتے ہم بیچ مکانون تمھارے یعنی بھوکون مارے کمین نکل جاتے یہ گیت ہے کہ عرب مین شادیون مین گاتے ہین **وعن** سمرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما امرأۃ زوجھا ولیان فھی للاول منھما ومن باع بیعا من رجلین فھو للاول منھما رواہ الترمذی وابو داود والنسائی والدارمی اور روایت ہے سمرہ سے کہ نبی صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت کہ نکاح کردین اُس کا دو ولی پس وہ عورت واسطے اوّل کے ہے اُن دونون مین سے اور جو کوئی بیچے پہنیا دو آمیون کے ہاتھ پس وہ چیز جسکی گئی واسطے پہلے کے ہے اُن دو نون مین سے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور دارمی نے **ف** نکاح کردین دو ولی یعنے دو شخصون سے اسطرح کہ پہلے ایک نے ایک شخص سے کیا بعد اُسکے دوسرے نے کسی اور سے کیا تو وہ عورت واسطے اوّل کے ہے یعنی جس سے کہ پہلے ولی نے نکاح کردیا وہ اُسی کی بیوی ہوگئی اور یہ حکم اُس صورت مین ہے کہ دو ولی ایک درجے کے ہون اور اگر ایک درجے کے نہون تو ولی اقرب یعنی جو قرابت قریبہ رکھتا ہے وہ مقدم ہوگا دور کے ناتے والے پر اور اگر دو ولی برابر کے درجے کے نکاح باندھین معاً یعنی ایک ہی وقت مین ایک ولی ایک سے نکاح باندھ دے اور دوسرا ولی ایک اور سے باندھ دے تو وہ نکاح باطل ہے بالاتفاق ۞ **الفصل الثالث**

فصل تیسری **عن** ابن مسعودؓ قال کنا نغزو مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس معنا نساء فقلنا الا نختصی فنہانا عن ذلک ثم رخص لنا ان نستمتع فکان احدنا یتزوج المرأۃ بالثوب الی اجل ثم قرأ عبد اللہ یا ایہا الذین اٰمنوا لا تحرموا طیبٰت ما احل اللہ لکم متفق علیہ روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ کہا تھے ہم جہاد کرتے ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حالانکہ نہ تھین ساتھ ہمارے عورتین یعنی بیبیان اور لونڈیان اور ہم خواہش انکی رکھتے تھے پس کہا ہمنے کیا نہ خوجا ہو دین ہم یعنی تاکہ چھٹکارا پاوین شہوت نفسانی اور وسوسہ شیطان کے سے پس منع کیا ہمکو حضرتؐ نے خوجا ہونیسے پھر رخصت دی ہمکو متعہ کرنے کی پس تھا ایک ہمارا کہ نکاح کرتا تھا عورت سے بدلے کپڑے کے ایک مدت تک یعنی متعہ کرتا تھا پھر پڑھی عبد اللہ بن مسعودؓ نے یہ آیت اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو نہ حرام جانو پاکیزہ چیزون کو اُن چیزون سے کہ حلال کی ہین اللہ تعالیٰ نے واسطے تمھارے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس حدیث سے کہ رخصت متعہ کی معلوم ہوتی ہے تو یہ رخصت ابتداے اسلام مین تھی پیچھے منسوخ ہوئی چنانچہ اگلی حدیث سے معلوم ہوتا ہے اور اس سے پہلے بھی حدیثین گذرین کہ اُنسے منسوخ ہونا متعہ کا معلوم ہوا اور ابن مسعودؓ نے کہ آیت مذکورہ پڑھی اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ وہ معتقد تھے مباح ہونے متعہ کے مانند ابن عباسؓ کے لیکن ابن عباسؓ کا پھرنا اس اعتقاد سے بسبب کہنے سعید بن جبیر کے ثابت ہوا ہے چنانچہ آگے آویگا بیان اسکا اور ابن مسعودؓ بھی شاید کہ پھرے ہون اس اعتقاد سے بعد اسکے یا اسی اعتقاد پر رہے ہون بسبب نہ پہنچنے نص کے اُنکو یعنی حکم صریح نسخ کا اُنکو نہ پونہچا ہو ۞ **وعن** ابن عباسؓ قال انما کانت المتعۃ فی اول الاسلام کان الرجل یقدم البلدۃ لیس لہا معرفۃ فیتزوج المرأۃ بقدر ما یری انہ یقیم فتحفظ لہ متاعہ وتصلح لہ شیئہ حتی اذا نزلت الایۃ الا علی ازواجہم او ما ملکت ایمانہم قال ابن عباسؓ فکل فرج سواہما فہو حرام رواہ الترمذی اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا نہ تھا متعہ مگر اول اسلام مین تھا مرد کہ آتا ایک شہر مین کہ نہوتی واسطے اُسکے اُس شہر مین شناسائی یعنی لوگون سے کہ ٹھکانا دے اُسکو کوئی پس نکاح کرتا ایک عورت سے مقدار اُس مدت کے کہ جانتا کہ ٹھیرونگا اس شہر مین پس نگہبانی کرتی وہ عورت واسطے اُسکے اسباب اُسکے کی اور پکاتی واسطے اُسکے کھانا اُسکا یہانتک کہ اُتری یہ آیت مگر اوپر بیبیون اپنی کے یا اوپر لونڈیون اپنی کے کہا ابن عباسؓ نے کہ جو شرمگاہ ہے سوا ان دونون کے یعنی بی بی اور لونڈی کی شرمگاہ کے سو ایسی وہ حرام ہے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** حاصل آیت کا یہ ہے کہ جو نگاہ رکھتے ہین اپنے ستررون کو سوا اپنی بیبیون اور اپنی لونڈیونسے وہ ملامت نہین کیے گئے ہین اور جو کوئی سوا اسکے ڈھونڈے وہ تجاوز کرنے والے ہین یعنی حلال سے طرف حرام کے کہا طیبیؒ نے کہ مراد ابن عباسؓ کی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے وصف کیا اُنکا ساتھ اسکے کہ وہ محافظت کرتے ہین ستررون کی سب عورتونکی شرمگاہونسے مگر اپنی بیبیون اور لونڈیونسے نہین محافظت کرتے یعنی اُنسے صحبت کرتے ہین اور متعہ کی عورت بیوی نہین ہوتی ہے واسطے نہونے توارث کے یعنی میراث کے آپسمین اجماعاً اگر بیوی ہوتی تو توارث جاری ہوتا اور نہ وہ مملوکہ ہے بلکہ وہ اجرت کو دینے والی ہے نفس اپنے کے تین چند روز کو پس نہین داخل ہے وہ نیچے حکم کے اور کہا امام فخر الدین رازی نے

یعنی تفسیہ مین کہ متعہ کی عورت نہین ہے بیوی اُسکی پس واجب ہے یہ کہ نہ حلال ہو وہ اور توجیہ ہے شیعہ نے کہ عمل کرتے ہین قول ابن عباسؓ کے پر اور ترک کرتے ہین حضرت علیؓ کے مذہب کو کہ صحیح مسلم مین ہے کہ حضرت علیؓ نے سنا ابن عباسؓ کو کہ متعہ کو جائز کہتے ہین پس فرمایا حضرت علیؓ نے کہ نہ کر اسطرح اے ابن عباسؓ اسلیے کہ مین نے سُنا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ منع کیا متعہ سے دن خیبر کے اور پکے ہوئے گدھون کے گوشت سے ع وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَظَّتْ عَلَى مَوْظَةِ بْنِ يَعْفُرَ إِذْ مَعْبَدٌ لِأَنْصَارِيٍّ فِي عُرْسٍ وَإِذَا جَوَارٍ يُغَنِّينَ فَقُلْتُ أَيْ صَاحِبَيَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلِ بَدْرٍ يُفْعَلُ هَذَا عِنْدَكُمْ فَقَالَ اجْلِسْ إِنْ شِئْتَ فَاسْمَعْ مَعَنَا وَإِنْ شِئْتَ فَاذْهَبْ فَإِنَّهُ قَدْ رُخِّصَ لَنَا فِي اللَّهْوِ عِنْدَ الْعُرْسِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے عامر بن سعد سے کہ کہا داخل ہوا مین اوپر قرظہ بن کعب کے اور ابومسعود انصاری کے پس ایک شادی کے پس لگا مین کہ کہتی ایک چھوکریان گاتی تھین پس کہا مین نے اسے دو صحابیو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اہل بدر کے کیا جاتا ہے یہ نزدیک تمھارے یعنی گانا چھوکریون کا پس کہا دونون صحابیون نے بیٹھ تو اگر چاہے تو پس سُن ساتھ ہمارے اور اگر چاہے تو پس چلا جا پس تحقیق رخصت دی گئی ہے واسطے ہمارے بیچ گانیکے وقت شادی کے نقل کی یہ نسائی نے ف اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس زمانے مین بھی مشہور حرمت اور کراہت راگ کی تھی وتخصیص عید یا نکاح اور مانند انکے کے بعضونکو معلوم تھی اور بعضون کو نہین معلوم تھی واللہ اعلم ح

باب المحرمات

باب ہے بیچ بیان اُن عورتون کے کہ حرام ہین مرد پر ف جو عورتین کہ حرام ہین مرد پر تفصیل اُنکی فتاوی عالمگیری مین خوب لکھی ہے ترجمہ اُسکا لکھا جاتا ہے کہ اُنکی نو قسمین ہین اوّل وہ ہین کہ جو حرام ہین بسبب نسب کے وہ مائین ہین اور بیٹیان اور پوتیان اور نواسیان اور بھتیجیان اور بھانجیان پس اُنسے نکاح بھی حرام ہے اور صحبت کرنی بھی اور وہ چیزین کہ باعث صحبت ہین یعنی مساس وغیرہ ہمیشہ کو اور ماؤن سے مراد اُسکی ان ہے اور دادی اور نانی اگرچہ اوپر کے درجے کی ہون اور بیٹیون سے مراد بیٹی اُسکی اور پوتی اور نواسی اگرچہ نیچے کے درجے مین ہون اور بہنین تین طرح کی ہین سگی اور سوتیلی اور اخیافی اور اسی طرح بھتیجیان اور بھانجیان اگرچہ نیچے کے درجے کی ہون اور پھپیان بھی تین طرح کی ہین سگی اور سوتیلی اور اخیافی اور اسی طرح اسکے باپ کی پھپیان اور دادونکی پھپیان اور اسکی نانی پھپیان اور دادیون کی اور نانیونکی پھپیان اگرچہ اوپر کے درجے مین ہون رہا یہ کہ پھپی کی پھپی اسکو دیکھین گے اگر پھپی قریب کی سگی یا سوتیلی ہے اُسکی وہ پھپی ہے تو حرام ہے اور اگر قریب کی اخیافی ہے تو اُسکی پھپی نہین حرام اور خالائین بھی کئی ہین سگی اور سوتیلی اور اخیافی اور باپ کی خالائین اور مائونکی خالائین اور خالائین کی خالا کو دیکھین گے اگر قریب خالا سگی یا اخیافی ہے اُسکی وہ خالا ہے تو حرام ہے اور اگر قریب کی خالا سوتیلی ہے تو اُسکی خالا نہین حرام اور دوسری قسم وہ ہین کہ حرام ہین بسبب صہریت کے یعنی سُسرال کے علاقے سے اُنکے چار فرقے ہین اوّل ساسین اور دوسا ساسین اور تیسا ساسین اگرچہ اوپر کے درجے مین ہون بسبب صحبت کی ہو اُسے بیٹے وغیرہ نے یا نہ کی ہو اور نہین حرام ہوتی ہے بیوی لے پالک کی اور چوتھی بیویان باپ اور دادا اور نانا کی اگرچہ اوپر کے درجے مین ہون صحبت کی ہو اُسے بیٹے وغیرہ نے یا نہ کی ہو اور نہین حرام ہوتی ہے بیوی لے پالک کی اور چوتھی بیویان باپ اور دادا اور نانا کی اگرچہ اوپر کے درجے مین ہون بسبب نکاح صحیح کے حرمت مصاہرۃ کی بسبب صحبت کرنیکے حلال ہو صحبت یا شبہ سے ہو یا زنا کے ہو پس جس نے زنا کیا ساتھ ایک عورت کے حرام ہوئی اُسپر ان اُسکی اگرچہ اوپر کے درجے کی ہو اور حرام ہوئی بیٹی اُسکی اگرچہ نیچے کے درجے کی ہو اور اسیطرح حرام ہوتی ہے وہ عورت کہ جسنے زنا کیا زنا کرنے والیکے باپ دونون اگرچہ اوپر کے درجے مین ہون اور اسکے بیٹو نیز اگرچہ نیچے کے درجے مین ہون اور اگر صحبت کی ایک عورت سے پس اُسکا پیچھا اُسکا ایک ہو گیا تو نہین حرام ہوتی اُسپر ان

ف ۵ دوجو کہ حرام ہین ہوجانا اُن کا بعضون کو معلوم ہونا اُن کا قول ہونا اُنکے ۱۲

ف ۵ یعنی ماں دونون کی ایک ہو دریا پر جسا اور اسی طرح ۱۲

ف ۵ یعنی نہ ہو جانا اُن کا معلوم ہونا اُن کا اور ہو بیٹیان اور اخیافی بھانجی ۱۲

اُسکی اِسلیے کہ یقین نہین ہے کہ صحبت فرج مین ہوئی مگر جبکہ کل رہ جاوے اُسکو اور معلوم ہو کہ اُسی کا ہے اور جیسیکہ ثابت ہوتی ہے یہ حرمت بسبب وطی کے ثابت ہوتی ہے بسبب چھونے اور بوسہ لینے کے اور نظر کرنیکے طرف فرج کے ساتھ شہوت کے برابر ہے کہ ہو چھونا وغیرہ ساتھ نکاح کے یا ملک کے یا نجو[1] کے نزدیک ہمارے اور لکھا علما ہمارے نے کہ شبہ درغیر شبہ اسمین برابر ہے اور مباشرت شہوۃ[2] بمنزلہ بوسہ لینے کے ہے اور اسی طرح گلے لگانا اور اسی طرح اگر کانا اُسکو ساتھ شہوت کے اور اگر دیکھا ایک عورت نے طرف ستر مرد کے یا چھوا مرد کو ساتھ شہوت کے یا بوسہ لیا اُسکا ساتھ شہوت کے متعلق ہوئی ساتھ اُسکے حرمت مصاہرت کی اور نہین ثابت ہوتی حرمت مصاہرت کی ساتھ نظر کرنیکے طرف تمام اعضا کے مگر ساتھ شہوت کے اور نہ ساتھ چھونے تمام اعضا کے مگر شہوت سے بلا خلاف اور معتبر نظر کرنی طرف فرج داخل کے ہے لکھا ہے علمانے کہ اگر مرد انظر کی طرف فرج عورت کے اس حال مین کہ وہ کھڑی ہے تو نہین ثابت ہوتی حرمت مصاہرت کی اِسلیے کہ طرف فرج داخل کے نظر نہین پڑتی ہے نظر طرف فرج داخل کے جبکہ بیٹھی ہو تکیہ لگا کے ہوئے اور اگر دیکھے طرف فرج عورت کے ساتھ شہوت کے باریک پردے کے پیچھے سے یا شیشے کے پیچھے سے کہ معلوم ہوتی ہو اُسمین سے فرج اُسکی تو ثابت ہوتی ہے حرمت مصاہرت کی اور اگر دیکھا آئینہ مین پس دیکھی فرج عورت کی اور نظر کی شہوت سے تو نہین حرام ہوتی ہے اُسپر ماں اُسکی اور بیٹی اُسکی اسلیے کہ نہین دیکھی اِسنے فرج اُسکی بلکہ دیکھا عکس اُسکی فرج کا اور اگر ہو عورت کنارہ حوض پر یا پُل پر اور دیکھے مرد پانی مین پس دیکھے شہوت سے فرج عورت کی نہین ثابت ہوتی ہے حرمت اور اگر ہو عورت پانی مین پس دیکھے مرد فرج عورت کی اور نظر کرے شہوت سے تو ثابت ہوتی ہے حرمت پھر یہ ثابت ہونے حرمت کے ساتھ چھونیکے نہین ہے فرق آیمین کہ چھوئے قصداً یا بھول کر یا ازراہ جبر کے یا ازراہ خطا کے یا سوتے مین پس اگر جگانے لگے اپنی بیوی کو جماع کرنیکے لیے پھر پونہچ جاوے ہاتھ اُسکا طرف بیٹی اپنی کے کہ اُس سے ہو پس چُھنکی لے اُسکے ساتھ شہوت کے گمان اِسکے کہ یہ مان اُسکی ہے اور وہ ہو مشتہات[3] تو حرام ہوتی ہے اُسپر ماں اُسکی ہمیشہ کو اور اگر چھوئے بال عورت کے ساتھ شہوت کے وہ بال کہ متصل ہین ساتھ سر کے تو ثابت ہوتی ہے حرمت اور اگر لٹکے ہوئے بالون کو چھوئے تو نہین ثابت ہوتی ہے حرمت اور ناطفی نے مطلق چھونے کو باعث حرمت لکھا ہے بغیر اِس تفصیل کے اور اگر چھوئے ناخن عورت کے ساتھ شہوت کے تو ثابت ہوتی ہے حرمت پھر چھونا جو واجب کرتا ہے حرمت مصاہرت کو وہ چھونا ہے کہ نہو درمیان مرد و عورت کے کپڑا اور جبکہ کپڑا درمیان دونون کے ہو تو اگر کپڑا ایسا صفت ہو کہ نہ پاوے چھونے والا حرارت چھوئے گئی کی تو نہین ثابت ہوتی ہے حرمت مصاہرت کی اگرچہ کھڑا ہو جاوے ستر مرد بسبب اِسکے اور اگر کپڑا باریک ہو اسطرح کہ پونہچے حرارت چھوئے گئے کی چھونے والیکے ہاتھ کو تو ثابت ہوتی ہے اور اسیطرح ثابت ہوتی ہے حرمت اگر چھوئے موزے کے نیچے کی جانب مگر ہو جبکہ چمڑا لگا ہوا اُسکو کہ نہ پاوے نرمی قدم کی تو اُسکے چھونے سے حرمت نہین ثابت ہوتی اگر بوسہ لیوے مرد عورت کا اس حال مین کہ درمیانہ دونون کے کپڑا ہو پس اگر پاوے ٹھنڈک دانتون کی یا ٹھنڈک ہو ٹوٹنی تو وہ بوسہ لینا اور چھونا ہوا اور مداومت کرنی چھونے نہین ہے شرط واسطے ثابت ہونے حرمت کے یہان تک کہا گیا ہے اگر پھیلا وے کوئی ہاتھ اپنا طرف بیوی کے ساتھ شہوت کے اور پڑ جاوے ہاتھ اُسکا اُسکی بیٹی کے ناک پر پس زیادہ ہو شہوت اُسکی تو حرام ہوتی ہے اُسپر بیوی اُسکی اگرچہ اُٹھا لیوے ہاتھ اُسیوقت اور شرط کیا گیا ہے یہ کہ ہو عورت مشتہات اور فتوی اِسپر ہے کہ عورت دُبرس کی مشتہات ہے منکم اِس سے پس اگر جماع کرے صغیرہ غیر مشتہات سے تو نہین ثابت ہوتی حرمت اور اگر بوڑھی ہو جاوے عورت یہان تک کہ حد مشتہات سے نکلجاوے تو باعث حرمت ہوتی ہے اِسلیے کہ وہ داخل ہو چکی ہے تحت حرمت کے پس نہین نکلتی بسبب بڑھاپے کے اور صغیرہ ایسی ہے نہین اور سیطرح شرط کی گئی ہے شہوت ذکر مین یہان تک کہ اگر جماع کرے چار برس کا لڑکا مغلظا اپنے باپ کی بیوی سے تو نہین ثابت ہوتی بسبب اسکے حرمت مصاہرت کی اور جماع کرنا ایسے لڑکے کا کہ جماع کر سکتا ہے مانند اُسکے بمنزلہ جماع کرنے بالغ کے ہے اِس باب مین لکھا ہے علمانے کہ لڑکا جماع کر سکتا ہے مانند اُسکے وہ ہے کہ جماع کر سکے اور خواہش کرے عورت کی اور حیا کرے عورت مثل اُسکے سے

اور شہوت معتبر ہے وقت چھونے اور نظر کرنیکے یہان تک کہ اگر پائی جاوین یہ دونون چیزین بغیر شہوت کے اور پھر شہوت ہو بعد چھوڑ دینے کے تو نہین متعلق ہوتی بسببکے حرمت اور حد شہوت کی مردمین یہ ہے کہ کھڑا ہو ستر اُسکا یا زیادہ کھڑا ہو یعنی تنہ دی ہو اگر پہلے سے کھڑا تھا وہ ہو الصحیح وعلیہ الفتویٰ پس جبکا کھڑا ہوا ستر پس طلب کیا بیوی اپنی کو اور داخل کیا ستر کو درمیان دونون رانون بیٹی اپنی کے پس نہین حرام ہوتی اُسپر مان اُسکی جبتک کہ نہ زیادہ کھڑا ہو اور یہ حد شہوت کی ہے کہ ہو وہ جوان قادر جماع پر اور اگر ہو بڈھا یا نامرد تو اُسکی حد شہوت کی یہ ہے کہ حرکت کرے دل اُسکا ساتھ خواہش کرنیکے اگر نہ حرکت کرنیوالا پہلے اسکے اور اگر تھا حرکت کرنیوالا پہلے سے تو زیادہ ہو خواہش اور حد عورتون کی شہوت اور ستر کے ہونکی شہوت کی یہ ہے کہ خواہش ہو دل مین اور لذت حاصل ہو ساتھ چھونے وغیرہ کے اگر یہ بھی خواہش وغیرہ پہلے سے اور اگر تھی پہلے سے تو زیادہ ہو اور ہو نا شہوت کا ایک کو دونون مین سے کفایت کرتا ہے حرمت مین اور چھونے وغیرہ سے جو حرمت ثابت ہوتی ہے شرط اسمین یہ ہے کہ نہ منزل ہو یہان تک کہ اگر منزل ہوا وقت چھونیکے یا دیکھنے کے تو نہین ثابت ہوگی ساتھ اُسکے حرمت مصاہرت کی وعلیہ الفتویٰ اسلیے کہ ظاہر ہوا ساتھ منزل ہونیکے کہ چھونا باعث نہین ہوا ہے جماع کا اور اگر دیکھی مقعد عورت کی نہین ثابت ہوتی ساتھ اُسکے حرمت مصاہرت کی اور اسی طرح اگر پھلی کرے عورت کے جھلی سے نہین ثابت ہوتی ساتھ اسکے حرمت وہوالاصح وعلیہ الفتویٰ اور اگر جماع کرے مردہ سے نہین ثابت ہوتی ساتھ اُسکے حرمت اور اگر اقرار کیا ساتھ حرمت مصاہرت کے اعتبار کیا جاویگا اُسکا اور تفریق کروادی جاوے گی درمیان میان بیوی کے اور اسی طرح اگر نسبت کرے اُسکو طرف قابل نکاح کے یعنی اگر کہے اپنی بیوی سے کہ جماع کیا تھا مین نے تیری ماں سے پہلے نکاح تیرے کے تو اعتبار کیا جاویگا اُسکا اور تفریق کرادیجاوے گی دونون مین لیکن نہین تصدیق کیا جاویگا حق مہر مین یہان تک کہ واجب ہوگا مہر معین اور مدا دست کرنی اسل قرار پنہین ہے خط یہان تک کہ اگر رجوع کرے اس سے اور کہے جھوٹ کہا تھا مین نے تو قاضی نہ بیچ جانے اُسکو ولیکن اگر جھوٹا ہوگا اپنے اقرار مین تو عند اللہ نہین حرام ہونے کی بیوی اُسکی اُسپر اور اگر کہے آدمی ایک عورت کو کہ یہ مان میری ہے دودھ پلائی پھر ارادہ کرے نکاح کرنیکا اُس سے بعد اسکے اور کہے کہ خطا کی مین نے اُسمین تو اُسکو جائز ہے نکاح کرنا اُس سے استحساناً اور اگر بوسہ لیا ایک عورت کا پھر کہا کہ نہین تھا یہ شہوت سے یا چھوا اُسکو یا نظر کی طرف فرج اُسکی کے اور پھر کہا کہ نہین تھا یہ شہوت سے تو بوسہ لینے مین فتویٰ دیا جاوے ساتھ ثابت ہونے حرمت کے جب تک نہ ظاہر ہو کہ اُسنے بوسہ لیا فرج شہوت سے اور چھونے اور نظر کرنے مین طرف فرج کے نہین فتویٰ دیا جاوے ساتھ حرمت کے مگر کہ ظاہر ہو یہ کہ اُسنے کی ہین یہ چیزین ساتھ شہوت کے اسلیے کہ اصل بوسہ لینے مین شہوت ہے بخلاف چھونے اور نظر کرنیکے اور یہ جب ہے کہ چھوا ہو غیر فرج کو اور اگر فرج کو چھوا تھا تو نہ بیچ جانا جاوے کہنا اُسکا اور اگر کپڑے چھاتی عورت کی اور کہا کہ نہ تھا یہ شہوت سے تو نہ بیچ جانا جاوے اور اسیطرح اگر سوار ہوا ساتھ عورت کے جانور پر تو نہ بیچ جانا جاوے بخلاف اُسکے کہ چڑھا عورت کی پیٹھ پر اور اگر گندرا ساتھ اُسکے پانی سے یعنی اُس صورت مین بیچ جانین اُسکے کہنے کو اور قبول کیجاویگا گواہی اوپر اقرار کرنیکے ساتھ چھونیکے اور بوسہ لینے کے ساتھ شہوت کے اور قبول کیجاوے گواہی اوپر نفس چھونے اور بوسہ لینے کے ساتھ شہوت کے اسلیے کہ شہوت ایسی چیز ہے کہ معلوم ہو جاتی ہے فی الجملہ یا توساتھ حرکت کرنے عضو کے اُس شخص سے کہ حرکت کرتا ہے عضو اُسکا یا ساتھ اور علامتون کے اُس شخص سے کہ نہین حرکت کرتا عضو اُسکا اور کہا قاضی علی السعدی نے کہ ایک نشئے والے نے بدن لگایا اپنا ساتھ بدن بیٹی اپنی کے اور بوسہ لیا اُسکا اور قصد جماع کا کیا پس کہا اُسکی بیٹی نے کہ مین بیٹی تیری ہون پھر چھوڑ دیا اُسنے اُسکو تو حرام ہو جاتی ہے ماں اُسکی اور کہا گیا ایک شخص سے کہ کیا کیا تو نے اپنی ساس سے کہا اُس نے کہ جماع کیا مین نے اُس سے ثابت ہوتی ہے حرمت مصاہرت کی اگرچہ دونون نے ازراہ ہنسی کے کہا تھا پس بعد اسکے کہ اگر وہ کہیگا کہ مین نے جھوٹ کہا تھا تو نہین بیچ جانا جاویگا کہنا اُسکا اور ایک شخص کی ملک مین لونڈی تھی پس کہا اُسنے کہ صحبت کی مین نے اِس سے تو نہین حلال وہ اُسکے بیٹے کو اور اگر کسی اور کی لونڈی تھی اور اُس نے کہا

برہنہ ازدرمے قبض فخی کرے در وقت زن کی ان دونون مسئلون مین ذکر ہوچکا ہے اب مین پھر بیان کرتا ہون

۲ بعض ایک شخص نے اقرار کیا دونون کا ساتھ کرنے کے فلان عورت کو شہوت سے بوسہ لیا ہے اور دونون نے اسکا ہی دعوی کیا اقرار کا تو حرمت مصاہرت کی ثابت ہوجاتی ہے اگرچہ وہ پھر اقرار نہ کرے ۱۲

کہ مین نے صحبت کی اس سے تو جائز ہے اُسکے بیٹے کو کہ جھٹلا دے اُسکو اور صحبت کرے اس سے اور اگر حرام کیا چاہے لونڈی میراث باپ اپنے کی کو تو جائز ہے
اُسکو صحبت کرنی اُس سے یہان تک جانے یہ کہ باپنے صحبت کی ہے اُس سے ایک شخص نے نکاح کیا ایک عورت سے اِس شرط پر کہ وہ باکرہ ہے پھر جب ارادہ کیا
صحبت کرنیکا اُس سے یا یا اُسکو غیر باکرہ پس کہا اُس نے کہ کس نے تو برا کیا تیرا کیا اُسنے کہ تیرے باپنے اگر تصدیق کیا اسکو خاوند نے جدی ہوئی وہ اُس اور نہین ہے
مہر واسطے اُسکے اور اگر جھٹلایا اُسکو پس وہ بیوی اُسکی ہے اگر دعویٰ کیا ایک عورت نے یہ کہ چھوا خاوند کے بیٹے کا تھا شہوت سے تو نہ بیاہ جاتا جاوے کرنا اُسکا اور اعتبار
ہوگا خاوند کے بیٹے کے قول کا ایک شخص نے بوسہ لیا اپنے باپ کی بیوی کا ساتھ شہوت کے یا بوسہ لیا باپنے اپنے بیٹے کی بیوی کا ساتھ شہوت کے اور بیوی
جبر کی گئی ہے اور انکار کیا خاوند نے ہونے اُسکے کا ساتھ شہوت کے تو قول خاوند کا معتبر ہوگا اور اگر تصدیق کریگا خاوند اُسکی واقع ہوگی فرقت اور وجوب
ہوگا مہر خاوند پر اور پھرے خاوند مہر اُس سے کر کی یہ حرکت اگر قصد کیا تھا اِس فعل کے کرنیوالے نے فساد کا اور اگر نہین قصد کیا فساد کا تو نہ لے اور صحبت کرنے
مین مہر نہ لے اگرچہ قصد کیا تھا ساتھ صحبت کرنیکے فساد کا اِسلیے کہ اِس صورت مین واجب ہوئی حد اور حد اور مال نہین جمع ہوتے نکاح اور ایک شخص نے
کسی کی لونڈی سے پھر لونڈی نے بوسہ لیا اپنے خاوند کے بیٹے کا پہلے دخول کے ساتھ اُسکے پس دعویٰ کیا خاوند نے کہ اِسنے بوسہ لیا شہوت سے
اور جھٹلایا اُسکو لونڈی کے مالک نے تو وہ جدی ہو جاوے گی اپنے خاوند سے بسبب کہنے خاوند کے کہ اِسنے بوسہ لیا شہوت سے اور لازم ہوگا خاوند پر آدھا
مہر بسبب جھٹلانے مالک کے اُسکو اور نہین قبول کیا جاویگا قول لونڈی کا اِسمین اگر کہا اِسنے کہ بوسہ لیا مین نے اُسکا ساتھ شہوت کے اور اگر کپڑا ایک
عورت نے ستر داماد کا لڑائی مین اور کہا کہ تھا یہ بغیر شہوت کے تو سچ جانا جاویگا کہنا اُسکا اور نکاح نہین جاتا رہتا بسبب حرمت مصاہرت کے اور وہ دو پلانیکے
بلکہ فاسد ہو جاتا ہے یہان تک اگر صحبت کی اُس سے خطا و عمد نے پہلی تفریق کے از راہ اشتباہ کے یا بغیر اشتباہ کے تو نہین واجب ہوتی اُسپر حد اور اگر بد کاری
کی ایک عورت سے یا چھوا اُسکو وغیر ذالک پھر توبہ کی تو ہوگا محرم اُسکی بیٹی کے لیے اِسلیے کہ حرام ہوا اُسپر نکاح کرنا اُسکی بیٹی سے ہمیشہ کو اور یہ دلیل ہے
اِسپر کہ محرمیت ثابت ہوتی ہے ساتھ جماع حرام کے اور ساتھ اُسچیز کے کہ ثابت ہوتی ہے اُس سے حرمت مصاہرت کی تعین مضائقہ اسکا کہ نکاح کرے مرد
ایک عورت سے اور نکاح کرے اُسکا بیٹا اُسی عورت کی بیٹی سے یا اُسکی مان سے اگر لپیٹا اپنے ستر کو کپڑے مین اور جماع کیا عورت سے اگر تھا کپڑا ایسا کہ
نہین منع کرتا تھا پونہچنے حرارت کو طرف ستر اُسکے کے تو حلال ہوگی عورت خاوند اول پر اور اگر کپڑا ایسا تھا کہ بسبب اُسکے حرارت نہین پونہچتی تھی تو نہین
حلال ہوگی اور تیسری قسم وہ ہین کہ حرام ہین بسبب دودھ پینے کے جو عورتین کہ حرام ہوتی ہین بسبب قرابت اور صہرت کے حرام ہوتی ہین بسبب
علاقۂ دودھ کے چنانچہ بیان اِسکا مفصل اِسکا آگے آتا ہے اور تھوڑا دودھ پینا اور بہت پینا جب ہو عمر شیر خوارگی مین تو متعلق ہوتی ہے ساتھ اُسکے حرمت
اور تھوڑے کی حد یہ ہے کہ معلوم ہو پیٹ مین پونہچ جانا اُس کا اور عمر شیر خوارگی کی امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک تیس مہینے ہین اور صاحبینؒ کے نزدیک
دو برس اگر دودھ پینا موقوف کیا لڑکے نے عمر شیر خوارگی کے اندر پھر پیا بعد اُسکے عمر شیر خوارگی ہی مین تو وہ بھی دودھ پینا ہوا اِسلیے کہ پایا گیا
دودھ پلانا اُسکی مدت مین اور جب تمام ہو چکی عمر شیر خوارگی کی تو نہین متعلق ہوتی حرمت ساتھ دودھ پینے کے اور اجماع ہے علما کا اِسپر کہ مدت
شیر خوارگی کی بیچ متحق ہونے اجرت دودھ پلانیکے اندازہ کی گئی ہے ساتھ دو برس کے یہان تک اگر مانگے مطلقہ لڑکے کے باپ سے بعد دو برس کے اجرت
دودھ پلانے کی اور باپ انکار کرے اُسکے دینے کا تو جبر کرنا نہین آتا اُسپر اور دو برس مین جبر کیا جاویگا اور یہ حرمت جیسیکہ ثابت ہوتی ہے مان
رضاعی یعنے دودھ پلانے والی کی جانب مین ویسی ہی ثابت ہوتی ہے باپ رضاعی کی جانب مین اور باپ رضاعی وہ ہے کہ دودھ اُترا بسبب صحبت
کرنے اُسکے کے یعنی خاوند دودھ پلانے والی کا حرام ہین بضیع پر مان باپ رضاعی اُسکے اور اصول اُنکے اور فروع اُنکے خواہ نسبی ہون خواہ رضاعی
یہان تک مان رضاعی نے اگرچہ جنا اُسکے باپ رضاعی سے یا غیر اُسکے سے پہلے اِس دودھ پلانے کے یا بعد اِسکے یا دودھ پلایا

ف ۷ یعنی اپنے بیٹے کی بیوی سے
ف ۸ یعنی بیٹے کی بیوی کی صحبت
ف ۹ یعنی بیٹے کی بیوی سے
ف ۱۰ یعنی بیٹے کی بیوی کی صحبت
ف ۱۱ یعنی بیٹے کی بیوی سے
ف ۱۲ یعنی بیٹے کی بیوی کی صحبت
ف ۱۳ یعنی بیٹے کی بیوی سے
ف ۱۴ یعنی بیٹے کی بیوی کی صحبت
ف ۱۵ یعنی بیٹے کی بیوی سے
ف ۱۶ یعنی بیٹے کی بیوی کی صحبت
ف ۱۷ یعنی بیٹے کی بیوی سے
ف ۱۸ یعنی بیٹے کی بیوی کی صحبت
ف ۱۹ یعنی بیٹے کی بیوی سے
ف ۲۰ یعنی بیٹے کی بیوی کی صحبت
ف ۲۱ یعنی بیٹے کی بیوی سے
ف ۲۲ یعنی بیٹے کی بیوی کی صحبت
ف ۲۳ یعنی بیٹے کی بیوی سے
ف ۲۴ یعنی بیٹے کی بیوی کی صحبت
ف ۲۵ یعنی بیٹے کی بیوی سے
ف ۲۶ یعنی بیٹے کی بیوی کی صحبت
ف ۲۷ یعنی بیٹے کی بیوی سے
ف ۲۸ یعنی بیٹے کی بیوی کی صحبت
ف ۲۹ یعنی بیٹے کی بیوی سے
ف ۳۰ یعنی بیٹے کی بیوی کی صحبت
ف ۳۱ یعنی بیٹے کی بیوی سے
ف ۳۲ یعنی بیٹے کی بیوی کی صحبت
ف ۳۳ یعنی بیٹے کی بیوی سے
ف ۳۴ یعنی بیٹے کی بیوی کی صحبت
ف ۳۵ یعنی بیٹے کی بیوی سے
ف ۳۶ یعنی بیٹے کی بیوی کی صحبت
ف ۳۷ یعنی بیٹے کی بیوی سے
ف ۳۸ یعنی بیٹے کی بیوی کی صحبت
ف ۳۹ یعنی بیٹے کی بیوی سے
ف ۴۰ یعنی بیٹے کی بیوی کی صحبت
ف ۴۱ یعنی بیٹے کی بیوی سے
ف ۴۲ یعنی بیٹے کی بیوی کی صحبت
ف ۴۳ یعنی بیٹے کی بیوی سے
ف ۴۴ یعنی بیٹے کی بیوی کی صحبت
ف ۴۵ یعنی بیٹے کی بیوی سے
ف ۴۶ یعنی بیٹے کی بیوی کی صحبت
ف ۴۷ یعنی بیٹے کی بیوی سے
ف ۴۸ یعنی بیٹے کی بیوی کی صحبت
ف ۴۹ یعنی بیٹے کی بیوی سے
ف ۵۰ یعنی بیٹے کی بیوی کی صحبت
ف ۵۱ یعنی بیٹے کی بیوی سے
ف ۵۲ یعنی بیٹے کی بیوی کی صحبت
ف ۵۳ یعنی بیٹے کی بیوی سے
ف ۵۴ یعنی بیٹے کی بیوی کی صحبت
ف ۵۵ یعنی بیٹے کی بیوی سے
ف ۵۶ یعنی بیٹے کی بیوی کی صحبت
ف ۵۷ یعنی بیٹے کی بیوی سے
ف ۵۸ یعنی بیٹے کی بیوی کی صحبت
ف ۵۹ یعنی بیٹے کی بیوی سے
ف ۶۰ یعنی بیٹے کی بیوی کی صحبت
ف ۶۱ یعنی بیٹے کی بیوی سے
ف ۶۲ یعنی بیٹے کی بیوی کی صحبت
ف ۶۳ یعنی بیٹے کی بیوی سے
ف ۶۴ یعنی بیٹے کی بیوی کی صحبت
ف ۶۵ یعنی بیٹے کی بیوی سے
ف ۶۶ یعنی بیٹے کی بیوی کی صحبت
ف ۶۷ یعنی بیٹے کی بیوی سے
ف ۶۸ یعنی بیٹے کی بیوی کی صحبت
ف ۶۹ یعنی بیٹے کی بیوی سے
ف ۷۰ یعنی بیٹے کی بیوی کی صحبت
ف ۷۱ یعنی بیٹے کی بیوی سے
ف ۷۲ یعنی بیٹے کی بیوی کی صحبت
ف ۷۳ یعنی بیٹے کی بیوی سے
ف ۷۴ یعنی بیٹے کی بیوی کی صحبت
ف ۷۵ یعنی بیٹے کی بیوی سے
ف ۷۶ یعنی بیٹے کی بیوی کی صحبت
ف ۷۷ یعنی بیٹے کی بیوی سے
ف ۷۸ یعنی بیٹے کی بیوی کی صحبت
ف ۷۹ یعنی بیٹے کی بیوی سے
ف ۸۰ یعنی بیٹے کی بیوی کی صحبت
ف ۸۱ یعنی بیٹے کی بیوی سے
ف ۸۲ یعنی بیٹے کی بیوی کی صحبت
ف ۸۳ یعنی بیٹے کی بیوی سے
ف ۸۴ یعنی بیٹے کی بیوی کی صحبت
ف ۸۵ یعنی بیٹے کی بیوی سے
ف ۸۶ یعنی بیٹے کی بیوی کی صحبت
ف ۸۷ یعنی بیٹے کی بیوی سے
ف ۸۸ یعنی بیٹے کی بیوی کی صحبت
ف ۸۹ یعنی بیٹے کی بیوی سے
ف ۹۰ یعنی بیٹے کی بیوی کی صحبت
ف ۹۱ یعنی بیٹے کی بیوی سے
ف ۹۲ یعنی بیٹے کی بیوی کی صحبت
ف ۹۳ یعنی بیٹے کی بیوی سے
ف ۹۴ یعنی بیٹے کی بیوی کی صحبت
ف ۹۵ یعنی بیٹے کی بیوی سے
ف ۹۶ یعنی بیٹے کی بیوی کی صحبت
ف ۹۷ یعنی بیٹے کی بیوی سے
ف ۹۸ یعنی بیٹے کی بیوی کی صحبت
ف ۹۹ یعنی بیٹے کی بیوی سے
ف ۱۰۰ یعنی بیٹے کی بیوی کی صحبت

کسی کے لڑکے کو یا بچہ ہوا باپ رضاعی کے غیر ان رضاعی اُنکی سے پہلے اس دودھ پلانیکے یا بعد اُسکے پس سب بھائی اور بہن ہین ضیع کے اور والد اُنکی بھتیجے اور بھانجے اُسکے ہون گے اور بھائی رضاعی باپ کا چچا اُسکا ہوگا اور بہن اُنکی پھپی اُنکی اور بھائی مان رضاعی کا مامون اُسکا اور بہن اُنکی خالہ اُسکی اور اسی طرح دادا اور دادی اور نانی رضاعی ہین اور ثابت ہوتی ہے حرمت مصاہرت کی دودھ پینے مین یہانتک کہ بیوی رضاعی باپ کی حرام ہے رضیع پر اور بیوی رضیع کی حرام ہے اُسکے باپ رضاعی پر اور اسی پر قیاس کر اوروں کو مگر دو مسئلون مین ایک تو یہ کہ نہین جائز مرد کو یہ کہ نکاح کرے اپنے نسبی بیٹے کی بہن سے اور دودھ کے علاقہ مین یہ درست ہے اسلیے کہ اسکے نسبی بیٹے کی بہن اگر اسی سے ہوگی تو بیٹی اُسکی ہوگی اور اگر اس سے نہوگی تو بیشک ہوگی اور دودھ کے علاقہ مین یہ باتین نہین ہوتین یہانتک کہ اگر نسب مین بھی ایک بات ان دونون باتون مین سے نہین پائی جاوے گی تو نکاح درست ہوگا مثلاً ایک لونڈی تھی دو شریکون نے اسنے بچا جنا اور دونون شریکون نے دعوی کیا اُسکا یہانتک کہ ثابت ہوا نسب دونون سے اور ہر ایک شریک کے ایک ایک بیٹی ہے اور عورت سے تو جائز ہے ہر ایک شریک کو یہ کہ نکاح کرے دوسرے کی بیٹی سے اسلیے کہ اُن باتون مین سے ایک بھی نہ پائی گئی اگرچہ ہوا ہر ایک شریک نکاح کرنے والا اپنی نسبی بیٹے کی بہن سے اور دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ نہین جائز مرد کو یہ کہ نکاح کرے اپنے نسبی بھائی کی ماں سے اور یہ جائز ہے دودھ کے علاقے مین اسلیے کہ نسب مین اگر دونون بھائی ہوتے اخیافی تو مان بھائی کی اُسکی بھی مان ہوگی اور اگر دونون سوتیلے بھائی ہونگے تو مان بھائی کی اُسکے باپ کی بیوی ہوگی اور یہ باتین دودھ کے علاقہ مین نہین ہوتین اور حلال ہوتی ہے بہن دودھ شریک بھائی کی جیسیکہ حلال ہوتی ہے نسب مین مثلاً زید کا سوتیلا بھائی عمرو ہے اور عمرو کی ایک بہن ہے اخیافی نسبی اُسکے باپ کے نطفے سے نہین ہے کسی اور سے ہے اور مان دونون کی ایک ہے تو اُس سے حلال ہے نکاح کرنا عمرو کے سوتیلے بھائی کو کہ زید ہے اور حلال ہے مان دودھ شریک بھائی کی اور حلال ہے مان چچا اور پھپی اور مامون اور خالہ رضاعی کی اور جائز ہے نکاح کرنا ساتھ مان پوتی رضاعی اپنی کے اور ساتھ دادی اور نانی فرزند رضاعی کے اور جائز ہے نکاح کرنا فرزند رضاعی کی پھپی سے اور اُسکی بہن کی مان سے اور اُسکی بھانجی سے اور اُسکی پھپی کی بیٹی سے اور اسی طرح عورت کو جائز ہے نکاح کرنا ساتھ باپ بہن رضاعی اپنی کے اور ساتھ بھائی بیٹے رضاعی اپنی کے اور ساتھ باپ پوتے رضاعی اپنے کے اور ساتھ دادا اور مامون فرزند رضاعی اپنے کے اور نہین جائز یہ سب نسب سے جب طلاق دے مرد ایک عورت کو اور وہ دودھ والی ہو پھر وہ نکاح کرے اور خاوند سے بعد گذرنے عدت کے اور صحبت کرے اُس خاوند دوسرا تو اجماع ہے علما کا اسپر کہ جب وہ جنے گی بچہ دوسرے سے تو دودھ دوسرے کا ہوگا اور منقطع ہوگا دودھ اول کا اور اگر بچہ حاملہ ہوگی دوسرے سے تو دودھ اول کا ہوگا اور اگر حاملہ ہوئی دوسرے سے لیکن بچہ نہ ہوا تو کہا ابو حنیفہ رح نے کہ دودھ ہوگا اول کا یہانتک کہ جنے دوسرے سے ایک شخص نے نکاح کیا ایک عورت سے اور نہ جنی اُس سے کبھی پھر اُتر آیا اُس کے دودھ اور پلایا اُسنے ایک لڑکے کو تو ہوگا وہ دودھ عورت کا اور اُسکے خاوند کا یہانتک کہ نہین حرام ہوگی اُس لڑکے پر اولاد اُس شخص کی کہ غیر اُس عورت سے ہوگی ایک شخص نے زنا کیا ایک عورت سے پس جنی اُس سے اور دودھ پلایا ایک لڑکے کو تو نہین جائز اُس زانی کو اور اُسکے باپ دادون کو اور اُسکی اولاد کو نکاح کرنا اُس لڑکی سے اور جائز ہے زانی کے بچے کو اور اُسکے مامون کو نکاح کرنا اُس لڑکی سے مانند اُس لڑکے کے کہ زنا سے ہوا اور اگر جماع کیا ایک عورت سے ساتھ شبہ کے اور حاملہ ہوئی وہ اُس سے پھر دودھ پلایا اُسنے ایک لڑکے کو تو وہ بیٹا ہے رضاعی جماع کرنیوالے کا اور اسی قیاس پر جہان کہ ثابت ہوگا نسب اُس لڑکے کا جماع کرنے والے سے ثابت ہوگا اُس علاقہ دودھ کا اور جہان کہین نہ ثابت ہوگا نسب لڑکے کا جماع کرنیوالے سے ثابت ہوگا دودھ مان کی طرف سے ایک شخص نے نکاح کیا ایک عورت سے پھر جنی اُس سے بچہ اور دودھ پلایا اپنے لڑکے کو پھر مشکل ہوگیا دودھ اوسکا پھر اُترا دودھ اُسکے بعد اُسکے پس پلایا اُسنے ایک لڑکی کو تو جائز ہے اُس لڑکے کو نکاح کرنا اُس شخص کی اولاد سے کہ غیر اُس دودھ پلانیوالی سے ہوا ایک ذرہ

---

۱۲ یعنی ان ایک اور باپ دودھ کے جو اوپر گذرے ۱۲ قاعدہ کلیہ کا اس بیت مین ہے شعر از عجائب شیخ رجب ۱۲ یعنی نہ ثابت ہو نسب جہان ۱۲ اگر کوئی جوانمرد زنا کرے پھر نکاح کرلے زانی کا اور اوسکے ساتھ جائز ہے ۱۲ اگر کوئی کسی کے ساتھ جو زنا کیا ہو پھر توبہ کرے زانی کا اور اوسکے ساتھ نکاح کرلے اور وطی کرے اصول ۱۲ یعنی کہ اصول و فروع کے مابین حرمت ہوتی ہے ۱۲ یعنی نسب ثابت ہو ۱۲ یعنی جہان نسب ثابت ہو اوسکا ۱۲ یعنی کہ اگر چہ اصول و فروع حرام ہوا ۱۲ یعنی کہ اوسکی اولاد سے ۱۲

عورت نے نکاح نہ کیا تھا اور اُسکے اُتر آیا دودھ پس پلایا اُسنے دودھ ایک لڑکے کو تو ہوئی وہ مان رضاعی اُس لڑکے کی اور ثابت ہونگے تمام احکام دودھ
کے درمیان اُن دونوں کے یہاں تک کہ اگر نکاح کرے گی وہ باکرہ کسی مرد سے پھر طلاق دیدیگا وہ اُسکو پہلے صحبت کرنیکے اُس سے تو جائز ہوگا اُسکو
نکاح کرنا اُس لڑکی سے اور اگر طلاق دیگا اُسکو بعد صحبت کرنیکے تو نہیں جائز ہوگا اُسکو نکاح کرنا اُس لڑکی سے اور اگر ایک لڑکی نے پیا دودھ بھینس کی
عمر کو اور اُتر آیا اُسکے دودھ پھر پلایا اُسنے دودھ ایک لڑکے کو تو نہیں متعلق ہوتی تُربیت کے حرمت اور نہ حرمت جہت متعلق ہوتی ہے کہ اُترے نو برس کی
عمر میں یا زیادہ اور اسیطرح اگر اُتر آیا باکرہ عورت کے چھاتی میں پانی زرد تو نہیں ثابت ہوتی اُسکے پلانیسے حرمت اگر ایک عورت کے چھاتی تئی پیچے کے مُنھ
میں اور معلوم ہوا اُسکو چوسنا دودھ کا تو نہیں حکم دیا جاویگا حرمت کا بسبب شک کے لیکن ازراہ احتیاط کے ثابت ہوگی حرمت گیا پانی پیچے کے مُنھ میں نہیں
پانی زرد چھاتی سے ثابت ہوگی حرمت دودھ پینے کی اسلیے کہ وہ دودھ ہے کہ بدل گیا ہے رنگ اُسکا اگر اُترا ایک مرکے دودھ پس پلایا اُسنے ایک بچے کو
تو نہیں ثابت ہوگی حرمت بسبب اُسکے دودھ پینے کے اور دودھ عورت زندہ اور مُردہ دیکھا برابر ہے اس حرمت میں اور اگر دو لڑکے نے ایک جانور کا دودھ پیا میں
تو نہیں ثابت ہوتی بسبب اُسکے حرمت اور دودھ پینا دارالاسلام میں اور دارالحرب میں برابر ہے یہاں تک کہ اگر دودھ پلایا گیا دارالحرب میں اور اسلام
لائے وہ یا نکلے طرف دارالاسلام کے ثابت ہونگے احکام دودھ پینے کے آپسمیں اور جیسکہ ثابت ہوتی ہے حرمت ساتھ دودھ پینے کے چھاتی
سے ثابت ہوتی ہے ساتھ دودھ ڈالدینے کے مُنھ میں اور ناک میں بخور نیکے اور نہیں ثابت ہوتی حرمت ساتھ دودھ ڈالدینے کے کانو میں اور
حقنہ میں اور سوراخ ذکر میں اور رمقعد میں اور زخم دماغ میں اور پیٹ کے زخم میں اگرچہ پونچ جاوے دماغ میں اور پیٹ میں یہ ظاہر الروایہ ہے اور امام
محمدؒ کے نزدیک حقنہ سے بھی ثابت ہوجاتی ہے اور اگر مل جاوے دودھ کھانے میں پس اگر آگ پر رکھا گیا کھانا اور پک گیا یہاں تک متغیر ہوگیا
دودھ پس نہیں حرام ہوتا برابر ہے کہ ہو دودھ غالب یا مغلوب اور اگر آگ پر نہ رکھا گیا تو اگر ہوگا طعام غالب نہیں ثابت ہونے کی اُس سے بھی حرمت اور
اگر دودھ غالب ہوگا تو بھی نہیں ثابت ہوگی حرمت امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اسلیے کہ جب پتلی چیز میں ملی ایک بستہ چیز میں ہوگئی پتلی تابع دین بستہ کے پس نکل گئی
اُس سے کہ ہو مشروب پینے کے لائق نہ رہی یہاں تک کہا ہے علما نے اگر ہو کھانا تھوڑا اور باقی رہے دودھ لائق پینے کے ثابت ہوتی ہے بسبب اُسکے حرمت
دودھ کی اور اگر مل گیا دودھ آدمی کا ساتھ دودھ بکری کے اور دودھ آدمی کا غالب ہے ثابت ہوگی حرمت اور اسیطرح اگر بھگوئی عورت نے روٹی اپنے
دودھ میں اور جذب کرلیا روٹی نے دودھ کو یا گھولے سُتو اپنے دودھ میں اگر پایا جاویگا اُسمیں مزا دودھ کا تو ثابت ہوگی حرمت یہ سبب ہے کہ ملکھاوے
طعام لقمہ لقمہ پس اگر گھونٹ گھونٹ پیچے ثابت ہوگی حرمت اور اگر ملا دودھ عورت کا ساتھ پانی کے یا دوا کے یا دودھ جانور کے پس اقتدا غالب کا ہے
اور اسیطرح اگر ملے دودھ پر پتلی چیز میں اور بستہ میں تو اعتبار غالب کا ہے اور تفسیر غلبے کی یہ ہے کہ معلوم ہو اُس سے مزا اُسکا اور بُو اُسکی اور رنگ سکا یا ایک
چیز ان چیزوں میں سے اور اگر برابر ہو دودھ اور دوسری چیز تو واجب ہے ثابت ہونا حرمت کا اسلیے کہ دودھ مغلوب نہ ہوا اور اگر ملے دودھ دو عورتوں کا تو متعلق
ہوتی ہے حرمت ساتھ اغلب اُنکے کے نزدیک امام ابوحنیفہؒ اور ابویوسفؒ کے اور کہا محمدؒ نے متعلق ہوتی ہے حرمت ساتھ دونوں کے ہر کیفا اور یہ ایک روایت ابوحنیفہؒ سے
بھی ہے اور یہی روایت ظاہر تر اور بہت احتیاط کی ہے اور اگر دونوں عورتوں کے دودھ برابر ہوں تو متعلق ہوتی ہے ساتھ دونوں کے اجماعاً اور اگر گیا
جاوے دودھ چھاچھ یا دہی یا پنیر یا مانند اُنکے کے اور کھاوے اُسکو لڑکا تو نہیں ثابت ہوتی حرمت اسلیے کہ اسکو دودھ پینا نہیں کہتے اور
ایک لڑکی کو دودھ پلایا کسی عورت نے گانو دن والو نہیں سے لیکن معلوم نہیں کہ کسنے پلایا پھر نکاح کیا اُسنے ایک مرد نے اُس گانو دن والونہیں سے تو درست ہے
اور واجب ہے عورتو پر یہ کہ نہ دودھ پلایا کریں ہر لڑکے کو بغیر ضرورت کے اور اگر کریں یہ تو یاد رکھیں یا لکھ رکھیں دونہیں فرق حرام ہونے میں درمیان دودھ
پلانیکے بفعل کے اور پلانیکے اگر ایک شخص نے نکاح کیا ایک لڑکی شیر خوار سے پھر آئی ماں خاوند کی نسبی یا رضاعی یا بہن اُسکی نسبی یا بیٹی اُسکی اور دودھ پلایا اُس

لڑکے کو تو وہ حرام ہوگئی اُسپر اور واجب ہوا واسطے اُسکے خاوند پر آدھا مہر اور خاوند بھی لیوے مہر مثلہ سے اگر قصد کیا تھا اُسنے فساد کا اور اگر قصد نہیں کیا تھا فساد کا تو نہ لیوے اور اگر نکاح کیا دو چھوٹی لڑکیون دودھ پیتی ہوئیو نسے پس آئی ایکے جنبتیہ عورت اور دودھ پلایا اُن دونو نکو معاً آ پیچھے حرام ہوئین دونون اُسپر اور جائز ہے اُسکو نکاح کرنا ایک سے اُن دونو نمین سے جس سے چاہے اور اگر ہون تین اور دودھ پلاوے اُنکو معاً حرام ہونگی اُسپر تینون اور جائز ہے اُسکو نکاح کرنا ایک سے انمین سے جس سے چاہے اور اگر دو دودھ پلاوے اُن تینون کو آگے پیچھے تو حرام ہونگی اُسپر دو پہلی اور ہوگی تیسری بیوی اُسکی اور اسیطرح اگر دو کو دودھ پلایا معاً پھر تیسری کو حرام ہوئین دونون اور تیسری بیوی اُسکی ہے اور اگر دودھ پلایا پہلی کو پھر دو کو معاً حرام ہوئین تینون اور واجب ہوگا خاوند پر واسطے ہر ایک کے انمین سے آدھا مہر اور بھر لیوے مہر مثلہ سے اگر قصد کیا تھا اُسنے فساد کا اور اگر چار لڑکیان نکاح مین تھین اور اُنکو دودھ پلایا معاً یا آگے پیچھے فاسد ہوا نکاح سبکا اور اسی طرح اگر دودھ پلایا ایک کو پھر تینون کو معاً حرام ہوئین چارون اور اگر دو دودھ پلایا تین کو انمین سے معاً پھر دودھ پلایا چوتھی کو نہین حرام ہوئی چوتھی اور اگر نکاح کیا ایک شخص نے ایک چھوٹی لڑکی سے اور ایک بڑی سے پھر دودھ پلایا بڑی نے چھوٹی کو حرام ہوئین دونون خاوند پر پھر اگر نہین صحبت کی تھی بڑی سے نہین مہر دینا آویگا اُسکو اور چھوٹی کو آدھا مہر دینا آویگا اور بھر لیوے خاوند آدھا مہر بڑی سے اگر ارادہ کیا تھا اُسنے فساد کا اور اگر نہین ارادہ کیا تھا فساد کا تو نہین لینا آویگا اُس سے کچھ اگرچہ جانتی تھی بڑی یہ کہ چھوٹی بیوی اُسکی ہے اور دودھ پلانا ثابت ہوتا ہے ساتھ ایک امر کے دو امر وہ نمین سے ایک تو اقرار سے اور دوسرے گواہی سے اور نہین قبول کیجاتی گواہی دودھ کے مقدمہ مین مگر دو مردون یا ایک مرد اور دو عورتون کی کہ عادل ہون اور نہین ہوتی فرقت مگر ساتھ تفریق قاضی کے اور جبکہ گواہی دین دودھ پینے کی دو مرد عادل یا ایک مرد اور دو عورتین اور تفریق کرے قاضی درمیان میان اور بیوی کے پس اگر ہو تفریق پہلے صحبت کرنے کے عورت سے تو نہین اُسطے عورت کے کچھ اور اگر ہو بعد صحبت کرنیکے تو واجب ہوگا جو کہ کم ہو مہر معین اور مہر مثل مین سے اور نہین واجب ہوگا نفقہ اور جگہ رہنے کی اور اگر گواہی دین دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتین بعد نکاح کے سامنے بیوی کے نہین لائق ہے بیوی کے رہنا پاس خاوند کے اسلیے کہ یہ گواہی اگر قائم ہوتی نزدیک قاضی کے تو ثابت ہوجاتا دودھ پینا پس اسی طرح جبکہ قائم ہوئی نزدیک عورت کے اور اگر ایک خبر دے اور اُسکے دلمین آوے کہ یہ سچا ہے تو اولیٰ ہے پرہیز کرنا واجب نہین یا بی جاوے خبر دینی پہلے عقد کے یا پیچھے عقد کے اور اگر نکاح کیا ایک عورت سے پس کہا ایک عورت نے کہ مین نے تم دونو نکو دودھ پلایا ہے تو اسکی چار صورتین ہین اگر سچا مانا کہنا اُس عورت کا میان بیوی نے تو فاسد ہوا نکاح اور نہین مہر واسطے بیوی کے اگر صحبت نہین کی ہے اُس سے اور اگر جھٹلایا دونو نے اُسکو تو نکاح قائم ہے ولیکن اگر وہ خبر دینے والی عادلہ ہے تو اولیٰ یہ ہے کہ چھوڑ دے اُسکو اور جب چھوڑ دے تو اولیٰ یہ ہے کہ دیوے اُسکو آدھا مہر اگر ہو یہ امر پہلے صحبت کرنیکے اور اس عورت کو افضل ہے کہ نہ لے اُس سے کچھ اور اگر ہو یہ بعد صحبت کرنیکے تو افضل خاوند کو یہ ہے کہ دیوے اُسکو پورا مہر اور نفقہ اور جگہ رہنے کی اور عورت کو افضل یہ ہے کہ لیوے جو کہ کم ہو مہر مثل اور مہر معین مین سے اور نہ لیوے نفقہ اور جگہ رہنے کی اور اگر اُسکو طلاق نہین دی ہے تو جائز ہے اُسکو رہنا پاس خاوند کے اور اسیطرح اولیٰ ہے چھوڑ دینا اُسکو اگر گواہی دین دو عورتین یا ایک مرد اور ایک عورت یا دو مرد غیر عادل یا ایک مرد اور دو عورتین غیر عادل اور اگر نہ مانا کہنا اُسکا مرد نے اور جھٹلایا اُسکو عورت نے تو فاسد ہوا نکاح اور مہر دینا آویگا اور اگر سچا مانا عورت نے کہنا اُسکا اور جھٹلایا اُسکو مرد نے تو نکاح قائم ہے ولیکن لازم ہے عورت کو کہ قسم دے خاوند کو اور تفریق کیجاوے اگر انکار کرے خاوند قسم سے اور اگر نکاح کیا ایک عورت سے پھر کہا بعد نکاح کے کہ یہ میری رضاعی یا نہ تھی اسکے کہا پھر کہا کہ وہم ہوا تھا مجکو کہو کہا مین نے اسطرح نہین ہے نہ تفریق کیجاوے درمیان اُنکے اور اگر ثابت ہا اس کہنے پر اور کہا کہ حق ہے جو کہا تھا مین نے تفریق کیجاوے درمیان اُنکے اور اگر گر جاوے بعد اُسکے تو نہین لقع دیگا اُسکو کرنا اُسکا اور اگر عورت نے تصدیق کی مرد کی تو نہین مہر واسطے اُس عورت کے اور اگر جھٹلایا عورت نے اُسکو تو

عورت کو آدھا مہر دینا آویگا اور اگر صحبت کی تھی اُس سے تو اُسکو دینا آویگا تمام مہر اور نفقہ اور جگہ بہنے کی اگر جھٹلایا تھا عورت نے اُسکو اور اگر تصدیق کی تھی عورت نے اُسکی تو اُسکو دینا آویگا جو کہ کم ہو مہر معین اور مثل مین سے اور نہین واسطے اُسکے نفقہ اور جگہ بہنے کی اور اگر اقرار کیا خاوند نے اسکا پہلے نکاح سے پس کہا کہ یہ بہن یا مان میری ہے رضاعی پھر کہا کہ وہم ہوا تھا مجکو یا چوک گیا مین تو جائز ہے مرد کو نکاح کرنا اُس عورت سے اور اگر کہا کہ جھوٹ کہا تھا مین نے نہین جائز نکاح کرنا اُسسے اور اگر کرے نکاح تو تفرقہ کیجاوے میان بیوی مین اور اگر مکر گیا اقرار سے اور گواہی دی دو شخصون نے اقرار کی تو تفرقہ کیجاوے میان بیوی مین اور اگر اقرار کیا عورت نے کہ یہ باپ میرا ہے رضاعی یا بھائی میرا ہے رضاعی یا بھتیجا میرا ہے رضاعی اور انکار کیا مرد نے پھر جھٹلایا عورت نے اپنے تئین اور کہا چوک گئی مین پھر نکاح کیا مرد نے اُسسے تو نکاح جائز ہوا اور اسیطرح جائز ہے اگر نکاح کرے اُس عورت سے پہلے اسسے کہ وہ جھٹلاوے اپنے تئین اور اگر کہا عورت نے ایک مرد کو کہ یہ بیٹا میرا ہے رضاعی اور اصرار کیا عورت نے اسپر جائز ہے مرد کو نکاح کرنا اُسسے اور اگر اقرار کیا مرد نے نسب کا پس کہا کہ یہ بہن ہے میری نسبی یا مان میری ہے یا بیٹی میری ہے اور نہین واسطے عورت کے نسب معروف اور صلاحیت رکھتا ہے مرد اسکی کہ ہو وہ عورت مان یا بیٹی اُسکی تو وہ مرد پوچھا جاوے دوبارہ پس اگر کہا اُسنے کہ وہم ہوا تھا مجکو یا چوک گیا مین یا غلطی کی مین نے تو نکاح دونون کا بدستور رہے گا ازراہ استحسان کے اور اگر کہا مرد نے کہ اقرار وہی ہے جو کیا تھا مین نے تو تفریق کیجاوے درمیان دونون کے اور اگر ویسا ہو کہ مثل اس عورت کے نہین پیدا ہو سکتی واسطے مثل اُسکے کے تو نہین ثابت ہوگا نسب اسکے نہ تفریق کیجاوے مرد و عورت مین اور اگر کہا مرد نے واسطے عورت اپنی کے کہ یہ بیٹی میری ہے نسبی اور ثابت رہا اُس کہنے پر اور واسطے عورت کے نسب معروف ہے تو نہین تفریق کیجاویگی درمیان اُنکے اور اُسی طرح اگر کہا مرد نے کہ یہ مان میری ہے اور واسطے اُسکے مان معروف ہے، اور ثابت رہا وہ اسپر نہ تفریق کیجاوے درمیان اُنکے اور چوتھی قسم وہ عورتین ہین کہ حرام ہین ساتھ جمع کرنیکے اور جمع کرنا دو قسم پر ہے جمع کرنا اجنبی عورتون کا اور جمع کرنا مرد کا جنبیات کا بیان تو یہ ہے کہ نہین صحت مرد کو یہ کہ جمع کرے زیادہ چار عورتون سے اور نہین جائز غلام کو یہ کہ نکاح کرے زیادہ دو عورتون سے اور جائز ہے مرد آزاد کو یہ کہ حرام کرے حقتی لونڈیون کو چاہے اگرچہ ثابت ہون اور غلام کو نہین جائز ہے حرام کرنا اگرچہ اذن دے مالک اسکا اور مرد آزاد کو جائز ہے نکاح کرنا چار عورتون سے آزاد ہون وہ یا لونڈیان ہون یا ملی ملکی اور غلام کو جائز ہے نکاح کرنا دو عورتون سے آزاد ہون وہ یا لونڈیان ہون یا ملی ملکی اور اگر نکاح کرے حر آزاد پانچ عورتون سے آگے پیچھے جائز ہوگا نکاح چار پہلی کا اور نہین جائز ہوگا نکاح پانچوین کا اور اگر نکاح کرے پانچ سے ایک عقد مین فاسد ہوگا نکاح سب کا اور اسی طرح غلام جبکہ نکاح کرے تین سے اور اگر نکاح کرے حر بی پانچ سے پھر مسلمان ہوین میان بیوی تو اگر نکاح کیا تھا اُسنے کے پیچھے جائز ہوگا نکاح چار پہلی کا اور تفریق کیجاوے گی درمیان اُسکے اور درمیان پانچوین کے اور اگر نکاح کیا تھا اُسنے اکٹھے تفریق کیجاوے درمیان اُسکے اور درمیان سب کے اور جبکہ نکاح کیا ایک سے پھر چار سے جائز ہوگا نکاح ایک کا نہ اور دو کا اور اگر نکاح کیا ایک عورت سے دو خاوندونے ایک عقد مین پس اگر تعین واسطے ایک کے اُنمین سے چار بیوی ان تو جائز ہوا نکاح دوسرے کا اور بیان جمع کرنے محرمونکا یہ ہے کہ نہ جمع کیجاوین وہ نہین ساتھ نکاح کے اور نہ صحبت کرنیکے ساتھ ملک یمین کے برابر ہے کہ ہون دونون تثنین نسبی یا رضاعی اور قاعدہ کلیہ یعنی جسکو جو وعورتین ایسی ہون کہ اگر ایک کو فرض کرین مرد فرض کرین تو نہ جائز ہو نکاح درمیان اُنکے بسبب قطع پہنچنے کے یا بسبب کے تو اُن عورتو کو جمع کرنا نہین جائز پس نہین جائز جمع کرنا ایک عورت کا اور اُسکی پھپی کا نسبی ہو پھپی یا رضاعی اور اسیطرح نہین جائز جمع کرنا ایک عورت کا اور اُسکی خالہ کا اور اسی طرح جائز ہے جمع کرنا ایک عورت کا اور اُسکے خاوند کی پھپی کا بسبب کہ اگر عورت کو مرد فرض کرین تو حلال ہوگی اُسکے لیے پھپی اُسکے خاوند کی بخلاف عکس کے یعنی اگر پھپی کو مرد فرض کرین تو اُسکے لیے نہین حلال ہوگی بیوی اُسکے باپ کی اور اسی طرح جائز ہے جمع کرنا ایک عورت کا اور اُسکی لونڈی کا بشرطیکہ لونڈی سے پہلے نکاح کیا ہو

ف یعنی اگر دو عورتین ملک یمین کی ہون تو صحبت ہون کسے دونون کسے اور میان کسکے نکاح مین ہون تو جائز ہے

پس اگر نکاح کرے دو بہنو نسے ایک عقد مین تفرق کیجاوے درمیان اُنکے اور درمیان مرد کے پھر اگر ہو تفرق پہلے دخول کے تو نہین ثابت آدھا اُنکو پھر اور اگر ہو تفرق بعد دخول کے تو واجب ہوگا ہر ایک کے لئے اُنمین سے جو کہ کم ہو مہر مثل و مہر معین مین سے اور اگر نکاح کیا دو بہنون سے دو عقد و نمین تو نکاح پچھلی کا فاسد ہے اور واجب ہے خاوند پر یہ کہ الگ ہو جاوے اُنسے اور اگر قاضی کو اسکا علم ہو تو وہ تفرق کروا دے اُنمین پس اگر تفرق کرے اس سے پہلے صحبت کرنیکے تو نہین ثابت ہوتی کوئی چیز احکام مین سے اور اگر تفرق کرے اس سے بعد صحبت کرنیکے تو اُسکے لیے مہر ہے اور واجب ہوگا جو کہ کم ہو مہر معین اور مہر مثل مین سے اور لازم ہوگی اُسپر عدت اور ثابت ہوگا نسب اور الگ ہے مرد اپنی بیوی سے یہان تک کہ تمام ہو عدت اُسکی بہن کی اور اگر نکاح کیا دو بہنون سے دو عقد و نمین اور معلوم نہین کہ کس سے پہلے کیا تو حکم کیا جاوے خاوند کو اسکے بیان کرنیکا پس جس کو چاہین اُن مین سے اختیار کرے موافق اُسکے حکم کیا جاوے اور اگر بیان نہ کیا تو قاضی تفریق کرے درمیان خاوند کے اور اُن دو نونکے اور اُن دو نونکے لیے آدھا مہر ہے جبکہ ہو مہر اُن دو نون کا برابر اور مہر معین عقد مین اور ہو طلاق پہلے دخول کے اور اگر ہون دو نون مہر مختلف تو حکم کیا جاوے واسطے ہر ایک کے اُن دو نون سے ساتھ چوتھائی مہر اُسکے کہ اور اگر نہو مہر معین عقد مین تو واجب ہوگا ایک جوڑہ واسطے دو نونکے بدلے آدھے مہر کے اور اگر ہو فرقت بعد دخول کے تو واجب ہوگا واسطے ہر ایک کے مہر کامل کہا ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہ صورت مسئلہ کی یہ ہے کہ جب دعویٰ کرے ہر ایک بیوی پہلے نکاح بندھنے کا اور گواہ ہو وین نہین اُنکے لیے تو حکم کیا جاوے واسطے دو نون کے آدھے مہر کا اور اگر کہین کہ نہین جانتے ہم کہ کسکا عقد پہلے ہوا تو نہ حکم کیا جاوے کچھ یہان تک کہ صلح کرین دو نون اور صورت صلح کرنے کی یہ ہے کہ کہین دو نون بیوپان آگے قاضی کے کہ واسطے ہمارے خاوند بیک مہر ہے اور یہ حق ہم دو نون سے باہر نہین ہے پس صلح کرتی ہین ہم اوپر لینے آدھے مہر کے تو حکم کرے قاضی اور اگر گواہ گذرانے ہر ایک فریق اوپر پہلے نکاح ہونیکے تو خاوند پر آدھا مہر لازم ہوگا درمیان دو نون کے بالاتفاق اور یہ سب احکام کہ ذکر کئے گئے درمیان دو بہنون کے ثابت ہین اور درمیان ہر عورت کے کہ نہین جائز جمع کرنا اُسکا حرمۃ موئنے ہے اور اگر ارادہ کرے خاوند نکاح کرنیکا ایک اُن دو نون سے بعد تفرق کے تو جائز ہے اُسکے لئے یہ اگر ہو تفرق پہلے صحبت کرنیکے اور اگر ہو بعد صحبت کرنیکے تو نہین جائز اُسکو یہ یہان تک کہ گذر جاوے عدت دو نون کی اور اگر ہو چکی عدت ایک کی اُن دو نونمین سے نہ دوسری کی تو جائز ہے خاوند کو نکاح کرنا اُس عورت سے کہ عدت مین ہے نہ دوسری سے جب تک نہ ہو چکے عدت اُسکی عدت مین ہے اور اگر صحبت کی ایک سے اُن دو نون سے تو جائز ہے خاوند کو نکاح کرنا اُسسے نہ دوسری سے جب تک کہ نہ ہو چکے عدت اُسکی کہ جسسے صحبت کی تھی اور اگر ہو چکی عدت اُسکی تو جائز ہے خاوند کو یہ کہ نکاح کرے جس سے چاہے اُن دو نون مین سے اور نہین جائز جمع کرنا دو بہنون کا از روے فائدہ اُٹھانیکے جسیکہ نہین جائز جمع کرنا اُسکا از روے نکاح کرنیکے پس جبکہ مالک ہووے دو بہنون کا تو جائز ہے اُسکو فائدہ اُٹھانا ایک سے اُن دو نون مین سے پس جبکہ فائدہ اُٹھاوے ایک سے تو نہین ہمانا اُسکو فائدہ اُٹھانا دوسری سے بعد اسکے یہان تک حرام کرے اُسکو اپنے پر اور اسیطرح اگر خریدی ایک لونڈی اور صحبت کی اُس سے پھر خریدی بہن اُسکی تو جائز ہوگا اُسکو یہ کہ صحبت کرے پہلی سے اور نہین جائز ہوگا یہ کہ صحبت کرے دوسری سے جب تک نہ حرام کرے پہلی کو اپنے پر اور حرام کرنا اُسکو یا تو ہوتا ہے ساتھ نکاح کرنیکے کسی سے یا ساتھ تکلل لینے کے اپنی ملک سے یا ساتھ آزاد کرنیکے یا بہبہ کرنیکے یا بیچڈالنیکی یا اسکا مکاتب بنانیکے یا اسکا تدبیر کرنیکے یا اسکا آزاد کرنا بعض کا مانند آزاد کرنیکل کے ہے اور اسیطرح ملک کر دینا بعض کا مانند ملک کر دینے کل کے ہے اور اگر کہا کہ وہ بچہ حرام ہے تو نہین حلال ہوتی واسطے اُسکے دوسری مانند حیض اور نفاس اور احرام اور صیام کے اور اگر صحبت کی دو بہنون سے کہ اُسکی ملک مین ہین تو نہین جائز اُسکو صحبت کرنی ایک اُن دو نونمین سے یہان تک حرام کرے دوسری کو جسطرح کہ کہا ہمنے اور اگر بیچا ایک کو اُن دو نون مین سے یا نکاح کر دیا یا ہبہ کر دیا پھر پھیر دی گئی وہ طرف اُسکے بسبب عیب کے

پھر دو بہنون کی ملک سے دو نون کو اور اس سے صحبت کرنے کے ۱۲

مثلاً کما آدھی آزاد کی یا مکاتب کی وغیرہ کے ۱۲

یعنی جس عیب مین دو نو حرام ہوتی ہے دوسری نہین حلال ہو جاتی ایسے ہی اس کے مین حلال ہوتی ۱۲

یا رجوع کیا ہو مین یا طلاق دی منکوحہ کو خاوند اُسکے نے اور ہو چکی عدت اُسکی نہ صحبت کرے ایک اُن دونون مین سے یہان تک کہ حرام کرے دوسری کو اپنے پر اور اگر نکاح کیا ایک لونڈی سے پس صحبت کی اُس سے یہان تک کہ خریدا اُسکی بہن کو تو نہین جائز اُسکو فائدہ اُٹھانا خریدی ہوئی سے اسلیے کہ فراش مثل ثابت ہوتا ہے واسطے اُسکے ساتھ نفس نکاح کے پس اگر صحبت کی اُس سے کہ خریدا تھا اُسکو ہوا رجوع کرنیوالا دونو مکو فراش مین پس اگر نکاح کیا اپنی لونڈی کی بہن سے پیسی لونڈی کہ صحبت کی تھی اُس سے صحیح ہوا نکاح اور جبکہ جائز ہوا نکاح نہ صحبت کرے لونڈی سے اگرچہ نہ صحبت کی منکوحہ سے اور نہ صحبت کرے منکوحہ سے مگر جبکہ حرام کرے لونڈی کو اپنے پر ساتھ کسی سبب کے اسباب کورہ سے تو اُسوقت صحبت کرے منکوحہ سے اور صحبت کرے منکوحہ سے اگر نہ صحبت کی تھی لونڈی سے اور اگر نکاح فاسد کیا اپنی لونڈی کی بہن سے تو نہین حرام ہونے کی اُسپر لونڈی اُسکی کہ صحبت کرتا تھا اُس سے مگر جبکہ صحبت کریگا منکوحہ سے تو اُسوقت حرام ہوگی لونڈی کہ صحبت کرتا تھا اُس سے دو بہنون نے کہا ایک مرد سے کہ نکاح کیا ہمنے اپنا تجھسے بدلے اتنے مہر کے اور نکلے دونون کلام اُن دونون سے معاً پس قبول کیا مرد نے نکل جلیک کلا اُن دونون سے تو وہ نکاح جائز ہوا اور اگر ابتدا کی خاوند نے پس کہا کہ نکاح کیا مین نے تم دونون سے ہر ایک سے بدلے ہزار درہم کے پس کہا ایک نے کہ راضی ہوئی مین اور انکار کیا دوسری نے تو نکاح دونون کے باطل ہوئے کہا امام محمدؒ نے کہ ایک مرد نے وکیل کیا ایک شخص کو اسپر کہ نکاح کرے اُسکا ایک عورت سے اور وکیل کیا ایک اور شخص کو اسپر کہ نکاح کیا اُسکا مرد ایک نے اُن دونون مین سے ایک ایک عورت سے بغیر اذن اُن عورتون کے اور وہ دونون بہنین تھین رضاعی اور نکلے دونون کلام معاً پس دونون نکاح باطل ہوئے اور اسی طرح اگر ہوا ایک دو نون نکاحون کا ساتھ رضائے عورتون کے یا ہوئے دونون نکاح ساتھ رضا دونون کے نکاح کیا دو بہنون سے اور ایک اُن دونون مین عدت مین تھی کسیکے یا منکوحہ تھی کسیکی صحیح ہوگا نکاح فاضلہ کا اور نہین صحیح نکاح کرنا بہن بیوی اپنی کی ساتھ حالیکہ بیوی عدت مین ہو برابر ہے کہ عدت طلاق رجعی کی ہو یا بائن کی یا تین طلاقون کی یا نکاح فاسد کی یا شبہ کی اور جیسکہ نہین جائز نکاح کرنا بیوی کی بہن سے بیوی کی عدت مین ایسیطرح نہین جائز نکاح کرنا کسی محرم سے کہ نہین جائز جمع کرنا اُن دونون کا اور ایسیطرح نہین حلال نکاح کرنا چار سے سوائے اُسکے اور اگر آزاد کرے اپنی ام ولد کو تو نہین حلال اُسکو نکاح کرنا اُسکی بہن سے یہان تک کہ ہو چکے عدت اُسکی اور حلال ہین چار سوائے اُسکے امام اعظمؒ کے نزدیک اور صاحبین کے نزدیک حلال ہے بہن بھی اگر کہا خاوند نے کہ خبر دی تھی مجکو بیوی نے کہ ہو چکی عدت اُسکی پس اگر ہو یہ ایسی مدت مین کہ نہین تمام ہو سکتی بیچ مثال اُسکے عدت تو نہ قبول کیا جاوے قول خاوند کا اور نہ قول بیوی کا اگر خبر دی تھی اُسنے مگر یہ کہ بیان کرے بیوی اُسکو ساتھ اُسپیز کے کہ محتمل ہے وہ چیز گذرنے عدت کو مانند اسقاط حمل کے کہ بچہ اُسمین پورا ہو گیا ہو اور اگر ہو یہ ایسی مدت مین کہ تمام ہو سکے بیچ مثل اُسکے کے عدت اگر تصدیق کی عورت نے اُسکی یا جب ہے یا غائب تھی پس جائز ہے خاوند کو نکاح کرنا اور دو بہنون یا بہن اُسکی سے اگر چاہے یہ اور ایسیطرح اگر جھٹلا دیا عورت اُسکو ہمارے علما کے نزدیک اور مرتد جبکہ چلی جاوے دار الحرب مین تو جائز ہے اُسکے خاوند کو نکاح کرنا اُسکی بہن سے پہلے تمام ہونے عدت اُسکی کے جیسیکہ بعد ختم اُسکے کے یہ جائز ہے پھر اگر وہ آوے مسلمان ہو کر بعد نکاح کرنیکے اُسکی بہن سے نہین فاسد ہوگا نکاح بہن کا اور اگر پہلے نکاح کرنیکے اُسکی بہن سے آوے تو بھی نہین فاسد ہوتا نزدیک ابی حنیفہؒ کے اور نزدیک صاحبینؒ کے نہین جائز اُسکو نکاح کرنا اُسکی بہن سے اور نہین جائز جمع کرنا اُن دو عورتون کا کہ ہر ایک اُن دونون مین سے پھپی ہو دوسری کی اور نہین جائز جمع کرنا اُن عورتون کا کہ ہر ایک اُنمین سے خالہ ہو دوسرے کی اور صورت اُسکی یہ ہے کہ نکاح کرین دو شخص اسطرح کہ وہ اُسکی ماں سے نکاح کرے اور وہ اُسکی ماں سے اور ان دونون کے یہان پیدا ہون بیٹیان تو وہ بیٹیان آپسمین ایک دوسری کی پھپی ہونگی اور اگر نکاح کرین دو شخص اسطرح کہ وہ اُسکی بیٹی سے نکاح کرے اور وہ اُسکی بیٹی سے اور اُنکے یہان پیدا ہوین بیٹیان تو وہ بیٹیان آپسمین ایک دوسری کی خالہ ہونگی ایک شخص نے نکاح کیا ایک عورت سے کہ لی ہوئی ہے ساتھ محرمہ کے اور صورت اُسکی یہ ہے کہ نکاح کیا دو عورتون سے کہ ایک اُن دونون مین سے ایسی تھی کہ نہین حلال تھا اُس سے نکاح بسبب اُسکے کہ محرمہ تھی یا خاوند والی

ف ۱ فراش مثل ثابت ہوتا ہے صحبت کی ساتھ نفس نکاح کے
ف ۲ نہین جائز اُسکو فائدہ اُٹھانا خریدی ہوئی سے
ف ۳ نہین جائز جمع کرنا بہن بیوی اپنی کی ساتھ حالیکہ بیوی عدت مین ہو
ف ۴ نہین جائز نکاح کرنا بیوی کی بہن سے بیوی کی عدت مین
ف ۵ نہین جائز جمع کرنا اُن دونون کا
ف ۶ نہین حلال نکاح کرنا چار سے سوائے اُسکے

تھی یا بُت پرست تھی اور دوسری ایسی تھی کہ حلال تھا نکاح اُس سے تو صحیح ہوگا نکاح اُسکا کہ حلال تھی اور باطل ہوگا نکاح دوسری کا اور مہر معین اُسکے لیے ہوگا کہ جائز ہوا نکاح اُس سے اور یہ نزدیک بوحنیفہؒ کے ہے اور اگر صحبت کی اُس سے کہ حلال نہیں تھی تو اُسکو مہر مثل دیا آویگا جسقدر کہ ہو اور مہر معین اُسکے لیے ہوگا کہ حلال تھی اور پانچویں قسم لونڈیان ہیں کہ نکاح کیا دین آزاد عورتوں پر یا ساتھ اُنکے نہیں جائز نکاح کرنا لونڈی سے آزاد عورت پر اور نہ ساتھ اُسکے اور ویسا ہی حال معتدہ اور ام ولد کا ہے اور اگر جمع کیا لونڈی اور آزاد عورت کو ایک عقد میں تو صحیح ہوگا نکاح آزاد کا اور باطل ہوگا نکاح لونڈی کا اور یہ جب ہے کہ صحیح ہو نکاح آزاد عورت کا تنہا پس اگر نہ صحیح ہوگا تو ملانا اُسکا بھی ساتھ لونڈی کے نہیں موجب ہوگا ابطلان نکاح لونڈی کا اور اگر نکاح کیا لونڈی سے پھر آزاد سے تو صحیح ہوا نکاح دونوں کا اور اگر نکاح کیا لونڈی سے آزاد عورت پر کہ ہو وہ عدت میں طلاق بائن کی یا تین طلاقوں کی تو نہیں جائز ہوگا نکاح نزدیک ابو حنیفہؒ کے اور نزدیک صاحبینؒ کے جائز ہوگا اور اگر آزاد عدت میں تھی طلاق رجعی کی تو نہیں جائز ہوگا بالاتفاق اور اگر نکاح کیا لونڈی سے اور آزاد عورت سے اور آزاد عورت عدت میں تھی نکاح فاسد کی یا وطی بشبہ کی تو جائز ہوگا نکاح لونڈی کا اور اگر نکاح کیا ایک شخص نے آزاد عورت سے بیچ عدت لونڈی کے کہ وہ عدت میں تھی طلاق رجعی کی پھر رجوع کی لونڈی سے تو جائز ہے ایک غلام نے نکاح کیا آزاد عورت سے اور صحبت کی اُس سے بغیر اذن مالک اپنے کے پھر نکاح کیا لونڈی سے بغیر اذن مالک اپنے کے پھر اجازت دی مالک نے دونوں کے نکاح کی تو جائز ہوگا نکاح آزاد کا نہ لونڈی کا اور اگر نکاح کیا ایک لونڈی سے بغیر اذن مالک اُسکے کے اور صحبت نہیں کی اُس سے پھر نکاح کیا آزاد عورت سے پھر اجازت دی مالک نے تو نہ جائز ہوا نکاح لونڈی کا اور اگر نکاح کیا لونڈی سے بغیر اذن اُس کے مالک کے پھر نکاح کیا لونڈی کی بیٹی سے اور وہ بھی آزاد پھر اجازت دی مالک نے لونڈی کے نکاح کی تو جائز ہوا نکاح اُسکی بیٹی کا نہ اُسکا ایک شخص کی بیٹی ہے بالغہ اور لونڈی ہے بالغہ پس کہا اُسنے ایک شخص کے تجھسے میں نے دونوں کا نکاح کر دیا بدلے اتنے مہر کے اور قبول کیا خاوند نے نکاح لونڈی کا تو ہوگا باطل پھر اگر قبول کیا بعد اسکے نکاح آزاد کا تو جائز ہوگا اور جائز ہے نکاح کرنا لونڈی سے مسلمان ہو یا کتابی ہو اگرچہ قادر ہو آزاد کے نکاح کرنے پر لیکن اگر قدرت رکھتا ہو آزاد کے نکاح کی تو لونڈی سے نکاح کرنا مکروہ ہے اور اگر نکاح کیا چار لونڈیوں سے اور پانچ آزاد عورتوں سے ایک عقد میں تو صحیح ہوگا نکاح لونڈیوں کا اور چھٹی قسم وہ عورتیں حرام ہیں کہ متعلق ہے ساتھ اُنکے حق غیر کا نہیں جائز ہے دو کو نکاح کرنا کسی کی بیوی سے یا اُس سے کہ عدت میں ہو خواہ عدت طلاق کی ہو یا وفات کی یا نکاح فاسد کی کہ صحبت واقع ہوئی اُسمیں یا عدت ہو نکاح کی اگر نکاح کیا منکوحہ غیر سے لاعلمی کے پھر صحبت کی اُس سے واجب ہوگی عدت اور اگر جانتا تھا کہ وہ منکوحہ غیر کی ہے نہیں واجب ہوگی عدت یہاں تک کہ نہیں حرام ہوگی خاوند پر صحبت کرنی اُس سے اور جائز ہے صاحب عدت کے لیے نکاح کرنا اُس سے یہ اُس صورت میں ہے کہ نہو وہاں کوئی مانع سوائے عدت کے اور جائز ہے نکاح کرنا اُس عورت سے کہ حاملہ ہو زنا سے لیکن صحبت اور جو پیر میں کہ باعث صحبت ہیں یعنی مساس وغیرہ نہ کرے اُس سے یہاں تک کہ جنے اور اگر نکاح کیا ایک عورت سے اُس شخص نے کہ زنا کیا تھا اُسنے اُس سے ظاہر ہوا تھا اُسکو حمل پس نکاح جائز ہوا اور صحبت بھی کرنی اُسکو درست ہے اور مستحق ہوتی ہے عوت نفقہ کی ایک شخص نے نکاح کیا ایک عورت سے پھر عورت کا حمل گرا اور بچہ ایسا نکلا کہ اُسکی خلقت ظاہر تھی پس اگر وہ حمل گرا بعد نکاح کے چار مہینے میں یا زیادہ اِس سے تو جائز ہوا نکاح اور اگر چار مہینے سے کم میں گرا تو نہ ہوا اسلیے کہ خلقت بچے کی نہیں ظاہر ہوتی مگر ایکسو بیس روز میں اور حاملہ ثابت النسب سے نہیں جائز نکاح اجماعاً اور ابو حنیفہؒ سے روایت ہے کہ اگر ہو حمل حربی سے جیسے کوئی عورت ہجرت کر کر آوے دار الحرب سے یا بندی میں آوے تو جائز ہے نکاح اُس سے لیکن صحبت نکرے اُس سے یہانتک وہ جنے نقل کی ہے یہ روایت ابو یوسفؒ سے اور اس روایت پر اعتماد کیا طحاوی نے اور امام محمدؒ نے روایت کیا ہے کہ نہیں جائز

ل جائز ہوا نکاح اُسکا کہ حلال تھی کی بعد ازاں توقف کیا اور عدت میں نہیں پھیرا خاوند نے طلاق دیہ کی اور عدت کو پورا کیا جس سے نکاح کیا یا اتفاق سے جائز ہے نکاح اُسکا اور عدت میں ہے طلاق رجعی کی اُسکا اور یا بالجملہ اُسکے کہ اگر نہ معلوم ہوا کہ اسی کا نکاح ہوا اور اگر پھر معلوم ہوا کہ اسکا نکاح ہوا اور اگر نکاح محتمل ہے کہ اسکے نکاح میں تھی اُسکا ہے ۱۲

نکاح اُسے اسپر اعتما دکیا ہے کرخی نے اور یہ صحیح تر اور قابل اعتماد کے ہے ایک شخص نے نکاح کر دیا اپنی ام ولد کا کسی سے اس حال مین کہ وہ حاملہ تھی اُس سے پس نکاح اُسکا باطل ہوا اور اگر حاملہ نہ تھی تو صحیح ہوا نکاح اُسکا ایک شخص نے صحبت کی اپنی لونڈی سے پھر نکاح کر دیا اُسکا جائز ہوا نکاح اگر یہ کہ اسکے مالک کو مستحب ہے کہ استبرا کروا دے اُسے واسطے محافظت نطفے اپنے کے اور جب جائز ہوا نکاح تو جائز ہے اُسی کو اسکے خاوند کو صحبت کرنی اُسے پہلے استبرا کے نزدیک ابی حنیفہؒ اور ابو یوسفؒ کے اور کہا امام محمدؒ نے کہ نہین درست کھتا مین یہ کہ صحبت کرے اُس سے یہانتک کہ استبرا کرے اُس سے اور کہا فقیہ ابو اللیثؒ نے کہ قول محمدؒ کا قریب تر ہے طرف احتیاط کے اور اسی پر عمل کرتے ہین ہم اور یہ خلاف اُس حق کے نہین ہے نکاح کیا اُسکے مالک نے پہلے استبرا کے پس اگر استبرا کیا تھا اُسنے پہلے نکاح کرنے اُسکے کے تو جائز ہوگی صحبت کرنی خاوند کو بغیر استبرا کے اتفاقا اور اگر نکیا ایک عورت کو زنا کرتے ہوئے پھر نکاح کیا اُس سے حلال ہوگی صحبت کرنی اُس سے پہلے استبرا اُسکے کے نزدیک ابو حنیفہؒ اور ابو یوسفؒ کے اور کہا امام محمدؒ نے نہین دوست کھتا مین اُسکے لیے یہ کہ صحبت کرے اُس سے جبتک کہ نہ استبرا کرے باپنے اگر نکاح کیا اپنے بیٹے کی لونڈی سے جائز ہوا ہمارے نزدیک اور جائز نہ ہے نکاح کرنا بندی سے غیر بندی پکڑنے والیکو اگر وہ بندی مین آئی تھی تنہا بدون خاوند کے اور نکالی گئی طرف دار الاسلام کے اور نہین عدت اُسپر اور اسی طرح جو عورت ہجرت کر کر آوے جائز ہوگا نکاح اُسکا اور نہین عدت اُسپر نزدیک ابی حنیفہؒ کے اور صاحبینؒ کے نزدیک اُسپر عدت ہے اور نہین جائز نکاح اُسکا اور نہین خلاف اسمین کہ نہین حلال ہے صحبت کرنی اُس سے پہلے استبرا کے ساتھ ایک حیض کے اور ساتوین قسم حرام ہین عورتین بسبب شرک کے نہین جائز نکاح کرنا مجوسیات سے اور بت پرستو نسے اور برابر ہین اسمین آزاد اور لونڈیان اُنکی اور داخل ہین بت پرستو مین پوجنے والیان سورج کی اور ستارو نکی اور صوتو نکی کہ اچھا جانتی ہین اونکو اور معطلہ اور زنادقہ اور باطنہ اور باجمہ اور ہر ایسی شے کہ لی کہ اعتقاد اُسکا سبب ہو کفر کا اور نہ صحبت کرے اپنی لونڈی مشرکہ مجوسیہ سے اور جائز ہے مسلمان کو نکاح کرنا کتابیہ حربیہ اور ذمیہ سے آزاد ہو یا لونڈی ہوا اور اولیٰ یہ ہے کہ نہ نکاح کرے اُنسے اور نہ کھا یا جاوے جانور ذبح کیا ہوا اُنکا اگر بضرورت پھر جبکہ نکاح کرے مسلمان کتابیہ سے تو پوچھتا ہے اُسکو منع کرنا کتابیہ کو نکلنے سے طرف عبادت خانون اُنکے کے اور بنانے شراب کے سے اُسکے گھر مین اور نہ جبر کرے اُسکو غسل پر بعد حیض و نفاس اور جنابت کے اور اگر نکاح کیا مسلمان نے کتابیہ حربیہ سے دار الحرب مین جائز ہوا نکاح لیکن مکروہ ہے پس اگر نکلا ساتھ اُسکے طرف دار الاسلام کے نکاح باقی رہا اور اگر نکلی یا مسلمان دار الحرب سے اور اُسکو دہن چھوڑ آیا واقع ہوئی وقت بسبب تباین دارین کے اور جو شخص معتقد ہو دین آسمانی کا اور اُسکے واسطے کتاب آسمانی ہو مانند صحیفون ابراہیمؑ اور شیثؑ کے اور زبور داؤدؑ کے پس وہ اہل کتاب سے ہے پس جائز ہے نکاح کرنا اُنسے اور کھانا اُنکے جانور ذبح کیے ہوئے کو اور جسکے ماں باپ مین سے ایک کتابی ہو اور دوسرا مجوسی تو حکم اُسکا حکم اہل کتاب کا سا ہے اور اگر نکاح کیا مسلمان نے کتابیہ سے پھر وہ مجوسیہ ہوگئی تو حرام ہوگئی وہ اسپر اور فسخ ہوا نکاح اُسکا اور اگر نکاح کیا ہو یہ سے پھر وہ نصرانیہ ہوگئی یا نصرانیہ سے نکاح کیا پھر وہ یہودیہ ہوگئی نہین فاسد ہوتا نکاح اسکا اور اصل اسمین یہ ہے کہ ایک مسلمان بیوی سمیت ہے جب ایسا ہو جاوے اگر از سر نو نکاح کیا جاوے تو نہ جائز ہو تو نکاح باطل ہوتا ہے پھر جبکہ فاسد ہوا نکاح بسبب مجوسی ہونیکے اگر ہوا فساد عورت کی جانب سے تو ہو جاتی ہے تفریق اور عورت کو نہ مہر دینا آتا ہے اور نہ متعہ اگر ہو پہلے صحبت کرنیکے اُسسے اور اگر بعد صحبت کرنیکے فساد ہوا سارا مہر دینا آویگا اور اگر ہوا فساد جانب مرد کی سے تو اگر ہوا پہلے صحبت کرنیکے پس اُسکو آدھا مہر دینا آویگا اگر تھا مہر معین اور اگر مہر معین نہین تھا تو واجب ہوگا متعہ اور اگر ہوا فساد بعد صحبت کرنیکے تو واجب ہوگا مہر سارا اور نہین جائز ہے مرتد کو نکاح کرنا مرتدہ سے اور نہ مسلمہ سے اور نہ کافرہ اصلیہ سے اور اسیطرح نہین جائز نکاح مرتدہ کا ساتھ کسی کے اور نہین جائز نکاح مسلمہ کا مشرک سے اور نہ کتابی سے اور حلال ہے عورت بت پرست اور مجوسیہ کو کافر کے لیے مگر مرتد کے لیے نہین جائز اور جائز ہے نکاح ذمیہ کا بعض کا بعضے اگرچہ مختلف ہون دین اُنکے اور جائز ہے نکاح کتابیہ کا مسلمہ پر اور مسلمہ کا کتابیہ پر اور یہ دونون بغیر مقرر کرنے مین برابر ہین اور آٹھوین قسم

ہم کو آیا ہے صحیح حدیث سے جسکو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے

حرام ہین عورتین بسبب ملک کے نہین جائز عورت تو تملکو نکاح کرنا اپنے غلام سے اور نہ اُس غلام سے کہ مشترک ہو درمیان اُسکے اور درمیان غیر کے کہ اور باطل ہوگا نکاح اگر آجاوے ملک یمین نکاح پر سطرح کہ مالک ہوجاوے سیان بیوی مین سے ایک دوسرے یا بالعکس اگر نکاح کرے مرد اپنی لونڈی سے یا اُس لونڈی سے کہ مالک ہو بعض اُسکے کا تو نہین ہوتا یہ نکاح لکھا ہے علمانے کہ اس زمانے مین اولیٰ یہ ہے کہ نکاح کرلیا کرے اپنی لونڈی سے اِسلیے کہ شرط لونڈی گرفتار کے پائے جانا اس زمانے مین مشکل ہین پس اگر ہوگی حرّہ تو ہوگی صحبت حلال بسبب نکاح کے اور اگر خریدا مرد آزاد نے اپنی بیوی کو ساتھ شرط خیار کے نہین باطل ہوگا نکاح اُسکا نزدیک ابوحنیفہ کے اور نوین قسم حرام ہین عورتین بسبب طلاق تو یہ نہین حلال مرد کو نکاح کرنا اُس عورت آزاد کے ساتھ کہ تین طلاقین دی ہون اُسکو پہلے صحبت کرنے دوسرے خاوند کے اور نہین حلال نکاح کرنا اُس لونڈی سے کہ اُسکو دو طلاقین دی ہون اور جیسیکہ نہین جائز ہے اُسکو نکاح کرنا اُس سے نہین درست اُسکو صحبت کرنی اُس سے ساتھ ملک یمین کے اور اگر نکاح کیا لونڈی سے پھر دو طلاقین دین اُسکو پھر خریدا اُسکو اور آزاد کیا اُسکو نہین حلال مرد کو نکاح کرنا اُس سے یہان تک نکاح کرے غیر اُسکا اور صحبت کرے اُس سے اور طلاق دے اُسکو اور ہو چکے عدت اُسکی مسائل متفرقہ نکاح متعہ کا باطل ہے نہین مفید حلت کو اور نہین واقع ہوگی اُسپر طلاق اور ایلا اور نہ ظہار اور نہ وارث ہوتے ہین آپس مین اور نکاح متعہ یہ ہے کہ کہے مرد اُس عورت کو کہ خالی ہو موانع سے متمتع یعنی فائدہ اُٹھاؤنگا ساتھ تیرے مدت دس روز تک مثلاً یا کہے چند روز یا کہے متمتع یعنی بہرہ مند کر مجکو نفس اپنے سے چند روز یا دس روز یا نہ ذکر کرے دونون کا عوض اتنے مال کے اور نکاح موقت بھی باطل ہے اور نہین ہے فرق درمیان مدت دراز کے اور کم مدت کے اور نہ درمیان مدت معلوم کے اور مجہول کے اور اگر ذکر کرین دونون ایسی مدت کہ یقین ہے اُس وقت تک دونون نہین جیتے کے مثلاً ہزار برس کی قید لگاوین تو ہوجاویگا نکاح اور باطل ہوگی شرط جیسیکہ اگر نکاح کرتا اُسے قائم ہونے قیامت تک یا نکلنے دجال تک یا اُترنے عیسیٰ تک اور اگر نکاح کیا ایک عورت سے مطلق اور اُسکی نیت مین یہ ہے کہ ہونگا اُسکے ساتھ ایک مدت تک نیت مین یہ ہے تو نکاح صحیح ہوا اور اگر نکاح کیا ایک عورت سے اِس شرط پر کہ طلاق دیدونگا اُسکو بعد ایک مہینے کے پس جائز ہے اور نہین مضائقہ ساتھ نکاح کرنے نہارایا سکے اور وہ پہنچے کہ نکاح کرے ایک عورت سے اِس شرط پر کہ بیٹھونگا ساتھ تیرے دو تین رات کو اور جائز ہے مرد و عورت حرام باندھے ہوون کو نکاح کرنا حالت احرام مین اور ایسے ہی جائز ہے ولی محرم کو نکاح کردینا اُس عورت کا کہ یہ ولی ہے اُسکا اور جو عورت کہ دعویٰ کرے ایک مرد پر اپنے نکاح کا اور گذارے گواہ پس کردے اُسکو قاضی بیوی اُسکی اور واقع مین اُسنے نکاح کیا نہ تھا تو نہین مضائقہ اُسکو یہ کہ رہوے ساتھ مرد کے اور اگر عورت طلب کرے مرد سے کرنا جماع کا جماع کرے اُس سے اور یہ نزدیک ابوحنیفہ کے ہے اور یہ قول ابو یوسف کا بھی ہے ابتدا مین اور ابو یوسف کے قول آخر مین اور یہی ہے قول محمد کا نہین جائز اُسکو صحبت کرنی اُس کیواسطے گی قضاے حکم قاضی کی اِسی لیے شرط کیا گیا ہے یہ کہ ہو عورت محل انشا کی یہان تک کہ اگر ہو عورت خاوند والی یا غیر کی عدت مین یا اُسنے اُسکو تین طلاقین دی ہون تو نہین جاری ہونے کی قضا قاضی کی اور شرط کیا گیا ہے حاضر ہونا گواہ کا وقت قصا کے اشہر کے نزدیک اور اگر مرد دعویٰ کرے عورت پر نکاح کا تو اُسکا بھی حکم ایسا ہی ہے اور سطرح اگر حکم کرے قاضی طلاق کا ساتھ گواہی جھوٹے کے باوجود جاننے عورت کے تو حلال ہوگا عورت کو نکاح کرنا اور سے بعد عدت کے اور حلال ہوگا نکاح کرنا گواہ کو اُس سے اور حرام ہوگی عورت خاوند اول پر اور نزدیک ابی یوسف کے نہ حلال ہوگا نکاح کرنا اول کے لیے دربارہ دوسرے کے لیے اور نزدیک محمد کے حلال ہوگا نکاح اول کے لیے تب کہ نہ صحبت کریگا اُس سے دوسرا پس جبکہ صحبت کریگا اُس سے دوسرا حرام ہوگی اول پر واسطے وجوب پورے کرنے عدت کے رہا دوسرا اُسکے لیے نہین حلال ہوگا نکاح کبھی عورت کیا ایک مرد ایک عورت پر نکاح کا اور انکار کیا عورت نے پس صلح کی مرد نے عورت سے تو اور یہ صلح شاملا بین شرط کہ اقرار کرے عورت نکاح کا پھر اقرار کیا عورت نے پس حال لازم ہوگا اور یہ اقرار بمنزلہ انشاے نکاح کے ہوگا پس اگر ہوا یا قرار دو مرد گواہ ہونے صحیح ہوگا نکاح اور جائز ہوگا عورت کو رہنا ساتھ خاوند اپنے کے عند اللہ بھی

۵۱ نکاح موقت یہ ہے کہ نکاح کرلیا مین نے تجھ سے دس دن تک مثلاً صحبت متعہ اور نکاح موقت کا یہی حکم ہے

۵۲ یعنی نکاح کرنا اُس کا یعنی قیامت تک تو نہین جائز نکاح ہوجاتا ہے اور شرط باطل ہوتی ہے

۵۳ یعنی قاضی نے اب نکاح کردیا ۱۲

اور اگر نہوا اقرار روبرو گواہون کے نہین منعقد ہونیکا نکاح اور نہین جائز ہوگا عورت کو رہنا ساتھ خاوند اپنے کے ہوا صحیح للہ الحمد تمام ہوا بیان محرمات

فتاوی عالمگیری سے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُجْمَعُ بَیْنَ الْمَرْاَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَیْنَ الْمَرْاَةِ وَخَالَتِهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ جمع کیا جاوے درمیان عورت کے اور پھپی اسکی کے اور نہ جمع کیا جاوے درمیان عورت کے اور خالہ اسکی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** پھپی اور خالہ سے عام ہے پھپی اور خالہ مراد ہین خواہ حقیقی ہون خواہ مجازی یعنی اوپر کے درجے کی جیسے دادی کی ہین اور نانی کی ہین مثلاً بسیط سے اور اوپر کے درجے کی اور تخصیص پھپی اور خالہ کی اتفاقی ہے اسلیے کہ انھین کا حال پوچھا ہوگا اُسکے جواب مین یہ فرمایا والا جمع کرنا اور بعضی عورتون کا بھی حرام ہے چنانچہ بیان اسکا بڑے فائدے مین ہو چکا ع ح **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا یَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حرام ہوتی ہے بسبب دودھ پینے کے وہ چیز کہ حرام ہوتی ہے جننے سے نقل کی یہ بخاری سے **ف** یعنی دودھ کے پینے سے حرام ہوتی ہین جتنی کہ بسبب جننے کے حرام ہوتی ہین مگر کتنے ایک مسائل استثنا کیے گئے ہین اس سے یعنی کئی ایک صورتون مین فرق ہے درمیان نسب کے اور علاقۂ دودھ کے چنانچہ بیان مفصل اسکا بڑے فائدے مین ہو چکا اور کما نودی نے کہ اصل یہ ہے اسپر کہ علاقۂ دودھ کے حرام ہوتا ہے نکاح اور حلال ہوتی ہے نظر اور خلوت اور مسافرت لیکن نہین مترتب ہوتے اُسپر تمام احکام نسب کے پس نہین وارث ہوتے دونون بیٹے مین اور نہین وجب ہوتا کسی پر ان دونون مین سے نفقہ دوسرے کا اور نہین آزاد ہوتا اُسپر ساتھ ملک کے اور نہین قطع ہوتا دودھ پلانے والی سے قصاص تھا مارڈالنے دودھ پینے والے کے پس وہ دونون مانند اجنبیون کے ہین ان احکام مین ع **وَعَنْهَا** قَالَتْ جَاءَ عَمِّیْ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَاسْتَاْذَنَ عَلَیَّ فَاَبَیْتُ اَنْ اَذِنَ لَهٗ حَتّٰی اَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ اِنَّهٗ عَمُّكِ فَاْذَنِیْ لَهٗ قَالَتْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا اَرْضَعَنِی الْمَرْاَةُ وَلَمْ یُرْضِعْنِی الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ عَمُّكِ فَلْیَلِجْ عَلَیْكِ وَذٰلِكَ بَعْدَ مَا ضُرِبَ عَلَیْنَا الْحِجَابُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا آیا چچا میرا دودھ کے ناتے کا اور پروانگی مانگی میرے پاس آنے کی پس انکار کیا مین نے اذن دینے کا یہان تک پوچھ لون مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آیا اسکا میرے پاس درست ہے یا نہین پس تشریف لائے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پس پوچھا مین نے حضرت سے پس فرمایا تحقیق وہ چچا تیرا ہے پس اذن دے اُسکو آیا نہ کہا حضرت عائشہؓ نے پس کہا مین نے یا رسول اللہ سوا اسکے نہین کہ دودھ پلایا مجکو عورت نے اور نہین دودھ پلایا مجکو مرد نے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق وہ چچا تیرا ہے پس چاہیے کہ داخل ہو تجھپر یعنی آوے تیرے پاس مرد آنا اُسکا بعد اُسکے تھا کہ مقرر کیا گیا ہمپر پردہ کرنا یعنی اجنبیون سے نہ قابتیون سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** چچا یہ انام اُنکا فلح تھا بھائی ابوالقعیس کے کہ وہ تھے حضرت عائشہؓ کے اور دودھ پلایا مجکو عورت نے یعنی حاصل ہوا ہے دودھ پلانا انجانب عورت کے سے نہ جانب مرد کے سے پس گو یا کہ گمان کیا تھا حضرت عائشہؓ نے کہ دودھ پلانا عورت کا نہین سرایت کرتا طرف مردونکے اُسپر حضرت نے بطور فرمایا کہ چچا تیرا ہے شوق سے تیرے پاس آوے اسسے معلوم ہوا کہ جیسی حرمت دودھ پینے کی دودھ پلانے والی کی جانب مین ثابت ہوتی ہے ویسی ہی اُسکے خاوند کی جانب مین ہوتی ہے ع **وَعَنْ** عَلِیٍّ اَنَّهٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ لَكَ فِیْ بِنْتِ عَمِّكَ حَمْزَةَ فَاِنَّهَا اَجْمَلُ فَتَاةٍ فِیْ قُرَیْشٍ فَقَالَ لَهٗ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ حَمْزَةَ اَخِیْ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَاَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا حَرَّمَ مِنَ النَّسَبِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ اُنھون نے کہا یا رسول اللہ کیا ہے خواہش آپ کو بیچ بیٹی چچا اپنے کے کہ حمزہؓ ہین پس تحقیق وہ خوبصورت سے جوان عورتون قریش کی ہین پس فرمایا حضرت نے حضرت علیؓ کو کہ کیا نہین جانتا تو کہ تحقیق حمزہ بھائی میرا ہے دودھ شریک اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے حرام کی بسبب دودھ پینے کے وہ چیز کہ حرام کی بسبب نسب کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** حضرت حمزہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دودھ شریک بھائی یون ہوئے کہ ثویبہ لونڈی تھی ابولہب کی اسنے اول وہ حضرت حمزہؓ کو پلایا پھر

ع حضرت علیؓ کا یہ کلمہ تعجب کے واسطے ہے یا انکار کے واسطے ہے

ع حضرت علیؓ کا یہ کلمہ تعجب کے واسطے ہے یا انکار کے واسطے ہے

بعد چار برس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پلایا اور ثویبہ نے جب خبر دی حضرتؐ کے پیدا ہونے کی ابولہب کو تو ابولہب نے خوشی پیدا ہونے بھتیجے کی مین اُس لونڈی ثویبہ کو آزاد کر دیا بسبب اسی خوشی کے کرنے کے ابولہب کو پیر کے دن عذاب مین تخفیف ہوتی ہے اسلیے کہ تولد حضرتؐ کا پیر ہی کے دن ہوا تھا اور دودھ حضرتؐ کو پلایا رعور تون نے اور حلیمہؓ نے اور ثویبہ نے اور ام ایمن نے کہ حضرتؐ کے باپ کی لونڈی تھین مع مولانا

وعن ام الفضل قال لا تحرم الاملاجتان او الاملاجات ذکرہ فی روایۃ عائشۃ قال لا تحرم المصۃ والمصتان فی الحدیث

لام الفضل قال لا تحرم الاملاجۃ او ملاجتان ذکرہ فی روایات لمسلم اور روایت ام فضلؓ سے کہ کہا تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین حرام کرتا یعنی نکاح کو ایک بار دودھ پی لینا یا دو بار پی لینا یعنی ایک بار چوسنا اور دو بار چوسنا اور بیچ روایت عائشہؓ کے یون ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے نہین حرام کرتا ایک بار چوسنا اور دو بار چوسنا اور اور روایت ام فضل سے یون آئی ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے نہین حرام کرتا ایکبار داخل کرنا چھاتی کا یا دو بار داخل کرنا یہ دونون حدیثین مسلم کی ف ظاہر ان روایات سے سمجھا جاتا ہے کہ دو بار دودھ چوسنے سے نکاح نہین حرام ہوتا تین بار یا زیادہ چوسے تو حرام ہوتا ہے اور بعضے علما نے عمل بھی اسی پر کیا ہے اور ہمارے نزدیک اہل علم کے نزدیک سے ہے کہ برابر ہے قلیل اور کثیر دودھ کا بلکہ بیچ مدت دودھ پینے کی پہوے کہ دودھ دو برس ہین اکثر دن کے نزدیک اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اڑھائی برس اور دلیل انکی یہ ہے کہ آیت کلام اللہ کی وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا الَّذِيْ اَرْضَعَتْكُمْ

مطلق وارد ہوئی ہے اور خبر واحد صلاحیت اسکی رکھتی نہین کہ مقید کرے اطلاق کتاب کو اور اور دلیل انکی حدیث حضرت عائشہؓ کی ہے کہ وہ بھی مطلق وارد ہوئی ہے یَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا یَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ اور امام شافعیؒ نے کہا پانچ بار سے کم پیوے تو حرام نہین ہوتا انکی دلیل حدیث مالبد کی ہے ع **وعن** عائشۃ قالت کان فیما انزل من القرآن عشر رضعات معلومات یحرمن ثم نسخن بخمس معلومات فتوفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھن فیما یقرأ من القرآن رواہ مسلم اور روایت عائشہؓ سے کہ کہا تھا بیچ اُسکے کہ اُتاری گئی قرآن مین یہ کلام کہ دس بار دودھ پینا یا دودھ پیے سے حرام ہو پھر یہ حکم منسوخ ہوا اور تلاوت بھی منسوخ ہوئی اور حکم ہوا کہ پانچ بار پینا حرام کرتا ہے پھر یہ ہا قرآنمین حضرت عائشہ کی قرارت مین اور منسوخ ہوا پڑھنا اسکا اور صحابہ کے نزدیک اور امام شافعیؒ کے نزدیک حکم رہکا باقی ہے اور تلاوت منسوخ ہے اور امام اعظمؒ اور اور علما کے نزدیک حکم بھی اسکا منسوخ ہوا ساتھ آیت وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْ اَرْضَعْنَكُمْ کے کہ مطلق وارد ہوئی ہے ۔ مولانا **وعنها** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل علیها وعندها رجل کانہ کرہ ذلک فقالت انہ اخی فقال انظرن من اخوانکن فانما الرضاعۃ من المجاعۃ متفق علیہ اور روایت عائشہؓ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم آئے اُنکے پاس اور نزدیک اُنکے تھا ایک شخص بیٹھا پس گویا کہ مکروہ جانا اُسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کہا حضرت عائشہؓ نے کہ تحقیق یہ شخص میرا بھائی ہے میرا دودھ شریک فرمایا حضرتؐ نے دیکھو یعنی سوچو اور پرچا لو کہ کون سے بھائی تمھارا پس سوا اسکے نہین کہ معتبر شرع مین دودھ پینا وقت بھوک کے ہے نقل کی تمھاری اور مسلم نے ف یعنی دودھ پینا شرع مین وہ معتبر ہے کہ قائم مقام طعام کے ہو اور بھوک کو دفع کرے اور یہ بات خورد سالی مین ہوتی ہے پہلے تمام ہونے دو برس کے اکثر دن کے نزدیک اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک پہلے تمام ہونے اڑھائی برس کے اس سے تین بچہ طعام سے یہ نہین ہوتا سو اُسکا دودھ پینے سے حاصل یہ کہ حرمت دودھ پینے کی بڑی عمر مین نہین ثابت ہوتی اور وہ شخص کہ حضرت عائشہؓ کے پاس بیٹھا تھا اور اُسکو اُنھون نے دودھ شریک بھائی کہا اُسنے بڑی عمر مین دودھ پیا تھا اور کہتے ہین کہ مذہب عائشہؓ کا یہ تھا کہ حرمت دودھ پینے کی بڑی عمر مین بھی حاصل ہو جاتی ہے ع **وعن** عقبۃ بن الحارث انہ تزوج ابنۃ لابی اھاب بن عزیز فاتت امراۃ فقالت قد ارضعت عقبۃ والتی تزوج بھا فقال لھا عقبۃ ما اعلم انک

یہ حرمت دودھ پینے کی بڑی عمر مین نہین ثابت ہوتی

بعض عورتون کا یہ کہنا کہ مین نے تمکو دودھ پلایا ہے اور کلام کرنا جائز ہونا اسکے اور حرمت نکاح کی اُنکو نزدیک بھی مجھ کو نہین ہوتی

بیچنے والے کی تصدیق اسکے خلاف پر جو اُسنے کہی تھی

روایت کے خلاف اسکے کہ جسپر فتوا دیا ہے راویون نے

ارضعتینی فاتیت النبی فاخبرتہ فارسل الی ابی اھاب فسالھم فقالوا ما علمنا ارضعت صاحبتنا فرکب الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالمدینۃ فسالہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف وقد قیل ففارقھا عقبۃ وتنکحت زوجا غیرہ رواہ البخاری

اور روایت ہے عقبہؓ بیٹے حارث کے سے یہ کہ اُسنے نکاح کیا بیٹی ابواہاب بیٹی عزیز کی سے پھر آئی ایک عورت اور کہا کہ تحقیق دودھ پلایا میں نے عقبہ کو اور اُس عورت کو کہ نکاح کیا عقبہ نے اُس سے یعنی اپس وہ عورت دودھ شریک بہن ہوئی عقبہؓ کی اور نکاح کیا باطل ہوا پس کہا اسکو عقبہ نے کہ نہیں جانتا میں کہ تحقیق تو نے دودھ پلایا ہو مجھکو اور نہ خبر دی تو نے مجھکو یعنی پہلے اُس پس بھیجا عقبہؓ نے ایک شخص کو طرف ابی اہاب کے اپنے پوچھا اُنسے کہ تمھاری لڑکی کو دودھ پلایا ہے اُس عورت نے پس کہا اُنھوں نے نہیں جانتے ہم کہ دودھ پلایا ہو تو اُس عورت نے ہماری لڑکی کو پس سوار ہوکر چلے عقبہؓ طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ تھے مدینے میں اور پوچھا حضرت سے حکم اُس نکاح کا پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کسطرح نکاح میں رکھیگا اسکو حالانکہ تحقیق کہا گیا ہے کہ دودھ شریک بہن تیری ہے پس جدا کر دیا اُس عورت کو عقبہؓ سے اور نکاح کیا اُس عورت نے اور خاوند سے سوا اُسکے نقل کی یہ بخاری نے

اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے امام احمدؒ نے کہ ایک عورت کی گواہی دودھ کے مقدمہ میں قبول ہے اور امام اعظمؒ اور اکثر علما کے نزدیک ثبوت دودھ پلانا دو مرد ون یا ایک مرد اور دو عورتون عادل ہی ہوتا ہے جواب اس حدیث کا یہ دیتے ہین کہ حضرتؐ نے بنا بر احتیاط کے اور تقوی کے فرمایا کہ جمع رہنا ان دونو نکا مناسب نہیں ط

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جَیْشًا اِلٰی اَوْطَاسٍ فَلَقُوْا عَدُوًّا فَقَاتَلُوْھُمْ فَظَھَرُوْا عَلَیْھِمْ وَاَصَابُوْا لَھُمْ سَبَایَا فَکَاَنَّ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَحَرَّجُوْا مِنْ غِشْیَانِھِنَّ مِنْ اَجْلِ اَزْوَاجِھِنَّ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ فِیْ ذٰلِکَ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ اَیْ فَھُنَّ لَکُمْ حَلَالٌ اِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُھُنَّ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ابی سعید خدری سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دن حنین کے بھیجا ایک لشکر طرف اوطاس کے کہ نام ہے ایک جگہ کا نزدیک طائف کے پس ملے دشمنون سے اور لڑے دشمنون سے پس غالب آئے یہ دشمنون پر اور پائے واسطے اپنے بندی پس گویا کہ بعضے آدمیون صحابہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سے پرہیز کیا صحبت کرنے اُن لونڈیون کی سے سبب اُنکے خاوندون اُنکے کے کہ مشرک تھے پس اُتاری اللہ تعالی نے اس مقدمہ میں یہ آیت اور حرام کی گئی ہیں یہ تم پر عورتیں خاوند والیاں مگر وہ عورتیں کہ مالک ہوئے ہیں ہاتھ تمھارے یعنی وہ لونڈیاں کہ دارالحرب سے پکڑ لائے ہو لڑائی میں اور اُنکے خاوند دارالحرب میں موجود ہیں پس لونڈیاں واسطے تمھارے حلال ہیں جبکہ گذر جاوے عدت اُنکی نقل کی یہ مسلم نے

فَصْلٌ عورت جو کسی کے نکاح میں ہو اُس سے اور کسی کو نکاح کرنا اور اپنے تصرف میں لانا درست نہیں مگر کافرونکی بیبیاں کہ بندی میں پکڑی دین اور خاوند اُنکے دارالحرب میں موجود ہون تو اُنکو اپنے تصرف میں لانا درست ہے جبکہ عدت اُنکی گذر جاوے اور مرد عدت سے استبرا ہے یعنی اگر حاملہ ہو تو جنے جن کو اور اگر حاملہ نہو تو ایک حیض گذر جاوے اگر حیض آتا ہو اُسکو والا ایک مہینا گذر جاوے پھر کما یطیبی کے گئے ہین ابن عباسؓ طرف اسکے کہ لونڈی خاوند والی جبکہ بچی جاوے تو ٹوٹ جاتا ہے نکاح اُسکا اور حلال ہوتی ہے مول لینے والے کو صحبت کرنی اُسکے بعد استبرا کے سبب عالم ہونے اس آیت کے اور اور علما کہتے ہین کہ نکاح اُسکا نہیں ٹوٹتا ہے اور آیت خاص بندی کے حق میں نازل ہوئی ہے ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی اَنْ تُنْکَحَ الْمَرْاَۃُ عَلٰی عَمَّتِھَا اَوِ الْعَمَّۃُ عَلٰی بِنْتِ اَخِیْھَا وَالْمَرْاَۃُ عَلٰی خَالَتِھَا اَوِ الْخَالَۃُ عَلٰی بِنْتِ اُخْتِھَا لَا تُنْکَحُ الصُّغْرٰی عَلَی الْکُبْرٰی وَلَا الْکُبْرٰی عَلَی الصُّغْرٰی رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالدَّارِمِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَزَادَ اَبُوْدَاؤُدَ فَاِنَّکُمْ اِنْ فَعَلْتُمْ ذٰلِکُمْ قَطَعْتُمْ اَرْحَامَکُمْ

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس سے کہ نکاح کیا جاوے عورت اوپر پھوپی اپنی کے یا پھوپی اپنی کے اوپر بھتیجی اپنی اور منع فرمایا اس سے کہ نکاح کیا جاوے عورت اوپر اپنی خالہ یا خالہ اپنی بھانجی پر نہ نکاح کیا جاوے چھوٹے ناتے والی بڑے ناتے والی پر اور نہ بڑے ناتے والی چھوٹے ناتے والی پر

نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی اور نسائی نے اور روایت نسائی کی لفظ یُنْتِ اُخْتِهَا تک ہی ف نہ نکاح کیجاوے بھتیجے نواسے والی اگر یہ تاکید ہے پہلے حکم کی اور مراد چھوٹے نواسے والی سے بھتیجی اور بھانجی ہے اور مراد بڑے نواسے والی سے پھپھی اور خالہ حاصل یہ کہ خالہ کو بھانجی پر اور بھانجی کو خالہ پر اور بھتیجی کو پھپھی پر اور پھپھی کو بھتیجی پر جمع کرنا نکاح میں درست نہیں لیکن بعد طلاق دینے ایک کے اُن میں سے اور بعد گذرنے اُسکی عدت کے یا بعد مرنے اُسکے کے دوسری سے نکاح کرنا درست ہے ۱۲ منہ ۔ مولانا **وعن** البراء بن عازب قال مر بی خالی ابو بردۃ بن نیار ومعہ لواء فقلت این تذهب فقال بعثنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی رجل تزوج امرأۃ ابیہ من بعدہ رواہ الترمذی وابو داؤد وفی روایۃ لہ ولنسائی فی اخری مر ابو بردۃ والذی یلیہ فامرنی ان اضرب عنقہ واخذ مالہ وفی ہذہ الروایۃ قال عمی بکل خالی اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہا گذرا مجھ پر ماموں میرا ابو بردہ بن نیار اور ساتھ اُسکے نشان تھا پس کہا میں نے کہاں جاتے ہو پس کہا بھیجا مجھکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے طرف ایک شخص کے کہ نکاح کیا ہے اُسنے اپنے باپ کی بیوی سے لاؤں گردن حضرتؐ کے پاس سر کاٹکر نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے اور ایک روایت ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی کی ہم یون آیا ہے کہ پس حکم کیا مجھکو حضرتؐ نے یہ کہ ماروں گردن اُسکی اور لے آؤں مال اُسکا اور اس روایت میں کہا چچا میرا بدلے ماموں میرے کی ف پس معلوم ہوا کہ ابو بردہ بن نیار ماموں ہے براء بن عازب کا یا چچا اُسکا اور تھا نشان ساتھ اُسکے علامت کے لیئے تا لوگ معلوم کریں کہ حضرتؐ کا بھیجا ہوا جاتا ہے کام ذکر کیے گئے کیلیئے اور کہا طیبی نے کہ حضرتؐ جسکی گردن مارنیکا حکم کیا وہ اعتقاد رکھتا تھا حلال ہونے نکاح کا باپ کی بی بی کے ساتھ جبیکہ اعتقاد تھا اہل جاہلیت کا پس جو کوئی کہ اعتقاد کرے حلال ہونے ایک چیز حرام کا وہ کافر ہوتا ہے اور جائز ہوتا ہے قتل کرنا اُسکا اور لینا اُسکے مال کا ۱۲ منہ ع **وعن** ام سلمۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحرم من الرضاع الا ما فتق الامعاء فی الثدی کان قبل الفطام رواہ الترمذی اور روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں حرام کرتی دودھ پینے سے کوئی قسم لیکن مگر وہ قسم کہ کھولے انتڑیوں کو پیچ پینے چھاتی کے اور ہووے پہلے وقت دودھ چھڑانے دودھ کے نقل کی یہ ترمذی نے ف کھولے انتڑیوں کو یعنی لڑکے کی انتڑیوں کو مانند طعام کے اور واقع ہووے نہیں جگہ غذا کے اور نہیں ہوتا مگر پیچ عمر شیر خوارگی کے کہ دو برس یا اڑھائی برس ہیں مراد یہ ہے کہ حرمت بسبب دودھ پینے کے بڑی عمر میں یعنی بعد دو برس یا اڑھائی برس کے عمر کے ثابت نہیں ہوتی بلکہ چھوٹی عمر میں یعنی دو برس یا اڑھائی برس کی عمر تک پیوے تو ہوتی ہے اور یہ جو کہا کہ پیچ پینے چھاتی کے مقصود اس سے بیان کرنا واقع کا اور صورت دودھ پلانیکے کہ چھاتی سے دودھ پلایا کرتی ہیں والا شرط نہیں ہے پیچ ثابت ہونے حرمت دودھ پینے کے کہ چھاتی تو نسے دودھ پیوے یعنی برابر ہے کہ چھاتی سے دودھ پلاوے یا کسی چیز میں لیکر پلاوے مانند چمچہ وغیرہ کے حرمت ہر طرح ثابت ہو جائیگی اور پہلے وقت چھڑانے دودھ کے یعنی شرع میں جو وقت دودھ چھڑانیکا مقرر ہے اُس سے پہلے ہو یہ جملہ تاکید ہے بیان اوپر کے کلام کا اور فقہیں لکھا ہے کہ نہیں اعتبار رہنے دودھ چھڑانیکا پہلے وقت معین کے یہاں تک اگر دودھ چھڑاوے بچے کا پہلے وقت معین کے اور پھر دودھ پلاوے اُس مدت میں تو ثابت ہوتی ہے حرمت اور دودھ پلانا بعد مدت معین کے درست نہیں اسلیے کہ دودھ جز و آدمی کا ہے اور نفع اُٹھانا جز و آدمی کے سے بغیر ضرورت کے حرام ہے اور ضرورت رفع ہو گئی اور بنا برابر اسکے نہیں جائز ہے بطور دوا کے استعمال کرنا آدمی کے دودھ کا اور اہل طب نے ثابت کیا ہے کہ بینی کا دودھ فائدہ کرتا ہے آنکھ کو اور شارح نے اسمیں اختلاف کیا ہے بعضوں نے کہا کہ نہیں جائز ہے اور بعضوں نے کہا جائز ہے جبکہ ظن غالب کا ہو کہ اس سے رمد جاتا رہیگا ۱۲ منہ و مختار **وعن** حجاج بن حجاج الاسلمی عن ابیہ انہ قال یا رسول اللہ ما یحل عنی من عقوق امہاتنا الرضاع فقال اعتق عبدہ او امۃ رواہ احمد وابو داؤد والنسائی الا انہ لم یذکر الرضاع اور روایت ہے حجاج بیٹے حجاج سلمی کے سے کہ نقل کی اُسنے اپنے باپ سے تحقیق آئے کہا یا رسول اللہ کیا چیز دور کرتی ہے مجھسے حق دودھ کا پس فرمایا مملوک یعنی بردہ غلام ہو یا لونڈی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور دارمی نے ف یعنی پوچھنے والے نے پوچھا کہ کونسی چیز ہے کہ اُسکے ادا کرنیسے حق دودھ پلانیوالی کا ادا ہو حضرتؐ نے فرمایا کہ بردہ دینے سے دودھ پلانے والی کو حق اُسکے

ف لازم ہوا دارمی کو حاشیہ ۱۲

ف پس معلوم ہوا کہ ابو بردہ ماموں ہے براء بن عازب کا ۱۲ منہ

دودھ پلانیکا ادا ہوتا ہے چونکہ دودھ پلانے والی خدمت کرتی ہے دودھ پینے والے کی اُسکے بدلے مین اُسکو بھی خادم بیجے تا خدمت کرے اُسکی ع و
عَنْ اِبْنِ الطُّفَیْلِ اَنْعُوْفٍ قَالَ کُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ اَقْبَلَتِ امْرَاَۃٌ فَبَسَطَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رِدَاءَہٗ حَتّٰی قَعَدَتْ عَلَیْہِ فَلَمَّا ذَھَبَتْ قِیْلَ ھٰذِہٖ اُمُّہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے ابی طفیل عنوی سے کہا تھا مین بیٹھا ہوا ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ناگہان آئی ایک عورت یعنی حضرت حلیمہؓ پس بچھادی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے چادر اپنی یعنی اُنکی تعظیم و خوش کرنے کیلیے یہانتک کہ بیٹھ گئی وہ چادر پر پس جب چلی گئی وہ کسی جگہ یعنی دریافت کیا لوگون نے بسبب تعظیم کرنے اُسکی کے اور بیٹھ جانے اُسکے چادر مبارک پر کہا گیا کہ اس عورت نے دودھ پلایا تھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو فعل کی یا ابوداؤد نے **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ غَیْلَانَ بْنَ سَلَمَۃَ الثَّقَفِیَّ اَسْلَمَ وَلَہٗ عَشْرُ نِسْوَۃٍ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ وَاَسْلَمْنَ مَعَہٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمْسِکْ اَرْبَعًا وَفَارِقْ سَائِرَھُنَّ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِاَحْمَدَ وَالدَّارِمِیِّ وَابْنِ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ غیلان بن سلمہ ثقفی مسلمان ہوا اسحالمین کہ اُسکی دس عورتین جاہلیت مین اور عورتین بھی مسلمان ہوئین ساتھ اُسکے پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے رکھ تو چار عورتون کو یعنی اپنے نکاح مین اور جدا کر تو باقیون کو نقل کی یہ احمدؒ اور ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ نکاح کا فرونکا صحیح ہے یہان تک کہ جب مسلمان ہون تو حکم نہ کیے جاوین ساتھ تجدید نکاح کے اگر جبکہ اُنکے نکاح مین ایسی عورتین ہون کہ جائز نہین ہے جمع کرنا اُنکا نکاح مین اور یہ بھی معلوم ہوا اس سے کہ نہین جائز ہے نکاح کرنا زیادہ چار عورتون سے اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ اسلام ایکا کل مرد و عورتین سے موجب تفرق کا نہین مانند مرتد ہونیکے جیسیکہ مذہب حنفیکا ہے ع و **وَعَنْ** نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِیَۃَ قَالَ اَسْلَمْتُ وَتَحْتِیْ خَمْسُ نِسْوَۃٍ فَقَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَارِقْ اِحْدَاھُنَّ وَاَمْسِکْ اَرْبَعًا قَدَّمْتُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مُدَّۃِ سِتِّیْنَ سَنَۃً فَقَالَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَفِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہے نوفلؓ بیٹے معاویہؓ کے سے کہ کہا مسلمان ہوا مین اور تھین نکاح مین میرے پانچ عورتین پس کہا مجھ مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے یعنی حکم اُنکا پس فرمایا چھوڑ دے ایک کو اور رکھ تو چار کو پس قصد کیا مین نے طرف پہلی نکاحی مرنج کے کہ سب سے پہلے اُنکی صحبت مین نزدیک میرے ساٹھ برس کے پس جدا کر دیا مین نے اُسکو نقل کی شرح السنہ مین **وَعَنِ** الضَّحَّاکِ بْنِ فَیْرُوْزَ الدَّیْلَمِیِّ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَسْلَمْتُ وَتَحْتِیْ اُخْتَانِ قَالَ اِخْتَرْ اَیَّتَھُمَا شِئْتَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَاَبُوْیَعْلٰی اور روایت ہے ضحاک سے فیروز دیلمی کے سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی فیروز سے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ تحقیق مین مسلمان ہوا اور نکاح مین میرے دو بہنین ہین فرمایا اختیار کر اُن دونون مین سے ایک کو جسکو چاہے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** کہا مظہر نے کہ مذہب شافعیؒ اور مالکؒ اور احمدؒ کے مین یہ ہے کہ اگر اسلام لاوے ایک شخص اور اُسکے نکاح مین دو بہنین ہون کہ وہ بھی اسلام لائی ہون ساتھ اُسکے تو جائز ہے اُسکو کہ اختیار کرے ایک کو اُن دونون مین سے خواہ پہلی نکاحی کو خواہ دوسری کو اور کہا ابوحنیفہؒ نے کہ اگر نکاح کیا تھا اُن دونون سے ساتھ تو نہین جائز ہے یہ کہ اختیار کرے ایک کو اُن دونون مین سے اور اگر نکاح کیا تھا اُن دونون سے آگے پیچھے تو جائز ہے اُسکو کہ اختیار کرے اُس عورت کو کہ عرصے نکاح اول کیا تھا نہ دوسری کو ع و **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَسْلَمَتِ امْرَاَۃٌ فَتَزَوَّجَتْ فَجَاءَ زَوْجُھَا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ قَدْ اَسْلَمْتُ وَعَلِمَتْ بِاِسْلَامِیْ فَانْتَزَعَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ زَوْجِھَا الْاٰخِرِ وَرَدَّھَا اِلٰی زَوْجِھَا الْاَوَّلِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّمَا اَسْلَمَتْ مَعِیْ فَرَدَّھَا عَلَیْہِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَرُوِیَ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اَنَّ مَا عَدَّ مِنَ النِّسَاءِ رَدَّھُنَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالنِّکَاحِ الْاَوَّلِ عَلٰی زَوَالِ مَنْعِ ھٰذَا الْاِجْتِمَاعِ بِالْاِسْلَامِ بَعْدَ اِھْلَاکِ الدِّیْنِ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ مِنْھُنَّ بِنْتُ الْوَلِیْدِ ابْنِ مُغِیْرَۃَ کَانَتْ تَحْتَ صَفْوَانَ ابْنِ اُمَیَّۃَ فَاَسْلَمَتْ یَوْمَ الْفَتْحِ وَھَرَبَ زَوْجُھَا مِنَ الْاِسْلَامِ فَبَعَثَ اِلَیْہِ ابْنَ عَمِّہٖ وَھْبَ ابْنَ عُمَیْرٍ بِرِدَاءِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَانًا لِصَفْوَانَ فَلَمَّا قَدِمَ جَعَلَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَیِّرًا اَرْبَعَۃَ اَشْھُرٍ حَتّٰی اَسْلَمَ فَاسْتَقَرَّتْ عِنْدَہٗ وَاَسْلَمَتْ اُمُّ حَکِیْمٍ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ ھِشَامٍ اِمْرَاَۃُ عِکْرِمَۃَ بْنِ اَبِیْ جَھْلٍ یَوْمَ الْفَتْحِ بِمَکَّۃَ وَھَرَبَ زَوْجُھَا مِنَ الْاِسْلَامِ حَتّٰی قَدِمَ الْیَمَنَ فَارْتَحَلَتْ اُمُّ حَکِیْمٍ حَتّٰی قَدِمَتْ عَلَیْہِ الْیَمَنَ فَدَعَتْہُ اِلَی الْاِسْلَامِ فَاَسْلَمَ فَثَبَتَ عَلٰی نِکَاحِھِمَا رَوَاہُ مَالِکٌ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ مُرْسَلًا

اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا مسلمان ہوئی ایک عورت پھر نکاح کیا یعنی ایک شخص سے پھر آیا پہلا خاوند اُسکا طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ تحقیق میں مسلمان ہوا تھا اور جانتا تھا اسنے اسلام میرا پہلے اور باوجود اسکے نکاح کیا پس نکالا اُس عورت کو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دوسرے خاوند کے نکاح سے اور حوالے کیا اُس عورت کو طرف خاوند پہلے اُسکے کے اور ایک روایت میں ہے کہ اُس پہلے خاوند نے کہا کہ وہ عورت مسلمان ہوئی ساتھ میرے پس حوالے کی حضرتؐ نے وہ عورت اُسی کو نقل کی یہ ابو داؤد نے اور روایت کی گئی شرح السنہ میں کہ تحقیق کتنی ہی عورتوں کو پھیرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بسبب پہلے نکاح کے اُنکے خاوند وں پر نزدیک جمع ہونے اسلام خاوندوں کی پیچھے مختلف ہونے دین کے اور ملک کے اُنمیں سے یعنی اُن عورتوں میں سے کہ پھیرا اُنکو حضرتؐ نے اُنکے خاوند وں پر نزدیک پہلے نکاح کے بیٹی ولید بیٹے منیر کے تھے نکاح صفوان بیٹے امیہ کے میں پس اسلام لائی وہ دن فتح مکے کے یعنی خاوند کے پہلے اور بھاگ گیا خاوند اُسکا اسلام لانے پس بھیجا حضرتؐ نے طرف اُسکے پیچھے چچا اُسکے کو کہ نام اُسکا وہب بن عمیر تھا ساتھ چادر شریف اپنی کے رحمت ہو اللہ کی اُنپر اور سلام اُسکے امان دینے صفوان کے یعنی قتل و قید سے پس جب آیا صفوان مقر رکیا واسطے اُنکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سیر کرنا چار مہینے کا یہانتک کہ آیا یہانتک مسلمان ہوا صفوان یعنی بیوی کے مسلمان ہونیکے دو مہینے کے بعد پس ٹھیری بیٹی ولید کی کہ بیوی اُسکی تھی اُسکے نکاح میں اور اُن عورتوں سے مسلمان ہوئی اُم حکیم بیٹی حارث بیٹے ہشام کی عورت عکرمہؓ بیٹے ابوجہل کی دن فتح مکے کے مکہ میں اور بھاگا خاوند اُسکا یعنی عکرمہؓ اسلام لانیسے یہانتک کہ آیا یمن میں ابوچلی حکیم یعنے بیچ طلب خاوند کے ساتھ حکم حضرتؐ کے یہانتک کہ آئی خاوند کے پاس یمن میں پس بلایا خاوند کو طرف اسلام کے پس مسلمان ہوا پس رہے دونوں اپنے نکاح پر نقل کی یہ مالکؒ نے ابن شہاب سے بطریق ارسال کے ف پیچھے مختلف ہونے دین اور ملک کے کہا منذر نے کہ یعنی جب اسلام لایا خاوند اور بیوی پہلے گذرنے عدت کے تو ثابت ہوتا ہے نکاح دونوں میں برابر ہے کہ ہوتے ایک دین پر جیسے دونوں کتابی ہو یا بت پرست ہوتے یا ایک دونوں میں سے ہوتا ایک دین پر اور دوسرا اور دین پر اور برابر ہے کہ ہوتے دونوں دار الاسلام میں یا دار الحربین یا ایک اُن دونوں میں سے ہوتا بیچ ایک کے اُن دونوں میں اور دوسرا اور میں اور یہی مذہب شافعیؒ اور احمدؒ کا ہے اور کہا ابو حنیفہؒ نے کہ نہیں حاصل ہوتی فرقت دونوں میں مگر بسبب ایک چیز کے تین چیز وں سے یا تو عدت ہو چکی یا عرض کرے اسلام جو کہ مسلمان ہو دوسرے پر اور وہ نہ قبول کرے یا انتقال کرے ایک اُن دونوں کا دار الاسلام سے طرف دار الحرب کے یا دار الحرب سے طرف دار الاسلام کے اور برابر ہے اُنکے نزدیک اسلام لانا پہلے دخول کے اور بعد دخول کے اور سیر کرنا چار مہینے کا یعنی حکم کیا کہ چار مہینے تک امن میں رہے اُسکے لیے اور امان دیکھے خصلت اُنکی پس پھر اگیا اُنمیں چند روز پھر نصیب ہوا اسکو اللہ تعالیٰ نے اسلام ۱۲ منہ

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حُرِّمَ مِنَ النَّسَبِ سَبْعٌ وَمِنَ الصِّهْرِ سَبْعٌ ثُمَّ قَرَأَ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهٰتُكُمْ الْآيَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا حرام کی گئیں نسب سے سات عورتیں اور مصاہرت سے سات پھر پڑھی یہ آیت حرام کی گئیں تم پر مائیں تمہاری آخر آیت تک نقل کی یہ بخاری نے ف نسب سے سات عورتیں یہ حرام ہیں ماں اور بیٹی اور بہن اور پھپھی اور خالہ اور بھتیجی اور بھانجی اور مصاہرت سے کہتے ہیں اُس قرابت کو کہ بسبب نکاح کے حاصل ہو پس مصاہرت کے علاقے سے چار عورتیں تو ہمیشہ کو حرام ہیں ماں بیوی کی اور بیٹیاں بیٹے اور پوتے کی اگرچہ نیچے کے درجے میں ہوں اور باپ اور دادا کی بیویاں اگرچہ اوپر کے درجے میں ہوں اور بیٹی اُس بیوی کی کہ صحبت کی ہو اُس سے اور تین عورتیں ہیں مصاہرت کے علاقے میں کہ ہمیشہ کو حرام نہیں بیوی کی بہن اور پھپھی اور خالہ اور آیت مذکورہ کو سند کے لیے پڑھی کہ اسمیں جمع عورتیں کہ بسبب نسب کے حرام ہیں سب مذکور ہیں اور علاقہ مصاہرت سے جو حرام ہیں اگر شاء اللہ تعالیٰ اسمیں مذکور ہیں اور رسالہ کی آیت یوں ہے حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهٰتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ وَأُمَّهٰتُكُمُ اللّٰتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوٰتُكُمْ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَأُمَّهٰتُ نِسَائِكُمْ وَرَبَائِبُكُمُ اللّٰتِي فِي حُجُورِكُمْ مِنْ نِسَائِكُمُ اللّٰتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِينَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا ۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ

امرأۃ فدخل بھا فلا یحل لہ نکاح ابنتھا وان لم یدخل بھا فلینکح ابنتھا وایما رجل نکح امرأۃ فلا یحل لہ ان ینکح امھا دخل بھا او لم یدخل بھا رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث لا یعرف من قبل اسنادہ وانما روی ابن لھیعۃ والمثنی ابن الصباح عن عمرو بن شعیب وھما یضعفان فی الحدیث اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُسنے دادا سے یعنی عبداللہ سے کہ یہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نکاح کرے کسی عورت سے پھر صحبت کرے اُس سے پس نہیں درست اُسکو نکاح کرنا اُسکی بیٹی سے اور اگر نہیں صحبت کی اُس سے پس جائز ہے نکاح بیٹی اُسکی سے یعنی بعد طلاق دینے اُس عورت کے یا بعد مرنے اُسکے اور رجوع کرنا ماں اور بیٹی کا درست نہیں اور جو شخص کہ نکاح کرے کسی عورت سے پس نہیں حلال اُسکے نکاح کرنا ماں اُسکی سے صحبت کی ہو اُس عورت سے یا نہ صحبت کی ہو اُس سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث نہیں صحیح بسبب اسناد کے سوا اسکے نہیں کہ روایت کیا اسکو ابن لہیعہ اور مثنی بیٹے صباح کے نے عمرو بن شعیب سے اور وہ دونوں نسبت طرف ضعف کے کیے جاتے ہیں پھر نقل کرنے حدیث کے ف بیٹی کے مقدمہ ہیں جو اس حدیث میں فرمایا یہ مضمون اس آیت سے ثابت ہے وربائبکم التی فی حجورکم من نسائکم التی دخلتم بھن فان لم تکونوا دخلتم بھن فلا جناح علیکم اور ماں کے مقدمے میں جو فرمایا بسبب مطلق وارد ہونے اس آیت کے فرمایا وامھٰت نسائکم اور بسبب اسناد کے یعنی بسبب اس کے نہیں صحیح ہے اگرچہ صحیح ہے باعتبار معنوں کے بسبب مطابق ہونیکے ساتھ آیت مذکورہ کے مع باب المباشرۃ باب ہے بیچ بیان صحبت کرنیکے عورت سے الفصل الاول فصل پہلی عن جابر قال کانت الیھود تقول اذا اتی الرجل امرأتہ من دبرھا فی قبلھا کان الولد احول فنزلت نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم متفق علیہ روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا تھے یہود کہتے جو صحبت کرے مرد اپنی عورت سے پیچھے اُسکی اگلی جانب میں ہوتا ہے لڑکا بھینگا پس اُتری یہ آیت کہ عورتیں تمھاری یعنی بیویاں اور لونڈیاں کھیتی ہیں تمھاری پس آؤ اپنی کھیتی میں جسطرح سے چاہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی یہود کہتے تھے کہ اگر آدمی عورت سے صحبت اسطور سے کرے کہ اسکے پیچھے کھڑا ہو کر یا بیٹھ کر ستر اپنا اُسکے اگلے ستر میں داخل کرے تو اس جماع سے لڑکا بھینگا پیدا ہوتا ہے پس اُنکے اس وہم کے رد کرنیکے لیے یہ آیت اُتری کہ تمھاری بیویاں تمھاری کھیتیاں ہیں یعنی جگہ پیدا ہونے اولاد تمھاری کی ہیں جیسے زمین کھیتی پیدا ہونے کی جگہ ہے اور جگہ اسکی شرمگاہ ہے نہ مقعد اسلیے کہ مقعد جگہ پاخانہ کی ہے نہ جگہ کھیتی کی پس آؤ تم اپنی کھیتی میں جسطرح چاہو کھڑے ہو یا بیٹھے یا لیٹے پیچھے آگے کے ستر میں یا آگے سے آگے کے ستر میں حاصل کہ جسطرح صحبت کرو درست ہے اور کچھ ضرر نہیں بشرطیکہ آگے کی جانب میں ہو اور پیچھے کے ستر بعینہٖ اعلام کرنا مناسب دینے میں حرام ہے مع وعنہ قال کنا نعزل والقرآن ینزل متفق علیہ وزاد مسلم فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم ینھنا اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا تھے ہم عزل کرتے اُحوال میں کہ قرآن اُترتا تھا یعنی حضرت کے زمانے میں کہ وحی اُترتی تھی ہم عزل کرتے تھے اور نہی فرمائی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا مسلم نے پس پونہچی خبر اُسکی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو پس منع کیا ہمکو ف یعنی عزل کے یہ ہیں کہ مرد عورت سے صحبت کرے اور جب منزل ہونے لگے تو ستر اپنا عورت کی شرمگاہ سے نکالکر باہر منزل ہو کہا ابن ہمام نے کہ عزل جائز ہے نزدیک اکثر علما کے اور کروہ رکھا ہے اسکو ایک جماعت نے صحابہ اور غیر ہم سے اور صحیح یہ ہے کہ جائز ہے اور در مختار میں لکھا ہے کہ جائز ہے عزل کرنا اپنی لونڈی سے بغیر اذن اُسکے کے اور منکوحہ اگر آزاد ہو تو اُسکے اذن سے جائز ہے اور اگر کسی کی لونڈی ہو تو اُسکے مالک کی اجازت سے جائز ہے اور سید نے لکھا ہے کہ جائز رکھا ہے شافعی نے عزل کو لونڈی سے برابر ہے کہ منکوحہ ہو یا مملوکہ اور آزاد عورت سے صحبت کرنے میں عزل کرے تو اذن لے اُس سے اور کہا نووی نے کہ ہمارے نزدیک عزل مکروہ ہے اسلیے کہ سبب ہے قطع نسل کا مع وعنہ قال ان رجلا اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان لی جاریۃ ھی خادمنا وانا اطوف علیھا واکرہ ان تحمل فقال اعزل عنھا ان شئت فانہ سیاتیھا ما قدر لھا فلبث الرجل ثم اتاہ فقال ان الجاریۃ قد حبلت فقال قد اخبرتک انہ سیاتیھا ما قدر لھا رواہ احمد ومسلم اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا تحقیق ایک شخص آیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ تحقیق میرے پاس ایک لونڈی ہے کہ وہ خدمت

کرتی ہے ہماری اور میں صحبت کرتا ہوں اُس سے اور مکروہ جانتا ہوں یہ کہ حاملہ ہو پس فرمایا حضرتؐ نے عزل کر اُس سے اگر چاہے تو پس تحقیق پیدا ہوگی اُس سے وہ چیز کہ مقدر ہے واسطے اُسکے نقل کی یہ مسلم نے ف کہا نووی نے کہ اس میں دلالت ہے اوپر اباحت عزل کرنے کے باوجود عزل کے انتہیٰ اور ابن ہمام نے کہا کہ اگر عزل کرے باذن یا بغیر اذن او ظاہر ہو حمل تو آیا جائز ہے نفی کرنی اُس حمل کی یا نہیں کہا علماء نے کہ اگر نہ عود کیا تھا طرف عورت کے یا عود کیا تھا بعد پیشاب کرنیکے تو جائز ہے نفی اُس حمل کی اور اگر پیشاب نہیں کیا تھا پہلے عود کرنیکے تو نہیں جائز بسیط حنفی منقول ہے حضرت علیؓ سے اسلیے کہ بقیہ منی کا ذکر میں ٹھاوہ گر بڑا رحم میں اور اسیطرح کہا ابوحنیفہؒ نے اُس شخص کے حق میں کہ غسل جنابت کیا پہلے پیشاب کرنیکے پھر پیشاب کیا پھر نکلی منی تو واجب ہے پھر غسل کرنا ع **وعن** ابی سعید الخدریؓ قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ بنی المصطلق فاصبنا سبیا من سبی العرب فاشتھینا النساء واشتدت علینا العزبۃ واحببنا العزل فاردنا ان نعزل وقلنا نعزل ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین اظہرنا قبل ان نسالہ فسالنہ عن ذلک فقال ما علیکم ان لا تفعلوا ما من نسمۃ کائنۃ الا وھی کائنۃ الی یوم القیمۃ الا وھی کائنۃ متفق علیہ

اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حج غزوہ بنی المصطلق کے پس پائے ہم نے بندی بندی عرب سے یعنی پکڑ لائے لونڈی غلام پس رغبت کی ہمنے عورتوں کی یعنی صحبت کرنے کی عورتوں سے اور سخت مشکل ہوا ہم پر مجرد رہنا اور چاہا ہمنے عزل کرنا یعنی لونڈیوں سے بخوف حمل رہنے کے پس ارادہ کیا ہمنے عزل کرنیکا اور کہا ہمنے یعنی اپنے دلو نہیں یا آپس میں کہ عزل کریں ہم احوال میں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم درمیان ہمارے ہیں پہلے اسسے کہ پوچھیں ہم اُسسے کہ آیا جائز ہے یا نہیں پھر پوچھا ہمنے اُسسے حکم اسکا پس فرمایا نہیں نقصان تم کو یہ کہ نہ کرو عزل کو نہیں کوئی جان پیدا ہونیوالی قیامت تک مگر وہ کہ پیدا ہونے والی ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بندی عرب کے سے کہا نووی نے کہ اس میں دلیل ہے اوپر کہ عرب پر بھی جاری ہوتا ہے رق یعنی وہ لونڈی غلام ہو جاتے ہیں جبکہ وہ مشرک ہوں اسلیے کہ نبی المصطلق قبیلہ ہے خزاعہ میں سے اور وہ عرب ہیں اور یہ مذہب مالکؒ اور شافعیؒ کا ہے اور کہا ابوحنیفہؒ نے اور شافعیؒ نے قول قدیم میں کہ نہیں جاری ہوتا ہے اوپر قریش اسلیے کہ اُنکی رقت کے اور لفظ ان لا تفعلوا میں ساتھ زبر اور زیر ہمزہ کے ہے کہا نووی نے کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ نہیں ہے ضرر بیچ ترک کرنے عزل کے اسلیے کہ جو نفس مقدر کیا ہے اللہ تعالیٰ نے پیدا کرنا اُسکا پیدا کریگا اُسکو برابر ہے کہ عزل کر دیا نکر دیں نہیں فائدہ ہے تمہارے عزل کرنے میں اور بعضوں نے کہا کہ حرف لا آن لا تفعلوا میں زائد ہے اس صورت میں معنی یہ ہونگے کہ نہیں مضائقہ تمکو یہ کہ عزل کرو بحسب اسکے جائز ہوا عزل ع **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن العزل فقال ما من کل الماء ینکون الولد واذا اراد اللہ خلق شیء لم یمنعہ شیء رواہ مسلم

اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا پوچھے گئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم حکم عزل کرنے کے سے کہ آیا جائز ہے یا نہیں پس فرمایا نہیں ہوتا ہر آب سے منی سے فرزند اور جسوقت کہ ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ پیدا کرنے کسی چیز کا تو نہیں باز رکھتی اُسکو کوئی چیز نقل کی یہ مسلم نے ف اگر کوئی کہے کہ یہ جواب مطابق سوال کے کیونکر ہوا تو جواب یہ ہے کہ معنی سوال کے یہ ہیں کہ لوگوں نے اذن مانگا عزل کرنے میں بخوف فرزند ہونیکے پس جواب دیے گئے کہ تم کیوں ان کرتے ہو کہ گزرنا آبنی کا سبب ہے پیدائش کا اور عزل کرنا سبب ہے نہ پیدا ہونیکا اور اسطرح نہیں اسلیے کہ نہیں ہوتا فرزند ہر آب منی سے اگر منی گرتی ہے اوپر بچہ اُس سے نہیں پیدا ہوتا اور بعض اوقات عزل کرتے ہیں اور بچہ پیدا ہو جاتا ہے پس پیدا ہونا بچے کا موقوف ہے ارادہ اللہ پر نہ گرانے منی پر اور اسطرح نہ ہونا بھی موقوف ہے اُسکے ارادہ پر نہ عزل پر لیکن ہاں عادت اللہ یوں جاری ہوئی ہے کہ فرزند لطفے سے پیدا ہوتا ہے پس ہو سکتا ہے کہ بیچ صورت عزل کے بے اختیار کچھ لطفے سے رحم میں جا پڑے اور بچہ بن جاوے اور اگر تقدیر الٰہی میں پیدا ہونا ہی ہے تو سکتا تو غیر لطفے کے بھی وہ پیدا کر سکتا ہے اور ان حدیثوں سے رخصت عزل کی سمجھی جاتی ہے لیکن اشارہ ہے اسپر کہ مکروہ ہے کرنا اسکا اور مذہب ہمارا اور اکثر علما کا جو ہمیں سے بیان اسکا بیچ فائدہ حدیث جابرؓ کے گذر چکا طیبی ع **وعن**

سعد ابن ابی وقاص ان رجلا جاء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی اعزل عن امراتی فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم تفعل ذلک فقال الرجل اشفق علی ولدہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان ذلک ضارا ضر فارس والروم رواہ مسلم

اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے یہ کہ ایک شخص آیا طرف رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ تحقیق مین عزل کرتا ہون عورت اپنی سے پس کہا واسطے اُسکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کیون کرتا ہے تو یہ پس کہا اُس شخص نے کہ ڈرتا ہون مین اوپر لڑکے کے اُسکے کے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر یہ ضرر کرتا تو ضرر کرتا فارس اور روم کو نقل کی یہ مسلم نے ف ڈرتا ہون مین اوپر لڑکے یعنے بیوی لڑکے کو دودھ پلاتی ہے ڈرتا ہون کہ اگر عزل کرون اُس سے تو حاملہ ہو جائے گی اور درصورت حمل کے دودھ پلانا بچے کو ضرر کریگا یہ اُسنے اسلیے کہا کہ عقلا قوم کا یہ تھا کہ جماع کرنا حالت دودھ پلانے مین اور حمل رہ جانا ضرر کرتا ہے اُس بچے کو کہ دودھ پلاتی ہے عورت بسبب فساد دودھ کے اور دودھ بھی حمل کیوقت کم ہو جاتا ہے پس حضرت نے فرمایا کہ اگر یہ بات ضرر کرنیوالی ہوتی تو ضرر کرتی فارس اور روم کو کہ عادت اُنکی ہے اسکے کرنے کی چونکہ اُنکو ضرر نہین کرتی معلوم ہوا کہ یہ مضرت نہین پس عزل مت کر بکہ بخوف خوف حاملہ ہونے عورت کے اور آمین مبالغہ ہے بیچ نہی کے عزل سے پس رح وعن جدامۃ بنت وھب قالت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اناس وھو یقول لقد ھممت ان انھی عن الغیلۃ فنظرت فی الروم وفارس فاذا ھم یغیلون اولادھم فلا یضر اولادھم ذلک شیئا ثم سألوہ عن العزل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذلک الوأد الخفی وھی واذا الموؤدۃ سئلت رواہ مسلم اور روایت ہے جدامہ بیٹی وہب کی سے کہ کہا حاضر ہوئی مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیچ کتنے لوگون کے احوال مین کہ وہ فرماتے تھے تحقیق قصد کیا مین نے یہ کہ منع کرون مین غیلہ سے پھر دیکھا مین نے بیچ حال روم اور فارس کے کہ وہ غیلہ کرتے ہین اپنی اولاد کو پس نہین ضرر کرتا اُنکی اولاد کو یہ کچھ پھر پوچھا لوگون نے حضرت سے حکم عزل کرنیکا پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ عزل کرنا زندہ گاڑدینا ہے بچے کا پوشیدہ اور یہ خصلت بُری داخل ہے اس آیت کریمہ مین اور جسوقت جیتی گاڑی ہوئی پوچھی جاویگی نقل کی یہ مسلم نے ف غیلہ یہ ہے کہ زبردغین کے کہتے ہین دودھ پلانیکو حالت حمل مین اور نہایہ مین لکھا ہے کہ غیلہ یہ ہے کہ جماع کرے آدمی اپنی بیوی سے حالت دودھ پلانے مین پس عرب احتراز کرتے تھے غیلہ سے بگمان اسکے کہ یہ ضرر کرتا ہے بچے کو پس حضرت نے بھی چاہا کہ منع کرین اس سے اسلیے پھر دیکھا فارس اور روم کو کہ وہ یہ کرتے ہین اور کچھ ضرر نہین اُنکی اولاد کو نہین پہنچتا پس منع نہ کیا اسسے اور داد کہتے ہین جیتا بچہ گاڑدینے کو عرب جیتی مٹی گاڑدیتے تھے بخوف تنگدستی اور لاحق ہونے عار کے پس حضرت نے فرمایا کہ عزل کرنا داد پوشیدہ ہے اور یہ دلیل ہے اُنکی کہ نہین جائز رکھتے عزل کو اور جو کہ جائز رکھتے ہین وہ کہتے ہین کہ یہ منسوخ ہے یا تہدید ہے یا بیان اولیٰ ہے اور مؤیدہ ہے اُنکی یہ کہ بیٹھے حضرت عمرؓ کے پاس حضرت علی اور زبیر اور سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہم ایک جماعت مین صحابہ سول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی سے پھر ذکر کیا آسمین عزل کا پس کہا حضرت عمرؓ نے نہین مضائقہ اسمین پھر کہا ایک شخص نے اُنمین سے کہ لوگ کہتے ہین کہ یہ موؤدہ صغریٰ ہے پس کہا حضرت علیؓ نے کہ حاصل اُسکا یہ ہے کہ نہین ہوتا موؤدہ یہان تک کہ پڑے جان بچے مین یعنی بعد پڑنے جان کے اسقاط حمل کرے یا آپسے پیدا ہو جیتا جاگتا اور اُسکو گاڑدے تو وہ موؤدہ ہے پس کہا حضرت عمرؓ نے کہ سچ کہا تمنے اے عم اور ذکر کرے اللہ تعالیٰ تمھاری اور حیتک کہ بچے مین جان نہ پڑے اسقاط حمل جائز ہے اور جان پڑتی ہے بچے مین اکیسو بیس روز مین بعد حمل رہنے کے اور مضبوط کہا کہ یہ نہین دلالت کرتی ہے حرمت عزل پر بلکہ دلالت کرتی ہے کراہت پر اسلیے کہ نہین ہے یہ بیچ حکم واد حقیقی کے سو اسسے کہ اسمین ہلاک کرنا جان کا ہوتا ہے بلکہ شابہ ہے اسکے اسلیے اسکو واد پوشیدہ فرمایا کہ وہ بیچ ضائع کرنے لفظ کے کہ مہتا کیا ہے اسکو اللہ تعالیٰ نے فرزند پیدا ہونیکے لیے مشابہ ہے ہلاک کرنے فرزند کے اور گاڑدینے اُسکے کے جیتا اور کہا ابن حمام نے کہ صحت کو پہنچا ہے ابن مسعودؓ سے کہ اُنہون نے فرمایا کہ عزل مؤدہ صغریٰ ہے اور حضرت ابی امامہ سے ہے کہ وہ پوچھے گئے حکم عزل سے پس کہا اُنھون نے کہ نہین دیکھا مین نے کسی مسلمان کو کہ کرتا ہو یہ اور ابن عمرؓ سے ہے کہ حضرت عمرؓ نے مارا عزل کرنے پر بعضے شخصونکو اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ سے ہے کہ منع کرتے تھے عزل سے انتہی اور ظاہر یہ ہے کہ نہی محمول ہے تنزیہ پر ع وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ

ف

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّ اَعْظَمَ الْاَمَانَةِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِنَّ مِنْ اَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الرَّجُلَ يُفْضِيْ اِلٰى امْرَاَتِهٖ وَتُفْضِيْ اِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بڑی امانت نزدیک اللہ تعالیٰ کے دن قیامت کے اور بیچا یک روایت کے تحقیق بدترین لوگوں کا نزدیک خدا کے باعتبار مرتبے کے دن قیامت کے شخص ہے کہ پوہنچے طرف عورت اپنی کے یعنی صحبت کرے اُس سے اور پوہنچے عورت طرف اُسکے پھر ظاہر کرے بھید اُسکا فعل کی مسلم نے ف تحقیق بڑی امانت کہا طیبی نے کہ یعنی بہت بڑی امانت کہ خیانت کرنیسے اُسمین آدمی پوچھا جائیگا دن قیامت کے امانت اُس شخص کی ہے کہ صحبت کرے اپنی بیوی سے پھر افشا کرے بھید اُسکا اور کہا اشرف نے کہ معنی اسکے یہ ہین کہ بہت بڑی خیانت امانت کی نزدیک اللہ تعالیٰ کے دن قیامت کے خیانت اُس شخص کی ہے کہ صحبت کرے اپنی بیوی سے پھر افشا کرے اُسکے بھید کو اور افشا کرنے بھید سے مراد یہ ہے کہ کہتا پھرے لوگونسے جو کچھ کہ گذرا ہے اُسمین اور اُسکی بیوی مین قسم کلام اور افعال سے جیسے عادت ہے رذالون کی یا افشا کرے کسی عیب کو اُسکے عیبونمین سے یا ذکر کرے اُسکی خوبونمین سے اُسپیر کو کہ واجب ہے اُسپر غایت درجہ پھپھا اُسکا اور کہا ابن ملک نے کہ مراد یہ ہے کہ افعال اور اقوال ہر ایک خاوند اور بیوی مین سے امانت رکھے گئے ہین دوسرے کے پاس پس جو کوئی افشا کرے اُن دونون مین سے اُسچیز کو کہ مکروہ رکھے اُسکو دوسرا پس خیانت کی اُسنے اُسکی کما ایک دیب نے ارادہ کرتا ہو نمین طلاق دینے بیوی اپنی کا لوگون نے کہا کیون کہا کیون ذکر کرو تمین عیب اپنی بیوی کا پھر جب طلاق دی اسکو تو لوگون نے کہا کیون طلاق دی تو نے کہا کیون ذکر کرو تمین عیب عورت جنیکا پھر کہا ہے بعضون نے کہ یہ مکروہ جب ہے کہ نہ مترتب ہو اُسپر کچھ فائدہ اور جبکہ فائدہ مترتب ہو کہ عورت عمومی کرے خاوند پر عاجز ہونیکا وقت جماع کے یا شکوہ کرے بیزار ہونے خاوند کا اپنے سے یا مانند اسکے کے تو نہین کراہیت ہے اُسکے ذکر کرنے مین فرمایا اللہ تعالیٰ نے لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ع **الْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُدْعُ لِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَآءَكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ اَقْبِلْ وَاَدْبِرْ وَاتَّقِ الدُّبُرَ وَالْحَيْضَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا دعا کی گئی طرف رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ عورتین تمھاری کھیتیان ہین واسطے تمھارے پس آؤ تم اپنی کھیتیونمین آخر آیت تک اگلی جانب مین اگلی طرف سے اور پچھلی طرف سے اگلی جانب مین اور پرہیز کرو داخل کرنیسے مقعد مین اور حالت حیض مین نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف یعنی وقت حیض کے اگلی جانب مین بھی صحبت نہ کرے کہ حرام ہے اور مقعد مین کبھی نکرے یہ بھی حرام ہے اور لفظ اَقْبِلْ اور اَدْبِرْ تفسیر و بیان ہین فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ کا مولانا ع وَعَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ لَا تَاْتُوا النِّسَآءَ فِيْ اَدْبَارِهِنَّ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے خزیمہ بیٹے ثابت کے سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ حیا نہین کرتا بیان کرنے حق کے سے نہ آؤ تم عورتون کے پاس یعنی بدفعلی نکرو معدون اُنکی مین نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف حیا کہتے ہین تغیر کو کہ لاحق ہوا آدمی کو بسبب خوف عیب لگنے کے اور بُرا کہے جانیکے اور تغیر اللہ تعالیٰ کی ذات مین محال ہے پس مجاز ہے ترک کے وہ بمقصود ہے حیا سے یعنی اللہ تعالیٰ نہین چھوڑتا ہے حق کہنے کو اور اُسکے اظہار کو اس بات کو جو مقتضی نہی مابعد کا کیا اسمین تاکید اور تنبیہ ہے اور نہایت بُرے اور حرام ہونے اُس فعل بد کے یعنی یہ کلام ایسا ہے کہ مکروہ ہے ذکر کرنا اُسکا اور زیادہ نہ لانا چاہیے اگرچہ بطریق منع و نہی کے ہو لیکن چارہ نہین ہے ذکر کرنے حکم شرعی سکے وہ یہ ہے کہ بدفعلی کرو عورتونسے اُنکی مقعدونمین پس عورتونسے جب منع ہوئی تو مردونسے بطریق اولیٰ منع ہوگی اور کہا طیبی نے کہ ظاہر یہ تھا کہ فرماتے حضرت مین نہین حیا کرتا حق سے لیکن منسوب کیا اُسکو طرف اللہ تعالیٰ کے واسطے زیادتی مبالغے کے انتہی اور اسمین دلیل ہے اُسپر کہ پیچھے سے بدفعلی کرنی بیویونسے و لونڈیونسے حرام ہے اور جسنے جائز رکھا اسکو بڑی خطا کی اور کہا طیبی نے کہ اگر یہ حرکت کرے اجنبی عورت سے تو حکم اُسکا حکم زنا کا ہے اور اگر اپنی بیوی سے یا اپنی لونڈی سے کرے تو حرام ہے

ف یہ حدیث دلیل ہے اوپر اسکے کہ اللہ تعالیٰ کا کلام حرف و صوت ہے کما ذکر فی شرح العقائد

ف یہ حدیث دلیل ہے اوپر اسکے کہ کلام اللہ تعالیٰ کا حرف و صوت ہے کما ذکر فی شرح العقائد

لیکن منگسار نکیا جاوے اور نہ حد لگایا جاوے لیکن تعزیر دیا جاوے اور کہا نووی نے کہ اگر اغلام کرے اپنے غلام سے تو وہ مانند اغلام کرنیکے ہے اجنبی سے اور جس نے کہ فعل بد کرے اگر وہ چھوٹا ہو یا دیوانہ ہو یا مکروہ ہے یعنی زبردستی اُس سے یہ فعل کیا تو نہیں حد ہے اُسپر اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اِس فعل پر تعزیر ہے موافق حال فاعل مفعول کے ع ع مولانا **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملعون من اتی امرأتہ فی دبرھا رواہ احمد وابوداؤد اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کیا گیا ہے وہ شخص کہ آوے اپنی عورت کے پاس بیچ مقعد اُسکی کے نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد نے **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینظر اللہ الی رجل اتی امرأتہ فی دبرھا رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق وہ شخص کہ آوے عورت کے پاس مقعد کی مین نہین نظر کرتا اللہ تعالیٰ یعنی نظر رحمت وعنایت کی نہین کرتا طرف اُسکے نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین **وعن** ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینظر اللہ الی رجل فی دبر امرأۃ او امرأۃ فی اللہ بروایۃ الترمذی اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین دیکھتا اللہ تعالیٰ یعنی دیکھنا رحمت کا طرف اُس شخص کے کہ آوے مرد کے پاس یا عورت کے پاس مقعد مین نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** اسماء بنت یزید قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تقتلوا اولادکم سرا فان الغیل یدرک الفارس فیدعثرہ عن فرسہ رواہ ابوداؤد اور روایت ہے اسماءؓ بیٹی یزید کی سے کہ کہا سُنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہ مارو تم اولاد اپنی کو پوشیدہ پس تحقیق غیل پالیتا ہے سوار کو پس پچھاڑتا ہے اُسکو گھوڑے اُسکے سے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** مارو اولاد کو پوشیدہ یعنی ساتھ غیلہ کے اور غیلہ کے معنی اوپر گذر ہی چکے ہین کہ دودھ پلانے کی حالت عمل مین یا صحبت کرنیکی حالت دودھ پلانے مین کہتے ہین یعنی باقی رہتا ہے اثر غیل کا لڑکے مین بیچ فساد مزاج اور ضعف قوی کے تا پوہنچے لڑکے کے حد بلوغ کو پس جب بقا بلہ کرتا ہے لڑائی مین تو سست ہوتا ہے اور گر پڑتا ہے گھوڑے کی پیٹھ سے اور مرجاتا ہے یہ مانند قتل کے حاصل یہ کہ غیلہ نیکی کرکہ یہ باعث ہلاک لڑکے کا ہوتا ہے اِس حدیث مین معلوم ہوا کہ اثر ہوتا ہے غیلہ کا بچے مین اور اوپر کی حدیث سے معلوم ہوا کہ غیلہ کچھ اثر نہین کرتا کما طعن فیہ کہ نفی کرنی اثر غیل کی اوپر کی حدیث کو بھی واسطے باطل کرنے اعتقاد جاہلیت کے کہ وہ مؤثر حقیقی اُسکو جانتے تھے اور اثبات اُسکا یہان بسبیلے ہے کہ وہ سبب فی الجملہ ہے اور مؤثر حقیقی اللہ تعالیٰ ہے انتہی یا یون کہا جاوے کہ یہ نہی تنزیہی ہے اور قول سابق لقد ھممت ان انتہی حمل کیا جاوے تحریم پر پس نہین منافات دونون مین یا یون کہا جاوے کہ نہی اور ترک نہی دونون باجتہاد صحابہ اول نہی کی بسبب مطارحت قوم کے بعد ازان حال فارس و روم کا دیکھکر کہ اُنکو غیلہ نہین ضرر کرتا ترک کیا نہی کو جیسا کہ حدیث جُدامہ کی دلالت کرتی ہے سپر واللہ اعلم ع ع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عمر بن الخطاب قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یعزل عن الحرۃ الا باذنھا رواہ ابن ماجۃ روایت ہے عمر بن خطابؓ سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عزل کرنے حرہ کے سے بدون اذن اُسکے کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** یعنی آزاد عورت سے صحبت کرے تو بدون اذن اُسکے کے عزل مکروہ واسطے متعلق ہونے حق اُسکے کے یا تو بسبب لذت جماع کے حق اُسکا متعلق ہے یا واسطے بچے کے اور اس سے سمجھا جاتا ہے کہ جائز ہے عزل کرنا آزاد عورت سے صحبت کرنے مین باذن اُسکے کے اور لونڈی سے صحبت کرنے مین بغیر اذن اُسکے کے جیسا کہ مذہب ہمارا ہے ع ع ص **باب** باب بیچ بیان حدیثون کے کہ متعلق ہین پہلے باب کے **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** عروۃ عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی بریرۃ خذیھا فاعتقیھا وکان زوجھا عبدا فخیرھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاختارت نفسھا ولو کان حرا لم یخیرھا متفق علیہ روایت ہے عروہ سے کہ نقل کی حضرت عائشہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے اُنکے بیچ مقدمہ بریرہؓ کے کہ لے اُسکو پھر آزاد کر

اُسکو اور تھا خاوند بریرہؓ کا غلام پس مختار کیا اُسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس اختیار کیا بریرہؓ نے اپنے نفس کو اور اگر ہوتا خاوند اُسکا آزاد تو نہ اختیار دیتے اُسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بریرہؓ اوّل لونڈی تھی ایک یہود کی بعد ازاں حضرت عائشہؓ نے اُسکو خرید اپنا پھر قصہ مکاتبا بالبیوع میں گذر چکا ہے پس حضرتؐ نے وقت خریدنے اُسکے کے حضرت عائشہؓ کو فرمایا کہ تو خرید اوسکو اُسکے مالکوں سے اور آزاد کر اس حضرت عائشہؓ نے اُسکو کیا آزاد کیا اور بریرہؓ کا خاوند غلام تھا حضرتؐ نے اُسکو بعد آزاد ہونے کے اُسکے اختیار دیا کہ چاہے اُسکے نکاح میں رہ اور چاہے فسخ کر نکاح کو اسکو خیار عتق کہتے ہیں کہ اگر لونڈی کسی کے نکاح میں ہو اور وہ لونڈی آزاد ہو تو اختیار رکھتی ہے چاہے خاوند کے نکاح میں رہے اور چاہے نہ رہے پس اختیار کیا بریرہؓ نے نفس اپنا اور جُدا ہوئی خاوند سے اور اگر ہوتا خاوند اُسکا آزاد آخر حدیث ہٰذا یہ کلام عروہؒ کا ہے اور یہی قول تینوں اماموں کا ہے کہ اختیار عورت کو ثابت ہے بعد آزاد ہونیکے اُسکے اگرچہ میں ہے کہ خاوند اُسکا غلام ہو واسطے دفع عار کے کہ آزاد غلام کے نکاح میں کیونکر ہو اور اگر خاوند اُسکا آزاد ہو تو اُسکو اختیار نہیں ہوا اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اختیار اُسکو ثابت ہے اگرچہ خاوند آزاد ہو اور دلیلیں اُنکی فقہ میں مذکور ہیں اور اگر میاں بیوی دونوں ساتھ آزاد ہوں تو اختیار ثابت نہیں سب کے نزدیک اگر خاوند آزاد کیا جائے تو اختیار نہیں ہے اُسکو جو وہ بیوی اُسکی آزاد ہوئی لونڈی ع ع **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ عَبْدًا اَسْوَدَ يُقَالُ لَهُ مُغِيثٌ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ يَطُوْفُ خَلْفَهَا فِيْ سِكَكِ الْمَدِيْنَةِ يَبْكِيْ وَدُمُوْعُهُ تَسِيْلُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ يَا عَبَّاسُ اَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيْثٍ بَرِيْرَةَ وَمِنْ بُغْضِ بَرِيْرَةَ مُغِيْثًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَاجَعْتِيْهِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَاْمُرُنِيْ قَالَ اِنَّمَا اَنَا شَافِعٌ قَالَتْ لَا حَاجَةَ لِيْ فِيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ تھا خاوند بریرہؓ کا غلام سیاہ کہا جاتا تھا اُسکو مغیثؓ گویا کہ میں دیکھتا ہوں طرف اُسکے پھرتا پیچھے بریرہؓ کے مدینے کے کہ جو غمین روتا اور آنسو اُسکے بہتے اُسکی ڈاڑھی پر پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے عباسؓ کے اے عباسؓ نہیں تعجب کرتا تو چاہنے مغیثؓ کے سے بریرہؓ کو اور دشمن رکھنے بریرہؓ کے سے مغیث کو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو کاش کہ رجوع کرے تو مغیث سے یعنی نکاح کرے اُس سے پس عرض کیا بریرہؓ نے کہ یا رسول اللہ کیا حکم فرماتے ہو مجھکو یعنی وجوباً فرمایا سوا اسکے نہیں کہ سفارش کرتا ہوں یعنی حکم کرتا ہوں تجکو استحباباً کہا بریرہؓ نے نہیں حاجت مجھکو اسکے جمع کرنے میں یعنی مجکو اُسکے پاس رہنا منظور نہیں نقل کی یہ بخاری نے ف غلام سیاہ یعنی مانند غلام سیاہ کے تھا بصورتی میں مثل اوّل غلام تھا بظر آزاد کیا گیا پس مخیر کیا گیا آزادی میں مناقی ہو پس روایت کی کہ وہ تھا آزاد اور حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کو سفارش کرنی رعیت سے اچھی بات ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ قبول کرنا سفارش کا واجب نہیں اور اُسکے نہ ماننے پر امام کو مواخذہ بھی نہیں ہو سکتا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ عداوت بسبب خلقی اور بد سلوکی کے جائز ہے ع ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّهَا اَرَادَتْ اَنْ تُعْتِقَ مَمْلُوْكَيْنِ لَهَا زَوْجٍ فَسَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهَا اَنْ تَبْدَاَ بِالرَّجُلِ قَبْلَ الْمَرْاَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ روایت ہے عائشہؓ سے یہ کہ اُنھوں نے ارادہ کیا آزاد کرنے کا دو مملوک اپنے کہ آپ تیسرے تھے خاوند بیوی پھر پوچھا عائشہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس حکم فرمایا حضرت عائشہؓ کو یہ کہ آزاد کریں مرد کو پہلے عورت کے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف یعنی تا کہ عورت کو اختیار رہے بیچ نکاح یعنی اگر عورت کو پہلے آزاد کریں تو آزاد غلام کے نکاح میں ہوتی اس صورت میں اُسکو اختیار رہتا چاہتی نکاح میں رہتی چاہتی نہ رہتی جیسا کہ مذہب تینوں اماموں کا ہے چنانچہ بیان مفصل اسکا ابھی ہو چکا ہے پس اسلیے فرمایا کہ مرد کو پہلے آزاد کریں تا عورت کو اختیار رہے اور ظاہر تر یہ ہے کہ اوّل مرد کے آزاد کرنیکو اسلیے فرمایا کہ وہ کامل تر اور افضل ہے یا اسلیے فرمایا کہ اکثر بیزار ہوتی ہے عورت اس سے کہ ہو خاوند اُسکا غلام بخلاف مرد کے اور اسکے والد علم ع ع **وَعَنْهَا** اَنَّ بَرِيْرَةَ عُتِقَتْ وَهِيَ عِنْدَ مُغِيْثٍ فَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَهَا اِنْ قَرِبَكِ فَلَا خِيَارَ لَكِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عائشہؓ سے یہ کہ بریرہ آزاد ہوئی اے المومنین کہ وہ تھی نکاح میں مغیثؓ کے پس اختیار دیا بریرہؓ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی نکاح رکھنے نہ رکھنے کا اور فرمایا اُسکو

اگر نزدیکی کریگا تجھسے یعنی جماع کریگا خاوند تیرا پس نہین اختیار رہنے کا واسطے تیرے یعنی واسطے حاصل ہونے رضا کے ساتھ رضیت اُسکی کے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف ہدایہ مین لکھا ہے کہ اگر نکاح کرے لونڈی ساتھ اذن مولی اپنے کے یا نکاح کرے اُسکا مولی اُسکا ساتھ رضا اُسکی کے یا بغیر رضا اُسکی کے اور پھیر وہ لونڈی آزاد ہو تو اسکو اختیار ہے نکاح مین رہنے نہ رہنے کا آزاد ہو خاوند اُسکا یا غلام اور اگر بوندی نے نکاح اپنے آپ کر دیا بغیر اذن مولی اُسکے پھر آزاد کر دے مولی اُسکو تو نافذ ہوتا ہے یعنی صحیح ہو جاتا ہے نکاح اُسکا ساتھ آزاد کرنے کے اور نہین اختیار رہتا اُسکو اور تینون امام سیمن مخالف ہین ہمارے کہ اگر خاوند اُسکا آزاد ہو تو نہین اختیار اُسکو اور کہا ابن ہمام نے کہ سبب خلاف کا آنے کہ بریرہ کے خاوند کے حق مین دو روایتین متعارض آئی ہین صحیحین مین ثابت ہوا ہے حدیث عائشہ رضہ سے کہ حضرت نے اختیار دیا بریرہ کو اصحالمین کہ تھا خاوند اُسکا غلام اور صحیحین مین یہ بھی ثابت ہے کہ اُسکا خاوند آزاد تھا جبکہ وہ آزاد کی گئی اور اسیطرح سنن اربعہ مین ہے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے پس اور امامون نے پہلی روایت کو ترجیح دی ہے اور امام ابو حنیفہ نے روایت دوسری کو ورع و ملا علی قاری نے قول امام ابن ہمام کا تفصیل سے مرقات مین لکھا ہے بخوف درازگی کے خلاصہ اُسکا یہان لکھا گیا **باب الصداق** باب بیچ بیان مہر کے ف ادنی درجہ مہر کا نزدیک امام ابو حنیفہ رح کے دس درہم ہین اور امام مالک رح کے نزدیک چوتھائی دینار اور امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک جو چیز صلاحیت ثمن یعنی مول ہونے کی رکھے ساتھ اُسکے مہر باندھنا جائز ہے مع شرح وقایہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دس درہم وزن سات مثقال بھر ہوتے ہین اور مثقال ساڑھے چار ماشے کا ہوتا ہے پس دس درہم ساڑھے اکتیس ماشہ بھر ہوئے پس اگر روپیہ بارہ ماشے کا ہو جیسے کلدار سیدھی کل کا یا ڈبل اور پتلی اور اگر روپیہ ساڑھے گیارہ ماشے کا ہو جیسے لکھنؤ وغیرہ کا تو ایک سو تیس روپے بارہ بارہ ماشے کے ہون جیسے کلدار سیدھی کل کا یا ڈبل یا پتلی ہون اور اگر روپیہ ساڑھے گیارہ ماشے کا ہو جیسے لکھنؤ وغیرہ کا تو ایک سو چھتیس روپے پندرہ آنے تین پائی اور پندرہ ۱۵ ٹکڑی پائی کے تیئیس ٹکڑون مین سے ہوئے اور مہر حضرت ام حبیبہ رضہ کا چار ہزار درہم یا چار سو دینار کا تھا جسکے ایک ہزار پچاس روپے ہوئے اگر روپے کلدار سیدھی کل کے یا ڈبل یا پتلی ہون اور اگر روپے لکھنؤ کے ہون تو ایک ہزار پچانوین روپے دو دنی آنے پانچ پائی اور پانچ جزء پائی کے تیئیس جزء مین سے ہوئے اور مہر حضرت فاطمہ رضہ کا چار سو مثقال چاندی کا ہے جسکے ڈیڑھ سو روپے ہوئے اگر روپے کلدار سیدھی کل کے یا ڈبل یا پتلی ہون اور اگر لکھنؤ وغیرہ کے ہون تو ایک سو چھتیس روپے آٹھ آنہ چار پائی اور چار جزء پائی کے تیئیس جزون مین سے ہوئے

مہر ازواج مطہرات کا سوا ام حبیبہ رضہ کے اور مہر حضرت کی صاحبزادیون کا سوائے حضرت فاطمہ رضہ کے		مہر حضرت ام حبیبہ رضہ کا		مہر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا	
درہم	۵۰۰	درہم یا دینار	۴۰۰۰ ۴۰۰	مثقال نقرہ	۴۰۰
ماشہ	۱۵۷۵	ماشہ	۱۲۶۰۰	کلدار و ڈبل و پتلی دار	۱۵۰
کلدار و ڈبل و پتلی دار	۱۵۰ ۴ر	کلدار و ڈبل و پتلی دار	۱۳۵ر	لکھنؤ وغیرہ کے	۱۵۰ ۴ جزو ۴ پائی ۱۳۵
لکھنؤ کے	۱۳۵ ۱۵ جزو ۳ پائی ۲۳	لکھنؤ کے	۱۳۵ ۵ جزو ۵ پائی ۲۳		

روپیا کلدار سیدھی کل کا اور ڈبل و پتلی دار بونن بارہ ماشے کا اور لکھنؤ ساڑھے گیارہ ماشے کا اور پائی نام ہے آنیکے بارہوین حصے کا اور آنہ ہے سولوان حصہ

روپے کا مولانا رفیع الدین وغیرہ الفصل الاول فصل پہلی عن سہل بن سعد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاءتہ امراۃ فقالت یا رسول اللہ انی وھبت نفسی لک فقامت طویلا فقام رجل یا رسول اللہ زوجنیھا ان لم تکن لک بھا حاجۃ فھل عندک من شیء تصدقھا قال ما عندی الا ازارک ھذا قال فالتمس ولو خاتما من حدید فالتمس فلم یجد شیئا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل معک من القرآن شیء قال نعم سورۃ کذا وسورۃ کذا فقال قد زوجتکھا بما معک من القرآن وفی روایۃ قال انطلق فقد زوجتکھا فعلمھا من القرآن متفق علیہ روایت ہے سہل بن سعد سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی ایک عورت اور کہا اُسنے یا رسول اللہ تحقیق بخشی میں نے جان اپنی واسطے آپکے اور کھڑی رہی دیر تک یعنی اور آنحضرت ساکت تھے کچھ جواب ہبہ نفسیت کا نہ دیا پس کھڑا ہوا ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ نکاح کر دیدیں اس سے یعنی حکم کر دیں نکاح کرنیکا مجھے اگر نہیں ہے آپ کو اسمیں کچھ حاجت پس فرمایا حضرت نے کیا ہے تیرے پاس کچھ چیز کہ مہر میں دیوے تو اُسکو کہا اس شخص نے کہ نہیں ہے میرے پاس کچھ مگر تہبند یہ اپنا یہ فرمایا حضرت نے پس ڈھونڈھ لا یعنی کوئی چیز اور اگرچہ ہو ایک انگوٹھی لوہے کی پس ڈھونڈا اُسنے اور نہ پائی کوئی چیز پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے ساتھ تیرے قرآن کے کچھ یعنے تجکو کچھ قرآن یاد ہے یا آتا ہے کہا اُس شخص نے کہ ہاں سورہ فلانی اور سورہ فلانی پس فرمایا نکاح کر دیا میں نے تیرا اُس سے بسبب اُس چیز کے کہ ساتھ تیرے ہے قرآن کے اور ایک روایت میں ہے کہ کہا جا پس تحقیق نکاح کر دیا میں نے تیرا اُس سے پس سکھلا اُسکو قرآن سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے و فی حدیث میں نے الخ یہ حکم تھا کہ اگر کوئی عورت بخشے نفس اپنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو تو حلال ہے اور مومنوں کو جب حضرت پر اور یہ اور کو درست نہیں حضرت ہی کے خصائص سے تھا چنانچہ آیت قرآن کی دلالت کرتی ہے اسپر وامراۃ مؤمنۃ ان وھبت نفسھا للنبی ان اراد النبی ان یستنکحھا خالصۃ لک من دون المؤمنین یعنے حلال کی ہمنے تیرے لیے صحبت کرنی اُس مومنہ عورت سے کہ بخشے تیرے لیے نفس اپنا اور نہ مانگے مہر اگرچہ ہے نبی نکاح کرنا اُسکے ساتھ خاص تیرے لیے ہے نہ اور مومنوں کے یہ تفصیل اسکی یہ ہے کہ امام شافعیؒ کے نزدیک نکاح ساتھ لفظ ہبہ کے بغیر مہر کے یہ خاص حضرت ہی کے لیے تھا اور کے لیے نہیں درست اور ہمارے نزدیک لفظ ہبہ سے سب کو نکاح کرنا جائز ہے مگر نہ واجب نام کا اسخصوصیت میں آیت خاص حضرت ہی کے لیے تھا اور کے لیے نہیں پس سوا حضرت کے اور کو بغیر مہر مثل کے واجب ہوتا ہے اگرچہ نام نہ لے مہر کا یا نفی کرے مہر کی پس ہمارے نزدیک معنی خالصۃ لک الخ کے اس آیت میں یہ ہیں کہ بغیر واجب ہونے مہر کے وہ عورت خاص تیرے ہی لیے درست ہے اور کے لیے نہیں درست اور اگرچہ ہو ایک انگوٹھی لوہے کی اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے کم مہر یا ندھنا ساتھ اُسکے کہ قسم مال سے ہو جبکہ دونوں راضی ہوں اور یہی مذہب ہے شافعیؒ اور جمہور علما کا اور امام اعظمؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک جو اقل درجہ مہر کا ہے بیان اُسکا اوپر ہو چکا اور دلیل حنفیہ کی یہ حدیث جابر کی ہے کہ آگاہ ہو نکاح کریں عورتوں کا اولیا پس نہ نکاح کریں وہ مگر ہم کفو سے اور نہیں ہے مہر کسی کا دس درہم سے نقل کی یہ دارقطنی اور بیہقی نے اور رد کیا ہے اسکا قول حضرت علیؓ کا کہ نہیں ہے مہر کمتر دس درہم سے یہی نقل کی دارقطنی اور بیہقی نے اور اس حدیث سہل کو حمل کیا ہے اُنھوں نے مہر مثل پر اسلیے کہ عادت تھی اُنکی کہ کچھ مہر میں سے جلدی دیتے تھے پہلے صحبت کرنیکے یہاں تک کہ گئے ہیں بعضے علما طرف اسکے کہ نہ صحبت کرے بیوی سے یہاں تک کہ پہلے کچھ دے اُسکو چنانچہ ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ اور زہری اور قتادہ کا بھی یہی مذہب تھا دلیل اُنکی یہ ہے کہ جب حضرت علیؓ نے حضرت فاطمہؓ سے نکاح کیا تو چاہا کہ صحبت کریں اُنسے پس منع کیا حضرت نے اُنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک کہ دیویں فاطمہؓ کو کچھ پس حضرت علیؓ نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس کچھ نہیں فرمایا حضرت نے دے اسکو زرہ اپنی پس دی حضرت علیؓ نے اُنکو زرہ اپنی پھر صحبت کی اُنسے اور معلوم ہی ہے کہ مہر حضرت فاطمہؓ کا جائز تھا مقال چاندی کا تھا پس اُنکی سے اسقدر دینے کا حکم کیا اور یہ دینا اُنکے نزدیک ثابت ہے اور ہمارے نزدیک ثابت نہیں کیا ہے تیرے ساتھ قرآن سے کچھ اس سے ظاہر ہے کہ تعلیم قرآن کو مہر ٹھہرایا اور جائز

رکھا ہے اسکو بعضا مامون نے اور ابو حنیفہؒ کے نزدیک نہیں جائز وہ کہتے ہیں کہ واجب ہے اس صورت میں مثل اور حرف ب یہاں مقابلے کے لیے نہیں ہے بلکہ واسطے سببیت کے ہے یعنی نکاح کر دیا میں نے بسبب اُس چیز کے کہ ساتھ تیرے قرآن سے ہے اور بسبب جمع ہونے تیرا کیا ساتھ اسکے وجود آپکا جیسکہ آویگا نکاح کرنا ابو طلحہؓ کا ام سلیمؓ سے اسلام پر اور سکھلانا اسکو قرآن سے یہ امر استحباب کے لیے پس نہیں دلالت ہے اس میں پر کہ تعلیم مہر ہے مع وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ كَمْ كَانَ صَدَاقُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ صَدَاقُهُ لِأَزْوَاجِهِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَّةً وَنَشٌّ قَالَتْ أَتَدْرِي مَا النَّشُّ قُلْتُ لَا قَالَتْ نِصْفُ أُوقِيَّةٍ فَتِلْكَ خَمْسُمِائَةِ دِرْهَمٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَنَشٌّ بِالتَّرْقِيقِ ثُمَّ رَحِمَ السُّنَّةِ وَفِي جَمِيعِ الْأُصُولِ اور روایت ابی سلمہؓ سے کہ کہا پوچھا میں نے عائشہؓ سے کہ کتنا تھا مہر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمایا حضرت عائشہؓ نے کہ تھا مہر حضرتؐ کا واسطے بیویوں اُنکی کے بارہ اوقیہ اور ایک نش کہا حضرت عائشہؓ نے کیا جانتا ہے تو کہ کیا ہے نش کہا میں نے نہیں کہا حضرت عائشہؓ نے آدھا اوقیہ پس سو ہوئے پانسو درہم نقل کی یہ مسئلہ نے اور لفظ نش ساتھ ضبط و پیشوں کے ہے شرح السنہ میں اور یہی سب کتابوں اصول کے ف دلیل پکڑی ہے ساتھ حدیث شافعیہ نے اسپر کہ مستحب ہے مہر باندھنا پانسو درہم کا اور اگر کوئی کہے کہ مراد حدیث کا کہ وہ بھی ہوئی تھیں حضرتؐ کی چار ہزار درہم کا تھا یا چار سو دینار کا تو جواب اسکا اسکے آگے کی حدیث کے فائدے میں مذکور ہے اور اصول اُن کتابوں کو کہتے ہیں کہ جنمیں حدیثیں مع سند کے لکھی گئی ہیں مع

الْفَصْلُ الثَّانِي

فصل دوسری عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ أَلَا لَا تُغَالُوا صُدُقَ النِّسَاءِ فَإِنَّهَا لَوْ كَانَتْ مَكْرُمَةً فِي الدُّنْيَا وَتَقْوَى عِنْدَ اللهِ لَكَانَ أَوْلَاكُمْ بِهَا نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلِمْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكَحَ شَيْئًا مِنْ نِسَائِهِ وَلَا أُنْكِحَ شَيْئًا مِنْ بَنَاتِهِ عَلَى أَكْثَرَ مِنْ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَّةً رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہے عمرؓ بن الخطابؓ سے کہ خبردار رہو نہ بھاری مہر باندھو عورتوں کے پس تحقیق بھاری مہر باندھنا اگر ہوتا سبب بڑائی کا دنیا میں اور موجب تقویٰ کا نزدیک اللہ تعالیٰ کے تو البتہ لائق تر ہوتے ساتھ اُسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں جانتا میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ نکاح کیا ہو کسی سے عورتوں اپنی سے اور نہ نکاح کر دیا کسی کا بیٹیوں اپنی کے زیادہ بارہ اوقیہ سے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف موجب تقویٰ کا یعنی تقویٰ کا زیادہ تقویٰ کا نزدیک اللہ تعالیٰ کے یعنی موجب زیادہ بزرگی کا آخرت میں بموجب قول اللہ تعالیٰ کے اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ اور بارہ اوقیہ کے چار سو اسی درہم ہوتے ہیں اور آگے ایک حدیث آتی ہے کہ مزم حبیشہؓ کا چار ہزار درہم کا تھا وہ مستثنیٰ ہے قول عمرؓ کے سے اسلیے کہ انکا اسقدر مہر نجاشی بادشاہ حبشہ کے نے باندھا تھا حبشیوں دالے تنظیم تکریم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حضرت عائشہؓ نے اوپر روایت کیا کہ حضرتؐ کی بیویوں کا مہر ساڑھے بارہ اوقیہ کا تھا اور یہی آیا کہ بارہ اوقیہ کا تھا تطبیق انمیں یہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے محض اوقیہ ذکر کیے اور التفات طرف کسور کے نہ کیا مع ہذا حضرت عمرؓ نے نفی کی زیادتی کی اپنے علم میں شاید کہ انکو خبر زیادتی کی نہ کہ عائشہؓ نے روایت کی پہونچی ہو اور حضرت عمرؓ نے بیان فضل اور اولیٰ کا کیا والا اس سے زیادہ کے جائز ہونے میں کلام نہیں مع وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْطَى فِي صَدَاقِ امْرَأَةٍ مِلْءَ كَفَّيْهِ سَوِيقًا أَوْ تَمْرًا فَقَدِ اسْتَحَلَّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى روایت ہے جابرؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے دیا مہر عورت اپنی کے بھر کر دونوں ہاتھ ستو یا کھجور سے یعنی مہر مجہول پس تحقیق حلال کیا اُسنے اُس عورت کو نقل کی یہ ابو داؤد نے وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي فَزَارَةَ تَزَوَّجَتْ عَلَى نَعْلَيْنِ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَضِيتِ مِنْ نَفْسِكِ وَمَالِكِ بِنَعْلَيْنِ قَالَتْ نَعَمْ فَأَجَازَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عامر بیٹے ربیعہؓ کے سے یہ کہ ایک عورت نے بنی فزارہ میں سے نکاح کیا اوپر دو جوتیوں کے پس فرمایا اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا راضی ہوئی تو بدلے نفس اپنے کے باوجود ہونے مال اپنے کے ساتھ دو جوتیوں کے یعنی اپنے نفس کو بدلے اِن دو جوتیوں کے دیا تو نے اور راضی ہوئی تو ساتھ اُنکے باوجود الدار ہونیکے کہا ہاں پس اجازت دی اسکو آنحضرتؐ نے نقل کی یہ ترمذی نے ف یہ بھی معمول ہے

مہر مجہول پر واسطے دفع تعارض کے اور ظاہر یہ ہے کہ جب اس عورت نے نکاح کیا بدلے دو جو تیوں کے تو صحیح ہوا نکاح ہمکا اور ہوا اسکو مطالبہ اپنے مثل کا پس جب راضی ہوئی وہ ساتھ دو جوتیوں کے اور ساقط کیا حق اپنا کہ زائد تھا جو تیو نپر جائز رکھا اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اسکے جائز ہونے مین اختلاف نہین بیچ دلیل شافعی وغیرہ کی نہین ہو سکتی اور یہ حدیث ضعیف ہے، مع وَعَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا شَيْئًا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَتّٰى مَاتَ فَقَالَ لَهَا مِثْلُ صَدَاقِ نِسَائِهَا لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِيْرَاثُ فَقَامَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ الْاَشْجَعِيُّ فَقَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ امْرَاَةٍ مِنَّا بِمِثْلِ مَا قَضَيْتَ فَفَرِحَ بِهَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے علقمہ سے کہ نقل کی ابن مسعود سے یہ کہ وہ پوچھے گئے محلہ ایک شخص کے سے کہ نکاح کیا ایک عورت سے اور نہ معین کیا واسطے اسکے کچھ مہر اور نہ دخول کیا ساتھ اسکے یعنی نہ صحبت کی اور نہ خلوت صحیحہ یہانتک کہ مر گیا پس کہا ابن مسعود نے یعنی بعد ایک مہینے کے اجتہاد کر کے واسطے اس عورت کے ہے مانند مہر عورتون کے کہ اسکی قوم کی ہین یعنی مثل دینا اور نگا نہ کم اور نہ زیادہ اور اوپر اسکے عدت ہے وفات کی اور واسطے اسکے میراث بھی ہے پس کھڑے ہوئے معقل بن سنان اشجعی اور کہا کہ حکم فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچ حق بروع بیٹی واشق کے کہ ایک عورت تھی ہم مین سے مانند اسچیز کے کہ حکم کیا تھا تنے پس خوش ہوئے ساتھ اس بات کے ابن مسعود نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور دارمی نے ف ابن مسعود خوش ہوئے اسلیے کہ حکم میرا موافق ہوا حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مذہب حضرت علیؓ کا اور ایک جماعت صحابہ کا اس مسئلہ مین یہ ہے کہ مہر مثل ہے اس عورت کے لیے بسبب عدم دخول کے اور اوپر اسکے عدت اور میراث اسکو پونچے گی اور امام شافعیؒ کے اسمین دو قول ہین ایک موافق قول حضرت علیؓ کے اور دوسرا موافق قول ابن مسعودؓ کے اور مذہب امام ابو حنیفہؒ اور احمدؒ کا مانند مذہب ابن مسعودؓ کے ہے اور مثل کہتے ہین باب کی قوم کے مہر کو نہ بھیمون اور نہ بہنون اور نہ چچا کی بیٹیون کے بشرطیکہ مساوی ہون دونون عمر مین اور جمال مین اور مال مین اور عقل مین اور دین اور یسار مین یا تباہت مین اور ایک عصر اور ایک شہر مین ہون مع بقیہ **الْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسرا **عَنْ** اُمِّ حَبِيْبَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ فَمَاتَ بِاَرْضِ الْحَبَشَةِ فَزَوَّجَهَا النَّجَاشِيُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمْهَرَهَا عَنْهُ اَرْبَعَةَ اٰلَافٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَرْبَعَةَ اٰلَافِ دِرْهَمٍ وَبَعَثَ بِهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مع شرحبیل بن حسنہ رواہ ابو داؤد والنسائی اور روایت ہے ام حبیبہ سے کہ وہ تھین نکاح مین عبد اللہ بن جحش کے پس مر گئے عبد اللہ بیچ زمین حبشہ کے پس نکاح کر دیا اُنکا نجاشی بادشاہ حبشہ کے نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور مہر مقرر کیا نجاشی نے نام حبیبہؓ کا حضرتؐ کی طرف سے چار ہزار اور ایک روایت مین چار ہزار درہم یعنے اس روایت مین لفظ درہم کا صریح مذکور ہے اور پہلی روایت مین نہین اور مراد یہی ہے اور بھیجدیا ام حبیبہؓ کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ساتھ شرحبیل بیٹے حسنہ کے نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے ف سب نے مشکوٰۃ کے نسخہ مین عبد اللہ بن جحش ہے اور یہ غلط صواب عبید اللہ بن جحش ہے ساتھ صیغہ تصغیر کے چنانچہ سنن ابی داؤد مین اور اصول و غیرہ مین یون ہی ہے اور یہ عبید اللہ اسلام لایا تھا اور مکے سے ہجرت کر کے حبشہ کو گیا ام حبیبہ کو ساتھ لیکر پھر وہان جا کر مرتد ہو گیا کہ نصرانی ہوا اور وہین مرا اور ام حبیبہؓ اسلام پر ثابت رہین پھر بھیجا حضرتؐ نے عمرو بن امیہ ضمری کو نجاشی کے پاس لقب بادشاہ حبشہ کا اور نام اسکا اصحمہ تھا کہ پیغام نکاح کا بھیجے ام حبیبہؓ کو حضرتؐ کیطرف سے پھر نجاشی نے ام حبیبہؓ کا نکاح حضرتؐ سے کیا اور چار سو دینار کا مہر باندھا اور قصہ نکاح کر دینیکا یون منقول ہے کہ نجاشی نے بھیجا ام حبیبہؓ کے پاس اپنی لونڈی کو کہ ابرہہ نام تھا اسنے جا کر کہا بادشاہ نے یہ کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا ہے مجکو کہ نکاح کر دون تیرا اُنسے ام حبیبہؓ نے یہ سنکر بھیجا آدمی خالد بن سعید کے پاس اور وکیل کیا اُنکو اور دیدیے ام حبیبہؓ نے ابرہہ کو دو کپڑے اور انگوٹھی چاندی کی اس خوشخبری سنانے کے عوض مین پس جب شام کا وقت ہوا تو حکم کیا نجاشی نے حاضر ہونے کا جعفر بن ابی طالب کو اور مسلمانون کو کہ وہان تھے پس وہ حاضر ہوئے اور خطبہ پڑھا نجاشی نے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ السَّلَامِ الْمُؤْمِنِ الْمُهَيْمِنِ الْعَزِيْزِ الْجَبَّارِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ عِيْسٰى عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

اَرْسَلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ وَاَمَّا بَعْدُ پس تحقیق قبول کیا میں نے اُس چیز کو کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور مہر مقرر کیا میں نے چار سو دینار سو نیکے پھر حاضر کر میں دینار ان آگے قوم کے پس کہا خالد بن سعید نے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاَحْمَدُهٗ وَاَسْتَعِيْنُهٗ وَاَسْتَغْفِرُهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَرْسَلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ اَمَّا بَعْدُ پس تحقیق قبول کیا میں نے اُجیز کو کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نکاح کر دیا میں نے اُس سے ام حبیبہؓ بیٹی ابی سفیانؓ کی کا پس سیارک کرے اللہ واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اُٹھائی گئیں دینار ہیں طرف خالدؓ بن سعید کے اُنھوں نے لیں پھر ارادہ کیا لوگوں نے اُٹھنے کا پس کہا خاشی نے بیٹھے رہو سنت انبیا کی ہے کہ وقت نکاح کے کھانا کھلایا جاتا ہے پھر شگا یا کھانا پس کھایا سبھوں نے اور متفرق ہوئے اور یہ نکاح سنہ سات ہجری میں ہوا اور خالدؓ بن سعید کو ام حبیبہؓ کے باپ کے چچا کا بیٹا تھا اور ابوسفیان باپ ام حبیبہؓ کا وقت نکاح کے مشرک تھا دین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا بعد ازاں مسلمان ہوا ع

وَعَنْ اَنَسٍؓ قَالَ تَزَوَّجَ اَبُوْ طَلْحَةَ اُمَّ سُلَيْمٍ فَكَانَ صَدَاقَ مَا بَيْنَهُمَا اَلْاِسْلَامَ اَسْلَمَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ قَبْلَ اَبِيْ طَلْحَةَ فَخَطَبَهَا فَقَالَتْ اِنِّيْ قَدْ اَسْلَمْتُ فَاِنْ اَسْلَمْتَ نَكَحْتُكَ فَاَسْلَمَ فَكَانَ صَدَاقَ مَا بَيْنَهُمَا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے انسؓ سے کہا نکاح کیا ابوطلحہؓ نے ام سلیم سے پس سنا اہل سلیم نے اسلام لانا ابوطلحہؓ کا پس مسلمان ہوئی تھی ام سلیم پہلے ابوطلحہؓ کے پھر پیغام نکاح کا بھیجا ابوطلحہؓ نے ام سلیمؓ کو پس کہا ام سلیمؓ نے کہ تحقیق میں مسلمان ہوئی ہوں اگر مسلمان ہو گا تو نکاح کروں گی میں تجھ سے یعنی اور نہیں لیتی میں تجھ سے مہر سوا اسلام لانا ابوطلحہ کا مہر آپس میں نقل کی یہ نسائی نے ف ام سلیمؓ بیٹی ملحان کی مان ہیں انسؓ بن مالک کی اول اُنسے نکاح کیا مالک بن نضر نے اُس سے انس پیدا ہوا پھر مارا گیا مالک حالت شرک میں پھر اسلام لائی ام سلیمؓ پس بپیغام نکاح کا بھیجا ام سلیمؓ کو ابوطلحہؓ نے اور ابوطلحہؓ مشرک تھا ام سلیمؓ نے انکار کیا اور بُلایا ابوطلحہؓ کو طرف اسلام کے پس اسلام لایا وہ پس کہا ام سلیمؓ نے کہ میں نکاح کرتی ہوں تجھ سے اور نہیں لونگی تجھ سے مہر بسبب اسلام تیرے کے پس نکاح کیا ام سلیمؓ سے ابوطلحہؓ نے اور ہوا اسلام لانا اُن کا یعنے واقع ہوا نکاح ساتھ مہر اُسکے کے اور بخشش یا اُسنے مراد ابوطلحہؓ کو بسبب اسلام لانے اُسکے کے موجب عدے اپنے کے پس گویا کہ اسلام ہوا آپس میں یہ کہ مہر اسلام تھا علماے حنفیہ تو یوں کہتے ہیں اور امام حمل ظاہر پر کرتے ہیں اور اللہ اعلم ع

بَابُ الْوَلِيْمَةِ

ع باب بیان ولیمہ کے ف ولیمہ کس کھانیکو کہتے ہیں کہ نکاح میں کھلایا جاتا ہے وولیمہ مشتق ہے الْتِيَام سے بمعنی اجتماع کے چونکہ وقت اجتماع زوجین کے کھلایا جاتا ہے اسلیے اسکو ولیمہ کہتے ہیں اور اکثر علما اسپر ہیں کہ ولیمہ سنت ہے اور بعضوں نے کہا مستحب ہے اور بعضوں نے کہا واجب ہے اور وقت ولیمہ کا بعضوں نے کہا بعد دخول کے ہے اور بعضوں نے کہا وقت عقد کے اور بعضوں نے کہا وقت عقد کے بھی اور بعد دخول کے بھی اور اختلاف کیا ہے علما نے بیچ اُسکے زیادہ دو روز سے ایک جماعت علما نے مکروہ رکھا ہے اسکو اور مستحب کہا ہے اسکو مالکیہ نے ایک ہفتہ تک اور خبر ہے کہ ہو وہ بقدر حال خاوند کے اور مجمع البحار میں لکھا ہے کہ ضیافت آٹھ قسم پر ہے ولیمہ واسطے نکاح کے اور خُرس ساتھ پیش خ کے واسطے پیدا ہونے لڑکے کے اور اعذار ختنہ کے لیے اور وکیرہ مکان بننے کے لیے اور نقیعہ مسافر کے آنے کے لیے خواہ مسافر تیار کروا دے یا اُسکے لیے کوئی اور تیار کرے اور وضیمہ ساتھ ضم مجمعہ کے مصیبت کے لیے اور عقیقہ واسطے نام رکھنے بچے کے اور رُبیہ ساتھ ہمزہ کے اور پیش دال کے اور با موحدہ کے اُس کھانیکو کہتے ہیں کہ تیار کیا جاوے ضیافت کے لیے بے سبب اور یہ سب اقسام مستحب ہیں مگر ولیمہ کہ بعضوں کے نزدیک واجب ہے ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی ع

عَنْ اَنَسٍؓ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى عَلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالَ اِنِّيْ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً عَلٰى وَزْنِ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے انسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا عبدالرحمٰنؓ بن عوف پر نشان زردی کا یعنے اُسکے بدن کو یا کپڑے کو زعفران لگی ہوئی تھی پس کہا یہ کیا ہے یہ کہا عبدالرحمٰنؓ نے تحقیق میں نے نکاح کیا ایک عورت سے اور پیمانہ ون نواۃ کے سونے سے فرمایا حضرتؐ نے برکت کرے اللہ اُسطے تیرے ولیمہ کر یعنی کھانا پکا کر کھلا لوگوں کو اگرچہ ایک بکری ہو نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف کیا ہے

یہ یعنی کیا سبب ہے اِسکا اور احتمال ہے کہ مراد ہو ساتھ اسکے انکار اسلیے کہ حضرت منع کرتے تھے لگانے خلوق کے سے اور خلوق نام ایک خوشبوئی کا ہے کہ زعفران وغیرہ سے بنتی ہے پس جواب یا اُسنے کہ میں نے لگائی نہین ہے بلکہ لگ گئی ہے بسبب فی الجملہ ملن کے بغیر قصد کے یا بغیر اطلاع کے اور کہا قاضی نے کہ نواۃ نام ہے پانچ درہمونکا جیسیکہ نشتام ہے میں درہمونکا اور اوقیہ نام ہے چالیس درہمونکا حاصل یہ کہ مہر اسکا پانچ سو درہم بھر سونیکا باندھا جسکے پونے سو لہ ماشہ ہوئے اور بعضون نے کہا کہ مراد ساتھ نواۃ کے نواۃ تمر ہے یعنی گٹھلی کھجور کی انتہی اور ظاہر اور متبادر لفظ سے اخیر ہی معنی ہین یعنی بقدر گٹھلی کھجور کے سونیکا مہر باندھا اور ولیمہ کر اگرچہ ایک بکری ہو اسطرح کی عبارت بیان تقلیل کے لیے بھی آتی ہے اور لکھا ہے علما نے کہ یہان مراد تکثیر ہے یعنی اگرچہ زیادہ بھی خرچ ہو کر اسلیے کہ بکری کا کم ہونا اُس زمانے مین بعید ہے جیسا کہ حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ ولیمہ کرتے تھے ساتھ ستو ؤن کے اور مانند اسکے کے اور عبدالرحمٰن اُس زمانے مین غنی بھی نہ تھے ع **وَعَنْهُ** قَالَ مَا اَوْلَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ نِّسَائِهٖ مَا اَوْلَمَ عَلٰى زَيْنَبَ اَوْلَمَ بِشَاةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہ نہانہ ولیمہ کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اوپر کسی کے اپنی عورتونمین سے اُسقدر کہ ولیمہ کیا زینب کے نکاح مین ولیمہ کیا اُنکا ساتھ بکری کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اِس سے معلوم ہوا کہ ولیمہ کرنا ساتھ بکری کے بہت ہے ع **وَعَنْهُ** قَالَ اَوْلَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ بَنٰى بِزَيْنَبَ جَحْشٍ فَاَشْبَعَ النَّاسَ خُبْزًا وَّلَحْمًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے اُنس سے کہ کہا ولیمہ کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ تصرف مین لائے زینب جحش کی مدینے کو پس پیٹ بھر یا لوگونکا روٹی اور گوشت سے نقل کی یہ بخاری نے ع **وَعَنْهُ** قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَتَزَوَّجَهَا وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا وَاَوْلَمَ عَلَيْهَا بِحَيْسٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آزاد کیا صفیہ کو اور نکاح کیا اُسنے یعنے بعد آزاد کرنیکے اور ٹھیرائی آزادی اُنکی مہر اُنکا اور ولیمہ کیا اُنکے نکاح مین ساتھ حیس کے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** صفیہ جنگ خیبر مین ہاتھ لگی تھین اور بیٹی تھین حیی بن اخطب کی اور سردار تھین قریظہ اور نضیر کی و اختلاف کیا ہے اہل علم نے اسمین کہ اگر آزاد کرے کوئی اپنی لونڈی کو اور نکاح کرے اُس سے اور اُسکی آزادی کو مہر اُسکا ٹھیرادے تو آیا جائز ہے یا نہین پس گئی ہے ایک جماعت ہمارے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اور بعضے علما طرف جواز اسکے کے جو ظاہر حدیث کے اور نہین جائز رکھا اسکو ایک جماعت نے اور حنفیہ بھی انمین سے ہین اور تاویل کیا ہے انھون نے اس حدیث کو کہ یہ خواص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے تھا اور کونسین درست اور شرح ہدایہ مین لکھا ہے کہ اگر آزاد کرے کوئی لونڈی کو اُسکی آزادی کو مہر اُسکا ٹھیرادے کہ یہی آزادی کیا مین نے تجکو اس شرط پر کہ نکاح کرے تو مجھسے عوض آزادی کے پس قبول کیا اُسنے تو صحیح ہوا آزاد کرنا اور اُسکو اختیار ہے نکاح کرنے مین اُس سے پھر اگر نکاح کیا اُسنے اُس سے پس واسطے اُسکے مثل اُسکا ہے اور حیس نام ایک کھانیکا ہے کہ مثل حلوے کے ہوتا ہے بنتا ہے کھجورون اور اقط اور گھی سے اور اقط اُسکو کہتے ہین کہ دہی کا پانی ٹپکا کر اِنہی پنیر کے ٹکیان بناتے ہین اور اُسکو قروط بھی کہتے ہین ع **وَعَنْهُ** قَالَ اَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِيْنَةِ ثَلٰثَ لَيَالٍ يُبْنٰى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى وَلِيْمَتِهٖ وَمَا كَانَ فِيْهَا مِنْ خُبْزٍ وَّلَا لَحْمٍ وَّمَا كَانَ فِيْهَا اِلَّا اَنْ اَمَرَ بِالْاَنْطَاعِ فَبُسِطَتْ فَاُلْقِيَ عَلَيْهَا التَّمْرُ وَالْاَقِطُ وَالسَّمْنُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انس سے کہ کہا ٹھیرے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم درمیان خیبر اور مدینے کے تین رات لالی مگین حضرت کے پاس صفیہ یعنی حضرت کے تصرف مین آنیمین پس بلایا مین نے مسلمانونکو طرف ولیمہ اُنکے کے اور نتھی اسمین روٹی و نہ گوشت و نہ تھا اسمین مگر یہ کہ حکم کیا حضرت نے ساتھ بچھانے دستر خوان چمڑے کے پس بچھائے گئے دستر خوان اور ڈالی گئین دستر خوان پر کھجورین اور اقط اور گھی نقل کی یہ بخاری نے **ف** اوپر کی حدیث مین جو گذرا لفظ حیس کا اسحدیث مین بیان اُسکا ہے کہ کھجورون اور اقط اور گھی سے بنتا ہے اور معنی اقط کے اوپر کی حدیث کے فائدے مین ذکر کیے گئے ع **وَعَنْهُ** صَفِيَّةُ بِنْتُ شَيْبَةَ قَالَتْ اَوْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَعْضِ نِسَائِهٖ بِمُدَّيْنِ مِنْ شَعِيْرٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے صفیہ بیٹی شیبہ کی سے کہ کہا ولیمہ کیا حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بعضی اپنی عورتون کا ساتھ دو مد جو کے نقل کی یہ بخاری نے **ف** شاید

کہ وہ عورت ام سلمہؓ تھیں ۱۲ ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دُعِیَ اَحَدُکُمْ اِلَی الْوَلِیْمَۃِ فَلْیَاْتِہَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّمُسْلِمٍ فَلْیُجِبْ عُرْسًا کَانَ اَوْ نَحْوَہٗ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ بیشک رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبوقت بلایا جاوے ایک تمھارا طرف طعام شادی کے پس چاہیے کہ حاضر ہو اُس طعام شادی کے مین تعل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے یوں ہے کہ پس چاہیے کہ قبول کرے دعوت نکاح کی ہو یا مانند اسکے ف مانند اسکے یعنی مثل عقیقہ و ختنہ کے پیر گرہ یا کہ ہر ولیمہ سے ان دو روایتون مین مطلق طعام شادی کے اور کہا ہے بعضون نے کہ قبول کرنا دعوت نکاح کا واجب ہے پس گنہگار ہوتا ہے نہ قبول کرنیوالا اُسکا بغیر عذر کے بموجب حدیث حضرت کے مَنْ تَرَکَ الدَّعْوَۃَ فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اور بعضون نے کہا مستحب ہے اور یہ واجب میسا تو جا حاضر ہونا ہے اور رکھانا اُسکا مستحب ہے اگر ورنہ ویسے نہ اور رسوے نکاح کی دعوت کے اور دعوت قبول کرنا مستحب ہے یہ ذکر کیا ہے طیبی اور ابن ملک نے اور کہا اُن دونون نے کہ ساقط ہو جاتا ہے وجوب یا استحباب دعوت کا کئی چیزون سے یا تو کھانا نہ پکا ہو بلکہ تخصیص اغنیا کی ہو اُس دعوت مین یا وہان وہ شخص ہو کہ ایذا پاوے بسبب اُسکے کہ یا نہ لائق ہو ساتھ اُسکے بیٹھنا اُسکا یا واسطے دفع شر اُسکی کے دعوت اُسکی کیجاوے یا واسطے طمع جاہ اُسکی کے یا دعوت اُسکی اسلیے کرین کہ مدد کرے اُنکی باطل پر یا وہان کوئی ممنوع چیز ہو مانند شراب یا ناچ رنگ کے یا سانگ تلبیسکے یا گانے بجانیکے یا فرش حریر کے وغیر ذلک انتہی پوشیدہ نہین ہے کہ اِس زمانے کی مجلسون مین ایسی چیزون سے خالی نہین اگر سب نہین ہوتی ہین تو بعضی ضرور ہوتی ہین اسلیے کہا ہے صوفیہ نے کہ حلال ہوئی عزلت بلکہ لائق ہے یہ کہ کہا جاوے کہ واجب ہوئی عزلت پس جو اختیار کرے عزلت یعنی گوشہ نشینی اختیار کرے ۱۲ ع **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دُعِیَ اَحَدُکُمْ اِلٰی طَعَامٍ فَلْیُجِبْ فَاِنْ شَاءَ طَعِمَ وَاِنْ شَاءَ تَرَکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبوقت کہ بلایا جاوے ایک تمھارا طرف طعام کے یعنی طعام نکاح کے یا مانند اسکے کہ پس چلے چاہیے کہ قبول کرے یعنی حاضر ہو پھر اگر چاہے کھاوے اور اگر چاہے نہ کھاوے تعل کی مسلم نے ف پس سنت یا واجب حاضر ہونا ہے نہ کھانا اور اگر ورنہ سو تو مستحب ہے کھانا اور کہا ابن ملک نے کہ امر سین وجوب کے لیے ہے دریں وقت اُس شخص کے حق مین ہے کہ نہو اُسکو عذر اور جو کہ معذور ہو مثلاً راہ دور ہو کہ لاحق ہوگی اُسکو مشقت اُہان کے جانے مین پس نہین ہے مضائقہ اُسکے قبول کرنے مین ۱۲ ع **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِیْمَۃِ یُدْعٰی لَھَا الْاَغْنِیَاءُ وَیُتْرَکُ الْفُقَرَاءُ اَیْ وَمَنْ تَرَکَ الدَّعْوَۃَ فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بدترکھانا وہ کھانا نکاح کا ہے کہ بلائے جاتے ہین واسطے اُسکے دولتمند اور چھوڑے جاتے ہین فقرا اور جو شخص نہ قبول کرے دعوت یعنی بغیر عذر کے پس تحقیق نافرمانی کی اُسنے اللہ کی اور رسول اُسکے کی تعل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بدترکھانا آخر یعنی بُرے کھانون مین سے ایک بھی ہے اسلیے کہ بعضے کھانے اِس سے بھی زیادہ بُرے ہین اور یہی مراد ہے شَرُّ النَّاسِ مَنْ اَکَلَ وَحْدَہٗ سے ہے اور مراد نہین ہے کہ مطلق کھانا نکاح کا بُرا ہے اِسلیے کہ حکم کیا ہے اِسکے نیکا اور قبول کرنیکا اور نہ قبول کرنے پر گنہگار ہونا فرمایا بلکہ مراد یہ ہے کہ جو کھانا نکاح کا ایسا ہو کہ اُسمین اغنیا بلائے جاوین اور فقرا نہ بلائے جاوین تو وہ بُرا ہے عادت تھی اُن لوگونکی کہ اِس کھانے مین اغنیا ہی کو بلاتے تھے اور بہت اچھے اچھے کھانے کھلاتے تھے اور فقیرون بیچارونکی بات بھی نہ پوچھتے تھے پس اسطرح کی رسم کو گویا منع فرمایا اور دعوت سے نہ قبول کرنے مین اللہ تعالیٰ کی نافرمانی یون ہوئی کہ جسنے مخالفت کی امر رسول اللہ کی اُسنے مخالفت کی اللہ تعالیٰ کے مرکی اور جو کہ دعوت کے قبول کرنیکو واجب کہتے ہین اُنھون نے دلیل پکڑی ہے ساتھ حدیث کے اور جمہور نے حمل کیا ہے اسکو اوپر تاکید استحباب کے ۱۲ ع **وَعَنْ** اَبِیْ مَسْعُوْدٍ نِ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ کَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ یُکْنٰی اَبَا شُعَیْبٍ کَانَ لَہٗ غُلَامٌ لَحَّامٌ فَقَالَ لِغُلَامِہٖ لَحَّامٍ اجْمَعْ لِیْ طَعَامَ خَمْسَۃٍ لَعَلِّیْ اَدْعُوا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَۃٍ فَصَنَعَ لَہٗ طَعَامًا فَدَعَاہُ فَتَبِعَھُمْ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا شُعَیْبٍ اِنَّ رَجُلًا تَبِعَنَا فَاِنْ شِئْتَ اَذِنْتَ لَہٗ وَاِنْ شِئْتَ تَرَکْتَہٗ فَقَالَ لَا بَلْ اَذِنْتُ لَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہے ابی مسعودؓ انصاری سے کہ کہا تھا ایک شخص انصار میں سے کُنیت کیا جاتا تھا ابو شعیبؓ تھا اُسکا غلام بیچتا تھا گوشت پس کہا اُس شخص نے غلام کو کہ تیار کر بموجب کہنے میرے کے کھانا کہ کفایت کرے پانچ آدمیوں کو تا کہ بلاؤں تین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اصحابین کہ آنحضرت پانچویں ہوں پانچ میں سے یعنی ایک پیغمبر خدا ہوں اور چار اُنکے ساتھ اور ہوں پس تیار کیا غلام نے بموجب کہنے اُسکے کی واسطے حضرتؐ کے تھوڑا سا کھانا پھر آیا وہ شخص آنحضرتؐ کی پاس اور دعوت کی حضرتؐ کی یعنی اور حضرتؐ کو چار اصحابؓ کی پس ساتھ لگ لیا اُنکے ایک شخص پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی وقت پر پہنچنے کو اُسکے گھر کے اِسی ابو شعیبؓ ساتھ ہو لیا ہے ہمارے ایک شخص پس اگر چاہے تو اذن دے اُسکو آنیکا اور اگر چاہے تو چھوڑ دے اُسکو یعنے در انحالیکہ پر یعنی نہ اذن دے آنیکا کہا ابو شعیبؓ نے نہیں بھیجوڑتا مین اُسکو بلکہ اذن دیا مین نے اُسکو نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف اِس پر کہ نہیں جائز ہے کسی کو یہ کہ آوے بیچ ضیافت ایک قوم کے بغیر اذن اُنکے اور نہیں جائز ہے مہمانکو یہ کہ اذن دے کسی کو آنیکا اپنے ساتھ مگر ساتھ امر صریح کے یا اذن عام کے یا جانے رضامندی ضیافت کنندہ کی یعنی اور یہ بھی اِس سے معلوم ہوا کہ نہیں جائز ہے کسی کو یہ کہ جاوے کسی کے گھر بن مگر یا اذن اُسکے اور یہ بھی اِس سے معلوم ہوا کہ اگر ضیافت ایک جماعت مخصوص کی کرے اور اُسکے ساتھ کوئی ہو لیوے تو مستحب ہے مہمانکو کہ اُسکے لیو اذن چاہے صاحب خانہ سے اور مستحب ہے صاحب خانہ کو کہ اُسکو منع کرے آنیسے مگر یہ کہ ہو اُسکے آنیسے مفسدہ کہ اذنیا وین حاضرین اور اگر پھیرے اُسکو تو ساتھ نرمی کے پھیرے اور اگر اُسکو کچھ کھانے بن دیوے بستر طیکہ لائق اُسکے ہو تو یہ اچھا ہے اور شرح السنہ مین لکھا ہے کہ اِسمین دلیل ہی اِس پر کہ نہین حلال ہے کھانا ضیافت کا اُسکے لئے کہ نہ بلایا جاوے اور بعضے عالمون نے کہا ہے کہ جب ایک شخص کے آگے کھانا رکھدے اور اُسکی ملک کر دیوے تو وہ مختار ہو جاوے آپ کھاوے اور چاہے اور کو کھلاوے اور چاہے اپنے گھر کو اُٹھا لاوے اور اگر بیٹھے دسترخوان پر تو چاہئے کہ کھاوے موافق عرف کے اور نہ اُٹھاوے اِسمین سے کچھ اور نہ کھلاوے اور کو اِسمین سے اور اچھا جانا ہی بعضے اہل علم نے یہ کہ دیوین دسترخوان والے بعضے بعضو نکو کچھ کھانے مین سے اور اگر دو دسترخوان ہو نپر ہون تو نہین جائز ہے یہ ع ح

اَلْفَصْلُ الثَّانِی

فصل دوسری عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاۃٍ وَفِی رِوَایَۃٍ اَحْمَدُ وَالْبُخَارِیُّ فِی اَحَدِ طُرُقِہٖ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ روایت ہے انسؓ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ولیمہ کیا یعنی کھانا نکاح کا وقت نکاح صفیہؓ کے ساتھ ستوؤن اور کھجور کے نقل کی یہ احمدؒ اور ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ف اوپر کی حدیث مین گذرا کہ ولیمہ صفیہؓ کا کیا حضرتؐ نے ساتھ حیس کے اور اِسمین آیا کہ ساتھ ستوؤن اور کھجور کے وجہ تطبیق کی اِنمین ہے کہ دونون چیزین ہونگی ولیمہ مین حیس بھی اور ستوؤن اور کھجور بھی جسنے جو دیکھا سو روایت کیا ہ ع وَعَنْ سَفِیْنَۃَ اَنَّ رَجُلًا ضَافَ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ فَصَنَعَ لَہٗ طَعَامًا فَقَالَ فَاطِمَۃُ لَوْ دَعَوْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَکَلَ مَعَنَا فَجَاءَ فَوَضَعَ یَدَیْہِ عَلٰی عِضَادَتَیِ الْبَابِ فَرَاٰی الْقِرَامَ فَضَرَبَ فِیْ نَاحِیَۃِ الْبَیْتِ فَرَجَعَ قَالَتْ فَاطِمَۃُ فَتَبِعْتُہٗ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ سَارَکَ اللّٰہُ لَنَا فِیْ مَا رَاَیْتَ قَالَ اِنَّہٗ لَیْسَ لِیْ اَوْ لِنَبِیٍّ اَنْ یَدْخُلَ بَیْتًا مُزَوَّقًا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے سفینہؓ سے یہ کہ ایک شخص مہمان آیا حضرت علیؓ بن ابیطالب کے پاس پس تیار کیا حضرت علیؓ نے اُسکے لیو کھانا اور کہا فاطمہؓ نے اگر بلاویں ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور کھاوین وہ ہمارے ساتھ تو بہتر ہے پس بُلایا حضرتؐ کو اور اے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور رکھے دونون ہاتھ اپنے اوپر دونون بازوون دروازے کے پس دیکھا پردہ پڑا ہوا پھر لوٹے گھر کے پس پھر گئے حضرتؐ کہا حضرت فاطمہؓ نے پس پیچھے ہو لی مین حضرتؐ کے اور کہا مین نے اے رسول خدا کے کس چیز نے پھیرا آپکو فرمایا نہین واسطے میرے یا واسطے کسی نبی کے یہ کہ داخل ہو گھر زینت کیے مین نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ ف قرام پردہ باریک منقش اور بعضون نے کہا کہ منقش نہ تھا لیکن ڈھانکا تھا اُس سے دیوار کو مانند چھپر کھٹ دو لھا دھن کے اور یہ عادت متکبرین کی ہی اور حضرتؐ اُسکو دیکھکر پھر گئے آگاہ کرنیکے لیے اِسپر کہ یہ بہتر نہین ہی کہ زینت دنیا کی ہے اور وہ باعث نقصان آخرت کی ہی ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ دُعِیَ فَلَمْ یُجِبْ فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَمَنْ دَخَلَ عَلٰی غَیْرِ دَعْوَۃٍ دَخَلَ سَارِقًا وَخَرَجَ مُغِیْرًا رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہے عبد اللہ بن محمدؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ دعوت کیا جاوے پھر نہ قبول کرے بیشک نافرمانی کی اللہ اور رسول

اُسکی کی اور جو آدمی آیا مجلس کھانے کی مین بن بلائے آیا چور اور نکلا لوٹ کر نقل کی یہ ابو داؤد نے ف آیا چور بسبب کے کہ آیا بغیر اذن صاحب خانہ کے پس گویا چھپ کر آیا مانند چور کے پس گنہگار ہوا جیسے گنہگار رہتا ہے چور بسبب چانیکے کسی کے گھر مین حاصل یہ کہ حضرتؐ نے اپنی اُمت کو تعلیم کیے اچھے اخلاق اور منع کیا اُنکو بُری خصلتونسے کہ نہ قبول کرنا دعوت کا بلا عذر دلالت کرتا ہے کبر نفس اور رغوت اور عدم الفت پر اور جانا کسی کے ہان بغیر دعوتکے دلالت کرتا ہے حرص نفس اور حاصل کرنے دنّات پر ع **وَعَنْ** رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اجْتَمَعَ اللّٰہَ اِعْیَارٌ فَاَجَابَ اَحَدُھُمَا فَاِنْ اَجَابَ الَّذِیْ سَبَقَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَہْ اور روایت ہے ایک شخص سے کہ تھا صحابہ مین سے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت اکٹھے ہوجاوین دو دعوت کرنوالے پس قبول کرے دعوت اُسکی کہ پہلے دعوت کرنوالے پس قبول کرے دعوت اُسکی کہ پہلے نزدیک اُن دونون مین سے اُن دروازے دروازے کے اور اگر پہلے کی ایک نے اُن دونون مین سے پس قبول کرے دعوت اُسکی جسنے پہلے کی نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد نے ف ظاہر یہ اُس صورت مین ہے کہ جمع نہین کرسکتا ہے یعنی دونون کی دعوت نہین کھا سکتا ہے بسبب ایک ہی وقت ہونیکے او مانند اسکے کہ اور اگر جمع کرسکتا ہے دونون کی دعوت قبول کرے اور یہ حکم تو ہمسایہ کا ہے اور اگر اہل شہر دعوت کرین تو دہان ترجیح اور جہت سے ہوگی مثل معرفت و صلاح اور تقوی کے یعنے اگر اہل شہر مین سے سوائے ہمسایہ کے دو آدمی اسکی دعوت کرین تو اُسکی دعوت قبول کرے کہ جو جان پہچان ہو یا نیکبخت ہو وغیرہ ذالک اور اسحدیث سے یہ معلوم ہوا کہ جو طالب علم یا فتوی پوچھنے والا عالم کے پاس پہلے آوے تو سبق اور فتوی پہلے اُنیو الیکو پڑھاوے اور دیوے ح ع **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَعَامُ اَوَّلِ یَوْمٍ حَقٌّ وَطَعَامُ یَوْمِ الثَّانِیْ سُنَّۃٌ وَطَعَامُ یَوْمِ الثَّالِثِ سُمْعَۃٌ وَمَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰہُ بِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کھانا پہلے نکاح مین ہے اور کھانا دوسرے دن کا سنت ہے اور کھانا تیسرے دن نکا سُنا ہے اور جو کوئی سُناوے سُنا دیگا اللہ اُسکو نقل کی یہ ترمذی نے ف حق ہے یعنی نکح مین پہلے دن کھانا کھلانا اور قبول کرنا اُسکا واجب ہے یا سنت ہے وکذہ ہی بحسب اختلاف علماء کے اور دوسرے دن کا کھانا سنت ہے اور تیسرے دن کا اسلیے ہوتا ہے کہ نا لوگ سُنین اور تعریف کرین اُسکی اور جو کوئی سناوی یعنے مشہور کرے اپنے تئین ساتھ سخاوت کے کیلیے مشہور کریگا اُسکو اللہ تعالی میدان محشر مین کہ اسنے سُنانے اور دکھانیکے لئے دیا تھا یہ جھوٹا اور غمزی ہے پس رسوا ہوگا لوگونمین کما طیبی نے کہ بسبب اللہ تعالے بندیکو چھپ نعمت دے تو لازم ہے اُسکو کہ شکر ادا کرے اور مستحب ہے دوسرے دن اسطے پورا کرنے نقصان کے کہ اول روز مین واقع ہوا ہو اسلیے کہ سنت کامل کرتی ہے واجب کو اور تیسرے دن سُنانے اور دکھانیکے لئے ہوتا ہے اور بس کو کھلانیکے لئے بُلاوے تو واجب ہے اُسکو قبول کرنا اول روز مین اور مستحب ہے دوسرے دن اور مکروہ ہے بلکہ حرام ہے تیسرے دن انتہی اور اسمین روصریح ہے مالکیہ پر کہ وہ کہتے ہین مستحب ہے ولیمہ کرنا سات دن تک ح ع **وَعَنْ** عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ طَعَامِ الْمُتَبَارِیَیْنِ اَنْ یُّؤْکَلَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ ھٰذَا مُحْیِ السُّنَّۃِ وَالصَّحِیْحُ اَنَّہٗ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا اور روایت ہے عکرمہ سے کہ نقل کی ابن عباسؓ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کھانے طعام دو شخصون فخر کرینو الونکے سامنے سے نقل کی یہ ابو داؤد نے اور کہا محی السنہ نے کہ صحیح یہ ہے کہ عکرمہ نے نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بطریق ارسال کے ف یعنی صحیح یہ ہے کہ لفظ عن ابن عباس اسکی سند مین نہین اور متبارین دو شخص کہ آپسمین مقابلہ کرین طعام مین اور چاہین کہ ایک دوسرے کی ضد پر بہت بکاوے کھانا تا غالب آوے دوسرے پر یعنی اگر فخر اور سُنانے اور دکھانیکے لئے بکاوین اور دعوت کرین دعوت اُنکی قبول نکرے اور کھانا اکیلا کھاوے اگلے بزرگ دعوت فخر کی نہ قبول کرتے تھے ح ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِیْمَۃِ یُمْنَعُھَا مَنْ یَّاْتِیْھَا وَیُدْعٰی اِلَیْھَا مَنْ یَّاْبَاھَا وَمَنْ لَّمْ یُجِبِ الدَّعْوَۃَ فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دو شخص کہ کھانا ازراہ فخر و مقابلہ کے تیار کرین اُنکی دعوت قبول نکیجاوے اور کھانا اکیلا کھایا جاوے کہا امام احمدؒ نے یعنی بیچ تفسیر متباریان کے کہ مراد حضرتؐ کی متباریین سے یہ ہے

کہ دو شخص بطریق مقابلے کے ضیافت کرین از راہ فخر اور ریا کے **وعن عمران** بن حصین قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اجابۃ طعام الفاسقین اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قبول کرنے دعوت فاسقین کی سی ف فاسق سے مراد مطلق فاسق ہے کسی طرح کا ہو لیکن بسبب اس کے یہ ہے کہ اکثر فاسق احتیاط نہین کرتے ہین کھانے مین اور کھاتے ہین حرام اور فاسق کبھی ظالم بھی ہوتا ہے اور کھانا ظالم کا کہ مال لوگون کا ازراہ ظلم کے لیتا ہے بالاتفاق حرام ہے اور یہ بھی ہے کہ فاسق کی دعوت قبول کرنے مین خوش کرنا اسکا اور تکریم اسکی لازم آتی ہے ۔ ح **وعن ابی ھریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل احدکم علی اخیہ المسلم فلیاکل من طعامہ ولا یسالہ عنہ ولیشرب من شرابہ ولا یسالہ رواہ فی شرح السنۃ البیہقی فی شعب الایمان وقال ھذا ان صح فلان الظاھر ان المسلم لا یطعمہ ولا یسقیہ الا ما ھو حلال عندہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ آوے ایک تمھارا بھائی مسلمان کے پاس پس جاہیے کہ کھاوے کھانے اسکے سے اور نہ پوچھے اسکے حال طعام کا کہ کیسا ہے اور کھانے آیا ہے اور پیوے پانی اسکا اور نہ پوچھے اسکو کہ کیسا ہے اور کھانے آیا ہے روایت کین تینون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان اور کہا بیہقی نے یہ حدیث یعنی اخیر کی اگر صحیح ہو تو وجہ اسکی یہ ہے کہ ظاہر حال مسلمانکا یہ ہے کہ نہین کھلاتا مسلمان کو اور نہین پلاتا اسکو مگر وہ کہ حلال ہوتا ہے نزدیک اسکے ف مسلمان سے مراد مسلمان کامل ہے یعنی غیر فاسق پس اسکے کھانیکا حال نہ پوچھے بسبب نیک گمانی کے اور پوچھنے سے اسکو ایذا ہوگی مگر ہان جبکہ معلوم ہو کہ کھانا اسکا حرام سے ہے تو نہ کھاوے اور اگر ایک شخص کا کھانا اکثر حرام کا ہے تو بھی نہ کھاوے ۔ ع ۔ ح **باب القسم** باب ہے بیچ بیان حکم تقسیم کے

ف یعنی اس باب مین بیان ہے نوبت مقرر کرنیکا بیویونکے لیے یعنی بیویونکے پاس باری باری سے رہنے رات کو اور نوبت مقرر کرنی واجب ہے دو بیویونکے لیے اور زیادہ کیلیے اور ایک کی نوبت مین دوسرے کے گھر مین رات کو رہنا جائز نہین اور نہ جمع کرنا دو عورتونکا ایک رات مین جائز ہے مگر باذن اور ارادے انکے کے جائز ہے اور صحبت کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی بیویونسے ایک رات مین پہلے واجب ہونے نوبت کے تھا یا انکے اذن سے تھا اور مذہب حنفیہ کے نوبت مقرر کرنی آنحضرت صلعم کو واجب نہ تھی لیکن حضرت نے ازراہ کرم و تفضل کے نوبت مقرر کر رکھی تھی واللہ اعلم اور نہین ہے حق عورت کے لیے بیچ نوبت کے حالت سفر مین خاوند جس بیوی کو چاہے اسکو ساتھ لیجاوے اور اولی یہ ہے کہ قرعہ ڈالے درمیان بیویونکے جسکا نام نکلے اسکو ساتھ لیجاوے اور اصل نوبت تقسیم کے حق مین رات کے ہے اور دن تابع ہے رات کا اور اگر ایک شخص رات کو کسی کام مین مشغول رہتا ہو مانند چوکیدار وغیرہ کے تو اسکے حق مین اصل دن ہے اور باقی احکام و مسائل نوبت کے فقہ مین مذکور ہین شرح ہدایہ ف واجب ہے برابری کرنی رات کے نہ دن مین بیویونکے پاس اور سونے کھلانے مین اور صحبت مین جماع کرنے مین اور محبت مین بلکہ یہ مستحب ہے اور ساقط ہو جاتا ہے حق عورت کا ساتھ ایکبار جماع کرنیکے اور واجب ہے جماع کرنا کبھی کبھی دیانۃً اور نہ ترک کرے جماع کو بقدر مدت ایلاء کے مگر ساتھ رضامندی عورت کے اور اگر ضرر کرے بیوی کو کثرت جماع کی تو نہین جائز ہے صحبت کرنی زیادہ قدر طاقت اسکی سے اور رہے ہر ایک بیوی کے پاس ایک رات اور ایکدن لیکن لازم برابر کرنی رات ہی مین ہے یہانتک کہ اگر آدمی ایک بیوی کے پاس بعد عذر کے اور دوسری کے پاس بعد عنا کے تو ترک کی اسنے قسم یعنی نوبت واجب ہے کرے بیوی سے غیر نوبت اسکی مین اور اسیطرح نہ جاوے بیوی کے پاس رات کو غیر نوبت اسکی مین مگر واسطے عیادت اسکی کے اور اگر مرض شدید ہو تو نہین مضائقہ یہ کہ رہے اسکے پاس یہانتک کہ شفا پائے وہ یا مر جاوے اور یہ اسصورت ہے کہ نہ ہو اسکے پاس کوئی نگہبان اور اگر خاوند اپنے گھر مین بیمار ہو تو بلاوے ہر ایک کو اسکی نوبت مین در مختار

الفصل الاول فصل پہلی **عن ابن عباس** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قسم بین نسائہ فعدل ثم قال اللھم ھذا قسمی فیما املک فلا تلمنی فیما تملک ولا املک رواہ ابو داؤد و النسائی و ابن ماجۃ **عن عائشۃ** کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقسم بین نسائہ فیعدل ثم یقول اللھم ھذا قسمتی فیما املک فلا تؤاخذنی فیما تملک ولا املک رواہ ابو داؤد و الترمذی و النسائی و ابن ماجۃ **عن انس** قال من السنۃ اذا تزوج البکر علی الثیب اقام عندھا سبعا و قسم و اذا تزوج الثیب علی البکر اقام عندھا ثلثا ثم قسم متفق علیہ

روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم وفات کی گئے تو بیویان چھوڑ کر اور تقسیم کرتے تھے آنحضرت صلعم اسے واسطے آٹھ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی بیویان حضرت کی اگرچہ نو تھین زیادہ تھین لیکن وقت وفات کے نو موجود تھین عائشہ حفصہ ام حبیبہ سودہ ام سلمہ صفیہ میمونہ زینب بنت جحش جویریہ رضی اللہ تعالے عنہن انمین سے آٹھ کیلیے تو نوبت مقرر ہے اور ایک کیلیے یعنی سودہ کیلیے نوبت نہ تھی اسلیے کہ انھون نے اپنی نوبت حضرت عائشہ کو بخشدی تھی اسکی نوبت مین حضرت

عائشہؓ کے پاس رہتے تھے جیسا کہ حدیث آیندہ میں مذکور ہے ہ ح **وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ سَوْدَةَ لَمَّا كَبُرَتْ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ جَعَلْتُ يَوْمِي مِنْكَ لِعَائِشَةَ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ لِعَائِشَةَ بِيَوْمَيْنِ يَوْمَهَا وَيَوْمَ سَوْدَةَ** مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہؓ سے یہ کہ سودہؓ جبکہ بوڑھی ہوئیں تو کہا یا رسول اللہ تحقیق گروانا میں نے اپنا دن یعنی اپنی نوبت کہ آپ سے رکھتی تھی واسطے عائشہؓ کے پس تھے حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نوبت کرتے واسطے عائشہؓ کے دو دن ایکدن تو انکی نوبت کا اور ایکدن حضرت سودہؓ کی نوبت کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نکاح سودہؓ کا مکے میں ہوا تھا بعد خدیجہؓ کے اور پہلے عائشہؓ کے لکھا ہے فقہا نے کہ اگر بخشے ایک بیوی نوبت اپنی اپنی سوکن کو تو جائز ہے بشرطیکہ نویہ ساتھ دینے رشوت کے خاوند کی طرف نہ اور جائز ہے واسطے عورت بخشنے والی نوبت کے کہ یہ رجوع کرے جب چاہے ح ح **وَعَنْهَا** أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْأَلُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ أَيْنَ أَنَا غَدًا أَيْنَ أَنَا غَدًا يُرِيدُ يَوْمَ عَائِشَةَ فَأَذِنَ لَهُ أَزْوَاجُهُ يَكُونُ حَيْثُ شَاءَ فَكَانَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ حَتَّى مَاتَ عِنْدَهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عائشہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پوچھتے اپنی بیماری میں کہ تحقیق میں کہاں ہونگا میں کل کو کہاں ہونگا میں کل کو یعنی ہر روز یہ پوچھتے تھے اور ارادہ کرتے تھے دن نوبت عائشہؓ کا یعنی بسبب زیادتی محبت انکی کے پس اذن دیا حضرت کو ازواج نے کہ ہیں جہاں چاہیں اور تھے حضرت بیچ گھر عائشہؓ کے یہانتک کہ وفات ہوئی انکے پاس نقل کی بخاری نے ف ارادہ کرتے تھے تفسیر ہے پہلے قول کی پس تھا پوچھنا اذن چاہنے کیلئے بیویوں سے کہ اذن دیں حضرت کو حضرت عائشہؓ کے پاس رہنے کا اور دلالت کرتا ہے اسپر جملہ پس اذن دیا الخ ح ح **وَعَنْهَا** قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے سفر کا قرعہ ڈالتے درمیان بیویوں اپنی کے پس جس کسی کا انمیں سے نکلتا حصہ لیجاتے اسکو ساتھ اپنے سفر میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ أَبِي قِلَابَةَ** عَنْ أَنَسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَقَسَمَ وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَسَمَ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ وَلَوْ شِئْتُ لَقُلْتُ إِنَّ أَنَسًا رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی قلابہ سے کہ نقل کی انسؓ نے کہ کہا سنت سے ہے جبکہ تزویج کرے مرد عورت باکرہ سے ثیب پر رہے باکرہ کے پاس سات رات پھر تقسیم کرے یعنی نوبت درمیان نئی اور پرانی کے اور جبکہ تزویج کرے ثیب رہے اسکے پاس تین رات پھر تقسیم کرے کہا ابو قلابہ نے اگر چاہتا میں کہتا میں کہ انسؓ نے یہ حدیث نبی صلے اللہ علیہ وسلم تک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف باکرہ سے مراد ثیب پر الخ باکرہ کہتے ہیں کنواری عورت کو اور ثیب کہتے ہیں اس عورت کو کہ خاوند کر چکی ہو اور امام شافعیؒ نے اس حدیث پر عمل کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر ایک شخص کے نکاح میں کئی عورتیں ہوں تین ہوں یا ایک عورت ہو اور پھر نکاح کرے ایک اور عورت سے اگر وہ عورت باکرہ ہے تو اسکے پاس سات رات رہے اور اگر ثیب ہو تو اسکے پاس تین رات رہے پھر تقسیم کرے اور امام اعظمؒ کے نزدیک باکرہ اور ثیب اور نئی اور پرانی تقسیم میں برابر ہیں انھوں نے عمل کیا ہے دو حدیثوں پر کہ دوسری فصل میں آتی ہیں وہ مطلق ہیں اور اس حدیث کے معنی انکے نزدیک یہ ہیں کہ باکرہ کے پاس سات رات رہے اور اور ونکے پاس بھی سات سات رات رہے اور ثیب کے پاس تین رات رہے اور اور ونکے پاس بھی تین تین رات اور ابو قلابہ کو قول یہ معنی ہیں کہ اگر میں چاہتا تو مرفوع کہتا اسلئے کہ اسلئے کہ صحابی کا سنت سے ہے یہ بحکم مرفوع کے ہے اور معنی حدیث مرفوع کے ہمارے کتاب میں لکھے گئے ہیں، مولانا مح **وَعَنْ** أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ وَأَصْبَحَ عِنْدَهَا قَالَ لَهَا لَيْسَ بِكِ عَلَى أَهْلِكِ هَوَانٌ إِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ عِنْدَكِ وَسَبَّعْتُ عِنْدَهُنَّ وَإِنْ شِئْتِ ثَلَّثْتُ عِنْدَكِ وَدُرْتُ ثُمَّ دُرْتُ وَفِي رِوَايَةٍ إِنَّهُ قَالَ لَهَا لَيْسَ بِكِ هَوَانٌ عَلَى أَهْلِكِ إِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ لَكِ وَسَبَّعْتُ لِنِسَائِي وَإِنْ قُلْتِ ثَلَّثْتُ ثَلَّثْتُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی بکر بیٹے عبد الرحمن کے سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبوقت کہ نکاح کیا ام سلمہؓ سے اور صبح کی ام سلمہؓ حضرت کے پاس فرمایا انکو کہ نہیں ہے بسبب تیرے اوپر اہل تیرکے ذلت اگر چاہے تو سات رات رہوں تیرے پاس اور سات سات رات رہوں اور سب بیویوں کے پاس اور اگر چاہے تو تین رات رہوں تیرے پاس اور دورہ کروں میں کہ ام سلمہؓ نے تین رات رہنے میرے پاس اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت نے فرمایا

ف تقسیم ہاری ہر رات میں

واسطے ام سلمہؓ کے نزدیک بکرہ کے رہنا سات رات اور ثیبہ کے پاس تین رات نقل کی یہ مسلم نے ف نہیں ہے بسبب تیرے آنے کے یعنی میں جو تین رات تمہارے پاس رہونگا تو تمہارے گنے قبیلے کو اس سبب سے حقارت نہیں لاحق ہوگی اسلئے کہ یہ بسبب بے غیرتی کے تمہاری صحبت سے نہیں ہے بلکہ اس سبب سے ہے کہ حکم شرع اسطرح پر ہے اور تیسرے عذر کی بیچ انقضاء کے تین رات رہنے پر اور اگر چاہے تو سات رات تیرے پاس رہوں جیسیکہ حکم بکرہ کا ہے لیکن سات سات رات رہوں اور سب بیوبیوں کے پاس اور اگر چاہے تو تین رات تیرے پاس رہوں جیسیکہ حکم ثیب کا ہے اور دورہ کرونگا یعنی تین تین رات اور ونکے پاس ہوں ع ع **الفصل الثانی** و نصل دوسری **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقسم بین نسائہ فیعدل ثم یقول اللھم ھذا قسمی فیما املک فلا تلمنی فیما تملک ولا املک رواہ الترمذی و ابوداود والنسائی و ابن ماجۃ والدارمی ترجمہ عائشہؓ سے یہ روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے تقسیم کرتے درمیان بیویوں اپنی کے یعنی نوبت مقرر کرتی ازراہ تفضل کے اور بصورت کہا ازراہ وجوب اور عدل کرتے یعنی برابری کرتے درمیان اُنکے راتکے رہنے میں اور کہتے تھے یعنی سمعھذا یا الٰہی یہ تقسیم کرنا میرا بیچ اُس چیز کے ہے کہ مالک ہوں میں پس ملامت کر مجھکو بیچ اُس چیز کے کہ مالک ہے تو اور نہیں مالک میں نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف یعنی تو بہت مقرر کرنیکا اور دینے نفقے کا میں مالک ہوں اسمیں برابری کرتا ہوں اور دل کی محبت کا میں نہیں مالک ہوں اسمیں برابری نہیں کرسکتا کسیسے زیادہ محبت ہے کسی سے کہ پس معلوم ہوا کہ برابری راتکے رہنے میں اور نفقے میں چاہیئے نہ محبت میں اور صحبت کرنے میں اور بوسے لینے میں ع ع **وعن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کانت عند الرجل امرأتان فلم یعدل بینھما جاء یوم القیامۃ وشقہ ساقط رواہ الترمذی وابوداود والنسائی وابن ماجۃ والدارمی ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے ابی ہریرہؓ کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جسوقت کہ ہوں نزدیک ایک شخص کے دو بیویاں یعنی مثلاً پھر نہ انصاف کرے درمیان اُنکے آویگا وہ قیامت کے اسحالت میں کہ اوسکا ایک طرف گرا ہوا ہوگا نقل کی ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف یہ سزا دینی عورتوں کی بے انصافی کرنے پر نہیں موقوف ہے اگر تین ہونی یا چار اور نہیں انصاف نہ کریگا تو یہی بڑی سزا ہوگی اُسکی پس واجب ہے برابری کرنی نوبت میں باعتبار راتکے رہنے کے نہ صحبت کرنیکے اور باکرہ اور ثیب اور نئی اور پرانی اور مسلمان اور کتابیہ اسمیں برابر ہیں اور لونڈی اور مکاتبہ اور مدبرہ اور ام ولد کے لئے نوبت آدھی ہے بہ نسبت عورت آزاد کے یعنی اگر اسکے نکاح میں لونڈی وغیرہ کسی کی ہے اور عورت آزاد بھی ہے تو لونڈی وغیرہ کے پاس ایک رات رہے اور عورت آزاد کے پاس دو راتیں اور حرم کے لئے نوبت نہیں ع ع **الفصل الثالث** و نصل تیسری **عن** عطاء قال حدثنی ابن عباس ان میمونۃ بنت الحارث زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت ھذا قسمی فیما املک فلا تلمنی فیما تملک رواہ ابوداود والنسائی ترجمہ عطاؒ سے روایت ہے عطاؒ کہتے ہیں کہا ابن عباسؓ نے کہ حاضر ہوئے ہم ساتھ ابن عباسؓ کے میمونہ کے جنازے پر مقام سرف میں پس کہا ابن عباسؓ نے یہ ہیں نبی بی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پس جسوقت کہ اُٹھاؤ تم جنازہ اُنکا پس نہ ہلاؤ اُسکو اور نہ جنبش دو اُسکو اور اُٹھاؤ اُسکو سہج سے اور تعظیم کرو اسکی اسلئے کہ تحقیق تھے نزدیک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نو عورتیں تھے حضرت تقسیم کرتے یعنی نوبت کرتے تھے اُنمیں سے واسطے آٹھ کے اور نہ تقسیم کرتے تھے واسطے ایک کے کہا عطاؒ نے وہ عورت کہ نہیں بھیجا صلے اللہ علیہ وسلم نے تقسیم کرتے تھے واسطے اُسکے یہ پہنچی ہے ہمکو خبر یہ کہ وہ تھیں صفیہؓ اور تھیں صفیہؓ آخر عمر روتی تھی مرنے میں کہ مری تھیں مدینے میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور کہا زہری نے کہ ائمہ حدیث سے ہے کہ کہا غیر عطاء نے کہ وہ عورت کہ نہ تقسیم کرتے تھے اُسکے لئے سو دو تھیں

اور یہی بہت صحیح ہے کہ بیشک یا تھا اُنھوں نے دن اپنا یعنی نوبت کا واسطے عائشہؓ کے جسوقت کہ ارادہ کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنکی طلاق کا پس کہا اُنھوں نے واسطے حضرتؐ کے کہ رہنے دو مجکو اپنے نکاح میں اور تحقیق بخشدیا میں نے دن اپنا واسطے عائشہؓ کے باسیکہ اسکے کہ ہونگے تمھاری ہیویوں سے بہشت میں ف حضرت میمونہؓ بنت حارث خالہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہیویعنی ہیں اور خالہ تھیں ابن عباسؓ کی اور صرف نام ایک جگہ کا ہے کہ ایک منزل ہر کہ ہے کہ قبر حضرت میمونہؓ کی وہیں ہے اور نکاح اور زفاف بھی اُنکا وہیں ہوا تھا اور انتقال بھی وہیں ہوا اور اسلئے یہ تعلیل ہے نہی کی یعنی نہ ملاؤ اسلئے کہ یہ اُن ہیویوں میں سے ہے کہ حضرتؐ نے نوبت مقرر کر رکھی تھی اُنکی اور کہا خطابی نے کہ یہ کہنا کہ وہ عورت کہ نہیں تقسیم کرتے تھے حضرت اُسکے لیے صفیہؓ تقیید وہم ہے کہ کسی راوی سے واقع ہوا ہے بلکہ وہ سودہؓ ہی تھیں اور تھیں صفیہ آخر سب عورتوں کی مرنے میں آنکھ جانا چاہئے کہ انتقال ہوا صفیہؓ کا رمضان کے مہینے میں شہ ہجری میں اور بعضوں نے کہا سنہ پانچویں میں پچ زمانہ معاویہؓ کے اور دفن کی گئیں بقیع میں اور میمونہؓ سنہ اکیاون میں اور بعضوں نے کہا سنہ چھیاسٹھ میں اور بعضوں نے کہا سنہ تریسٹھ میں اور حضرت عائشہؓ سترہ مہینے میں سنہ ستاون میں اور بعضوں کے کہا سنہ اٹھاون میں اور مریں سودہ سنہ چون میں اور حفصہؓ سنہ پچاس میں اور ام سلمہؓ سنہ انسٹھ میں اور ام حبیبہؓ سنہ چوالیس میں اور زینب بنت جحشؓ سنہ بیس میں اور جویریہؓ سنہ پچاس میں کذا ذکرہ صاحب المواہب اور حضرت خدیجہؓ کا انتقال ہوا پہلے ہجرت کے اور زینب بنت خزیمہؓ کا بھی انتقال حضرتؐ کے سامنے ہوا پس جب یہ معلوم ہوا تو حضرت صفیہؓ کا مرنا سب ہیویوں کے بعد غیر صحیح ہوا اور اگر ضمیر لفظ کانت کی میمونہؓ کی طرف پھیریں تو نہیں بنتا ہے یہ اس قول کے سامنے بالمد ینۃ اسلئے کہ وہ مریں ہیں سرف میں پس نہیں خالی ہے یہ کلام اشکال سے واللہ اعلم بالحال

ع ۱۴ **باب عشرۃ النساء وما لکل واحدۃ من الحقوق** یہ باب ہے بیچ بیان اُن حدیثوں کے کہ وارد ہوئی ہیں بیچ صحبت اور نتلاط کے ساتھ عورتوں کے اور بیچ بیان حقوق ہر ایک عورت ف سر ایک عورت جو کہا گویا ماتھ ارادہ کرنے اقسام عورتوں کے کہا یعنی باکرہ اور شیبہ اور خوش خلق اور بدخلق اور غنیہ اور فقیرہ اور مانند اُسکے کے والا ظاہر یہ تھا کہ یوں کہتے بیچ بیان حقوق عورتوں کے

ع **الفصل الاول** فصل پہلی **عن ابی ہریرۃ** عن ابی ہریرہؓ **قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** کہا کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے **استوصوا بالنساء** وصیت کرو ساتھ عورتوں کے **خیرا** بھلائی **فانھن خلقن من ضلع** پس تحقیق کہ وہ پیدا کی گئی ہیں سے پسلی **وان اعوج شیء فی الضلع اعلاہ** اور تحقیق ہے سب سے زیادہ ٹیڑھی پسلی میں اوپر اُسکے **فان ذھبت تقیمہ کسرتہ وان ترکتہ لم یزل اعوج فاستوصوا بالنساء** پس اگر ارادہ کرے تو کہ سیدھا کرے پسلی کو توڑ دے گا اُسکو اور اگر چھوڑ دے تو پسلی کو اپنے حال پر ہمیشہ رہیگی ٹیڑھی پس قبول کرو وصیت بیچ حق عورتوں کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی حضرت حوا کہ اصل اور اول سب عورتوں کی ہیں حضرت آدمؑ کی اوپر کی پسلی میں سے پیدا ہوئیں کہ دم بہت ٹیڑھی ہوتی ہے پس اُنکی اصل میں ٹیڑھاپن ہے کوئی اُسکو تغیر نہیں کر سکتا اور ٹیڑھی پسلی کا حال یہ ہے کہ اگر تو سیدھا کیا چاہے تو ٹوٹ جاویگی اور اگر تو اُسکو چھوڑے بحال خود تو ہمیشہ ٹیڑھی رہی گی اسیطرح حال عورت کا ہے کہ اُنکی اصل خلقت میں کجی اعمال اور اخلاق میں ہے اگر چاہیں مرد کہ درست کریں اُنکو تو ڈالیں گے کہ مراد ساتھ اُسکے طلاق ہے جیسا کہ حدیث آئندہ میں آتا ہے پس ممکن نہیں فائدہ اُٹھانا ساتھ عورتوں کے مگر ساتھ چھوڑنے اُنکے کے ٹیڑھاپن پر جبتک کہ اُس چھوڑنے میں گناہ نہ لازم آوے اور اگر گناہ لازم آوے تو فاعل مناسب نہیں حاصل یہ کہ معاملہ اُنسے اچھی طرح رکھو اور صبر کرو اُنکے ٹیڑھے پن پر اور یہ توقع اُٹھادو کہ سب باتوں میں تمھاری مرضی موافق کام کرینگی ع ۲ **وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** اور ازانجملہ ہے کہ کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے **ان المرأۃ خلقت من ضلع لن تستقیم لک علی طریقۃ فان استمتعت بھا استمتعت بھا وبھا عوج وان ذھبت تقیمھا کسرتھا وکسرھا طلاقھا رواہ مسلم** اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق عورت یعنی اصل اور مانند اُسکی حضرت حوا کہ پیدا کی گئی پسلی سے یعنی حضرت آدمؑ کی پسلی سے ہرگز نہیں سیدھی ہوگی واسطے تیرے اوپر ایک راہ کے پس اگر

چاہیے تو کہ فائدہ اُٹھائے تو ساتھ اُسکے فائدہ اُٹھاوے تو ساتھ اُسکے اسحالت مین کہ ہو اُسمین کجی اور اگر چاہے تو سیدھا کرکے اُسکا تو ڑیگا تو اُسکو اور تو ڑنا اُسکا طلاق دینا اُسکا ہے نقل کی یہ مسلم نے ف ہر گز نہین سیدھی ہوگی تو اسطے تیرے اوپر ایک وے کے یعنی ہمیشہ ایک حالت مستقیمہ پر نہین رہے گی بلکہ حالتین پہلی جاوینگی شکر کی طرف ناشکری کے اور اطاعت سے طرف نافرمانی کے اور قناعت سے طرف طمع کے وغیرذالک ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً اِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ مِنْهَا اٰخَرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بغض رکھے مرد مسلمان عورت مسلمان سے اگر ناخوش رکھے گا اُسکے ایک فعل خو کو تو خوش رکھے گا اُسکے فعل خوی دوسرے کو نقل کی یہ مسلم نے ف اسلئے کہ تمام آدمی اخلاق و افعال بُرے نہین ہوتے اگر بعضے برے ہوتے ہین تو بعضے اور اچھے بھی ہوتے ہین پس نظر اُسکی افعال و اخلاق نیک کرنی چاہیے اور راضی ہونا چاہیے اوا اُسکے افعال و اخلاق بد پر صبر کرے مقصود رغبت دلانی اور مبالغہ ہے بیچ خوش گذرانی کے ساتھ عورت تو نکے اور صبر کرنیکے اُنکی ایذا پر اور یہ مین اشارہ ہے طرف اسکے کہ یا رب عیب نہین ہاتھ لگتا پس اگر کوئی شخص بے عیب یا ڈھونڈھے تو ہرگز بے یار کے اور نہین خالی ہوتا ہے انسان خصوصاً مومن بعضے اچھی خصلت سے پس لائق ہے کہ رعایت اُسکی کرے اور چشم پوشی کرے سوائے اُسکے سے مرح ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ لَمْ يُخَنَّزِ اللَّحْمُ وَلَوْلَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ اُنْثٰى زَوْجَهَا الدَّهْرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر نہ ہوتے بنی اسرائیل نہ سڑتا گوشت اور اگر نہ ہوتی حوّا نہ خیانت کرتی کوئی عورت اپنے خاوند کی کبھی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت مین بنی اسرائیل پر جنگل مین من سلویٰ اُترتا تھا اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور حکم تھا جدید ضرورت بیان اور ذخیرہ نکرین وہ نہایت مرض سے ذخیرہ کرنے لگے یہانتک کہ سڑ جاتا پس اسکے گوشت کا سڑ رہنا اُنکی فعل بد کی یعنی ذخیرہ کرنیکی کیوجہ حرص اور نہ توکل کرنیکے خدا تعالیٰ پر ذخیرہ کرتے تھے بعد ازان سڑنا گوشت کا مقرر ہوا ہمیشہ کو پس فرمایا حضرتؐ نے اگر بنی اسرائیل نہ جمع کرتے گوشت کو تو سڑتا نہ کبھی اور خیانت کے معنی ہین نا راستی یعنی کجی پس کجی حضرت حوّا کی یہ تھی کہ رغبت دلائی حضرت آدم علیہ السلام کو کھانے درخت معلوم کے برخلاف امر اللہ تعالیٰ کے پس فرمایا کہ کجی حضرت حوّا سے سرزد ہوئی اگرچہ یہ کجی نکرتین تو کوئی عورت اپنے خاوند سے کجی نہ کرتی ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْلِدُ اَحَدُكُمْ اِمْرَاَتَهٗ جَلْدَ الْعَبْدِ ثُمَّ يُجَامِعُهَا فِيْ اٰخِرِ الْيَوْمِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا يَجْلِدُ اَحَدُكُمْ اِمْرَاَتَهٗ جَلْدَ الْعَبْدِ فَلَعَلَّهٗ يُضَاجِعُهَا فِيْ اٰخِرِ يَوْمِهٖ ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِيْ ضَحِكِهِمْ مِنَ الْفَرْطَةِ فَقَالَ لِمَ يَضْحَكُ اَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبد اللہ بن زمعہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ مارے ایک تمھارا بیوی کو مارنا غلام کا سا یعنی بہت پھر صحبت کریگا اسی سے آخر دن مین اور ایک روایت مین ہے قصد کرتا ہے ایک تمھارا پس مارتا ہے عورت اپنی کو مارنا غلام کا سا پس شاید کہ وہ بجواب ہو اس سے بیچ آخر دن مارنیکے پھر نصیحت فرمائی حضرتؐ نے صحابہؓ کو بیچ ہنسنے اُنکے کے بیچ نکلنے پر پھر فرمایا کیون ہنستا ہے ایک تمھارا اس چیز سے کہ آپ ہی کرتا ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پھر صحبت کریگا یعنی کیا مناسب ہے جسکے ساتھ ایسا معاملہ ہو اُسے ایسا سلوک کرے اگرچہ بیوی کو کچھ نافرمانی پر پہنچ آیا ہے نہ کہ ایسا اس سے یہ معلوم ہوا کہ ساتھ بیوی کی نفاق و سلوک سے رہے اور کیون ہنستا ہے الخ یعنی ہنسنا اچھا نہین معلوم ہوتا ہے مگر لایعیب کہ نہ پایا جاتا ہو عادۃً پس جب ایک چیز اپنے ہی مین موجود ہو تو غیر سے سرزد ہونے پر تو کیون ہنسے اس سے معلوم ہوا کہ اگر کسی سے گوز سرزد ہو تو تغافل کرے تاکہ اُسکو رنج نہ ہو خیانچہ حاتم اصم کا حال لکھا ہے کہ یہ بہرے نہ تھے ایکبار ایک عورت کوئی مسئلہ پوچھنے کو آئی اُنکے پاس اور اشارا پوچھنے مین اُس گوز سرزد ہوا اُنھون نے اُسکے رفع خجالت کیلیے اُس سے کہا کہ پکار کر کہہ پس وہ خوش ہوئی اُسنے جانا کہ یہ بہرے ہین پھر اُنھون نے اُس بات کے پورا کرنیکے لیے اپنے کو بہرا بنا رکھا اور کہا طلبی کہ سمین تنبیہ ہے اس پر کہ لائق ہے مرد عاقل کو کہ جب ارادہ کرے بھائی مسلمان کی عیب گیری کا تو اول اپنے نفس مین تامل کرے کہ آیا مجھ مین یہ عیب یا نہ اسکے پاس یا نہین پس اگر اپنے کو اُس سے پاک پاوے تو بازرہنا اُسکی عیب گیری سے بہتر ہے کیا خوب کسی نے کہا ہے کہ کہ دیکھتا ہو مین اکثر لوگون کو دیکھتے ہین عیب اوروں کے اور اندھے ہین

اپنے علیحدہ سے ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لِي صَوَاحِبُ يَلْعَبْنَ مَعِي فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ يَتَقَمَّعْنَ مِنْهُ فَيُسَرِّبُهُنَّ إِلَيَّ فَيَلْعَبْنَ مَعِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ رضؓ سے کہا تھی میں کھیلتی ساتھ گڑیوں کے نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تھیں میری ہمجولیاں کھیلتیں ساتھ میرے اور تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب قت تشریف لاتے چھپ جاتیں ہمجولیاں میری حضرت یعنی بسبب شرم کے پس حضرت بھیجتے اُنکو طرف میرے پس کھیلتیں ساتھ میرے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف اس مین بیان خوش گذرانی کا ساتھ بیوی کے اور حکم لڑکیون کے کھیلنے کا گڑیون سے باب الولی مین گذر چکا ع وَعَنْهَا قَالَتْ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ عَلَى بَابِ حُجْرَتِي وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُوْنَ بِالْحِرَابِ فِي الْمَسْجِدِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ لِأَنْظُرَ إِلَى لَعِبِهِمْ بَيْنَ أُذُنِهِ وَعَاتِقِهِ ثُمَّ يَقُوْمُ مِنْ أَجْلِي حَتّٰى أَكُوْنَ أَنَا الَّتِي أَنْصَرِفُ فَاقْدُرُوْا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيْثَةِ السِّنِّ الْحَرِيْصَةِ عَلَى اللَّهْوِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا قسم ہے اللہ کی تحقیق دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہوتے اوپر دروازے حجرے میرے کے اور حبشی کھیلتے تھے ساتھ برچھیون کے مسجد مین اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پردہ کر رہے تھے میرے ساتھ چادر اپنی کے تاکہ دیکھون مین طرف کھیل اُنکے کے درمیان کانون اور مونڈھے ہون حضرت کے سے پھر کھڑے رہے واسطے خاطر میری کے یہانتک ہوئی مین وہ کہ پھری مین آپ یعنی آنحضرتؐ اسقدر ٹھیرے رہے کہ جب تک مین نہ پھری اور پھر کیا آپ پھرے پس اندازہ کرو زمانہ سے مقدار کھڑے رہنے لڑکی کہ صغیر سن حرص کرنیوالی کھیل کی یعنی خیال کرو کہ لڑکیان خورد سال کسقدر حریص ہوتی ہین کھیل کے دیکھنے پر اسقدر کھڑی رہی مین اور حضرتؐ بھی میری خاطر کھڑے رہے حاصل کہ حضرتؐ دیر تک تماشا دکھلایا کئے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مسجد مین یعنی رہبہ مسجد مین کردہ ایک چبوترا تھا متصل مسجد کے بالفعل مسجد مین اسلئے کہ کھیلنا اُنکا رہبہ سامان جہاد سو تھا پس ہوا وُہ عبادت مانند تیر اندازی کے اور نظر کرنی اُنکے طرف ظاہر یہ ہے کہ یہ تھا پہلے نزول حجاب کے کذا ذکرہ التوربشتی اور اس سے حضرتؐ کی خوش خلاقی اور خوش گذرانی اور محبت و عنایت حضرت عائشہؓ پر معلوم ہوئی ع وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً وَإِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبَى فَقُلْتُ مِنْ أَيْنَ تَعْرِفُ ذٰلِكَ فَقَالَ إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً فَإِنَّكِ تَقُوْلِيْنَ لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَإِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبَى قُلْتِ لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيْمَ قَالَتْ قُلْتُ أَجَلْ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أَهْجُرُ إِلَّا اسْمَكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا کہا مجکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مین البتہ جانتا ہون جبوقت کہ ہوتی ہے تو مجھسے خوش اور جبوقت کہ ہوتی ہے تو مجھسے خفا یعنی بسبب کسی امر دنیوی کے جسیکہ میان بیوی مین خفگی ہوتی ہے پس کہا مین نے کاہے سے پہچانتے ہو یہ فرمایا جبوقت کہ ہوتی ہے تو مجھسے راضی پس تحقیق تو کہتی ہے نہین ہے اسطرح قسم ہے پروردگار محمدؐ کی اور جبوقت کہ ہوتی ہے تو مجھسے خفا کہتی ہے نہین ہے اسطرح قسم ہے پروردگار ابراہیمؑ کی یعنے نام میرا نہین لیتے اور پروردگار ابراہیمؑ کہتی ہے کہا حضرت عائشہؓ نے کہا مین نے یعنی اسیطرح ہے قسم ہے اللہ کی اے رسول خدا کے نہین چھوڑتی مین مگر نام تمہارا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف یعنی حالت غضب مین کہ سلوب العقل ہوتی ہون نہین ترک کرتی مگر نام تمہارا اور دل میرا مستغرق ہوتا ہے تمہاری محبت مین ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ فَبَاتَ غَضْبَانَ لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْعُو امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَتَأْبٰى عَلَيْهِ إِلَّا كَانَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ سَاخِطًا عَلَيْهَا حَتّٰى يَرْضٰى عَنْهَا اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبوقت کہ بلاوے کوئی مرد اپنی عورت کو طرف بچھونے اپنے کے پس انکار کرے وہ اور گذارے خاوند رات غصے مین لعنت کرے مین فرشتے عورت کو صبح تک نقل کی یہ بخاری اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی مین ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری بیچ ہاتھ یعنی قبضہ تصرف اُسکے کے نہین کوئی شخص کہ بلاوے اپنی عورت کو طرف بچھونے اپنے کے

پھر انکار کرے اُسپر مگر ہوتا ہے وہ کہ آسمان میں ہے خفا اُسپر یہانتک کہ راضی ہو خاوند اُسکا اُس سے ف انکار کرے یعنی بغیر عذر شرعی کے اور بعضوں نے کہا کہ حیض عذر نہیں ہے انکار کرنے میں اسلیے کہ خاوند کو جائز ہے فائدہ اُٹھانا اُس سے ساتھ اُسچیز کے کہ اوپر ازار کے ہے نزدیک جمہور کے اور بعضی علما کے نزدیک اسے شرمگاہ کو اور بدنے فائدہ اُٹھانا جائز ہے اور صحیح تر یہ باعتبار غالب کے فرمایا کہ اکثر ایسا معاملہ رات کو ہوتا ہے اگر دن کو اسیطرح انکار کریگی تو شام تک یہی حال ہوگا اور وہ کہ آسمانمیں ہے یعنی حکم اُسکا آسمانمیں ہے یا وہ کہ معبود ہے آسمانمیں یعنی اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ معبود آسمانمیں بھی ہے اور زمین میں بھی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے (اور وہ ایسا ہی ہے جو آسمان میں معبود ہے اور زمین میں بھی معبود ہے) وَهُوَ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّفِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ پس حدیث میں فقط معبود آسمان کا کہا اسلیے کہ اکتفا کیا ساتھ ذکر کرنے اشرف کے اور احتمال ہے کہ مراد اس سے فرشتے ہوں اور اسحدیث سے یہ معلوم ہوا کہ خفگی خاوند کی باعث پروردگار کی خفگی کا اور جب قضاء شہوت کی خفگی کا یہ حال ہوا تو اگر خفگی امور دین میں ہو تو کیا حال ہوگا ف وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ امْرَاَةً قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ طَهَرْتُ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ اَنْ تَشَبَّعْتُ مِنْ زَوْجِيْ غَيْرَ الَّذِيْ يُعْطِيْنِيْ فَقَالَ الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُوْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اسماءؓ سے یہ کہ ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ تحقیق میری ہے ایک سوکن پس کیا ہے مجھ پر گناہ اگر اظہار کروں میں اپنے خاوند کی طرف سے یعنی سوکن کے آگے غیر اُسچیز کا کہ دیتا ہے مجکو یعنی جو کچھ دیتا ہے اُس سے زیادہ اظہار کروں سوکن کے جلانیکے لئے کہ دیکھے مجھسے زیادہ مجکو دیتا ہے پس فرمایا حضرتؐ نے کہ اظہار کرنیوالا ساتھ اُسچیز کے کہ نہیں دیا گیا مانند پہننے والے دو کپڑوں جھوٹے کے ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف دو کپڑوں سے مراد چادر اور تہمند میں اور جھوٹے کپڑے پہننے والے سے مراد وہ شخص ہے کہ کپڑے عاریت یا مانگے پہنے اور اسطرح دکھاوے کہ گویا اُسکے ہی ہیں یا وہ شخص مراد ہے کہ لباس زاہدوں اور صالحوں کا پہنے اور واقع میں ایسا نہیں اور بعضوں نے کہا کہ اُسکے ساتھ تشبیہ دی کہ یہ دو کپڑے پہنے اور لگاوے انمیں دو آستینیں اور نیچے آستینوں کے تا لوگ جانیں کہ دو کرتے پہنے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ عرب میں ایک شخص تھا کہ دو کپڑے نفیس پہنتا تھا تا کہ اُسکو عزت و شرف ہو اور جھوٹی گواہی دینے کو کوئی جھوٹی نجانے اُسکے ساتھ تشبیہ دی اُسکو ہ ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اٰلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِّسَآئِهٖ شَهْرًا فَكَانَتْ اِنْفَكَّتْ رِجْلُهٗ فَاَقَامَ فِيْ مَشْرُبَةٍ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اٰلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ اِنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا ایلا کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں سے ایک مہینے کا اور تھی کہ موچ آئی تھی حضرتؐ کے پاؤں میں پس ٹھیرے رہے بالاخانہ میں انتیس ۲۹ راتمیں پھر اُترے پس عرض کیا لوگوں نے کہ اے رسول خدا کے ایلا کیا تمنے ایک مہینے کا اور مہینا تیس ۳۰ دن کا ہوتا ہے پس انتیس ۲۹ دن کے بعد کیوں اُترآئے پس فرمایا حضرتؐ نے کہ تحقیق مہینا ہوتا ہے انتیس ۲۹ دن کا بھی نقل کی یہ بخاری نے ف ایلا لغت میں کہتے ہیں قسم کھانیکو اور شرع میں ایلا اُسکو کہتے ہیں کہ قسم کھاوے کہ میں بیوی کے پاس چار مہینے یا زیادہ چار مہینے سے نہیں جانیکی صحبت نہیں کرنیکا پس اگر قسم پوری کی تو طلاق بائن پڑجاتی ہے اور اگر قسم توڑ ڈالی تو ساقط ہوجاتا ہے ایلا اور لازم آتا ہے کفارہ یہ جزا اور اگر توڑی کسی کی اسکے نکاح میں ہو اسے ایلا کرے تو ادنی مدت اُسکی دو مہینے ہیں پس اگر ان مدتو نسے کی قسم کھاوے تو وہ ایلا شرعی نہیں ہے پس اسحدیث میں ایلا لغوی مراد ہے یعنی قسم کھائی کہ مہینا بھر تک بیویوں کے پاس نہیں جانیکا اور سبب اسکا یہ تھا کہ بیویاں حضرتؐ کی کچھ نفقہ زیادہ مانگتی تھیں حضرتؐ نے قسم کھائی کہ میں انکے پاس مہینے بھر تک نہیں جانیکا اور انھیں دنوں میں حضرتؐ کے پاے مبارک میں چوٹ آگئی تھی بسبب گر پڑنے کے گھوڑے پر سے پس حضرتؐ بالاخانہ پر رہے انتیس ۲۹ دن بعد ازاں اُترے شاید کہ وہ مہینا انتیس ۲۹ دن کا تھا اسی لیے انتیس ۲۹ دن پر اکتفا کیا ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ حَمَلَ اَبُوْ بَكْرٍ اِسْتَاْذَنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ النَّاسَ جُلُوْسًا بِبَابِهٖ لَمْ يُؤْذَنْ لِاَحَدٍ مِّنْهُمْ قَالَ فَاُذِنَ لِاَبِيْ بَكْرٍ فَدَخَلَ ثُمَّ اَقْبَلَ عُمَرُ فَاسْتَاْذَنَ فَاُذِنَ لَهٗ فَوَجَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا حَوْلَهٗ نِسَآؤُهٗ وَاجِمًا سَاكِتًا قَالَ فَقَالَ لَاَقُوْلَنَّ شَيْئًا اُضْحِكُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ رَاَيْتَ بِنْتَ خَارِجَةَ سَاَلَتْنِي النَّفَقَةَ فَقُمْتُ اِلَيْهَا فَوَجَأْتُ عُنُقَهَا فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ هُنَّ حَوْلِيْ كَمَا تَرٰى يَسْاَلْنَنِي النَّفَقَةَ فَقَامَ اَبُوْ بَكْرٍ اِلٰى عَائِشَةَ يَجَاُ عُنُقَهَا وَ

ف یعنی اگر کسی اجنبی کا اظہار کرے کہ میں نے اس سے نکاح کیا ہے اور اس نے مجھ سے ہمبستری کی ہے اور میں اس کے لئے حلال ہو گئی ہوں اور اگر اس کی بیوی اس کی تکذیب کرے تو اس پر حد قذف واجب ہوگی اور اگر اس کی تصدیق کرے تو اس پر حد واجب ہوگی اور اگر اس کی بیوی اس کی تکذیب کرے تو اس پر حد واجب ہوگی اور اگر اس کی تصدیق کرے تو اس پر حد واجب ہوگی اور اگر اس کی بیوی اس کی تکذیب کرے تو اس پر حد واجب ہوگی اور اگر اس کی تصدیق کرے تو اس پر حد واجب ہوگی

فَاَمَرَهُمْ اِلٰی حَفْصَۃَ یَجْعَلُ عُنُقَهَا کَاَدْهُمَا یَقُوْلُ لَسْتُ اِلَیْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا لَیْسَ عِنْدَهٗ فَقُلْنَ وَاللّٰهِ لَا نَسْاَلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَیْئًا اَبَدًا لَیْسَ عِنْدَهٗ ثُمَّ اَعَدْنَ اَهُنَّ شَهْرًا اَوْ تِسْعًا وَّعِشْرِیْنَ ثُمَّ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَۃُ یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ
حَتّٰی بَلَغَ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِیْمًا قَالَ فَبَدَاَ بِعَائِشَۃَ فَقَالَ یَا عَائِشَۃُ اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اَعْرِضَ عَلَیْكِ اَمْرًا اُحِبُّ
اَنْ لَّا تَعْجَلِیْ فِیْهِ حَتّٰی تَسْتَشِیْرِیْ اَبَوَیْكِ قَالَتْ وَمَا هُوَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَتَلَا عَلَیْهَا الْاٰیَۃَ قَالَتْ اَفِیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اَسْتَشِیْرُ اَبَوَیَّ بَلْ اَخْتَارُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَۃَ وَاَسْاَلُكَ اَنْ لَّا تُخْبِرَ امْرَاَۃً مِّنْ نِّسَائِكَ بِالَّذِیْ قُلْتُ قَالَ
لَا تَسْاَلُنِیْ امْرَاَۃٌ مِّنْهُنَّ اِلَّا اَخْبَرْتُهَا اِنَّ اللّٰهَ لَمْ یَبْعَثْنِیْ مُعَنِّتًا وَّلَا مُتَعَنِّتًا وَّلٰكِنْ بَعَثَنِیْ مُعَلِّمًا مُّیَسِّرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت جابرؓ سے کہ کہا آئے ابوبکر در حالیکہ طلب واگی کی کرتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی آپکے پاس آنیکی پس پایا ابوبکرؓ نے لوگوں کو بیٹھا حضرتؐ کے
در دازے پر کہ نہ پروانگی دی گئی کسیکو انمیں سے داخل ہونے کی کہا جابرؓ نے پس پروانگی ہوئی واسطے ابوبکر صدیق کے پس داخل ہوئے پھر آئے حضرت عمرؓ اور پروانگی
طلب کی پس پروانگی دی گئی انکو پس پایا عمرؓ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو بیٹھے اسحالمیں کہ گرد حضرتؐ کے تھیں عورتیں انکی اور حضرتؐ تھے تنگلیں خاموش کہا
جابرؓ نے کہ کہا حضرت عمرؓ نے یعنی اپنے دلمیں البتہ کہوں میں کچھ کہ ہنساؤں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس کہا عمرؓ نے یا رسول اللہ اگر دیکھوتم خارجہ کی بیٹی کو کہ بیوی
انکی تھی طلب کرے مجھسے خرچ روٹی پانی کا یعنی زیادہ عادت تو کھڑا ہوؤں میں طرف اُسکے اور کوٹوں اُسکی گردن پس ہنسے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور
فرمایا یہ عورتیں کہ گرد میرے بیٹھیں ہیں جیسا کہ دیکھتا ہے تو طلب کرتی ہیں مجھسے خرچ یعنی زیادہ عادت سے پس کھڑے ہوئے ابوبکرؓ طرف عائشہؓ کے کوٹنی لگے
گردن عائشہؓ کی اور کھڑے ہوئے عمر طرف حفصہؓ کے کوٹنے لگے گردن حفصہؓ کی حضرت ابوبکر اور عمر دونوں نے کہا کہ طلب کرتی ہو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے
اُسچیز کو کہ نہیں حضرت کے پاس پس کہا عورتوں نے قسم ہے خدا کی نہیں مانگیں گی ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کچھ کبھی کہ نہو اُنکے پاس پھر الگ ہوئے حضرتؐ
مہینوں سے ایک مہینا یا اُنتیس دن یعنی بنا بر قسم سابق کے اور یہ شک راوی ہے پھر اُتری یہ آیت اے نبی کہدے اپنی عورتوں سے یہانتک اس لفظ تک
لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِیْمًا کہا جابرؓ نے پس شروع کیا حضرتؐ نے کہنا اس بات کا حضرت عائشہؓ سے یعنی اسلیے کہ وہ بہت عقلمند اور افضل تھیں سب بیبیوں میں
پس فرمایا اے عائشہؓ تحقیق میں ارادہ کرتا ہوں تیرے کہ بیان کروں روبرو تیرے ایک بات کہ چاہتا ہوں کہ نہ جلدی کرے تو اُسمیں یعنے اُسکے جواب دینے میں
ابھی یعنی یہانتک کہ مشورہ کرے تو ماں باپ اپنے سے کہا عائشہؓ نے کیا ہے وہ اے رسول خدا کے پس پڑھی حضرتؐ کے روبرو عائشہؓ کے آیت مذکورہ کہا عائشہؓ
نے کیا تجھارے مقدمے میں اے رسول خدا کے مشورہ کروں اپنے ماں باپ سے یعنی مشورہ اُس امر میں کرتے ہیں کہ اُسمیں کچھ تردد ہوتا ہے اور مجھے اسمیں
کچھ تردد نہیں بلکہ اختیار کیا میں نے اللہ کو اور رسول اُسکے کو اور گھر آخرت کو اور سوال کرتی ہوں میں آپسے یہ کہ نہ خبر دو کسی عورت کو اپنی عورتوں میں سے
ساختہ اُسمیں کہ کہا میں نے فرمایا حضرتؐ نے نہیں پوچھے گی مجھسے کوئی عورت اُنمیں سے مگر کہ خبر دونگا میں اُسکو تحقیق اللہ تعالیٰ نے نہیں بھیجا مجکو کسی کے رنج دینے کو اور
نہ خواہ مخواہ کسی کے تکلیف دینے کو ولیکن بھیجا ہے مجکو احکام دین سکھانے کو اور آسانی کرنے کو قتل کی یہ مسلم نے پایا عمرؓ نے اکثر شاید کہ یہ قصہ پردے کے حکم
ہونیسے پہلے کا ہے اور ہنساؤں اکثر یعنے کوئی بات خوش طبعی کی کہوں تا حضرتؐ کا ملال رفع ہو اور خوش ہوں اِس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے آدمی کو کہ سب
اپنے دوست کو غمگین دیکھے تو ایسی بات اُسکے آگے کہے کہ وہ ہنسے اور خوش ہو اور مشغول ہو اُسمیں چنانچہ آیا ہے کہ جب حضرتؐ اپنے کسی صحابی کو غمگین دیکھتے
تو خوش کرتے اُسکو ساتھ خوش طبعی کے اور آیت مذکورہ ساری یوں ہے یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا وَزِیْنَتَهَا
فَتَعَالَیْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِیْلًا وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَۃَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِیْمًا حاصل
آیت کا یہ ہے کہ کہدے اے محمدؐ اپنی بیبیوں کو کہ بیبیو تو اختیار کیا ہے فقر دنیا میں پس اگر تم راضی ہو میرے فقر پر تو خبر دو مجکو اور آؤ میرے پاس

فائدہ مند کرو نہیں تمکو اور رخصت کرون تمکو خصت کرنا اچھی طرح اور اگر راضی ہوگی میرے فقر پر اور ارادہ کرو گی رضامندی خدا اور رسول کا اور ملنے جنت کا تو تمکو اللہ تعالیٰ عوض اس شقت کے ثواب دیگا بڑا اور مشورہ کرے تو آنحضرتؐ نے یہ اسلئے فرمایا کہ عائشہؓ صغیر سن تھین مبادا تقضاء سن کے دنیا اختیار کرین اور آخرت نہ اختیار کرین اور راضی ہون مجسے جدا ہونے پر تو انکو بھی ضرر پونہچے گا اور انکے مان باپ کو بھی اور اگر لینے مان باپ سے پوچھین گی تو وہ وہی صلاح دینگے جو انکے حق مین بہتر ہوگی اور حضرت عائشہؓ نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو منع کیا کہ جو کچھ مین نے جواب دیا ہے اُسکی خبر اور کسی بیوی کو نہ کیجیگا سبب اُسکا یہ تھا کہ منظور اُنکو یہ تھا کہ شاید کوئی بیوی دنیا کو اختیار کرے اور حضرتؐ کے نکاح سے نکل جاوے اور یہ بات اُنھون نے بسبب نہایت محبت کے حضرتؐ اور غیرت کرنے کے سوکنون پر کہی پس حضرتؐ نے فرمایا کہ مجسے نہین ہونیکا جو کوئی پوچھے گی مین کہدونگا کہ انہین بھلا اُنکا ہے اگر مین نہ کہون تو بے تفقتی ثابت ہوتی ہے مجکو اللہ نے کسی کے رنج اور تکلیف دینے کے لئے نہین بھیجا ہے بلکہ مجکو تعلیم خلائق اور آسان کرنے امور اُنکے کے لئے بھیجا ہے ع ۲ ح **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغَارُ عَلَى اللَّوَاتِي وَهَبْنَ أَنْفُسَهُنَّ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَتَهَبُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا فَلَمَّا أَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ قُلْتُ مَا أَرَى رَبَّكَ إِلَّا يُسَارِعُ فِي هَوَاكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا مین عیب کرتی اُن عورتون پر کہ بخشے نفس اپنے واسطے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس کہتی مین کہ کیا بخشتی ہے عورت نفس اپنا پس جب اُتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کہ الگ کر تو جسکو چاہے اُنمین سے اور ٹھکانا دے اپنی طرف جسکو چاہے اور جسکو طلب کرے تو اُن عورتون مین سے کہ الگ کیا تو نے پس نہین گناہ تجھپر کہتی ہین عائشہؓ کہ مین نہین دیکھتی ہین پروردگار تیرے کو مگر کہ جلدی کرتا ہے بیچ رضا و خواہش تیری کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حضرت عائشہؓ اسلیے عیب کرتی تھین کہ یہ کرتا عورتون کا اپنے نفس کو دلالت کرتا ہے اُنکی حرص پر اور قلت حیا پر اور واقع مین یہ بات اچھی تھی کہ حضرتؐ کو اپنا نفس ہبہ کرتی تھین زہے طالع اُنکے اور کہتی ہین یعنے از راہ انکار کے کہ آیا بخشتی ہے عورت نفس اپنا اور ایک روایت مین آیا ہے کہ آیا نہین حیا کرتی عورت اِس سے کہ بخشے نفس اپنا مرد کو اور الگ کرو آنحج یعنی ترک کردے تو ساتھ سُلانا جسکا چاہے تو اُنمین سے اور ٹھکانا دے یعنی ساتھ سُلا جسکو چاہے تو یا طلاق دے تو جسکو چاہے اور نکال مین رکھ جسکو چاہے یا معنی آیت کے یہ ہین کہ ترک کر تو نکاح کرنا جس سے چاہے تو عورتون اُمت اپنی کی سے اور نکاح کر جس سے چاہے تو کہا نووی نے صحیح تر یہ ہے کہ یہ ناسخ ہے اس آیت کی لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ اسلئے کہ صحیح تر یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات نہین ہوئی یہانتک کہ مباح کی گئین اُنکے لئے عورتین سوائے بیویون اُنکی کے اور کہا بغوی نے کہ مشہور تر قول نکاح یہ ہے کہ یہ آیت حضرتؐ کی بیویونکی نوبت کے مقدر تے مین اُتری ہے کہ پہلے حضرتؐ پر نوبت ٹھیرانی بیویون کے لئے واجب تھی جب یہ اُتری تو ساقط ہوئی حضرتؐ سے نوبت اور حضرتؐ کو اختیار ہوا کہ جسکے پاس چاہین رہین اور جسکو طلب کرے تو اور ارادہ کرے تو ساتھ سُلانیکا اُن عورتون مین سے کہ الگ کیا تو نے نوبت سے پس نہین گناہ تجھپر پس مباح کیا اللہ تعالیٰ نے حضرتؐ کے لئے واسطے بزرگی دینے اُنکے کے سب مرد و پر ترک کرنا نوبت کا واسطے بیویون اُنکی کے کہ جسکو چاہین غیر نوبت مین ساتھ سُلا دین اور جسکو چاہین روز نوبت مین نہ سُلا دین اور نہین دیکھتی ہین آنحج مینے نہین گمان کرتی مین پروردگار تیرے کو مگر جلدی پونچانا ہے آپکو جو کوئی خواہش کرتا ہے تو اور کہا نووی نے کہ یعنی تخفیف کرتا ہے تجھے اور فراخی کرتا ہے تجھپر امور مین اور اسی لئے اختیار دیا تمکو آنحضرتؐ نے پھر ہبہ کرنیوالی نفس اپنے کو واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعضون نے کہا کہ میمونہؓ تھین اور بعضون نے کہا ام شریکؓ اور بعضون نے کہا زینبؓ بنت خزیمہ اور بعضون نے کہا کہ خولہؓ بنت حکیم اور اس حدیث سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ واقع ہوا ایک جماعت عورتون کی سے ۲ ع **وَحَدِيثُ** جَابِرٍ اتَّقُوا اللهَ فِي النِّسَاءِ ذَكَرَ فِي قِصَّةِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اور حدیث جابرؓ کی اتقوا اللہ فی النساء ذکر کی گئی ہے قصہ حجۃ الوداع کے **اَلْفَصْلُ الثَّانِي** فصل دوسری **عَنْ** عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ مَعَ رَسُولِ اللهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَالَتْ فَسَابَقْتُهُ فَسَبَقْتُهُ عَلٰى رِجْلَيَّ فَلَمَّا حَمَلْتُ اللَّحْمَ سَابَقْتُهُ فَسَبَقَنِي فَقَالَ هٰذِهٖ بِتِلْكَ السَّبْقَةِ
رَوَاهُ أَبُوْدَاوٗدَ وَدَرَوایت ہے عائشہ سے یہ کہ وہ تھیں ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سفر مین کہا عائشہ نے پس دوڑی مین ساتھ حضرت کے اپنے
پاؤن پر پس بڑھ گئی مین حضرت سے پس جب فربہ ہوئی مین دوڑی مین حضرت کے ساتھ پس بڑھ گئے حضرت مجھسے فرمایا یہ بڑھ جانا بدلے اُس بڑھ جانیکے ہے
یعنی پہلے کہ تو مجھسے بڑھ گئی تھی نقل کی یہ ابوداؤد نے ف اپنے پاؤن پر یعنی نہ سواری پر اور کہا طیبی نے کہ اس کلمے سے تاکید منظور ہے جیسیکہ کہتے ہین کہ
لکھا مین نے اپنے ہاتھ سے اور دیکھا مین نے اپنی آنکھون سے اور احسن بیان ہے حضرت کے حسن خلق اور مہربانی کرنیکا بیوی پر تاکہ بیوی کیجاوے حضرت کی
اور کہا قاضی خان نے کہ جائز ہے سبق پانا چیزون مین اونٹ مین اور گھوڑے مین اور تیر اندازی مین اور پیادہ پا چلنے مین اور جائز ہے جبکہ ہو مال ایک
جانب سے اسطرح کہ کہے اگر بڑھ جاوون مجھسے تو میرے لئے اسقدر ہو اور اگر تو بڑھ جاوے مجھسے تو مین نہیں لیتا کچھ تیرے لیے اور اگر شرط کرین بدل کی جانبین سے
تو یہ حرام ہے اسلئے کہ جوا ہی مگر یہ کہ جب داخل کرین دونون ایک محلل کو یعنی حلال کرنیوالا کہ دوڑ میان اپنے پس کہے ہر ایک اگر بڑھ جاوے تو مجھے دوسطے
تیرے اسقدر ہے اور اگر بڑھ جاؤن مین تجھ تو میرے لیے اسقدر ہے اور اگر بڑھ جاوے تیسرا تو نہین ہے کچھ اُسکے لئے پس یہ جائز ہے اور حلال اور مراد
جائز ہونیسے یہ ہے کہ وہ مال حلال طیب ہے نہ کہ استحقاق رکھتا ہے اُسکا اسلئے کہ اس مستحق نہین ہوتا اور المجود دوڑنے والا کو کہا کرتے ہین کہ جو
تم مین سے آگے نکل جاوے اُسکے لئے اسقدر ہے پس یہ جائز ہے اور جائز ہے دوڑانا ان چارون چیزون مین اسلئے کہ وارد ہوئی ہین احادیث اور
سوائے انکے اور کسی چیز مین کوئی حدیث آئی نہین ع وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ
وَاَنَا خَيْرُكُمْ لِاَهْلِيْ وَاِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِلٰى قَوْلِهٖ لِاَهْلِهٖ
اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر تین تمھارا بہتر تین تمھارا ہے واسطے اہل اپنے کے اور مین بہتر تم تھارا ہون واسطے
اہل اپنے کے اور جسوقت کہ مرجاوے صاحب تمھارا پس چھوڑ دو اُسکو نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور نقل کی یہ ابن ماجہ نے ابن عباس سے لفظ
لِاَهْلِيْ تک ف اول جملے حدیث کے معنی یہ ہین کہ تم مین بہتر نزدیک خلق وخدا کے وہ ہے کہ جو اپنے اہل کے ساتھ بھلائی اور سلوک کرتا ہے اسلئے
کہ یہ بات دلالت کرتی ہے اُسکی خوش اخلاقی پر اور اہل سے مراد یہان بیوی اور اقربا اور خادم ہین اور صاحب تمھارا یعنی کوئی شخص تم مین سے
مرجاوے تو چھوڑ دو ذکر کرنا برائیون اُسکی کا مراد یہ ہے کہ مردہ کی غیبت نکرو جیسے کہ اور اور روایت مین آیا ہے کہ یاد کرو موتی اپنے کو ساتھ بھلائی کے
اور بعضون نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ جب کوئی مرجاوے تو چھوڑ دو محبت اُسکی اور رونا اُسپر اور تعلق ساتھ اُسکے اور بعضون نے کہا کہ صاحب سے مراد حضرت اپنی ذات
مبارک کی ہے یعنی جب مین انتقال کرون تو تاسف وتحیر مجھپر نکرو کہ اللہ کارساز تمھارا ہے اور بعضون نے کہا کہ یعنی ہین اسکے کہ جب مین مرون تو چھوڑ دو
مجکو اور نہ ایذا دو مجکو بسبب ایذا دینے کے اہل بیت میرے کو اور صحابہ میرے کو اور متبع شریعت میرے یعنی علما اور اولیا کو ع وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْاَةُ اِذَا صَلَّتْ خَمْسَهَا وَصَامَتْ شَهْرَهَا وَاَحْصَنَتْ فَرْجَهَا وَاَطَاعَتْ بَعْلَهَا فَلْتَدْخُلْ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ
شَاءَتْ رَوَاهُ اَبُوْنُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ عورت جسوقت پڑھے پانچون نمازین اپنی اوقات
طہارت اپنے مین اور روزے رکھے ماہ رمضان کے یعنی ادا اور قضا اور نگاہ رکھے شرمگاہ اپنی کو یعنی بازی رکھے نفس اپنی کو فحش سے اور فرمانبرداری کرے
اپنے خاوند کی یعنی اُسکے حق مین کہ فرمانبرداری کرنی چاہیے پس تحقیق ہے کہ داخل ہو جس دروازے بہشت کے سے چاہے نقل کی یہ ابونعیم نے حلیۃ الابرار مین وَعَنْ اَبِيْ
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ اٰمِرُ اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر حکم کرتا مین کسی کو یہ کہ سجدہ کرے واسطے کسی کے تو البتہ حکم کرتا

عورت کو کہ سجدہ کرے اپنے خاوند کو نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی سجدہ کرنا کسی کو درست نہیں سوائے رب معبود کے اگر درست ہوتا کسی کو سجدہ کرنا تو بیوی کو کہتا کہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے اسلیے کہ حقوق خاوند کے بہت ہیں بیوی پر اور وہ عاجز ہے ادا کرنے شکر حقوق اُسکے سے اور ہمیں نہایت مبالغہ ہے بیچ واجب ہونے اطاعت خاوند کے بیوی پر ع وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ام سلمہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو عورت کہ مرے اسحالمیں کہ خاوند اُسکا اُس سے راضی ہو داخل ہوگی جنت مین نقل کی یہ ترمذی نے ف جو خاوند کہ عالم اور متقی ہو اُسکی رضامندی کا یہ تو اپنے نہ فاسق جاہل کی رضامندی کا ع وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَا الرَّجُلُ زَوْجَتَهٗ لِحَاجَتِهٖ فَلْتَاْتِهٖ وَاِنْ كَانَتْ عَلَى التَّنُّوْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت طلق بن علیؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جسوقت کوئی شخص بلاوے اپنی بیوی کو اپنی حاجت کے لئے یعنی جماع کرنیکے لیے پس چاہیے کہ حاضر ہو اگرچہ ہو تنور پر نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی اگرچہ مشغول ہو شغل ضروری مین اور احتمال ضائع ہونے مال کا ہو جیسیکہ روٹی تنور مین پکاتی ہو اور خاوند بلاوے صحبت کرنیکے لئے تو اطاعت اُسکی کرے ع وَعَنْ مُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُؤْذِي امْرَاَةٌ زَوْجَهَا فِي الدُّنْيَا اِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهٗ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ لَا تُؤْذِيْهِ قَاتَلَكِ اللّٰهُ فَاِنَّمَا هُوَ عِنْدَكِ دَخِيْلٌ يُوْشِكُ اَنْ يُفَارِقَكِ اِلَيْنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت معاذؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں ایذا دیتی عورت اپنے خاوند کو دنیا مین مگر کہتی ہے بیوی اُسکی حور بڑی آنکھون والی نہ ایذا دے اسکو مارے تجکو اللہ یعنی دور کرے تجکو اپنی رحمت و جنت سے پس سوا اسکے نہین کہ وہ نزدیک میرے مہمان ہے قریب ہے کہ وہ جدا ہو تجسے اور آویگا طرف ہمارے یعنی بہشت مین نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے ف اور ایک روایت مین آیا ہے لَعَنَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ لِعَاصِيَةِ الزَّوْجِ ان دونون حدیثون مین دلالت ہے اسپر کہ مدار لعن یعنی آسمان کے رہنے والے مطلع ہوتے ہین اوپر اعمال دنیا کے ع وَعَنْ حُكَيْمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْقُشَيْرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا حَقُّ زَوْجَةِ اَحَدِنَا عَلَيْهِ قَالَ اَنْ تُطْعِمَهَا اِذَا طَعِمْتَ وَتَكْسُوَهَا اِذَا اكْتَسَيْتَ وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْهَ وَلَا تُقَبِّحْ وَلَا تَهْجُرْ اِلَّا فِي الْبَيْتِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت حکیم بن معاویہ قشیری سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا کہا مین نے یا رسول اللہ کیا حق ہے بیوی ایک ہماری کا اُسکے خاوند پر فرمایا یہ کہ کھلاوے تو اُسکو جسوقت کہ کھاوے تو اور پہناوے اُسکو جسوقت کہ پہنے تو اور نہ مارے منہ پر اور نہ کہے برا اور نہ کہ برا کرے تجکو اللہ اور نہ جدائی کر اُس سے مگر گھر مین نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ف نہ مارے منہ پر اسلیے کہ وہ سب اعضا مین افضل ہے اور اس سے سمجھا جاتا ہے کہ اگر سوا منہ کے اور جگہ مارے بر تقدیر یکہ ظاہر ہو نے فاحشہ کے یا ترک کرنے فرائض کے بواسطے مصلحت تادیب کے تو جائز ہو اور منہ پر مارنا منع ہے بہر حال اور فتاوی قاضی خانین لکھا ہے کہ خاوند کو جائز ہے یہ کہ مارے عورت کو بیجا باتون پر ایک تو ترک کرنے زینت پر جبکہ چاہے خاوند زینت کرانا اُسکا اور دوسرے جبکہ خاوند ارادہ کرے صحبت کرنیکا اور وہ نہ مانے باوجود نہونے عذر کے اور تیسرے ترک کرنے نماز پر اور نہ نہانا جنابت سے اور حیض سے بمنزلہ ترک صلوٰۃ کے ہے یعنی اسپر بھی مارے اور چوتھے نکلنے پر گھر سے بغیر اذن خاوند کے اور نہ جدائی آئے یعنی اگرچہ مصلحت ہو اُسکی جدائی مین تو جدائی مگر بجھونے مین اور اور گھر مین رات کو نہ رہو بموجب قول اللہ تعالیٰ کے وَاللّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ع وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ امْرَاَتِيْ فِيْ لِسَانِهَا شَيْءٌ يَعْنِيْ الْبَذَاءَ قَالَ طَلِّقْهَا قُلْتُ اِنَّ لِيْ مِنْهَا وَلَدًا وَلَهَا صُحْبَةٌ قَالَ فَمُرْهَا يَعِظْهَا فَاِنْ يَكُ فِيْهَا خَيْرٌ فَسَتَفْعَلُ وَلَا تَضْرِبْ ظَعِيْنَتَكَ ضَرْبَكَ اِمَيَّتَكَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت بہز بن حکیم سے کہ کہا کہا مین نے یا رسول اللہ تحقیق میری ایک رشتہ کہ اُسکی زبان مین ہے

یکھ یعنی زبان دراز ہے اور فحش بکتی ہے فرمایا طلاق دے اسکو یعنی اگر اسکی ایذا پر صبر نہیں کر سکتا ہے تو طلاق دیدے یہ امر اباحت کے لئے ہے کما مر یتحقق واسطے میرے اسکے اولاد ہے اور واسطے اسکے صحبت یعنی موافقت یعنی فرمایا پس امر کر اسکو مراد اس سے یہ ہے کہ نصیحت کر اسکو یعنی خوش خلقی کی پس اگر ہو گی اسمیں کچھ بھلائی قبول کریگی نصیحت اور نہ مار اپنی بی بی کو مارنا لونڈی کا سا نقل کی یہ ابوداؤد نے ف لفظ یقول کلام راوی کے ہے کہ ساتھ اسکے مراد حضرت کی بیان کی ہو کہ لفظ مرھا سے مراد حضرت کی ہے کہ نصیحت کر اسکو اور اخیر جملے حدیث میں کچھ اشارہ ہو طرف اسکے کہ اگر نصیحت مانی تو اچھا ورنہ چھوڑ اسلوک **وعن** ابن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تضربوا اماء اللہ فجاء عمر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ذئرن النساء علی ازواجھن فرخص فی ضربھن فاطاف بال محمد صلی اللہ علیہ وسلم نساء کثیر یشکون ازواجھن فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد طاف بال محمد نساء کثیر یشکون ازواجھن لیس اولئک بخیارکم رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ابن عبد اللہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ مارو خدا کی کنیزوں کو یعنی اپنی بیویوں کو پس آئے عمرؓ پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور عرض کیا کہ دلیر ہو گئیں عورتیں اپنے خاوند پر یعنی بسبب اسکے منع کرنیکے مارنے سے پس رخصت دی حضرتؐ نے انکے مارنے کی پھر جمع ہوئیں عورتیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کے پاس بہت سی عورتیں احوال میں کہ شکوہ کرتی تھیں اپنے خاوندوں کا یعنی بسبب مارنے اُنکے کے اُنکو پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق جمع ہوئیں محمدؐ کی بیویوں کے پاس بہت سی عورتیں شکایت کرتی ہیں اپنے خاوندوں کی نہیں یہ لوگ بہتر تم میں نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف فہمیں یہ لوگ یعنی جو کہ مارتے ہیں اپنی عورتوں کو بہت یا مطلق بہتر تم میں بلکہ بہتر ہیں کہ نہیں مارتے ہیں انکو اور تحمل کرتے ہیں انکی ایذا پر یا کچھ تھوڑا سا مارتے ہیں از راہ ادب کے اور نہیں مارتے انکو بہت کر باعث انکی شکایت کا ہو شرح السنہ میں لکھا ہے کہ اس سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ مارنا عورتوں کا بسبب منع کرنے حقوق نکاح کے مباح ہو گیا ہے کہ مت مارے اور حکیم بن معاویہ سے جو حدیث گذری اُسکے فائدے میں جو آیت لکھی گئی اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ مارے عورتوں کو ذرا سا دیکھ اور اس حدیث سے منع معلوم ہوتا ہے مارنا وجہ تطبیق کی یہ ہے کہ احتمال ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہو عورتوں کے مارنے سے پہلے اُترنے آیت مذکورہ کے پھر جب کہ دلیر ہو گئیں عورتیں اذن دیا حضرتؐ نے انکے مارنیکا اور اتری آیت موافق حضرتؐ کے حکم کے پھر جبکہ سمجھا لیا لوگوں نے مارنے میں خبر دی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مارنا اگرچہ مباح ہوا انکی بدخلقی کی شکایت پر لیکن تحمل و صبر کرنا انکی بدخلقی پر اور نہ مارنا افضل و خوب ہے اور یہ معنی امام شافعیؒ سے نقل کیے گئے ہیں **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس منا من خبب امرأۃ علی زوجھا او عبدا علی سیدہ رواہ ابوداؤد ورواہ ابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ وحدہ کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہمارے تابعداروں میں سے وہ شخص کہ بہکاوے کسی عورت کو اُسکے خاوند پر یا غلام کو اُسکے مالک نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنی ہمارے تابعداروں سے نہیں ہے وہ کہ کسی عورت کا دل برا کردے اُسکے خاوند کی طرف سے طرح کر ذکر کرے اُسکے آگے برائی اُسکے خاوند کی یا خوبیاں اجنبی کی اور بہکا دے کہ زیادہ طلبی کر اپنے خاوند سے اور اُسکی خدمت میں قصور کر یا غلام کو بہکا دے کہ تو بھاگ جا یا مالک کی خدمت میں کوتاہی کیا کر اور اسی کے حکم میں ہے بہکانا خاوند کو بیوی کی طرف سے اور بہکانا لونڈی کو اُسکے مالک کی طرف اور مالک کو بہکانا لونڈی غلام کی طرف **وعن** عائشۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من اکمل المؤمنین ایمانا احسنھم خلقا والطفھم باھلہ رواہ الترمذی اور روایت عائشہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کامل ترین مومنین کا ایمانمیں وہ ہے کہ بہت اچھا موافق خلق میں اور بہت مہربان ہو اپنے اہل و عیال پر نقل کی یہ ترمذی نے ف اسلئے کہ کمال ایمان باعث ہوتا ہے خوش خلاقی کا اور احسان کرنیکا تمام خلائق پر خصوصاً اپنے اہل و عیال پر **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکمل المؤمنین ایمانا احسنھم خلقا وخیارکم خیارکم لنسائھم رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح ورواہ ابوداؤد الی قولہ لا یضربھن

اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کامل ترین مومنوں کا ایمان میں وہ ہے کہ بہت اچھا ہو انمیں ادراہ خلق کے یعنی تمام خلائق کے ساتھ خوش خلقی کرے اور بہتر تمہارے وہ ہیں کہ بہتر ہوں واسطے عورتوں اپنی کے یعنی اسلیے کہ وہ قابل رحم کے ہیں بسبب ضعف وغیرہ کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور نقل کی یہ ابوداؤد نے لفظ لک قالت وعن عائشۃ قالت قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غزوۃ تبوک او حنین وفی سہوتہا ستر فہبت ریح فکشفت ناحیۃ الستر عن بنات لعائشۃ لعب فقال ما ہذا یا عائشۃ قالت بناتی ورای بینہن فرسا لہ جناحان من رقاع فقال ما ہذا الذی اری وسطہن قالت فرسٌ قال وما ہذا الذی علیہ قالت جناحان قال فرسٌ لہ جناحان قالت اما سمعت ان لسلیمان خیلا لہا اجنحۃ قالت فضحک حتی رایت نواجذہ رواہ ابوداؤد ای د

اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تشریف لائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے یا حنین سے اور عائشہ کے گھر کے طاقچہ میں پردہ پڑا ہوا تھا پس چلی ہوا اور کھول دیا کونا پردہ کا گڑیوں پر سے کہ تھیں عائشہؓ کے کھیلنے کی پس فرمایا حضرت نے کہ کیا ہے یہ اے عائشہؓ کہا عائشہؓ نے یہ گڑیاں ہیں میری اور دیکھا حضرت نے درمیان گڑیوں کے ایک گھوڑا کہ اسکے ہیں دو پر کپڑے یا کاغذ کے پھر فرمایا حضرت نے کیا ہے یہ وہ چیز کہ دیکھتا ہوں میں درمیان گڑیوں کے کہا عائشہؓ نے یہ گھوڑا ہے فرمایا حضرت نے بطریق تعجب کے کہ گھوڑا ہے اسکے دو پر ہیں کہا عائشہؓ نے کیا نہیں سنا آپنے کہ واسطے سلیمانؑ کے گھوڑے تھے کہ انکے پر تھے کہا عائشہؓ نے پس ہنسے حضرتؐ یہانتک کہ دیکھیں میں نے کچلیاں حضرتؐ کی نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یہ تو نام ایک جگہ کا ہے متعلقات شام سے اور غزوہ تبوک ۹ سنہ نو ہجری میں ہوا اور یا حنین یہ شکاری ہے حمین نام ایک جگہ کا ہے کہ چند منزل ہے مکے سے غزوہ حنین کا ۸ سنہ میں ہوا جن ایام میں کہ مکہ فتح ہوا اور حکم لڑکیوں کے کھیلنے کا گڑیوں سے باب الولی میں گذر چکا ہے ۱۲ منہ

الفصل الثالث

فصل تیسری عن قیس بن سعد قال اتیت الحیرۃ فرایتہم یسجدون لمرزبان لہم فقلت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احق ان یسجد لہ فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت انی اتیت الحیرۃ فرایتہم یسجدون لمرزبان لہم فانت احق ان یسجد لک فقال لی ارایت لو مررت بقبری اکنت تسجد لہ فقلت لا فقال لا تفعلوا لو کنت امرا احدا ان یسجد لاحد لامرت النساء ان یسجدن لازواجہن لما جعل اللہ لہم علیہن من حق رواہ ابوداؤد وروی احمد عن معاذ بن جبل روایتہ قیس بن سعد سے کہ کہا آیا میں حیرہ میں کہ نام ہے ایک شہر کا کوفے کے پاس پس دیکھا میں نے وہاں کے لوگوں کو کہ سجدہ کرتے ہیں واسطے سردار اپنے کے پس کہا میں نے یعنی اپنے دل میں کہ البتہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم لائق ترہیں ساتھ اسکے کہ سجدہ کیا جاوے انکو پھر آیا میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا میں نے کہ تحقیق میں گیا حیرہ میں پس دیکھا میں نے وہاں کے لوگوں کو کہ سجدہ کرتے ہیں واسطے سردار کے پس آپ لائق ترہیں ساتھ اسکے کہ سجدہ کیا جاوے واسطے آپکے پس فرمایا حضرتؐ نے مجکو کہ اگر گذرے تو میری قبر پر کیا سجدہ کرے تو قبر کو پس کہا میں نے نہیں پس فرمایا منکر ہو اگر میں حکم کرتا کسی کو کہ سجدہ کرے واسطے کسی کے تو حکم کرتا عورتوں کو کہ سجدہ کریں اپنے خاوندوں کو بسبب اسکے کہ مقرر کیا اللہ نے مرد کا عورتوں پر بہ حق نقل کی یہ ابوداؤد نے اور نقل کی یہ احمد نے معاذ بن جبل سے ف فرمایا منکر ہونی حالت حیات میں بھی اسیطرح نہ سجدہ کرو کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا للہ الذی خلقہن ان کنتم ایاہ تعبدون ورفع وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یسال الرجل فیما ضرب امراتہ علیہ رواہ ابوداؤد وابن ماجہ ۱۲ اور روایت ہے عمر سے کہ نقل کی نہی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ فرمایا نہیں سوال کیا جاتا مرد بیچ آمیز کے کہ مارا اپنی عورت کو بیچ نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ ۱۲ منہ ف نہیں سوال کیا جاتا مرد یعنی کچھ گناہ نہیں لازم آتا اپنی بیوی کو مار پر سر مو دنیا اور آخرت میں بشرطیکہ عادت کرے شرائط مانیکی کی اور حد سے تجاوز نہ کرے اور ضمیر مجرور یعنی لفظ علیہ میں جو ہے پھرتی ہے طرف حرف ما کے کہ مراد اس سے نشوز ہے جو کہ اس آیت میں آیا ہے واللاتی تخافون نشوزہن الخ پس حاصل معنی

اس جملے کا یون ہونگے کہ گنہگار نہین ہوتا اپنی بیوی کے مارنے سے نا فرمانی پر ع وعن ابی سعید الخدری قال جاء ت امرأۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعندہ فقالت وصی صفوان بن المعطل یضربنی اذا صلیت ویفطرنی اذا صمت ولا یصلی الفجر حتی تطلع الشمس قال وصفوان عندہ قال فسألہ عما قالت فقال یا رسول اللہ اما قولہا یضربنی اذا صلیت فانہا تقرأ بسورتین وقد نہیتہا قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کانت سورۃ واحدۃ لکفت الناس قال واما قولہا یفطرنی اذا صمت فانہا تنطلق تصوم وانا رجل شاب فلا اصبر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصوم امرأۃ الا باذن زوجہا واما قولہا لا یصلی حتی تطلع الشمس وانا اہل بیت قد عرف لنا ذاک لا نکاد نستیقظ حتی تطلع الشمس قال فاذا استیقظت یا صفوان فصل رواہ ابو داود وابن ماجۃ اور روایت ہے ابی سعید خدری رضی سے کہ کہا آئی ایک عورت پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اس حال مین کہ ہم پاس حضرت کے تھے پس کہا اُس عورت نے کہ شوہر میرا صفوان بن معطل مارتا ہے مجکو جبکہ نماز پڑہتی ہون اور افطار کرواتا ہے مجکو جب روزہ رکھتی ہون اور نہین نماز پڑہتا وہ فجر کی یہانتک کہ نکلتا ہے سورج یعنی حقیقتہ قریب نکلنے کے ہوتا ہے کہا راوی نے پس صفوان پاس تھا حضرت کے کہا راوی نے پس پوچہا حضرت نے صفوان سے اُسکے کہ کہا عورت اُسکی نے پس کہا صفوان نے اے رسول خدا کے کہنا اُسکا کہ مارتا ہے مجکو جبسوقت نماز پڑہتی ہون پس تحقیق وہ پڑہتی ہے دو سورتین یعنی دراز ایک رکعت مین یا دو رکعتون مین حالانکہ مین نے منع کیا ہے اُسکو یعنی قرأت دراز پڑہنے سے کہا راوی نے پس فرمایا واسطے تصدیق اُسکی کے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتی قرأت ایک سورۃ یعنی بعد سورۂ فاتحہ کے تو البتہ کفایت کرتی لوگونکو کہا صفوان نے اور کہتا اس عورت کا کہ افطار کرواتا ہے مجکو جب روزہ رکھتی ہون پس تحقیق یہ روزے رکھتی چلی جاتی ہے یعنی ہمیشہ رکھتی ہے نفلی روزے اور مین ہون مرد جوان پس نہین صبر کرسکتا یعنی جماع کرنے دن کے اور رات کو کام مین مشغول رہتا ہون جیسا کہ آگے مذکور ہے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ روزہ رکھے کوئی عورت یعنی نفلی روزے مگر یا ذن خاوند اپنے کے اور کہتا اُس عورت کا کہ مین نماز نہین پڑہتا یہانتک کہ نکلتا ہے سورج پس سبب اسکا یہ ہے کہ ہم کام والے ہین یعنی بڑی رات تک کھیتون اور باغونکو پانی دیتے ہین سو نا میسر نہین ہوتا تحقیق پہچانی گئی ہے واسطے ہمارے یہ یعنی عادت ہماری قوم کی کہ ایسی ہی پڑ رہی ہے کہ نہین جاگتے ہم یعنی جبکہ سوتے ہین اخیر رات مین یہانتک کہ نکلتا ہے سورج یعنی حقیقتہ یا قریب نکلنے کے ہوتا ہے فرمایا حضرت نے پس جبوقت کہ جاگے تو اے صفوان پس پڑہ نماز نفل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف صفوان جو پانی دیتا تھا زراعت باغات مین بڑی رات تک دن پر کر سو رہتا تھا اور وہان کوئی جگہ نیوا نہ تھا پس وہ معذور تھا واللہ اعلم ع وعن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان فی نفر من المہاجرین والانصار فجاء بعیر فسجد لہ فقال اصحابہ یا رسول اللہ تسجد لک البہائم والشجر فنحن احق ان نسجد لک فقال اعبدوا ربکم واکرموا اخاکم ولو کنت امرا احدا ان یسجد لاحد لامرت المرأۃ ان تسجد لزوجہا ولو امرہا ان تنقل من جبل اصفر الی جبل اسود ومن جبل اسود الی جبل ابیض کان ینبغی لہا ان تفعلہ رواہ احمد اور روایت ہے عائشہ رضہ سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ وسلم تھے ساتھ ایک جماعت کے مہاجرین اور انصار مین سے پس آیا ایک اونٹ اور سجدہ کیا حضرت کو پس عرض کیا حضرت کے یارون نے اے رسول خدا کے سجدہ کرتے ہین آپ کو چارپائے اور درخت یعنی باوجود ناسمجھی اور نہ مکلف ہونے کے ساتھ تعظیم آپ کی کے پس ہم لائق ترہین یعنی اُنسے یہ کہ سجدہ کرین آپ کو پس فرمایا عبادت کرو اپنے رب کی اور تعظیم کرو اپنے بھائی کی یعنی میری اور اگر مین حکم کرتا کسی کو یہ کہ سجدہ کرے کسی کو تو البتہ حکم کرتا عورت کو یہ کہ سجدہ کرے اپنے خاوند کو اور اگر حکم کرے خاوند اُس کو یہ کہ لیجاوے تجھ پہاڑ زرد سے طرف پہاڑ سیاہ کے اور پہاڑ سیاہ سے طرف پہاڑ سفید کے تو لائق ہے اُس عورت کو کہ بجالاوے حکم اُسکا نقل کی یہ احمد نے ف عبادت کرو آگے اس مین اشارہ ہے طرف اس آیت کے کہ ما کان لبشر ان یؤتیہ اللہ الکتاب والحکم والنبوۃ ثم یقول للناس کونوا

ف حاشیہ: حدیث اور اوپر کی حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کو نفل روزہ رکھنا شوہر کی اجازت کے بغیر جائز نہیں اور اگر رکھ لیا تو شوہر کو اختیار ہے کہ توڑ دے اور اس کی قضا بھی عورت پر لازم نہیں ہوتی۔ منہ

عِبَادًا لِّي مِن دُونِ اللَّهِ وَلَٰكِن كُونُوا رَبَّانِيِّينَ اور سجدہ کرنا اونٹ کا بطریق خرق عادت کے تھا کہ واقع ہوا تھا بسبب مسخر کرنے اللہ تعالیٰ کے اور حضرت کو اللہ تعالیٰ کے فعل میں دخل تھا نہیں اور اونٹ معذور تھا اسلیے کہ حکم کیا گیا تھا پروردگار کی طرف سے مانند حکم کرنے اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کو کہ سجدہ کریں آدم کو واللہ سبحانہ اعلم اور تعظیم کرو آدم یعنی میری محبت دلمیں رکھو اور اطاعت کرو میری ظاہر و باطن میں اور پہاڑ زرد سے آخر تک ذکر کرنے رنگ پہاڑوں کے منظور مبالغہ ہے بیچ دور ہونے اُن پہاڑوں کے ایک دوسرے سے اسلئے کہ پائے نہیں جاتے ہیں اسطرح کے پہاڑ پاس ایک دوسرے کے اگر پہاڑ ایک ہو دوسرے پہاڑ سے اور خاوند حکم کرے کہ اسپر سے تم پر اُسپر پیچا تو مانے کہنا اُسکا غرض یہ ہے کہ اگر حکم کرے ایسا مشکل اپنی عورت پر تو بھی لائق ہے کہ حکم بجالاوے اُسکا ع ح

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا تُقْبَلُ لَهُمْ صَلٰوةٌ وَلَا تَصْعَدُ لَهُمْ حَسَنَةٌ اَلْعَبْدُ الْاٰبِقُ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى مَوَالِيْهِ فَيَضَعَ يَدَهٗ فِيْ اَيْدِيْهِمْ وَالْمَرْاَةُ السَّاخِطُ عَلَيْهَا زَوْجُهَا وَالسَّكْرَانُ حَتّٰى يَصْحُوَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں کہ نہیں قبول کیجاتی واسطے اُنکے کوئی نماز یعنے کامل قبول نہیں ہوتی اور نہیں چڑھتی واسطے اُنکے نیکی یعنی طرف اللہ تعالیٰ کے ایک غلام بھاگا ہوا یہانتک کہ پھر آوے طرف مالکوں اپنے کے پس رکھے ہاتھ اپنا بیچ ہاتھ اُنکے کے یعنی اطاعت کرے اُنکی اور دوسرے وہ عورت کہ خفا ہو اُسپر خاوند اُسکا اور تیسرے نشے والا یہانتک کہ ہوش میں آوے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں ف مالکون جمع جو کہا گویا اشارہ ہے طرف مالک کے اور اولاد اُسکی کے اُنسے بھی وفاداری کرے اور بعد لفظ زوجہا کے ایک روایت میں حَتّٰى يَرْضٰى عَنْهَا بھی آیا ہے یعنی جس عورت کا خاوند اُس سے خفا ہو اُسکی نماز نہیں قبول ہوتی اور عمل نہیں چڑھتے یہانتک کہ راضی ہو خاوند اُسکا اُس سے اور اس روایت میں یہ لفظ نہیں ذکر کیا اسلئے کہ ظاہر ہے اور مراد یہ ہے کہ یہانتک کہ راضی ہو یا طلاق دے اُسکو ع

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ نِسَائِكُمْ اَلَّتِيْ تَسُرُّهٗ اِذَا نَظَرَ وَتُطِيْعُهٗ اِذَا اَمَرَ وَلَا تُخَالِفُهٗ فِيْ نَفْسِهَا وَمَالِهَا بِمَا يَكْرَهُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ابی ہریرہؓ سے کہ کہا عرض کیا گیا واسطے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ کونسی عورت بہتر ہے فرمایا وہ عورت کہ خوش کرے اپنے خاوند کو جسوقت کہ دیکھے خاوند طرف اُسکے اور بجالاوے حکم اُسکا جسوقت کہ کچھ فرماوے یعنی بشرطیکہ خلاف شرع نہو اور نہ خلاف کرے اُسکا بیچ ذات اپنی کے اور نہ بیچ مال اپنے کے ساتھ اسطرح کے کہ ناخوش رکھے مرد اُسکو نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں ف جسوقت کہ دیکھے یعنی اُسکی خوش اخلاقی دیکھکر خاوند اُسکا خوش ہو اور اگر صورت و سیرت دونوں اچھی ہوں تو نور علیٰ نور اور سرور علیٰ سرور ہے اور نہ خلاف کرے بیچ مال اپنے کے آخر یعنی جو مال حقیقت میں اُسکا ہو اُسکو بھی خلاف مرضی خاوند کے نہ خرچ کرے اور یا مال اُس کے سو مراد مال مجازی ہے یعنی مال ہے اُسکے خاوند کا لیکن ہے اُسکے قبضہ تصرف میں اُسمیں خیانت نہ کرے اور خاوند کے خلاف مرضی نہ خرچ کرے اُسکو ع و مولانا

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرِيْتُ كُمْ مِّنْ اُعْطِيَهُنَّ فَقَدْ اُعْطِيَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ قَلْبٌ شَاكِرٌ وَلِسَانٌ ذَاكِرٌ وَبَدَنٌ عَلَى الْبَلَاءِ صَابِرٌ وَزَوْجَةٌ لَا تَبْغِيْهِ حَوْبًا فِيْ نَفْسِهَا وَلَا مَالِهٖ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار چیزیں ہیں جو شخص دیا گیا وہ چار چیزیں پس تحقیق دیا گیا بھلائی دنیا اور آخرت کی دل شکر کرنیوالا یعنی اللہ تعالیٰ کا اُسکی نعمتوں پر اور زبان یاد کرنے والی یعنی اللہ تعالیٰ کو حالت خوشی نا خوشی میں اور بدن بلاؤں پر صبر کرنیوالا اور عورت کہ نہ ڈھونڈے واسطے خاوند کے خیانت بیچ ذات اپنی کے اور نہ بیچ مال خاوند کے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں

بَابُ الْخُلْعِ وَالطَّلَاقِ

باب ہے بیچ بیان خلع اور طلاق کے ف خُلع ساتھ پیش خ کے اسم ہے خلع سے ساتھ ذبر خ کے ہے یعنی نکالنے ایک چیز کے اور اکثر استعمال اُسکا آتا ہے بیچ اُتارنے پہنی ہوئی چیز کے بدنسے مانند کپڑے اور موزے وغیرہ کے اور خلع شرع میں کہتے ہیں مال کے لینے کو عورت سے مقابلہ ملک نکاح کے ساتھ لفظ خلع کے اور لکھا ہے مظہر نے کہ اختلاف کیا گیا ہے اسمیں کہ اگر کہے مرد کہ خلع کیا میں نے تجھسے عوض اتنے مال کے اور کہے بیوی قبول کیا میں نے اور حاصل ہو دے

فرقت درمیان میان بیوی کے تو آیا وہ طلاق ہے یا فسخ ہے پس مذہب ابو حنیفہ اور مالک کا اور صحیح تر قول شافعی کا یہ ہے کہ وہ طلاق بائن ہے اور مذہب امام احمد کا اور ایک قول شافعی کا یہ ہے کہ وہ فسخ ہے اور مکروہ ہے خاوند کو لینا کسی چیز کا یعنی بدلے خلع کے اگر زیادتی اُسکی طرف سے ہو اور اگر عورت نافرمانی کرتی ہو تو مکروہ ہے خاوند کو لینا زیادہ اُسچیز سے کہ دی ہے اُسکو یعنی اُسکا مہر جو دیا ہے زیادہ اُس سے بدلے بدل خلع اور طلاق کے معنی لغت مین کھولنے اور چھوڑنیکے ہین اور شرع مین چھوڑنا مرد کا عورت کو قید نکاح سے مع عوض ۔ ملتقی الفصل الاول عن ابن عباس ان امرأۃ ثابت بن قیس اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ثابت بن قیس ما اعتب علیہ فی خلق ولا دین ولکنی اکرہ الکفر فی الاسلام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتردین علیہ حدیقتہ قالت نعم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقبل الحدیقۃ وطلقھا تطلیقۃ رواہ البخاری ۔ ترجمہ ابن عباس سے یہ کہ عورت ثابت بن قیس کی آئی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اے رسول خدا ثابت بن قیس پر نہین عصہ ہوتی مین اور نہین عیب لگاتی اُسکے خلق مین اور نہ دین مین ولیکن مین ناخوش جانتی ہون کفر کو اسلام مین پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا پھیر دیگی تو اُسپر باغ اُسکا یعنی وہ باغ کہ مہر مین دیا تھا تجکو کہا اُسنے کہان فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ثابت کو کہ لے تو باغ اپنا اور طلاق دے اُسکو ایک طلاق لفظ کی یہ بخاری نے ف نہین عصہ ہوتی الخ یعنی جدائی اُسکی مین سلے نہین چاہتی کہ وہ بدخلق ہے اور ثابت بن قیس پر نہین عصہ ہوتی مین اور نہین عیب لگاتی اُسکے خلق مین اور نہ دین مین ولیکن مین کفر کو اسلام مین پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا پھیر دیگی تو اُسپر باغ اُسکا یعنی وہ باغ کہ مہر مین دیا تھا تجکو کہا اُسنے کہان فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ثابت کو کہ لے تو باغ اپنا اور طلاق دے اُسکو ایک طلاق لفظ کی یہ بخاری نے ف نہین عصہ ہوتی الخ یعنی جدائی اُسکی مین سلے نہین چاہتی کہ وہ بدخلق ہے اور اُسکے دین مین کچھ نقصان ہے ولیکن مکروہ رکھتی ہون کفر کو یعنی کفران نعمت کو یا گناہ کو یعنی مجھ مین اور انمین محبت نہین ہے اور باطبع مجبور معلوم ہوتا ہے پس ڈرتی ہون کہ مجھے نسبت اُسکے کوئی چیز واقع ہو خلاف حکم اسلام کے یعنی نافرمانی وغیرہ کہتے ہین کہ ثابت بن قیس بہت بدصورت اور ٹھگنے تھے اور اُنکی بیوی کہ حبیبہ یا جمیلہ نام تھا اُنکا نہایت خوبصورت تھین اسلیے وہ اُنکو بُرے معلوم ہوتے تھے پس بموجب اُنکے عرض کرنیکے حضرت نے ثابت کو مصلحتاً حکم ایک طلاق دینے کا کیا اس سے معلوم ہوا کہ اولیٰ ہے طلاق دینے والیکو کہ ایک طلاق دے تاکہ اگر رجوع کرنا منظور ہو تو رجوع کرلے اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ خلع طلاق بائن ہے نہ فسخ اور صاحب ہدایہ نے ایک حدیث بھی نقل کی ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اختلعی تطلیقۃ بائنۃ ۔ وعن عبد اللہ بن عمر انہ طلق امرأتہ وھی حائض فذکر عمر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتغیظ فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال لیراجعھا ثم یمسکھا حتی تطھر ثم تحیض عندہ فان بدا لہ ان یطلقھا فلیطلقھا طاھرا قبل ان یمسھا فتلک العدۃ التی امر اللہ ان تطلق لھا النساء وفی روایۃ مرہ فلیراجعھا ثم لیطلقھا طاھرا او حاملا متفق علیہ ۔ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے یہ کہ اُنھون نے طلاق دی اپنی بیوی کو حالت حیض مین پس ذکر کیا یہ حضرت عمر نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس غصے ہوے بسبب اس کام کے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پھر فرمایا کہ رجوع کرے عبد اللہ ساتھ اُس عورت کے یعنی کہے مثلاً کہ پھیر لیا مین نے اُسکو طرف نکاح اپنے کے تاکہ تدارک کرے اس گناہ کا پھر رکھے اُس عورت کو اپنے پاس یہانتک کہ پاک ہو وہ پھر حائضہ ہو اور پاک ہو حیض سے پھر اگر چاہے طلاق دینا اُسکا طلاق دے اُسکو حالت پاکی مین پہلے اسکے کہ صحبت کرے اُسسے پس یہ ہے وہ عدت کہ حکم فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ طلاق دی جاوین وقت اُس عدت کے عورتین اور ایک روایت مین اسطرح سے ہے کہ فرمایا حضرت نے عمر کو کہ حکم کرے عبد اللہ کو کہ رجوع کرے ساتھ اُسکے پھر طلاق دے اُسکو پاکی کی حالت مین یعنی اگر حیض ہوتا ہو اُسکو یا حالت حمل مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف غصہ ہوے الخ اسمین دلیل ہے اوپر حرام ہونے طلاق کے حالت حیض مین یعنے اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ غصہ ہوتے لغیر حرام ہونیکے اور سبب اسکے حرام ہونیکا یہ ہے کہ سوا طلاق بسبب کراہت طبع کے دی ہو نہ واسطے مصلحت کے کہ دیکھی ہے اُسمین اور حالت طہر مین یہ احتمال نہین ہوتا اور باوجود حرام ہونیکے اگر طلاق دے تو پڑ جاتی ہے اسی لیے حضرت نے فرمایا کہ رجوع کرے ساتھ اُسکے رجوع کرنا بعد طلاق کے ہوتا ہے اور لکھا ہے علمانے کہ فائدہ تاخیر کا دوسرے طہر تک کیا ہے پہلے طہر مین کیون نہ طلاق دی اُسکی

کئی وجھین لکھی ہین ایک تو یہ کہ تا رجوع کرنا غرض طلاق کے لیئے ہو پس چاہیے کہ رہنے دے ایک مدت تک کہ حلال ہے اُسمین طلاق دوسرے یہ کہ یہ سزا ہے اُسکے فعل بد کی یعنی طلاق دینے کی حالت حیض مین تیسرے یہ کہ طہر اول ساتھ حیض کے کہ طلاق دی ہے اُسمین پیچ حکم ایک چیز کے ہے پس اگر طلاق اول طہر مین ہے تو گویا حیض ہی مین دی اور ان وجھون سے معلوم ہوتا ہے کہ باز رہنا طلاق سے دوسرے طہر تک واجب نہین بلکہ اولیٰ ہے والله اعلم پھر جاننا چاہیے کہ طلاق کی تین قسمین ہین احسن اور حسن اور بدعی احسن تو یہ ہے کہ ایک طلاق دے اُس طہر مین کہ جماع نہ کیا ہو اُسمین اور چھوڑ دے اُسکو یہانتک کہ گذر جاوے عدت اُسکی اور حسن یہ ہے کہ تین طلاقین دے تین طہرون مین کہ جماع کیا ہو اُنمین اگر ہو وہ عورت مدخول بہا اور غیر مدخول بہا کے لیے ایک طلاق حسن ہے اگرچہ حیض مین ہو اور آئسہ اور صغیرہ اور حاملہ کی طلاق سنی یہ ہے کہ ہر مہینہ مین ایک طلاق دی جاوے اور جائز ہے اُنکو طلاق دینی بعد جماع کے بھی اور طلاق بدعی یہ ہے کہ تین طلاقین دے یا دو ایک فقہ یا ایک طہرمین کہ نہ رجعت ہو اُسمین اگر ہو مدخول بہا یا طلاق دی اُس طہر مین کہ جماع کیا ہو اُسمین اور اسی طرح طلاق دینی اُسکو حیض مین یعنی یہ بھی بدعی ہے اور وہ جب ہے رجوع کرنا ساتھ اُسکے صحیح تر روایت مین اگر ہو وہ مدخول بہا اور بعضون نے کہا کہ مستحب ہے رجوع کرنا پس جب پاک ہو پھر حائضہ ہو پھر پاک ہو تو طلاق دے اُسکو اگر چاہے اور ایک تقسیم طلاق کی یہ ہے کہ طلاق رجعی ہے اُس عورت کو کہ یا دو بار آئسہ طلاق یا مانند اُنکے کے پس اسطرح کے طلاق دینے سے ایام عدت مین بغیر نکاح کے رجوع کر لینا جائز ہے یعنی اگر کہے کہ رجوع کی مین نے تجھسے یا ہاتھ لگائے یا مساس یا جماع کرے تو رجوع اس سے ہو جاتا ہے حاجت نکاح جدید کی نہین اور طلاق بائن پڑتی ہے ساتھ الفاظ کنایات کے سوائے تین الفاظ کے کہ وہ فقہ مین مذکور ہین پس طلاق سے عورت نکاح مین سے نکلجاتی ہے جبتک کہ پھر نکاح نکرے نکاح مین نہین آتی اور ایک تقسیم طلاق کی یہ ہے کہ طلاق مغلظہ ہے اور مخففہ مغلظہ تو یہ ہے کہ تین طلاقین ایکبارگی دے یا متفرق اس طلاق سے نکاح کرنا درست نہین ہوتا جب تک کہ بعد اُسکی عدت کے اور خاوند سے نکاح نکرے اور وہ صحبت نکرے اور طلاق نہ دے اور عدت نہ گذرے اُسکی اور طلاق مخففہ مقابلے مین اُسکے ایک یا دو ہین اور واقع ہوتی ہے طلاق ہر خاوند عاقل بالغ کی اگرچہ کسی کے جبر کرنیسے دے یا نشہ مین ہے یا گونگا ہو کہ ساتھ اشارہ معہودہ کے دے اور نہین واقع ہوتی طلاق لڑکے کی اور دیوانے کی اور سوتے کی اور مالک کی اپنے غلام کی بیوی پر اور اعتبار طلاق مین عورت کا ہے پس طلاق آزاد عورت کی تین ہین اگرچہ غلام کے نکاح مین ہو اور طلاق لونڈی کی دو ہین اگرچہ مرد آزاد کے نکاح مین ہو مدح ملتقی + مولانا

وعن عائشة قالت خيرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخترنا الله ورسوله فلم يعد ذلك علينا شيئا متفق عليه

اور روایت ہے عائشہ رضی سے کہ کہا مختار کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس اختیار کیا ہمنے اللہ اور رسول اُسکے کو پس نہ شمار کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکو ہمپر کچھ یعنے اقسام طلاق سے نہ ایک تین نہ بائن رجعی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مختار کیا ہمکو کہ اگر دنیا اور زینت دنیا کی چاہتی ہو تو آؤ تا فائدہ دیکر تمکو جھوڑ دون اور اگر خدا اور رسول خدا کو اور دار آخرت کو چاہتی ہو تو تمھارے لیے اللہ کے پاس ثواب عظیم ہے اور اسحدیث سے معلوم ہوا کہ اگر خاوند کے اپنی بیوی کو کہ اختیار کر اپنے نفس کو یا مجکو اور اختیار کرے وہ خاوند کو تو نہین واقع ہوئی طلاق کسی طرح کی اور یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کا اور اگر اپنے نفس کو اختیار کرے تو واقع ہوتی ہے طلاق رجعی نزدیک شافعی اور احمد کے اور طلاق بائن نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور تین طلاقین نزدیک مالک کے اور منقول ہے بعضے صحابہ سے اور حضرت امیر المومنین علی سے کہ واقع ہوتی ہے ایک طلاق رجعی بمجرد اختیار دینے خاوند کے بیوی کو اگرچہ اختیار کرے وہ خاوند کو اور زید بن ثابت کے نزدیک ایک طلاق بائن واقع ہوتی ہے پس حضرت عائشہ نے رد کیا اُنکے قول کو ساتھ بیان کرنے اسحدیث کے + ح

وعن ابن عباس قال في احرام يكفر لقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة متفق عليه ورواه النسائي ابن عباس سے کہ کہا بیچ سے کہ حرام کرے کفارہ

دے البتہ تحقیق ہے تمکو اسمین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی رجعی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی اگر کوئی حرام کرے ایک چیز کو

اپنے پر خواہ بیوی کو خواہ اور کسی چیز کو تو اُسپر لازم آتا ہے کفارہ قسم کا اور وہ چیز حرام نہیں ہوتی اور یہ مذہب ابن عباسؓ کا ہے اور ہمارا مذہب بھی یہی ہے کہ اگر حرام کرے کسی چیز کو اپنے پر اگرچہ وہ چیز حرام ہو مانند غیر کی ہو جیسکہ کہے شراب مجھپر حرام ہے یا مال فلانیکا مجھپر حرام ہے تو یہ قسم ہے اگر نہ ارادہ کرے خبر دینے کا پس جب کھاویگا اُسکو یا خرچ کریگا تو کفارہ قسم کا لازم آویگا اُسپر اور اگر تصدیق کر یگا یا ہبہ کریگا تو حانث نہ ہوگا یعنی توڑنے والا قسم کا نہیں ہونیکا پھر ابن عباسؓ نے اپنے مذہب کی تقویت کے لیے یہ آیت پڑھی لَقَدْ كَانَ لَكُمْ الخ یعنی حضرت کی پیروی کرنی تمکو خوب ہے حضرتؐ نے جب حرام کیا تھا شہد اپنے پر تو حکم کفارہ دینے کا نازل ہوا اس آیت میں یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ الآیۃ چنانچہ بیان اسکا حدیث آیندہ میں ہے پس لازم کر دم متابعت حضرتؐ کی اور اگر کہے سب حلال مال مجھپر حرام ہیں یا کہے سب حلال خدا کے مجھپر حرام ہیں تو فتوی اسپر ہے کہ اس کہنے سے طلاق پڑ جاتی ہے اُسکی بیوی پر بغیر نیت طلاق کے اور اگر کہے بیوی کو کہ تو مجھپر حرام ہے تو ہوتا ہے یہ ایلاء اگر نیت کرے حرام کرنے کی یا نہ نیت کرے کچھ اور ظہار ہوتا ہے اگر نیت کرے ظہار کی اور ہدر ہے یعنی لغو ہے اس کہنے سے کچھ نہیں ہوتا اگر نیت کرے جھوٹ کی اور یہ عند اللہ ہے اور حاکم کے نزدیک ایلا ہی ہوگا اور اس کہنے سے طلاق بائن پڑتی ہے اگر نیت کرے طلاق کی اور اگر تین طلاقوں کی نیت کرے تو تین طلاقیں پڑتی ہیں اور فتوی اسپر ہے کہ طلاق بائن پڑتی ہے اگر نیت کرے طلاق کی

ح در مختار **وَعَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَمْكُثُ عِنْدَ زَیْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَیَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا فَتَوَاصَیْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ اَنَّ اَیَّتَنَا دَخَلَ عَلَیْهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ اِنِّیْ اَجِدُ مِنْكَ رِیْحَ مَغَافِیْرَ اَكَلْتَ مَغَافِیْرَ فَدَخَلَ عَلَی اِحْدٰىهُمَا فَقَالَتْ لَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ لَا بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَیْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَلَنْ اَعُوْدَ لَهٗ وَقَدْ حَلَفْتُ لَا تُخْبِرِیْ بِذٰلِكِ اَحَدًا اَیْ مِنْ ضَرَّاتِ اَزْوَاجِهٖ فَاَنْزَلَ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ اِلٰی قَوْلِهٖ اِنْ تَتُوْبَاۤ اِلَی اللّٰهِ الآیۃ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے عائشہؓ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم تھے تو قف فرماتے نزدیک زینبؓ بنت جحش کی کہ پیوی تھیں حضرتؐ کی اور پیتے نزدیک اُنکے شہد پس ٹھیرایا میں نے اور حفصہؓ نے کہ جس کسی کے پاس ہم میں سے تشریف لاوین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس البتہ کہے کہ تحقیق کہ میں پاتی ہوں تم میں سے بو مغافیر کی کیا کھایا ہے آپنے مغافیر پھر تشریف لائے حضرتؐ ایک کے پاس اُن میں سے یعنے عائشہؓ کے پاس تو حفصہؓ کے پاس راوی کو یاد نہیں رہا کہ کس کے پاس آئے پس کہا ایک نے اُن میں سے واسطے حضرتؐ کے پس فرمایا حضرتؐ نے کچھ مضائقہ نہیں پیا ہے میں نے شہد نزدیک زینب بنت جحش کے ہرگز نہیں پھر نہیں پیونگا شہد اور تحقیق میں نے قسم کھائی ہے اُسکی خبر کیا ساتھ اسکے کسی کو یعنی تا کہ نہ شکستہ خاطر ہوں زینبؓ بسبب باز رہنے حضرتؐ کے شہد پینے اُنکے سے چاہتے تھے حضرتؐ یعنی بسبب حرام کرنے شہد کے خوشی اپنی بیویونکی یعنی بعضی بیبیوں کی پس اُتری یہ آیت اے نبی کیوں حرام کرتا ہے اُنچیز کو کہ حلال کی اللہ نے واسطے تیرے چاہتا ہے تو خوشی اپنی بیویونکی آخر آیت تک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** تو قف فرمائے آخر یہ اُنکے روز نوبت کا ذکر نہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ جب دورہ کرتے حضرتؐ اپنی بیبیوں پر اور آتے زینبؓ کے پاس تو ٹھیر جاتے اور مغافیر ایک درخت کے سیو کا نام ہے کہ مشابہ گوند کے ہوتا ہے اور بُو اُسکی بُری ہوتی ہے اور ایک گونہ مشابہ بوئے شہد کے ہوتی ہے اور حاصل حدیث کا یہ ہے کہ حضرتؐ کو شہد مرغوب تھا جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زینبؓ پاس تشریف لیجاتے دورے میں تو وہ شہد پلایا کرتی تھیں اور بسبب اسکے حضرتؐ اُنکے پاس ٹھیرتے تھے یہ بات حضرت عائشہؓ کو ناگوار گذری اُنھوں نے حضرت حفصہؓ سے کہ وہ بھی بیوی حضرتؐ کی تھیں اور حضرت عائشہؓ سے اتفاق رکھتی تھیں مشورہ کر کر کلام مذکور حضرتؐ سے عرض کرنا ٹھیرایا کہ تا حضرتؐ شہد پینا اور اُنکے پاس ٹھیرنا موقوف کریں چنانچہ ایسا ہی ہوا جیسا کہ ذکر کیا گیا ۱۲ منہ

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ ف عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا امْرَاَةٍ سَاَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقًا فِیْ غَیْرِ مَا بَاْسٍ فَحَرَامٌ عَلَیْهَا رَاْئِحَةُ الْجَنَّةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ وہو بعینہٖ حدیث ثوبان کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت کہ مانگے اپنے خاوند سے طلاق بلا ضرورت پس حرام ہے اُسپر بُو جنت کی یعنی جبکہ مقرر ہوا ان جو بو کو بو جنت کی تو قف میں پو نہیں کی تو یہ محروم رہیں گی

اُس سے نقل کی یہ احمدؒ اور ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے **وعن** ابن عمر قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابغض الحلال الی اللہ الطلاق رواہ ابوداؤد اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مبغوض ترین مباح ہین طرف اللہ کے طلاق ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** یعنی اگرچہ طلاق حلال و مباح ہے لیکن خدا تعالیٰ کے نزدیک مبغوض و مکروہ ہے بہت چیزین ہین کہ مباح ہین اور ہین مکروہ جیسا کہ ادا کرنا نماز فرض کا بغیر عذر کے اور پڑھنا نماز کا غصب کی زمین مین مباح ہے یعنی فرض ادا ہوجاتا ہے ولیکن مکروہ ہے ۔ ح **وعن** علی قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا عتاق قبل ملک ولا عتاق الا بعد ملک ولا وصال فی صیام ولا یتم بعد احتلام ولا صماع بعد فطام رواہ ابوداؤد سمعت یوجد الی اللیل رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین طلاق پہلے نکاح کے اور نہین آزاد کرنا غلام کا مگر بعد مالک ہونے کے اور نہین جائز ملے کے روزے رکھنے یعنی پے در پے روزے رکھتے چلے جانا کہ رات کو افطار نکرے جائز نہین اور حضرتؐ کو جائز تھا اُنکے خصائص سے تھا اور نہین یتیم ہونا بعد بالغ ہونیکے یعنی بعد بالغ ہونیکے یتیم نہین کہلاتا نیکا اور نہین شیر خوارگی بعد مدت دودھ چھڑانیکے یعنی دودھ چھڑانے کی مدت دو برس یا اڑھائی برس ہین اُسکے بعد دودھ پلاوے تو حرمت نکاح کی کہ بسبب دودھ پینے کے ہوتی ہے وہ نہین ہوتی اور نہین جائز یا ثواب پیر ہنا دن کو رات تک نقل کی یہ شرح السنہ مین **ف** نہین طلاق قبل از نکاح یعنی پہلے نکاح کے طلاق دے تو وہ طلاق نہین پڑتی اسلیے کہ طلاق فرع نکاح کی ہے بغیر نکاح کے کیونکر ہو اور اسی طرح کردے کو پہلے مالک ہونیکے آزاد کرے تو نہین آزاد ہوتا یہ حدیث دلیل ہے امام شافعیؒ اور احمدؒ کی اور مذہب ہمارا یہ ہے کہ جب اضافت کرے طلاق کو طرف سبب ملک کے تو درست ہے جیسے کہے جنبی عورت کو کہ اگر نکاح کروں نہین تجھے تو تجھے طلاق ہے یا کہے کہ جس عورت سے مین نکاح کرون اُسکو طلاق ہے پس واقع ہوتی ہے طلاق وقت نکاح کرنیکے اور اسی طرح اگر آزادی کو اضافت کرے طرف ملک کے جیسیکہ کہے اگر مالک ہون اس غلام کا یا جس غلام کا تو وہ آزاد ہے پس بعد ملک مین نے اُسکی کے وہ آزاد ہوجاتا ہے پس حدیث ہمارے نزدیک محمول ہے نفی تنجیز پر یعنی وقت کہنے کے طلاق نہین پڑتی ہے پس نفی تعلیق طلاق کی ہوئی اور چپ رہنا بعضے اگلی امتون مین عبادت تھا اور ہماری شریعت مین یہ درست نہین اور کچھ ثواب اس سے نہین حاصل ہوتا مگر ہان نہ رہے اور لایتیم کلام کرنیسے ہر وقت چپ رہنا ضرور بہتر ہے ۔ ح **وعن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نذر لابن آدم فیما لا یملک ولا عتق لہ فیما لا یملک ولا طلاق لہ فیما لا یملک رواہ الترمذی وزاد ابوداؤد ولا بیع لہ فیما لیس لک اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب نے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبداللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین صحیح ہوتی نذر واسطے ابن آدم کے اُسچیز مین کہ نہین مالک اُسکا نہین آزاد کرنا اُسچیز مین کہ نہین مالک اُسکا نہین طلاق اُسچیز مین کہ نہین مالک نقل کی یہ ترمذی نے اور زیادہ کیا ابوداؤد نے اور نہین بیچنا مگر اُسچیز مین کہ مالک ہے یعنی اُسکے عقد کا اصالۃً یا وکالۃً یا ولایۃً ف نہین صحیح ہوتی نذر آدمی یعنی اگر کہے واسطے اللہ کے ہے مجھپر یہ کہ آزاد کرون یہ غلام کو حالانکہ غلام وقت نذر کرنیکے اُسکی ملک مین نہین ہے تو نہین صحیح ہونیکی نذر اور مالک ہوگا اُس غلام کا بعد اسکے تو وہ آزاد نہین ہونیکا اور بیان طلاق اور آزاد کرنیکا اوپر کی حدیث مین گذر چکا ۔ ع **وعن** رکانۃ بن عبد یزید انہ طلق امراتہ سہیمۃ البتۃ فاخبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال واللہ ما اردت الا واحدۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ ما اردت الا واحدۃ فقال رکانۃ واللہ ما اردت الا واحدۃ فردہا الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فطلقہا الثانیۃ فی زمان عمر والثالثۃ فی زمان عثمان رواہ ابوداؤد والترمذی وابن ماجۃ والدارمی وفی لفظ لہم فردہا الیہ الثانیۃ والثالثۃ اور روایت ہے رکانہؓ سے بیٹے عبد یزید کے سے کہ اُسنے طلاق دی اپنی عورت کو کہ نام اُسکا سہیمہ تھا طلاق بتہ پس خبر دی رکانہ نے ساتھ اسکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اور کہا قسم ہے خدا کی نہین ارادہ کیا مین نے مگر ایک طلاق کا پس پھیر دیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

قسم ہے خدا کی نہین ارادہ کیا تونے مگر ایک کا پس کہا رکانہ نے قسم ہے خدا کی نہین ارادہ کیا مینے مگر ایک کا پس پھیروائی وہ عورت طرف اُسکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پھر دوسری طلاق دی رکانہ نے اُسکو بیچ عہد حضرت عمرؓ کے اور تیسری طلاق دی بیچ عہد حضرت عثمانؓ کے نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے مگر ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے نہین ذکر کیا دوسری اور تیسری کا ف طلاق بت یعنی کما تقدم لفظ البتۃ ہے ہے یعنی قطع کے یعنی یہ طلاق ایسی ہے کہ لگاؤ نہین رکھتی بالکل نکاح سے نکال دیتی ہے عورت کو اور پھیروائی اُسکو یعنے حکم کیا ساتھ رجعت کے یعنی بھیرلائی گئی نکاح تین ساتھ اُس قول کے راجعتھا الی نکاحہ یعنی بموجب مذہب شافعیؒ کے ہین کہ طلاق بات اُنکے نزدیک ایک طلاق رجعی ہوتی ہے اور اگر نیت کرے ساتھ اِسکے دو کی یا تین کی تو موافق نیت کی ہوتی ہے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک ہوتی ہے ساتھ اس لفظ کے ایک طلاق بائن برابر ہے کہ نیت کرے ایک کی یا دو کی یا کچھ نہ نیت کرے اور اگر نیت کرے تین کی تو تین پڑتی ہین پس اُنکے نزدیک لفظ رجعتھا کے معنی یہ ہین کہ پھیروایا اُسکو ساتھ نکاح جدید کے۔ ع

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ النِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزین ہین کہ قصد کرنا اُنکا بھی قصد ہے اور ہنسی کی راہ سے کہنا بھی کہنا قصد ہے نکاح کرنا اور طلاق دینا اور رجعت نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے ف معنی جد کے ہین کوشش کرنی ایک کام مین اور یہان مراد یہ ہے کہ لفظ تین چیزون کے لیے وضع کیا گیا ہے وہی معنی مراد رکھے جیسیکہ نکحت یا طلقت کہے اور معنی اُسکے مراد رکھے اور ہزل یہ ہے کہ وہ لفظ کہے اور معنی اُسکے مراد نہ رکھے پس یہ تین چیزین ایسی ہین کہ معنی انکے مراد رکھے یا نرکھے واقع ہو جاتی ہین پس اگر ہنسی ہنسی مین در میان مرد عورت کے ایجاب وقبول ہو جاوے روبرو دو شاہدون کے تو بھی نکاح ہو جاتا ہے اسی طرح سے طلاق ہنسی مین دینے سے پڑ جاتی ہے اور اسیطرح سے بعد طلاق رجعی کے رجوع کرنے مین ہنسی سے جو عنایت ہو جاتی ہے بخلاف اور چیزون کے مانند بیع وشرا وغیرہ کے کہ وہ ہنسی سے نہین لازم ہو جاتین ۱۲ ح ع

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا طَلَاقَ وَلَا عَتَاقَ فِیْ اِغْلَاقٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ قِیْلَ مَعْنٰی اِغْلَاقٍ اِکْرَاهٌ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین طلاق اور نہین آزادی بیچ حالت زبردستی کے نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے کہا گیا کہ معنی اغلاق کے ہین اکراہ ف اکراہ کے معنی ہین زبردستی کرنی یعنی اگر کوئی زبردستی کسی سے طلاق دلوادے یا اُس سے غلام کو آزاد کروادے تو نہ طلاق پڑتی ہے اور نہ غلام آزاد ہوتا ہے ساتھ اس حدیث کے دلیل پکڑی ہے تینون اماموں نے کہ اُنکے نزدیک دونون چیزین از راہ زبردستی کے نہین واقع ہوتین اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک واقع ہو جاتین ہین اُنھونے قیاس کیا ہے ان کو ہزل پر اور دلیلین اُنکے اصول فقہ مین دیکھنی چاہئین اور جو چیزین کہ ثابت ہوتی ہین ساتھ اکراہ کے احکام اُنکے وہ سب گیارہ ہین نکاح اور طلاق اور رجعت اور ایلا اور ظہار اور عتاق اور عفو قصاص سے اور قسم اور نذر اور اسلام ۱۲ ح ع

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ طَلَاقٍ جَائِزٌ اِلَّا طَلَاقَ الْمَعْتُوْهِ وَالْمَغْلُوْبِ عَلٰی عَقْلِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَعَطَاءُ بْنُ عَجْلَانَ الرَّاوِیْ ضَعِیْفٌ ذَاهِبُ الْحَدِیْثِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر طلاق واقع ہوتی ہے مگر طلاق بے عقل کی اور مغلوب العقل کی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور عطا بن عجلان راوی اس کا ضعیف ہے نہین یاد رکھنے والا حدیث کا ف مذہب امام ابوحنیفہؒ کا موافق ہے ساتھ اس حدیث کے اور مراد معتوہ سے دیوانہ ہے کہ اسکی عقل مین نقصان وخلل ہو کبھی ہوش ہو اور کبھی ہو شیار قاموس مین لکھا ہے کہ عتہ عتہ بمعنے نقصان عقل اور مدہوش ہونیکے ہے اور صراح مین لکھا ہے کہ معتوہ کہتے ہین ڈول اُلٹے ہوئے اور بے عقل کو اور فقہ کی کتابون مین بھی یہی معنی بیان کیے ہین اسکے پس قول والمغلوب علی عقلہ

عطف تفسیری ہوگا چنانچہ بعضی روایت مین المعتوہ بغیر واؤ کے آیا ہے پس جب طلاق معتوہ کی نہ واقع ہوئی تو طلاق مجنون مطلق کی کہ اصلا شعور نرکھے بطریق والی نہین واقع ہونگی اور کمانزین العربی کہ معتوہ ناقص العقل اور مغلوب العقل کو کہتے ہین شامل ہے یہ مجنون اور سونیوالے کو اور مدہوش کو کہ جاتی رہی ہو عقل اُسکی بسبب مرض کے اور غش والے کو پس ان سبھونکے نزدیک طلاق نہین پڑتی اور اسی طرح لوکے کی طلاق نہین پڑتی انتہی اور کہا ابن ہمام نے کہ کہا ہے بعضون نے کہ معتوہ وہ ہے کہ کم سمجھ ہو اُسکی اور ملا ہوا ہو کلام فاسد اُسکا ساتھ تدبیر کے لیکن مارتا ہو اور نہ گالیان دیتا ہو بخلاف مجنون کے اور راوی اس حدیث کا اگرچہ ضعیف ہے لیکن مؤید ہے اسکی یہ روایت کہ حضرت علیؓ سے منقول ہے کُلُّ طَلَاقٍ جَائِزٌ اِلَّا طَلَاقَ الْمَعْتُوْہِ ۔ مح ۔ ع وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلٰثَۃٍ عَنِ النَّائِمِ حَتّٰی یَسْتَیْقِظَ وَعَنِ الصَّبِیِّ حَتّٰی یَبْلُغَ وَعَنِ الْمَعْتُوْہِ حَتّٰی یَعْقِلَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاہُ النَّسَائِیُّ عَنْ عَائِشَۃَ وَابْنُ مَاجَۃَ عَنْہُمَا اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُٹھایا گیا قلم تکلیف کا تین شخصون سے یعنی قول و فعل اُنکے معتبر نہین اور لکھے نہین جاتے ہین اعمال اُنکے تا ماخوذ کرین بسبب اُنکے ایک تو سونیوالے سے یہانتک کہ جاگے اور دوسرے لوکے سے یہانتک کہ بالغ ہو اور تیسرے عقل سے یہانتک کہ عاقل ہو نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے اور روایت کی یہ دارمی نے عائشہؓ سے اور ابن ماجہ نے حضرت علیؓ اور حضرت عائشہؓ سے ۔ وَعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ طَلَاقُ الْاَمَۃِ تَطْلِیْقَتَانِ وَعِدَّتُہَا حَیْضَتَانِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے عائشہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طلاق لونڈی کی دو طلاقین ہین اور عدت اُسکی دو حیض ہین نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف یعنی لونڈی دو طلاقون سے حرام ہو جاتی ہے جیسیکہ آزاد عورت تین طلاقون سے حرام ہوتی ہے پس دو طلاقین اُسکے حق مین بمنزلہ تین طلاقون کے ہین اور عدت اُسکی دو حیض ہین جیسکہ عدت حرہ کی تین حیض ہین اور اگر حیض نہ آتا ہو تو عدت اُسکی آزاد عورت کی تین مہینے ہین اور لونڈی کی ڈیڑھ مہینا اور دلالت کرتی ہے یہ حدیث اسپر کہ باعتبار طلاق اور عدت ہین عورت کا ہے نہ مرد کا پس اگر عورت آزاد ہوگی تو طلاقین اُسکی تین ہونگی اور عدت اُسکی تین حیض اگرچہ غلام کے نکاح مین ہو اور اگر لونڈی ہو تو طلاقین اُسکی دو ہونگی اور عدت اُسکی دو حیض اگرچہ خاوند آزاد ہو مذہب امام ابوحنیفہؒ کا بھی یہی ہے اور امام شافعیؒ کے نزدیک طلاق و عدت مین اعتبار مرد کا ہے اگر مرد آزاد ہوگا تو اُسکی بیوی کی طلاقین تین ہونگی اور عدت تین حیض اگرچہ بیوی اُسکی لونڈی ہو اور اگر مرد غلام ہوگا تو طلاقین اُسکی دو ہونگی اور عدت اُسکی دو حیض اگرچہ بیوی آزاد ہو اور دلالت کرتی ہے اسپر کہ عدت ساتھ حیض کے ہے نہ طہر کے جیسیکہ مذہب ہمارا ہے اور دلالت کرتی ہے اسپر کہ مراد قول اللہ تعالی کے سے ثَلٰثَۃَ قُرُوْءٍ تین حیض ہین نہ تین طہر ۔ مح ۔ ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُنْتَزِعَاتُ ہُنَّ الْمُنَافِقَاتُ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتین نافرمانی کرنے والین اپنے خاوندونکی اور خلع طلب کرنیوالین وہ ہین منافق نقل کی یہ نسائی نے ف یعنی جو عورتین کہ طلب کرتی ہین خلع اور طلاق اپنے خاوندون سے بلاسبب وہ منافق ہین یعنی عاصی ہین باطن مین اور مطیع ہین ظاہر مین ۔ ع وَعَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَاۃٍ لِصَفِیَّۃَ بِنْتِ اَبِیْ عُبَیْدٍ اَنَّہَا اَعْتَقَتْ مِنْ زَوْجِہَا بِکُلِّ شَیْءٍ لَہَا فَلَمْ یُنْکِرْ ذٰلِکَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ رَوَاہُ مَالِکٌ اور روایت ہے نافع سے کہ روایت کی ایک عورت آزاد کی ہوئی صفیہ بنت ابی عبید کی سے یہ کہ صفیہ نے خلع کیا اپنے خاوند سے یعنی ابن عمرؓ سے بدلے ہر چیز کے کہ تھی اُسکے پاس پس نہ انکار کیا اسکا عبداللہ بن عمرؓ نے نقل کی یہ مالکؒ ف انکار نہ کیا اسکا بسبب جائز ہونے خلع کے اگرچہ اسطرح مکروہ ہے ۔ ع وَعَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِیْدٍ قَالَ اُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَہٗ ثَلٰثَ تَطْلِیْقَاتٍ جَمِیْعًا فَقَامَ غَضْبَانَ ثُمَّ قَالَ اَیُلْعَبُ بِکِتَابِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَاَنَا بَیْنَ اَظْہُرِکُمْ حَتّٰی قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَا اَقْتُلُہٗ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہے محمود بیٹے لبید کے

کہ کہا خبر ہے گئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم حال ایک شخص کے سے کہ طلاق دی اپنی بی بی کو تین طلاقین اکٹھی پس کھڑے ہوے حضرت غصے مین پھر فرمایا کیا کھیلا جاتا ہے ساتھ کتاب اللہ عزوجل کے حال آنکہ مین درمیان تمھارے ہون یہانتک کہ کھڑا ہوا ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ کیا نہ قتل کرونین اُسکو نقل کی یہ نسائی نے ف کھیلا جاتا ہے یعنی استہزا کیا جاتا ہے ساتھ کتاب اللہ کے اور مراد کتاب اللہ سے یہ قول اللہ تعالی کا ہے اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ تا وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا یعنے طلاق شرعی طلاق دینی ہے بعد طلاق کے متفرق نہ اکٹھی اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک تین طلاقین اکٹھی دینی حرام و بدعت ہین چنانچہ اس حدیث سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ تین طلاقین اکٹھی دینی حرام ہین اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہین خفا ہوتے تھے مگر ساتھ کرنے گناہ کے اور امام شافعیؒ کے نزدیک تین طلاقین اکٹھی دینی خلاف اولی ہے اور فائدہ متفرق طلاقین دینے مین یہ ہے کہ شاید بعد طلاق کے اللہ تعالی خاوند کے دل کو مائل کردے بیوی کی طرف اور وہ رجوع کرلے اور خلاف کیا ہے علمانے اُس شخص کے حق مین کہ کہے اپنی بیوی کو اَنْتِ طَالِقٌ ثَلَاثًا پس کہا مالکؒ اور شافعیؒ اور ابوحنیفہؒ اور احمدؒ اور جمہور علمانے کہ تین طلاقین پڑتی ہین اور کہا طاؤس اور بعضے اہل ظاہر نے کہ ایک طلاق پڑتی ہے اور کیا نہ قتل کرونین اسلیے کہ کھیلنا ساتھ کتاب خدا کے کفر ہے یا اسلیے کہا کہ نہ معلوم کیا کہا اور آنحضرتؐ کی رجوع تو بیخ ہے اور حقیقت کلام کی مراد نہین

ش ح وَعَنْ سَالِمٍ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اِنِّيْ طَلَّقْتُ امْرَاَتِيْ مِائَةَ تَطْلِيْقَةٍ فَاَذَا تَرَانِيْ قَدْ عَلَقْتُ مِنْكَ يَا بْنَ عَبَّاسٍ طَلَّقْتُ بِنْتَ بَلْدِيٍّ وَسَبَّحَ وَسَوْرَ اتَّخَذَ سَخْرِيًّا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّاِ اور روایت ہے مالکؒ سے پوچھی اُسکو یہ بات کہ ایک شخص نے کہا عبداللہ بن عباسؓ کے روبرو کہ تحقیق مین نے طلاق دی اپنی بیوی کو سو طلاقین پس کیا دیکھتے ہو پھیرتی ہے مجھ پر بھی کیا حکم دیتے ہو طلاق ہوئی یا نہ ہوئی پس کہا ابن عباسؓ نے جدا ہوئی وہ عورت تجھ سے ساتھ تین طلاقون کے اور تا نوے طلاقین باقی رہین تو نے ساتھ اُنکے اللہ تعالی کی آیتون کو ٹھٹھا نقل کی یہ موطا مین ف تین اشارہ ہے طرف قول اللہ تعالی کے اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ تا وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا اور بیان اسکا اوپر کی حدیث مین گذر چکا ع وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ شَيْئًا عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنَ الْعَتَاقِ وَلَا خَلَقَ اللّٰهُ شَيْئًا عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَبْغَضَ اِلَيْهِ مِنَ الطَّلَاقِ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ اور روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ کہا فرمایا واسطے میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے معاذ نہین پیدا کی اللہ تعالی نے کوئی چیز روے زمین پر یعنے موجود روے زمین پر یعنی مستحبات مین سے کہ بہت پیاری ہو طرف اُسکے آزاد کرنے اور نہین پیدا کی اللہ تعالی نے کوئی چیز روے زمین پر یعنی حلال چیزونین سے کہ بہت بُری ہو طرف اُسکے طلاق دینے سے نقل کی یہ دارقطنی نے ف بردیکا آزاد کرنا اسلیے بہت پیارا ہے اللہ کے نزدیک کہ سبب ہے خلاصی ہوتی ہے بندگی مخلوق کی سے کہ مشغول اُسکے ہے اور فارغ ہوتا ہے عبادت مولا کے لئے اور بسبب اُسکے خلاصی ہوتی ہے اُسکے مالک کو آگ دوزخ کی سے اور طلاق دینی وہ بُری ہے اللہ کے نزدیک کہ بغیر حاجت کے اور بدون ضرورت کے ہو کہا ابن ہمام نے کبھی ہوتی ہے طلاق دینی مستحب یعنی اُس عورت کو کہ نماز نہ پڑھتی ہو اور بدکار ہو اور فتاوی قاضیخانین ہے کہ کسی کی بیوی نماز نہ پڑھتی ہو تو لائق ہے اُسکو یہ کہ طلاق دے اُسکو اگر یہ نہ دے اُسکے پاس مال کہ ادا کرے مہر اُسکا اور منقول ابوحفص سخاری سے ہے کہ کہا اُنھون نے اگر طلے بندہ اللہ تعالی سے کہ مہر بیوی کا اُسکی گردن پر ہو تو محبوب تر ہے طرف میرے اس سے کہ صحبت کرے ایسی بیوی سے کہ نہ نماز پڑھتی ہو اور حدیث مین دلالت ہے اسپر کہ نکاح افضل ہے گوشہ نشینی سے عبادت کے لئے ع بَابُ الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا باب ہے بیچ بیان اُس عورت کے کہ تین طلاقین دی گئین ف یعنی اس باب مین حکم ہے اُس عورت کا کہ جسکو تین طلاقین دی گئین کہ وہ نہین حلال ہوتی پہلے خاوند کے لیے بغیر جماع کرنے دوسرے خاوند کے اور بعضے نسخون مین بعد لفظ ثلثاً کے یہ عبارت بھی ہے وفیہ ذکر الظہار والایلا یعنی اس باب مین ذکر ظہار اور ایلا کا بھی ہے اور معنی ظہار اور ایلا کے اور کچھ مسائل انکے آگے مذکور ہونگے انشاء اللہ تعالی اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَاَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ

إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي فَتَزَوَّجْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزَّبِيرِ وَمَا مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ فَقَالَ أَتُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ فَقَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَا حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ سے حضرت عائشہ رضؓ سے کہ کہا آئی عورت رفاعہ قرظی کی طرف رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کہا تحقیق میں تھی نزدیک رفاعہ کے یعنی اُسکے نکاح میں پس طلاق دی مجکو پس تین طلاقین دین مجکو اور نکاح کیا میں نے بعد از رفاعہ کے عبدالرحمن بن زبیر سے اور نہیں ساتھ اُسکے یعنی ستر اُسکا مگر مانند پُھندنے کپڑے کے یعنی عبدالرحمن نامرد ہے پس فرمایا حضرتؐ نے کیا ارادہ رکھتی ہے تو پھر جانیکا طرف رفاعہ کے کہا کہ ہاں فرمایا حضرتؐ نے نہ رجوع کر طرف اُسکے یہانتک کہ چکھے تو مزا اُسکا اور چکھے وہ مزا تیرا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہان زہیر ساتھ زبر زکے اور ب کی زیر کے ہے اور سوائے اسکے سب جگہ ساتھ پیش زکے اور ب کے زبر کے ہے اور یہانتک کہ چکھے تو مزا اُسکا آخر یعنی جب تک کہ دوسرا خاوند صحبت نکرے پہلے خاوند سے نکاح کرنا حلال نہین اور یہ حدیث مشہور ہے دلالت کرتی ہے اِسپر کہ پنج حلال ہونے عورت کے پہلے خاوند کے لئے فقط ہونا نکاح کا کافی نہین بلکہ ضرور ہے ہونا صحبت کا اور صحبت کرنے مین فقط دخول کافی ہے انزال شرط نہین ع الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا لعنت کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے محلل کو اور محلل کو لئے اور نقل کی یہ دارمی نے اور نقل کی یہ ابن ماجہ نے حضرت علی اور ابن عباس اور عقبہ بن عامر سے رضی ہو اللہ اُنسے ف محلل وہ ہے کہ جسنے نکاح کیا کسی کی عورت سے کہ اُسکو تین طلاقین دی گئین تھین تقصد یا بشرط اسکے کہ طلاق دے اُسکو بعد صحبت کرنیکے تا حلال ہو جاوے طلاق دینوالے کو نکاح کرنا اُسکا اور محلل خاوندوں سے پس ان دونون کو لعنت کی اور حدیث سے یہ معلوم نہین ہوتا کہ عقد باطل ہوتا ہے بلکہ معلوم ہوتا ہے کہ صحیح ہوتا ہے اسلیے کہ اس نکاح کرنیوالے کو محلل کہا اور محلل جبھی ہوتا ہے کہ عقد صحیح ہو عقد فاسد سے محلل نہین ہوتا اور شمنی نے کہا محلل کو کہ خاوند دوسرا ہو لعنت اسلیے کی کہ اُسنے نکاح کیا بقصد فراق کے اور نکاح مشروع ہوا ہے دوام کے لیے پس یہ ہے حکم بکری مستعار کے ہوا جیسکہ ایک حدیث مین آیا ہے اور محلل لہ کو یعنی پہلے خاوند کو لعن اسلیے کی کہ وہ باعث ہوا اس نکاح کا اور مراد ظاہر کرنا دونونکے خساست کا ہے کہ طبیعت سلیم نفرت کرتی ہے اِس فعل قبیح سے حقیقت لعن کی انتہی اور ہدایہ وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر شرط کی ہو حلال کرنے کی زبانی اسطرح کہ کیمحلل اُس عورت طلاق دی ہوئی کو کہ نکاح کرتا ہو مین تجسے اسلیے کہ حلال کردون تجکو تیرے خاوند طلاق دینے والے کے لیے یا کہے عورت کہ نکاح کرتی ہو مین تجسے اسلیے کہ حلال ہو مین اپنے خاوند کے لیے تو یہ مکروہ تحریمی ہے اور اگر بالفعل یہ نیت اور نیت مین یہ بات ہو تو محلل ماخوذ اور مستحق لعنت کا نہین ہوتا اسلیے کہ اُسکو اصلاح منظور ہے اور کہا ابن ہمام نے کہ اگر نکاح کیا اُس عورت نے کہ تین طلاقین دی گئی تھی غیر کفو سے بغیر اذن ولی کے اور پھر صحبت کی اُسنے اُس سے تو وہ عورت اول خاوند کے لیے حلال نہین ہوتی فتویٰ اسی پر ہے ع وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ أَدْرَكْتُ بِضْعَةَ عَشَرَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَقُولُونَ يُوقَفُ الْمُولِي رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے سلیمان بن یسار سے کہ کہا پایا مین نے دس اور کتنے ایک صحابیون پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کو کہ سب کہتے تھے کہ ٹھیرایا جاوے ایلا کرنیوالا نقل کی یہ شرح السنہ مین ف ایلا یہ ہے کہ مرد قسم کھاوے کہ مین اپنی عورت سے صحبت نہین کرنیکا چار مہینے یا زیادہ اس سے پس اگر صحبت نکی اور گذر گئے چار مہینے نہین پڑتی طلاق بگذر جانے چار مہینے کے نزدیک ائمہ صحابہ کے بلکہ ایلا کرنے والے کو ٹھیرائے یا تو رجوع کرے اپنی عورت سے اور کفارہ دے اپنی قسم کا اور یا طلاق دے یہی مذہب امام مالکؒ اور شافعیؒ اور احمدؒ کا ہے اور کہا امام شافعیؒ نے کہ اگر وہ نہ طلاق دے تو حاکم اُسکو ایک طلاق دے اور امام اعظمؒ کے نزدیک یہ ہے کہ اگر صحبت کی

چار مہینے کے اندر تو لازم آتا ہے کفارہ قسم کا اور ساقط ہو جاتا ہے ایلاء اور اگر صحبت نہ کی اور چار مہینے گذر گئے تو اسپر ایک طلاق بائن پڑتی ہے اور اور مسائل ایلاء کے فقہین دیکھنے چاہئین ۱۲ ح ۳۰ س **وَعَنْ** اَبِیْ سَلَمَۃَ اَنَّ سَلْمَانَ بْنَ صَخْرٍ وَیُقَالُ لَہٗ سَلَمَۃُ بْنُ صَخْرٍ مِنْ بَنِیْ بَیَاضَۃَ جَعَلَ امْرَاَتَہٗ عَلَیْہِ کَظَہْرِ اُمِّہٖ حَتّٰی یَمْضِیَ رَمَضَانُ فَلَمَّا مَضٰی عَلَیْھَا لَیْلَۃٌ اَوْ لَیْلَتَانِ اَوْ ثَلٰثٌ وَقَعَ عَلَیْھَا لَیْلًا فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْتِقْ رَقَبَۃً قَالَ لَا اَجِدُھَا فَقَالَ صُمْ شَھْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ قَالَ لَا اَسْتَطِیْعُ فَقَالَ اَطْعِمْ سِتِّیْنَ مِسْکِیْنًا قَالَ لَا اَجِدُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِفَرْوَۃَ بْنِ عَمْرٍو اَعْطِہٖ ذٰلِکَ الْعَرَقَ وَھُوَ مِکْتَلٌ یَاْخُذُ خَمْسَۃَ عَشَرَ صَاعًا اَوْ سِتَّۃَ عَشَرَ صَاعًا اِلٰی سِتِّیْنَ مِسْکِیْنًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ عَنْ سَلَمَۃَ بْنِ صَخْرٍ نَحْوَہٗ قَالَ کُنْتُ امْرَأً اُصِیْبُ مِنَ النِّسَاءِ مَا لَا یُصِیْبُ غَیْرِیْ وَفِیْ رِوَایَتِھِمَا اَعْنِیْ اَبَا دَاؤُدَ وَالدَّارِمِیَّ فَاَطْعِمْ وَسْقًا مِنْ تَمْرٍ بَیْنَ سِتِّیْنَ مِسْکِیْنًا

اور روایت ہر ابی سلمہ سے یہ کہ سلمان بن صخر نے اور کہا جاتا تھا اُسکو سلمہ بن صخر یا صخر یا صخر گرداتا اپنی عورت کو اپنے پر مانند پیٹھ مان اپنی کے یعنی کہا کہ تو مجھ پر مانند پیٹھ مان میری کے ہی کہ اُسکو ظہار کہتے ہین یہانتک کہ گذرے رمضان یعنی حرام کیا اسکو اپنے اوپر گذرنے ماہ رمضان تک پس جب کہ گذرا آدھا مہینہ رمضان کا گرا سلمان پر اُسپر ایک رات یعنی صحبت کی اُس سے پھر آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا یہ امر وحضرت کے پس فرمایا اُسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آزاد کر ایک بردہ کہا سلمان نے نہین پاتا مین اُسکو یعنی مجھ کو اُسکا مقدور نہین فرمایا پس روزے رکھ دو مہینے کے پے درپے کہا نہین طاقت رکھتا مین یعنی اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ روزے رکھے دو مہینے کے پہلے جماع کرنے سے اور دو مہینے تک کہ رکنہین سکتا بسبب کثرت شہوت کے فرمایا کھلا ساٹھ مسکینونکو کہا نہین پاتا مین یعنی طعام ساٹھ مسکینون کا پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے فروہ بن عمرو صحابی کے کہ دے اُسکو عرق کہ بھرو نکا کہ کوئی لایا تھا اور عرق ایک ٹھیلا ہوتا ہے کھجور کے پتونکا کہ سماتی ہین اُنمین کھجورین پندرہ یا سولہ چھ سیری تا کہ کھلاوے ساٹھ مسکینون کو نقل کی ترمذی نے اور نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے سلیمان بن یسار سے کہ اُسنے نقل کی سلمہ بن صخر سے مانند اسکے کہا تھا مین ایک شخص کہ پہنچتا تھا عورتون کو اسقدر کہ نہین پہنچتا غیر میرا یعنے قوت جماع کی بہت رکھتا تھا اس سبب سے نہ رک سکا صحبت کرنیسے اور بیچ روایت ان دونون کے یعنی ابوداؤد اور دارمی کے یون آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے پس کھلا ایک وسق کھجورونکا ساٹھ مسکینون کو **وقت** ظہار اُسکو کہتے ہین کہ تشبیہ دے اپنی بیوی کو یا اُسکے اُس عضو کو کہ تعبیر کیجاتی ہے کل ساتھ اُس عضو کے یا تشبیہ دے اُسکے جزو شائع کو ساتھ اُس عضو محرم کے کہ حرام ہے اُسکو دیکھنا اسکا جیسے کہے بیوی کو کہ تو مجھپر حرام مانند پیٹھ مان میری کے ہے یا سر تیرا اور مانند اُسکے کے یا نصف تیرا یا مانند اُسکے کے مانند پیٹھ یا پیٹ مان میری کے ہے یا مانند ران مان میری کے یا مانند پیٹھ بہن میری کے یا پھپی میری کے یا مانند اُنکے کے پس اسطرح کے کہنے سے حرام ہو جاتی ہے صحبت کرنی بیوی سے اور اسباب صحبت کے یعنی مساس وغیرہ یہانتک کہ کفارہ دے پس اگر صحبت کرے اُس سے پہلے کفارہ دیدے تو نہین لازم آتا اُسپر کچھ سوائے استغفار کے اور پہلے کفارہ کے اور پہر صحبت نکرے اس سے یہان تک کہ کفارہ دے اور ظہار بیوی سے ہوتا ہے نہ لونڈی سے اور باقی مسائل اُسکے فقہ مین دیکھنے چاہئین اور یہانتک کہ گذرے رمضان کہا طیبی نے کہ اسمین دلیل ہے اوپر صحیح ہونے ظہار موقت کے اور کہا قاضی خان نے کہ اگر ظہار موقت کرے تو ہو جاتا ہے ظہار کرنیوالا فی الحال اور جسکو گذر جاوے وہ وقت تو باطل ہو جاتا ہے ظہار اور کہا ابن ہمام نے کہ اگر ظہار کرے اور استثنا کرے دن جمعے کو مثلاً تو نہین جائز اور اگر ظہار کرے ایک دن یا ایک مہینے کا تو صحیح ہے قید لگانی اسکی اور نہین باقی رہتا ظہار بعد گذرنے مدت کے اور کھلاوے ساٹھ مسکینون کو یعنی پیٹ بھر کر دونون وقت یا ہر ایک کو بقدر فطرہ کے یا قیمت اُسکی دے پہلے صحبت کرنیسے مانند آزاد کرنے بردیکے اور رکھنے روزے کے تو تا کہ کھلاوے ساتھ مسکینون کو ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ نہین واجب ہے ایک یک صاع یعنی چار چار سیر دینا ہر مسکین کو اور فقہ کی کتابون مین لکھا ہے کہ کھجورین دے تو

بیچ بھیجے ۱۲ دونون بیچ بن
بہلی صحبت کرنیسے بین
دیسی ہی یہ ۱۲

ایک یہ صاع دے مانند فطرہ کے پس معنی اسکے یہ ہیں کہ استعانت کرے ساتھ اسکے یعنی ہمن اپنے پاس سے ملا کر تا ساٹھ کو کھلاوے پس یہ اس سے نہیں لازم آتا کہ سب کو سیر سے کھلاوے اس لیے کہ اسکے بعد کی روایت میں آیا کہ کھلایا ایک وسق اور وسق تا ساٹھ صاع کا ہوتا ہے پس ہر مسکین کو ایک ایک صاع آیا ع وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُظَاهِرِ يُوَاقِعُ قَبْلَ اَنْ يُكَفِّرَ قَالَ كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے سلیمان بن یسار سے کہ نقل کی سلمہ بن صخر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ حق ظہار کرنیوالے کے کہ صحبت کرے پہلے کفارہ دینے سے فرمایا کفارہ ایک ہی آتا ہے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف اکثر علما کا یہی مذہب ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ اگر صحبت کرے کفارہ سے پہلے تو واجب ہے دو کفارے اور جو کوئی اپنی بیویوں کو کہے کہ تم مجھ پر مانند پیٹھ ماں میری کے ہو تو ہوتا ہے ظہار کرنیوالا ان سے بلا خلاف اور خلاف بیچ تعدد کفارہ کے ہے پس ہمارے نزدیک اور امام شافعیؒ کے نزدیک واجب ہوتے ہیں کئی کفارے یعنی انمیں سے جسکے ساتھ صحبت کا ارادہ کریگا واجب ہوگا اسپر پہلے اسکے ادا کرنا کفارے کا اور یہی کہا حسن اور زہری اور ثوری وغیرہم نے اور کہا مالکؒ اور احمدؒ نے کہ کہ ایک کفارہ لازم آتا ہے ۔ ع اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا ظَاهَرَ مِنِ امْرَاَتِهٖ فَوَقَعَ بِهَا قَبْلَ اَنْ يُكَفِّرَ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ لَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْتُ بَيَاضَ خَلْخَالَيْهَا فِي الْقَمَرِ فَلَمْ اَمْلِكْ فِي نَفْسِيْ اَنْ وَقَعْتُ عَلَيْهَا فَنَزَحَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَهٗ اَنْ لَا يَقْرَبَهَا حَتّٰى يُكَفِّرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ نَحْوَهٗ وَقَالَ هٰذَا اَحَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَرَوٰى اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهٗ مُسْنَدًا وَمُرْسَلًا وَقَالَ النَّسَائِيُّ اَلْمُرْسَلُ اَوْلٰى بِالصَّوَابِ مِنَ الْمُسْنَدِ روایت ہے عکرمہ سے کہ نقل کی ابن عباسؓ سے یہ کہ ایک شخص نے ظہار کیا اپنی عورت سے پھر صحبت کی اس سے پہلے کفارہ دینے سے پھر آیا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا یہ روبرو حضرتؐ کے پس فرمایا حضرتؐ نے کونسی چیز باعث ہوئی تجھکو اسپر عرض کیا اسنے یا رسول اللہ دیکھی میں نے سفیدی پازیب اسکی کی چاندنی میں پس نہ روک سکا میں نفس اپنے کو صحبت کرنے اسکے سے پس ہنسے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور حکم کیا اسکو یہ کہ صحبت کرے اس سے پھر یہانتک کہ کفارہ دے نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور نقل کی ترمذی نے مانند اسکے یعنی معنے اسکے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور نقل کی ابوداؤد اور نسائی نے مانند اسکے مسند اور مرسل اور کہا نسائی نے مرسل نزدیک ہے ساتھ صحت کے مسند سے بَابُ یہ باب ہے متعلق پہلے باب کے اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ جَارِيَةً كَانَتْ لِيْ تَرْعٰى غَنَمًا لِيْ فَجِئْتُهَا وَقَدْ فَقَدْتُ شَاةً مِنَ الْغَنَمِ فَسَاَلْتُهَا عَنْهَا فَقَالَتْ اَكَلَهَا الذِّئْبُ فَاٰسِفْتُ عَلَيْهَا وَكُنْتُ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ فَلَطَمْتُ وَجْهَهَا عَلَيَّ رَقَبَةٌ اَفَاُعْتِقُهَا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْنَ اللّٰهُ فَقَالَتْ فِي السَّمَاءِ فَقَالَ مَنْ اَنَا فَقَالَتْ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتِقْهَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ كَانَتْ لِيْ جَارِيَةٌ تَرْعٰى غَنَمًا لِيْ قِبَلَ اُحُدٍ وَالْجَوَّانِيَّةِ فَاطَّلَعْتُ ذَاتَ يَوْمٍ فَاِذَا الذِّئْبُ قَدْ ذَهَبَ بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِهَا وَاَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ اَاْسَفُ كَمَا يَاْسَفُوْنَ لٰكِنِّيْ صَكَكْتُهَا صَكَّةً فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَظَّمَ ذٰلِكَ عَلَيَّ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا اُعْتِقُهَا قَالَ ائْتِنِيْ بِهَا فَاَتَيْتُهٗ بِهَا فَقَالَ لَهَا اَيْنَ اللّٰهُ قَالَتْ فِي السَّمَاءِ قَالَ مَنْ اَنَا قَالَتْ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ اَعْتِقْهَا فَاِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ روایت ہے معاویہ بن الحکم سے کہ کہا آیا میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس

اور کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق ایک لونڈی میری بکریاں چراتی تھی ریوڑ میرا پس آیا میں اُسکے پاس اس حالمیں کہ پائی میں نے ایک بکری ریوڑ میں سے پس پوچھا میں نے اُس سے حال بکری کا کہ کیا ہوئی پس کہا اُسنے کھا گیا اُسکو بھیڑیا پس غصہ ہوا میں اُسپر اور ہوں میں بنی آدم میں سے کہ بجلم شریر ہوتے ہیں غصے ہوا میں پس مارا میں نے طمانچہ اُسکے منہ پر اور واجب ہے مجھپر آزاد کرنا بردے کا یعنی بسبب ظہار کے یا قسم کے یا کسی اور سبب سے کیا آزاد کروں میں اُسکو یعنی تا کہ وہ کفارہ بھی ادا ہو جاوے میرے ذمے سے اور بسبب مارنے طمانچہ کے کہ پشیمانی اور شرمندگی رکھتا ہوں اُسکے بھی خلاصی پاؤں پس فرمایا اُس لونڈی سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کہاں ہے اللہ پس کہا اُسنے آسمان میں پھر فرمایا حضرتؐ نے میں کون ہوں پس کہا اُسنے تم ہو رسول خدا کے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آزاد کر اُسکو فقل کی یہ مالکؒ اور مسلم کی روایت میں یوں ہے کہ معاویہؓ نے تھی میری لونڈی چراتی تھی ریوڑ میرا جانب پہاڑ اُحد کے اور جوانیہ کے کہ نام ایک جگہ کا ہے قریب اُحد کے پس دیکھا میں نے ایک ان ریوڑ میں گمان کیا میں نے کہ اُٹھا لے گیا تھا ایک بھیڑیا بھیڑ میں سے اور میں ہوں مرد اولاد آدم میں سے غصہ ہوتا ہوں جیسے غصے ہوتی ہیں اولاد آدم کی یعنی ارادہ کیا میں نے کہ ماروں اُسکو بہت جیسیکہ مقتضا غصے کا ہے لیکن مار میں نے اُسکو ایک طمانچہ پھر آیا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یعنی اور بیان کیا میں نے ردیر و حضرتؐ کے یہ ماجرا پس بڑا جانا یہ امر حضرتؐ اور فرمایا کہ تو نے بڑا گناہ کیا پس کہا میں نے یا رسول اللہ کیا نہ آزاد کروں میں اُسکو پس فرمایا بلا لا میری پاس اُسکو پس لایا میں حضرت کے پاس اُسکو پس فرمایا حضرتؐ نے اُسکو کہاں ہے اللہ کہا اُسنے آسمان میں فرمایا کون ہوں میں کہا اُسنے تم ہو رسول خدا کے فرمایا آزاد کر اُسکو اسلیے کہ یہ مسلمان ہے ف کہاں ہے اللہ نہیں ارادہ کیا حضرتؐ نے اِس سے سوال کرنا مکان کا اسلیے کہ اللہ تعالیٰ پاک ہے مکان اور زمان سے بلکہ مراد حضرتؐ کی یہ تھی کہ کہاں ہے جگہ اُسکے کی اور جگہ ظاہر ہونے بادشاہت اور قدرت اُسکی کی اور اسطرح سوال حضرتؐ نے اس لیے کیا کہ اسوقت میں کفار بت پوں کو معبود جانتے تھے اور جہلا سوائے اُنکے اور کسی کو معبود نہ جانتے تھے پس حضرتؐ نے چاہا کہ معلوم کریں کہ آیا وہ موحدہ ہے یا مشرکہ ہے حاصل یہ کہ مراد حضرتؐ کی اِس سے نفی معبود دوں زمین کی تھی کہ وہ بہت ہیں یہ ثابت کرنا آسمان کو جگہ واسطے اللہ تعالیٰ کے جب اُسنے جواب مذکور دیا تو معلوم کیا حضرتؐ نے کہ وہ موحدہ ہے اور مسلم کی روایت میں جو کہا کیا آزاد کروں میں اُسکو اگر کوئی کہے کہ دونوں روایتوں میں تطبیق کیونکر ہو کہ اوپر کی روایت میں تو کہا کہ واجب ہے مجھپر آزاد کرنا بردے کا کسی سبب سے کیا آزاد کروں میں اُسکو تا کہ وہ کفارہ بھی ادا ہو جاوے اور پشیمانی کہ اُسکے مارنے کے سبب سے حاصل ہوئی وہ بھی دفع ہو اور اس روایت سے معلوم ہوا کہ فقط بسبب اس مارنے کے آزاد کرنا چاہا جواب اسکا یہ ہے کہ پہلی روایت میں تو صریح آگیا کہ مجھپر آزاد کرنا بردے کا ہے کسی سبب سے اور اس مارنیکے سبب سے آزاد کرنا مجملہ ضرور ٹھہرا آیا کفایت کریگا مجملہ آزاد کرنا بردے کا واسطے دونوں امروں کے اور روایت دوسری مطلق ہے محتمل دو دونوں امروں کو پس مطلق محمول ہے مقید پر یعنی یہاں بھی وہی مراد ہے کہ آیا کفایت کریگا مجملہ آزاد کرنا بردیکا واسطے دونوں امر دنکے اور مراد مصنف کی اس حدیث کو لانیسے اس باب میں یہ ہے کہ کفارہ ظہار میں بردہ مومن آزاد کرنا چاہیے مذہب شافعیؒ کی یہی ہے اور حنفیہ نے حمل کیا ہے اسکو افضلیت پر اور باقی تحقیق اسکی فقہ کی بڑی کتابوں میں دیکھنی چاہیے پھر یہاں کفارہ کا بموجب مذہب حنفیہ کے یہ ہے کہ اولاً تو آزاد کرنا بردے کا لازم ہوتا ہے اور جائز ہے اسمیں بردہ مسلمان اور کافر اور مرد اور عورت اور چھوٹا بڑا اور کانا اور بہرا ایسا بہرا کہ جب پکارا جاوے تو سُنے اور ایک ہاتھ کٹا ہوا ایک پاؤں کٹا ہو اجانب مخالف سے یعنی مثلاً داہنا ہاتھ کٹا ہو تو بایاں پاؤں کٹا ہو اور جائز ہے مکاتب کہ ادا کیا ہو کچھ اور نہیں جائز ہے اندھا اور ایسا بہرا کہ نہ سُنے اصلاً اور گونگا اور دونوں ہاتھ کٹا ہوا یا دونوں انگوٹھے دونوں پاؤں کے کٹے ہوں یا دونوں پاؤں کٹے ہوں یا ہاتھ اور پاؤں ایک ہی طرف کے کٹے ہوں اور نہیں جائز ہے مجنون مطبق یعنی ہمیشہ دیوانہ ہی رہتا ہو اور نہیں جائز مدبر اور ام ولد اور مکاتب کہ کچھ بدل کتابت سے ادا کیا ہو اور باقی تفصیل اسکی فقہ میں دیکھنی چاہیے اور اگر بردہ نہ ملے تو روزے رکھے دو مہینے کے پے در پے کہ ہوا اُن مہینوں میں رمضان ورنہ وہ دن نہ تھیں

روزے رکھنے منع ہیں یعنی ایام تشریق اور عیدین پس اگر صحبت کرے بیوی سے ان دونون مہینون مین رات کو قصداً یا دن کو بھول کر تو از سر نو روزے رکھنے شروع کرے اور اگر افطار کرے بہ عذر یا بلا عذر تو بھی از سر نو رکھے اور اگر روزے نہ رکھ سکے تو دیوے ہر دنیا نائب اُسکا ساٹھ مسکینون کو ہر مسکین کو مانند فطرہ کے یعنے دو دو سیر گیہون یا جار جار سیر جو یا کھجورین یا قیمت اُنکی درصیح ہے دینا سیر بھر گیہون کا ساتھ دو سیر جو یا بھجورون کے اور صحیح ہی یہ احادیث کفارات مین اور فدیہ مین نہ صدقات واجبہ مین اور اباحت اُسکو کہتے ہین کہ کھانا پکا کر دو ہر دو فقیر کے رکھدے جسقدر وہ چاہے کھالے پس یہ کفارات و فدیہ مین جائز ہی اور صدقات واجبہ مین مانند زکوٰۃ وغیرہ کے بدون ملک کردینے کے نہین جائز ہیں اگر پیٹ بھر کر کھلادے دونکو اور رات کو یا دن ہی کو کھلا دے دو وقت تک یا رات ہی کو کھلا دے دو وقتون تو جائز ہے اگرچہ تھوڑے سے کھانے مین اُنکا پیٹ بھر جاوے اور ضرور ہے سالن ساتھ جو کی روٹیون کے نہ ساتھ گیہون کی روٹیون کے اور اگر کھلائے ایک فقیر کو ساٹھ روز تک تو جائز ہے اور اگر دیدے ایک کو طعام ساٹھ کا ایک ہی دن تو نہین درست اور اس صورت مین ایک ہی دن کا ادا ہوگا اور اگر صحبت کرے بیوی سے درمیان مین کھلانے کی تو پھر از سر نو کھلانا شروع کرے اور اگر دو ظہارون کے کفارے مین ساٹھ فقیرون کو مثلاً گیہون دے ہر فقیر کو ایک ایک صاع تو نہین صحیح ہے اگر دیگر تو ایک ہی ظہار کا کفارہ ادا ہوگا اور اگر کفارہ ظہار اور کفارہ افطار مین اسیطرح دے تو دونون کفارے ادا ہو جائینگے اور باقی تفصیل اسکی فقہ مین دیکھنی چاہیے ع پیچھے بَابُ اللِّعَانِ احکام و علامت کے معنے مین ایک دوسرے کو لعنت کرنا اور شرع مین لعان اُسکو کہتے ہین کہ جب مرد اپنی عورت کو تہمت زنا کی کرے اور عورت اُسکی انکار کرے کہے کہ تو تہمت کرتا ہے تو قاضی کے پاس جاوے اور قاضی اُسکے خاوند کو بُلاوے پس خاوند اگر چار گواہون سے ثابت کردے تو قاضی حد قائم کرے اُسکی بیوی پر اور اگر گواہ نہ ثابت کرے تو قاضی حکم کرے کہ اول مرد چار بار گواہی دے اسطرح کہ گواہی دیتا ہون مین ساتھ اللہ کے کہ بیشک مین سچون مین سے ہون پانچین دفعہ کہے کہ نعنت خدا کی اُس شخص پر اگر ہو جھوٹا پانچین کے نسبت کی اسکو زنا کی اور اشارہ کرے طرف عورت کے ہر بار یعنے کے عورت چار بار گواہی دیتی ہو مین ساتھ اللہ کے کہ یہ جھوٹا ہے پانچین کے نسبت کی مجکو زنا کی اور پانچین بار کہے کہ غضب خدا کا اُسپر یعنی عورت پر اگر ہو یہ مرد سچا پانچ اُس چیز کے کہ نسبت کی مجکو زنا کی اور اشارہ کرے طرف مرد کے ہر بار پس جب ملاعنت کی مرد عورت نے تو تفریق کرے قاضی درمیان اُنکے اور ہوتی ہے یہ طلاق بائن اور حرام ہوتی ہے عورت ہمیشہ کو مگر جسوقت جھٹلاوے خاوند اپنے تئین جھٹلاوے ہ ح ع مُلتقی اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ وَفَصْلٌ ثَانٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اِنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِيَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا اَيَقْتُلُهٗ فَيَقْتُلُوْنَهٗ اَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُنْزِلَ فِيْكَ وَفِيْ صَاحِبَتِكَ فَاذْهَبْ فَاْتِ بِهَا قَالَ سَهْلٌ فَتَلَاعَنَا فِي الْمَسْجِدِ وَاَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ عُوَيْمِرٌ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ اَنْ يَّاْمُرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْظُرُوْا فَاِنْ جَاءَتْ بِاَسْحَمَ اَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ عَظِيْمَ الْاَلْيَتَيْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ فَلَا اَحْسِبُ عُوَيْمِرًا اِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا وَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اُحَيْمِرَ كَاَنَّهٗ وَحَرَةٌ فَلَا اَحْسِبُ عُوَيْمِرًا اِلَّا قَدْ كَذَبَ عَلَيْهَا فَجَاءَتْ بِهٖ عَلَى النَّعْتِ الَّذِيْ نَعَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَصْدِيْقِ عُوَيْمِرٍ فَكَانَ بَعْدُ يُنْسَبُ اِلٰى اُمِّهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہے سہل بن سعد ساعدی سے کہ کہا تحقیق عُویمر عجلانی صحابی نے کہا یا رسول اللہ خبر دو مجکو حکم اُس شخص کے کہ پاوے ساتھ عورت اپنی کے ایک شخص جنبی کو یعنی اور یقین کرکے اُسنے زنا کیا ہے اُسکی عورت سے کیا قتل کرے اُسکو یعنی جائز ہے قتل اُسکا پس قتل کرینگے وارث مقتول کے اس قاتل کو یا کیا کرے یعنی آیا صبر کرے یا رپر یا کچھ اور کرے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق وحی اُتاری گئی ہے بیچ قصہ تیرے کے اور عورت تیری کے پس جا

اور بُلا لا عورت اپنی کو کہا سہل نے پس لعان لیا دونون نے یعنی میان بیوی نے مسجد مین اور مین تھا ساتھ اور لوگون کے نزدیک سول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس جب فارغ ہوے دونون لعان سے کہا عویمرؓ نے جھوٹ بولا مین اُسپر یا رسول اللہ اگر رکھونگا مین اُسکو پھر طلاق دی اُسکو تین بار پھر فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھو اگر لاوے یہ عورت بچے کو یعنی جو اُسکے حمل مین ہے سیاہ رنگ درمیانہ کالی ہون آنکھین اُسکی اور بڑی ہون کولے اور بھرا ہوا ہو گوشت دونون پنڈلیون مین پس نہین گمان کرتا مین عویمرؓ کو مگر یہ کہ سچ کہا اُسنے اسپر یعنی جس شخص کی طرف نسبت ناکی تھی وہ ایسا ہی تھا پس اگر وہ بچہ اسطرح کا پیدا ہو گا تو معلوم ہو گا کہ اُسیکے نطفے سے ہے اور اگر لال بچہ سُرخ رنگ گویا کہ بامنی کے رنگ کا ہے پس نہین گمان کرونگا عویمر کو مگر کہ جھوٹ بولا اسپر پھر لایا سُرخ رنگ تھا اگر بچہ سرخ رنگ کا ہوا تو عویمر ہی کا ہو گا پس معلوم ہو گا کہ جھوٹا ہے بتہان کیا بیوی پر پس لائی بچے کو اُس صفت پر کہ بیان کیا تھا یہ خبر صلے اللہ علیہ وسلم نے سچے کرنے عویمرؓ کے سے یعنی اُس زانی کی صورت کا جنا پس تھا لڑکا پیچھے اسکے نسبت کیا جاتا تھا طرف مان اپنی کے یعنی بموجب فرمانے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کیا قتل کرے اُسکو علمانے اختلاف کیا ہے بیچ حکم اُس شخص کے کہ مارڈالا ایک شخص کو کہ پایا اُسکو اپنی بیوی کے ساتھ زنا کرتے ہوے جھوٹا اسپر مین کہ قتل کیا جاوے اُسکو بگڑیکہ نہ چار گواہ گذرانے زنا پر یا اقرار کرین اسپر وارث مقتول کے تو نہ قتل کیا جاوے لیکن اللہ کا گنہگار نہین اگر سچا ہو گا اور وحی اُتاری گئی آخر یعنی یہ آیتین اُترین وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ آخر آیات تک کہا بعضون نے کہ اُترین یہ آیتین بیچ ماہ شعبان کے سنہ نو ہجری مین اور کہا ابن ملک نے ظاہر اسحدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آیت لعان کی اُتری عویمرؓ کے حق مین اول اول لعان اسلام مین یہی ہوا اور یعنی عاملون نے کہا کہ آیت لعان کی اُتری ہلال بن اُمیہ کے حق مین اور اول جو لعان کیا اسلام مین اسی نے کیا چنانچہ حدیث ابن عباسؓ کی آگے آتی ہے اُس سے ایسا ہی معلوم ہوتا ہے پس اسصورت مین مبنی اس قول کے کہ وحی اُتاری گئی بیچ قضیہ تیرے کے آخر یہ ہو وینگے یہ تیرے سے تثنیہ مین یہ آیت اُتری اور بعضون نے کہا احتمال ہے کہ دونون کے قضیہ مین اُتری ہو دے شاید کہ سوال کیا ہو دونون نے بیچ دو وقتون متعارف کے پس اُتری ہو دونون کے حق مین اور بہت کی ہو ہلال نے بیچ لعان کے اور جھوٹ بولا مین اسپر آخر یہ کلام تمہید ہے اسکے تین طلاق دینے کی یعنے اگر رکھونگا مین اس عورت کو اپنے نکاح مین اور طلاق ندون اسکو تو لازم آتا ہے مجبر جھوٹ بیچ نسبت کرنیکے اُسکو ساتھ زنا کے اسلیے کہ رکھنا میرا اسکو نکاح مین دلالت کرتا ہے اسپر کہ گویا مین نے جھوٹ کہا وہ پاک ہے زنا سے وعن ابن عمر اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاعَنَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَاَتِهٖ فَانْتَفٰى مِنْ وَلَدِهَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَاَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْاَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ حَدِيْثِهِمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَظَهٗ وَذَكَّرَهٗ وَاَخْبَرَهٗ اَنَّ عَذَابَ اللّٰهِ اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُمَا اَنَّهٗ دَعَاهُمَا فَوَعَظَهُمَا وَذَكَّرَهُمَا وَاَخْبَرَهُمَا اَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا لعان کا درمیان ایک شخص کے اور بیوی اُسکی کے پس دور ہوا وہ شخص فرزند اُس عورت کے سے یعنی ملاعنت کے سبب سے نسب لڑکے کا اُس شخص سے جا رہا اور جدا کی حضرتؐ نے درمیان مرد و عورت کے اور ملا دیا لڑکے کو ساتھ عورت کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ حدیث ابن عمرؓ کے کہ بخاری اور مسلم مین ہے یہ ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نصیحت کی اُس شخص کو اور یاد دلایا اسکو عذاب آخرت کا یعنی تا جھوٹ نہ کہے اور اقرار نہ کرے عورت پر اور خبر دی اُسکو کہ عذاب دنیا کا سہل تر ہے عذاب آخرت کے سے پھر بلایا عورت کو اور نصیحت کی اُسکو اور یاد دلایا اُسکو عذاب آخرت کا اور خبر دی اُسکو یہ کہ عذاب دنیا کا سہل تر ہے عذاب آخرت کے سے ف جدائی کی یعنی حکم کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جدائی کا درمیان میان بیوی کے اور اسمین دلیل ہے اسپر کہ فرقت درمیان میان بیوی کے لیسبب تفریق حاکم کے ہوتی ہے نہ نفس لعان سے اور یہی مذہب ہے ابی حنیفہؒ کا اور دلیل اُنکی یہ ہے کہ فرقت اگر وقع ہوتی نفس لعان سے تو تین طلاقین کیون دی جاتین جیسیکہ اوپر کی حدیث مین مذکور ہوئین اور عذاب دنیا مراد عذاب دنیا سے قائم کرنا حد کا ہے کہ مرد نے عورت کو بہتان کیا زنا کا

اور بخوف حد لگنے کے ساتھ جھوٹی گواہیوں کے اثبات اسکا کرے یا عورت نے زنا کیا اور بخوف قائم کرنے حد کے اقرار اسکا نہ کرے اور ملاعنت کریں پس حضرت نے فرمایا کہ عذاب دنیا آسان ہے بہ نسبت عذاب آخرت کے بخوف بہان کے عذاب کے خلاف حق نکر وبیچ سچ کہدو اور یہان کا عذاب سہل اختیار کرو تا وہان کے عذاب شدید سے بچو ع ش **وَعَنْهُمْ** اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْمُتَلَاعِنَیْنِ حِسَابُکُمَا عَلَی اللّٰہِ اَحَدُکُمَا کَاذِبٌ لَا سَبِیْلَ لَکَ عَلَیْہَا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَالِیْ قَالَ لَا مَالَ لَکَ اِنْ کُنْتَ صَدَقْتَ عَلَیْہَا فَہُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِہَا وَاِنْ کُنْتَ کَذَبْتَ عَلَیْہَا فَذٰلِکَ اَبْعَدُ وَاَبْعَدُ لَکَ رَوَاہُمَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عمرؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے مرد و عورت لعان کرنیوالون کے کہ حساب تمہارا اللہ پر ہے ایک تم دونون میں سے جھوٹا ہی ہے یعنی نفس الامر میں اور ہم حکم کرتے ہین بحسب ظاہر کے نہین راہ واسطے تیرے اوپر یعنی نہین جائز تجکو یہ کہ رہے تو ساتھ اس عورت کے بلکہ یہ تجہ ہمیشہ کو حرام ہوئی عرض کیا یا رسول اللہ مال میرا لیتے دیا ہوا مہر میرا کیا جاتا رہیگا فرمایا نہین مال واسطے تیرے یعنی پھیر لینا مہر کا تجکو نہین پونہچتا واسطے کہ وہ حلال تھا تجہ پر تا تو اسپر پس وہ مال بدلے شرمگاہ اسکی کے ہی کہ حلال کی تبنے اور اگر تو جھوٹ بولتا ہی اوپر تو پھیر لینا مہر کا اس سے بہت دور اور بہت دور ہے واسطے تیرے یعنی جب حالت صدق مین نہ پھیرا پا نیچا تو حالت کذب مین بطریق اولی نہ پھیرا چاہیے فضل سے یہ بیماری اور سلم نے ف حساب یعنی محاسبہ تمہارا اور تحقیق امر تمہارا کی اور جزا دینی اسپر اللہ پر ہے اور بدلے شرمگاہ اسکی کے الخ اسمین دلیل ہے اسپر کہ لعان کرنیوالا نہ پھیرے مہر اگر دخول کیا ہے ساتھ اس عورت کے اور اسپر اتفاق ہے علما کا اور اگر دخول نکیا ہو ساتھ اسکے تو کہا ابو حنیفہ اور شافعی اور مالک نے کہ اسکے نیے آدھا مہر ہے ع ش **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ ہِلَالَ بْنَ اُمَیَّۃَ قَذَفَ امْرَاَتَہٗ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِشَرِیْکِ ابْنِ سَحْمَاءَ فَقَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْبَیِّنَۃَ اَوْ حَدٌّ فِیْ ظَہْرِکَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِذَا رَاٰی اَحَدُنَا عَلٰی امْرَاَتِہٖ رَجُلًا یَلْتَمِسُ الْبَیِّنَۃَ فَجَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْبَیِّنَۃَ وَاِلَّا حَدٌّ فِیْ ظَہْرِکَ فَقَالَ ہِلَالٌ وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ اِنِّیْ لَصَادِقٌ فَلَیُنْزِلَنَّ اللّٰہُ مَا یُبَرِّیْ ظَہْرِیْ مِنَ الْحَدِّ فَنَزَلَ جِبْرِیْلُ وَاَنْزَلَ عَلَیْہِ وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ اَزْوَاجَہُمْ فَقَرَاَ حَتّٰی بَلَغَ اِنْ کَانَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ فَجَاءَ ہِلَالٌ فَشَہِدَ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ اَنَّ اَحَدَکُمَا کَاذِبٌ فَہَلْ مِنْکُمَا تَائِبٌ ثُمَّ قَامَتْ فَشَہِدَتْ فَلَمَّا کَانَتْ عِنْدَ الْخَامِسَۃِ وَقَفُوْہَا وَقَالُوْا اِنَّہَا مُوْجِبَۃٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَتَلَکَّاَتْ وَنَکَصَتْ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّہَا تَرْجِعُ ثُمَّ قَالَتْ لَا اَفْضَحُ قَوْمِیْ سَائِرَ الْیَوْمِ فَمَضَتْ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبْصِرُوْہَا فَاِنْ جَاءَتْ بِہٖ اَکْحَلَ الْعَیْنَیْنِ سَابِغَ الْاَلْیَتَیْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَیْنِ فَہُوَ لِشَرِیْکِ بْنِ سَحْمَاءَ فَجَاءَتْ بِہٖ کَذٰلِکَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْلَا مَا مَضٰی مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ لَکَانَ لِیْ وَلَہَا شَاْنٌ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابن عباس سے یہ کہ ہلال بن امیہ نے تہمت زنا کی کی اپنی بیوی کو روبرو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک بن سحما صحابی کے یعنی کہا کہ اسنے زنا کیا اس شخص کی بیوی سے پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنی ہلال سے کہ گواہ لا یا حد ماری جاویگی تہمت کی تیری پیٹھ پر پس عرض کیا ہلال نے یا رسول اللہ جبوقت کہ دیکھے ایک ہمارا اپنی عورت پر کسی شخص کو کیا جاوے کہ ڈھونڈے گواہ یعنی ایسے وقت مین کہان ایسی فرصت ہے کہ گواہ کرے کسی کو اور یہ کیا جگہ ہے کہ گواہ کریگا پس پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ گواہ قائم کر ورنہ حد لگیگی تیری پیٹھ پر پس کہا ہلال نے قسم ہے اس ذات کی کہ بھیجا آپ کو ساتھ حق کے تحقیق مین سچا ہون پس البتہ اتاریگا اللہ ایسا حکم کہ پاک کریگا میری پیٹھ میری کو حد سے پس ترے جبرئیل اوتارین حضرت پر یہ آیتین اور وہ لوگ کہ تہمت کرتے ہین اپنی بیویون پر مین یعنی اسکے بعد کی آیتین یہانتک کہ پونہچے ان کان من الصادقین تک پس آیا ہلال اور گواہی دی یعنی لعان کیا کہ اسمین پانچ گواہیان ہین جیسا کہ بیان مفصل اسکا اوپر ہو چکا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ بے شبہ اللہ تعالی جانتا ہے کہ ایک تم میں سے جھوٹا ہے پس آیا ہے تم مین سے کوئی تو یہ کہ نیوالا پھر کھڑی ہوئی عورت ہلال کی واسطے لعان کیا پس جب پونہچی

نزدیک پانچون گواہی کے رد کا اُسکو یعنی صحابہؓ نے اور کہا تحقیق یہ پانچون گواہی وجہ کے نیوالی ہے یعنی تفریق کو درمیان تمہارے یا واجب کرنیوالی ہے یعنی عذاب کو اگر جھوٹ بولے گی کہا ابن عباسؓ نے پس ٹھیر گئی وہ عورت اور ہچکی یعنی تردد کیا کہ کسکے حال سے معلوم ہوتا تھا کہ پانچون گواہی نہین دینے کی یہان تک کہ گمان کیا ہمنے کہ وہ پھر جاوے گی اپنے کہنے سے پھر کہا اُس عورت نے کہ نہین فضیحت کرتی مین اپنی قوم کو ساری عمر یعنی بسبب اعراض کرنیکے لعان سے اور رجوع کرنیکے طرف تصدیق خاوند کے پھر گذری یعنی پانچون گواہی بھی دی اور پورا کیا لعان کو اور حضرتؐ نے حکم تفریق کا کیا اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھتے رہو اس عورت کو پس اگر لائی بچہ کا سرمگین آنکھون کا بھاری سرینون کا موٹی پنڈلیون کا پس وہ شریک بن سحماء کا ہے کہ وہی ایسا ہی تھا پس لائی وہ عورت لڑکا سطرح کا پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر نہ ہوتا حکم کہ گذرا کتاب اللہ سے کہ حد و تعزیر ہٹتا تھا عنین کے لیے نہین ہے تو البتہ ہوتا واسطے میرے اور واسطے اُس عورت کے ایک کام یعنی دیکھتی کہ کسطرح تنبیہ کرتا اُسکو بسبب مستانہ ہونے بچے کے ساتھ زانی کے تاکہ عبرت ہوتی دیکھنے والون کو نقل کی یہ بخاری نے ف اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اول لعان اسلام مین یہ ہوا اور اسمین آیت مذکورہ اُتری اور تحقیق اسکی بیچ فائدہ حدیث مہل کے گذر چکی اور بے شبہ جانتا تُو ظاہر تر یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ قول بعد فارغ ہونے اُن دونون کے لعان سے اور مراد یہ ہے کہ لازم ہے جھوٹے کو توبہ کرنی اور بعضون نے کہا کہ حضرتؐ نے یہ قول کہا پہلے لعان کے واسطے ڈرانے اُن دونون کے لعان سے اور احادیث مین دلالت ہے اسپر کہ حاکم کو مناسب اور علامتون اور قرائن پر التفات کرنی چاہیے اور حکم کرے ساتھ ظاہر اُسچیز کے کہ مقتضی ہون اُسکو دلیلین ۱۲ منہ **وعن** ابی ہریرۃؓ قال قال سعد بن عبادۃؓ لو وجدت مع اھلی رجلا لم امسہ حتی اتی باربعۃ شھداء آ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم قال کلا والذی بعثک بالحق ان کنت لاعاجلہ بالسیف قبل ذلک قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسمعوا الی ما یقول سیدکم انہ لغیور وانا اغیر منہ واللہ اغیر منی رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا سعد بن عبادہ نے اگر پاؤن مین ساتھ اپنی عورت کے کسی کو ہاتھ لگاؤن اُس شخص کو یعنی نہ ماروں اور نہ قتل کروں اُسکو یہان تک کہ لاؤن تین چار گواہ تو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہان کہا سعدؓ نے یون نہین قسم ہے اُس ذات کی کہ بھیجا ہے آپ کو ساتھ حق کے تحقیق مین البتہ جلدی سے ماروں اُسکو ساتھ تلوار کے پہلے اسکے کہ شاہد لاؤن فرمایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے سنو طرف اُسچیز کے کہ کہتا ہے سردار تمھارا یعنے سعدؓ تحقیق وہ البتہ غیرت مند ہے اور مین زیادہ غیرت مند ہون اُس سے اور اللہ زیادہ غیرت مند ہے مجھسے نقل کی یہ مسلم نے ف سعدؓ نے جو کلام مذکور کہا تو یہ کچھ حضرتؐ کے قول کو رد نہین کیا اور مخالفت حضرتؐ کے حکم کی اُنکو منظور نہین تھی بلکہ اُنھون نے یہ خبر دی حال نفس اپنے کی کہ میرا حال تو یہ ہے اور غیرت اور غضب میرا اس مرتبے کو پہونچا ہے لیکن حکم شرع یہ ہے مین کیا کروں اسلیے حضرتؐ نے فرمایا کہ سنو طرف اُسچیز کے کہ کہتا ہے سردار تمھارا مقصود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کلام سے تعریف کرنی اُنکی اس صفت کی ہے اور اشارہ ہے اسپر کہ یہ صفات بزرگون اور عادات سرداروں سے ہے اگرچہ حکم شرع مین اور ہے حاصل یہ کہ حضرتؐ نے سعدؓ کا عذر بیان فرمایا کہ یہ کلام مسبب غیرت کے اُس سے صادر ہوا پس اس سے تقریر اور اثبات اُنکے کلام کا منظور نہین ہے اور کہا مظہر نے کہ جواب دینا سعدؓ کا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو تھا بطمع اسکے کہ اجازت ہو قتل کرنے کی نہ از راہ رد کرنے قول حضرتؐ کے پس جب حضرتؐ نے انکار کیا اسکا تو اُنھون نے سکوت کیا اور غیرت کی وجہ سے تغیر حالت کو کہ پیدا ہوا اُنمین وقت دیکھنے ایک چیز فاگوار کے اپنی اہل مین اور یہ ثابت ہے اللہ تعالیٰ کے محال ہے پس اللہ تعالیٰ کے غیرتناک ہونیکے معنی یہ ہین کہ وہ منع فرمانے والا ہے بندون کو گناہون سے تاجناب قرب اُسکی سے دور نہ ہون ۱۲ منہ **وعن** المغیرۃؓ قال قال سعد بن عبادۃؓ لو رأیت رجلا مع امرأتی لضربتہ بالسیف غیر مصفح فبلغ ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اتعجبون من غیرۃ سعد لانا اغیر منہ واللہ اغیر منی ومن اجل غیرۃ اللہ حرم الفواحش ما ظہر منہا وما بطن ولا احد احب الیہ العذر من اللہ

مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ لَعَنَتِ الْمُنْذِرِيْنَ وَالْمُبَشِّرِيْنَ وَلَا اَحَدَ اَحَبُّ اِلَيْهِ الْمِدْحَةُ مِنَ اللّٰهِ وَمِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ وَعَدَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے مغیرہؓ سے کہ کہا سعدؓ بن عبادہ نے اگر دیکھوں میں کسی شخص کو ساتھ بیوی اپنی کے البتہ ماروں میں اُسکو ساتھ تلوار کے نہ ساتھ جانب پشت تلوار کے بلکہ جانب تیز سے پس پہنچی یہ خبر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا یعنی صحابہؓ سے کیا تعجب کرتے ہو تم کمال غیرت سعدؓ کی سے قسم ہے خدا کی البتہ میں زیادہ غیرت مند ہوں اُس سے اور اللہ بہت غیرت مند ہے مجھ سے اور بسبب غیرت اللہ تعالیٰ کے حرام کیے اللہ نے گناہ جو ظاہر ہیں میں سے اور جو پوشیدہ ہیں اور میں کوئی کہ بہت محبوب ہو اُسکو عذر کرنا اللہ تعالیٰ سے اسلیے بھیجا ڈرانیوالوں کو اور خوشخبری دینے والوں کو یعنی انبیاؑ ں کو اور نہیں کوئی کہ بہت محبوب ہو اُسکو تعریف کرنی اللہ تعالیٰ سے اور بسبب اسکے وعدہ کیا اللہ تعالیٰ نے بہشت کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بسبب غیرت اللہ تعالیٰ کے آخر یہ تفسیر ہے غیرت اللہ کی یعنی اسکے کہ منع کیا لوگوں کو حرام چیزوں سے اور مرتب کیا اُنپر عذاب اسلیے کہ غیرت حمل میں یہ ہے کہ کمزور رکھے اور غصے ہووے آدمی اُس سے کہ تصرف کرے کوئی اُسکی ملک میں اور شاید معنی غیرت کے یہ ہیں کہ غصے ہووے آدمی اُسپر کہ کرے اُسکی بیوی سے فعل بد بیدار دیکھے اُسکی بیوی کو پس اللہ کی غیرت یہ ہے کہ غصہ ہووے اُسپر کہ کرے گناہ اور کہا نووی نے کہ عذر میان یعنی عذر کرنے والے یعنی ازالہ عذر یعنی جیسا اللہ تعالیٰ عذر کرنیوالوں کا دوست رکھتا ہے ایسا اور کوئی نہیں رکھتا ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ نے پیغمبر و نکو بھیجا تا نہ رہوں کو عذر نہ رہے جیسا کہ قرآن مجید میں فرمایا لِئَلَّا يَكُوْنَ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ (تاکہ نہ رہے رسولوں کے بعد) اور اللہ تعالیٰ کے برابر تعریف کرنی کسی کو محبوب نہیں اسی لیے اُسنے تعریف کی اپنے نفس کی اور اپنے رسولوں کی اور اسی لیے وعدہ کیا اللہ تعالیٰ نے جنت کا اُسکے لیے کہ تعریف کرے اُسکی اور اطاعت کرے اُسکی ع **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَغَارُ وَاِنَّ الْمُؤْمِنَ يَغَارُ وَغَيْرَةُ اللّٰهِ اَنْ يَّاْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت کی ابی ہریرہؓ سے کہا کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ غیرت مند ہے اور تحقیق مؤمن غیرت مند ہے یعنی غیرت صفت اللہ تعالیٰ کی ہے کہ بندہ مؤمن بھی وہ صفت رکھتا ہے اور مقتضا غیرت اللہ تعالیٰ کا یہ ہے کہ نہ کرے مؤمن اُسچیز کو کہ حرام کی اللہ تعالیٰ نے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْهُ** اَنَّ اَعْرَابِيًّا اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ امْرَاَتِيْ وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ وَاِنِّيْ اَنْكَرْتُهُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا اَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ هَلْ فِيْهَا مِنْ اَوْرَقَ قَالَ اِنَّ فِيْهَا لَوُرْقًا قَالَ فَاَنّٰى تُرَوْلِكَ جَاءَهَا قَالَ عِرْقٌ نَزَعَهَا قَالَ فَلَعَلَّ هٰذَا عِرْقٌ نَزَعَهُ وَلَمْ يُرَخِّصْ لَهُ فِي الْاِنْتِفَاءِ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ ایک اعرابی آیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ تحقیق عورت میری جنی ہے ایک لڑکا کالا اور تحقیق میں نے انکار کیا اُسکا یعنی میں نے کہا کہ میرا نہیں بسبب نہونے اُسکے کے ہم رنگ میرے پس فرمایا اُسکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آیا ہیں اُسکے تیرے کچھ اونٹ کہا ہاں فرمایا کیا ہیں رنگ اُنکے کہا سرخ فرمایا کیا ہے اُنمیں کوئی اونٹ خاکستری رنگ کا کہا تحقیق اُنمیں البتہ ہیں خاکستری رنگ کے فرمایا کہاں سے گمان رکھتا ہے تو کہ یہ آیا اُنمیں یعنی کہاں سے آیا اُنمیں یہ رنگ حال آنکہ ماں باپ اُسکے نہیں ہیں اس رنگ کے کہا کوئی رگ ہے کہ کھینچ لیا اُسکو یعنی اُسکی اصل میں سے رنگ کا کوئی اونٹ ہوگا یہ بھی اُسکے مشابہ ہوئے فرمایا پس شاید کہ یہ لڑکا کالا بسبب رگ کے ہوا کہ کھینچ لیا اُسکو اور شاید کہ لیا اپنے یعنی اسکی بھی اصل میں کوئی کالا ہوگا یہ شاید اُسکے ہوا اور رخصت نہ دی آنحضرتؐ نے اُس اعرابی کو ہیچ نفی کرنے لڑکے کے اپنے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا طیبی نے کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ مع نری علامتوں ضعیفہ سے نفی کرنا لڑکے کا اپنے سے یعنی یہ کہنا کہ میرا نہیں ہے بلکہ ضرور ہے اُمیں یا یہ جانا دلیل قوی کا جیسکہ بیوی سے صحبت نکی تھی اور بچہ پیدا ہوا یا صحبت کی اور بعد صحبت کرنیکے چھ مہینے سے پہلے بچہ پیدا ہوا تو اُسکی نفی کرنا جائز ہے ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عُتْبَةُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَهِدَ اِلٰى اَخِيْهِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّ ابْنَ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ مِنِّيْ فَاقْبِضْهُ اِلَيْكَ فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ اَخَذَهُ سَعْدٌ فَقَالَ اِنَّهُ ابْنُ اَخِيْ

وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ اَخِیْ فَسَارَ وَقَالَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اَخِیْ کَانَ عَھِدَ اِلَیَّ فِیْہِ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ اَخِیْ وَابْنُ وَلِیْدَةِ اَبِیْ وُلِدَ عَلٰی فِرَاشِہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھُوَ لَکَ یَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاھِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ اِحْتَجِبِیْ مِنْہُ لِمَا رَاٰی مِنْ شَبَھِہٖ بِعُتْبَةَ فَمَا رَاٰھَا حَتّٰی لَقِیَ اللّٰہَ وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ ھُوَ اَخُوْکَ یَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ مِنْ اَجْلِ اَنَّہٗ وُلِدَ عَلٰی فِرَاشِ اَبِیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھا عتبہ بن ابی وقاص وصیت کی تھی اُسنے طرف بھائی اپنے سعدؓ بن ابی وقاص کے یہ کہ بیٹا لونڈی زمعہ کا مجھ سے لینا اُسکو طرف اپنے پس جبکہ ہوا سال فتح مکہ کا لیا اُسکو سعدؓ نے اور کہا کہ تحقیق یہ بھتیجا میرا ہے اور کہا عبدؓ بن زمعہ نے یہ بھائی میرا ہے پس گئے وہ دونوں پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کہا سعدؓ نے یا رسول اللہ تحقیق بھائی میرے نے وصیت کی تھی مجکو بیچ حق اس لڑکے کے کہ تو لینا اُسکو اور کہا عبدؓ بن زمعہ نے کہ بھائی میرا ہے اور بیٹا ہے میرے باپ کی لونڈی کا پیدا کیا گیا ہے اُسکے فرش پر پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ واسطے تیرے ہے اے عبدؓ بن زمعہ لڑکا واسطے صاحب بچھونے کے ہے اور واسطے زانی کے ہے محرومی یعنی میراث و نسب سے یا سنگساری پھر فرمایا حضرتؐ نے واسطے سودہؓ بنت زمعہ کے پردہ کر تو اُس سے بسبب اُس چیز کے کہ دیکھی مشابہت اُسکی ساتھ عتبہ کے پس نہ دیکھا اُس لڑکے نے سودہ کو یہاں تک کہ ملاقات کی اللہ سے یعنی مر گیا اور ایک روایت مین یون ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے کہ وہ بھائی تیرا ہے اے عبدؓ بن زمعہ بسبب اسکے کہ وہ پیدا کیا گیا ہے اوپر بچھونے باپ اُسکے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف عتبہ کا مراد اور اُسنے دندان مبارک حضرتؐ کا شہید کیا تھا بجنگ اُحد مین اور زمعہ باپ تھے حضرت سودہؓ کے کہ بیوی تھین حضرتؐ کی پس عتبہ مذکور نے زنا کیا زمعہ کی لونڈی سے اور اُس سے بچہ پیدا ہوا پس گمان کیا عتبہ نے کہ نسب لدالزنا کا ثابت ہوتا ہے زانی سے جبکہ دعویٰ کرے وہ جیسکہ معمول تھا ایام جاہلیت مین پس وصیت کی اُسنے مرتے وقت اپنے بھائی سعدؓ کو کہ وہ لڑکا مجھسے ہوا ہے تو اُسکو لیکر پرورش کرنا پس سال فتح مکہ مین سعدؓ نے اُس لڑکے کو بسبب وصیت بھائی اپنے کے لیا اور کہا کہ یہ بھتیجا میرا ہے اور عبدؓ بن زمعہ نے کہا کہ یہ بھائی میرا ہے اسلیے کہ میرے باپ نے اپنی لونڈی سے جنا یا غرض کہ یہ قصہ حضرتؐ کے آگے جاکر عرض کیا حضرتؐ نے فرمایا کہ اے عبدؓ بن زمعہ وہ لڑکا تیرے ہی لیے ہے اور تیرا بھائی ہے اسلیے کہ لڑکا واسطے صاحب بچھونے کے ہے یعنی اور معنی اس جملے کے باب الوصایا کی پہلی فصل مین بیچ فائدہ حدیث ابی اُمامہ کی تفصیل سے ذکر کیے گئے ہین اور پردہ کرو اس سے الخ یعنے اگرچہ وہ بحکم شرع بھائی تیرا ہوا اور مشابہت اور قیافہ کو شرع مین اعتبار نہین لیکن چونکہ وہ لڑکا مشابہ عتبہ کے ہے تورع اور احتیاط مقتضی اسکے ہے کہ تو سامنے اُسکے نہو بسبب اسکے کہ وہ پیدا کیا گیا الخ یہ کلام راوی کا ہے یعنی حضرتؐ نے یہ حکم واسطے عبدؓ بن زمعہ کے بسبب اسکے کیا کہ وہ لڑکا پیدا ہوا ہے بچھونے باپ اُسکے کے وع ح **وَعَنْھَا** قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ وَھُوَ مَسْرُوْرٌ فَقَالَ اَلَمْ تَرَیْ اَنَّ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِیَّ دَخَلَ فَلَمَّا رَاٰی اُسَامَةَ وَزَیْدًا وَعَلَیْھِمَا قَطِیْفَةٌ قَدْ غَطَّیَا رُءُوْسَھُمَا وَبَدَتْ اَقْدَامُھُمَا فَقَالَ اِنَّ ھٰذِہِ الْاَقْدَامَ بَعْضُھَا مِنْ بَعْضٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا داخل ہوئی مجھپر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک دن اسحالت مین کہ وہ خوش تھے پس فرمایا اے عائشہؓ کیا نہین جانا تونے یہ کہ مجزز مدلجی آیا یعنی مسجد مین ہمیں جب دیکھا اسامہؓ اور زیدؓ کو اس حال مین کہ اوڑھے ہوئے تھے وہ دونون چادر اور ڈھانکے ہوئے تھے سر اپنا اور ظاہر تھے قدم اُنکے پس کہا مجزز نے کہ تحقیق یہ قدم بعض اُنکا بعض سے ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی ان دونون پانون والون مین نسبت پدری اور پسری کی ہے قائل کلام کا یہ ہے کہ زیدؓ بن حارثہ کہ متبنی تھے آنحضرتؐ کے گورے اور خوبصورت تھے اور اُسامہ بیٹا اُنکا کالا تھا وہ ہم رنگ اپنے مانکے تھا کہ وہ لونڈی تھی کالی اور نام اُسکا ام ایمنؓ تھا پس منافق اسامہؓ کے نسب مین طعن کرتے تھے کہ ایسے باپ کا ایسا بیٹا کہ نہ نکلا دیس جب مجزز مدلجی قیافہ شناس نے کہ یگانہ روزگار تھا اور آدمی کی صورت سے صفات اور احوال اُسکے معلوم کر لیتا تھا دیکھا اور حکم کیا

کہ عقل یون چاہتی ہے کہ یہ دونون باپ اور بیٹے ہون تو حضرت خوش ہوے اسلیے کہ یہ کے نزدیک قول قیافہ شناس کا معتبر تھا سند سے ثابت ہوا نسب اُسامہ کا ساتھ زید کے اور اس سے یہ نہین لازم آتا کہ قول قیافہ شناس کا معتبر ہوا احکام شرع مین اور اثبات نسب مین اور یہ مذہب ہمارا ہے اور تینون امام معتبر رکھتے ہین قول قیافہ شناس کا حتی کہ اگر لونڈی مشترک درمیان دو شریکون کے بچہ جنے اور دونون دعوی نسب کا کرین تو اُنکے نزدیک رجوع ساتھ قول قیافہ شناس کے کرین اور ہمارے نزدیک وہ بچہ دونون کا ہوگا حکم شرع مین اگرچہ واقع مین ایک کا ہو اور وہ لونڈی ام ولد دونون کی ہو گی ع ح ح **وَعَنْ** سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ وَّاَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَیْرِ اَبِیْہِ وَھُوَ یَعْلَمُ فَالْجَنَّۃُ عَلَیْہِ حَرَامٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص اور ابی بکرہؓ سے کہ کہا دونون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نسبت کرے اپنے تئین طرف غیر باپ اپنے کے حال آنکہ وہ جانتا ہو کہ یہ میرا باپ نہین پس بہشت اُسپر حرام ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حرام یعنی اگر اعتقاد کرے حلال ہونے اُسکے کا یا حرام ہے پہلے اسکے کہ عذاب دیا جاوے بقدر اس گناہ کے حمل ہے زجر پر یعنی ازراہ تنبیہ اور روکنے کے اس سے طرح فرمایا ع ح ح **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَرْغَبُوْا عَنْ اٰبَائِکُمْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ اَبِیْہِ فَقَدْ کَفَرَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ اعراض کرو اپنے باپون سے یعنی ساتھ ترک کرنے نسبت کے طرف اُنکے پس جس شخص نے اعراض کیا اپنے باپ سے پس تحقیق نفرا نعمت کیا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ایام جاہلیت مین اپنے باپونسے اعراض کرتے اور اونکو اپنا باپ ٹھیراتے پس منع فرمایا حضرت نے اس سے اور نسبت کرنا اپنے تئین طرف غیر باپ کے جان بوجھکر حرام ہے پس جسنے اعتقاد کیا مباح ہونے اسکے کا وہ کافر ہوا واسطے مخالفت اجماع کے اور جسنے نہ اعتقاد کیا مباح ہونے اسکے کا پس معنی کفر کے دو ہین ایک تو یہ کہ مشابہت کی اُسنے ساتھ فعل کفار کے اور دوسرے یہ کہ کفران نعمت کیا ع ح **وَقَدْ ذُکِرَ** حَدِیْثُ عَائِشَۃَ مَا مِنْ اَحَدٍ اَغْیَرُ مِنَ اللّٰہِ فِیْ بَابِ صَلٰوۃِ الْخُسُوْفِ اور تحقیق ذکر کی گئی حدیث عائشہؓ کی ما من احد اغیر من اللہ باب صلوۃ الخسوف مین **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَمَّا نَزَلَتْ اٰیَۃُ الْمُلَاعَنَۃِ اَیُّمَا امْرَاَۃٍ اَدْخَلَتْ عَلٰی قَوْمٍ مَنْ لَیْسَ مِنْھُمْ فَلَیْسَتْ مِنَ اللّٰہِ فِیْ شَیْءٍ وَلَنْ یُّدْخِلَھَا اللّٰہُ جَنَّتَہٗ وَاَیُّمَا رَجُلٍ جَحَدَ وَلَدَہٗ وَھُوَ یَنْظُرُ اِلَیْہِ اِحْتَجَبَ اللّٰہُ مِنْہُ وَفَضَحَہٗ عَلٰی رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَالْاٰخِرِیْنَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ اُنھون نے سُنا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جب اُتری آیت لعان کی جو عورت کہ داخل کرے ایک قوم پر اُسکو کہ نہین وُہ اُنمین سے یعنی عورتسے زنا کر کے بچہ جنا اور لگا دیا اپنے خاوند کے پس نہین وہ عورت داخل بیچ کسی چیز کے کہ قابل اعتماد کے ہو دین خدا سے اور حرمت اُسکی سے اور ہرگز نہ داخل کریگا اسکو اللہ تعالی اپنی بہشت مین یعنی ساتھ مقربون اور نیکون کے اور جو شخص کہ انکار کرے اپنے بیٹے کا یعنی اُسکی یہ ہو سی نے بچہ جنا اور وہ کہتا ہے کہ یہ نہین حرامی ہے حال آنکہ وہ دیکھتا ہے طرف اُسکے یعنی جانتا ہے کہ یہ میرا بیٹا ہے پردہ کریگا اللہ تعالی اُس سے یعنی اُسکو خدا کا دیدار نہو گا اور رسوا کریگا اُسکو روبرو خلائق کے اگلے پچھلے نہین یعنی روز محشر کے میدان قیامت مین کہ تمام خلائق اگلی پچھلی دہان موجود ہو گی اُنمین اُسکو رسوا کریگا نقل کی یہ ابوداود اور نسائی اور دارمی نے **ف** حاصل یہ کہ عورت کو چاہیے کہ بدکاری کرے اور حرام کے بچے کو اپنے خاوند کی طرف نسبت کرے اور نہ مرد کو چاہیے کہ دیدہ و دانستہ اپنے بچے کا انکار کرے اور عورت پر تہمت زنا کی رکھے ع ح **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ امْرَاَتِیْ لَا تَرُدُّ یَدَ لَامِسٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمِّسْھَا فَقَالَ اِنِّیْ اُحِبُّھَا فَقَالَ اَمْسِکْھَا اِذًا رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَقَالَ النَّسَائِیُّ رَفَعَہٗ حَمَّادٌ وَرَوَاہُ اِبْرَاھِیْمُ بْنُ عَبَّاسٍ وَاَحَدُھُمْ لَمْ یَرْفَعْہُ قَالَ وَھٰذَا الْحَدِیْثُ لَیْسَ بِثَابِتٍ

اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ تحقیق واسطے میرے ایک عورت ہی کہ نہین پھیرتی چھونیوالے کے ہاتھ کو یعنی جو کوئی اُس سے بدکاری کا ارادہ کرتا ہے اُس سے انکار نہین کرتی پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ طلاق دیدے اُسکو پھر کہا اُسنے کہ مین محبت رکھتا ہون اُس سے فرمایا نگہبانی کر اُسکی اسوقت نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے اور کہا نسائی نے کہ پونہچایا اُسکو ایک نے راویون سے ابن عباسؓ اور وصل کیا ہے اسکو اور ایک نے راویون سے نہین پونہچایا اسکو اور وصل نہین کیا کہا نسائی نے کہ یہ حدیث نہین ثابت ہے یعنی وصل اسکا بلکہ منقطع ہے ف نگہبانی کر اُسکی تا کہ نہ کرے بدکاری اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ طلاق دینا ایسی عورت کا اولی ہے اسلیے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مقدم کیا طلاق دینے کو محافظت کرنے پر پس اگر نہ آسان ہو طلاق دینا اُسکا بسبب اسکے کہ محبت رکھتا ہے اُس سے یا واسطے اسکے کہ اُس سے فرزند ہے کہ شاق ہے مفارقت فرزند کی مان کو یا ہے عورت کا دین اسپر اور نہین ادا کر سکتا ہے اُسکو تو اس صورت مین جائز ہی کہ طلاق دے اُسکو ولیکن مشروط ہے اسکے کہ منع کرے اُسکو بدکاری سے پس اگر منع کر سکے اُسکو بدکاری سے تو گنہگار ہوگا بسبب طلاق دینے اُسکے کذا فی

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى اَنَّ كُلَّ مُسْتَلْحَقٍ اُسْتُلْحِقَ بَعْدَ اَبِيْهِ الَّذِيْ يُدْعٰى لَهٗ اَدْعَاهُ وَرَثَتُهٗ فَقَضٰى اَنَّ مَنْ كَانَ مِنْ اَمَةٍ يَمْلِكُهَا يَوْمَ اَصَابَهَا فَقَدْ لَحِقَ بِمَنِ اسْتَلْحَقَهٗ وَلَيْسَ لَهٗ مِمَّا قُسِمَ قَبْلَهٗ مِنَ الْمِيْرَاثِ شَيْءٌ وَمَا اَدْرَكَ مِنْ مِيْرَاثٍ لَمْ يُقْسَمْ فَلَهٗ نَصِيْبُهٗ وَلَا يَلْحَقُ اِذَا كَانَ اَبُوْهُ الَّذِيْ يُدْعٰى لَهٗ اَنْكَرَهٗ فَاِنْ كَانَ مِنْ اَمَةٍ لَمْ يَمْلِكْهَا اَوْ مِنْ حُرَّةٍ عَاهَرَ بِهَا فَاِنَّهٗ لَا يَلْحَقُ وَلَا يَرِثُ وَاِنْ كَانَ الَّذِيْ يُدْعٰى لَهٗ هُوَ الَّذِيْ ادَّعَاهُ فَهُوَ وَلَدُ زِنْيَةٍ مِنْ حُرَّةٍ كَانَ اَوْ اَمَةٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اُنے باپنے اُسنے دادا اپنے سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا یعنے ارادہ کیا حکم فرمانیکا یہ کہ جو فرزند کہ لاحق کیا گیا بعد مرنے باپ اُسکے کے وہ باپ کہ نسبت کیا گیا یہ فرزند طرف اُسکے دعوی کیا اُسکا وارثون باپ اُسکے نے یعنی ایک شخص مرا بعد اُسکے مرنیکے اُسکے وارثون نے ایک لڑکے کو کہا کہ یہ بیٹا اُسکا ہے تا کہ وارث کرین اُسکو مانند اپنے پس تحکم فرمایا حضرت منے یہ کہ جو فرزند ہوئے ایسی لونڈی سے کہ مالک تھا اُسکا باپ فرزند کا اُسدن کہ صحبت کی تھی اُس سے یعنی یہ جماع وجہ حلال پر واقع ہوا پس تحقیق ملگیا نسب مین ساتھ اُس شخص کے کہ ملایا اُسکو یعنی جن وارثون نے ملایا تھا اُنکے ساتھ مل گیا اور وارث ہوتا ہے اُنکے حق مین اگر سبھون نے ملایا تھا سبھون کے حق مین وارث ہوتا ہے اور شریک ہوتا ہے اور اگر بعضون نے ملایا تو اُن بعض ہی کے حق مین وارث ہوتا ہے اور نہین واسطے اُسکے کچھ حصہ اُس میراث مین سے کہ تقسیم کی گئی پہلے ملانیکے اور وہ چیز کہ پائی اُسنے میراث سے کہ نہین تقسیم کی گئی پس واسطے اُس لڑکے لاحق کیے گئے کے حصہ اُسکا ہے اور نہین لاحق ہوتا وہ لڑکا جبکہ ہو باپ اُسکا کہ نسبت کیا جاتا ہے طرف اُسکے انکار کرتا تھا اُسکا یعنی اپنی زندگی مین اگر اُسنے انکار کیا تھا تو بعد اُسکے مرنیکے وارثون کے ملانیسے نہین ملنے کا اور وارث نہین ہونیکا پس اگر ہو اُس لونڈی سے کہ نہین مالک تھا اُسکا اُس روز کہ صحبت کی تھی اُس سے بلکہ غیر کی لونڈی سے زنا کیا تھا اُس سے پیدا ہوا یا پیدا ہوا حرہ سے کہ زنا کیا تھا اُس سے پس تحقیق وہ لڑکا نہین لاحق ہوگا باپ کے ساتھ اور نہ وارث ہوگا اگرچہ ہو وہ شخص کہ نسبت کیا جاتا ہے طرف اُسکے خود دعوی کیا اُسنے اُسکا پس وہ بچہ زنا کا ہے حرہ سے ہو یا لونڈی سے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف اگرچہ ہو وہ شخص آخر یہ تاکید ہے پہلے حکم کی کہ جائز نہین لاحق کرنا بیچ صورت زنا کے یعنی درصورت ہونے ولد الزنا کے اگر زانی آپ دعوی کرے حالت حیات مین تو وارث نہین ہوتا بچہ جاے آنکہ وارث اُسکو لاحق کرین اور کہا خطابی نے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ احکام ابتدا اے اسلام مین فرمائے تھے کہ ایک شخص جب مرا تو لاحق کیا ساتھ اُسکے وارثون اُسکے نے ایک لڑکے کو پس جسکی طرف کہ نسبت کیا گیا لڑکا اگر اُسنے انکار کیا تھا حالت حیات مین کہ یہ میرا نہین ہے تو نہین لاحق ہوگا وہ لڑکا ساتھ اُسکے اور نہ وارث ہوگا اُسکا اور اگر اُسنے انکار نہین کیا تھا

اور ہوا اُسکی لونڈی سے تو لاحق ہوگا ساتھ اُسکے اور وارث ہوگا اُسکا لیکن اُسکے اُس مال کا کہ نہیں تقسیم کیا گیا ہنوز اور نہیں وارث ہوگا اُسکے اُس مال کا کہ بٹ گیا پہلے لاحق کرنے اُسکے کے اور اگر غیر کی لونڈی سے ہوگا جیسے بیٹا زمہ کی لونڈی کا کہ بیان اُسکا اوپر ہو چکا یا ہوگا آزاد ہوتے کہ زنا کیا تھا اُس سے تو نہیں لاحق ہونیکا ساتھ اُسکے اور نہیں وارث ہوگا اُسکا بلکہ اگر صحبت کرنیوالا خود لاحق کرنا چاہے گا تو بھی نہیں لاحق ہوگا اسلیے کہ زنا سے نسب نہیں ثابت ہوتا ملخص مع **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنَ الْغَيْرَةِ مَا يُحِبُّ اللّٰهُ وَمِنْهَا مَا يُبْغِضُ اللّٰهُ فَاَمَّا الَّتِيْ يُحِبُّهَا اللّٰهُ فَالْغَيْرَةُ فِي الرِّيْبَةِ وَاَمَّا الَّتِيْ يُبْغِضُهَا اللّٰهُ فَالْغَيْرَةُ فِيْ غَيْرِ رِيْبَةٍ وَاِنَّ مِنَ الْخُيَلَاءِ مَا يُبْغِضُ اللّٰهُ وَمِنْهَا مَا يُحِبُّ اللّٰهُ فَاَمَّا الْخُيَلَاءُ الَّتِيْ يُحِبُّ اللّٰهُ فَاخْتِيَالُ الرَّجُلِ عِنْدَ الْقِتَالِ وَاخْتِيَالُهُ عِنْدَ الصَّدَقَةِ وَاَمَّا الَّتِيْ يُبْغِضُ اللّٰهُ فَاخْتِيَالُهُ فِي الْفَخْرِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فِي الْبَغْيِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے جابر بن عتیک سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعضی غیرت یعنی اپنے اہل پر وہ ہے کہ دوست رکھتا ہے اُسکو اللہ اور بعضی غیرت وہ ہے کہ مکروہ رکھتا ہے اُسکو اللہ پس وہ غیرت کہ دوست رکھتا ہے اُسکو اللہ وہ غیرت ہے کہ ہو مقام شک و شبہ میں یعنی جیسے بیوی یا لونڈی اُسکی بیگانوں کے آگے آتی تھی یا بیگانے اُسکے پاس آتے ہیں اور ہنستے ہیں اُس سے اور مانند اسکے اور وہ غیرت کہ مکروہ رکھتا ہے اُسکو اللہ پس غیرت کرنی غیر مقام شک و شبہ میں ہے یعنی جیسیکہ اسکے خاطر بن بدگمانی گذری بغیر قرینہ اور سبب کے اور تحقیق بعض تکبر وہ ہے کہ مکروہ رکھتا ہے اُسکو اللہ تعالیٰ اور بعض تکبر وہ ہے کہ دوست رکھتا ہے اُسکو اللہ پس وہ تکبر کہ دوست رکھتا ہے اُسکو اللہ تکبر کرنا آدمی کا ہے وقت لڑائی کے یعنی جہاد میں جب کفار سے مقابلہ ہو تو خوب اکڑ دے واسطے اظہار قوت اپنی کے اور تھرجانے اُنکے کے اور اپنی شجاعت بیان کرے اور تکبر کرنا اُسکا نزدیک للہ دینے کے یعنی وقت دینے کے خوشی دل سے اور بے پروائی سے دے اور بہت دینے کو تھوڑا جانے اور وہ تکبر کہ مکروہ رکھتا ہے اُسکو اللہ پس تکبر کرنا اُسکا بیچ فخر کرنیکے یعنی نسب میں اور ایک روایت میں بجاے فی الفخر کے فی البغی آیا ہے یعنی تکبر کرنا ظلم میں یعنے تکبر کرنا بغیر حق کے اور اسمیں بہت سی تمیں ہیں نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد اور نسائی نے **ف** تکبر بُرا فخر نسب میں یہ ہے کہ کہے میں اشرف ہوں نسب میں اور بزرگ ہوں باپ دادا میرے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ اور ایک نسخہ میں فی الفقر ہے بدلے فی الفخر کے یعنی تکبر کرنا اُسکا حالت فقر میں یہ بدتر ہے اُس تکبر سے کہ حالت غنا میں ہو اور یہ تکبر کہ بحالت فقر میں بُرا جب ہے کہ ہو تکبر فقر پر اور تکبر کرنا غنیا پر اچھا ہے اسلیے کہ تکبر کرنا متکبر پر صدقہ ہے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فُلَانًا ابْنِيْ عَاهَرْتُ بِاُمِّهٖ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا دِعْوَةَ فِي الْاِسْلَامِ ذَهَبَ اَمْرُ الْجَاهِلِيَّةِ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا کھڑا ہوا ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ تحقیق فلانا بیٹا میرا ہے زنا کیا تھا میں نے اُسکی ماں سے زمانے جاہلیت میں پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں دعویٰ کرنا اسلام میں گئی بات جاہلیت کی یعنی اُس زمانے میں جو بچہ زنا سے پیدا ہوتا تھا اُسکا دعویٰ زانی کرتا تھا اُس سے ثابت ہوتا تھا اور اسلام میں یہ نہیں درست بچہ واسطے صاحب فراش کے اور زنا کرنیوالے کیلیے ہے محرومی یا سنگساری نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** صاحب فراش یعنی عورت کسی کے نکاح میں ہو یا ملک میں ہو اور اُس کے پیہ پیدا ہو زنا سے تو نسب اُسکا اُسکے خاوند یا مالک سے ثابت ہوگا اور اگر نکاح و ملک نہ ہو تو بچہ ماں ہی کی طرف منسوب ہوگا مولانا علی **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ مِّنَ النِّسَاءِ مَمْلُوْعَةٌ مَّمْقُوْتَةٌ اَلنَّصْرَانِيَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ وَالْيَهُوْدِيَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ وَالْمَمْلُوْكَةُ تَحْتَ الْحُرِّ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عمرو سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار قسم کی عورتیں ہیں کہ نہیں لعان درمیان اُنکے یعنی اُنمیں اور اُنکے خاوندوں میں ایک تو عورت نصرانیہ کہ مسلمان کے نکاح میں ہو اور دوسری

عورت ہو یہ کہ مسلمان کے نکاح مین ہو اور تیسری عورت آزاد کہ غلام کے نکاح مین ہو اور چوتھی لونڈی کہ آزاد کے نکاح مین ہو نقل کی یہ ابن ماجہ نے
ف یعنی اگر کسی مسلمان کے نکاح مین عورت نصرانیہ یا یہود یہ ہو اور خاوند سکا اُسکو تہمت کرے زنا کی اور وہ انکار کرے تو اس صورت مین لعان نہین آتا
اور اسی طرح اگر عورت آزاد ہو غلام کے نکاح مین یا لونڈی ہو آزاد کے نکاح مین اُنمین بھی لعان نہین اور اصل اس مسالہ مین یہ ہے کہ لعان گواہی ہے
پس ضرور ہے کہ مرد و عورت دونون اہل شہادت سے ہون اور مملوک کا فراہل شہادت ہین نہین اسی لیے انہین لعان نہین۔ مولانا + ح
وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر رجلا حین امر الملاعنین ان یتلاعنا ان یضع یدہ عند الخامسۃ علی فیہ وقال انہا موجبۃ رواہ النسائی اور روایت ہی ابن عباس رض سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ایک شخص کو اُسوقت کہ حکم فرمایا دو لعان کرنیوالون کو لعان کرنیکا یہ کہ رکھدے ہاتھ اپنا نزدیک پانچوین گواہی کی اُسکے منہ پر اور فرمایا تحقیق پانچوین گواہی واجب کرنے والی ہے نقل کی یہ نسائی نے ف یعنی دو مرد و عورت کہ ارادہ لعان کا رکھتے تھے اُنکو حضرت نے جب لعان کرنیکا حکم فرمایا تو اُسوقت ایک شخص کو فرمادیا کہ جب پانچوین گواہی کی نوبت پونہچے تو اُسکے منہ پر ہاتھ رکھدینا تا وہ پانچوین گواہی دیکر لعان کو پورا نکردے ظاہر اسیہ تلقین ہے اُسکو کہ ہاتھ رکھنے سے باز رہے گا اس کہنے سے، ع
وعن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج من عندہا لیلا قالت فغرت فجاء فرأی ما اصنع فقال مالک یا عائشۃ اغرت فقلت ومالی لا یغار مثلی علی مثلک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد جاءک شیطانک قالت یا رسول اللہ أمعی شیطان قال نعم قلت ومع کل انسان یا رسول اللہ قال نعم قلت ومعک یا رسول اللہ قال نعم ولکن اعاننی اللہ علیہ حتی اسلم رواہ مسلم اور روایت ہی عائشہ رض سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نکلے اُنکے پاس سے ایک رات یعنی شعبان کی پندرھوین شب کو جیسا کہ احادیث مین آیا ہے کہا عائشہ رض نے پس غیرت کی مین نے حضرت پھر آئے حضرت اور دیکھا اُسچیز کو کہ کرتی تھی مین پس فرمایا کیا ہے واسطے تیرے اے عائشہ رض کیا غیرت کی تو نے پس کہا مین نے کیا ہی واسطے میرے کہ نہ غیرت کرے مجھ جیسی تم جیسے پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق آیا تیرے پاس شیطان تیرا یعنی شیطان نے تجکو وسواس مین ڈالا کہا حضرت عائشہ رض نے یا رسول اللہ کیا میرے ساتھ شیطان ہے فرمایا کہ ہان کہا مین نے اور آپکے ساتھ بھی ہے یا رسول اللہ فرمایا کہ ہان لیکن مدد دی ہی اللہ نے مجکو اُسپر یہان تک کہ سالم رہتا ہون یعنی اُسکے وسوسہ سے یا وہ مسلمان ہو گیا ہے نقل کی یہ مسلم نے ف غیرت کی مین نے حضرت پر کہ اور بیبیون کے پاس نہ جاوین اور متغیر ہوا حال میرا اور پھر اگر حضرت کے پیچھے پیچھے گئی اور حضرت کو جنت البقیع مین پایا کہ استغفار اموات مین مشغول ہین پس جب حضرت دہانے چلنے لگے تو مین دوڑ کر آگے چلی آئی اور بسبب دوڑنیکے میرا دم چڑھ گیا پس دیکھا حضرت نے اُسچیز کو کہ کرتی تھی مین یعنی دم چڑھا ہوا اور پھرا ہٹ میری دیکھی اور مجھ جیسی آنحضرت آپ مجھسے کمال محبت رکھتے ہین اور سوکین میری بہت ہین اور آپ متصف بہ جمال و کمال ظاہر و باطن ہین پس ہین کیونکر نہ آپ پر رشک لیجاؤن ع
باب العدۃ باب ہے بیچ بیان عدت کے ف عدت کے معنی لغت مین ہین گننے کے اور شرع مین عدت کہتے ہین
عورت کے ٹھہرنے کو بعد مرنے خاوند کے یا بعد زوال نکاح کے کہ اُسمین صحبت یا خلوت واقع ہوئی ہو یا بعد زوال اُسچیز کے کہ مشابہ نکاح کے ہو ایام
مقررہ تک یعنی اگر آزاد عورت کو خاوند نے طلاق دی یا فسخ نکاح ہوا اور اُسکو حیض آتا ہے تو تین حیض تک ٹھیری رہے کہ کسی سے نکاح نکرے اور ایسے ہی
جس عورت سے صحبت ساتھ شبہہ کے واقع ہو یا ساتھ نکاح فاسد کے مانند نکاح موقت وغیرہ کے اور تفریق کی گئی یا مر گیا مرد یعنی بغیر تفریق کے اور
ام ولد جبکہ آزاد کیجاوے یا مر جاوے مولی اُسکا تو اُنکی بھی عدت تین حیض ہین بشرط آنے حیض کے اور نہین گنتی مین آویگا وہ حیض کہ طلاق دی گئی
اُسمین اور اگر حیض نہ آتا ہو بسبب صغر سن کے یا یاس ہونیکے یا بڑھاپے کے تو عدت اُسکی تین مہینے ہین اور اگر خاوند مر جاوے تو عدت اُسکی چار مہینے اور
دس دن ہین اور اگر لونڈی کو طلاق دے خاوند اور حیض آتا ہو اُسکو تو عدت اُسکی دو حیض ہین اور لونڈی کو حیض نہ آتا ہو تو ڈیڑھ مہینا اور خاوند

اُسکا مرجاوے تو دو مہینے اور پانچ دن ہین اور حاملہ عورت کی عدت جننے تک ہے مطلقاً یعنی خاوند نے طلاق دی ہو یا مرگیا ہو عورت آزاد ہو یا لونڈی ہو جب جننے کی عدت سے نکل آوے گی اگرچہ بعد طلاق وغیرہ کے تھوڑی سی دیر مین جنے اور باقی مسائل عدت کے فقہ مین دیکھنے چاہیین ع ملتقی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ فَاطِمَۃَ بِنْتِ قَیْسٍ اَنَّ اَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ طَلَّقَهَا الْبَتَّۃَ وَهُوَ غَائِبٌ فَاَرْسَلَ اِلَیْهَا وَكِیْلُهُ الشَّعِیْرَ فَسَخِطَتْهُ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا لَكِ عَلَیْنَا مِنْ شَیْءٍ فَجَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ لَیْسَ لَكِ نَفَقَةٌ فَاَمَرَهَا اَنْ تَعْتَدَّ فِیْ بَیْتِ اُمِّ شَرِیْكٍ ثُمَّ قَالَ تِلْكِ امْرَاَةٌ یَغْشَاهَا اَصْحَابِیْ اِعْتَدِّیْ عِنْدَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَاِنَّهٗ رَجُلٌ اَعْمٰی تَضَعِیْنَ ثِیَابَكِ فَاِذَا حَلَلْتِ فَاٰذِنِیْنِیْ قَالَتْ فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَكَرْتُ لَهٗ اَنَّ مُعَاوِیَةَ بْنَ اَبِیْ سُفْیَانَ وَاَبَا جَهْمٍ خَطَبَانِیْ فَقَالَ اَمَّا اَبُوْ جَهْمٍ فَلَا یَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهٖ وَاَمَّا مُعَاوِیَةُ فَصُعْلُوْكٌ لَا مَالَ لَهٗ اِنْكِحِیْ اُسَامَةَ بْنَ زَیْدٍ فَكَرِهْتُهٗ ثُمَّ قَالَ اِنْكِحِیْ اُسَامَةَ فَنَكَحْتُهٗ فَجَعَلَ اللّٰهُ فِیْهِ خَیْرًا وَاغْتَبَطْتُ وَفِیْ رِوَایَةٍ عَنْهَا قَالَ فَاَمَّا اَبُوْ جَهْمٍ فَرَجُلٌ ضَرَّابٌ لِّلنِّسَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَةٍ اَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَاَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا نَفَقَةَ لَكِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنِیْ حَامِلًا رواہ ابی سلمہ سے کہ نقل کی فاطمہؓ بنت قیس سے یہ کہ ابو عمرو بن حفص نے تین طلاقین دین فاطمہ بنت قیس کو کہ بدوی تھی اُسکی اور ابو عمرو تھا غائب یعنے لکھبھیجا کسی کے زبانی کہلا بھیجا مین نے طلاق دی پس بھیجے طرف فاطمہؓ کے بہ کیل ابو عمروؓ کے جو یعنی نفقہ کے لیے پس کم جانا فاطمہؓ نے اُن جَو ذلکو ناراض ہوئی اُنسے پس کہا وکیل نے قسم ہے اللہ کی کہ نہین تیرا کچھ ہم پر حق یعنی اسلیے کہ تجکو تین طلاقین دی ہین اور تین طلاقون والی کے لیے نفقہ کا حکم نہین پس یہ بھی بطریق سلوک و احسان کے دیے ہین ہمنے تجکو پھر آئی فاطمہؓ پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور ذکر کیا یہ ماجرا حضرتؐ سے پس فرمایا حضرتؐ نے نہین ہے واسطے تیرے کچھ نفقہ اور حکم فرمایا فاطمہؓ کو یہ کہ عدت بیٹھے بیچ گھرام شریک کے پھر فرمایا حضرتؐ نے کہ وہ یعنی ام شریک ایک عورت ہے کہ آمد و رفت رکھتے ہین اسکے گھر مین بہت یعنی جو کہ اُسکے اقربا اور اُسکے اولادمین ہین وہ اُس پاس آتے جاتے ہین پس اُسکا گھر لائق عدت بیٹھنے کے نہین عدت بیٹھ نزدیک ابن اُم مکتوم کے اسلیے کہ محقق وہ شخص ہے اندھا رکھے گی تو کپڑے اپنے بیس جس وقت کہ حلال ہو تو یعنی عدت سے نکلے خبر کرنا مجکو یعنی تاکہ فکر کرون تیرے نکاح کی کہا فاطمہؓ نے پس جبکہ حلال ہوئی مین تو ذکر کیا مین نے حضرتؐ کے روبرو کہ معاویہ بن ابی سفیانؓ اور ابو جہمؓ نے پیغام نکاح کا بھیجا ہے مجھے پس فرمایا حضرتؐ نے ابو جہم نہین رکھتا لاٹھی اپنی کندھے اپنے سے اور معاویہؓ پس مفلس ہے نہین مال اُسطے اُسکے نکاح کر اسامہ بن زید سے پس کہا فاطمہؓ نے کہ ناخوش جانا مین نے اُسکو پھر فرمایا حضرتؐ نے کہ نکاح کر اُسامہ سے پس نکاح کیا مین نے اُس سے پس گردانی اللہ نے اُسمین یعنی اُس نکاح مین اور اُسامہؓ کی صحبت مین بھلائی اور رشک کی گئی مین یعنی مجھ مین اور اُسامہ مین کمال موافقت آئی کہ گو کہ مجھپر رشک کیا کرتے تھے اور ایک روایت مین فاطمہؓ سے یون آیا ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے ابو جہمؓ مرد ہے بہت مارنیوالا عورتون کو نقل کی یہ مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین یون آیا ہے کہ فاطمہؓ کے خاوند نے تین طلاقین دی تھین اُسکو پس آئی وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پس فرمایا حضرتؐ نے نہین نفقہ واسطے تیرے مگر یہ کہ ہو تو حاملہ رکھے گی تو آخر یعنی احتیاط پردے کی وہان نہین ہوگی اسلیے کہ وہ اندھا ہے اور اُسکے گھر مین کوئی آتا نہین یا معنی یہ ہین کہ رکھدے یعنی نہ پہن کپڑے زینت کے عدت مین یا یہ کہ کنایہ ہے اس سے کہ نہین جائز نکلنا ایام عدت مین اور کہا نووی نے کہ دلیل پکڑی ہے بعضے لوگون نے ساتھ اسحدیث کے اسپر کہ جائز ہے عورت کو دیکھنا طرف مرد اجنبی کے اگر مرد نہ دیکھے اسکو اور یہ دلیل اُنکی ضعیف ہے اور صحیح وہ ہے جسپر جمہور ہین کہ حرام ہے عورت کو دیکھنا مرد اجنبی کا جیسے کہ مرد کو حرام ہے دیکھنا عورت اجنبیہ کا بوجب فرمانے اللہ تعالیٰ کے قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا اٰخر آیت تک اور قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ آخر آیت تک اور بوجب حدیث ام سلمہؓ کے اَفَعَمْیَاوَانِ اَنْتُمَا اور اس حدیث فاطمہؓ کی سے بھی یہ نہین معلوم ہوتا کہ حضرتؐ نے جائز کر دیا اُسکے لیے دیکھنا ابن ام مکتومؓ کا بلکہ مقصود یہ تھا کہ اوسمین

رہے گی ابن ام مکتوم کے پاس کہ کوئی تجھکو دیکھنے کا نہین اور ممانعت دیکھنے اجنبی کی اسکو خود معلوم تھی کتاب اللہ سے وہ کا ہے کو دیکھتی ہوگی ابن ام مکتوم کو انتہی اور حنفیہ کے نزدیک جائز ہے عورت کو دیکھنا مرد اجنبی کا سوائے یرنات سے زیر ذا تک اگر امن ہین ہو شہوت سے ورنہ حرام ہے اور ابو ہبیم نہین رکھتا لاٹھی انتہی یعنی درشت خو ہے کہ مارتا ہے عورتون کو اس سے معلوم ہوا کہ جسکو عیب معلوم ہو مرد کا یا عورت کا تو وقت ننگنی کے بیان کردے اسکو تا ضرر و شقت مین نہ پڑین اور ناخوش جانا مین نے اسکو یعنی اسامہ کو اسلیے کہ وہ حضرت کے غلام کا بیٹا تھا سیاہ رنگ اور یہ فاطمہ قریشی تھین اور خوبصورت لیکن ذو بسکہ اسامہ محبوب و مقرب تھے حضرت کے انکی سفارش کر دی اور فاطمہ نے بموجب حکم حضرت کے نکاح کیا اُس سے اسی سبب سے چین و آرام پایا اُس سے اور جس عورت غیر حاملہ کو طلاق بائن دی ہو اُسکے نفقہ اور سکنی مین ایام عدت تک اختلاف کیا ہے علمانے کما حضرت عمرؓ نے اور امام ابو حنیفہؒ نے اور اور بعضی علمانے کہ اُسکے لیے نفقہ اور سکنی ہے سکنی تو اس آیت سے ثابت کیا ہے اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ اور نفقہ اسلیے ہے کہ وہ زکی ہوتی ہے اُسکے سبب سے اور فرمایا حضرت عمرؓ نے کہ نہین چھوڑینگے ہم اپنے رب کی کتاب کو اور اپنے نبی کی سنت کو بسبب کہنے ایک عورت کے یعنی اس فاطمہؓ کے شاید کہ وہ بھول گئی ہو یا اشتباہ ہوا ہو اسکو سنا ہے مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اسکے لئے سکنی اور نفقہ ہے اور کہا ابن ملک نے کہ ہوا یہ امر روبرو صحابہ کے یعنی پس یہ بمنزلہ اجماع کے ہوا اور امام احمدؒ نے کہا کہ نہ اسکے لئے سکنی ہے اور نہ نفقہ بموجب اس حدیث کے اور کہا مالکؒ اور شافعیؒ اور بعضے علمانے کہ اُسکے لیے سکنی ہے موجب قول اللہ تعالی کے اَسْكِنُوْهُنَّ الآیۃ اور نفقہ نہین مگر یہ کہ ہو حاملہ بموجب اس حدیث کے مرح ۔ ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ فَاطِمَةَ كَانَتْ فِيْ مَكَانٍ وَحْشٍ فَخِيْفَ عَلٰى نَاحِيَتِهَا فَلِذٰلِكَ رَخَّصَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَمْسٍ فِي الثَّقْلَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَتْ سَأَلْتُ فَاطِمَةَ اَلَا تَتَّقِيْ اللّٰهَ تَعْنِيْ فِيْ قَوْلِهَا لَا سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تحقیق فاطمہ بنت قیس تھی بیچ مکان ویران کے پس خوف کیا گیا اُسپر پس اسی لیے رخصت دی اُسکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنی بیچ اُٹھ آنیکے مکان سے اپنے کے سے بیچ وقت عدت کے اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا حضرت عائشہؓ نے کہ کیا ہے فاطمہؓ کو کہ نہین ڈرتی اللہ سے مراد کہتی تھین حضرت عائشہؓ بیچ کہنے اُسکے کہ نہین ہے سکنی اور نہ نفقہ ہے نقل کی یہ بخاری نے ف تھی بیچ مکان ویران کے اکیلی یعنی جس مکان مین فاطمہ رہتی تھین اُسمین بسبب ویرانہ کے خوف تھا چور و غیرہ کا اسلیے حضرت نے دہانسے اُٹھ آنیکا حکم کیا بیچ مکان ابن اُم مکتوم کے غرض انکی اس بیان سے یہ تھی کہ وہ جو عدت بیٹھین بیچ غیر گھر خاوند اپنے کے تو اُس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ تین طلاقون والی عورت کے لیے سکنی نہین ہے اور جہان چاہے وہان عدت بیٹھے بلکہ سبب یہ تھا جو ذکر کیا اور دوسری روایت کا مطلب یہ ہے کہ فاطمہ بنت قیس نقل کرتی تھین بیغیر خدا سے کہ جو عورت طلاق بائن کی عدت مین ہو اُسکے لیے نہ سکنی ہے اور نہ نفقہ ہے اسپر حضرت عائشہؓ انکار کرتی تھین اور فرماتی تھین خدا سے نہین ڈرتی کہ نقل کرتی ہے بیغیر خدا سے کہ نہین ہے سکنی اور نہ نفقہ اسطرح سے حضرتؓ نے نہ فرمایا ہوگا حضرت عائشہؓ کا بھی مذہب سعین مثل مذہب حضرت عمرؓ کے تھا جو کہ اوپر ذکر کیا گیا اور یہ بھی مؤید ہے مذہب امام ابو حنیفہؒ کا کہ طلاق بائن والی کے لیے سکنی بھی ہے اور نفقہ بھی ع وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ اِنَّمَا نُفِيَتْ فَاطِمَةُ لِلُسَانِهَا رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے سعید بن المسیب سے کہ کہا سوا اسکے نہین کہ اُٹھائی گئی تھی فاطمہؓ یعنے عدت مین اپنے خاوند کے گھر سے بسبب زبان درازی اپنی کے اپنے خاوند کے قراءتیون پر نقل کی یہ شرح السنہ مین ف یہ دوسرا سبب ہے فاطمہؓ کے اُٹھنے کا سوائے ویرانہ کے کہ اوپر ذکر کیا گیا مرح وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ طَلَّقَتْ خَالَتِيْ ثَلَاثًا فَأَرَادَتْ اَنْ تَجُدَّ نَخْلَهَا فَزَجَرَهَا رَجُلٌ اَنْ تَخْرُجَ فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَلٰى فَجُدِّيْ نَخْلَكِ فَاِنَّهُ عَسٰى اَنْ تَصَدَّقِيْ اَوْ تَفْعَلِيْ مَعْرُوْفًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا تین طلاقین دی گئی خالہ میری یعنی اور عدت مین بیٹھی پس ارادہ کیا یہ کہ جاوے واسطے کاٹنے میوہ کھجور کے درخت کے پس منع کیا اُسکو ایک شخص نے نکلنے سے پس آئی وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس یعنی اور یہ احوال بیان کیا پس فرمایا حضرتؐ نے کہ ہان نکل اور کاٹ میوہ

درخت کھجور اپنی کا پس تحقیق شاید کہ للہ دے تو یا کرے تو احسان نقل کی مسلم نے ف یعنی اگر تو نہ بیچیگا مال تیرا قدر نصاب کو وے گی تو زکوٰۃ اُسکی واجب احسان کر گی کہ تصدق کرینگی ہمسایون وغیرہ پر بطور نفل کے اور بطریق تحفہ کے بھیجے گی لوگو نکو اور اس سے معلوم ہوا کہ اگر تصدق نکرتی تو جائز ہوتا اُسکو نکلنا اور کہا نووی نے کہ اسمین دلیل ہو اسپر کہ عورت کو عدت طلاق بائن کی مین جائز ہو نکلنا اپنی حاجت کے لیے اور مذہب ابو حنیفہؒ کا بیچ فائدہ

حدیث ام عطیہؓ کے بیان ہو گا ع مولانا وعن المسور بن مخرمۃ ان سبیعۃ الاسلمیۃ نفست بعد وفات زوجہا بلیال فجاءت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاستاذنتہ ان تنکح فاذن لہا فنکحت رواہ البخاری اور روایت ہے مسورؓ بن مخرمہ سے کہ سبیعہؓ اسلمیہ جنی پیچھے مرنے خاوند اپنے کے کتنے دنون بعد پھر آئی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پروانگی طلب کی حضرتؐ سے نکاح کرنیکی پس اذن دیا حضرتؐ نے اُسکو پس نکاح کیا اُسنے نقل کی یہ بخاری نے

ف یعنی سبیعہؓ حاملہ تھی جب اُسکا خاوند مرا پھر جنی وہ بعد چند روز کے پس حضرتؐ نے اُسکو اذن دیا نکاح کرنیکا اور خاوند سے لکھا ہے علماء نے کہ اگرچہ عورت بعد وفات خاوند کے یا بعد طلاق دینے کے تو عدت سے نکل آتی ہو اور جائز ہوتا ہو اُسکو نکاح کرنا اور خاوند سے اگرچہ بعد طلاق دینے کے تھوڑی سی دیر مین ع وعن ام سلمۃ قالت جاءت امراۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ان ابنتی توفی عنہا زوجہا وقد اشتکت عینہا افنکحلہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا مرتین او ثلاثا کل ذلک یقول لا ثم قال انما ہی اربعۃ اشہر وعشر وقد کانت احدکن لتحد لکن فی الجاہلیۃ ترمی بالبعرۃ علی رأس الحول متفق علیہ اور روایت ہو ام سلمہؓ سے کہ کہا آئی ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ تحقیق میری بیٹی کا مر گیا خاوند اور تحقیق دکھتی ہین آنکھین اُسکی کیا سرمہ لگا دین اُسکے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ دو یا پوچھا یا تین بار ہر بار فرماتے تھے نہ پھر فرمایا سوا اسکے نہین کہ عدت چار مہینے اور دس دن ہو اور تحقیق تھی ایک تمھاری جاہلیت مین پھینکتے مینگنیان برس روز سر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اسمین دلیل ہو امام احمدؒ کے لیے کہ اُنکے نزدیک نہین جائز سرمہ لگانا ساتھ اُسکے اس عورت کو کہ مر جاوے خاوند اُسکا نہ آنکھ دکھنے مین بغیر آنکھ دکھنے کے اور ہمارے نزدیک اور امام مالکؒ کے نزدیک جائز ہو سرمہ لگانا آنکھ دُکھنے مین اور کہا شافعیؒ نے کہ سرمہ لگاوے رات کو آنکھ دُکھنے مین اور پونچھ ڈالے اُسے دن کو اور کہا بعض علما ہمارے نے شاید حسین سے کہ احتمال ہو کہ اُس عورت نے ارادہ زینت کا کیا ہو اور بہانہ کیا ہو آنکھ دُکھنے کا پس حضرتؐ کو معلوم ہوا آپ نے منع کیا اُسکو اور اخیر حدیث کا مطلب ہو کہ جاہلیت مین رسم تھی کہ جس عورت کا خاوند مر جاتا تو وہ ایک گھر تنگ مین بیٹھی رہتی اور بُرے کپڑے مانند ٹاٹ وکمل کے پہنتی اور زینت کی چیز اور خوشبوئی لگانی نہ چھوڑ دیتی برس روز تک پھر لاتے اُسکے پاس گدھا یا بکری یا کوئی پرندہ اور وہ رگڑتی ساتھ اُسکے شرمگاہ اپنی اور نکلتی گھر سے اور دیجاتیں اُسکے ہاتھ مین چند مینگنیان پس پھینکتی مینگنیو نکو اور نکلتی ساتھ اُسکے عدت مین سے پس اس حدیث مین اشارہ اوسی کی طرف فرمایا کہ مدت عدت کی اسلام مین تھوڑی ہو یعنی چار مہینے اور دس روز اور اتنی تنگی نہین اور آگے یہ خرابیان اور دشواریان تھین پس بوجود اسکے یہ اضطراب کیون ہو ع وعن ام حبیبۃ وزینب بنت جحش عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل لامراۃ تؤمن باللہ والیوم الاخر ان تحد علی میت فوق ثلث لیال الا علی زوج اربعۃ اشہر وعشرا متفق علیہ اور روایت ہے ام حبیبہؓ اور زینب بنت جحشؓ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہین درست کسی عورت کو کہ ایمان رکھتی ہو ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے یہ کہ سوگ رکھے کسی مُردہ پر زیادہ تین روز سے مگر اپنے خاوند پر چار مہینے اور دس دن سوگ رکھنا چاہیے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف سوگ رکھنے یعنی ترک کرے زینت کو اور خوشبو لگانیکو اور چار مہینے آخر ابتداے مدت خاوند کی موت سے ہو اور حضرت علیؓ کے نزدیک ابتداے مدت کی وقت جاننے عورت کے ہے موت خاوند کو یہانتک کہ اگر مر گیا خاوند سفر مین اور نہ پونہچی خبر عورت کو یہانتک کہ گذر گئے چار مہینے دس روز تمام ہوئی عدت نزد ک جمہور کے اور نزدیک علیؓ کے نہین تمام ہوتی یہانتک کہ گذرین چار مہینے اور دس دن وقت جاننے اُسکے سے ع وعن ام عطیۃ ان رسول اللہ صلی اللہ

۱ الف سوگ اصطلاح شرع مین ہے ۲ مومن ہونا شرط ہے سوگ مین ۳ مدت سوگ کی ۴ حکم طلاق کا ۵ عورت کا خاوند طلاق دی اور عورت کو ۶ عورت کا زینت ۷ عورت پونچی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحِدُّ امْرَأَةٌ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا اِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ وَلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَمَسُّ طِيْبًا اِلَّا اِذَا طَهُرَتْ نُبْذَةً مِنْ قُسْطٍ اَوْ اَظْفَارٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ اَبُوْدَاوٗدَ وَلَا تَخْتَضِبُ اور روایت ہوام عطیہؓ سے یہ کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ سوگ رکھے کوئی عورت کسی مُردہ پر زیادہ تین دنسے مگر خاوند پر چار مہینے دس دن اور نہ پہنے یعنے عدت مین کپڑا رنگین مگر کپڑا عصب کا اور نہ سُرمہ لگاوے اور نہ خوشبوئی لگاوے مگر جبوقت کہ پاک ہوے حیض سے کچھ استعمال کرنا قسط کا یا اظفار کا درست ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا ابوداؤد نے اور نہ رنگے یعنی بالونکو اور ہاتھونکو ساتھ منہدی کے ف۱ کپڑا رنگین یعنی کسنبا یا زعفرانی یا گیرو کے رنگ کا یعنی جو کہ نہایت شوخ رنگ ہو اور کافی مین لکھا ہی کہ اگر نہو عورت کے پاس کپڑا سوا رنگین کے تو نہین مضائقہ پہننے رنگین کا واسطے ضرورت ستر عورت کے لیکن نہ قصد کیجاوے زینت اور عصب قسم چادر سے ہی کہ سوت کو جمع کرکر رنگتے ہین پھر اسکو بنتے ہین تو وہ مُرخ ایسا ہوتا ہی کہ سفید خط بھی اسمین ہوتے ہین بسبب اسکے کہ اُسکے سوت کو جو باندھکر رنگتے ہین تو جہان بندھا ہوتا ہی وہانسے سفید رہتا ہی جیسے بندھنو نمین اور نہین معتدہ کے لیے اُس کپڑے سے کہ رنگا جاوے بعد بُننے کے کذا قال بعض الشراح من علمائنا والطیبی اور کہا ابن ہمام نے کہ نہ پہنے عورت عصب کو ہمارے نزدیک اور جائز رکھا ہی شافعیؒ نے تہین اور مُوٹے عصب کو اور منع کیا ہی مالکؒ نے نہین کہ نہ مُوٹے کو اور نہ سُرمہ لگاوے کہا ابن ہمام نے مگر عذر ہو تو لگاوے اور اختلاف مذاہب کا جو آیمن ہی ہیچ فائدہ حدیث ام سلمہؓ کے ذکر ہوچکا اور قسط اور اظفار خوشبو سے ہین کہ عرب مین عورتین بعد پاک ہونیکے حیض سے شرمگاہ مین استعمال کرتی ہین بدبو دُور ہونیکے لیے پس استعمال خوشبو سے منع فرمایا مگر دور کرنے بدبو کے لیے حالانکہ کہ بعد پاک ہونیکے حیض سے اجازت دی ان دو چیزونکے استعمال کرنیکی اور حکمت اسمین دلیل ہی اوپر واجب ہونے سوگ کے اُس عورت کو کہ عدت مین ہو بعد مرنے خاوند کے اور اسپر اجماع ہی سب علما کا اگرچہ اختلاف کیا ہی اُنھون نے اسکی تفصیل مین پس کہے ہین شافعی اور جمہور طرف اسکے کہ برابر ہی اسمین دخول بہا اور غیر دخول بہا خواہ چھوٹی ہو خواہ بڑی باکرہ ہو یا ثیبہ آزاد ہو یا لونڈی ہو مسلمہ ہو یا کافرہ اور حنفیہؒ کے نزدیک نہین سوگ ہی سوائے عورت تو نہ کافرہ اور مجنونہ اور صغیرہ اور معتدہ عتق پر یعنے اُس ام ولد پر کہ آزاد کرے اُسکو مولی اُسکا یا مرجائے مولی ام ولد کو چھوڑکر اور نہین عدت اُس عورت پر کہ عدت مین ہو نکاح فاسد کے یا وطی بشبہ کے یا طلاق رجعی کے اور عورت کو سوگ کھنا تین دنسے زیادہ کسی قرابتی کے مرجانیکے بعد حلال نہین سوائے خاوند کے کہ اُسکے مرنیکے بعد چار مہینے اور دس دن تک سوگ کھنا واجب ہی اور سوائے خاوند کے اور قرابتیونکے مرنیکے بعد سوگ رکھنا تین دن تک مباح ہی واجب نہین اور بعد تین دن کے مباح بھی نہین پس اگر خاوند تین دنکے سوگ کو بھی منع کرے تو پونہچتا ہی اُسکو اسلیے کہ زینت کرنا حق خاوند کا ہی کہ اگر خاوند ارادہ کرے کہ بیوی زینت کرے اور وہ نہ کرنا مانے تو خاوند کے تئین مارنا بیوی کا جائز ہی پس سوگ رکھنے مین اُسکا حق فوت ہوتا ہی ع ء در مختار ف۲ سوگ کرے جو عورت کہ عدت مین ہو طلاق بائن کے اور موت کے اگر ہو مکلفہ مسلمہ ساتھ ترک کرنے زینت کے اور نہ پہننے زعفرانی اور کسنبی کے اور ترک کرنے استعمال خوشبو اور تیل اور سرمہ اور منہدی کے مگر بسبب عذر کے جائز ہی استعمال کرنا اُسکا اور نہ سوگ کرے وہ عورت کہ عدت مین ہو آزادی کے اور نکاح فاسد کے اور نہ بھیجا جاوے پیغام نکاح کا معتدہ کو اور نہین مضائقہ ہی کنایہ کرنے نکاح کا اُس سے کہ وفات کی عدت مین ہو نہ اُس سے کہ طلاق کی عدت مین ہو اور نہ نکلے معتدہ طلاق اپنے گھر سے اصلا اور معتدہ موت نکلے دن کو اور کچھ رات مین اور رات کو نہیے غیر مکان اپنے مین اور لونڈی نکلے حاجت مولی کیلیے اور عدت بیٹھے معتدہ اُس مکانمین کہ رہتی ہو اُسمین وقت فرقت اور موت کے مگر یہ کہ نکالی جاوے جبراً یا خوف کرے اپنے مال کا یا گر پڑنے مکان کا یا نہ قادر ہو اُسکے کرایہ پر تو ان صورتونمین اور مکانمین عدت بیٹھنا جائز ہی اور نہین مضائقہ ہی یہ کہ ساتھ رہین میان بیوی ایک مکانمین اگرچہ ہو طلاق بائن کی عدت مین بشرطیکہ ہو درمیان دونونکے پردہ مگر یہ کہ خاوند ہو فاسق تو باوجود پردے کے بھی اٹھنے نہ دین پس اگر خاوند ہو فاسق یا گھر تنگ ہو تو نکلے عورت اور اولی ہی نکلنا خاوند کا اور اگر مقرر کرین مرد و عورت درمیان اپنے

ف۱ یعنی کسنبی رنگ کپڑا
ف۲ یعنی عورت پر مرد مین
ف۳ یعنی سوگ کرنا عورت پر
ف۴ یعنی طلاق رجعی مین
ف۵ یعنی سوگ نہین ام ولد پر
ف۶ یعنی سوگ نہین کافرہ پر
ف۷ یعنی سوگ نہین مجنونہ پر
ف۸ یعنی سوگ نہین صغیرہ پر
ف۹ یعنی سوگ نہین معتدہ پر
ف۱۰ یعنی سوگ نہین عتق پر
ف۱۱ یعنی سوگ نہین ام ولد پر
ف۱۲ یعنی سوگ نہین کافرہ پر
ف۱۳ یعنی سوگ نہین مجنونہ پر
ف۱۴ یعنی سوگ نہین صغیرہ پر
ف۱۵ یعنی سوگ نہین معتدہ پر
ف۱۶ یعنی سوگ نہین عتق پر

ایک عورت ثقہ کو کہ قادر ہو حامل ہونے پر تو خوب ہے اور اگر طلاق بائن دے خاوند عورت کو یا مرجائے سفر میں اور درمیان عورت کے اور درمیان شہر کے کم ہو مدت سفر سے یعنی تین روز سے کم ہو تو پھر آوے اپنے شہر میں اور اگر اُسمیں ادا اُسکے شہر میں مدت سفر ہو اور درمیان مقصد اُسکے کے یعنی جہاں جاتی تھی کم ہو تو وہاں چلی جاوے اور اگر دونوں طرف مدت سفر ہو تو اختیار رکھتی ہے چاہے اُدھر جاوے چاہے وطن کو پھر آوے اُسکے ساتھ ولی ہو یا نہ ہو اور پھر آنا خوب ہے تاکہ عدت بیٹھے خاوند کے گھر میں ولیکن اگر ہو پہلے کسی شہر میں تو نہ نکلے اُس سے جبتک کہ نہ عدت بیٹھ لے پھر نکلے اگر ہو اُسکے لیے محرم اور کہا صاحبین نے کہ اگر ہو عورت کے ساتھ محرم تو جائز ہے اُسکو نکلنا پہلے عدت کے بھی ۱۲ ملتقی الابحر و درمختار **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری

عَنْ زَیْنَبَ بِنْتِ کَعْبٍ اَنَّ الْفُرَیْعَةَ بِنْتَ مَالِکِ بْنِ سِنَانٍ وَهِیَ اُخْتُ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَخْبَرَتْهَا اَنَّهَا جَاءَتْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَسْاَلُهٗ اَنْ تَرْجِعَ اِلٰی اَهْلِهَا فِیْ بَنِیْ خُدْرَةَ فَاِنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِیْ طَلَبِ اَعْبُدٍ لَهٗ اَبَقُوْا فَقَتَلُوْهُ قَالَتْ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَرْجِعَ اِلٰی اَهْلِیْ فَاِنَّ زَوْجِیْ لَمْ یَتْرُکْنِیْ فِیْ مَنْزِلٍ یَمْلِکُهٗ وَلَا نَفَقَةٍ فَقَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَانْصَرَفْتُ حَتّٰی اِذَا کُنْتُ فِی الْحُجْرَةِ اَوْ فِی الْمَسْجِدِ دَعَانِیْ فَقَالَ امْکُثِیْ فِیْ بَیْتِکِ حَتّٰی یَبْلُغَ الْکِتٰبُ اَجَلَهٗ قَالَتْ فَاعْتَدَدْتُ فِیْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا رَوَاهُ مَالِکٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے زینب بیٹی کعب کی سے یہ کہ فریعہ بیٹی مالک بن سنان کی نے اور وہ ہے بہن ابی سعید خدری کی خبر دی اُسکو یعنی زینب کو یہ کہ فریعہ آئی حضرت رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سحاصلین کہ پوچھتی تھی حضرت سے یہ کہ پھر جاوے طرف کنبہ اپنے کی کہ قبیلہ بنی خدرہ میں تھی اِسواسطے کہ خاوند اُسکا نکلا تھا واسطے ڈھونڈھنے غلاموں اپنے کے کہ بھاگ گئے تھے پس مار ڈالا غلاموں نے اُسکو یعنی اور مجکو عدت بیٹھنا چاہیے کہا فریعہ نے پس پوچھا میرے کو رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ پھر جاؤں میں طرف کنبے اپنے کے اِسواسطے کہ میرے خاوند نے نہیں چھوڑا مجکو مکان میں کہ مالک ہو وہ اُسکا یعنی جس مکان میں رہتی ہوں وہ اُسکی ملک نہیں اور نہ نفقہ ہے میرے پاس پس کہا فریعہ نے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہاں چلی جا پھر گئی میں یہانتک کہ جب پہنچی میں صحن حجرہ یا مسجد نبوی میں بُلایا مجکو حضرت نے پس فرمایا ٹھیری رہو اپنے گھر میں یعنی جس گھر میں خاوند کے مرنیکی خبر آئی ہو اگرچہ وہ خاوند کی ملک نہیں یہانتک کہ پورے کتاب اپنی مدت تک یعنی عدت پوری ہو جاوے کہا فریعہ نے پس عدت بیٹھی میں اُس گھر میں چار مہینے اور دس دن نقل کی یہ مالک اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** اِس سے معلوم ہوا کہ معتدہ کو اُٹھ جانا ایک مکان سے دوسرے مکان میں درست نہیں بلا ضرورت اور شرح لسنہ میں لکھا ہے کہ اختلاف کیا ہے علماء نے سکنیٰ میں معتدہ وفات کیلیے اور امام شافعیؒ کے اِسمیں دو قول ہیں صحیح تر تو یہ ہے کہ اُسکے لیے سکنیٰ ہے اور یہی مذہب ہے عمر اور عثمان اور علی اور عبداللہ بن مسعود اور عبداللہ بن عمرؓ کا اور کہا اُنھوں نے کہ اذن دینا حضرت کا فریعہ کو اول ہو گیا منسوخ ساتھ قول حضرت کے ٹھیری رہ اخیر اور دوسرا قول شافعیؒ کا یہ ہے کہ نہیں سکنی اُسکے لیے بلکہ عدت بیٹھے جہاں چاہے اور یہی قول ہے علی اور ابن عباس اور عائشہؓ کا اِسلیے کہ حضرت نے اذن دیا فریعہ کو نقل مکان کرنیکا اور پھر جو ٹھیرے رہنے کو دین فرمایا یہ مستحب کے لیے ہے ۱۲ اور مذہب امام اعظمؒ کا بیچ دوسرے فائدہ باب النفقات کے تفصیل سے ذکر کیا جاویگا انشاء اللہ تعالے

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ تُوُفِّیَ اَبُوْ سَلَمَةَ وَقَدْ جَعَلْتُ عَلٰی صَبِرًا فَقَالَ مَا هٰذَا یَا اُمَّ سَلَمَةَ قُلْتُ اِنَّمَا هُوَ صَبِرٌ لَیْسَ فِیْهِ طِیْبٌ فَقَالَ اِنَّهٗ یَشُبُّ الْوَجْهَ فَلَا تَجْعَلِیْهِ اِلَّا بِاللَّیْلِ وَتَنْزِعِیْهِ بِالنَّهَارِ وَلَا تَمْتَشِطِیْ بِالطِّیْبِ وَلَا بِالْحِنَّاءِ فَاِنَّهٗ خِضَابٌ قُلْتُ بِاَیِّ شَیْءٍ اَمْتَشِطُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِالسِّدْرِ تُغَلِّفِیْنَ بِهٖ رَاْسَكِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ بیوی ہیں حضرت کی کہا آئے میرے پاس رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم اُسوقت کہ وفات کی گئی ابوسلمہؓ یعنے اُنکے خاوند کہ بھی حضرت کے تھے اِسحالیں کہ لگایا تھا میں نے اپنے مُنہ پر ایلوا پس فرمایا حضرت نے کیا ہے یہ یعنی یہ کیا لگایا ہے تو نے عدت میں اے ام سلمہؓ کہا میں نے نہیں ہے

۱ اگر شہر میں ہو ۱۲
۲ بخلاف دونوں صورتوں کے ۱۲
۳ شک راوی کا سکنیٰ فی بیتہا او الخروج الی المنزل ۱۲ منہ
۴ قولہ کتاب ای العدۃ المکتوب علیہا ای المحدودۃ ۱۲
۵ مکان ربع ۱۲

یہ گمراہ ہوا نہیں اسمین خوشبو کو ممنوع ہی سوگ مین پس فرمایا حضرتؓ نے کہ تحقیق یہ جوان کرتا ہی چہرہ کو یعنی اس سے چہرہ چمکنے لگتا ہی اور رنگ چہرے کا اچھا ہو جاتا ہی بس نہ لگا اسکو مگر رات کو یعنی اسلیے کہ یہ بعید تر ہی قصد زینت سے اور چھٹا ڈال اسکو دھلوا دے نہ کنگھی کر ساتھ خوشبوئی کے یعنی نہ کنگھی خوشبو آلودہ اور نہ کنگھی کر ساتھ مہندی کے اسلیے کہ مہندی رنگ ہی یعنی سُرخ رنگ ہوتا ہی اُسکا اور وہ سوگ مین ممنوع ہی اور مہندی مین خوشبو بھی ہوتی ہی کما مر نے ساتھ کس چیز کے کنگھی کرے دنمین یا رسول اللہ فرمایا کنگھی کر ساتھ بیری کے پتو نکے غلاف کر تو ساتھ اُسکے سر اپنے کو یعنی بہت ڈال وہ بالو پر جسکے کر ڈھانپے سر بالو کو جیسا کہ غلاف ڈھانپ لیتا ہی نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے ف اجماع ہی علما کا اسپر کہ نہ لگاوے عورت سوگ والی تیل خوشبو کا اور خلاف کیا غیر خوشبودار مین مانند تیل بلون اور زیت غیر کے پس ہمارے نزدیک اور شافعی کے نزدیک وہ بھی لگاوے مگر بضرورت اسلیے کہ اُسے بھی زینت حاصل ہوتی ہی اور جائز رکھا ہی اکلو دونون امامون نے اور علماے ظاہر نے وع **وَعَنْهَا** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا لَا تَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ مِنَ الثِّيَابِ وَلَا الْمُمَشَّقَةَ وَلَا الْحُلِيَّ وَلَا تَخْتَضِبُ وَلَا تَكْتَحِلُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ام سلمہؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا عورت گرم جائے خاوند اُسکا نہ پہنے کپڑا کسنبا اور نہ رنگا ہوا گرد کا اور نہ پہنے زیور اور نہ رنگے بال اور ہاتھ پانون مہندی سے اور نہ سُرمہ لگاوے نقل کی ابو داؤد اور نسائی نے ف نہین مضائقہ ہی ساتھ پہننے سیاہ اور خاستری مگ کے اور کہنے یہ اُنے کے کہ خوشبو نہ آتی ہو اسمین کذا فی الدرار اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ جائز ہی عورت مذکورہ کو پہننا ریشمی کپڑا بکا بسبب عذر کے مانند کھجلی اور جوؤن اور بیماری کے وع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ الْاَخْوَصَ هَلَكَ بِالشَّامِ حِيْنَ حَضَرَ اِمْرَاَتُهُ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ وَقَدْ كَانَ طَلَّقَهَا فَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ اِلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ يَسْاَلُهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَكَتَبَ اِلَيْهِ زَيْدٌ اَنَّهَا اِذَا حَلَّتْ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ وَبَرِئَ مِنْهَا لَا يَرِثُهَا وَلَا تَرِثُهٗ رَوَاهُ مَالِكٌ روایت ہی سلیمانؒ بن یسار سے یہ کہ اخوصؓ مر گیا تھا شام مین اُسوقت کہ داخل ہوی عورت اُسکی بیچ خون تیسرے حیض کے اور تحقیق طلاق دی اُسکو اخوصؓ نے یعنی پہلے مر نیکے پس لکھا معاویہؓ بن ابی سفیانؓ نے طرف زیدؓ بن ثابت کے پوچھتے تھے زیدؓ سے یہ مسئلہ پس لکھا طرف معاویہؓ کے زیدؓ نے یہ کہ تحقیق وہ عورت جسوقت کہ داخل ہوی بیچ خون کے تیسرے حیض سے پس تحقیق وہ الگ ہو گئی اخوصؓ سے اور الگ ہوا وہ اُس سے نہ وارث ہوا خوصؓ کی اُسکا اور نہ وارث ہووے خوصؓ کی نقل کی یہ مالکؒ نے ف طلاق دی تھی اُسکو آخر اور عدت بیٹھی تھی وہ ساتھ تین حیضو نکے جیسیکہ حکم عدت طلاق کا ہی اور آپ خاوند مر گیا عدت موت ساتھ چار مہینے اور دس دنکے بیٹھنی چاہیے پس یہ مسئلہ معاویہؓ نے زیدؓ سے پوچھ بھیجا کہ آیا اس صورت مین عورت وارث خاوند کی ہو گی یا نہین زیدؓ نے جواب لکھا معاویہؓ کو کہ اس صورت کو جبکہ تیسرا حیض شروع ہوا بمجرد دیکھنے خون تیسرے حیض کے الگ ہو گئی اور خلاص ہوئی قید مرد کی سے اور وہ مرد الگ ہوا اُس سے یعنی عدت طلاق تمام ہوئی باعتبار گذرنے اکثر عدت کے یا شروع ہونے تیسرے حیض کے اور عدت وفات ساقط ہوئی وارث نہین ہو گا وہ مرد اُس عورت کا اگر زندہ ہوتا اور عورت مرجاتی اور وارث نہین ہو گی وہ عورت اُس مرد کی اگر مرد مرا جیسیکہ صورت مذکورہ مین ہی اور احدیث مین مقصود سوال کرنا میراث سے تھا اس صورت مین اور احتمال ہی کہ سوال عدت سے ہو کہ عدت طلاق کھینچے یا عدت وفات کذا ذکر الشیخ اور ملا علیؒ نے لکھا ہی کہ کہا طیبی نے کہ اس سے صریحًا معلوم ہوتا ہی کہ مراد قرء طہر ہے بیچ قول اللہ تعالیٰ کے وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ طہرین کہتا ہون مین کہ یہ مذہب صحابی کا ہی حال آنکہ نقل کیا گیا ہو اُسنے خلاف اُسکے بھی اور یہ نہین معلوم ہوا کہ معاویہؓ نے عمل کیا اُسکے قول پر یا نہین کیا اور ہمارے نزدیک مراد قرو سے حیض ہین چنانچہ خلفاے اربعہ کا اور اکثر صحابہ کا بھی یہی قول ہو اور تیرہ صحابہ سے منقول ہی کہ وہ کہتے تھے کہ آدمی احق ہو اپنی بیوی کا یہانتک کہ نہاوے تیسرے حیض سے پس اس سے بھی یہی معلوم ہوا کہ مراد قرو سے حیض ہین اور اور بہت سی دلیلین اپنے مذہب کی لکھی ہین ملا علیؒ نے مرقات مین وع **وَعَنْ** سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَيُّمَا امْرَاَةٍ طُلِّقَتْ فَحَاضَتْ حَيْضَةً اَوْ حَيْضَتَيْنِ ثُمَّ رُفِعَتْ حَيْضَتُهَا فَاِنَّهَا تَنْتَظِرُ تِسْعَةَ اَشْهُرٍ فَاِنْ بَانَ بِهَا

ل یعنی کہا طیبی نے ۱۲ ج ۲ ص ۳۰۰ طیبی کی کنیت ابو عبداللہ ہی ۱۲ ن نباشد ر ۱۲ ن نباشد ر ۱۲ ن نباشد ر

حَسَنٌ فَذٰلِكَ وَاِلَّا عَتَدَّتْ بَعْدَ التَّسْعَةِ اَنَّهَا شَهْرٌ ثُمَّ حَلَّتْ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہے سعید بن مسیب سے کہ کہا فرمایا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہ جو عورت طلاق دی گئی پھر آیا اُسکو ایک حیض دوہر موقوف ہو گیا حیض اُسکا پس تحقیق انتظار کرے وہ عورت نو مہینے پھر اگر ظاہر ہوا اُسکو حمل پس حکم اُسکا ظاہر ہے کہ جب جنے گی عدت تمام ہو گی اور اگر نہ ظاہر ہوا حمل عدت کھینچے بعد نو مہینے کے تین مہینے پھر حلال ہو یعنی عدت سے نکلے اتنی کی تا مالک نے

بَابُ الْاِسْتِبْرَاءِ باب ہے بیچ بیان استبرا کے **ف** استبرا شرع مین کہتے ہین طلب پاکی کرنے رحم لونڈی کو حمل سے جو کوئی مالک ہو لونڈی کا بسبب خرید نیکے یا وصیت کے یا ہبہ کے یا ارث کے حرام ہے اُسپر صحبت کرنی اُس سے اور لوازمات صحبت کے مانند مساس کرنے اور بوسہ لینے وغیرہ کے یہانتک کہ استبرا کرے ساتھ دیکھنے حیض کے اگر حیض آتا ہوا اُسکو یا ساتھ گذرنے ایک مہینے کے اگر حیض نہ آتا ہو یا ساتھ جنے کے اگر حاملہ ہو اور استبرا بہر حال کرے اگرچہ باکرہ ہو لونڈی یا عورت سے خریدی ہو یا محرم سے یا مال لڑکے کیسے ہو اگرچہ قیاس چاہتا تھا کہ ان صورتونمین استبرا واجب نہو اسلیے کہ حکمت استبرا مین یہ ہے کہ معلوم ہو جاوے پاک ہونا رحم کا نطفہ غیر کے سو تا احتلاط اُسکے نطفے کا غیر کے نطفے کے ساتھ نہ ہو اور ان صورتونمین احتمال نطفہ غیر کا ہو نہین لیکن قیاس کو ترک کیا بسبب نص کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اوطاس کے بردونکی حق مین فرمایا کہ آگاہ ہو صحبت نہ کیجاوے حاملہ یہانتک کہ دیکھے حیض کو اور یہ ضرور ہے کہ انمین عورتین باکرہ اور انمیں اُنکے کے ہونگی ح **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اِبْنِ الدَّرْدَاءِ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَاَةٍ مُجِحٍّ فَسَاَلَ عَنْهَا فَقَالُوْا اَمَةُ فُلَانٍ قَالَ اَلَمْ يُهَا قَالُوْا اَهَمَّ قَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَلْعَنَهُ لَعْنًا يَدْخُلُ مَعَهُ فِيْ قَبْرِهٖ كَيْفَ يَسْتَخْدِمُهُ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ اَمْ كَيْفَ يُوَرِّثُهُ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا گذرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت پر کہ قریب تھی جنے کے پس پوچھا احوال اُسکا یعنی یہ کہ آزاد ہے یا لونڈی ہے پس کہا صحابہ نے کہ لونڈی ہے فلانے کی فرمایا کیا صحبت کرتا ہے وہ اُس سے عرض کیا صحابہ نے کہ ہان فرمایا کہ تحقیق قصد کیا تھا مین نے کہ لعنت کرونمین اُسکو ایسی لعنت کہ داخل ہو ساتھ اُسکے اُسکی قبر مین کسطرح خدمت کو لیگا اُسکے فرزند اُسکے تئین حال آنکہ خدمت کو کہنا فرزند کے تئین اور غلام کرنا اُسکے تئین حلال نہین اُسکو یا کسطرح سے وارث گردانیگا فرزند غیر کو حال آنکہ وارث کرنا فرزند غیر کو تئین حلال نہین اُسکو نقل کی یہ مسلم نے **ف** داخل ہوا آخر یعنی وہ لعنت ہمیشہ رہے کہ اترا اُسکا اُسکے مرنیکے بعد تک باقی ہے اور حضرت نے قصد لعنت کرنیکا اُسپر اسلیے کیا کہ جب اُسنے صحبت کی اپنی ایسی لونڈ یسی کہ مالک ہوا اُسکا حالت حمل مین ہوا ترک کرنیوالا استبرا کا حال آنکہ وہ فرض ہو اُسپر بعد ازان اشارہ کیا طرف سبب لعن کے بیچ ترک کرنے استبرا کے ساتھ اس قول اپنے کے کسطرح خدمت کو لیگا الخ حاصل اسکا یہ ہے کہ جب صحبت کریگا لونڈی سے بغیر استبرا کے اور پیدا ہو گا اُس سے فرزند ایسے زمانے مین کہ احتمال رکھے کہ اُسکے خاوند سے ہو جیسیکہ چھ مہینہ مین جنی پس اگر اقرار کریگا صحبت کرنیوالا ساتھ نسب اُسکے کے تو وارث ہو گا وہ اُسکا پس لازم آویگا وارث کرنا فرزند غیر کا اور یہ حرام ہے پس مستحق ہو گا لعنت کا اور احتمال رکھے ہے کہ اس صحبت کرنیوالے سے ہو پس اگر اقرار نکریگا اُسکے نسب کا غلام رہیگا اور لازم آویگی خدمت یعنی فرزند سے اور قطع ہونا نسب کا اور یہ بھی حرام ہے پس مستحق ہو گا لعنت کا پس ضرور ہے استبرا واسطے تحقیق حال کے ح **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ سَبَايَا اَوْطَاسٍ لَا تُوْطَاُ حَامِلٌ حَتّٰى تَضَعَ وَلَا غَيْرُ ذَاتِ حَمْلٍ حَتّٰى تَحِيْضَ حَيْضَةً رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ پونچایا اُسکو طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ فرمایا ہیچ نہ بدی پکڑے ہوے اوطاس کے کہ نہ صحبت کیجاوے کوئی عورت حاملہ یہانتک کہ جنے اور نہ صحبت کیجاوے بن حمل والی بھی یہانتک کہ آچکے ایک حیض نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد اور دارمی نے **ف** اور اگر حیض نہ آتا ہو اُسکو بسبب صغر سن کے یا بڑی عمر کے تو استبرا کرے ساتھ ایک مہینے کے اور یہ قسم

ل شاید ہو ہر حضرت نے بھی ہو لونڈ اوطاس جگہ کا ہے کہ ہر منزل کرے اور فرد ۱۰۱۹ بعد فتح خیبر ۷ھ

ذکر کی گئی بسبب قلیل الوجود اور نادر ہونے اسکے کے اور اگر مالک ہووے لونڈی کا حالت حیض مین تو نہ شمار کرے اس حیض کو یہانتک کہ استبرا کرے ساتھ اور حیض پورے کے اور اسمین دلیل ہو اسپر کہ حادث ہونا ملک کا لونڈی کو واجب کرتا ہو استبرا کو اور یہی مذہب ہے چاروں اماموں کا اور دلیل ہو اسمین اسپر کہ بندی پکڑے آنے سے جاتا رہتا ہے نکاح پہلا اور ظاہر حدیث کا مطلق ہو کہ خاوند اُسکے ساتھ ہوے یا نہ ہوے اور یہ مذہب مالک رح اور شافعی رح کا ہو اور ہمارے نزدیک اگر دونون میان بیوی معاً بندی کرالئے جاوین تو باقی رہتا ہے نکاح اُنکا رح ع **وَعَنْ** رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ لَا يَحِلُّ لِاِمْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَسْقِيَ مَاءَهٗ زَرْعَ غَيْرِهٖ يَعْنِيْ اِتْيَانَ الْحَبَالٰى وَلَا يَحِلُّ لِاِمْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَقَعَ عَلَى امْرَاَةٍ مِنَ السَّبْيِ حَتّٰى يَسْتَبْرِئَهَا وَلَا يَحِلُّ لِاِمْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَبِيْعَ مَغْنَمًا حَتّٰى يُقْسَمَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اِلٰى قَوْلِهٖ زَرْعَ غَيْرِهٖ اور روایت ہو رویفع بیٹے ثابت انصاری کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دن حنین کے کہ نہین درست واسطے کسی شخص کے کہ ایمان لایا ہو ساتھ اللہ اور دن قیامت کے یہ کہ پلاوے اپنا پانی یعنی نطفہ اپنا کھیتی غیر اپنی کے مین یعنی صحبت کرنی عورت حمل والی سے کہ حمل غیر اُسکے کا ہو نہین درست اور نہین درست واسطے اُس شخص کے کہ ایمان لایا ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے یہ کہ صحبت کرے عورت بندی پکڑی ہوئی سے یہانتک استبرا کرے اُسکو یعنی ساتھ ایک حیض کے یا ایک مہینے گذرنے کے اور نہین درست واسطے اُس شخص کے کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ اور دن آخرت کے یہ کہ بیچے غنیمت کی چیز کو یہانتک کہ بٹ نہ لے یعنی تصرف وخیانت نکرے غنیمت مین نقل کی یہ ابوداؤد نے اور نقل کی ترمذی نے قول زرع غیرہ تک **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** مَالِكٍ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ بِاسْتِبْرَاءِ الْاِمَاءِ يَحِيْضَةٍ اِنْ كَانَتْ مِمَّنْ تَحِيْضُ وَكَانَتْ اَشْهُرًا اِنْ كَانَتْ مِمَّنْ لَا تَحِيْضُ وَكَانَ يُصَلِّيْ عَلٰى مَنْ سَبٰى الْغَنَائِمَ روایت ہو مالک رح سے کہ کہا پہنچا مجکو یہ کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ساتھ پاک کرنے لونڈیون کے ساتھ ایک حیض کے اگر ہو حیض والی اور ساتھ تین مہینے کے اگر ہو اُن عورتون سے کہ نہین حیض والیان اور منع کیا پانی پلانے غیر کے سے **ف** یعنی داخل کرنے نطفہ اپنے سے اوپر نطفہ غیر کے یعنی جو کہ حمل رکھتی ہو کسیکا اُس سے صحبت نکرے اور مذہب جمہور کا یہ ٹھیرا ہو کہ اگر لونڈی کو حیض نہ آتا ہو تو استبرا حاصل ہوتا ہے ساتھ ایک مہینے کے اور بعضون کا بسبب حدیث کے یہ مذہب ہو کہ ساتھ تین مہینے کے حاصل ہوتا ہے ع رح **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا وُهِبَتِ الْوَلِيْدَةُ الَّتِيْ تُوْطَاُ اَوْ بِيْعَتْ اَوْ اُعْتِقَتْ فَلْتَسْتَبْرِئْ رَحِمَهَا بِحَيْضَةٍ وَلَا تَسْتَبْرِئُ الْعَذْرَاءُ رَوَاهُ الْمَالِكِيْنَ اور روایت ہو ابن عمر سے یہ کہ اُنھون نے کہا جسوقت کہ بخشش کیجاوے لونڈی کہ صحبت کیجاتی تھی یا بیچی جاوے یا آزاد کیجاوے پس چاہیے کہ پاک کرے رحم اپنے کو ساتھ ایک حیض کے اور نہ پاک کرے کنواری نقل کہین یہ دونون حدیثین رزین نے **ف** اسحدیث پر ابن شریح نے عمل کیا ہو کہ وہ کہتے ہین واجب نہین استبرا باکرہ کے لیے اور جمہور کہتے ہین کہ اُسکے لیے بھی استبرا ہو بسبب عام ہونے حدیث بندیون اوطاس کے جیسیکہ اوپر کہا گیا اور کہا صاحب ہدایہ نے کہ جب مرجاوے مولی ام ولد کا یا آزاد کردے اُسکو تو عدت اُسکی تین حیض ہین اور اگر حیض نہ آتا ہو تو تین مہینے کہا ابن ہمام نے یعنی اگر حاملہ نہو اور نہ کسی کے نکاح مین ہو اور نہ کسیکی عدت مین ہو پس اگر ہو گی حاملہ تو عدت اُسکی ساتھ جننے کے ہو گی اور اگر کسی کے نکاح مین یا کسی کی عدت مین ہو گی تو نہین واجب ہو گی اُسپر عدت مولی کی بسبب ظاہر ہونے فراش کے مولی سے اور یہ ہمارے نزدیک ہے اور امام شافعی رح کے نزدیک عدت ام ولد کی ایک حیض ہو اور یہی قول امام مالک رح اور امام محمد رح کا ہو ع رح **بَابُ النَّفَقَاتِ وَحَقِّ الْمَمْلُوْكِ** باب ہیچ بیان نفقون اور لونڈی غلام کے حق کے **ف** نفقات جمع نفقہ کی ہو اور نفقہ نام ہو اُسچیز کا کہ خرچ کیجاوے اور جمع اُسکی باعتبار انواع اُسکی کے ہو جیسیکہ

نفقہ سو یہ نکا اور اولاد کا اور والدین اور اقارب کا مثلاً اور ظاہر یہ ہی کہ یہان نفقہ عام مراد ہی واجب اور غیر واجب اور مراد لونڈی غلام کے حق سے کھلانا اور پنانا اُنکا ہی اور نہ تکلیف دینی اُس کام کی کہ نہ طاقت رکھین اُسکی جیسیکہ سمجھا جاتا ہی حدیثون سے ف واجب ہی نفقہ اور لباس اور مکان رہنے کا بیوی کیلیے اُسکے خاوند پر اگرچہ خاوند چھوٹا ہو اور بیوی مسلمان ہو یا کافرہ ہو بڑی ہو یا چھوٹی کہ صحبت کیجائے بشرطیکہ سپرد کر دیا ہو بیوی نے خاوند کو نفس اپنا بیچ مکان خاوند کے یا نہ سپرد کیا ہو بسبب حق اپنے کے یا بسبب نہ طلب کرنے خاوند کے اور مقرر کیا جاوے نفقہ ہر مہینہ کا اور سپرد کر دیا جاوے بیوی کو اور مقرر کیا جاوے لباس ہر چھ مہینے کا اور مقرر کیا جاوے نفقہ اور لباس اُسقدر کہ کفایت کرے عدت کو بغیر اسراف اور تنگی کے اور معتبر ہے اسمین حالت میان بیوی کی پس اگر دونون تونگر ہین تو نفقہ تونگرونکا سا واجب ہوگا اور اگر دونون محتاج ہون تو نفقہ محتاجونکا سا واجب ہوگا اور اگر بیوی محتاج ہو اور خاوند تونگر یا خاوند محتاج بیوی تو نگر تو بین اسکو چاہیے یعنی تونگر سے کم اور فقیر سے زیادہ اور بعضون نے کہا کہ اعتبار خاوند ہی کے حال کا ہی فقط اور اگر اختلاف ہو میان بیوی مین بیچ تنگدستی اور وسعت کے تو قول خاوند کا معتبر ہوگا اور گواہ معتبر ہونگے بیوی کے اور معین کرے خاوند نفقہ بیوی کے ایک خادم کا اگر تونگر ہو اور اگر مفلس ہو تو نہین لازم ہے نفقہ خادم کا صحیح تر روایت مین اور اگر معین کیا گیا نفقہ حالت افلاس خاوند کے مین پھر وہ تونگر ہو گیا پس جھگڑا کیا بیوی نے اُس سے تو پورا کر دے اُسکے لیے نفقہ تونگری کا اور اگر تونگری کی حالت مین مقرر ہوا اور پھر مفلس ہو گیا تو نفقہ مفلسونکا سا لازم ہوگا اور نہین نفقہ واسطے بیوی کے فرمان کے کہ نکل جاوے خاوند کے گھر سے ناحق اور نہ اُسکے لیے ہی کہ قید کی گئی ہو عوض دین کے یا بیمار ہو کہ نہ بھیجی گئی ہو بعد بیاہ کے خاوند کے گھر یا کسی نے غصب کیا ہو اُسکو یا ایسی چھوٹی ہو کہ نہ صحبت کیجاتی ہو اُس سے یا حج کو گئی ہو بغیر خاوند کے اور اگر حج کو گئی ہو خاوند کے ساتھ تو اُسکے لیے نفقہ حضر کا ہے نہ سفر کا اور نہ کرایہ سواری کا اور اگر بیمار ہوئی خاوند کے گھر تو اُسکے لیے نفقہ ہی اور اگر بیمار ہوئی اپنے گھر مین اور بھیجی گئی بیمار بعد نکاح کے تو نہین نفقہ اُسکے لیے اور خاوند پر لازم ہی یہ کہ رکھے بیوی کو ایک مکان مین کہ خالی ہو اہل اُسکے سے اگرچہ بیٹا اُسکا ہو کسی اور سے اور خالی ہو اہل ہوی کیسے اور کفایت کرتا ہی عورت کو ایک لگ حجرہ گھر مین جبکہ ہو اسمین اسباب بند کرنیکا یعنی کواڑ وغیرہ اور خاوند کو پونہچتا ہی کہ منع کرے بیوی کی لوگونکو اگرچہ بیٹا اُسکا ہو کسی اور سے داخل ہونیسے بیوی کے پاس نہ نظر کرنے سے طرف بیوی کے اور کلام کرنیسے ساتھ بیوی کے جب چاہین وہ اور صحیح یہ ہی کہ خاوند نہ منع کرے بیوی کو جانیسے اپنے ماں باپ کے پاس اور آنے ماں باپ کے بیوی کے پاس سے ہر ہفتہ مین ایکبار اور سوا ماں باپ کے اور قرابتی محارم کے آنے جانیسے نہ منع کرے برس مین ایکبار اور واجب ہی نفقہ اور سکنی واسطے اُس عورت کے کہ عدت مین ہو طلاق رجعی کے یا بائن کے اور اُسکے لیے کہ جدی ہو بغیر معصیت کے مانند خیار عتق کے اور بالغ ہونیکے اور تفریق کے بسبب نہونے کفو یکے اور نہین نفقہ اور سکنی واسطے اُس عورت کے کہ عدت مین ہو موت کے اور نہ اُسکے لیے کہ جدی ہو سبب گناہ کے مانند مرتد ہو جانیکے اور بوسہ لینے خاوند کی بیٹی کے اور اگر مرتد ہو جاوے وہ عورت کہ تین طلاقین دی گئی ہو ساقط ہو جاتا ہی نفقہ اُسکا اگر نہ صحبت کروائے خاوند کے بیٹے سے اور نفقہ لڑکے فقیر کا باپ پر واجب ہے اگرچہ فقیر ہو اور نہ جبر کیجاوے ماں اُسکی دودھ پلانے پر مگر جبکہ معین ہو ماں یعنی دودھ نہ پیوے بچہ یا اور دودھ پلانیوالی سوا ماں کے نہ ملے تو اُس صورت مین ماں پر جبر کیا جاوے اور باپ دودھ پلانیوالی نوکر رکھے اور ماں پاس کھکر دودھ پلاوے اور اگر باپ نوکر رکھے لڑکے کی ماں کو تاکہ دودھ پلاوے بچہ کو اسحال مین کہ وہ بیوی اُسکی ہو یا اُسکی عدت مین ہو طلاق رجعی سے تو نہین جائز اور عدت مین طلاق بائن کے ہو تو دو روایتین ہین باسمین یعنی بعضون نے کہا جائز اور بعضون نے کہا نہین جائز اور بعد عدت کے جائز ہی بلکہ وہ حق ہی اگر نہ طلب کرے زیادہ بہ نسبت غیر کے اور اگر نوکر رکھے اُسکو اسحال مین کہ وہ بیوی اُسکی ہو واسطے دودھ پلانے بیٹے اپنے کے غیر اُسکے سے ہو تو صحیح ہی اور نفقہ بیٹی فقیر بالغہ کا اور

ف صحیح اگر گواہ بیوی کے پاس نہ ہونگے تو اعتبار گواہ کا اوسکے پاس ہونگے تو قول خاوند کا ۱۲ منہ ف ۲ یعنی خادم کو نفقہ خادم کرنے سے منع ۱۲ منہ ف ۳ جبراً (۱۲ فقیر)

نفقہ بیٹے فقیر جاندہ یعنی اپاہج کا باپ ہی پر واجب ہے فتویٰ اسی پر ہے اور بعضوں نے کہا کہ دو تہائی باپ پر ہے اور ایک تہائی ماں پر اور نفقہ اصول کا یعنی ماں اور باپ اور دادا دادی اور نانا نانی کا اگرچہ اوپر کے درجہ میں ہوں اگر وہ محتاج ہوں تو اولاد پر واجب ہے بشرطیکہ اولاد تونگر ہو اسطرحکی کہ صدقہ لینا اُنکو حرام ہو یعنی بیٹا اور بیٹی پر برابر واجب ہے اور معتبر ہے اسمیں قرب جزئیہ نہ ارث پس اگر کسیکی بیٹی اور پوتہ تو نفقہ بیٹی پر ہے باوجود اسکے کہ ارث دونوکو پہنچتی ہے اور اگر ہو نواسی اور بھائی تو نفقہ اُسکا نواسی پر ہے باوجود اسکے کہ کُل ارث اُسکے بھائی کو پہنچتی ہے اور واجب ہے تو انگر پر نفقہ تہ ذی رحم محرم اُسکے کا اگر ہو ذی رحم غیر محرم جیسے یا عمانہ یعنی اپاہج یا اندھا یا خوب نکر جاتا ہو کسب نہ جاننے کے یا بسبب ہونے اُسکے کے خاوند زنون میں سے یا طالب علم ہو اور جبر کیا جاوے وہ نفقہ پر اور یہ نفقہ واجب ہوتا ہے بقدر میراث کے یہانتک کہ اگر ہوں اُسکی بہنیں متفرقات تو نفقہ اُسکا اُنپر واجب ہوگا اخماساً جیسیکہ وہ وارث ہوتی ہیں اُسکی اور معتبر ہے اسمیں اہلیت ارث کی بحقیقت ارث کی پس نفقہ اُس شخص کا کہ اُسکا ماموں بھی ہو اور چچا کا بیٹا بھی ہو یا موسیٰ لازم ہوتا ہے اور نفقہ باپ کی بیوی کا اُسکے بیٹے پر ہے اور نفقہ بہو کا سُسرے پر ہے اگر ہو بیٹا چھوٹا یا اپاہج اور نہیں واجب ہے نفقہ کسیکا فقیر پر مگر بیوی کا اور اولاد کا اور نہیں واجب ہے نفقہ ساتھ اختلاف دین کے مگر واسطے بیوی اور قرابت ولادت کے ہے یعنی ماں باپ اگرچہ اوپر کے درجہ میں ہوں اور بیٹا بیٹی اگرچہ نیچے کے درجہ میں ہوں اُنکا نفقہ باوجود اختلاف دین کے بھی واجب ہے اور جائز ہے باپ کو بیچنا اسباب بیٹے اپنے کا اپنے نفقہ کے لیے اور نہیں جائز بیچنا عقار یعنی زمین و باغات وغیرہ اُسکے کا اور نہیں جائز بیچنا اسباب کا واسطے دَین اپنے کے کہ بیٹے پر آتا ہو سوائے نفقہ کے اور نہیں جائز ماں کو بیچنا بیٹے کے مال کا اپنے نفقہ کے لیے اور صاحبین کے نزدیک باپ کو بھی نہیں جائز اور مالک پر واجب ہے نفقہ غلام کا جبکہ اگر انکار کرے مالک نفقہ کا تو کسب کریں غلام اور خرچ کریں اپنے پر اور نہوں اُنکے لیے کسب تو جبر کیا جاوے مالک اُنکے بیچنے پر اور جانور دنکے تو حکم کیا جاوے دیانۃً متقی **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** عائشہؓ اَنَّ هِنْدًا بِنْتَ عُتْبَةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيْحٌ وَلَيْسَ يُعْطِيْنِيْ مَا يَكْفِيْنِيْ وَوَلَدِيْ اِلَّا مَا اَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ فَقَالَ خُذِيْ مَا يَكْفِيْكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوْفِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے عائشہؓ سے یہ کہ ہندؓ بنت عتبہ کے نے کہا یا رسول اللہ تحقیق ابو سفیان یعنی خاوند اُسکا مرد بخیل ہے حریص ہے اور نہیں دیتا مجکو اسقدر کہ کفایت کرے مجکو اور میری اولاد کو کہ اُس سے ہی لیکن کفایت کرتا ہے مجکو دیا ہوا اُسکا اور وہ چیز کہ لوں میں مال اُسکے سوا سحالمین کر وہ بخانے لیعنی لیلوں اور اُسکو خبر نکرں پس فرمایا لے اُسقدر کہ کفایت کرے تجکو اور تیری اولاد کو بموجب شرع کے یعنی اوسط کے درجہ کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اِس سے معلوم ہوا کہ نفقہ بقدر حاجت کے واجب ہے اور سب علما کا اجماع ہے اسپر اور کہا نووی نے کہ اسحدیث میں بہت سے فوائد ہیں ایک تو یہ کہ نفقہ بیوی کا اور چھوٹی اولاد محتاج کا واجب ہے اور یہ کہ نفقہ بقدر حاجت کے ہو اور یہ کہ جائز ہے سُننا کلام اجنبی عورت کا وقت فتویٰ دینے اور حکم دینے کے اور اور یہ کہ جائز ہے ذکر کرنا انسان کا اسطرح کہ ناگوار ہو اُسکو جبکہ ہو فتویٰ طلب کرنیکے لیے اور اور یہ کہ کہ جسکا کچھ حق کسی پر ہو اور وہ دیتا نہو تو جائز ہے اُسکو لے لینا مال اُسکے میں سے بعد حق اُنکے بغیر اذن اُسکے کے اور اور یہ کہ عورت کو بھی دخل ہے بیچ کفالت اولاد اپنی کے اور خرچ کرنیکے اوپر اُنکے باپ کے مال میں سے اور اور یہ کہ جائز ہے بیوی کو نکلنا اپنے گھر سے اپنی حاجت کے لیے جبکہ اذن دے خاوند یا جانے رضا خاوند کی ساتھ اُسکے اور اور یہ کہ قاضی کو پونہچتا ہے حکم دے ساتھ علم اپنے کے اِسلیے کہ حضرت گواہ اُس سے طلب کیے اور اپنے علم پر حکم دیا ع **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَعْطَى اللّٰهُ اَحَدَكُمْ خَيْرًا فَلْيَبْدَاْ بِنَفْسِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ بن سمرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ دیوے اللہ تعالیٰ ایک تمھارے کو مال پس چاہیے کہ اول اپنے پر خرچ کرے اور اپنے گھر کے لوگو پر یعنی بیوی بچو پر نیز نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمَمْلُوْكِ طَعَامُهٗ وَكِسْوَتُهٗ وَلَا يُكَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ اِلَّا مَا يُطِيْقُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا

رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ واسطے بردیکے یعنی اُسکے مالک روٹی کپڑا اُسکا ہو اور نہ تکلیف دیا جاوے کام سے مگر اُسقدر کہ طاقت رکھے نقل کی ہے مسلم نے **ف** یعنی واجب ہے مالک پر کہ اپنے بردیکو روٹی کپڑا بقدر حاجت اُسکی کے اور موافق عرف شہر اپنے کے دے یعنے جیسی سم ہو اُس شہر مین اگر بردونکو روٹی کپڑا دینے کے موافق اُسکے یہ بھی دے اور نہ تکلیف دیا جاوے یعنی نہ حکم کیا جاوے کام کرنیکا مگر اُسقدر کہ طاقت رکھے یعنی مداومت کرنیکی اُسپر نہ یہ کہ طاقت رکھے کرنیکی ایکدن یا دو دن یا مانند اُنکے کے اور پھر عاجز ہو جاوے حاصل یہ کہ ایسا کام نہ کرنیکو کہے کہ تنگی بنکو ضرر ظاہر ہو یعنی خیال تو کرے کہ مالک حقیقی بندونکو تکلیف نہین دیتا مگر بقدر طاقت اُنکی کے پس بندونکو بھی کہ مالک مجازی ہین چاہیے کہ اپنے مملوکونپر کرانند اُنکی اور ہمجنس اُنکے ہین یہی طریقہ جاری رکھین اور ابن عباس سے حدیث مرفوع منقول ہی کہ بردیکے لیے مالک تین امر ہین نہ جلدی کرے اُسپر غلہ اُسکی مین اور نہ اُٹھاوے اُسکو کھانا کھاتے مین سے اور پیٹ بھرے اُسکا خوب طرح ع ح **وَعَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِخْوَانُکُمْ جَعَلَھُمُ اللّٰہُ تَحْتَ اَیْدِیْکُمْ فَمَنْ جَعَلَ اللّٰہُ اَخَاہُ تَحْتَ یَدَیْہِ فَلْیُطْعِمْہُ مِمَّا یَاْکُلُ وَلْیُلْبِسْہُ مِمَّا یَلْبَسُ وَلَا یُکَلِّفُہُ مِنَ الْعَمَلِ مَا یَغْلِبُہُ فَاِنْ کَلَّفَہُ مَا یَغْلِبُہُ فَلْیُعِنْہُ عَلَیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بردے تمھارے بھائی تمھارے ہین اور مانند تمھارے ہین یعنے بسبب دین کے اور خلقت کے کیا ہی اُنکو اللہ تعالیٰ نے زیر دست یعنی زیر حکم تمھارا امتحان لیے پس جو شخص کہ کرے اللہ تعالیٰ بھائی اُسکے کو زیر دست اُسکا پس چاہیے کہ کھلاوے اُسکو اُسیچیز سے کہ آپ کھاوے اور پہناوے اُسکو اُسیچیز سے کہ آپ پہنے اور نہ تکلیف دے اُسکام کی کہ نہو سکے اُس سے پھر اگر تکلیف دے اُسکو اُس کام کی کہ نہین ہو سکتا اُس سے تو چاہیے کہ مدد کرے اُسکی اُس کام پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا نووی نے کہ امر ساتھ کھلانے اور پہنانے مملوک کے اُسیچیز کیسے کہ کھاتا اور پہنتا ہے مالک محمول ہی استحباب پر اور نفقہ واجب مملوک کا مالک پر موافق عرف شہر دن اور اشخاص کے ہی برابر ہی کہ ہو جنس کھانے اور لباس مالک سے یا کم اُس سے یا زیادہ اُس سے یہانتک کہ اگر تنگی کرے مالک اپنے نفسہ پر اسطرح کی تنگی کہ خارج ہو عادت ہمجنسون اُسکے سو خواہ از راہ زہد کے تنگی کرے یا از راہ بخل کے تو نہین درست اُسکو ایسی تنگی کرنی اپنے مملوک پر اور مدد کرے اُسکی یعنی آپ یا اور سے مدد کرا دے بعضے بزرگونسے منقول ہی کہ لونڈیونکی چکی پیسنے مین مدد کرتے تھے اور شریک ہوتے تھے اُنکے ع ح **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو جَاءَہُ فَھْرٌ مَالُہُ فَقَالَ لَہُ اَعْطَیْتَ الرَّقِیْقَ کُلَّھُمْ قَالَ لَا قَالَ فَانْطَلِقْ فَاَعْطِھِمْ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَفٰی بِالرَّجُلِ اِثْمًا اَنْ یَحْبِسَ عَمَّنْ یَمْلِکُ قُوْتَہُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ کَفٰی بِالْمَرْءِ اِثْمًا اَنْ یُضَیِّعَ مَنْ یَقُوْتُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سے کہ آیا اُنکے پاس مختار اُنکا پس کہا عبداللہ نے اُسکو دیا تو نے غلام لونڈیونکو قوت اُنکا کہا اُسنے کہ نہین کہا عبداللہ نے پس جا اور دے اُنکو یعنی قوت اُنکا پس تحقیق رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کفایت کرتا ہے آدمی کو گناہ ہونے مین یہ کہ نہ دے اپنے مملوک کو قوت اُسکا اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا حضرت نے کفایت کرتا ہی آدمی کو گناہ ہونے مین یہ کہ ضائع کرے قوت اُسکا کہ لازم ہی اُسپر قوت اُسکا یعنی اہل و عیال لونڈی غلام نقل کی ہی مسلم نے **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَنَعَ لِاَحَدِکُمْ خَادِمُہُ طَعَامَہُ ثُمَّ جَاءَہُ بِہٖ وَقَدْ وَلِیَ حَرَّہُ وَدُخَانَہُ فَلْیُقْعِدْہُ مَعَہُ فَلْیَاْکُلْ فَاِنْ کَانَ الطَّعَامُ مَشْفُوْھًا قَلِیْلًا فَلْیَضَعْ فِیْ یَدِہٖ مِنْہُ اُکْلَۃً اَوْ اُکْلَتَیْنِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ تیار کرے واسطے ایک تمھارے کے خادم اُسکا کھانا اُسکا پھر لاوے اُسکے پاس کھانا حال آنکہ اُٹھائی ہی اُسنے گرمی اُسکی اور دھوان اُسکا پس چاہیے کہ بٹھاوے اُسکو اپنے ساتھ اور کھاوے پس اگر ہو کھانا مشفوہ یعنی کھانیوالے اُسکے بہت ہون حال آنکہ ہو وہ تھوڑا پس چاہیے کہ رکھدے اُسکے ہاتھ مین اُس سے ایک لقمہ یا دو لقمہ نقل کی یہ مسلم نے **ف** کھاوے یعنی کھانا ساتھ اُسکے عار نہ کرے اُس سے جیسیکہ عادت متکبرونکی ہی اسلیے کہ وہ بھائی

ل واصل ہوا کہ بردیکے مالک پر واجب ہی کہ اُسکو روٹی کپڑا دیوے اور تکلیف نہ دیوے مگر بقدر طاقت اور یہ بھی واصل ہوا کہ جو غلام لونڈی کسی کے گھر مین پیدا ہوا ہو اُسکو بیچنا جائز نہین اور نہ کسی کو ہبہ کرنا جائز ہی اور نہ کسی کو دینا جائز ہی اور نہ کسی کو دینا جائز ہی اور نہ کسی کو دین

اُسکا ہی اور یہ بھی آیا ہی کہ افضل طعام وہ ہی کہ بہت پرین اُسمین ہاتھ اور یہ امر استحباب کے لیے ہی ع وعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا نَصَحَ لِسَیِّدِہٖ وَاَحْسَنَ عِبَادَۃَ اللّٰہِ فَلَہٗ اَجْرُہٗ مَرَّتَیْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرؓ سے یہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق غلام جسوقت کہ خیرخواہی کرتا ہی اپنے مالک کی اور اچھی کرتا ہی بندگی اللہ کی پس اُسکے لیے ہی ثواب اُسکا دوبار انقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ایک ثواب تو بسبب خدمت مالک کے ہوتا ہی اور ایک بسبب عبادت خدا کے اِس سے معلوم ہوا کہ خیرخواہی مالک کی بھی عبادت ہی کہ اُسپر ثواب ملتا ہی اور حقیقت مین وہ بھی عبادت خدا کی ہی کہ اُسکے فرمانے سے کرتا ہی جیسے خدمت اور فرمانبرداری مان باپ کی اور بعضے تاویل کرتے ہین کہ اُسکے لیے عمل مین دوہرا ثواب ہے ع وعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِعْمَا لِلْمَمْلُوْکِ اَنْ یَتَوَفَّاہُ اللّٰہُ یُحْسِنُ عِبَادَۃَ رَبِّہٖ وَطَاعَۃَ سَیِّدِہٖ نِعْمَا لَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھا ہی واسطے مملوک کے یہ کہ وفات دی اُسکو اللہ تعالےٰ نے ساتھ اچھی کرنے عبادت پروردگار اپنے کے اور ساتھ اچھی کرنے فرمانبرداری مالک اپنے کے یعنی اچھا ہی مملوک کے لیے یہ کہ مرے اللہ تعالیٰ کی اچھی طرح عبادت کرتے ہین اور مالک کی اچھی طرح فرمانبرداری کرتے ہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعَنْ جَرِیْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ تُقْبَلْ لَہٗ صَلٰوۃٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَنْہُ قَالَ اَیُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْہُ الذِّمَّۃُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَنْہُ قَالَ اَیُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ مِنْ مَوَالِیْہِ فَقَدْ کَفَرَ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلَیْھِمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جریر سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ بھاگتا ہی غلام نہین قبول کیجاتی واسطے اُسکے کوئی نماز اور ایک روایت مین جریر سے یون ہی کہ فرمایا حضرتؐ نے جو غلام کہ بھاگا بری ہوا اُس سے ذمہ اور ایک روایت مین جریر سے یون ہی کہ جو غلام کہ بھاگا اپنے مالکون سے پس تحقیق کافر ہوا یہانتک کہ پھر آوے طرف اُنکے نقل کی یہ مسلم نے ف ذمہ یعنی ذمہ اسلام کا اور عہد وامان اُسکا یعنی جب بھاگا طرف شہرون کفار کے اور مرتد ہوگیا تو الگ ہوگیا اُس سے عہد اسلام کا اور جائز ہوا قتل اُسکا اور اگر بھاگا طرف کسی شہر اہل سلام کے بغیر مرتد ہونیکے تو نہین جائز قتل اُسکا اور یہ حدیث اُسکے حق مین محمول ہوگی تہدید و مبالغہ پر نہیج جائز ہونے مارنے اُسکے کے اور کافر ہوا یعنی اگر حلال جانا بھاگنے کو یا معنی یہ ہین کہ قریب کفر کے ہوا یا خوف ہوا اُسپر کفر کا یا عمل کیا کام کافرون کا سا بکذا ان نعمت کیا اپنے مالک کا ع وعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْکَہٗ وَھُوَ بَرِیْءٌ مِمَّا قَالَ جُلِدَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِلَّا اَنْ یَکُوْنَ کَمَا قَالَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا سُنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو کوئی تہمت زنا کی کرے اپنے بردے پر اور وہ ہو پاک سچ سے کہا مارے جاوینگے کوڑے مالک کو دن قیامت کے مگر یہ کہ ہو غلام جیسا کہ کہا مالک نے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف دن قیامت کے یعنی اگرچہ دنیا مین بسبب بہتان زنا کرنیکے مملوک کو حد نہین ماراجاوے گا لیکن آخرت مین روبرو لوگونکے اُسکی یہ فضیحت ہوگی کہ کوڑے لگین گے اُسکو اور مگر یہ کہ ہو غلام آخر یعنی اگر واقع مین وہ ایسا ہی تھا جیسے مالک نے کہا تو اس صورت مین مالک کوڑے نہین پڑینگے پس افسوس ہے اُنپر جو اپنے لونڈی غلام کو گالیان دیتے ہین اور دہانکے ایسے عذاب سے نہین ڈرتے ع وعَنْ عُمَرَ بْنِ مَعْدِیْ کَرِبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ ضَرَبَ مُمْلُوْکَہٗ حَدًّا لَمْ یَاْتِہٖ اَوْ لَطَمَہٗ فَاِنَّ کَفَّارَتَہٗ اَنْ یُّعْتِقَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ کہا سُنا مین نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ مارے اپنے غلام کو حد کہ نہین کام کیا حد کا یعنی بے گناہ مارے یا ازراہ تادیب کے یا طمانچہ مارے اُسکو پس تحقیق کفارہ اُسکا یہ ہی کہ آزاد کرے اُسکو نقل کی یہ مسلم نے ف طمانچہ مارنا ہر کیسکو حرام ہی ع وعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ اَنْ کُنْتُ لَاَضْرِبُ غُلَامًا لِیْ فَسَمِعْتُ مِنْ خَلْفِیْ صَوْتًا اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ لَلّٰہُ اَقْدَرُ عَلَیْکَ مِنْکَ عَلَیْہِ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا ھُوَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھُوَ حُرٌّ لِوَجْہِ اللّٰہِ فَقَالَ اَمَا لَکَ لَفَعَلْتَ

لَلَفَحَتْكَ النَّارُ رَوَاهُ مُسْتَدْرَكُ النَّارُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی مسعود انصاری سے کہ کہا تھا مین مارتا اپنے غلام کو پس سُنی مین نے اپنے پیچھے سے آواز خبردار ہو اے ابو مسعود البتہ اللہ تعالیٰ زیادہ قادر ہے تجھ پر تجھسے غلام پر یعنی جیسے تو قدرت رکھتا ہے غلام پر اس سے زیادہ تر اللہ تعالیٰ قادر ہے تجھ پر پس دیکھا مین نے پیچھے اپنے پس ناگہان پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم تھے پس کہا مین نے یا رسول اللہ یہ آزاد ہے للہ پس فرمایا آگاہ ہو اگر نہ آزاد کرتا تو البتہ جلاتی تجھکو آگ دوزخ کی یا فرمایا لگتی تجھکو آگ نقل کی یہ مسلم نے **ف** لگتی آگ اگر مارا تو نے اُسکو از راہ ظلم کے اور معاف نہ کرتا وہ تقصیر اکما نووی نے کہ اسمین رغبت دلائی ہے اوپر نرمی کرنیکے مملوک پر اور آزاد کرنا غلام کا عوض رنیکے واجب نہین ہے، ہامید اسکے کہ کفارہ ہو اُس گناہ کا ۞ ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِي**

فصل دوسری **عَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ لِيْ مَالًا وَاِنَّ وَالِدِيْ يَحْتَاجُ اِلٰى مَالِيْ قَالَ اَنْتَ وَمَالُكَ لِوَالِدِكَ اِنَّ اَوْلَادَكُمْ مِنْ اَطْيَبِ كَسْبِكُمْ فَكُلُوْا مِنْ كَسْبِ اَوْلَادِكُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ اُسنے نقل کی اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے یہ کہ ایک شخص آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا کہ تحقیق میرے پاس مال ہے اور تحقیق باپ میرا محتاج ہے طرف مال میرے کے فرمایا تو اور مال تیرا واسطے باپ تیرے کے ہے اسواسطے کہ اولاد تمھاری بہترین کمائی تمھاری سے ہے کھاؤ کمائی اولاد اپنی کی سے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** تو اور مال تیرا آخر نیے واجب ہے، تھہر کر خرچ کرے مال باپ پر اور دفع کرے حاجت اُسکی اور جائز ہے اُسکو کہ تصرف کرے تیرے مال مین اور اسحدیث مین دلیل ہے اوپر واجب ہونے نفقہ باپ کے بیٹے پر اور باپ اگرچہ چُرائے بیٹے کے مال مین سے یا صحبت کرے اُسکی لونڈی سے تو نہین حد آتی اُسپر بسبب شبہ ملک کے اور اولاد تمھاری اخیر یعنی اولاد تمھاری تمھاری کمائیون مین حلال تر اور افضل کمائی ہے پس جو کچھ کمائے اولاد تمھارے وہ حلال ہے تمھارے لیے اور اولاد کو کمائی باپ کی اسلیے کہ حاصل ہوتی ہے بسبب وجود باپ کے اور فعل وسعی اُسکی کے ۞ ع **وَعَنْهُ** عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ فَقِيْرٌ لَيْسَ لِيْ شَيْءٌ وَلِيْ يَتِيْمٌ فَقَالَ كُلْ مِنْ مَالِ يَتِيْمِكَ غَيْرَ مُسْرِفٍ وَلَا مُبَادِرٍ وَلَا مُتَاَثِّلٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے یہ کہ آیا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ تحقیق مین ہون فقیر نہین میرے پاس کچھ اور میری پرورش مین ہے ایک یتیم یعنی آیا اُسکے مال مین سے کھاؤن پس فرمایا کھا اپنے یتیم کے مالمین سے احسالمین کہ نہ اسراف کرنیوالا ہو یعنی زیادہ حاجت سے نہ خرچ کر اور نہ جلدی کرنیوالا اور نہ جمع کرنیوالا مال کا نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** نہ جلدی کرنیوالا یعنی بیچ لینے کو مال اُسکی مین سے پہلے اسکے کہ محتاج ہو طرف اسکے بخوف اسکے کہ بالغ ہوگا لڑکا تو چھین لیگا مال اُس سے اس سے معلوم ہوا کہ یتیم کی پرورش کرنیوالیکو جائز ہے کہ کھاوے مال یتیم کے مین سے اگر فقیر ہو اور غنی کو نہین دست اور فقیر بھی بقدر حاجت کے کھاوے نہ بہ اسراف اور یہ مضمون قرآن شریف سے بھی ثابت ہوتا ہے ۞ ع **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ اَلصَّلٰوةَ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَهٗ اور روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ تھے وہ فرماتے اپنے مرض الموت مین کہ لازم پکڑو نماز کو اور ادا کرو حق اُنکا کہ مالک ہوے ہاتھ تمھارے یعنی لونڈی غلام نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین اور نقل کی احمدؒ اور ابوداؤد نے حضرت علیؓ سے مانند اسکے **ف** لازم پکڑو نماز کو اور محافظت کرو نماز کی یعنی ہمیشہ پڑھا کرو نماز اور حقوق اُسکے خوب طرح ادا کیا کرو اور حق لونڈی غلام کا یہ ہے کہ کھلاوے اور پہناوے اُنکو اور ناحق مارے نہین اور بُرا نہ کہے اور اسیطرح جانورونکا بھی حق ادا کرے لکھا ہے علمانے کہ خصومت ذمی کی اور جانور کی دن قیامت کے اشد ہوگی خصومت مسلمان کی سے ۞ ع **وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ** الصِّدِّيْقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّءُ الْمَلَكَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی بکر صدیقؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین داخل ہوگا بہشت مین یعنی ابتدا نجات پائے ہوون کے

ساتھ برائی کرنیوالا اپنے مملوک سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **وعن** رافع بن مکیث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حسن المملکۃ یمن وسوء الخلق شوم رواہ ابو داؤد ورواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ وزاد فی العمر اور روایت ہے رافع بن مکیث سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیکی اور خوش خلقی کرنی مملوک سے باعث برکت ہے اور بدخلقی مملوک سے کرنی سبب بے برکتی کی نقل کی یہ ابو داؤد نے اور کہا مشکوٰۃ کے مصنف نے اور نہیں دیکھی میں نے غیر مصابیح میں وہ چیز کہ زیادتی کی صاحب مصابیح نے احسن حدیث پر مصابیح میں یعنی یہ قول اسکا اور صدقہ دینا بازر کھتا ہے بری طرح کے مرنے کو اور نیکی کرنی سبب زیادتی کی ہے عمر میں **ف** نیکی اور خوش خلقی کرنی الخ یعنے اگر نیز ہوتا ہے کہ جب مالک بھلائی اور خوش خلقی کرتا ہے مملوک کے ساتھ تو وہ تابعدار اور خیر خواہ ہوتے ہیں اسکے اور بہت ہی محنت کرتے ہیں اسکے کام میں پس یہ چیزیں باعث یمن و برکت کی ہوتی ہیں اور بدخلقی باعث بغض و نفرت کی ہوتی ہے پس ہلاک و تباہ کرتے ہیں جان و مال اور بری طرح کی مرنیسے مراد مرگ مفاجات ہے یا مراد ساتھ غفلت کے توحید و یاد حق سے اور مرگ مفاجات بری اسلیے ہے کہ یکایک آجاتی ہے آدمی کو تو نہیں کر سکتا اور نیکی کرنی یعنی احسان کرنا خلق پر یا طاعت کرنی خالق کی اور زیادتی عمر میں یا تو حقیقۃً ہوتی ہے کہ معلق کرتا ہے اسکو اللہ تعالیٰ کہ عمر فلانے کی اتنی برس کی ہے اور اگر نیکی یعنے طاعت اللہ تعالیٰ کی اچھی طرح کریگا یا خلق سے اچھی طرح سلوک کریگا تو اتنے برس یا وہ ہو جائینگے اسکی عمر میں پس جب نیکی کرتا ہے تو بڑھ جاتی ہے عمر اسقدر اور زیادتی معنوی مراد ہے کہ برکت و خیر حاصل ہوتی ہے عمر میں یا اسکے مرنیکے بعد لوگ بھلائی سے یاد کرینگے پس زیادتی ہے عمر میں حکماً اور کہا میرک نے کہ سمجھا جاتا ہے کلام شیخ جزری کے سے کہ یہ حدیث جسطرح کہ مصابیح میں ہے روایت کیا ہے اسکو احمدؒ نے تتمہ واللہ اعلم انتہی پس اعتراض صاحب مشکوٰۃ کا صاحب مصابیح پر غیر صحیح ہے **وعن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ضرب احدکم خادمہ فذکر اللہ فارفعوا ایدیکم رواہ الترمذی والبیہقی فی شعب الایمان لکن عندہ فلیمسک بدل فارفعوا ایدیکم اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مارے ایک تمھارا خادم کو یعنی مثلاً بس مارے کسی کے واسطے معاف کرنیکے خدا کے واسطے پس اٹھاؤ تم ہاتھ اپنے یعنی مارنیسے نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں لیکن نزدیک بیہقی کے لفظ فلیمسک ہے بدلے فارفعوا ایدیکم کے کہ مطلب دونوں لفظوں کا ایک ہے **ف** اٹھاؤ تم الخ کہا طیبی نے کہ یہ اسوقت میں ہے کہ مارنا ہو ادب سکھانیکے لیے اور اگر حد مارنا ہو تو نہ اٹھائے ہاتھ **وعن** ابی ایوب قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من فرق بین والدۃ وولدھا فرق اللہ بینہ وبین احبتہ یوم القیمۃ رواہ الترمذی والدارمی ورواہ ابن ماجہ عن ابی ایوب کے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جو شخص کہ جدائی ڈالیگا درمیان ماں اور بیٹے اسکے کے جدائی ڈالیگا اللہ تعالیٰ اسکی درمیان محبوبوں اسکے کے دن قیامت کے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے **ف** جدائی ڈالی یعنے ساتھ بیچنے کے اور ہبہ کے اور سوا انکے کے یعنی مثلاً ماں کو بیچے اور چھوٹے بیٹے کو رہنے دے یا چھوٹے بیٹے کو بیچے اور ماں کو رہنے دے یا ایک کو کسی کے ہاتھ بیچے دوسرے کو کسی کے ہاتھ پس جو کوئی جدائی ڈالیگا نہیں تو جدائی ڈالیگا اللہ تعالیٰ اسمیں اور اسکے محبوبوں میں یعنی اولاد اور ماں باپ خیر ہمامیں دن قیامت کے اس موقف میں کہ جمع ہونگے اسمیں احباب اور شفاعت کریگا ایک دوسرے کی رب لارباب سے اور لکھا ہے علماء نے کہ خاص ماں اور بیٹے کو جو ذکر کیا اتفاقاً ذکر کیا ہے یہی حکم ہے جدائی کرنے ہر چھوٹے بڑے کا اسکے ذی رحم محرم سے خواہ ماں ہو یا باپ یا دادا یا دادی یا بہن یا بھائی یا سوا انکے اور چھوٹے کی قید سے بڑا نکل گیا مثلاً بڑے بیٹے کو اسکی ماں سے جدا کرنا مکروہ نہیں اور جائز رکھا ہے حنفیہ نے جدائی ڈالنی کو درمیان دو چھوٹے بھائیوں کے اور اگر ہو ایک ان دونوں میں سے چھوٹا تو نہیں جائز اور اختلاف کیا ہے علماء نے حد بڑے ہونیمیں کہ بڑا کتنی عمر میں کہلاتا ہے امام شافعی کے نزدیک تو سات برس یا آٹھ برس کا بڑا کہلاتا ہے اور ہمارے نزدیک جب بالغ ہو اور اسطرح کا بیچنا مکروہ ہے امام ابو حنیفہ اور محمدؒ کے نزدیک اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک اگر قرابت ولادت کی ہو تو جائز

نہیں بیچنا بتفریق اور ایک روایت اُسنے یہ ہو کہ جائز نہیں کُل مین ۴ ح وعن علی قال وھب لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غلامین فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی ما فعل غلامک فاخبرتہ فقال ردہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے علیؓ سے کہ کہا مجھسے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دو غلام کہ بھائی تھے آپسمین بس بیچا مین نے ایک کو اُنمین سے پس فرمایا مجکو رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اے علیؓ کیا ہوا غلام تیرا یعنے غائب پس خبر دی مین نے حضرتؐ کو یعنی اُسکے بیچڈالنے کی پس فرمایا پھیرلے اُسکو پھیرلے اُسکو نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف پھیرلے یعنی فسخ کر بیع کو اور لے اُسکو جدائی دو بھائیونمین نہ واقع ہوا اور لفظ پھیرلے دو بار تاکید فرمایا اشارہ ہو اسمین طرف اسکے کہ یہ امر وجوب کے لیے ہو اور بیع مکروہ تحریمی ہو اور اسحدیث سے معلوم ہوا کہ یہ حکم مخصوص ماں بیٹون ہی کیلیے نہین ہو ۴ ح وعنہ انہ فرق بین جاریۃ وولدھا فنھاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فرد البیع رواہ ابوداؤد ومنقطعا اور روایت ہو حضرت علیؓ سے یہ کہ اُنھون نے جدائی کی درمیان ایک لونڈی کے اور بیٹے اُسکے کے یعنی ایک کو اُن دونونمین سے بیچا اور ایک کو نہ بیچا پس منع فرمایا اُنکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس سے پس فسخ کیا اُنھون نے بیع کو نقل کی یہ ابوداؤد نے بطریق انقطاع کے ف امام ابو یوسفؒ نے دلیل پکڑی ہو ساتھ اِن دونون حدیثونکے اوپر نہ جائز ہونے بیع انکی کے ۴ ح وعن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلث من کن فیہ بنی اللہ لہ حفظہ وادخلہ جنتہ رفق بالضعیف وشفقۃ علی الوالدین واحسان الی المملوک رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہو جابرؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تین چیزین ہین جس شخص مین ہون وہ آسان کرتا ہو اللہ تعالی مرنے اُسکے کو اور داخل کریگا اُسکو بہشت اپنی مین وہ تین چیزین یہ ہین نرمی کرنی ساتھ ضعیف کے اور شفقت کرنی ماں باپ پر اور احسان کرنا طرف اپنے مملوک کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف ضعیف از راہ جسم کے ہو یا حال کے یا عقل کے اور احسان کرنا یعنی جو کچھ واجب ہے مالک اُس سے زیادہ سلوک کرنا ۴ ح وعن ابی امامۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھب لعلی غلاما فقال لا تضربہ فانی نھیت عن ضرب اھل الصلوۃ وقد رایتہ یصلی ھذا لفظ المصابیح وفی المجتبی للنسائی ان عمر بن الخطاب قال نھانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ضرب المصلین اور روایت ہو ابی امامہ سے یہ کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بخشدا واسطے علیؓ کے ایک غلام اور فرمایا کہ نہ مارنا اُسکو یعنی بے حکم شرعی اِسواسطے کہ مین منع کیا گیا ہون یعنے میرے رب نے منع کیا ہو مارنے نمازیونکے سے اور دیکھا ہو مین نے اُسکو نماز پڑھتے یعنی جو کہ مذکور ہو مشکوۃ مین لفظ مصابیح کے ہین اور کتاب مجتبی مین کہ تصنیف دار قطنی کی ہو یہ ہو کہ عمر بن الخطابؓ نے کہا کہ منع کیا ہمکو رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مارنے نمازیونکے سے ف نہی مارنے نمازیونکے سے واسطے شرافت و بزرگی انکی کے ہے نزدیک خدا کے اور واسطے رعایت اکرام و توقیر انکی کے نزدیک لوگونکے اور کما طیبیؒ نے کہ جب اللہ تعالی نے منع کیا نمازیونکے مارنیسے دنیا مین تو امید ہوا اُسکے لطف و کرم سے کہ رسوا نہین کریگا اُنکو آخرت مین ساتھ عذاب کے انشاء اللہ تعالی ۴ ح وعن عبد اللہ بن عمر قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ کم نعفو عن الخادم فسکت ثم اعاد علیہ الکلام فصمت فلما کانت الثالثۃ قال اعفوا عنہ کل یوم سبعین مرۃ رواہ ابوداؤد والترمذی عن عبد اللہ بن عمر اور روایت ہو عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ کتنے بار درگذرین ہم تقصیرات خادم یعنی لونڈی غلام اپنے کیسے پس چپکے ہے حضرت یعنی کچھ جواب نہ دیا پھر عرض کیا حضرتؐ نے کلام مذکور پس چپ ہے پھر تیسری بار پوچھا تو فرمایا معاف کرو اُس سے ہر روز ستر بار نقل کی یہ ابوداؤد نے اور نقل کی یہ ترمذی نے عبد اللہ بن عمر سے ف ستر بار مراد اِس سے کثرت ہو نہ یہ عدد خاص جیسا کہ متعارف ہو اِس عدد مین اور چپ ہونا حضرتؐ کا جواب سوال کے سے سبب کا کت اِس سوال کے تھا کہ عفو مستحب اور اچھا ہو مطلقاً مقید ساتھ عدد معین کے نہین اور یہ بھی ہو سکتا ہو کہ خاموشی

واسطے انتظار وحی کے ہو ع **وعن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان تحت یدہ اخوہ فلیطعمہ مما یاکل ولیلبسہ مما یلبس ولا تکلفوا من العمل ما یغلبہ فان کلفتموہ فاعینوہ رواہ البخاری و مسلم یعنی ابو ذر سے روایت ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی کہ ملائمت اور موافقت اور اطاعت کرے تمھاری لونڈی غلامون تمھارے یعنی موافق مزاج تمھارے ہو اور خدمت کرے تمھاری جیسیکہ چاہتے ہو پس کھلاؤ اُسکو اُسمین سے کہ جو آپ کھاتے ہو اور پہناؤ اُسکو اُسمین سے کہ جو آپ پہنتے ہو یعنی جب وہ تمکو راضی کرین تو تم بھی راضی کرو اُنکو اور جو کہ نہ موافق ہو تمھارے لونڈی غلام تمھین سے پس بیچ ڈالو اُسکو اور نہ عذاب دو مخلوق خدا کو نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد نے **وعن** سہل بن حنظلیۃ قال مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ببعیر قد لحق ظہرہ ببطنہ فقال اتقوا اللہ فی ھذہ البھائم المعجمۃ فارکبوھا صالحۃ واترکوھا صالحۃ رواہ ابو داؤد اور روایت ہی سہل بن حنظلیہ سے کہ کہا گذرے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونٹ پر کہ تحقیق لگ گئی تھی پیٹھ اُسکے سے یعنی بسبب شدت بھوک و پیاس و کثرت سواری کے پس فرمایا ڈرو اللہ تعالی سے بیچ حق ان چارپایون بے زبان کے پس سوار ہو اُنپر اسحالمین کہ قوی اور قابل سواری کے ہون اور چھوڑ دو اُنکو اس حالمین کہ اچھے ہون اور تھکے نہون نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** ان چارپایون بے زبان کے آخر یعنے بول نہین سکتے ہین کہ حال اپنے بھوک و پیاس وغیرہ کا مالک کے نہین اور اسمین دلیل ہو اوپر واجب ہونے خوراک و اب کی اور سوار ہونا آخر مقصود اُس سے رغبت دلانی ہو طرف خبرگیری انکی کے دانے گھانس سے تا قوی و لائق سواری کے ہون اور چھوڑ دو اُنکو پہلے تھکنے کے اور دانہ گھانس دو تا فربہ ہون اور سواری کیجاوے اُنپر بعد اُسکے ع ح **الفصل الثانی** فصل تیسری **عن** ابن عباس قال لما نزل قولہ تعالی ولا تقربوا مال الیتیم الا بالتی ھی احسن وقولہ تعالی ان الذین یاکلون اموال الیتامی ظلما الایۃ انطلق من کان عندہ یتیم فعزل طعامہ من طعامہ وشرابہ من شرابہ فاذا فضل من طعامہ وشرابہ شیء حبس لہ حتی یاکلہ او یفسد فاشتد ذلک علیھم فذکروا ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانزل اللہ تعالی ویسئلونک عن الیتامی قل اصلاح لھم خیر وان تخالطوھم فاخوانکم فخلطوا طعامھم بطعامھم وشرابھم بشرابھم رواہ ابو داؤد والنسائی یعنی روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا جب اُترا قول اللہ تعالی کا اور نہ نزدیک ہو مال یتیم کے مگر ساتھ اُس خصلت کے کہ وہ نیک تر ہو یعنی بدیانت و امانت اور اُترا قول اللہ تعالی کا تحقیق وہ لوگ کہ کھاتے ہین مال یتیمونکا ازراہ ظلم کے آخر آیت تک شروع کیا اُن لوگون نے کہ تھے نزدیک اُنکے یتیم یعنے پرورش کرتے تھے یتیمونکی پس الگ کر دیا کھانا اُنکا کھانے اپنے سے اور پینا اُنکا پینے اپنے سے پس بیچ رہتا کھانے یتیم کیسے اور پینے اُسکے سے کچھ رکھ چھوڑتے واسطے اُسکے یہانتک کہ کھانا اُسکو یتیم پھر یا بگڑ جاتا پس دشوار ہوا یہ یتیم کے پالنے والونپر پھر ذکر کیا اُنھون نے یعنی دشوار ہونا امر مذکور کا روبرو رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس اُتاری اللہ تعالی نے آیت اور پوچھتے ہین تجھ سے حال یتیمونکے سے مدد رستی کرنی یعنے ساتھ حد اکر رکھنے مال کیواسطے یتیمونکے بہتر ہے یعنی ملا دینے سے اور اگر ملا لو اُنکے مال کو اپنے مال مین پس بھائی تمھارے ہین یعنے اور بھائی کا مال اگر بھائی کے مال مین ملجاوے اور ایک کے مال مین سے دوسرے کے مال مین کچھ چلا جاوے مضائقہ نہین پس ملا دیا پرورش کرنیوالون نے کھانا اُنکا ساتھ کھانے اپنے کے اور پینا اُنکا ساتھ پینے اپنے کے نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے **ف** بعد لفظ ظلما کے باقی آیت یون ہو انما یاکلون فی بطونھم نارا وسیصلون سعیرا ع اور بعد لفظ فاخوانکم کے باقی آیت یون ہو واللہ یعلم المفسد من المصلح ولو شاء اللہ لاعنتکم حاصل کر لو تم پر دشوار تھا اپنے مال کو جدا رکھنا یتیمونکے مال سے اللہ صاحب نے اجازت دی مال کے ملانے کی اور ارشاد فرمایا اللہ یعلم المفسد الخ مین طرف اسکے کہ مال ملاؤ لیکن خیر خواہ یتیمونکے رہو غافر یب کر اُنکے مال خراب کرو اللہ جانتا ہو گا رُلانیوالے اور سوار نیوالیکو منقول ہو کہ امام محمد کا ایک شاگرد مر گیا اُنھون نے اُسکی کتابین بیچکر اُسکی تجہیز و تکفین مین خرچ کی لوگون نے اُنسے کہا کہ اُسنے اسکی وصیت تو کی ہی نہین تھی کیون تنے ایسا کیا اُنھون نے یہی آیت پڑھی

وَاللّٰہُ یَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ع وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ فَرَّقَ بَیْنَ الْوَالِدَۃِ وَوَلَدِہٖ وَبَیْنَ الْاَخِ وَبَیْنَ اَخِیْہِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارَ قُطْنِیُّ اور روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ کہا لعنت کی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسکو کہ جدائی ڈالے درمیان باپ اور اُسکے بیٹے کے اور درمیان دو بھائیوں کے نقل کی یہ ابن ماجہ اور دار قطنی نے ف مراد جدائی ڈالنے سے ہے بیچ بکنا یا بخشدینا ایک کو دونوں میں سے بشرطیکہ چھوٹا ہو بیٹا یا ایک بھائی چھوٹا ہو اور احتمال ہے کہ یہ مراد ہو کہ ایک کو دوسرے کی طرف سے اتنی لگا کر آپس میں خفگی اور جدائی ڈلوادے مولانا وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتٰی بِالسَّبْیِ اَعْطٰی اَھْلَ الْبَیْتِ جَمِیْعًا اَرْاَیْۃَ اَنْ یُّفَرِّقَ بَیْنَھُمْ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب لائے بندی دیتے ایک جماعت کو بندی میں یعنی گھر کا گھر یعنی بندی میں ایک گھر کے جتنے ہوتے وہ سب کے سب ایک کو ہم میں سے دیتے واسطے مکروہ رکھنے اسکے کہ جدائی ڈالیں درمیان اُنکے نقل کی یہ ابن ماجہ نے وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِشِرَارِکُمُ الَّذِیْ یَاْکُلُ وَحْدَہٗ وَیَجْلِدُ عَبْدَہٗ وَیَمْنَعُ رِفْدَہٗ رَوَاہُ الْاَدَبِ الْمُفْرَدِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہ خبر دوں تمکو ساتھ بُرے لوگ تمہارے میں سے یعنی معلوم کرواؤں تمکو بُرا فریق تم میں سے وہ فریق ہے کہ کھاوے تنہا اور مارے اپنے غلام کو یعنی ہاتھ درنہ دے بخشش اپنی نقل کی یہ زین نے و یعنی نہ دے کسیکو کچھ اصل اس کے بُرے لوگ ہیں خُلق بخیل مومن اور جامع صغیر میں روایت ہے ابن عساکر نے معاویہ سے کہ کیا نہ خبر دوں تمکو ساتھ بُرے لوگ کہ وہ ہے کہ کھاوے تنہا اور نہ بخشش اپنی اور سفر کرے تنہا اور مارے اپنے غلام کو کیا نہ خبر دوں تمکو ساتھ بُرے کہ اُس سے وہ وہ ہے کہ لعنت کرے لوگ اُسپر اور بغض رکھیں لوگ اُس سے کیا نہ خبر دوں تمکو ساتھ بُرے کہ اُس سے وہ وہ ہے کہ ڈریں لوگ اُسکی شر سے اور نہ اُمید رکھیں اُسکی بھلائی کی کیا نہ خبر دوں تمکو ساتھ بُرے کہ اُس سے وہ وہ ہے کہ بیچے آخرت اپنی غیر کو دنیا کیلیے کیا نہ خبر دوں تمکو ساتھ بُرے کہ اِس سے وہ وہ ہے کہ کھاوے دنیا کو بوسیلہ دین کے ع وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ الصِّدِّیْقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ سَیِّیُٔ الْمَلَکَۃِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَیْسَ اَخْبَرْتَنَا اَنَّ ھٰذِہِ الْاُمَّۃَ اَکْثَرُ الْاُمَمِ مَمْلُوْکِیْنَ وَیَتَامٰی قَالَ نَعَمْ فَاَکْرِمُوْھُمْ کَکَرَامَۃِ اَوْلَادِکُمْ وَاَطْعِمُوْھُمْ مِمَّا تَاْکُلُوْنَ قَالُوْا فَمَا تَنْفَعُنَا الدُّنْیَا فَمَا یَحْبِسُ عَنَّا قَالَ اَفَرَسٌ تَرْتَبِطُہٗ تُقَاتِلُ عَلَیْہِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَمَمْلُوْکٌ یَکُفُّکَ عَنْ ھٰذَا اَصْلَحُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَھُوَ اَخْرَجَ اور روایت ہے ابی بکر صدیق سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں داخل ہوگا بہشت میں بُرائی کرنیوالا اپنے غلام لونڈی سے کہا صحابہ نے یا رسول اللہ کیا نہیں خبر دی آپنے ہمکو یہ کہ اُمت آپکی بہت سے اگلی اُمتوں سے باعتبار لونڈی غلام اور یتیموں کے یعنی باوجود اس کثرت کے مشکل ہے سبھوں سے خوش خلقی کرنی اور بدخلقی نکرنی فرمایا ہاں یعنی البتہ بہت ہے باعتبار لونڈی غلام کے اور حُسن خلق باوجود اس کثرت کے مشکل ہے لیکن اگر تم چاہتے ہو داخل ہونا جنت میں تو احسان کرو اُنپر اور طرح بدلہ بدخلقی کا بوجہ وہ یہ ہے پس عزیز رکھو اُنکو مانند عزیز رکھنے اولاد اپنی کے یعنی رحم کیا کرو اُنپر لیکن کہو ایسے کام کو کہ اُنسے نہو سکے اور ظلم و زیادتی نکرو اُنپر اور کھلاؤ اُنکو ایسی چیز سے کہ کھاتے ہو تم کہا صحابہ نے پس کونسی چیز نفع کرتی ہے ہمکو دنیا میں فرمایا ایک گھوڑا کہ باندھ رکھے تو اُسکو لڑائی کرے تو اُسپر اللہ کی راہ میں اور ایک مملوک کفایت کرے تجکو یعنی تیرے امور دنیا کے سر انجام کرے تا امور آخرت سے بافراغ ادا ہوں پس جب بڑھے مملوک پس وہ بھائی تیرا ہے یعنی مسلمان بھائی ہے یا مانند بھائی تیرے کے ہے پس ایسا سلوک کر اُس سے جیسا بھائی بھائی سے کرتا ہے نقل کی یہ ابن حبان نے ف یہ جو فرمایا کہ اِس اُمت میں لونڈی غلام اور یتیم بہت ہونگے سبب یہ ہے کہ اِس اُمت میں جہاد بہت ہوگا پھر بہت سے پکڑے آوینگے اور لڑکو نکے باپ شہید ہونگے وہ یتیم رہ جاوینگے ۱۲ مولانا **بَابُ بُلُوْغِ الصَّغِیْرِ وَحِضَانَتِہٖ فِی الصِّغَرِ** باب بیان بالغ ہونے چھوٹے لڑکے کے اور بیچ بیان پرورش اُسکی کے صغر سن میں ف یعنی بیان ہے اسکا کہ علامت اور حد لڑکے اور لڑکی کی بالغ ہونیکی کیا ہے اور بیان ہے اسکا کہ بچہ کی پرورش کرنیکا حق کسکو پہنچتا ہے جاننا چاہیے کہ بالغ ہونا لڑکے کا ہوتا ہے ساتھ احتلام ہونیکے اور حمل کھوا نیکے اور منزل ہونیکے اور بالغ ہونا لڑکی کا ہوتا ہے ساتھ احتلام کے اور حیض آنیکے اور حمل رہ جانیکے پھر اگر یہ چیزیں نہ پائی جاویں تو جب پندرہ برس کا ہو گا لڑکا یا لڑکی تو بالغ کھلاوینگے فتویٰ اسی پر ہے اور ادنیٰ مدت بالغ ہونیکی مرد کے لیے

۱ بیان بعض اسلامی رسوم کا جو مدینہ والی کی آپس کی ہیں

۲ بیان اسکا کہ بعض لوگ اور ملک کیوں ہوتے ہیں

۳ بیان نفع دین و دنیا کے اور دین و دنیا کے نقصان کے اور دنیا کا دین کے واسطے قربان کرنا اور دین کا دنیا کے واسطے قربان کرنا بہتر ہے

۴ بیان اسکا کہ بعض لوگ کیوں بہت مفلس ہوتے ہیں

بارہ برس اور عورت کے لیے نو برس ہیں پھر اگر قریب بالغ ہونیکے ہوں دونوں اور کہیں کہ بالغ ہوے ہم تو تصدیق کیجاوے دونوں کی اور یہ دونوں نابالغ کے ہیں حکم میں اور حق لڑکے کی پرورش کرنیکا اُسکی ماں کیلیے ہو بغیر جبر کرنیکے اُسپر طلاق دی گئی ہو یا نہ طلاق دیگئی پھر اُسکی نانی کیلیے اگرچہ اوپر کے درجے میں ہو پھر اُسکی دادی کیلیے ہو پھر اُسکی بہن کیلیے پھر اخیافی بہن کیلیے پھر سوتیلی بہن کیلیے پھر اُسکی خالہ کیلیے اسطرح پھر اُسکی پھپی کیلیے اسیطرح اور بھانجیاں اولی ہیں بھتیجیوں اور بھتیجیاں اولی ہیں بھیپو نسے اور شرط ہو اسمیں آزاد ہونا اُنکا پس نہیں ہے حق اسمیں لونڈی کیلیے اور ام ولد کیلیے اور ذمیہ مانند مسلمہ کے ہو یہانتک کہ سمجھنے لگے لڑکا دین کو اور جو کہ نکاح کرے لڑکیکے غیر محرم سے ساقط ہو جاتا ہے حق اُسکا اور محرم سے تو نہیں ساقط ہوتا جیسوان نکاح کرے لڑکیکے چچا سے اور عود کرتا ہے حق بسبب زائل ہونے اس نکاح کے کہ ساقط ہوا تھا بسبب اسکے حق اور رہوے لڑکا نزدیک ذکر کی گئی عورتو نکے یہانتک کہ کھانے پینے لگے اور کپڑا پہننے اور ستجا کرے آپ واندازہ کیا گیا ہے اسکا ساتھ نو برس کے سات برس سے پھر زبردستی لیلیوے اُسکو باپ اور لڑکیکی ان اور نانی کے پاس ہے یہانتک کہ حائضہ ہو اور نزدیک امام محمدؒ کے یہانتک کہ خواہش ہو اُسکو طرف مرد کے جیسیکہ غیر ان اور نانی اور دادی کے پاس بہنے میں شرط ہے اور فتویٰ اسی پر ہے بسبب فساد زمانہ کے پھر اگر عورت نہو تو حق پرورش ہے عصبات کو بحسب ترتیب کے کہ مذکور ہے میراث میں لیکن نہ دیجاوے لڑکی عصبہ غیر محرم کو مانند مولیٰ عتاقہ کے اور چچا کے بیٹے کے اور نہ دیجاوے فاسق بے پروا کو مولانا عبد العزیزؒ ملتقی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابن عمر قال رضت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام احد وانا ابن اربع عشرۃ سنۃ فردنی ثم عرضت علیہ عام الخندق وانا ابن خمس عشرۃ سنۃ فاجازنی فقال نافع بن عبید العزیز ھذا فرق بین المقاتلۃ والذریۃ متفق علیہ یہ روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا رد برد کیا گیا میں رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے یعنی جہاد میں جانیکے لیے سال جنگ احد کے کہ سنہ تین میں ہوئی اصحابین کہ تھا میں چودہ ۱۴ برس کا پس لیگئے مجکو یعنی جہاد میں بسبب صغر سن کے پھر رد برد کیا گیا میں حضرتکے سال جنگ خندق کے اصحابین کہ میں پندرہ ۱۵ برس کا تھا پس اجازت دی مجکو یعنی جہاد میں جانیکی اسلیے کہ پندرہ برس حد بلوغ ہیں پس کہا عمر بن عبد العزیز نے کہ یہ عمر فرق کرنیوالی ہے درمیان لڑنیوالونکے اور لڑکونکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** **عمر** بن عبد العزیز نے جب حدیث سُنی تو کلام مذکور فرمایا مراد اُنکی یہ ہے کہ جب پونہچے لڑکا پندرہ برس کو تو داخل ہو بیچ جماعت مجاہدین کے اور لکھا جاوے نام اُسکا دفتر میں اور جو اُس عمر کو نہ پونہچے وہ شمار کیا جاوے لڑکو نمیں اور اس سے معلوم ہوا کہ حد بالغ ہونے کی پندرہ برس ہیں ۱۲ ح **وعن** البراء بن عازب قال صالح النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الحدیبیۃ علی ثلثۃ اشیاء علی ان من اتاہ من المشرکین رد ہ الیھم ومن اتاھم من المسلمین لم یردوہ علی ان یدخلھا من قابل ویقیم بھا ثلثۃ ایام فلما دخلھا ومضی الاجل خرج فتبعتہ ابنۃ حمزۃ تنادی یا عم یا عم فتناولھا علی فاختصم فیھا علی وزید وجعفر فقال علی انا احقھا وھی بنت عمی وقال جعفر بنت عمی وخالتھا تحتی وقال زید بنت اخی فقضی بھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم لخالتھا وقال الخالۃ بمنزلۃ الام وقال لعلی انت منی وانا منک وقال لجعفر اشبھت خلقی وخلقی وقال لزید انت اخونا ومولانا متفق علیہ اور روایت ہے براء بن عازبؓ سے کہ کہا صلح کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دن حدیبیہ کے تین چیز پر اسپر کہ جاوے حضرتکے پاس مشرکونمیں سے پھیر دین اُسکو اُنکی طرف اور جو آوے مشرکونکے پاس مسلمانونمیں سے پھیر دین مشرک اُسکو اور صلح کی اسپر کہ آوین حضرت مکہ میں اگلے سال یعنی مدینہ سے اور قضا کرین عمرہ پناہ اور ٹھیرین اُس میں تین دن یعنی طاعت سے ستراحتکے لیے جب داخل ہوے حضرت مکہ میں یعنی سال آیندہ اور ہو چکی مدت معینہ یعنی تین روز اراده کیا نکلنے کا حضرتسے یعنی مکہ سے پس لگی اُنکے پیچھے بیٹی حمزہؓ کی پکارتی ہوئی اے چچا میرے اے چچا میرے پس لیا اُسکے کو حضرت علیؓ نے پس پکڑ لیا ہاتھ اُسکا پس جھگڑے بیچ پرورش کرنے بیٹی حمزہؓ کے علیؓ اور زیدؓ اور جعفرؓ پس کہا حضرت علیؓ نے میں نے پہلے لیا ہے اسکو اور وہ ہے بیٹی میرے چچا کی یعنی پس میں احق ہوں اُسکا اور کہا حضرت جعفرؓ نے کہ یہ بیٹی ہے میرے چچا کی اور خالہ اُسکی میرے نکاح میں ہے

اور کہا زیدؓ نے بھتیجی میری ہے پس حکم فرمایا ساتھ لینے بیٹی حمزہؓ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے خالہ اُسکی کہ جعفرؓ کے نکاح مین تھیں اور فرمایا کہ خالہ بمنزلہ مان کے ہی اور فرمایا واسطے حضرت علیؓ کے کہ تو مجھسے ہی اور مین تجھسے ہون یعنی مجھ مین اور تم مین کمال اخلاص ہی اور فرمایا واسطے جعفرؓ کے کہ مشابہ ہو تو پیدایش میری مین اور خلق میرے مین اور فرمایا زیدؓ کو کہ تو بھائی ہمارا ہی اور محب ہمارا ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حدیبیہ نام ہے ایک جگہ کا قریب مکہ کے جدہ کیطرف نو کوس یا دس کوس پس حضرتؐ بہ نیت عمرہ کے مکہ کو تشریف لیچلے تھے جب حدیبیہ مین پہنچے تو مشرکون نے مکہ مین نہ آنے دیا اور صلح اسطرح ہوئی جیسیکہ ذکر کی گئی اور بیان مفصل اسکا باب ہجرت مین ہوگا انشاء اللہ تعالی اور حضرت حمزہ چچا تھے حضرتؐ کے اور دودھ شریک بھائی بھی تھے کہ حضرتؐ اور حضرت حمزہؓ نے ثویبہ لونڈی ابولہب کی دودھ پیا تھا سابق حضرت حمزہؓ کی بیٹی ہے حضرتؐ کو چچا کہا اور حضرت جعفرؓ بھائی تھے حضرت علیؓ کے دس برس بڑے تھے عمر مین اور زیدؓ بن ثابت غلام آزاد اور متبنّی تھے حضرتؐ کے اور حضرتؐ نے حضرت حمزہؓ اور زیدؓ مین بھائی چارہ کروایا تھا مانند اوصحابہ کے اسلیے زیدؓ نے حضرت حمزہؓ کی بیٹی کو بھتیجی کہا پس صاحب جھگڑے آپسمین کہ ہر ایک چاہتا تھا پرورش کرنا حضرت حمزہؓ کی بیٹی کا پس حضرتؐ نے اُن کی پرورش کرنیکے لیے خالہ کو حکم فرمایا اور اُن تینون صاحبونکی تسلی اور خوش کرنیکے یہ کلمات مذکورہ فرمائی تا آزردہ نہون ۱۲ **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ امْرَاَۃً قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ ابْنِیْ ھٰذَا کَانَ بَطْنِیْ لَہٗ وِعَاءً وَثَدْیِیْ لَہٗ سِقَاءً وَحِجْرِیْ لَہٗ حَوَاءً وَاِنَّ اَبَاہُ طَلَّقَنِیْ وَاَرَادَ اَنْ یَّنْزِعَہٗ مِنِّیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْتِ اَحَقُّ بِہٖ مَالَمْ تَنْکِحِیْ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَاَحْمَدُ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اُسنے اپنے باپ یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبداللہؓ بن عمرو سے یہ کہ ایک عورت نے کہا یارسول اللہ تحقیق بیٹا میرا یہ تھا پیٹ میرا واسطے اُسکے باسن یعنی مدت تک پیٹ مین رہا اور تھی چھاتی میری واسطے اُسکے مشک یعنی مدت تک اُس سے دودھ پیتا رہا اور گود میری اُسکے لیے رہی ہے گھیرے ہوے یعنی مدت تک گود مین پالا اور تحقیق باپ اُسکے نے طلاق دی مجکو اور ارادہ رکھتا ہی چھین لینے اُسکے کا مجھسے پس فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تو لائق تر ہی ساتھ پرورش کرنے اُسکے کے جبتک کہ نہ نکاح کرے تو کسی نے نقل کی یہ احمدؒ اور ابوداؤد نے ف کہا طیبی نے کہ شاید یہ لڑکا سن تمیز کو نہ پہنچا ہوگا اسلیے مان کو حکم کیا اُسکی پرورش کرنیکا اور حدیث مابعد مین جو لڑکے کو اختیار دیا تھا وہ سن تمیز کو پہنچ چکا تھا اور جبتک کہ نکاح کرے تو آخر یہ حدیث مطلق ہی اور علمانے مقید کیا ہی ساتھ نکاح کرنے غیر محرم کے یعنی لڑکے کو غیر محرم کے اگر مان غیرہ نکاح کرلے تو پھر اُسکو حق پرورش نہین رہتا اور اگر محرم سے کرے جیسے لڑکے کے چچا سے تو اُسکو حق پرورش رہتا ہی بسبب قیام شفقت کے ۱۲ ح **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیَّرَ غُلَامًا بَیْنَ اَبِیْہِ وَاُمِّہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابوہریرہؓ سے یہ کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اختیار دیا لڑکے کو درمیان اُسکے باپ کے اور مان اُسکی کے نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی اختیار دیا کہ چاہے باپ پاس رہ اور چاہی مان پاس اور یہ لڑکا سن بلوغ کو پہنچ گیا تھا اسلیے اُسکو اختیار دیا اور یہ حضانتہ کے قبیلہ سے نتھا اور پہلی حدیث مین جو ذکر لڑکے کا گذرا وہ صغیر سن تھا اور تمیز نہ رکھتا تھا اور وہ حضانتہ کے قبیلہ سے تھا پس مقدم کیا مان کو حضانت مین اور حضانت مین لڑکے کو اختیار نہین ہمارے نزدیک اور امام شافعیؒ کے نزدیک ہے ۱۲ ح **وَعَنْہُ** قَالَ جَاءَتِ امْرَاَۃٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ زَوْجِیْ یُرِیْدُ اَنْ یَّذْھَبَ بِابْنِیْ وَقَدْ سَقَانِیْ وَنَفَعَنِیْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذَا اَبُوْکَ وَھٰذِہٖ اُمُّکَ فَخُذْ بِیَدِ اَیِّھِمَا شِئْتَ فَاَخَذَ بِیَدِ اُمِّہٖ فَانْطَلَقَتْ بِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابوہریرہؓ سے کہ کہا آئی ایک عورت پاس رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ خاوند میرا ارادہ رکھتا ہی کہ لیجاوے بیٹے میرے کو اور حال یہ ہی کہ پلاتا ہی مجکو اور نفع دیتا ہی مجکو یعنی اس عمر کو پہنچا ہی کہ منتفع ہوتی ہون اُسکی خدمت سے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ باپ تیرا ہی اور یہ مان

ف یعنی بنت حضانتہ ۱۲ ف حضانت کی پرورش کی ۱۲

تیری ہو پس پکڑ لے ہاتھ ان دونو نمیں سے جسکا چاہے پس پکڑا ہاتھ مان اپنی کا پس لے گئی اُسکو نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی اور دارمی نے **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ہلال بن اسامۃ عن ابی میمونۃ سلیمان مولی لاہل المدینۃ قال بینما انا جالس مع ابی ہریرۃ جاءتہ امراۃ فارسیۃ معہا ابن لہا وقد طلقہا فرطنت لہ فقالت یا ابا ہریرۃ ہذا ابنی یزعم انک تنفعہ وقد سقانی من بئر ابی عنبۃ وعندی الشاۃ فقال ابو ہریرۃ استہما علیہ فقالت من یحاقنی فی ابنی فقال ابو ہریرۃ اللہم انی لا اقول ہذا الا انی کنت قاعدا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاتتہ امراۃ فقالت یا رسول اللہ ان زوجی یرید ان یذہب بابنی وقد نفعنی وسقانی من بئر ابی عنبۃ وعندی الشاۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استہما علیہ فقال زوجہا من یحاقنی فی ولدی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذا ابوک وہذہ امک فخذ بید ایہما شئت فاخذ بید امہ رواہ ابوداؤد والنسائی والدارمی فی روایت ہی ہلال بن اسامہ سے کہ نقل کی ابی میمونہ سے کہ نام اُسکا سلیمان آزاد کیا ہوا کسی کا مدینہ والونمیں سے تھا کہا اُسوقت کہ مین بیٹھا ہوا تھا ساتھ ابو ہریرہ کے آئی اُنکے پاس ایک عورت فارس کی رہنے والی اُسکے ساتھ تھا بیٹا اُسکا حال آنکہ طلاق دی تھی اُسکو اُسکے خاوند نے پس دعوی کیا خاوند و بیوی نے اُس لڑکے کا پس باتین کیں اُس عورت نے فارسی مین ابو ہریرہ سے کہی تھی ای ابو ہریرہ خاوند میرا ارادہ رکھتا ہی یہ کہ لیجاوے میرے بیٹے کو پس کہا ابو ہریرہ نے قرعہ ڈالو اسپر فارسی مین کلام کیا ابو ہریرہ نے اُس عورت کے ساتھ اِس مطلب کے پھر آیا خاوند اُسکا اور کہا کون جھگڑتا ہی مجھسے بیچ مقدمہ بیٹے میرے کے پس کہا ابو ہریرہ نے یا الٰہی تحقیق مین نہیں کہتا یہ یعنی اپنی طرف سے مگر کہ تحقیق تھا مین بیٹھا پاس رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس آئی حضرت کے پاس یک عورت اور کہا یا رسول اللہ تحقیق خاوند میرا ارادہ رکھتا ہی یہ کہ لیجاوے بیٹے میرے کو حال آنکہ نفع دیتا ہی وہ مجھکو اور پلاتا ہی مجھکو پانی ابو عنبہ کے کنوئین سے اور کتاب نسائی مین یون ہی کہ پلاتا ہی مجھکو میٹھا پانی کہ باہر شہر کے دور ہی پس فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قرعہ ڈالو اسپر پس کہا خاوند اُسکے نے کون ہی جھگڑتا مجھسے تیرے لڑکے کے مقدمہ مین پس فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنی اُس لڑکے کو کہ یہ ہی باپ تیرا اور یہ ہی مان تیری پس پکڑ لے ہاتھ اُن دونو نسے جسکا چاہے پس پکڑا اُسنے ہاتھ اپنی مان کا نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی اور دارمی نے ف ابو ہریرہ نے جو فارسی مین کلام کیا اِس سے معلوم ہوا کہ بعضے صحابہ بسبب اختلاط عجمیونکے کچھ زبان اُنکی سیکھ گئے تھے اور یہ لڑکا بھی بالغ تھا اور بالغ کو اختیار ہے چاہے الگ رہے چاہے مان باپ کے پاس پس اُسکو حضرت نے اختیار دیا اُسنے مان کے پاس رہنا اختیار کیا اور دلیل اُسکے بالغ ہونے پر یہ ہی کہ تنہا دور سے پانی لاتا تھا اور غیر بالغ نادان ہوتا ہی اُسکو کوئین پر جانیسے منع کیا کرتے ہین اکثر کہ خوف ہوتا ہی اُسکے گر پڑنیکا واللہ اعلم ع **کتاب العتق** کتاب ہے بیچ بیان آزاد کرنے غلام کے ف شرط آزاد کرنیکی یہ ہی کہ آزاد کرینوالا آزاد اور بالغ اور عاقل اور مالک ہو اور آزاد کرنا غلام کا مستحب ہے اور کبھی ہوتا ہی گناہ جبیکہ حب ظن غالب ہو اُسکو کہ آزاد کرونگا اُسکو تو دار حرب مین چلا جاویگا یا مرتد ہو جاویگا یا خوف ہو چوری یا قزاقی کرنیکا اور کبھی ہوتا ہی آزاد کرنا واجب نذر کفارہ کے اور کبھی ہوتا ہی مباح مانند آزاد کرنیکے زید کی خاطر سے یا زید کے ثواب پونہچانیکے لیے اور عبادت وہ آزاد کرنا ہوتا ہی کہ ہو خالصا للہ ع **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اعتق رقبۃ مسلمۃ اعتق اللہ بکل عضو منہ عضوا من النار حتی فرجہ بفرجہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ آزاد کرے بردہ مسلمان آزاد کریگا اللہ یعنی نجات دیگا بدلے ہر عضو بردہ کے عضو آزاد کرنے والیکو آگ دوزخ سے یہانتک کہ ستر اُسکے کو بدلے ستر اُسکے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بردہ مسلمان قید اسلام کی اسلیے لگائی کہ ثواب

لع فصل دوم حدیث اصل ہے اسلام کی صدہا مسلمان اسکے نفع سے اور کافر اسکے ضرر سے مسلمان ہوئے ہین

اُسکا زیادہ ہو اور ستر کو خاص اسلیے ذکر کیا کہ وہ جگہ زنا کی ہو کہ وہ اکبر کبائر ہے بعد شرک کے پس فرمایا کہ اُسکو بھی اللہ تعالیٰ نجات دیتا ہی اور بعضے عالمون نے لکھا ہو کہ اِس سے سمجھا جاتا ہو کہ غلام جو آزاد کرے تو چاہیے کہ خصی یا ستر کٹا ہوا نہو اور عورت عورت کو آزاد کرے اور مرد مرد کو پس اولیٰ یہ ہو ع **وَعَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ اِیْمَانٌ بِاللّٰہِ وَجِھَادٌ فِیْ سَبِیْلِہٖ قَالَ قُلْتُ فَاَیُّ الرِّقَابِ اَفْضَلُ قَالَ اَغْلَاھَا ثَمَنًا وَاَنْفَسُھَا عِنْدَ اَھْلِھَا قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ اَفْعَلْ قَالَ تُعِیْنُ صَانِعًا اَوْ تَصْنَعُ لِاَخْرَقَ قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ اَفْعَلْ قَالَ تَدَعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ فَاِنَّھَا صَدَقَۃٌ تَصَدَّقُ بِھَا عَلٰی نَفْسِکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ذرؓ سے کہ کہا پوچھا مین نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ کونسا عمل بہتر ہے فرمایا ایمان لانا ساتھ اللہ کے اور جہاد کرنا اُسکی راہ مین کہا اُبوذرؓ نے کہا مینے کونسا بردہ آزاد کرنا بہتر ہے فرمایا وہ جسکا ہو مول مین اور بہت پیارا ہو نزدیک اُسکے کہا مین نے اگر نہ کر سکون مین یعنی ازراہ عجز کے نہ ازراہ کسل کے فرمایا مدد کر کام کرنیوالے کی یا بنا دے واسطے اُسکے کہ نہین بنا جاتا کہا مین نے پس اگر نہ کر سکون مین فرمایا چھوڑ تو لوگو نکو بُرائی سے پس تحقیق یہ خصلت خیر ہے کہ خیر کرتا ہی تو ساتھ اُسکے اپنے نفس پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ایمان کا بہتر ہونا تو ظاہر ہے کہ بغیر اُسکے کوئی عمل مقبول ہی نہین اور جہاد بہتر ہے باعتبار اسکے کہ سبب ہے تقویت دین اور غلبہ مسلمانونکا اور نماز و روزہ افضل ہی اور وجہ کریمارد جہاد سے مطلق مشقت اُٹھانی ہو کہ شامل ہی اُس جہاد کو بھی اور طاعات کو بھی یعنی نفس مشقت اُٹھانے ساتھ کرنے ماموارت کے اور بچنے منہیات کے کہ اُسکو جہاد اکبر فرمایا ہی پس حاصل جواب کا یہ ہوگا کہ بہترن اعمال ہی ایمان لانا اور عمل کرنا بمقتضای اُسکے جیسیکہ فرمایا قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ ثُمَّ اسْتَقِمْ اور مدد کر کام کرنیوالے کی مراد کام سے یہان وہ چیز ہو کہ آدمی کی سبب معاش کی ہو داخل ہی اِسمین حرفہ اور تجارت یعنی مدد کر اُس کام کرنیوالے کی کہ نہ کافی ہو کسب اُسکا اُسکے عیال کو یا ضعیف و عاجز ہو کام کرنے مین اور یا بنانے اَخرق یعنی کاردبیشہ کر اُسکے لیے کہ کاردبیشہ نہین کر سکتا اور چھوڑ تو اَخرق یعنی کسیکو بُرائی نہ پونہچانی بھی خیر کرنی ہے خصوصًا وقت قدرت کے بدی پر ع مرا زخیر تو امید نیست شر مرسان یا اور ظاہر عبارت یون تھا کہ فرماتے یہ بھی خیر ہے کہ خیر کرتا ہو ساتھ اُسکے لوگونپر لیکن چونکہ خیر کرنی لوگونسے حقیقت مین خیر کرنی اپنے پر ہو کہ فائدہ اُسکا اُسی کو پونہچتا ہی اِسطرح فرمایا کہ خیر کرتا ہو ساتھ اُسکے اپنے نفس ع ح **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلِّمْنِیْ عَمَلًا یُّدْخِلُنِی الْجَنَّۃَ قَالَ لَئِنْ کُنْتَ اَقْصَرْتَ الْخُطْبَۃَ لَقَدْ اَعْرَضْتَ الْمَسْئَلَۃَ اَعْتِقِ النَّسَمَۃَ وَفُکَّ الرَّقَبَۃَ قَالَ اَوَلَیْسَا وَاحِدًا قَالَ لَا عِتْقُ النَّسَمَۃِ اَنْ تَفَرَّدَ بِعِتْقِھَا وَفَکُّ الرَّقَبَۃِ اَنْ تُعِیْنَ فِیْ ثَمَنِھَا وَالْمِنْحَۃُ الْوَکُوْفُ وَالْفَیْءُ عَلٰی ذِی الرَّحِمِ الظَّالِمِ فَاِنْ لَّمْ تُطِقْ ذٰلِکَ فَاَطْعِمِ الْجَائِعَ وَاسْقِ الظَّمْاٰنَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْہَ عَنِ الْمُنْکَرِ فَاِنْ لَّمْ تُطِقْ ذٰلِکَ فَکُفَّ لِسَانَکَ اِلَّا مِنْ خَیْرٍ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ روایت ہی براؓبن عازب سے کہ کہا آیا ایک گنوار پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا سکھلا مجکو کوئی عمل کہ داخل کرے مجکو بہشت مین یعنی ابتدا نجات پانے ہودن کے ساتھ فرمایا اگر کوتاہی کی تونے بیان کرنے مین تحقیق پھیلاؤ کیا تونے سوال کو یعنی اگرچہ کلام مختصر کیا ولیکن سوال اور طلب بڑی لیعنی چوڑی کی یعنی بڑی بات پوچھی کہ وہ داخل ہونا بہشت کا ہو بعد ازان تعلیم کیا اُسکو وہ عمل آزاد کر جان کو یعنی بردیکو اور خلاص کر بردیکو کما اعرابی نے کہا نہین دونون ایک یعنی آزاد کرنا جان کا اور خلاص کرنا بردے کا کیا ایک نہین فرمایا نہین آزاد کرنا جان کا یہ ہو کہ تنہا اور مستقل ہوے تو ساتھ آزاد کرنے اُسکے کے اور خلاص کرنا بردے کا یہ ہو کہ مدد کرے تو اُسکے مول مین اور دی منحہ شیردار اور مہربانی اور احسان کرنا تیدار ظالم پر کہ تجھپر ظلم کرتا ہو پس اگر نہ کر سکے تو یہ پس کھلا کچھ بھوکے کو اور پلا پیاسے کو اور حکم کر ساتھ اچھی چیز کے اور منع کر بُری چیز سے پھر اگر نہ کر سکے تو پس بند کر اپنی زبان کو یعنی سب چیزون سے سوا بھلائی کے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** فرمایا نہین اَخر حاصل یہ کہ آزاد کرنا جان کا یہ ہو کہ تو خود اپنے بردیکو آزاد کرے اور خلاص کرنا بردیکا یہ کہ اور کے

بر دیکے آزاد ہونے مین سعی کرے کہ مدد کرے اُسکے مول دینے مین یعنی ایک غلام کو اُسکے مالک نے لکھدیا کہ جب تو اتنے روپے مجکو ادا کر دیگا تو تو آزاد ہو اُس غلام کو کتابت کہتے ہین کاتب اُس غلام کو پیادینا تاکہ اپنے مالک کو ادا کرے یہ ہی سعی کرنی اور کے بر دیکو آزاد ہونیمین اور منحہ سے مراد ہی اونٹنی یا بکری کہ محتاج کو دیتے ہین تاکہ اُسکے دودھ دیشم سے منتفع ہو اور دکوف کہتے ہین بہت دودھ والی کو پس بند کر تو زبان اپنی اتخر اور مانند اسکے ہی یہ حدیث مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ اور مراد بھلائی سے وہ چیز ہی کہ جسمین ثواب ہو پس اسوصت مین مباح بھلائی نہین اور ظاہر یہ ہی کہ مراد بھلائی سے بیان وہ چیز ہی کہ مقابل ہو بُرائی کے پس صورت مین مباح بھلائی شامل ہی مباح کو بھی والا نہین مستقیم ہو گا صراع مولانا **وعن** عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا لِيُذْكَرَ اللّٰهُ فِيْهِ بُنِيَ لَهٗ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ اَعْتَقَ نَسَمًا مُسْلِمَةً كَانَتْ فِدْيَتَهٗ مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ شَابَ شَيْبَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی عمرو بن عبسہ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ بنا دے مسجد یعنی چھوٹی یا بڑی تاکہ ذکر کیا جاوے اللہ کا اُسمین یعنی نام وخود کیلیے بنایا جاتا ہو اُسکے لیے محل بڑا بہشت مین اور جو شخص کہ آزاد کرے ایک نفس مسلمان کو ہو گا وہ نفس اُسکا واسطے اُسکی آگ دوزخ سے یعنی سبب خلاصی اُسکی کا آگ دوزخ سے اور جو شخص کہ بوڑھا ہو بوڑھا ہونا اللہ کی راہ مین یعنی جہاد مین یا حج مین یا طلب علم مین یا اسلام مین جیسیکہ ایک روایت مین ہی ہو گا وہ بڑھاپا اُسکے لیے نور دن قیامت کے یعنی نجات پاویگا بسبب اُس کے تا یکمون اُسدنکی سے نقل کی یہ صاحب مصابیح نے شرح السنہ مین **ف** یعنی ساتھا سناد اپنی کے اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکے کہ مشکوٰۃ کے مصنف نے نہین پائی یہ حدیث سوائے شرح السنہ کے اور حدیث کی کتابونمین **ع** **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** الْغَرِيْفِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ اَتَيْنَا وَاثِلَةَ بْنَ الْاَسْقَعِ فَقُلْنَا حَدِّثْنَا حَدِيْثًا لَيْسَ فِيْهِ زِيَادَةٌ وَّلَا نُقْصَانٌ فَغَضِبَ وَقَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَقْرَأُ وَمُصْحَفُهٗ مُعَلَّقٌ فِيْ بَيْتِهٖ فَيَزِيْدُ وَيَنْقُصُ فَقُلْنَا اِنَّمَا رَدْنَا حَدِيْثًا سَمِعْتَهٗ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَاحِبٍ لَنَا وَجَبَ يَعْنِي النَّارَ بِالْقَتْلِ فَقَالَ اَعْتِقُوْا عَنْهُ يُعْتِقِ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہی غریف بیٹے دیلمی کے سے کہ کہا آیا مین واثلہ بیٹے اسقع کے پاس اور کہا مین نے کہ بیان کر تجھ سے ایک حدیث کہ نہ ہو اُسمین زیادتی اور نہ کمی پس غصے ہوے واثلہ اور کہا کہ تحقیق ایک تمھارا پڑھتا ہے قرآن یعنی شب و روز حال آنکہ قرآن اُسکا لٹکا ہوا ہوتا ہے اُسکے گھر مین یعنے جب شبہ واقع ہو کہین تو دیکھ بھی سکتا ہی اُسمین اور باوجود اُسکے پس زیادتی کمی ہو جاتی ہے یعنی پڑھنے مین از راہ سہو اور غلطی کے پس ہونا کمی زیادتی کا ضروری ہے کہ واقع ہوتی ہے باوجود ضبط و تکرار کے پس کہا ہم نے سوائے اسکے نہین کہ ارادہ کیا تھا ہم نے حدیث کا کہ سُنا ہو تھے اُسکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پس کہا واثلہ نے کہ آئے ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیچ مقدمہ ایک یار اپنے کے کہ واجب کیا تھا اپنے نفس پر یعنی آگ دوزخ کی کو بسبب قتل کرنے کے یعنی اپنے تئین یا کسی اور کو عمداً پس فرمایا حضرت نے آزاد کرو اُسکی طرف سے یعنی غلام آزاد کریگا اللہ بدلے ہر عضو غلام کے عضو اُس قاتل کا آگ سے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** غصہ ہوے واثلہ اخیر واثلہ یہ سمجھے تھے کہ مراد غریف کی یہ ہی کہ الفاظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعینہ روایت کرین اُسپر وہ غصہ ہوے اور کلام مذکور کہا پس غریف نے کہا کہ مراد ہماری یہ ہی کہ روایت کرو حدیث آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کہ معنی اُسکے متغیر نہون اگرچہ الفاظ مین کچھ کمی زیادتی ہو جائے اِس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے روایت کرنا حدیث کا ساتھ معنوی کے گو کہ الفاظ مین تفاوت ہو ہو **ع** **وعن** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ الشَّفَاعَةُ بِهَا تُفَكُّ الرَّقَبَةُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی سمرہ بیٹے جندب کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہترین صدقہ کا سفارش کرنی ہی کہ بسبب اُسکے خلاص کیجاوی گردن نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** یعنے کسی کے غلام کو آزاد کروا دینا سفارش کر

یا کوئی اپنے غلام کو قتل کیا چاہتا ہو یا مارتا دھاڑتا ہو اُسکو بچا دینا اور چھڑا دینا شفارش کرکر بہترین صدقہ کا ہی ع **بَابُ اِعْتَاقِ الْعَبْدِ الْمُشْتَرَكِ وَشِرَى الْقَرِيْبِ الْعِتْقَ فِى الْمَرَضِ** باب ہی بیچ بیان آزاد کرنے غلام مشترک کے اور خرید کرنے قرابتی کے اور آزاد کرنیکے بیماری کی حالت مین **ف** آزاد کرنے غلام مشترک کے یعنی اگر ایک غلام مشترک ہو دو آدمیون مثلاً اور ایک شریک حصہ اپنا آزاد کر دے تو دوسرا کیا کرے اور اختلاف ہوا ہی اسمین درمیان ابوحنیفہؒ اور صاحبینؒ کے کہ آزاد کرنا متجزی ہوتا ہی جیسیکہ آدھا آزاد ہوا اور آدھا غلام رہے یا نہین امام ابوحنیفہؒ تو کہتے ہین کہ متجزی ہوتا ہی اور صاحبینؒ کہتے ہین کہ متجزی نہین ہوتا اور متفرع ہوتے ہین اِس اختلاف پر احکام کہ مذکور ہونگے آگے اور خرید کرنے قرابتی کو کہ قرابتی بمجرد خرید کرنیکے آزاد ہوجاتا ہی بغیر اسکے کہ یہ آزاد کرے لیکن اختلاف اسمین ہی کہ مراد قرابتی سے کون ہی بیان اسکا بھی آگے آویگا اور آزاد کرنیکے بیماری مین کہ بیماری مین آزاد کرے تو حکم اُسکا کیا ہی اسکا بیان بھی آگے ہوگا ع **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِىْ عَبْدٍ وَكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قُوِّمَ الْعَبْدُ عَلَيْهِ قِيْمَةَ عَدْلٍ فَاَعْطٰى شُرَكَاءَهُ حِصَصَهُمْ وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَاِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ آزاد کرے حصہ اپنا غلام مین اور ہووے اُسکے آزاد کرنیوالیکے مال کہ پونہچتا ہو مول غلام کو یعنی قیمت باقی اُسکی کو قیمت کیا جاوے غلام یعنی باقی غلام اُسپر قیمت انصاف کی یعنی برابر بغیر کمی زیادتی کے پس دیوے جاوین اُسکے شریکون کو حصے اُنکے اور آزاد ہوجاوے غلام اور اگر نہین مال اُسکے پاس پس تحقیق آزاد ہوا یعنی اور حصے شریکون کے مملوک ہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ظاہر اِس حدیث کا دلالت کرتا ہی اسپر کہ اگر معتق غنی ہو تو حصہ پھیرے شریک کا اور آزاد ہوجاویگا غلام اُسپر اور اگر معتق مفلس ہو تو جسقدر آزاد ہوا آزاد ہوا اور جو کچھ نہ آزاد ہوا غلام ہی اور آزادی اور بندگی متجزی ہوتی ہین اور تکلیف نہ دیا جاوے شریک ساتھ آزاد کرنے حصہ اپنے کے اور ستدعا نہ کیا جاوے غلام اور یہ مذہب امام شافعیؒ کا ہی اور مذہب امام اعظمؒ کا باوجودیکہ قائل ہین وہ ساتھ تجزی آزادی اور بندگی کی یہ ہی کہ اگر معتق غنی ہو تو حصہ شریک کا پھیرے یا استسعا کرے شریک غلام سے یا آزاد کرے غلام کو اور اگر مفلس ہو تو حصہ شریک کا نہین پھیرا آتا لیکن شریک یا استسعا کرے یا آزاد کرے اور ولاء اردونکے لیے ہی اور صاحبینؒ کہتے ہین کہ حالت تونگری مین معتق حصہ پھیرے شریک کا اور حالت مفلسی مین استسعا کرے شریک غلام سے اور ولاء معتق کے لیے ہوتا ہی بسبب متجزی ہونے آزادی کے اور معنی استسعا کے یہ ہین کہ غلام تکلیف دیا جاوے ساتھ کمانے مال کے اور حاصل کرنے قیمت کے شریک کے لیے اور بعضون نے کہا کہ خدمت کرے غلام شریک کی بقدر اُسکے کہ اُسکی ملک ہی اُسمین ع **وَعَنْ** اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ شِقْصًا فِىْ عَبْدِهٖ فَعَتَقَ كُلُّهٗ اِنْ كَانَ لَهٗ مَالٌ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهٗ مَالٌ اُسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ جو شخص کہ آزاد کرے حصہ اپنا غلام مین آزاد کیا گیا کل اُسکا یعنی معتق پر اگر ہو واسطے اُسکے مال یعنی اسقدر کہ پونہچے قیمت باقی غلام کی کو پس حصہ پھیر دیگا اُسکا پس اگر نہو واسطے اُسکے مال سعی کردایا جاوے غلام یعنی بیچ غیر اُسپر کے کہ آزاد ہوئی اسحالت مین کہ نہ مشقت ڈالی جاوے اُسپر یعنے نہ تکلیف دیا جاوے ساتھ اُسپر کے کہ دشوار ہو اُسپر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** صاحبینؒ کا عمل اسپر ہے **وَعَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَجُلًا اَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوْكِيْنَ لَهٗ عِنْدَ مَوْتِهٖ لَمْ يَكُنْ لَهٗ مَالٌ غَيْرَهُمْ فَدَعَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَزَّاهُمْ اَثْلَاثًا ثُمَّ اَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَاَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَاَرَقَّ اَرْبَعَةً وَقَالَ لَهٗ قَوْلًا شَدِيْدًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَاهُ النَّسَائِىُّ عَنْهُ وَذَكَرَ لَفْظَهٗ مُتَّصِلًا بِهٖ وَقَالَ لَهٗ قَوْلًا شَدِيْدًا وَفِىْ رِوَايَةِ اَبِىْ دَاوٗدَ وَقَالَ لَوْ شَهِدْتُهٗ قَبْلَ اَنْ يُدْفَنَ لَمْ يُدْفَنْ فِىْ مَقَابِرِ الْمُسْلِمِيْنَ اور روایت ہی عمرانؓ بن حصین سے یہ کہ ایک شخص نے آزاد کیے چھ غلام اپنے وقت مرنے اپنے کے نہ تھا واسطے اُسکے

مال سواے اُن غلامون کے پھر بُلایا اُن غلامون کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور حصے کیے اُنکے تین پھر قرعہ ڈالا درمیان اُنکے پس آزاد کیے دو اور غلام رکھے چار اور فرمایا ازاد کرنیوالیکے حق مین کلام سخت یعنی عتاب کا نقل کی یہ مسلم نے اور نقل کی یہ نسائی نے عمران سے اور ذکر کیا اس عبارت کو کہ البتہ تحقیق قصد کیا تھا مین نے یہ کہ نہ پڑھونگین نماز جنازہ پر بجاے اس عبارت کے وقال لو قو لا استشاہد اور بیچ روایت ابی داؤد کے یون ہو کہ فرمایا حضرتؐ نے یعنی وسطی تہدید و تنبیہ کے کہ اگر حاضر ہوتا مین اُسکے جنازہ پر پہلے دفن کے تو نہ دفن کیا جاتا مسلمانونکے مقبری مین ف آزاد کیے دو آخر یعنی حکم کیا کہ دو نہین آزاد ہین اور چار غلام ہین اور اس سے معلوم ہوا کہ آزاد کرنا مرض الموت مین جاری ہوتا ہی تہائی مال مین بسبب تعلق ہونے حق وارثونکے ساتھ مال اُسکے کے اور بیطرح وصیت اور تصدق اور ہبہ اور مانند اُنکے کی جاری ہوتی ہین تہائی مالمین اور کہا زین العرب نے کہ یہ حکم حضرتؐ نے اسلیے کیا کہ اکثر غلام اُنکے زنگی ہوتے تھے اور وہ مساوی ہوتے تھے قیمت مین کہا نووی نے کہا ابو حنیفہؒ نے کہ آزاد ہوگا ہر ایک سے تہائی حصہ اور سعی کروایا جاوے باقی مین اور حضرتؐ نے اُس شخص پر جو غصہ فرمایا بسبب مکروہ جاننے اس فعل اُسکے کے کہ کسوسطی سب غلامونکو آزاد کیا اور رعایت وارثونکی نکی اسلیے جاری کیا اُسکو تہائی سے بسبب شفقت و رحم کے یتیمونپر اور اس سے معلوم ہوا کہ میت کو فعل ناشائستہ وظلم پر بند کہہ سکتے ہین اور یہ جو وارد ہوا ہا اُذکُرُوا مَوتَاکُم بِالخَیرِ بیچ غیر اس صورت کے ہی وع

وعن ابی مریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یجزی ولد والدہ الا ان یجدہ مملوکا فیشتریہ فیعتقہ رواہ مسلم

اور روایت ہوا بی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین بدلہ اُتار سکتا کوئی لڑکا اپنے باپکے احسان کا مگر اسطرح کہ پاوے اُسکو غلام پس خرید کرے اُسکو اور آزاد کرے اُسکو نقل کی یہ مسلم نے ف ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہو کہ باپ بجز خرید نیکے آزاد نہین ہوتا جب آزاد کرے تو آزاد ہوتا ہی صحاب ظواہر کا یہی مذہب ہے اور جمہور اسپر ہین کہ بمجرد ملک مین آنیکے آزاد ہو جاتا ہی اور حدیث کہ اول و دوسری فصل مین آتی ہی صریح ہی اسپر اور حدیث کے بھی یہی معنی ہین کہا مظہر نے کہ فیعتقہ مین سببیتہ کیلیے ہی یعنی آزاد کرے اُسکو بسبب خریدنے اُسکے کے پس نہین محتاج ہی بعد خریدنیکے پس کہنے کی کہ آزاد کیا مین نے بلکہ آزاد ہو جاتا ہی ساتھ نفس خریدنیکے وع

وعن جابر ان رجلا من الانصار دبر مملوکا ولم یکن لہ مال غیرہ فبلغ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال من یشتریہ منی فاشتراہ نعیم بن النحام بثمان مائۃ درہم متفق علیہ

وفی روایۃ لمسلم فاشتراہ نعیم بن عبد اللہ العدوی بثمان مائۃ درہم فجاء بہا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدفعہا الیہ ثم قال ابدء بنفسک فتصدق علیہا فان فضل شیء فلاھلک فان فضل عن اھلک شیء فلذی قرابتک فان فضل عن ذی قرابتک شیء فھکذا وھکذا یقول فبین یدیک وعن یمینک وعن شمالک

اور روایت ہی جابرؓ سے کہ ایک شخص انصار مین سے مدبر کیا غلام کو اور نہ تھا اُسکے پاس کچھ مال سوا اُس غلام کے پس پونہچی یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا کون شخص ہی کہ خریدے اُسکو مجھسے پس خریدا اُسکو نعیم بن نحام نے بدلے آٹھسو درہم کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت مین یون ہی پس خریدا اُسکو نعیم بن عبد اللہ عدوی نے آٹھسو درہم کو پس لایا نعیم آٹھسو درہم روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس دیے حضرتؐ نے وہ درہم اُس شخص کو پھر فرمایا خرچ کر پہلے اپنی جان پر پس اگر اجاصل کر بسبب کے کچھ اگر بچ رہے کچھ پس خرچ کر اپنے اہل و عیال پر پس اگر بچ رہے اہل عیال تیرے کچھ پس اسطے ناتے داروں تیرے کے ہو پھر اگر بچ رہے ناتے داروں تیرے کچھ پس اسطرح اور اسطرح اور اسطرح کی خرچ کر اگے اپنے اور دائین اپنے اور بائین اپنے یعنی بندے سے سائلون کو کہ اگے اور دائین اور بائین تیرے جمع ہون ف مدبر اُسے کہتے ہین کہ کوئی شخص اپنے غلام کو کہے کہ بعد مرنے میرے یہ آزاد ہے پس ایسے غلام کا بیچنا امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک جائز ہی بنا بر ظاہر اس حدیث کے اور امام اعظمؒ فرماتے ہین کہ مدبر

ف بیان ہدایہ کی بروایت کی ہر ایک سے تہائی مال غلام کرنے آزاد کرنے والے کے فعل اُسکے کی اور وارثونکے کی اور وصیت کرنے والے کے فعل اُسکے کی اور ہر ایک سے تہائی مال مین جاری ہوتا ہی ۱۲

ع یعنی مالک کی زندگی مین ۱۲

دو طرح کا ہوتا ہی ایک مدبر مطلق اور دوسرا مدبر مقید مدبر مطلق وہ غلام ہی کہ سکے مالک اُسکا کہ بعد مرنے میرے یہ آزاد ہی اور مدبر مقید وہ غلام ہی کہ سکے مالک اُسکا کہ اِس بیماری مین اگر مین مرگیا تو یہ آزاد ہی پس مدبر مطلق کا حکم یہ ہی کہ نہین جائز مالک کو نکالنا اُسکا نہ ٹلک سے مگر ساتھ آزاد کرنیکے یعنی نہ بیچنا اُسکا درست ہی اور نہ ہبہ کرنا لیکن آزاد کرنا اُسکا درست ہی اور جائز ہی خدمت کروانی اُس سے اور لونڈی ہو تو جائز ہی اُسے صحبت کرنی مالک کو اور نکاح کر دینا اُسکا بغیر رضا اُسکی کے اور جب مالک مرجاوے تو وہ آزاد ہوجاتا ہی مالک کی ثلثائی مالمین سے اور اگر نہ نکل سکے ثلثائی مین سے تو بحساب ثلثائی کے آزاد ہوگا اور مدبر مقید کا بیچنا درست ہی اور اگر پائی جاوے شرط یعنی وہ مرجاوے اُسی مرض مین تو وہ آزاد ہوجاتا ہی مانند آزاد ہونے مدبر مطلق کے پس اِس حدیث مین وہ یہ تاویل کرتے ہین کہ اِس مدبر کو کہ حضرتؐ نے بیچا وہ مدبر مقید ہوگا اور سب نحویین ابن نخام ہی لکھا ہی علما نے کہ یہ غلط ہی اور صواب فاشتراہ نخام ہی اسلیے کہ مشتری نعیمؓ ہی اور وہی نخامؓ ہی یہ نام اُسکا اسلیے ہوا کہ فرمایا تھا حضرتؐ نے کہ داخل ہوا مین جنت مین پس سُنی مین نے آہٹین نحیمہ نعیم کی اور نخمہ کہتے ہین آواز کو ۔ مولانا وتقی ۔ ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ**

فصل دوسری **عَنِ** الحسن عَنْ سَمُرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

روایت ہی حسنؒ بصریؒ کی کہ نقل کی سمرہؓ سے کہ نقل کی سمرہؓ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ جو شخص مالک ہوا ذی رحم یعنی ناتے دار محرم کا یعنی بسبب خرید نیکے یا ہبہ کے یا ارث کے پس وہ آزاد ہی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** شاید باپ بیٹے کو مول لیا کہ کسیکی ٹلک مین تھا یا بیٹے نے باپ کو مول لیا یا بھائی نے بھائی کو مول لیا بجرد مول لینے کے آزاد ہوجاتا ہی اور ذی رحم وہ ہی کہ قرابت ولادت کی رکھے کہ بوساطت رحم کے ہو اور یہ شامل ہی بیٹے کو اور باپ کو اور بھائی کو اور چچا کو اور بھتیجے کو اور سوا اُنکے کو اور محرم وہ کہ نکاح اُس سے جائز نہو پس چچا کا بیٹا اور مانند اُسکی کے نکل گئے اِس قید سے اور کہا نووی نے کہ اختلاف کیا ہی علما نے بیچ آزاد ہونے اقربا کے جبکہ ٹلک مین آوین پس کہا اہل ظاہر نے کہ نہین آزاد ہوتا کوئی انمین سے بمجرد ٹلک مین آنیکے بلکہ ضرور ہی آزاد کرنا اور دلیل پکڑی ہی اُنھون نے ساتھ حدیث ابی ہریرہؓ کے کہ اوپر گذری اور جمہور علما کہتے ہین کہ حاصل ہوتی ہی آزادی اصول مین اگرچہ اوپر کے درجہ کے ہون اور فروع مین اگرچہ نیچے کے درجہ کے ہون بمجرد ٹلک کے اور اختلاف کیا ہی سوا اسکے مین پس کہا شافعیؒ نے اور علما اُنکے نے کہ نہین آزاد ہوتے سوا اُنکے ساتھ ٹلک کے اور کہا مالکؒ نے کہ آزاد ہوجاتے ہین بھائی بھی اور ایک روایت اُنسے ہی کہ آزاد ہوتے ہین سب ذوی الارحام محرم اور تیسری روایت اُنسے مانند مذہب شافعیؒ کے ہی اور کہا ابوحنیفہؒ نے کہ آزاد ہوتے ہین سب ذوی الارحام محرم ۔ مولانا ۔ ع **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَلَدَتْ اَمَةُ الرَّجُلِ مِنْهُ فَهِيَ عَنْ دُبُرٍ مِنْهُ اَوْ بَعْدَهُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جسوقت کہ جنے لونڈی کسی مرد کی اُس مرد سے یعنی مالک اپنی سے پس وہ لونڈی آزاد ہوجاویگی پیچھے مرنے اُسکے کے یا فرمایا بعد مرنے اُسکے کے نقل کی یہ دارمی نے

ف یعنی جس لونڈیکے اولاد اُسکے مالک سے ہوے بعد مرنے مالک کے وہ آزاد ہوجاتی ہی اور اُسکی زندگی مین آزاد نہین ہوتی لیکن اُسکو بیچ بھی نہین سکتا نہ بخش سکتا ہی اور اسپر اجماع ہی علما کا اور جو روایت کہ برخلاف اِسکے آئی ہی منسوخ ہی اور تفصیل اِسکی حدیث آیندہ مین آوے گی

مولانا ۔ ع **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ بِعْنَا اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ نَهَانَا عَنْهُ فَانْتَهَيْنَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ

اور روایت ہی جابرؓ سے کہ کہا بیچتے تھے ہم اُمین لڑکونکی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت مین پھر جبکہ خلیفہ ہوے حضرت عمرؓ منع کیا ہمکو بیچنے اُنکے سے پس باز رہے ہم نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** لڑکونکی مانو نے مراد ہین لونڈیان کہ اپنے مالکو نسے بچے جنین اور بیان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ جب حضرتؐ کے عہد مین اور حضرت ابوبکرؓ کے عہد مین اُنکو بیچتے تھے تو حضرت عمرؓ نے کیون منع کیا جواب اسکا

یہ ہو احتمال ہو کہ منسوخ ہونا اسکا حضرتؐ کے زمانہ مین عوام کو نہ پونہچا ہوگا اور حضرتؐ کو اُنکے بیچنے کی خبر نہ پونہچی ہوگی پس بیچنا اُنکا دلیل نہین ہو سکتا دلیل جب ہوتا کہ حضرتؐ کو معلوم ہوتا اور حضرتؐ جائز رکھتے اُسکو اور احتمال یہ بھی ہو کہ بیچنا اُنکا حضرتؐ کے زمانہ مین ہو پہلے نسخ ہونے حکم کے اور حضرت ابو بکرؓ بھی بسبب کم ہونے مدت خلافت کے اور مشغول ہونیکے مہمات مین اُسپر مطلع نہوے بعد ازان منع کیا حضرت عمرؓ نے اُس سے بسبب اسکے کہ پونہچی تھی اُنکو نہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سے ۱۲ ح **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ عَبْدًا وَلَہٗ مَالٌ فَمَالُ الْعَبْدِ لَہٗ اِلَّا اَنْ یَّشْتَرِطَ السَّیِّدُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہو عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ آزاد کرے غلام کو اور غلام کے پاس ہو مال پس مال غلام کا اُسکے مالک کیلیے ہو مگر یہ کہ شرط کرلے مالک نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** غلام مالک مال کا تو ہوتا ہی نہین اُسکا مال کیا ہوگا مراد یہ ہو کہ مالک کی اذن سے جو اسنے کسب و تجارت کی ہو اور اُس سے مال حاصل ہوا وہ ٹیک لک کی ہو اسلیے کہ غلام اور جو کچھ کہ اُسکے پاس ہو ٹیک مولی کی ہو یعنی یہ گمان نکرے کہ مال کہ غلام کے پاس ہو اور وہ آزاد ہوا اور مستحق مالکیت کا ہوا اُسکی ملک ہو پس فرمایا کہ مال ٹیک لک کی ہو اور غلام کو اُس سے بہرہ نہین مگر یہ کہ کہدے مالک وقت آزاد کرنیکے کہ مال ٹیک غلام کی ہو پس مال تصدق اور ہبہ ہوگا مالک کیطرف سے غلام کیلیے بعد آزاد ہونے کے ۱۳ ح **وَعَنْ** اَبِی الْمَلِیْحِ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ رَجُلًا اَعْتَقَ شِقْصًا مِّنْ غُلَامٍ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَیْسَ لِلّٰہِ شَرِیْکٌ فَاَجَازَ عِتْقَہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہو ابی الملیحؓ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یہ کہ ایک شخص نے آزاد کیا ایک حصہ غلام مین سے پس ذکر کیا گیا یہ رو برو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا نہین واسطے خدا کے کوئی شریک پس اجازت دی حضرتؐ نے آزاد ہونے اُسکے کی یعنی حکم کیا ساتھ آزاد ہونے سارے غلام کے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** یعنی جو کام کہ خدا کیلیے کرین اور جنس عبادت سے ہو مین اپنا حصہ شریک کرنا چاہیے پس آزاد کرنا بعض غلام کا اور بردہ رکھنا بعض کا مناسب نہین اور آزاد ہونے الخ یہ بظاہر دلالت کرتا ہی اوپر نہ متجزی ہونے عتاق کے اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک معنی اسکے یہ ہین کہ حکم کیا اور رغبت دلائی حضرتؐ نے ساتھ آزاد کرنے سارے غلام کے ۱۴ ح **وَعَنْ** سَفِیْنَۃَ قَالَ کُنْتُ مَمْلُوْکًا لِاُمِّ سَلَمَۃَ فَقَالَتْ اَعْتِقُکَ وَاَشْتَرِطُ عَلَیْکَ اَنْ تَخْدُمَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا عِشْتَ فَقُلْتُ اِنْ لَّمْ تَشْتَرِطِیْ عَلَیَّ مَا فَارَقْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا عِشْتُ فَاَعْتَقَتْنِیْ وَاشْتَرَطَتْ عَلَیَّ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہو سفینہؓ سے کہ کہا تھا مین ملک مین ام سلمہؓ کے یعنی ابتدا مین پس کہا ام سلمہؓ نے کہ آزاد کرتی ہون مین تجکو یعنی ارادہ کرتی ہون تیرے آزاد کرنیکا اور شرط لگاتی ہون تجھ پر یہ کہ خدمت کرے تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی جبتک کہ زندہ رہے پس کہا مین نے اگر نہ شرط کرتی تو مجھپر تو بھی نہ جدا ہوتا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے جبتک کہ جیتا رہتا مین یعنی تیرے شرط کرنیکی کیا حاجت ہو مین آپ حضرتؐ کی خدمت کرنی سعادت جانتا ہون پس آزاد کیا ام سلمہؓ نے مجکو اور شرط لگا دی مجھپر خدمت حضرتؐ کی نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** سفینہ غلام آزاد تھے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بعضون نے کہا غلام آزاد تھے حضرت ام سلمہؓ کے کہ بیوی تھین حضرتؐ کی اُنھون نے آزاد کیا شرط نہ کور لگا کر اور سفینہؓ لقب تھا اُنکا اور نام اُنکا تھا مہران یا رومان یا راح اور سفینہؓ حضرتؐ کی اور حضرتؐ کے یارونکی خدمت کرتے تھے اور غزوات مین جو بھجو لوگونکے اپنے بیٹھپر اُٹھاتے تھے اسی سبب سے سفینہ لقب اُنکا ہوا کہ بمعنی کشتی کے ہو یعنی جیسے کشتی بوجھ اُٹھاتی ہو ویسی ہی یہ بھی بوجھ اُٹھاتے تھے ایکبار یہ ایک لشکر مین تھے کہ جنگل مین راہ بھول گئے ایک شیر پیدا ہوا اور اُنکے آگے آیا سفینہؓ نے کہا یا ابا الحارث مین سفینہؓ ہون مولی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کا پس شیر چلا پوسی اُنکی کرنے لگا اور آگے آگے اُنکے ہولیا تا بمنزل اُنکو پونہچا دیا ۱۵ ح **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا کَاتَبَ عَبْدٌ مَا بَقِیَ عَلَیْہِ مِنْ مُکَاتَبَتِہٖ

دِرْهَمٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے اور اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ مکاتب غلام بھی جبتک باقی ہے بدل کتابت اُسکے سے ایک درہم یعنی مثلاً نقل کی یہ ابوداؤد نے ف مکاتب اُس غلام کو کہتے ہیں کہ مالک اسکو لکھدے کہ اسقدر روپیا جب تو ادا کریگا تو آزاد ہے پس فرمایا جبتک ایکدرہم اُسپر باقی رہیگا غلام ہے جب سب روپیا بیباق کریگا تب آزاد ہوگا یہ نہیں ہے کہ بحساب روپونکے کہ پونہچائے ہیں بعض اُس کا آزاد ہوجاتا ہے ع وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ عِنْدَ اَحَدِكُنَّ مُكَاتَبٌ فَكَانَ لَهٗ مَا يُؤَدِّيْ فَلْتَحْتَجِبْ مِنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی عورتوں سے جسوقت کہ ہو نزدیک مکاتب ایک تمھاریکے اسقدر روپیا کہ تمام بدل کتابت دیسکے پس چاہیے کہ پردہ کرے اُس سے یعنی ایک تمھاری کہ وہ مالکہ اُسکی ہے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف یعنی اگرچہ مکاتب جبتک کہ تمام بدل کتابت نہیں ادا کیا ہے غلام اور محرم ہے پردہ نہ کرنا اُس سے لازم نہیں ولیکن اسقدر مال رکھتا ہے کہ بدل کتابت ادا کرسکتا ہے تو اُس سے پردہ کرنا چاہیے ازراہ تورع اور احتیاط کے اِسلیے کہ جب قدرت رکھتا ہے ادا کی تو گویا بالفعل ادا کرچکا اور ظاہر یہ ہے کہ یہ خاص حضرتؐ نے اپنی بیویونکے لیے فرمایا اِسلیے کہ پردہ اُنکا بڑا تھا بہ نسبت اور عورتونکے فرمایا اللہ تعالےٰ نے لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ یعنی نہیں تم مانند اور عورتونکے ع ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَاتَبَ عَبْدًا عَلٰى مِائَةِ اُوْقِيَّةٍ فَاَدَّاهَا اِلَّا عَشَرَةَ اَوَاقٍ اَوْ قَالَ عَشَرَةَ دَنَانِيْرَ ثُمَّ عَجَزَ فَهُوَ رَقِيْقٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے یہ کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسشخص نے کہ مکاتب کیا اپنے غلام کو سو اوقیہ پس ادا کیے اُسنے سب مگر دس اوقیہ نہ ادا کیے یا کہا دس دینار نہ ادا کیے یعنی بجای دس اوقیہ کے کہا دس دینار یہ شک راوی ہے پھر عاجز ہوگیا اداے باقی سے پس وہ مکاتب غلام ہی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف کہا ابن ملک نے کہ یہ دلالت کرتا ہے اسپر کہ عاجز ہونا مکاتب کا ادا کرنے بعض بدل کتابت کے سے مانند عاجز ہونے اُسکے کے ہی کل سے پس پونہچتا ہے مالک کو فسخ کرنا کتابت اُسکی کا پس ہوجاویگا غلام جیسا کہ تھا اور دلالت کرتا ہے مفہوم قول فہو رقیق کا اسپر کہ جو کچھ ادا کیا اُسنے اپنے مالک کو وہ اُسکے مالک ہی کا ہے ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَصَابَ الْمُكَاتَبُ حَدًّا اَوْ مِيْرَاثًا وَرِثَ بِحِسَابِ مَا عَتَقَ مِنْهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ قَالَ يُؤَدِّي الْمُكَاتَبُ بِحِصَّةِ مَا اَدّٰى دِيَةُ حُرٍّ وَمَا بَقِيَ دِيَةُ عَبْدٍ وَضَعَّفَهُ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جسوقت کہ مستحق ہو مکاتب دیت کا یا میراث کا وارث ہوتا ہے مقدار اُسکے کہ آزاد ہوا اُس سے نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور ایک روایت ترمذی کی میں یوں ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے دیت دیا جاوے مکاتب ساتھ حصہ اُسکے کہ ادا کیا ہے بدل کتابت سے دیت آزاد کی اور مابقی دیت غلام کی اور ضعیف کہا اُسکو ترمذی نے ف ستحق ہو مکاتب آخر معنی اِسکے یہ ہیں کہ جب ثابت ہو مکاتب کیلیے دیت یا میراث تو ثابت ہوگی واسطے اُسکے موافق اُسکے کہ آزاد ہوا اُس سے جیسیکہ اگر ادا کیا آدھا بدل کتابت پھر مرگیا باپ اُسکا اسحالمیں کہ وہ آزاد تھا اور کوئی اور وارث نہ چھوڑا نہیں سوا بیٹے مکاتب کے تو وارث ہوگا یہ بیٹا مکاتب اُسکے آدھے مال کا یا آدھا بدل کتابت مکاتب نے ادا کیا تھا کہ اُسکو کسیٔے مار ڈالا تو قاتل ادا کرے آدھی دیت آزاد کی اُسکے وارثونکو اور اُسکے مالک کو آدھی دیت غلام کی کہ آدھی قیمت اُسکی ہے مثلاً کتابت کی تھی ہزار درہم پر اور قیمت اُسکی سو درہم ہے پس ادا کیں اُسنے پانسو درہم بعد ازاں وہ مارا گیا تو غلام کے وارثونکے لیے دے پانسو درہم کہ آدھی دیت آزاد کی ہے اور اُسکے مالک کو پچاس درہم دے کہ آدھی قیمت اُسکی ہے اور حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مکاتب آزاد ہے بمقدار اُسچیز کے کہ ادا کی

ف یہ ہو بہو مذہب حنفی کے ہے اور ۱۲ امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک غلام عورت کا مانند آزاد مرد کے ہے ۱۲ منہ

ف یعنی ہو مکاتب آخر ۱۲ منہ

بدل کتابت ہے اور اِسپر عمل کیا ہے نخعی نے فقط اور کسی نے اِسپر عمل نہین کیا اور یہ حدیث باوجود ضعیف ہونیکے معارض ہے ساتھ دونون حدیثون صحیحہ کے کہ عمرو بن شعیب سے اوپر گذرین کہ اُنسے معلوم ہوا کہ وہ غلام ہے جبتک کہ باقی ہے اُسپر کچھ بھی ع ح **الفصل الثالث** فصل تیسری

عن عبد الرحمن بن ابی عمرۃ الانصاری ان امہ اراد ت ان تعتق فاخرت ذلک الی ان تصبح فماتت قال عبد الرحمن فقلت للقاسم بن محمد ایجزیھا ان اعتق عنھا فقال ان سعد بن عبادۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان امی ھلکت فھل ینفعھا ان اعتق عنھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم رواہ مالک روایت ہے عبد الرحمن بن ابی عمرہ انصاری سے یہ کہ اُسکی مان نے ارادہ کیا بردہ آزاد کرنیکا پھر دیر لگائی آزاد کرنیمین صبح تک پس مرگئی کہا عبد الرحمن نے پس کہا مین نے قاسم بن محمد کو کہ کیا نفع کریگا میری مانکو یہ کہ آزاد کروین میری اُسکی طرف سے پس کہا قاسم نے کہ آئے سعد بن عبادہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ تحقیق مان میری مرگئی یعنی یکایک جیسیکہ ایک روایت مین آیا ہے پس کیا نفع کریگا اُسکو یہ کہ آزاد کروین بردہ اُسکی طرف سے پس فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہان نفع کریگا نقل کی یہ مالک **ف** قاسم پوتے ہین حضرت ابوبکر کے سات فقہا جو مدینہ منورہ مین مشہور تھے اُنمین سے ایک بھی ہین اور ہان نفع کریگا یعنے ثواب اُسکا اُسکو پہنچیگا اور اتفاق ہے علما کا کہ عبادت مالی کا ثواب میت کو پہنچتا ہے اور عبادت بدنی سے ثواب پہنچنے مین اختلاف ہے اور صحیح یہ ہے کہ اُسکا بھی ثواب پہنچتا ہے ح **وعن** یحیی بن سعید قال توفی عبد الرحمن بن ابی بکر فی نومۃ نامھا فاعتقت عنہ عائشۃ اختہ رقابا کثیرۃ رواہ مالک اور روایت ہے یحیی بن سعید سے کہ کہا وفات کیے گئے عبد الرحمن بن ابی بکر وقت سونیکے کہ سوتے تھے اُسمین یعنی ناگہان مرگئے پس آزاد کیے بہت سے بردے اُنکی طرف سے حضرت عائشہ رضہ نے کہ بہن اُنکی تھین نقل کی یہ مالک نے **ف** سبب بردے آزاد کرنیکا یا تو یہ تھا کہ اُنپر بردے آزاد کرنے تھے فوت وصیت کی بنا پس حضرت عائشہ رضہ نے اُنکی طرف سے آزاد کیے اور یا یہ کہ ناگہانی موت مین ایک طرح کا نقصان ہے حضرت عائشہ رضہ غمگین ہوئین اور بہت سے بردے آزاد کیے تا مدارک اُس نقصان کا ہو ح **وعن** عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اشتری عبدا فلیشترط مالہ فلا شئ لہ رواہ الا النسائی اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے خریدا غلام اور نہ شرط کیا مال اُسکا یعنی جو اُسکے ساتھ تھا پس نہین حق اُسمین مول لینے والیکا یعنی اُسکے کہ مال جو اُسکے ساتھ ہے وہ بنا بر ملک کے ہے نقل کی یہ دارمی

باب الایمان والنذور باب قسمون اور نذرون کے بیچ بیان

ف قسم کی تین قسمین ہین ایک تو کہلاتی ہے غموس دروغ یہ ہے کہ قسم کھاوے امر گذشتہ پر یا حال پر جھوٹ قصدا جیسیکہ کہے قسم ہے مجھ پر یہ کام کیا تھا یا نہ کیا تھا یا کہا کہ زید کے پاس ہزار درہم ہین یا نہین اور واقع مین وہ کہنا اُسکا جھوٹ ہو اور حکم اُس قسم کا یہ ہے کہ گنہگار رہتا ہے اُسکا کھانیوالا اور نہین کفارہ آتا اُسمین مگر یہ کہ توبہ کرے اور دوسری لغو وہ یہ ہے کہ قسم کھاوے امر ماضی پر یا حال پر اُسحالمین کہ وہ گمان کرتا ہو کہ وہ امر ایسطرح ہے جسطرح کہ کہا اور ہو وہ امر خلاف اُسکے مثلاً کہے واللہ کیا مین نے اِسطرح حالانکہ نہ کیا تھا وہ امر اور وہ گمان کرتا ہو کہ کیا ہے یاد دیکھا ایک شخص کو دور سے پس کہا واللہ کہ یہ زید ہے پس گمان کیا اُسکو زید حالانکہ وہ عمرو تھا اور حکم اُسکا یہ ہے کہ امید ہے کہ نہین ماخوذ ہوگا اِس قسم کا کھانیوالا اور تیسری ہے منعقدہ اور وہ یہ ہے کہ قسم کھاوے ایک کام کے کرنے پر یا نہ کرنے پر زمانہ آیندہ مین اور حکم اُسکا یہ ہے کہ کفارہ واجب ہوتا ہے اگر خلاف قسم کے کرے اور منعقدہ مین بعضی قسمین ایسی ہوتی ہین کہ واجب ہوتا ہے پورا کرنا اُنکا جیسیکہ قسم کھاوے کرنے فرائض یا ترک کرنے گناہونپر مثلاً کہے قسم ہے واللہ کی مین ظہر کی نماز پڑھونگا یا زنا کرنا چھوڑ دونگا تو ایسی قسم کا پورا کرنا واجب ہوتا ہے اور اُسمین بعضی قسمین ایسی ہوتی ہین کہ توڑنا اُنکا واجب ہوتا ہے جیسیکہ قسم کھاوے کرنے گناہ پر یا ترک کرنے واجبات پر تو اُسکا توڑ ڈالنا واجب ہوتا ہے اور اُسمین بعضی قسمین ایسی ہوتی ہین کہ بہتر ہوتا ہے توڑنا اُنکا جیسیکہ قسم کھاوے کہ مین کسی مسلمان سے ترک ملاقات کرونگا اور مانند اسکے کہ اور سوا اِنکے اور قسمونکا پورا کرنا

ف ۱ فوت ہونا وصی کے نام پر بعضے کو کرنا نوم ۱۲

ف ۲ یہ مثال حال کی ہے ۱۲

ف ۳ یعنی اگر مسجد کی کوئی چیز کھا دے یا کھانے کو قسم کھائی کہ نہ کھاؤنگا پھر کھا لیا تو قسم کا کفارہ دینا ہوگا اور یہ ذلک قسم کا پورا کرنا نہین ہے ۱۲

افضل ہو واسطے محافظت قسم کے اور برابر ہو واجب ہونے کفارہ مین قصداً قسم کھانیوالا اور بھولکر قسم کھانیوالا اور وہ کہ زبردستی کیا جاوے قسم کھانیمین یا قسم کے توڑنیمین اور کفارہ قسم کا یہ ہو کہ بردہ آزاد کرے یا کھانا کھلاوے دس مسکینونکو مانند آزاد کرنے بردے ظہار کے اور کھلانے اُسکے کے یا لباس دے دس مسکینونکو ہر ایک کو اسطرحکا کپڑا کہ ڈھاک لے اکثر بدنکو صحیح ہی ہے پس نہین کفایت کرتا دینا ازار کا پھر اگر عاجز ہو ایک انکے سے یعنی تینون چیزونمین سے ایک بھی نہ کرسکے وقت ادا کرنے کفارہ کے تو تین روزے رکھے پے درپے اور نہین جائز ہی کفارہ دینا پہلے توڑنے قسم کے اور نہین کفارہ ہی بیچ قسم کافر کے اگرچہ قسم توڑے حالت اسلام مین اور نہین صحیح ہو قسم لڑکے کی اور دیوانہ کی اور سوتے کی اور حروف قسم کے یہ ہین وَتٰ تٖ حیثیکہ کہے واللہ یا باللہ یا اللہ اور کبھی یہ حروف مقدر ہوتے ہین یعنی لفظونمین نہین ہوتی جیسے اللہ لافعلنّ یعنی واللہ لافعلنّ اور قسم ہوتی ہی ساتھ لفظ اللہ کے یا ساتھ کسی نام کے نامون اُسکے سے مانند رحمٰن اور رحیم اور حق وغیر ذالک کے اور نہین احتیاج ہی نیت کی مگر اُن نامونمین احتیاج نیت کی ہی کہ وہ سوے اللہ تعالےٰ کے اور کے بھی نام ہوتے ہین مانند علیم اور حکیم کے یا قسم ہوتی ہی ساتھ ایسی صفت کے صفات اللہ تعالےٰ کی سے کہ قسم کھائی جاتی ہو ساتھ اُسکے عُرفاً مانند عزت اللہ اور جلال اللہ اور کبریا اللہ اور عظمت اللہ اور قدرت اللہ کے نہ ساتھ اُس صفت کے کہ نہین قسم کھائی جاتی ساتھ اُسکے عرفاً مانند رحمت اور علم اور رضا اور غضب اور عذاب اللہ تعالےٰ کے اور نہین جائز ہی قسم کھانی غیر اللہ کے مانند باپ اور دادا اور قرآن اور انبیا اور ملائکہ اور کعبہ اور نماز اور روزہ اور حرم اور زمزم اور تمام شرایع کے اور مانند انکے کے اور لعمر اللہ قسم ہی اسیطرح قسم ہی یہ سوگند خدا اور سوگند تھا ہون خدا کی اور اسیطرح عہد اللہ اور میثاق اللہ اور قسم کھاتا ہون اور حلف کرتا ہون اور اشہد اگرچہ یہ کہے لفظ اللہ کا اور اسیطرح قسم یہ کہنا مجھپر نذر ہی یا یمین ہی یا عہد ہی اگرچہ نہ اضافت کرے طرف اللہ کے اور اسیطرح قسم ہی یہ کہنا کہ اگر کرون یہ کام تو وہ شخص کافر ہی یا یہودی ہی یا نصرانی ہی یا بری ہی اللہ تعالیٰ سے اور نہین ہوتا ہی انمین کافر ساتھ خلاف قسم ہونیکے برابر ہی کہ قسم کھائے زمانہ گذشتہ کی یا زمانہ آیندہ کی اگر مرجاتا کہ یہ قسم ہی اور اگر ہونیوالی دیکھے یہ کہ یہ کفر ہی ہو جائیگا سبب اُسکے کا فر واسطے راضی ہونے اُسکے کے ساتھ کفر کے اور نہین ہے قسم یہ کہنا کہ اگر کرے وہ شخص یہ کام تو اُسپر غضب اللہ کا ہی یا لعنت اُسکی ہی یا وہ شخص زانی ہی یا چور ہی یا شراب پینیوالا ہی یا کھانیوالا بیاج کا ہی اور اسیطرح یہ کہنا حقاً یا وحق اللہ نہین قسم لیکن سمین خلاف کیا ہی ابو یوسف رح نے اور نہین ہے یہ قسم سوگند کھانا نہین منعقد ساتھ خدا کے یا ساتھ طلاق بیوی کے اور جو کوئی حرام کرے اپنی ملک کو حرام نہین ہوتی لیکن اگر مباح کریگا اُسکو تو اُسپر کفارہ آدمی کا مثلاً یہ کہا کہ روٹی مین حرام کی اپنے پر تو وہ حرام نہین ہوتی لیکن جب کھاویگا تو کفارہ قسم کا دینا آویگا اور یہ کہنا کہ سب حلال مجھپر حرام ہین واقع ہوتا ہی کھانے اور پینے پر اور فتویٰ اسپر ہی کہ طلاق ہو جاتی ہی اُسکی بیوی پر اس کہنے سے بغیر نیت کے اور اسی کے مانند ہو یہ کہنا کہ حلال اُسپر حرام ہی اور یہ کہنا کہ جو کچھ داہین ہاتھ مین لون اُسپر حرام ہی اور جو کوئی ملاوے ساتھ قسم کے لفظ انشاء اللہ کا تو نہین حنث اُسپر یعنی وہ قسم نہوئی اُسکے توڑنے سے کفارہ نہین دینا آتا کذا فی ملتقی الابحر اور نذر اُسکو کہتے ہین کہ واجب کرے اپنے نفس پر اُسچیز کو کہ نہین واجب لکھا ہی بعضے علمانے کہ اجماع کیا ہی مسلمانون نے اسپر کہ صحیح ہی ماننا نذر کا اور واجب ہے پورا کرنا اُسکا اگر ہو نذر طاعت اور اگر نذر ہو گناہ نہین منعقد ہوتی نذر اُسکی نزدیک شافعیؒ اور جمہور علما کے اور کہا امام ابو حنیفہؒ اور امام احمدؒ نے کہ لازم آویگا اُسمین کفارہ قسم کا بموجب فرمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لَا نَذْرَ فِیْ مَعْصِیَۃٍ وَ لَکِنَّہٗ کَفَّارَۃُ یَمِیْنٍ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور ملتقی مین لکھا ہی کہ جسنے نذر کی مطلق یا معلق ساتھ ایسی شرط کے کہ ارادہ کرتا ہو نے اُسکے کا جیسے کہ ان شفی اللہ مریضی اور پائی جاوے شرط لازم ہی پورا کرنا اُسکا اور اگر معلق کرے نذر کو ساتھ ایسی شرط کے کہ ارادہ کرتا ہو نے اُسکے کا تو اختیار رکھتا ہی چاہے کفارہ قسم کا دے اور چاہے پورا کرے اُسکو مثلاً کہا تھا کہ اگر زنا کردن تو بردہ آزاد کردن پسند چاہے

کفارہ قسم کا دیوے اور چاہے بردہ آزاد کرے انتہی اور مسائل نذر کے فتاوی عالمگیری مین مفصل مذکور ہین جسکو تفصیل اُسکی دیکھنی منظور ہو اُسمین سے دیکھلے اَب ایک بات بڑے فائدے کی لکھی جاتی ہو کہ جاننا اُسکا ہر ایک پر ضرور ہو وہ یہ ہو کہ نذر یعنی منت ماننی کسی کی سوائے اللہ کے جائز نہین نبی کی نہ فرشتے کی نہ ولی کی نہ اور کسی کی چنانچہ مولانا محمد اسحٰق صاحب زادہ اللہ شرفانے اُنیاسوین مسائل مین اُنچاسوین سوال کا جواب کتابون معتبرہ سے لکھا ہو از بسکہ کثیر المنفعت اور مشتمل ہے اثبات حرمت نذر لغیر اللہ کو وہ سب یہان نقل کیا جاتا ہو کہ نذر کرنی اسطرح کہ اگر حاجت میری خدا تعالی برلاوے تو فلانے ولی کے مزار پر اسقدر نقد اور جنس طعام کے میوے سے پونہچاؤنگا مین درست نہین اسلیے کہ بیع نذر کرنے خدا تعالی کے کتنی ایک شرطین ہین اگر سب متحقق ہون تو نذر صحیح ہوتی ہو والا نہین صحیح ہوتی ایک تو یہ کہ جو چیز اپنے ذمہ پر نذر کرتا ہو شرعًا جنس اُسکی سو واجب ہو پس اسلیے اگر کوئی نذر کرے مریض کی عیادت کرنیکی نذر نہین صحیح ہوتی اسلیے کہ اُسکے جنس سے شرعًا واجب نہین دوسری یہ کہ جو چیز نذر کرے قسم عبادت مقصودہ ہو نہ ہو نہ وسیلہ عبادت دوسرے کا جیسے وضو وغیرہ کہ نذر سکی بھی صحیح نہین ہوتی تیسری یہ کہ فی الحال یا ثانی الحال وہ چیز واجب اسپر ہو جیسے نماز پنجگانہ جو تھی یہ کہ جو چیز نذر کرے وہ گناہ نہو چنانچہ شیخ طین فتاوی عالمگیری مین لکھی من پس اس سے معلوم ہوا کہ اسطرح نذر کرنی کہ فلانے ولی کے مزار پر اسقدر نقد یا کھانا پکا کر پونہچاؤنگا صحیح نہین اسلیے کہ پونہچانا نقد و طعام کا کسی جگہ عبادت نہین لیکن ہان اگر اسطرح کہیگا کہ اگر حاجت میری خدا تعالی برلاویگا تو فلانے ولی کے مزار کے خدام فقرا کو کھلاؤنگا نذر صحیح ہوگی اور پورا کرنا اُسکا لازم ہوگا لیکن تخصیص کسی خدام فقرا ے مزار ولی کی بیع وقف نذر کے لازم نہین جس فقیر کو دیگا نذر ادا ہو جائیگی اور اگر اسطرح کہے کہ اگر حاجت میری برآوے گی تو اسطرح فلانے ولی کے یا بنام فلانے ولی کے اسقدر طعام یا اسقدر نقد ہو پس اسطرح نذر کرنی باطل ہو بالاجماع اور کھانا اُس طعام کا حرام ہو چنانچہ بحر الرائق مین لکھا ہے

وَاَمَّا النَّذْرُ الَّذِیْ یَنْذُرُہُ اَکْثَرُ الْعَوَامِ عَلٰی مَا مُرَّ مِرَارًا کَاَنْ یَکُوْنَ لِاِنْسَانٍ غَائِبٌ اَوْ مَرِیْضٌ اَوْ لَہٗ حَاجَۃٌ اور نذر جو مانتے ہین اکثر عوام اسطرح پر کہ دیکھی جاتی ہے جیسیکہ ہو واسطے آدمی کے غائب یا بیمار یا اُس کو ہو حاجت

ضَرُوْرِیَّۃٌ فَیَاْتِیْ فِیْ بَعْضِ مَزَارَاتِ الصُّلَحَاءِ فَیَجْعَلُ سُتْرَۃً عَلٰی رَاْسِہٖ وَیَقُوْلُ یَا سَیِّدِیْ فُلَانٌ اِنْ رَدَّ غَائِبِیْ اَوْ عُوْفِیَ مَرِیْضِیْ ضروری پس وے بعضے مزارات صلحامین پھر گردانے پر دہ اُسکا اپنے سر پر اور کہے یا سید میرے فلانی اگر آوے غائب میرا یا عافیت دیا جاوے

اَوْ قُضِیَتْ حَاجَتِیْ فَلَکَ مِنَ الذَّھَبِ کَذَا اَوْ مِنَ الْفِضَّۃِ کَذَا اَوْ مِنَ الطَّعَامِ کَذَا اَوْ مِنَ الْمَاءِ کَذَا اَوْ مِنَ الشَّمْعِ کَذَا اَوْ مِنَ الزَّیْتِ بیمار میرا یا روا کیجاوے حاجت میری پس اسطے تیرے سونا اسقدر ہے یا چاندی اسقدر یا طعام اسقدر یا پانی اسقدر یا شمع اسقدر یا زیت

کَذَا فَھٰذَا النَّذْرُ بَاطِلٌ بِالْاِجْمَاعِ عَلٰی رُجُوْعِہٖ مِنْھَا اَنَّہٗ نَذْرٌ لِلْمَخْلُوْقِ وَالنَّذْرُ لِلْمَخْلُوْقِ لَا یَجُوْزُ لِاَنَّہٗ عِبَادَۃٌ وَالْعِبَادَۃُ لَا یَکُوْنُ لِلْمَخْلُوْقِ اسقدر پس نذر باطل ہے بالاجماع کئی سببسے ایک تو یہ کہ نذر مخلوق کی ہے اور نذر مخلوق کی جائز نہین اسلیے کہ نذر عبادت ہے اور عبادت نہیں ہوتی

وَمِنْھَا اَنَّ الْمَنْذُوْرَ لَہٗ مَیِّتٌ وَالْمَیِّتُ لَا یَمْلِکُ وَمِنْھَا اِنْ ظَنَّ اَنَّ الْمَیِّتَ یَتَصَرَّفُ فِی الْاُمُوْرِ دُوْنَ اللّٰہِ فَاعْتِقَادُہٗ ھٰذَا کُفْرٌ وَبِہٖ ذُبِحَ واسطے مخلوق کے اور دوسرا سبب ہی کہ جسکی نذر مانی ہو وہ میت ہے اور میت مالک نہین پس نذر سبب یہ کہ اگر گمان کیا کہ میت تصرف کرتا ہو امورمین سوا اللہ تعالی کے تو اعتقاد کرنا اسکا

کُفْرٌ اَللّٰھُمَّ اِلَّا اَنْ یُّقَالَ یَا اَللّٰہُ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَکَ اِنْ شَفَیْتَ مَرِیْضِیْ اَوْ رَدَدْتَ غَائِبِیْ اَوْ قُضِیَتْ حَاجَتِیْ اَنْ اُطْعِمَ الْفُقَرَاءَ کفر ہے اللھم الا یہ کہا جاوے اے اللہ مین نے نذر مانی تیری کہ اگر شفا دیگا تو بیمار میرے کو یا پھیر یگا تو غائب میرے کو یا روا کریگا تو حاجتیری

الَّذِیْنَ بِبَابِ السَّیِّدَۃِ نَفِیْسَۃَ اَوِ الْفُقَرَاءَ الَّذِیْنَ بِبَابِ الْاِمَامِ الشَّافِعِیِّ اَوِ الْاِمَامِ اَبِی اللَّیْثِ اَوِ اشْتَرِیْ حَصِیْرًا لِمَسْجِدِ کھلاؤنگا مین اُن فقیرونکو کہ دروازہ پر بی بی نفیسہ کے ہین یا کھلاؤنگا اُن فقیرونکو کہ دروازہ پر ہین امام شافعی کے یا امام ابی اللیث کے یا خریدون گا مین

أَوْ زَيْتًا لِوُقُودِهَا أَوْ دَرَاهِمَ لِمَنْ يَقُومُ بِشَعَائِرِهَا إِلَى غَيْرِ ذَلِكَ مِمَّا يَكُونُ فِيهِ النَّفْعُ لِلْفُقَرَاءِ وَالنَّذْرُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَذِكْرُ الشَّيْخِ
بورے اُنکی مسجد ونکے لیے یا تیل واسطے روشنی کیلیے یا درہمین واسطے دیکھا نیکی مسجد ونکو شعائر قائم کرنیوالو کو اور سوا اسکے اُسچیز سے کہ ہو مین نفع واسطے فقرا کے یعنی نذر واسطے اللہ
لِأَنَّهَا هُوَ لِيَبَيَانِ مَحَلِّ تَصَرُّفِ النَّذْرِ لِيَسْتَحِقَّهُ الْقَائِمُونَ بِرِبَاطِهِ أَوْ مَسْجِدِهِ أَوْ جَامِعِهِ فَيَجُوزُ بِهَذَا الِاعْتِبَارِ إِذْ مَصْرِفُ النَّذْرِ
عزوجل کے ہوا ور ذکر کرنا شیخ کا نہین ہو مگر واسطے بیان جگہ خرچ کرنے نذر کو واسطے مستحقون نذر کے کہ بنے والے ہین شیخ کی خانقاہ مین مسجد مین جامع مسجد سکے مین
الْفُقَرَاءُ وَقَدْ وُجِدَ الْمَصْرِفُ وَلَا يَجُوزُ أَنْ يُصْرَفَ ذَلِكَ لِغَنِيٍّ غَيْرِ مُحْتَاجٍ وَلَا لِشَرِيفٍ لِلنَّسَبِ لِأَنَّهُ لَا يَحِلُّ
پس جائز ہو بایں اعتبار اسواسطے کہ جگہ خرچ کرنی نذر کی فقرا مین اور تحقیق پائی گئی جگہ خرچ کرنیکی اور نہین جائز یہ کہ خرچ کرے یہ واسطے تو انگر غیر محتاج کے
لَهُ الْأَخْذُ مَا لَمْ يَكُنْ مُحْتَاجًا وَلَا لِذِي نَسَبٍ لِأَجْلِ نَسَبِهِ مَا لَمْ يَكُنْ فَقِيرًا
اور نہ واسطے شریف النسب کے اسلیے کہ نہین حلال واسطے اُسکے لینا اسکا جبتک کہ نہو محتاج اور نہ واسطے صاحب نسب کے بسبب نسب کے جبتک کہ نہو فقیر اور نہ واسطے صاحب
وَلَا لِذِي عِلْمٍ لِأَجْلِ عِلْمِهِ مَا لَمْ يَكُنْ فَقِيرًا وَلَمْ يَثْبُتْ فِي الشَّرْعِ جَوَازُ التَّصَرُّفِ لِلْأَغْنِيَاءِ
علم کے بسبب علم اُسکے کے جبتک کہ نہو فقیر اور نہین ثابت ہوا شرع مین جائز ہونا تصرف کا اغنیا کیلیے واسطے اجماع کے اوپر حرام ہونے نذر کے مخلوق کیلیے اور نہین منعقد ہوتی نذر
لِلْإِجْمَاعِ عَلَى حُرْمَةِ النَّذْرِ لِمَخْلُوقٍ وَلَا يَنْعَقِدُ وَلَا يَشْتَغِلُ الذِّمَّةُ بِهِ وَإِنَّهُ حَرَامٌ بَلْ يَحْرُمُ
اور نہین مشغول ہوتا ذمہ ساتھ اُسکے اور تحقیق وہ حرام ہو بلکہ سخت پس نہین جائز خادم شیخ کو لینا اُسکا اور نہ کھانا اُسکا اور نہ تصرف کرنا اُسمین کسی طرح
فَلَا يَجُوزُ لِخَادِمِ الشَّيْخِ أَخْذُهُ وَلَا أَكْلُهُ وَلَا التَّصَرُّفُ فِيهِ بِوَجْهٍ مِنَ الْوُجُوهِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ فَقِيرًا وَلَهُ عِيَالٌ
مگر یہ کہ ہو خادم فقیر اور واسطے اُسکے عیال و اطفال ہون فقیر عاجز کسب سے اور وہ ہون بیقرار بھوک کے مارے پس لین وہ اُس کو یہ
فُقَرَاءُ عَاجِزُونَ عَنِ الْكَسْبِ وَهُمْ مُضْطَرُّونَ فَيَأْخُذُونَهُ عَلَى سَبِيلِ الصَّدَقَةِ الْمُسْتَحَبَّةِ وَأَخْذُهُ أَيْضًا مَكْرُوهٌ وَمَا لَوْ يَقْصِدُ بِهِ
برسبیل صدقہ مستحب کے اور لینا اُسکو بھی مکروہ ہو جب تک کہ نہ قصد کرے نذر ماننے والا نزدیکی حاصل کرنے طرف اللہ تعالی کے اور خرچ کرنا اُسکا
النَّاذِرُ التَّقَرُّبَ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى وَصَرْفَهُ إِلَى الْفُقَرَاءِ وَيَقْطَعُ النَّظَرَ عَنْ نَذْرِ الشَّيْخِ فَإِذَا عَلِمْتَ هَذَا فَمَا يُؤْخَذُ مِنَ الدَّرَاهِمِ وَالشَّمْعِ وَالزَّيْتِ
طرف فقیرون کے اور قطع نظر کرے نذر شیخ کی سو پس جبکہ جانا تو نے یہ تو جو کچھ کہ لیا جاتا ہو درہمون اور شمع اور تیل سے اور نقل کیا جاتا ہو طرف قبرون
وَغَيْرِهَا وَيُنْقَلُ إِلَى ضَرَائِحِ الْأَوْلِيَاءِ تَقَرُّبًا إِلَيْهِمْ مُحَرَّمٌ بِإِجْمَاعِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمَصْرِفُ فِيهِ يَقْصِدُ وَأَبْصَرُ فِيهَا الْفُقَرَاءُ أَحْيَاءً فَوَلَّاهُ وَاحِدًا إِنْتَهَى كَذَا فِي الْقُهُسْتَانِيِّ
اولیا کے از راہ نزدیکی حاصل کرنیکے پس اجماع ہو ساتھ حرام ہونیکے اور مصرف اسمین قصد کرنیکا فقرا زندہ ہین اگر فقرا زندہ نہون بلکہ مردہ ہون پس ولی کرے اُسکا ایسا شخص کو کہ
تمام ہوا کلام مولانا صاحب کا اب جواب ایک سوال کا کہ اسی باب مین مولوی رشید الدین خان مرحوم نے لکھا ہے وہ بھی بہت مفید ہے مع سوال کے لکھا
جاتا ہو سوال طعام کہ نذر و نیاز بزرگونکی مقرر کرتے ہین کرنا اور کھانا اُسکا درست ہے یا نہین اور درست ہے تو کسطرح درست ہے اور بعضی نذر بشرط
برآمد کار کے اور بعضی بلا شرط کرتے ہین ہمین کچھ فرق ہی یا نہین جواب ہیچ نذر و نیاز کے کہ لوگ بنام بزرگونکے دیتے ہین فرق ہی نذر تو شرع مین
عبارت ہے واجب کرنے ایک چیز غیر واجب سے اوپر نفس بندہ کے چنانچہ جامع الرموز مین لکھا ہے النذر ایجاب علی النفس عما لیس علیها بالقول
اور امام رازی نے تفسیر کبیر مین بیچ تفسیر من نذر کے فرمایا ہے النذر ما الزم الانسان علی نفسه لا تفسیر مختصر نذر کی تو یہ ہے
اور تفصیل اُسکی کتب فقہ اور اصول فقہ مین ہے اور نیاز لفظ فارسی ہے اُسکے کتنے ہی معنی ہین ازان جملہ ایک معنی اُسکے ہین تحفہ درویشان کذا فی البرہان
القاطع اور جب معنی دونون لفظونکے دریافت ہوے تو اب حکم شرعی ان دونوکا سُنا چاہیے پس جاننا چاہیے کہ نذر غیر خدا کیلیے جائز نہین اور

اگر کوئی نذر غیر خدا کی مانے تو منعقد نہیں ہوتی اور لینا اور کھانا اُسکا بموجب روایات فقہ کے ناروا ہے یہ ہو حکم نذر بغیر اللہ کا آمدم بر بیان نیاز بزرگان پس چونکہ ابھی معلوم ہو چکا کہ لفظ نیاز کے معنی تحفہ و درویشان ہے و درود بر دصلہ ہو پس اگر کوئی کسی بزرگ زندہ کو کچھ بطریق نیاز یعنی بر دصلہ اور تحفہ کے دیوے تو وہ نیاز جائز اور اُس بزرگ کو کھانا اُسکا جائز ہے اسی طرح اگر نیاز کسی بزرگ مُردہ کی کرے کہ یعنی فاتحہ اور پونہچانے تو اب اُسکی نیچہ کے اُسکو ہو یہ نیاز جائز اور بیچ کھانے اُسکی نیچہ کے تفصیل ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر دینے والے نیاز کے نے بزرگون مُردہ کو پونہچانا ثواب صدقہ مالکولی کا اُسکو ارادہ کیا ہے تو کھانا اُسکی نیچہ کا اغنیا کو جائز نہیں اور اگر پونہچانا ثواب باحت مالکولی کا واسطے عام مومنونکے ارادہ کیا ہے تو کھانا اُسکا ہر بھوکے کو جائز ہے غنی ہو یا فقیر اور حاصل یہ کہ جو کچھ کہ لوگ نذر بزرگونکی ازراہ نزدیکی حاصل کرنے کے اُنسے یا اوپر لانے ایک کام کے معلق کر کے کرتے ہین بموجب روایات مرقومۃ الصدر کے وہ نذر ناجائز اور کھانا اُسکا ناروا ہے اور جو کچھ کہ نیاز کی بطور نزدیکی حاصل کرنیکے اُنسے اور نہ معلق ساتھ کسی کام کے کرتے ہین بلکہ اول نیچہ کو ازراہ نزدیکی حاصل کرنیکے اللہ تعالی سے دیتے ہین اور ثواب اُسکا کسی بزرگ کو بخشتے ہین کھانا اُسکا اغنیا کو در صورتے کیفیت پونہچانے ثواب صدقہ مالکولی کی کسی بزرگ کو ہو جائز نہین اور در صورتیکہ نیت اُسکی پونہچانی ثواب باحت مالکولی کی کسی بزرگ کو ہو کھانا اُسکا اغنیا کو فقرا کو جائز ہے اور اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ نیاز بزرگونکی محض بطور پونہچانے ثواب کے اُنکو جائز ہے اور ساتھ نیت نزدیکی حاصل کرنیکے اُنسے جائز نہیں ہے واجب کرنا ایک چیز کا اُنکے لیے اپنے نفس سے خواہ وہ واجب کرنا مطلق ساتھ ایک کام کے ہو اور خواہ بدون اُسکے اسلیے کہ یہ نذر ہے اور نذر سوائے خدا کے کسی کے لیے روا نہین پس واضح ہو کہ واجب کرنا ایک چیز کا واسطے غیر خدا کے اپنے نفس سے خواہ معلق ساتھ کسی کام کے ہو خواہ بدون اُسکے یہ واجب کرنا دونون طرح جائز نہین اور نیاز بزرگونکی کہ واجب کرنا ایک چیز کا اُسمین اپنے نفس سے واسطے اُس بزرگ نہو جائز ہے بلکہ مستحسن اور اُسکی کھانے مین جو تفصیل ہے اوپر ذکر کی گئی انتہی اور دلیل لعنا لین مین لکھا ہے کہ نذر نہین ہوتی مگر واسطے اللہ سبحانہ کے پس جسنے نذر کی واسطے کسی نبی کے انبیا مین سے یا کسی ولی کی اولیا مین سے نہین لازم آتا اُسپر کچھ پھر اگر دیوے وہ چیز کسی کو آدمی نہین ہے اسی نیت پر تو نہین جائز ہو لینا اُسکا اور اگر ہو طعام نہین حلال کھانا اُسکا اور اگر ہو جانور ذبح کیا ہوا پس وہ مردار ہے اور اگر کھاوین وہ بسم اللہ کر کر کا فرمون سب اور اگر نذر کرے اللہ تعالی کی پھر کھاوین لوگ درختین ثواب اُسکا کسی آدمی کو تو یہ جائز ہے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** پہلی فصل **عَنِ** ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحلف لا ومقلب القلوب رواہ البخاری روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا اکثر تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم قسم کھاتے یون نہین قسم ہے پھیرنے والے دلونکی نقل کی یہ بخاری **ف** دلالت کرتی ہے یہ حدیث اسپر کہ جائز ہے قسم کھانی ساتھ صفات اللہ تعالے کے **وعنہ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ ینھاکم ان تحلفوا بابائکم من کان حالفا فلیحلف باللہ او لیصمت متفق علیہ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی منع فرماتا ہے تمکو اس سے کہ قسم کھاؤ تم اپنے باپونکی جو شخص ہو قسم کھانیوالا پس چاہیے کہ قسم کھاوے اللہ کی یعنی ساتھ نامون اور صفتون اُسکی کو یا چپ رہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** باپ کی قسم سے منع کرنا بطریق مثال کے ہے اور مراد یہ ہے کہ رسولے اللہ تعالے کے اور کی قسم نہ کھایا کرو اور خاص باپ کو ذکر اسلیے کیا کہ عادت ہے لوگونکی کہ باپ کی قسم بہت کھایا کرتی ہین اور سوائے اللہ تعالی کے اور کی قسم کھانیسے اسلیے منع کیا کہ قسم مختص ہے ساتھ ذات باری تعالی کے بسبب کمال عظمت اُسکی کے پس نہ مشابہ کیا جاوے ساتھ اُسکے غیر اُسکا آیا ہے ابن عباسؓ سے کہ قسم کھاتے تھے نہین اللہ تعالی کی سو بار پھر توڑ ڈالون اُسکو بہتر ہے اس سے کہ قسم کھاؤ نہین غیر اللہ کی پھر پورا کرون اُسکو اور اللہ سبحانہ کو سزاوار ہے یہ کہ قسم کھاوے جسکی چاہے اپنی مخلوقات مین سے واسطے آگاہ کرنے کے اپنی بزرگی پر پھر اگر کہا جاوے کہ یہ حدیث مخالف ہے اس قول حضرتؐ کے **اَفْلَحَ وَاَبِیْہِ** یعنی اس سے ثابت ہوا کہ حضرتؐ نے باپ کی قسم کھائی ہے

ف
یہ اس عبارت کا جواب ہے جو فتاوی عزیزیہ کے حاشیہ مین لکھی ہے کہ نذر بغیر اللہ کی جائز ہے اور اس کی دلیل یہ لکھی ہے کہ نذر عبادت ہے اور عبادت کی جو قسمین ہین ان مین نذر بھی ہے اور اس کا جواب یہ دیا ہے کہ نذر عبادت ہے مگر واسطے اللہ کے پس جسنے نذر کی واسطے کسی نبی کے انبیا مین سے یا کسی ولی کی اولیا مین سے نہین لازم آتا اُسپر کچھ پھر اگر دیوے وہ چیز کسی کو آدمی نہین ہے اسی نیت پر تو نہین جائز ہو لینا اُسکا اور اگر ہو طعام نہین حلال کھانا اُسکا اور اگر ہو جانور ذبح کیا ہوا پس وہ مردار ہے اور اگر کھاوین وہ بسم اللہ کر کر کا فرمون سب اور اگر نذر کرے اللہ تعالی کی پھر کھاوین لوگ درختین ثواب اُسکا کسی آدمی کو تو یہ جائز ہے

توجواب اِسکا یہ ہو کہ یہ واقع ہوا پہلے وارد ہونے نہی کے یا بجہ عادت کے بغیر قصد کے زبان سے نکل گیا ہو ع مولانا **وعن** عبد الرحمٰن بن سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحلفوا بالطواغی ولا بآبائکم رواہ مسلم اور روایت عبد الرحمٰن بن سمرہ کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ قسم کھاؤ بتوں کی اور نہ اپنے باپوں کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** ایام جاہلیت مین لوگ بتوں کی اور اپنے باپوں کی اکثر قسم کھایا کرتے تھے بعد اسلام لانیکے حضرت نے منع کیا اِس تاکہ ہوشیار رہین اور بسبب عادت قدیم کے اُنکی زبانپر وہ قسمین جاری نہون ع **وعن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من حلف فقال فی حلفہ باللات والعزی علیہ ان یقول لا الہ الا اللہ ومن قال لصاحبہ تعال اقامرک فلیتصدق متفق علیہ اور روایت ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص قسم کھاوے اور اسکے اپنی قسم مین کہ قسم کھاتا ہون لات و عزے کی کہ نام بتوں کے ہین پس چاہیئے کہ کہے لا الہ الا اللہ اور جس شخص نے کہا واسطے یار اپنے کے کہ آؤ جوا کھیلین ہم تجھسے پس چاہیئے کہ اگر تصدق کرے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہے لا الہ الا اللہ یعنے توبہ کرے طرف اللہ تعالے کے اور اسکے دو معنی مین ایک تو یہ کہ جاری ہون نام لات و عزے کی کسی تو مسلم کی زبانپر ازراہ سہو کے بسبب عادت سابق کے تو وہ کہے لا الہ الا اللہ اور اسکا کفارہ اُن الفاظ کے اسلیے کہ فرمایا ہے اللہ تعالے نے **فان الحسنات یذھبن السیئات** پس توبہ ہوگی غفلت سے اور دوسرے یہ کہ جاری ہون نام لات عزے کی زبانپر بقصد تعظیم اُنکی کے تو یہ کفر اور مرتد ہونا صریح ہے پس کہے لا الہ الا اللہ واسطے تجدید ایمان کے پس توبہ معصیت سے ہوگی اور تصدق کرے یعنی کچھ اپنے مال مین سے للہ دے تاکہ کفارہ اُس کہنیکا ہو اور بعضون نے کہا کہ للہ دے اُس مال کو کہ ارادہ رکھتا ہو جوا کھیلنے کا ساتھ اُسکے اور یہین دلیل ہے اِسپر کہ جو کوئی بُلاوے کسی کو طرف کھیل کے تو کفارہ اُسکا تصدق ہے پس کیا ہو حال اُسکا کہ جو کھیلے ع **وعن** ثابت بن الضحاک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حلف علی ملۃ غیر الاسلام کاذبا فھو کما قال ولیس علی ابن آدم نذر فیما لا یملک ومن قتل نفسہ بشیء فی الدنیا عذب بہ یوم القیمۃ ومن لعن مؤمنا فھو کقتلہ ومن قذف مؤمنا بکفر فھو کقتلہ ومن ادعی دعوی کاذبۃ لیتکثر بھا لم یزدہ اللہ الا قلۃ متفق علیہ اور روایت ثابت بن ضحاک سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص قسم کھاوے کسی دین پر کہ سوائے اسلام کے ہو جھوٹی پس وہ ہوتا ہو جیسا کہ کہا اور نہین لازم ہوتی ابن آدم پر نذر اُسچیز مین کہ نہین مالک اور جو شخص مار ڈالے اپنے تئین ساتھ کسی چیز کے یعنی چھری وغیرہ سے دُنیا مین عذاب کیا جاویگا ساتھ اُسچیز کے دن قیامت کے یعنی مثلاً چھری سے مارا تھا تو قیامت کو چھری اُسکے ہاتھ مین دینگے اور وہ ماریگا اپنے تئین اِس سے ہمیشہ جبتک کہ چاہے گا اللہ تعالے اور جو شخص لعنت کرے کسی مسلمان کو پس وہ مانند قتل کرنے اُسکے کے ہو یعنے اصل گناہ مین اور جو شخص تہمت کرے کسی مرد مسلمان کو ساتھ کفر کے پس وہ مانند قتل اُسکے کے ہو یعنی اِسلیے کہ تہمت کرنی ساتھ کفر کے اسباب قتل سے ہے پس ہوگی تہمت کرنی ساتھ کفر کے مانند قتل کے اور جو شخص کرے دعوے جھوٹا تاکہ حاصل ہو اُسکے مال بہت نہین زیادہ کرتا اُسکو اللہ مگر کمی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کسی دین پر الخ جیسے کہ کہے اگر مین یہ کام کرون تو یہودی ہون یا نصرانی ہون یا بیزار ہون دین اسلام سے یا پیغمبر سے یا قرآن سے اور جھوٹ ہے یہ ہے کہ مثلاً پھرے اُس کام کو ایسے کہ قسم دسلو منع کرنیکے فعل سو ہوتی ہے کہ نہ کرے پس سچ تو اُسکا یہ ہے کہ نہ کرے وہ کام اور اگر کرے تو جھوٹا ہوگا پس جھوٹا ہوگا تو ویسا ہی ہوگا کہ جو کہا ہے یعنی یہودی اور نصرانی اور بیزار دین اسلام سے ظاہر اسحدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسطرح کی قسم کھانیوالا کافر ہو جاتا ہے پھر جو قسم کھانیکے بعد قسم توڑ دینے سبب سے قطع کرے حرمت اسلام کے اور راضی ہونیکے ساتھ کفر کے اور شاید کہ مراد ساتھ اسکے تہدید اور مبالغہ ہو وعید مین نہ حکم اسکا کہ ہو جاتا ہے یہودی وغیرہ پس کوئی کہا فرمایا کردہ مستحق عذاب کا ہوتا ہے مانند یہود وغیرہ کے اور نظیر اسکی یہ قول حضرت کا ہے **من ترک الصلوٰۃ فقد کفر** اسکے بھی یہی معنی ہوتے ہین کہ تارک نماز مستحق ہوتا ہے عذاب کافر کا پھر اِسطرح کا کلام عرف شرع مین قسم ہوتا ہے اور لازم آتا ہے کفارہ ساتھ توڑنے قسم کے یا نہین پس مذہب ابی حنیفہؒ اور بعضے علما کا تو

۱۲ ظاہر یہی حال قوم الاسلام ہو کہ اگر سوا یا بقصد تعظیم کے جاری ہوون نام یعنی کفر اور اگر بقصد تعظیم اُنکی کے جاری ہوون نام لات عزے کا تو ہو کفر اسکو چاہیئے توبہ کرے ذکر کیا اُسکو عادت ہوتی ہو یا ترک قسم کی اور خطا فرمائی قسم کھانیکی تو کفارہ ہو لا الہ الا اللہ ۱۲ پس **وعن** ابی ھریرۃ دونون یکجا ذکر کیا اُسکو اِسلیے کہ ہر ایک مین ہر ایکو

یہ ہو کہ قسم ہی اور واجب آتا ہی کفارہ ساتھ توڑنے اُسکے اور دلیل انکی ہدایہ غیرہ مین لکھی ہی اور مالکؒ اور شافعیؒ نے کہا کہ قسم نہین ہی اور نہ لازم آتا ہی کفارہ آیمن لیکن کہنے والا اُسکا گنہگار ہوتا ہی سچا ہو آیمن یا جھوٹا اور درالمختار مین لکھا ہو کہ صحیح تر یہ ہو کہ سطرحکا قسم کھانیوالا کافر نہین ہوتا بارہ یہ کہ معلق کرے اُسکو ساتھ زمانہ گذرے ہوے کے یا زمانہ آیندہ کے اگر ہو اُسکے اعتقاد مین قسم اور اگر ہو وہ جاہل اور اسکے اعتقاد مین یہ ہو کہ کافر ہوجاتا ہی جھوٹی قسم کھانیوالا زمانہ گذشتہ کی یا ساتھ مباشرت شرط کے زمانہ آیندہ مین تو کافر ہوجاتا ہی دونون صورتون مین اسطے راضی ہونے اُسکے کے ساتھ کفر کے انتہی اور نہین لازم ہوتی ابن آدم پر اخ جیسکہ کہے اگر شفا پاوے بیمار میرا تو فلانا غلام آزاد کرون اور وہ غلام اُسکی ملک مین ہی نہین تو لازم نہین ہوتا پورا کرنا اُس نذر کا اگرچہ داخل ہوا اُسکو ملک مین بعد اُسکے بخلاف اُسکے کہ معلق کرے آزادی کو ساتھ ملک کے کہ اگر خریدون مین یا مالک ہون اُسکا تو وہ آزاد ہی پس اسصورتمین آزاد ہوجاویگا غلام بعد خریدنیکے اور ملک مین آنیکے اور تاکہ حاصل ہو لبیکے مال بہت یہ اشارہ ہی طرف علت دعوے کے باعتبار اکثر کے اور قید نہین ہی کہ جزا مترتب ہو اُسپر غیر قصد تکثیر کے اور یہی بات جاری ہوتی ہی بیع دعوی کرنے احوال اور فضائل کمالکے بقصد تکثیر جاہ و مرتبہ کے نزدیک لوگونکے جیسکہ بعضے متشبہ اور متصنع طریقے کرتے ہین اعاذنا اللہ من ذلک ع ح **وَعَنْ** اَبِی مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ وَاللّٰہِ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ لَا اَحْلِفُ عَلٰی یَمِیْنٍ فَاَرٰی غَیْرَھَا خَیْرًا مِّنْھَا اِلَّا اَتَیْتُ الَّذِیْ ھُوَ خَیْرٌ وَّتَحَلَّلْتُھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مین قسم خدا کی اگر چاہے اللہ تو قسم کھاؤنگا کسی چیز پر پھر دیکھونگا مین خلاف اُسکا بہتر اُس سے مگر کہ کفارہ دونگا مین قسم اپنی سے اور کرونگا مین وہ چیز کہ وہ بہتر ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حاصل یہ کہ اگر قسم کھاؤنگا مین ایک کام پر کہ نہ کرونگا اُسکو حال نہ کرنا اُسکا بہتر ہو تو قسم توڑ ڈالونگا اور کرونگا کفارہ قسم کا دونگا اُس کام کو اور کفارہ قسم کا مذکور ہوگی ح **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَۃَ لَا تَسْاَلِ الْاِمَارَۃَ فَاِنَّکَ اِنْ اُوْتِیْتَھَا عَنْ مَّسْاَلَۃٍ وُکِلْتَ اِلَیْھَا وَاِنْ اُوْتِیْتَھَا عَنْ غَیْرِ مَسْاَلَۃٍ اُعِنْتَ عَلَیْھَا وَاِذَا حَلَفْتَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَرَاَیْتَ غَیْرَھَا خَیْرًا مِّنْھَا فَکَفِّرْ عَنْ یَمِیْنِکَ وَاْتِ الَّذِیْ ھُوَ خَیْرٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَاْتِ الَّذِیْ ھُوَ خَیْرٌ وَکَفِّرْ عَنْ یَمِیْنِکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عبدالرحمن بن سمرہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عبدالرحمن نہ مانگ تو سرداری کہ تمین کا تجھے حاکم کرین پس تحقیق تو اگر دیا جاویگا طرف اُسکے اور اگر دیا جاویگا سرداری بن مانگے تو مدد دیا جاویگا اُسپر اور جسوقت قسم کھاوے تو کسی چیز پر پھر دیکھے تو خلاف اُسکا بہتر اُس سے پس کفارہ دے قسم اپنی کا اور کرتو وہ چیز کہ وہ بہتر ہے اور ایک روایت مین یون ہو کہ کرتو وہ چیز کہ وہ بہتر ہے اور کفارہ دے قسم اپنی کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نہ مانگ سرداری الخ یعنے سرداری امر دشوار ہی نہین ادا کر سکتے حق اُسکا مگر بعضے آدمی بس مانگ اُسکو حرص نفس سے اسلیے کہ اگر تو مانگے گا اُسکو تو سپرد کیا جاویگا طرف اُسکے اور نہین مدد کرینگا تیری اللہ اُس سرداری پر اور اس صورتمین تمام شر و فساد برپا ہونگے اور اگر دیا جاویگا سرداری بن مانگے تو مدد کریگا اللہ تیری اُسپر پس صورتمین درستی تیرے سب امور کی ہوگی اور کرتو وہ چیز کہ وہ بہتر ہے یعنی اگر قسم کھاوے گناہ پر مثلاً کہے کہ نماز نہین پڑھنے کا یا فلانے کو مارڈالونگا یا اپنے باپ سے کلام نہین کرینگا تو واجب ہے کہ قسم کو توڑ ڈالی اور کفارہ دے قسم کا اور اگر قسم کھاوے ایک چیز پر کہ خلاف اُسکا اولیٰ ہو اُس سے جیسے قسم کھاوے کہ مین اپنی بیوی سے صحبت نہین کرینگا ایک مہینو یا مانند اسکے کے تو توڑ ڈالنا اُسکا افضل ہی اور باقی اقسام اسکے ابتداے باب مین ذکر ہو چکے ہین اور پہلی اور دوسری روایت مین فرق یہ ہو کہ پہلی روایت سے سمجھا جاتا ہی کہ کفارہ پہلے دیوے قسم توڑنیسے اور دوسری روایت سے سمجھا جاتا ہی کہ کفارہ بعد قسم توڑنیکے دے اور تینون امام جائز رکھتے ہین دینا کفارہ کا پہلے قسم توڑنیسے لیکن شافعی یہ کہتے ہین کہ اگر کفارہ ادا کرے ساتھ رونیکے پہلے قسم توڑنیکے نہین جائز اور اگر غلام آزاد کرے یا کھانا کھلاوے یا لباس دے

پہلے قسم توڑنیکے تو جائز ہی اور امام اعظمؒ کے نزدیک پہلے قسم توڑنے سے مطلق کفارہ دینا نہین جائز دہ کہتے ہین کہ جن حدیثونمین تقدیم کفارہ کی سمجھی جاتی ہی انمین واؤ مطلق جمع کیلیے ہی وع ح وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَرَاٰی غَیْرَهَا خَیْرًا مِّنْهَا فَلْیَكْفِرْ عَنْ یَمِیْنِهٖ وَلْیَفْعَلْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی قسم کھائے کسی چیز پر پھر دیکھے یعنی خلاف اُسکا بہتر اُس سے تو چاہیے کہ کفارہ دے اپنی قسم کا اور کرے یعنی خلاف اُسکا نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ یَّلِجَّ اَحَدُكُمْ بِیَمِیْنِهٖ فِیْ اَهْلِهٖ اٰثَمُ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ اَنْ یُّعْطِیَ كَفَّارَتَهُ الَّتِیْ اَفْتَرَضَ اللّٰهُ عَلَیْهِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہو اسکی البتہ اصرار کرنا یعنی ہٹ کرنا ایک تمھاری کا اپنی قسم پر در مقدمہ اہل اپنے کے گناہ مین ڈالنے والا زیادہ ہی اُسکو نزدیک اللہ کے قسم توڑنے اور کفارہ دینے اُسکے جو کہ فرض کیا اللہ نے اُسپر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی اگرچہ قسم توڑنے مین بھی باعتبار ظاہر کے ہتک حرمت نام خدا تعالیٰ کی ہی اور بیچ گمان قسم کھانیوالیکے بھی ہمین گناہ ہی لیکن بیچ اصرار قسم کے کہ لازم کرے فوت ہونے حق اہل عیال کو گناہ زیادہ ہی حاصل مضمون حدیث کا بھی مانند مضمون پہلی حدیثونکے ہی کہ بتقدیر ہونے بھلائی کے خلاف قسم مین قسم کا توڑنا اور کفارے کا دینا لازم ہی وع ح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَمِیْنُكَ عَلٰی مَا یُصَدِّقُكَ عَلَیْهِ صَاحِبُكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم تیری واقع ہوتی ہی اُسپر یہ کہ سچا جانے تجکو صاحب تیرا لیعنے قسم دینے والا نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی معتبر بیچ سچ ہونے قسم کے نیت اُس شخص کی ہی کہ قسم دے تجکو اور ارادہ رکھے وہ اور معتبر نہین اُسمین نیت قسم کھانیوالے کی اور تویہ اور تاویل اُسکی اور یہ اسصورت مین ہی کہ قسم دینے والا صاحب حق ہو کہ باطل ہوتا ہو حق اُسکا بسبب توریہ کے جیسیکہ بیچ صوت قسم دینے قاضی اور نائب اُسکے کے مدعی علیہ اور اگر ایسا نہو یا کوئی قسم دینے والا نہو تو مضائقہ نہین ہی توریہ مین خصوصاً کہ اُسمین نفع کسیکا ہو مانند کہنے خلیل الرحمن علیہ السلام کے سارہ کو کہ یہ بہن میری ہین بارادہ بہن اسلام کے تا ہاتھ اُس ظالم کے سے اُسکو خلاص کرین وع ح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْیَمِیْنُ عَلٰی نِیَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہوتی ہے اوپر نیت قسم دینے والیکے نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ لَا یُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِیْ اَیْمَانِكُمْ فِیْ قَوْلِ الرَّجُلِ لَا وَاللّٰهِ وَبَلٰی وَاللّٰهِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَفِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ لَفْظُ الْمَصَابِیْحِ وَقَالَ رَفَعَهٗ بَعْضُهُمْ عَنْ عَائِشَةَ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ کہا اُنہی کی یہ آیت نہین پکڑتا تمکو اللہ ساتھ لغو کے بیچ قسمون تمھاری بیچ حق کہنے آدمی کے لَا واللّٰہ وَبَلٰی واللّٰہ نقل کی یہ بخاری نے اور شرح السنہ مین روایت کی گئی ہی یہ ساتھ لفظ مصابیح کے اور کہا شرح السنہ مین کہ پہونچائی ہی یہ حدیث بعضے راویونے حضرت عائشہؓ سے حضرت تک ف یعنی عادت عرب کی ہی کہ آپس کے کلام کرنیمین اکثر کہتے ہین لا واللہ یعنی قسم ہی اللہ کی ہنسے یہ کام نہین کیا اور قسم ہی اللہ کی ہنسے یہ کام کیا ہی اور اسکے کہنے مین ارادہ قسم کا نہین رکھتے بلکہ بقصد تاکید کلام کی سطرح اُنکی زبانپر جاری ہوا کرتا ہی پس اس قسم نہین منعقد ہوتی اور اُسکو قسم لغو کہتے ہین لغو کے معنی ہین لغت مین کلام بیہودہ کہنا امام شافعیؒ نے اسپر عمل کیا ہی کہ اُنکے نزدیک قسم لغوہ وہ ہی کہ صادر ہو بلا قصد زمانۂ ماضی کے یا مستقبل کے اور ہمارے نزدیک قسم لغوہ ہی کہ قسم کھاوے ایک چیز پر بگمان اسکے کہ وہ حق ہی اور واقع مین ایسا ہو نہین چنانچہ بیان مفصل اسکا ابتداے باب مین ہو چکا ہو ع ح **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْلِفُوْا بِاٰبَائِكُمْ وَلَا بِاُمَّهَاتِكُمْ وَلَا بِالْاَنْدَادِ وَلَا تَحْلِفُوْا اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْلِفُوْا بِاللّٰهِ اِلَّا وَاَنْتُمْ صَادِقُوْنَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ

ف قیاس یہ ہی کہ یہ جزئی خلاف ہین دلالت کرنے تقدیم کفارہ پر

ف یعنی منعقد نہو یا ہو اور توڑنا آتا تھا اور اوسکو کفارہ دینا پڑتا ہی اور یہ جزئی ہین دلالت کرتی ہی اوپر قول حنفیہ کے

ف یعنی اگرچہ ہتک حرمت نام خدا کی ہی اور بیچ گمان قسم کھانیوالیکے ہی لیکن گناہ زیادہ ہی حق اہل عیال کو

ف یعنی معتبر بیچ سچ ہونے قسم کے نیت اُس شخص کی ہی کہ قسم دے تجکو

ف یعنی اگر قسم دینے والا صاحب حق نہو

ف یعنی نفع کسیکا ہو مانند کہنے خلیل الرحمن علیہ السلام کے

وسلم نے نہ قسم کھاؤ تم اپنے باپوں کی اور نہ اپنی ماؤں کی اور نہ بتوں کی اور نہ قسم کھاؤ تم اللہ کی مگر اس حال میں کہ ہو تم سچے یعنی زمانہ گذشتہ میں یا آیندہ میں نقل کی یہ ابوداود اور نسائی نے **وعن** ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول من حلف بغیر اللہ فقد اشرک رواہ الترمذی اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جسنے قسم کھائی غیر اللہ کی پس تحقیق شرک کیا اُسنے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی جسنے قسم کھائی غیر اللہ کی اس حال میں کہ اعتقاد رکھتا ہو اُسکی تعظیم کا اُسنے کیا شرک جلی یا خفی اسلیے کہ اُسنے شریک کیا اُسکو ساتھ اللہ تعالے کے بیچ تعظیم کے کہ مخصوص تھی ساتھ اُسکے اور یہ جو بیان رسم ہے کہ از راہ محبت اور عزیز ہونے کسی کے اُسکی قسم کھاتے ہین مانند قسم کھانے بیٹے کی یا اُسکے سر یا جان کی یہ بھی خالی گناہ سے نہین اگرچہ شرک نہو اور اگر قسم کل گئی زبان سے بلا قصد بسبب عادت کے مانند لا واللہ و بلی واللہ کے تو نہ شرک گناہ نہین ع مولانا **وعن** بریدۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من حلف بالامانۃ فلیس منا رواہ ابوداود والنسائی اور روایت ہے بریدہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ قسم کھاوے امانت کی پس نہین وہ ہم میں سے نقل کی یہ ابوداود اور نسائی نے **ف** یعنی جسنے قسم کھائی نری امانت کی بغیر اضافت کرنیکے طرف اللہ تعالے کے پس وہ ہمارے تابعین میں سے نہین ہے اسلیے کہ یہ اہل کتاب کی عادت سے ہوا اور قسم غیر اللہ کی ہو اور بعضون نے کہا کہ مراد بھی حضرتؐ سے امانت ہے فرائض یعنی نہ قسم کھاؤ تم نماز اور حج اور مانند انکے کی اور بہر تقدیر نہین کفارہ ہو اس قسم میں سب کے نزدیک اور اگر قسم کھاوے امانت اللہ کی تو اکثرونکے نزدیک اسمین بھی کفارہ نہین اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک قسم ہو واجب ہوتا ہے کفارہ اس قسم کے توڑنیسے اسلیے کہ یہ اللہ تعالی کی صفات سے ہو سو اسطرح کہ امین ہمارا امانت اللہ تعالے سے کلمہ توحید ہو ع ح **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من قال انی بریء من الاسلام فان کان کاذبا فھو کما قال وان کان صادقا فلن یرجع الی الاسلام سالما رواہ ابوداود والنسائی وابن ماجۃ اور روایت ہے بریدہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کہے مین بیزار ہون اسلام سے یعنی اگر کہا ہو مینے ایسا یا نہ کہا ہو مینے ایسا پس اگر جھوٹا پس وہ ایسا ہو جیسا اُسنے کہا اور اگر ہے سچا پس نہ پھرگا طرف اسلام کی ثابت نقل کی یہ ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی اگر کوئی قسم کھاوے اسطرح کہ اگر مینے یہ کام کیا ہو تو مین اسلام سے بیزار ہون پس اگر وہ شخص اسمین جھوٹ کہتا ہو یعنی واقع مین وہ بات کی تھی پس ہو گیا وہ اسلام سے بیزار اسمین مبالغہ ہو بیچ منع کرنیکے اس قول سے اور اگر وہ سچا ہو یعنی واقع مین اُسنے نہین کی تھی وہ بات تو اس صورت مین بھی خالی گناہ سے نہین کہ ایسی قسم کھانی مسلمان کو نچاہیے ؛ مولانا **وعن** ابی سعید بن الخدری قال کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا اجتھد فی الیمین قال لا والذی نفس ابی القاسم بیدہ رواہ ابوداود اور روایت ہے ابی سعیدؓ خدری سے کہ کہا تھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جسوقت مبالغہ کرتے قسم کھانے مین فرماتے تھے قسم ہو اُس ذات کی کہ جان ابوالقاسم کی اُسکے ہاتھ مین ہے نقل کی یہ ابوداود نے **ف** نہین یعنی نہین غیر اُسچیز کے کہ ذکر کی گئی تاکہ شامل ہو قسم نفی و اثبات کو اور ابوالقاسم کنیت شریف حضرتؐ کی ہو اور اس عبارت مین تاکید مبالغہ اس سبب سے ہو کہ یہ عبارت دلالت کرتی ہو اوپر کمال قدرت اللہ تعالی کے اور سخر ہونے نفس مبارک حضرتؐ کے ع ح **وعن** ابی ھریرۃ قال کانت یمین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا حلف لا واستغفر اللہ رواہ ابوداود وابن ماجۃ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا تھی قسم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جسوقت کہ قسم کھاتے لا واللہ استغفر اللہ نقل کی یہ ابوداود اور ابن ماجہ نے **ف** قسم کہنا اس عبارت کا بسبب مناسبت قسم کے ہو اسلیے کہ معنی اسکے یہ ہین کہ بخشش چاہتا ہون اللہ سے اگر ہوا مر برخلاف اسکے چونکہ یہ کہنا مضبوط کر دیتا ہو کلام و مطلب کو بیچ حکم قسم کے ہو ح **وعن** ابن عمر ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال من حلف علی یمین فقال ان شاء اللہ

الحاکم فلا حنث علیہ رواہ الترمذی وکذا ابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ الا انہ لم یذکر اللہ وفی جامع الاصول وقفوہ علی ابن عمر اور روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ قسم کھائے کسی چیز پر اور کہے انشاء اللہ تعالیٰ یعنی متصل قسم سے پس نہیں ہے حنث اُس پر رواہ الترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور ذکر کیا ترمذی نے ایک جماعت کو کہ ٹھیرائی ہے اُنھوں نے یہ حدیث ابن عمر پر وقف حنث کی معنی میں گناہ اور خلاف کرنا قسم کا یعنی اگر متصل قسم کے انشاء اللہ کہے تو وہ قسم نہیں ہوتی تا حنث اُس پر مترتب ہو حاصل آنکہ وہ قسم ہوتی ہے اور نہ اُسکے توڑنے سے کفارہ لازم آتا ہے اور اسیطرح انشاء اللہ متصل کہنا مانع ہے منعقد ہونے تمام عقود کے سے یہی ہے مذہب اکثر علما کا اور مذہب امام ابوحنیفہؒ کا اور ابن عباسؓ کے نزدیک کہنے انشاء اللہ متصل کا بھی یہی حکم ہے اور حد متصل ہونیکی یہ ہے کہ اور کلام میں مشغول نہ ہو جب بعد قسم کے اور کلام میں مشغول ہوا اور پھر انشاء اللہ کہا تو متصل نہ ہوا وہ منفصل ہے اور بعضوں نے حد اتصال کی اور اور بھی کچھ بیانکی ہے جو جاے مرقات میں دیکھ لو ح **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابی الاحوص عوف بن مالک عن ابیہ قال قلت یا رسول اللہ ارایت ابن عم لی اتیتہ اسألہ فلا یعطینی ولا یصلنی ثم یحتاج الی فیأتینی فیسألنی وقد حلفت ان لا اعطیہ ولا اصلہ فامر فی ان اتی الذی ھو خیر وأکفر عن یمینی رواہ النسائی وابن ماجۃ وفی روایتہ قال قلت یا رسول اللہ یأتینی ابن عمی فیسألنی ما لم اعطہ ولا اصلہ قال کفر عن یمینک ح روایت ہے ابی الاحوص عوف بن مالک سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی مالک سے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ خبر دیجیے مجھکو حال چچا کے بیٹے میرے سے آتا ہوں میں اُسکے پاس سوال کرنیکے لیے یعنی کچھ مال پس نہیں دیتا وہ مجھکو اور نہیں سلوک کرتا مجھ سے پھر محتاج ہوتا ہے وہ طرف میرے اور آتا ہے میرے پاس اور مانگتا ہے مجھسے اور بتحقیق قسم کھائی میں نے یہ نہ دونگا میں اُسکو یعنی کچھ اور نہ سلوک کرونگا اُس سے یعنی واسطے جزاے عمل اُسکے کہ آپ نہیں دیتا اور مجھسے مانگتا ہے پس حکم فرمایا مجھکو یہ کہ کرو میں وہ چیز کہ وہ بہتر ہے یعنی اُسکو دوں بھی اور سلوک بھی کروں اُس سے اور کفارہ دوں اپنی قسم کا نقل کی یہ نسائی اور ابن ماجہ نے اور ابن ماجہ کی روایت میں یوں ہے کہ کہا مالکؓ نے کہ میں نے یا رسول اللہ آتا ہے میرے پاس بیٹا چچا میرے کا پس قسم کھاتا ہوں میں یہ کہ نہ دونگا میں اُسکو اور نہ سلوک کرونگا میں اُس سے فرمایا کہ کفارہ دے قسم اپنی کا یعنی بعد توڑنے قسم کے **باب فی النذور** باب ہے بیچ بیان نذروں کے **ف** پہلے باب میں مصنف حدیثیں قسموں اور نذروں کی لایا اور اس باب میں حدیثیں فقط نذروں ہی کی لایا ہے اور لفظ نذور کا جمع باعتبار اقسام نذر کے لایا ح **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابی ھریرۃ وابن عمر قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنذروا فان النذر لا یغنی من القدر شیئا وانما یستخرج بالنذر من البخیل متفق علیہ

لہ اور یہ حکم اس کی نذر کا ہے اور نذر بمعنی اللہ کے کی اُس نذر کے درست نہیں ۱۲ مولانا

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے اور ابن عمرؓ سے کہا دونوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ نذر مانو تم اس لیے کہ نذر نہیں دور کرتی تقدیر سے کسی چیز کو اور سوا اسکے نہیں ہے کہ نکالا جاتا ہے بسبب نذر کے بخیل سے یعنی کچھ مال نفل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی عبث دیتا ہے خدا کے نام پر باختیار خود بلا واسطہ نذر کے اذ بخیل کا یہ کام ہے کہ کہتا ہے کہ اگر خدا مجھکو یہ چیز دیگا تو اُسکے نام پر اسقدر دونگا ح حدیث سے بعضوں نے دلیل پکڑی ہے کہ نذر ماننی بالکل مکروہ ہے کما قالہ قاضی نے کہ عادت لوگونکی یہ ہے کہ متعلق کرتے ہیں نذر کو اور یہ حاصل ہوتے منافع کے اور دور ہونے ضرور تکے پس منع کیا حضرتؐ نے اس سے اسلیے کہ یہ کام بخیلوں کا ہے سو اسطے کہ سخی جب ارادہ کرتا ہے نزدیکی حاصل کرنیکا اللہ تعالیٰ سے تو جلدی کرتا ہے تہیں اور کرتا ہے اوسکو فی الحال اور بخیل کا دل نہیں چاہتا کہ ہاتھ سے کسیکو دے مگر مقابلہ میں غرض کے دیتا ہے کہ اول وہ حاصل ہوئے یا متعلق کرتا ہے اُس دینے کو اوپر حاصل ہونے نفع اور دفع ضرر کے اور یہ تقدیر کو رد کرتا نہیں ولیکن نذر کبھی موافق ہو جاتی ہے تقدیر کے پس نکالتی ہے بخیل سے اُسچیز کو کہ نہیں ارادہ کرتا تھا نکالنے اُسکے کا اور بعضوں نے کہا کہ غرض منع کرنے نذر کیسے یہ ہے

کہ نذر کر کر سستی نکیا کرین اُسکے ادا کرنمین کیونکہ جب نذر کی تو لازم ہوا اُسکے ذمے ادا کرنا اُسکا اور بعضون نے کہا مراد یہ ہی کہ ساتھ اِس گمان کے نذر نہ مانین کہ جو اللہ تعالیٰ نے مقدر نہین کیا ہی وہ نذر سی ہو جاویگا پس حقیقت مین نہی نذر سی باین غرض ہے نہ مطلق نذر سے ح ع **وعن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من نذر ان یطیع اللہ فلیطعہ ومن نذر ان یعصیہ فلا یعصیہ رواہ البخاری اور روایت ہی عائشہ رضؓ سے یہ کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نذر کرے یہ کہ اطاعت کرے اللہ کی بس چاہیے کہ اطاعت کرے اُسکی اور جو شخص نذر کرے اللہ کی گناہ کرنیکی پس گناہ کرے اُسکا نقل کی یہ بخاری نے **وعن** عمران بن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا وفاء لنذر فی معصیۃ ولا فیما لا یملک العبد رواہ مسلم وفی روایۃ لا نذر فی معصیۃ اللہ اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین جائز پورا کرنا نذر کا گناہ مین اور نہین پورا کرنا نذر کا اُسچیز کے کہ نہین مالک متا بندہ نقل کی یہ مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین یون ہی کہ نہین جائز پورا کرنا نذر کا اُسچیز مین کہ نہین مالک متا یعنی اگر نذر مانے کہ گناہ کرنیکی تو نہین جائز یہ پورا کرنا اُسکا اور نہین لازم آتا کفارہ اور یہی قول ہی مالکؒ اور شافعیؒ کا اور حنفیہ کے نزدیک اُسمین کفارہ قسم کا لازم آتا ہی اور نہین مالک متا یعنی مثلاً کوئی کہے غیر کے غلام کو یا کسی اور چیز کو کہ مین نے لازم کیا اپنے پر اسکو خدا کی راہ مین آزاد کرنا یا دینا تو اُسکے ذمہ لازم نہین ہوتا بسبب صحیح ہونے نذر کے طیبی و مولانا **وعن** عقبۃ بن عامر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کفارۃ النذر کفارۃ الیمین رواہ مسلم اور روایت ہی عقبہ بن عامر سے کہ نقل کی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کفارہ نذر کا کفارہ قسم کا ہی نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی جو کوئی مطلق نذر مانے کہ مجھپر نذر ہی اور نام نہ لے کسی چیز کا تو اُسپر کفارہ قسم کا ہی اور اگر نیت کرے روزونکی بغیر عدد کے لازم ہوتے تین اُسپر تین روزے اور اگر نیت کرے صدقہ کی تو کھلانا دس مسکینونکا مانند فطرہ کے لازم ہوتا ہی ع ۔ و در المختار **وعن** ابن عباس قال بینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب اذا ھو برجل قائم فسال عنہ فقالوا ابو اسرائیل نذر ان یقوم ولا یقعد ولا یستظل ولا یتکلم ویصوم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم مروہ فلیتکلم ولیستظل ولیقعد ولیتم صومہ رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا اُسوقت کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ فرماتے تھے ناگہان دیکھا ایک شخص کھڑے ہوے کو پس پوچھا نام و حوال اُسکا پس کہا لوگون نے کہ نام اُسکا ابو اسرائیل ہی نذر مانی ہی اُسنے یہ کہ کھڑا رہے اور نہ بیٹھے اور نہ سایہ مین آوے اور نہ بولے یعنی مطلقاً اور روزہ رکھے یعنی ہمیشہ پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہو اُس کے کہ بولے اور سایہ مین آوے اور بیٹھے اور پورا کرے روزہ اپنا نقل کی یہ بخاری نے **ف** پورا کرے روزہ اور ہمیشہ رکھتا رہے روزہ اِسلیے کہ نذر ماننی طاعت کی لازم ہی اور رکھنا روزونکا ہمیشہ اچھا ہی اُسکے لیکہ قدرت رکھے اُسکی اور استثنا کیے جاتے ہین اِس سے پانچ روزے جو رکھنے منع ہین شرعاً اور عرفاً اور اگر نیت کرے اُن پانچ دنونکی بھی تو واجب ہے اُسپر افطار کرنا اُنکا اور لازم آویگا کفارہ بسبب افطار کرنے اُنکے ہمارے نزدیک اور حضرت نے اُسکو بولنے کا اِسلیے حکم کیا کہ بولنا کبھی واجب ہوتا ہی مانند قرات کے یعنی نماز مین اور جواب دینے سلام کے پس ترک کرنا اُسکا گناہ ہی اور نہ بیٹھنا اور سایہ مین نہ آنا طاقت بشری باہر تھا اِسلیے بیٹھے اور سایہ مین آیا کہ حکم کیا ع **وعن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای شیخا یھادی بین ابنیہ فقال ما بال ھذا قالوا نذر ان یمشی قال ان اللہ عن تعذیب ھذا نفسہ لغنی وامرہ ان یرکب متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم عن ابی ھریرۃ قال ارکب ایھا الشیخ فان اللہ غنی عنک وعن نذرک اور روایت ہی انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک بوڑھے کو کہ راہ چلتا ہی درمیان دو بیٹون اپنے کے یعنی تکیہ کیے ہوے اُنپر بسبب ضعف کے پس فرمایا حضرتؐ نے کہ کیا حال ہی اِسکا عرض کیا صحابہؓ نے کہ نذر مانی ہی اِس شخص نے

یہ کہ پیادہ پا جاوے یعنی بیت اللہ کو فرمایا حضرتؐ نے کہ تحقیق اللہ تعالےٰ عذاب کرنے اسکے سے اپنی جان پر البتہ بے پروا ہو اور حکم کیا اُسکو سوار ہونیکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین ابوہریرہؓ سے یون آیا ہو کہ فرمایا حضرتؐ نے سوار ہو جا اے بڈھے اسلیے کہ اللہ تعالےٰ بے پرواہ ہے تجھسے اور تیری نذر سے ف سوار ہونیکا حکم کیا حضرتؐ نے اُسکو بسبب عاجز ہونے اُسکے کو پیادہ پا چلنے سے کہا ابن ملکؒ نے کہ عمل کیا ہو ظاہر اِسحدیث پر امام شافعیؒ نے کہ سوار ہونے سے کچھ لازم نہین آتا اور کہا ابوحنیفہؒ نے کہ لازم آتا ہو اُسپر جانور ذبح کرنا اسلیے کہ دخل کیا اُسنے نقصان بعد التزام کا اور یہی ایک قول شافعیؒ کا ہو دو قولون مین سے اور کہا مظہر نے کہ اختلاف کیا ہو علمانے اُس شخص کے حق مین کہ نذر مانے یہ کہ پیادہ پا چلونگا طرف بیت اللہ کے پس کہا شافعیؒ نے کہ پیادہ پا جاوے اگر طاقت رکھتا ہو پیادہ پا چلنے کی اور اگر عاجز ہو جانور ذبح کرے اور سوار ہوے اور کہا ابوحنیفہؒ نے کہ سوار ہوا اور جانور ذبح کرے برابر ہے کہ طاقت رکھتا ہو پیادہ پا چلنے کی یا نہ طاقت رکھتا ہو تیسری اور کہا علما ہمارے نے کہ اگر کوئی کہے کہ مجھپر ہے پیادہ پا چلنا طرف بیت اللہ کے تو واجب ہوتا ہو اُسپر حج یا عمرہ جو چاہے اور بیانؒ موقوف اُسپر ہے اور اگر کہے کہ مجھپر ہے پیادہ پا چلنا طرف حرم کے یا طرف مسجد الحرام کے نہین آتا اُسپر کچھ نزدیک ابی حنیفہؒ کے اور صاحبین کے نزدیک لازم ہو اُسپر حج یا عمرہ اور اگر کہے کہ مجھپر ہے جانا طرف بیت اللہ تعالےٰ کے تو نہین صحیح بالاجماع اور جو شخص کہ نذر مانے حج کرنا پیادہ پا تو واجب ہے اُسپر کہ گھر سے پیادہ پا چلے اور سوار نہو یہانتک کہ کرے طواف الزیارۃ اور اگر نذر مانے عمرہ کرنا پیادہ پا تو نہ سوار ہو یہانتک کہ سر منڈوا دے پھر اگر سوار ہو تمام راہ مین یا آدھی راہ سے زیادہ مین بعذر یا بلا عذر تو لازم آویگا جانور ذبح کرنا اور اگر سوار ہوا آدھی راہ سے کم مین تو تصدق کرے بقدر اُسکے کبری کی قیمت مین سے ع ح وعن ابن عباسؓ ان سعد بن عبادۃؓ استفتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی نذر کان علی امہ فوفیت قبل ان تقضیہ فامرہ ان یقضیہ متفق علیہ اور روایت ابن عباسؓ سے یہ کہ سعد بن عبادہؓ نے فتویٰ پوچھا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بیچ مقدمہ نذر کے کہ تھی اُنکی مان پر اور وہ مر گئی پہلے ادا کرنے اُسکے پس فتویٰ دیا حضرتؐ نے سعدؓ کو یہ کہ ادا کرے نذر کو اُسکی طرف سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اختلاف کیا ہو علمانے بیچ نذر سعدؓ کی مان کے بعضون نے تو کہا ہو کہ نذر مطلق مانی تھی اور بعضون نے کہا روزہ نذر مانا تھا اور بعضون نے کہا غلام آزاد کرنا اور بعضون نے کہا صدقہ اور ظاہر تر یہ ہو کہ تھی نذر مالی یا نذر مبہم اور مؤید یہ ہو اِسکی یہ روایت دار قطنی کی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پلا اُسکی طرف سے پانی اور مذہب جمہور کا یہ ہو کہ نہین لازم ہو وارث پر ادا کرنا نذر واجب کا کہ میت پر ہو جبکہ ہو نذر غیر مالی اور اگر مالی ہو اور ترکہ میت نے چھوڑا نہو تو بھی لازم نہین اور اگر تو پر ادا کرنا اُسکا ولیکن مستحب ہے اور علماے ظاہر کہتے ہین بموجب اِسحدیث کے کہ لازم ہو اور دلیل ہمارے کی کہ وارث پر نذر لازم نہین کی ہو کہ اُسپر ادا کرنا اُسکا لازم ہو اور اِسحدیث سعدؓ کا جواب ہو کہ احتمال ہو کہ اُسکی مان نے ترکہ چھوڑا ہو اُسمین سے اُسنے ادا کیا ہو یا تبرع ہو سعدؓ کی طرف سے اور اِسحدیث مین دلالت ہو جوب پر ہے نہین ع ح وعن کعب بن مالکؓ قال قلت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من توبتی ان انخلع من مالی صدقۃ الی اللہ والی رسولہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امسک بعض مالک فھو خیر لک قلت فانی امسک سھمی الذی بخیبر متفق علیہ ولھذا طرف من حدیث مطول اور روایت ہو کعب بن مالک سے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ تحقیق تمام و کمال توبہ میری سے یہ ہو کہ الگ کر جاؤن مین ساری مال اپنے سے اور تصدق کرون مین اُسکو طرف اللہ کے اور طرف رسول اُسکے کے پس فرمایا یا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے رکھ تو کچھ مال اپنا پس وہ بہتر ہو تیرے لیے کہا مین نے پس تحقیق رکھتا ہون مین حصہ اپنا جو کہ خیبر مین ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور یہ ٹکڑا ہو حدیث دراز کا ف جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کو تشریف لیگئے تو کعبؓ بن مالک اور مرارہؓ بن ربیع اور ہلالؓ بن امیہ حضرتؐ کے ساتھ نہ گئے جب حضرتؐ تشریف لائے تو خفا ہوے اُنپر اور لوگونکو منع فرمایا

ل یعنی کبری یا امثال عکے ۱۲

م یعنی اگر نیز حج کی نیت کرے اور الزیت تو ہی حج عمرہ کرے یا ان اعضا موقوف اُسپر ہے ۱۲

کہ کوئی اُنسے کلام نہ کیا کرے یہ بہت تنگ ہوئے اور دعا وزاری اور توبہ جناب غفار سے کیا کرتے بعد چندیکے توبہ اُنکی مقبول ہوئی اور اُنکی حقین یہ آیت اُتری وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا الخ پس جب کعبؓ بن مالک نے جناب رسالت مآب علیہ الف الف صلوٰۃ سے عرض کیا کہ مین اس شکرانہ مین اور کامل کرنی توبہ اپنی کیلیے چاہتا ہون کہ سب مال سدید دن حضرتؐ نے فرمایا کہ کچھ مال بنے دے ظاہر ہے کہ دو تہائی مال کھنی کو فرمایا ہو اور حضرتؐ نے یہ حکم اسلیے کیا کہ مبادا اُنکو حاجت ہو اور صبر نکر سکین اور حضرت ابوبکرؓ نے جو سارا مال للہ دیدیا اور حضرتؐ نے منع نکیا سبب تھا کہ وہ صابر اور راضی برضاے مولیٰ تھے اور یہ حدیث شاید مصنف آخر باب مین سہو لایا کہ یہ مشابہ نذر کی تھا اسمین کعبؓ واجب کی اپنے نفسپر تھی وہ چیز کہ نہ واجب تھی بسبب حادث ہونے ایک امر کے رجوع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** عائشۃؓ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نذر فی معصیۃ فکفارتہ کفارۃ الیمین رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین جائز پورا کرنا نذر کا گناہ مین اور کفارہ اُسکا کفارہ قسم کا ہی نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے **ف** یہ حدیث دلیل ہی امام اعظم رح کی کہ اُنکا یہی مذہب ہے اور حجت ہے امام شافعیؒ پر رجوع **وعن** ابن عباسؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من نذر نذرا لم یسمہ فکفارتہ کفارۃ یمین ومن نذر نذرا فی معصیۃ فکفارتہ کفارۃ یمین ومن نذر نذرا لا یطیقہ فکفارتہ کفارۃ یمین ومن نذر نذرا اطاقہ فلیف بہ رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ ووقفہ بعضھم علی ابن عباسؓ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ مانے نذر غیر معین جیسے کہ خدا کیلیے مجھپر نذر ہی اور تعین نکرے اُسچیز نذر کی کو کہ روزہ ہی یا صدقہ ہی مثلاً پس کفارہ اُسکا کفارہ قسم کا ہی اور جو شخص نے نذر گناہ مین تو کفارہ اُسکا کفارہ قسم کا ہی اور جو شخص نے اُسی نذر کہ نہ طاقت رکھی اُسکے پورا کرنیکی یعنی مثلاً نذر مانے پیادہ پا چلنے کی طرف بیت اللہ کے اور نہ مانے کے پس کفارہ اُسکا کفارہ قسم کا ہی اور جو شخص کہ مانے اُسی نذر کہ طاقت رکھی اُسکی پس چاہیے کہ پورا کرے اُسکو نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اور موقوف کیا اسکو بعضونے ابن عباسؓ پر **وعن** ثابت بن الضحاکؓ قال نذر رجل علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ینحر ابلا ببوانۃ فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل کان فیھا وثن من اوثان الجاھلیۃ یعبد قالوا لا قال فھل کان فیھا عید من اعیادھم قالوا لا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوف بنذرک فانہ لا وفاء لنذر فی معصیۃ اللہ ولا فیما لا یملک ابن آدم رواہ ابوداؤد اور روایت ہے ثابت بن ضحاکؓ سے کہ نذر مانی ایک شخص نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین کہ ذبح کرے اونٹ ببوانہ مین کہ نام ایک جگہ کا ہی اسفل کہ مین پس آیا وہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور خبر دی حضرت کو یعنی اپنی نذر کی پس فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی صحابہؓ سے کہ کیا تھا اُسمین کوئی بُت بتون جاہلیت کے سے کہ پوجا جاتا تھا کہا صحابہؓ نے کہ نہین فرمایا پس کیا تھا اُسمین کوئی عید عیدون کفار کی سے کہا کہ نہین پس فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی متوجہ ہو کر طرف اُس شخص کے کہ پوری کر نذر اپنی پس یہ کہ تحقیق نہین جائز پورا کرنا واسطے نذر کے کہ گناہ مین ہو اور نہین لازم ہوتی ہی نذر کہ نہین مالک بنیا آدم کا نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** کوئی عید کا خیال یعنی وہان کوئی میلہ لگتا ہوتا تھا کہ وہان جاکر سیر و تماشے مین مشغول ہوتے تھے ان باتونکے پوچھنے سے غرض تھی کہ مشابہت کفار کے ساتھ منہوع ہو رجوع **وعن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان امرأۃ قالت یا رسول اللہ انی نذرت ان اضرب علی رأسک بالدف قال اوفی بنذرک رواہ ابوداؤد وروی الدارمی قالت ونذرت ان اذبح بمکان کذا وکذا مکان یذبح فیہ اھل الجاھلیۃ فقال لھا کان بذلک النکان وثن من اوثان الجاھلیۃ یعبد قالت لا قال ھل کان فیہ عید من اعیادھم قالت لا قال اوفی بنذرک

اور روایت ہو عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُسنے نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبداللہ بن عمرو سے یہ کہ ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ تحقیق مین نے
نذر مانی ہو یہ کہ بجا لاؤنگین دف آپکے سر پر یعنی روبرو آپکے وقت آنے آپکے کے جہاد سے فرمایا پوری کر اپنی نذر نقل کی یہ ابوداؤد نے اور
زیادہ کیا رزین نے کہ کہا اُس عورت نے اور نذر مانی ہی مین نے یہ کہ ذبح کرونگین بیچ مکان فلانے اور فلانے کے وہ مکان کہ ذبح کرتے تھے اُسمین جاہلیت کے
لوگ پس فرمایا کیا اِس مکان مین کوئی بُت جاہلیت کے تو نہین سے کہ پوجا جاتا تھا کہا اُس عورت نے کہ نہین فرمایا کیا تھا اُسمین کوئی میلہ میلون اُنکی کی
کہا اُسنے کہ نہین فرمایا پوری کر تو اپنی نذر **ف** اِس سے معلوم ہوا کہ بجا لانا دف کا مُباح ہی اور جو کہتے ہین کہ نذر کرنی خاص طاعت کی چیز جایہو وہ کہتے
ہین کہ بجا لانا دف کا اگرچہ طاعت نہین مباح ہی لیکن چونکہ اُسنے نذر مانی تھی کہ حضرت تشریف لاوینگے خیر و عافیت سے تو مین دف بجاؤنگی بجانا اُسکا جملہ
طاعات سے ہوا ح **وعن** اَبِی لُبَابَۃَ اَنَّہٗ قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ تَوْبَتِیْ اَنْ اَھْجُرَ دَارَ قَوْمِیْ الَّتِیْ اَصَبْتُ فِیْھَا الذَّنْبَ اَنْ اَنْخَلِعَ
مِنْ مَالِیْ کُلِّہٖ صَدَقَۃً قَالَ یُجْزِیْ عَنْکَ الثُّلُثُ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی لبابہؓ سے یہ کہ اُنھون نے کہا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ تحقیق تمام
وکمال توبہ میری یہ ہو کہ چھوڑ دونگین گھر قوم اپنی کا وہ جو پوجا مین اُسمین گناہ کیا اور یہ کہ الگ ہو جاؤنگین ساری مال اپنے سے واسطے تصدق کرنیکے
فرمایا حضرتؐ نے کفایت کرتا ہی تجھسے تہائی مال یا نقل کی یہ رزینؒ نے **ف** چھوڑ دونگین گھر اُنکا کہا ابولبابہؓ نے یُوا سطے بھاگنے کے اُسجگہ سے کہ غالب ہوا اُسپر
شیطان کہ گناہ کروایا اُسمین اور گناہ کرنا اُنکا تھا بسبب محبت بنی قریظہ کے اِسلیے کہ عیال اموال بولبابہؓ کے تھے اُنکے قبضے مین اور قصہ ابولبابہؓ
کا یہ ہو کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی قریظہ کو ایک قبیلہ ہی یہود کا محاصرہ کیا تو اُنھون نے حضرتؐ سے عرض کروا بھیجا کہ ابولبابہؓ صحابی کو ہمارے
پاس بھیجدیجیے تا اُنسے ہم مشورت کرین اپنے مقدمہ مین پس آنحضرتؐ نے بجسب عرض نکی کے ابولبابہؓ کو اُنکے پاس بھیجا جب اُنھون نے ابولبابہؓ کو دیکھا
تو مرد و عورت اور چھوٹے اور بڑے اُنکے ابولبابہؓ کے آگے روئے اور زاری کی حتّٰی کہ ابولبابہؓ کو اُنپر رحم آیا پھر اُنھون نے ابولبابہؓ سے کہا کہ اے ابولبابہؓ
خبر دے ہمکو کہ اگر اُتر ینگے ہم حکم محمدؐ پر تو کیا کریگا وہ ساتھ ہمارے ابولبابہؓ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اپنے حلق پر یعنی ذبح کریگا تمکو ابولبابہؓ کہتے ہین کہ یہ بات مین نے کہی اور نہونا
قدم وہانسے مین نے نہ اُٹھایا تھا کہ متنبہ اور نادم ہوا کہ تو نے خیانت کی خدا اور رسولخدا کی اور آیت اُتری اُنکی حق مین یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا
اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِکُمْ بعد ازان گئے ابولبابہؓ مسجد مین اور باندھا اپنے تئین ستون مسجد سے اور کہا کہ نہین چکھنے کا مین دانہ
پانی یہانتک کہ توبہ کرونگین اور اللہ قبول کرے تو یہ میری وقت نماز کے اُنکے بیٹے آتے اور کھولدیتے جب نماز پڑھ لیتے تو پھر باندھ دیتے
اور جب لوگ آتے اُنکے کھولنے کیلیے تو وہ راضی نہوتے اور کہتے کہ جبتک رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم مجکو آن کر نہ کھولینگے مین یہانسے نہین جانیکا
پس سات دن وہ وہین بندھے رہے یہانتک کہ ماری بھوک اور پیاس نے غش کھا کر گر پڑے پھر توبہ قبول کی اللہ تعالےٰ نے اُنکی پس کہا گیا اُنکو کہ اللہ نے
توبہ قبول کی تمھاری کھولدو اپنے تئین اُنھون نے کہا کہ واللہ مین اپنے تئین نہین کھولونگا یہانتک کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کھولین مجکو پس تشریف
لائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کھولا اُنکو اپنے دست مبارک سے پھر اُنھون نے عرض کیا کہ مین پوری توبہ اپنی اُسمین دیکھتا ہون کہ اپنے ساری مال سے
نکلکر اُون تصدق کرنیکے لیے حضرتؐ نے فرمایا تمام مال دینے کی حاجت نہین تہائی مال کافی ہی اور حدیث مین جواب قوم کے گھر چھوڑ دینے کا نہ ذکر کیا ظاہر
اُسکو حضرتؐ نے روا رکھا ہو کہ وہ قسم طاعت سے تھا ع ح **وعن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ رَجُلًا قَامَ یَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ نَذَرْتُ لِلّٰہِ عَزَّوَ
جَلَّ اِنْ فَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْکَ مَکَّۃَ اَنْ اُصَلِّیَ فِیْ بَیْتِ الْمَقْدِسِ رَکْعَتَیْنِ قَالَ صَلِّ ھٰھُنَا ثُمَّ اَعَادَ عَلَیْہِ فَقَالَ صَلِّ ھٰھُنَا ثُمَّ اَعَادَ عَلَیْہِ فَقَالَ شَاْنَکَ
اِذًا رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ ۔ اور روایت ہے جابرؓ بن عبداللہ سے کہ ایک شخص کھڑا ہوا دن فتح مکہ کے اور کہا یا رسول اللہ
تحقیق مین نے نذر مانی ہو واسطے اللہ عزوجل کے کہ اگر فتح کریگا اللہ تیرے لیے مکہ یہ کہ نماز پڑھونگا بیت المقدس مین دو رکعت فرمایا حضرتؐ نے نماز پڑھ یہانجگہ یعنی مسجد حرام مین

اسلیے کہ فضلیت ہی باوجود ہونے اسکے کے سہل تر پھر دوبارہ وہی بات پوچھی اُسنے حضرتؐ سے پس فرمایا حضرتؐ نے نماز پڑھ یہاں پھر سہ بارہ وہی بات پوچھی حضرتؐ سے پس فرمایا حضرتؐ نے مختار ہی تو اسوقت یعنی اگر انکار کرتا ہی تو یہانکی نماز پڑھنے سے تو تو جان اختیار رکھتا ہی کہ جو کچھ نذر مانی ہی تو نے یعنی بیت المقدس مین پڑھنے کی نقل کی ابوداؤد اور دارمی نے ف شرح السنہ مین لکھا ہی کہ اگر نذر کرے نماز پڑھنی مسجد نبوی مین تو نکلتا ہے نذر اپنی سے اگر پڑھے مسجد الحرام مین اور نہین نکلتا اگر پڑھے مسجد اقصیٰ یعنے بیت المقدس مین اور اگر نذر کرے نماز پڑھنی مسجد اقصیٰ مین پھر پڑھے مسجد الحرام مین یا مسجد نبوی مین تو نکل جاتا ہی نذر سے اور کما علما ہمارے نے کہ ہماری مذہب مین یہ ہی کہ جو کوئی نذر کرے نماز پڑھنی ایک مکان مین پھر نماز پڑھی اور مکان مین کہ وہ کم ہو اُس سے تو جائز ہے ع **وعن** ابن عباسؓ ان اُخت عقبۃ بن عامر نذرت ان تحج ماشیۃ وانہا لا تطیق ذلک فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لغنی عن مشی اُختک فلترکب رواہ ابوداؤد وفی روایۃ لابی داؤد فامرھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ترکب وتھدی ھدیا وفی روایۃ لہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یصنع بشقاء اُختک شیئا فلتحج راکبۃ ولتکفر یمینھا اور روایت ابن عباسؓ سے ہی کہ بہن عقبہؓ بن عامر کی نے نذر مانی یہ کہ حج کرے پیادہ اور تحقیق وہ طاقت رکھتی ہی نہین اسکی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک اللہ تعالے بے پروا ہی پیادہ چلنے بہن تیری کیسے پس چاہیے کہ سوار ہو یعنی جبکہ پیادہ پا نہ چل سکے اور ذبح کرے بدنہ یعنی اونٹ یا گائے مین ہمارے نزدیک اور اونٹ نزدیک شافعی کے نقل کی یہ ابوداؤد اور دارمی نے اور ذبح ایک روایت ابوداؤد کے یون آیا ہی کہ پس حکم کیا اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سوار ہو اور ذبح کرہدی اور ایک روایت ابوداؤد کی مین یون ہی کہ پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالے نہین دیتا ساتھ مشقت بہن تیری کے کچھ یعنی اسطرح کی مشقت کھینچنے مین کچھ ثواب نہین ہوتا پس چاہیے کہ حج کرے سوار یعنی اگر نہ چل سکے پیادہ اور کفارہ سے اپنی قسم کا ف ہدی کہتے ہین اُس جانور کو کہ حرم مین بھیجا جاوے ذبح کرنیکے لیے اور ادنی درجہ اُسکا بکری ہی اور اعلی اُسکا بدنہ یعنی اونٹ یا گائے مین اور حکم ساتھ بدنے کیوسطے استحباب کے ہی کما قاضی نے کہ جبکہ تھا پیادہ پا چلنا حج مین قبیلہ طاعات واجبہ کے ساتھ نذر کے اور لاحق ہوا ساتھ تمام ایسے اعمال کے کہ نہین جائز ہی ترک اُنکا مگر اُسکے لیے کہ عاجز ہوا ومتعلق ہوتا ہی ساتھ ترک اُسکی کے فدیہ اور مخالف کیا گیا ہی واجب مین کہ کیا واجب نے ساتھ ہی پس کہا حضرت علیؓ نے کہ واجب ہوتا ہی بدنہ بجسب لحد یکے اور کما العضون نے کہ واجب آتی ہی بکری جیسے بیچ تجاوز کرنیکے میقات کے اور حمل کیا ہی اُنھون نے امر کو نیکو ساتھ بدنہ کے استحباب پر اور رہی قول مالک کا اور ظاہر تر قول شافعی کا ہی اور کفارہ دے اپنی قسم کا یعنی توڑنے قسم کا اور ظاہر یہ ہی کہ مراد کفارہ سے کفارہ جنایت کا ہی کہ وہ ہدی ہے یا روزہ کہ قائم مقام ہدی کے ہی جو آگے نذکور ہی تاکہ مطابق ہو جاوے یہ اور روایتونکے نہ کفارہ قسم کا ع **وعن** عبد اللہ بن مالک ان عقبۃ بن عامر سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن اُخت لہ نذرت ان تحج حافیۃ غیر مختمرۃ فقال مروھا فلتختمر ولترکب ولتصم ثلثۃ ایام رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ والدارمی اور روایت سے عبد اللہ بن مالک یہ کہ عقبہ ابن عامر نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حال بہن کا کہ نذر مانی تھی یہ کہ حج کرے پیادہ ننگے پاؤن ننگے سر پس فرمایا حضرتؐ نے کہ حکم کرو اُسکو سر ڈھانپنے اور سوار ہو اور چاہیے کہ روزے رکھے تین دن نقل کی ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف سر ڈھانکنے کا اسلیے حکم کیا کہ کھلا رکھنا سر کا عورت کو گناہ ہی اسلیے کہ عورت کا سر اور بال اُسکی ستر ہین اور حکم سواری کا اسلیے کیا کہ عاجز تھی پیادہ چلنے سے اور مشقت اُٹھاتی تھی اُسمین اور روزے رکھے آخر یعنی وقت عاجز ہونیکے ہدی سے کہ اس سے پہلی حدیث مین گذری بدلے ہدی کے روزے رکھے یا اسلیے روزہ کو فرمایا کہ کفارہ قسم کی جو کئی قسمین ہین نہین سے ایک بھی ہین پس اگر عاجز ہوا وقسمون کفارہ کی سے تو تین روزے رکھے تو تین دن

پے در پے اگر یہون کفارہ قسم کا ورنہ اسطرح چاہے ع وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَخَوَيْنِ مِنَ الْاَنْصَارِ كَانَ بَيْنَهُمَا مِيْرَاثٌ فَسَاَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ الْقِسْمَةَ فَقَالَ اِنْ عُدْتَ تَسْاَلُنِيْ الْقِسْمَةَ فَكُلُّ مَالٍ فِيْ رِتَاجِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ اِنَّ الْكَعْبَةَ غَنِيَّةٌ عَنْ مَالِكَ كَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ وَكَلِّمْ اَخَاكَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَمِيْنَ عَلَيْكَ وَلَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةِ الرَّبِّ وَلَا فِيْ قَطِيْعَةِ الرَّحِمِ وَلَا فِيْمَا لَا يَمْلِكُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی سعید بن المسیب سے یہ کہ دو بھائی انصار میں سے تھے انکو درمیان مین میراث یعنی اُن دونو کو میراث کسی کی پونجی تھی کہ بانٹنی چاہیے تھی پس طلب کیا ایک بھائی نے اُن دونو مین سے اپنے دوسرے بھائی سے بانٹنا میراث کا پس کہا اُس دوسرے بھائی نے کہ اگر پھر طلب کریگا تو مجھسے بانٹنا میراث کا تو سارا مال میرا صرف کیا جاویگا کعبہ مین پس کہا اُسکو حضرت عمرؓ نے کہ تحقیق کعبہ بے پرواہی تیرے مال سے یعنی حاجت نہین کھتا وہ کہ مال بنا نذر اُسکے کسے اور یہ امر واجب و ضروری نہین کفارہ دے اپنی قسم کا اور بول اپنے بھائی سے یعنی اگر پھر طلب کرے تجھسے بانٹنا میراث کا جواب اُسکے سوال کا دے اور تقسیم کر میراث کو پس تحقیق مین نے سنا ہی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین واجب تجھپر یعنی مثل تیرے پر لازم کرنا اِس قسم کا یعنی بلکہ کفارہ دینا چاہیے تجکو اور نہین نذر بیجا گناہ پروردگار کے یعنی نہین پورا کرنا چاہیے اِس نذر کو اور نہ بیچا کاٹنے ناتے کے اور بیچا اُچیز کے کہ نہین مالک اُسکا نقل کی یہ ابوداؤد نے ف رتاج کہتے ہین ٹہے دروازے کو اور یہان رتاج کعبہ سے نفس ادہی نہ دروازہ کعبہ کا ع **الفصل الثالث** فصل تیسری عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلنَّذْرُ نَذْرَانِ فَمَنْ كَانَ نَذَرَ فِيْ طَاعَةٍ فَذٰلِكَ لِلّٰهِ فَفِيْهِ الْوَفَاءُ وَمَنْ كَانَ نَذَرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ فَذٰلِكَ لِلشَّيْطَانِ وَلَا وَفَاءَ فِيْهِ وَيُكَفِّرُهُ مَا يُكَفِّرُ الْيَمِيْنَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ روایت ہی عمران بن حصینؓ سے کہ کہا سُنا مین نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ نذر کرنی دو طرح ہی پس جو شخص نذر کرے طاعت مین یعنی بیچ بندگی اللہ کے پس واسطے اللہ کے ہی اِسطرح کی نذر مین پورا کرنا چاہیے یعنی واجب ہے پورا کرنا اُسکا اور جو شخص نذر کرے گناہ مین پس نذر واسطے شیطان کے ہی نہ پورا کرنا چاہیے اِس نذر کو اور کفارہ دے اُسکا جو کہ کفارہ دیتا ہی قسم کا نقل کی یہ نسائی نے وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ قَالَ اِنَّ رَجُلًا نَذَرَ اَنْ يَّذْبَحَ نَفْسَهٗ اِنْ نَجَّاهُ اللّٰهُ مِنْ عَدُوِّهٖ فَسَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهٗ سَلْ مَسْرُوْقًا فَسَاَلَهٗ فَقَالَ لَهٗ لَا تَنْحَرْ نَفْسَكَ فَاِنَّكَ اِنْ كُنْتَ مُؤْمِنًا قَتَلْتَ نَفْسًا مُؤْمِنَةً وَاِنْ كُنْتَ كَافِرًا تَعَجَّلْتَ اِلَى النَّارِ وَاشْتَرِ كَبْشًا فَاذْبَحْهُ لِلْمَسَاكِيْنِ فَاِنَّ اِسْحَاقَ خَيْرٌ مِنْكَ وَقَدْ فَدٰى بِكَبْشٍ ذَكَرَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ هٰكَذَا كُنْتُ اَسْمَعُ اَنْ اُفْدِيَكَ رَوَاهُ سَرَمْزِيْنَ + اور روایت ہی محمد بن منتشر سے کہ کہا تحقیق ایک شخص نے نذر مانی یہ کہ ذبح کرے اپنے تئین اگر نجات دے اُسکو اللہ دشمن اُسکے سے پس پوچھا ابن عباسؓ سے یعنی حکم اِس مسئلہ کا پس کہا اُسکو پوچھ مسروق سے پس پوچھا اُس سے پس کہا مسروق نے اُسکو کہ نہ ذبح کر تو اپنی جان کو پس تحقیق تو اگر ہی مسلمان قتل کیا تو نے جان مسلمان کو اور اگر ہی تو کافر جلدی کی تو نے طرف دوزخ کے اور خرید کر تو دنبہ اور ذبح کر تو اُسکو واسطے مسکینونکے کیونکہ حضرت اسحٰق علیہ السلام بہتر تھے تجھسے اور بدلہ دیے گئے وہ ساتھ ایک دنبہ کے پس خبر دی اُس شخص کو یعنی مسروق کے فتوے کی ابن عباسؓ کو پس کہا ابن عباسؓ نے ہمیشہ سے تھا میں راوہ رکھتا کہ فدیہ دون تجکو نقل کی یہ زین نے ف اگر نجات دے اِس شخص کو دشمن کے ہاتھ مرنا شدید و فضیحت ناک معلوم ہوتا تھا پس اُسنے کہا کہ خداوند اصل موت مجبر سخت نہین مین باختیار خود جان اپنی تجکو سونپتا ہون لیکن مرنا دشمن کے ہاتھ مجبر شاق ہی اگر نجات دیگا تو تجکو اُسکے ہاتھ سے تو مارو نگا مین اپنے تئین تیرے لیے اور یہ اُسنے نہ جانا کہ قتل نفس اپنی ہاتھ شدید اور حرام ہی اور مسروق بن اجدع کبار تابعین اور بڑے علما و فقہا سے تھے مسلام لائے تھے پہلے وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ابن عباسؓ نے اِس مسئلہ کے پوچھنے کو مسروق سے اِسلیے کہا کہ مسروق نے تحصیل علم خلفاے اربعہ اور عائشہ صدیقہؓ سے کیا تھا اور یہ امر مسبب نہایت احتیاط اور دیانت

ع ہے علیہ وسلم و منہ تنبیہ ۱۲

اور صبر ابن عباس کے تھا پس اُسنے جب مسروق سے یہ مسالہ پوچھا تو اُنھوں نے منع کیا کہ اپنے تئین ذبح نہ کرلیسے کہ تو اگر اللہ کے نزدیک مسلمان ہو اور اپنے تئین مار یگا تو مار یگا نفس مسلمان کو اور اور قتل کرنے نفس مومن کے وعید ساتھ ہمیشہ رہنے کے دوزخ مین اور دیکھو اہو اس آیت مین فی لَا تَقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا آخر اور اگر تو کافر ہو تو شائی کر یگا طرف آگ دوزخ کے بہر تقدیر مارنا اپنے تئین نا مشروع و نامعقول ہو اور یہ جو کہا کہ بدلہ دیدے گئے اُسکے ساتھ دنبہ کے تو یہ معنی ہوا اوپر قول بعضوں کے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو خواب مین دیکھا کہ مین اپنے بیٹے کو ذبح کرتا ہون تو وہ سچی تھا اور قول مشہور اور مختار یہ ہو کہ وہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام تھے اور جلال الدین سیوطی نے لکھا ہو کہ حضرت اسحٰق کے حق مین یہ کہنا تحریف اہل کتاب کی ہے اور اللہ علم کذا ذکرہ الشیخ اور در مختار مین ہے کہ اگر نذر کی ایک شخص نے یہ کہ ذبح کرے اپنے بیٹے کو یا اپنی سر پر ہے ذبح کرنا بکری کا واسطے قصہ خلیل علیہ السلام کے اور لغو کہا ہے اسکو ابو یوسف اور شافعی نے اور نفوذ نذر اگر ہو ساتھ ذبح کرنے نفس اپنے کے یا غلام اپنے کے اور واجب ہے امام محمد کے نزدیک بکری اور اگر نذر کرے ساتھ ذبح کرنے باپ اپنے کے یا دادا اپنے کے یا مان اپنی کے تو لغو ہے **كِتَابُ الْقِصَاصِ** کتاب ہے بیان قصاص کے **ف** قصاص اور قصص کے معنی مین کسی کے پیچھے جانا چونکہ ولی مقتول پیچھا پکڑتا ہے قاتل کا تا مارے اُسکو بدلے مین مقتول کے اسلیے اسکو قصاص کہتے ہین اور مقاصات کے معنی مساوات کے بھی مین قصاص لینے سے برابر ہو جاتے ہین ولی اور قاتل یا قاتل اور مقتول اسلیے کہ کیا جاتا ہی قاتل سے مثل اسچیز کا کہ کیا قاتل نے مقتول سے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ يَّشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلٰثٍ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالثَّيِّبُ الزَّانِيْ وَالْمَارِقُ لِدِيْنِهِ التَّارِكُ لِلْجَمَاعَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین روا خون کرنا انسان مسلمان کا مگر گواہی دیتا ہو اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق مین رسول اللہ کا مگر بسبب ایک بات کے تین مین سے ایک تو قتل کرنا عمداً کہ مار اجاوے نفس بدلے نفس کے یعنی قصاص لینا اور یہ حق ولی مقتول کا ہی اُسطرح کہ شرع مین مقرر ہو اور دوسری زنا ہی کہ سنگسار کیا جاوے زانی بیاہا ہوا یعنی اور ہو وہ مکلف اور مسلمان اور آزاد اور تیسری نکلنا دین اپنے سے چھوڑ دینے والا جماعت کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** گواہی دیتا ہو الخ یعنی گواہی دیتا ہو الوہیت خدا ے تعالیٰ کی اور پیغمبری رسالت کی یہ تاکید و بیان ہے اسلام کا اور اشارہ ہو اسپر کہ کہنا شہادتین کا کافی ہی بیچ نا روا ہونے کرنے خون کے اور حاصل حدیث کا یہ ہو کہ مسلمان کا خون کرنا روا نہین مگر بسبب ایک چیز کے تین چیزون مین سے یا تو مارنا کسیکو ناحق یعنی جو کوئی کسیکو ناحق قتل کرے اُسکا قتل کرنا روا ہی اور یا زنا کرنا کا اگر بیاہا ہوا مکلف مسلمان آزاد زنا کرے تو اُسکو سنگسار کرنا روا ہے اور یا نکلنا دین اپنے سے یعنی جو کوئی مرتد ہو جاوے اُسکو بھی قتل کرنا روا ہی اور چھوڑ دینے والا الخ یہ صفت مؤکدہ ہی مارق کی یعنی جو کہ چھوڑ دے جماعت مسلمانون کی اور الگ ہو جاوے اُنسے بسبب مرتد ہونیکے کہ وہ چھوڑ دینا اسلام کا ہی از روے قول کے یا فعل کے یا اعتقاد کے تو واجب ہے قتل کرنا اُسکا اگر نہ توبہ کرے اور اُسکو مسلمان کہنا مجازاً ہی باعتبار حالت پہلی کے اور حنفیہ کے نزدیک اگر عورت مرتدہ ہو جاوے تو اُسکو نہ قتل کرین ع و **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَّزَالَ الْمُؤْمِنُ فِيْ فُسْحَةٍ مِّنْ دِيْنِهٖ مَا لَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہتا ہی مومن بیچ کشادگی اور فراغت دین اپنے سے جبتک کہ نہین پوہنچتا خون حرام کو نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی جبتک کسیکا خون ناحق نہین کیا تو اللہ تعالیٰ کی امید رحمت اور بخشش کی مین بیچ وسعت کے ہی اور جب اُسنے خون ناحق کیا تو تنگی ہوئی اسپر اور داخل ہوا اُسکے زمرہ مین کہ نا امید ہین رحمت اللہ تعالیٰ کی سے ع و **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَا يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِي الدِّمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت عبد اللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اول حکم کرنا اللہ تعالیٰ کا درمیان لوگونکے حکم کرنا خون نہین ہوگا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی بندونکے حقوق مین حکم کیا جاویگا

تو اول حکم مقدمہ خون ہی کا کیا جاویگا اور اللہ تعالےٰ کے حقوق مین جو سوال کیا جاویگا تو اول در مقدمہ نماز کے سوال کیا جاویگا اور ظاہر تر یہ ہے کہ منیات مین جو حکم کیا جاویگا تو اول در مقدمہ خون کے حکم کیا جاویگا اور ماموارت کا جو سوال کیا جاویگا تو اول نماز کا سوال کیا جاویگا ع **وعن** المقداد بن الاسود انہ قال یا رسول اللہ ارایت ان لقیت رجلا من الکفار فاقتتلنا فضرب احدی یدی بالسیف فقطعھا ثم لاذ منی بشجرۃ فقال اسلمت للہ وفی روایۃ فلما اھویت لاقتلہ قال لا الہ الا اللہ اقتلہ بعد ان قالھا قال لا تقتلہ فقال یا رسول اللہ انہ قطع احدی یدی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقتلہ فان قتلتہ فانہ بمنزلتک قبل ان تقتلہ وانک بمنزلتہ قبل ان یقول کلمتہ التی قال متفق علیہ اور روایت ہے مقداد بن اسود سے کہ اسنے کہا یا رسول اللہ خبر دیجیے مجھکو اگر مین ملاقات کرون ایک شخص کافر سے پس لڑین ہم آپسمین پس مارے کافر ایک نے ہاتھ پر میرے دونون ہاتھونمین سے تلوار اور کاٹ ڈالے اسنے ہاتھ کو پھر پناہ پکڑے کافر مجھسے ساتھ ایک درخت کے اور کہے مسلمان ہوا مین واسطے اللہ کے اور ایک روایت مین یون ہے کہ جب قصد کیا مینے کہ قتل کرون مین اسکو کہا لا الہ الا اللہ کیا مارڈالونگا مین اسکو بعد کہنے فرمایا نہ قتل کر اسکو پس کہا مقداد نے یا رسول اللہ تحقیق اسنے کاٹ ڈالا ایک ہاتھ میرا پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ قتل کر اسکو پس اگر قتل کر گیا تو اسکو پیش تحقیق وہ بمنزلہ تیرے ہے پہلے اسکے کہ قتل کرے تو اسکو اور تحقیق تو ہوویگا بمنزلہ اسکے پہلے کہنے کلمے اسکے کہ کہا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جیسا تو معصوم الدم تھا پہلے مارنے اسکے کے اب وہ ہوگیا معصوم الدم بسبب اسلام لانیکے اور تو ہوا غیر معصوم الدم بسبب مارنے اسکے کے بعد اسکے کہ تھا پہلے کہنے کے یعنی پہلے کہنے کلمے کے مکا مارڈالنا درست تھا بسبب کفر کے اور اب تیرا مارڈالنا درست ہوا بسبب قتل کرنے اسکے کے مولانا **وعن** اسامۃ بن زید قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی اناس من جھینۃ فاتیت علی رجل منھم فذھبت اطعنہ فقال لا الہ الا اللہ فطعنتہ فقتلتہ فجئت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتہ فقال اقتلتہ وقد شھد ان لا الہ الا اللہ قلت یا رسول اللہ انما فعل ذلک تعوذا قال فھلا شققت عن قلبہ متفق علیہ وفی روایۃ لجندب بن عبد اللہ البجلی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کیف تصنع بلا الہ الا اللہ اذا جاءت یوم القیامۃ قال مرارا رواہ مسلم اور روایت ہے اسامہ بن زید سے کہ کہا بھیجا ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے طرف لوگون جہنیہ کے یعنی لڑنے کیلیے اُنسے اور جہنیہ نام ہے ایک قبیلہ کا پس آی مین ایک شخص کے پاس سُنیسے اور ارادہ کیا مینے یہ کہ مارونمین اسکو نیزہ پس کہا اُسنے لا الہ الا اللہ اور مار امینے اسکو نیزہ پس مار ڈالا مینے اسکو پھر آیا مین پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور خبر دی مینے اُنکو پس فرمایا کیا قتل کیا تونے اسکو حالانکہ پڑھا اُسنے کلمہ لا الہ الا اللہ کہا مینے یا رسول اللہ سوا اسکے نہین کہ کیا اُسنے یہ واسطے بچاؤ کے قتل سے فرمایا پس کون نہ چیرا تونے دل اُسکا نقل کی یہ بخاری و مسلم نے اور بیچ روایت جندب بن عبد اللہ بجلی کے یہ ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا کریگا اور کیا جواب دیگا تو کلمہ لا الہ الا اللہ کو جبوقت کہ آویگا یہ کلمہ جھگڑتا ہوا دن قیامت کے کہنے والے کیطرف فرمایا حضرت نے کئی بار یعنی واسطے خوف ٹالنیکے قتل کے پیسلم نے **ف** کیون نہ چیرا تونے دل اُسکا اور نہ دریافت کیا تونے حال دل اُسکی کا تا جانتا کہ اُسنے بسبب مال جان اپنی کے کہا یا بطریق اخلاص و صدق کے اور یہ چیرنا دل کا اور جاننا حقیقت باطن کی اُسکا ممکن نتھا پر چاہیے تھا حکم ظاہر پر کرنا یعنی اُسکو حکم مومن ہونیکا دیتا اور اسامہ نے گمان کیا کہ ایمان لانا ایسی حالت مین نہین نفع دیتا پس حضرت نے بیان فرمایا کہ تمکو خطا ہوئی جہتا دمین اور مجتہد خطای جہتادی مین معذور و ماجور ہے اسامہ پر دیت نہ لازم ہوئی اور حضرت اسامہ پر حفا اسلیے ہوئے کہ لازم تھا اُنکو توقف کرنا نا معلوم ہونا حال اُسکا ع ح **وعن** عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتل معاھدا لم یرح رائحۃ الجنۃ وان ریحھا توجد من مسیرۃ اربعین خریفا رواہ البخاری اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ قتل کریگا عمدا کسیکو نہ پاویگا بو بہشت کی اور تحقیق بو بہشت کی آتی ہے چالیس برس کی راہ سے نقل کی یہ بخاری نے **ف** عمدا ایسے مراد ہے وہ کافر کہ عہد کیا ہو مسلمانون کا اور پر ترک کرنے

ع مسموع
ع ابن عمر کے حضرت
ع بن عمر کے

لڑائی کے ذمی ہو یا غیر ذمی اور چالیس برس کی راہ سو اور ایک روایت میں ستر برس آئے ہیں اور ایک روایت میں تہتر برس اور موطا میں پانسو برس اور فردوس میں ہزار برس اور یہ تفاوت بسبب خلاف اشخاص اور عمال اور تفاوت درجات کے ہے کہ بعضوں کو ہزار برس کی مسافت سے آوے گی ہو بعضوں کو پانسو برس کی مسافت وغیر ذالک احتمال ہے کہ مراد ان سب کو طول مسافت سے بہ تحدید اسکی اور نہ مراد پانے بو بہشت کی سے یہ ہے کہ اول جو مقرب اور صالحین بو بہشت کی پاوینگے ایسوقت محروم رہیگا نہ یہ کہ ہمیشہ محروم رہیگا اور بعضوں نے کہا کہ مراد اس سے تغلیظ و تہدید ہے وع **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تردی من جبل فقتل نفسہ فھو فی نار جھنم یتردی فیھا خالدا مخلدا فیھا ابدا ومن تحسی سما فقتل نفسہ فسمہ فی یدہ یتحساہ فی نار جھنم خالدا مخلدا فیھا ابدا ومن قتل نفسہ بحدید فحدیدتہ فی یدہ یتوجا بھا فی بطنہ فی نار جھنم خالدا مخلدا فیھا ابدا متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کہ گرایا اپنے تئیں پہاڑ سے اور مار ڈالا اپنی جان کو بسبب اسکے پس وہ بیچ آگ دوزخ کے ہوگا گرتا رہیگا تئیں ہمیشہ ہمیشہ رکھا گیا تئیں کبھی نہ نکلیگا اور جسنے پیا زہر اور ماری جان اپنی پس زہر اسکا اسکے ہاتھ میں ہوگا پیوینگا اسکو دوزخ کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ رکھا گیا تئیں کبھی نہ نکلیگا اور جسنے مار ڈالی جان اپنی ساتھ تیز چیز کے لینے پھری وغیرہ سے پس تیز چیز اسکی اسکے ہاتھ میں ہوگی بھونکے گا اسکو اپنے پیٹ میں بیچ آگ دوزخ کے ہمیشہ ہمیشہ رکھا گیا تئیں کبھی نہ نکلیگا متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وع **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذی یطعنھا یطعنھا فی النار رواہ البخاری اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص کہ گلا گھونٹے اپنا اور مار ڈالے اپنے تئیں گلا گھونٹے گا اپنا دوزخ میں اور وہ شخص کہ نیزہ مارے اپنے تئیں نیزہ مارے گا اپنے تئیں آگ میں نقل کی یہ بخاری نے وع **وعن** جندب بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان فیمن کان قبلکم رجل بہ جرح فجزع فاخذ سکینا فحز بھا یدہ فما رقا الدم حتی مات قال اللہ تعالی بادرنی عبدی بنفسہ فحرمت علیہ الجنۃ متفق علیہ اور روایت ہے جندب بن عبد اللہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تھا بیچ اُن لوگوں کے کہ تھے پہلے تم سے ایک شخص اسکو لگا تھا زخم پس صبری کی اُسنے اور لی ایک چھری اور کاٹ ڈالا ساتھ چھری کے اپنا ہاتھ یعنی جو زخمی تھا پس نہ تھمنا خون یہانتک مر گیا فرمایا اللہ تعالی نے جلدی کی مجھ سے بندہ میرے نے ساتھ ہلاک کرنے نفس اپنے کے پس حرام کی میں نے اوپر اسکے بہشت نقل کی بخاری و مسلم نے **ف** مجہول و مستحق یعنی اپنے ہلاک کرنیکا حلال جانا اسنے اسلیے حرام ہوا داخل ہونا بہشت کا اسپر یہ مراد ہے کہ حرام ہوا اوپر داخل ہونا بہشت کا اول ساتھ صالحین کے یہانتک کہ چھکے سزا اپنے کردار بد کی اور قتل نفس شرع میں حرام ہوا اور گناہ کبیرہ اور حقیقت میں وہ تصرف کرنا ملک غیر میں ہے کیونکہ بندہ کا ظاہر و باطن ملک مولا کا ہے اسکو کیا یا راکہ اسکی ملک میں تصرف کرے اور اپنے کو ہلاک کرے وع **وعن** جابر ان طفیل بن عمرو الدوسی لما ھاجر الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی المدینۃ ھاجر الیہ وھاجر معہ رجل من قومہ فمرض فجزع فاخذ مشاقص لہ فقطع بھا براجمہ فشخبت یداہ حتی مات فرآہ الطفیل بن عمرو فی منامہ وھیئتہ حسنۃ ورآہ مغطیا یدیہ فقال لہ ما صنع بک ربک فقال غفر لی بھجرتی الی نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال مالی اراک مغطیا یدیک قال قیل لی لن نصلح منک ما افسدت فقصھا الطفیل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم ولیدیہ فاغفر رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے یہ کہ جب ہجرت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف مدینہ کے تو ہجرت کی طفیل بن عمرو نے طرف حضرت کے اور ہجرت کی ساتھ طفیل کے ایک شخص نے اُنکی قوم میں سے پس بیمار ہوا وہ شخص اور بے صبری کی پس لین اپنی پیکانین تیز نکی اور کاٹ ڈالے ساتھ ایک پیکان کے جوڑا اپنی انگلیوں کے پس جاری ہوا خون دونوں ہاتھوں اُسکے سے یہانتک کہ مر گیا پس دیکھا اسکو طفیل بن عمرو نے بخواب میں

سی حالت مین کہ ہیئت اُسکی اچھی ہو اور دیکھا اُسکو بحال مین کہ ڈھانکی ہوے ہو دونون ہاتھ اپنے پس کہا طفیل نے اُسکو کہ کیا معاملہ کیا ساتھ تیرے رب تیرے نے پس کہا اُسنے کہ بخشدیا مجکو رب میرے نے بسبب ہجرت کرنے میرے طرف نبی اُسکے کے رحمت ہو جو اللہ کی اُپر اور سلام پھر کہا طفیل نے کیا ہوا واسطے سر کے دیکھتا ہون مجکو ڈھانکی ہوے دونون ہاتھ اپنے کہا اُس شخص نے کہا گیا واسطے میرے یعنی اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ ہرگز نہ درست کرینگے ہم تجھسے اُسینے کو کہ خراب کی تونے بدن اپنا پس کیا اُس خواب کو طفیل نے رو برو رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس کہا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یا الٰہی اُسکو اور دونون ہاتھون اُسکی کو بخشدے نقل کی یہ مسلم نے

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہ برکت ہجرت کرنیکے طرف رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حاصل ہوتی تھی رحمت و مغفرت الٰہی اور اگر ہجرت کرنیوالا مبتلا ہوتا کسی گناہ مین بخشا جاتا تھا بسبب استغفار حضرت کے اور صحیح حدیثون سے ثابت ہوا ہی کہ زیارت کرنی حضرت کی قبر شریف کی بعد از وفات حضرت کے مانند زیارت کرنے اُنکی کے ہی حالت زندگی مین پس حاصل ہوتے ہین اُس نعمت کا امیدوار رہنا چاہیے اور یہ بھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کبیرہ گناہ کا باعث کفر اور ہمیشہ ہونے کا دوزخ مین نہین جیسا کہ مذہب اہل سنت و جماعت کا ہی **وعن** ابی شریح الخزاعی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ثم انتم یا خزاعۃ قد قتلتم ھذا القتیل من ھذیل وانا واللہ عاقلہ من قتل بعدہ قتیلا فاھلہ بین خیرۃ النظرین ان احبوا قتلوا وان احبوا اخذوا العقل رواہ الترمذی والشافعی وفی شرح السنۃ بإسنادہ وصححہ بانہ لیس فی الصحیحین عن ابی شریح وقال واخرجاہ من روایۃ ابن ابی ھریرۃ یعنی بمعناہ + اور روایت ابی شریح کعبی کی کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا پھر تم اے خزاعہ تحقیق قتل کیا تینے اُس قتیل کو قبیلہ ہذیل سے اور مین قسم ہی خدا کی خون بہا دینے والا ہون اُسکا جو شخص کہ قتل کریگا بعد اُسکے پس کسیکو پس وارث اُسکے مختار ہین رضامند ہونیکے اگر چاہین مار ڈالین قتل کرنیوالیکو اور اگر چاہین بھر لین اُس سے خون بہا نقل کی یہ ترمذی و شافعی نے اور شرح السنہ مین ساتھ اسناد شافعی کے مذکور ہے اور صحیح بیان کیا ہی بغوی نے شرح السنہ کہ مصنف نے کہ یہ حدیث نہین ہے بخاری و مسلم مین ابی شریح سے اور کہا بغوی نے کہ روایت کیا ہی بخاری و مسلم نے حدیث ابی ہریرہ سے یعنی ساتھ معنی اُسکے کہ **ف** یعنی صحیحین مین معنی حدیث کے ہین اور الفاظ اُسکے اصلا نہین ابی شریح کی اور نہ ابی ہریرہ سے یہ اعتراض ہی بغوی پر کہ پہلی فصل مین حدیثین صحیحین کی لایا ہی اور صحیحین مین نہین چنانچہ خود بغوی نے کہا ہی کہ یہ صحیحین مین نہین اور اتباع حدیث مین جو فرمایا کہ پھر تمام ہوا خزاعہ آخر تو یہ تتمہ ہی خطبہ کا کہ پڑھا حضرت نے روز فتح مکہ کے اور ابتدا اُسکی مذکور ہی باب حرم مکہ کے اور خزاعہ کے مارا تھا اُن لوگون مین ایک شخص کو قتل مین بدلے مین اپنے ایک قتیل کے کہ ایام جاہلیت مین مارا گیا تھا پس دلایا حضرت نے خون بہا اُسکا واسطے دفع فتنہ کے درمیان دونون قبیلون کے جیسا کہ فرمایا اور مین قسم ہی اللہ کی آخر بعد اُسکے بیان کیا حضرت نے قاعدہ شرع کا اُن لوگون مین جو شخص کہ قتل کرے آخر اس حدیث مین دلیل ہی اُپر کہ اختیار قتیل کے وارثونکو ہی چاہین قصاص لین اور چاہین دیت لین اور یہ مذہب ہے شافعی اور احمد کا اور امام ابو حنیفہ اور مالک کے نزدیک ثابت نہین ہوتی دیت مگر ساتھ رضا قاتل کے اور امام شافعی کا بھی ایک قول یہی ہے پس ہمکو نزدیک دلیل حدیث کی یہ ہی کہ وارث قتیل کے اختیار رکھتے ہین چاہین قصاص لین اور چاہین دیت لین اگر دیجاوے دیت اُنکو ع **وعن** انس ان یھودیا رض راس جاریۃ بین حجرین فقیل لھا من فعل بک ھذا افلان افلان حتی سمی الیھودی فاومات برأسھا فجئ بالیھودی فاعترف فامر بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض راسہ بالحجارۃ متفق علیہ اور روایت ہی انس سے یہ کہ ایک یہودی نے کچلا سر ایک لڑکی کا درمیان دو پتھرونکے یعنی ایک پتھر سر کے نیچے رکھا اور ایک اُپر سے مارا پس کہا گیا لڑکی سے کہ کس نے کیا ساتھ تیرے یہ کیا فلانی نے کیا فلانی نے یعنی مین خبر گمان تھا اُسکا نام لیا یہانتک نام لیا گیا اُس یہودی کا پس اشارہ کیا لڑکی نے ساتھ سر اپنے کہ ہان اُسنے کیا پھر حاضر کیا گیا یہودی پس اقرار کیا اُسنے کہ مینے یہ کیا ہی پس حکم کیا بسبب اُسکے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ساتھ کچلنے سر یہودی کے پس کچلا گیا سر اُسکا ساتھ پتھرونکے روایت کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** ساتھ پتھرونکے ظاہر یہ ہی کہ درمیان دو پتھرونکے

سر کچلا ہوا ہو تو اس لڑکی کو اور اسمین دلیل ہی سپر کہ مرد قتل کیا جاوے بدلے عورت کے جیسکہ قتل کیجاتی ہی عورت بدلے مرد کے اور یہی قول ہی اکثر اہل علم کا اور دلیل ہی اسپر کہ قتل کرنا ساتھ پتھر مارنے کے حاصل ہو ساتھ اسکے قتل غالبًا موجب قصاص کا اور یہی قول ہی اکثر اہل علم کا اور تینون امامون کا اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک قصاص نہین آتا اسمین اور دلیل انکی اور حدیثین مین کہ وارد ہوئی ہین اسمین اور قتل یہودی کا بطریق سیاست کے ساتھ رجم وعنہ قال کان انس الربیع وہی عمۃ انس بن مالک ثنیۃ جاریۃ من الانصار فاتوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامر بالقصاص فقال انس بن النضر عمۃ الربیع ثنیۃ انس بن مالک لا واللہ لا تکسر ثنیتہا یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا انس کتاب اللہ القصاص فرضی القوم وقبلوا الارش فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من عباد اللہ من لو اقسم علی اللہ لابرہ متفق علیہ اور در روایتی ہے کہ کما توڑے ربیع نے کہ دو پھوپی ہین انس بن مالک کی دانت ایک لڑکی کی انصار مین سے پس آئے قرابتی اُس لڑکی کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس حکم فرمایا حضرت نے ساتھ بدلے کے ربیع کے بھی دانت توڑے جاوین پس کہا انس بن نضر چچا انس بن مالک نے یعنی نہین قسم ہی خدا کی نہ توڑے جاوینگی دانت اُسکی یا رسول خدا کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے انس حکم اللہ کا بدلینا ہی پس راضی ہوئی قوم اور قبول کی دیت پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بعضے بندگان خدا وہ ہین کہ اگر قسم کھا بیٹھین اللہ پر تو بتہ پورا کرے اللہ انکی قسم کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مالک کے باپ کا نام نضر ہی اور ربیع بیٹی تھین نضر کی اور مالک باپ انس کا اور انس چچا انس کا بیٹا تھی نضر کی پس یہ دونون بھائی ہوے ربیع کے اور انس بن نضر نے جو کہا قسم ہو اللہ کی انکو تو یہ اُنھون نے از راہ انکار کرنے حکم حضرت کے نہین کہا بلکہ کمایہ از راہ توقع اور امید کے فضل اللہ تعالے سے کہ راضی کردیگا اُسکی عیون اور ڈال دیگا اُنکی دل مین یہ کہ معاف کرینگی قصاص اُس سے جناچہ یہی کیا حضرت نے کلام مذکور انکی حق مین فرمایا جیسکہ راضی ہوے مدعی اُسکی دیت لینے پر اور حکم اللہ کا بدلینا ہی یہ اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالے کے وکتبنا علیہم فیہا ان النفس بالنفس تا والسن بالسن اور پورا کرے آخر یعنی رجع کرے اُسکی قسم کو اور سچا کرے اُسکو نہ حانث مقصود اس کلام سے تعریف کرنی انس رض بن نضر کی ہو کہ وہ ایسا شخص تھا کہ اگر قسم کھاتا تو وہی کہ حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ جائز ہی قسم کھانی آیندہ مین کہ گمان کرے آدمی اُسکی واقع ہونیکا اور جائز ہی تعریف کرنی اُسکی کہ نہ خوف ہو فتنہ کا سپر بسبب تعریف کرنیکے اور مستحب ہی عفو کرنا قصاص سے رجع وعن ابی جحیفۃ قال سألت علیا ہل عندکم شیئ لیس فی القرآن فقال والذی فلق الحبۃ وبرء النسمۃ ما عندنا الا ما فی القرآن الا فہما یعطی رجل فی کتابہ وما فی الصحیفۃ قلت وما فی الصحیفۃ قال العقل وفکاک الاسیر وان لا یقتل مسلم بکافر رواہ البخاری اور روایت ہی ابی جحیفہ سے کہ میں نے پوچھا حضرت علی رض سے کہ کیا ہی تمھارے پاس کوئی چیز سوے قرآن کے پس کہا حضرت علی رض نے قسم ہی اُس ذات کی کہ پیدا کیا انج اور پیدا کی جان نہین سیر باس مگر وہ چیز کہ قرآن مین ہی مگر سمجھ کہ دیا جاتا ہی کوئی شخص اللہ تعالی کی کتاب مین اور ہمارے پاس ہے، وہ چیز کہ کاغذ مین لکھی ہوئی ہی کہا میں نے کیا ہی کاغذ مین لکھی ہوئی فرمایا حضرت علی رض نے کہ خون بہا اور قرار داد حکم اُسکا اور چھٹانا قیدی کا یعنی ثواب اُسکا لکھا تھا اور یہ کہ نہ مارا جاوے مسلمان بدلے کافر کے یعنی سوا ذمی کے نقل کی یہ بخاری نے ف مگر سمجھ الخ یعنی اللہ نے مجکو سمجھ دی ہی کہ استنباط کرتا ہون اُس سے معانی قرآن کے اور دریافت کرتا ہون اُس سے اشارات اور علوم پوشیدہ اور سرار باطنہ کہ معلوم ہوتے ہین عبارات سے علماء راسخین اور عارفان ارباب یقین کو حاصل کہ سمجھ مجکو عطا ہوئی ہی کہ اُن سے مسائل وغیرہ نکالتا ہون قرآن مین اور ابن عباس سے منقول ہی کہ تمام علوم قرآن مین ہین لیکن قاصر ہین اس سے فہم لوگونکے اور وہ چیز کہ کاغذ مین الخ یعنی ایک کاغذ پر کچھ احکام خون بہا کے وغیرہ لکھکر بیچ غلاف تلوار کے رکھے تھے اور لکھا ہی علمانے کہ اُس کاغذ مین سوا اُن تین چیزون ذکر کی گئی کے اور بھی بہت احکام تھے لیکن بیان اُنکا نہین کیا اسلیے کہ مقصود اس باب مین ذکر کرنا خون بہا اور قصاص کا ہی اور چھوڑنا بندی کا مناسب اسکے ہے بسبب ہونے اُسکے کے قریب قتل کے اور نہ مارا جاوے مسلمان بدلے کافر کے مذہب بہت صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اور تینون ائمہ کا یہی

کہ نہ مارا جاوے مسلمان بدلے کافر کے کافر خواہ ذمی ہو خواہ حربی اور مذہب امام ابوحنیفہؒ اور اور اکثر علما کا یہ ہو کہ مارا جاوے مسلمان بدلے کافر ذمی کے اور دلیل انکی اور حدیث ہو چنانچہ وہ مرقات مین مذکور ہو اور سوال مذکور ابو جحیفہؓ نے اسلیے کیا کہ شیعہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص اپنے اہل بیت کو خصوصاً حضرت علیؓ کو کچھ اسرار علم وحی کے بتلائے ہین کہ نہین ذکر کیے وہ غیر انکے سے یا اسلیے پوچھا کہ حضرت علیؓ کے زمانہ مین حضرت علیؓ کے برابر علم اور تحقیق کسی مین نہین پائی جاتی تھی پس قسم کھائی حضرت علیؓ نے کہ یہ بات نہین ہو یعنی حضرت سے نہین خاص کیا ہو مجھ کو ساتھ تبلیغ وارشاد کے سو اور لوگون کے میرے پاس نہین ہے سوائے قرآن کے اور اس کاغذ لکھے ہوے کے اور واقع ہوا ہو تفاوت سمجھ کی جہت سے اور بسبب استعداد و استنباط کے پس جو کوئی دیا گیا سمجھ اور ادراک اور موجب معانی قرآن مین کھولے گئے اُسپر ابواب علوم کے مع ح وَذَكَرَ حَدِيثَ ابْنِ مَسْعُودٍ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا فِي كِتَابِ الْعِلْمِ اور ذکر کی گئی حدیث ابن مسعودؓ کی نہ ماری جاوے کوئی جان ازراہ ظلم کے کتاب العلم مین **الْفَصْلُ الثَّانِي** فصل دوم **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَزَوَالُ الدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَوَقَفَهُ بَعْضُهُمْ وَهُوَ اَصَحُّ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ بروایت عبداللہ بن عمرو سے یہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ جاتا رہنا دنیا کا بہت سہل ہو نزدیک اللہ کے قتل کرنے مرد مسلمان کیسے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے اور موقوف بیان کیا ہو اسکو بعضے راویون نے اور وہ صحیح تر ہو یعنی موقوف ہونا نقل کی یہ ابن ماجہ نے براء ابن عازب سے یعنی نہ عبداللہ سے **ف** اللہ تعالےٰ نے زمین آسمان وغیرہ دنیا کی چیزین مسلمانونکے لیے پیدا کی ہین تا عبادت کرین اور ان چیزونکو دیکھکر اللہ تعالےٰ کی قدرت پر یقین کرین پس جسنے قتل کیا مسلمان کو کہ دنیا اسکے لیے پیدا ہوئی ہو اُسنے گویا فنا کیا دنیا کو چنانچہ اسی کیطرف اشارہ ہو اس آیت مین مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ وَفَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا یعنی جسنے قتل جان بغیر جان کے یا بغیر فساد کے زمین مین پس گویا کہ قتل کیا سب لوگونکو مع **وَعَنْ** اَبِي سَعِيدٍ وَاَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ السَّمَاءِ وَاَهْلَ الْاَرْضِ اشْتَرَكُوا فِي دَمِ مُؤْمِنٍ لَاَكَبَّهُمُ اللّٰهُ فِي النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے ابی سعید اور ابی ہریرہؓ سے کہ نقل کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اگر تحقیق آسمان والے اور زمین والے شریک ہین ون بیچ خون کرنے ایک مرد مسلمان کے تو البتہ ڈالیگا انکو اللہ دوزخ مین نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **ف** بعض شارحین نے لکھا ہو کہ لفظ اَكَبَّهُمْ لازمی ہو اور كَبَّهُمْ متعدی پس کسی راوی کو سہو ہو گیا ہو کہ كَبَّهُمْ نقل کیا لیکن ملا علی قاری نے لکھا ہو کہ لفظ اکبہ قاموس مین لازمی اور متعدی دونون طرح نقل کیا گیا ہو پس نسبت خطا کی طرف بعض اہل لغت کے بلکہ سب کے اولیٰ اور احوط ہو نسبت کرنے خطا کیطرف راویون ثقہ اور عادلون کے پس تحقیق ہی مقام کی یہ ہو اور جامع صغیر مین لَكَبَّهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي النَّارِ آیا ہو واللہ اعلم بالصواب **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيءُ الْمَقْتُولُ بِالْقَاتِلِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ نَاصِيَتُهُ وَرَاْسُهُ بِيَدِهِ وَاَوْدَاجُهُ تَشْخُبُ دَمًا يَقُولُ يَا رَبِّ قَتَلَنِي حَتّٰى يُدْنِيَهُ مِنَ الْعَرْشِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا لاویگا مقتول قاتل کو دن قیامت کے اسحال مین کہ پیشانی قاتل کی اور سر اسکا مقتول کے ہاتھ مین ہوگا اور رگین اسکی بہتی ہونگی خون سے کہیگا اے پروردگار میرے قتل کیا ہی مجکو یعنی اس شخص نے پس فریاد رسی کر میری یہانتک نزدیک لیجاویگا مقتول قاتل کو عرش کے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** یہ کنایہ ہو اس سے کہ مقتول بنا پورا حق طلب کریگا اور کنایہ ہو بیچ راضی کرنے اللہ تعالےٰ کے اسکو ساتھ عدل اپنے کے مع **وَعَنْ** اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ اَشْرَفَ يَوْمَ الدَّارِ فَقَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ اَتَعْلَمُونَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلٰثٍ زَانٍ بَعْدَ اِحْصَانٍ اَوْ كُفْرٍ بَعْدَ اِسْلَامٍ اَوْ قَتْلِ نَفْسٍ بِغَيْرِ حَقِّ

قُتِلَ بِهٖ فَوَاللّٰهِ مَا زَنَيْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَّلَا اِسْلَامٍ وَّلَا ارْتَدَدْتُ مُنْذُ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا قَتَلْتُ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ فَبِمَ تَقْتُلُوْنَنِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَلِلدَّارِمِيِّ لَفْظُ الْحَدِيْثِ اور روایت ہے ابی امامہ بن سہل بن حنیف سے یہ کہ عثمان بن عفانؓ چڑھے مکان بلند پر دن دار کے اور کہا قسم دیتا ہوں تمکو اللہ کی یا جانتے ہو تم یہ کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں حلال ہوتی ہو خون ریزی شخص مسلمان کی مگر بسبب ایک کے تین باتوں سے زنا کرنا پیچھے نکاح کرنیکے یا کفر کرنا پیچھے اسلام کے یا جان مارنی ناحق پس مارا جاویگا بدلے اُسکی میں پس قسم ہے خدا کی نہیں میں نے جاہلیت میں اور نہ اسلام میں اور نہ مرتد ہوا میں جب سے کہ بیعت کی میں نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور نہ قتل کیا میں نے کسی جان کو کہ حرام کیا اللہ تعالےٰ نے قتل کرنا اُسکا پس کس سبب سے قتل کرتے ہو تم مجکو نقل کی یہ ترمذی و نسائی اور ابن ماجہ نے اور روایت دارمی کے ہین لفظ حدیث کے ف دن ڈالے کہ یعنی جن دو نہین گھر کو یعنی جن دو نہین بلوائیون نے حضرت عثمانؓ کو گھیرا اُنکے گھر مین اُن دو نکو کہتے ہین یوم الدار پس اُنھین دو نہین حضرت عثمانؓ اوپر گھر کے چڑھکر کلام مذکور کو فرمایا اور زنا کرنا الخ یعنی زنا کرے محصن ہو کر تو اُسکو سنگسار کرنا آتا ہے اور محصن اُسکو کہتے ہین کہ حُر مسلمان مکلف جماع کرے عورت سے ساتھ نکاح صحیح کے اور لفظ حدیث کے یعنی لا یحل دم امرء مسلم الخ ہین نہ قصہ عثمانؓ کا یعنی اشرف یوم الدار الخ مولانا روح **وَعَنْ** اَبِي الدَّرْدَاءِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ مُعْنِقًا صَالِحًا مَالَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا فَاِذَا اَصَابَ دَمًا حَرَامًا بَلَّحَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابی درداؓ سے کہ نقل کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا ہمیشہ رہتا ہے مسلمان جلدی کرنیوالا طرف نیکی کے ادا کرنیوالا حقوق اللہ تعالےٰ کے اور حقوق بندون اُسکے کے جب تک نہ پہنچے خون حرام کو پس جب پہنچا خون حرام کو تھک جاتا ہے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یعنی مومن ہمیشہ توفیق دیا جاتا ہے کرنے بھلائیونکی اور جلدی کرنیکی طرف بھلائیونکی جبتک کہ خون ناحق نہین کرتا جب خون ناحق کرتا ہے تو باز رہتا ہے حاصل کرنے بھلائیونکی سے بسبب شومی اس گناہ کے پس قتل کرنیکی خاصیت سے کہ دل سیاہ ہو جاتا ہے قاتل کا اور توفیق خیر سے محروم رہتا ہے اگرچہ حال سب گناہونکا نہیں لیکن یہ اشد ہے بہ نسبت اور گناہونکے ع ح **وَعَنْهُ** عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ ذَنْبٍ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّغْفِرَهٗ اِلَّا مَنْ مَّاتَ مُشْرِكًا اَوْ مَنْ يَّقْتُلُ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ مُعَاوِيَةَ اور روایت ہے ابی درداؓ سے کہ نقل کی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو گناہ ہے امید ہے اللہ تعالےٰ سے یہ کہ بخشدے اُسکو مگر گناہ اُس شخص کا کہ مرے مشرک یا گناہ اُس شخص کا کہ قتل کرے کسی مسلمان کو جانکر نقل کی یہ ابو داؤد نے اور نقل کی یہ نسائی نے معاویہؓ سے ف ظاہر اسحدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ گناہ قتل کا بھی نہین بخشا جاتا مانند شرک کے لیکن مذہب اہل سنت وجماعت کا یہ ہے کہ گناہ قتل کا بخشا جاویگا بعد عذاب شدید ہونیکے مدت دراز تک اور دلیل اُنکی یہ آیت ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ اور اسحدیث سے جو بخشا جانا اُسکا سمجھا جاتا ہے یہ محمول ہے تشدید و تغلیظ پر یا یہ مراد ہے کہ قتل کرے مومن کو حلال جانکر تو نہین بخشا جاویگا یا متعمدًا کے یہ معنی ہین کہ قصد کرے قتل کرنے مومن کا بسبب اسکے کہ اُسکے مومن ہے ع ح **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقَامُ الْحُدُوْدُ فِي الْمَسَاجِدِ وَلَا يُقَادُ بِالْوَلَدِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ قائم کیجاوین حدین مسجدونمین اور نہ قصاص لیا جاوے بیٹے اولاد کی باپ سے یعنی بلکہ دست آویزی باپ پر نقل کی یہ ترمذی و دارمی نے ف حدین مانند حد زنا اور چوری اور مانند اُنکے کے مسجدونمین نہ ماری جاوین اور قصاص بھی داخل اس حکم مین ہے کہ وہ بھی مسجدونمین نہ لیا جاوے اسلیے کہ مسجدین نہین ہین گرد واسطے نماز فرض اور توابع اُسکے کے کہ نفل نمازین ہین اور ذکر اور پڑھنا اور پڑھانا علوم دینیہ کا اور نہ قصاص لیا جاوے الخ اتفاق ہے امامونکا اسپر کہ بیٹا اگر مان کو یا باپ کو مار ڈالے تو اُسکو قتل کیجے اور اسمین

ل یعنی اصل یہین جن دو نہین کو اور نہ بخشا ہے سوائے شرک کو اور گرفتار ہوتا ہے جسکا پھر چھوٹنا نہین ہوا ۱۲ منہ

ع یعنی جو کوئی حالت شرک مین اجاوے بغیر توبہ کے ۱۲

اختلاف ہے کہ باپ بیٹے کو مار ڈالے امام ابو حنیفہؒ اور امام شافعیؒ اور احمدؒ تو کہتے ہیں کہ باپ سے قصل کیا جاوے اور امام مالکؒ کہتے ہیں کہ اگر ذبح کرے باپ بیٹے کو تو قتل کیا جاوے اور اگر تلوار سے مار ڈالے تو نہ قتل کیا جاوے آدمی مانند باپ کے ہے اور دادا اور دادی اور نانی مانند باپ کے ہیں ح ع وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رجلا اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع ابنہ فقال ان ھذا الذی معک قال ابنی اشھد بہ قال اما انہ لا یجنی علیک ولا تجنی علیہ رواہ ابو داود والنسائی وزاد فی شرح السنۃ فی اولہ قال دخلت مع ابی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرای ابی الذی یظھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال دعنی اعلم الذی بظھرک فانی طبیب فقال انت رفیق واللہ الطبیب + اور روایت ہے ابی رمثہ سے کہ کما آیا میں رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پاس اپنے باپ کے ساتھ پس فرمایا کون ہے یہ تیرے ساتھ کہا کہ یہ بیٹا میرا ہے گواہ ہو ساتھ اسکے فرمایا خبردار رہ کہ نہ یہ تیرے گناہ پر جکڑا جاویگا تجھ پر اور نہ تو گناہ پر جکڑا جاویگا اسپر نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے اور زیادہ کیا صاحب مصابیح نے شرح السنہ میں بیچ اول حدیث کے اس عبارت کو کہ کما باپ ابی رمثہ نے کہ گیا میں ساتھ باپ اپنے کے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پاس پس دیکھی میرے باپ نے مہر نبوت کہ پشت پر تھی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا باپ میرے نے کہ جھوڑ دو مجکو یعنی اذن دو مجکو علاج کروں یہ طبیب ہے کہ تمھاری پشت میں ہے پس تحقیق میں طبیب ہوں پس فرمایا حضرت نے کہ تو رفیق ہے اور اللہ طبیب ہے ف گواہ رہ ساتھ اسکے یعنی گواہ رہ کہ یہ بیٹا صلبی میرا ہے مقصود اس گواہ کرنے سے یہ تھا کہ اگر مجھے کچھ گناہ مانند قتل وغیرہ کے ہو جاوے تو مواخذہ اس سے کیا جاوے بحسب سہم جاہلیت کے کہ باپ بیٹے میں سے جو کوئی گناہ کرتا تو اوپر کا مواخذہ دوسرے سے ہوتا ہی سبب سے حضرت نے فرمایا کہ یہ نہیں گناہ کیگا تجھ پر الخ یعنی اگر تیرے بیٹے نے کچھ گناہ کی بات کی تو مجکو پکڑا اور تجھے پرسش نہیں ہونیکی دنیا و آخرت میں اور سیطرح سے تجھے کوئی گناہ ہوا تو تیرا بیٹا نہیں پکڑا جاویگا دنیا و آخرت میں حاصل یہ کہ جاہلیت میں جو رسم تھی کہ باپ بیٹے میں سے جو کوئی گناہ کرتا تھا تو ایک کا مواخذہ دوسرے سے ہوتا تھا وہ بات اب موقوف ہوئی اور میں طبیب ہوں الخ چونکہ اس کلام میں دعوی کرنا طب و دانائی کا تھا حضرت کو جہالت اور بے تمیزی اسکی خوش آئی اعتراض کیا اسپر کہ تو رفیق ہے یعنی نرمی مہربانی کرتا ہے مریض سے علاج کرنے میں اور نگاہ رکھتا ہے اسکو چیز سے کہ ظاہر ضرر کرے اسکو نہ کہ شفا دیتا ہے تو اسکو حقیقت میں اور خدا طبیب ہے یعنی وہی جانتا ہے حقیقت مرض اور دوا کی اور نہیں کوئی شفا دیسکتا سوائے اسکے واحد ہے کہ موصوف ہے ساتھ بقا کے، مولانا ع ح وعن عمرو بن شعیب عن جدہ عن سراقۃ بن مالک قال حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقید الاب من ابنہ ولا یقید الابن من ابیہ رواہ الترمذی وضعفہ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے انھوں نے نقل کی اپنے دادا سے اسکی نقل کی سراقہ بن مالک سے کہ کما حاضر ہوا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قصاص لیتے تھے باپ کا بیٹے سے اسکو سے اور نہ قصاص لیتے تھے بیٹے کا باپ سے اسکی نقل کی یہ ترمذی نے اور ضعیف کیا اسکو ف یعنی اگر مٹیا باپ کو مار ڈالتا بیٹے کو اسکے قصاص میں مار ڈالتے اور باپ بیٹے کو مارتا قصاص لیتے بلکہ خون بہا لیتے ح وعن الحسن عن سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتل عبدہ قتلناہ ومن جدع عبدہ جدعناہ رواہ الترمذی وابو داود وابن ماجۃ والدارمی وزاد النسائی فی روایۃ فوفی من خصی عبدہ خصیناہ اور روایت ہے حسن بصری سے کہ نقل کی سمرہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص قتل کرے اپنے غلام کو قتل کرینگے ہم اسکو اور جو شخص کاٹے اعضا یعنی ناک کان یا ہاتھ پانوں وغیرہ تو اعضا کاٹیں گے ہم اسکو نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور زیادہ کیا نسائی نے اور روایت میں جو کوئی خوجہ کرے اپنے غلام کو خوجہ کرینگے ہم اسکو ف جو شخص کہ قتل کردے اپنے غلام کو الخ یہ بطریق زجر و تشدید کے فرمایا تا باز آویں لوگ اپنے غلام کے مار ڈالنے سے جیسیکہ چوتھے یا پانچویں بار شراب پینے والے کے حق میں حضرت نے فرمایا کہ مار ڈالو اسکو الا نکہ نہ مارا حضرت نے اسکو جیسا کہ یا گیا وہ حضرت کے پاس اور بعضوں نے کہا کہ مراد حدیث میں وہ غلام ہے کہ آزاد کیا گیا اور اسکو غلام باعتبار حال سابق کے

کہا اور بعضون نے کہا کہ یہ منسوخ ہو اِس آیت سے اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ الخ اور مذہب حنفیہ کا یہین یہ ہو کہ آزاد قتل کیا جاوے بسبب قتل کرنے غلام غیر کے نہ اپنے غلام کے اور تینون امام مکتے ہین کہ نہ قتل کیا جاوے آزاد بدلے غلام کے اگرچہ ہو غلام غیر کا بسبب قول اللہ تعالےٰ کے اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ الخ آخر تک اور ابراہیم نخعی اور سفیان ثوری کہتے ہین کہ آزاد قتل کیا جاوے بدلے غلام کے اگرچہ اپنا غلام ہو اور جو شخص کاٹے اعضا آخر شرح السنہ مین لکھا ہو کہ گئے ہین سب اہل علم طرف اِسکے کہ اعضا آزاد کے نہ کاٹے جاوین بدلے اعضا غلام کے پس ثابت ہوا اِس اتفاق سے کہ یہ حدیث محمول جبر و منع پر ہو یا منسوخ ح رع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ مُتَعَمِّدًا دُفِعَ اِلَى اَوْلِيَاءِ الْمَقْتُوْلِ فَاِنْ شَاءُوْا قَتَلُوْا وَاِنْ شَاءُوْا اَخَذُوا الدِّيَةَ وَهِيَ ثَلٰثُوْنَ حِقَّةً وَثَلٰثُوْنَ جَذَعَةً وَاَرْبَعُوْنَ خَلِفَةً وَمَا صَالَحُوْا عَلَيْهِ فَهُوَ لَهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عمرو بن شعیب کہ نقل کی اپنی باپ سے اُسنے اپنے دادا سے یہ کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ قتل کرے جان بوجھکر حوالہ کیا جاوے طرف وارثون مقتول کے پس اگر چاہین وارث مار ڈالین اور اگر چاہین لیوین دیت یعنی خون بہا اور دیت یہ ہو تیس دنتیان کہ چوتھے برس مین لگی ہون اور تیس دنتیان کہ پانچوین برس مین لگی ہون اور چالیس دنتیان حاملہ اور جس چیز پر صلح کرین پس وہ واسطے اُنکے ہی یعنی اصل دیت کہ حق مقتول کی وارثونکا ہی یہ ہی جو ذکر کی گئی اور اگر صلح کرین وارث اِس سے کم پر وہی واجب ہوگا نقل کی یہ ترمذی نے ف امام شافعیؒ اور امام محمدؒ کا یہی مذہب ہے دیت مین اور امام ابوحنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک تو اونٹ تجار قسم کے تین چھبیس بنت مخاض چھبیس بنت لبون چھبیس حقہ چھبیس جذعہ اور دلیل اُنکی حدیث سائبؓ بن یزید کی ہی کہ حکم کیا حضرتؐ نے ساتھ تو اونٹون تجار قسم کے اور یہ حدیث کہ دلیل شافعیؒ کی ہی غیر ثابت ہے بسبب اختلاف صحابہؓ کے دیت مین ح وَعَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اور روایت ہی علیؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا مسلمان نہیں قصاص اُنپر مگر دیت مین اور سعی کرتا ہی ساتھ ذمہ اور عہد اُنکے کے ادنیٰ اُنکا اور رد کرتا ہی اُنپر جو بہت دور ہو اُنسے اور مسلمان حکم ایک ہاتھ کا رکھتے ہین یعنی مدد کرنے اور اتفاق رکھنے اور اختلاف نکرنے مین اوپر اُن لوگون کے کہ سوا اُنکے ہین یعنی کافر یعنی جیسیکہ پنج آجزا ایک ہاتھ کے خلاف اور جدا نہین ہی ہلنے مین اور پکڑنے مین ایسا ہی مسلمانونکو چاہیے کہ آپس مین ایک دوسرے کی مدد کرتا ہے وقت مقابلہ کے کفار سے خبردار ہو کہ نہ مارا جاوے مسلمان بدلے کافر کے اور نہ مارا جاوے عہد والا یعنی ذمی پنج عہد اپنے کے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے اور نقل کی ابن ماجہ نے ابن عباسؓ سے ف مسلمان برابر ہین الخ یعنی کچھ فرق نہین درمیان رزالے اور اشراف کے اور چھوٹے اور بڑے کے اور عالم اور جاہل کے اور مرد اور عورت کے اِن مقدمات مین یعنی قصاص اور دیت کے لینے دینے مین سب برابر ہین جو دیت سید کی ہو وہی دیت سید کی ہی ہو اور اگر سید جلاہی ہو کو مار ڈالے جولاہے کے بدلے سید کو مار ڈالے اِسیطرح باقیونکو سمجھ لے بخلاف رسم جاہلیت کے کہ اُسوقت مین اگر اشراف رزالے کو مار ڈالتا تو اُسکو قصاص مین نہ مارتے بلکہ اُسکے بدلے چند آدمی اُسکے قبیلہ مین سے کم رویت ہوتے اُنکو مار ڈالتے اور سعی کرتا ہی الخ یعنی اگر ایک ادنیٰ مسلمان نے مانند عورت یا غلام کے کسی کافر کو امن دیا تو چاہیے کہ اُسکو سب مسلمان امن دین اور اُس عہد کو نہ توڑین اور رد کرتا ہی الخ اِس عبارت کے دو معنی ہین ایک یہ کہ کسی مسلمان نے اگرچہ دور ہو کافرون کے ملک سے جسوقت کہ کسی کافر کو امن دیا نہین یونہیتا کسی مسلمان کو کہ نزدیک ہو اُس سے توڑنا اُسکا اور دوسرے یہ کہ جسوقت داخل ہو لشکر کافرون کے ملک مین اور امام بھیجے ایک فوج اُس لشکر مین سے کسی طرف پھر لاوین غنیمت مار کر تو وہ فقط اُنھین کا حق نہین ہی بلکہ سارے لشکر کو باٹین اور عہد والا پنج عہد اپنے کے یعنی جبتک کہ ذمی ہو اور کوئی چیز منافی ذمی ہونیکی نہین کرتا اُسکو مارے پس معلوم ہوا کہ قتل کرنا ذمی کا جائز نہین ہی پس اگر اُسکو کوئی مسلمان قتل کرے

تو اُس مسلمان کو اُسکے قصاص مین مارنا چاہیے جیسا کہ مذہب امام ابوحنیفہؒ کا ہی پس یہ جو فرمایا کہ نہ مارا جاوے مسلمان بدلے کافر کے مراد کافر سے حربی ہو نہ ذمی حاصل یہ کہ امام اعظمؒ کے نزدیک حربی کے بدلے مسلمان کو نہ مارے اور ذمی کے بدلے مارے اور امام شافعیؒ کے نزدیک مسلمان بدلے کسی کافر کے نہ مارا جاوے نہ حربی کے بدلے نہ ذمی کے بدلے مولانا من الشروح **وعن** اِنی شریح الخزاعی قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول من اصیب بدم او خبل والخبل الجرح فھو بالخیار بین احدی ثلث فان اراد الرابعۃ فخذوا علی یدیہ بین ان یقتص او یعفو او یاخذ العقل فان اخذ من ذلک شیئا ثم عدا بعد ذلک فلہ النار خالدا فیھا مخلدا ابدا رواہ الدارمی اور روایت ابی شریح خزاعی سے کہ کہا سُنا مین نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ مصیبت زدہ ہو ساتھ خون کے یعنی قتل نفس کے یا زخم کے یعنی جسکا مورث ناحق مارا جاوے یا کوئی عضو اُسکا کٹ جاوے پس وہ یعنی وارث مختار ہو درمیان ایک کے تین چیزونمین سے پس اگر چاہے چوتھی چیز یعنی تین سے زائد پس پکڑو ہاتھ اُسکا یعنی منع کرو اُس سے بیان اُن تین چیزونکا یہ ہی بدلہ لے یا معاف کرے یا لیوے دیت پس اگر لے اُن چیزونمین سے کوئی چیز پھر زیادتی کی پیچھے اُسکی یعنی مثلاً معاف کیا بعد ازان طلب کی دیت یا قصاص پس واسطے اُسکے ہی آگ ہمیشہ رہنے والا ہوگا اُسمین ہمیشہ رکھا گیا کبھی نہین نکلنے کا نقل کی یہ دارمی **ف** تاکید بعد تاکید کے واسطے زجر اور وعید شدید کی اور بیان ہمیشہ رہنے کا پہلی فصل مین پنج فائدہ حدیث ابی ہریرہ کے ہو چکا ع **وعن** طاؤس عن ابن عباس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قتل فی عمیۃ فی رمی یکون بینھم بالحجارۃ او جلد بالسیاط او ضرب بعصا فھو خطاء وعقلہ عقل الخطأ ومن قتل عمدا فھو قود ومن حال دونہ فعلیہ لعنۃ اللہ وغضبہ لا یقبل منہ صرفا ولا عدلا رواہ ابوداؤد والنسائی اور روایت طاؤس کہ نقل کی ابن عباسؓ سے انھون نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ مارا جاوے پنج آدھا دھند کے یعنی اجمال مین کہ مشتبہ ہو امر اُسکا اور معلوم نہ ہو قاتل ورنہ حال قاتل کا پنج پتھراؤ کے کہ ہوے درمیان اُنکے ساتھ پتھرونکے یا مارا جاوے ساتھ مارنے کوڑونکے یا ساتھ مارنے لکڑیون کے پس وہ قتل پنج حکم قتل خطا کے ہی یعنی نہ گناہ ہونے مین اور دیت اُسکی دیت خطا کی ہو اور جو شخص کہ مارا گیا جان بوجھکر پس وہ قتل موجب قصاص کا ہی اور جو شخص کہ حائل ہو درمیان قصاص لینے کے پس اُسپر ہی لعنت اللہ کی اور غضب اُسکا نہ قبول کیا جاویگا اُس سے نفل اور نہ فرض نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے **ف** ساتھ پتھرونکے لینے اُسیمین لڑتے تھے اور پتھر مارتے تھے ناگاہ ایک پتھر کسی کے جا لگا اور مر گیا مقصود یہ کہ ساتھ پتھر کے مارا گیا بلکہ قید لگانی پتھر کی بھی اتفاقی ہی اور مراد یہ ہی کہ قتل ساتھ مثقل کے موجب دیت کا ہی نہ قصاص کا اور دیت اُسکی دیت خطا کی ہی اور فقہا اسکو شبہ عمد کہتے ہین اِسلیے کہ قتل کرنا ساتھ غیر تیز چیز کے اگرچہ وہ چیز ایسی ہو کہ حاصل ہوتا ہو اُس سے قتل غالباً شبہ عمد ہے نزدیک امام ابوحنیفہؒ کے اور نزدیک صاحبین اور شافعیؒ کے شبہ عمد وہ ہی کہ قصد قتل کا کرے ساتھ ایسی چیز کے کہ نہ حاصل ہوتا ہو اُس سے قتل غالباً اور جو چیز ایسی ہو کہ حاصل ہوتا ہو اُس سے قتل غالباً وہ جملہ عمد سے ہی پس پتھر اور عصا کہ حدیث مین مذکور ہین نزدیک ابوحنیفہؒ کے مطلق مین یعنی ہلکے ہون یا بھاری اور نزدیک صاحبین اور شافعیؒ کے محمول ہین ہلکے پر حاصل یہ کہ پنج قتل کے ساتھ مثقل کے امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک قصاص نہین اور صاحبین اور شافعیؒ کے نزدیک تفصیل ہی کہ جو ذکر کی گئی اور جو شخص کہ حائل ہوا الخ یعنی مقتول کے وارثونکو قصاص لینے دے تو اُسپر لعنت الخ یہ اور بعد اسکے جو جملہ ہی مراد اُسنے زجر شدید اور تہدید وعید ہی ع **ف** قتل کی پانچ قسمین ہین عمد اور شبہ عمد اور خطا اور جاری مجری خطا اور قتل بسبب قتل عمد یہ ہی کہ مارے ساتھ ایسی چیز کے کہ جدا کردے اعضا کو خواہ وہ قسم ہتھیار سے ہو یا تیر چیز ہو قسم پتھر یا لکڑی یا کھپچ یا شعلۂ آگ سے اور صاحبین کے نزدیک قتل عمد وہ ہی کہ مارے ایسی چیز سے کہ قتل کیا جاتا ہو اُس سے غالباً اور اِن قتل سے

گنہگار ہوتا ہی آدمی اور لازم آتا ہی قصاص فقط مگر یہ کہ عفو کیا جاوے یا راضی ہوون وارث دیت پر اور نہین کفارہ ہی آمین اور شبہ عمد یہ ہی کہ مارے قصداً ساتھ غیر چیزون ذکر کی گئین کے اور اس قتل سے بھی گنہگار ہوتا ہی اور دیت مغلظہ عاقلہ پر لازم آتی ہی نہ قصاص اور آمین بھی جان مارنیوالے کو مین قصاص لازم آتا ہی یعنی اگر قطع عضو اس سبب سے ہوا تو عوض اُسکی اُسکا عضو کاٹا جاویگا اور قتل خطا کی دو قسمین ہین ایک تو خطا قصد مین ہوتی ہی وہ یہ ہی کہ ایک شخص کو تیر مارا شکار گمان کر کے یا حربی گمان کر کے اور رکھتا وہ مسلمان اور دوسری خطا فعل مین ہوتی ہی وہ یہ ہی کہ تیر مارتا تھا نشانہ پر اور وہ لگ گیا ایک آدمی کے اور جاری مجری خطا کی یہ ہی کہ ایک شخص سوتا ہوا جا پڑا کسی پر اور مار ڈالا اُسکو ان دونو مین کفارہ لازم آتا ہی اور دیت عاقلہ پر اور موجب گناہ کا ہوتا ہی یا عتبار ترک عزیمت کے اور قتل بسبب ہی کہ ایک شخص نے کنواں کھودا یا رکھا ایک پتھر غیر کی ملک مین بغیر اذن اُسکے اور اُس سے ہلاک ہو گیا کوئی آدمی یعنی کوئین مین گر کر مر گیا یا ٹھوکر لگی اُس پتھر کی اور مر گیا پس اس سے دیت آتی ہی عاقلہ پر نہ کفارہ اور جاری قسمون پہلی قتل کی سے قاتل محروم ہوتا ہی میراث سے مقتول کی اور پانچوین قسم قتل کی سے محروم نہین ہوتا ملتقی و ہدایہ **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا اُعْفِیْ مَنْ قَتَلَ بَعْدَ اَخْذِ الدِّیَۃِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ چھوڑونگا مین اُس شخص کو یعنی بلکہ قصاص لونگا اُس سے کہ قتل کرے پیچھے لینے دیت کے نقل کی یہ ابوداؤد نے **وَعَنْ** اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ یُصَابُ بِشَیْءٍ فِیْ جَسَدِہٖ فَتَصَدَّقَ بِہٖ اِلَّا رَفَعَہُ اللّٰہُ بِہٖ دَرَجَۃً وَحَطَّ عَنْہُ خَطِیْئَۃً رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابی درداء سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین کوئی شخص کہ زخمی کیا گیا کچھ بیچ بدن اپنے کے پھر معاف کیا زخمی کرنے والے سے یعنی بدلہ نہ لیا اور بخشدیا اُسکو اور صبر کیا تقدیر الٰہی پر مگر بلند کرتا ہی اُسکا اللہ بسبب اُسکے ایک درجہ اور دور کرتا ہی اُس سے ایک گناہ نقل کی یہ تزہذی اور ابن ماجہ نے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَتَلَ نَفَرًا خَمْسَۃً اَوْ سَبْعَۃً بِرَجُلٍ وَاحِدٍ تَاَوَّلُوْا عَلَیْہِ قَتْلَ غِیْلَۃٍ وَقَالَ عُمَرُ اَوْ نَعَمْ لَوْ تَمَالَاَ عَلَیْہِ اَھْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتُھُمْ جَمِیْعًا رَوَاہُ مَالِکٌ وَرَوَی الْبُخَارِیُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَہٗ اور روایت ہی سعید بن مسیب سے یہ کہ عمر بن خطاب نے قتل کیا ایک جماعت کو کہ پانچ تھے یا سات تھے بدلے قتل کرنے ایک شخص کے کہ قتل کیا تھا اُس نے اُسکو قتل خفیہ فریب کیا اور فرمایا حضرت عمرؓ نے اگر حملہ کرتے اُسپر اور مدد کرتے صنعا والے تو البتہ قتل کرتا مین اُن سب کو نقل کی یہ مالک نے اور نقل کی بخاری نے ابن عمرؓ سے مانند اسکے **ف** صنعا نام ایک شہر کا ہی شہرون یمن کے سے اور خاص صنعا کو اسلیو ذکر کیا یا تو وہ قتل کرنیوالے وہان کے رہنے والے تھے یا مثل ہی نزدیک عرب کے کثرت مین اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ اگر ایک شخص کے قتل کرنے مین کئی آدمی شریک ہون تو سب کو قتل کرنا چاہیے ع **وَعَنْ** جُنْدُبٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ فُلَانٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَجِیْءُ الْمَقْتُوْلُ بِقَاتِلِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَیَقُوْلُ سَلْ ھٰذَا فِیْمَا قَتَلَنِیْ فَیَقُوْلُ قَتَلْتُہٗ عَلٰی مُلْکِ فُلَانٍ قَالَ جُنْدُبٌ فَاتَّقِھَا رَوَاہُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہی جندب سے کہ کہا حدیث کی مجکو فلانے نے یعنی ایک صحابی نے کہ نام اُسکا نہ لیا یا لیا لیکن راوی بھول گیا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لاویگا مقتول قیامت کے اور کہیگا یعنی اللہ تعالیٰ سے کہ پوچھ اُس سے کہ کس سبب سے قتل کیا مجکو پس کہیگا کہ قتل کیا مین نے اُسکو فلانے شخص کی سلطنت مین کہا جندب نے کہا حدیث کی مجکو فلانے نے یعنی پس بچ تو اُس سے نقل کی یہ نسائی نے **ف** قتل کیا مین نے اُسکو الخ اگر کوئی کہے کہ یہ جواب مطابق سوال کی کس طرح ہوا اسیے کہ اُسنے پوچھا تھا سبب قتل کا جواب آیا کہ مراد اس قول سے کہ فلانے کی سلطنت مین قتل کیا یہ ہی کہ فلانے بادشاہ کی عہد مین بسبب ہونے دہشگی کے مین نے اُسکو قتل کیا یہ معنی بصورت مین ہون گے کہ ہو لفظ ملک کا ساتھ پیش میم کے روایت مین اور اگر ساتھ زیر میم کے ہو تو معنی یہ ہین کہ قتل کیا مین نے اُسکو بیچ جھگڑے کے کہ درمیان میرے اور درمیان اُسکی تھا اور یہ ملک فلانی شخص کہ زید ہی مثلاً اور مراد اس سے بیان واقع ہی اور بیچ تو اس سے یعنی قتل کرنے سے یا پرہیز کرید و کرنیسے یا جھگڑنیسے کہ باعث قتل کا اور کہا

لہ یعنی باعتبار اُن کے اور اور علوم اعتقادیہ کے جس کا بیان اور اوپر کی عبارت مین تقارض نہ ہوا ۱۲

طبیبی نے حدیث نصیحت کرتا تھا ایک بادشاہ کو تاکہ مدد نکرے کسی ظالم کی ۴ ع ح **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اعان علی قتل مؤمن شطر کلمۃ لقی اللہ مکتوب بین عینیہ ایس من رحمۃ اللہ رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مدد کرے اوپر قتل کرنے مومن کے ساتھ آدھے کلمہ کے یعنی مثلاً قتل پورا نہ کہا اُق کہا ملاقات کریگا اللہ تعالےٰ سے اسحال میں کہ لکھا ہوگا درمیان دونوں آنکھوں اسکی کے ناامید اللہ کی رحمت سے نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** ناامید ہونا آخر کنایہ ہے کفر سے موجب قول اللہ تعالےٰ کے لا ییئس من روح اللہ الا القوم الکافرون اور معنی ہے یہ ہیں کہ فضیحت ہوگا خلائق کے روبرو ساتھ اس نشانی مذکورہ کے اور یہ معنی ہے تغلیظ پر یا محمول ہے حلال جاننے پر ۴ ع **وعن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فامسک الرجل وقتلہ الفرقبل الذی قتل یجر سلبہ رواہ الدارقطنی اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا حسوقت کہ پکڑے کوئی شخص کسی کو اور قتل کرے اسکو اور شخص تو قتل کیا جاوے وہ شخص جسنے قتل کیا اور قید کیا جاوے وہ شخص جسنے پکڑا نقل کی یہ دارقطنی نے **ف** جیسے اگر پکڑے ایک شخص ایک عورت کو اور زنا کرے وہ اس سے دوسرا تو حد نہیں ہے پکڑنیوالے پر بسبطرح قصاص نہیں ہے پکڑنیوالے پر بلکہ قید ہے بطریق تعزیر کے اور مقدار قید کی موقوف ہے رائے حاکم پر جسقدر مناسب جانے قید رکھے پس بعض شارحین نے تو یہ لکھا ہے لیکن معلوم کیا جاتا ہے کہ یہ مدد کرنی ہے قبل پر اور بیچ مدد کرنیکے قتل کے بسبب اُڑا دینے کے قصاص نہیں پس یہ حدیث منسوخ ہوگئی واللہ اعلم اور کہا شمنی نے کہ ملتقی میں ہے کہ اگر ڈالدیوے ایک شخص کسی کو آگے شیر کے یا اور درندے کے اور وہ مار ڈالے اسکو تو ڈالنیوالا پر نہ قصاص ہے اور نہ دیت ولیکن تعزیر دیا جاوے اور مارا جاوے مار نادر دو مہندہ اور قید کیا جاوے یہانتک کہ توبہ کرے ۴ ع

باب الدیات

باب بیچ بیان دیتوں کے **ف** دیات جمع دیت کی ہے دیت اُس مال کو کہتے ہیں کہ دیا جاتا ہے بدلے قتل کرنے نفس کے یا ناقص کرنے کسی اعضا کے اور لفظ جمع یعنی دیات باعتبار انواع دیت کے لائے کہ دیت نفس کی ہزار اور دیت اعضا کی اور دیت دو طرح کی ہوتی ہے مغلظہ اور مخففہ مغلظہ تو یہ ہے کہ تہائی واوثنیان ہوں چار طرح کی پچیس بنت مخاض و پچیس بنت لبون اور پچیس حقہ اور پچیس جذعہ یہ امام ابوحنیفہؒ اور امام ابویوسفؒ کے نزدیک ہے اور امام محمدؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک تیس حقہ اور تیس جزعہ اور چالیس ثنیہ کہ سب حاملہ ہوں اور دیت بیچ قتل شبہ عمد کے یہی آتی ہے اور دیت مخففہ یہ ہے کہ اگر سونے کی قسم سے دے تو ہزار دینار دے اور چاندی کی قسم سے دے تو دس ہزار درہم دے اور اونٹ دے تو پانچ طرح کے دے بیس ابن مخاض و بیس بنت مخاض و بیس بنت لبون اور بیس حقہ اور بیس جذعہ اور یہ دیت لازم آتی ہے قتل خطا میں اور جاری مجری خطا میں اور قتل تسبیب میں ح ۴ **والملتقی الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ھذہ وھذہ سواء یعنی الخنصر والابھام رواہ البخاری قال راوی سے ابن عباسؓ کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا دیت اسکی اور اسکی برابر ہے یعنی اشارہ کیا حضرتؐ نے طرف چھنگلیا اور انگوٹھے کی جسبیا کہ بیان کیا راوی نے یعنی چھنگلیا کی اور انگوٹھے کی نقل کی یہ بخاری نے **ف** جاننا چاہیے کہ بیچ کاٹنے تمام انگلیوں دونوں ہاتھ کی یا دونوں پاؤں کے تمام دیت لازم آتی ہے بسبب فوت کرنے جنس منفعت کے پس بیچ کاٹنے ہر انگلی کے دسواں حصہ دیت کا لازم آتا ہے کہ وہ دس اونٹ ہیں پس فرمایا کہ دیت چھنگلیا کی اور انگوٹھے کی برابر ہے اگرچہ انگوٹھے کی دو جوڑ ہیں اور چھنگلیا کی تین اسلیے کہ دونوں برابر ہیں حاصل منفعت میں پس زیادتی و نقصان کا اعتبار نہیں جیسے دائیں اور بائیں میں فرق نہیں اور جبکہ ہر انگلی میں دسواں حصہ کل دیت کا ہوا تو ہر بند انگلی کی میں بحساب اسکے ہے پس ہر بند انگلی کے میں تہائی دسویں حصہ کا ہوا اور بیچ بند انگوٹھے کے آدھا دسویں حصہ کا اسلیے کہ اسکے دو بند ہیں اور اور انگلیوں کے تین تین بند ح **وعن** ابی ھریرۃ قال قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جنین امراۃ من بنی لحیان ان سقط میتا غرۃ عبد او امۃ ثم ان المراۃ التی قضی علیھا

بالغرّة ثُمّ وُلِيَتْ فقضى رسول الله صلى الله عليه وسلم بأنّ ميراثها لبنيها وزوجها والعقل على عصبتها متفق عليه ۱۲

اور روایت ابی ہریرہؓ کہا حکم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ بچے پیٹ ایک عورت کے بنی لحیان میں سے کہ گر پڑا مردہ ہو کر ساتھ غرہ کے یعنی اُس عورت کے عاقلہ پر اور مراد غرہ سو غلام یا لونڈی ہے پھر تحقیق وہ عورت کہ حکم کیا گیا تھا اُس پر یعنی اُسکو عاقلہ پر ساتھ غرہ کے مر گئی پس حکم فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ میراث اُسکی اُسکے بیٹوں کیلیے اور اُسکے خاوند کیلیے ہے اور حکم فرمایا کہ دیت اُسکی عصبون پر ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی دو عورتیں آپس میں لڑیں پس ایک نے اُنمیں سے پتھر مارا دوسری عورت کو کہ وہ حاملہ تھی وہ پتھر اُسکے پیٹ پر لگا اور بچہ مر کر پیٹ میں سے نکل پڑا پس حکم فرمایا آنحضرتؐ نے ساتھ غرہ کے اُس عورت مارنے والی کے عاقلہ پر اور اگر زندہ نکلتا بچہ پیٹ سے بعد ازاں مارتی تو تمام دیت پُورے آدمی کی سی دینی واجب آتی اور غرہ کے کئی معنی ہین از آنجملہ غلام اور لونڈی پر بھی اطلاق کرتے ہین اور فقہا کے نزدیک مراد غرہ سو مسیوان حصہ دیت کا ہے یعنی پانسو درہم اور اُسکے عصبون پر بھی کہ مراد عاقلہ سے عصبی ہین یعنی دیت عاقلہ پر ہے اور وہ وارث نہین ہوتی اور دیت سے وارث لازم نہین آتی وارث اور لوگ ہین اور تخصیص بیٹونکی اور خاوند کی اس سبب سے ہوویگی کہ وارث یہی ہونگے واقع مین الاظہار یہ ہے کہ میراث وارثونکے لیے ہو جو کہ ہون جیسا کہ حدیث آیندہ مین ہے ورثها ولدها ومن معهم وعنه قال اقتتلت امرأتان من هذيل فرمت احداهما الأخرى بحجر فقتلتها وما في بطنها فقضى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن ديته جنينها غرة عبد أو وليدة وقضى بدية المرأة على عاقلتها وورثها ولدها ومن معهم متفق عليه اور روایت ابی ہریرہؓ سے کہ مارڈالین دو عورتین قوم ہذیل مین سے پس مارا ایک نے اُنمین سے دوسری کو ساتھ پتھر کے پس جان سے مارڈالا اُسکو اور بچہ کو کہ اُسکے پیٹ مین تھا پس حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق دیت بچے اُسکے کی کہ بیچ پیٹ اُسکے کی مراد غرہ ہو غلام یا لونڈی اور حکم کیا ساتھ دیت عورت کے کہ قتل کی گئی اوپر قوم اُس عورت کے کہ قتل کیا اُسنے اور وارث کیا دیت اُسکی کا اولاد اُسکی کو اور اُنکو کہ ساتھ اولاد کے تھے یعنی اور وارث نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** ظاہر یہ ہے کہ پہلی حدیث مین قضیہ اور عورت کا ہے اور اُنمین اور کا پہلی حدیث مین قتل کرنیوالی مر گئی اور مقتول بیان کرنا حال وفات اُسکی کا اور حکم اُسکے کا تھا اور اس حدیث مین عورت محبنہ بچہ سمیت مر گئی اور حکم اُسکا ذکر کیا گیا اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر اسکے کہ قتل کرنا ساتھ پتھر کے موجب دیت کا ہے نہ قصاص کا اور قبیلۂ عمد سے نہین بلکہ شبہ عمد ہے جیسے کہ مذہب امام ابوحنیفہؒ اور اور حمل کرتے ہین پتھر پر ہے وعن المغيرة بن شعبة أن امرأتين كانتا ضرتين فرمت احداهما الأخرى بحجر وعمود فسطاط فقتلت جنينها فقضى رسول الله صلى الله عليه وسلم في الجنين غرة عبدا أو أمة وجعله على عصبة المرأة هذا لفظ رواية الزمذي وفي رواية لمسلم قال فجعلت امرأة منهم تضرب بطن نفسها وهي حبلى فقتلت ما في بطنها فقال حمل رسول الله صلى الله عليه وسلم ديته على عصبة القاتلة وغرة لما في بطنها اور روایت مغیرہ بن شعبہ سے یہ کہ دو عورتین تھین آپس مین سوکنین پس مارا ایک اُن دو نے دوسری کو ساتھ پتھر کے یا چوب خیمہ کے پس گرا دیا اُسکے پیٹ کے بچے کو پس حکم فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچ بچہ کے غرہ غلام یا لونڈی اور حکم کیا اور واجب کیا اُسکو اوپر عصبہ یعنی عاقلہ عورت مارنے والی کے یہ روایت ترمذی کی ہے یعنی یہ اعتراض صاحب مصابیح پر کہ یہ حدیث کو صحاح مین لایا اور بیچ روایت مسلم کی یون ہے کہ مارا ایک عورت نے اپنی سوکن کو ساتھ چوب خیمہ کے اور وہ بھی حاملہ پس مارڈالا اُس عورت نے اپنی سوکن حاملہ کو یعنی اور بچہ بھی مر گیا کہا مغیرہؓ نے اور ایک اُنمین سے تھی لحیان مین کی کہ لحیان ایک بطن ہے قبیلۂ ہذیل سے کہا پس مقرر کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دیت عورت قتل کی گئی کی اوپر عاقلہ عورت مارڈالنیوالی کے اور غرہ واسطے اُسکے کہ بیچ پیٹ

اُسکے کوٹھی یعنی بچہ کی دیت یہ ٹھیرائی ف یہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر مذہب امام ابوحنیفہؒ کے اسلیے کہ چوب خیمہ سو واقع ہوتا ہی قتل عادۃً اور شافعیہ کہتے ہین کہ یہ محمول ہی اوپر چوب اور تھپر چھوٹیکے کہ قصد نہین کیا جاتا ہی اُسنے قتل غالباً اَفْصَلُ الثَّانِی فی فصل دوسری عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اِنَّ دِیَۃَ الْخَطَاءِ شِبْہِ الْعَمْدِ مَا کَانَ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا مِائَۃٌ مِنَ الْاِبِلِ مِنْہَا اَرْبَعُوْنَ فِیْ بُطُوْنِہَا اَوْلَادُہَا رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَرَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَعَنْہُ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَفِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ لَفْظُ الْمَصَابِیْحِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَوایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار ہو کہ تحقیق دیت قتل خطا کی کہ شبہ عمد ہی کہ ساتھ کوڑے اور عصا کی ہو سو اونٹ ہین تیس چالیس ایسی ہون کہ اُنکے پیٹو تیس بچے اُنکے ہون نقل کی یہ نسائی اور ابن ماجہ و دارمی نے اور نقل کی ابوداؤد نے ابن عمرؓ سے اور ابن عمرؓ سے اور شرح السنہ مین لفظ مصابیح کے ہین ابن عمرؓ سے ف لفظ مصابیح کے یہ ہین الا ان قتل العمد الخطاء بالسوط والعصاء مائۃ من الابل منہا اربعون خلفۃ فی بطونہا اولادہا اور گویا کہ مراد ساتھ قتل خطا کی قتل خطا شبہ عمد ہو جاننا چاہیے کہ قتل عمد ہی یا شبہ عمد یا خطا سے محض مراد ساتھ عمد کے یہ ہی کہ قصداً قتل کرے ساتھ ایسی چیز کے کہ جدا کردے اور شبہ عمد یہ ہی کہ قتل کرے قصداً ساتھ غیر چیز ذکر کی گئی کے خواہ واقع ہوتا ہو اُس سے قتل غالباً یا نہ ہوتا ہو اور قتل خطا یہ ہی کہ چوک کر قتل کرے چنانچہ بیان مفصل اِنکا اوپر گذر چکا ہی اور یہ نزدیک امام ابوحنیفہؒ کے ہی اور وہ حمل کرتے ہین عصا کو مطلق عصا پر خفیف ہو یا ثقیل اور اور کہتے ہین کہ قتل ساتھ بھاری چیز کے کہ واقع ہوتا ہو ساتھ اُسکے قتل غالباً قبیلۂ عمد سے ہی اور وہ حمل کرتے ہین عصا کو خفیف پر کہ واقع نہوتا ہو ساتھ اُسکے قتل غالباً اور بعضی روایات مین مغلظۃ واقع ہوا ہی اور تغلیظ بیچ شبہ عمد کے نزدیک ابن مسعودؓ اور ابوحنیفہؒ اور ابویوسفؒ اور احمدؒ کے یہ ہی کہ واجب ہون چار طرح کے اونٹ چنانچہ بیان اِنکا ابتدائے باب مین ہو چکا ہی اور نزدیک شافعیؒ اور محمدؒ کے یہ ہی کہ تین طرح کے اونٹ ہون چنانچہ بیان اِنکا بھی ابتدائے باب مین ہو چکا ہی اور خطا ہی محض مین دیت مغلظہ نہین ہوتی ہی اور واجب ہوتے ہین تیس پانچ طرح کے اونٹ کہ اوپر ذکر ہو چکے ہین اور یہ باتفاق ہی اور یہ حدیث دلیل شافعیؒ اور محمدؒ کی ہی اور ہم کہتے ہین کہ یہ حدیث معارض ہے اُس حدیث کی کہ روایت کی گئی ابن مسعودؓ اور سائب رضؓ بن یزید سے پس عمل کیا ہمنے ساتھ متیقن کے وَعَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَتَبَ اِلٰی اَہْلِ الْیَمَنِ وَکَانَ فِیْ کِتَابِہٖ اَنَّ مَنِ اعْتَبَطَ مُؤْمِنًا قَتْلًا فَاِنَّہٗ قَوَدٌ بِہٖ اِلَّا اَنْ یَّرْضٰی اَوْلِیَاءُ الْمَقْتُوْلِ وَفِیْہِ اَنَّ الرَّجُلَ یُقْتَلُ بِالْمَرْاَۃِ وَعَلَیْہِ فِی النَّفْسِ الدِّیَۃُ مِائَۃٌ مِنَ الْاِبِلِ وَعَلٰی اَہْلِ الذَّہَبِ اَلْفُ دِیْنَارٍ وَفِی الْاَنْفِ اِذَا اُوْعِبَ جَدْعُہٗ الدِّیَۃُ مِائَۃٌ مِنَ الْاِبِلِ وَفِی الْاِسْنَانِ الدِّیَۃُ وَفِی الشَّفَتَیْنِ الدِّیَۃُ وَفِی الْبَیْضَتَیْنِ الدِّیَۃُ وَفِی الصُّلْبِ الدِّیَۃُ وَفِی الْعَیْنَیْنِ الدِّیَۃُ وَفِی الرِّجْلِ الْوَاحِدَۃِ نِصْفُ الدِّیَۃِ وَفِی الْمَاْمُوْمَۃِ ثُلُثُ الدِّیَۃِ وَفِی الْجَائِفَۃِ ثُلُثُ الدِّیَۃِ وَفِی الْمُنَقِّلَۃِ خَمْسَ عَشَرَۃَ مِنَ الْاِبِلِ وَفِیْ کُلِّ اِصْبَعٍ مِنْ اَصَابِعِ الْیَدِ وَالرِّجْلِ عَشْرٌ مِنَ الْاِبِلِ وَفِی السِّنِّ خَمْسٌ مِنَ الْاِبِلِ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّمَالِکٍ وَفِی الْعَیْنِ خَمْسُوْنَ وَفِی الْیَدِ خَمْسُوْنَ وَفِی الرِّجْلِ خَمْسُوْنَ وَفِی الْمُوْضِحَۃِ خَمْسٌ اور روایت ہی ابی بکر بیٹے محمد بیٹے عمرو بیٹے حزم کیے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور اُسکے باپ نے نقل کی اُسکے دادا سے یہ کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نامہ لکھا طرف یمن والونکی اور تھا بیچ نامہ حضرتؐ کے یہ کہ جو شخص مار ڈالے بے تقصیر کسی مسلمان کو مار ڈالنا یعنی عمداً پس تحقیق وہ قصاص ہاتھ اپنے کا ہی یعنی قتل کیا جاوے بدلے فعل اور تقصیر کے کہ ساتھ ہاتھ اپنے کے کی مگر یہ کہ راضی ہو جاوین وارث مقتول کے یعنی ساتھ لینے دیت کے یا معاف کردین تو نہ قتل کیا جاوے اور اُس نامے مین یہ بھی تھا کہ قتل کیا جاوے مرد بدلے عورت کے اور تحقیق بھی تھا کہ بیچ مار ڈالنے جان کے دیت ہے سو اونٹ یعنی جسکے پاس اونٹ ہون سو اونٹ دے بسبب تفصیل مذکور کے اور اوپر سونا رکھنے والونکی نہ اردیا

ف بیان حضرت مولانا عبدالحی صاحب یہ حدیث امام ابوحنیفہ کی دلیل ہی اور امام ابویوسف اور امام محمد کی دلیل ہی اور امام شافعی کی دلیل کیا ہی

اور بیچ ناک کے جسوقت کہ پوری کاٹی جاوے دیت ہے سو اونٹ اور بیچ دانتو نکی کہ سب توڑے جاوین دیت پوری ہی اور بیچ ہونٹو نکی کہ کاٹی جاوین پوری دیت ہی اور بیچ دونون خصیو نکی کہ کاٹے جاوین دیت ہے اور بیچ کاٹنے آلت کے دیت ہے اور بیچ توڑنے پیٹھ کی ہڈی کے دیت ہے اور بیچ بھوں نے دونون آنکھو نکی دیت ہے اور بیچ کاٹنے ایک پانو نکی آدھی دیت ہے اور بیچ زخم لونجنے پوست مغز سر کے تہائی دیت ہے اور بیچ زخم پیٹ کی تہائی دیت ہی اور بیچ زخم کے کہ ہڈی سر کی گئی ہو پندرہ اونٹ ہین اور بیچ ہر انگلی کے انگلیون ہاتھ اور پانو نکی سے دس دس اونٹ ہین اور بیچ ہر دانت کے پانچ پانچ اونٹ ہین نقل کی یہ لسنائی اور دارمی نے اور بیچ روایت مالک کے یہ ہی اور بیچ ایک آنکھ کے پچاس اونٹ ہین اور بیچ ایک ہاتھ کے پچاس اور بیچ ایک پانو نکی پچاس اور بیچ زخم کے کہ ہڈی کھل گئی ہو پانچ اونٹ ہین ف بیچ مارڈالنے جان کے دیت ہی یعنی قتل عمد مین جبکہ قصاص سے درگذر کرین وارث مقتول کے اور راضی ہون دیت لینے پر تو دیت ہی اور قتل خطا اور شبہ عمد مین دیت ہی اور سو والو نپر ہزار دینار ہین اور چاندی والو نپر ہزار درہم ہین اور اسکو ذکر نہ کیا بسبب اسکے کہ تغلیظ کے ساتھ قیاس کے مراد یہ ہی کہ اونٹ والون سے واقع مین بسبب اتفاق کے اونٹ لین اور زر دار و نسبی زر نہ یہ کہ واجب ہو کہ غیر اسکا مقبول محسوب ہونا چاہیے کہ اختلاف کیا ہی علمانے بیچ دراہم و دنانیر کے آیا یے جاوین دیات مین یا نہین پس کہا ابو حنیفہؒ اور احمدؒ نے کہ جائز ہی لینا انکا دیات مین باوجود ہونے اونٹو نکے اور کہا شافعیؒ نے کہ نہ عدول کرے اونٹو نسے جبکہ پائے جاوین اونٹ مگر برضا طرفین آور بیچ بھوڑنے دونون آنکھون کی آخر اصل بیچ باب قطع اعضا کے یہ ہی کہ اگر زائل کرے تمام و کمال جنس منفعت کو یا زائل کرے تمام جمال کو کہ مقصود ہو واجب ہوتی ہی تمام دیت کہ ایک وجہ کر بیچ حکم تلف کرنے نفس کے ہی بس ملحق ہو ساتھ تلف کرنے نفس کے بسبب تعظیم آدمی کے اور اصل اسکی حکم کرنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی ساتھ تمام دیت کے بیچ زبان اور ناک کے اور پیدا ہوتے ہین اس اصل سے فرع بہت اور حکم کیا حضرت عمرؓ نے ساتھ چار دیتون کے بیچ ایک ضرر کے کہ زائل کیا عقل اور سمع اور بصر اور کلام کو اور بسیطرح اگر داڑھی کسیکی کوئی مونڈ ڈالے اور وہ پھر نہ نکلے تو دیت آتی ہی ایسی کہ فوت کرنیوالا جمال کو ہوا اور بسیطرح سر کے بالو نمین کذا فی الہدایہ ع ح **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُوَاضِحِ خَمْسًا خَمْسًا مِنَ الْاِبِلِ وَفِي الْاَسْنَانِ خَمْسًا خَمْسًا مِنَ الْاِبِلِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَاٰلَهٗ اَرْمِيُّ وَرَوٰى مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اَلْفَصْلَ الْاَوَّلَ اور روایت سے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور اسنے اپنے دادا سے کہ کہا حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ زخمو نکے کہ کھل جاوے ہڈی پانچ پانچ اونٹ مین اور بیچ دانتو نکی پانچ پانچ اونٹ ہین یعنے ہر دانت مین پانچ پانچ اونٹ نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی اور دارمی نے اور روایت کیا ترمذی اور ابن ماجہ نے پہلا جملہ یعنی جسمین ذکر زخمو نکا ہی ف اگر کوئی کہے کہ جب بیچ تمام دانتو نکی دیت پوری آتی ہی تو ایک دانت مین پانچ اونٹ کیونکر آوینگے دانت تیس ہوتے ہین یا اٹھائیس ہوتے ہین جواب یہ کہ یہ تقدیرات بحکم شارع مین عقل کو اسمین دخل نہین لیکن ہان بعضے قسام مین جیسے کہ ساری دیت دونون آنکھونمین اور آدھی دیت ایک آنکھ مین ہی مثلاً وجہ معقول بھی معلوم کر سکتے ہین اور اصل وہی حکم شارع ہی ح **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَابِعُ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَاءٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَاَلدَّارِمِيُّ اور روایت سے ابن عباسؓ سے کہ کہا مقرر کین سو نے خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انگلیان دونون ہاتھون اور دونون پانو نکی برابر نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے ف بہانک انگوٹھا اور چھنگلیا اگرچہ ہین دونون مختلف جوڑ و تین تین جبیکہ پہلے گذرا ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاَصَابِعُ سَوَاءٌ وَالْاَسْنَانُ سَوَاءٌ اَلثَّنِيَّةُ وَالضِّرْسُ سَوَاءٌ هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ سَوَاءٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت سے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انگلیان برابر ہین اور دانت برابر ہین یعنی دیت مین اگرچہ بعضے بڑے ہین بعضونسے جیسے اگلے دانت اور

ڈاڑھین برابر ہین یعنی دیت مین اگرچہ ڈاڑھین بڑی ہین اگلے دانتونسے یہ اور یہ یعنی چھنگیا اور انگوٹھا برابر ہین نقل کی یہ ابوداؤد نے

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ ثُمَّ قَالَ اَلَا اِنَّهٗ لَا حِلْفَ فِى الْاِسْلَامِ وَمَا كَانَ مِنْ حِلْفٍ فِى الْجَاهِلِيَّةِ فَاِنَّ الْاِسْلَامَ لَا يَزِيْدُهٗ اِلَّا شِدَّةً اَلْمُؤْمِنُوْنَ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ تُجِيْرُ عَلَيْهِمْ اَدْنَاهُمْ وَيَرُدُّ عَلَيْهِمْ اَقْصَاهُمْ وَيَرُدُّ سَرَايَاهُمْ عَلٰى قَعَدَتِهِمْ لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے کہا خطبہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سال فتح مکہ کے پھر فرمایا یعنی بعد خطبہ کے کہ مشتمل تھا حمد و ثنا پر اے لوگو تحقیق نہین ہے پیدا کرنا عہد اور قسم کا اسلام مین اور وہ عہد اور قسم کہ تھی جاہلیت مین پس اسلام نہین زیادہ کرتا اُسکو مگر مضبوطی مسلمان حکم ایک ہاتھ کا رکھتے ہین یعنی اتفاق کار خیر مین اُن لوگونپر کہ سوا اُنکے ہین یعنی کافر پناہ دیتا ہے اُنپر ادنیٰ اُنکا اور پھیر تا ہے اُنپر جو بہت دور ہے اُنسے اور پھرتے ہین لشکر اُنکے بیٹھے رہنے والونپر نہ قتل کیا جاوے مومن بدلے کافر کے یعنی کافر حربی کے، اور نزدیک شافعی کے اگر ہے ذمی کے اور دیت کافر کی یعنی ذمی کی آدھی دیت مسلمان کی ہے نہین ہے کھینچوا منکا نہ زکوٰۃ کے مواشی کو اور نہ الگ رہنا مواشی والونکو اور نہ بیجاوے زکوٰۃ اُنکی مگر اُنھین کے گھر مین ہے نہین ہے اور ایک روایت مین کہا دیت عہد والے کی آدھی دیت حر کی ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** نہین ہے پیدا کرنا قسم کا اصل مین حلف کے معنی ہین عقد کرنا اور عہد باندھنا اہل جاہلیت ایسا عہد کرتے تھے کہ ایک دوسرے کا وارث ہووے ایک دوسری کی مدد کرے لڑائی مین اور فتنہ انگیزی مین اور ادائے ضمانت واجبہ مین غیر ذلک پس منع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسطرح کے عہد کرنے سے اسلام مین ساتھ قول پنجے کے لَا حِلْفَ فِى الْاِسْلَامِ اور ایک عہد کرتے تھے حمایت مین مظلوم کی مدد کرنے پر اور نا تیداروں کو سلوک کرنے پر اور محافظت حقوق اِسکو ثابت وجائز رکھا ساتھ قول پنجے کے مَا كَانَ مِنْ حِلْفٍ الخ اور پھرتے ہین لشکر اُنکے الخ یہ تفسیر کلام سابق کی ہے اور شرح حدیث کی بیچ فائدہ حدیث حضرت علیؓ کے دوسری فصل کتاب القصاص کی مین گذر چکی اور نہ قتل کیا جاوے مومن الخ بیان اِسکا بھی اِسی حدیث کے فائدے مین گذرا اور دیت کافر کی آدھی دیت مسلمان کی ہے امام مالکؒ اِسپر عمل کیا ہے اور نزدیک شافعیؒ کے اور ایک روایت مین امام احمدؒ سے دیت اُسکی تہائی دیت مسلمان کی ہے اور ہمارے نزدیک دیت ذمی کی مانند دیت مسلمان کے ہے اور ہدایہ مین ایک حدیث نقل کی ہے کہ دیت ہر ذمی عہد کے بیچ عہد اُسکے کے ہزار دینار ہین اور کہا کہ اسطرح حکم کیا ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ نے اور جب زمانہ معاویہ کا ہوا تو آدھی کر دی اور حضرت علیؓ سے روایت کیا کہ کہا نہ دیا ذمیون نے جزیہ کو مگر اِسلیے کہ ہووین خون اُنکے مانند خونون ہمارے کے اور اموال اُنکے مانند اموال ہمارے کے اور کہا جو کچھ کہ برخلاف اِسکے صحابہ سے روایت کیا ہے معارض اِن آثار مشہورہ کے نہین ہو سکتا اور نہین ہے کچھوا منکا نا الخ مراد جلب سے یہ ہے کہ زکوٰۃ لینے والا کہ زکوٰۃ لینے کو جاوے مواشی والونکے گھر ونسے بہت دور اُترے اور اُنکو اپنے پاس بلوا بھیجے اور صدقات لیوے اور جنب یہ کہ مواشی والے زکوٰۃ لینے والے سے دور تر جا رہوین اور طلب اور حاضر کرنا اُنکا زکوٰۃ لینے والے پر شاق ہووے پس اِن دونون باتونسے منع فرمایا اِسلیے کہ پہلی بات مین مشقت مواشی والونکو لاحق ہوتی ہے اور دوسری بات مین زکوٰۃ لینے والیکو اور بیان مفصل اِسکا کتاب الزکوٰۃ مین ہو چکا ہے اور نہ بیجاوے زکوٰۃ الخ یہ تفسیر و تاکید پہلے کلام کی ہے

وَعَنْ خُشَيْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ دِيَةِ الْخَطَاِ عِشْرِيْنَ بَنِىْ مَخَاضٍ عِشْرِيْنَ بَنِىْ مَخَاضٍ ذُكُوْرٍ وَعِشْرِيْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَعِشْرِيْنَ جَذَعَةً وَعِشْرِيْنَ حِقَّةً رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِىُّ وَالتَّصْحِيْحُ اَنَّهٗ مَوْقُوْفٌ عَلٰى ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَخُشَيْفٌ مَجْهُوْلٌ لَا يُعْرَفُ اِلَّا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَرَوٰى فِىْ شَرْحِ السُّنَّةِ

ف یعنی اور دیت کی حنفیون کی

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَدٰی قَتِیْلَ خَیْبَرَ بِمِائَۃٍ مِنْ اِبِلِ الصَّدَقَۃِ وَلَیْسَ فِی اَسْنَانِ اِبِلِ الصَّدَقَۃِ ابْنُ مَخَاضٍ اِنَّمَا فِیْہَا ابْنُ لَبُوْنٍ
اور روایت ہے خشف بن مالک سے کہ نقل کی ابن مسعود سے کہ کہا حکم فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچ دیت خطا کی بیس اونٹنیان کہ دوسری برس مین
لگی ہون اور بیس اونٹ کہ دوسرے برس مین لگے ہون اور بیس اونٹنیان کہ تیسرے برس مین لگی ہون اور بیس اونٹنیان کہ پانچوین برس مین
لگی ہون اور بیس اونٹنیان کہ چوتھے برس مین لگی ہون نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے اور صحیح یہ ہے کہ یہ موقوف ابن مسعود پر
یعنی اُنکا قول ہے اور خشف مجہول ہے نہین پہچانا جاتا مگر ساتھ احمد کے اور روایت کیا بغوی نے شرح السنہ مین یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت دی
اُس شخص کی کہ مارا گیا تھا خیبر مین ساتھ سو اونٹونکی اونٹون زکوۃ کے مین اس حال آنکہ نہ تھے درمیان اونٹون زکوۃ کے اونٹ برس ونر کی سوا اسکے نہین کہ
اِنمین تھے دو برس کے اونٹ ف بیچ دیت خطا کی الخ اِس سے معلوم ہوا کہ دیت خطا کی تمامتر یعنی پانچ طرح کی اونٹ دینے آتے ہین اور یہی مذہب اکثر
اہل علم کا لیکن اختلاف اُنکی تقسیم مین ہے مذہب حنفی مین تو بسطرح دیے جاتی ہین کہ جو حدیث مین مذکور ہوے اور امام شافعیؒ کے نزدیک بنت لبون ابن لبون
جگہ ابن مخاض کے ہین اور یہ حدیث حجت ہے اُنپر اور اس حدیث مین جو کلام کیا گیا ہے اسکے خوب خوب جواب دیے ہین ملا علیؒ نے جو چاہے اُنکی
شرح مین دیکھ لے خلاصہ جواب کا یہ کہ حضرت نے جو دیت تھی بطور حسان کے ہے نہ بطور حکم کے اور روایت کیا بغوی نے الخ تمامین رہ یہ حدیث سابق
کہ تعیین اثبات ابن مخاض کی ہے اور تمامین اثبات ابن لبون کا اور سپر عمل کیا ہے شافعیؒ نے اسکا جواب بھی ملا علیؒ نے خوب لکھا ہے ع ح و

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ کَانَتْ قِیْمَۃُ الدِّیَۃِ عَلٰی عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَمَانَ مِائَۃِ دِیْنَارٍ اَوْ ثَمَانِیَۃَ
الْاٰفِ دِرْھَمٍ وَدِیَۃُ اَھْلِ الْکِتَابِ یَوْمَئِذٍ النِّصْفُ مِنْ دِیَۃِ الْمُسْلِمِیْنَ قَالَ فَکَانَ کَذٰلِکَ حَتّٰی اسْتُخْلِفَ عُمَرُ فَقَامَ خَطِیْبًا فَقَالَ اَلَا اِنَّ الْاِبِلَ
قَدْ غَلَتْ قَالَ فَفَرَضَھَا عُمَرُ عَلٰی اَھْلِ الذَّھَبِ اَلْفَ دِیْنَارٍ وَعَلٰی اَھْلِ وَرِقٍ اِثْنَیْ عَشَرَ اَلْفًا وَعَلٰی اَھْلِ الْبَقَرِ مِائَتَیْ بَقَرَۃٍ وَعَلٰی اَھْلِ الشَّاءِ
اَلْفَیْ شَاۃٍ وَعَلٰی اَھْلِ الْحُلَلِ مِائَتَیْ حُلَّۃٍ قَالَ وَتَرَکَ دِیَۃَ اَھْلِ الذِّمَّۃِ لَمْ یَرْفَعْھَا فِیْمَا رَفَعَ مِنَ الدِّیَۃِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی
اپنے باپ سے اور اُسنے نقل کی اپنے دادا سے کہ کہا تھی قیمت دیت کی یعنی قیمت اونٹون دیت کی کہ سو مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین آٹھ سو
دینار یا آٹھ ہزار درہم اور دیت اہل کتاب کی اُن دنومین تھی آدھی دیت مسلمان کی کہا اُسکے دادا نے پس تھا اسیطرح سے یہانتک خلیفہ کیے
گئے عمرؓ اور کھڑے ہوے حضرت عمرؓ خطبہ فرمانے پس کہا تحقیق اونٹ مہنگے ہو گئے کہا راوی نے ٹھیرائی دیت حضرت عمرؓ نے اوپر دو تمند سونا
رکھنے والونکی ہزار دینار اور اوپر دو تمند چاندی والونکی بارہ ہزار درہم اور گائین والونپر دو سو گائین اور بکری والونپر دو ہزار بکریان اور جوڑی
والونپر حوکپڑے کے جوڑونکی سوداگری کرتے تھے دو سو جوڑے کہا راوی نے اور چھوڑی عمرؓ نے دیت ذمیون کی یعنی اُسحال پر کہ تھی
حضرت کے زمانہ مین یعنی چار ہزار درہم نہین زیادہ کیا اُسکو اُن دیتون مین کہ زیادہ کی نقل کی یہ ابوداؤد نے ف آٹھ ہزار درہم کہا بعضون نے
کہ دلالت کرتی ہے یہ حدیث اِسپر کہ اصل دیت مین اونٹ ہین اور یہ اونٹ مختلف ہوتے ہین بحسب اختلاف قیمت کے جیسیکہ مذہب شافعیؒ کا ہے قول
جدید مین اور کہا ابن ملک نے کہ جوڑے سے مراد تہبند اور چادر ہے بسطرح کپڑے ہون اور نہین زیادہ کیا الخ کہا طیبی نے یعنی جبکہ ہوئی قیمت دیت
مسلمان کی بارہ ہزار درہم اور وہی دیت ذمی کی جیسیکہ تھی یعنی چار ہزار درہم ہوے دیت ذمی کی مذہب نہائی دیت مسلمان کے مطلقاً انتہی
پس اِس سے دلیل پکڑی ہے شافعیؒ اور اور بعضون نے کہ موافق اِسکی ہین کہ دیت ذمی کی تہائی دیت مسلمان کی ہے اور ہمارے نزدیک دیت ذمی کی مانند
دیت مسلمان کی ہے اور کہا شعبی نے کہ دیت سونے کی ہزار دینار ہین اور دیت چاندی کی دس ہزار درہم اور اونٹونکی سو اونٹ اور امام شافعیؒ
کے نزدیک چاندی کے بارہ ہزار درہم ع ح و عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ جَعَلَ الدِّیَۃَ اِثْنَیْ عَشَرَ اَلْفًا

ف قولہ ف آٹھ ہزار الخ یہ حنفی کی دلیل ہے جسکو ذکر کیا چاہیے تھا ۱۲
ف یعنی بعد اسکے دیتون مین حنفی کی ملا علی نے خوب ذکر کیا جو چاہے اُنکی شرح مین دیکھ لے ۱۲

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ حضرتؐ نے ٹھیرائی دیت بارہ ہزار درہم نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور دارمی نے **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَوِّمُ دِيَةَ الْخَطَاءِ عَلٰى أَهْلِ الْقُرٰى أَرْبَعَمِائَةِ دِيْنَارٍ أَوْ عَدْلَهَا مِنَ الْوَرِقِ وَيُقَوِّمُهَا عَلَى أَثْمَانِ الْإِبِلِ فَإِذَا غَلَتْ رَفَعَ فِيْ قِيْمَتِهَا وَإِذَا جَاءَتْ رُخُصٌ نَقَصَ مِنْ قِيْمَتِهَا وَبَلَغَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ أَرْبَعِمِائَةِ دِيْنَارٍ إِلٰى ثَمَانِ مِائَةِ دِيْنَارٍ وَعَدَلَهَا مِنَ الْوَرِقِ فَثَمَانِيَةُ آلَافِ دِرْهَمٍ قَالَ وَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أَهْلِ الْبَقَرِ بِمِائَتَيْ بَقَرَةٍ وَعَلٰى أَهْلِ الشَّاءِ أَلْفَيْ شَاةٍ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَقْلَ وَمِيْرَاثَ بَيْنَ وَرَثَةِ الْقَتِيْلِ وَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عَقْلَ الْمَرْأَةِ بَيْنَ عَصَبَتِهَا وَلَا يَرِثُ الْقَاتِلُ شَيْئًا رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی عمرو بن شعیبؓ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور اُسنے اپنے دادا سے کہ کہا تھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ٹھیراتے دیت خطا کی بستیوں والو پر چار سو دینار یا برابر اُنکے یعنی قیمت میں چار ہزار درہم اور قیمت ٹھیراتے دیت خطا کی اوپر مول اونٹوں کے پس جسوقت مہنگے ہوتے اونٹ تو زیادہ کرتے بیچ قیمت دیت کے اور جب ظاہر ہوتی ارزانی اونٹوں کی قیمت میں کم کرتے قیمت دیت میں اور پہونچی دیت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مابین چار سو دینار کے آٹھ سو دینار تک اور برابر اُنکے چاندی بھی آٹھ ہزار درہم کہا راوی نے اور حکم فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے گائیں والو پر دو سو گائیں اور بکریاں والو پر دو ہزار بکریاں اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق دیت میراث ہوتی ہی درمیان وارثوں قتل کیے گئے کے اور حکم فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق دیت عورت کی کہ بانٹی گئی ہی درمیان عصبون اُسکے کو اور نہیں وارث ہوتا قاتل مورث کا کسی چیز کا یعنے نہ دیت کا اور نہ اور کسی چیز کا نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے **ف** آٹھ ہزار درہم کہا طیبی نے کہ یہ دلالت کرتی ہی اوپر کہ اصل دیت میں اونٹ ہین پس اگر نہ ملین واجب ہوتی ہی قیمت اُنکی حسبقدر کہ ہو جیسیکہ کہا شافعیؒ نے قول جدید مین اور دیت عورت کی الخ یعنی ایک عورت نے کہ خیانت کی اور مارا کسی کو تو ادا کرین دیت اُسکی عصبات اُسکے لہ مدد گار اُسکی تھے جیسیکہ حکم مرد کی دیت کا ہی یعنی عورت غلام کی مانند نہیں ہے کہ متعلق ہوتی ہی دیت اُسکی ساتھ رقبہ یعنی ذات اُسکی کہ نہ ساتھ عصبے اُسکی کہ

وَعَنْهُ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَقْلُ شِبْهِ الْعَمْدِ مُغَلَّظٌ مِثْلُ عَقْلِ الْعَمْدِ وَلَا يُقْتَلُ صَاحِبُهٗ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی عمرو سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیت شبہہ عمد کی سخت ہے مانند دیت عمد کی اور نہ مارا جاوے صاحب شبہہ عمد کا نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** صاحب الخ یعنی جسنے کہ قتل کیا بطریق شبہہ عمد کے اُسکو قصاص مین قتل نہ کیجے یہ کلام فرمایا داؤد اسکی دفع توہم جائز ہونے قصاص کی شبہہ عمد مین یعنی اگر کوئی یہ توہم کرے کہ جب مشابہ عمد کی ہوا تو چاہیے کہ حکم اسکا حکم عمد کا سا ہو اس توہم کے دفع کیلیے اسطرح فرمایا اور بیان قتل عمد اور شبہہ عمد کا اوپر ہو چکا ہی ج **وَعَنْهُ** عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ بِالسِّنِّ الذَّاهِبَةِ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ لِّلنَّسَائِيِّ اور روایت ہی عمرو سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہ کہا حکم فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچ مقدمہ آنکھ کی کہ ٹھیری ہوا بنی جگہ اور جاتی رہی ہو روشنی اُسکی ساتھ تہائی دیت کی نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے **ف** یعنی کسی کی آنکھ زخمی ہوئی کہ بنائی اُسکی جاتی رہی لیکن اپنی جگہ سے نہ نکلی اور بیچ جمال مُنھ اُسکے دخل پڑا اور پہلے گذر چکا کہ دونون آنکھ کی متلف ہونے مین تمام دیت ہے کہ سو اونٹ ہین اور ایک آنکھ کے تلف ہونے مین پچاس اونٹ ہین اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر بیچ متلف ہونے آنکھ کے اسطرح تہائی دیت ہے اور بعضے علما کا مذہب بھی یہی ہی اور اکثر علما نے واجب کی ہی اسصورت مین حکومت عدل کی پہلیکہ منفعت بالکل نہین جاتی رہی پس بیچ حکم اُس دیت کے ہوئی کہ سیاہ ہو گیا مارنیسے اور معنی حکومت کے یہ ہین کہ اگر وہ زخمی غلام ہوتا تو کسقدر کم ہوتا بسبب اس زخم کے اُسکی قیمت مین سے پس واجب ہوگا اُسکی

دیت مین سے اسقدر اور سہی حدیث کو بھی اوپر معنی حکومت کے حمل کیا ہی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہان ساتھ تمائی دیت کے حکم فرمایا بطریق حکومت کے نہ کہ بطریق قاعدہ کلیہ کے اور کلام تو رشتی کا دلالت کرتا ہی اسپر کہ بیچ صحت اس حدیث کے کلام ہی واللہ اعلم **وعن** محمد بن عمرو عن ابی سلمۃ عن ابی ہریرۃ قال قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جنین بغرۃ عبد او امۃ او فرس او بغل رواہ ابو داود و قال روی ہذا الحدیث حماد بن سلمۃ و خالد الواسطی عن محمد بن عمرو ولم یذکروا فرسا او بغلا رواہ ابو داود والنسائی ؛ اور روایت ہی محمد بن عمرو سے کہ نقل کی ابی سلمہ سے اور اُسنی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ بچے کے کہ پیٹ مین مرگیا ساتھ غرہ کے کہ غلام یا لونڈی یا گھوڑا یا خچر نقل کی یہ ابوداؤد نے اور کہا روایت کی یہ حدیث حماد بن سلمہ نے اور خالد واسطی نے محمد بن عمرو سے اور نہین ذکر کیا ہر ایک نے دونونمین سے لفظ او فرس او بغل کا یعنی یہ زیادتی نہین ذکر کی پس ہوئی یہ زیادتی شاذہ اور حدیث ضعیف نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے **ف** کہا نووی نے کہ غرہ نزدیک عرب کے کہتے ہین بہت نفیس چیز کو اور اطلاق کیا گیا ہوسکتا ہی سچمچ انسان پر اسلیے کہ اللہ تعالے نے پیدا کیا ہی انسان کو احسن تقویم مین اور کہا بعضون نے کہ ذکر فرس و بغل کا وہم ہی راوی سے اسلیے کہ غرہ نہین اطلاق کیا جاتا ہی مگر انسان مملوک صورت پر ع ح **وعن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من تطبب ولم یعلم منہ طب فہو ضامن رواہ ابو داود والنسائی ؛ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُسنی اپنے دادا سے یہ کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ طبیب ٹھیرے اپنے تئین بیتکلف حالانکہ نہین جانی گئی ہو اُس سے طب یعنی مشہور نہین ہی ساتھ طب کے اور مہارت نہین رکھتا اُسمین پس مرگیا کوئی اُسکے علاج سے پس وہ ضامن ہی نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے **ف** یعنی جو شخص کو علم طب کا نہ رکھتا ہو اور اُسکے قواعد سے واقف نہو پھر کسیکا علاج کرے اور علاج عام ہی کہ آپ اپنے ہاتھ سے کرے مانند کھولنے فصد وغیرہ کے یا ساتھ تجویز کرنے نسخہ کے کرے اور وہ مریض اس سے تلف ہوجاوے تو وہ ضامن ہی یعنی اُسکی دیت اُسکے عاقلہ پر لازم آتی ہی سب علما کے نزدیک اور نہین لازم آتا قصاص اُسپر بسبب اذن اور رضا مریض کے ساتھ اُسکی ع ح **وعن** عمران بن حصین ان غلاما لاناس فقراء قطع اذن غلام لاناس اغنیاء فاتی اہلہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا انا اناس فقراء فلم یجعل علیہم شیئا رواہ ابو داود والنسائی ؛ اور روایت ہی عمران بن حصین سے یہ کہ ایک لڑکے فقیرون کے نے کان کاٹ ڈالا ایک لڑکے دولتمند کی کا پس گئے ناتیدار اُس لڑکے کے کان کاٹنے والی کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ ہم مین محتاج پس نہ مقرر کی حضرت نے اُنپر کوئی چیز نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** اسلیے کہ عاقلہ اُسکے تھی محتاج اور جنایت لڑکی کی عاقلہ پر ہوتی ہی اسلیے کہ وہ جنایت خطائی ہی کیونکہ نہین صادر ہوئی اختیار صحیح سے چنانچہ اسلیے نہین قصاص لیا جاتا لڑکی سے قتل مین اور فقر نہین متحمل ہوتے دیت کے اور ظاہر یہ ہی کہ کاٹنے والا کانکا ٹھا لڑکا آزاد اسلیے کہ اگر مولا غلام تو متعلق ہوتی جنایت اُسکے ساتھ رقبہ یعنی ذات اُسکی کی اور فقر مالک اُسکو مانع دفع کرتا اُسکو کذا ذکر ابن الملک وغیرہ من علما نماع

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** علی انہ قال دیۃ شبہ العمد اثلاثا ثلث وثلثون حقۃ وثلث وثلثون جذعۃ واربع وثلثون ثنیۃ الی بازل عامہا کلہا خلفات وفی روایۃ قال فی الخطاء ارباعا خمس وعشرون حقۃ وخمس وعشرون جذعۃ وخمس وعشرون بنات لبون وخمس وعشرون بنات مخاض رواہ ابو داود ؛ روایت ہی علی سے کہ اُنھون نے فرمایا کہ دیت شبہ عمد کی مین تین طرح کی اونٹ دینے آتے ہین تینتیس ۳۳ اونٹنیان ہطرح کہ چوتھے برس مین لگی ہون اور تینتیس ۳۳ اونٹنیان ہطرح کی کہ پانچوین برس مین لگی ہون اور چونتیس ۳۴ اونٹنیان ہطرح کی کہ چھٹے برس مین لگی ہون آٹھ برس تک نوین برس مین لگی ہون اور سب ہون حاملہ اور ایک روایت مین حضرت علی سے یون آیا ہی کہ کما پنج قتل خطا کو چار قسم کی اونٹنیان دیتی آتی ہین پچیس ۲۵ تین ۳ برس کی اور پچیس ۲۵ چار ۴ برس کی اور پچیس ۲۵ دو ۲ برس

اور پچیس ۲۵ ایک برس کی نقل کی یہ ابوداؤد نے **وعن** مجاہد قال قضی عمر فی شبہ العمد ثلاثین حقۃ وثلاثین جذعۃ وارابعین خلفۃ مابین ثنیۃ الی بازل عامہا رواہ ابوداؤد اور روایت ہی مجاہد سے کہ کہا حکم فرمایا حضرت عمرؓ نے بیچ قتل شبہ عمد کے تیس اونٹیان تین تین برس کی اور تیس چار چار برس کی اور چالیس اونٹیان حاملہ مابین پانچ برس پورے کی نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** یہ موافق مذہب شافعیؒ کے ہی **وعن** سعید بن المسیب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی فی الجنین یقتل فی بطن امہ بغرۃ عبد او ولیدۃ فقال الذی قضی علیہ کیف اغرم من لا شرب ولا اکل ولا نطق ولا استہل ومثل ذلک یطل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما ہذا من اخوان الکہان رواہ مالک والنسائی مرسلا وروٰہ ابوداؤد عنہ عن ابی ہریرۃ متصلا اور روایت ہی سعید بن مسیب سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا بیچ لڑکے کے کہ مارا جاوے اپنی ماں کے پیٹ مین بسبب ٹھوکر غرہ کے غلام ہو یا لونڈی پس کہا اُس شخص نے کہ حکم کیا گیا تھا اُسپر کہ سطرح تاوان بھروینگے اُس شخص کا کہ نہ پی اُسنے کوئی چیز اور نہ کھائی اور نہ بولا اور نہ چلایا اور مانند اس قتل کے ساقط کیا جاتا ہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سو اسکے نہین کہ یہ کاہنون کے بھائیونمین سے ہی نقل کی یہ مالک و نسائی نے مرسل یعنے ساقط صحابی کے اور نقل کی یہ ابوداؤد نے سعید اور اُسنے نقل کی ابی ہریرہ سے بطریق اتصال کے **ف** کاہن اُسکو کہتے ہین جو خبرین غیب کی بتاتا ہی اور حضرتؐ نے اُسکو کاہن کا بھائی اسلیے فرمایا کہ وہ بھی اپنی جھوٹی باتون کو ساتھ عبارت مسجع اور مقفی کے بیان کرتے ہین لوگونکے رفیقہ کرنیکے لیے اور طریق عبارت مسجع اور مقفی مذموم نہین ہی اسلیے کہ حضرت عبارت سجع اکثر بولے ہین جیسے کہ اس دعا مین ہی اللّٰھم انی اعوذ بک من علم لا ینفع ومن قلب لا یخشع الخ بلکہ عبارت سجع و مذموم ہی کہ جو بہ تکلف ہو اور غرض اُس سے رواج دینا باطل کا ہو جیسیکہ اس شخص نے کیا اور کہا شافعی نے کہ جو کوئی مارے عورت کے پیٹ پر اور اُسکے پیٹ سے بچہ نکل پڑے مُردہ تو واجب ہوتا ہی غرہ یعنی پانسو درہم مارنے والیکے عاقلہ پر اور ہے تفسیر غرہ کی پانسو درہم اسلیے کی کہ اکثر روایتونمین آئی ہی اور جیتا بچہ پیٹ مین سے نکلے اور پھر مر جاوے تو پوری دیت دینی آتی ہی ع **باب ما لا یضمن من الجنایات** باب ہے بیچ بیان اُن چیزون کے کہ نہین تاوان دیا جاتا ہی اُنمین بسبب نقصو کے **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العجماء جرحہا جبار والمعدن جبار والبئر جبار متفق علیہ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے چارپائے زخم کیا اُنکا ضائع ہی اور کان بھی ضائع ہی اور کنوین مین کوئی گر کر مرے معاف ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** چارپائے آگے یعنی جانور کے منہ ہی یا دم سے یا پانؤن سے کوئی شخص مر جاوے یا کوئی چیز ضائع ہو جاوے تو اُسکا بدلہ کچھ نہین بشرطیکہ اُسکے ساتھ کوئی آدمی نہین سے نہ ہو اور اگر اُسکے ساتھ ہی ہانکنے والا یا کھینچنے والا یا اُسپر سوار ہی اور اُن جانور سے کوئی چیز ضایع ہوئی اُسکے ساتھ والے پر تاوان دینا آتا ہی نزدیک امام اعظمؒ کے اور امام شافعیؒ کے نزدیک اگر دن مین کوئی چیز اُس سے ضائع ہو گئی تو اُسکے مالک کو کچھ دینا نہین آتا اور اگر رات مین کوئی چیز تلف ہو گئی تو اُسکے مالک تاوان آتا ہی سوا اسطے کہ رات کو نگہبانی مالک جانور پر لازم ہی اور دن کو محافظت کرنی چیزون اور باغونکی اُنکے مالکو پر لازم ہی اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ ہانکنے والا تاوان دے اُسچیز کا کہ تلف ہو جانور کے ہاتھ سے یا پانؤن سے اور کھینچنے والا تاوان دے اُسچیز کا کہ تلف ہو ساتھ ہاتھ کے نہ ساتھ پانؤن کے اور سوار تاوان دے اُسچیز کا کہ تلف ہو ساتھ ہاتھ یا پانؤن یا سر جانور کے اور اگر سوار اور ہانکنے والا یا سوار اور کھینچنے والا دونون ساتھ ہون تو تاوان دونون پر آتا ہی اور کان بھی معاف ہی یعنی اگر کوئی کان مین جاوے یا اُسکے اوپر کھڑا ہو اور کان گر پڑے اور وہ ہلاک ہو جاوے تو نہین آتا تاوان اُسپر کہ کھودی ہی کان یا کسیکو کان کے کھودنے کیلیے مزدوری کو لگایا تھا اور کان اُسپر گر پڑے اور ہلاک ہو گیا نہین آتا تاوان صاحب کان پر اور یہ وجہ خصوص ساتھ کان ہی کے نہین اور اجارون مین بھی

جاری ہو اور وجہ اول موافق ہو ساتھ اُس چیز کے کہ بیچ معنی قول البیر حبار کے کہا ہو یعنی کسی نے کہ کنواں کھودا اپنی زمین میں یا زمین مباح میں اور اُس میں کوئی گر کر مر گیا تو ضامن نہیں ہو اوپر کھودنے والے کنوئیں کے ح **وعن** یعلی ابن امیۃ قال غزوت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیش العسرۃ وکان لی اجیر فقاتل انسانا فعض احدھما ید الاخر فانتزع المعضوض یدہ من فی العاض فاندر ثنیتہ فسقطت فانطلق الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاھدر ثنیتہ وقال ایدع یدہ فی فیک تقضمھا کالفحل متفق علیہ اور روایت سے یعلی بن امیہ سے کہ کہا جہاد کیا میں نے ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر تنگی کے میں یعنی غزوۂ تبوک میں اور تھا میرا ایک نوکر پس لڑا وہ ایک آدمی سے پس کاٹ کھایا ایک نے اُن دونوں میں سے ہاتھ دوسرے کا پس نکالا اُس شخص نے کہ کاٹا گیا تھا ہاتھ اُسکا کاٹنے والے کے منہ سے پس گرا دیے دانت اُسکے پس جھگڑے پس گیا وہ کہ جسکے دانت گرے تھے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی تا دادِ اُسکی دیویں اور حکم فرماویں اُسکے حق میں پس معاف کیا حضرت نے بدلہ اُسکے دانتوں کا اور فرمایا کہ چھوڑ دیتا ہاتھ اپنا تیرے منہ میں کہ چباتا تو اُسکو مانند چبانے اونٹ کے فحل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** یہ اشارہ ہو طرف سبب ساقط کرنے بدلہ کے کہ وہ معذور ہے اپنے ہاتھ بچانیکے لیے منہ میں اُسکے ہاتھ کھینچا اور شرح السنہ میں ہے کہ اسیطرح اگر ارادہ کرے کوئی مرد کسی عورت سے بدکاری کا پس دفع کرے وہ اُسکو اپنے نفس سے پس مار ڈالے تو نہیں لازم آتا ہو عورت پر کچھ چنانچہ حضرت عمرؓ کے پاس ایک قضیہ آیا کہ ایک لڑکی لکڑیاں کاٹ رہی تھی پس چھپکی اُسکا ایک شخص نے اور ارادہ کیا بدکاری کا اُس سے پس اُس لڑکی نے ایک پتھر مارا اُسکو اور مار ڈالا اُسکو پس کہا حضرت عمرؓ نے کہ یہ قتل کیا ہوا اللہ کا ہو قسم ہو اسد کی کہ نہیں دیت دلوائی جاویگی کبھی اور یہی قول شافعی کا ہو اور بسطریح جو شخص کہ قصد کرے کسی کے مال لینے کا اور خونریزی کا اور اُسکے اہل کا پس اُسکو جائز ہو دفع کرنا قصد کرنیوالیکا اور قتل کرنیوالیکا اور لائق ہو یہ کہ دفع کرے رسیاں سایں میں پس اگر نہ باز رہے سو اُسکے قتال کرنیکے اور قتل کرے اُسکو تو خون اُسکا ساقط ہو ع **وعن** عبد اللہ بن عمرؓ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من قتل دون مالہ فھو شھید متفق علیہ اور روایت سے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا سُنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص قتل کیا جاوے واسطے مال اپنے کے پس وہ شہید ہو نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** یعنی مال کی حفاظت کر رہا تھا اور کسی نے مار ڈالا اور ایسا ہی حال اہل کی محافظت میں مارے جانیکا ہی **وعن** ابی ھریرۃ قال جاء رجل یرید اخذ مالی قال فلا تعطہ مالک قال ارایت ان قاتلنی قال قاتلہ قال ارایت ان قتلنی قال فانت شھید قال ارایت ان قتلتہ قال ھو فی النار رواہ مسلم اور روایت سے ابی ہریرہ سے کہ کہا آیا ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ خبر دو مجکو اسکی کہ اگر آوے ایک شخص ارادہ رکھتا ہو لینے مال میرا کیا یعنی دونگا میں اُسکو یا نہ دونگا فرمایا پس نہ دے تو اُسکو مال اپنا کہا اُسنے کہ خبر دیجیے مجکو اسکی کہ اگر لڑے مجسے یعنی تو کیا کرونگا فرمایا کہ لڑ تو اُس سے کہا اُسنے خبر دیجیے مجکو اسکی کہ اگر مار ڈالے مجکو فرمایا پس تو شہید ہو کہا اُسنے خبر دیجیے مجکو اسکی کہ اگر میں مار ڈالوں اُسکو یعنی تو اُسکا کیا حال ہو فرمایا کہ وہ دوزخ میں ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی نہیں کچھ گناہ اور احمد روایت میں ہے پس کر دفع کر نا قاتل کا اور ہلاک کرنا اُسکا دفع میں مباح ہو ع **وعنہ** انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اطلع فی بیتک احد ولم تاذن لہ فحذفتہ بحصاۃ ففقأت عینہ ما کان علیک من جناح متفق علیہ اور روایت سے ابی ہریرہ سے کہ اُنھوں نے سُنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اگر جھانکے تیرے گھر میں کوئی یعنی دروازہ بند ہوا اور اُسکی دراز میں سے جھانکے اسحال میں کہ نہیں پروانگی دی ہے تو نے اُسکو یعنی گھر میں آنے کی پس مارے تو اُسکو ساتھ کنکری کے پس پھوٹے تو آنکھ اُسکی نہیں تجھپر گناہ نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** ظاہر حدیث پر عمل کیا ہو شافعی نے کہ ساقط کیا اُس سے ضمان آنکھ کا اور کہا ابو حنیفہؒ نے کہ اُسپر ضمان ہو اور حدیث محمول ہو مبالغہ اور زجر شدید پر واللہ اعلم ع **وعن** سھل بن سعد ان رجلا اطلع فی جحر فی باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدری یحک بہ راسہ فقال

لَوْ اَعْلَمُ اَنَّكَ تَنْظُرُ فِي لَطَعَنْتُ بِهٖ فِي عَيْنِكَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِسْتِئْذَانُ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہ ایک شخص نے جھانکا بیچ سوراخ دروازہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پاس پشت خارتھا کہ کھجلاتے تھے اُس سے سر اپنا پس فرمایا اگر جانتا میں یعنی یقیناً کہ تو دیکھتا ہے مجکو یعنی قصداً البتہ چھیدتا میں اسکو تیری آنکھ میں نہیں مقرر کی گئی ہے شرع میں پروانگی مانگنی یعنی وقت آنے کے بیچ گھر بیگانہ کے مگر واسطے بچنے کے نظر کرنیسے طرف غیر محرم کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** پس نظر کرنی بغیر اذن کے مانند داخل ہونے بغیر اذن کے ہوئی **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ اَنَّهٗ رَاٰى رَجُلًا يَخْذِفُ فَقَالَ لَا تَخْذِفْ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ اِنَّهٗ لَا يُصَادُ بِهٖ صَيْدٌ وَلَا يُنْكَأُ بِهٖ عَدُوٌّ وَلٰكِنَّهَا قَدْ تَكْسِرُ السِّنَّ وَتَفْقَأُ الْعَيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبداللہ بن مغفل سے یہ کہ دیکھا اُنھوں نے ایک شخص کو کہ پھینکتا ہے کنکر ساتھ انگوٹھے اور انگلی شہادت کے پس کہا اُنھوں نے کہ نہ پھینک تو کنکر اسلیے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے اسطرح کے کنکر پھینکنے سے اور فرمایا کہ تحقیق نہیں شکار کیا جاتا ہے ساتھ اسکے شکار اور نہ زخمی کیا جاتا ہے ساتھ اسکے دشمن یعنی دشمنان دین کے یعنی نہ حاصل ہوتا ہے اسمیں فائدہ دنیا کا ہے اور نہ دین کا محض لہو و لعب ہے اور باوجود اسکے لوگونکو ضرر بھی اس سے پہونچتا ہے جیسیکہ فرمایا ولیکن یہ پھینکنا توڑ ڈالتا ہے دانت کو اور پھوڑ دیتا ہے آنکھ کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا ابن ملک نے منع کرنے حضرت نے اس سے اسلیے کہ مصلحت نہیں ہے اسمیں اور خوف ہے مناسد کا اور یہی حکم ہر چیز کا کہ اسمیں یہ بات پائی جاتی ہے **وَعَنْ** اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرَّ اَحَدُكُمْ فِيْ مَسْجِدِنَا اَوْ فِيْ سُوْقِنَا وَمَعَهٗ نَبْلٌ فَلْيُمْسِكْ اَوْ لِيَقْبِضْ بِكَفِّهٖ اَنْ يُّصِيْبَ اَحَدًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْهَا بِشَيْءٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ گذرے ایک تمھارا بیچ مسجد ہمارے یا بیچ بازار ہمارے کے اور ساتھ اُسکے ہوون تیر پس چاہیے کہ بند کرے یعنی ہاتھ رکھ لے اُنکے پکانو پر اسلیے کہ نہ لگے کسی کو مسلمانونمیں سے اُنسے کچھ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بیچ مسجد ہمارے کے آخر یعنی مسلمانونکی مسجد دن اور بازار دنمیں اور جتنی جگہ مسلمانونکے جمع ہونیکی ہیں اُنھیں کے حکم میں ہیں اور مانند تیرونکے اور بوتیکے ہتھیار وغیرہ ہیں کہ اُنکو بھی مجمع میں اسطرح استعمال نکرنیں کہ لوگونکو ایذا ہو **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُشِيْرُ اَحَدُكُمْ عَلٰى اَخِيْهِ بِالسِّلَاحِ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِيْ يَدِهٖ فَيَقَعُ فِيْ حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ اشارہ کرے ایک تمھارا اوپر بھائی اپنے کے ساتھ ہتھیار کے اسلیے کہ تحقیق وہ نہیں جانتا شاید کہ شیطان کھینچ لے ہتھیار کو اُسکے ہاتھ سے یعنی جا لگے اُسکے پس جا پڑے بیچ گڑھے آگ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی شیطان ہاتھ اُسکے سے ہتھیار لگوا دے کسی بھائی مسلمان کو اور اُسکے سبب سے مستحق دوزخ کا ہو **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَشَارَ اِلٰى اَخِيْهِ بِحَدِيْدَةٍ فَاِنَّ الْمَلٰئِكَةَ تَلْعَنُهٗ حَتّٰى يَدَعَهٗ وَاِنْ كَانَ اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ اشارہ کرے طرف بھائی اپنے کے ساتھ لوہے کے پس تحقیق فرشتے لعنت کرتے ہیں اُسکو یہانتک کہ رکھدے اُسکو اگرچہ ہو اشارہ کرنیوالا بھائی اُسکا حقیقی نقل کی بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی سگا بھائی بھائی کے قتل کرنیکا قصد نہیں کرتا ہے اکثر پس یہ اشارہ نا ازاہ منہ کے ہوگا باوجود اسکے لعنت ہوتی ہے اُسپر مقصود مبالغہ ہے بیچ نہی اُس سے **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَزَادَ مُسْلِمٌ وَمَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا اور روایت ہے ابن عمر اور ابی ہریرہ سے کہ فرمایا جو شخص کہ اُٹھاوے ہمپر ہتھیار یعنی اگرچہ ازراہ ہنسی کھینچے ہتھیار پس نہیں ہم میں سے یعنی نہیں ہمارے طریقہ پر نقل کی یہ بخاری نے اور زیادہ کیا مسلم نے اور جو شخص کہ فریب دے ہمکو یعنی ڈھانپے عیب مبیع کا مثلاً پس نہیں ہم میں سے **وَعَنْ** سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَرَّ سَلَّ عَلَيْنَا السَّيْفَ فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے مسلم بن اکوع سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کھینچے ہم پر تلوار یعنی اگرچہ نہ قصد کرے کسی کے قتل کرنیکا پس نہیں وہ ہم میں سے نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** هِشَامِ بْنِ حَكِيمٍ مَرَّ بِالشَّامِ عَلَى أُنَاسٍ مِنَ الْأَنْبَاطِ وَقَدْ أُقِيمُوا فِي الشَّمْسِ صُبَّ عَلَى رُؤُسِهِمُ الزَّيْتُ فَقَالَ مَا هٰذَا قِيلَ يُعَذَّبُونَ فِي الْخَرَاجِ فَقَالَ هِشَامٌ أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ہشام بن عروہ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یہ کہ ہشام بن حکیم گذرا شام میں اوپر کتنے آدمیوں کے قوم نبطیوں سے اسحال میں کہ تحقیق وہ کھڑے کیے گئے تھے دھوپ میں اور ڈالا گیا تھا اُنکے سر پر تیل گرم کہ کر پس کہا ہشام بن حکیم نے کہ کیا ہے یہ یعنی کیا سبب ہے اس مار کا کیا گیا کہ عذاب کیے جاتے ہیں یہ بسبب خراج کے کہا مال واجبی نہیں دیتے ہیں پس کہا ہشام نے گواہی دیتا ہوں میں کہ البتہ سُنا ہے میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ تحقیق اللہ تعالےٰ عذاب کریگا اُن لوگوں کو کہ عذاب کرتے ہیں لوگوں کو دنیا میں نقل کی یہ مسلم نے **ف** عذاب کرتے ہیں یعنی ناحق اور ساتھ آمیختہ کے کہ عذاب کریگا اللہ تعالےٰ ساتھ اُس کے عقبیٰ میں مانند گرم تیل ڈالنے وغیرہ کے ع ح **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ أَنْ تَالِكَ مُدَّةً أَنْ تَرَى قَوْمًا فِي أَيْدِيهِمْ مِثْلُ أَذْنَابِ الْبَقَرِ يَغْدُونَ فِي غَضَبِ اللّٰهِ وَيَرُوحُونَ فِي سَخَطِ اللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہوا ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قریب ہے اگر دراز ہووے تیری مدت عمر یہ کہ دیکھیگا تو ایک گروہ کو کہ اُنکے ہاتھوں میں ہونگے مانند دُموں گایوں کے یعنی کوڑے صبح کرینگے بیچ غضب اللہ کے اور شام کرینگے بیچ نہایت ناخوشی اللہ کے یعنی ہمیشہ اللہ کے غضب میں رہتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ شام کرینگے بیچ لعنت اللہ کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** مراد اُنسے وہ لوگ ہیں کہ ظالموں کے دروازہ پر موجود رہتے ہیں اور آگے اُنکے چلتے ہیں اور مارتے ہیں اور دھمکی دیتے ہیں لوگوں کو اور بُرا کہتے ہیں اور حکم کتوں کے کرتے ہیں ع ح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُؤُسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا وَإِنَّ رِيحَهَا لَتُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دو گروہ ہیں دوزخیوں سے نہیں دیکھا میں نے اُنکو یعنی بلکہ نہ دیکھونگا ایک اُنمیں سے وہ ہیں کہ اُنکے پاس کوڑے ہونگے مانند دُموں گاؤں کے مارینگے یعنی ناحق ساتھ اُن کوڑوں کے لوگوں کو اور دوسری قسم عورتیں ہیں پہنے ہوئے کپڑے ظاہر بدن اور ننگی ہیں حقیقت میں اور میل کرنیوالیاں اور میل کرنیوالیاں سر اُنکے مانند کوہان اونٹوں بختی کے ہلتے ہوئے نہیں داخل ہونگی بہشت میں اور نہیں پاوینگی بُو اُسکی حالانکہ بو جنت کی پائی جاتی ہے مسافت اتنی اور اتنی سے یعنی بہت دور سے مثلاً سو برس کی راہ کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** پہنے ہوئے آخر یعنی نہیں کپڑے پہنتی ہیں کہ بدن اُنکے اُنمیں سے معلوم ہوتے ہیں بس اگرچہ ظاہر میں پہنے ہوئے ہیں لیکن حقیقت میں ننگی ہیں کچھ بدن ڈھانکتی ہیں اور کچھ کھلا رکھتی ہیں جیسے کہ دوپٹہ پیٹھ پر ڈال لیتی ہیں اور سینہ اور پٹ کہ جگہ شہوت کی ہیں برہنہ رکھتی ہیں یا پہنتی ہیں دنیا میں لباس فاخرہ اور ننگی ہیں لباس تقویٰ سے کہ آخرت میں بسبب لباس بہشت کے پہنیں گی اور میل کرنیوالیاں آخر یعنی ایسی سج دھج بناتی ہیں کہ لوگوں کو اپنی طرف مائل کرتی ہیں اور میل کرنے والیاں یعنی آپ بھی غبت کرتی ہیں مردوں کی طرف یا میلان کے یعنی ہیں کہ اوڑھنیاں سر پر سے اُتار ڈالتی ہیں تا دیکھیں لوگ مُنہ اُنکے اور مائلات یعنی لٹکا چال چلتی ہیں تا دل لوگوں کو فریفتہ کریں اور اور بھی کئی معنی اُنکے لکھے ہیں شرح میں اور سر اُنکے آخر یعنی چوٹیوں کو سر پر باندھ لیتی ہیں یعنی جوڑا ہوتا ہے اُنکے سر پر کہ سر اُنکے مانند کوہان اونٹوں بختی کے ہیں کہ مائل ہوتے ہیں وہ کوہان بسبب کثرت فربہی کے جیسے کہ معمول عورتوں مصر کا ہے اور وہ قسم مردوں کی اور سر طرحی عورتیں ہیں زمان طہارت نشان حضرت کے اصلاً نہ تھیں پس خبر ائمی دی قبیلہ بعد اسکے ہو

اور نہیں داخل ہونگی الخ یہ صفت عورتونکی ہے اور نہ ذکر کی صفت مردونکی مانند اسکے واسطے اختصار کے اور کہا قاضی عیاض نے کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ نہیں داخل ہونگی جنت میں اور نہیں پاوینگی بُو جنت کی اُسوقت کہ داخل ہونگی اہمین اور پاوینگی بُو اُسکی عورتیں بارسا اور پرہیزگار نہ یہ کہ کبھی نہیں داخل ہونگی یا یہ محمول ہے حلال جاننے اُسے زجر و تغلیظ ہے ح ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ فَاِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ابی ہریرہ کی کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ مارے ایک تمھارا یعنی کسی کو پس چاہیے کہ بچاوے مُنھ کو اسلیے کہ تحقیق اللہ تعالٰے نے پیدا کیا آدم کو اوپر صورت اپنی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اوپر صورت اپنی کے یعنی صفات اپنی کے اور کیا اُسکو مظہر صفات جلالیہ اور جمالیہ اپنی کا یا پیدا کیا آدم کو اوپر صورت خاصہ کے اخترع کیا اُسکو اور پیدا کیا اور اضافت واسطے تشریف تکریم کے ہے جیسے کہ **نَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ** میں اور بعضوں نے کہا ضمیر عایدہ طرف آدم کے ہے یعنی پیدا کیا اسکو اوپر صورت کے مخصوص ساتھ آدم کے ہے ممتاز تمام مخلوقات سے مشتمل اوپر خصائص کرامات کے پس حاصل معنی کا یہ ہوگا کہ حق تعالٰے نے آدم کو اشرف سب مخلوقات میں کیا اور مُنھ اُسکا اشرف اعضا اُسکے کا اور محل ظہور صوت و کمال اُسکے کا ہے پس بچ کر چاہیے اُسکے مُنھ پر مارنے سے اور لکھا ہے علمانے کہ لیمراعات کے لیے ح ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَشَفَ سِتْرًا فَاَدْخَلَ بَصَرَهٗ فِي الْبَيْتِ قَبْلَ اَنْ يُّؤْذَنَ فَرَاٰى عَوْرَةَ اَهْلِهٖ فَقَدْ اَتٰى حَدًّا لَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَّاْتِيَهٗ وَلَوْ اَنَّهٗ حِيْنَ اَدْخَلَ بَصَرَهٗ فَاسْتَقْبَلَهٗ رَجُلٌ فَفَقَاَ عَيْنَهٗ مَا عُيِّرَتْ عَلَيْهِ وَاِنْ مَّرَّ الرَّجُلُ عَلٰى بَابٍ لَا سِتْرَ لَهٗ اَوْ سِتْرَ لَهٗ مُغْلَقٌ فَنَظَرَ فَلَا خَطِيْئَةَ عَلَيْهِ اِنَّمَا الْخَطِيْئَةُ عَلٰى اَهْلِ الْبَيْتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ روایت ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کھولے پردہ اور داخل کرے اپنی نگاہ گھر میں پہلے اسکے کہ اذن دیا جاوے اُسکو یعنی پردہ کھولنے کا اور داخل ہونیکا پس دیکھے اہل اُسکے کو پس تحقیق آیا ایک حد کو یعنی کی ایک چیز کہ واجب کرے حد کو یعنی تقدیر کو نہیں درست اُسکو کرنا اُسکا یعنی آنا بے اذن اور دیکھنا پردہ کھولکر اور اگر تحقیق داخل کی اُسنے اپنی نگاہ اور سامنے آگیا اُسکے کوئی شخص گھر والوں میں سے پس پھوڑ ڈالی آنکھ اُسکی نہیں سرزنش کرونگا میں اُسپر اور نہ میں لازم کرونگا اُسپر کچھ اور اگر گذرے مرد دروازے پر کہ نہیں پردہ اُسکے لیے اسحالمیں کہ بند نہیں کیا گیا ہے وہ پس جائے نظر اُسکی گھر والو پر پس نہیں گناہ اُسپر سوا اُسکے نہیں کہ گناہ گھر کے لوگو پر ہے کہ کیوں دروازہ نہ بند کیا اور پردہ نہ ڈالا اُسپر نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **ف** نہیں درست اُسکو الخ یہ استیناف ہے متضمن اُسطے علت کے یعنی یہ جدا حملہ ہے کہ اہمین معنی علت کے ہیں اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر یہ کہ واجب ہے بند رکھنا دروازیکا باڑے رکھنا پردے کا دروازے پر ح ع **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّتَعَاطٰى السَّيْفُ مَسْلُوْلًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت جابر کی ہے کہ منع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پکڑنے تلوار کے ننگی کر کر نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** ننگی تلوار کے پکڑنے سے منع فرمایا واسطے خوف اسکے کہ گر پڑے ہاتھ سے خطا یا کوئی ڈرے اُس سے ح ع **وَعَنِ** الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُّقَدَّ السَّيْرُ بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت حسن سے کہ نقل کی سمرہ سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس سے کہ چیرا جاوے تسمہ درمیان دونوں انگلیوں کے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** سبب منع فرمانیکا اس سے یہ ہے کہ زخمی ہو جاوین انگلیاں اور ان دونوں حد بتوہین نبی تنزیہی اور شفقت کی ہے ح ع **وَعَنْ** سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ دِيْنِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دَمِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ اَهْلِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت سعید بن زید سے ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ مارا جاوے واسطے محافظت دین اپنے کے پس وہ شہید ہے اور جو شخص کہ مارا جاوے واسطے محافظت جان اپنی کے پس وہ بھی شہید ہے اور جو شخص کہ مارا جاوے

واسطے محافظت مال اپنے کے پس وہ بھی شہید ہوا اور جو شخص کہ مارا جاوے واسطے محافظت اہل اپنے کے پس وہ بھی شہید ہے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے **ف** واسطے محافظت دین اپنے کے یعنی کوئی کافر یا مبتدع اُسکے دین کی حقارت کرتا ہو اور اُسنے اُسکا مقابلہ کیا اور مارا گیا اور اکثر علما اِسپر ہین کہ اگر کوئی شخص قصد کرے کسی کے مال لینے کا یا مار ڈالنے اُسکے کا یا تعرض کرے اُسکے اہل و عیال ہر تو پہنچتا ہو اُسکو کہ دفع کرے اُسکے قصد کرنیوالیکو ساتھ طریقہ سہل اور اچھے کے پھر اگر وہ باز نہ آوے بغیر قتل کرنے کے اور یہ مار ڈالے اُسکو تو نہین لازم آویگا اِسپر کچھ اور اگر یہ مارا جاویگا تو شہید ہوگا ع ح **وعن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لجہنم سبعۃ ابواب باب منہا لمن سل السیف علی امتی او قال علی امۃ محمد رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا دوزخ کے سات دروازے ہین ایک دروازہ اُنمین واسطے اُس شخص کے ہے کہ کھینچے تلوار اوپر اُمت میری کے یعنی ناحق یا فرمایا اوپر اُمت محمد کے نقل کی ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **وحدیث** ابی ہریرۃ الرجل جبار ذکر فی باب القصب اور حدیث ابی ہریرہ کی کہ مرد کا مارا جانا ہدر ہے ذکر کی گئی باب القصب مین **باب القسامۃ** باب بیچ بیان قسامت کے **ف** قسامت ساتھ زبر قاف کے بمعنی قسم کے ہے سوگند کھانا اور شرع مین قسامت اُسکو کہتے ہین کہ محلہ مین ایک شخص قتل کیا گیا یا اور اُسکا قتل کرنیوالا معلوم نہین پھر محلہ کے لوگونمین سے پچاس آدمی قسم کھاوین کہ ہمنے نہین مارا ہے اِسکو اور نہ ہم مارنیوالیکو جانتے ہین پس یہ مذہب امام ابو حنیفہؒ کا ہے بسبب حدیث مشہور کے **البینۃ علی المدعی والیمین علی من انکر** جسیکہ دلالت کرتی ہے اِسپر حدیث آیندہ تیسری فصل مین رافع بن خدیج سے اور نزدیک شافعیؒ اور احمدؒ کے اگر ہو درمیان اہل محلہ کے اور قتیل کی عداوت یا ظاہر ہو کوئی علامت اور ظن غالب ہوا سکا کہ اُنھون نے مارا ہے جیسیکہ پایا گیا اُنکے محلہ مین تو سوگند دیجائے اولیائے مقتول کو کہ وہ قسم کھاوین کہ قسم ہمتنے ہی مارا ہے اور اگر وہ انکار کرین سوگند کھانیسے تو سوگند دیجاوے اُنکو کہ اتہام کیے گئے ہین قتل کے جیسے کہ دلالت کرتی ہے اِسپر حدیث اول رافع بن خدیج سے اور واجب نہین ہوتا قسامت مین قصاص اگرچہ دعویٰ قتل عمد کا ہو بلکہ واجب اُسمین دیت ہے خواہ قتل عمد کا دعویٰ کرے یا خطا کا اور امام مالکؒ کہتے ہین کہ اگر دعویٰ قتل عمد کا ہو تو حکم ساتھ قصاص کے کرنا چاہیے اور قول قدیم شافعیؒ کا بھی یہی ہے اور تمام مسائل قسامت کے اور دلائل اُسکے مذکور ہین کتب فقہ مین اور قسامت احکام جاہلیت سے تھی اور حضرتؐ نے بھی اُسکو مسلم رکھا اور حکم کیا ساتھ اُسکے درمیان جماعت کے انصار سے کہ دعویٰ قتل کا کیا اوپر یہود خیبر کے ع ح **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** رافع ابن خدیج وسہل ابن ابی حثمۃ انہما قالا ان عبد اللہ بن سہل ومحیصۃ بن مسعود اتیا خیبر فتفرقا فی النخل فقتل عبد اللہ بن سہل فجاء عبد الرحمن بن سہل وحویصۃ ومحیصۃ ابنا مسعود الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فتکلموا فی امر صاحبہم فبدأ عبد الرحمن وکان اصغر القوم فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کبر الکبر قال یحیی بن سعید یعنی لیلی الکلام الاکبر منکم فتکلموا فقال لہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتحلفون وتستحقون قاتلکم او صاحبکم قالوا یا رسول اللہ لم نشہد ولم نر کیف نحلف قال فتبرئکم یہود فی ایمان خمسین منہم قالوا یا رسول اللہ قوم کفار فعقلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قبلہ وفی روایۃ تحلفون خمسین یمینا وتستحقون دم صاحبکم او قاتلکم وفی روایۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عندہ بمائۃ ناقۃ متفق علیہ روایت ہے رافعؓ بن خدیج اور سہلؓ بن ابی حثمہ سے یہ کہ دونون نے حدیث کی یہ کہ عبد اللہ بن سہل اور محیصۃ بن مسعود آئے دونون خیبر مین اور جدا ہو گئے کھجور ونکے درختونمین یعنی ایک کسی طرف چلا گیا اور ایک کسی طرف سیر کرتے ہوئے پس مارے گئے عبد اللہ بن سہل پھر آئے عبد الرحمنؓ بن سہل یعنی بھائی مقتول کا اور حویصہؓ اور محیصہؓ بیٹے مسعود کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کلام کیا اُنھون نے بیچ شان یار اپنے کے کہ قتل کیا گیا تھا پس شروع کیا یعنی کلام کرنیمین عبد الرحمنؓ نے کہ بھائی تھا مقتول کا اور تھا وہ چھوٹا تینون سے

پس کہا اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑائی رکھ بڑے کی یعنی جو تجھے بڑا ہی مقدم کر اُسکو کلام کرنے مین کہا یحییٰ بن سعید نے کہ راویون اسحدیث کیسے ہی مراد رکھتے تھے حضرتؐ اِس سے کہ متولی ہو کلام کرنیکا بڑا پس کلام کیا اُنھون نے یعنی اُنکے بڑے نے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مستحق ہو دیت یا قصاص قتیل اپنے کے یا فرمایا یعنی بجاے قتیل اپنے کے یار اپنے کے ساتھ قسمون بچاسؔ مرد و نکے تم مین سے عرض کیا اُنھون نے یا رسول اللہ یہ ایک چیز ہی کہ نہین دیکھا ہمنے اُسکو یعنی نہین جانتے کہ کرسنے مارا ہی اُسکو فرمایا حضرتؐ نے پس لٹک کر یگے تمکو یعنی اِس گمان سے یہود پچاس قسمون بچاس کے یعنی وہ قسم کھا جاوینگے کہ ہمنے نہین مارا ہی اُسکو اور رفع تہمت کرینگے اپنے سے کہا اُنھون نے یا رسول اللہ وہ قوم کافر ہین یعنی اُنکی قسمون کا کیا اعتبار ہی پس بدلہ دیا یعنی دیت دی یارون مقتول کے کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے یعنی دفع فتنہ کیلیے اور ایک روایت مین ہی کہ کھاؤ تم پچاس قسمین اور مستحق ہو دیت قاتل اپنے کے یا فرمایا صاحب اپنے کے پس دیت دی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے سو اونٹ نقل کی ہی بخاری اور مسلم نے **ف** متولی ہوا کبر سین دلیل ہی اسپر کہ بڑا لایق تر ہی ساتھ اکرام کے اور ابتدا کرنے کلام کے اور جائز ہی وکالت حدود مین اور جائز ہی وکالت حاضر کی اِسلیے کہ ولی خون کے عبدالرحمٰن بن سہل تھے کہ بھائی ہین قتیل کے اور حویصہؓ اور محیصہؓ اُسکے چچا کے بیٹے ہین اور اِس سے بھی معلوم ہوا کہ قسمین پہلے جنم مین مدعی پر آتی ہی اور ہمارے نزدیک ابتدا کیجاوے قسم دینے مین ساتھ مدعی علیہ کے ع وَھٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِیْ اور یہ باب خالی ہی فصل دوسری سے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** رافع بن خدیج قَالَ اَصْبَحَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ مَقْتُوْلًا بِخَیْبَرَ فَانْطَلَقَ اَوْلِیَاءُہٗ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرُوْا ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ اَنْتُمْ شَاھِدَانِ یَشْھَدَانِ عَلٰی قَاتِلِ صَاحِبِکُمْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَمْ یَکُنْ ثَمَّ اَحَدٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَاِنَّمَا ھُمْ یَھُوْدُ وَقَدْ یَجْتَرِءُوْنَ عَلٰی اَعْظَمَ مِنْ ھٰذَا قَالَ فَاخْتَارُوْا مِنْھُمْ خَمْسِیْنَ فَاسْتَحْلِفُوْھُمْ فَاَبَوْا فَوَدَاہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِہٖ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ روایت ہی رافع بن خدیج سے کہ کہا ہو گیا ایک شخص انصار مین سے یعنی عبداللہ بن سہل مقتول بیچ خیبر کے پس وارث اُسکے یعنی بیٹا اُسکا اور دونون بیٹے چچا اُسکے کے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا یہ ماجرا اور بروجہ حضرتؐ کے پس فرمایا حضرتؐ نے کیا تمھارے پاس مین دو شاہد ہی دین اور قتل کرنیوالے یا تمھارے کہا وارثون نے یا رسول اللہ نہ تھا اُسجگہ کوئی مسلمان نو نہین سے اور نہین ہین وہ مگر یہود یعنی مشہور ساتھ ظلم اور فساد اور قتل اور حیلہ گری کے اور تحقیق دلیری کرتے ہین وہ اِس سے بہت بڑے کا موسے یعنی قتل کرنے انبیا پر اور تحریف کلام اللہ پر اور نہ مانتے احکام خدا پر فرمایا حضرتؐ نے پس اختیار کرو تم اُنمین سے پچاس شخصونکو پس قسم لو اُنسے پس انکار کیا وارثون مقتول کے نے قسم لینے یہود کے سے پس دیت دی اُس مقتول کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** کہا ملا علیؒ نے کہ ظاہر اِس حدیث کا صریح ہی بیچ دلیل ہونے مذہب ہمارے کے اور بعد اِسکے اختلاف مذاہب کا اور دلیلین اپنے مذہب کی خوب بیان کین مین **بَابُ قِتَالِ اَھْلِ الرِّدَّۃِ وَالسُّعَاۃِ الْفَسَادِ** باب ہے بیچ بیان قتل کرنے مرتدونکے اور اُن لوگونکے کہ سعی کرتے ہین مناد کرنے مین **ف** مرتد اُسکو کہتے ہین جو اسلام سے پھر جاوے اور مسلمان جب اسلام سے پھر جاوے عیاذاً باللہ منہ عرض کیا جاوے اُسپر اسلام اور اگر اُسکو شبہ ہو تو دور کیا جاوے شبہ اُس سے اور عرض اسلام اور دور کرنا شبہ کا واجب نہین بلکہ مستحب ہے اِسلیے کہ دعوت اسلام کی پونہچ چکی ہی اُسکو احتیاط دعوت جدید کی نہین اور مستحب ہے کہ حبس کرین اُسکو تین روز اگر مسلمان ہوا فبہا ورنہ قتل کرین اور بعضون نے کہا اگر گروہ مہلت طلب کرے مہلت دین ورنہ الا حاجت نہین اور امام شافعیؒ کے نزدیک واجب ہے کہ مہلت دے اُسکو امام تین روز اور ظاہر اِس قول اللہ تعالےٰ کے سے **اُقْتُلُوا الْمُشْرِکِیْنَ** اور حدیث پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی سے من بدل دینہ فاقتلوہ معلوم ہوتا ہی کہ مہلت دینی واجب نہین اور سعی کرتے ہین مناد کرنے مین مراد اُنسے یہان قطاع الطریق ہین یعنی قزاق جیسے کہ فرمایا **اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْا** ع **ف** فتاویٰ عالمگیری مین مسائل مرتد کے ایک باب مین خوب تفصیل سے لکھے ہین

ع یعنی نہین ہی یہ باب خالی ہمارے نزدیک اور دوسرے یعنی فصل پہلی اور دوسری فصل تیسری ہمارے نزدیک

مرتبہ اُسکا سوا اسکے چند مسائل فروعی وجود کے لکھا جاتا ہے تا بھائی مسلمانونکے کام آوے کہ جانناان مسائل کلہت ضرور ہے **باب** پہچ بیان احکام مرتد ونکے مرتد عرف مین کہتے ہین پھر جانیوالیکو دین اسلام سے اور رکن مرتد ہونیکا جاری کرنا کلمہ کفر کا ہے زبانپر بعد وجود ایمان کے اور شرط صحت اُسکے کے عقل ہے پس نہین صحیح ہو مرتد ہونا مجنون کا اور نہ لڑکے بے عقل کا اور جو شخص کہ جنون اُسکا جاتا رہتا ہو پس اگر مرتد ہووہ حالت جنون مین نہین صحیح اور اگر مرتد ہو حالت افاقت مین صحیح ہے اور اسیطرح نہین صحیح مرتد ہونا ایسے نشے والیکا کہ جاتی رہی ہو عقل اُسکی اور بالغ ہونا نہین شرط ہو واسطے صحت اُسکے اور اسیطرح مرد ہونا نہین شرط ہے اسکے صحت کی اور اور شرط صحت اُسکی کی رغبت ہے پس نہین صحیح ہو مرتد ہونا اُسکا کہ زبردستی کیا جاوے مرتد ہونے برادر لڑکا عقل والا وہے کہ سیکھنے اسکو کلمہ اسلام کے اچھے بُرے مین اور میٹھے اور کڑوے مین اور بعضون نے اندازہ کیا ہے اسکا یہ کہ پونچھے سات برس کی عمر کو اور جسکو ہو بیماری برسام کی یا کھلایا جاوے کچھ پس جاتی رہی عقل اُسکی درمیان بکنے لگے پھر مرتد ہو جاوے تو نہین ثابت ہوتا ہے یہ مرتد ہونا اور اسیطرح اگر ہو مجنون یا بیہوش یا مغلوب العقل کسی وضع کا پس وہ بھی نہین ہوتا ہے مرتد اور مرتد پر عرض اسلام اور دفع شبہ کیا جاوے چنانچہ بیان اُسکا اوپر کے فائدہ مین ہو چکا اور مسلمان ہونا اُسکا یہ ہے کہ پڑھے کلمہ شہادت کا اور بیزار ہو سب دینون سے سوائے دین اسلام کے اور اگر بیزار ہوا اُس دین سے کہ انتقال کیا ہے طرف اُسکے کافی ہے اگر توبہ کی مرتد نے اور رجوع کی طرف اسلام کے پھر رجوع کی طرف کفر کے یہانتک کیا تین بار اور ہر بار طلب کی امام نے تاخیر پس امام تاخیر کرے اُسکو تین دن پھر اگر عود کرے طرف کفر کے چوتھی بار پھر طلب کرے تاخیر نہ تاخیر دے اُسکو امام پس اگر اسلام لاوے فبہا والّا قتل کرے اور سبکہ مرتد ہوا لڑکا عقل والا پس مرتد ہونا اُسکا معتبر ہے نزدیک ابی حنیفہؒ اور محمدؒ کے جبر کیا جاوے اسلام لانے پر اور قتل نہ کیا جاوے اور اسیطرح جبکہ مرتد ہوا لڑکا کہ قریب بالغ ہونیکے ہے اور نہ قتل کیا جاوے عورت مرتدہ بلکہ قید کیا جاوے یہانتک کہ مسلمان ہو اور مارا جاوے اُسکو ہر تین دن مین ایکبار سے مبالغہ کے بیچ لانے اسلام کے اور اگر مار ڈالے اُسکو کوئی تو نہین واجب ہوگا اُسپر کچھ واسطے شبہ کے اور لونڈی مرتدہ پر جبر کرے مالک اُسکا کہ اپنے گھر مین قید کرے اُسکو اور سونپی جاوے باوجود یکہ طرف اُسکے باوجود لیتے رہنے خدمت ہی کے اُس سے اور صحبت کرے اُسکے مالک اُسکا اور لڑکی عاقلہ مانند بالغہ کے ہے اور حنفی مشکل مانند عورت کے ہے اور نہ بندی کیجاوے حرہ مرتدہ جبتک کہ دارالاسلام مین ہے پس اگر لاحق ہو دارالحرب مین لونڈی کیجاوے جب بندی مین پکڑی آوے اور امام ابوحنیفہؒ سے نوادر مین ہے کہ بندی کیجاوے دارالاسلام مین بھی کما مر بخلاف اگر فتوی دیا جاوے ساتھ اس روایت کے تو نہین مضائقہ ہے بیچ حق اُس عورت کے کہ ہو خاوند والی اور لائق ہے کہ درخواست اُسکی لونڈی کرنیکی کرے خاوند امام سے یا ہمبستر کرے اُسکو امام خاوند کے تئین جبکہ ہو خاوند مصرّف پس مال اُسکا مع جائیگا اور اُسوقت متولی ہوگا خاوند قید کرنے اور مارنے اُسکے کا اسلام چسبوقت کہ انکار کرے مرتد ہونیکا اور اقرار کرے توحید کا اور معرفت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا اور دین اسلام کا پیچ اُسکی طرف نوبہ ہے اور زائل ہو جاتی ہے ملک مرتد کی مال اُسکے سے بسبب مرتد ہو جانے اُسکے کے زائل ہونا موقوف پس اگر اسلام لاوے عود کرجاتی ہے ملک اُسکی اور اگر مر جاوے یا قتل کیا جاوے حالت ردہ پر وارث ہونگے کسب اسلام اُسکے کے اُسکے وارث مسلمان بعد ادا کرنے دین اسلام اُسکے کے اور کسب ردہ اُسکے کافی ہوگا بعد ادا کرنے دین ردہ اُسکی کے اور یہ نزدیک ابی حنیفہؒ کے ہے اور صاحبین کے نزدیک نہین زائل ہوتی ملک مرتد کی پھر مختلف ہوی ہین روایتین ابی حنیفہؒ سے اُسکے حق مین کہ وارث ہو مرتد کا روایت کیا امام محمدؒ نے امام ابوحنیفہؒ سے یہ کہ معتبر ہے ہونا اُسکا وارث نزدیک موت مرتد کے یا قتل ہونے اُسکے کے یا حکم ہونیکے ساتھ لاحق ہونے اُسکے کے دارالحرب مین اور یہ صحیح تر ہے اور وارث ہوتی ہے اُسکی مسلمان ہوی اُسکی جبکہ مرے یا قتل کیا جاوے یا حکم ہو ساتھ لاحق ہونیکے باعتبار اس مین کہ وہ عدت مین ہے اسلیے کہ مرتد ہوا بھاگنے والا بسبب ردہ کے اسلیے کہ ردہ بمنزلہ مرض کے ہے اور مرتد کا مین وارث ہوتا ہے خاوند اُسکا مگر یہ کہ ہو مرتد بیمار پس وارث ہوگا اُسکا خاوند اُسکا اور وارث ہونگے اُسکے اقربا سوائے مال اُسکے کے یہانتک کہ جو مال کما یا گیا ہے حالت ردہ اُسکی مین اگر لاحق ہوا لونڈی دارالحرب مین مرتد ہو کر یا حکم کیا حاکم نے ساتھ لاحق ہونے اُسکے کے آزاد ہو جائیگا غلام مدبّر اُسکا اور اُمہات اولاد اُسکی اور فی الحال دینے آدین کے

دیون موجلہ اُسکے اور نقل ہوگا وہ مال اُسکا کمایا ہی حالت اسلام مین طرف مسلمان وارثون اُسکے کے باتفاق تینون علما ہمارے اور جو کچھ وصیت
کی تھی مرتد نے حالت اسلام مین پس وہ مذکور ہی ظاہر روایت یعنی مبسوط وغیرہ مین کہ وہ باطل ہی مطلقًا بغیر فرق کرنیکے درمیان اُسکے کہ وہ قریب ہو
یا غیر قریب اور بغیر ذکر کرنے خلاف کے مرتد جبتک کہ چلتا پھرتا ہو دارالاسلام مین پس قاضی نہ حکم کرے کچھ ان احکام مین سے تصرف مرتد کا اسکی ذات مین
جاریہ جبر ہی ایک تو وہ کہ نافذ ہوتا ہی بیع کے نزدیک نہ قبول کرنے مہبہ کے اور ام ولد کرنیکے اور جب جنے لونڈی سکی بچے اور وہ دعوے کرے نسب کا تو ثابت
ہو نسب لڑکے کا اس سے اور وارث ہوگا وہ لڑکا ساتھ وارثون اُسکے کے اور ہوویگی لونڈی مع ولد اُسکی اور نافذ ہوگی اُس سے تسلیم شفعہ کی اور حجر پر غلام
ماذون اپنے کے اور دوسرا تصرف وہ ہی کہ باطل ہی بالاتفاق مانند نکاح کے نہین جائز اُسکو یہ کہ نکاح کرے کسی مسلمان عورت سے اور نہ مرتدہ ہی اور
نہ ذمیہ سے اور نہ حرہ سے اور نہ مملوکہ سے اور حرام ہی ذبح کیا ہوا اُسکا اور شکار اُسکا ساتھ کتے کے اور باز کے اور تیر کے اور تیسرا تصرف وہ ہی کہ موقوف ہوتا ہی
نزدیک سب کے وہ شرکت مفاوضہ ہی پس جب شرکت مفاوضہ کرے مرتد کسی مسلمان سے تو وہ موقوف رہتی ہی اگر مسلمان مومر تد نافذ ہوجاتی ہی شرکت مفاوضہ
اور اگر مرجاوے وہ یا قتل کیا جاوے وہ پر یا لاحق ہووے دارالحرب مین اور حکم کردیوے قاضی ساتھ لاحق ہونے اُسکے کی تو باطل ہوجاتی ہی شرکت مفاوضہ اور
ہوجاتی ہی شرکت عنان سرکی نزدیک صاحبین کے اور نزدیک ابوحنیفہ کے نہین باطل ہوتی اصلا چوتھا تصرف وہ ہی کہ اختلاف کیا ہی
علما نے بیع موقوف ہونے اُسکے کی وہ بیع ہی اور شراء اور اجارہ اور آزاد کرنا اور مدبر کرنا اور کتابت اور وصیت اور قبض دیون نزدیک ابوحنیفہ کے یہ تصرفات
موقوف ہوتے ہین اگر اسلام لاوے نافذ ہوجاتی ہین اور اگر مرجاوے یا قتل کیا جاوے یا حکم کرے قاضی ساتھ لاحق ہونے اُسکے کی دارالحرب مین باطل ہوجاتی ہین
اور تصرف مکاتبت کا بیع رد ت اُسکی کے نافذ ہی نزدیک ابوحنیفہ کے اور اگر بیچے آدمی اپنے غلام مرتد کو یا اپنی لونڈی مرتدہ کو تو بیع جائز ہی مرتد جب پھر آوے مسلمان طرف دارالاسلام کی اگر ہو پھرنا اُسکا پہلے حکم کرنے قاضی کے ساتھ لاحق ہونے اُسکے کی باطل ہوجاتا ہی حکم مرتد ہونیکا بیع مال اُسکے کی پس ہوجاتا ہی گویا کہ وہ
ہمیشہ مسلمان ہی تھا اور نہین آزاد ہوئی کوئی امہات اولاد اور مدبر اُسکے سے اور اگر ہو پھرنا اُسکا بعد حکم کرنے قاضی کے تو جو چیز باقی ہو بیع یا ہاتھ وارثون اپنے کی لیکر سے
اُسکو اور جو چیز کہ نکال ڈالین وارث اپنی ملک سے ساتھ بیع یا ہبہ یا اعتاق وغیرہ کے تو اُسپر دعوی نہین تو پہنچا اُسکو اور نہ بدلہ لینا آتا ہی وارث سے وہ شخص کہ تھا اسلام اُسکا
تبعیت مان باپ اپنے کے جبکہ بالغ ہوا مرتد ہوکر پس قیاس تو یہ چاہتا ہو کہ قتل کیا جاوے لیکن ازراہ استحسان کے نہ قتل کیا جاوے ایسا ہی چاہئے کہ مسلمان ہوا
چھوٹی عمر مین پھر بالغ ہوا مرتد ہوکر جو زبردستی اسلام لایا تھا اگر وہ مرتد ہوجاوے تو نہ قتل کیا جاوے ازراہ استحسان کے اور ان سب صورتون مین جبر کیا جاوے اسلام پر
اور اگر مار ڈالا اُسکو پہلے کسیکے مسلمان ہونیکے تو نہین لازم آویگا اُسپر کچھ اور یقیناً دارالاسلام مین حکم کیا جاوے ساتھ اسلام اُسکے کی اور اگر بالغ ہو حالت کفر مین
جبر کیا جاوے اسلام پر دلیکن قتل نہ کیا جاوے موجبات کفر یعنی جن باتونسے آدمی کافر ہوجاتا ہی وہ کئی قسم پر ہین بعضی تو ایسی ہین کہ متعلق ہین ساتھ ایمان
و اسلام کے جبکہ کہے آدمی کہ نہین جانتا مین کہ آیا صحیح ہی ایمان میرا یا نہین پس خطائے عظیم ہی مگر جبکہ ارادہ کرے اس سے نفی شک کا تو نہین خطا جسنے شک کیا اپنے
ایمان مین اور کہا کہ مین مومن ہون انشاء اللہ پس وہ کافر ہوگا مگر جبکہ تاویل کرے پس کہے کہ نہین جانتا مین کہ کلمہ گا دنیا سے مومن پس اسکو نہین کافر ہونیکا کہنا
کہ اگر قرآن مخلوق ہی یا کہا کہ ایمان مخلوق ہی پس وہ کافر ہوا اور جسنے اعتقاد کیا کہ ایمان مخلوق ہی پس وہ کافر ہوا اور جو کہ نہ راضی ہوا ساتھ ایمان کے پس وہ کافر ہی جو
کوئی راضی ہوا ساتھ کفر نفس اپنے کی پر کافر ہوا اور جو کوئی راضی ہوا ساتھ کفر غیر اپنے کے تو اسمین اختلاف کیا ہی مشائخ نے اور فتوے پر یہ ہی کہ اگر راضی ہوا ساتھ
کفر اپنے کے تارک عذاب مین ہے وہ ہمیشہ کو تو نہین کافر ہوتا اور اگر راضی ہوا ساتھ کفر اُسکے کے تارک کے اسکے حق مین وہ چیز کہ نہین لائق ہی ساتھ صفات
اُسکی کے تو کافر ہوتا ہی جیسے کہا کہ نہین جانتا مین صفت اسلام کی پس وہ کافر ہی اور ذکر کیا شمس الائمہ حلوانی نے اس مسئلہ کو اور مبالغہ کیا ہی اسمین یہانتک کہ یہ
شخص ایسا ہی کہ نہ اسکے لیے دین ہی اور نہ نماز اور نہ روزہ اور نہ طاعت اور نہ نکاح اور اولاد اُسکی اولاد زنا کی ہی ایک مسلمان نے نکاح کیا ایک نصرانیہ صغیرہ سے

اور اُسکے ماں باپ بھی نصرانی ہین اور بڑی ہوئی وہ اِسحال مین کہ نہین جانتی کسی دین کو ادیان مین سے یعنی نہین پہچانتی دین کو دل سے اور نہ بیان کر سکتی ہے اُسکو زبان سے اور وہ دیوانی بھی نہین ہے تو وہ جبری ہوجاتی ہے اپنے خاوند سے اور اسیطرح صغیرہ مسلمہ جب بالغ ہو حالت عقل مین اور نہ وہ جانتی ہو اسلام کو دل سے اور نہ بیان کر سکتی ہو اور وہ دیوانی نہین تو جبری ہوجاتی ہے اپنے خاوند سے تو پوچھا گیا ایک عورت سے کہ تو توحید جانتی ہے اُسنے کہا کہ نہین پس اگر مراد اُسکی یہ ہو کہ مین نہین یاد رکھتی وہ توحید کو کہتی ہین لڑکے کتب مین تو نہین ضرر کرتا اُسکو اور اگر ارادہ کیا اُسنے یہ کہ مین نہین پہچانتی وحدانیت اللہ تعالے کی تو نہین حکم وہ مومنہ اور نہین صحیح نکاح اُسکا جو کوئی مرا اِس حالت مین کہ نہین پہچانتا کہ یہ کوئی خالق ہے اور نہ دیکھا اللہ عزوجل کے کوئی اور بھی گھر ہے سوائے اِس گھر کے اور ظلم حرام ہے تو وہ نہین تھا مومن ایک شخص گناہ کرتا ہے اور کہتا ہے مسلمانی آسکا راکرنی چاہیے کافر ہوتا ہے ایک شخص نے کہا کسی نے کہ مین مسلمان ہون پس اُسنے کہا کہ لعنت بچھپر اور تیری مسلمانی پر کافر ہوتا ہے ایک نصرانی اسلام لایا پھر گیا پادری کے پاس کہا اُسنے کاش کہ مین مسلمان نہ ہوتا اِس وقت تک بیشک لیتا مین مال بہت کا فر ہوتا ہے ایک نصرانی آیا ایک مسلمان کے پاس اور کہا کہ عرض کر مجھپر اسلام تا کہ مسلمان ہو مین نزدیک تیرے پس کہا اُسنے کہ جانو طرف فلانی عالم کی یہانتک کہ عرض کرے تجھپر اسلام پس مسلمان ہو وے تو نزدیک اُسکے اِس کہنے مین اختلاف کیا ہے علما نے کہا ابو جعفر نے کہ کافر نہین ہوتا ایک کافر مسلمان ہوا پس کہا اُسکو ایک شخص نے کہ تجکو کیا بُرا معلوم ہوا تھا اپنے دین سے کافر ہوتا ہے کہنے والا اور تبعضے موجبات ہین کہ متعلق ہین ساتھ ذات اللہ تعالے کے اور صفات اُسکی کے وغیرذالک کافر ہوتا ہے آدمی جبکہ وصف کرے اللہ تعالے کا ساتھ اُسکے کہ نہین لائق ساتھ اُسکے یا ٹھٹھا کرے ساتھ کسی نام کے نامون اُسکے سے یا ساتھ کسی امر کے ادامر اُسکے سے یا انکار کرے وعدہ اور وعید اُسکے کا یا ٹھیراوے اُسکا کسی کو شریک یا فرزند یا بیوی یا نسبت کرے اُسکو طرف جہل کے یا عجز کے یا نقصان کے اور کافر ہوتا ہے اِس کہنے سے کہ جائز ہے یہ کہ کرے اللہ تعالے ایک فعل کو نہ حکمت ہو مین اور کافر ہوتا ہے اگر اعتقاد کرے یہ کہ اللہ تعالے راضی ہوتا ہے ساتھ کفر کے اگر کہے کہ اگر حکم کرے مجکو اللہ تعالے اِس بات کا تو نہ کرونگا مین کافر ہوتا ہے جو کچھ کہ قرآن مین آیا ہے یا اور وجہ سے واسطے اللہ تعالے کے اور نہین وہ جائز آ جائز ہے اطلاق ان اشیا کے ساتھ فارسی کہا بعض مشائخ رحمہ اللہ نے کہ جائز ہے عقاد نہ کرے عضا کہ اور کہا اکثر علما نے کہ نہین صحیح وعلیہ الاعتماد اگر کہا کہ فلانا میری آنکھ مین مانند بہو کے ہے پنج آنکھ اللہ تعالے کے کافر ہوتا ہے اور اُسپر جمہور مشائخ ہین اور کہا بعضون نے کہ اگر مراد رکھے ساتھ اُسکی بُرائی فعل اُسکے کی نہین کافر ہوتا اگر مرا ایک انسان پس کہا دوسرے نے کہ وہ خدا کو چاہیے تھا کہ ہوتا کافر ہوتا ہے جبکہ کہا واسطے دشمن ہونے کے کہ مین ساتھ تیرے۔ بحکم خدا کے کرتا ہون پس کہا دشمن اُسکے نے کہ مین حکم خدا کا نہین جانتا ہون یا کہا کہ بجگہ حکم نہین چلتا یا کہا بجگہ حکم نہین یا کہا خدا حاکم کیلیے نہین لائق یا کہا بجگہ دیو ہی حکم کر گیا پس سب کفر ہوتے ہو چھے گئے حاکم عبدالرحمن جالی اُس شخص کیسے کہ کہا اُسنے ساتھ رسم کے کار کرتا ہون ساتھ حکم کے نہین آیا یہ کفر ہے کہا اگر مے مراد اُسکی فساد حق کا اور ترک شرع کا اور اتباع رسم کی نہ رد کرنا حکم کا نہین کافر ہوتا اگر کہا واسطے ایک شخص کے کہ نہین بیمار ہوتا ہے شخص ہے جھوٹا ہو اللہ تعالے کا یا کہا کہ نہین ہے یہ کہ بھول گیا اُنکو اللہ تعالے پس یہ کفر ہے اگر کہا کہ خدا تیری زبان سے بس نہین آتا ہین کیونکر پس آؤنگا کافر ہوتا ہے اگر کہا اپنی بیوی سے کہ تو زیادہ بیماری ہے طرف میرے اللہ تعالے سے کافر ہوتا ہے اگر کہا کہ واسطے فلانیکے قصدا بد پہنچی پس یہ خطاے عظیم ہے کافر ہوتا ہے ساتھ ثابت کرنے مکان کے واسطے اللہ تعالے کے پس اگر کہا کہ خدا سے کوئی مکان خالی نہین کافر ہوتا ہے اگر کہا کہ اللہ تعالے آسمان مین ہے پس اگر قصد کی ساتھ اُسکی حکایت اُچنبرکی کرنے کی ہین آسمین ظاہر اخبار نہین کافر ہوتا اور اگر ارادہ کیا ساتھ اِسکے مکان کا کافر ہوتا ہے اور اگر نہو واسطے اُسکے کچھ نیت کافر ہوتا ہے نزدیک اکثر کے و ہوالاصح وعلیہ الفتوی کافر ہوتا ہے اِس کہنے سے کہ اللہ تعالے بیٹھا انصاف کیلیے یا کھڑا ہوا انصاف کیلیے بسبب وصف کرنے اُسکے کو اللہ تعالے کو ساتھ فوق و تحت کے اگر کہا کہ میرے لیے آسمان پر خدا ہے اور زمین پر فلانا کافر ہوتا ہے جسوقت کہ کہا خدا نیچے دیکھتا ہے آسمان سے پر یا کہا دیکھتا ہے یا کہا عرش پر ہے پس کفر ہے نزدیک اکثر علما کے مگر یہ کہ کہے عربی مین یطلع اور اگر کہا کہ خدا اوپر عرش سے جانتا ہے پس نہین کفر اور اگر کہا نہ زیر عرش سے جانتا ہے پس یہ کفر ہے

ل یعنی کہا
ف دفعہ ۱۲
ق یعنی قرآن مین جو
اسے یکایک اور دوسرے
ن یعنی اور حقیقت
ن وہ جاہل یعنی
ن نہین نہین یا ایسے
ف صاحب عزہ سے
سنے بلکہ وہ
مشتبہات سے ہین
ل اسمین جانتا ہے
ل کیا اور ہوا نے
ز یعنی
ل یعنی
ل کہا کہا
ق جس یکایک آسمان
بیٹھے ۱۲

جسنے نسبت کیا اللہ تعالےٰ کو طرف ظلم کے پس کافر ہوا ایک شخص نے کہا یا رب یہ ظلم مت پسند کر کہا بعضے عالمون نے کہ وہ کافر ہوتا ہی اگر کہا کہ اگر انصاف کریگا اللہ عزوجل دن قیامت کے تو انصاف پاؤنگا تجھے کافر ہوتا ہی اور اگر کہے لفظ حسوقت کا حیلہ اگر کی نہین کافر ہوتا ہی اگر کہے کہ اگر حکم کریگا اللہ تعالےٰ دن قیامت کے ساتھ حق اور عدل کے تو لونگا مین تجھے حق اپنا پس یہ کفر ہی اگر کہا حسوقت کہ ظلم کرتا ہی ایک ظالم ای رب اس سے یہ ظلم مت قبول کر اگر تو قبول کریگا مین نہین قبول کرینگا پس کفر ہوگویا کہ اُسنے کہا اگر راضی ہوا تو پس مین راضی ہونیکا ایک شخص نے کہا یا خدا روزی مجھپر فراخ کر یا سوداگری مجھپر جاری کر یا مجھپر ظلم مت کر کہا ابو نصر بوسنی نے کہ کافر ہوتا ہی وہ ساتھ اللہ کے ایک شخص نے کہا کہ جھوٹ مت کہہ پس کہا اُسنے کہ جھوٹ کس لیے ہی کہنے ہی لیے تو ہی کافر ہوا فی الحال اگر کہا گیا ایک شخص کو کہ طلب رضا اللہ تعالےٰ کی پس کہا اُسنے کہ مجکو نہین چاہیے یا کہا اگر خدا مجکو بہشت مین داخل کرے غارت کردون یا کہا گیا کہ نہ فرمائی کر اللہ کی اسلیے کہ اللہ تعالےٰ داخل کریگا تجکو آگ مین پس کہا کہ مین دوزخ سے نہین اندیشہ کرتا یا کہا گیا کہ رست کھا بہت اسلیے کہ اللہ نہین دوست رکھے گا تجکو پس کہا کہ مین کھاتا ہون چاہے دوست رکھے چاہے دشمن کافر ہوتا ہی ساتھ ان سب کے اور اسیطرح اگر کہا گیا اُسکو کہ بہت مت ہنس بہت مت سو پس کہا اتنا کھاؤنگا اور اتنا سوؤنگا اور اتنا ہنسونگا کہ آپ چاہون کافر ہوتا ہی ایک شخص نے کہا کسی کو کہ گناہ مت کر اسلیے کہ عذاب ہے پس کہا اُسنے کہ مین عذاب ساتھ ایک ہاتھ کے اُٹھاونگا کافر ہوتا ہی اور کہا گیا کسی کو کہ مان باپ کو مت ستا پس کہا کہ نہین ارنکا مجرحق نہین کافر ہوتا ولیکن گنہگار ہوتا ہی ایک شخص نے کہا ابلیس کو کہ ای ابلیس کار میرا بنا تا ہی جو کچھ فرمائے تو کرونگا مین اور باپ کو ستاؤنگا مین اور جو کچھ نہ فرمائے تو نہ کرونگا مین کافر ہوتا ہی اگر کہا کہ اگر خدا دونون جہان بنا تا تو حق اپنا تجھے لیتا مین کافر ہوتا ہی ایک شخص نے کہی ایک بات جھوٹی پس سنی ایک شخص نے اور کہا کہ خدا میرا اس جھوٹ تیری کو سچ کریگا یا کہا خدا ساتھ اس جھوٹ تیرے کے برکت کرے کہا بعضے علمانے کہ یہ قریب کفر کے ہی ایک شخص نے جھوٹ بولا پس کہا کسی نے برکت دے خدا تیرے جھوٹ مین کافر ہوتا ہی ایک شخص نے کہا کسی کو کہ فلانا ساتھ تیرے سیدھا نہین چلتا ہی پس کہا اُسنے کہ خدا تعالیٰ بھی ساتھ اُسکے سیدھا نہ چلیگا کافر ہوتا ہی کہا ایک شخص نے کہ خدا ز کرو دوست رکھتا ہی مجکو نہین دیا ہی اگر قصد کیا اس کلام کے نسبت کرنا جہل کی طرف اللہ تعالےٰ کے تو کافر ہوتا ہی اور تیرے اس کہنے سے کہ دوست رکھتا ہی سو نیکو نہین کافر ہوتا اگر کہا انشاء اللہ تعالےٰ یہ کام کرتو پس کہا کہ مین بغیر انشاء اللہ کے یہ کام کرونگا کافر ہوتا ہی کہا مظلوم نے کہ یہ ساتھ تقدیر اللہ تعالےٰ کے ہی پس کہا ظالم نے کہ کرتا ہون بغیر تقدیر اللہ سبحانہ کے کافر ہوا اگر کہا ای خدا رحمت اپنی مجھے دیر بغ نزدیک پس الفاظ کفر سے ہی جبکہ دراز ہوا قصہ درمیان خاوند بیوی کے پس کہا خاوند نے اپنی بیوی کو کہ ڈر تو اللہ تعالےٰ سے اور تقوی کر اُس سے پس کہا عورت نے اُسکے جواب مین کہ نہین ڈرتی مین اللہ سے پس اگر خاوند نے عتاب کیا تھا اُسکو معصیت ظاہرہ پر اور ڈراتا تھا اُسکو اللہ تعالےٰ سے اور جواب کو رد اُسنے دیا اس ڈرانے پر تو ہوتی ہی عورت اُسکی مرتدہ اور جدی ہوجاتی ہی خاوند سے اور اگر تھی وہ چیز کہ عتاب کیا اُسکو اُسپر کہ نہین خوف کیا جاتا اللہ تعالےٰ سے نہین کافر ہوتی بگریہ کہ ارادہ کرے ساتھ اسکے استخفاف تو جدی ہوجاتی ہی خاوند سے ایک شخص نے ارادہ کیا یہ کہ مارے کسی کو پس کہا اُسکو اُسنے کہ کیا مین ڈرتا تو اللہ تعالےٰ سے پس کہا اُسنے کہ نہین پس اس سے کافر نہین ہوتا اسلیے کہ ہو سکتا ہی اُسکو کہ کہے تقوی انجیز ہین سے کہ کرتا ہو نہین اور اگر دیکھا کسیکو گناہ مین اور کہا اُسکو کسی نے کیا نہین ڈرتا تو ہمدا سے پس کہا اُسنے نہین ہوجاتا ہی کافر اسلیے کہ نہین ممکن سے آہین تا ویل درسیطرح کہا گیا ایک شخص کو کیا نہین ڈرتا اللہ سے پس کہا اُسنے حالت غضب مین نہین ہوجاتا ہی کافر اگر حکم خدا کو یا شریعت پیغمبر کو نہ پسند کرے جیسیکہ کوئی کہے اُسکو کہ خدا نے چار بیویان حلال کین مجھ کو مین اس حکم کو نہین پسند کرتا پس کفر ہو جو کوئی کہے خدائے عزوجل ہوا اور کوئی چیز نہوئی پس وہ کافر ہوتا ہی اگر کہے کہ خدا نے میرے حق مین تمام بھلائی کی ہی بدی تجھے ہی کافر ہوتا ہی کہا گیا ایک شخص کو بارہا ساتھ بیوی کے بستآیا تو پس کہا کہ خدا ساتھ عورتونکے بس نہین آتا مین کیونکر بس آؤنگا کافر ہوتا ہی اگر کہا خدا اسے دیکھتا ہون اور تجھے یا خدا سے میدیکھتا ہون اور تجھے پسند قبیح ہی اور اگر کہا کہ خدا سے دیکھتا ہون اور سبب مجکو جانتا ہون پسند اچھا ہی طلب کی کسی دشمن سے قسم پس کہا دشمن نے قسم کھاتا ہون اللہ کی پس

کہا قسم طلب کرنیوالے ذکر نہیں چاہتا میں قسم اللہ کی بلکہ چاہتا ہوں قسم ساتھ طلاق کے یا عتاق کے پس کافر ہوا بعضے علما کے نزدیک اور اکثر کے نزدیک نہیں و ہو الاصح اگر کہا کسی کہ خدا جانتا ہے کہ ہمیشہ تجکو ساتھ دعا کے یاد رکھتا ہوں پس اختلاف کیا ہے مشائخ نے اُسکے کفر میں اگر کہا کہ من خدایم بطریق ہنسی کے یعنی خود ایم پس کافر ہوا ایک شخص نے کہا اپنی بیوی سے کہ تجکو حق ہمسایہ نہیں چاہیے اُسنی کہا کہ نہیں پس کہا خاوند نے کہ تجکو حق خاوند کا نہیں چاہیے اُسنی کہا کہ نہیں پھر کہا خاوند نے کہ تجکو حق خدا کا نہیں چاہیے اُسنے کہا کہ نہیں پس کافر ہوئی وہ عورت ایک شخص نے کہا اپنی بیماری میں اور تنگی معاش میں یارے جانتا میں کہ خدا تعالیٰ نے مجکو کیوں پیدا کیا ہے جبکہ لذتوں دنیا سے مجکو کچھ نہیں ہے پس کہا بعضوں نے کہ نہیں کافر ہوتا ہے لیکن یہ کلام خطائے عظیم ہے ایک شخص نے کہا کہ اللہ عذاب دیگا تجکو ساتھ بُرائیوں تیری کے پس کہا اُسنے کہ خدا کو مٹھا یا ہے تو نے کہ تا خدا وہی کرے کہ جو تو کہے کافر ہوتا ہے اگر کہا کہ خدا کیا کر سکتا ہے کچھ اور نہیں کر سکتا سوائے دوزخ کے پس کافر ہوا ایک شخص نے دیکھا ایک حیوان قبیح کو پس کہا کہ خدا کا کوئی پیشکار یعنی کارپرداز نہیں ہے کہ ایسا پیدا کیا کافر ہوا ایک شخص فقیر نے کہا شدت فقر میں کہ فلانا بھی بندہ ہو ساتھ اتنی نعمتوں کے اور میں بھی بندہ ہوں اتنا رنج نہیں ہے عدل ہے کافر ہوا ایک شخص نے کہا کیسکو خدا سے ڈر پس کہا اُسنے خدا کہاں ہو کافر ہوا اور اسیطرح اگر کہا بغیر گورمیں نہیں ہیں یا کہا کہ علم خدا کا قدیم نہیں ہے یا کہا کہ معدوم نہیں معلوم ہوا للہ کو کافر ہوتا ہے اور کافر ہوتا ہے ساتھ داخل کرنے کاف کے بیچ آخر لفظ اللہ کے وقت پکارنے اُسکے کہ نام اُسکا عبد اللہ ہے اگر ہے پکارنیوالا عالم اور کافر ہوتا ہے ساتھ تصغیر خالق کے عمداً اگر ہے عالم اگر کہا کشفی کو کہ خدا تیرا تیرے دل پر بخشش کرے میری دل پر نہیں اگر مراد رکھی اُسنے اس سے استغنا رحمت سے کافر ہوا اور اگر مراد اُس سے یہ رکھی کہ میرا دل ثابت ہے ساتھ اثبات اللہ تعالیٰ کے نہ مضطرب نہیں کافر ہوتا اگر کہا قسم ہے خدا کی اور قسم ہے خاک یا نون تیرے کی کافر ہوا اور اگر کہا قسم ہے خدا کی اور قسم جان اور سر تیرے کی تو اسمیں اختلاف ہے اور بعضے موجبات کفر کے وہ ہیں متعلق ہیں ساتھ انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کے جنسے نہ اقرار کیا بعضے انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کا یا نہ راضی ہوا ساتھ کسی سنت کے سنتوں مرسلین کی کہ پس کافر ہوا پوچھے گئے ابن مقاتل حال اُس شخص سے کہ انکار کیا نبوت خضر اور ذوالکفل کا کہا کہ جو شخص ایسا ہو کہ نہ جمع ہوی ہو امت اُسکی نبوت پر نہیں ضرر کرتا ہے اُسکی نبوت کا انکار کرنا اور اگر کہا کہ اگر ہوتا فلانا نبی تو ایمان لاتا میں اُسپر کافر ہوا جعفر سے ہے کہ اگر کہا کہ ایمان لایا میں سب انبیا اُسکے پر اور نہیں جانتا میں کہ آدم نبی ہیں یا نہیں کافر ہوتا ہے پوچھے گئے جعفر حال اُس شخص کے سے کہ نسبت کرے طرف انبیا کی فواحش کو مانند عزم کرنے اُنکے کے زنا پر اور مانند اُنکے کی حبیکہ کہتے ہیں حشویہ حضرت یوسف علیہ السلام کے حق میں کہا کافر ہوتا ہے اسلیکہ یہ بُرا کہنا ہوا اُنکو اور استخفاف ہوا اُنکا کہا ابو زرفہ جنسے کہا کہ کل معصیت کفر ہے اور کہا باوجود اسکے انبیا علیہم السلام نے نافرمانی کی پس کافر ہوا اسلیکہ اُسنے بُرا کہا اور اگر کہا کہ نسبا فرمانی کی پس کافر ہوا اسلیکہ اُسنی بُرا کہا اور اگر کہا کہ نہیں نافرمانی کی حالت نبوت میں ورنہ پہلے اُسکے کافر ہوا اسلیکہ اُسنے رد کیا نصوص کو سُنا میں نے بعضے علما سے کہ جنہیں پہچانے آدمی یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخر الانبیا ہیں علیہم علی نبینا السلام پس نہیں وہ مسلمان جسنے ارادہ کیا اپنے دل سے بغض نبی کا کافر ہوا اور اسیطرح جسنے کہا اگر ہوتا نبی راضی نہ ہوتا میں ساتھ اُسکے اور اگر کہا کہ اگر فلانا پیغمبر ہوتا تو میں ساتھ اُسکے نہ گرویدہ ہوتا پس اگر ارادہ کیا ساتھ اُسکے یہ کہ اگر فلانا رسول اللہ ہوتا تو نہ ایمان لاتا میں اُسپر کافر ہوا جبیکہ کافر ہوتا ہے اس کہنے سے کہ اگر حکم اللہ مجکو ساتھ ایک مرکے نہ کرتا میں اگر کہا کہ اگر ہوتا جو کچھ کہ کہا انبیا نے صدق و عدل نجات پاتے ہم کافر ہوا اگر کہا کہ میں سوال اللہ کا ہوں یا کہا فارسی میں کہ من پیغمبرم ارادہ کیا ساتھ اُسکے کہ میں پونچی نیوالا ہوں کافر ہوتا ہے اور جسوقت اُسنے یہ بات کہی لوگ رسنے اُس سے معجزہ طلب کیا کہا بعضوں نے کہ کافر ہوتا ہے اور متاخرین نے کہا کہ اگر غرض طالب کی عاجز کرنا اور ذلیل کرنا اُسکا ہے تو نہیں کافر ہوتا ہے اور اگر کہا آنحضرت کے بال کو چھوٹا سا بال تو کافر ہوتا ہے نزدیک بعض کے اور نزدیک اور روئے نہیں ہوتا مگر جبکہ کہے بطریق اہانت کے جسنے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انسان تھے یا جن کافر ہوا اگر کہا کہ اگر فلانا پیغمبر ہے حق اپنا اُس سے لوگا نہیں ہوتا کافر اگر کہا کہ محمد رد بینک بود یا کہا کہ پیغمبر کار بدبود ار

اور میلا کچیلا تھا یا کہا کہ حضرتؐ کے ناخن بڑھ رہے تھے تو بعضوں نے کہا کہ کافر ہوتا ہے مطلقاً اور بعضوں نے کہا کہ جب کافر ہوتا ہے کہ یہ بطریق اہانت کے اگر برا کہا ایک شخص کو کہ نام اُسکا محمد یا احمد ہے یا کنیت اُسکی ابوالقاسم ہے اور کہا اُسکو یا ابن الزانیۃ پس اگر تھا وہ ذکر نیوالا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کافر ہوتا ہے اگر کہا کہ جو گناہ ہے کبیرہ ہے مگر گناہ انبیا کے صغیرہ ہین نہین کافر ہوتا ہے جیسے کہا کہ ہر کام قصد کرنا گناہ کبیرہ ہے اور فاعل اُسکا فاسق ہے اور اگر کہا ساتھ اسکے کہ معاصی انبیا کے تھے قصداً پس کافر ہوا اسلیے کہ اُسنے برا کہا اُنکو اور اگر کہا کہ معاصی انبیا کے نہین تھے قصداً پس نہین کفر افضی جسوقت برا کہے شیخین کو اور لعنت کرے اُنکو عیاذاً باللہ منہ پس وہ کافر ہے اور اگر فضیلت دیتا ہو حضرت علیؓ کو اوپر ابوبکرؓ کے نہین ہوتا کافر مگر یہ کہ وہ مبتدع ہے اور معتزلی بھی مبتدع ہے مگر جبکہ کہے کہ دیدار خدا کا محال ہے تو اُسوقت کافر ہوتا ہے اگر بہتان لگایا زنا کا حضرت عائشہؓ کو کافر ہوا ساتھ اللہ کے اور اگر بہتان لگایا اور بیویون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کو نہین کافر ہوتا اور مستحق لعنت کا ہوتا ہے اگر کہا کہ عمر اور عثمان اور علی رضی اللہ عنہم نہین تھے اصحاب نہین کافر ہوتا اور مستحق لعنت کا ہوتا ہے جسنے انکار کیا امامت ابی بکر صدیقؓ کا پس وہ کافر ہے بعض کے نزدیک اور بعض کے نزدیک مبتدع ہے اگر نہین انکو صحیح یہ ہے کہ وہ کافر ہے اور اسیطرح جسنے انکار کیا خلافت عمرؓ کا وہ بھی کافر ہے بحسب قول صحیح ترکے اور لازم ہے کافر ہونا انکا بسبب کافر کہنے عثمانؓ اور علیؓ اور طلحہؓ اور زبیرؓ اور عائشہؓ کے اور واجب ہے کافر ہونا تمام زیدیہ کا بسبب اسکے کہ منظر ہین وہ اُسکے کہ نسخ کریگا دین نبی ہمارے کا اور سید ہمارے کا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین عیاذاً باللہ من ہذا القول در واجب ہے کافر ہونا رافضی کا بسبب اسکے کہ کہتے ہین کہ رجوع کرینگے اموات طرف دنیا کے اور بسبب کہنے تناسخ ارواح کے اور انتقال روح کی طرف ائمہ کے اور تکلیمکے امام باطن اور معطل ہین اور نبی ہمارے تک کہ نکلے امام باطن اور جبرئیل علیہ السلام نے غلطی کی وحی لانے مین طرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نہ علی بن ابی طالبؓ کے اور یہ قوم خارج ہین ملت اسلام سے اور حکام اُنکے حکام مرتدین کے ہین جبکہ جبر کیا گیا ایک آدمی پر کہ برا کہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بہ تین طرح پر ہو ایک تو یہ کہ تین خطہ گذارے اسکے دل مین کچھ اور سوا اسکے نہین کہ برا کہا مین نے محمدؐ کو جبکہ طلب کیا اُنھون نے مجھ سے اور مین راضی نہین تھا ساتھ اسکے پس آمین کافر نہین ہوتا اور ہو اجیسیکہ جبر کیا جاتا ہے پر کہ بولے کلمہ کفر کا بس لا اور دل اُسکا مطمئن تھا ساتھ ایمان کے اور دوسری طرح یہ ہے کہ خطہ گذارے دل مین ایک شخص کا نصاریٰ سے کہ نام اُسکا محمد ہے پس ارادہ کیا مین نے ساتھ برا کہنے کے وہ نصرانی پس آمین بھی کافر نہین ہوتا اور تیسری طرح یہ ہے کہ کہ خطہ گذارے دل مین ایک شخص کا نصاریٰ سے کہ نام اُسکا محمد ہے پس برا کہا مین نے اُس نصرانی کو اور برا کہا مین نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پس آمین کافر ہوتا ہے قضایین بھی اور عند اللہ بھی جسنے کہا کہ مجنون تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کافر ہوا اور جسنے کہا کہ بیہوش ہو گئے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کافر ہوا اگر کہا ایک شخص نے کہ اگر نہ کھاتے آدم گیہون تو نہوتے ہم شقیا کافر ہوا جسنے انکار کیا متواتر کا پس کافر ہوا اور جسنے انکار کیا مشہور کا کافر ہوا بعضون کے نزدیک اور صحیح یہ ہے کہ گمراہ ہوتا ہے کافر نہین ہوتا اور جسنے انکار کیا خبر واحد کا نہین کافر ہوتا منکر اُسکا مگر گنہگار ہوتا ہے بسبب قبول کرنیکے جبکہ آرزو کرے ایک شخص واسطے کسی نبی کے انبیا مین سے یہ کہ نہوتا وہ نبی کہا علما نے اگر مراد اُسکی اس کہنے سے یہ ہے کہ اگر نبی نہوتے تو نہوتا خارج حکمت سے نہین کافر ہوتا اور اگر ارادہ کیا استخفاف و عداوت کا ہوا کافر اگر کہا ایک شخص نے کسی سے کہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے اُسکو مثلاً کہا کہ حضرت کہ دو کو دوست رکھتے تھے پس کہا سننے والے نے کہ مین نہین دوست رکھتا مین اُسکو بسبب کفر ہو اور اسطرح روایت کیا گیا ہے ابو یوسفؒ سے بھی اور بعضے متاخرین نے کہا کہ اگر یہ بطریق اہانت کے کہا تو کفر ہے اور بدون اسکے کفر نہین ایک شخص نے کسی سے کہا کہ آدم علیہ السلام نے بنا تھا کپڑا پس ہم سب جولاہے بچے ہین پس پست کفر ہوا ایک شخص نے کہا کسی سے کہ جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کھانا کھاتے تھے تو چاٹ لیتے تھے اپنی تینون انگلیان پس کہا اُس شخص نے کہ یہ بے ادبی ہے پست کفر ہے جبکہ کہا گیا عجب سمجھ ہے دہقان مین کہ طعام کھاتے ہین اور ہاتھ نہین دھوتے اگر یہ ازراہ حقارت سنت کے کہا کافر ہوتا ہے اور اگر کہا یہ کیا رسم ہے موچھین پست کرنین اور دستار نیچے گلے کے لانی اطریق طعن سنت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مین کافر ہوا ایک شخص نے

کچھ کلام کیا پس کہا اُسکو دوسرے نے کہ جھوٹ کہتا ہے اگر سب پیغمبر ہی لازم آتا ہے اُسکو کفر اور سیطرح اگر کہا کہ کلام اُسکا نہیں مانو گے نہیں اگر سب پیغمبر ہی یا کہا اگر سب مرسل ہی یا سب فرشتہ مقرب ہے اگر ان میں سے کافر ہوا فی الحال ایک شخص نے ارادہ کیا یہ کہ مارے اپنے غلام کو پس کہا اُسکو ایک شخص نے نہ مار اُسکو پس کیا اُسنے اگر محمد مصطفےٰ نہیں کہ مت مارو تو بھی نہ چھوڑو نہیں یا کہا اگر آسمان سے آواز آوے کہ مت مارو تو بھی مارو نہیں لازم آتا ہے اُسکو کفر ایک شخص نے پڑھی حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں میں سے پس کہا ایک شخص نے ہمیں روز خلفشا خواند پس اُسکو طرف قاری کے نسبت کیا اُسکو طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تو دیکھیو کہ اگر تھی حدیث کہ تعلق رکھتی تھی ساتھ دین کے اور احکام شرع کے کافر ہوتا ہے اور اگر حدیث ایسی تھی کہ تعلق ساتھ دین کے نہیں رکھتی تھی نہیں کافر ہوتا اور حمل کیا جاویگا قول سکا اسپر کہ مراد اُسکی تھی کہ پڑھنا اسکے غیر کا اولیٰ ہے ایک شخص نے اعجمیت جو انک عربی کہ مراد رکھتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کافر ہوا ایک شخص نے نما پیغمبر وقتی بود کہ پیغمبر بود در وقتیکہ بود کہ نبود یا کہا کہ مین نہیں جانتا یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قریبن مومن ہین یا کافر کافر ہوتا ہے ایک شخص نے کہا اپنی بیوی سے کہ خلاف مت کہہ پس کہا عورت نے کہ پیغمبر وں نے بھی خلاف کیا ہے یہ کلمہ کفر کا ہے تو بہ کر پھر نکاح تازہ کر جبکہ کہا کسی نے کہ دیکھنا میرا تجکو مانند دیکھنے ملک الموت کے ہے پس یہ خطاب عظیم ہے اور اسکے کہنے والیکے کفر مین اختلاف کیا مشائخ نے بعضون نے کہا کافر ہوتا ہے اور اکثرون نے کہا نہیں کافر ہوتا ہے اور خانیہ مین ہے کہ بعضون نے کہا کہ اگر کہا یہ کلمہ بسبب عداوت ملک الموت کے تو نہ ہوتا ہے کافر اور اگر کہا بسبب کراہت موت کے نہیں کافر ہوتا اور اگر کہا منھ فلانکا دشمن کھاتا ہون مانند منھ ملک الموت کے اکثر مشائخ بر سر ہین کہ وہ کافر ہوتا ہے اگر کہے نہین سُنتا مین گواہی فلانے کی اگرچہ جبرئیل میکائیل ہون کافر ہوتا ہے ایک شخص نے عیب کیا ایک فرشتے کو فرشتون نہیں سے کافر ہوا اگر کہے مین فرشتہ ہون نہیں کافر ہوتا اور اگر کہے کہ مین نبی ہون کافر ہوتا ہے ایک شخص نے صلاح کیا ایک رب سے استحال مین کہ نہیں حاضر تھے گواہ کسی کا کہ خدا اور رسول کو گواہ کیا مین نے یا کہا خدا کو اور فرشتون کو گواہ کیا مین نے کافر ہوا اور کہا کہ فرشتہ دست راست کو اور فرشتہ دست چپ کو گواہ کیا مین نے نہیں کافر ہوتا اور بعضے موجبات کفر کے وہ ہین کہ متعلق ہین ساتھ قرآن کے جیسے کہا کہ قرآن مخلوق ہے پس وہ کافر ہوا حسوقت انکا کیا آیت قرآن کا یا ٹھٹھا کیا ساتھ ایک آیت قرآن کے یا عیب کیا کافر ہوا حسوقت کہ پڑھے قرآن اوپر بجانے دف کے اور ڈنڈونکی پس کافر ہوا ایک شخص پڑھتا ہے قرآن پس ایک شخص نے کہا کہ یہ کیا بانگ طوفان ہے پس یہ کفر ہے اگر کہا کہ پڑھا مین نے قرآن بہت پس شرع عفو کیا گناہ ہمسے کافر ہوتا ہے جیسے کہا کسی نے کہ قل ہو اللہ ربوست بازکردی یا کہا کہ الم نشرح را گریبان گرفتہ یا کہا اس شخص کو کہ پڑھتا ہے پس نزدیک بیمار کے کہ پس در دہان مردہ منہ یا کہا کسی سے اے کوتاہ تراز انا اعطیناک یا کہا اُس شخص سے کہ پڑھتا ہے قرآن اور نہین یاد آتا الا ایک کلمہ والتفت الساق بالساق یا بھر اپالہ اور لایا اُسکو اور کہا کاساد ھاقا یا کہا فکانت سرابا بطریق مزاح کے یا کہا نزدیک پنے اور تولنے غلہ کے واذا کالوھم او وزنوھم یخسرون بطریق مزاح کے یا کہا کسی سے کہ نشرح لستہ یعنی ظاہر کیا تو نے علم یا جمع ہوا ایک جگہ کے رہنے والے اور کہا فجمعناھم جمیعا یا کہا وحشرناھم فلم نغادر منھم احدا یا کہا کسی کے کہ کیونکر پڑھتا ہے تو والنازعات نزعا ساتھ زبر نون کے یا پیش نون کے اور ارادہ کیا ساتھ اُسکے طنز یا کہا وسطی ایک شخص کنجی کے کہ پڑھتا ہے تو نہین تجکو سمجھ کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کلا بل ران یا بلایا یک طرف نماز یا جماعت کے پس کہا مین نماز پڑھتا ہون تنہا اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے ان الصلوٰۃ تنھیٰ کافر ہوتا ہے ان سب صورتون نہین اور جبکہ کہا کسی نے گھر تیرا پاک کیا ہے تو نے جیسے والسماء والطارق بعضون نے کہا کافر ہوتا ہے اور کہا امام ابوبکر بن سحنی نے کہ اگر ہے کہنے والا جاہل تو نہین کافر ہوتا اور اگر عالم ہے تو کافر ہوتا ہے اور حسوقت کہ کہا قاعا صفصفا ہو گیا ہے پس یہ مخاطرہ عظیمہ ہے اور حسوقت کہ دیگ مین کچھ لکھا ہوا اور کہا والبقیات الصالحات پس یہ بھی مخاطرہ عظیمہ ہے اور حسوقت کہ کہا قرآن عجمی ہے کافر ہوا اور اگر کہا کہ قرآن مین ایک کلمہ عجمی ہے پس بیچ حلوا سکے کہ تامل ہے اگر کہا گیا کہ کیون نہین پڑھتا ہے تو قرآن پس کہا بیزار ہوا مین قرآن سے کافر ہوا اگر ایک شخص صورت قرآن کی یاد رکھتا اور اس صورت کو بہت پڑھتا ہے وہ اور کسی نے اُسکو کہا کہ اس صورت کو زبون پڑھنے کا فر ہوتا ہے ایک شخص نے نظم کیا قرآن کو فارسی مین قتل کیا جاوے

اِسلیے کہ وہ کافر ہوا اور بعضے موجبات کفر کہ وہ ہین کہ متعلق ہین ساتھ نماز اور روزہ اور زکوۃ کے اگر کہا ایک بیمار کو کہ نماز پڑھ پس کہا اُسنے واسطے نہین نماز پڑھونگا مین کبھی اور نہ نماز پڑھی یہان تک کہ مرگیا کافر ہوتا ہے اور کہنا آدمی کا کہ نہین نماز پڑھتا مین محتمل ہے چار وجھون کو ایک تو یہ کہ مین نماز نہین پڑھتا اِسلیے کہ پڑھ چکا ہون اور دوسرے یہ کہ نہین نماز پڑھتا تیرے حکم سے اِسلیے کہ تحقیق حکم کیا ہی مجکو ساتھ نماز کے اُسنے کہ وہ بہتر ہے سمجھے اور تیسرے یہ کہ نہین نماز پڑھتا مین باعتبار فسق بے باکانہ کہ ایسے تین وجھین تو نہین کفر اور چوتھی یہ کہ نہین نماز پڑھتا مین اِسلیے کہ نہین واجب مجھپر نماز اور نہین حکم کیا گیا مین ساتھ اُسکے پر اس سے کافر ہوتا ہی اور اگر مطلق کہا کہ نہین نماز پڑھتا مین نہین کافر ہوتا واسطے اِحتمال اُن وجوہ کے کہ جب کہا گیا کسی کو کہ نماز پڑھ پس کہا اُسنے کہ بگڑا ہو کہ نماز پڑھے اور کار اپنے پر دراز کرے یا کہا دیر ہوئی کہ بیگار نہین کی مین نے یا کہا کون طاقت رکھے کہ یہ کار بیجا دے یا کہا خر دمند در کار بے شاید کہ بسر نتواند برد یا کہا کہ لوگ میرے ہی واسطے کرتے ہین یا کہا نماز پڑھتا ہون کچھ سر پر نہین آتا یا کہا کہ تو نے نماز پڑھی کیا سر پر لایا تو یا کہا نماز کیسواسطے کرو نہین مان باپ میرے مرگئے یا کہا نماز پڑھنی نہ پڑھتی ایک سی ہی یا کہا کہ اُتنی نماز پڑھی مین نے کہ میرا دل پکڑ لیا یا کہا کہ نماز چیز نہیں ہے اگر بیمار گندہ شود پیش کسے ہی اگر کسیکو کہین کہ آؤ نماز پڑھین ہم اُس حاجت کیلیے پس وہ کہے کہ مین نے بہت نماز پڑھی کوئی حاجت میری روانہ ہوئی اور یہ بطریق استخفاف و طنز کے کہ کافر ہوتا ہی اگر کہے ایک فاسق نماز یونہی کہ آؤ مسلمانی دیکھو اور اشارہ کرے طرف مجلس فسق کے کافر ہوتا ہی جسوقت کہ کہے خوش کلام مع بے نمازی پس یہ کفر ہی جسوقت کہ کہے کوئی کسیکو کہ نماز پڑھ تا کہ باوہی تو حلاوت طاعت کی مل کے فارسی مین نماز بخوان تا حلاوت نماز بیابی پس کہا اُس شخص نے جواب مین اُسکے تو ممکن کہ تا حلاوت بے نمازی بہ بینی کافر ہوتا ہی جسوقت کہا گیا غلام کو کہ نماز پڑھ پس کہا کہ نماز پڑھتا مین اِسلیے کہ ثواب مولی ہی کو ہوگا کافر ہوتا ہی کہا گیا ایک شخص کو کہ نماز پڑھ پس کہا کہ اللہ کے ناقص کیا مال سیر ہے پس مین ناقص کرتا ہون اُسکے حق مین سے پس مین کفر ہی ایک شخص نماز پڑھتا ہی رمضان مین اور پھر نہین پڑھتا اور کہتا ہی کہ اِسمین خود بسیار ست یا کہتا ہی کہ یہ روزہ مرا بدلیسے کہ ہر نماز رمضان کی برابر ستر نماز ونکی ہی کافر ہوتا ہی نماز پڑھے طرف غیر قبلہ کے معتمد پس موافق پڑی اِس قبلہ کے کہا ابو حنیفہؒ نے کہ وہ کافر ہوا اور اسپر عمل کیا فقیہ ابو اللیثؒ نے اور اسیطرح اگر نماز پڑھے یا نماز پڑھے بغیر طہارت کے یا نماز پڑھے ساتھ کپڑے نجس کے اور اگر نماز پڑھے بغیر وضو کے قصداً کافر ہوتا ہی تحری کی اور واقع ہوئی تحری اُسکی ایک جہت پر پھیر چھوڑ دی اُسنے وہ جہت اور نماز پڑھی طرف اور جہت کے روایت کیا گیا ہی ابو حنیفہؒ سے کہ خوف رکھتا ہون مین کہ کفر کا واسطے اعراض اُسکی کے قبلہ سے اور خلاف کیا ہی سفن نے اُسکے کہ مین کہا شمس الائمہ حلوانی نے کہ ظاہر تر یہ ہی کہ اُسنے جب نماز پڑھی طرف غیر قبلہ کے بطریق استہزا و استخفاف کے کافر ہوتا ہی اور اگر مبتلا ہوا انسان ہی بسبب ضرر کے اسطرح کہ نماز پڑھتا تھا ساتھ قوم کے پس صدمہ کرد یا اور حیا کی یہ کہ ظاہر کرے اور چھپایا اُسکو اور نماز پڑھی کسی طرح یا تھا قریب دشمن کے پس کھڑا ہوا اور نماز پڑھی غیر طاہر کہا بعض مشائخ نے کہ نہین ہوتا کافر اِسلیے کہ استہزا کرنیوالا نہین ہے اور جو کوئی مبتلا ہو ساتھ اُسکے بسبب ضرورت کے یا حیا کے لائق ہی یہ کہ نہ قصد کرے ساتھ قیام کے نماز کا اور نہ پڑھے کچھ اور جب جھکا وی پیٹھ نہ قصد کرے رکوع کا اور نہ تسبیح پڑھے تا کہ نہو وے کافر بالاجماع اور جب نماز پڑھے نجس کپڑے پر تو کہا بعضے علما نے کہ نہین ہوتا ہی کافر کہا نماز فرض ہی لیکن رکوع اور سجود اُسکا نہین فرض نہین کافر ہوتا اِسلیے کہ وہ تاویل کریگا اور اگر انکار کیا فرضیت رکوع و سجود کا مطلق کافر ہوتا ہی یہانتک کہ اگر انکار کرے دوسرے سجدے کی فرضیت کا تو بھی کافر ہوتا ہی بسبب رد کرنے اُسکے کی اجماع و تواتر کو اگر کہا کہ قبلہ ہوتا اور بیت المقدس قبلہ ہوتا تو مین نماز کعبے ہی کیطرف پڑھتا اور بیت المقدس کیطرف نہ پڑھتا یا کہا اگر فلانا قبلہ ہوتا تو مین طرف اُسکے نکرونگا نہین یا کہا اگر فلانے جانب کعبہ ہو مین طرف اُسکے نکرونگا نہین یا کہا کہ قبلے دو ہین یعنی کعبہ اور بیت المقدس کافر ہوا کہا ابراہیم بن یوسف نے اگر نماز پڑھی بیت نہین ثواب اُسکے لیے اور اُسپر گناہ ہی اور بعضون نے کہا کافر ہوتا ہی اور بعضون نے کہا کہ نہ ثواب ہی اُسکے لیے اور نہ گناہ اور وہ مانند اُسکے ہی کہ نہین نماز پڑھی ایک شخص آبشتن کی یا اُس اور ترک کی ایک نماز یا دو نماز ین پس اگر ہوا یہ فعل بسبب تعظیم اُنکی کے کافر ہوا اور نہین ہر چہ قضا نماز کی اور اگر کیا یہ فعل بسبب فعل فسق کے نہ کافر ہوا اور قضا کرے نماز ترک کی ہوی ایک شخص مسلمان ہوا دار الاسلام مین پھر بعد ایک مہینے کے پوچھا گیا پانچون نماز دونی ہین پس کہا کہ نہین جانتا مین کہ وہ فرض ہین مجھپر کافر ہوا مگر یہ کہ

رہتا ہو بیچ نو مسلما نو کو ایک شخص نے کہا مؤذن کو وقت اذان دینے کے کہ جھوٹ کہا تو نے کافر ہوا ایک مؤذن نے اذان دی پس کہا ایک شخص نے یہ بانگ غوغا ہی کافر ہوا اور کہا یہ بطریق انکار کے اگر سنے اذان پس کہا یہ آواز گھنٹے کی ہی کافر ہوا کہا گیا ایک شخص کو کہ ادا کر زکوٰۃ اُسنے کہا کہ نہین ادا کرتا مین کافر ہوتا ہی بعضون نے کہا مطلقاً اور بعضون نے کہا کہ اموال باطنہ مین نہین کافر ہوتا اور اموال ظاہرہ مین کافر ہوجاتا ہی اور لائق یہ ہی کہ ہو مسئلہ زکوٰۃ کا بموجب اُن قولونکے کہ گذرے نماز مین کذا فی الفصول العمادیہ اگر کہا کافر نے کہ رمضان نہوتا فرض اُسکے کفر مین اختلاف کیا ہی مشائخ نے اور صواب یہ ہی کہ یہ اُسکی نیت پر موقوف ہی اگر اس نے کہا کہ حقوق اُسکے مجھ سے نہین ادا ہوسکتے کے نہ کافر ہوا اگر کہا وقت آئے مہینے رمضان کے کہ آیا وہ مہینا بھاری یا کہا آیا مہمان بھاری کافر ہوا حسوقت کہا وقت داخل ہوئے رجب کے کہ بعد اسکے خرابی مین پڑینگے اگر کہا یہ ازراہ حقارت ہمینون بزرگ کے کافر ہوا اور اگر ازراہ کیا ساتھ اُسکے رخ نفس اپنے کا نہ کافر ہوا اور لائق ہی یہ کہ ہو جواب پہلے مسئلہ کا بھی اسیطرح ایک شخص نے کہا روزہ ماہ رمضان جلدی جاؤ پس بعضون نے کہا کہ وہ کافر ہوتا ہی اور کہا بعضون نے نہین کافر ہوتا اور اگر کہا چند ازین روزہ کہ مراد اول بگرفت پس کفر ہی اور اگر کہا کہ ان طاعات کو اللہ نے کیا ہی عذاب ہمارہی لیے اگر تاویل کی اسکی نہین کافر ہوتا اور اسی طرح کہا کہ اگر نہ فرض کرتا اللہ ان طاعات کو تو ہوتا بہتر ہمارے لیے نہین کافر ہوتا اگر تاویل کرے اسکی اگر کہے کہ نماز مجھے سزاوار نہین یا حلال سزاوار نہین یا نماز کس لیے پڑھون بیوی بچے تو رکھتا ہی نہین یا کہی نماز کو طاق پر رکھا مینے کافر ہوتا ہی ان سب صورتون مین اور بعضے واجبات کفر کے وہ مین کہ متعلق ہین ساتھ علم اور علما کے جیسے بغض کہا کسی عالم سے بغیر سبب ظاہر کے خوف ہی اُسپر کفر کا حسوقت کہ کہا واسطے صلح کروانیوالیکے کہ دیدار اُسکا نزدیک تیرے ایسا ہی کہ جیسے دیدار رسول کا خوف ہی اُسپر کفر کا اور خوف ہی اُسپر کفر کا جبکہ بُرا کہی کسی عالم کو یا فقیہ کو بغیر سبب کے اور کافر ہوتا ہی اس کہنے سے عالم کو کہ ذکر حمار کا بیچ مقعد علم تیرے کیا مراد رکھتا ہو علم سے علم دین کا ایک جاہل نے کہا جو کہ علم سیکھتے ہین دہستا نین ہین کہ سیکھتے ہین یا کہا وہی جو کچھ کہ کہتے ہین یا کہا ترویحی فرض ہی یا کہا مین علم حیلہ کا منکر ہون یہ سب کفر ہی ایک شخص مٹھیے ایک جگہ اونچے پر اور پوچھین لوگ اُس مسائل بطریق استہزا کے پھر ماریں اُسکو ساتھ تکیونکے اور وہ ہنستے جاوین کافر ہوتی ہین سب اوسیطرح اگر نہ بیٹھے جگہ بلند پر ایک شخص بھرا مجلس علم سے پس کہا اُسکو ایک نے شخص نے کہ کنشیتی آیا تو کافر ہوتا ہی اور اسیطرح اگر کہا کہ مجکو مجلس علم سے کیا کام یا کہا کون شخص قاری ہی اور پراداسے بیچ کے کہتے ہین عالم کافر ہوتا ہی اگر کہے مجکو تو مجی ہین کافر ہوتا ہی اگر کہے علم کو بیچ کا سہ زر کیسے نہین کرسکتے یا کہی علم کو کیا کرو نہین مجکو چاندی چاہیے جیب مین کافر ہوتا ہی اگر کہے مجکو تو مشغولی زن و فرزند کی ہی کہ مجلس علم مین نہین پونچتا مین پس اسمین مخاطرہ عظیمہ ہے اگر ارادہ کرے ساتھ اُسکے سہل جاننے علم کا حسوقت کہ فقیہ ذکر کرتا ہو کچھ علم سے یا روایت کرتا ہو کوئی حدیث صحیح پس کہا دوسرے نے یہ کچھ نہین زر کی یا کہا یہ کلام کس کام آوی درم چاہیے کہ آج حشمت درم کو ہی علم کس کام آتا ہی پس کفر ہی اگر کہا کہ فساد کرنا بہتر ہی دانشمندی کر نیسے پس کفر ہی ایک عورت نے کہا لعنت ہو اوپر خاوند دانشمند کے کافر ہوئی ایک شخص نے کہا فعل دانشمند کا وہی ہی اور فعل کافر کا وہی کافر ہوا کہا بعضون نے کہ جب ہے کہ ارادہ کیے جاوین ساتھ اُسکے تمام افعال پس ہوگا نسبت درمیان حق و باطل کی ایک شخص جھگڑا ایک فقیہ سے کسی امر مین اور بیان کی فقیہ نے اُسکی لیے ایک وجہ شرعی پس کہا اُس جھگڑنیوالے نے دانشمندی مت کر کہ پیش نہین چلتے کی خوف ہی اُسپر کفر کا اگر کہا فقیہ کو ای دانشمند کہا ای علو یک نہین کافر ہوتا اگر شہ ارادہ مین ہو اُسکے استخفاف دین کا منقول ہی کہ ایک فقیہ نے رکھی کتاب اپنی کسیکی دکان مین اور چلا گیا پھر گذرا اُس دکان پر پس کہا دکان دار نے کہ بسبول فراموش کیا تو نے پس کہا فقیہ نے کہ میری کتاب ہے تیری دکان پر بسبول نہین پس دکاندار نے کہا کہ بڑھئی ساتھ بسبول کے لکڑی کاٹتا ہی اور تم ساتھ تاکے حلق لوگونکے پس شکوہ کیا فقیہ نے اُسکا شیخ امام ابی بکر محمد بن فضل سے پس حکم کیا اُنھون نے ساتھ قتل کرنے اُس شخص کے ایک شخص غصہ کرتا ہی اپنی بیوی پر اور کہتا ہی اُسکو کہ طاعت اللہ کی کر اور منع کرتا ہی اُسکو گناہ سے پس کہا بیوی نے مین جہل کو اور علم کو کیا جانون اپنے کو دوزخ مین کیا ہی مینے کافر ہوئی ایک شخص نے کہا گیا کہ طالب علم جاتے ہین اور پر بازو دن ملائکہ کو پس کہا اُسنے کہ یہ جھوٹے ہین کافر ہوا ایک شخص نے کہا کہ قیاس ابی حنیفہ کا حق نہین کافر ہوا ایک شخص نے کہا کاس الشریعۃ خیر من العلم کافر ہوا اور اگر کہا خیر من اللہ

لہ لفظا
ن کے بو
یہ مصنف موجود
ہی یعنی ن چاہیے
ع مہینون
معلوم ہوا کہ
قول کے فر
ہونیکی کوئی وجہ
نہین ہے ۱۲

نہ کافر ہوا ایک شخص نے کہا اپنے دشمن سے کہ چل میرے ساتھ طرف شرع کے اور کہا دشمن نے کہ پیادہ لاتا چلون بے جبر کے نہین جانیگا کافر ہوا اسلیے کہ مقابلہ کیا شرع کا اور اگر کہا میرے ساتھ قاضی کے پاس چل اور باقی مسائلہ بدستور نہین کافر ہوتا اور اگر کہا کہ ساتھ میرے شریعت اور یہ حیلہ مفید نہین یا کہا پیش نہ چلین گے یا کہا میرے لیے یہ حلوا کھجور کا ہی شریعت کو کیا کرون پس سب کفر ہوا اور اگر کہا اُسوقت کہ چاندی لی تھی تو نے شریعت اور قاضی کہان تھا کافر ہوا اور علمائے متاخرین سے بعضون نے کہا کہ اگر مراد رکھا ساتھ اسکے قاضی شہر کا نہین کافر ہوتا اگر کہا کسیسے کہ حکم شرع اسحالت مین یہ ہی پس کہا اُسنے کہ مین سمجھ کر کام کرتا ہون نہ شرع پر کافر ہوتا ہی نزدیک بعض مشائخ کے ایک شخص نے کہا اپنی بیوی سے کیا کہتی ہی تو کیا ہی حکم شرع کا پس ڈالی اُسنے بلند آواز سے اور کہا بیشک شرع را پس کافر ہوئی اور جدی ہوئی اپنے خاوند سے ایک شخص نے پیش کیا اُسکے دشمن سے فتوی ایمہ کا پس پڑھکر سنایا اور کہا جو یہ نامہ فتوی آورد وہ کہا بعضون نے کہ کافر ہوتا ہی اسلیے اُسنے رد کیا حکم شرع کو اور اسیطرح اگر شہ کہا کچھ لیکن فتوی ڈالدیا زمین پر اور کہا یہ کیا شرع ہی کا کافر ہوا ایک شخص نے فتوی پوچھا ایک عالم سے اپنی بیوی کے طلاق کا پس فتوی دیا اُسنے کہ طلاق پڑگئی پس کہا فتوی پوچھنے والونے کہ مین طلاق طلاق کو کیا جانون مان بجونکی چاہیے کہ میرے گھر مین ہو کافر ہوا حسبوقت کہ آیا ایک وجھگڑیا دو عورتین سے طرف دو سریکے فتوی ایمہ کا پس کہا اُسنے کہ نہین جیسیکہ فتوی دیا اُنھون نے یا کہا نہین عمل کرتے ہم پر ہوگی

اُسپر تعزیر اور بعضے موجبات کفر کے وہ ہین کہ متعلق ہین ساتھ حلال اور حرام کے اور کلام فاسقون اور فاجرون کے وغیرذالک جسنے

اعتقاد کیا حرام کو حلال یا حلال کو حرام کا فر ہوا لیکن اگر کہا حرام کو حلال واسطے ترویج متاع کے یا باعتبار جہل کے نہین ہوتا کفر کہ یہ جبتک کہ ہو حرام بعینہ اور وہ اعتقاد کرتا ہو اُسکو حلال یہانتک کہ ہو کافر اور جبکہ ہو حرام بغیرہ پس نہین کفر اور بیچ خبیز کے کہ ہوتی ہی حرام بعینہ کا فر جب کہتا ہی کہ ہو حرمت ثابت بساتھ دلیل قطعی کے اور جبکہ ہو حرمت ساتھ اخبار آحاد کے نہین کفر ہوتا اگر کہا گیا ایک شخص سے کہ ایک حلال محبوب ہی طرف تیرے یا دو حرام کہا جو لیا دو نہین جلد یہ ہی ہو خوف ہے اُسپر کفر کا اور اسیطرح جبکہ کہا مال چاہیے خواہ حلال ہو خواہ حرام اور اگر کہا کہ جبتک حرام یا نہ ہو نہین کردہ حلال کے نہ پھر ہو نہین نہین کافر ہوتا اگر بندے فقیر کو کچھ مال حرام مین سے اور امید رکھے ثواب کی کافر ہوتا ہی اور اگر جانے فقیر اُسکو پھر دعا دے اُسکو اور آمین کہے دینے والا پس کافر ہوا اگر کہا گیا ایک شخص سے کہ کھا حلال ہی پس کہا اُس شخص نے کہ حرام بہت پیارا ہی سے نزدیک کافر ہوا اور اگر کہا اُسکے جواب مین کہ اس جہان مین ایک حلال خوار لاتا اُسکو سجدہ کردہ نہین کافر ہوا کسی سے کہ کھا حلال کہا اُسنے کہ مجکو حرام چاہیے کافر ہوا ایک فاسق کے لڑکے نے شراب پی پھر آئے اقارب اُسکے اور نثار کین اُسپر درہم کا فر ہوے وہ اور اگر نثار کین ویسے ہی کہا اُنھون نے مبارک ہو تو بھی کافر ہوے اگر کہا کہ حرمت شراب کی نہین ثابت ہوتی قرآن سے کافر ہوا ایک شخص نے کہا کہ ثابت ہوتی حرمت اور باوجود اسکے تو پیتا ہی شراب کیون نہین تو یہ کہتا تو کہا کسی اڑشیار اور شکیبد نہین کافر ہوتا اسلیے کہ یہ استفہام ہو یا تسویہ ہے درمیان شراب اور دودھ کے محبت مین اگر حلال جانے صحبت کرنی اپنی بیوی سے حالت حیض مین کافر ہوا اور اسیطرح اگر حلال جانا غلام کرنا اپنی بیوی سے اور نوادر مین ہے امام محمدؒ سے کہ نہین کافر ہوتا دونون مسألون مین ہو اصح ایک شخص نے پی شراب پھر کہا کہ شادی کی سکو سے کہ ساتھ شادی ہمارے شاد ہو اور کم و کاست اُسکو ہو کہ ساتھ شادی ہمارے کی شاد نہین ہوتا ہو کافر جسوقت کہ شروع کیا فساد مین اور کہا اپنے یارون سے بیائیدتا کے خوش بزیم کافر ہوتا ہو اور اسیطرح اگر مشغول ساتھ پینے شراب کے اور کہا مسلمانی آفکار کرتا تو ہو نہین یا کہا مسلمانی آشکارا رہوئی کافر ہوتا ہو کہا ایک شخص نے فاسقون سے اگر اس شراب مین سے تھوڑی سی گر پڑے جبرئیل علیہ السلام ساتھ پر انچے کے اُٹھاوے اسکو کافر ہوتا ہو کہا گیا ایک فاسق کو کہ توصیع کرتا ہو ہر دن اسحال مین کہ ایذا دیتا ہو تو اللہ کو اور خلق اللہ کو کہا خوب کرتا ہون مین کافر ہوا اور اسلے گنا ہو نگے کہ یہی ایک گناہ و نہ مذہب ہی ہو کافر ہوتا ہو کذا فی المحیط و تبیین الحقایق یہ صحیح تر یہ ہے کہ نہین کافر ہوتا ہو وہ ایک شخص مسخرہ ایک صغیرہ گناہ کا پس کہا گیا اُسکو کہ توبہ کر اللہ سے پس کہا مین نے کیا کیا ہو تا توبہ کرنی چاہیے کافر ہوا جسنے کہا یا طعام حرام اور کہا بوقت کھانے کے بسم اللہ نقل کیا امام معروف بمتلی نے کہ وہ کافر ہوتا ہو اور اگر کہا وقت فراغ کے الحمد للہ کہا بعض متاخرین نے نہین کافر ہوتا اور اتفاق ہو اسپر

اگر قرچ لیوے اور بسم اللہ کہے اور بیوے کافر ہوگا اور ایسے ہی بوقت مباشرت زنا کے یا بوقت قمار کے کعبتین لے اور کہے بسم اللہ کافر ہوا اگر دو شخص جھگڑیں پس کہے ایک اُن دونو تین کو لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پس کہا لاحول بکار نہیں یا کہا لاحول کو کیا کرو نہیں یا کہا لاحول نہیں کفایت کرتی ہو شک سے یا کہا لاحول را بکار سا ندر شدید نتوان کرد یا کہا لاحول بجای نان سود ندارد کافر ہوتا ہو ان سب صورتوں میں اسیطرح حسوقت کہ کسے وقت تسبیح و تہلیل کے اور اسیطرح حسوقت کہ کہے سبحان اللہ پس کہی دوسرا سبحان اللہ کی تقریر نہ کی لیگیا یا کہا بوست باز کردی پس یہ کفر ہی حسوقت کہا کسیکو کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پس کہا کہ نہیں کہتا میں پس کہا بعض مشائخ نے کہ یہ کفر ہی اور بعضوں نے کہا کہ اگر مراد رکھی ساتھ اسکے کہ یہ کہنا میرا نہیں کہتا یہ ہی حکم ہے نہیں کافر ہوتا اور کہا بعضوں نے کہ کافر ہوتا ہی مطلقاً اور اگر کہا کہ گفتن این کلمہ چہ بر سر آورد ہی تا من گویم کافر ہوتا ہی ایک دشنام چھینکا پس کہا وسطی اُسکے کسی نے یہ حکم اللہ پس کہا کسی اور شخص نے یہ حکم اللہ سد کہنے والیکو کہ نہ کہہ بادشاہ کیلیے اسطرح کا فر ہوتا ہی یہ کہنے والا **اور بعضے موجبات کفر کے وہ ہیں** کہ متعلق ہیں ساتھ دن میات کے اور سچے ہونے کے کہ ہیں ہی جنکا انکار کیا قیامت کا یا جنت کا یا دوزخ کا یا میزان کا یا صراط کا یا نامۂ اعمال کا کافر ہوتا ہی اور اگر انکار کیا بعث کا پس اسطرح ہی ایک شخص نے کہا کہ نہیں جانتا میں کہ یہود و نصاریٰ جب اُٹھائے جاوینگے قیامت کو آیا عذاب دیے جاوینگے ساتھ آگ کے کافر ہوتا ہی اور کافر ہوتا ہی ساتھ انکار رویت اللہ تعالےٰ کے بعد دخول جنت کے اور ساتھ انکار عذاب قبر کے اور ساتھ انکار حشر بنی آدم کے بغیر اُنکے کے اور نہ ساتھ کہنے اسکے کہ ثواب و عذاب دیجاویگی روح فقط ایک شخص نے کہا کسیکو کہ گناہ مت کر کہ جہان دوسرا ہی پس کہا اُسنے کہ اُس جہان سے کس نے خبر دی کافر ہوا ایک شخص کا قرض آتا ہو کسی پر پس کہا اگر نہ دیگا تو قیامت کو لونگا پس کہا قیامت بر منی تابد اگر کہا ازراہ حقارت دن قیامت کے کافر ہوا ایک شخص نے ظلم کیا کسی پر پس کہا مظلوم نے آخر قیامت ہست پس کہا ظالم نے فلان خرنقیامت اندر کار کافر ہوتا ہی ایک شخص نے کہا اپنے قرضدار سے کہ دے دراہم میرے دنیا میں اسلیے کہ نہیں دُرُست اہم ہیں قیامت کو پس کہا دام و درمحکوے اور اُس جہان میں سے لینا دیدہ دلگا کافر ہوتا ہی اگر کہا کہ محکو ساتھ محشر کے کیا کام یا کہا نہیں دُرُست ہیں قیامت کو کافر ہوتا ہی کہا اپنے دشمن سے تجھے حق اپنا محشر میں پس کہا دشمن اُسکے نے کہ تو اُس اپنو ہی میں محکو کہاں پاوگا پس اختلاف کیا ہی مشائخ نے اُسکے کفر میں اور مذکور ہے فتاویٰ ابو اللیث میں کہ نہیں کافر ہوتا اگر کہا تمام خوبیاں اس جہان میں جا ہیں اُس جہان میں جو کچھ ہو سو ہو کافر ہوتا ہی کہا گیا ایک شخص سے چھوڑ دنیا کو وسطی اُسنے آخرت کے کہا میں نہیں چھوڑتا نقد کو بدلے نسیہ کے کافر ہوا کہا جو کوئی اس جہان میں بے خرد ہو اُس جہان میں مانند کیسہ بے زر دیہ کے ہوگا کہا شیخ امام ابو بکر محمد بن الفضل نے کہ یہ طنز ہی اور تمسخر ساتھ امر آخرت کے پس باعث ہوتا ہی کفر کہنے والیکا اگر کہا ساتھ تیرے دوزخ میں جاؤنگا لیکن اندر نہیں نکلونگا کافر ہوا اگر کہا قیامت میں جبتک کہ کچھ رضوان کیلیے نہ لیجاویگا دروازہ بہشت کا نہیں کھولیگا کافر ہوا ایک شخص نے کہا وسطی امر بالمعروف کر نیوالے کہ کیا غوغا آیا اگر کہا یہ بطریق رَدّ و انکار کے خوبی پر کفر کا ایک شخص نے کہا کسی سے کہ فلانیکے گھر میں جا اور اُسکو امر معروف کر پس کہا اُس شخص نے امر سے کیا کیا ہی یا کہا کہ محکو اُس سے کیا وجہ آزار کی ہی یا کہا میں نے عافیت اختیار کی ہی محکو اس فضولی سے کیا کام پس سب الفاظ کفر کے ہیں اگر کہا وسطی صاحب تعزیر ہے ہر چہ از جان تو ہی بکاست بر جان تو زیادہ باد خوبی ہے کہنے والے پر کفر کا یا کہا زیادہ کن و پس حظا اور جہل ہی اور اسیطرح از جان فلان بکاست بجان تو پیوست اور اگر کہا فے مرد و جان تو سپرد کافر ہوتا ہی ایک شخص اچھا ہوا اپنی بیماری سے پس کہا ایک اور شخص نے فلان خربار فرستاد پس کفر ہی ایک شخص بیمار ہوا اور سخت ہوئی بیماری اُسکی اور طول ہوئی بیماری پس کہا مریض نے اگر چاہے تو مارے تو مجکو مسلمان اور اگر چاہے تو ماری تو مجکو کافر ہوتا ہی کفر کہنیوالا ساتھ اسکے مرتد بن اپنے ہوا اور اسیطرح ایک شخص مبتلا ہوا طرح طرح کی مصیبتو نمیں پس کہا لیا تونے مال میرا اور لیا تونے فرزند میرا اور لیا تونے ایسا اور ایسا پس کیا کرتا ہو تو اور کیا باقی رہا کہ نہ کیا تونے اور مانند ان الفاظ کے کہ پس کافر ہوا **اور بعضے موجبات کفر کے وہ ہیں** کہ متعلق ہیں ساتھ ملقین کفر کے اور حکم کرنیکے ساتھ مرتد ہونیکے اور سیکھنے ارتداد کے اور مشابہت کرنیکے ساتھ کفار کے اور اقرار کرنیکے

۱ ظاہر ہوئی ۲ کرنا کام ہوئی ۳ یعنی جناب باری فعال ۴ عرض کیا

اقرار صریحًا یا ہو کنایۃً سکھا یا ایک شخص نے ایک شخص کو کلمہ کفر کا بیں موتا ہی وہ کافر اگرچہ ہو بطریق لعب کے اور اسیطرح جبکہ حکم کرے ایک شخص کسیکی عورت کو یہ کہ مرتد ہو جاوے اور جدی ہووے اپنے خاوند سے ہوتا ہی وہ کافر اسی طرح روایت کیا گیا ہی ابی یوسفؒ سے اور امام ابی حنیفہؒ سے منقول ہی کہ جسنے حکم کیا ایک شخص کو کافر ہونیکا ہوتا ہی حکم کرنیوالا کافر خواہ کافر ہوا مامور یا نہ کافر ہوا کہا ابو اللیث نے جسوقت کہ سکھا یا ایک شخص کے کسیکو کلمہ کفر کا ہوتا ہی کافر حسوقت کہ سکھا یا جسکو حکم کیا اُسکو اور حکم کیا اُسکو ساتھ مرتد ہونیکے اور اسی طرح سے جسنے سکھا یا عورت کو کلمہ کفر کا ہوتا ہی وہ کافر جبکہ حکم کرے عورت کو مرتد ہونیکا کہا امام محمدؒ نے جسوقت کہ جبر کیا گیا ایک آدمی پہ کہ بولے کلمہ کفر کا ساتھ خوف تلف کرنیکے یا مانند اسکے کے پس بولا وہ کلمہ کفر کا پس کئی طرح پر ہی ایک یہ کہ بولا کلمہ کفر کا اور دل اُسکا مطمئن ہی ساتھ ایمان کے اور نہ خطرہ آیا اُسکے دل مین کچھ سوا اُسکے جو کہ جبر کیا گیا اُسپر بولنے کفر سے پس اس صورت مین حکم کیا جاوے ساتھ کفر اُسکے کہ نہ قضاءً اور نہ عند اللہ اور دوسری طرح یہ ہی کہ کہے خطرہ آیا میرے دل مین یہ کہ خبر دونگا کفر سے بیچ ماضی کے جھوٹ پس ارادہ کیا مین نے یہ اور نہ ارادہ کیا مین نے کفر مستقبل کا واسطے قبول کرنے کے اور اسطرح مین حکم کیا جاویگا ساتھ کفر اُسکے کے قضاءً یہانتک کہ جدائی کر دیگا قاضی تمین اور اُسکی بیوی مین اور تیسری طرح یہ ہی کہ کہے خطرہ گذرا تھا میرے دل مین یہ کہ خبر دونگا کفر سے ماضی مین جھوٹ مگر یہ کہ مین نے نہین ارادہ کیا اسکا یعنی خبر دینے کا کفر سے ماضی مین جھوٹ بلکہ ارادہ کیا مین نے کفر مستقبل کا واسطے قبول کرنے کلام اُنکے کے اور اسطرح مین کافر ہوتا ہی قضاءً مین بھی اور عند اللہ بھی اور جسوقت کہ جبر کیا گیا یہ کہ نماز پڑھے طرف اس صلیب کے پھر نماز پڑھی پس وہ تین طرح پر ہی اگر کہا کہ نہین خطرہ گذرا تھا میرے دل مین کچھ اور نماز پڑھی تھی مین نے طرف صلیب کے از راہ جبر کے پس اس صورت مین نہین کافر ہوتا ہی نہ قضاءً اور نہ عند اللہ اور اگر کہا کہ خطرہ گذرا تھا میرے دل مین یہ کہ نماز پڑھونگا واسطے اللہ کے نہ واسطے صلیب کے پس اس صورت مین بھی کافر نہین ہوتا نہ قضاءً اور نہ عند اللہ اور اگر کہا کہ خطرہ گذرا تھا میرے دل مین یہ کہ نماز پڑھونگا واسطے اللہ کے پھر ترک کیا مین نے اُسکو اور نماز پڑھی مین نے صلیب کے لیے پس اس صورت مین کافر ہوتا ہی قضاءً بھی اور عند اللہ بھی اگر کہا گیا ایک مسلمانکو کہ سجدہ کر بادشاہ کی تمین وُالا مارڈالین گے ہم تجکو پس افضل یہ ہی کہ نہ سجدہ کرے جسوقت کہ بولا کلمہ کفر کا قصداً لیکن وُہ اعتقاد کفر کا نہین رکھتا ہی تو بعضے علما ہمارے نے کہ نہین کافر ہوتا اور صحیح یہ ہی کہ وہ کافر ہو جاتا ہی جو شخص کہ بولا کلمہ کفر کا بحال مین کہ وہ نہین جانتا تھا کہ یہ کلمہ کفر کا ہی مگر یہ کہ بولا تھا وہ از حتیار سے کافر ہو گیا نزدیک اکثر علما کے اور معذور نہین ہوتا بسبب جہل کے بیہودہ گو اور ٹھٹھا کرنیوالا جب بولے کفر از راہ استخفاف کے اور ٹھٹھے اور خوش طبعی کے ہوتا ہی کافر سب کے نزدیک اگرچہ اعتقاد ہوا اُسکا خلاف اُسکے جاری ہوا ایک زبانپر کلمہ کفر کا چوک کر اسطرح کہ ارادہ کرتا تھا یہ کہ بولے ایسا لفظ کہ نہین کفر پس جاری ہو اُسکی زبانپر کلمہ کفر کا چوک کر نہین ہوتا ہی یہ کافر سب کے نزدیک کافر ہوتا ہی بسبب کھنچے ٹوپی مجوس کے اپنے سر پر بسبب رعایت صیحہ کے مگر بضرورت سردی گرمی کی رکھدی تو نہین کافر ہوتا اور کافر ہوتا ہی بسبب باندھنے زنار کے مگر جبکہ کرے از راہ فریب دینے کے لڑائی کفار کی مین اور خبر دینے کیواسطے مسلمانونکے اور بسبب اس کہنے کے کہ مجوس بہتر ہین اچھے سے کہ ہم تمین مین یعنی افعال اُنکی بہتر ہین ہمارے افعال سے اور بسبب اس کہنے کے کہ نصرانیت بہتر ہی مجوسیت سے نہ اس کہنے سے کہ مجوسیت بُری ہی نصرانیت سے اور کافر ہوتا ہی بسبب اس کہنے کے کہ نصرانیت بہتر ہی یہودیت سے اور بسبب اس کہنے کے کہ کہ نیوالا کفر کا بہتر ہی اُسچیز سے کہ تو کرتا ہی بعضون کے نزدیک مطلق اس کہنے سے کافر ہوتا ہی اور مقید کیا ہی ابو اللیث نے ساتھ اسکے کہ قصد کرے اچھا جاننا کفر کا نہ بُرا جاننا معاملہ اسکی کا اور کافر ہوتا ہی بسبب نکلنے کے طرف نوروز مجوس کیواسطے موافقت اُنکی کی ساتھ اُنکے بیچ اُسچیز کے کہ کرتے ہین وہ اُسدن مین اور بسبب خریدنیکے دن نوروز کے ایسی چیز کہ نہین خریدتا تھا اُسکو پہلے اُسکی واسطے تعظیم نوروز کے نہ واسطے کھانے اور پینے کے اور بسبب تحفہ بھیجنے کی اُسدن واسطے مشرکونکی اگرچہ انداز بھیجے واسطے تعظیم اُسدن کے نہ بسبب قبول کرنے دعوت مجوسی کے وقت موذن ہونے فرزند اُسکی کو اور کافر ہوتا ہی بسبب اچھا جاننے امر کفار کے اتفاقًا یہانتک کہا ہی علما نے کہ اگر کوئی کہے کہ نہ بولنا وقت کھانا کھانیکے مجوس کے یہان اچھا ہی یا نہ ساتھ سُلانا بیوی کا حالت حیض مین مجوس کے یہان اچھا ہی پس وہ

کافر ہے ایک شخص نے ذبح کیا بسبب وجاہت کسی شخص کے بیچ وقت خلعت کے یا لیے اخروٹ اور مانند اسکے کہ یہ کفر ہے اور جانور ذبح کیا ہوا مُردار ہے کہ نہ کھایا جاوے اگر ذبح کیجئے گائین یا اونٹ بیچ جگہ تقرب بغیر اللہ کے بسبب آنے حاجیوں کے یا غازیوں کے کہا ایک جماعت نے علماء سے کہ یہ کفر ہے اور جو جانور کہ نامزد کیا گیا اور شہرہ دیا گیا تقرب اور تعظیم کیلئے بنام غیر خدائے تعالےٰ کے وہ حرام ہے جیسکہ عوام جاہل مین دستور ہے کہ یہ بکرا شیخ سدو کا یا یہ گای سید احمد کبیر کی یا یہ بکرا توپ کا یا یہ مُرغا مزار صاحب کا یا جانور ذبح کرنا قبرون بزرگ کے پاس یا کنارہ دریا کے یا طریق ہجوگ کے ساتھ نام جنون کے پس کہا نبوالا انکا مرتد کافر ہے اور یہ ذبیحہ مُردار اور حرام ہے اگرچہ وقت ذبح کے نام خدا کا لیا ہو یعنی بسم اللہ کہکر ذبح کیا ہو تو بھی حرام ہے اسواسطے کہ پہلے سے یہ جانور غیر خدا کی نام پر منسوب ہو چکا پھر وقت ذبح کرنیکے اُب نام خدا کا کچھ فائدہ نہین دیتا جیسے اشباہ و نظائر اور تنویر الابصار اور درمختار اور منح الغفار اور فتاوی عالمگیری مطالب المومنین وغیرہ مین مذکور ہے بلکہ درمختار مین شرح وہبانیہ اور ذخیرہ سے نقل کیا ہے کہ کرنیوالا اس فعل کا جمہور علما کے نزدیک کافر ہے اور مطالب المومنین مین لکھا ہے ابو حفص کبیر ابو العلی فاقانی و رعبد اللہ کاتب و رعبد ابو احد اور ابو الحسن نوری و غیرہ نے کہ علماء مدار اور مجتہد روزگار تھے فتوی اسپر دیا ہے کہ ذبح کرنیوالا اسکا کافر ہے اور ذبیحہ اُسکا حرام ہے اور تفسیر نیشاپوری مین ذکر کیا ہے کہ سارے علما اتفاق کرتے ہین اسپر کہ جو مسلمان نے ذبح کیا ذبیحہ اور قصد کیا تقرب اور تعظیم اُسمین سوائے خدا کے تو وہ شخص مُرتد ہوا اور ذبیحہ اُسکا ذبیحہ مرتد کا سا ہے اور حدیث صحیح مین وارد ہوا ہے کہ ملعون ہے وہ شخص جو ذبح کرے واسطے تقرب چاہنے غیر خدا کے جیسیکہ مشکوٰۃ شریف وغیرہ مین مذکور ہے اور تفسیر عزیزی مین بیچ تفسیر یا اہل لغیر اللہ بہ کے مولانا شاہ عبد العزیز محدث نے لکھا ہے کہ وہ جانور کہ جو شہرہ دیا گیا سوائے نام اللہ کے خوب سے بدتر اور مُردار ہے پھر جو کوئی اس مسالہ کو خوب تحقیق کیا چاہے تو تفسیر عزیزی مولانا موصوف مرحوم کی مین دیکھے تسلی ہو جائیگی اس مقام مین مسلمان منصف کو اسقدر کافی ہے اور دل کا مالک اللہ اور وہی ہے ہادی ایک عورت نے کہ ہندی تھی اور کہا یہ نتار ہے کا فرہوئی ایک شخص نے کہا کہ کافر کہنی بہتر ہے خیانت کرنیسے اکثر علما اسپر ہین کہ کافر ہوتا ہے اور اسپر فتوی دیا ہے ابو القاسم صفار نے ایک شخص مارا عورت کو پس کہا عورت نے کہ نہین ہے تو مسلمان پس کہا مردنے ہان مین مسلمان نہین ہوتا ہے کافر اس سے اور بعضے علما ہمارے سے منقول ہے کہ ایک شخص کو کہا گیا کہ آیا نہین ہے تو مسلمان اُسکو کہ نہین ہوتا ہے یہ کفر ایک عورت نے کہا اپنے خاوند سے کہ نہین ہے مجکو حمیت اور نہ دین اسلام کہ راضی ہوتا ہے تو ساتھ خلوت میری کے اجنبیون کے ساتھ پس کہا خاوند نے کہ نہین مجکو حمیت اور نہ دین اسلام پس کہا گیا ہے کہ وہ کافر ہوتا ہے ایک شخص نے کہا اپنی بیوی سے یا کافرہ یا یہودیہ یا مجوسیہ پس کہا عورت نے ایسی ہی ہو نہین یا کہا ایسی ہی ہو نہین طلاق دیدے مجکو یا کہا اگر ایسی ہوتی تو تیرے ساتھ نہ بنتی یا کہا اگر ایسی ہوتی تو تیرے ساتھ صحبت نہ رکھتی یا کہا تو مجکو نہ رکھتا کافر ہوئی اور اگر کہا کہ اگر مین ایسی ہون تو مجکو مت رکھ نہین کافر ہوتی اور اگر کہا عورت نے اپنے خاوند سے یا کافر یا یہودی یا مجوسی پس کہا خاوند نے ایسا ہی ہو نہین مجھے باہر آیا کہا اگر ایسا نہ ہوتا تو تجکو نہ رکھتا پس کافر ہوا اور اگر کہا کہ اگر ایسا ہو نہین میرے ساتھ نہ رہ صحیح یہ ہے کہ نہین کافر ہوتا اور اگر کہا ایک راہ چنیم یا من معاش پس ظاہر تر یہ ہے کہ کافر ہوتا ہے اور اگر کہا اجنبی کو یا کافر یا یہودی پس کہا اُسنے ایسا ہی ہو نہین میرے ساتھ صحبت نہ رکھ یا کہا اگر ایسا نہ ہوتا تو تیرے ساتھ صحبت نہ رکھتا آخر ہجیر تک ذکر کیے ہمنے الفاظ پس اسکا حکم بھی مانند حکم خاوند بیوی کے ہے ایک شخص نے ارادہ کیا ایک کام کرنیکا پس کہا اُسکو بیوی اُسکی نے اگر یہ کام کرے تو کافر ہو پس کہا وہ کام خاوند نے اور نہ التفات کی طرف عورت کے نہین کافر ہوتا اور اگر کہا اپنی بیوی کو یا کافرہ پس کہا عورت نے مین نہین بلکہ تو ہے یا کہا عورت نے اپنے خاوند کو یا کافر پس کہا خاوند نے بلکہ تو ہے نہین واقع ہوتی درمیان اُنکے فرقت اگر کہا مسلمان اجنبی کو یا کافر اجنبی عورت کو کہا یا کافرہ اور نہ کہا مخاطب کچھ یا کہا اپنی عورت سے یا کافرہ اور نہ کہا عورت نے کچھ یا کہا عورت نے اپنے خاوند کو یا کافر اور نہ کہا خاوند نے کچھ بعضے فقیہ ابو بکر عیش بلخی کہتے کافر ہوتا ہے اُسکا کہنے والا اور یہی اسکے اُنکے اور علماء نے کہا نہین کافر ہوتا اور مختار وسط و فتوی اسکے بیچ جنس ان مسائل کے یہ ہے کہ ہر حکم کا کہنے والا اگر ارادہ کرتا ہے برا کہنا اور نہین اعتقاد رکھتا اُسکو کافر نہین کافر ہوتا اور اگر اعتقاد رکھتا ہے اُسکو کافر پھر خطاب کرتا ہے اُسکو ساتھ اُسکے بناء اعتقاد رکھنے کے کہ یہ کافر ہے کافر ہوتا ہے ایک عورت نے کہا اپنے بچے کو اے مع بچہ

یا اسکو کافر بیچے یا اسی جہود بیچہ کہا اکثر علما نے کہ نہین ہوتا یہ کفر اور بعضون نے کہا کہ کفر ہی اور اگر کسے مرد نے یہ الفاظ اپنی بچے کو مختلف کیا ہی علما نے یہین بھی اور صحیح تر یہ ہی کہ وہ نہین کافر ہوتا اگر نہ ارادہ کرے ساتھ اُسکے کفر نفس اپنے کا اور اگر کہا اپنے جانور کو اسی کا فر خدا وند نہین کافر ہوتا بالاتفاق اور جسوقت اگر کوئی وسطے غیر اپنے کے یا کافر یا یہودی یا مجوسی اور وہ کہے لبیک کافر ہوتا ہی اور اسیطرح جسوقت کہ کوئی آسے سمجھین یہ کافر ہوتا ہی اور اگر کہا تو ئی خود آور نہ کہا سمجھا اور سکوت کیا نہین کافر ہوتا کہا کسی سے بیم بود کہ کافر شدے یا کہا ڈرا مین یہ کہ کافر ہوجاؤن نہین کافر ہوتا اگر کہا کہ اگر ایسا تو نے کہ کافر ہونا چاہا مین نے کافر ہوا ایک شخص نے کہا یہ زمانہ مسلمانی اختیار کرنیکا نہین زمانہ کافری کا ہی کہا بعضون نے کہ کافر ہوا اور کہا صاحب محیط نے کہ یہ نہین ہی صواب میرے نزدیک ایک مسلمان اور مجوسی ایک جگہ مین تھے پس پکارا ایک شخص نے مجوسی کو کہ یا مجوسی پس جواب دیا اُسکو مسلمان نے اگر تھے دونون ایک کام مین اُس پکار سنیوالیکے اور گمان کیا مسلمان نے کہ وہ پکارتا ہی مجکو بسبب اس کام کے نہین لازم آویگا اُسکو کفر اور اگر نہین تھے دونون ایک کام مین خوف ہی اُسپر کفر کا ایک مسلمان نے کہا انا ملحد یعنی مین ملحد ہون کافر ہوا اور اگر کہا کہ مین نہین جانتا تھا مین کہ یہ کفر ہی نہین معذور ہوگا بسبب اسکے ایک شخص نے بولا ایک کلمہ کہ گمان کیا قوم نے کہ وہ کفر ہی اور نہین تھا وہ کفر حقیقت مین پس کہا گیا اُسکو کہ کافر ہوا اور طلاق ہوئی تیری بیوی پر پس کہا اُنہون نے کافر شدہ گیر وزن طلاق شدہ گیر کافر ہوتا ہی اور جدئی ہوجاتی ہی اُس سے بیوی اُنکی ایک شخص نے کہا کہ مین فرعون ہون یا ابلیس لعین پس وہ کافر ہوجاتا ہی ایک شخص نے نصیحت کی ایک فاسق کو اور بُلایا اُسکو طرف توبہ کی پس کہا اُسنے اُسکو از پس اینہمہ کلاہ مغان بر سر نہم کافر ہوتا ہی کہا ایک عورت نے اپنے خاوند سے کہ کافر ہونا بہتر ہی تیرے ساتھ ہونے سے کافر ہوئی عورت ایک عورت نے کہا کہ کافر ہم اگر چنین کار کنم کما شیخ امام ابوبکر محمد بن الفضل نے کہ کافر ہوئی وہ عورت اور جدئی ہوتی ہی اپنے خاوند سے فی الحال در کما قاضی امام علی السغدی نے کہ یہ تعلیق یعنی ہی کفر نہین اگر کہا ایک عورت نے اپنے خاوند سے کہ اگر ظلم کریگا تو مجھپر بعد اسکے یا کہا اگر نہ خریدیگا تو میرے لیے ایسی چیز تو کافر ہوجاؤنگی مین کافر ہوئی فی الحال ایک شخص نے کہا کہ تھا مین مجوسی مگر یہ کہ مسلمان ہوگیا مین بطریق تشکیک کے اور نہ اعتقاد کیا اُسکا حکم کیا جاوی ساتھ کفر اُسکے کی جسوقت کہ سجدہ کیا وسطے ایک آدمی کے سجدہ تحیۃ کا نہین کافر ہوتا اور اگر کہا ایک مسلمان کو کہ خدائے عزوجل مسلمانی تجھی لیوے اور کہا دوسرے نے آمین کافر ہوے دونون ایک شخص نے ایذا دی ایک شخص کو پس کہا اُسنے کہ مین مسلمان ہون محکومت ستا پس ایذا دیوے والے نے کہ چاہ مسلمان رہ چاہ کافر کافر ہوتا ہی اور اسی طرح اگر کہا کافر باشی مرا چہ زیان لازم آتا ہی اُسکو کفر ایک کافر مسلمان ہوا اور دین اُسکو لوگون نے چیزین پس کہا ایک مسلمان نے کاشکے وہ شخص کافر ہوتا تا مسلمان ہوتا اور لوگ اُسکو کچھ دیتے یا آرزو کی اُسکی دل مین پس کافر ہوا ایک شخص نے آرزو کی یہ کہ نہ حرام کرتا اللہ شراب کو نہین کافر ہوتا اور اگر آرزو کی یہ کہ نہ حرام کرتا اللہ ظلم کو اور زنا کو اور قتل نفس کو ناحق پس کافر ہوا اسلیے کہ یہ چیزین کسی وقت مین یہ چیزین حلال تھین پس پہلی صورتین آرزو کی اُسچیز کی کہ نہین محال اور دوسری صورت مین آرزو کی اُسچیز کی کہ وہ محال ہی اور بہتر مبنی ہی یہ کہ اگر آرزو کرے کہ ہندق مناکہ درمیان بھائی اور بہن کے حرام نہین کافر ہوتا اسلیے کہ آرزو کی اُسچیز کی کہ نہین محال اسلیے کہ وہ حلال تھا ابتدا مین پس حاصل یہ کہ جو چیز کہ تھی حلال ایک زمانہ مین پھر ہوگئی حرام اور آرزو کی یہ کہ نہوتی حرام نہین کافر ہوتا ایک مسلمان نے دیکھا ایک نصرانیہ فربہ کو پس آرزو کی یہ کہ ہوتا وہ شخص نصرانی تا کہ نکاح کرتا اُس سے کافر ہوا ایک شخص نے کہا کسی سے کہ میرے حق پر مدد کر پس کہا اُسنے کہ حق پر کوئی مدد کرتا ہی مین تیری ناحق پر مدد کرونگا کافر ہوتا ہی کہا کہ پیدا کیا مینے اس درخت کو اس کہنے سے کافر نہین ہوتا اسلیے کہ ارادہ کیا جاتا ہی ساتھ پیدا کرنیکے اس مقام مین عادۃ بونا درخت کا سیاتک کہ اگر ارادہ کرے حقیقت پیدا کرنے کی کافر ہوتا ہی کہا جبتک کہ فلانا برجا ہی یا کہا جبتک کہ میرے یہ بازدی زرین برجا ہین مجکو روزی کم نہ آوے کہا بعضے مشائخ ہمارے نے کہ کافر ہوتا ہی اور بعضون نے کہا کہ خوف ہی اُسپر کفر کا کہا درویشی بدبختی ہی پس یہ خطاے عظیم ہی دیکھا دائرہ گرد چاند کے کہ مینہ برسے گا استحال مین کہ دعوی کرتا ہی علم غیب کا اس کہنے سے کافر ہوتا ہی کہا نجومی نے کہ تیری بیوی حاملہ ہی اور اُسنے اعتقاد کیا اُسکے کہنے پر کافر ہوا اگر چلایا اُلو پس کہا مرجاوے گا بیمار یا کہا بار گران ہوویگا یا بولا عقعق

پھر آیا سفر سے اختلاف کیا ہی مشائخ نے اُسکے کفر مین ایک شخص نے کہا قول ممنوع پس کہا اُسکو ایک اور شخص نے کیا کرتا ہی تو لازم آیا تجھپر کفر کہا کیا کرو نمین اُسوقت کہ لازم آیا مجکو کفر کا فرہوتا ہی پڑھتا ہی ایک شخص نے مقام ضاد کے اور صحاب الجنۃ کی جگہ اصحاب النار نہین جائز امامت اُسکی اور اگر قصداً پڑھا کافر ہوتا ہی خوف ہی کفر کا اُسپر کہ کہتا ہی قسم ہی زندگانی میری کی اور زندگانی تیری کی اور مانند اسکے کے جبکہ کہے کہ رزق اللہ کی طرف سے ہی لیکن بندہ سے حبشی چاہتا ہی پس کہا بعضون نے کہ یہ مشرک ہی ایک شخص نے کہا کہ مین بری ہون ثواب و عذاب سے پس تحقیق کہا گیا کہ وہ کافر ہوتا ہی اگر کہا کہ جو کچھ فلانا کہیگا کرونگا مین اگرچہ سب کفر کے کافر ہوا ایک شخص نے کہا کہ مین مسلمانی سے بیزار ہون پس کہا گیا کہ تحقیق کافر ہوتا ہی منقول ہی کہ بیچ زمانہ مامون خلیفہ کے پوچھا گیا ایک فقیہ حال اُس شخص کے سے کہ قتل کیا ایک جلاہہ کو کہ کیا واجب ہے اُسپر پس کہا تعزیر واجب ہے پس حکم کیا مامون نے ساتھ مارنے فقیہ کے یہانتک کہ مرگیا اور کہا کہ یہ تہمتزا ہی ساتھ شرع کے اور تہمتزا ساتھ احکام شرع کے کافر ہی اگر کہے ایک فقیر کو مدتزا سحال ہین کہ وہ سیاہ کملی والا ہی پس یہ کفر ہے جسنے کہا سلطان زمانے ہمارے کو عادل کافر ہوا ساتھ اللہ کے کذا قال الامام علم الہدی ابو منصور الماتریدیؒ اور بعضون نے کہا کہ نہین کافر ہوتا اگر کہا ایک ظالم کو اے خدای کافر ہوتا ہی اور کہا اے بارخدای اکثر مشائخ ہی یہ ہین کہ وہ نہین کافر ہوتا و ہو المختار پوچھے گئے صفار حال ان خطیبون کے سے کہ خطبہ پڑھتے ہین منبر و نپر دن جمعہ کے اور کہتے ہین القاب سلاطین العادل الاعظم شہنشاہ الاعظم ملائک قاب لامم سلطان ارض اللہ ملک بلاد اللہ معین خلیفۃ اللہ آیا جائز ہی علی الاطلاق و تحقیق یا نہین کہا نہین اسلیے کہ بعض الفاظ اُسکے کفر ہین اور بعضے معصیت اور کذب لفظ شہنشاہ خصائص اسماء اللہ کے سے ہی بدون وصف اعظم کے اور نہین جائز وصف کرنا بندون کو ساتھ اسکے اور مالک قاب لامم پس کذب محض ہے اور سلطان ارض اللہ اور مانند اسکے کے پس کذب بحض ہی کہا امام ابو منصورؒ نے کہ اگر کوئی زمین بوس کرے کسیکے آگے یا جھکے واسطے اُسکے یا جھکاوے سر اپنا نہین کافر ہوتا اسلیے کہ وہ ارادہ کرتا ہی تعظیم اُسکی کا یہ عبادت اُسکی کا اور کہا سواے اُنکے اور مشائخ ہمارے نے کہ اگر سجدہ کرے کوئی ان جابرونکو پس وہ کبیرہ ہی کبائر سے آیا کافر ہوتا ہی یا نہین کہا بعضے عالمون نے کہ کافر ہوتا ہی مطلقاً اور کہا اکثر اُنکے نے کہ یہ کیسی وجہ پر ہے اگر ارادہ کیا ساتھ اُسکے عبادت کا کافر ہوتا ہی اور اگر ارادہ کیا ساتھ اُسکے کا تحیہ نہ کافر ہوا اور حرام ہی یہ اُسپر اور اگر نہ ہوا اُسکے لیے کچھ ارادہ کافر کرتا ہی نزدیک اکثر اہل حلم کے اور جو منازمین کا قریب سجدہ کے مگر یہ کہ وہ خفیف تر ہو رکھنے رخسارہ اور پیشانی کے سے زمین پر کافر ہوتا ہی ساتھ اعتقاد کرنے اسکے کہ خراج ملک سلطان ہی اور اگر کوئی کسی سے بدی کرے اور وہ کہے کہ مین یہ بدی تیری طرف سے جانتا ہون نہ حکم خدا سے کافر ہوتا ہی اگر کوئی بوقت پہننے خلعت بادشاہ کے اور بوقت مبارکبادی کے واسطے پہننے خلعت کے اور رضا اُسکی کے قربانی کریگا کافر ہوگا اور یہ قربانی مردار ہوگی اور کھانا اُسکا روا نہ ہوگا یہ جو ہمارے زمانہ مین شائع ہوا ہی اور اکثر عورتین مسلمان اسمین مبتلا ہین کہ وقت نکلنے چیچک کے اُسکے نام کی ایک صورت مقرر کی ہی اور اُسکو پوجتی ہین اور شغال لڑکونکی اُس سے چاہتی ہین اور اعتقاد کرتی ہین کہ یہ بچھو اس لڑکے کو شفا دیتا ہی وہ عورتین ساتھ اس فعل و اعتقاد کے کافر ہوتی ہین اور خاوند اُنکے اِس فعل پر رضامند ہین وہ بھی کافر ہوتے ہین اور دوسری سی جنس سے یہ ہی کہ پانی کے کنارہ پر جاتی ہین اور پانی کو پوجتی ہین اور ساتھ نیت اپنی کے کر رکھتی ہین بکری کنارہ پانی پر ذبح کرتی ہین یہ پوجنے والی پانی کی اور ذبح کرنے والی بکری کی کافر ہوتی ہین اور بکری مردار ہوتی ہی کھانا اُسکا روا نہین اور اسیطرح سے جو گھر و نمین صورتین بناتی ہین جیسے کہ معمول پوجنے گہرون کا ہی اور اُسکو پوجتی ہین اور بوقت جنبی لڑکے کے ساتھ شگن کے نقش کرتی ہین اور تیل ڈالتی ہین اور اُسکو بنام ایک بُت کے کہا سکو بہوانی کہتے ہین پوجتی ہین اور مانند اسکے کے جو کچھ کرتی ہین بسبب اسکے کافر ہوتی ہین اور اپنے خاوندے جدی ہوتی ہین اگر کہے کہ اِس زمانہ مین جبتک خیانت نہ کرون اور جھوٹ نہ بولون دن نہین گفتا اور یا کہے کہ جب تک خرید و فروخت مین جھوٹ نہ بولے گا تو روٹی کھانے کو نہ ملے گی اور یا کسی کو کہے کہ کیون خیانت کرتا ہی تو اور یا کیون جھوٹ بولتا ہے تو

اور وہ کہے کہ اِس سے چارہ نہین اِن الفاظ سے کافر ہوتا ہو اگر کسی کو کوئی کہے کہ جھوٹ نہ بول پس وہ کہے کہ یہ سخن راست تر ہو کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ سے کافر ہوتا ہو اگر کوئی غصہ ہو اور دوسرا کہے کافری بہتر ہو اِس کام سے کافر ہوا اور اگر کوئی ایک بات ممنوع کہے اور دوسرا کہے کیا کہتا ہو تو مجھپر کفر لازم آتا ہو وہ کہے کیا کریگا تو اگر مجھپر کفر لازم آویگا کافر ہوگا جسکے دل مین خطرہ گذرا اُسپر کہ باعث کفر ہو اگر بولا اُسکو اِسحال مین کہ وہ بُرا جانتا ہو اُسکو بیت محض ایمان ہو اور جسوقت کہ قصد کیا کفر کا اگرچہ بعد تو بہ برس کے ہو کافر ہوجاتا ہو فی الحال یک شخص کفر بولا اپنی زبان سے بخوشی اور دل اُسکا ثابت ہوا ایمانیہ ہوگا کافر اور نہین ہوگا مومن عند اللہ جو کلمہ ایسا ہو کہ اُسکے کفر ہونے مین اختلاف ہو تو کہنے والا اُسکا حکم کیا جاوے ساتھ تجدید نکاح کے اور توبہ کے اور رجوع کرنیکے اُس کے بطریق احتیاط کے اور جو الفاظ کہ چُوک کر ہون اور نہ باعث ہون کفر کے پس بولنے والا اُنکا مومن ہو علی حالہ اور حکم کیا جاوے ساتھ تجدید نکاح اور رجوع کے اِس سے جسوقت کہ ہون مسئلہ مین کئی وجھین باعث کفر کی اور ایک وجہ منع کرتی ہو کفر کو تو مفتی پر لازم ہو کہ میل کرے طرف اُس وجہ کے مگر جسوقت کہ تصریح کرے ساتھ ارادہ کے کہ ثابت کرے کفر کو تو نہین نفع دیگی سکو تا دلیل سوقت کذا فی البحر الرائق پھر اگر ہو نیت کہنے والیکی وہ وجہ کہ منع کرے کافر ہونیکو پس وہ مسلمان ہے اور اگر ہو نیت اُسکی وہ وجہ کہ باعث ہو کفر کی نہین نفع دیگا اُسکو فتویٰ مفتی کا اور حکم کیا جاوے ساتھ توبہ اور رجوع کے اِس سے اور ساتھ تجدید نکاح کے اپنی بیوی کذا فی المحیط لائق ہی مسلمان کو یہ کہ پڑھا کرے اِس دعا کو صبح و شام سہلیو کہ یہ سبب بچنے اِس رطہ سے بسبب وعدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ دعا یہ ہو اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اُشْرِکَ بِکَ شَیْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَا اَعْلَمُ کذا فی الخلاصۃ تمام ہوے موجبات کفر کے فتاویٰ عالمگیری سے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی

عَنْ عکرمۃ قَالَ اُتِیَ عَلِیٌّ بِزَنَادِقَۃٍ فَاَحْرَقَھُمْ فَبَلَغَ ذٰلِکَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَوْ کُنْتُ اَنَا لَمْ اُحَرِّقْھُمْ لِنَھْیِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُعَذِّبُوْا بِعَذَابِ اللّٰہِ وَلَقَتَلْتُھُمْ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِیْنَہٗ فَاقْتُلُوْہُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہو عکرمہ سو کہ کہا لائے گئے حضرت علیؓ کے پاس زندیق پس جلا دیا اُنکو پس پہونچی یہ خبر ابن عباسؓ کو پس کہا اگر ہوتا مین نہ جلاتا مین اُنکو واسطے منع فرمانے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ نہ عذاب کرو ساتھ عذاب خدا کے کہ جلانا ہو اور البتہ قتل کرتا مین اُنکو فرمانے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے جو شخص کہ بدل ڈالے دین اپنا پس مار ڈالو اُسکو نقل کی بخاری نے

ف زندیق اصل مین کہتے ہین ایک قسم مجوس کو کہ تابع ہین کتاب زند کے کہ زردشت مجوسی نے بنائی ہی اور اب زندیق کہتے ہین ہر ملحد فی الدین کو اور یہان مراد زندیق سے مرتدین ہین اور بعضون نے کہا کہ یہ قوم تھی علیہ مدبر سبا کے یارون سے کہ ظاہر کیا تھا اُنھون نے اسلام کو واسطے طلب کرنے فتنہ کے اور گمراہ کرنے اُمت کے اور دعویٰ خدائی کا کیا تھا پیچ حق حضرت علیؓ کے پس پکڑا حضرت علیؓ نے اُنکو اور طلب توبہ کی کی پس توبہ نہ کی اُنھون نے کھود دیا حضرت علیؓ نے اُنکو لیے گڑھے اور جلوائی اُسمین آگ اور حکم کیا اُنکے ڈالدینے کا اُسمین اور آیا ہی کہ جب قول ابن عباسؓ کا حضرت علیؓ کو پہونچا تو کہا اُنھون نے سچ کہا ابن عباسؓ نے پس اِس سے معلوم ہوا کہ یہ امر حضرت علیؓ نے ساتھ تہدید کے کیا تھا بسبب دیکھنے مصلحت کے کہ یہ اور مفسد مثل اُنکے باز رہین ایسی حرکت سے

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ النَّارَ لَا یُعَذِّبُ بِھَا اِلَّا اللّٰہُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق آگ نہین عذاب کرتا ساتھ اُسکے مگر اللہ تعالےٰ یعنی نہ چاہیے عذاب کرنا ساتھ آگ کے کسی کو سوائے اللہ تعالےٰ کے نقل کی یہ بخاری نے

وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ سَیَخْرُجُ قَوْمٌ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ حُدَثَاءُ الْاَسْنَانِ سُفَھَاءُ الْاَحْلَامِ یَقُوْلُوْنَ مِنْ خَیْرِ قَوْلِ الْبَرِیَّۃِ لَا یُجَاوِزُ اِیْمَانُھُمْ حَنَاجِرَھُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّھْمُ مِنَ الرَّمِیَّۃِ فَاَیْنَمَا لَقِیْتُمُوْھُمْ فَاقْتُلُوْھُمْ فَاِنَّ فِیْ قَتْلِھِمْ اَجْرًا لِمَنْ قَتَلَھُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے علیؓ سے کہ کہا سُنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے قریب ہے کہ نکلے گی ایک قوم آخر زمانہ مین نوجوان ہلکی عقلونکے کہینگے بہترین قول خلق کیسے نہ تجاوز کریگا ایمان اُنکا یعنی نمازانکی حنجرگردن

اُنکی ہی یعنی قبول نہین ہونگی نکلجاوینگے دین سے یعنی اطاعت امام سے جیسا کہ نکلجاتا ہی تیر شکار سے پس جہان ملو تم اُنسے پس قتل کرو اُنکو پس تحقیق اُنکے قتل مین ثواب ہی دن قیامت کے واسطے اُس شخص کے کہ قتل کرے اُنکو نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف بہترین قول خلق کیسے یعنی نقل کرینگے بہترین قول کہ کلام کرتی ہی ساتھ اُسکے خلائق مراد اس سے قرآن عظیم ہی اور جاننا چاہیے کہ مشکوۃ کے نسخونمین تو من خیر قول البریۃ ساتھ تقدیم لفظ خیر کے لفظ القول پر اور معنی اسکے ذکر کیے گے اور مصابیح مین من قول خیر البریۃ ہی یعنی نقل کرینگے قول بہترین خلق کا کہ مراد اُس سے حدیثین ہونگے صلے اللہ علیہ وسلم کی ہین اور اول مناسب ہی بسبب اسکے کہ واقع ہوا ہی احادیث مین بیچ شان خوارج کے کہ قرآن پڑھینگے اور تمسک کرینگے ساتھ اُسکے اور حدیثین باطل کرینگے اور جیسا نکلجاتا ہی آخر یعنی جیسیکہ تیر شکار سے نکلجاتا ہی اور آلودہ نہین ہوتا خون مین بسبب جلدی مٹھیر کر نکلجانیکے اسیطرح وہ اطاعت سے امام سے نکلجاوینگے اور طیبی نے کہا کہ مراد یہ ہی کہ داخل ہونا اُنکا دین مین اور نکلجانا اُنکا اُس سے اور نہ ٹھیرے رہنا دین کی کسی ملت پر مانند اُس تیر کے کہ داخل ہوا شکار مین پھر نکل گیا اُس سے اور نہ لگا اُسکو شکار سے کچھ اور بیان ہی اُن خوارج کا کہ نہین اطاعت کرتے امام کی اور نہ رفیق ہین ساتھ لوگونکی تلوار کے اور اول ظہور اُنکا حضرت علیؓ کے عہد مین ہوا یہانتک کہ قتل کیا اُنھونے بہتون کو اُنمین سے کما حقابی نے کہ اجماع ہی علماء مسلمین کا اسپر کہ خوارج باوجود گمراہی کے مسلمانونکے فرقونمین سے ہین اور جائز ہی نکاح کرنا اُنسے اور کھانا جانورون ذبح کیے ہوے اُنکے کا اور قبول کرنا گواہی اُنکی کا اور حضرت علیؓ سے لوگون نے پوچھا کہ آیا وہ کافر ہین اُنھونے فرمایا کہ کفر سے بھاگے ہین وہ یعنی پس کیونکر کہمین ہم اُنکو پھر کہا گیا کہ آیا منافق ہین اُنھونے فرمایا کہ منافق نہین یاد کرتے ہین اللہ کو مگر تھوڑا سا اور خوارج یاد کرتے ہین اللہ کو صبح و شام کہا گیا کہ کون ہین وہ فرمایا کہ ایک قوم ہی کہ پونہچا اُنکو فتنہ پس اندھے اور بہرے ہوگئے انتہی اور مذہب خوارج کا یہ ہی کہ مرتکب کبیرہ کے بلکہ صغیرہ کے بھی کافر ہوجاتا ہی رح **وعن** ابی سعید الخدری رضی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون امتی فرقتین فیخرج من بینہما مارقۃ یلی قتلہم اولہم اولی الطائفتین بالحق رواہ مسلم اور روایت ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہوگی اُمت میری دو فرقے پس نکلے گی درمیان اُنکے سے ایک جماعت نکلنے والی دالی ہوگا اُنکے مارڈالنی کا جو بہت نزدیک ہوگا ساتھ حق کی نقل کی یہ مسلم نے ف مراد دو فرقون سے ایک فرقہ حضرت علیؓ کا اور ایک فرقہ معاویہؓ کا اور ایک فرقہ نکلا اُن دونونکے درمیان سے اُنکو خارجی کہتے تھے اُنکے مارنے اور دفع کرنیکی طرف متوجہ ہوے حضرت علیؓ کہ بہت نزدیک تھے ساتھ حق کے، مولانا من اللہ روح **وعن** جریر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع لاترجعن بعدی کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض متفق علیہ اور روایت جریر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع مین کہ پھر جاؤ پیچھے میرے کافر ہوکر کہ مارے بعض تمھارا گردن بعضے کی نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف مارے بعض تمھارا الخ یہ استیناف ہی یعنی جملہ ہوکر وارد ہوا ہی بیان نہی کیلیے گویا پوچھنے والی نے پوچھا کہ کیونکر پھر جاتا ہی کافر ہوکر پس کہا گیا کہ مارے بعض تمھارا گردن بعض کی مراد یہ ہی کہ یہ فعل کافرونکا سا ہی یا یہ قریب کردیتا ہی اور پونہچا دیتا ہی طرف کفر کے رح **وعن** ابی بکرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا التقی المسلمان بسیفیہما فالقاتل والمقتول فی النار قلت ہذا القاتل فما بال المقتول قال انہ کان حریصا علی قتل صاحبہ متفق علیہ اور روایت ابی بکرہ کی نبی اصلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جسوقت کہ ملین دو مسلمان ہتھیار پس وہ دونون دوزخ مین کہا گیا کہ یہ تو قاتل ہی پس کیا ہی حال مقتول کا یعنی وہ تو مظلوم ہی کیونکر داخل ہوگا وہ دوزخ مین فرمایا وہ تھا حریص کھنے والا اور پر قتل کرنے صاحب اپنے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف داخل ہونگے دوزخ مین اکٹھے لکھا ہی علمانے کہ یہ اسصورت مین ہی کہ ایک بھی اُن دونو نمین سے حق پر نہو اور اگر ایک حق پر ہوگا تو داخل آگ مین وہی ہوگا کہ باطل پر ہوا اور یہ بھی اِس صورت مین ہی کہ صادر نہو قتل شتباہ اور التباس و تاویل ہی اور حرص رکھنے والا آخر کہا ابن ملک نے کہ یہمین دلیل ہی اوپر کہ بیچ حرص کرنیکے فعل حرام پر مواخذہ ہوتا ہی اور تصدد دونو کا تھا کہ قتل کرین اگر قصد نفع کرنیکا نفس اپنے سے ہوتا تو مواخذہ نہوتا اِسلیے کہ وہ شرع کے مع وعن انس قال قدم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم نفر من عکل فاسلموا فاجتووا المدینۃ فامرھم ان یاتوا ابل الصدقۃ فیشربوا من ابوالھا وابانھا ففعلوا فصحوا فارتدوا وقتلوا رعاتھا واستاقوا الابل فبعث فی اثارھم فاتی بھم فقطع ایدیھم وارجلھم وسمل اعینھم ثم لم یحسمھم حتی ماتوا وفی روایۃ وفی روایۃ سمر اعینھم وفی روایۃ امر بمسامیر فاحمیت فکحلھم بھا وطرحھم بالحرۃ یستسقون فما یسقون حتی ماتوا متفق علیہ اور روایت ہی انس سے کہ کہا آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کتنے ایک شخص قبیلہ عکل سے اور مسلمان ہوے پس ناموافق پایا اُنھون نے ہوا مدینہ کو یعنی وہانکی ہوا موافق نہ آئی اُنکو اور بیمار ہوگئے کہ پھول گئے پیٹ اُنکے اور زرد ہوگئے رنگ پس حکم فرمایا حضرت نے اُنکو کہ جارہین زکوۃ کے اونٹونمین کہ باہر رہتے تھے شہر سے اور پیوین پیشاب اُنکا اور دودھ اُنکے پس کیا اُنھون نے یعنی جو کہ ذکر کیا گیا پس تندرست ہوے پھر مرتد ہوے اور قتل کیا اُنھون نے اونٹوں کی حرہ لیوالوں کو اور ہانک لگئے اونٹ پس بھیجے حضرت نے اُنکے پیچھے یعنی کتنے ایک سوار پس لائے گئے وہ پس کاٹے ہاتھ اُنکے اور پانوں اُنکے یعنی حکم فرمایا اُنکے کاٹنے کا اور پھوڑین آنکھین اُنکی پھر نہ تل دیے اُنکے ہاتھ پانوں یعنی جیسیکہ بعد کاٹنے اعضا کے تل دیتے ہین خون بند کرنیکے لیے یہانتک کہ مرگئے وہ اور ایک روایت مین یون ہی کہ میخین گرم کرکر اُنکی آنکھونمین دین اور ایک روایت مین ہی کہ حکم فرمایا حضرت نے ساتھ گرم کرنے میخونکے پس گرم کی گئین پھر پھیرین میخین اُنکی آنکھونمین اور ڈالدیا اُنکو سنگستان مدینہ مین پانی مانگتے تھے پس پانی نہ دیے جاتے تھے یہانتک کہ مرگئے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف پیوین پیشاب اُنکی آخر عمل کیا ہی اِس حدیث پر امام محمد نے کہ پیشاب اُن جانورونکا کہ کھائے جاتے ہین پاک ہی اور یہی ہی قول لیکہ کا اور احمد کا اور نزدیک ابی حنیفہ اور ابی یوسف کے نجس ہی اور تاویل اِس حدیث کی اُنکے نزدیک یہ ہی کہ آنحضرت نے معلوم کی شفا اُنکی اِس ہی ساتھ نہ کی پھر امام ابوحنیفہ حلال نہین کہتے ہین اِسکی پینے کو واسطے دوا کے اور سوا اِسکے کے اِسلیے کہ متفق نہین ہی شفا ہونمین اور نزدیک ابی یوسف کے حلال ہی دوا کیلیے اور کہا ابن ملک نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باوجود منع کرنے مثلہ سے اِسطرح کا عذاب اُنکو یا تو بطریق قصاص کے کیا کہ اُنھون نے بھی چرواہون سے ایسا ہی معاملہ کیا تھا یا اِسلیے کہ جرم اُن مفسدونکا بڑا تھا اِسلیے کہ مرتد ہوے اور خون کیے اور قزاقی کی اور مال لیگئے اور امام کو پہنچا ہی کہ کئی طرح کے عذاب کرے مثل ایسے معاملہ مین بقصد زجر و سیاست کے اور کہا نووی نے کہ اختلاف کیا ہی علمانے بعد ثبوت کے معنون مین بعضون نے تو کہا کہ تھا یہ پہلے نازل ہوئی آیت حدود کے اور آیت محاربے کے ساتھ قزاقونکے اور پہلے منع کرنیکے مثلہ سے پس منسوخ ہی اور بعضون نے کہا کہ یہ نسوخ نہین اور اِسمین اختیار ہی آیت محاربہ کی اور کیا یہ حضرت نے ازراہ قصاص کے اور پانی جو نہ دیا اُنکو بعضون نے تو کہا کہ یہ بھی قصاص تھا اور بعضون نے کہا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم اِسکا نہ کیا تھا بلکہ لوگون نے از خود کیا اور اجماع ہی اوپر کہ جسپر قتل واجب ہوا گر وہ پانی مانگے تو منع نہ کرنا چاہیے مع ہذا

الفصل الثانی

فصل دوسری عن عمران بن حصین قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحثنا علی الصدقۃ وینھانا عن المثلۃ رواہ ابوداؤد ودرواہ النسائی فی الشواہد اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہا تھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم رغبت دلاتے ہمکو صدقہ دینے پر اور منع کرتے ہمکو مثلہ سے نقل کی یہ ابوداؤد نے اور نقل کی یہ نسائی نے اُس ف مثلہ کاٹ ڈالنا ناک کان یا ستر یا اور اعضا کا اور نہی مثلہ سے بعضون نے کہا کہ تحریم کیلیے ہی اور بعضون نے کہا تنزیہ کیلیے اور قول اول صحیح تر ہی اور حضرت نے جو اِس قوم کو مثلہ کیا بطریق قصاص کے تھا وعن عبد الرحمن بن عبد اللہ عن ابیہ قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فانطلق لحاجتہ فرایتا حمرۃ معھا فرخان فاخذنا فرخیھا فجاءت

الصورۃ فجعلت تفرش جناحیہا فجاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال من فجع ھذہ بولدھا ردوا ولدھا الحدیث اور روایت ہے عبد الرحمن بن عبد اللہ سے کہ انکے باپ نے کہا تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک سفر مین پس چلے آنحضرت صلعم حاجت کے لیے پس دیکھی ہمنے حمرہ کہ اُسکے ساتھ دو بچے تھے پس پکڑ لیے ہمنے بچے اُسکے پس آئی حمرہ بچھانے لگی پر اپنے اور لگنے لگی زمین سے پھر تشریف لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کس نے غم مین ڈالا ہے اسکو بسبب پکڑ لینے بچون اُسکے کے پھیر دو تم بچون اُسکے کو طرف اُسکے اور دیکھا حضرت نے گھر چیونٹیون کا کہ تحقیق جلایا تھا ہمنے چیونٹیون اُنکی کو فرمایا کس شخص نے جلایا ہے یہ پس کہا ہمنے کہ ہمنے جلایا ہے پس فرمایا کہ تحقیق نہین لائق یہ کہ عذاب کرے ساتھ آگ کے مگر پروردگار آگ کا نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** حمرہ ساتھ پیش ح اور تشدید میم مفتوحہ کے اور کبھی ساتھ تخفیف میم کے بھی آتا ہے نام ہے ایک جانور پرندہ کا کہ سُرخ اور چھوٹا ہوتا ہے مانند چڑیا کے اور نہین لائق آخر یعنی جلانا کام خداوند زمان کا ہے اور کونہ چاہیے اسکا شدید عذاب سے اور اگر ارادہ کرے چیونٹی ساتھ ایذا دینے اور کاٹنے کو تو مار ڈالے والّا نہ مارے اور جلائے نہ جاوین گھر چیونٹیونکے اور مکروہ ہے ڈالنا چیونٹیونکا پانی مین اور اگر ایک چیونٹی کاٹے تو اُسکو مارے اور دوسرون کو اُسکو ساتھ نہ مارے ح **وعن** ابی سعید الخدری وابن عباس ومالک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال سیکون فی امتی اختلاف وفرقۃ قوم یحسنون القیل ویسیئون الفعل یقرءون القرآن لا یجاوز تراقیہم یمرقون من الاسلام مروق السہم من الرمیۃ لا یرجعون حتی یرتد السہم علی فوقہ ہم شر الخلق والخلیقۃ طوبی لمن قتلہم وقتلوہ یدعون الی کتاب اللہ ولیسوا منہ فی شیء من قاتلہم کان اولی باللہ منہم قالوا یا رسول اللہ ما سیماہم قال التحلیق رواہ ابو داؤد اور روایت ہے ابی سعید خدری اور انس بن مالک سے کہ نقل کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا قریب ہے کہ ہوگا میری اُمت مین اختلاف اور فرقت ایک گروہ اچھا کہنے کا اور بُرا کرینگے پڑھینگے قرآن نہین پڑھے گا چیز گردنون اُنکی سے یعنی قبول نہین ہونیکا نکلی دینیگے دین سے یعنی اطاعت امام سے مانند نکلنے تیر کے شکار سے نہ پھیرینگے طرف دین کے پھر ہے تیر اوپر سوفار اپنے کے وہ بدترین آدمیون اور جانورون مین خوش حالی ہو واسطے اُس شخص کے کہ قتل کرے اُنکو اور قتل کرین وہ اُسکو یعنی اسلیے کہ اہل صوبہ تین غازی ہین اور دوسری صوبہ تین شہیدہ بلاویگی لوگونکو طرف کتاب اللہ کے یعنی ظاہر کتاب اللہ کے اور چھوڑینگے سنت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اور احادیث اُنکی کو اضح کرنیوالی ہین کتاب اللہ کی اور نہین وہ ہم مین سے یعنی مسلمانون سے نہین ہے کسی چیز کے جو شخص کہ قتل کرے اُنکو ہوگا وہ بہت نزدیک ساتھ اللہ کے اُنمین سے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کیا ہے علامت اُنکی فرمایا سر منڈانا نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** ہوگا میری اُمت مین اختلاف الخ یعنی اہل خلاف و فرقت ہونگے اور قول قوم یحسنون الخ بدل ہے اُس سے اور واضح کرنیوالا اُسکو یعنی اہل اختلاف سطرح ہونگے کہ باتین اچھی کہینگے اور افعال بُرے کرینگے اور قول یقرءون القرآن ستیناف یعنی جملہ علیحدہ بیان یا بدل ہے بموجب مذہب شاطبی کے یا مراد ساتھ اُسکے نفس اختلاف کے یعنی قریب ہے کہ پیدا ہوگا تمین خلاف اور تفرق پس متفرق ہونگے دو فرقے ایک فرقہ حق پر ہوگا اور ایک باطل پر کما طبی نے کہا ہے اسی دلیل کا قول صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلی فصل مین تکون امتی فرقتین فتخرج من بینہما مارقۃ یلی قتلہم اولی الحق پس لفظ قوم ہی موصوف ساتھ مابعد کے اور خبر اُسکی قول یقرءون القرآن ہے اور وہ بیان ہے واسطے ایک فرقہ کے دو فرقون سے اور ترک کیا گیا دوسرا فرقہ واسطے ظلمہ کے نہایت اور نہین پڑھے گا آخر یعنے نہین تجاوز کرے گا اثر قرأت اُنکی کا خارج حروف کے اور آوازون سے اور نہین پہنچے گا طرف دلونکے اور اعضا کے یعنی نہین اعتقاد کرینگے اُن چیزونکا کہ قرآن مین لازم ہی اعتقاد کرنا اُنکا اور نہ عمل کرینگے اُن چیزونپر کہ قرآن مین عمل کرنیکی ہین یا معنی یہ ہین کہ اُنکی قرأت کو نہین بلند کریگا اللہ تعالے اور نہین قبول کریگا اُسکو پس گویا کہ قرأت اُنکی نہین تجاوز کرتی اُنکے حلقون سے اور پھیرے تیر اوپر سوفار اپنے کے الخ یعنی اور پر جلد سوفار اپنے کو آوے اور تعلیق بالمحال ہی کہ جیسے پھرنا تیر کا اوپر سوفار کے محال ہی ایسے ہی پھرنا اُنکا طرف

دین کے محال ہے مانند قول حق سبحانہ کے ثُمَّ یَبْدُوْ لَھُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰیٰتِ لَیَسْجُنُنَّہٗ حَتّٰی حِیْنٍ اور یہ تاکید و مبالغہ ہے بیچ نہ ممکن ہونے رجوع کے طرف دین کے بسبب جہالت اور ضلالت اور گمان فاسد اپنے کے کہ ہم حق اور ہدایت پر ہین اور سر منڈوانا شاید یہ اسلیے فرمایا کہ سر منڈانا اُس زمانہ مین عرب مین متعارف نتھا بلکہ اکثر سر مین بال رکھا ہی کرتے تھے نہ یہ کہ بسبب بُرائی سر منڈانے کے اسطرح فرمایا اسلیے کہ سر منڈانا شعار خوارج اور نسک اُسکی سے اور خصلت بندگان صالح اُسکی ہے اور بعضون نے کہا کہ مراد تحلیق سے مُنڈھانا قوم کا حلقہ حلقہ ہے بطریق کلف کے ہوگا واللہ اعلم ع ح **وَعَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ یَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَّا بِاِحْدٰی ثَلٰثٍ الثَّیِّبُ الزَّانِیْ بَعْدَ اِحْصَانٍ فَاِنَّہٗ یُرْجَمُ وَرَجُلٌ خَرَجَ مُحَارِبًا لِلّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ فَاِنَّہٗ یُقْتَلُ اَوْ یُصْلَبُ اَوْ یُنْفَی مِنَ الْاَرْضِ اَوْ یَقْتُلُ نَفْسًا فَیُقْتَلُ بِھَا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤٗدَ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین حلال خون شخص مسلمان کا کہ گواہی دیتا ہو اُسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد رسول اللہ کے ہین مگر بسبب ایک خصلت کے تین خصلتون مین سے ایک زنا کرنا بعد محصن ہونیکے پس تحقیق وہ سنگسار کیا جاوے اور دوسرے نکلنا اُس شخص کا کہ نکلے یعنی مسلمانون پر اسحال مین کہ ہولڑنیوالا ساتھ اللہ اور رسول اُسکے کے یعنی قزاقی کرنیوالا یا باغی پس تحقیق وہ قتل کیا جاوے یا سولی دیا جاوے یا قید کیا جاوے اور تیسرے قتل نفس سے کہ قتل کرے کسی جان کو پس قتل کیا جاوے بدلے اُسکے قتل کی یہ ابوداؤد نے **ف** بعد محصن ہونیکے عبارت ہے ہونے زانی کے سے حر مسلم مکلف کہ صحبت کی ہو ساتھ نکاح صحیح کے اور تحقیق وہ قتل کیا جاوے یعنی اگر مارا کسیکو بغیر لینے مال کے یا سُولی دیا جاوے یعنی اگر قتل بھی کیا ہو اُسنے اور مال بھی لیا ہو پھر امام مالک کے نزدیک وہ سولی دے تاکہ مرجاوے اور امام شافعی کے نزدیک قتل کرکر سُولی دیا جاوے عبرت کے لیے اور یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ کے معنی امام شافعیؒ کے نزدیک ہین کہ نکالا جاوے ایک شہر سے طرف دوسرے شہر کے اور کسی جگہ نھہرین کہ قرار پاوے اور آرام پاوے اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک معنی اُسکے یہ ہین کہ قید کیا جاوے اور یہ اُس صورت مین ہے کہ ڈرایا ہو اُسنے راہ گیرونکو اور مارا نہ ہو اور مال نہ لیا ہو اور یہ حدیث نکالی گئی ہے اس آیت سے اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اور ظاہر یہ تھا کہ یون کہا جاتا اَوْ تُقْطَعُ یَدُہٗ وَرِجْلُہٗ مِنْ خِلَافٍ پہلے اس قول کو اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ تاکہ ہو جاتی حدیث مطابق آیت کے پوری اور شاید کہ حذف کرنا اُسکا واقع ہوا راوی سے ازراہ نسیان کے یا اختصار کے واللہ اعلم اور لفظ اَوْ آیت کے اور حدیث مین تفصیل کیلیے ہے جیسیکہ لفظ یعنی کہ اشارہ کیا گیا طرف اُسکے اور بعضون نے کہا اَوْ تخییر کیلیے ہے کہ امام کو اختیار ہے اُن سزاؤنمین سے جو مناسب جانے قزاق کو دے بغیر تفصیل مذکور کے ع ح

وَعَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّھُمْ کَانُوْا یَسِیْرُوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَامَ رَجُلٌ مِنْھُمْ فَانْطَلَقَ بَعْضُھُمْ اِلَی الْحَبْلِ مَعَہٗ فَاَخَذَہٗ فَفَزِعَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یُّرَوِّعَ مُسْلِمًا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤٗدَ اور روایت ہے ابن ابی لیلیٰ سے کہ کہا حدیث کی ہمکو اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نے کہ تحقیق وہ تھے رات کو چلتے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس سوگیا ایک شخص اُنمین سے پس چلا بعض اُنمین سے طرف رسی کے پاس سو لیکے رسی کو تھی پس پکڑ لی اُس بعض نے وہ رسی پس ڈرا وہ سونیوالا یعنی اور حضرت نے دیکھا اُسکو یا سُنا پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین حلال ہے کسی مسلمان کو یہ کہ ڈرا دے کسی مسلمان کو نقل کی یہ ابوداؤد نے

وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَخَذَ اَرْضَ جِیْرَانِہٖ بِجَرِیْبَتِھَا فَقَدِ اسْتَقَالَ ھِجْرَتَہٗ وَمَنْ نَزَعَ صَغَارًا مِنْ عُنُقِ عَبْدٍ فَجَعَلَہٗ فِیْ عُنُقِہٖ فَقَدْ وَلَّی الْاِسْلَامَ ظَھْرَہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤٗدَ اور روایت ہے ابی درداءؓ سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص لیوے زمین ساتھ جزیہ اُسکے کے پس تحقیق توڑی ہجرت اپنی اور جو کوئی نکالے ذلت کافر کی اُسکی گردن سے اور ڈالے اُسکو اپنی گردن پس تحقیق ڈالا اُسنے اسلام کو پیچھے اپنی کے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** جو شخص کہ لیوے زمین یعنی جس شخص نے خرید کی زمین خراجی لازم آتا ہے اُسکو خراج کہ وہ جزیہ تھا ذمی پر اُسکی زمین مین پس گویا نکالا ہجرت کو کہ تھی طرف اسلام کے اور کافر کی ذلت اپنی گردن مین ڈالی اور جو کوئی نکالے الخ یہ بیان ہے کلام سابق کا یعنی جو کوئی جزیہ کافر کا اپنے ذمہ لے پس گویا کہ بدل کیا اُسنے اسلام کو ساتھ ذلت

اسلیے کہ انہنے بدل کیا عزت اسلام کو ساتھ ذلت کفر کے اور کہا خطابی نے کہ معنی جزیہ کے یہان خراج ہین یعنی مسلمانونے جب خریدی زمین خراجی کافر سے تو خراج نہین ساقط ہوتا ہی اُس سے اور یہی مذہب ابوحنیفہ کا ع **وعن** جریر بن عبد اللہ قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سریۃ الی خثعم فاعتصم ناس منھم بالسجود فاسرع فیھم القتل فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامر لھم بنصف العقل وقال انا بریء من کل مسلم مقیم بین اظھر المشرکین قالوا یا رسول اللہ لم قال لا تتراءی نارا ھما رواہ ابوداود اور روایت ہی جریر بن عبد اللہ سے کہ کہا بھیجا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر طرف قبیلہ خثعم کے پس بناہ ڈھونڈی کتنے ایک لوگونے اُنمین سے ساتھ نماز پڑھنے کے یعنی تھے وہ مسلمان جب لشکر کو دیکھا جلدی سے سجدہ مین گرے بہ قصد اظہار علامت اسلام کے پس جلدی کیا گیا اُنمین قتل یعنی مار ڈالا اُنکو لشکر نے اور اعتبار نہ کیا اُنکے سجدہ کا پس لونچی یہ خبر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو پس حکم کیا وسطہ اُنکے ساتھ آدھی دیت کے اور فرمایا مین بیزار ہون اُس مسلمان سے کہ رہنا اختیار کرے درمیان مشرکونکے عرض کیا صحابہ نے یارسول اللہ کسواسطے آپ بیزار ہون فرمایا چاہیے کہ نہ دیکھین آپسمین آگ دونونکی یعنی مسلمان اور کافر ایک دوسرے سے اتنی دور رہے کہ اگر آگ جلائی جاوے تو آگ کافر دونکی مسلمانونکو نظر نہ آوے اور آگ مسلمانونکی کافرونکو نظر نہ آوے اور یہ تعلیم حضرت کے بیزار ہونیکی اُن مسلمانون سے کہ مقیم ہون درمیان کافرونکے ع **وعن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یقتل مؤمن رواہ ابوداود اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ایمان منع کرتا ہی قتل کرنے ناگہان کو نہ قتل کرے ناگہان مومن نقل کی یا ابوداود نے **ف** یعنی ایمان منع کرتا ہی صاحب اپنے کو قتل کرنے کسی کے سے ناگہان حاصل یہ کہ مومن کو نچاہیے کہ قتل کرے کسی کو بے تحقیق حال اُسکے کہ کہ مومن ہی یا کافر اور کافر فرمی بھی عہد وامان مین ہی یہی حکم رکھتا ہی لیکن اگر مفسد غدار ہو کہ درپے ایذا مسلمانونکے اور فتنہ انگیز ہی کے ہو یہ امر آخر ہی جیسیکہ کعب بن اشرف یہودی کو ناگہان مارا اور علاوہ اسکے فعل آنحضرت کا بوجی تھا اسپر قیاس نہ کرنا چاہیے اور ظاہر تر یہ ہی کہ اُسکا اور مانند اُسکے کا قتل کرنا پہلے نہی کی تھا قتل ناگہان سے ع **وعن** جریر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اتی العبد الی الشراء فقد حل دمہ رواہ ابوداود اور روایت ہی جریر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جسوقت کہ بھاگے غلام طرف شرک کے پس حلال ہوا خون اُسکا نقل کی یہ ابوداود نے **ف** طرف شرک کے یعنی دارالحرب کے اور حلال ہوا خون اُسکا یعنی اُسکے قاتل پر کچھ نہین آنیکا بسبب مخالفت مشرک ہونکے اور ترک کرنے دارالاسلام کے اور اگر مرتد ہو جاوے باوجود اسکے بطریق اولی حلال ہوگا خون اُسکا ع **وعن** علی ان یھودیۃ کانت تشتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم وتقع فیہ فخنقھا رجل حتی ماتت فابطل النبی صلی اللہ علیہ وسلم دمھا رواہ ابوداود اور روایت ہی علی سے یہ کہ ایک عورت یہودیہ برا کہتی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور عیب طعن کرتی تھی حضرت مین پس گلا گھونٹا اُسکا ایک شخص نے یہانتک کہ مرگئی پس معاف فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خون اُسکا نقل کی یہ ابوداود نے **ف** یہ دلیل ہی اسپر کہ ذمی جب برا کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو توڑ دیتا ہی عہد ذمہ کو پس وہ حربی ہی مباح الدم جیسا کہ مذہب شافعی رح ہی اور نزدیک حنفیہ کے نہین ٹوٹتا ہی بسبب اسکے عہد اُسکا چنانچہ یہ مسئلہ فقہ کی کتابون مین بیچ آخر کتاب الجزیہ کے مذکور ہی ع **وعن** جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حد الساحر ضربۃ بالسیف رواہ الترمذی اور روایت ہی جندب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حد جادوگر کی قتل کرنا ساتھ تلوار کے ہی نقل کی یہ ترمذی نے **ف** اجماع ہی علما کا اسپر کہ کرنا جادو کا حرام ہی اور بابت اختلاف کیا ہی علمانے بیچ مسئلہ جادو کے کہا امام شافعی نے کہ قتل کیا جاوی ساحر اگر جادو موجب کفر ہو اور وہ توبہ نکرے اور امام مالک رح اور بعضے علمانے کہا کہ ساحر کافر ہی اور سحر کفر ہی اور سیکھنا اور سکھانا

۱۲ یعنی جنکو ایسے دیار مین رہنا کہ چاہیے کہ آگ اُنکو اشارہ دور رہنا اور یہ سب ہے ۱۲

۱۲ یعنی اسکو بھی نہ دیکھے ۱۲

۱۲ یعنی مارڈالنا اسکا مباح ہی ۱۲

۱۲ اور ہر یہ دلیل بھی اسکی کافی ہے ۱۲

اُسکا بھی کفر ہی اور ساحر قتل کیا جاوے اور طلب توبہ کی نہ کیجاوے اُس سے برابر ہی کہ سحر کیا مسلمان پر یا ذمی پر اور کہا حنفیہ نے کہ اگر اعتقاد کیا کہ شیطان کرتا ہی اُسکے لیے جو چاہتا ہی پس وہ کافر ہی اور اگر اعتقاد کیا کہ سحر مجرد خیال ہی نہین کا فر ہوتا بلکہ فاسق ہی اور سیکھنا اُسکا حرام اور طحطاوی حاشیہ درمختار کے مین لکھا ہی کہ سحر تین قسم پر ہی فرض ہی اور حرام اور جائز پس جب سیکھے سحر واسطے رد ساحر اہل حرب کے تو وہ فرض ہی اور جب سیکھے ہی تاکہ تفریق ڈالے میان بیوی مین تو وہ حرام ہی اور اگر سیکھے تاکہ محبت ہو میان بیوی مین تو جائز ہی کذا بخط بعض الفضلا انتہی اور اختلاف کیا ہی حنبلیون نے اُسکے کفر مین اور تنقیح مین اُنکی کتابون سے نقل کیا ہی کہ نہ قبول کیجاوی توبہ ساحر کی کافر ہوتا ہی ساتھ سحر اپنے کے اور قتل کیجاوی سحر کرنیوالا مسلمان کا اور سیکھنا اور سکھانا نجوم اور رمل اور علم شعبدہ کا بھی اور عوض لینا اُنپر حرام ہی ع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** اُسامۃ بن شریک رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما رجل خرج یفرق بین امتی فاضربوا عنقہ رواہ النسائی ترجمہ اُسامہ بن شریک سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ خروج کرے امام پر بحال مین تفریق ڈالے درمیان اُمت میری کے پس مارو گردن اُسکی نقل کی یہ نسائی نے **ف** جو امام پر خروج کرے اوّل اُسکو منع کرنا چاہیے اور اگر شبہ رکھتا ہو دور کرے اور پھر اگر یہ کارگر نہ پڑے مار ڈالے جیسیکہ حضرت علی نے ساتھ خوارج کے کیا ع **وعن** شریک بن شہاب قال کنت اتعشی ان القی رجلا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسالہ عن الخوارج فلقیت ابا برزۃ فی یوم عید فی نفر من اصحابہ فقلت لہ ھل سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یذکر الخوارج قال نعم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بأذنی ورأیتہ بعینی اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمال فقسمہ فاعطی من عن یمینہ ومن عن شمالہ ولم یعط من وراءہ شیئا فقام رجل من وراءہ فقال یا محمد ما عدلت فی القسمۃ رجل اسود مطموم الشعر علیہ ثوبان ابیضان فغضب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غضبا شدیدا وقال واللہ لا تجدون بعدی رجلا ھو اعدل منی ثم قال یخرج من ضئضئ ھذا قوم یقرؤن القرآن لا یجاوز تراقیھم یمرقون من الاسلام کما یمرق السھم من الرمیۃ سیماھم التحلیق لا یزالون یخرجون حتی یخرج اخرھم مع المسیح الدجال فاذا لقیتموھم فاقتلوھم ھم شر الخلق والخلیقۃ رواہ النسائی اور روایت ہی شریک بن شہاب سے کہ کہا تھا مین آرزو رکھتا کہ ملاقات کرونین کسی شخص سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیونمین سے کہ پوچھونمین اُس سے حال خارجیو کا یعنی اب جو خارجی پیدا ہوے ہین آیا خبر دی تھی حضرت نے اُنکے احوال کی پس ملامین ابو برزہ سے بیچ دن عید کے بیچ جماعت کے یارون اُنکے سے پس کہا مینے واسطے اُنکے کیا سُنا ہی تمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ذکر کرتے خارجیو کا کہا ہان سُنا مینے بگوش خود سے اپنے کانون سے اور دیکھا مینے حضرت کو ساتھ آنکھون اپنی کے کہ لائے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مال پس بانٹا اُسکو اور دیا اُن شخصونکو کہ تھے دائین طرف حضرت کے اور جو بائین طرف اور نہ دیا اُنکو کہ جو پیچھے تھے حضرت کے کچھ پس کھڑا ہوا ایک شخص پیچھے حضرت کے سے اور کہا اے محمد نہ انصاف کیا تونے بانٹنے مین وہ شخص تھا کالا مُنڈھی ہوی بالونکا اُسپر تھے دو کپڑے سپید پس غصہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے غصہ سخت اور فرمایا قسم ہی خدا کی نہ پاؤ گے بعد میرے کسی شخص کو کہ وہ بہت انصاف کرنیوالا ہو مجھسے پھر فرمایا نکلیگی آخر زمانہ مین ایک قوم گویا کہ یہ شخص اُنھین مین سے ہی یعنی اُنکی جماعت سے اور اُنکی طریقہ پڑھینگے قرآن نہین بڑھے گا پیچھے گردن اُنکی سے نکل جاوینگے اسلام سے یعنی کامل اسلام سے بسبب نکلجانیکے اطاعت امام سے جیسے نکلجاتا ہی تیر شکار سے علامت اُنکی سر منڈانا ہوگا ہمیشہ رہینگے خروج کرتے یہانتک کہ نکلیگا آخر اُنکا مسیح دجال کے ساتھ پس جسوقت کہ ملو تم اُنسے قتل کرو اُنکو وہ بدترین ہین آدمیون اور جانورونکے نقل کی یہ نسائی نے **وعن** ابی غالب قال رأی ابو امامۃ رؤوسا منصوبۃ علی درج دمشق فقال ابو امامۃ کلاب النار شر قتلی تحت ادیم السماء خیر قتلی من قتلوہ ثم قرأ یوم تبیض وجوہ وتسود وجوہ

الآیۃ قال لا ابا امامۃ انت سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لو لم اسمعہ الا مرۃ او مرتین او ثلاثا حتی عد سبعا ما حدثتکموہ رواہ الترمذی وفی ابن ماجۃ قال الترمذی ہذا حدیث حسن اور بروایت ہو ابی غالب سے کہ دیکھے ابو امامہ نے سر یعنی خارجیوں کے نصب کیے گئے یعنی پڑے ہوے یا سولی دیے گئے اور پر راہ دمشق کے پس کہا ابو امامہ نے یہ کتے ہین دوزخ کے بدتر مقتولونکے نیچے روی آسمان کے بہترین مقتولونکا وہ ہو کہ جسکو انھون نے قتل کیا پڑھی یہ آیت اُسدن کہ سفید ہونگے کتنے مُنھ اور سیاہ ہونگے کتنے مُنھ آخر آیت تک کہا ابو غالب نے ابو امامہ کو کہ تنے سُنا ہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے یعنی یہ کلام کہا ابو امامہ نے اگر نہ سُنا ہوتا مین نے اُسکو مگر ایکبار یا دو بار یا تین بار یہانتک کہ گنا سات بار نہ حدیث کرتا تمین تمھارے روبرو یہ حدیث فضل کی ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن ہے ف آخر آیت تک یہ ہو فَاَمَّا الَّذِیْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْھُھُمْ اَکَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِکُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا کُنْتُمْ تَکْفُرُوْنَ اور لکھا ہی علمانے کہ وہ مرتد تھے اور بعضون نے کہا اہل بدعت تھے اور ابو امامہ سے ہے کہ خارجی تھے اور ایکبار یا دو بار آخر تک یعنی اگر نہ سنتا مین اُسکو مگر بسبب کثرت نہ حدیث کرتا ح **کِتَابُ الْحُدُوْدِ** کتاب ہے بیچ بیان حدودکی ف حد اصل مین بمعنی منع کے ہی اور بمعنی حائل کے درمیان دو چیزونکے بھی آئی ہی حدود شرعی کو حدود اسلیے کہتے ہین کہ منع کرتی ہین آدمی کو واقع ہونے سے گناہونمین اور حدود اللہ بمعنی محارم کے بھی آئی ہین جیسیکہ اللہ تعالے کے قول مین تِلْکَ حُدُوْدُ اللّٰہِ فَلَا تَقْرَبُوْھَا اور بمعنی مقدارات شرعی کے بھی آئی ہین جیسے تعین طلاق کا مقرر ہونا اور مانند اُسکے کے جیسیکہ فرمایا تِلْکَ حُدُوْدُ اللّٰہِ فَلَا تَعْتَدُوْھَا اور محارم اور مقدارات مین بھی منع ہی نزدیک ہونے اُنکے کے اور تجاوز کرنے اُنکے سے اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ حد شریعت مین عقوبت ہے کہ تقدیر کی گئی واسطے حق خدا کے تا آنکہ قصاص کو حدنہین کہتے ہین اسلیے کہ حق بندہ کا ہی اور تعزیر کو بھی بسبب عدم تقدیر تعین کے حدنہین کہتے ہین **الْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَزَیْدِ بْنِ خَالِدٍ اَنَّ رَجُلَیْنِ اخْتَصَمَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحَدُھُمَا اقْضِ بَیْنَنَا بِکِتَابِ اللّٰہِ وَقَالَ الْاٰخَرُ اَجَلْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اقْضِ بَیْنَنَا بِکِتَابِ اللّٰہِ وَاْذَنْ لِیْ اَنْ اَتَکَلَّمَ قَالَ تَکَلَّمْ قَالَ اِنَّ ابْنِیْ کَانَ عَسِیْفًا عَلٰی ھٰذَا فَزَنٰی بِامْرَاَتِہٖ فَاَخْبَرُوْنِیْ اَنَّ عَلَی ابْنِیْ الرَّجْمَ فَافْتَدَیْتُ مِنْہُ بِمِائَۃِ شَاۃٍ وَبِجَارِیَۃٍ لِیْ ثُمَّ اِنِّیْ سَاَلْتُ اَھْلَ الْعِلْمِ فَاَخْبَرُوْنِیْ اَنَّ عَلٰی ابْنِیْ جَلْدَ مِائَۃٍ وَتَغْرِیْبَ عَامٍ وَاِنَّمَا الرَّجْمُ عَلٰی امْرَاَتِہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَاَقْضِیَنَّ بَیْنَکُمَا بِکِتَابِ اللّٰہِ اَمَّا غَنَمُکَ وَجَارِیَتُکَ فَرَدٌّ عَلَیْکَ اَمَّا ابْنُکَ فَعَلَیْہِ جَلْدُ مِائَۃٍ وَتَغْرِیْبُ عَامٍ اَمَّا اَنْتَ یَا اُنَیْسُ فَاغْدُ عَلٰی امْرَاَۃِ ھٰذَا فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْھَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہو ابی ہریرہ سے اور زید بن خالد سے کہ تحقیق دو شخص جھگڑتے آئے پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس کہا ایک اُن دونمین نے کہ حکم کرو درمیان ہمارے ساتھ کتاب اللہ کے اور کہا دوسرے نے کہ ہان یا رسول اللہ پس حکم کرو درمیان ہمارے ساتھ کتاب اللہ کے اور پروانگی دیجیے مجکو کہ کلام کرونمین کہ صورت قضیہ کی کیا ہی فرمایا کہ کلام کر کہا اُس شخص نے کہ تحقیق تھا بیٹا میرا مزدور اُس شخص کے یہان پس زنا کیا اُسکی عورت سے پس خبر دی مجکو لوگونے یہ کہ اوپر بیٹے میرے کے سنگساری ہی پس میں نے فدیہ دیا مین نے اُسکی طرف سے سو بکریان اور ایک لونڈی اپنی یعنی اُسکے سنگسار ہونیکے بدلے یہ مین پھر تحقیق مین نے پوچھا عالمون سے پس خبر دی اُنھون نے مجکو یہ کہ اوپر بیٹے میرے کے سو دُرے ہین اور برس وزن کا نکالدینا یعنی بسبب محصن نہونے اُسکے کے اور سوا اسکے نہین سنگسار کرتا اسکی عورت پر ہی یعنی اسلیے کہ وہ محصنہ تھی پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو قسم ہی اُس ذات کی کہ جانی میری اُسکے ہاتھ مین ہے یعنی قبضۂ قدرت اسکے مین البتہ حکم کرونگا مین درمیان تمھارے ساتھ کتاب اللہ کے ای پر بکریان تیری اور لونڈی تیری پس پھیر دینگی تیرے پاس اور بیٹے تیرے پر سو دُرے ہین اور برس وزن کا نکالدینا یعنی پر تقدیر ثابت ہونے زنا کے اُسکے اقرار سے یا چار گواہیون سے اور خطاب کیا حضرت نے انیس کو کہ ای انیس جا اُسکی عورت کے پاس اگر اقرار کرے زنا کا پس سنگسار کر اُسکو پس قرار کیا اُس عورت نے پس سنگسار کیا انیس نے

اُس عورت کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ساتھ کتاب اللہ کے مراد کتاب خدا سے حکم خدا ہو اسلیے کہ قرآن مین رجم نہین ہو اور احتمال ہو کہ مراد ساتھ اُسکے قرآن ہو اور ہو یہ پہلے منسوخ ہونے آیت رجم کے لفظاً اور برس دن کا نکالدینا آخر یہ نزدیک امام شافعیؒ کے حد مین داخل ہو اور ہمارے علما حمل کرتے ہین اِس امر کو مصلحت پر اور کہتے ہین کہ نہین ہو برس دن کا نکالدینا بطریق حد کے بلکہ بطریق مصلحت کے کہ اگر مناسب جانے امام سیاست کے لیے تو کرے اور بعضون نے کہا کہ یہ حکم ابتداے اسلام مین تھا پھر منسوخ ہوا ساتھ قول اللہ تعالےٰ کے اَلزَّانِیَۃُ وَالزَّانِیْ فَاجْلِدُوا کُلَّ وَاحِدٍ مِنْھُمَا مِائَۃَ جَلْدَۃٍ اور اقرار کیا آخر اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک اقرار کفایت کرتا ہی حد زنا مین جیسا کہ مذہب شافعیؒ ہی اور حنفیہ کہتے ہین چاہیے یہ کہ اقرار کرے چار بار جا چار مجلسون مین پس وہ اِس حدیث مین مراد اقرار سے وہ اقرار لیتے ہین کہ مقرر و معتبر ہو اِس بات مین اور احادیث سے صراحۃً بھی ثابت ہوا ہی کہ ضرور ہی چار بار اقرار کا ع ع وَعَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَأْمُرُ فِیْمَنْ زَنٰی وَلَمْ یُحْصَنْ جَلْدَ مِائَۃٍ وَتَغْرِیْبَ عَامٍ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی زید بن خالد سے کہ کہا سُنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حکم فرماتے تھے ہم جو حق اُس شخص کے کہ زنا کیا ہو اور نہ ہو محصن تو دُرے مارنکا اور برس دن کے نکالنے کا نقل کی یہ بخاری نے ف محصن وہ ہی کہ ہو یا کامل و بالغ مسلمان کہ وطی کی ہو ساتھ نکاح صحیح کے اور دُرے سر اور مُنھ اور ستر پر نہ مارے ع وَعَنْ عُمَرَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ وَاَنْزَلَ عَلَیْہِ الْکِتَابَ فَکَانَ مِمَّا اَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی اٰیَۃُ الرَّجْمِ رَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَہٗ وَالرَّجْمُ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ حَقٌّ عَلٰی مَنْ زَنٰی اِذَا اَحْصَنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ اِذَا قَامَتِ الْبَیِّنَۃُ اَوْ کَانَ الْحَبَلُ اَوِ الْاِعْتِرَافُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عمرؓ سے کہ کہا تحقیق اللہ تعالےٰ نے بھیجا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ حق کے اور نازل کی اُنپر کتاب پس تھی اُسچیز سے کہ نازل کی اللہ نے آیت رجم کی رجم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور رجم کیا جنے بعد حضرتؐ کے اور رجم ہی کتاب اللہ کے ثابت ہی اُس شخص کو کہ زنا کرے جسوقت کہ ہون محصن مردون سے یا عورتون سے جسوقت کہ ثابت ہو شاہدون سے یا ہووے حمل یا ہووے اقرار نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف رجم کے معنی ہین سنگسار کرنا اور آیت رجم کی اوّل قرآن مین تھی بعد ازان تلاوت اُسکی منسوخ ہوئی و حکم باقی رہا وہ آیت یہ ہی الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموھما البتۃ نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم اور معنی محصن کے اوپر کی حدیث کے فائدہ مین معلوم ہو چکے اور یا ہو حمل یعنی بغیر خاوند والی عورت کو اور اقرار اور گواہو کا حکم ثابت ہو اور حکم حمل کا منسوخ ہی ع ع وَعَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خُذُوْا عَنِّیْ خُذُوْا عَنِّیْ قَدْ جَعَلَ اللّٰہُ لَھُنَّ سَبِیْلًا اَلْبِکْرُ بِالْبِکْرِ جَلْدُ مِائَۃٍ وَنَفْیُ سَنَۃٍ وَالثَّیِّبُ بِالثَّیِّبِ جَلْدُ مِائَۃٍ وَالرَّجْمُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبادہؓ بن صامت سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لو مجھسے لو مجھسے یعنی یہ حکم بیچ مقدمہ زنا زانیہ کے کہ تحقیق مقرر کی اللہ نے واسطے عورت تو نکی راہ غیر محصن مرد کہ زنا کرے ساتھ عورت غیر محصنہ کے سو دُرے مارنے چاہیین اور نکالدینا وطن سے برس دو تک اور محصن مرد کہ زنا کرے محصن عورت سے سو کوڑے مارنے چاہیین اور سنگسار کرنا نقل کی یہ مسلم نے ف مقرر کی اللہ نے راہ بیچ حق محصن اور غیر محصن کے اور یہ بیان اِس آیت کا ہے وَاللّٰتِیْ یَأْتِیْنَ الْفَاحِشَۃَ اَوْ یَجْعَلَ اللّٰہُ لَھُنَّ سَبِیْلًا تک اور کہا تورپشتی نے کہ یہ فرمایا حضرتؐ نے اُسوقت کہ شروع ہوئی حد زانی اور زانیہ کیلیے اور راہ سو مراد بیان حد ہو اسلیے کہ حد اُسوقت نہین تھی مشروع اور حکم اُسمین جو کچھ کہ ذکر کیا گیا کتاب حدین وَاللّٰتِیْ یَأْتِیْنَ الْفَاحِشَۃَ مِنْ نِّسَآئِکُمْ فَاسْتَشْھِدُوْا عَلَیْھِنَّ اَرْبَعَۃً مِّنْکُمْ فَاِنْ شَھِدُوْا فَاَمْسِکُوْھُنَّ فِی الْبُیُوْتِ حَتّٰی یَتَوَفّٰھُنَّ الْمَوْتُ اَوْ یَجْعَلَ اللّٰہُ لَھُنَّ سَبِیْلًا حاصل کلام یہ کہ اللہ جلشانہ نے اِس آیت مین فرمایا تھا کہ زنا والی عورتو نکو بعد گذرنے گواہونکے گھر وںمین قید رکھو یہانتک کہ مرین یا اللہ اُنکے لیے کچھ راہ یعنی حد مقرر فرماوے پس حضرتؐ نے اِس حدیث مین فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے یہ راہ یعنی حد اُنکے لیے مقرر فرمائی ہی جو کہ بیان کی اور اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ محصن کو تو دُرے بھی مارے اور سنگسار بھی کرے پر عمل کیا ہی علماے نے ظواہر نے اور بعضے صحابہ اور تابعین نے اور جمہور پر ہین کہ دُرے مارنے منسوخ ہین اُس سے کہ اُپر سنگسار کرنے

ف یعنی صحیح نہین ہی حدیث مین اور اسکے ظاہر پر عمل کیا ہی علماے نے

ف فائدہ اطلاق زانی کا اعم ہی محصن اور غیر محصن سے اور عقوبت اُسکے ہی دو قسم پر یعنی مختلف ہی

ف یعنی بجا لیا ہی

اوسلیے کہ حضرتؐ نے ماعز کو سنگسار کیا اور درّے مارنیکا حکم نکیا اور اسیطرح بیچ حدیث عورت غامدیہ کے کہ آگے آویگی اور بیچ حدیث انیسؓ کے کہ گذری

مع ح **وعن** عبد اللہ بن عمر ان الیھود جاءوا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکروا لہ ان رجلا منھم وامراۃ زنیا فقال لھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما تجدون فی التوراۃ فی شان الرجم قالوا نفضحھم ویجلدون قال عبد اللہ بن سلام کذبتم ان فیھا الرجم فاتوا بالتوراۃ فنشروھا فوضع احدھم یدہ علی اٰیۃ الرجم فقرأ ما قبلھا وما بعدھا فقال عبد اللہ بن سلام ارفع یدک فرفع یدہ فاذا فیھا اٰیۃ الرجم فقالوا صدق یا محمد فیھا اٰیۃ الرجم فامر بھما النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرجما وفی روایۃ قال ارفع یدک فرفع یدہ فاذا اٰیۃ الرجم تلوح فقال احمد ان محمدا قد فھا اٰیۃ الرجم ولکنا نکاتمہ بیننا فامر بھما فرجما متفق علیہ اور توراۃ ہی عبد اللہ بن عمر سے یہ کہ یہودی یعنی ایک جماعت انمین سے آئی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ذکر کیا اُنھون نے روبرو حضرتؐ کے یہ کہ ایک مرد نے انمین سے اور ایک عورت نے زنا کیا یعنی اور تھے وہ دونون محصن پس فرمایا انکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا پاتے ہو تم توریت مین بیچ مقدمہ رجم کے کہا یہود یون نے فضیحت کرتے ہین ہم زنا کرنیوالونکو اور درّے مارے جاتے ہین وہ کہا عبد اللہ بن سلام نے جھوٹ بولتے ہو تم تحقیق توریت مین بھی رجم ہی پس لاؤ توریت پس کھولا اُسکو اور رکھدیا ایک اُنمین سے ہاتھ اپنا رجم کی آیت پر یعنی چھپا ہاتھ کے نیچے اور پڑھ گیا اُسکے پہلے سے اور اُسکے پیچھے سے پس کہا عبد اللہ بن سلام نے اُٹھا ہاتھ اپنا پھر اُٹھایا ہاتھ پس ناگہان تھی اُسمین آیت رجم کی پس کہا یہود یون نے سچ کہا عبد اللہ نے اے محمدؐ اسمین ہی آیت رجم کی پھر حکم فرمایا اُن دونونکو سنگسار کرنیکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس سنگسار کیے گئے دونون اور ایک روایت مین ہی کہ کہا عبد اللہ نے اُٹھالے ہاتھ اپنا پس اُٹھالیا ہاتھ اپنا پس ناگہان آیت رجم کی ظاہر تھی پھر کہا ہاتھ رکھنے والونے اے محمدؐ تحقیق توریت مین ہی آیت رجم کی ولیکن ہم چھپاتے ہین اُسکو آپس مین پس حکم فرمایا حضرتؐ نے اُن دونونکو سنگسار کرنیکا پس سنگسار کیے گئے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** فضیحت کرتے ہین ہم تخ یعنی نہین پاتے ہین ہم توریت مین حکم رجم کا بلکہ پاتے ہین ہم یہ کہ فضیحت کرین اُنکو یعنی تعزیر دین اُنکو اور درّے مارے جاوین اور عبد اللہ بن سلام علمائے یہود سے تھے مسلمان ہوگئے تھے اور ایک روایت مین ہی کہ ہاتھ رکھنے والا آیت رجم پر عبد اللہ بن صوریا یہودی تھا اور اگر کوئی کہے کہ رجم مین محصن ہونا شرط ہی اور محصن ہونے مین اسلام شرط ہی پس آنحضرتؐ نے یہود کو کہ مسلمان نہ تھے کیون حکم رجم کا کیا جواب سکا یہ ہی کہ یہ رجم یہود کا ساتھ حکم توریت کے تھا اور محصن ہونا اُنمین شرط نہ تھا اور آنحضرتؐ عمل کرتے تھے توریت پر پہلے اُترنے حکم قرآن کے اور جب نازل ہوا حکم قرآن کا منسوخ ہوا حکم توریت کا اور امام شافعیؒ نے ورایک روایت مین ابو یوسفؒ نے بھی اسپر عمل کیا ہی بیچ نہ شرط ہونے اسلام کے محصن ہونمین اور اگر کہا جاوے کہ حضرتؐ کیونکر سنگسار کیا اُنکو کہ نہین یہود کیسے اسلیے کہ نہین اعتبار رہوانکی گواہی کا کہتے ہین ہم نظر سے کہ اُن دونون نے اقرار کیا ہوگا زنا کا یا گواہی دی ہوگی اُنکی جا پر مسلمانون نے مع ح **وعن** ابی ھریرۃ قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل وھو فی المسجد فناداہ یا رسول اللہ انی زنیت فاعرض عنہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فتنحی تلقاء وجھہ الشریف فقال انی زنیت فاعرض عنہ فلما شھد اربع شھادات دعاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابک جنون قال لا فقال احصنت قال نعم یا رسول اللہ قال اذھبوا بہ فارجموہ قال ابن شھاب فاخبر فی من سمع جابر بن عبد اللہ یقول فرجمناہ بالمصلی فلما اذلقتہ الحجارۃ ھرب حتی ادرکناہ بالحرۃ فرجمناہ حتی مات متفق علیہ وفی روایۃ للبخاری عن جابر بعد قولہ قال نعم فامر بہ فرجم بالمصلی فلما اذلقتہ الحجارۃ فر فادرک فرجم حتی مات فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم خیرا وصلی علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص اسحالمین کہ وہ تھی مسجد مین پس پکارا حضرتؐ کو یا رسول اللہ تحقیق مین نے زنا کیا پس منہ پھیر لیا اُس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس آیا وہ طرف اُس جانب منہ آنحضرتؐ کے کہ منہ پھیرا اُس جانب یعنی جدھر حضرتؐ نے منہ پھیرا تھا اُدھر جاکر کھڑا رہا سامنے چہرہ مبارک حضرتؐ کے اور کہا کہ تحقیق مین نے زنا کیا پھر منہ پھیر لیا حضرتؐ نے اُس

ل ا ع ح قاری کی خبر مین سے بعلق خصا سے لکھا گیا ہے جسکو زیادہ تحقیق کی مقام ہی مخطوظ ہو اسمین سے دیکھ لے ۱۲

پس جب اقرار کیا اُسنے چار بار بُلایا اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا کہ کیا تجکو سودا ہی کہا کہ نہین پس فرمایا کہ کیا محصن ہے تو کہا ہان یارسول اللہ پس فرمایا لیجاؤ اسکو اور سنگسار کرو اسکو کہا ابن شہاب نے پس خبر دی مجکو اُس شخص نے کہ سُنا تھا جابر بن عبداللہ سے کہتے تھے پس سنگسار کیا ہمنے اسکو مدینہ مین پس جبکہ پونچے اُسکو پتھر بھاگا سیانتک کہ پایا ہمنے اُسکو سنگستا تھا نہین پس سنگسار کیا ہمنے اُسکو یہانتک کہ مرگیا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت بخاری کے جابر سے بعد قول اُسکے کے کہا کہ ہان یون آیا ہو یون حکم کیا حضرتؐ نے اُسکے سنگسار کرنیکا پس سنگسار کیا گیا عکدہ مین پس جب پونچے اُسکو پتھر بھاگا پھر پایا گیا اور سنگسار کیا گیا یہانتک کہ مرگیا پس فرمائی وسطی اُسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھلائی یعنی ثنا کی اُسپر بعد مرنے اُسکے کے اور نماز پڑھی اُسپر اور یاد عا کی اُسکے لیے ف اقرار کیا چار بار یعنے چار مجلسو مین بشرطیکہ غائب ہونے اُسکے کے ہر بار مین اور دلیل پکڑی ابو حنیفہؒ نے ساتھ اُسکے کہ چار دن طرف سے ہر بار کہ شرط ہی یہ کہ اقرار کرے چار بار چار مجلسو مین اور کہا تجکو سودا ہی کہ افشا کرتا ہی اور اپنے فسق کو باعث ہوتا ہی تو یہ کرنی چاہیے اور کہا نووی نے یہ حضرتؐ نے فرمایا وسطی تحقیق کرنے حال اُسکی کے لیے کہ غالب ہی کہ انسان نہین اصرار کرتا اوپر اقرار بچھر کے کہ باعث ہوتا ہی توبہ کرنی چاہیے اور کہا نووی نے یہ حضرتؐ نے فرمایا وسطی تحقیق کرنے حال اُسکی کے لیے کہ غالب ہی کہ انسان نہین اصرار کرتا اوپر اقرار بچھر کے کہ باعث اُسکے ہلاکت کی معنے اُسکے لیے راہ ہی طرف ساقط کرنے گناہ کی ساتھ توبہ کے اور یہ مبالغہ ہی بیچ تحقیق حال مسلمان کے اور بچانے جان اُسکی کی اور تمہین اشارہ ہی طرف اسکے کہ اقرار مجنوں کا باطل ہی اور حدود نہین جاری ہوتین اُسپر اور کہا محصن ہے تو کہا نووی نے اشارہ ہی اُسپر کہ امام ہی یہ کہ پوچھیے شروط رجم کے یعنی محصن ہونا وغیرہ برابر ہی کہ ثابت ہو ساتھ اقرار کے یا گواہونکے اور تمہین کنایہ ہی ساتھ عفو کرنیکے حد زنا سے جبکہ رجوع کرے اقرار سے اور بھاگا کہا ابن ہمامؒ نے کہ مارا جاوے مرد کو تمام حدود مین اور تعزیر مین کھڑا کر نہ لڑکا کر اور مارا جاوی عورت کو بٹھا کر اور اگر عورت سے لیے گڑھا کھودا جاوے سنگسار کرنہین تو جائز ہو کہ ستر اُسمین زیادہ ہی اُسکے لیے جیسیکہ حضرت صلعم نے بھی غامدیہ کیلیے کھدوا دیا تھا اور یا ہمنے اُسکو سنگستا تھا نہین تم پس جبکہ بھاگے گوئی سنگسار کرنہین پس اگر ہو اقرار کرنیوالا زنا کا تو نہ پیچھا کیا جاوی اُسکا اور چھوڑ دیا جاوے اور اگر گواہی دیگئی تھی اُسپر زنا کی تو پیچھا کیا جاوی اور سنگسار کیا جاوی یہانتک کہ مرجاوی اسلیے کہ بھاگنا اُسکا ظاہر ہی رجوع ہی اور رجوع کرنا اُسکا عمل کرتا ہی اُسکے اقرارین بیچ رجوع گواہونکی اور تمانووی نے کہ لکھا ہی علمانے کہ مراد ساتھ مصلے کی جگہ نماز جنازہ کی ہی اور مؤید بھی اسکی یک روایت ہی اور کہا بخاری وغیرہ نے تمہین دلیل ہی اسپر کہ جگہ نماز جنازہ کی اور عیدگی جب مقرر کیجاوی مسجد و نہین ثابت ہوتا اسکے لیے حکم مسجد کا اسلیے کہ اگر اُنکے لیے حکم مسجد کا دیا جاتا تو سنگسار نکیا جاتا تمہین واسطے آلودہ ہونے اُسکے خون مین اور کہا ابن ہمامؒ نے کہ نہ قائم کیجاوی وحداد تعزیر مسجد مین اسپر اجماع ہو فقہا کا بسبب اسکے کہ علیہ السلام قال جنبوا مساجدکم صبیانکم ومجانینکم ورفع اصواتکم وشرائکم وبیعکم واقامة حدودکم وجمروها فجمعکم وضعوا علی ابوابها اما طاهر مرع **وعن** صبیانکم ومجانینکم ورفع اصواتکم وشرائکم وبیعکم واقامة حدودکم وجمروها فجمعکم وضعوا علی ابوابها اما طاهر مرع **وعن** عبّاس قال لمّا اتی ماعز بن مالک النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم قال لہ لعلّک قبّلت او غمزت او نظرت قال لا یا رسول اللہ قال أنکتها لا یکنی قال نعم تغیب ذلک امنہ بمرود کما یغیب المرود فی المکحلة والرشا فی البئر قال نعم رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا جبکہ آیا ماعز بن مالک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یعنی مسجد مین اور کہا اُسکو نہ کنایہ کیا مین نے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے اُسکے شاید کہ تو نے بوسہ لیا ہو یا ہاتھ لگایا ہو یا دیکھا ہو یعنی مقدمات زنا مین سے کچھ کیا ہو اور اُسکو نہ کنایہ کرتا ہو کہا کہ نہین یارسول اللہ فرمایا کیا جماع کیا تو نے اُس سے کنایہ نہین کیا یعنی راوی نے کہا کہ صریح پوچھا حضرتؐ نے کہ جماع کیا تو نے کنایہ نہین کیا کہا ماعز نے کہ ہان جماع کیا مین نے پس اُسوقت حضرتؐ نے حکم فرمایا اُسکے سنگسار کرنیکا نقل کی یہ بخاری نے **وعن** بریدة قال جاء ماعز بن مالک الی النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم فقال یا رسول اللہ طهّرنی فقال ویحک ارجع فاستغفر اللہ وتب الیہ قال فرجع غیر بعید ثم جاء فقال یا رسول اللہ طهّرنی فقال النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم مثل ذلک حتّی اذا کانت الرابعة قال لہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم فیم اطهّرک فقال من الزنا قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم ایم جنون فاخبر انّہ لیس بمجنون فقال اشرب خمرا فقام رجل فاستنکهه

ف مسئلہ اقرار کیا چار بار مجلسو مین اور دلیل پکڑی ابو حنیفہؒ نے ساتھ اُسکے کہ چار دن طرف سے ہر بار کہ شرط ہی یہ کہ اقرار کرے چار بار چار مجلسو مین اور کہا تجکو سودا ہی کہ افشا کرتا ہی اور اپنے فسق کو باعث ہوتا ہی تو یہ کرنی چاہیے اور کہا نووی نے یہ حضرتؐ نے فرمایا وسطی تحقیق کرنے حال اُسکی کے لیے کہ غالب ہی کہ انسان نہین اصرار کرتا اوپر اقرار بچھر کے کہ باعث اُسکے ہلاکت کی معنے اُسکے لیے راہ ہی طرف ساقط کرنے گناہ کی ساتھ توبہ کے اور یہ مبالغہ ہی بیچ تحقیق حال مسلمان کے اور بچانے جان اُسکی کی اور تمہین اشارہ ہی طرف اسکے کہ اقرار مجنوں کا باطل ہی اور حدود نہین جاری ہوتین اُسپر اور کہا محصن ہے تو کہا نووی نے اشارہ ہی اُسپر کہ امام ہی یہ کہ پوچھیے شروط رجم کے یعنی محصن ہونا وغیرہ برابر ہی کہ ثابت ہو ساتھ اقرار کے یا گواہونکے اور تمہین کنایہ ہی ساتھ عفو کرنیکے حد زنا سے جبکہ رجوع کرے اقرار سے اور بھاگا کہا ابن ہمامؒ نے کہ مارا جاوے مرد کو تمام حدود مین اور تعزیر مین کھڑا کر نہ لڑکا کر اور مارا جاوی عورت کو بٹھا کر اور اگر عورت سے لیے گڑھا کھودا جاوے سنگسار کرنہین تو جائز ہو کہ ستر اُسمین زیادہ ہی اُسکے لیے جیسیکہ حضرت صلعم نے بھی غامدیہ کیلیے کھدوا دیا تھا اور یا ہمنے اُسکو سنگستا تھا نہین تم پس جبکہ بھاگے گوئی سنگسار کرنہین پس اگر ہو اقرار کرنیوالا زنا کا تو نہ پیچھا کیا جاوی اُسکا اور چھوڑ دیا جاوے اور اگر گواہی دیگئی تھی اُسپر زنا کی تو پیچھا کیا جاوی اور سنگسار کیا جاوی یہانتک کہ مرجاوی اسلیے کہ بھاگنا اُسکا ظاہر ہی رجوع ہی اور رجوع کرنا اُسکا عمل کرتا ہی اُسکے اقرارین بیچ رجوع گواہونکی اور تمانووی نے کہ لکھا ہی علمانے کہ مراد ساتھ مصلے کی جگہ نماز جنازہ کی ہی اور مؤید بھی اسکی یک روایت ہی اور کہا بخاری وغیرہ نے تمہین دلیل ہی اسپر کہ جگہ نماز جنازہ کی اور عیدگی جب مقرر کیجاوی مسجد و نہین ثابت ہوتا اسکے لیے حکم مسجد کا اسلیے کہ اگر اُنکے لیے حکم مسجد کا دیا جاتا تو سنگسار نکیا جاتا تمہین واسطے آلودہ ہونے اُسکے خون مین اور کہا ابن ہمامؒ نے کہ نہ قائم کیجاوی وحداد تعزیر مسجد مین اسپر اجماع ہو فقہا کا بسبب اسکے کہ علیہ السلام قال جنبوا مساجدکم صبیانکم ومجانینکم ورفع اصواتکم وشرائکم وبیعکم واقامة حدودکم وجمروها فجمعکم وضعوا علی ابوابها اما طاهر مرع **وعن** عبّاس قال لمّا اتی ماعز بن مالک النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم قال لہ لعلّک قبّلت او غمزت او نظرت قال لا یا رسول اللہ قال أنکتها لا یکنی قال نعم تغیب ذلک امنہ بمرود کما یغیب المرود فی المکحلة والرشا فی البئر قال نعم رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ کہا جبکہ آیا ماعز بن مالک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یعنی مسجد مین اور کہا اُسکو نہ کنایہ کیا مین نے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے اُسکے شاید کہ تو نے بوسہ لیا ہو یا ہاتھ لگایا ہو یا دیکھا ہو یعنی مقدمات زنا مین سے کچھ کیا ہو اور اُسکو نہ کنایہ کرتا ہو کہا کہ نہین یارسول اللہ فرمایا کیا جماع کیا تو نے اُس سے کنایہ نہین کیا یعنی راوی نے کہا کہ صریح پوچھا حضرتؐ نے کہ جماع کیا تو نے کنایہ نہین کیا کہا ماعز نے کہ ہان جماع کیا مین نے پس اُسوقت حضرتؐ نے حکم فرمایا اُسکے سنگسار کرنیکا نقل کی یہ بخاری نے **وعن** بریدة قال جاء ماعز بن مالک الی النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم فقال یا رسول اللہ طهّرنی فقال ویحک ارجع فاستغفر اللہ وتب الیہ قال فرجع غیر بعید ثم جاء فقال یا رسول اللہ طهّرنی فقال النبیّ صلّی اللہ علیہ وسلّم مثل ذلک حتّی اذا کانت الرابعة قال لہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم فیم اطهّرک فقال من الزنا قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم ایم جنون فاخبر انّہ لیس بمجنون فقال اشرب خمرا فقام رجل فاستنکهه

فَلَمْ يَجِدْ مِنْهُ رِيحَ خَمْرٍ فَقَالَ لَزَنَيْتَ فَقَالَ نَعَمْ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ فَلَبِثُوا يَوْمَيْنِ أَوْ ثَلَثَةً ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اسْتَغْفِرْ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ أُمَّةٍ لَوَسِعَتْهُمْ ثُمَّ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ غَامِدٍ مِنَ الْأَزْدِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ طَهِّرْنِي فَقَالَ وَيْحَكِ ارْجِعِي فَاسْتَغْفِرِي اللّٰهَ وَتُوبِي إِلَيْهِ فَقَالَتْ تُرِيدُ أَنْ تُرَدِّدَنِي كَمَا رَدَدْتَ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ إِنَّهَا جَبِلَى مِنَ الزِّنَى فَقَالَ أَنَّى قَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَهَا حَتَّى تَضَعِي مَا فِي بَطْنِكِ قَالَ فَكَفَلَهَا رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ حَتَّى وَضَعَتْ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ وَضَعَتِ الْغَامِدِيَّةُ فَقَالَ إِذًا لَا نَرْجُمُهَا وَنَدَعُ وَلَدَهَا صَغِيرًا لَيْسَ لَهُ مَنْ يُرْضِعُهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ إِلَيَّ رَضَاعُهُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ فَرَجَمَهَا وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّهُ قَالَ لَهَا اذْهَبِي حَتَّى تَلِدِي فَلَمَّا وَلَدَتْ قَالَ اذْهَبِي فَأَرْضِعِيهِ حَتَّى تَفْطِمِيهِ فَلَمَّا فَطَمَتْهُ أَتَتْكُمُ الصَّبِيَّ فِي يَدِهِ كِسْرَةُ خُبْزٍ فَقَالَتْ هَا أَنَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَدْ فَطَمْتُهُ وَقَدْ أَكَلَ الطَّعَامَ فَدَفَعَ الصَّبِيَّ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَحُفِرَ لَهَا إِلَى صَدْرِهَا وَأَمَرَ النَّاسَ فَيَرْجُمُونَهَا فَيُقْبِلُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بِحَجَرٍ فَرَمَى رَأْسَهَا فَتَنَضَّحَ الدَّمُ عَلَى وَجْهِ خَالِدٍ فَسَبَّهَا فَسَمِعَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّهُ إِيَّاهَا فَقَالَ مَهْلًا يَا خَالِدُ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَكْسٍ لَغُفِرَ لَهُ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا وَدُفِنَتْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے بریدہ سے کہا آیا ماعز بن مالک اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ پاک کر مجکو یعنی ہو سبب پاک کرنے میرے گناہ سو بسبب جاری کرنے حد کے مجھ پس فرمایا وای تجکو پھر جا یعنی اس مقام سے یا اس کلام سے اور استغفار کر اللہ سے یعنی ساتھ زبان کے اور رجوع کر طرف اسکے یعنی ساتھ دل کے کہا راوی نے کہ پھرا اور گیا وہ تھوڑی ایسی دور پھر آیا اور کہا یا رسول اللہ پاک کر مجکو پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مانند اسکے یعنی وای تجکو آخر تک بات کے جب تیسری چوتھی بار یعنی اور کہا اسکو پاک کر مجکو فرمایا وسطی اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر کس چیز سے اور کس سبب سے پاک کروں میں تجکو کہا کہ زنا سے یعنی زنا کے گناہ سو بسبب قائم کرنے حد کے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنی صحابہ سے کہ کیا اسکو جنون ہے پس خبر دیے گیے حضرت یعنی صحابہ نے خبر دی حضرت کو کہ نہیں اسکو جنون پھر فرمایا حضرت نے کہ کیا پی ہوے نے شراب پس کھڑا ہوا ایک شخص اور سونگھی اسکے منہ کی یعنی تاکہ معلوم ہو کہ اسنے شراب پی ہے یا نہیں پس جب نہ پائی اس سے بو شراب کی پھر فرمایا حضرت نے کیا تو نے کہا کہ ہاں پس حکم کیا حضرت نے اسکے سنگسار کرنیکا پس سنگسار کیا گیا پس تین رنج کی لوگوں نے دو روز یا تین روز یعنی دو تین روز نگذرے گے اسکے سنگسار کرنے پر اور کچھ ذکر نہ ہوا اسکا پھر آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ استغفار کرو تم واسطے ماعز بن مالک کے یعنی طلب کرو اسکے لیے زیادتی مغفرت اور ترقی درجات کی تحقیق تو بہ کی ماعز نے ایسی توبہ کہ اگر تقسیم کیجاوے یعنی ثواب اسکا در میان امت کے البتہ کفایت کرے انکو پھر آئی حضرت کے پاس ایک عورت قبیلہ غامد سو کہ وہ ہے قبیلہ ازد سے یعنی ازد الوجی ہے یعنی بڑا قبیلہ پس کہا یا رسول اللہ پاک کر وہ مجکو پس فرمایا وای ہو تجکو پھر جا پھر استغفار کر اللہ سے اور رجوع کر طرف اسکے پس کہا اس عورت نے کہ چاہتے ہو تم یہ کہ پھیر دو مجکو جیسا کہ پھیر دیا تھا ماعز بن مالک کو یعنی اول مرتبہ میں تحقیق وہ حاملہ ہو زنا سے یعنی میں حاملہ ہوں زنا سے اگر ہیں کرسکتی بعد اقرار کے بسبب ظہور حمل کے بخلاف ماعز کے پس فرمایا حضرت نے کہ تو یعنی تو حاملہ ہو زنا سے یا ایک حد کا ظاہر کرنا غافل کا اور پھیرنا اسکا ہی اس اقرار سے کہا اسنے ہاں فرمایا حضرت نے واسطے اسکے یہاں تک یعنی صبر کر یہاں تک کہ جنے تو اپنے کو تیرے پیٹ میں سے کہا راوی نے پس تھام لیا اسکی خبر گیری کا ایک شخص نے انصار میں سے یعنی اسکے جننے تک یہاں تک کہ جنے پھر آیا وہ شخص یعنے بعد ایک مدت کے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ جنی ہے غامدیہ یعنی وہ عورت کہ قوم ہو غامد سے ہو پس فرمایا حضرت نے ابھی نہیں سنگسار کرینگے ہم اسکو اور چھوڑ دیں گے اسکے بچہ کو چھوٹا کہ نہیں واسطے اسکے وہ شخص کہ دودھ پلاوے اسکو یعنی اگر اسکو بھی سنگسار کریں تو بچہ اسکا چھوٹا ہو اور کوئی خبر گیران اسکا ہی نہیں ہلاک ہو جائیگا پس کھڑا ہوا ایک شخص انصار میں سے اور کہا کہ میری طرف ہے دودھ پلانا اس لڑکے کا اے نبی اللہ کے کہا راوی نے پس سنگسار کیا حضرت نے اسکو یعنی حکم کیا اسکے سنگسار کرنیکا پس سنگسار کی گئی اور ایک روایت میں یوں ہے کہ فرمایا حضرت نے اس عورت کو جاتو یہاں تک جنے تو پھر جب جنی فرمایا حضرت نے کہ جا پس دودھ پلا اسکو یہاں تک کہ دودھ چھڑاوے

تو اُسکا پس جب دودھ چھڑایا اُسکا لائی حضرتؐ کے پاس لڑکے کو اُسکی ہاتھ میں ٹھاکڑ روٹی کا اور کہا یہ لڑکا ہی یا نبی اللہ کے تحقیق دودھ چھڑایا میں نے اِسکا اور تحقیق کھانے لگا ہی کھانا پس سپرد کیا حضرتؐ نے اُس لڑکے کو طرف ایک شخص کے مسلمانوں میں سے پس حکم کیا حضرتؐ نے واسطے اُسکے کہ گڑھا کھودے اُسکا واسطے اُسکے سینہ تک اور حکم کیا لوگوں کو اُسکے سنگسار کرنیکا پس سنگسار کیا اُسکو پس متوجہ ہوے خالد بن ولید ساتھ ایک پتھر کے پس پھینکا پتھر اُسکے سر پر پس پڑا خون خالدؓ کے منہ پر پس بُرا کہا خالدؓ نے اُسکو پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بازدہ اے خالد یعنی وہ بخشی گئی بُرا نکہ اُسکو پس قسم ہی اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ میں ہی تحقیق توبہ کی اُس عورت نے ایسی توبہ کہ اگر توبہ کرے ساتھ حق تو یہ محصول لینے والا تو بخشش کیجاوے واسطے اُسکی پس حکم کیا حضرتؐ نے یعنی لوگوں کو اُسکے اوپر نماز پڑھنے کا پس نماز پڑھی گئی اُسپر اور دفن کی گئی نقل کی یہ مسلم نے **ف** توبہ کی ماغر نے الخ یعنی ایسی توبہ کی لازم کرتی ہی ایسی مغفرت و رحمت کو کہ ڈھانپ لیوین ایک جماعت کثیر کو خلق سے اور اقامت حد کو تو یہ کہا اسلیئے کہ حاصل ہوتی ہی اُس سے طہارت گناہوں سے جیسیکہ حاصل ہوتی ہی طہارت بسبب توبہ کے اور یہانتک کہ جنے تو لما ابن ملک نے اِس سے یہ معلوم ہوا کہ حاملہ پر حد نہ قائم کیجاوے جبتک کہ نہ جنے تاکہ نہ لازم آوے ہلاک کرنا بے گناہ کا اور ابھی نہیں سنگسار کرینگے ہم الخ اِس سے معلوم ہوا کہ ولد زنا مستحق عذاب و ہلاکت نہیں ہی کہ وہ بے گناہ ہی اور دودھ چھڑایا میں نے الخ اِس سے یعلوم ہوا کہ حاملہ کے سنگسار کرنیمیں تاخیر کیجاوے یہانتک کہ بے پرواہ ہوا اُس سے لڑکا اُسکا جبکہ نہ پایا جاوے کوئی پرورش کرنیوالا اُسکا اور یہی مذہب ہی ابو حنیفہؒ کا اور کما نووی نے کہ روایت دوسری مخالف ہی پہلی روایت کے اسلیئے کہ دوسری صحیح معلوم ہوتا ہی کہ سنگسار کرنا اُسکا ساتھ بعد بچے کے دودھ چھڑانے اور کھانا لگنے روٹی کے اور پہلی روایت سے ظاہر یہ معلوم ہوتا ہی کہ سنگسار کرنا اُسکا بعد جنے کے تھا پس وجہ جمع کی تاویل پہلی روایت کی واسطے صراحۃ دوسری روایت کے تاکہ دونوں متفق ہو جاویں اسلیئے کہ دونوں میں ایک ہی قضیہ ہی اور دونوں روایتیں ہیں صحیح پس تاویل ہو پہلی روایت میں جسکو کہ کھڑا ہوا ایک شخص انصار میں سے اور کہا اُسکی طرف تیری ہو دودھ پلانا اُسکا اُسنے یہ بعد دودھ چھڑانیکے اور ارادہ کیا دودھ پلانیسے متکفل ہونا اور پرورش کرنا بچے کا اور دودھ پلانا کہا اُسکو جائز اور محصول لینے والا الخ اِس سے معلوم ہوا کہ یہ جو چوکیوں پر محصول لیتے ہیں یہ بڑا گناہ ہی بسبب اُن لینے لوگوں کے ازراہ ظلم کے اور لفظ صلی نزدیک تمام راویوں مسلم کے ساتھ زیر صاد اور لام کے ہی یعنی ساتھ صیغہ معروف کے اور یہ روایت دلالت کرتی ہی کہ آنحضرتؐ نے آپ نماز پڑھی اُسکی اور نزدیک طبری کے اور بیچ روایت ابن ابی شیبہ اور ابی داؤد کے ساتھ پیش صاد اور زیر لام کے ہی یعنی ساتھ صیغہ مجہول کی یعنی نماز پڑھی اُسپر لوگوں نے اور حضرتؐ نہیں پڑھی اور بیچ ایک روایت کے ابی داؤد کی صریح آیا ہی کہ لکم یصلی علیھا یعنی نہ نماز پڑھی حضرتؐ نے بلکہ حکم کیا لوگوں کو کہ وہ پڑھیں اور اِسی سبب سے اختلاف کیا ہی ائمہ نے بیچ نماز پڑھنے کے اُسپر کہ سنگسار کیا گیا پس مکروہ جانا ہی اسکو امام مالکؒ نے اور کہا امام احمدؒ نے کہ نہ پڑھیں امام اور اہل فضل و رامام ابو حنیفہؒ اور امام شافعیؒ وغیرہ کہتے ہیں کہ نماز پڑھی جاوے اُسپر اور اُنپر کہ اہل لا الٰہ الا اللہ ہیں اہل قبلہ سو اگرچہ فاسق اور محدود ہوں اور ایک روایت میں امام احمدؒ سے بھی اِسطرح آیا ہی اور کہا قاضی عیاض نے کہ لفظ صلی ساتھ زیر صاد اور لام کے ہی نزدیک تمام راویوں صحیح مسلم کے اور نزدیک طبری کے ساتھ پیش صاد کے اور اِسطرح ابن ابی شیبہ اور ابی داؤد نے روایت کیا ہی اور اِسطرح نقل کیا ہی نووی نے پس لائق ہی یہ کہ ٹھیرایا جاوے لفظ فصلے ساتھ صیغہ معروف کے اصل اور ہو مراد ساتھ قول اُسکے کہ ثم امر بھا یہ کہ حکم کیا ساتھ تجہیز اُسکی کے یعنی نہلانے اور حاضر کرنے اُسکے کو اور مؤید ہی اُسکی یہ عبارت کہ مسلم کی روایت میں ہی امر بھا النبی صلے اللہ علیہ وسلم فرجمت ثم صلے علیھا فقال لہ عمر تصلی علیہ یا نبی اللہ قد زنت اور روایت صریح ہی اِسمیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اُسپر اور ابو داؤد کی روایت میں ہی ثم امر بھم ان یصلوا علیھا اور یہ روایت نہیں منافی ہی پہلی روایت کے پس حمل کیجاوے وہ اور جمع کے درمیان دونوں کے کما قاضی عیاض نے کہ ذکر کیا مسلم نے نماز پڑھنا آنحضرتؐ کا ماغر پر اور بخاری نے ذکر کیا ہی اسکو نہائی اور نہیں شک کے اثبات مقدم ہی نفی پر اور جب صاحب مشکوٰۃ نے نسخوں معتمدہ کو دیکھا کہ روایات مختلف ہیں اِس میں کہ حضرتؐ نے نماز پڑھی اُس عورت پر یا نہیں پڑھی اختیار کیا ضبط کرنا لفظ صلی کے ساتھ صیغہ مجہول کے تاکہ مشتمل ہو دونوں

پس جب اُسکا لائی حضرتؐ کے پاس لڑکے کو اُسکی ہاتھ میں ٹھاکڑ روٹی کا

پس جب دودھ چھڑایا اُسکا لائی حضرتؐ کے پاس لڑکے کو اُسکی ہاتھ میں ٹھاکڑ روٹی کا

پس جب دودھ چھڑایا اُسکا لائی حضرتؐ کے پاس لڑکے کو اُسکی ہاتھ میں ٹھاکڑ روٹی کا

پس جب دودھ چھڑایا اُسکا لائی حضرتؐ کے پاس لڑکے کو اُسکی ہاتھ میں ٹھاکڑ روٹی کا

اتہام تو نکو لیکن جو معنی وہ موہم ہو پس اولیٰ ہے متابعت جمہور کی ورنہ موافقت نقل مشہور کی اور حدیث مین دلیل ہے اوپر کہ حد دور کرتی ہے اُس گناہ کو کہ جسکے لیے حد لگتی ہے ع ع **وعن** ابی ہریرۃ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا زنت امۃ احدکم فتبین زناھا فلیجلدھا الحد ولا یثرب علیھا ثم ان زنت فلیجلدھا الحد ولا یثرب ثم ان زنت الثالثۃ فتبین زناھا فلیبعھا ولو بحبل من شعر متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا سُنا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جسوقت کہ زنا کرے لونڈی ایک تمھاری اور ظاہر ہو زنا اُسکا پس مارے اُسکو حد اور نہ عار دلاوے اُسپر پھر اگر زنا کرے پس مارے اُسکو حد اور نہ عار دلاوے پھر اگر زنا کرے تیسری بار اور ظاہر ہو زنا اُسکا پس چاہیے کہ بیچ ڈالے اُسکو اگرچہ بدلے بالوں کی رسّی کے یعنی بدلے حقیر چیز کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** مارے اُسکو حد یعنی پچاس درّے کہ لونڈی غلام کی حد آدھی ہے بہ نسبت آزاد کی اور لونڈی غلام پر سنگسار نہین ہے اور دلیل پکڑی ہے امام شافعیؒ نے ساتھ اس حدیث کے اوپر کہ مالک کو پونہچتا ہے کہ حد قائم کرے اپنے مملوک اور ہمارے علما کے نزدیک یہ جائز نہین اُنھون نے حمل کیا ہے اُسکو بسبب یعنی مالک سبب اور واسطہ ہوا اُسکی حد کا کہ حاکم کے پاس لیجاوے تا وہ حد مارے اور نہ عار دلاوے یعنی حد مارنیکی عار نہ دلاوے اُسکو پس اُسکو حد کفارہ اُسکے گناہ کی ہوئی پھر کیون عار دلاوے اور یہ حکم خالص لونڈی ہی کیلیے ہے نہین آزاد کا بھی یہی حکم ہے ولیکن چونکہ لونڈیان محل تہمت و سرزنش کی ہین خاص اُنکو ذکر کیا اور بیچ ڈالے اُسکو یعنی بعد قائم کرنے حد کے یا پہلے اُسکے اور یہ ظاہر ہے اور کہا نووی نے اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ ترک کرنی مخالطت فساق کی و راہل معاصی کی اور بیچ ڈالنا سطر حکی لونڈی کا مستحب ہے اور کہا اہل ظاہر نے کہ واجب ہے ع ع **وعن** علی قال یا ایھا الناس اقیموا علی ارقائکم الحد من احصن منھم ومن لم یحصن فان امۃ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زنت فامرنی ان اجلدھا فاذا ھی حدیث عھد بنفاس فخشیت ان انا جلدتھا ان اقتلھا فذکرت ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال احسنت رواہ مسلم وفی روایۃ لابی داؤد فقال دعھا حتی یفطر دمھا ثم اقم علیھا الحد واتیموا الحدود علی ما ملکت ایمانکم اور روایت ہے علیؓ سے کہا اے لوگو یعنی اے مومنو جاری کرو اپنے غلام لونڈیون پر حد یعنی اگر زنا کرین تو پچاس درّے مارو اُسپر کہ محصن ہو نہین ہے یعنی بیاہ ہوا ہو اور اُسپر کہ محصن ہو پس تحقیق ایک لونڈی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے نے زنا کیا تھا پس فرمایا مجکو یہ کہ ماروں میں حد اُسکو پس گمان کیا مین نے کہ قریب جننے کے ہوی تھی پس ڈرا مین کہ اگر مارتا ہون اُسکو پچاس درّے تو مر جاتی ہے وہ اُس سے پھر ذکر کیا مین نے یہ واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا کہ اچھا کیا تو نے نقل کی یہ مسلم نے اور بیچ روایت ابی داؤد کے یہ ہے کہ فرمایا حضرت نے چھوڑ دے اُسکو یہانتک کہ موقوف ہو خون اُسکا پھر جاری کر اُسپر حد اور جاری کیا کرو حدین اپنے بردونپر **ف** اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ مارنا در و نکا تاخیر کیا جاوے نفاس والی عورت سے یہانتک نکلے وہ نفاس سے اسلیے کہ نفاس ایک طرح کا مرض ہے پس تاخیر دیجاوے اچھے ہونے تک کہا ابن ہمامؒ نے کہ اگر زنا کرے مریض اور حد اُسکی رجم ہو بسبب اسکے کہ محصن ہو تو رجم کیا جاوے اور اگر ہو حد اُسکی درّے مارنے تو نہ درّے مارا جاوے یہانتک کہ اچھا ہو پس اگر ہو پس بیماری کہ نہ امید ہو جینے اُسکے کی مانند سل کے یا ہو ناقص ضعیف مخلوقت تو نزدیک ہمارے اور نزدیک شافعیؒ کے مارا جاوے ساتھ بڑی ٹہنی کھجور کے کہ تین سو ٹہنیان چھوٹی ہون پس مارے اُسکو ایکبار اور ضرور ہے کہ پونہچا ہے ہر یکا اُسکے بدن پر اور اسلیے کہا گیا ہے کہ ضرور ہے کہ یہ سو مین یہ کہ موٹی نہ پھیلی ہوئی اور واسطے خوف تلف کے نہ قائم کیجاوے حد بہت جاڑے مین اور بہت گرمی مین بلکہ تاخیر دیجاوے زمانہ اعتدال تک ع ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابی ہریرۃ قال جاء ماعز الاسلمی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انہ قد زنی فاعرض عنہ ثم جاء من شقہ الاخر فقال یا رسول اللہ انہ قد زنی فامر بہ فی الرابعۃ فلما خرج الی الحرۃ رجم بالحجارۃ فلما وجد مس الحجارۃ فر یشتد حتی مر برجل معہ لحی جمل فضربہ بہ وضربہ الناس حتی مات فذکروا ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ فر حین وجد مس الحجارۃ ومس الموت

لہ ۱۲ مسلم ۱۲

فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ما لکم ترکتموہ وراہ اللترمذی وابن ماجۃ وفی روایۃ ھلا ترکتموہ لعلہ ان یتوب فیتوب اللہ علیہ ۱۲
روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا آیا ماعز اسلمی پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ تحقیق اُسنے یعنی مین نے زنا کیا پس مُنھ پھیر لیا حضرتؐ نے اُس سے پھر آیا دوسری جانب سے یعنی غائب ہونیکے مجلس سے اور کہا کہ تحقیق اُس شخص نے زنا کیا پس مُنھ پھیر لیا حضرتؐ نے اُس سے پھر آیا اور طرفے اور کہا یا رسول اللہ تحقیق اُس شخص نے زنا کیا پس حکم کیا حضرتؐ نے اُسکے سنگسار کرنیکا چوتھی بار مین پس نکالا گیا وہ طرف سنگستان مدینہ کے پس راگیا ساتھ پتھروں کے پس جبکہ پائی اُسنے ایذا پتھروں کے لگنے کی بھاگا دوڑتا ہوا یہانتک کہ گذرا ایک شخص پر کہ تھا پاس اُسکے کلّا اونٹ کا پس مارا اُسکو ساتھ اُس کلّے کے اور مارا اُسکو لوگون نے اُسنے ایذا پتھروں کے لگنے کی بھاگا دوڑتا ہوا یہانتک کہ گذرا ایک شخص پر کہ تھا پاس اُسکے کلّا اونٹ کا پس مارا اُسکو ساتھ اُس کلّے کے اور مارا اُسکو لوگون نے یعنی اور چیزونسے یہانتک مرگیا پس ذکر کیا صحابہؓ نے یہ رو برو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ تحقیق وہ بھاگا جسوقت کہ پائی اُسنے ایذا پتھروں کے لگنے کی ورایذا موت کی پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیون نہ چھوڑ دیا تمنے اُسکو نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور ایک روایت مین ہے کیون نہ چھوڑ دیا تمنے اُسکو شاید کہ وہ توبہ کرتا اور قبول کرتا اللہ توبہ اُسکی ف توبہ کرنا اُسکا یعنی رجوع کرنا وہ فعل بد سے پس رجوع کرتا اللہ اُسپر ساتھ قبول کرنے توبہ اُسکی کے اور ہمین دلیل ہے اُسپر کہ اقرار کرنیوالا زنا کا اگر رجوع کرے کہ نہین زنا کیا مین نے یا جھوٹ بولا مین نے یا رجوع کی مین نے ساقط ہوجاتی ہے اُس سے حد پس اگر رجوع کرے حد قائم کرنیکے درمیا نہین ساقط ہوجائیگی باقی اور بعضون نے کہا کہ نہین ساقط ہوتی حدیث وعن ابن عباسؓ ان النبی صطفی اللہ علیہ وسلم قال لماعز بن مالک احق ما بلغنی عنک قال وما بلغک عنی قال بلغنی انک قد وقعت بجاریۃ ال فلان قال نعم فشھد اربع شھادات فامر بہ فرجم رواہ مسلم اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ماعزؓ سے کہ کیا سچ ہے وہ چیز کہ پہونچی ہے مجھکو یہ پہونچی ہے مجھکو یہ بری طرح سے کہا چیز پہونچی ہے آپ کو یہ بری طرح سے فرمایا کہ یہونچی ہے یہ کہ تو نے زنا کیا ہے فلانے کی لونڈی سے کہا کہ ہان پس اقرار کیا اُسنے چار بار یعنی چار مجلسون مین پس حکم کیا اُسکو سنگسار کرنیکا پس سنگسار کیا گیا نقل کی یہ مسلم نے ف اس قول مین اعتراض ہے صاحب مصابیح پر کہ اسحدیث کو پہلی فصل مین لانا چاہیے تھا اور اسحدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم تھا حال زنا کرنے ماعزؓ کا پھر اقرار کروایا اُسسے اور اور حدیثین دلالت کرتی ہین اسکے خلاف جواب یہ کہ اسحدیث مین اختصار کیا اور اصل مجمع روایت کی بغیر ذکر کرنے قصہ کے اور شاید کہ آنحضرتؐ نے اقرار کروایا ماعزؓ سے بعد سُنیکے خبر زنا اُسکی کے بعد ازان اعتراض کیا اور مُنھ پھیرا جیسکیلحاظ حدیث مین تفصیل سے مذکور ہے پس نہین منافات اور وعن یزید بن نعیم عن ابیہ ان ماعزا اتی النبی صلے اللہ علیہ وسلم فاقر عندہ اربع مرات فامر برجمہ وقال لھزال لو سترتہ بثوبک کان خیرا لک قال ابن المنکدر فاری ان ھزالا امر ماعزا ان یاتی النبی صلے اللہ علیہ وسلم فاخبرہ رواہ ابوداؤد اور روایت ہے یزید بن نعیم سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یہ کہا ماعزؓ نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اقرار کیا رو برو حضرت کے چار بار یعنی زنا کا چار مجلسون مین پس حکم فرمایا حضرتؐ نے ساتھ سنگسار کرنے اُسکے کے یعنی پس سنگسار کیا گیا اور فرمایا حضرتؐ نے ہزالؓ کو کہ اگر ڈھانکتا تو اُسکو ساتھ کپڑے اپنے کے یعنے ظاہر نکرتا قصہ زنا اُسکے کا تو ہوتا بہتر تیرے لیے کہا ابن منکدر نے کہتا ہی ہون اور راوی اسحدیث کا یہ کہ تحقیق ہزالؓ نے کہا تھا ماعزؓ سے یہ کہ حاضر ہو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور خبر کرانکو حقیقت حال کی نقل کی یہ ابوداؤد نے ف ہزالؓ کی ایک لونڈی تھی فاطمہ نامی کہ آرام کیا تھا اُسکو پس صحبت کی ماعزؓ نے اُس سے پس مطلع ہوا اُسپر ہزالؓ در اشارہ کیا ماعزؓ کو ساتھ جانیکے حضرتؐ کے پاس در اقرار کرنیکے ساتھ زنا کے پس حضرتؐ نے ہزالؓ کو فرمایا کہ اگر ڈھانکتا تو اُنکو وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال اقیلوا ذوی الھیئات عثراتھم الا الحد فمن وجب لہ حد فقد وجب رواہ ابوداؤد والنسائی اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے یعنی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معاف اور محکو رکھو تم یعنی معاف کرو بعض بھارا بھلے سے حدودکو درمیان اپنے یعنی بہلا اسکے کہ پہونچے مجھ تک پس جو چیز کہ پہونچی مجکو حد سے اور ثابت ہوئی پس تحقیق واجب یعنی فرض ہوا قائم کرنا اُسکا نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف عفوکرو الخ یہ

خطاب بے غیر ائمہ کو یعنی چاہیے کہ حدود یعنی موجبات حدود کو عفو کردا در حاکم کے یہاں نہ لیجاؤ تقضیہ اسکا اور جب حاکم کے یہاں پونہچے تو اُسکو عفو کرنا جائز نہیں جیسکہ فرمایا کہ جو چیز پونہچے محکوم الخ اور اسمیں دلیل ہی اسپر کہ امام کو نہیں جائز عفو کرنا اسکی حدود کا جبکہ پونہچے امر طرف حاکم کے اور مطلق ہونا حدیث کا دلالت کرتا ہی اسپر کہ نہیں چاہیے مالک کو یہ کہ جاری کرے حد اپنے مملوک کی یا لیجاوے امر اُسکا طرف حاکم کے بلکہ معاف کرے اُس سے اسلیے کہ یہ داخل ہی اِس امر کے تحت میں اور یہ استحباب کے لیے ہی وح ع **وعن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ادفعوا الحدود ما وجدتم لہ مدفعا رواہ ابو داؤد والنسائی اور روایت ہے عائشہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معاف کرو حدوں کو جہانتک تم پاؤ معاف کرنیکا مگر حدیں عزت والوں کی نکی مگر حدیں عزت والوں کی یہ ابوداؤد نے **ف** یعنی چوک کرنا گمان گناہ میں گرفتار ہوجاویں معاف کرو انکو اور ظاہر ہی سو انکو دفعۃً خواہ حقوق اللہ کے ہوں خواہ بندوں کے لیکن حدود شرع یعنی جو چیزیں کہ باعث حدود ہوں خواہ حقوق اللہ کے ہوں خواہ حقوق بندوں کے اُنسے درگذر کرنا چاہیے اور یہ خطاب حاکم کو ہی اور بعضوں نے کہا کہ ہی اور بندوں کو بھی اور یہ امر استحباب کے لیے ہی وح ع

وعنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادرءوا الحدود عن المسلمین ما استطعتم فان کان لہ مخرج فخلوا سبیلہ فان الامام ان یخطیء فی العفو خیر من ان یخطیء فی العقوبۃ رواہ الترمذی وقال قد روی عنہا وکلہ موقوف وھو اصح اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دفع کرو حدوں کو مسلمانوں سے جبتک کہ ہو سکیں اگر ہووے اسکے مسلمانوں کے لیے جگہ خلاصی کی پس چھوڑ دو راہ اُسکی پس تحقیق امام خطا کرنا اُسکا معاف کرنے میں بہتر ہی سو خطا کرنے اُسکے سو سزا پونہچانے میں نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ تحقیق روایت کی گئی ہی یہ حدیث عائشہؓ سے کہ یہ قول اُنکا ہی اور نہیں رفع کی گئی ہی آنحضرتؐ تک اور یہی صحیح تر ہی **ف** یعنی یہ حدیث سو قوف ہی عائشہؓ پر اور سند موقوف کی صحیح تر ہی سند مرفوع کی سو اور یہ خطاب حاکموں کو ہی کہ جبتک ہو سکے حدوں کو دفع کریں مسلمانوں سے ساتھ تلقین کرنے عذر ونکے کہ دیوانہ ہوگیا ہی تو یا شراب پی ہی تو نے یا بوسہ لیا ہی یا ہاتھ لگایا ہی جیسکہ واقع ہوا حضرتؐ سے واسطے ماعز وغیرہ کے تلقین کرنا عذروں کا پھر مبالغہ کیا ساتھ قول اپنے کے پس تحقیق امام خطا کرنا اُسکا الخ وعن

وائل بن حجر قال استکرہ امرأۃ علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدرء عنہا الحد وامر بہا ولم یذکر ان علیہا شیئا رواہ الترمذی اور روایت ہے وائل بن حجر سے کہ کہا اکراہ کی گئی ایک عورت یعنی ایک شخص نے زبردستی اِس سے زنا کیا زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے میں پس دفع کی اُس سے حد اور جاری کی اُسپر حد زنا کیا اُس سے اور نہ ذکر کیا راوی نے یہ کہ حضرتؐ نے ٹھیرایا اُس عورت کے لیے مہر یعنی زنا کرنیوالے پر نقل کی یہ ترمذی نے **ف** راوی کے ذکر نکرنے سے یہ نہیں لازم آتا کہ مہر واجب ہوسلیکہ ثابت ہوا ہی واجب ہونا اُسکا اور احادیث سے اور مراد مہر سے بیان عقر ہی اور عقر کہتے ہیں کا میں صحبت حرام اور صحبت شبہ کو اور وہ ایک مقدار ہی اگر اجرت یعنی صحبت حرام پر جائز ہوتی تو اُسقدر واجب ہوتی ح اور برجندی میں اور فتاوی عالمگیری میں معنی عقر کے یہ لکھتے ہیں کہ عقر کہتے ہیں مہر مثل کو **وعنہ** ان امرأۃ حرجت علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم عزیۃ الصلوۃ فتلقاہا رجل فجللہا فقضی حاجتہ منہا فصاحت وانطلق ومرت عصابۃ من المہاجرین فقالت ان ذلک الرجل فعل بی کذا وکذا واخذت الرجل فاتوا بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہا اذہبی فقد غفر اللہ لک وقال للرجل الذی وقع علیہا ارجموہ وقال لقد تاب توبۃ لو تابہا اہل المدینۃ لقبل منہم رواہ الترمذی وابو داؤد اور روایت ہے وائل سے کہ تحقیق ایک عورت نکلی زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے میں بہ ارادہ نماز کے پس ملا اُس سے ایک شخص اور ڈھانکا اُسکو یعنی اپنے کپڑے اور پوری کی حاجت اپنی یعنی صحبت کی اُس سے پس چلائی وہ عورت اور چلا گیا وہ شخص اور گذری ایک جماعت مہاجرین کی پس کہا عورت نے کہ تحقیق اُس شخص نے کیا ساتھ میرے ایسا اور ایسا یعنی ڈھانکا اور صحبت کی پس پکڑا لوگوں نے اُس شخص کو اور لے آئے اُسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا واسطے اُس عورت کے جاپس تحقیق بخشدیا اللہ نے تجھکو یعنی بسبب کراہت اور بے رضائی تیری کے اور فرمایا واسطے اُس شخص کے کہ فعل بد کیا تھا اُس سے سنگسار کرو اُسکو یعنی اُسنے اقرار کیا زنا کا پس حکم کیا اُسکو سنگسار کرنیکا پس سنگسار کیا لوگوں نے اُسکو بسبب محصن ہونے اُسکے کے اور فرمایا کہ تحقیق توبہ کی یعنی بسبب

ل
عاعز یہ ہے
کہ اگر اُس عورت
کی حاجت
پوری ہوتی
اُسکو عذر
نہ ہوتا
عذر بیان کرنا
واقع صدق کا
ج ۱ ص ۱۱

اجرائے حد کے بیسی تو یہ کہ اگر کرتے ہے کو یعنی مثل تو یہ کی کہ اہل مدینہ البتہ قبول کیجاتی اُنسے نقل کی ترمذی اور ابوداؤد ف یعنی اگر تقسیم کیجاتی تو تو اہل مدینہ پر قبول کیجاتی اُنسے اور کفایت کرتی اُنکو یعنی اگرچہ دل مین بیجائی کی اور بُرا کام کیا باوجود اسکے پاک ہوا اور بخشا گیا ہے وعن جابر ان رجلا زنا بامراۃ فامر بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجلد الحد ثم اخبر انہ محصن فامر بہ فرجم رواہ ابوداؤد اور روایت ہے جابر سے یہ کہ ایک شخص نے زنا کیا ایک عورت سے پس حکم فرمایا اسکے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے درّے مارنیکا پس درّے مارے گئے اُسکو حد مین پھر خبر دی گئی حضرت کو کہ وہ محصن ہے پس حکم فرمایا اُسکے لیے سنگسار کرنیکا پس سنگسار کیا گیا نقل کی ابوداؤد نے ف حضرت نے جو اوّل درّے مارنیکا حکم کیا تو احتمال ہی کہ حضرت خبر نہ لیے گئے ہونگے کہ وہ غیر محصن ہے اور احتمال بھی ہی کہ یہ حکم بسبب خبر ہونے کے متین کیا بسبب ممانعت کے کیا اور شاید کہ یہ ہو ابتدائے امر مین اور تعیین دلیل ہی ہیر کہ امام موقوف حکم کرے ساتھ ایک بیّنہ کے حد دے پھر معلوم ہو اگر واجب غیر محصن کو تو لازم ہی امام پر رجوع کرے طرف واجب شی ع وعن سعید بن سعد بن عبادۃ ان سعد بن عبادۃ اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم برجل کان فی الحی مخدج سقیم فوجد علی امۃ من امائہم یجبث بہا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم خذوا لہ عثکالا فیہ مائۃ شمراخ فاضربوہ حدہ بہ رواہ وفی شرح السنۃ وفی روایۃ ابن ماجۃ نحوہ اور روایت ہے سعید بن سعد بن عبادہ سے یہ کہ سعد بن عبادہ لایا درمیان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک شخص کو کہ تھا قوم مین سے ناقص الخلقت بیمار یعنی ایسا بیمار کہ امید نہ تھی اُسکی اچھے ہونیکی پس پایا وہ ایک لونڈی پر اہل محلہ کی کہ لونڈی بیچتی تھی زنا کرتا تھا ساتھ اُسکی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لو واسطے اُسکے بڑی ٹہنی کھجور کی کہ اسمین سو ٹہنیان چھوٹی ہون پس مارو اسکو یکبار مارنا نقل کی یہ شرح السنہ مین اور بیچ روایت ابن ماجہ کے مانند اُسکی ف یکبار مارنیکی سطرح کہ پہنچے اثر سو ٹہنیونکی مارنیکا اُسکو یہ نہایت درجہ سے معلوم ہوا کہ امام کو نگہبانی کرنی چاہیے اُسکی کہ درّے لگووے اور نرمی اور جسمین ہلاکت کا اچھے ہونیکی توقع ہو اُسکے درّے مارنیمین تاخیر کرے اُسکے اچھے ہونیکی توقع نہو تو سطرح مارے کہ جسطرح حدیث مین مذکور ہوا چنانچہ بیان ہوا اوپر ہو چکا ہے وعن عکرمۃ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من وجدتموہ یعمل عمل قوم لوط فاقتلوا الفاعل والمفعول بہ رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ ورواہ الحاکم وقال علی شرط الشیخین اور روایت ہے عکرمہ سے کہ نقل کی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو پاؤ یعنی جانو کہ کرتا ہے عمل قوم لوط کا یعنی غلام لڑکا مارو اُسکو فاعل و مفعول کو نقل کی ترمذی اور ابن ماجہ ف شرح السنہ مین ہے کہ اہل علم کا اختلاف کیا ہے علمانے بیچ حد غلامی کے پس ظاہر تر دو قولون شافعی کا اور قول صاحبین کا یہ ہے کہ حد فاعل کی حد زنا کی ہے اگر ہو محصن اور ابن ماجہ ف شرح السنہ مین ہے کہ اہل علم کے بیچ حد غلامی کے پس ظاہر تر دو قولون شافعی کا اور قول صاحبین کا یہ ہے کہ حد فاعل کی حد زنا کی ہے اگر ہو محصن سنگسار کیا جاوے اور اگر محصن نہ ہو تو سو درّے مارا جاوے اور سال بھر تک نکالدیا جاوے مرد ہو یا عورت اور کہی ہے ایک قوم طرف اسکے کہ غلامی سنگسار کیا جاوے محصن ہو یا غیر محصن اور یہی کہا مالک و احمد نے اور دوسرا قول شافعی کا یہ ہے کہ قتل کیے جاوین فاعل و مفعول جیسیکہ ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے اور کہا ہے بعضون نے بیچ کیفیت قتل کرنے اُن دونوکے کہ گرایا جاوے مکان اُن دونو پر اور بعضون نے کہا کہ پھینکے دیوار اُنکو پہاڑ پر سے جیسیکہ کیا گیا ساتھ قوم لوط کے اور نزدیک ابی حنیفہ کے حد نہیں ہے لواطت مین بلکہ تعزیر ہے جسطرح اور جسقدر کہ امام مصلحت دیکھے پہونچاوے اور نقل کیا ہے کمال ابن ہمام نے شرح صغیر مین کہ یہ امر سپرد ہے طرف امام کے اگر چاہے تو قتل کرے اُسکو اگر عادت پکڑی ہو فاعل نے اُسکی اور اگر چاہے مارے اُسکو اور چاہے قید کرے اُسکو ع وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اتی بہیمۃ فاقتلوہ واقتلوہا معہ قیل لابن عباس ما شان البہیمۃ قال ما سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ذلک شیئا ولکنی اراہ کرہ ان یوکل لحمہا وینتفع بہا وقد فعل بہا ذلک رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ ورواہ ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی فعل کرے جانور سے پس قتل کرو اُس شخص کو اور اُس جانور کو ساتھ اُسکے کہا گیا ابن عباس سے کہ کیا حال ہوا اُس جانور کا یعنی وجہ عقل کہتا ہو اور نہ اُسپر تکلیف ہے پس وہ کیون قتل کیا جاوے کہا ابن عباس نے نہین سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اُسمین کچھ یعنی علت و حکمت اُسکی لیکن گمان کرتا ہون مین حضرت کو کہ مکروہ جانا آپ نے یہ کہ کھایا جاوے گوشت اُسکا یا نفع لیا جاوے ساتھ اُسکے یعنی ساتھ دودھ اور پشم و غیرہ اُسکے کہ غیر ذبح حال آں کہ کیا گیا ہو ساتھ اُس جانور کے فعل بدلیعنی اُس جانور کو کہ فعل بد کیا گیا نفع لینا مکروہ ہی پس لازم آیا کہ قتل کیا جاوے نقل کی ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف قتل کرو اُس شخص کو یعنی مرد کو

مارنا سخت اور اُس جانور کو ساتھ اُسکے کہا بعضوں نے کہ حکم اُس جانور کے مارڈالنے میں ہے کہ وہ نا پیدا ہوا اُس سے حیوان بصورت انسان کے یا نہ لاحق ہوا سکے صاحب کو رسوائی دنیا میں بسبب باقی رکھنے اُسکے کو اور شرح مظہر میں ہے کہ چار دن امام متفق ہیں اسپر کہ جو کوئی فعل بد کرے جانور سے تعزیر دیا جاوے اور قتل کیا جاوے اور حدیث محمول ہے زجر و تشدید پر یا جانور بعضوں نے تو کہا کہ اگر وہ کھایا جاتا ہے تو قتل کیا جاوے اور اگر کھایا نہیں جاتا ہے تو درد و جھیں ہیں قتل بسبب ظاہر حدیث کے اور عدم قتل و اسطے نفی کے فرج کرنے حیوان کے سو مگر واسطے کھانے اُسکے کو ع ح **وعن** جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اخوف ما اخاف على امتي عمل قوم لوط رواه الترمذي وابن ماجة اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہت خوف جس چیز کا کہ ڈرتا ہوں میں اپنی امت پر عمل کرنا قوم لوط کا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی ڈرتا ہوں میں کہ بے صبری کریں اور اس وسط میں پڑیں یا یہ کہ یہ فعل نہایت قبیح ہے اور سزا بھی سخت ہے ڈرتا ہوں میں کہ اُمیں پڑیں اور عذاب سکا دیکھیں ع **وعن** ابن عباس ان رجلا من بني بكر بن ليث اتى النبي صلى الله عليه وسلم فاقر انه زنى مرارا اربع مرات فجلده مائة وكان بكرا ثم سأله البينة على ما قال او فعال كذب على الله وعلى رسوله فجلده حد القذف رواه ابو داود اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ تحقیق ایک شخص بنی بکر بن لیث میں سے آیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اقرار کیا کہ اُسنے یعنی میں نے زنا کیا ہے ساتھ ایک عورت کے چار بار یعنی چار مجلسوں میں پس مارے اُسکو تو درے اور تھا شخص غیر محصن یعنی کنوارا پھر طلب کیا حضرت نے اُس سے اور اوپر زنا کرنے عورت کے پس کہا عورت نے کہ جھوٹ بولتا ہے یہ قسم ہے اللہ کی یا رسول اللہ پس ماری حضرت نے حد تہمت کی نقل کی ابو داؤد نے **ف** طلب کیے کا گواہ یعنی بعد اُسکے کہ اُسکے اقرار سے حد ماری اور یہ امر متضمن تھا قذف اُس عورت کو طلب کیے اُس مرد سے گواہ اور عورت پر کہ اُسنے زنا کیا ہے جب وہ مرد عاجز ہوا گواہ گذرانے سے تو اُس عورت نے کہا کہ یہ جھوٹا ہے کہ مجکو نسبت زنا کی کرتا ہے میں پاک ہوں اُس سے تب خدا کی پس اُسکو حد قذف کی وہ اسّی درّے میں ع ح **وعن** عائشة قالت لما نزل عذري قام النبي صلى الله عليه وسلم على المنبر فذكر ذلك فلما نزل امر بالرجلين والمرأة فضربوا حدهم رواه ابو داود اور روایت ہے عائشہ سے کہا جبکہ اُترا عذر میرا یعنی آیتیں میری عفت اور پاکی میں خطبہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر پس ذکر کیا اُسکا پس جب اُترے منبر سے تو حکم دو مردوں کے اور ایک عورت کے پس مارے گئے اُنکو حد قذف کی یہ ابو داؤد نے **ف** حضرت عائشہ پر بعضے لوگوں نے بہتان ناکا کیا تھا عیاذاً باللہ منہ اور حضرت کے بھی دلمیں کچھ شک سا نکلی طرف سے پڑ گیا تھا جب آیتیں اُنکی کی درعصمت میں نازل ہوئیں جیانچہ وہ سو دو نو میں ہیں تب حضرت نے منبر پر کھڑے ہو کر بیان نکا کیا اور بعد ازاں منبر سے اُتر کر حد قذف کی اُنپر دو مرد اور ایک عورت پر ماریکا حکم کیا دو مردوں کے لیے کہ وہ مسطح اور حسان بن ثابت تھے اور ایک عورت کے لیے کہ اسکا نام حمنہ بنت جحش تھا یہ اس امر میں بہت فتنہ پرداز تھی انکو مساوی ہیں **الفصل الثالث** **فصل سیوم** **عن** نافع ان صفية بنت ابي عبيد اخبرته ان عبدا من رقيق الامارة وقع على وليدة من الخمس فاستكرهها حتى افتضها فجلده عمر ونفاه ولم يجلد الوليدة لانه استكرهها رواه مالك وروایت ہے نافع سے یہ کہ صفیہ بنت ابی عبید کی نے خبر دی اُسکو یہ کہ ایک غلام نے غلاموں امارت اور خلافت کے سے قصد جماع کیا ایک لونڈی سے کہ خمس غنیمت کی تھی پس زبردستی جماع کیا اُس سے یہانتک کہ ازالہ بکارت اُسکی کیا پس درّے ماری اُس غلام کو یعنی پچاس حضرت عمر نے اور نہ درّے ماری اُس لونڈی کو بسبب اسکے کہ زبردستی صحبت کی تھی اُس غلام نے اُس لونڈی سے نقل کی یہ بخاری نے **وعن** يزيد بن نعيم بن هزال عن ابيه قال كان صاعر بن مالك ينهى في حجرة من الحي فقال له اني اتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فلقنه لعله يستغفر لك انما يريد ذلك اذ جاء ان يكون له محرجا فاتاه فقال يا رسول الله اني زنيت فاقم علي كتاب الله وانعرض عنه فعاد فقال يا رسول الله اني زنيت فاقم علي كتاب الله حتى قالها اربع مرات فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انك قد قلتها اربع مرات فبمن قال بفلانة قال هل ضاجعتها قال نعم قال هل باشرتها قال نعم قال هل جامعتها قال نعم قال فامر به ان يرجم فاخرج به الى الحرة فلما رجم فوجد مس الحجارة جزع فخرج يشتد فلقيه عبد الله بن انيس قد عجز اصحابه فنزع له بوظيف بعير فرماه به فقتله ثم اتى النبي صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك له

فقال هلا استغفرتموه لعله ان يتوب فيتوب الله عليه رواه ابوداؤد اور روایت ہے یزید بن نعیم بن ہزال سے کہ نقل کی اُسنے اپنے باپ سے یعنی نعیم سے کہ کہا تھا ماعز بن مالک یتیم پرورش باپ میرے کے یعنی ہزال کے پس جماع کیا ماعز نے ایک لونڈی قبیلہ کی سے پس کہا اُسکو باپ میرے نے کہ جاتو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور خبر دے اُنکو ساتھ اُس چیز کے کہ کی ہے تو نے شاید کہ حضرت استغفار کریں تیرے لیے اور نہیں ارادہ کرتا تھا باپ میرا ساتھ اس کہنے کے مگر یہ کہ بعید اسکے کہ ہو استغفار اسکے لیے سبب خلاصی کا گناہ سے یعنی غرض اسکی یہ تھی کہ وہ حضرتؐ کے پاس جاوے اور حضرتؐ حکم اُسکے سنگسار کرنیکا کریں جیسے کہ توہین کیا بعضوں نے پس آیا ماعز حضرتؐ کے پاس اور کہا یا رسول اللہ تحقیق میں نے زنا کیا پس جاری کر مجھپر حکم اللہ کا پس مُنہ پھیر لیا حضرتؐ نے اُس سے پھر آیا وہ یعنی بعید غائب ہو نیکے اور کہا یا رسول اللہ تحقیق میں نے زنا کیا پس جاری کر مجھپر حکم اللہ کا یہانتک کہ کہا اس بات کو چار بار یعنی چار مجلسوں میں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق کہی تو نے یہ بات چار بار یعنی چار بار تیرے اقرار کرنیسے زنا ثابت ہوا پھر پس ساتھ کسکے زنا کیا تو نے کہا ساتھ فلانی عورت کے کہ نام اُسکا لیا فرمایا کیا تجھ کو ہوا تو ساتھ اُسکے یعنی معاملہ کیا اُس سے کہا ہاں فرمایا کیا اُسکے بدن سے بدن لگایا تو نے کہا ہاں فرمایا کیا جماع کیا تو نے اُس سے کہا ہاں کہا راوی نے حکم کیا اُسکو سنگسار کرنیکا پس نکالا گیا اُسکو طرف سنگستان کے پس جبکہ سنگسار کیا گیا پس بھاگا اُسنے نیزہ پاتھروں کے لگنے کی پس گھبرایا یعنی صبر نہ کیا پس نکالا دوڑتا ہوا یعنی اُس جگہ سے کہ سنگسار کیا جاتا تھا پس ملا ماعزؓ کو عبداللہ بن انیس اس حال میں کہ تھک گئے تھے یا رعبداللہ کے یا یار ماعز کے جو کہ سنگسار کرتے تھے پس اُٹھائی عبداللہ نے اُسکے لیے ہڈی اونٹ کے پاؤں کی اور مارا ماعز کو ساتھ اُسکی پس مار ڈالا اُسکو پھر آیا عبداللہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا اُسکو رو برو حضرتؐ کے پس فرمایا حضرتؐ نے کیوں نہ چھوڑ دیا تم نے اُسکو شاید کہ وہ رجوع کرتا اپنے اقرار سے پس قبول کرتا اللہ توبہ اُسکی اور درگذر کرتا اُس سے گناہ اُسکا بغیر سنگسار کرنے اُسکے کے نقل کی ابوداؤد نے ف نکالا گیا اُسکو طرف سنگستان کے اس ابن ہمام نے کہ حدیث صحیح میں ہے کہ سنگسار کیا جسنے اُسکو یعنی ماعزؓ کو مصلی میں اور مسلم اور ابوداؤد میں ہے کہ لیگئے ہم اُسکو طرف بقیع غرقد کے اور مصلی تھا وہیں پاس لیے کہ مراد مصلی سے مصلی جنازہ کا ہے پس متفق ہوئیں دونوں حدیثیں رہا یہ کہ ترمذی میں جو یہ آیا ہے کہ حکم کیا گیا اُسکو چوتھی بار میں پس نکالا گیا طرف سنگستان کے اور سنگسار کیا گیا ساتھ پتھر نے کے اُسکی تاویل یہ ہے کہ اُسکا پیچھا کیا گیا جسوقت کہ بھاگا یہانتک کہ نکالا گیا طرف سنگستان کے مقام لاحرہ میں پس سیر کر وہ گیا بھاگا طرف سنگستان کے تیہ کہ پھینکا گیا اُسکو طرف سنگستان کے ساتھ پتھر نے کے اور سنگسار کر نیکے لیے یا توجیہ یہ کہ مصلی ہو طرف سنگستان کے پس کسی راوی نے ذکر کیا سنگستان کا اور کسی راوی نے مصلی کا اور غیرہ کا پس سین تطبیق دونوں حدیثوں کی ہوگئی ۱۲ منہ ع **وعن** عمرو بن العاص قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من قوم يظهر فيهم اللواط الا اخذوا بالسنة ومن قوم يظهر فيهم الشذاذ الا اخذوا بالعزب رواه احمد اور روایت ہے عمرو بن العاص سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہیں کوئی قوم کہ ظاہر ہو اُنمیں لواطت مگر کہ پکڑے جاتے ہیں ساتھ قحط کے اور نہیں کوئی قوم کہ ظاہر ہو اُنمیں شوت مگر کہ پکڑے جاتے ہیں ساتھ رعب کے نقل کی یا حرف ف رشوت اُس مال کو کہتے ہیں کہ دیا جاوے اسکی تہمت میں اور بعضوں نے یہ قید لگائی ہے کہ اُس تہمت میں ایسی مشقت نہو کہ سقط مال عرف میں اجرت دیتے ہوں اُس جیسے کی مگر بادشاہ کے آگے کہ مدعی اور مدعی علیہ میں کرتی اور اگر یہ شرط کے ہو تو بھی رشوت ہے نہیں اور رشوت سے خون اسلیے ہوتا ہے کہ حاکم جاری کرتا ہے حکم اپنا ہوا اور اعلیٰ درجہ کا پاک ہوتا ہے رشوت سے اور جبکہ آلودہ ہوتا ہے رشوت میں خود اک رہتا ہے ۱۲ منہ ع ش **وعن** ابن عباس وابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لعن الله من عمل عمل قوم لوط ثلاثا وفي رواية له عن ابن عباس لعن الله عليا لعن الله من اتى بهيمة ورآه ابن عباس يعلو البهيمة رواه الترمذي اور روایت ہے ابن عباس اور ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ملعون ہے وہ شخص کہ کرے کام قوم لوط کا یعنی غلام نقل کی یہ زرین نے اور ایک روایت زرین کی میں ابن عباس سے یہ ہے کہ حضرت علیؓ نے جلا دیا فاعل و مفعول کو یعنی حکم کیا اُنکے جلانے کا اور حضرت ابوبکر نے گرا دی اُنپر دیوار یعنی حکم کیا دیوار گرانے کا ف نہیں اور جامع صغیر میں ہے کہ ملعون ہے وہ شخص کہ مارے اپنے باپ کو اور ملعون ہے وہ شخص کہ ذبح کرے اپنی ماں کو اور ملعون ہے وہ شخص کہ ذبح کرے جانور کو

واسطے غیر اللہ کے اور ملعون ہے وہ شخص کہ متغیر کرے یہ حد زمین کو اور ملعون ہے وہ شخص کہ راہ بھلاوے راہ نما کو اور ملعون ہے وہ شخص کہ فعل کرے بجائے قوم لوط کا نقل کی یہ احمد نے ساتھ سند حسن کے ابن عباسؓ سے ۔ ع **وَعَنْهُ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰى رَجُلٍ اَوِ امْرَاَةٍ فِيْ دُبُرِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نظر رحمت نہیں کرتا اللہ عزوجل طرف اس شخص کے کہ فعل کرے کسی مرد سے یا عورت سے اسکی مقعد میں نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے **وَعَنْهُ** اَنَّهٗ قَالَ مَنْ اَتٰى بَهِيْمَةً فَاقْتُلُوْهُ وَاقْتُلُوْا الْبَهِيْمَةَ مَعَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا اُحْصِنَ الرَّجُلُ الَّذِيْ يَاْتِي الْبَهِيْمَةَ فَعَلَيْهِ الرَّجْمُ وَاِنْ لَمْ يُحْصَنْ فَعَلَيْهِ الْحَدُّ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ جو شخص کہ فعل کرے چارپائے سے پس مارڈالو اسکو اور چارپائے سے پس مارڈالو اسکو یعنی اگر چہ وہ چارپایہ اپنا ہو اور کہا ترمذی نے سفیان ثوری سے کہ تحقیق انھوں نے کہا اور یہ حدیث صحیح تر ہے پہلی حدیث سے یعنی جو کہ ابن عباسؓ سے دوسری فصل میں گذری اور وہ پہلی حدیث یہ ہے کہ جو شخص فعل کرے چارپائے سے پس مارڈالو اسکو اور عمل اسپر ہے نزدیک اہل علم کے یعنی اسپر حد نہیں ف انھوں نے کہا یعنی بطریق فروع کے ورنہ ان میں کچھ معنی قول ثوری کے وہ نااصح ۔ ع **وَعَنْ** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوْا عَنِّيْ خُذُوْا عَنِّيْ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا اَلْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَنَفْيُ سَنَةٍ وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جاری کیا کرو حد دین اللہ کی نزدیک اور دور پر اور نہ پکڑے اور نہ ملامت ہو تمکو بیچ جاری کرنے حکم اللہ کے طامت طامت کرنیوالے کی نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف نزدیک اور دور یعنی نزدیک کے نانے والے پر اور دور کے نانے والے پر نزدیک سے مراد ہے ضعیف کہ نزدیک ہے پہنچنا اس تک اور آسان ہے حکم کرنا اسپر اور دور سے مراد ہے قوی کہ دور ہے پہنچنا اس تک اور دشوار ہے قائم کرنا حد کا اسپر اور دوسرے معنی اسب ہیں اسلیے کہ مراد یہ ہے کہ قائم کرو حد اللہ کی ہر ایک پر ۔ ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاَنْ تُقَامَ حَدٌّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ مَطَرٍ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً فِيْ بِلَادِ اللّٰهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جاری کرنا ایک حد کا حدود اللہ کی سے بہتر ہے برسنے مینھ چالیس راتوں سے بیچ تمام شہروں خدا کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور نقل کی نسائی نے ابی ہریرہؓ سے ف یہ اسلیے ہے کہ بیچ قائم کرنے حدوں کے منع کرنا ہے خلق کو معاصی سے اور سبب ہے واسطے کھلنے دروازوں آسمان کے یعنی سبب ہے نزول برکات کا اور بیچ عفو کرنیکے حدود سے اور سستی کرنیکے امین فقرا ہی ہے انکے لیے معاصی میں اور یہ سبب ہے انکے کہ فقرا ہو نیکا قحط سالی ہیں اور سبب ہے ہلاک کرنے خلق کا جیسے کہ وارد ہوا ہے کہ جماری مرجاتا ہے مارے دبلاپے کے بسبب گناہوں آدم کے یعنی اللہ تعالیٰ نہیں مینھ برساتا بسبب سخت گناہ انکے اور جماری نام ایک قحط کا ہے اور خاص اسکو اسلیے ذکر کیا کہ وہ دور سے پتا قوت نے آتا ہے

باب قطع السرقۃ

باب ہے بیچ بیان ہاتھ کاٹنے چور کے ف طیبی نے لفظ قطع السرقہ میں اضافت طرف مفعول کے بجزف مضاف کے ہے اے قطع اہل السرقہ اور سرقہ ساتھ فتح سین کے اور کسری لے کے شرع میں مسکو کہتے ہیں کہ لیوے بکلف خفیہ مال محرز سے کہ نہ ملک ہو اسکی اسمیں اور نہ شبہ ملک اور مراد شبہ ملک سے مال ذی رحم محرم کا ہے کہ جو کوئی مال ذی رحم محرم کا چرا دیگا تو اسکو چوری نہیں کہنے کے اور اسمیں ہاتھ کاٹنا نہیں آتا اور نصاب سرقہ کی ہمارے نزدیک دس درہم ہیں کہ اتنے کم میں ہاتھ کاٹنا نہیں آتا اور نزدیک شافعی کے چوتھائی دینار سونیکی اور تین درہم چاندی کی یا قیمتی تین درہم کی ہو کوئی چیز اور دلیل انکی وہ حدیثیں ہیں کہ واقع ہوا ہے انمیں کہ کاٹا ہاتھ کا چوتھائی دینار کے چرانے میں اور چوتھائی دینار قیمت میں تین درہم کا تھا اور دینار بارہ درہم کا اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ دلیل ہماری یہ ہے کہ عمل کرنا اکثر اصحاب میں ولی ہے بسبب جملہ کہ نیچے حدود میں اسلیے کہ اقل میں شبہ عدم خیانت کا ہے اور روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ قطع لا فی دینار او عشرۃ دراھم اور اصل سایہ میں یہ ہے کہ کاٹا ہاتھ کا بیچ زمانہ آنحضرت کے بسر کی قیمت میں تھا پس شافعیہ تو کہتے ہیں کہ قیمت بسر کی اس زمانہ میں دس درہم تھی اور حنفی نے کہا قیمت بسر کی اس زمانہ میں پانچ درہم تھی روایت کی یہ ابن ابی شیبہ نے عبداللہ

بن عمرو بن العاص سے اور کافی بن نقل ہے کہ قیمت سپر کی کہ ہاتھ کاٹا گیا اُسکے چرانے پر حضرتؐ کے زمانہ میں دس درہم کی تھے واللہ اعلم ع **الفصل الاول** و
فصل پہلی **عن** عائشۃؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقطع ید السارق الا بربع دینار فصاعدا متفق علیہ روایت ہے عائشہؓ سے
کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہ کاٹا جاوے ہاتھ چور کا مگر بسبب چوتھائی دینار کے یا زیادہ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس حدیث پر
عمل کیا ہوا امام شافعیؒ نے کہ چوتھائی دینار سے کم میں ہاتھ نہ کاٹا جاوے اور ملا علی قاریؒ نے یہاں خوب تفصیل سے لکھے ہیں اقوال علما کے اور دلیلیں اپنے مذہب کی
وعن ابن عمرؓ قال قطع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ید سارق فی مجن ثمنہ ثلثۃ دراھم متفق علیہ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا کاٹا حضرت نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ چور کا یعنی داہنا ہاتھ بند دست سے بیچ چرانے ایک سپر کے کہ قیمت اُسکی تین درہم تھی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا شمنی نے کہ یہ
معارض ہے اُس روایت کے کہ نقل کی ابن ابی شیبہ نے عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے کہ کہا تھی قیمت سپر کی دس درہم اور بسطح ابن عباسؓ سے
اور عمرو بن شعیب سے بھی منقول ہے اور شیخ ابن الہمام نے بھی ابن عمر اور ابن عباسؓ سے ایسا ہی نقل کیا قیمت ڈھال کی دس درہم تھی اور بسطح سے یعنی نے
بیچ حاشیہ ہدایہ کے لکھا ہے اسی لیے حنفیہ نے دس درہم پر ہاتھ کاٹنا لکھا ہے اور اس حدیث کا وہ یہ جواب دیتے ہیں کہ ابن عمرؓ نے اپنی رائے و اجتہاد سے کہا خلاصہ ہے
کلام شیخ عبدالحق اور ملا علی قاریؒ کا اور جسکو زیادہ تحقیق اس مقام کی دیکھنی کی منظور ہو اُنکی شروحین کو دیکھے **وعن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال لعن اللہ السارق یسرق البیضۃ فتقطع یدہ ویسرق الحبل فتقطع یدہ متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے فرمایا لعنت کرے اللہ چور کو کہ چراتا ہے بیضہ پس کاٹا جاتا ہے ہاتھ اُسکا اور چراتا ہے رسی پس کاٹا جاتا ہے ہاتھ جسکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف
کہا نووی نے کہ اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے لعنت کرنی گنہگاروں کو بلا تعیین اور ایسا ہی کلام اللہ سے معلوم ہوتا ہے الا لعنۃ اللہ علی الظالمین اور شخص
معین کو لعنت کرنی منہیں جائز انتہی اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر کاٹنے ہاتھ کے بیچ کم کے چوتھائی دینار سے یا تین درہم سے پس مشکل پڑی سب ائمہ پر
پس جواب دیتے ہیں کہ مراد بیضہ سے یہاں بیضۂ آہن ہے کہ اُسکو خود کہتے ہیں کہ غازی سر پر پہنتے ہیں اور مراد رسی سے رسی کشتی کی کہ بڑی قیمتی ہوتی ہے
اور بعضوں نے کہا کہ اونٹ کے رسی کے چرانے میں ہاتھ کاٹنا ابتدائے اسلام میں تھا پھر منسوخ ہوا اور بعضوں نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ چوری کی عادت اُسکو بسطح
ہو جاتی ہے کہ حقیر چیز چراتے چراتے بڑی چیز چرانے لگتا ہے اور ہاتھ کٹتا ہے اور بعضوں نے کہا کہ حضرتؐ نے اشارت کیطرف عادت مالوطین کے کہ وہ
بسطح کیا کرتے ہیں بطریق سیاست کے نہ بطریق حد شرعی کے واللہ اعلم ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** رافع بن خدیج عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال لا قطع فی ثمر ولا کثر رواہ احمد والترمذی وابو داود والنسائی والدارمی وابن ماجۃ روایت ہے رافع بن خدیجؓ سے کہ نقل کی
نبی صلی اللہ وسلم سے کہ فرمایا حضرتؐ نے نہیں ہاتھ کاٹا جاتا بیچ چرانے میوہ کے کہ درخت پر لگا ہو اور نہ بیچ چرانے گابھے خشید کھجور کے نقل کی یہ مالک و
ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور دارمی اور ابن ماجہ نے ف امام ابوحنیفہؒ نے اس حدیث پر عمل کیا ہے کہ وہ کہتے ہیں نہیں ہاتھ کاٹنا آتا بیچ چرانے کسی میوہ تازہ
کے برابر ہے کہ محرز ہوتا ہے غیر محرز اور بسطح میوہ خشک کہ درخت پر ہو اور رواعت کہ خرمن میں کاٹ کر جمع کیا ہوا و ابسپر قیاس کیا ہے گوشت اور دودھ اور ایسی چیزوں کو
کہ جلدی خراب ہونے متغیر ہو جاویں اور اور وقتے واجب کیا ہے ہاتھ کاٹنے کو ان سب چیزوں میں اگر ہوں محرز اور یہی قول ہے مالک و شافعی کا اور جو چیز حقیر مباح
ہوں جیسا راہ اسلام میں مانند لکڑی گھاس سل مچھلی پرندہ شکار بہتا ل چونا وغیرہ کے نزدیک امام اعظمؒ کے بسبب چوری انکے کے ہاتھ کاٹنا نہیں آتا ع **وعن** عمرو بن
شعیب عن ابیہ عن جدہ عبداللہ بن عمرو بن العاص عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ سئل عن الثمر المعلق قال من سرق منہ شیئا
بعد ان یؤویہ الجرین فبلغ ثمن المجن علیہ القطع رواہ ابو داود والنسائی اور روایت ہے عمرو بن شعیبؒ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور اُسنے اپنے
دادا عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ حضرتؐ سے پوچھے گئے میوہ لٹکے ہوئے درخت کے سے فرمایا جو شخص چرائے اُسمیں سے کچھ پیچھے اسکے

کہ جگہ دے مسکو خرمن میں پونچھ ڈھال کے مول کو پس اُسکے قطع پر ہے ہاتھ کا منافق کی زیادہ داؤد و نسائی نے ف مقصود یہ ہے کہ ہاتھ کا ٹنا نہیں تا بیسیو بھی کہ اشکنا ہو درخت پر اس لیے کہ مجرم نہیں ہے اور جب کاٹا گیا درخت سے اور خرمن میں ڈالا گیا خشک ہونیکے لیے تو ہے ہاتھ کاٹا جانے سبب محرم ہونیکے بحدیث دلیل ہے جمہور کی سوائے حنفیہ کے کیونکہ جب تلک خشک نہیں ہوا میوہ اور اس سے چرایا تو ہاتھ کاٹنا نہیں آتا تذویک ماتحم کے اور تقیید فقہاء بقولہ التمر خشک ہونے کی حلوہ ہیں ہے موافق عادت عرب کے جیسے کہ تمر میں قطع نہیں ہے چنانچہ بیان اسکا اور بھی حدیث کے فائے یہ ہو چکا پس حنفیہ اسکا جواب دیتے ہیں کہ یہ حدیث معارض کیگئی ہے ساتھ اس حدیث مطلق کے لاقطع فی ثمر ولا کثر اور یہ بھی فرمایا لاقطع فی طعام یعنی نہیں ہاتھ کاٹنا اُسکا جو طعام میں سے کھیتا ہو کھانے کیلیے والا گیہوں اور شکر میں ہاتھ کاٹنا ہے بالاتفاق اور اوہبت بڑی تقریر ملا علی نے لکھی ہے مرقات میں جو چاہے وہاں سے دیکھے شرح وعن عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ حُسَیْنٍ الْمَکِّیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قَطْعَ فِیْ ثَمَرٍ مُعَلَّقٍ فَمَنْ سَرَقَ مِنْہُ شَیْئًا فَاٰوَاہُ الْجَرِیْنُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَعَلَیْہِ الْقَطْعُ رَوَاہُ مَالِکٌ وَرُوِیَتْ عَنْ عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی حسین مکی سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہاتھ کاٹا آتا ہاتھ کا پھل کے درخت کے اور نہ پھل جانور چرنے والے پہاڑ کے پاس جبوقت کہ ٹھکانے جانور کو ہی کو جگہ بندھنے جانوروں کی اور چگہ دیوے کو خرمن میں ہاتھ کاٹنا ہے اُسقدر میں کہ پونچھے قیمت ڈھال کو نقل کی یا لکھے ف کہا طیبی نے کہ لفظ حریسہ یعنی مفعول کے معنی محروسہ جبل اور محروسہ جبل اس جانور کو کہتے ہیں کہ چرتا ہو پہاڑ میں اور اُسکی کوئی حفاظت نگہبان ہو پس اُسکے چرانے میں ہاتھ کاٹنا اسلیے نہیں آتا کہ محرز نہیں ہے وعن جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ عَلَی الْمُنْتَہِبِ قَطْعٌ وَمَنِ انْتَہَبَ نُہْبَۃً مَشْہُوْرَۃً فَلَیْسَ مِنَّا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں لوٹنے والے پر کاٹنا ہاتھ کا اور جو شخص لوٹے لوٹنا مشہور یعنی آشکارا کہ لوگ دیکھتے ہوں پس نہیں وہ ہم میں سے یعنی ہمارے طریقے پر نقل کی یا بوداؤد نے ف لوٹنے والا اُسکو کہتے ہیں کہ لیوے مال کسی کا لوگوں کے سامنے زبردستی پس وہ اگرچہ بدتر ہے پوشیدہ لینے سے لیکن اُسکا ہاتھ نہیں کاٹا آتا بسبب اطلاق حدیث کے اور چور کا اس لیے کہ چور وہ ہے کہ خفیہ لے شرح وعنہ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ عَلَی خَائِنٍ وَلَا مُنْتَہِبٍ وَلَا مُخْتَلِسٍ قَطْعٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ فَاِنْ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَرَوٰی فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ اُمَیَّۃَ قَدِمَ الْمَدِیْنَۃَ فَنَامَ فِی الْمَسْجِدِ وَتَوَسَّدَ رِدَاءَہٗ فَجَاءَ سَارِقٌ وَاَخَذَ رِدَاءَہٗ فَاَخَذَہٗ صَفْوَانُ فَجَاءَ بِہٖ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ اَنْ تُقْطَعَ یَدُہٗ فَقَالَ صَفْوَانُ اِنِّیْ لَمْ اُرِدْ ھٰذَا ھُوَ عَلَیْہِ صَدَقَۃٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَھَلَّا قَبْلَ اَنْ تَاْتِیَنِیْ بِہٖ وَرَوٰی نَحْوَہٗ اِبْنُ مَاجَۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ اَبِیْہِ رضی اللہ عنہ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں اوپر خائن کے اور نہ لوٹنے والے کے اور نہ اچکے کے ہاتھ کاٹنا نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور بروایت کی صاحب مصابیح نے شرح السنہ میں یہ کہ صفوان بن اُمیہ آئے مدینہ میں پس سوگئے مسجد میں اور سر کے نیچے رکھی اپنی چادر پس آیا چور اور لی اُنکی چادر پس پکڑا اُسکو صفوانؓ نے اور لے آیا اُسکو پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس حکم فرمایا حضرتؐ نے ہاتھ کاٹنے اُسکے کا یعنی بعد اقرار کرنے اُسکے ساتھ چوری کے یا ثابت ہونے اُسکے کے ساتھ گواہوں کے پس کہا صفوانؓ نے کہ تحقیق میں نے نہیں ارادہ کیا تھا اُسکا یعنی اُسکے لانیسے مجکو یہ میں متعلق رکھا کہ آپ ہاتھ کاٹنے کا حکم کیجیے وہ چادر اُسپر صدقہ ہے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیوں نہ تصدق کیا تھا تو نے اوپر بخشنا تجھے پہلے اسکے کہ لاوے تو اُس کو میرے پاس اور روایت کی مانند اسکے ابن ماجہ نے عبداللہ بن صفوانؓ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور دارمی نے ابن عباسؓ سے ف خائن اُسکو کہتے ہیں کہ کوئی خبر بطریق عاریت یا امانت کے اُسکو دیجائے اور وہ لے لیوے اُسکو یہاں تک دعوی کرے اُسکے ضائع ہونیکا یا منکر ہو جاوے کہ مجکو دی ہی نہیں ہے خائن کا ہاتھ کاٹنا اسلیے نہیں آتا کہ قصور ہے حرز نہیں یعنی حفاظت کامل نہیں چنانچہ بیان اسکا مفصل مذکور ہے اوپر لوٹنے والے اور اچکے کا اسلیے نہیں ہاتھ کاٹنا آتا کہ خفیہ نہیں لیتے مال غیر کا چنانچہ اوپر بیان اسکا مفصل ہو چکا ہے کہا ابن ہمام نے کہ یہی مذہب ہے چاروں ائمہ کا اور اسکے نیچے لکھی چادر بدایہ میں لکھا ہے کہ صحیح تر یہ ہے

کر رکھنا ایک چیز کا نیچے سر کے حرز ہے تو کیوں نہ تصدق کیا تو نے اگر معنی پہلے تو نے کیوں نہ معاف کیا اور حق اپنا نہ چھوڑ دیا اور اب میرے پاس قضیہ اس کا لایا اور میں نے حکم ہاتھ کاٹنے کا کیا پس ہاتھ کا کاٹنا اُسکا واجب ہوا پس نہیں حق ہے واسطے تیرے اُسمیں بلکہ یہ حق اللہ کا ہے تیرے معاف کرنیسے معاف نہیں ہو سکتا اور اسمیں دلیل ہے اسپر کہ عفو جائز ہے پہلے اسکے کہ پہنچایا جاوے قضیہ اُسکا طرف حاکم کے کذا ذکر الطیبی ابن الملک و کہا ابن ہمام نے سبب حکم کیا جاوے کسی شخص پر ہاتھ کاٹنے کا بسبب چوری کے پھر ہبہ کرے وہ چیز چور کو مالک اور سونپ دے اُس چیز کو طرف اُسکے بیچ ولے اُسکو اُسکے ہاتھ تو نہ ہاتھ کاٹا جاوے اور کہا نووی اور شافعی اور احمد نے کہ کاٹا جاوے اور یہی ایک روایت ہے ابی یوسف سے اور مؤید ہے اُسکی حدیث صفوان کی اور جواب اسکا یہ کہ حدیث ایک روایت میں تو سیطرح ہے کہ جیسے ذکر کیگئی اور حاکم وغیرہ کی روایت میں کچھ زیادہ آئی ہے پس ہوا اس یا وقتی میں ضطراب اور ضطراب جب ضعف کا ہو موجب ضعف کا ہی شرح

وَعَنْ بُسْرِ بْنِ اَرْطَاةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُقْطَعُ الْاَيْدِيْ فِي الْغَزْوِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اِلَّا اَنَّهُمَا قَالَا فِي سَفَرٍ بَدَلَ الْغَزْوِ اور روایت کیا ہے بسر بن ارطات سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے کہ نہ کاٹے جاویں ہاتھ غزوہ میں نقل کی یہ ترمذی اور دارمی اور ابوداؤد اور نسائی نے مگر ابوداؤد اور نسائی نے کہا سفر میں بدلے غزوہ کے ف غزوہ میں کہا ابن ملک نے یعنی نہ کاٹا جاوے ہاتھ چور کا جہاد میں جبکہ ہو لشکر الحرب معین اور ہو امام انمیں کا پیرو از ہوا نکا امیر لشکر کا اور سیطرح اور حدود بھی نہ قائم کیجاویں اور اسپر عمل کیا ہے بعضے فقہا نے بسبب احتمال اسکے کہ فتنہ میں پڑ جاوے وہ ساتھ لاحق ہونے طرف دار الحرب کے اور بسبب ضعف واقع ہونے تفرقہ اور سستی کے مجاہدین میں اور طیبی نے کہا کہ یہ نہ ہب ابی حنیفہ کا ہے اور بعضوں نے کہا کہ مراد اوا ہاتھ نہ کاٹنے سے غزوہ میں یہ ہے کہ اگر چوری کرے غنیمت کے مال میں سے پہلے تقسیم ہونیکے تو ہاتھ نہ کاٹے اسلیے کہ اُسکا اُسمیں حق ہے اور کہا طیبی نے کہ سفر خود ذکر کیا گیا ہے دوسری روایت میں مطلق حمل کیا جاوے مقید پر یعنی سفر جہاد میں

وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي السَّارِقِ اِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوْا يَدَهٗ ثُمَّ اِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوْا رِجْلَهٗ ثُمَّ اِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوْا يَدَهٗ ثُمَّ اِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوْا رِجْلَهٗ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت کی ابی سلمہ سے کہ نقل کی ابوہریرہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چور کے حق میں اگر چرائے کاٹو ہاتھ اسکا یعنی دایاں پھر اگر چرائے کاٹو پاؤں اسکا یعنی بایاں پھر اگر چرائے پس کاٹو ہاتھ اسکا یعنی بایاں پھر اگر چرائے پس کاٹو پاؤں اسکا یعنی دایاں نقل کی یہ صاحب مصابیح نے شرح السنہ میں ف پہلے ایاں ہاتھ کاٹنا پھر بایاں پاؤں یہ تو سب کے نزدیک ہے اور بعد اسکے بایاں ہاتھ اور دایاں پاؤں کاٹنے میں تیسری اور چوتھی بار اختلاف کیا ہے علما نے امام شافعی تو کہتے ہیں کہ کاٹے بموجب اس حدیث کے اور ہمارے نزدیک اگر چوری کرے تیسری بار تو نہ کاٹا جاوے بلکہ قید کیا جاوے قید خانہ میں یہانتک کہ مر جاوے یا توبہ کرے اور دلیل ہماری یہ ہے کہ اجماع ہوا صحابہ کا اسپر اور یہ حدیث ابوسلمہ کی محمول ہے تہدید و سیاست پر اور طحاوی نے سطح پر طعن کیا ہے اس حدیث پر کہ میں نے بہت آثار و قضایا صحابہ تو تلاش کیا مگر کچھ اثر اور اصل اس حدیث کی نہ پائی اور بہت سے حفاظ حدیث سے ملا میں نہ سب اس حدیث سے انکار رکھتے تھے جیسے یعنی اور عنایہ وہدایہ میں مذکور ہے اور کہا ابن ہمام نے کہ بایاں پاؤں کٹنے کا سب سے کاٹا جاوے نزدیک اکثر اہل علم کے

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ جِيْءَ بِسَارِقٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْطَعُوْهُ فَقُطِعَ ثُمَّ جِيْءَ بِهِ الثَّانِيَةَ فَقَالَ اقْطَعُوْهُ فَقُطِعَ ثُمَّ جِيْءَ بِهِ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اقْطَعُوْهُ فَقُطِعَ ثُمَّ جِيْءَ بِهِ الرَّابِعَةَ فَقَالَ اقْطَعُوْهُ فَقُطِعَ فَاُتِيَ بِهِ الْخَامِسَةَ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ فَاَنْطَلَقْنَا بِهٖ فَقَتَلْنَاهُ ثُمَّ اجْتَرَرْنَاهُ فَاَلْقَيْنَاهُ فِيْ بِئْرٍ وَرَضَمْنَا عَلَيْهِ الْحِجَارَةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ قَطْعَ السَّارِقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْطَعُوْهُ ثُمَّ احْسِمُوْهُ اور روایت کیا ہے جابرؓ سے کہ کہا لایا گیا ایک چور پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا کاٹو ہاتھ اسکا یعنی دایاں پس کاٹا گیا ہاتھ پھر لایا گیا چور روبرو حضرتؐ کے دوسری بار پس فرمایا کاٹو یعنی بایاں پاؤں اُس کا پھر کاٹا گیا پھر لایا گیا جو تیسری بار پس فرمایا کاٹو یعنی بایاں ہاتھ اُسکا پس کاٹا گیا پھر لایا گیا چوتھی بار پس فرمایا کاٹو یعنی دایاں پاؤں اُسکا پھر کاٹا گیا پھر لایا گیا پانچویں بار پس فرمایا مارڈالو اُسکو پس لیگئے ہم اُسکو اور مارڈالا اُسکو پھر کھینچا ہمنے اُسکو اور ڈالدیا کنوئیں میں اور پھینکے ہمنے اُسپر پتھر نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے

اور نقل کی بغوی نے شرح السنہ میں بیچ کاٹنے ہاتھ چور کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ کاٹو تم ہاتھ اُسکا پھر تل واُسکو خف یعنی تاکہ خون بند ہو جاوے اور رکھا خطابی نے کہ نہیں جانتا میں کسی فقیہ کو کہ مباح رکھا ہو مار ڈالنا چور کا اگرچہ مکرر چوری کرے اور کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہے ساتھ حدیث لَا یَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰی ثَلٰثٍ کے اور بعضوں نے کہا کہ قتل اُس چور کا بطریق سیاست کے تھا امام کو پہنچتا ہے کہ جتہاد کرے بیچ تعزیر مفسدوں کے اور جس طرح چاہے سزا دے اور بعضوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جانا مرتہونا اُسکا پس مباح کیا خون اُسکا اور حکم کیا ساتھ قتل اُسکے کے اور بعضوں نے کہا اولیٰ یہ ہے کہ حمل کیا جاوے پر کہ وہ حلال جاننے والا چوری کا تھا اور ضرورت ان تاویلات سے واقع اگر مسلمان ہوتا تو کیونکر کٹتا اُسکا کنوئیں میں مباح نہوتا واللہ علم ش و

عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ فَقُطِعَتْ يَدُهُ ثُمَّ اَمَرَ بِهَا فَعُلِّقَتْ فِيْ عُنُقِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت کی فضالہ بن عبید سے کہ کہا لایا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور پس کاٹا گیا ہاتھ اُسکا یعنی حضرت کے حکم سے پھر حکم فرمایا واسطے ہاتھ اُسکے کے کہ لٹکایا جاوے اُسکی گردن میں یعنی تاعبرت ہووے اور دونو نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف کہا ابن ہمام نے کہ منقول ہے امام شافعیؒ اور احمدؒ سے کہ سنت ہے ہاتھ لٹکانا چور کا گلے میں اور ہمارے نزدیک یہ موقوف ہے امام پر اگر مناسب جانے تو لٹکاوے اور سنت نہیں اسلیے کہ نہیں ثابت ہوا ہے حضرت سے کہ جسکا ہاتھ کاٹا ہووے اُسکے گلے میں لٹکایا ہو ع **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَرَقَ الْمَمْلُوْكُ فَبِعْهُ وَلَوْ بِنَشٍّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ چرائے غلام پس بیچ ڈال اُسکو اگرچہ بہ نش کے یعنی بلکہ کی یا ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف نش ساتھ زبر نون اور تشدید شین معجمہ کے نصف وقیہ یعنی بیس درہم کو کہتے ہیں اور مراد یہ ہے کہ بیچ ڈال اسکو اگرچہ تھوڑے مول کو یہ اسلیے کہ وہ عیب دار رہے اور مالک اور شافعی اور احمد اور اکثر اہل علم کے نزدیک اگر غلام چوری کرے تو ہاتھ اُسکا کاٹا جاوے بھگوڑا ہو یا غیر بھگوڑا اور حنیفہ کے نزدیک اگر چرائے ایک خاوند بیوی میں سے مال دوسرے کا یا غلام مال مالک اپنے کے میں سے یا بیوی مالک اُسکے کی یا خاوند مالکہ اُسکے کا تو نہ کاٹا جاوے ہاتھ اُسکا واسطے ہونے اذن کے داخل ہونے میں عادۃً پس خلل پڑا حرز میں ع

الفصل الثالث

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ فَقَطَعَ يَدَهُ اَوْ اَمَرَ بِقَطْعِ يَدِهٖ فَقَالَتْ اَتَاكَ بِهٰذَا قَالَ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعْتُ يَدَهَا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا لایا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور پس حکم کیا ہاتھ کاٹنے اُسکے کا پس عرض کیا صحابہ نے کہ نہ تھے ہم گمان کرتے تم کو کہ حکم فرماؤ گے اس چور کیلیے ہاتھ کاٹنے کا یعنی بلکہ گمان کرتے تھے ہم کہ رحم کروگے اُسپر ظاہر اوہ جو محل شفقت تھا مثل قرابتی اور مانند اُسکے کے اسلیے حضرت نے فرمایا اگر ہوتی فاطمہؓ البتہ کاٹتا میں ہاتھ اُسکا نقل کی یہ نسائی نے ف حاصل حضرت کے جواب کا یہ کہ یہ حق اللہ تعالیٰ کا ہے اجسے مجھ کو جاری کرنا اُسکا اسمیں چشم پوشی نہیں کر سکتا اگر یا اقرض پر فعل میرے پارہ جگر سے صادر ہوتا تو اسکا بھی ہاتھ کاٹتا و

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى عُمَرَ بِغُلَامٍ لَهٗ فَقَالَ قَطَعَ يَدَهٗ فَاِنَّهٗ سَرَقَ مِرْاٰةً لِامْرَاَتِيْ فَقَالَ عُمَرُ لَاَقْطَعَنَّ يَدَهٗ وَهُوَ خَادِمُكُمْ اَخَذَ مَتَاعَكُمْ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا لایا ایک شخص پاس حضرت عمرؓ کے غلام اپنا اور کہا کہ کاٹو تم ہاتھ اُسکا اسلیے کہ اُسنے چرایا ہے آئینہ میری عورت کا پس کہا حضرت عمرؓ نے نہیں ہاتھ کاٹنا اسپر یہ ہے خدمتگار تمھارا لی چیز تمھاری نقل کی یہ مالکؒ نے ف گو یا کہ حضرت عمرؓ نے اشارہ کیا ساتھ اسکے طرف علت نہ کاٹنے کے اور وہ وجود ان کا ہے ساتھ آئینے کے تھالے پاس پس احراز نہ رہا اور یہی مذہب ہے ہمارا اور امام احمد کا بخلاف اور اہل علم کے ش و

عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ كَيْفَ اَنْتَ اِذَا اَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ يَكُوْنُ الْبَيْتُ فِيْهِ الْوَصِيْفُ يَعْنِي الْقَبْرَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّبْرِ قَالَ حَمَّادُ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ تُقْطَعُ يَدُ النَّبَّاشِ لِاَنَّهٗ دَخَلَ عَلَى الْمَيِّتِ بَيْتَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ابوذر کہا میں نے حاضر ہوں یا رسول اللہ اور فرمانبردار ہوں فرمایئے کیا فرماتے ہیں آپ

فرمایا کہ کریگا تو جسوقت کہ پوہنچے گی لوگون کو موت یعنی وبا یعنی بھاگے گا تو موت سے یا صبر کریگا ہوگا گھر یعنی قبر اُسوقت مین ملے خادم کے یعنی اتنی کثرت سے موت ہوگی اسوقت کہ جگہ قبر کی خریدی جاویگی ساتھ قیمت غلام کے کہا مین نے اللہ اور رسول اُسکا زیادہ جانتے ہین یعنی مین نہین جانتا کہ حال پھر کیا ہوگا اُسوقت مین صبر کرونگا یا بھاگ جاونگا فرمایا لازم ہے تجھپر صبر کرنا کہا حماد بن ابی سلیمان نے کہ کاٹا جاوے ہاتھ کفن چور کا اسواسطے کہ داخل ہوا ہے بیت اُسکے گھر مین نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنی آنحضرتؐ نے قبر کو بیت کہا پس قبر جرز ہوئی جب کہ گھر موتا ہے اگر کچھ گھر سے چراوے تو ہاتھ کاٹا آتا ہے پس اسیطرح بیچ چرانے کفن کے قبر سے ہاتھ کاٹا جاوے پس یہ جو دلیل پکڑی حماد نے اسکا جواب یہ ہے کہ یہ ضرور نہین کہ جس جگہ پر اطلاق بیت کا ہو وہان جرز بھی ہو کیا نہین دیکھتا ہے تو اگر کوئی چرادے کچھ ایسے بیت سے کہ نہو اُسکے لیے دروازہ بند یا نگہبان تو نہین کاٹا جاتا ہاتھ بلا خلاف کہا ابن ہمام نے کہ نہین ہاتھ کاٹا آتا کفن چور کا نزدیک ابی حنیفہؒ اور محمدؒ کے اور کہا ابو یوسفؒ اور تینون مامون نے کہ اُسکا ہاتھ کاٹا آتا ہے اور باقی تحقیق اس مقام کی مرقاتین دیکھنی چاہیے ۔

ع باب الشفاعۃ فی الحدود

باب بیچ بیان سفارش کرنے کے بیچ مقدمہ حدون کے ف یعنی امام سے درخواست کرے کہ درگذر کرے قائم کرنے حد کے سے ۔

ف الفصل الاول

فصل پہلی

عن عائشۃ ان قریشا اھمھم شان المراۃ المخزومیۃ التی سرقت فقالوا من یکلم فیھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا ومن یجترئ علیہ الا اسامۃ بن زید حب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکلمہ اسامۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتشفع فی حد من حدود اللہ ثم قام فاختطب ثم قال انما اھلک الذین قبلکم انھم کانوا اذا سرق فیھم الشریف ترکوہ واذا سرق فیھم الضعیف اقاموا علیہ الحد وایم اللہ لو ان فاطمۃ بنت محمد سرقت لقطعت یدھا متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم قالت کانت امراۃ تستعیر المتاع وتجحدہ فامر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقطع یدھا فاتی اھلھا اسامۃ فکلموہ فکلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیھا ثم ذکر الحدیث بنحو ما تقدم

روایت ہے عائشہؓ سے یہ کہ قریش کو یعنی صحابہ کو کہ قریش سے تھے فکر مین ڈالا حال عورت مخزومیہ کے نے چوری کی تھی یعنی اور وہ اسباب عاریۃ لیکر منکر بھی ہو جاتی تھی اور حضرتؐ نے اُسکے ہاتھ کاٹنے کا حکم کیا تھا پس کہا آپس مین کہ کون کلام یعنی سفارش کرے اُسکے مقدمہ مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا کہ نہین جرات کرتا کہنے کی حضرتؐ سے مگر اسامہؓ بن زید کہ پیارے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی پس کلام کیا اُنھون نے اسامہؓ سے پھر کلام کیا آنحضرتؐ سے اسامہؓ نے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سفارش کرتا ہے تو بیچ حد کے اللہ کی حدون سے پھر کھڑے ہوے حضرتؐ اور خطبہ فرمایا پھر فرمایا یعنی اثنائے خطبہ مین یا بعد حمد وثنا کے کہ نہین ہلاک کیا اُن لوگون کو کہ تھے پہلے تمسے مگر اسنے کہ وہ تھے جسوقت کہ چرا تا رہے درمیان اُنکے کوئی شریف یعنی قوی چھوڑتے اُسکو یعنی بغیر قائم کرنے حد کے اُپر اور جسوقت کہ چراتا اُنمین کوئی غریب جاری کرتے اُسپر حد اور قسم ہے اللہ کی اگر تحقیق فاطمہ بیٹی محمدؐ کی چرادے تو البتہ کاٹوں مین ہاتھ اُسکا نقل کی بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین یون آیا ہے کہ کہا حضرت عائشہؓ نے کہ تھی ایک عورت مخزومیہ بعاریت لیتی اسباب لوگون سے اور منکر ہو جاتی تھی پس حکم فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ کاٹنے ہاتھ اُسکے کے پس آئے لوگ اُس عورت کے اسامہؓ کے پاس اور کلام کیا اسامہؓ نے سو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ مقدمہ اُس عورت کے پھر ذکر کی مسلم نے یا روایت کرنیوالے نے عائشہؓ سے حدیث مانند اُس چیز کے کہ گذری ف مخزومیہ منسوب ہے طرف بنی مخزوم کے کہ وہ بڑا قبیلہ ہے قریش مین سے اور منکر ہو جاتی اگر کہا جاوے کہ بسبب انکار کے ہاتھ کاٹنا نہین آیا ہے جواب اسکا یہ ہے کہ ذکر انکار کا واسطے معلوم کروانے حال اُس عورت کے ہے کہ یہ حال اُسکا تھا بسبب جبلت کے اور کاٹنا ہاتھ کا بسبب چوری اُسکی کے تھا جیسے کہ حدیث متفق علیہ مین اُپر گذرا پس تقدیر یہ ہے فرقت لہ کہا جمہور نے کہ نہین ہاتھ کاٹنا آتا اُسکا کہ کر جاوے عاریت کی چیز لیکر اور کہا امام احمدؒ اور اسحٰقؒ نے کہ واجب ہے ہاتھ کاٹنا اُسمین بھی اور اجماع ہے علما کا اسپر کہ حرام ہے سفارش کرنی حدین بعد پوہنچنے قضیہ اُسکے پاس امام کے بسبب اس حدیث کے اور اجماع ہے اسپر کہ حرام ہے سفارش کروانی اُسمین اور پہلے پوہنچنے قضیہ کے

لہ یعنی بعد ثبوت کے فرقت ہے

پاس امام کے اجازت دی ہے سفارش کی اکثر علما نے جبکہ نہو وہ شخص کہ سفارش کیجاوے اُسکی صاحب شر اور ایذا دینے والا لوگون کو اور وہ گناہ کہ واجب ہے اُسمین تعزیر جائز ہے سفارش کرنی اور سفارش کروانی اُسمین برابر ہے کہ پونہچا قضیہ امام پاس یا نہ پونہچا اسلیے کہ یہ سفارش آسان ہے بلکہ مستحب ہے اگر نہو وہ جسکی سفارش کیجاوے ایذا دینے والا بدع **اَلْفَصْلُ الثَّانِي** فصل دوسری **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ حَالَتْ شَفَاعَتُهٗ دُوْنَ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ فَقَدْ ضَادَّ اللّٰهَ وَمَنْ خَاصَمَ فِيْ بَاطِلٍ وَّهُوَ يَعْلَمُهٗ لَمْ يَزَلْ فِيْ سَخَطِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْزِعَ وَمَنْ قَالَ فِيْ مُؤْمِنٍ مَا لَيْسَ فِيْهِ اَسْكَنَهُ اللّٰهُ رَدْغَةَ الْخَبَالِ حَتّٰى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةِ الْبَيْهَقِيِّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مَنْ اَعَانَ عَلٰى خُصُوْمَةٍ بِغَيْرِ يَدْرِيْ اَحَقٌّ اَمْ بَاطِلٌ فَهُوَ فِيْ سَخَطِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْزِعَ روایت ہے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ کہا سُنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جو شخص کہ حائل ہو سفارش اُسکی نزدیک حد کے حدون اللہ کی سے یعنی منع کرے بسبب سفارش اپنی کے حد کو پس تحقیق ضد کی اُسنے اللہ یعنی مخالفت کی امر اُسکے کی اسلیے کہ امر اُسکا قائم کرنا ہے حدود کا اور جو شخص کہ جھگڑا کسی سے بیچ باطل کے یعنی ناحق حال آنکہ جانتا ہے اُسکو کہ باطل ہے ہمیشہ رہتا ہے بیچ غضب اللہ کے یہانتک کہ باز آوے اُس سے اور جس شخص نے کہا بیچ حق مومن کے وہ کہ نہین اُسمین یعنی عیب و نقصان رکھے گا اُسکو اللہ تعالیٰ بیچ کیچڑ یب لہو دوزخیون کے یہانتک کہ نکلے بیچ نے کہ کہا ہے یعنی اُس گناہ سے ساتھ توبہ کے پاک ہووے اور برآوے اُس سے ساتھ پورا ہو چکنے عذاب کے کہ مستحق اُسکا ہوا ہے نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد نے اور بیچ روایت بیہقی کے شعب الایمان مین یہ بھی ہے کہ جو کوئی مدد کرے ایک جھگڑے پر کہ نہین جانتا کہ حق ہے یا باطل پس وہ بیچ غضب الٰہی کے ہے یہانتک کہ باز آوے **وَعَنْ** اَبِيْ اُمَيَّةَ الْمَخْزُوْمِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِلِصٍّ قَدِ اعْتَرَفَ اعْتِرَافًا وَلَمْ يُوْجَدْ مَعَهٗ مَتَاعٌ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اِخَالُكَ سَرَقْتَ قَالَ بَلٰى فَاَعَادَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَعْتَرِفُ فَاَمَرَ بِهٖ فَقُطِعَ وَجِيْءَ بِهٖ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَغْفِرِ اللّٰهَ وَتُبْ اِلَيْهِ فَقَالَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ ثَلَاثًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ هٰكَذَا وَجَدْتُّ فِيْ اُصُوْلِ الْاَرْبَعَةِ وَجَامِعِ الْاُصُوْلِ وَشُعَبِ الْاِيْمَانِ وَمَعَالِمِ السُّنَنِ عَنْ اَبِيْ اُمَيَّةَ وَفِيْ شَرْحِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ اَبِيْ رَضَنَةَ بِالرَّاءِ وَالنُّوْنِ الْمُتَلَفِّظَةِ بِالْهَمْزَةِ وَالْيَاءِ اور روایت ابی امیہ مخزومی سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا ایک چور تحقیق اقرار کیا چوری کا اقرار صریح اور نہ پائی گئی ساتھ اُسکے کوئی چیز یعنی چوری کے مال مین سے پس فرمایا اُسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین گمان کرتا مین تجکو کہ چرایا ہوگا مال اُسنے کہ ہان چرایا ہے پس پھر کہا آنحضرتؐ نے یہ لفظ دو بار یا تین بار کہ گمان نہین کرتا مین تجکو کہ چرایا ہو ہر بار اقرار کرتا تھا وہ کہ مین نے چرایا ہے پس حکم کیا آنحضرتؐ نے واسطے اُسکے ساتھ کاٹنے ہاتھ کے پس کاٹا گیا ہاتھ اور لایا گیا وہ چور یعنی بعد ہاتھ کاٹنے کے حضرتؐ کے پاس پس فرمایا اُسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بخشش طلب کر اللہ سے یعنی ساتھ زبان کے اور رجوع کر طرف اُسکے یعنی ساتھ دل کے پس کہا چور نے کہ بخشش مانگتا ہون اللہ سے اور رجوع کرتا ہون طرف اُسکے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار الٰہی قبول کر توبہ اُسکی نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اسیطرح سے پایا مین نے بیچ اصول چاروں سنن مذکورہ سے ہے اور بیچ جامع الاصول مین اور بیچ شعب الایمان مین کہ بیہقی کی ہے اور بیچ معالم السنن مین کہ خطابی کی ہے ابی امیہ سے یعنی یہ بیان ہے ہکذا کا یعنی صاحب مشکوٰۃ کہتا ہے کہ اُن سب کتابون مذکورہ مین ابی امیہ ہے اور بیچ شرح السنہ مصابیح کے عن ابی رضنۃ ساتھ راے مکسورہ کے اور ثا مین نقطہ الی کے بدلے ہمزہ کے اور یے کے ف کہا شیخ ابن حجر عسقلانی نے کہ یہ غلط ہے اگرچہ ابو رشدہ بھی صحابی ہے لیکن یہ حدیث اُس سے نہین ہے اور یہ جو فرمایا حضرتؐ نے کہ نہین گمان کرتا مین کہ آپ نے قصد حضرتؐ کا اس سے یہ تھا کہ وہ رجوع کرے اپنے اقرار سے اور ساقط ہو جاوے حد اُس سے جیسے کہ حد زنا مین کرتے تھے اور یہ ایک قول شافعی کا ہے تو قولون سے اور ہمارے نزدیک اور امامون کے نزدیک یہ مخصوص ساتھ حد زنا کے ہے اور حضرتؐ نے جو چور کو استغفار کا حکم کیا یہ دلالت کرتا ہے اسپر کہ حد نہین ہے پاک کرنیوالی بالکل بلکہ وہ پاک کرنے والی ہے اصل گناہ کو پس نہین ہے

سلہ دلیل اُن کی جو قائل ہون کہ حد نہین ہے

عذاب سپرد دوبارہ پروردگار کی جانب ہے ۔ ش ح **بَابُ حَدِّ الْخَمْرِ** باب ہے بیچ بیان حد شراب کے ف پینا شراب کا حرام ہے ساتھ کتاب و سنت کے اور اجماع کے اور حد شراب پینے کی اسّی کوڑے ہیں نزدیک جمہور ائمہ کے اور یہی مذہب ہے ہمارا اور مذہب شافعی کا اور ایک قوم کا مذہب یہ ہے کہ چالیس کوڑے ہیں ۔ ش ح ف جو کوئی پیوے شراب اگرچہ ایک قطرہ ہو پھر پکڑا جاوے اور بو اُسکی موجود ہو یا لاویں لوگ اُسکو اس حال میں کہ وہ نشے میں ہو اگرچہ نشا بسبب پینے غیر کے ہوا اور گواہی دیں اُس پینے کی دو شخص یا وہ اقرار کرے اُسکا ایکبار اور نزدیک ابی یوسف کے دوبار اور معلوم ہو پینا اُسکا بخوشی تو حد مارا جاوے جبکہ ہو ہشیار اسّی کوڑے آزاد کیلیے اور چالیس غلام کیلیے متفرق اُسکے بدن پر جیسے کہ نامیں مارتے ہیں اور اقرار کیا اُسنے یا گواہی دی دو شخصوں نے اُسپر بعد جاتے رہنے بو اُسکی کے تو حد مارا جاوے گا اور نہ حد مارا جاوے وہ شخص کہ پائی جاوے اُس سے بو شراب کی یا اُسنے کرے شراب یا اقرار کرے پھر پھر جاوے اقرار سے یا اقرار کرے حالت نشے میں اور نشا غیب حد کا وہ ہے کہ نہ امتیاز کرے مرد و عورت میں اور زمین اور آسمان میں اور صاحبینؒ کے نزدیک یہ ہے کہ زبان اور راہی تباہی باتیں بکنے لگے اور فتویٰ اسی پر ہے ملتقی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ بِالْجَرِیْدِ وَالنِّعَالِ وَجَلَدَ اَبُوْبَکْرٍ اَرْبَعِیْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَضْرِبُ فِی الْخَمْرِ بِالنِّعَالِ وَالْجَرِیْدِ اَرْبَعِیْنَ روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مارا یعنی حکم کیا مارنیکا بیچ حد شراب پینے کے ساتھ سنٹیوں کھجور کے اور پاپوشوں کے اور مارے ابوبکر نے چالیس کوڑے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت میں انس سے یوں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مارتے تھے حد شراب میں ساتھ جوتیوں اور سنٹی کھجور کے چالیس ف پہلی روایت میں حد غیر تعیین عدد کے آئی پس وہ مجمل ہے میں اُسکی روایت دوسری کہ عدد اُسکے چالیس تھے اس حدیث پر عمل کیا ہے امام شافعیؒ نے اور امام ابوحنیفہؒ کی دلیل اور حدیثیں ہیں کہ ان اسّی کوڑے کیے ہیں چنانچہ وہ آتی ہیں مفصلہ میں مگر کہ ہیں ۔ ش ح **وَعَنِ** السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ کَانَ یُؤْتٰی بِالشَّارِبِ عَلٰی عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَقُوْمُ عَلَیْہِ بِاَیْدِیْنَا وَنِعَالِنَا وَاَرْدِیَتِنَا ثُمَّ کَانَ اٰخِرُ اِمْرَۃِ عُمَرَ نَجْلِدُ اَرْبَعِیْنَ حَتّٰی اِذَا عَتَوْا وَفَسَقُوْا جَلَدَ ثَمَانِیْنَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَرِوَایَۃُ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ کَمَا لَنَا وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے سائب بن یزید سے کہ کہا تھا ہمنے پیتے تھے شراب کو پس مارتے تھے اُسکو ہم بعہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بعد ابتدا خلافت ابی بکرؓ اور ابتدا خلافت عمرؓ کے پس کھڑے ہوتے ہم اُسپر اور مارتے اُسکو ہاتھوں اپنے کے اور جوتیوں اپنی کے اور چادروں اپنی کے یہانتک کہ ہوئی آخر خلافت حضرت عمرؓ کی پس مارتے تھے چالیس کوڑے یہانتک کہ جب حد سے گذرے شراب پینے والے اور نکل گئے حد اعتدال سے مارے حضرت عمرؓ نے اسّی کوڑے نقل کی یہ بخاری نے ف اور چادروں اپنی کے شاید کہ وہ لپیٹتے ہوں گے چادروں کو بطور کوڑے کے اور اُسنے مارتے ہونگے اور مراد راوی کی یہ ہے کہ اُسوقت میں حد غیر تعیین عدد کے تھی اور ظاہر یہ ہے کہ مراد یہ تھی کہ حد کم کی تھی چالیس کوڑوں سے بسبب قول اُسکے کہ یہانتک کہ ہوئی آخر خلافت امیر اور اسّی کوڑے حضرت عمرؓ نے واسطے سیاست کے مارے اور اجماع ہوا صحابہ کا اسپر پس نہیں جائز کسی کو مخالفت معتدبہا زیادہ سے ان پر زیادہ ہے اور منقول ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا مارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ابوبکرؓ نے چالیس کوڑے اور کامل کیا اُسکو عمرؓ نے کہ مارے اسّی کوڑے اور سب سنت ہے اور اجماع ہے اسّی پر ۔ ش ح **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا شَرِبُوا الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْہُ ثُمَّ اِنْ شَرِبُوْا فَاجْلِدُوْہُ ثُمَّ اِنْ شَرِبُوْا فَاجْلِدُوْہُ ثُمَّ قَالَ فِی الرَّابِعَۃِ فَاقْتُلُوْہُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَعَنْ قَبِیْصَۃَ بْنِ ذُؤَیْبٍ فِیْ اٰخَرِیْنَ مِثْلَہٗ وَلِلنَّسَائِیِّ وَابْنِ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیِّ عَنْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْہُمْ مُعَاوِیَۃُ وَاَبُوْ ہُرَیْرَۃَ وَالتِّرْمِذِیُّ اِلٰی قَوْلِہٖ فَاقْتُلُوْہُ روایت ہے جابرؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ پیوے شراب پس مارو اُسکو دُرے پس اگر عود کرے اور پیوے چوتھی بار پس قتل کرو اُسکو کما جابرؓ نے پھر لایا گیا پاس حضرتؐ کے بعد اس حدیث کے ایک شخص کہ تحقیق پی تھی شراب بیچ چوتھی بار کے پس مارا اُسکو اور نہ قتل کیا اُسکو نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی یہ ابوداؤد نے قبیصہ بن ذویب اور بیچ اور روایت ترمذی اور ابوداؤد کے اور بیچ اور روایت نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی کے ایک جماعت صحابہ غیر خد صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ابن عمرو معاویہ و ابوہریرہ اور ترمذی میں قول اُنکے فَاقْتُلُوْہُ تک ہیں یعنی اُنکی روایت میں ثُمَّ اَتٰی آخر نہیں ہے ف پس قتل کرو مراد یہ ہے کہ بہت مارو امر بسہل ہے اور تہدید اور سیاست کے لیا

اور بعضوں نے کہا یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا پھر منسوخ ہوا اور پس قتل کیا اُسکو اس سے معلوم ہوا کہ حکم قتل کرنیکا بسبیل زجر اور تہدید اور سیاست کے تھا یا منسوخ ہوا ساتھ اس حدیث کے اور نقل کیا نووی نے ترمذی سے کہ کہا نہیں ہے میری کتاب میں کوئی حدیث کہ اجماع کیا ہوا اُمت نے اوپر ترک کرنے عمل کے سوا سوا مگر حدیث جمع صلاتین کی بغیر خوف و مینھ کے اور حدیث قتل کرنے شراب پینے والیکی چوتھی بار میں وح **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَزْهَرِ قَالَ كَانَ فِيْنَا اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَقَالَ لِلنَّاسِ اضْرِبُوْهُ فَمِنَّا مَنْ ضَرَبَهُ بِالنَّعَالِ وَمِنَّا مَنْ ضَرَبَهُ بِالْعَصَا وَمِنَّا مَنْ ضَرَبَهُ بِالْمِيْتَخَةِ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ يَعْنِي الْجَرِيْدَةَ الرَّطْبَةَ ثُمَّ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُرَابًا مِنَ الْاَرْضِ فَحَثٰى بِهِ فِيْ وَجْهِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عبد الرحمن بن ازہر سے کہ کہا گویا کہ میں دیکھتا ہوں طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوقت کہ لایا گیا ایک شخص وہ کہ حضرت نے پی تھی شراب پس فرمایا آدمیوں کو کہ مارو اُسکو پس میں سے بعضوں نے مارا اُسکو ساتھ جوتیوں کے اور بعضوں نے مارا اُسکو ساتھ لکڑی کے اور بعضوں نے مارا اُسکو ساتھ مینڈھوں کھجور کے کہا ابن وہب نے کہا راوی حدیث کا ہے مراد رکھتے تھے عبد الرحمن ساتھ مینڈھے کے منٹھی ہری کھجور کی پھلی حضرت نے مٹی زمین سے پس پھینکا اُسکو اُسکے منہ پر نقل کی یہ ابو داؤد نے وفی مٹی پھینکی اُسکی حقارت کیلیے کہ مرتکب ایسے فعل شنیع کا ہوا ع **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فَقَالَ اضْرِبُوْهُ فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهٖ وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهٖ وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهٖ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ بَكِّتُوْهُ فَاَقْبَلُوْا عَلَيْهِ يَقُوْلُوْنَ مَا اتَّقَيْتَ اللّٰهَ وَمَا خَشِيْتَ اللّٰهَ وَمَا اسْتَحْيَيْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ اَخْزَاكَ اللّٰهُ فَقَالَ لَا تَقُوْلُوْا هٰذَا لَا تُعِيْنُوْا عَلَيْهِ الشَّيْطٰنَ وَلٰكِنْ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تحقیق لایا گیا نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک شخص کہ پی تھی شراب پس فرمایا حضرت نے کہ مارو اسکو پس بعضے ہم میں سے مارتے تھے اُسکو اپنے ہاتھ سے اور بعضے ساتھ کپڑے اپنے کے یعنی بُل دیکر اور بعضے ساتھ جوتوں اپنی کے پھر فرمایا متنبہ کرو اور عار دلاؤ اسکو زبان سے پس متوجہ ہوئے لوگ اُسپر کہنے لگے نہ پرہیز کیا تو نے اللہ کی مخالفت سے نہ ڈرا تو خدا کے عذاب سے اور نہ حیا کی تو نے رسول اللہ یعنی ترک متابعت انکی سے یا سامنے آنے انکے سے پھر کہا بعضے لوگوں نے کہ رسوا کرے تجھ کو اللہ یعنی آخرت میں یا دنیا اور آخرت میں فرمایا مت کہو تم ایسا سطرح سے نہ مدد دو اسپر شیطان کو ولیکن کہو یا الٰہی بخش تو اسکو یعنی مٹا دے گناہ اسکے اور رحم کر اسپر یعنی ساتھ توفیق طاعت کے یا بخش اسکو دنیا میں اور رحم کر اسپر عقبیٰ میں نقل کی یہ ابو داؤد نے وفی زبان سے جو تنبیہ کرنے کو حضرت نے فرمایا تو ظاہر یہ امر استحباب کے لیے ہے بخلاف اول کے کہ وہ ایجاب کے لیے ہے اور نہ مدد دو اسپر الخ یعنی اسطرح کی دعا کر اُس لیے کہ جب سوا کریگا اسکو رحمٰن تو غالب دیگا اُسپر شیطان یا اسلیے کہ جب نیگا وہ یہ تو امید ہوگا اللہ کی رحمت سے اور نہ متمسک ہیگا گناہ میں اور باعث ہوگا اسکو غضب اصرار پر پس ہوگی دعا سبب اور مدد اُسکے ہٹکانے میں ولیکن کہو یعنی اول یا آخر اور یہ ظاہر ہے اس لیے کہ مطلوب اول میں حاصل ہے اور وہ غیر مناسب ہے ساتھ قول اُنکے کے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ ع **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَرَبَ رَجُلٌ فَسَكِرَ فَلَقِيَ يُسْحَبُ فِي النَّهْرِ فَانْطُلِقَ بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا حَاذٰى دَارَ الْعَبَّاسِ انْفَلَتَ فَدَخَلَ عَلَى الْعَبَّاسِ فَالْتَزَمَهٗ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ وَقَالَ اَفَعَلَهَا وَلَمْ يَأْمُرْ فِيْهِ بِشَيْءٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا پی شراب ایک شخص نے پس مست ہوا پھر ملاقات کیا گیا اس حال میں کہ بھوتا چلتا تھا راہ میں یعنی جیسے کہ عادت شراب خوار کی ہوتی ہے پس پکڑا گیا وہ اُسکو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جب لا برابر پہنچا عباسؓ کے گھر کے چھوٹ گیا اور گیا حضرت عباسؓ کے پاس اور چمٹ گیا اُسے یعنی واسطے سفارش اور پناہ چاہنے کے پس ذکر کی گئی یہ بات حضرت کے پس ہنسے اور فرمایا آیا کیا اُس شخص نے یہ اور نہ حکم فرمایا حضرت نے اُسکے حق میں کچھ نقل کی یہ ابو داؤد نے وفی یعنی نہ حد مارنیکا حکم فرمایا اور نہ تعزیر دینے کا اسلیے کہ پینا شراب کا اُسکے اقرار سے اور گواہی عادلوں کی سے ثابت نہوا اور راہ میں جھومتے چلنے سے ثابت ہونا سکر کا کہ باعث حد ہو لازم نہیں آتا ع

الْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری **عَنْ** عُمَيْرِ بْنِ سَعِيْدٍ النَّخَعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ مَا كُنْتُ لِاُقِيْمَ عَلٰى اَحَدٍ حَدًّا فَيَمُوْتُ فَاَجِدُ فِيْ نَفْسِيْ مِنْهُ شَيْئًا اِلَّا صَاحِبَ الْخَمْرِ فَاِنَّهٗ لَوْ مَاتَ وَدَيْتُهٗ وَذٰلِكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسُنَّهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے عمیر بن سعید نخعی سے کہ کہا سنا میں نے علی بن ابی طالب سے کہتے تھے کہ نہیں میں کہ جاری کروں کسی پر حد پھر جاوے وہ یعنی بسبب مارنے کے پس پاؤں نہیں

اپنے دل مین اُسکے مرنیسے کچھ بعنی غم اسلیے کہ بحکم شرع ہے اور وہ جگہ رحم و شفقت کی ہے نہین مگر پینے والا شراب کا پس تحقیق وہ اگر مرجاوے بعنی بسبب مارنے کوڑون کے زیادہ چالیس سے تو دیت اُسکی بھر قبیلہ مین در پیس سبب ہے کہ بغیر خدا نے نہین مقرر کی ہے حد اُسکی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی معین نہین کرمی ہے حد شراب کی کہ اسّے ہین کوڑے مارنے چاہئین اگرچہ بعضی حدیثون مین چالیس یا ماتہ چالیس کے واقع ہوے ہین پس چونکہ ہین اسّی مارون اور وہ مرجاوے تو ڈرتا ہون کہ شاید زیادتی بالنسبت میرے ثابت ہو پس اس جہت سے دیت دونگا اور اجماع ہے عملا کا اوپر اسکے کہ جسپر حد واجب ہوا اور حد لگاوے اور وہ مرجاوے تو دیت اُسکی دینی نہین آتی اور حضرت علیؓ سے یہ بات بنابر احتیاط کے تھی اگرچہ فرمایا وقت مشورہ کے حضرت عمرؓ سے کہ اسّی دُرّے محبوب ترین نزدیک میرے ہ **وعن** ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيلِيِّ قَالَ إِنَّ عُمَرَ اسْتَشَارَ فِي حَدِّ الْخَمْرِ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ أُرَى أَنْ تَجْلِدَهُ ثَمَانِينَ جَلْدَةً فَإِنَّهُ إِذَا شَرِبَ سَكِرَ وَإِذَا سَكِرَ هَذَى وَإِذَا هَذَى افْتَرَى فَجَلَدَ عُمَرُ فِي حَدِّ الْخَمْرِ ثَمَانِينَ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہے ثور بن زید دیلی سے کہ کہا تحقیق حضرت عمرؓ نے مشورہ کیا یعنی صحابہ سے بیچ تعین حد شراب کے پس کہا واسطے اُسکے حضرت علیؓ نے کہ رائے میری یہ ہے کہ مارو اُسکو اسّی دُرّے اسلیے کہ تحقیق جسوقت پیتا ہے شراب مست ہو جاتا ہے اور جسوقت مست ہوتا ہے ہذیان بکتا ہے اور جسوقت بکے ہذیان بکتا ہے بہتان لیتا ہے پس حکم کیا حضرت عمرؓ نے بیچ مارنے حد شراب کے اسّی دُرّے نقل کی یہ مالکؒ ف بہتان لیتا ہے یعنی افترا کرتا ہے محصنات پر ساتھ زنا کے پس نشہ باعث قذف کا ہوتا ہے اور حد قذف کے اسّی دُرّے ہین اور حکم باعتبار اغلب کے ہے پس حضرت عمرؓ نے اسّی دُرّے مارے حد شراب مین حضرت علیؓ کے کہنے سے اور اجماع کیا صحابہؓ نے اسپر ہ **بَابُ مَا يُدْرَأُ عَلَى الْمَحْدُودِ** باب ہے اُس چیز کا کہ دعا جاتا ہے بہ کسیکو اُسپر کہ حد مارا جاوے ف جیسے کہ ایک شخص نے حضرت کے سامنے شراب پینے والے کو کہا اَخْزَاكَ اللّٰهُ و حضرتؐ نے منع فرمایا کہو نہ کہو اور مغفرت اور رحمت چاہو ہ **الْفَصْلُ الْأَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَجُلًا اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ يُلَقَّبُ حِمَارًا كَانَ يُضْحِكُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَلَدَهُ فِي الشَّرَابِ فَأُتِيَ بِهِ يَوْمًا فَأَمَرَ بِهِ فَجُلِدَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ اللّٰهُمَّ الْعَنْهُ مَا أَكْثَرَ مَا يُؤْتَى بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْعَنُوهُ فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ أَنَّهُ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے حضرت عمرؓ سے کہ ایک شخص نام اُسکا تھا عبد اللہ لقب کیا جاتا تھا حمار یعنی گدھا بسبب قوتی کے ہنساتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ حد ماری تھی اسکو یعنی ایکبار بسبب پینے شراب کے پس لایا گیا وہ ایکبار وردن پس حکم کیا واسطے اُسکے درّے مارنیکا پس دُرّے مارا گیا پس کہا ایک شخص نے قوم مین سے یا الٰہی لعنت کر اسکو کیا بہت لایا جاتا ہے اسکو یعنی بسبب پینے شراب کے پس فرمایا حضرتؐ نے لعنت کرو اسکو قسم ہے اللہ کی وہ چیز کہ جانتا ہون مین یہ ہے کہ وہ دوست رکھتا ہے اللہ اور رسول اُسکے کو نقل کی یہ بخاری نے ف اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ نہین جائز لعنت کرنی کسی گنہگار کو بالخصوص اور یہ بھی معلوم ہوا کہ محبت اللہ اور رسول کی سبب ہے قرب آلہی کی پس نہین جائز یہ لعنت کرنی محب خدا اور رسول کو اس لیے کہ لعنت کے معنی ہین دور کرنا رحمت آلہی سے ہ **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ فَقَدْ شَرِبَ فَقَالَ اضْرِبُوهُ فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهِ وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهِ وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ أَخْزَاكَ اللّٰهُ قَالَ لَا تَقُولُوا هٰكَذَا لَا تُعِينُوا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا لایا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کہ پی تھی شراب پس فرمایا مارو اسکو پس بعضے ہم مین سے مارنیوالے تھے ساتھ ہاتھ اپنے کے اور بعضے ہم مین سے مارنیوالے تھے ساتھ پاپوشون اپنی کے اور بعضے مارنیوالے تھے ساتھ کپڑے اپنے کے پس جب پھرا وہ شخص کہا بعضون نے کہ رسوا کرے تجکو اللہ فرمایا کہو اس طرح سے نہ مدد لاؤ اسپر شیطان کی نقل کی یہ بخاری نے **الْفَصْلُ الثَّانِي** فصل دوسری **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ الْأَسْلَمِيُّ إِلَى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَنَّهُ أَصَابَ امْرَأَةً حَرَامًا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذٰلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ فَأَقْبَلَ فِي الْخَامِسَةِ فَقَالَ أَنِكْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَجَامَعَ ذٰلِكَ مِنْهَا فِي ذٰلِكَ الْمَكَانِ قَالَ نَعَمْ قَالَ كَمَا يَغِيبُ الْمِرْوَدُ فِي الْمُكْحُلَةِ وَالرِّشَاءُ فِي الْبِئْرِ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا الزِّنَا قَالَ نَعَمْ أَتَيْتُ مِنْهَا حَرَامًا مَا يَأْتِي الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ حَلَالًا قَالَ فَمَا تُرِيدُ بِهٰذَا الْقَوْلِ قَالَ أُرِيدُ أَنْ تُطَهِّرَنِي فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ فَسَمِعَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِهِ يَقُولُ أَحَدُهُمَا

ع۱ حال ابن اطہام وھی سحلۃ الحمام او عزوۃ فضلت فلہ صہلۃ ع۲ قرنت بسنان کانکارنا محصنات کا بہ پاکدامن کرنا ع۳ صل پیراس کو لایم قیاس کیا ۱۲

لِصَاحِبِهٖ انْظُرْ اِلٰى هٰذَا الَّذِيْ سَتَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَلَمْ تَدَعْ نَفْسُهٗ حَتّٰى رَجَمَ رَجْمَ الْكَلْبِ فَسَكَتَ عَنْهُمَا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً حَتّٰى مَرَّ بِجِيْفَةِ حِمَارٍ شَائِلٍ بِرِجْلِهٖ فَقَالَ اَيْنَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَقَالَا نَحْنُ ذَا نَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ انْزِلَا فَكُلَا مِنْ جِيْفَةِ هٰذَا الْحِمَارِ فَقَالَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَنْ يَأْكُلُ مِنْ هٰذَا قَالَ فَمَا نِلْتُمَا مِنْ عِرْضِ اَخِيْكُمَا اٰنِفًا اَشَدُّ مِنْ اَكْلٍ مِّنْهُ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّهٗ الْاٰنَ لَفِيْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ يَنْغَمِسُ فِيْهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ

اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا آیا ماعزؓ اسلمی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور گواہی دی یعنی اقرار کیا نفس اپنے پر یہ کہ جماع کیا ایک عورت سے بطریق زنا کے چار بار یعنی اقرار کیا اسکا چار بار یعنی چار مجلسونمیں ہر بار منھ پھیرتے تھے حضرتؐ اُس سے یعنی واسطے ساقط ہونے حد کے پس متوجہ ہوے پانچوں بار میں فرمایا کیا صحبت کی تو نے اُس سے کہا کہ ہاں فرمایا صحبت کی تو نے یہانتک کہ غائب ہوا وہ یعنی عضو مخصوص تیرا بیچ اسکے یعنی بیچ عضو مخصوص عورت کے کہا اُسنے کہ ہاں فرمایا جیسے غائب ہو جاتی ہے سلائی سرمہ دانی میں اور رسی کوئیں میں کہا کہ ہاں فرمایا کیا جانتا ہے تو کہ کیا ہے زنا کہا کہ ہاں کیا میں نے اُس عورت سے بر طریق حرام وہ کہ کرتا ہے مرد اپنی بیوی سے حلال فرمایا کیا ارادہ رکھتا ہے تو ساتھ اس کہنے کے کہا کہ ارادہ رکھتا ہوں میں یہ کہ پاک کروں تو مجھکو گناہ مذکور سے بسبب قائم کرنے حد کے پس حکم فرمایا حضرتؐ نے پس سنگسار کیا گیا پھر سُنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شخصون کو اپنے یار دونمیں سے کہ کہتا ہے ایک اُنمیں سے واسطے یار اپنے کے کہ دیکھ طرف اس شخص کے کہ پردہ پوشی کی تھی اللہ نے اسپر پس نہ چھوڑا نفس اسکے نے یہانتک کہ سنگسار کیا گیا مانند سنگسار کرنے کُتے کے پس چُپ ہے حضرتؐ دونوں کیطرف سے اور کچھ نہ فرمایا پھر چلے ایک ساعت یہانتک کہ گذرے ایک مُردے گدھے پر کہ اُٹھائے ہوے تھا پانوں اپنا یعنی بسبب بہت پھول جانیکے پس فرمایا حضرتؐ نے کہاں ہے فلانا اور فلانا یعنی پوچھا اُن شخصون کو کہ حقارت ماعزؓ کی تھی بسبب سنگسار ہونیکے پس کہا دو شخصونے کہ ہم ہیں دونوں یا رسول اللہ پس فرمایا اُترو اور کھاؤ گوشت مردار اس گدھے سے پس عرض کیا اُن دونوں نے اے پیغمبر خدا کون کھاتا ہے اس سے یعنی یہ لائق کھانیکے نہیں ہمکو کیون فرماتے ہیں آپ اسکے کھانے کو فرمایا جو کچھ کہ بر و زپی کی تمنے بھائی اپنے کی ابھی سخت تر ہے کھانے اس گدھے کے سے قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ میں ہے تحقیق وہ البتہ بیچ نہرون بہشت کے ہے غوطے مارتا ہے انمیں نقل کی یہ ابوداؤد نے **وَعَنْ** خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصَابَ ذَنْبًا فَاَقَامَ عَلَيْهِ حَدَّ ذٰلِكَ الذَّنْبِ فَهُوَ كَفَّارَتُهٗ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے خزیمہؓ بن ثابت سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پہنچے کسی ایک گناہ کو کہ موجب موصد کا اور قائم کیا جاوے اُسپر حد اُس گناہ کی یعنی مثلاً زنا کیا اور دُرّے مارے گئے یا چوری کی اور ہاتھ کٹا پس وہ حد کفارہ اور مٹانیوالی اُس گناہ کی ہے نقل کی یہ شرح السنہ میں **وَعَنْ** عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَصَابَ حَدًّا فَعُجِّلَ عُقُوْبَتُهٗ فِي الدُّنْيَا فَاللّٰهُ اَعْدَلُ مِنْ اَنْ يُّثَنِّيَ عَلٰى عَبْدِهِ الْعُقُوْبَةَ فِي الْاٰخِرَةِ وَمَنْ اَصَابَ حَدًّا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَفٰى عَنْهُ فَاللّٰهُ اَكْرَمُ مِنْ اَنْ يَّعُوْدَ فِيْ شَيْءٍ قَدْ عَفَا عَنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا جو شخص کہ پہنچے حد کو یعنی گناہ کو کہ اُسپر حد معین ہے پس جلدی دی گئی سزا اُسکی دنیا میں یعنی حد یا تعزیر یا رگئی اُسپر سزا نہیں دیا جاویگا آخرت میں اسلیے کہ اللہ تعالیٰ عادل تر ہے اس سے کہ دوبارہ دے سزا اپنے بندے کو آخرت میں اور جو شخص کہ پوشیدہ کیا حد کو اور ڈھانکا اُسکو اللہ نے اُسپر اور معاف کیا اُس سے پس اللہ تعالیٰ کریم تر ہے اس سے کہ دوبارہ کرے مواخذہ بیچ ایک چیز کے کہ معاف کیا ہو اُس سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے ف ڈھانکا اُسکو اللہ نے اسپر سطرح کہ توبہ کی اُسنے گناہ سے اور حمور اسپر بن کہ پردہ پوشی کرتی بندے کی اپنے نفس پر اور توبہ کرنی اسکی اللہ سے اولیٰ ہے ظاہر کرنے اسکے سے ع

بَابُ التَّعْزِيْرِ

باب ہے بیچ بیان تعزیر کے ف تعزیر کہتے ہین ادب دینے کو کم حد سے اور اصل اسکی عزر سے بمعنی منع اور رد کے چونکہ تعزیر باز رکھتی ہے اس فعل کے پھر کرنے سے کہ جسپر تعزیر دیا گیا اسلیے یہ نام اسکا رکھا گیا ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنْ** اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ اِلَّا فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی بردہؓ بن نیار سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہ مارے جاویں کوڑے زیادہ دس

کوڑوں سے مگر بیچ حد کے حدوں اللہ کی سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تعزیر مین زیادہ دس کوڑون سے نہ مارے اور علما نے لکھا ہے کہ یہ حدیث منسوخ ہے جاننا چاہیے کہ علما نے اس باب مین اختلاف کیا ہے امام ابو حنیفہؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک اکثر تعزیر اسّی دُرّے ہین اور نزدیک ابو یوسفؒ کے پچھتر دُرّے اور اقل اسکے تین دُرّے ہین بالاتفاق اور اتفاق ہے اس پر کہ تعزیر عدد حد کو نہ پہونچے ولیکن سخت تر حد سے جو ہو **افضل**

الثانی فصل دوسری **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا ضرب احدکم فلیتق الوجہ رواہ ابو داؤد وجہ روایت ابی ہریرہؓ سے کہ نقل کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جبکہ وقت کہ مارے ایک تمھارا پس چاہیے کہ بچاوے مُنھ کو نقل کی یہ ابو داؤد نے ف خواہ حد مارے یا تعزیر یا تادیب کے لیے مارے مُنھ پر نہ مارے ح **وعن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قال الرجل لاخیہ یا یہودی فاضربوہ عشرین واذا قال یا مخنث فاضربوہ عشرین ومن وقع علی ذات محرم فاقتلوہ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب وجہ روایت ابن عباسؓ سے کہ نقل کی ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جبکہ وقت کہ ایک شخص دوسرے شخص کو یعنی مسلمان کو کہے اے یہودی پس مارو اسکو بیس کوڑے اور جبکہ وقت کہے ایک شخص دوسرے شخص کو اے مخنث پس مارو اسکو بیس کوڑے اور جو شخص زنا کرے محرم سے پس مار ڈالو اسکو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف مخنث اُسکو کہتے ہین کہ جسکے کلام و اعضا مین نرمی ہو اور مشابہ عورتون کی حرکات و سکنات مین ہو جسکو زنخا اور زنانا کہتے ہین اور تعزیر دیا جاوے وہ شخص کہ ہتان ناکا کرے ملوک کو یا کافر کو یا ہتان کرے مسلمان کو سوائے زنا کے یعنی الفاظ سے فاسق سے فاجر سے کافر سے خبیث سے لص سے منافق سے لوطی سے یہودی سے وہ شخص کہ کھیلتا ہے ساتھ لڑکون کے سو دخوار سے دیوث سے مخنث سے خائن سے قحبہ بچہ سے بیٹے عورت بدکار کے سے زندیق سے قرطبان سے بادی الزوانی والملصوص سے حرام زادے اور نہ تعزیر دیا جاوے ساتھ ان الفاظ کے سے گدھے سے کتے سے بندر سے بوک سے سور سے بیل سے سانپ سے بھیڑیے سے بجام اے بیٹے حجام کے اور باپ اسکا حجام ہو نہین اور سے ولد الحرام سے عیار سے ناکس سے منکوس سے مسخرہ سے ٹھٹھے باز سے ابلہ سے وسواسی اور اچھی جانی ہے علما نے تعزیر اسکی جبکہ ہو مخاطب اشراف اور نہ پہنچتا ہے خاوند کو یہ کہ تعزیر دے اپنی ہوی کو بسبب اسکے کہ کرنے زنیت کے اور بسبب نہ کہ ماننے کے جبکہ بلاوے وہ اسکو طرف بھچونے اپنے کے یعنی صحبت کے لیے اور بسبب ترک کرنے نماز کے اور ترک کرنے غسل جنابت کے اور بسبب نکل جانے کے اُسکے گھر سے اور جو شخص نہ کرے محرم سے الخ عمل کیا ہے ساتھ ظاہر اس حدیث کے امام احمدؒ نے اور جمہور کے نزدیک زجر و تشدید کے لیے ہے اور بعضون نے کہا کہ یہ محمول ہے اوپر حلال اور بسبک جاننے کے ورنہ اسکا حکم اسکا اور زنا و نکاسا ہے کہ سنگسار ہے اگر محصن ہو اور دُرّے ہین اگر غیر محصن ہو شرح ملتقی ۱۲ **وعن** عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا وجدتم الرجل قد غل فی سبیل اللہ فاحرقوا متاعہ واضربوہ رواہ ابو داؤد والترمذی وقال ہذا حدیث غریب وجہ روایت حضرت عمرؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ وقت کہ پاؤ تم ایک شخص کو کہ خیانت کی اُسنے بیچ راہ خدا کے یعنی غنیمت کے مال مین سے پہلے تقسیم ہونیکے پھر ایسا پس جلا دو اسباب اُسکا اور مارو اُسکو نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے ف جلا دو اسباب علما نے اختلاف کیا ہے اسمین بعضون نے منع کیا ہے جلانے اسباب کے سے اور کہتے ہین کہ حکم ابتدائے اسلام مین تھا پھر منسوخ ہوا یا محمول ہے تغلیظ و تشدید پر اور حمل کیا ہے امام احمدؒ نے اسکے ظاہر پر اور کہا کہ جلایا جاوے اسباب سوائے مصحف مجید اور ہتھیار اور حیوان کے اور مارا جاوے بطریق تعزیر کے اور پہلے معلوم ہی ہو چکا ہے کہ اس صورت مین ہاتھ کاٹنا نہین آتا ۱۲ ح **باب بیان الخمر وعید شارہا** باب ہے بیچ بیان خمر کے اور وعید پینے والے اُسکے کے ف یعنی اسباب بیان ہے حقیقت خمر کا کہ خمر کس چیز کا نام ہے اور بیان ہے اسمین وعید یعنی ڈرکی پینے والے اسکے کا قاموس مین لکھا ہے کہ خمر اُس چیز کو کہتے ہین کہ مستی لاوے اور ہو وہ شیرہ انگور کی یا عام ہے کہ شیرہ انگور کی ہو یا سوائے اسکے کی اور کہا کہ عموم صحیح تر ہے اس لیے کہ خمر مدینہ مین حرام ہوئی اور مدینہ مین خمر انگور کی تھی نہین بلکہ کھجورون کی تھی اور وجہ تسمیہ خمر کی یہ ہے کہ خمر لغت مین بمعنی ڈھانکنے اور خلط کے ہے اور خمر ڈھانپ دیتی ہے

ف یعنی جلا دینا اسکا جائز ہے اور ہمارے نزدیک منسوخ ہے اور ہمارے نزدیک اسکا جلانا تعزیر کے طور پر

عقل کو اور خلط وخبط کردیتی ہے اسکو یہ مضمون قاموس مین ہے اور جاننا چاہیے کہ چیزین نشہ لانیوالی کئی طرح پر ہین ایک قسم شراب کی یہ کہ شیرہ انگور کا ہے جسوقت جوش لایا اور گاڑھا ہوا اور کف لانا شرط نہین بنابر مذہب مختار کے اسکو خمری کہتے ہین عربی مین دوسری قسم کہ شیرہ انگور کا قدرے پکایا جاوے نام اُسکا باذق ہے اور فارسی مین اسکو بادہ کہتے ہین اور جو قدر چوتھائی کے پکایا گیا ہو اُسکو طلا کہتے ہین تیسری قسم مُنصّف ہے تمر اُس کو سکر بھی کہتے ہین یعنی شربت خرما تر کا جب گاڑھا ہو جاوے اور کف لاوے چوتھی قسم شراب کی مُنصّف الزبیب یعنی شربت منقی یا کشمش وغیرہ کا جسوقت جوش مارے اور جھاگ لاوے پس تینون قسمین اخیر شراب کی جب جوش دیکھا وین اور گاڑھی ہون تو حرام ہین بالاتفاق کیونکہ اس حالت مین ان چیزون مین نشہ ہوتا ہے اور جو یہ صفت نہ کورہ نہ پائی جاوے تو حرام نہین جیسے شربت خرما وغیرہ جو کچا پہر یا آٹھ پہر کا ہو اور متغیر نہو تو پینا درست ہے اور جو چیزین پینے کی اوپر مین کہ حلال ہے پینا اُنکا اسطور مین کہ قدرے پکائی جاوین اور نشہ نہ لاوین اور جب نشہ لاوین تو یہ بھی قسمین حرام ہین اور بہ دن پکائیکے دیر تک رہے اور کف لاوے تو بھی پینا اُسکا حرام ہے ایک قسم یمن سے نبیذ تمر یعنی شربت شبینہ خرمے کا کہ قدرے پکایا جاوے اگرچہ کچھ گاڑھا ہووے تو اُسکا پینا جائز ہے دوسری قسم خلیط یعنی خرما اور منقے کو کہ قدرے جوش دیکر شربت نکالین تیسری قسم نبیذ شہد اور گیہون اور جو چوار باجرہ وغیرہ کہ پکاوین چوتھی قسم مثلث یعنی پانی انگور کا پکایا جاوے یہان تک کہ دو حصے خشک ہو جاوے اور ایک حصہ باقی رہے پھر یہ چارون قسمین آخری بنابر تقویت باہ کے عبادت پر نہ واسطے لہو اور شہوت کے نزدیک امام اعظمؒ کے حلال ہین اور نزدیک امام محمدؒ کے واسطے قوت عبادت کے بھی پینا اُنکا حرام ہے اور ازراہ شہوت کے بالاتفاق حرام ہے مگر فتویٰ اہل تحقیق کا اوپر قول امام محمدؒ کے ہے جیسے کہ ترجمہ عبارت یعنی شرح کنز کا شامل حدیث شریف کو ہے نقل کیا جاتا ہے کما امام محمدؒ اور امام مالکؒ اور شافعیؒ اور احمدؒ نے کہ جو چیز بہت نشہ لاوے اور مست کردے پس تھوڑی بھی وہ حرام ہے کسی طرح کا نشہ ہو بموجب فرمانے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ جو چیز نشہ کرے شراب ہے اور ساری چیزین نشہ کی حرام ہین نقل کیا اسکو ابن ماجہ اور دارقطنی نے اور صحیح کیا اس حدیث کو اور فتویٰ امام محمدؒ کے قول پر ہے انتہی پس جو چیز نشہ لاوے وہ شراب ہے اور حرام خواہ انگور سے بنے خواہ کھجور یا منقی یا شہد خواہ گیہون جو یا باجرا یا دیگر اشیاء سخت کا چنانچہ تاڑی وغیرہ یا کوئی قسم گھاس ہو جیسے بھنگ وغیرہ تھوڑی ہو یا بہت حرام ہے اور حالت نشہ مین جو طلاق کسے بی بی اپنی کو تو طلاق واقع ہو جاتی ہے برابر ہے کہ شراب ہو یا نبیذ ہو وغیرہ ذالک اور بر مذہب مفتیٰ بہ کے اور مذہب امام محمدؒ اور مالکؒ اور شافعیؒ اور احمد بن حنبلؒ اور محدثین کا یہ ہے کہ ہر چیز نشہ کی حرام ہے تھوڑی ہو یا بہت ہر چند امام اعظمؒ کے نزدیک بحس حرام وہ شراب ہے کہ جوش مارے اور گاڑھی ہو کر جھاگ لاوے باقی اور چیزین سولے اسکے بمدن نشہ لانے کے حرام نہین لیکن احتیاط والے محققین کے نزدیک امام محمدؒ کے قول پر فتویٰ ہے جیسے کہ نہایہ اور عینی اور زیلعی اور درمختار اور شباہ ونظائر اور فتاویٰ عالمگیری اور فتاویٰ حمادیہ اور شرح مواہب الرحمن مین مذکور ہے اور شرح وہبانیہ وغیرہ مین امام اعظمؒ سے بھی موافق قول امام محمدؒ کے روایت نقل کی ہے پس اس حالت مین سب مجتہد ونکا اتفاق ہوا چنانچہ مولانا عبد الحی لکھنوی نے تاڑی اور زبان پاؤ کی حرمت پر جواب استفتا مین اس مطلب کو خوب صاف کیا ہے اور تیس چالیس علماے حنفی اور شافعیؒ نے اسپر مُہرین کی ہین جو چاہے اُنمین دیکھے اور بھنگ وجو گھاس کہ نشہ لاوے اور کھانا افیون کا حرام ہے اسواسطے کہ عقل کو تباہ کرتی ہین اور باز رکھتی ہین ذکر اللہ اور نماز سے اور کہا علما نے کہ جو کوئی بھنگ وغیرہ کو حلال جانے زندیق بعتی ہے اور فقیہ نجم الدین ابہری نے اُسکو کافر کہا اور قتل کرنا اُسکا مباح جانا ہے اور اسطرح استحلال تنبا کو کا حرام ہے جیسے کہ درمختار مین لکھا ہے اور مولانا شاہ عبد الغنی صاحب دہلوی قدس اللہ سرہٗ نے حقہ کو مکروہ تحریمی اور بقول صحیح کے کہا جو چاہے اُنکے رسالہ مین دیکھے اور ظاہر یہی ہے کیونکہ حقہ پینے والے کے مُنہ سے بوی بدمانند بوی لہسن اور پیاز کے آتی ہے اور واسطے مشابہت دُخیون کے کہ دھوان اُنکے مُنہ سے نکلیگا اور طبیعت سلیم اُسکو مکروہ جانتی ہے اور اسواسطے کہا سکے پینے سے بدین کمال سُستی آتی ہے اور بعضون کو بیہوشی آتی ہے یہ مفتر ہین داخل ہے اور جو مفتر یعنی سُستی لانیوالی ہے وہ حرام ہے جیسے امام احمدؒ وغیرہ نے اس حدیث کو نقل کیا ہے اور صاحب صراح اور صحاح نے معنی مفتر کے سُستی لانیوالا لکھا ہے اور امام ابو القاسم حسین بن محمد بن مفضل راغب نے بیچ کتاب مفردات الفاظ قرآن کے بیچ معنی

فترا اور فتور کے یون لکھا ہے کہ سکونت بعد حدت کے اور زمی بعد شدت کے اور ضعف بعد قوت کے پس یہ معنی حقہ پینے والے مین ظاہر ہین صاحب تجرید اضاف اسکو خوب جانتے ہین رہا رہنے کہ اگر معنی مفتہ مین ان کا گرم ہو جانا بھی شرط ہے پس وہ معنی شاذ ہین خلاف اکثر اہل لغت کے یا اس سے اندر کی گرمی مراد ہے بہرحال مرضی حق سے دور ہے اسواسطے کہ حقہ رافع سنت مسواک ہے کیونکہ مسواک دہن کو بوی بد سے پاک کرتی ہے اور حقہ خلاف اسکے اور حدیث مسواک کی صحاح وغیرہ مین مذکور ہے **اَلسِّوَاکُ مُطَهِّرَةٌ لِلْفَمِ وَمَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ** منصف کو سقدر کافی ہے اور اسی مضمون مین ہوا سخ گجراتی نے درسالے صغیر اور کبیر لکھے ہین **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْخَمْرُ مِنْ هَاتَیْنِ الشَّجَرَتَیْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا شراب بنتی ہے ان دو درختون سے کھجور اور انگور سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی اکثر شراب ان درختون سے ہوتی ہے نہ یہ کہ حصر ہے کہ انھین دو سے ہو غیر انکے سے نہو موجب فرمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کُلُّ مُسْکِرٍ خَمْرٌ اور یہ عام ہے **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَطَبَ عُمَرُ عَلٰی مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَمَّا بَعْدُ اَیُّهَا النَّاسُ فَقَدْ نَزَلَ تَحْرِیْمُ الْخَمْرِ وَهِیَ مِنْ خَمْسَةٍ اَشْیَاءَ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِیْرِ وَالْعَسَلِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا خطبہ فرمایا حضرت عمرؓ نے اوپر منبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا تحقیق نازل ہوئی تحریم خمر کی اور خمر ہنتی ہے پانچ چیزون سے انگور کھجور گیہون جو شہد سے اور شراب وہ ہے کہ ڈھانکے عقل کو نقل کی یہ بخاری نے **ف** کما علمائے کہ یہ اشارہ ہے ساتھ اسکے کہ شراب منحصر ان پانچ چیزون مین نہین ہے غیر انکے سے بھی ہوتی ہے اگر ڈھانکنے والی ہو عقل کی **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ لَقَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ حِیْنَ حُرِّمَتْ وَمَا نَجِدُ خَمْرَ الْاَعَاجِمِ یَشْرَبُ قَلِیْلًا وَلَا عَامَّةَ خَمْرِنَا الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا تحقیق حرام کی گئی شراب اسوقت کہ حرام کی گئی اور نہین پاتے تھے ہم شراب انگورون کی مگر کم اور اکثر شراب ہماری کھجور کچی اور کھجو خشک کی تھی نقل کی یہ بخاری نے **ف** اول جو درخت خرما مین ظاہر ہوتا ہے طلع کہلاتا ہے بعد ازان خلال بعد ازان بلح بسر ساتھ زیر ب ورل کے بعد ازان بسر بعد ازان رطب بعد ازان تمر **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ وَهُوَ نَبِیْذُ الْعَسَلِ فَقَالَ کُلُّ شَرَابٍ اَسْکَرَ فَهُوَ حَرَامٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا سوال کیے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بتع سے اور وہ ہے نبیذ شہد کی فرمایا جو چیز پینے کی نشہ کرے پس وہ حرام ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بتع ساتھ زیرب کے اور جرمت کے اور ساتھ زیرت کے بھی آیا ہے اور نبیذ شہد کی کہ شہد کو ایک باسن مین ڈال رکھے تا تیزی پیدا کرے مانند نبیذ کھجور کے اور حاصل حضرتؐ کے کلام کا یہ ہے اگر نبیذ شہد بھی نشہ کرے حرام ہے اور یہی حکم نبیذ تمر کا ہے اور کہتے ہین کہ تحریم اہل یمن کی یہی بتع ہے **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کُلُّ مُسْکِرٍ خَمْرٌ وَکُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِی الدُّنْیَا فَمَاتَ وَهُوَ یُدْمِنُهَا لَمْ یَتُبْ لَمْ یَشْرَبْهَا فِی الْاٰخِرَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چیز نشہ کرنیوالی ہے شراب ہے اور جو چیز نشہ کرنیوالی ہے حرام ہے یعنی تھوڑی یا بہت اور جو پیوے گا شراب دنیا مین پھر مرے گا اس حال مین کہ ہمیشہ پیتا تھا کہ توبہ نکی اس سے نہ پیوے گا شراب آخرت مین نقل کی یہ مسلم نے **ف** نہ پیوے گا الخ یعنی اگر حلال جانتا تھا اسکو یا مراد ساتھ اسکے زجر و منع شدید ہے یا مراد یہ ہے کہ نہین پیوے گا اسکو آخرت مین ساتھ انکے کہ نجات پاوے اور پہلے داخل ہوے جنت مین واللہ اعلم **وَعَنْ** جَابِرٍ اَتٰی رَجُلٌ قَادِمٌ مِنَ الْیَمَنِ فَسَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَرَابٍ یَشْرَبُوْنَهُ بِاَرْضِهِمْ مِنَ الذُّرَةِ یُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوَمُسْکِرٌ هُوَ قَالَ نَعَمْ قَالَ کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ اِنَّ عَلَی اللّٰهِ عَهْدًا لِمَنْ یَشْرَبُ الْمُسْکِرَ اَنْ یَسْقِیَهُ مِنْ طِیْنَةِ الْخَبَالِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا طِیْنَةُ الْخَبَالِ قَالَ عَرَقُ اَهْلِ النَّارِ اَوْ عُصَارَةُ اَهْلِ النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے یہ کہ ایک شخص یامن سے اور پوچھا حضرتؐ سے احوال شراب کا کہ پیتے تھے یمن کے ملک مین جینے کی کہا جاتا تھا اسکو مزر پس فرمایا آنحضرتؐ کیا نشہ لاتی ہے وہ کہا اسنے ہان فرمایا حضرتؐ نے ہر چیز نشہ لانیوالی حرام ہے تحقیق اللہ پر عہد ہے واسطے اس شخص کے کہ پیوے نشہ کی چیز یہ کہ پلاوے گا

ف ۱ ترجمہ کرنا لکھنا سے شراب سیوم
ف ۲ بیان کرنا استدلال سے بیان تفصیل سے ہو چکا اور باقی حدیث اس سے بعد مسئلہ نمبر ۳ مین قول ابن ہمام کا نقل کیا سے کہ اکثر دلیلون اہل شرک نہ ہو گی ۱۲

اُسکو طینۃ الخبال عرض کیا صحابہؓ نے یارسول اللہ کیا ہے طینۃ الخبال فرمایا خبال پسینہ ہے دوزخیون کا یا فرمایا خبال پیپ لہو کہ بہتا ہے دوزخیون کے زخمون سے نقل کی یہ مسلم نے ف خبال کے معنی یہ ذکر کیے گئے اور طینت کے معنی ہین تلچھٹ کہ انیقم من ترجمۃ الشیخ مرح دمولانا **وعن** ابی قتادۃؓ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن خلیط التمر والبسر وعن خلیط الزبیب والتمر وقال انتبذوا کل واحد علی حدۃ رواہ مسلم اور روایت ہے ابی قتادہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ملانے خشک کھجور اور کچی کھجور کے سے یعنی خشک اور کچی کھجور کو ملا کر نبیذ کرنیسے اور منع فرمایا ملانے انگور خشک اور کھجور خشک کے سے اور ملانے کچی کھجور اور تر کھجور کے سے اور فرمایا نبیذ ڈالو ہر ایک کو جدا جدا النقل کی مسلم نے ف ان دونون کو ملا کر بھگونیسے جو منع فرمایا اور جدا جدا کے بھگونے کو جائز رکھا حکمت اسمین یہ ہے کہ اکثر شدائی کرتی ہے تغیر طرف ایک جنس کے دو جنسونمین سے اور فاسد کردیتی ہے وہ دوسرے کو اور ظاہر اور تمیز نہین ہوتی پس پینا پڑیگا حرام کو اور نزدیک امام مالکؒ و احمدؒ کے پینا نبیذ کا کہ اُسمین دو چیزین ہون حرام ہے اگرچہ نشہ کرنیوالی نہ ہو کیا ہے اُنھون نے ظاہر اس حدیث پر اور نزدیک جمہور کے جب حرام ہے کہ نشہ کرنیوالی ہو وح **وعن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن الخمر یتخذ خلا قال لا رواہ مسلم اور روایت ہے انسؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے شراب سے کہ بنائی جاوے سرکہ یعنی ساتھ ڈالنے نمک یا پیاز وغیرہ کے کہ آیا وہ سرکہ حلال ہے یا نہین پس فرمایا نہین حلال نقل کی یہ مسلم نے ف ہمارے نزدیک اگر شراب سرکہ ہو جاوے تو حلال ہے خواہ بسبب ڈالنے کسی چیز کے اُسمین ہو یا بغیر ڈالنے کے کہ بسبب بہت دن گذر جانیکے یا رکھنے کے آفتاب مین مثلاً اور امام شافعیؒ کے نزدیک یہ ہے کہ اگر کوئی چیز ڈالکر اُسمین سرکہ بنایا جاوے تو نہین پاک ہوتی ہے کبھی اور اگر آفتاب مین رکھنے سے مثلاً سرکہ ہو جاوے تو دو قولون مین صحیح تر ان دونون مین یہ ہے کہ پاک ہو جاتی ہے اور دلیل ہماری مطلق فرمانا حضرتؐ کا ہے نعم ادام الخل اور سبب جانے لہنے وصف مفسد کے اور ثابت ہونے صفت مصلح کے مباح ہوا اور یہ نہی حضرتؐ نے اِس لیے کی تھی کہ ابتدا مین لوگ عادت رکھتے تھے شراب پینے کی اور جس چیز کی عادت ہوتی ہے اُسکی طرف میلان طبع ہوتی ہے پس خوف کیا حضرتؐ نے دخل شیطان کی سے کہ مبادا اسکو وسیلہ کرین شراب پینے کا اور بعد گذرنے زمانے دراز کے خوف اسکا نہ رہا پس حرام نہوا اور صاحب ہدایہ نے ایک روایت نقل کی ہے خیر خلکم خل خمرکم واللہ اعلم اور بیہقی نے پنج کتاب معرفت اپنی کے جابرؓ سے مرفوع اس حدیث کو نقل کیا ہے ح ش **وعن** وائل الحضرمی ان طارق ابن سوید سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الخمر فنھاہ فقال انما اصنعھا للدواء فقال انہ لیس بدواء ولکنہ داء رواہ مسلم اور روایت ہے وائل حضرمی سے کہ طارق بن سوید نے پوچھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پینے شراب کے سے پس منع فرمایا حضرتؐ نے اُسکو پس کہا طارق نے کہ سولے اسکے نہین کہ استعمال کرتے ہین ہم شراب کو دوا کے لیے پس فرمایا حضرتؐ نے نہین وہ دوا لیکن وہ ہے بیماری نقل کی یہ مسلم نے ف اکثر علما نے منع کیا ہے واکر نکیو ساتھ شراب کے اور بعضون نے کہا کہ اگر متعین ہو علاج کرنا ساتھ اسکے بحکم طبیبون حاذق کے تو مباح ہے اور اگر لقمہ حلق مین اٹک جاوے اور خوف ہو ہلاک کا اور پانی اور متدا سکے کے کہ اُس سے لقمہ حلق سے اُترے یا پے نہین تو مباح ہے پی لینا اُسکا بقدر اُترنے لقمہ کے بالاتفاق اور بعضے علما نے بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کے وما فاض لغیر اللہ بہ لکھا ہے کہ نہین ہے مراد ساتھ نفع کے شفا اور صحت بدن بلکہ مراد نشاط طبع ہے اور بدن کو مضرتھی ہے انجام مین اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ خدا تعالیٰ نے نہین رکھی ہے شفا حرام مین وح **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** عبد اللہ بن عمرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شرب الخمر لم تقبل لہ صلوٰۃ اربعین صباحا فان تاب تاب اللہ علیہ فان عاد لم تقبل لہ صلوٰۃ اربعین صباحا فان تاب تاب اللہ علیہ فان عاد لم تقبل لہ صلوٰۃ اربعین صباحا فان تاب تاب اللہ علیہ فان عاد الرابعۃ لم تقبل اللہ لہ صلوٰۃ اربعین صباحا فان تاب لم یتب اللہ علیہ وسقاہ من نھر الخبال رواہ الترمذی وروی النسائی وابن ماجۃ والدارمی عن عبد اللہ بن عمرو روایت ہے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پیتا ہے شراب یعنی اور تو نہین قبول کرتا اللہ تعالیٰ اُسکی نماز چالیس دن

ف ح ش یعنی اس حدیث کو نقل کیا ہے حافظ ابن حجر نے اور کہا ہے کہ اسکی سند حسن ہے اور کہا ہے منذری نے اور کہا ہے ہیثمی نے

پس اگر توبہ خالص کی قبول کرتا ہے اللہ توبہ اسکی پس اگر اُسنے پھر پی شراب پس نہیں قبول کرتا اللہ اسکی نماز چالیس روز پھر اگر توبہ کی تو قبول کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکی پس اگر پھر پی اُسنے شراب نہیں قبول کرتا اللہ تعالیٰ نماز اُسکی چالیس روز پھر اگر توبہ کرتا ہے تو قبول کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکی پس اگر پھر پیتا ہے شراب چوتھی بار نہیں قبول کرتا ہے اللہ تعالیٰ نماز اُسکی چالیس روز پھر اگر توبہ کرتا ہے نہیں قبول کرتا اللہ تعالیٰ توبہ اُسکی اور پلاویگا اُسکو نہر پیپ لہو دوزخیوں کے نقل کی یہ ترمذی نے اور روایت کیا اسکو نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے عبداللہ بن عمرو سے ف نہیں قبول کرتا اللہ نماز اُسکی یعنی ثواب نہیں ملتا اُس نماز کا اگرچہ ساقط ہو جاتا ہے مطالبہ فرض وقت کا اور خاص نماز کو اس لیے ذکر کیا کہ جب نماز باوجود ہونے افضل عبادات بدنیہ کی قبول نہ ہوئی تو اور عبادتیں بطریق اولیٰ مقبول نہ ہونگی اور قید چالیس دن کی شاید کہ اسلیے لگائی کہ باقی رہتا ہے اثر شراب کا اُسکے باطن میں مقدار اس مدت کے اور جانا چاہیے کہ حکم ساتھ مقبول ہونے توبہ کے چوتھی بار میں بسبب زجر و تشدید کے ہے والا وارد ہوا ہے کہ اصرار کیا اُسنے کہ استغفار کی اگرچہ عود کرے دن میں ستر بار یا مراد ہے کہ بسبب شیوع اور ارتکاب اسلام الجہائت کے توفیق توبہ حقیقی کی نہیں پاتا ہے واصرار کرنیوالا اسپر مرتا ہے ۔ ع ح **وَعَنْ** جابر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ ف اور روایت ہے جابر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چیز کہ نشہ لائے بہت اُسکا تھوڑا اُسکا بھی حرام ہے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف اسلیے کہ عادت و طبیعت بشری اسپر واقع ہوئی ہے کہ تھوڑا اُسکا پینچاتا ہے بہت کو پس واجب ہوا پرہیز کرنا اس سے ۔ ع ح **وَعَنْ** عائشۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما اسکر الفرق فلاء الکف منہ حرام رواہ احمد والترمذی وابوداؤد اور روایت ہے عائشہ سے کہ نقل کی بغیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو چیز نشہ لائے بقدر فرق کے یعنی آٹھ سیر کے پس بھرا ہوا چلو اسمیں سے حرام ہے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے ف یعنی جسکا بہت حرام ہے اُسکا تھوڑا بھی حرام ہے جیسے کہ اوپر کی حدیث میں گذرا ۔ ع ح **وَعَنْ** النعمان بن بشیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من الحنطۃ خمرا ومن الشعیر خمرا ومن التمر خمرا ومن الزبیب خمرا ومن العسل خمرا رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ قال الترمذی ھذا حدیث غریب ف اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق گیہوں سے بھی شراب ہوتی ہے اور جو سے بھی شراب ہوتی ہے اور کھجور سے بھی شراب ہوتی ہے اور انگور سے بھی شراب ہوتی ہے اور شہد سے بھی شراب ہوتی ہے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے ف لکھا ہے علماء نے کہ مقصود حصر نہیں ہے کہ انہیں چیزوں سے شراب بنتی ہے بلکہ خاص ان چیزوں کو اس لیے ذکر کیا کہ اکثر شراب ان چیزوں کی بنتی ہے اور یہ دلیل ہے اوپر نہ خاص ہونے خمر کے ساتھ باقی انگور کے اور ابن ملک نے کہا کہ انکو خمر کہنا مجاز ہے بسبب زائل کرنے انکے کے عقل کو ۔ ع ح **وَعَنْ** ابی سعید الخدری قال کان عندنا خمر علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما نزلت ایۃ تحریم الخمر اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ایہا الناس انہ قد نزلت ایۃ تحریم الخمر فمن کان عندہ شیء من ہذا فلیبعہ ولینتفع بہ فما لبثنا الا یسیرا حتی قال ان اللہ حرم بیع الخمر فمن ادرکتہ ہذہ الآیۃ وعندہ شیء منہا فلا یشربہ ولا یبعہ رواہ الترمذی اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ تھی ہمارے پاس شراب آیت تحریم کی یعنی ایک تم ہمارے گھر میں رہتا تھا کہ ہم پرورش کرتے تھے اُسکو اور روہ اموال کہتا تھا از انجملہ شراب بھی تھی اور اُس مال میں شراب سرکہ ہو گئی پس جب اتری سورۂ مائدہ یعنی آیت تحریم خمر کی کہ اُسمیں ہے یا ایہا الذین امنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان آخر آیت تک پوچھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حال شراب یتیم کا اور کہا میں نے کہ وہ یتیم کی ہے یعنی اور مال یتیم کا ضائع کرنا نہیں چاہیے پس کیا حکم ہے فرمایا پھینک دو اسکو نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی یہ مال غیر متقوم ہے حلال نہیں نفع لینا اُس سے اور حکم ہے ہمکو اسکی اہانت کا ۔ ع ح **وَعَنْ** انس عن ابی طلحۃ انہ قال یا نبی اللہ انی اشتریت خمرکم لایتام فی حجری فقال اہرق الخمر واکسر الدنان رواہ الترمذی وضعفہ وفی روایۃ لہ فرفع راسہ وقال ویحک انہ سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ایتام ورثوا خمرا قال اہرقہا قال الا اجعلہا خلا قال لا ورواہ ابوداؤد عن انس سے کہ نقل کی ابوطلحہ سے کہ کہا اے نبی اللہ کے تحقیق خریدی تھی میں نے شراب اسطے یتیموں کے کہ پرورش میری کے ہیں فرمایا پھینک دے شراب اور توڑ ڈال اس شراب کے نقل کی یہ ترمذی نے اور ضعیف کہا

اس حدیث کو اور بیچ روایت ابوداؤد کے یہ ہے کہ ابوطلحہؓ نے پوچھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حال یتیموں کا کہ وارث ہوئے تھے شراب کے فرمایا پھینک دے اُسکو کہا یا نہ بناؤں اُسکو سرکہ فرمایا نہیں ف یہ خبر دیا شراب کا پہلے حرام ہونے اُسکے کے ہوا اور پوچھنا اسکے حکم کا بعد حرام ہونیکے کہ آیا رہنے دوں یا پھینک دوں اور شراب کے باسن توڑنیکا اسلیے حکم فرمایا کہ بجاست اُسمیں سرایت کر گئی تھی اور پاک کرنا اُسکا ممکن نہ تھا یا واسطے مبالغہ منع کرنیکے اس سے فرمایا اور سرکہ بنانے کو بھی منع فرمایا ازراہ زجر و تنبیہ کے یا اسی تنزیہی ہے ۲ ح ۲ ع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ وَمُفَتِّرٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہے اُم سلمہؓ سے کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نشہ کرنیوالی چیز سے اور مفتر سے نقل کی یا بوداؤد نے ف بنا یہ اُس چیز کو کہتے ہیں کہ جب پیوے اُسکو تو گرم ہو جاوے بدن یعنی گرمی قلب و دماغ میں سرایت کر جاوے اور بانچے اُسمیں فتور یعنی ضعف اور انکسار اُفتر الرجل کہا جاتا ہے اُسوقت کہ ضعیف ہو جاوین پلکیں اُسکی اور منکسر ہو جاوین گوشہ چشم اُسکی کے اور ذلیل کر دی گئی ہے ساتھ اُسکے اور حرمت بیخ اور اور مغیرات و مفترون کے ۲ ح **وَعَنْ** خَلِيْدِ بْنِ الْحَسْنِ عَنْ اَشْيَاخِهٖ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا بِاَرْضٍ نَعْمَلُ فِيْهَا عَمَلًا شَدِيْدًا وَاِنَّا نَتَّخِذُ شَرَابًا مِنْ هٰذَا الْقَمْحِ نَتَقَوَّى بِهٖ عَلٰى اَعْمَالِنَا وَعَلٰى بَرْدِ بِلَادِنَا قَالَ هَلْ يُسْكِرُكُمْ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَاجْتَنِبُوْهُ قُلْنَا اِنَّ النَّاسَ غَيْرُ تَارِكِيْهِ قَالَ اِنْ لَّمْ يَتْرُكُوْهُ فَاتِلُوْهُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت کی دیلمیؓ سے کہ کہا کہا میں نے یا رسول اللہ ہم ہیں ملک سرد میں اور ساتھ زور قوت کے کرتے ہیں ہم اُسمیں کام سخت کہ بدون قوت بدن کے اُسکو نہیں کر سکتے اور ہم بناتے ہیں شراب اس گیہوں سے قوت حاصل کرتے ہیں ہم ساتھ اُسکے اوپر کاموں اپنے کے اور قوت پاتے ہیں اور غالب آتے ہیں اوپر سردی شہروں اپنے کے فرمایا کیا نشہ لاتی ہے وہ شراب کہا میں نے کہ ہاں فرمایا پس بچو اُس سے کہا میں نے کہ تحقیق لوگ نہیں چھوڑنیوالے اُسکو اگر چھوڑیں ہم اُسکو یعنی اور حلال جانیں اُسکے پینے کو تو لڑو اُنسے نقل کی یا بوداؤد نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ الْخَمْرَ وَالْمَيْسِرَ وَالْكُوْبَةَ وَالْغُبَيْرَاءَ وَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا پینے شراب کے سے اور کھیلنے چوسر کے سے اور کوبہ سے اور غبیرا سے اور فرمایا ہر چیز کہ نشہ کی ہے حرام ہے نقل کی یا بوداؤد نے ف قاموس میں لکھا ہے کہ کوبہ کہتے ہیں نرد اور شطرنج اور چھوٹے طبل یعنی نقارہ اور بربط کو اور یہ سب ممنوع ہیں جو چیزانمیں سے یہاں مراد لھمیں صحیح ہے اور غبیرا ایک قسم شراب کی ہے کہ جنے سے مقی ہے حبشی بنایا کرتے ہیں ۲ ح **وَعَنْهُ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَاقٌّ وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ وَلَا مَنَّانٌ وَلَا هُمْ مِنْ خَمْرٍ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ وَلَا وَلَدُ زِنًى بَدَلَ قَمَّارٍ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا وہ داخل ہوگا بہشت میں یعنی ساتھ نجات پانے والوں کے کہ پہلے داخل ہونگے نافرمانی کرنیوالا ماں باپ کی یعنی بلا وجہ شرعی اور نہ جو اوہی اور نہ احسان رکھنے والا فقیر پر صدقہ دیکر اور نہ ہمیشہ پینے والا شراب کا نقل کی یہ دارمی نے اور ایک روایت دارمی کی میں یوں آیا ہے کہ نہ داخل ہوگا بہشت میں ولد الزنا بجائے جواری کے ف جو بیچ عون بنانے ہمارے کے ہر کھیل ہے کہ شرط کیجاوے اُسمیں غالب پایہ کہ کھیلے جیتنے والا ہار نیوالے سے کچھ مانند نرد اور شطرنج اور مانند اُنکے کے اور کہا طیبی نے کہ منان وہ ہے کہ منت کرے کچھ کر کہ احسان رکھے اُسپر اور احتمال یہ بھی ہے کہ منان من سے ہے بمعنی قطع کے یعنی کاٹنے والا ناتے کا اور نہ داخل ہوگا بہشت میں ولد الزنا حدیث قَلَّ اَنْ لَّا يَدْخُلَ الْجَنَّةَ صحیح ہے اور موضوع بلکہ ضعیف ہے اور باحتمال صحت حدیث کے تاویل کیگئی ہے اسطرح کہ اکثر اولاد زنا بغیر باپ و بری کے اور بسبب وضعی مان کے خراب ہوتی ہے اور تربیت ظاہر و باطن کی پاتی نہیں پس بسبب اعمال بد پہنچنے کے گرفتار غذاب میں ہوتی ہے اور بسبب واقع ہونے نطفے کے عمل حرام میں ساتھ وجہ حرام کے البتہ خبث مولود میں داخل ہوتا ہے جیسے کہ مال قمار اور ربا میں لاحق ہوتا ہے یا وارد تشدید تعریض ہے اُنی پر کہ سبب پیدایش اُسکی کا ہے اور بعضوں نے تاویل کی ہے کہ مراد ولد الزنا سے شخص ہے کہ مواظبت کرتا ہے زنا پر جیسے کہ شجاعون کو بنو الحرب کہتے ہیں اور اولاد مسلمان کو بنو الاسلام والا ولد الزنا کو کوئی گناہ نہیں کہتا کہ عذاب دیا جاوے اُسپر پس ۲ ح ۲ مولانا رفیع الدین **وَعَنْ** اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِيْ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ وَهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ وَاَمَرَنِيْ بِمَحْقِ الْمَعَازِفِ وَالْمَزَامِيْرِ وَالْكَنَّارَاتِ وَالْاَوْثَانِ وَالصُّلْبَانِ وَدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ فَاَقْسَمَ رَبِّيْ بِعِزَّتِهٖ اَنْ لَّا يُعَذِّبَ مَنْ عَبَدَهٗ مِنْهُمْ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰمَنَ بِيْ وَبِمَا جِئْتُ بِهٖ وَاَنْ لَّا يُعَذِّبَ مَنْ لَّمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ مِنْهُمْ اَنْ يَّغْفِرَ لَهٗ

وَالْمَعَازِفِ وَالْمَزَامِيرِ وَالْأَوْثَانِ وَالصُّلْبِ وَأَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَحَلَفَ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ بِعِزَّتِي لَا يَشْرَبُ عَبْدٌ مِنْ عَبِيدِي جُرْعَةً مِنْ خَمْرٍ إِلَّا سَقَيْتُهُ مِنَ الصَّدِيدِ مِثْلَهَا وَلَا يَتْرُكُهَا مِنْ مَخَافَتِي إِلَّا سَقَيْتُهُ مِنْ حِيَاضِ الْقُدْسِ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے بھیجا مجکو سبب رحمت واسطے تمام عالم کے اور سبب ہنمائی واسطے عالم کے اور حکم کیا مجکو میرے رب عزت والے اور بزرگی والے نے ساتھ مٹانے باجون اور مزامیر کے اور بتون اور رسولیون کے اور تمام رسومات وعادات جاہلیت کے یعنی حالت کفر کے اور قسم کھائی میرے رب عزت والے اور بزرگی والے نے ساتھ عزت اپنی کے کہ نہ پیوے گا کوئی بندہ میرے بندون مین سے ایک گھونٹ شراب کا مگر کہ پلاؤنگا مین اُسکو پیپ سے دوزخیون کی سے مقدار اُسکے اور نہ چھوڑے گا اُسکو بسبب ڈر میرے کے مگر کہ پلاؤنگا مین اُسکو یعنی شراب طہور حوضون پاک سے یعنی بہشت کے حوضون سے نقل کی یہ احمد نے ف ساتھ مٹانے باجون کے یعنی ڈھول اور ڈھولکی اور نقارہ اور تاشہ اور طبلہ اور طنبورہ اور سارنگی اور ستار اور مانند انکے کے اور مزامیر کے یعنی شہنائی اور مرچنگ اور بانسری اور مانند انکے کے اور حدیث دلالت کرتی ہے اوپر حرام ہونے باجون کے اور مزامیر کے اس لیے کہ یہ چیزین قدیم سے رسومات اور عادات اہل فسق وبطالت کے سے ہین و فقہاء نے لکھا ہے کہ راگ ساتھ باجون اور مزامیر کے حرام ہے اور ساتھ زنی آواز کے مکروہ ہے اور اجنبی عورتون سے سننا سخت حرام ہے اور رسولیون کی شکل صلیبی یہ ہے کہ ایک خط خط دوسرے کو قطع کرے بایں طریق آور یہ شکل اُسکی ہے کہ سولی پر کھینچا تھا اُسکو نصاریٰ نے اور نصاریٰ اس شکل کو کہ صورت سولی پر کھینچے عیسیٰ علیہ السلام کی ہے بگمان انکے کہ سب چیزون لکھتے ہین واسطے یاد داشت غم اور حسرت کے اوپر قضیہ حضرت عیسیٰ کے پس اسکے بھی نابود کرنیکا حکم کیا اور تمام رسوم جاہلیت کے مانند وحد کرنیکے اور فخر کرنیکے ساتھ حسب کے اور طعن کرنیکے نسب مین و غیر ذلک ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الْجَنَّةَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَالْعَاقُّ وَالدَّيُّوثُ الَّذِي يُقِرُّ فِي أَهْلِهِ الْخُبْثَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ہین کہ حرام کی اللہ نے اُنپر بہشت یعنی نجات پانے والون کے ساتھ داخل ہونا بہشت مین یا پیوے حرام کیا ایک ہمیشہ پینے والا شراب کا اور دوسرا نافرمانی کرنیوالا ماں باپ کی اور تیسرا دیوث وہ کہ تجویز کرے اپنے اہل وعیال مین ناپاکی کو نقل کی یہ احمد اور نسائی نے ف اہل وعیال مین یعنی اپنی بیوی یا لونڈی یا قرابتی کے حق مین تجویز کرے ناپاکی کو یعنی زنا یا مقدمات زنا کو مانند بوسہ کنار وغیرہ کے اور الخمین کے حکم مین ہین تمام گناہ مانند پینے شراب کے اور ترک کرنے غسل جنابت کے اور مانند انکے کے یعنی اگر مثلاً بیوی کو شراب پیتے دیکھے یا دیکھے ترک کرتے غسل جنابت کو اور منع نکرے تو وہ بھی دیوث ہے کہا طیبی نے کہ دیوث وہ ہے کہ دیکھے اپنے اہل مین چیز بری اور نہ غیرت کرے اُنپر اور نہ منع کرے اُلوان سے ع وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَقَاطِعُ الرَّحِمِ وَمُصَدِّقٌ بِالسِّحْرِ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے ابی موسیٰ اشعری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص نہین داخل ہونگے بہشت مین ہمیشہ شراب پینے والا اور توڑنیوالا ناطے کا اور یقین کرنیوالا ساحر کا نقل کی یہ احمد نے ف یقین کرنیوالا یعنی جو ساحر کو مؤثر بالذات جانے اُسکا یہ حال ہے واِلّا یقین کرنا سحر کا یعنی ثبوت تاثیر اُسکی کے اور واقع ہونے اسکے کے ساتھ پیدائش وحکم خدا تعالیٰ کے صحیح ہے کہ وارد ہوا ہے السِّحْرُ حَقٌّ ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ مِنْ الْخَمْرِ إِنْ مَاتَ فَلَيْسَ اللَّهُ تَعَالَى لِلْعَابِدِ وَثَنٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ الْبُخَارِيُّ فِي التَّارِيخِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ پینے والا شراب کا اگر مر جاوے ملاقات کریگا اللہ سے مانند پوجنے والے بت کے نقل کی یہ احمد نے اور نقل کی ابن ماجہ نے اور ابوہریرہ سے اور بیہقی نے بیچ کتاب شعب الایمان کے محمد بن عبید اللہ سے اُسنے اپنے باپ سے اور کہا بیہقی نے کہ ذکر کی بخاری نے یعنی یہ حدیث اپنی تاریخ مین محمد بن عبید اللہ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے ع وَعَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ أَبَانِي نَبِيُّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ عَهِدَ

هٰذِهِ السَّارِيَةَ دُوْنَ اللّٰهِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابی موسیٰ اشعری سے کہ وہ کہتے تھے نہیں پروا کرتا میں کہ پوجوں میں شراب یا پوجوں میں اس ستون کو سوائے اللہ کے نقل کی یہ نسائی نے ف اس ستون کو آخر یعنی پتھر کو کہ بت پتھر کے ہوتے ہیں اور مقصود یہ ہے کہ پینا شراب کا اور پوجنا بت کا میرے نزدیک ایک حکم رکھتا ہے ☆ ح **كِتَابُ الْاِمَارَةِ وَالْقَضَاءِ** کتاب ہے بیچ بیان سرداری اور قضا کے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَطَاعَنِيْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ يُّطِعِ الْاَمِيْرَ فَقَدْ اَطَاعَنِيْ وَمَنْ يَّعْصِ الْاَمِيْرَ فَقَدْ عَصَانِيْ وَاِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّةٌ يُّقَاتَلُ مِنْ وَّرَائِهٖ وَيُتَّقٰى بِهٖ فَاِنْ اَمَرَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَعَدَلَ فَاِنَّ لَهٗ بِذٰلِكَ اَجْرًا وَاِنْ قَالَ بِغَيْرِهٖ فَاِنَّ عَلَيْهِ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ رواہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ فرمانبرداری کرے میری پس تحقیق فرمانبرداری کی اُسنے اللہ کی اور جسنے نافرمانی کی میری پس نافرمانی کی اللہ کی اور جسنے کہا طاعت کی امیر کی پس اطاعت کی میری اور جسنے نافرمانی کی امیر کی پس تحقیق نافرمانی کی میری اور سوائے اسکے نہیں کہ امام یعنی خلیفہ یا امیر اُسکا مثل سپر کے ہے قتال کیا جاتا ہے پیچھے اسکے سے اور بچا جاتا ہے بسبب اُسکے بچاؤ کیا جاتا ہے بسبب اُسکے آفات و بلیات سے پس اگر حکم کرے ساتھ تقوے اللہ کے اور انصاف کرے پس تحقیق واسطے اُس امیر کے بسبب اُسکے ہے ثواب بڑا اور اگر حکم کرے ساتھ غیر اسکے کے پس اوپر ہے بسبب اس کام کے گناہ نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **وَعَنْ** اُمِّ الْحُصَيْنِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ اُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ مُّجَدَّعٌ يَقُوْدُكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاسْمَعُوْا لَهٗ وَاَطِيْعُوْا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ام حصینؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر امیر کیا جاوے تمپر غلام کٹا ہوا کان کٹا حکم کرے تمکو موافق حکم اللہ کے پس سنو حکم اُسکا اور فرمان برداری کرو اُسکی نقل کی یہ مسلم نے ف ذکر غلام کا مبالغہ کے لیے ہے مانند قول آنحضرتؐ کے کہ جو کوئی بنائے مسجد اگرچہ مانند گھونسلے چڑیا کے موسی ہر گز مانند گھونسلے چڑیا کے نہیں ہوتی ہے ولیکن مقصود مبالغہ ہے یا مراد نائب سلطان اور خلیفہ اکبر ہے ورنہ والا غلام امیر و امام نہیں ہوتا اور اسی طرح تمام احادیث مین اور نکٹا اور کنکٹا بھی تاکید کے لیے کہا یعنی غلام حقیر و خوار ☆ ح **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ كَاَنَّ رَاْسَهٗ زَبِيْبَةٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انس سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنو یعنی کلام حاکم کا اور اطاعت کرو یعنی امر و نہی اُسکے کی جبتک کہ نہ مخالفت ہو امر اللہ کی اور رسول اُسکے کی اگرچہ عامل کیا جاوے تمپر غلام حبشی گویا کہ سر اُسکا انگور ہے یعنی مانند انگور کے ہے چھلے ہوئے اور سیاہی مین نقل کی بخاری نے **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلسَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيْمَا اَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَاِذَا اُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سننا اور فرمانبرداری کرنی واجب ہے اوپر مرد مسلمان کے بیچ اُس چیز کے کہ خوش لگے اور ناخوش لگے جبتک کہ نہ حکم کیا جاوے ساتھ گناہ کے پس جسوقت کہ حکم کیا جاوے ساتھ گناہ کے تو نہین ہے سننا اور نہ فرمانبرداری کرنی نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف یعنی سننا کلام حاکم کا اور فرمانبرداری کرنی اُسکی واجب ہے ہر مسلمان پر برابر ہے کہ حکم کرے ساتھ اُس چیز کے کہ موافق طبع اُسکی کے ہو یا موافق ہو بشرطیکہ نہ حکم کرے اُسکو ساتھ گناہ کے پس اگر حکم کرے ساتھ گناہ کے تو نہین جائز ہے فرمانبرداری اُسکی ولیکن نہین جائز ہے اُسکو لڑنا امام سے ☆ ع **وَعَنْ** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا طَاعَةَ فِيْ مَعْصِيَةٍ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوْفِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہے فرمانبرداری کسی کی یعنی کسی کی نہ امام کی اور نہ باپ غیرہ کی گناہ مین سوائے اسکے نہین کہ فرمانبرداری کرنی بیچ امر نیک کے ہے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **وَعَنْ** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ الْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَعَلٰى اَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَعَلٰى اَنْ لَّا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهٗ وَعَلٰى اَنْ نَّقُوْلَ بِالْحَقِّ اَيْنَمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَعَلٰى اَنْ لَّا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهٗ اِلَّا اَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ فِيْهِ بُرْهَانٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ کہا بیعت کی ہمنے یعنی عہد کیا ہمنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر سننے اور فرمانبرداری

سال ۱۲ ہجری کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے لکھا تھا
بیان کیا ہے کہ ہم نے اس کو
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے
ہاتھ سے لکھا ہوا دیکھا
ہے اور اس کی
اصل کو
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
کے ہاتھ سے لکھا ہوا دیکھا
ہے

کرنے کے بیچ تنگی اور آسانی کے اور روقت خوشی کے اور ناخوشی کے اور اپسر کہ ترجیح دیوین ہمپر اور اپسر کو نہ نکالین ہم امر کو اہل اُسکے سے اور اپسر کہ کہین ہم حق جہان ہوون ہم نہ ڈرین ہم بیچ مقدمے اللہ کے یعنی امر دین اور کلام حق مین ملامت ملامت کرنیوالے کی سے اور ایک روایت مین یون ہے کہ عہد کیا ہمنے اپسر کہ نہ نکالڈالین ہم امر کو اہل اُسکے سے یعنی فرمایا آنحضرتؐ نے نہ نکالڈالو امر کو اہل اُسکے سے مگر یہ کہ دیکھو تم کفر صریح کہ نزدیک تمھارے اللہ کی طرف سے اُس امر مین دلیل ہو یعنی آیت قرآن اور سنت رسول سے کہ احتمال تاویل کا نہ رکھے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ترجیح دیوین ہمپر یعنی عہد کیا ہمنے کہ صبر کرینگے ہم اپسر کہ ترجیح دیگا اوسکی ہمپر یعنی جماعت انصار پر جیسے کہ اور روایت مین آیا ہے کہ آنحضرتؐ نے انصار سے فرمایا تھا کہ بعد میرے اثرت ہوگا پس صبر کرنا تم اُسپر یعنی ترجیح اور تفضیل دیے جاوین گے تمپر بعضے بخشش و انعام اور حکومت مین چنانچہ یہ حال واقع ہوا بیچ عہد امرا کے بعد از خلفاے راشدین کے پس صبر کیا انصار نے اُسپر اور اپسر کو نہ نکالین ہم آخر یعنی نہ طلب کرین ہم امارت اور نہ معزول کرین ہم امیر کو اپنے سے اور نہ لڑین ہم اُس سے اور اخیر جملہ کے معنی یہ ہین کہ اگر کفر صریح دیکھو امام سے تو جائز ہے معزول کردینا اُسکا بلکہ واجب ہے نہ فرمانبرداری کرنی اُسکی اور امام معزول نہین ہوجاتا فسق و فجور سے امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اور امام شافعیؒ کے نزدیک معزول ہوجاتا ہے اور اسیطرح ہر قاضی اور امیر اور اصل مسئلہ یہ ہے کہ فاسق نہین ہے اہل ولایت سے نزدیک شافعیؒ کے اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک فاسق اہل ولایت سے ہے یہانتک کہ صحیح ہے واسطے باپ فاسق کے نکاح کردینا اپنی چھوٹی بیٹی کا ۲ ح ۴ ع **وعن** ابن عمرؓ قال کنا اذا بایعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی السمع والطاعۃ یقول لنا فیما استطعتم متفق علیہ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا تھے ہم جسوقت بیعت کرتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر سننے اور فرمانبرداری کرنیکے فرماتے واسطے ہمارے بیچ اُس چیز کے کہ طاقت رکھو تم نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یا تو رخصت ہے حضرتؐ کی طرف یعنی جسقدر فرمانبرداری ہوسکے اُسقدر کرو یا تاکید و تشدید ہے یعنی جتنی فرمانبرداری کرسکو قصور نکرو ۴ ع ۵ ح **وعن** ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رأی من امیرہ شیئا یکرھہ فلیصبر فانہ لیس احد یفارق الجماعۃ شبرا فیموت الا مات میتۃ جاھلیۃ متفق علیہ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ دیکھے اپنے سردار سے کوئی چیز کہ ناخوش رکھے اُسکو یعنی شرعاً طبعاً پس چاہیے کہ صبر کرے یعنی اور خروج نکرے اُسپر پس تحقیق نہین کوئی شخص کہ جدا ہو جماعت سے ایک بالشت پس مرے یعنی اسحال پر بغیر توبہ کے مگر کہ مریگا اسطرح کا مرنا کہ مرتے ہین اُسپر اہل جاہلیت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جو کوئی نکل گیا اطاعت امام سے اور جدا ہوا جماعت مسلمین سے اور مخالفت کی اجماع کی اور مرا اس حال پر پس تو مرا اس میت پر کہ مرتے ہین اُسپر اہل جاہلیت کہ دین سے خبر نہین رکھتے تھے اس لیے کہ وہ طاعت امیر کی نہین کرتے تھے اور نہ پیروی کرتے تھے ہدایت امام کی بلکہ وہ نیز اسی تھے اس سے اور نہین اجماع کرتے تھے کسی چیز پر اور نہین اتفاق کرتے تھے ایک بات پر ۴ ع **وعن** ابی ھریرۃؓ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من خرج من الطاعۃ وفارق الجماعۃ فمات میتۃ جاھلیۃ ومن قاتل تحت رایۃ عمیۃ یغضب لعصبیۃ او یدعو لعصبیۃ او ینصر عصبیۃ فقتل فقتلۃ جاھلیۃ ومن خرج علی امتی یضرب برھا وفاجرھا ولا یتحاشا من مؤمنھا ولا یفی لذی عھد عھدہ فلیس منی ولست منہ رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کہ نکلا امام کی اطاعت سے اور جدا ہوا جماعت اسلام سے پھر مرے اُسپر مرتا ہے مرنا جاہلیت کا اور جو شخص کہ لڑے نیچے نشان اندھا دھند کے یعنی نیچے نشان ایک امر کے کہ نہ ظاہر حق و باطل ہونا اُسکا اس حال مین کہ غصہ ہوتا ہے واسطے تعصب کے یعنی واسطے مذکر نے قوم کے ظلم پر نہ واسطے اعلاے کلمۃ اللہ کے اور اظہار دین اُسکے کے یا بلانا مے یعنی لوگونکو واسطے تعصب کے یعنی نہ واسطے خدا کے یا مدد کرتا ہے کسی کی واسطے تعصب کے پس مارا گیا یعنی اس حال مین پس مرنا اُسکا بطور مرنے کے جاہلیت کے ہے اور جو کوئی نکلے اُمت میری پر یعنی اُمت اجابت پر ساتھ تلوار اپنی کے کہ مارتا ہے نیک کو اُمت میری سے اور بُرے کو اور نہین پرواکرتا مسلمان اُمت میری کے یعنی نہین پرواکرتا ساتھ اس چیز کے کہ کرتا ہے اُس سے اور نہین ڈرتا عذاب اور وبال اسکے سے اور نہین پورا کرتا عہد اُسکے سے عہد اُسکا پس نہین وہ میری امت سے

یا میرے طریقے پر اور نہیں ہیں اُس سے نقل کی یہ مسلم نے **وعن** عوف بن مالک لا نتجعی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خیار ائمتکم الذین تحبونھم ویحبونکم وتصلون علیھم ویصلون علیکم وشرار ائمتکم الذین تبغضونھم ویبغضونکم وتلعنونھم ویلعنونکم قال قلنا یا رسول اللہ افلا ننابذھم عند ذلک قال لا ما اقاموا فیکم الصلوٰۃ لا ما اقاموا فیکم الصلوٰۃ الا من ولی علیہ والی فرآہ یاتی شیئا مما یکرہ من معصیۃ اللہ فلیکرہ ما یاتی من معصیۃ اللہ ولا ینزعن یدا من طاعۃ رواہ مسلم اور روایت عوف بن مالک انجعی سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا بہترین حاکموں تمھارے کہ وہ ہیں کہ دوست رکھو تم اُنکو اور وہ دوست رکھیں وہ تمکو یعنی عدل کریں پس سب سے محبت ہو آپس میں اور دعا کرو تم اُنپر اور عاکریں وہ تمپر اور بدترین حاکموں تمھارے کہ وہ ہیں کہ تبغض رکھو تم اُنسے اور بغض رکھیں وہ تمسے اور لعنت کرو تم انکو اور لعنت کریں وہ تم کو کہا عوف نے کہا ہمنے یعنی صحابہ نے لے رسول خدا کے کیا نہ پھینک دیں ہم عہد اُنکا یعنی کیا نہ معزول کردیں ہم انکو اور نہ توڑ ڈالیں عہد اُنسے اور نہ لڑیں اُنسے نزدیک اس حال کے فرمایا نہیں جبتک کہ قائم کریں تم میں نماز نہیں جبتک کہ قائم کریں تم میں نماز خبردار ہو جو شخص کہ حاکم کیا جاوے اُسپر کوئی حاکم پس دیکھے اُسکو کہ کرتا ہے ایک چیز کو خدا کے سے پس چاہیے کہ مکروہ رکھے اُس چیز کو کہ کرتا ہے گناہ خدا کے سے اور نہ کھینچے ہاتھ فرمانبرداری سے نقل کی مسلم نے **ف** جب تک کہ آخر اس سے سمجھا جاتا ہے کہ ترک کرنا نماز کا حاکموں کو موجب نقض عہد اور ترک کرنے اطاعت انکی کا ہے مانند کفر کے اس لیے کہ نماز ستون دین کا ہے اور فرق کرنیوالی ہے درمیان ایمان کفر کے بخلاف اور کرنا ہوں کے کہ وہ ایسے نہیں اور اسمیں تشدید و تہدید عظیم ہے اوپر ترک کرنے نماز کے پ **وعن** ام سلمۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون علیکم امراء تعرفون وتنکرون فمن انکر فقد برئ ومن کرہ فقد سلم ولکن من رضی وتابع قال افلا نقاتلھم قال لا ما صلوا اما من کرہ بقلبہ انکر بقلبہ رواہ مسلم اور روایت ام سلمہ سے کہ نقل کی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہونگے تمپر امیر کہ ہونگے بعضے افعال اُنکے اچھے اور بعضے بُرے پس جسنے انکار کیا یعنی جو کوئی قادر ہوا اسپر کہ بیان کرے اُسکے منھ پر کہ یہ فعل تیرا بُرا ہے اور رکمدیا پس تحقیق پاک ہوا یعنی نفاق سے اور رہا منہ سے اور جسنے مکروہ جانا یعنی جو کوئی نہ قادر ہوا زبان سے کہنے پر ولیکن مکروہ جانا دل سے پس تحقیق سالم رہا یعنی مشارکت سے گناہ اور وبال میں ولیکن جو کوئی راضی ہوا یعنی ساتھ فعل اُنکے کے دل سے اور پیروی کی یعنی اُنکی کرنے بُرائیوں میں پس وہ شریک ہوا ساتھ اُنکے گناہ اور وبال میں کہا صحابہ نے کیا پس نہ لڑیں ہم اُنسے یعنی اُسوقت فرمایا نہیں جبتک کہ نماز پڑھیں نہیں جبتک کہ نماز پڑھیں یعنی جس شخص نے مکروہ جانا ساتھ دل اپنے کے اور انکار کیا ساتھ دل اپنے کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی جس شخص نے آخر یہ تقسیر کی راوی نے اس قول کی ومن کرہ فقد سلم کذا ذکر التیجر اور ملا علی نے کہا کہ تفسیر ہے فمن انکر ومن کرہ کی کہ مذکور ہیں دونوں جملے حدیث میں **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم سترون بعدی اثرۃ وامورا تنکرونھا قالوا فما تامرنا یا رسول اللہ قال ادوا الیھم حقھم وسلوا اللہ حقکم متفق علیہ اور روایت عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا ہم کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق تم دیکھو گے پیچھے میرے ترجیح دینے کو اور کئی چیزیں کہ بُری جانو گے تم عرض کیا صحابہ نے کیا حکم فرماتے ہو تم ہمکو یا رسول اللہ یعنی اُسوقت فرمایا ادا کرو تم طرف اُنکے حق اُنکا اور مانگو اللہ سے حق اپنا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی تم اپنی طرف سے حق حاکموں کے ادا کرو یعنی اطاعت کرو اُنکی اور مددگار رہو اور اگر وہ تمھارے حق میں قصور کریں صبر کرو اور جناب حق میں التجا کرو کہ جزا تم کو دے پ **وعن** وائل بن حجر قال سال سلمۃ بن یزید الجعفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا نبی اللہ ارایت ان قامت علینا امراء یسالونا حقھم ویمنعونا حقنا فما تامر فاعرض عنہ ثم سالہ فاعرض عنہ ثم سالہ فاعرض عنہ ثم جذبہ الاشعث او جذبہ الاشعث وقال اسمعوا واطیعوا فانما علیھم ما حملوا وعلیکم ما حملتم رواہ مسلم اور روایت ہے وائل بن حجر سے کہ کہا پوچھا سلمہ بن یزید جعفی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا اے نبی اللہ کے خبر دیجیے مجکو کہ کیا فرماتے ہیں آپ ہمکو اگر مسلط ہوں ہمپر اُمرا نہیں ہمسے حق اپنا یعنی اطاعت خدمت اور نہ دیں ہمکو حق ہمارا یعنی نہ عدل کریں اور نہ غنیمت دیں فرمایا سنو یعنی کلام اُنکا

ف یعنی جس جگہ کہ حاکم ظاہر ہو کفر کا اور نہ ہو اُسکے ساتھ اسلام کا اور نہ ہو اُسکے ساتھ اسلام کا اور نہ ہو اُسکے ساتھ اسلام کا

ظاہر میں اور فرمانبرداری کرو یعنی باطن میں یا سنو بات اُنکی اور اطاعت کرو فعل میں پس سوائے اسکے نہیں کہ اُنپر ہے وہ چیز کہ اُٹھائے گئے یعنی تکلیف دیے گئے قبیلہ عدل اور دینے حق رعیت سے اور تپر ہے وہ چیز کہ اُٹھائے گئے یعنی اطاعت کرنی اور صبر کرنا بلاؤں پر نقل کی یہ مسلم نے **ف** حاصل یہ کہ واجب ہے ہر ایک وہ چیز کہ تکلیف دیا گیا بس بڑھے حد اپنی سے ۔ ع **وعن** عبد اللہ بن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من خلع یدا من طاعۃ لقی اللہ یوم القیمۃ ولا حجۃ لہ ومن مات ولیس فی عنقہ بیعۃ مات میتۃ جاھلیۃ رواہ مسلم اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے جو شخص کہ نکالے ہاتھ اپنا طاعت سے ملاقات کریگا اللہ تعالیٰ سے دن قیامت کے اُس حال میں کہ نہیں حجت اُسکے لیے یعنی دلیل ایمان کی اور جو کوئی مرے اس حال میں کہ نہیں اُسکی گردن میں بیعت امام کی یعنی اطاعت امام حق کی دین میں مریگا مرنا جاہلیت کا ۔ ناقل کہ یہ مسلم نے **وعن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کانت بنو اسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلک نبی خلفہ نبی وانہ لا نبی بعدی وسیکون خلفاء فیکثرون قالوا فما تامرنا قال فوا ببیعۃ الاول فالاول اعطوھم حقھم فان اللہ سائلھم عما استرعاھم متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہا تھے بنی اسرائیل کو ادب سکھلاتے تھے اُنکو نبیا جبکہ مرتا ایک نبی جائے نشین ہوتا اُنکا اور نبی اور تحقیق حال یہ ہے کہ نہیں آئے ہوا لوگوں نبی پیچھے میرے اور ہونگے بعد میرے امیر اور بہت ہونگے عرض کیا صحابہؓ نے پس کیا حکم فرماتے ہو ہمکو یعنی جبکہ بہت ہونگے امیر بعد آپکے اور واقع ہوگا اُنمیں تنازع آپس میں کیا فرماتے ہو ہمکو کرنے کو اُس وقت فرمایا پوری کرو بیعت پہلے کی پھر پہلے کی یعنی اتباع پہلے خلیفہ کا کیجیے اگر مدعی ہو دوسرا اتباع نہ کیجیے اور دو اُنکو حق اُنکا پس تحقیق اللہ تعالیٰ پوچھیگا اُنسے اُس چیز سے کہ طلب چرانے کی کی ہے اُنسے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** پوری کرو آخر یعنی وفا کرو بیعت خلیفہ اول کی پھر بیعت اُس خلیفہ کی کہ بعد اُسکے ہو اور وہ اول بہ نسبت اُسکے ہے کہ بعد اسکے ہے یعنی خلیفہ بعد از خلیفہ کے ہونگے تم بھی بیعت ہر ایک سے اسی ترتیب کرنا اور وفا کرنا مقصود ہے کہ بیعت اول کے لیے ہے جیسے کہ حدیث آیندہ میں آتا ہے اور قول اعطوھم حقھم مانند قول کے ہے جملہ فوا ببیعۃ الاول سے اور قول فان اللہ سائلھم تعلیل ہے واسطے امر کے تم حق دینے حق اُنکے کے اور اس میں اختصار ہے یعنی پس واُنکو حق اُنکا اگرچہ نہ پوریں وہ تمکو حق تمھارا اُس چیز سے آخر یعنی پوچھیگا حق عالیا سے پس حق تمھارا بھی اُنسے لیگا ۔ ش ع **وعن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا بویع لخلیفتین فاقتلوا الاخر منھما رواہ مسلم اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ بیعت کیجاوے واسطے دو خلیفوں کے پس قتل کرو اُسکو کہ اخیر ہے اُنمیں سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی جو ساتھ اُسکے تا پھیرا جائے طرف راہ خدا کے یا مارا جاوے اس لیے کہ وہ باغی ہے اور بعضوں نے کہا مراد قتل سے باطل کرنا بیعت کی کا ہے اور سست کرنا اُسکا ع ش ح **وعن** عرفجۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انہ ستکون ھنات وھنات فمن اراد ان یفرق امر ھذہ الامۃ وھی جمیع فاضربوہ بالسیف کائنا من کان رواہ مسلم اور روایت ہے عرفجہ سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ ہونگے شر و فساد پس جو شخص کہ ارادہ کرے جدائی ڈالنے کا امر اس امت میں اس حال میں کہ امت ہو اکٹھی پس مار اُسکو ساتھ تلوار کے کسی باشد نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی انواع انواع کے فتنے و فساد ہونگے واسطے طلب امارت کے ہر جہت سے اور امام وہی ہوگا کہ جسکے لیے اول منعقد ہوئی ہوگی بیعت اور کسے باشد یعنی اگرچہ بڑا اشراف اور بڑا عالم ہو اور سزاوار تر جانو اُسکو ساتھ امامت کے لیکن چونکہ باعث شر و فساد اور تفریق امت کا ہے لائق قتل کے ہے بشرطیکہ اول لائق امامت کے ہو ع ش ح **وعنہ** قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اتاکم وامرکم جمیع علی رجل واحد یریدان یشق عصاکم او یفرق جماعتکم فاقتلوہ رواہ مسلم اور روایت ہے عرفجہ سے کہ کہا سنا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص آوے تمھارے پاس یعنی ساتھ دعوی خروج کے خلیفہ یوقت پر اس حال میں کہ امر تمھارا اکٹھا ہو ایک شخص پر اور ایک خلیفہ پر وہ چاہتا ہو کہ پھیرے لاٹھی تمھاری کو

ع یعنی دو امر فرماں ہوں ۱۲

یا جُدائی ڈالے جماعت تمھاری مین نقل کی یہ مسلم نے ف چیرے لاٹھی تمھاری کو یہ کنایہ ہے جدائی ڈالنے سے لوگون کے جمع ہونے کو ایک امر پر بمنزلہ لاٹھی کے رکھا اور جُدائی ڈالنے کو مانند پھاڑنے اُسکے کے اور یا جُدائی ڈالے آخر ظاہر پر شک راوی سے ہے اور احتمال ہے کہ اول کو حمل کرین اوپر جُدائی ڈالنے کے مرتدیا مین اور دوسرے کو احکام دین مین ش **وعن** عبد اللہ بن عمرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بایع اماما فاعطاہ صفقۃ یدہ وثمرۃ قلبہ فلیطعہ ان استطاع فان جاء اٰخر ینازعہ فاضربوا عنق الاٰخر رواہ مسلم اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے بیعت کی امام سے پس دیا اُسکو صفقہ ہاتھ اپنے کا اور ثمرہ دل اپنے کا یعنی ظاہر مین اور خلوص دل سے اتباع اُسکا قبول کیا پس چاہیے کہ اطاعت اُسکی کرے اگر کر سکے یعنی جسقدر کر سکے پس اگر آوے دوسرا کہ دعوی امامت کا کرے اور خروج کرے امام اول پر پس مارو گردن اُس دوسرے کی نقل کی یہ مسلم نے **وعن** عبد الرحمن بن سمرۃؓ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسأل الامارۃ فانک ان اعطیتہا عن مسألۃ وکلت الیہا وان اعطیتہا عن غیر مسألۃ اعنت علیہا متفق علیہ اور روایت ہے عبد الرحمن بن سمرہؓ سے کہ کہا فرمایا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ مانگ سرداری کو پس تحقیق تو اگر دیا گیا سرداری بسبب مانگنے کے تو سونپا جاویگا طرف اُسکے اور اگر دیا گیا تو سرداری بغیر سوال کے مدد دیا جاویگا تو اللہ کی طرف سے اُس سرداری پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف سونپا جاویگا طرف اُسکے تا سرانجام کرے امارت کا اور امارت امر دشوار ہے کہ سرانجام نہین کر سکتا اُسکو کوئی بغیر دا الٰہی کے اور اگر بغیر مانگے ملیگی تو اللہ تعالی مدد گار تیرا رہیگا اور توفیق بخشے گا عدالت و اہتمام اُسکے پر ش **وعن** ابی ہریرۃؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انکم ستحرصون علی الامارۃ وستکون ندامۃ یوم القیمۃ فنعم المرضعۃ وبئست الفاطمۃ رواہ البخاری اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تحقیق تم حرص کروگے اوپر سرداری کے اور ہوگی وہ سرداری یعنی حرص کی موجب پشیمانی کی دن قیامت کے پس اچھی ہے دودھ پلانیوالی سرداری اور بُری ہے دودھ چھڑانیوالی سرداری نقل کی یہ بخاری نے ف مشابہت دی اوائل سرداری کو ساتھ دودھ پلانیوالی عورت کے اور انقطاع سرداری کو ساتھ دودھ چھڑانے والی کے یعنی سرداری جسوقت آتی ہے بہت اچھی لگتی ہے مانند دودھ پلانے والی کے اور جسوقت جاتی ہے یعنی بسبب مرنے اُس شخص کے یا تغیر ہونے اُس شخص کے بُری لگتی ہے مانند دودھ چھڑانیوالی کے پس نہین لائق ہے واسطے عاقل کے یہ کہ درپے ہو لذتون کے کہ پیچھے آوین وہ اُنکے حسرتین ش **وعن** ابی ذرٍّؓ قال قلت یا رسول اللہ الا تستعملنی قال فضرب بیدہ علی منکبی ثم قال یا اباذر انک ضعیف وانہا امانۃ وانہا یوم القیمۃ خزی وندامۃ الا من اخذہا بحقہا وادی الذی علیہ فیہا وفی روایۃ قال لہ یا اباذر انی اراک ضعیفا وانی احب لک ما احب لنفسی لا تامرن علی اثنین ولا تولین مال یتیم رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ کہا مین نے یارسول اللہ کیا نہین عامل کرتے مجکو کہا ابوذرؓ سے کہ مارا حضرتؐ نے اپنا ہاتھ میرے مونڈھے پر یعنی ازراہ لطف و شفقت کے پھر فرمایا اے ابوذرؓ تو ضعیف ہے اور یہ سرداری امانت ہے یعنی خدا کیطرف سے کہ جو بندونکا ساتھ اُسکے متعلق ہے پس خیانت نکرنی چاہیے اُسمین اور تحقیق وہ سرداری ہوگی دن قیامت کے سبب رسوائی اور پشیمانی کی لیکن جس شخص نے لیا اُسکو ساتھ حق اُسکے کے اور ادا کیا اُس حق کو کہ اُسپر ہے اُس سرداری مین یعنی جسنے عدل و احسان کیا اُسکے لیے سرداری باعث رسوائی اور وبال کی نہین ہوگی اُسپر اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے ابوذرؓ کو اے ابوذرؓ تحقیق مین دیکھتا ہون تجکو ضعیف کہ جو چاہتا ہون واسطے تیرے اُس چیز کو کہ دوست رکھتا ہون واسطے نفس اپنے کے نامیر ہو تو دو شخصون پر بھی اور نہ سرانجام کار ہو مال یتیم کا نقل کی یہ مسلم نے ف دوست رکھتا ہون آخر یعنی اگر ہوتا مین ضعیف مانند تیرے نہ اُٹھاتا مین اس بوجھ کو ولیکن اللہ تعالی نے قوت دی تجکو پھر تحمل دیا مجکو اور اگر نہ تحمل دیتا وہ مجکو نہ اُٹھاتا مین اس بوجھ کو اور کہا نووی نے کہ یہ حدیث اصل عظیم ہے پرہیز کرنے کے سرداری سے

ف امارۃ بالجبر حکومت بالجبر علامت دنشان ۱۲

خصوصاً جو کہ ضعیف ہو اداے حقوق اسکے سے ۱۲ ع **وَعَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ دَخَلْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ بَنِیْ عَمِّیْ فَقَالَ اَحَدُھُمَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَمِّرْنَا عَلٰی بَعْضِ مَا وَلَّاکَ اللّٰہُ وَقَالَ الْاٰخَرُ مِثْلَ ذٰلِکَ فَقَالَ اِنَّا وَاللّٰہِ لَا نُوَلِّیْ عَلٰی ھٰذَا الْعَمَلِ اَحَدًا سَاَلَہٗ وَلَا اَحَدًا حَرَصَ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ لَا نَسْتَعْمِلُ عَلٰی عَمَلِنَا مَنْ اَرَادَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی موسیٰؓ سے کہ کہا داخل ہوا میں حضرتؐ کے پاس اور دو شخص بیٹے چچا میرے کے پس کہا ایک نے انمیں سے یا رسول اللہ امیر کر دیجئے اوپر بعضے کاموں کے جو والی کیا ہے تمکو اللہ نے اور کہا دوسرے نے بھی مانند اسی کے پس فرمایا حضرتؐ نے تحقیق ہم تم سے خدا کی نہیں والی کرتے اوپر اس کام کے یعنی کاروبار اور شریعت کے اُس کسی کو کہ مانگے ہمسے ولایت کو اور نہ اُس کسی کو کہ حرص کرے اُسپر اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے نہیں عامل کرتے ہم اوپر کام اپنے کے اُسکو کہ ارادہ رکھے اُسکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** عادت شریف حضرتؐ کی تھی کہ جو کوئی کوئی خدمت طلب کرتا اور درخواست کرتا اُسکو وہ کام نہ دیتے اس لیے کہ یہ بات لالت کرتی ہے محبت جاہ پر کہ باعث خرابی اُسکے کی ہے آخر میں ۱۲ ع **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَجِدُوْنَ مِنْ خَیْرِ النَّاسِ اَشَدَّھُمْ کَرَاھِیَۃً لِھٰذَا الْاَمْرِ حَتّٰی یَقَعَ فِیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پاؤگے تم بہترین لوگوں میں سخت اُنکا ازروے کراہت کے واسطے اِس امر کے یہانتک کہ پڑے اُسمیں یعنی نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** یعنی جو کوئی بہت مکروہ رکھے اختیار امارت کو اُس کو بہترین لوگوں کا جانو یہانتک کہ پڑے اُسمیں یعنی پس ہوگی بعد اُسکے ندامت جیسے کہ اوپر گذرا روایت میں اور طیبی نے کہا کہ پاؤگے ایسے شخص کو بہترین لوگوں کا یہانتک کہ پڑے اُسمیں پس وقت نہیں ہوگا بہترین لوگوں کا بلکہ بدترین اُنکا ۱۲ ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ فَالْاِمَامُ الَّذِیْ عَلَی النَّاسِ رَاعٍ وَھُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ وَھُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ وَالْمَرْاَۃُ رَاعِیَۃٌ عَلٰی اَھْلِ بَیْتِ زَوْجِھَا وَوَلَدِہٖ وَھِیَ مَسْئُوْلَۃٌ عَنْھُمْ وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلٰی مَالِ سَیِّدِہٖ وَھُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْہُ اَلَا فَکُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو سب تمھارے نگہبان رعیت کے ہیں اور تم سب سوال کیے جاؤگے اپنی رعیت سے پس امام جو حاکم ہو لوگوں پر نگہبان ہے اور وہ پوچھا جاویگا احوال رعیت اپنی سے اور مرد نگہبان ہے اوپر گھر والوں اپنے کے اور عورت نگہبان ہے اوپر گھر خاوند اپنے اور فرزندوں اُسکے کے اور وہ سوال کی جاویگی حق اُنکے سے اور غلام مرد کا نگہبان ہے اوپر مال مالک اپنے کے اور وہ سوال کیا جاویگا اُس سے خبردار ہو پس ہر ایک تم میں سے نگہبان ہے اور ہر ایک تم سوال کیے جاؤگے رعیت اپنی سے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** لکھا ہے علما نے کہ ہر شخص نگہبان ہے اوپر اعضاے حواس اپنے کے بھی اور وہ پوچھا جاوے گا احوال اُنکے سے کہ کہاں استعمال کیا تم نے اُنکو اور کس طرح استعمال کیا اور حدیث میں اسکو نہ ذکر کیا اس لیے کہ ظاہر ہے ۱۲ ع **وَعَنْ** مَعْقِلِ بْنِ یَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ وَالٍ یَلِیْ رَعِیَّۃً مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَیَمُوْتُ وَھُوَ غَاشٌّ لَھُمْ اِلَّا حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ الْجَنَّۃَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے معقل بن یسار سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہیں کوئی بندہ کہ نگہبانی کرے اللہ اُس سے رعیت کی یعنی امام و نگہبان کرے اُنکا پس نگہبانی کی اُسنے رعیت کی ساتھ خیرخواہی کے مگر کہ نہ پاویگا بو بہشت کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی نہیں بو پاویگا

ف رعیت کی نگہبانی کرنے والے کو حکومت اور امارت کی ممانعت اور نگہبان کی

ساتھ ہو یا نے والون کے قیامت مین حال آنکہ ہو اسکی پاؤن جاوینگی مسافت پانسو برس کی راہ سے یا نہین ہو یا وہ بچا ساتھ نجات پانے والون کے یا نہین پاویگا وہ مطلق اگر کفر پر مریگا یا حلال جانتا ہو ظلم کو ۱۲ **وعن** عابد بن عمرو قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لن یزال المرء معنقا صالحا ما لم یصب دما حراما رواہ البخاری اور روایت ہے عابد بن عمرو سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے بہ ترین سزاوار و نکا ظالم ہے نقل کی یہ مسلم نے **وعن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم من ولی من امر امتی شیئا فشق علیھم فاشقق علیہ ومن ولی من امر امتی شیئا فرفق بھم فارفق بہ رواہ مسلم اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا الٰہی جو شخص کہ والی اور متصرف کیا گیا کام امت میری سے کسی چیز کا پھر مشقت ڈالی اوپر اس مشقت ڈال تو اوپر اور جو شخص کہ والی کیا گیا کام اُمت میری سے کسی چیز کا پھر نرمی کی ساتھ انکے پس نرمی کر تو ساتھ اُسکے نقل کی یہ مسلم نے **وعن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المقسطین عند اللہ علی منابر من نور عن یمین الرحمن وکلتا یدیہ یمین الذین یعدلون فی حکمھم واھلیھم وما ولوا رواہ مسلم اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق امرائے عادل نزدیک خدا کے نور کے منبرون پر ہونگے طرف داہنی ہاتھ رحمٰن کے اور دونون ہاتھ اُسکے داہنے ہین وہ لوگ کہ انصاف کرتے ہین بیچ احکام اپنے کے اور اہل اپنے کے اور اُس چیز کے کہ والی ہین نقل کی یہ مسلم نے **ف** طرف داہنے ہاتھ آنحہ یہ کنایہ ہے بڑی قدر و مرتبہ ہونے اُنکے سے نزدیک اللہ تعالیٰ کے اس لیے کہ جو کوئی عظیم القدر ہوتا ہے اپنے طرف کھڑا ہوتا ہے اور بیٹھتا ہے اور دونون ہاتھ اُسکے داہنے ہین یہ دفع توہم کے لیے فرمایا کہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ داہنا مقابل بائین ہاتھ کے ہے اس لیے کہ بائین ہاتھ مین ضعف و نقصان ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ پاک ہے اُس سے اور اطلاق ہاتھ کا اللہ تعالیٰ پر متشابہات سے ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ مراد اس سے کیا ہے اور مراد قوت و غلبہ ہے اور بیچ حکم اپنے کے یعنی جو کہ متعلق ہے ساتھ خلافت و امارت کے اور اہل اپنے کے یعنی انصاف کرتے ہین اپنے اہل حقوق مین کہ واجب ہے اُنپر اور اُس چیز کے کہ والی ہین یعنی انصاف کرتے ہین اُس چیز مین کہ اُنکو ولایت ہے اُنپر جیسے پرورش یتیم کی یا مال وقف کی خبرگیری کرنی وغیر ذالک و کہا اہل حق نے کہ آدمی کو چاہیے کہ عدل کرے اپنے نفس پر بھی کہ نہ ضائع کرے وقت کو بیچ اُس چیز کے کہ نہین حکم کیا ہے اللہ تعالیٰ نے ساتھ اُسکے بلکہ فرمانبرداری کرے اوامر الٰہی کی اور باز رہے نواہی اُسکے سے علی الدوام جیسے کہ طریقہ ہے اولیاء کرام مقربین کا یا غالبًا جیسے کہ عادت ہے مؤمنین صالحین کی **وعن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بعث اللہ من نبی ولا استخلف من خلیفۃ الا کانت لہ بطانتان بطانۃ تامرہ بالمعروف وتحضہ علیہ وبطانۃ تامرہ بالشر وتحضہ علیہ والمعصوم من عصمہ اللہ رواہ البخاری اور روایت ہے ابو سعید سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین بھیجا اللہ نے کوئی نبی اور نہین خلیفہ کیا کوئی خلیفہ مگر کہ ہوتے ہین اُسکے لیے دو رفیق چھپے ہوئے ایک رفیق حکم کرتا ہے اُس کو ساتھ نیکی کے اور رغبت دلاتا ہے اُسکو اُسپر اور ایک رفیق چھپا ہوا حکم کرتا ہے اُسکو ساتھ بُرائی کے اور رغبت دلاتا ہے اُس کو ساتھ بُرائی کے اور بچایا گیا گناہ سے وہ ہے کہ بچایا اُسکو اللہ نے نقل کی یہ بخاری نے **ف** مراد دوست چھپے سے فرشتہ اور شیطان ہے کہ دونون آدمی کے باطن مین رہتے ہین کہ اول حکم ساتھ خیر کے کرتا ہے اور دوسرا ساتھ بُرائی کے اور بچایا گیا گناہ سے آنحہ یہ اشارہ ہے ساتھ حال انبیا کے صلوٰۃ اللہ و سلامہ علیہم اجمعین اور بعضے خلفا کے بھی کہ محفوظ رکھتا ہے اُنکو اللہ تعالیٰ شر شیطان سے یا مراد دو دوست سے وزیر و مشیر ہین مشابہ بطانہ یعنی استر کے کہ نہین جدا ہوتے صحبت اُسکی سے اور یہ کہ نہین خالی کوئی نبی اور خلیفہ مصاحب ہونے دو شخصون مختلف سے یا دو جماعتون سے کہ آپسمین مخالف ہوتی ہین رائین جیسا کہ دیکھا جاتا ہے بیچ نشینون بادشاہون اور امرا کے اور اللہ جسکو چاہتا ہے اُنمین سے بچاتا ہے

کہ کلام بُرے کا نہیں قبول کرتا ۔ ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ قَیْسُ بْنُ سَعْدٍ مِّنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَنْزِلَۃِ صَاحِبِ شُرَطِہٖ مِنَ الْاَمِیْرِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا تھے قیس بن سعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بمنزلہ کوتوال کے بہ نسبت عامیوں کے نقل کی یہ بخاری نے ف یعنی حضرت کے سامنے حاضر رہتے تھے واسطے جاری کرنے احکام کے جیسے کوتوال میروں کے یہاں اس بات پر مقرر ہیں ۔ ع وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ لَمَّا بَلَغَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَھْلَ فَارِسَ قَدْ مَلَّکُوْا عَلَیْھِمْ بِنْتَ کِسْرٰی قَالَ لَنْ یُّفْلِحَ قَوْمٌ وَّلَّوْا اَمْرَھُمُ امْرَاَۃً رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی بکرہ سے کہ کہا جب پہونچی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر کہ فارسیوں نے بادشاہ کیا اپنے اوپر کسریٰ کی بیٹی کو فرمایا ہرگز نہ فلاح پاویگی وہ قوم کہ والی وحاکم کیا اپنے کام کا یعنی اپنے ملک کے کام کا عورت کو نقل کی یہ بخاری نے ف اس سے معلوم ہوا کہ عورت قابل ولایت سرداری کے نہیں ۔ ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری عَنِ الْحَارِثِ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰمُرُکُمْ بِخَمْسٍ بِالْجَمَاعَۃِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَۃِ وَالْھِجْرَۃِ وَالْجِھَادِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَاِنَّہٗ مَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَۃِ قِیْدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَۃَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِہٖ اِلَّا اَنْ یُّرَاجِعَ وَمَنْ دَعَا بِدَعْوَی الْجَاھِلِیَّۃِ فَھُوَ مِنْ جُثَی جَھَنَّمَ وَاِنْ صَامَ وَصَلّٰی وَزَعَمَ اَنَّہٗ مُسْلِمٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ روایت ہے حارث اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کرتا ہوں مین تمکو ساتھ پانچ چیزون کے ایک تو اتباع کرنی جماعت مسلمین کی یعنی قول اور عمل مین اور اعتقاد مین اور دوسرے سُننے اور حکم بجا لانے امرا اور علما کے یعنی جو حکم کہ موافق شرع کے ہو اور تیسرے ساتھ ہجرت کرنے کے اور جو تھے جہاد کرنے کے اللہ کی راہ مین اور تحقیق جو شخص نکلا سب مسلمانونکی راہ سے برابر ایک بالشت کے تحقیق نکالی اُسنے رسّی اسلام کی گردن اپنی سے مگر یہ کہ پھر آوے اور جس شخص نے پکارا پکارنا جاہلیت کا سا پس وہ شخص جماعت دوزخیونکی سے ہے اگرچہ روزہ رکھے اور نماز پڑھے اور کہے کہ مین مسلمان ہون نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ف ہجرت کرنے کی مراد ہجرت سے ہے جانا دارالکفر سے طرف دارالاسلام کے اور دارالبدعۃ سے طرف دارالسنہ کے اور معصیت سے طرف توبہ کے بموجب فرمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اَلْھِجْرَۃُ ھِجْرَتَانِ ھِجْرَۃٌ مَنْ ھَجَرَ مَا کَرِہَ اللّٰہُ عَنْہُ اور جہاد الخ یعنی لڑنا کافرونسے واسطے ترقی اسلام کے اور مارنا نفس کو ساتھ باز رکھنے اُسکے کے خواہشون اُسکی سے کہ وہ دشمنی نفس کی ساتھ آدمی کے قوی تر ہے اور بہت ضرر کرنیوالی ہے دشمنی کافرونکی سے ساتھ اسکے اور جو شخص کہ نکلا الخ یعنی جو شخص صحت اہو اُس چیز سے کہ اُسپر جماعت ہے ساتھ ترک کرنے سنت کے اور اتباع بدعت کے اور نہ کرنے اطاعت امام کے اگرچہ تھوڑی سی ہو پس تحقیق نکالی رسّی اسلام کی یعنی توڑا عہد اسلام کا اور ذمہ اسکا مگر یہ کہ رجوع کرے اس فعل سے اور جس شخص نے کہ پکارا الخ یعنی جسنے بلایا اور باعث ہوا لوگون کو اوپر عادات اور طرق جاہلیت کے اور بعضون نے کہا کہ مراد پکارنا ہے کہ ہم بھی ایام جاہلیت مین کہ جب دشمن کسی شخص پر غالب آتے فریاد کرتا ساتھ آواز بلند کے یا آل فلان یا آل فلان پس دوڑتے لوگ اُسکی مدد کے لیے ظالم ہو تا وہ یا مظلوم ۔ ع وَعَنْ زِیَادِ بْنِ کُسَیْبٍ الْعَدَوِیِّ قَالَ کُنْتُ مَعَ اَبِیْ بَکْرَۃَ تَحْتَ مِنْبَرِ ابْنِ عَامِرٍ وَھُوَ یَخْطُبُ وَعَلَیْہِ ثِیَابٌ رِقَاقٌ فَقَالَ اَبُوْ بِلَالٍ اُنْظُرُوْا اِلٰی اَمِیْرِنَا یَلْبَسُ ثِیَابَ الْفُسَّاقِ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرَۃَ اسْکُتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ اَھَانَ سُلْطَانَ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ اَھَانَہُ اللّٰہُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا اَحَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے زیاد بن کسیب عدوی سے کہ کہا تھا مین ساتھ ابی بکرہؓ کے نیچے منبر ابن عامرؓ کے اس حال مین کہ وہ خطبہ کہتے تھے اور تھے اُنپر کپڑے باریک پس کہا ابو بلال نے کہ دیکھو تم طرف امیر ہمارے کے پہنتا ہے کپڑے فاسقون کے سے کہا ابو بکرہؓ نے چپ رہ سُنا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ جو شخص اہانت کرے بادشاہ کی کہ اللہ کی طرف سے ہو زمین مین خوار و شکستہ کریگا اُسکو اللہ تقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے ف پہنتا ہے کپڑے الخ احتمال ہے کہ وہ کپڑے حرام ہون گے قسم حریر سے اور ابی بکرہؓ نے زیاد کو طعن کیسے سبب منع کیا کہ وہ نصیحت باعث فضیحت و فتنہ کی تھی اور احتمال یہ بھی ہے کہ ریشمی نہون لیکن چونکہ پہننا باریک کپڑون کا دابہ چین اور الون کا ہے نہ زاہدون کا نسبت کیا اُسکو طرف فسق کے چنانچہ کہا ہے بعضون نے مَنْ رَقَّ ثَوْبُہٗ رَقَّ دِیْنُہٗ ع وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سِمْعَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

ف ہجرت کی دو قسم ہیں ایک ہجرت ظاہری دوسری ہجرت باطنی ظاہری ہجرت کی تین قسم ہیں اول ہجرت ابدان دوم ہجرت قلوب سوم ہجرت ابدان و قلوب ہجرت ابدان کی تین قسم ہیں اول ہجرت کفار دوم ہجرت بدعت سوم ہجرت معصیت ہجرت کفار کی تین قسم ہیں اول ہجرت کفار حربی دوم ہجرت کفار ذمی سوم ہجرت کفار مرتد ہجرت کفار حربی کی تین قسم ہیں اول ہجرت کفار حربی کی طرف دار الاسلام کے دوم ہجرت کفار حربی کی طرف دار الاسلام کے سوم ہجرت کفار حربی کی طرف دار الاسلام کے ہجرت کفار حربی کی طرف دار الاسلام کے تین قسم ہیں اول ہجرت کفار حربی کی طرف دار الاسلام کے دوم ہجرت کفار حربی کی طرف دار الاسلام کے سوم ہجرت کفار حربی کی طرف دار الاسلام کے ہجرت کفار حربی کی طرف دار الاسلام کے تین قسم ہیں اول ہجرت کفار حربی کی طرف دار الاسلام کے دوم ہجرت کفار حربی کی طرف دار الاسلام کے سوم ہجرت کفار حربی کی طرف دار الاسلام کے

جسنے باریک کپڑے پہنے باریک کپڑا دین اپنے کا ۱۲

صلی اللہ علیہ وسلم کا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے نواس بن سمعان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں تابعداری کسی مخلوق کی بیچ گناہ خالق کے نقل کی یہ شرح السنہ میں ف یعنی اگر مخلوق حکم کرے ساتھ گناہ کے اگرچہ امیر ہو اطاعت اُسکی نہ کرنی چاہیے اور اگر اکراہ یعنی جبر کرے تو اس صورت میں گناہ نہیں ۱۲ ح **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من امیر عشرۃ الا یؤتی بہ یوم القیمۃ مغلولا حتی یفک عنہ العدل او یوبقہ الجور رواہ الدارمی اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی امیر دس شخصوں کا بھی مگر کہ لایا جاویگا دن قیامت کے طوق کیا ہوا یہانتک کہ چھڑا دیگا اور چھڑا کریگا اُس سے طوق کو عدل کہ اُسنے کیا ہے یا یہ کہ ہلاک کرے اُسکو ظلم نقل کی یہ داری نے ف یعنی حاکم کو ایک بار بانہ ھر کر درگاہ رب العزت میں لاوینگے خواہ عادل ہو یا ظالم اور بعد تحقیق کے اگر عادل ہوگا نجات پاویگا اور اگر ظالم ہوگا تو ہلاک ہوگا ۱۲ ح **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویل للامراء ویل للعرفاء ویل للامناء لیتمنین اقوام یوم القیمۃ ان نواصیھم معلقۃ بالثریا یتجلجلون بین السماء والارض فانھم لم یلوا عملا رواہ فی شرح السنۃ ورواہ احمد وفی روایتہ ان دواب یعلقون بالثریا یتذبذبون بین السماء والارض ولم یکونوا عملوا عملا علی شیء اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ولے ہے یعنی مصیبت ہے واسطے سرداروں کے مصیبت ہے واسطے چودھریوں کے اور مصیبت ہے واسطے امینوں کے اور البتہ آرزو کرینگی قومیں دن قیامت کے کہ بال اُنکی پیشانیوں کے لٹکائے جاتے یعنی دنیا میں بیچ ثریا کے اس حال میں کہ بلیں درمیان آسمان وزمین کے اور آرزو کرینگی کہ نہ والی ہوتے کسی عمل کے نقل کی یہ شرح السنہ میں اور روایت کی یہ احمدؒ نے اور اُنکی روایت میں یہ ہے کہ آرزو کرینگی کہ کاش کے چوٹیاں اُنکی لٹکائی گئی ہوتیں ثریا بلند پر درمیان آسمان وزمین کے اور نہ کیے گئے ہوتے حامل کسی چیز پر ف لفظ ویل کے معنی ہیں غم اور ہلاک اور مشقت بسبب عذاب کے اور بعضوں نے کہا ویل ایک نالہ ہے دوزخ میں وارد ہوا ہے کہ ویل ایک نالہ ہے دوزخ میں کہ گرتا چلا جاویگا اُسمیں کافر چالیس برس اور اُسکے تہ تک پونہچے گا اور امینوں کے یعنی جنکو کہ امین کیا ہے حاکموں نے صدقات پر اور خراج لینے پر اور تمام اموال مسلمین پر یا سوائے حاکم کے کسی نے اپنے مال کا امانتدار کیا ہے اور ثریا کہتے ہیں گھنگے ستاروں کو کہ روشنی انمیں کم ہوتی ہے اور لٹکانا پیشانی کے بالوں کا مثل ہے واسطے ذلت اور خواری کے اور معنی اسکے یہ ہیں کہ جب لکھیں گے خواری اور سستی اور عذاب دن قیامت کے بدلے عزت ریاست اور ترفع کے لوگوں پر رکھتے تھے دنیا میں تو آرزو کرینگے کہ کاشکے حاصل ہوتی اُنکو یہ عزت اور ریاست اور رفعت لوگوں پر بلکہ ہوتے ذلیل اور ساتھ بالوں سر کے لٹکائے جاتے اوپنی جگہیں اور بیٹھے رہتے تا دیکھتے اُنکو تمام لوگ اور مشاہدہ کرتے اُنکی ذلت اور خواری بدلے اُس ریاست کے اور عزت اور رفعت کے غرض یہ ہے کہ جب کچھ خدمت ولایت ہو تو عدل کرے اور انصاف کہ حاکم عادل کے لیے بہت ثواب آیا ہے اور ظلم اور حق تلفی نکرے کہ ظالموں اور حق تلف کرنیوالوں کا یہ حال ہوگا جو حدیث میں مذکور ہوا اور وہ حد افسوس کی ہے زبان اور غیرہ پر ہے کہ یہ اعمال محل لغو شاں اور سہل کرنے کے طرف باطل کے ہیں اور عدالت اور استقامت انمیں مشکل اور متعذر ہے مگر جسکی نگہداشت الٰہی اور توفیق اُسکی مددگار ہو ۱۲ ح **وعن** غالب القطان عن رجل عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان للعرافۃ حقا ولابد للناس من عرفاء ولکن العرفاء فی النار رواہ ابو داود اور روایت ہے غالب قطان سے کہ نقل کی اُسنے ایک شخص سے اُسنے نقل کی اپنے باپ سے اُسنے نقل کی اپنے دادا سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق چودھرایت حق ہے اور ضرور ہے واسطے آدمیوں کے چودھریوں سے لیکن چودھری ہیں بیچ دوزخ کے نقل کی یہ ابو داود نے ف حق ہے یعنی ایک لے مرے لائق ہے یہ کہ مؤنث بسبب پڑنے حاجت کے طرف اُسکے ولیکن چودھری یعنی اکثر چودھری دوزخ میں ہونگے بسبب رعایت کرنے عدالت کے اور صدق وانصاف کے چودھرایت میں اور بیچ خطر اور ورطہ ہلاک وعذاب کے ہیں بسبب ادا ہونے شرائط اُسکے کے پس لائق ہے عاقل کو کہ ہوشیار رہے اُسمیں اور حذر کرے اُس سے تا کہ نہ پڑے فتنہ میں کہ باعث ہو

عذاب و زجر کا ۔ ع **وَعَنْ** کعب بن عجرۃ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعیذک باللہ من امارۃ السفہاء قال وما ذاک یارسول اللہ قال امراء سیکونون من بعدی فمن دخل علیہم فصدقہم بکذبہم واعانہم علی ظلمہم فلیسوا منی ولست منہم ولن یردوا علی الحوض ومن لم یدخل علیہم ولم یصدقہم بکذبہم ولم یعنہم علی ظلمہم فاولئک منی وانا منہم واولئک یردون علی الحوض رواہ الترمذی والنسائی اور روایت ہے کعب بن عجرہ سے کہ کہا فرمایا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مین دیتا ہون تجکو اللہ کی سرداری احمقون کی سے یعنی عمل اُنکے سے یا جانے سے پاس اُنکے کہا کعب نے کیا ہے یہ یارسول اللہ یعنی یہ سرداری کب ہوگی اور کیونکر ہوگی اور کون لوگ ہین وہ فرمایا اُمرا ہونگے پیچھے میرے یعنی امیر احمق اور جھوٹے اور ظالم ہون گے پیچھے جو شخص کہ جاوے اُنپر اور سچا کرے اُنکے جھوٹ کو اور مدد کرے اُنکی یعنی ساتھ قول اور فعل کے اُنکے ظلم پر پس نہین وہ مجھ سے اور نہین مین اُنسے یعنی نہین دوست رکھتا مین بلکہ بیزار ہون اور نہ آوینگے میرے پاس حوض پر اور جو شخص کہ نگیا اُنکے پاس اور نہ سچا کیا اُنکو ساتھ جھوٹ اُنکے کے اور نہ مدد کرے اُنکی اُنکے ظلم پر پس وہ لوگ مجھ سے ہین اور مین اُنسے ہون اور وہ لوگ آوینگے میرے پاس حوض پر نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے **ف** نہ آوینگے میرے پاس حوض پر یعنی حوض کوثر پر یا جنت مین اور ابہیم وعید سخت ہے ساتھ نفی ایمان کے ۔ ح ۔ ع **وَعَنْ** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من سکن البادیۃ جفا ومن اتبع الصید غفل ومن اتی السلطان افتتن رواہ احمد والترمذی والنسائی وفی روایۃ ابی داؤد من لزم السلطان افتتن وما ازداد عبد من السلطان دنوا الا ازداد من اللہ بعدا اور روایت ہے ابن عباس سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو شخص کہ رہتا ہے جنگل مین جاہل ہوتا ہے اور جو شخص پیچھے پڑا رہتا ہے شکار کے غافل ہوتا ہے اور جو شخص آتا ہے بادشاہ پاس فتنے مین ڈالا جاتا ہے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور نسائی نے اور بیچ روایت ابوداؤد کے یون ہے کہ جو شخص کہ ملازم رہتا ہے بادشاہ کا یعنی بہت اُسکی خدمت مین رہتا ہے فتنہ مین پڑتا ہے اور نہین زیادہ کرتا کوئی بادشاہ سے قرب مگر کہ زیادہ کرتا ہے اللہ تعالی سے دوری **ف** لوگون مین رہنے سے سخت دل اور جاہل ہوتا ہے بسبب ہم پونہچے صحبت علما اور صلحا کے اور جو کوئی بیشہ شکار کرتا رہتا ہے از راہ لہو اور خوشی کے غافل ہوتا ہے طاعت اور عبادت سے اور لزوم جماعت اور جمعہ سے اور بعید ہوتا ہے نرمی و شفقت سے تنبیہ ہے اُس کو کہ عادت کی ہے اُسکی اور غرق ہے اُسمین بغیر نیت حاصل کرنے قوت حلال کے والا بعضے صحابہ نے شکار کیا ہے اور سلاح اور حلال ہونے مین اُسکے شبہہ نہین اور لکھا ہے علما نے کہ آنحضرت نے ساتھ نفس نفیس لینے کے شکار نہین کیا ہے اور کسی کو اُس منع بھی نہین کیا اور جو کوئی گیا بادشاہ کے در وازے پر بغیر ضرورت و حاجت کے وہ فتنہ مین پڑا سلیے کہ اگر موافقت کریگا اُسکی اُس چیز مین کہ وہ کرتا ہے خلاف شرع خطرہ ہے اُسکے دین مین اور اگر مخالفت کریگا اُسکی خطرہ دنیا کا ہے اور کما مظہر نے جو کوئی گیا سلطان پاس اور مداہنت کی اُس سے پڑا فتنہ مین اور جسنے مداہنت نہ کی اور نصیحت کی اُسکو اور امر بالمعروف کیا اُسکو اور منع کیا اُسکو بُری باتون سے ہوگا جانا اُسکا پاس اُسکے فضل جہاد سے اور روایت کی دیلمی نے مسند فردوس مین حضرت علی سے بطریق مرفوع کے **مَنْ** ازداد علما ولم یزدد فی الدنیا زہدا لم یزدد من اللہ الا بعدا ۔ ع ۔ ح ۔ **وَعَنِ** المقدام بن معدیکرب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرب علی منکبہ ثم قال افلحت یا قدیم ان مت ولم تکن امیرا ولا کاتبا او عریفا رواہ ابوداؤد اور روایت مقدام بن معدیکرب سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مارے یعنی ہاتھ اپنے اوپر مونڈھے مقدام کے پھر فرمایا فلاح پائی تو نے اے قدیم اگر مرے تو اور نہو تو امیر اور نہ منشی اور نہ جو دہری نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** امین اشارہ ہے طرف اسکے کہ تمنای راحت ہے اور شہرت آفتے ہے ۔ ع **وَعَنْ** عقبۃ بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ صاحب مکس یعنی الذی یعشر الناس رواہ احمد وابوداؤد والدارمی اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین داخل ہوگا بہشت مین صاحب مکس کا مراد رکھتے تھے حضرت صاحب مکس سے

لہ قدیم
یہ زیادہ دنیا علم اور زیادہ دنیا کی دنیا مین ساتھ زیادہ کی خوف سے دوری کا سبب فضل قدیم تقدم یعنی زہد اور اللہ دیوے تجھ کو فضل قدیم کا ثواب یا بنی ۱۲

وہ شخص کہ لیتا ہے محصول لوگون سے خلاف شرع نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد اور دارمی نے **وعن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احب الناس الی اللہ یوم القیمۃ وادنٰھم منہ مجلسا امام عادل وان ابغض الناس الی اللہ یوم القیمۃ واشدھم عذابا وفی روایۃ وابعدھم منہ مجلسا امام جائر رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن غریب اور روایت ابو سعید سے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق محبوب ترین لوگون کا طرف اللہ کے دن قیامت کے اور بہت قریب اُنکا اُس سے از روی مجلس کے یعنی مرتبہ کے امام عادل ہے اور تحقیق بہت دشمن رکھا گیا لوگون طرف اللہ کے دن قیامت کے اور سخت ترین اُنکا دن قیامت کے از روے عذاب کے اور ایک روایت مین بعید ترین اُنکا اللہ سے امام ظالم ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الجہاد من قال کلمۃ حق عند سلطان جائر رواہ الترمذی وابو داؤد وابن ماجۃ وروٰی احمد والنسائی عن طارق بن شہاب اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہترین جہاد اُسکا ہے کہ کہے بات حق نزدیک بادشاہ ظالم کے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے اور نقل کی یہ احمد اور نسائی نے طارق بن شہاب سے **ف** یہ بہترین جہاد اس لیے ہے کہ جو جہاد کرتا ہے دشمن سے ہوتا ہے وہ متردد درمیان خوف اور رجا کے یہ نہین جانتا کہ مین غالب ہونگا یا وہ اور یہ شخص اختیار مین ہے بادشاہ کے پس جب یہ کہیگا حق اور امر بالمعروف کریگا اُسکو پس قریب ہوگا تلف کے پس ہوگا یہ افضل انواع جہاد کا بسبب غلبۂ خوف کے یا یہ اس لیے افضل ہے کہ ظلم سلطان کا سرایت کرتا ہے تمام اُن لوگون کہ تحت سیاست اُسکی کے ہین اور وہ عموم غیر مین پس جب یہ منع کریگا اُسکو ظلم سے پہنچا دیگا نفع طرف خلق کثیر کے بخلاف قتل کافر کے اور کہا شیخ ابو حامد نے احیا مین کہ امر بالمعروف سلطان کو یہ ہے کہ دور کرے اُسکو اور معلوم کروا دے اور منع کرنا سات قہر کے نہین پہنچاتا ہے کسی کو رعیت مین سے اس لیے کہ یہ باعث شر و فتنہ کا ہوگا رہا یہ کہ کلام سخت کہنا مانند کہنے ظالم یا من لا یخاف اللہ کے اور مانند اُنکے پس یہ اگر باعث اسکا ہو کہ پہنچے گا شر اُسکا طرف غیر اُسکے کے تو نہین جائز اور اگر نہین خوف رکھتا ہے مگر اپنی جان ہی پر تو یہ جائز ہے بلکہ مستحب اسلیے عادت تھی سلف کی کہ انکار صریح کرتے تھے بغیر خوف ہلاک کے اسلیے کہ وہ جاتے تھے کہ یہ جہاد شہادت کا ہے ع **وعن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد اللہ بالامیر خیرا جعل لہ وزیر صدق ان نسی ذکرہ وان ذکر اعانہ واذا اراد بہ غیر ذلک جعل لہ وزیر سوء ان نسی لم یذکرہ وان ذکر لم یعنہ رواہ ابو داؤد والنسائی اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت ارادہ کرتا ہے اللہ ساتھ امیر کے بھلائی کا یعنی یہ کہ ہو وہ اچھا دنیا اور عقبی مین گردانتا ہے واسطے اُسکے وزیر سچا اگر بھول جاتا ہے امیر یعنی حکم اللہ کا یاد دلا دیتا ہے وزیر اُسکو اور اگر یاد رکھتا ہے مدد کرتا ہے اُسکی اور اگر ارادہ کرتا ہے ساتھ امیر کے غیر بھلائی کا یعنی بُرائی کا گردانتا ہے واسطے اُسکے وزیر بُرا اگر بھول جاتا ہے امیر خدا کو نہین یاد دلاتا اُسکو اور اگر یاد رکھتا ہے تو نہین مدد کرتا اُسکی نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے **وعن** ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الامیر اذا ابتغی الریبۃ فی الناس افسدھم رواہ ابو داؤد اور روایت ہے ابی امامہؓ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ سردار جسوقت ڈھونڈھتا ہے شک کی بات دمیہ یعنی خراب کرتا ہے اُنکو نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** یعنی اگر ساتھ شک شبہہ کے تہمت کرے اور بدگمانی لیجاوے اور اُنکو اسپر مواخذہ کرے تو موجب خرابی احوال اُنکے کا اور باعث زیادہ تباہی کا ہوتا ہے مقصود منع کرنا ہے طلب کرنے عیوب اور تجسس احوال لوگون سے اور امر ہے ساتھ ڈھانکنے عیوب اور عفو کرنا ہون اُنکے کے ع **وعن** معاویۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انک ان اتبعت عورات الناس افسدتھم او کدت ان تفسدھم رواہ ابو داؤد وفی روایۃ لابی داؤد فی نتعرف عورات الناس او بعضھا فیستقیم لنا ان نعرفھا اور روایت ہے معاویہؓ سے کہ کہا سُنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تحقیق تو جسوقت پیچھا کرے لوگون کے عیبون کا یعنی پیچھے پڑے عیبونکا خراب کریگا تو اُنکو نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین

لہ یعنی حق تعالیٰ نے

وَعَنْ اِبْنِ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیْفَ اَنْتُمْ وَاَئِمَّۃٌ مِّنْ بَعْدِیْ یَسْتَاْثِرُوْنَ بِھٰذَا الْفَیْءِ قُلْتُ اَمَا وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ لَاَضَعَنَّ سَیْفِیْ عَلٰی عَاتِقِیْ ثُمَّ اَضْرِبُ بِہٖ حَتّٰی اَلْقَاکَ قَالَ اَوَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی خَیْرٍ مِّنْ ذٰلِکَ تَصْبِرُ حَتّٰی تَلْقَانِیْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ

اور روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح کروگے تم جب کہ ساتھ ہوویں تم پر حاکم یعنی پیچھے میرے یعنی آیا صبر کروگے یا قتال کروگے اُس حالت میں کہ اختیار کرینگے وہ اس فئی کو کہا میں نے خبردار ہو قسم ہے اُس ذات کی کہ بھیجا ہے تجکو ساتھ حق کے رکھونگا میں تلوار اوپر کندھے اپنے کے پھر ماروں گا میں ساتھ اُسکے یہانتک کہ ملاقات کروں میں تم سے یعنی مروں میں یا تو نجکو میں پاس آپکے بسبب شہادت کے فرمایا کیا نہ بتلاؤں میں تجکو بہتر اِس سے یعنی تلوار مارنے سے صبر کر تو یہانتک کہ ملاقات کرے تو مجھ سے یعنی صبر کرنا اور خاموش رہنا کہ یہ بہتر ہے بمقابلہ شمشیر مارنے سے اور مناسب ہے ساتھ حال ترک تجرید کے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف اختیار کرینگے آئمہ یعنی اپنے تصرف میں لاوینگے اور اُسکے مستحقوں کو نہیں دینے کے اور فی اُس مال کو کہ نہیں کر لیا جاوے کفار سے بغیر قتال کے مانند خراج اور جزیہ کے اور جو مال لیا جاتا ہے کفار سے ساتھ قتال کے اُسکو غنیمت کہتے ہیں اور حکم فئی کا یہ ہے کہ اب مسلمان اُسمیں شریک ہوتے ہیں اور خمس نہیں لیتے اور غنیمت میں سے خمس لیتے ہیں اور لکھا ہے علمانے کہ مراد اس حدیث سے شامل دونوں کو ہے اور مقصود اظہار ظلم کا ہے بیت المال میں اور نہ دینا حق مسلمانوں کا ہ

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عَائِشَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَنْدَادَ النَّاسِ یَقُوْمُوْنَ اِلٰی ظِلِّ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَالُوْا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ الَّذِیْنَ اِذَا اُعْطُوا الْحَقَّ قَبِلُوْہُ وَاِذَا سُئِلُوْا بَذَلُوْہُ وَحَکَمُوْا لِلنَّاسِ کَحُکْمِھِمْ لِاَنْفُسِھِمْ رواہ

حضرت عائشہؓ سے کہ نقل کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جانبدار لوگ کہ کون سبقت کرنیوالے ہیں طرف سایہ اللہ عزوجل کے دن قیامت کے یعنی طرف سایہ عرش اُسکے کے یا سایہ عنایت کرم اُسکے کے کہا صحابہؓ نے کہ اللہ اور رسول اُسکا داناتر ہے فرمایا سبقت کرنیوالے وہ لوگ ہیں کہ جب دیے جاتے ہیں حق قبول کرتے ہیں یعنی امام عادل کہ جب نصیحت کرتا ہے اُنکو کوئی ساتھ کلمہ حق کے بیچ عدل کرنے کے درمیان رعیت کے قبول کرتے ہیں اُسکو اور جب سوال کیے جاتے ہیں اُس حق کو یعنی طلب کیا جاتا ہے اُنسے حق خرچ کرتے ہیں اُسکو اور دریغ نہیں کرتے اور حکم کرتے ہیں واسطے لوگوں کے مانند حکم کرنے اُنکے کے واسطے ذاتوں اپنی کے یعنی جو کچھ اپنے لیے چاہتے ہیں اوروں کیلیے بھی چاہتے ہیں یہ کہ آپ شہوت الٰہی کریں اور لوگوں پر سخت گیری کریں

وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَزَالُ الْاِسْلَامُ عَزِیْزًا اِلٰی اثْنَیْ عَشَرَ خَلِیْفَۃً اَوْ اَمِیْرًا کُلُّھُمْ مِّنْ قُرَیْشٍ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَا یَزَالُ الدِّیْنُ قَائِمًا حَتَّی یَکُوْنَ عَلَیْکُمُ اثْنَا عَشَرَ خَلِیْفَۃً کُلُّھُمْ تَجْتَمِعُ عَلَیْہِ الْاُمَّۃُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَا یَزَالُ الْاِسْلَامُ عَزِیْزًا اِلٰی اثْنَیْ

خوب سمجھنا اور یاد رکھنا اور عمل کرنا اُس پر بس جب ہوا سات دن فرمایا وصیت کرتا ہوں تجھکو ساتھ پرہیزگاری اللہ کے بیچ باطن اور ظاہر کے اور جس وقت کہ بُرائی کرے تو بیں نیکی کر یعنی اس لیئے کہ نیکی مٹا دیتی ہے بُرائی کو جب بُرائی کرے تو کسی سے نیکی کر ساتھ اُس کے اور نہ مانگ کسی سے یعنی مخلوق میں سے کچھ اگرچہ گرے کوڑا تیرا اور نہ لے امانت کسی کی اور نہ حکم کر دو میان دو شخصوں کے **ف** اور نہ لے امانت الخ یعنی امانت کسی کی نہ لے بلا ضرورت واسطے خوف خیانت کے یا واسطے ہونے اسکے کے مظنہ تہمت کا ۱۲ **وعن** ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ما من رجل ولی امر عشرۃ فما فوق ذلک الا اتاہ اللہ عز وجل مغلولا یوم القیمۃ یدہ الی عنقہ فکہ بِرّہ او وبقہ اثمہ اوّلہا ملامۃ وسطہا ندامۃ واٰخرہا خزی یوم القیمۃ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں کوئی شخص کہ سردار ہو کام دس شخصوں کا یا زیادہ کا اس سے مگر حاضر کریگا اسکو اللہ عزوجل طوق پڑا ہوا دن قیامت کے ساتھ اسکا چھٹا ہوگا طرف گردن اُسکی کے چھڑاوے گی اُسکو نیکی اُسکی یعنی عدل اُسکا یا ہلاک کرے گا اُس کو گناہ اُس کا یعنی ظلم وغیرہ اوّل سرداری کی ملامت ہے اور بیچ میں اُسکے پشیمانی ہے اور آخر اُسکی رسوائی ہے دن قیامت کے **ف** ملامت ہے کہ ہر طرف سے نشانہ تیر ملامت کا ہوتا ہے لوگ طعن کرتے ہیں کہ ایسا کیا اور ویسا کیا اور درمیان میں اُس کے پشیمانی ہے کہ کہتا ہے کیوں اختیار کیا میں نے اور بلا اور محنت میں پڑا میں اور رسوائی ہے دنیا میں ساتھ خواری اور شرمساری معزولی کے اور آخرت میں ساتھ گرفتاری عذاب کے اور خاص قیامت کو اس لیے ذکر کیا کہ وہ اشد ہے ۱۲ **وعن** معاویۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا معاویۃ ان ولیت امرا فاتق اللہ واعدل قال فما زلت اظن انی مبتلی ببعمل لقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی ابتلیت اور روایت ہے معاویہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے معاویہ اگر سردار کیا جاوے تو کسی کام کا پس ڈر اللہ سے اور انصاف کرنا کہا معاویہ نے پس ہمیشہ میں گمان کرتا تھا میں گرفتار کیا جاؤں گا ساتھ کسی کام کے بسبب فرمانے حضرت کے یہانتک کہ گرفتار کیا گیا میں یعنی سرداری میری قسمت میں ہوئی **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعوذوا باللہ من راس السبعین ورمارۃ الصبیان رواہ الاحادیث الستۃ احمد وروی البیہقی حدیث معاویۃ فی دلائل النبوۃ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ پکڑو ساتھ اللہ کے بُرائی سر ستر برس کی سے اور سرداری لڑکوں کی سے نقل کیں ہیں جمہور محدثین احمد نے اور روایت کی بیہقی نے حدیث معاویہؓ کی دلائل النبوۃ میں **ف** ظاہر یہ ہے کہ مراد ستر برس اوّل سال ہجرت سے ہے تا شامل ہو امارت یزید بن معاویہ کو کہ سر ساٹھویں سال کے ہوا یعنی بعد وفات حضرت کے اور مراد لڑکوں سے اولاد مروان کی ہے ۱۲ ح **وعن** یحیی بن ہاشم عن یونس بن ابی اسحق عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما تکونون یؤمر علیکم اور روایت ہے یحیی بن ہاشم سے کہ نقل کی یونس بن اسحق سے کہ نقل کی اُسنے اپنے باپ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسے کہ ہوگے تم ویسے ہی سردار کیے جاوینگے اوپر تم کے **ف** یعنی جیسے بھلے عمل ہونگے ویسے ہی اوپر عامل ہونگے اگر عمل اچھے کروگے اچھے عامل ہونگے اور بُرے عمل کروگے بُرے عامل ہون گے ۱۲ ح **وعن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان السلطان ظل اللہ فی الارض یاوی الیہ کل مظلوم من عبادہ فاذا عدل کان لہ الاجر وعلی الرعیۃ الشکر واذا جار کان علیہ الاصر وعلی الرعیۃ الصبر اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بادشاہ سایہ خدا کا ہے زمین میں ٹھکانا پکڑتا ہے طرف اُسکے ہر مظلوم بندوں اُسکے سے پس جس وقت کہ عدل کرتا ہے ہوتا ہے واسطے اُسکے ثواب اور واجب ہوتا ہے رعیت پر شکر اور جب ظلم کرتا ہے ہوتا ہے اُسپر گناہ اور لازم ہے رعیت پر صبر کرنا **ف** سایہ اللہ کا ہے اَلخ اسلیئے کہ دفع کرتا ہے وہ ایذا کو لوگوں سے جیسا کہ دفع کرتا ہے سایہ ایذا آفتاب کی گرمی کی اور کبھی کنایہ کیا جاتا ہے ساتھ سایہ کے محافظت وحمایت سے کذا فی النہایۃ اور کہا طیبی نے

کہ ظل اللہ تشبیہ ہے اور جملہ یاوے الیہ الخ مبین اُس کا ہے یعنی جیسے کہ لوگ آرام پاتے ہین بیچ ٹھنڈک سایہ کے گرمی آفتاب کی سے اسی طرح آرام پاتے ہین ٹھنڈک عدل اُسکے مین گرمی ظلم سے اور اضافت ظل کی طرف اللہ کے بزرگی کے لیے ہے ماتدیت اللہ کے اور اشارہ ہے طرف اسکے کہ وہ سایہ مانند اور سایون کے نہین ہے بلکہ وہ ذی شان اور خصوصیت لیکھتا ہے ساتھ اللہ کے اس لیے کہ گروانا گیا ہے وہ خلیفہ اللہ کا زمین مین کہ پھیلاتا ہے اُسکے عدل واحسان کو اُسکے بندون پر **وعن** عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اقرب عباد اللہ عند اللہ منزلۃ یوم القیمۃ امام عادل رفیق وان ابغض الناس عند اللہ منزلۃ یوم القیمۃ امام جائر حرف اور روایت ہے حضرت عمر بن خطاب سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہترین بندگان خدا کے سے نزدیک اللہ کے باعتبار مرتبے کے دن قیامت کے امام عادل نرمی کرنیوالا ہے اور تحقیق بدترین لوگون کا نزدیک اللہ کے باعتبار مرتبے کے دن قیامت کے امام ظالم سختی کرنیوالا ہے **وعن** عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نظر الی اخیہ نظرۃ یخیفہ اخافہ اللہ یوم القیمۃ رواہ الاحادیث الاربعۃ البیہقی فی شعب الایمان وقال فی حدیث یحیی ھذا منقطع وروایتہ ضعیفۃ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص دیکھے طرف مسلمان بھائی اپنے کے دیکھنا کہ ڈرائے اُسکو ڈرا ویگا اُسکو اللہ دن قیامت کے روایت کیین چارون حدیثون بیہقی نے شعب الایمان مین اور کہا بیچ حدیث یحیی کے یعنی اُسکے حق مین کہ یہ منقطع ہے اور روایت یحیی کی ضعیف ہے ف لانا اس حدیث کا اس باب مین اشارہ ہے طرف اسکے کہ ترسے ڈرانے سے مستحق عذاب کا ہوتا ہے دن قیامت کے چہ جائے ظلم کرنا بزع **وعن** ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی یقول انا اللہ لا الہ الا انا مالک الملوک وملک الملوک قلوب الملوک فی یدی وان العباد اذا اطاعونی حولت قلوبھم علیھم بالرحمۃ والرافۃ وان العباد اذا عصونی حولت قلوبھم علیھم بالسخطۃ والنقمۃ فساموھم سوء العذاب فلا تشغلوا انفسکم بالدعاء علی الملوک ولکن اشغلوا انفسکم بالذکر والتضرع کی اکفیکم ملوککم رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی فرماتا ہے یعنی حدیث قدسی مین کہ مین اللہ ہون نہین کوئی معبود مگر مین مالک ہون بادشاہون کا اور بادشاہون کا بادشاہ دل بادشاہون کے میرے ہاتھ مین ہین اور تحقیق بندے یعنی اکثر بندے جس وقت کہ فرمانبرداری کرین میری پھیر دون مین اُون بادشاہون اُن کے کو یعنی ظالمون کے دلون کو اُنپر ساتھ رحمت وشفقت کے اور تحقیق بندے جس وقت کہ نافرمانی کرین میری پھیر دون گا مین بادشاہون کے دلون کو یعنی عادل بادشاہون کے دلون کو ساتھ خفگی اور عذاب کے پس پونہچاوینگے یعنی بادشاہ اُنکے بُرے عذاب پس مشغول کرو تم اپنے نفسونکو ساتھ بددعا کرنیکے بادشاہون پر لیکن مشغول کرو اپنے نفسون کو ساتھ ذکر کے یعنی ذکر میرے کے اور زاری اور خواری کے درگاہ میری مین تا کہ کفایت کرونمین شر بادشاہون تمھارے کو اور بازرکھون اُسکو سے نقل کی یہ ابو نعیم نے کتاب حلیۃ الاولیا مین **باب ما علی الولاۃ من التیسیر** باب ہے بیچ بیان اُس چیز کے کہ حاکمون پر ہے آسانی کرنیسے ف اوپر کے باب مین ذکر تھا اسکا کہ عیت کو فرمانبرداری کرنی چاہیے حاکمون کی اور اس باب مین بیان ہے اسکا کہ حاکمون کو بھی شفقت ومہربانی کرنی چاہیے رعیت پر ح **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابی موسی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا بعث احدا من اصحابہ فی بعض امرہ قال بشروا ولا تنفروا ویسروا ولا تعسروا متفق علیہ روایت ہے ابی موسی سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت ارادہ کرتے بھیجنے کا کسی کو اپنے اصحاب مین سے بیچ بعضے کام اپنے کے یعنی حاکم کر کر کسی کام پر فرماتے بشارت دو یعنی لوگون کو ساتھ اجر وثواب کے طاعات پر اور کرنے بھلائیون کے پر اور نہ دلاؤ یعنی لوگون کو بہت نہ ڈراؤ عذاب خدا سے یہان تک کہ کر دو اُنکو نا امید رحمت خدا سے بسبب گناہون اُنکے کے اور آسانی کرو یعنی لوگون سے زکوۃ وغیرہ بہ نرمی لو اور دشواری مین نہ ڈالو یعنی لوگون کو

بسبب لینے زکوٰۃ وغیرہ کے زیادہ قدر واجب سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** انسؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَسَکِّنُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آسانی کرو اور نہ مشکل کرو اور تسکین دو یعنی ساتھ بشارت دینے کے اور نہ نفرت دلاؤ یعنی ساتھ بہت ڈرانیکے یا ساتھ تکلیف دینے کے امور دشوار پر کہ موجب ہوں انکار کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** اَبِیْ بُرْدَۃَ قَالَ بَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَدَّہٗ اَبَا مُوْسٰی وَمُعَاذًا اِلَی الْیَمَنِ فَقَالَ یَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی بردہؓ سے کہ کہا بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دادا اسکے کو کہ ابو موسیٰ اشعری ہے اور معاذؓ کو طرف یمن کے اور فرمایا آسانی کرو اور نہ مشکل کرو اور بشارت دو اور نہ نفرت دلاؤ اور آپس میں باتفاق کام کرو اور نہ اختلاف کرو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** صواب یہ ہے کہ مؤلف کہتا عن ابن ابی بردہ ساقط زیادتی لفظ ابن کے اس لیے کہ ابو بردہ بیٹا ابو موسیٰ اشعری کا ہے نہ پوتا اور روایت کرتے ہیں اس سے بیٹے اسکے عبداللہ اور یوسف اور سعید اور بلال اور یہ حدیث سعید بن ابی بردہ سے ہے جیسے کہ صحیح بخاری میں ہے کہ کہا سعید بن ابی بردہ نے کہ سنا میں نے اپنے باپ کو یعنی ابو بردہ کو کہ کہا بھیجا آنحضرتؐ نے باپ میرے کو یعنی ابو موسیٰ اشعری کو اور معاذؓ کو طرف یمن کے **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِکُلِّ غَادٍ لِوَاءٌ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یُنْصَبُ لَہٗ لِوَاءٌ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَیُقَالُ ھٰذِہٖ غُدْرَۃُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق عہد توڑنے والا کھڑا کیا جاویگا واسطے اسکے یعنی واسطے فضیحت کرنے اسکے کے نشان دن قیامت کے اور کہا جاویگا کہ یہ نشان علامت عہد شکنی فلانے بیٹے فلانے کی ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِکُلِّ غَادٍ لِوَاءٌ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یُعْرَفُ بِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے انسؓ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا واسطے ہر عہد توڑنیوالے کے نشان ہوگا دن قیامت کے کہ پہچانا جاویگا بسبب اسکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِکُلِّ غَادٍ لِوَاءٌ عِنْدَ اِسْتِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِکُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یُرْفَعُ لَہٗ بِقَدْرِ غَدْرِہٖ اَلَا وَلَا غَادِرَ اَعْظَمُ غَدْرًا مِنْ اَمِیْرِ عَامَّۃٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابو سعیدؓ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا واسطے ہر عہد توڑنیوالے کے نشان ہوگا نزدیک مقعد اسکی کے دن قیامت کے یعنی اسکی فضیحت و تشہیر کے لیے اور بیچ ایک روایت کے یوں ہے کہ واسطے ہر عہد توڑنیوالے کے نشان ہوگا دن قیامت کے بلند کیا جاویگا واسطے اسکے بقدر غدر اسکے کہ یعنی جسقدر عہد شکنی اسکی زیادہ ہو کی عظمت تیزہ اسکے کی بھی بلند تر و مشہور تر ہوگی خبردار ہو نہیں کوئی عہد توڑنیوالا بہت بڑا عہد توڑنیوالا سردار عام سے نقل کی یہ مسلم نے **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** عَمْرِو بْنِ مُرَّۃَ اَنَّہٗ قَالَ لِمُعَاوِیَۃَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ وَلَّاہُ اللّٰہُ شَیْئًا مِنْ اَمْرِ الْمُسْلِمِیْنَ فَاحْتَجَبَ دُوْنَ حَاجَتِھِمْ وَخَلَّتِھِمْ وَفَقْرِھِمْ اِحْتَجَبَ اللّٰہُ دُوْنَ حَاجَتِہٖ وَخَلَّتِہٖ وَفَقْرِہٖ فَجَعَلَ مُعَاوِیَۃُ رَجُلًا عَلٰی حَوَائِجِ النَّاسِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَفِیْ رِوَایَتِہٖ لَہٗ وَلَا یَحْمَدُ اِغْلَاقَ اللّٰہُ اَبْوَابَ السَّمَاءِ دُوْنَ خَلَّتِہٖ وَحَاجَتِہٖ وَمَسْکَنَتِہٖ روایت ہے عمرو بن مرہ سے کہ کہا اسنے واسطے معاویہؓ کے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص کہ سردار کیا اسکو اللہ نے کسی چیز کا کام مسلمانوں کے سے پس پردے میں رہا نزدیک حاجت اور مطلب انکے کے یعنی نہ برلایا حاجت انکی پردے میں رہیگا اللہ نزدیک حاجت اور مطلب اور محتاجگی اسکی کے یعنی دور رکھیگا اسکو مطلوب اسکے سے اور قبول نہیں کریگا دعا اسکی پس مقرر کیا معاویہؓ نے ایک شخص کو اوپر روا کرنے حاجتوں لوگوں کے نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے اور بیچ ایک روایت ترمذی اور احمد کے بند کریگا اللہ دروازے آسمان کے نزدیک حاجت اور مطلب اور محتاجگی اسکی کے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** اَبِی الشَّمَّاخِ الْاَزْدِیِّ عَنْ رَجُلٍ مِّمَّنْ صَحِبَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ اَتٰی مُعَاوِیَۃَ فَدَخَلَ عَلَیْہِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ وَلِیَ مِنْ اَمْرِ

النَّاسِ شَيْئًا ثُمَّ اَغْلَقَ بَابَهٗ دُوْنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَوِ الْمَظْلُوْمِ اَوْ ذِي الْحَاجَةِ اَغْلَقَ اللّٰهُ دُوْنَهٗ اَبْوَابَ رَحْمَتِهٖ عِنْدَ حَاجَتِهٖ وَفَقْرِهٖ اَفْقَرَ مَا يَكُوْنُ اِلَيْهِ رواہ رزین یعنی شماخ ازدیسی کہ روایت کی اپنے چچا کے بیٹے سے کہ تھا صحابی حضرت کا یہ کہ وہ آیا معاویہ کے پاس پس داخل ہوا اُن پر اور کہا سُنا ہے مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص کہ والی کیا گیا کام لوگون کے سے کسی چیز پر پھر بند کیا دروازہ اپنا اور مسلمانون کے یا مظلوم کے یا صاحب حاجت کے یعنی اپنے پاس آنے والے سکو وقت احتیاج کے یا حاجت والی نہ کی اُسکی بند کریگا اللہ اوپر اُسکے دروازے رحمت اپنی کے نزدیک حاجت اور محتاجگی اُسکی کے یعنی طرف اللہ کے امر دنیا مین یا عقبیٰ مین یا طرف مخلوق کے دنیا مین پس اُسوقت کے کہ بہت محتاج ہوگا طرف اُسکے وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا بَعَثَ عُمَّالَهٗ شَرَطَ عَلَيْهِمْ اَنْ لَّا تَرْكَبُوْا بِرْذَوْنًا وَّلَا تَاْكُلُوْا نَقِيًّا وَّلَا تَلْبَسُوْا رَقِيْقًا وَّلَا تُغْلِقُوْا اَبْوَابَكُمْ دُوْنَ حَوَائِجِ النَّاسِ فَاِنْ فَعَلْتُمْ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ فَقَدْ حَلَّتْ بِكُمُ الْعُقُوْبَةُ ثُمَّ يَقْبَعُهُمْ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے حضرت عمر بن خطابؓ سے یہ کہ تحقیق وہ تھے جسوقت کہ بھیجتے اپنے عاملون کو شرط کرتے اُنپر یہ کہ نہ سوار ہونا ترکی گھوڑے پر اور نہ کھانا میدہ اور نہ پہننا کپڑا باریک اور نہ بند رکھنا دروازے اپنے لوگون کی حاجتون کے وقت پس اگر کروگے تم کچھ اسمین سے پس تحقیق اُتر آوے گی تم پر سزا یعنی دنیا اور عقبیٰ مین پھر پہنچائے جاتے حضرت عمرؓ انکو نقل لیکن یہ دونون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین ف جو علت نہی کی سوار ہونے گھوڑے ترکی کے سے تکبر اور اترانا ہے تو نہی سوار ہونے گھوڑے عربی کے سے بطریق اولیٰ ہوگی کہا طیبی نے کہ نہی سوار ہونے گھوڑے ترکی کے سے نہی تکبر سے ہے اور نہی کھانے میدہ سے اور پہننے باریک کپڑے کے سے نہی تعین کرنے اوراسراف سے ہے اور منع کرنا بند کرنے دروازے کے سے منع کرنا حاجت روائی نکرنے مسلمانون کی سے ہے بنع **بَابُ الْعَمَلِ فِي الْقَضَاءِ وَالْخَوْفِ مِنْهُ** باب ہے عمل کرنیکا قضا مین کہ کیونکر کرنا چاہیے یعنی موافق کتاب وسنت اور اجتہاد کے عمل کرے اور بیچ بیان ڈرنے کے قضا سے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَقْضِيْنَّ حَكَمٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی بکرہؓ سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے نہ حکم کرے کوئی حکم کرنیوالا درمیان دو شخصون کے اس حالت مین کہ غضب مین ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا مظہر نے اس لیے کہ غضب مانع ہوگا اجتہاد و فکر سے اسی طرح بہت گرمی اور بہت سردی اور بھوک پیاس مین اور بیماری مین حکم کرے پس اگر حکم کریگا ان احوال مین تو جاری ہوگا حکم اُسکا ساتھ کراہت کے بنع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ وَاَصَابَ فَلَهٗ اَجْرَانِ وَاِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ وَاَخْطَاَ فَلَهٗ اَجْرٌ وَاحِدٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے اور ابوہریرہؓ سے کہ کہا دونون نے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ قصد حکم کا کرے حاکم پس اجتہاد کرے اور صواب کرے یعنی واقع ہو حکم اُسکا موافق حکم خدا کے پس واسطے اُسکے ہے دوہرا ثواب یعنی ثواب اجتہاد کا اور ثواب پہنچنے کا حق پر اور جسوقت کہ حکم کیا اور اجتہاد کیا پھر خطا کی پس واسطے اُسکے ہے ایک ثواب نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ مجتہد کبھی خطا کرتا ہے اور کبھی ثواب اور برتقدیر ثواب پاتا ہے کذا قال الشیخ اور ملا علی نے لکھا ہے کہ نہ پایا جاوے بیان اسکا نصوص مین یعنی کتاب وسنت اور اجماع مین اور نہ ممکن ہوا سکو مگر قیاس تو ہوگا مانند فکر اور تحری کرنیوالے قبلے کے پس وہ مصیب ہوگا اگرچہ خطا کرے **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جُعِلَ قَاضِيًا بَيْنَ النَّاسِ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّيْنٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کیا گیا قاضی درمیان لوگون کے پس تحقیق ذبح کیا گیا بغیر چھری کے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف مراد ذبح سے غیر متعارف ہے کہ مراد ہے ہلاک دین سے ہلاک بدن سے اس لیے کہ مبتلا ہو

ساتھ رنج دائم اور درد بے دوا اور بیماری مفت کے اور فرج ہونا چھری سے رنج ایک ساعت کا ہے اور یہ رنج ایک عمر کا ہے بلکہ حسرت اُسکی قیامت تک باقی ہے ۱۲ **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَغَی الْقَضَاءَ وَسَأَلَ کُلَّ اِلٰی نَفْسِہٖ فَمَنْ اُکْرِہَ عَلَیْہِ اَنْزَلَ اللّٰہُ عَلَیْہِ مَلَکًا یُسَدِّدُہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ طلب کرے یعنی اپنے دل مین منصب قضا کا اور سوال کرے یعنی باشندہ سے کہ قاضی کرے اُسکو سونپا جاتا ہے وہ طرف نفس اُسکے کے یعنی توفیق اور مدد اللہ کی اُسکے ساتھ نہین ہوتی اور جو شخص کہ زبردستی کیا گیا قضا شے پر اُتارا ہے اللہ اُسپر فرشتہ کہ راست و درست رکھتا ہے قضا روکردار اُسکی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **وَعَنْ** بُرَیْدَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْقُضَاۃُ ثَلٰثَۃٌ وَاحِدٌ فِی الْجَنَّۃِ وَاثْنَانِ فِی النَّارِ فَاَمَّا الَّذِیْ فِی الْجَنَّۃِ فَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَقَضٰی بِہٖ وَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَجَارَ فِی الْحُکْمِ فَھُوَ فِی النَّارِ وَرَجُلٌ قَضٰی لِلنَّاسِ عَلٰی جَھْلٍ فَھُوَ فِی النَّارِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے بریدہؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قاضی تین طرح کے ہوتے ہین ایک بہشت مین اور دو دوزخ مین پس وہ کہ بہشت مین ہے پس وہ شخص ہے کہ پہچانا اُسنے حق کو یعنی جانا کہ حق اسر جانب مین ہے پس حکم کیا ساتھ حق کے اور جس شخص نے پہچانا حق کو اور ظلم کیا حکم مین یعنی دیدہ و دانستہ حق کو پامال کیا پس وہ دوزخ مین ہے اور جس شخص نے حکم کیا لوگون مین بنا بر جہل اور نہ پہچاننے حق کے پس وہ بھی دوزخ مین ہے یعنی بسبب تقصیر کے بیچ دریافت کرنے حق کے نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ قَضَاءَ الْمُسْلِمِیْنَ حَتّٰی یَنَالَہٗ ثُمَّ غَلَبَ عَدْلُہٗ جَوْرَہٗ فَلَہُ الْجَنَّۃُ وَمَنْ غَلَبَ جَوْرُہٗ عَدْلَہٗ فَلَہُ النَّارُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے طلب کی قضا مسلمانون کی یہانتک کہ پہونچا اُسکو پھر غالب آیا عدل اُسکا ظلم پس واسطے اُسکے بہشت ہے اور وہ شخص کہ غالب ہوا ظلم اُسکا عدل پس واسطے اُسکے دوزخ ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف ظاہر ہے کہ مراد غلبہ عدل و ظلم کے سے یہ ہے کہ زیادہ ہو ایک دوسرے پر اور وہ دوسرا بھی موجود رکھتا ہو اسلیے کہ حکم غالب کیلیے ہے لیکن کسی کہا ہے علماء نے کہ مراد یہ ہے کہ ایک ایسا ہو کہ مانع ہو دوسرے کو یعنی عدل قوت پکڑے اسطرح کہ ظلم وجود مین نہ آوے اور ظلم قوی ہوا اسطرح کہ عدل ظہور نکرے کذا قال التورپشتی ۱۲ **وَعَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَہٗ اِلَی الْیَمَنِ قَالَ کَیْفَ تَقْضِیْ اِذَا عَرَضَ لَکَ قَضَاءٌ قَالَ اَقْضِیْ بِکِتَابِ اللّٰہِ قَالَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ قَالَ فَبِسُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ فِیْ سُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ قَالَ اَجْتَھِدُ بِرَأْیِیْ وَلَا اٰلُوْ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی صَدْرِہٖ وَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ وَفَّقَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ لِمَا یَرْضٰی بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے معاذ بن جبلؓ سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبلہ بھیجا معاذؓ کو طرف یمن کے یعنی قاضی اور حاکم کر کر فرمایا یعنی امتحان کے لیے کس طرح حکم کریگا تو جسوقت کہ پیش آویگا واسطے تیرے کوئی قصہ کہا حکم کرونگا مین موجب کتاب اللہ کے فرمایا اگر نہ پاوے تو یعنی صراحۃً کتاب اللہ مین کہا پس حکم کرونگا مین موجب سنت رسول خدا کے فرمایا پس اگر نہ پاوے تو بیچ سنت رسول خدا کے کہا اجتہاد کرونگا مین اپنی عقل سے اور نہ قصور کرونگا مین یعنی اجتہاد مین اور طلب صواب مین کہا معاذؓ نے یا روایت کرنیوالے نے معاذؓ سے پس مارا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اوپر سینے معاذؓ کے یعنی ثابت رہنے کے لیے اور واسطے حاصل ہونے زیادتی علم کے اور فرمایا تعریف ہے واسطے اُس خدا کے کہ توفیق دی رسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اُس چیز کی کہ راضی اور خوش ہے ساتھ اُسکے رسول اُسکا نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی نے ف اجتہاد کرونگا مین یعنی طلب کرونگا حکم اُس واقعہ کا ساتھ قیاس کرنیکے اُن مسائل پر کہ آئی ہے اُنمین نص اور حکم کرونگا اُسمین مانند اُس مسئلہ کے کہ آئی ہے اُسمین نص بسبب مشابہت دونون کے کہا مظہر نے کہ یعنی جب پاوُنگا مین مشابہت درمیان اُس مسئلہ کے کہ پیش آویگا اور درمیان اُس مسئلہ کے کہ آئی ہے اُسمین نص کتاب سے

یا سُنت سے حکم کرو نگا مین اُسمین بموجب حکم اُسکے کے جیسے آئی ہے نص حرام ہونے ربوا کی گیہون مین اور نہین ہے نص ترہوز مین قیاس کیا شافعی نے ترہوز کو گیہون پر اس لیے کہ پائی درمیان دونون کے علت مطعومیت کی اور قیاس کیا امام ابو حنیفہ نے چونیگو گیہون پر اس لیے کہ پائی دونون مین علت کیلی ہونے کی اور اس حدیث مین دلیل ہے اوپر مشروع ہونے قیاس و اجتہاد کے برخلاف اصحاب ظواہر کے کہ منکر قیاس کے ہین ع ح و

عَنْ عَلِیٍّ قَالَ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْیَمَنِ قَاضِیًا فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تُرْسِلُنِیْ وَاَنَا حَدِیْثُ السِّنِّ وَلَا عِلْمَ لِیْ بِالْقَضَاءِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ سَیَھْدِیْ قَلْبَکَ وَیُثَبِّتُ لِسَانَکَ اِذَا تَقَاضَی اِلَیْکَ رَجُلَانِ فَلَا تَقْضِ لِلْاَوَّلِ حَتّٰی تَسْمَعَ کَلَامَ الْاٰخَرِ فَاِنَّہٗ اَحْرٰی اَنْ یَّتَبَیَّنَ لَکَ الْقَضَاءُ قَالَ فَمَا شَکَکْتُ فِیْ قَضَاءٍ بَعْدُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے حضرت علی سے کہ کہا بھیجا مجکو یعنی ارادہ بھیجنے کا کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف یمن کے قاضی کر کر مین نے کہا بھیجتے ہو تم مجکو اور ہو نہین نوجوان یعنی اور نوجوان کم تجربہ کار ہوتا ہے اور نہین علم مجکو یعنی کامل ساتھ کیفیت قضا کے پس فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ ہدایت کریگا دل تیرے کو یعنی ساتھ سمجھنے کے اور ثابت رکھیگا زبان تیری کو یعنی ساتھ حکم حق کرنیکے پھر تعلیم کی آنحضرتؐ نے کیفیت قضا کی جسوقت کہ لاوین تیرے پاس قضیہ دو شخص پس حکم کر تو واسطے پہلے کے کہ وہ مدعی ہے یہانتک کہ سُنے تو کلام دوسرے کا پس تحقیق یہ لائق ترہے ساتھ اسکے کہ ظاہر ہو گا واسطے تیرے حکم کہا حضرت علیؓ نے پس نہ شک کیا مین نے پیچ کسی حکم کرنے کے بعد اسکے یعنی بعد دعا اور تعلیم حضرتؐ کے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **وَسَنَذْکُرُ حَدِیْثَ اُمِّ سَلَمَۃَ اِنَّمَا اَقْضِیْ بَیْنَکُمْ بِرَاْیِیْ فِیْ بَابِ الْاَقْضِیَۃِ وَالشَّھَادَاتِ** اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی اور قریب ہے کہ ذکر کرینگے ہم حدیث اُم سلمہؓ کی کہ سوا اُسکا یہ ہے اِنَّمَا اَقْضِیْ بَیْنَکُمْ بِرَاْیِیْ پیچ باب قضیہ اور شہادات کے اگر چاہیگا اللہ تعالیٰ **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل تیسری **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ حَاکِمٍ یَحْکُمُ بَیْنَ النَّاسِ اِلَّا جَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَلَکٌ اٰخِذٌ بِقَفَاہُ ثُمَّ یَرْفَعُ رَاْسَہٗ اِلَی السَّمَاءِ فَاِنْ قَالَ الْقِیْ قَالَہٗ فِیْ مَھْوَاۃٍ اَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ روایت ہے عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی حاکم کہ حکم کرتا ہے درمیان لوگون کے مگر آویگا دن قیامت کے یعنی رگاہ عزت مین اس حال مین کہ فرشتہ پکڑے ہوئے ہو گا گدی اُسکی پھر اُٹھاویگا فرشتہ سر اپنا طرف آسمان کے پس اگر کہیگا خدا تعالیٰ ڈالدے اُسکو یعنی پیچ دوزخ کے ڈالدیگا اُسکو پیچ گڑھے چالیس برس کے نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** اُٹھاویگا سر اپنا یعنی منتظر ہو گا حکم اللہ تعالیٰ کا کہ کیا حکم کرے جیسے کہ عادت ہے تابعداروں بادشاہ کی کہ کھڑے کرتے ہین گنہگار کو لگے بادشاہ کے اور نگاہ کرتے ہین جانب بادشاہ کے اور بادشاہ کا ن طرف مین ہوتا ہے اور انتظار کرتے ہین کہ کیا حکم ہوئے اور مراد چالیس برس سے مبالغہ پیچ گہرا اور گڑھے کے ہے یقین اور تحدید ساتھ ستر کے اور رجال حاکم ظالم کا ہو گا اور حاکم عادل کیلیے حکم ہو گا کہ اُٹھاوین اُسکو طرف بہشت کے جیسے کہ پیچ حدیث ابی امامہ کے کتاب مارۃ قضامین گذرا بخ **وَعَنْ** عَائِشَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیُؤْتَیَنَّ عَلَی الْقَاضِیَ الْعَدْلِ الْاَحْمَقِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِاَنْتَنَ رِیْحٍ فِی الْاَرْضِ فَیُؤْتٰی بِہٖ فَیُوْقَفُ بِبَابِ جَھَنَّمَ فَیَرٰی اَھْوَنَ اَھْلِھَا عَلَیْہِ فَیُقَالُ لَہٗ لَوْ کُنْتَ فِیْ دُنْیَا قَاضِیًا اَکُنْتَ تَرٰی اَنْ تَنْجُوَ مِنْ ھٰذَا رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آویگا اوپر قاضی منصف کے زمانہ دن قیامت کے آرزو کریگا وہ امین کہ کاش کہ نہ حکم کیا ہوتا درمیان دو شخصون کے پیچ ایک کھجور کے ہر گز کہ شے قلیل اور حقیر ہے چہ جاے قاضی ظالم اور چہ جاے حکم پیچ شے بہت کے نقل کی یہ احمد نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الْقَاضِیْ مَالَمْ یَجُرْ فَاِذَا جَارَ تَخَلّٰی عَنْہُ وَلَزِمَہُ الشَّیْطَانُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَفِیْ رِوَایَتِہٖ فَاِذَا جَارَ وَتَعَلَّقَ اِلٰی نَفْسِہٖ اور روایت ہے عبد اللہ بن اوفیؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ ساتھ قاضی کے ہے یعنی توفیق اور تائید اُسکی ساتھ قاضی کے ہوتی ہے جبتک کہ نہین ظلم کرتا پس جسوقت کہ ظلم کرتا ہے الگ ہو جاتا ہے اُس سے اللہ تعالیٰ اور ہمیشہ ساتھ ہے ساتھ اُسکے شیطان نقل کی یہ ترمذی و ابن ماجہ نے اور پیچ ایک روایت ابن ماجہ کے یون ہے کہ پس جب ظلم کرتا ہے قاضی سو نپتا ہے اُسکو طرف نفس اُسکے کے **وَعَنْ** سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ

اَنَّ مُسْلِمًا یَھُوْدِیًّا اِخْتَصَمَا اِلٰی عُمَرَ فَرَاٰی الْحَقَّ لِلْیَھُوْدِیِّ فَقَضٰی لَہٗ عُمَرُ بِہٖ فَقَالَ لَہُ الْیَھُوْدِیُّ وَاللّٰہِ لَقَدْ قَضَیْتَ بِالْحَقِّ فَضَرَبَہُ عُمَرُ بِالدِّرَّۃِ وَقَالَ مَا یُدْرِیْکَ فَقَالَ الْیَھُوْدِیُّ وَاللّٰہِ اِنَّا نَجِدُ فِی التَّوْرٰۃِ اَنَّہٗ لَیْسَ قَاضٍ یَقْضِیْ بِالْحَقِّ اِلَّا کَانَ عَنْ یَمِیْنِہٖ مَلَکٌ وَعَنْ شِمَالِہٖ مَلَکٌ یُسَدِّدَانِہٖ وَیُوَفِّقَانِہٖ لِلْحَقِّ مَا دَامَ مَعَ الْحَقِّ فَاِذَا تَرَکَ الْحَقَّ عَرَجَا وَتَرَکَاہُ رَوَاہُ مَالِکٌ اور روایت سے سعید بن مسیب سے کہ ایک مسلمان اور ایک یہودی جھگڑتے آئے طرف حضرت عمرؓ کے پس دیکھا حق واسطے یہودی کے پس حکم کیا واسطے اُسکے حضرت عمرؓ نے ساتھ اس حق کے پس کہا واسطے عمرؓ کے یہودی نے قسم ہے اللہ کی تحقیق حکم کیا تُو نے ساتھ حق کے یا ساتھ تائید و توفیق خدا کے پس مارا اُسکو حضرت عمرؓ نے ایک دُرّہ اور فرمایا کس چیز نے معلوم کرایا تجھکو کہ حکم کیا ساتھ حق کے کہا یہودی نے قسم ہے خدا کی تحقیق ہم پاتے ہیں توریت مین یہ کہ نہین کوئی قاضی کہ حکم کرے ساتھ حق کے مگر ہوتا ہے داہنے اُسکے فرشتہ اور بائین اُسکے فرشتہ کہ مضبوط کرتے ہین دونون فرشتے اُسکو اور توفیق دیتے ہین اُسکو واسطے حق کے جبتک کہ ہوتا ہے قاضی حق پر پس جسوقت چھوڑتا ہے قاضی حق کو چڑھ جاتے ہین وہ اور چھوڑ دیتے ہین اُسکو نقل کی یہ مالکؒ نے ف اگر کوئی کہے کہ کیون مارا حضرت عمرؓ نے اُسکو حالانکہ وہ سچا تھا نہین اسلیے کہ تصدیق کی تھی اُسنے اُنکی اور کیونکر مطابق ہوا جواب یہودی کا اِنَّا نَجِدُ الخ ساتھ قول حضرت عمرؓ کے وَمَا یُدْرِیْکَ جواب یہ کہ مارنا حضرت عمرؓ کا بطریق نرمی اور خوش طبعی کے تھا نہ بطریق قہر و غصہ کے اور تطبیق جواب کی یہ ہے کہ حضرت عمرؓ اگر سہل کرتے حق سے حکم کرتے واسطے مسلمان کے یہودی پر نہ تھے راست و درست حق پر پس جبکہ حکم کیا واسطے اُسکے مسلمان پر معلوم ہوئی مضبوطی اُنکی حق پر اور نہ سہل کرنا اُنکا حق سے ع وَعَنِ ابْنِ مَوْھَبٍ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ اقْضِ بَیْنَ النَّاسِ قَالَ اَوَتُعَافِیْنِیْ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَ مَا ذَاکَ مِنْ ذٰلِکَ وَقَدْ کَانَ اَبُوْکَ یَقْضِیْ قَالَ لٰکِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ کَانَ قَاضِیًا فَقَضٰی بِالْعَدْلِ فَیَا لَحُرِّیِّ اَنْ یَّنْقَلِبَ مِنْہُ کَفَافًا فَمَا رَجَعَ بَعْدَ ذٰلِکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ سُرَیْجِ بْنِ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لِعُثْمَانَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ لَا اَقْضِیْ بَیْنَ رَجُلَیْنِ قَالَ فَاِنَّ ذٰلِکَ کَانَ یَقْضِیْ فَقَالَ اِنَّ اَبِیْ لَوْ اَشْکَلَ عَلَیْہِ شَیْءٌ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَوْ اَشْکَلَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْءٌ سَاَلَ جِبْرَئِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَاِنِّیْ لَا اَجِدُ مَنْ اَسْاَلُہٗ وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ عَاذَ بِاللّٰہِ فَقَدْ عَاذَ بِعَظِیْمٍ وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ مَنْ عَاذَ بِاللّٰہِ فَاَعِیْذُوْہُ وَاِنِّیْ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اَنْ تَجْعَلَنِیْ قَاضِیًا فَاَعْفَاہُ وَقَالَ عُثْمَانُ لَا نُخَیِّرُ اَحَدًا اور روایت ابن مہب سے کہ عثمان بن عفانؓ نے کہا واسطے ابن عمرؓ کے کہ قاضی ہو درمیان لوگون کے کہا ابن عمرؓ نے معاف کرو مجکو اے امیر المومنین اس کلام سے کہا حضرت عثمانؓ نے کیون مکروہ رکھتے ہو اُسکو اور تحقیق تھے باپ تمھارے حکم کرتے یعنی عہد زمانہ خلافت مین بھی کہا ابن عمرؓ نے تحقیق مین نے سُنا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص کہ ہو قاضی پس حکم کرے ساتھ انصاف کے پس لائق ہے یہ کہ پھرے اور نکلے اُس سے برابر کہ نہ فائدہ دے اور نہ نقصان اور نہ ثواب پاوے اور نہ عذاب پس تنگی کی حضرت عثمانؓ نے اُسنے پیچھے اسکے نقل کی یہ ترمذی نے اور بیچ روایت زین کے نافع سے یہ ہے کہ ابن عمرؓ نے کہا واسطے عثمانؓ کے اے امیر المومنین نہین حکم کرونگا مین درمیان دو شخصون کے یعنی جب سے زیادہ مین کہا حضرت عثمانؓ نے تحقیق باپ تمھارے تھے حکم کرتے کہا ابن عمرؓ نے کہ تحقیق باپ میرے اگر مشکل ہوتی اوپر کوئی چیز پوچھ لیتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اگر مشکل ہوتی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی چیز پوچھتے جبرئیلؑ سے اور تحقیق مین نہین پاتا اُس شخص کو کہ پوچھون اُس سے اور سُنا ہے مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو پناہ مانگے ساتھ اللہ کے پس تحقیق پناہ مانگی ساتھ بڑی ذات کے اور سُنا مین نے حضرتؐ سے فرماتے جو شخص کہ پناہ مانگے ساتھ اللہ کے پس پناہ دو اُسکو اور تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ اللہ کے اُس سے کہ مقرر کرو مجکو قاضی پس معاف کیا حضرت عثمانؓ نے ابن عمرؓ کو اور کہا کہ نہ خبر دینا تو کسی کو یعنی قضا کے نہ قبول کرنے کی تا اور بھی قبول نکریں اور یہ کارخانہ معطل رہے

بَابُ رِزْقِ الْوُلَاۃِ وَھَدَایَاھُمْ

باب ہے بیچ بیان رزق الیونکے اور ہدیونکے اُنمین بیان ہے

(سکا کھانا کون کے لیے کیا مقرر کیا جاوے بیت المال مین سے اور بیان یا سکا ہے کہ اگر کوئی بطریق تحفہ کے حاکم کے لیے کچھ لاوے تو کیا حکم ہے اُسکا **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اُعْطِیْكُمْ وَلَا اَمْنَعُكُمْ اَنَا قَاسِمٌ اَضَعُ حَیْثُ اُمِرْتُ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین دیتا مین تمکو اور نہین منع کرتا تمسے مین ہون بانٹنے والا رکھتا ہون جس جگہ حکم کیا گیا ہون نہین نقل کی یہ بخاری نے ف جبکہ تقسیم کیا حضرتؐ نے مال تو کلام مذکور فرمایا تا کہ نہ واقع ہو صحابہؓ کے دلونمین کچھ بسبب کمی زیادتی کے تقسیم مین پھر **مَا اُعْطِیْكُمْ** الخ کا حاصل یہ ہے کہ نہین دیتا مین کسی کو تم مین سے کچھ بسبب خواہش نفس اپنے کے طرف اُسکے اور نہین منع کرتا مین اُسکو بسبب متوجہ ہونے دل اپنے کے اُسپر بلکہ یہ سب بسبب مراد اللہ تعالیٰ کے ہے اور یہی معنی اِس قول کے ہین اَنَا قَاسِمٌ الخ یعنی مین بانٹنے والا ہون رکھتا ہون ہر چیز کو یعنی نہین دیتا اور دیتا ہون اُس جگہ کہ حکم کیا گیا ہون **وَعَنْ** خَوْلَةَ الْاَنْصَارِیَّةِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رِجَالًا یَتَخَوَّضُوْنَ فِیْ مَالِ اللّٰهِ بِغَیْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے خولہ انصاریہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کتنے آدمی کہ تصرف کرتے ہین مال خدا مین ناحق یعنی تصرف کرتے ہین بیت المال مین اور زکوٰۃ اور غنیمت مین بغیر اذن امام کے اور لیتے ہین زیادہ اجرت اور رحق اپنے سے پس واسطے اُنکے آگ ہے دن قیامت کے نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا اسْتُخْلِفَ اَبُوْ بَكْرٍ قَالَ لَقَدْ عَلِمَ قَوْمِیْ اَنَّ حِرْفَتِیْ لَمْ تَكُنْ تَعْجِزُ عَنْ مُؤْنَةِ اَهْلِیْ وَشُغِلْتُ بِاَمْرِ الْمُسْلِمِیْنَ فَسَیَاْكُلُ اٰلُ اَبِیْ بَكْرٍ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَیَحْتَرِفُ لِلْمُسْلِمِیْنَ فِیْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ جب خلیفہ کیے گیے ابوبکر صدیقؓ تو کہا تحقیق جانتی ہے میری قوم یعنی مسلمان کہ کسب میرا نہین قصور کرتا تھا خرچ اہل میرے سے یعنی مین ایسا کسب کرتا تھا کہ کفایت کرتا تھا قوت عیال میرے کو اور مین مشغول کیا گیا اب ساتھ کام مسلمانون کے پس کھاوینگے اہل وعیال ابوبکرؓ کے اس مال مین سے یعنی بیت المال مین سے اور کام وپیشہ کریگا ابوبکرؓ واسطے مسلمانون کے اس مال مین یعنی ساتھ حاصل کرنے اُسکے کے اور حفاظت اور صرف کرنے اُسکے کے بیچ مصارف اور حوائج مسلمانون کے نقل کی یہ بخاری نے ف یعنی حضرت ابوبکر صدیقؓ بیچتے تھے کپڑا بازار مین جب خلیفہ ہوئے تو صحابہؓ کو خبر کردی کہ مین مشغول ہون مسلمانون کے کام مین حرفہ نہین کرسکتا بقدر خرچ لینے کے بیت المال مین سے لیا کرونگا اور حضرت عمرؓ تجارت کرتے تھے غلہ کی اور حضرت عثمانؓ تجارت کرتے تھے کھجورون اور کپڑے کی اور حضرت عباسؓ عطاری کرتے تھے اور لکھا ہے علمانے کہ بہترین انواع تجارت کی تجارت کپڑے کی ہے بعد ازان عطر کی اور حدیث مین آیا ہے کہ اگر تجارت کرتے بہشتی تو تجارت کرتے کپڑے کی اور اگر تجارت کرتے دوزخی تو تجارت کرتے صرف مین یعنی سونے اور چاندی مین **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** بُرَیْدَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلٰی عَمَلٍ فَرَزَقْنَاهُ رِزْقًا فَمَا اَخَذَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ غُلُوْلٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہے بریدہؓ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا جس شخص کو کہ عامل کیا ہمنے کسی کام پر اور دیا ہمنے اُسکو رزق یعنی اجرت اُس عمل کی کہ مقرر کی پس جو چیز کہ لیگا بعد اسکے یعنی زیادہ اپنی اجرت سے پس وہ خیانت ہے غنیمت مین نقل کی یہ ابوداؤد نے **وَعَنْ** عُمَرَ قَالَ عَمِلْتُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَعَمَّلَنِیْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے حضرت عمرؓ سے کہ کہا ہوا مین عامل بیچ زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس دیا مجکو مخنانہ میرے عمل کا نقل کی یہ ابوداؤد نے **وَعَنْ** مُعَاذٍ قَالَ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الْیَمَنِ فَلَمَّا سِرْتُ اَرْسَلَ فِیْ اَثَرِیْ فَرَدَدْتُّ فَقَالَ اَتَدْرِیْ لِمَ بَعَثْتُ اِلَیْكَ لَا تُصِیْبَنَّ شَیْئًا بِغَیْرِ اِذْنِیْ فَاِنَّهٗ غُلُوْلٌ وَمَنْ یَّغْلُلْ یَاْتِ بِمَا غَلَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ لِهٰذَا دَعَوْنَاكَ فَامْضِ لِعَمَلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے معاذؓ سے کہ کہا بھیجا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف یمن کے جب چلا مین یعنی تھوڑا سا بھیجا پیچھے میرے یعنی کسیکو لانیکے لیے پس پھرا یا مین طرف حضرتؐ کے پس فرمایا کیا جانتا ہے تو کہ کسواسطے بھیجا تھا مین نے طرف تیرے بھیجا تھا اسلیے کہ کہو نہین مجکو نہ لے تو کچھ بے اذن میرے پس تحقیق وہ خیانت ہے اور جو شخص کہ خیانت کریگا لاویگا

خیانت کی چیزوں قیامت کے اسی کندھے کے لیے بلا یا تھا میں نے جگہ پس جا کام اپنے پر نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** المستورد بن شداد قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کان لنا عاملا فلیکتسب زوجۃ فان لم یکن لہ خادم فلیکتسب خادما فان لم یکن لہ مسکن فلیکتسب مسکنا وفی روایۃ من اتخذ غیر ذلک فھو غال او سارق رواہ ابوداؤد اور روایت ہے مستورد بن شداد سے کہ کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے شخص کہ ہو ہمارا عامل پس چاہیے کہ حاصل کرے ایک بی بی یعنی نکاح کرے یعنی اگر بیوی نہو پس اگر نہو اسکے لیے کوئی خادم یعنی غلام لونڈی پس چاہیے کہ خریدے خادم پس اگر نہو اسکے لیے گھر پس چاہیے کہ حاصل کرے ایک مکان اور ایک روایت میں ہے جو شخص کہ لیوے سوائے اسکے پس وہ خیانت کرنیوالا ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** یعنی حلال ہے عامل کو کہ لیوے بیت المال میں سے کہ اسکے تصرف میں ہے بقدر مہر بیوی کے اور نفقے اور لباس اسکے کے بقدر حاجت بغیر اسراف کے اور بقدر قیمت خادم اور مکان کے بقدر ضرورت کے پس اگر لیوے زیادہ قدر حاجت ضروری سے تو وہ حرام ہے اس پر اور ظاہر یہ ہے کہ حکم اس صورت میں ہے کہ معین نہیں کیگئی ہے اسکے لیے اجرت اور گنجایش رکھتا ہے اسکی بیت المال سے واللہ اعلم **وعن** عدی بن عمیرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا ایھا الناس من عمل منکم لنا علی عمل فکتمنا منہ مخیطا فما فوقہ فھو غال یاتی بہ یوم القیمۃ فقام رجل من الانصار فقال یا رسول اللہ اقبل عنی عملک قال ومالک قال سمعتک تقول کذا وکذا قال وانا اقول ذلک من استعملناہ علی عمل فلیات بقلیلہ وکثیرہ فما اوتی منہ اخذ ومانھی عنہ انتھی رواہ مسلم وابوداؤد والفظ لہ اور روایت ہے عدی بن عمیرۃ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو جو شخص کہ عامل کیا جاوے تم میں سے واسطے ہمارے اوپر کسی عمل کے پھر چھپائے ہم سے حاصل اس عمل سے ایک سوئی یا زیادہ اس سے یعنی قلت میں یا کثرت میں یا چھوٹائی میں یا بڑائی میں پس وہ خیانت کرنیوالا ہے لاویگا اسکو یعنی خیانت کی ہوئی چیز کو دن قیامت کے پس کھڑا ہوا ایک شخص انصار میں سے اور کہا یا رسول اللہ لے لو مجھ سے عمل اپنا کہا کیا ہے یعنی کیوں کہتا ہے تو یہ کہا سنا میں نے تجھکو کہ فرماتے تھے ایسا اور ایسا یعنی ہیچ وعید کے عمل پر اور وہ خالی نہیں ہے لغزش سے فرمایا میں کہتا ہوں یعنی بحد ہوں برابر پھر نہیں اس سے جو کوئی کر سکے عمل قبول کرے اور جو کوئی نہ کر سکے نہ قبول کرے جسکو کہ عامل کیا ہے کسی کام پر پس چاہیے کہ لاوے تھوڑا حاصل اسکا اور بہت حاصل اسکا پس جو کچھ کہ دیا جاوے اسمیں سے کہ اجرت اسکی ہے لے لے اسکو اور جو کچھ کہ باز رکھا جاوے اس سے باز رہے نقل کی یہ مسلم نے اور ابوداؤد نے اور لفظ ابوداؤد کے ہیں **وعن** عبداللہ بن عمرو قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الراشی والمرتشی رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ وروی الترمذی عنہ وعن ابی ھریرۃ رواہ احمد والبیھقی فی شعب الایمان عن ثوبان وزاد والرائش یعنی الذی یمشی بینھما اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ کہا لعنت کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے والے کو اور رشوت لینے والے کو نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اور نقل کی یہ ترمذی نے عبداللہ بن عمرو سے اور ابی ہریرہ سے اور نقل کی یہ احمد اور بیہقی نے شعب الایمان میں ثوبان سے اور زیادہ کیا بیہقی نے یہ کہ لعنت کی آنحضرت نے رائش کو یعنی جو کہ واسطہ ہو درمیان رشوت لینے والے اور رشوت دینے والے کے **ف** رشوت ساتھ پیش اور زیر کے اس مال کو کہتے ہیں کہ دیا جاوے واسطے باطل کرنے حق کے اور ثابت کرنے باطل کے اگر واسطے ثابت کرنے حق کے اور دفع کرنے ظلم کے نفس اپنے سے دیوے تو کچھ مضائقہ نہیں اسکا ۱۲ منہ **وعن** عمرو بن العاص قال ارسل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اجمع علیک سلاحک وثیابک ثم ائتنی قال فاتیتہ وھو بتوضأ فقال یا عمرو انی ارسلت الیک لابعثک علی وجہ یسلمک اللہ ویغنمک واردت لک رغبۃ من المال فقلت یا رسول اللہ ما کانت ھجرتی لمال وما کانت الا للہ ورسولہ قال نعما بالمال الصالح للرجل الصالح رواہ فی شرح السنۃ ورواہ احمد نحوہ وفی روایتہ قال نعم المال الصالح للرجل الصالح

اور روایت ہے عمرو بن عاص سے کہ کہا بھیجا کسی کو طرف میرے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہو سے مجکو یہ کہ جمع کر تو اپنے اوپر ہتھیار اپنے اور کپڑے اپنے یعنی تیاری سفر کی کر پھر آ تو میرے پاس کہا عمرو نے پس آیا میں آنحضرت کے پاس یعنی تیار ہو کر اس حالت میں کہ حضرت وضو کرتے تھے فرمایا اے عمرو تحقیق بھیجا میں نے طرف تیرے اور بلایا تجکو تا کہ بھیجوں میں تجکو ایک طرف میں کہ سلامت رکھے تجکو اللہ اور غنیمت دیوے تجکو اور دون میں تجکو لیکن کہا مال سے یعنی کچھ مال پس کہا میں نے یا رسول اللہ نہ تھی ہجرت میری یعنی ایمان اور چھوڑنا وطن کا واسطے مال کے نہ تھی ہجرت میری مگر واسطے اللہ کے اور رسول اُسکے کے فرمایا اچھی چیز ہے مال اچھا واسطے مرد نیک بخت کے روایت کی یہ شرح السنہ میں اور روایت کی احمد نے مانند اسکے اور بیچ روایت احمد کے یوں ہے کہ فرمایا اچھا ہے مال نیک واسطے مرد نیک کے ف نہ تھی ہجرت میری آلم یعنی ایمان میرا خالصاً للہ تھا اور ہجرت عمرو بن العاص کی حبشہ سے تھی مدینہ کو ہمراہ خالد بن ولید کے پانچوین سال ہجری میں اور مال اچھا وہ ہے کہ وجہ حلال سے کمایا گیا ہو اور خرچ کیا جاوے اچھی جگہ میں اور مرد نیک وہ ہے کہ رعایت کرے حقوق خدا تعالیٰ کی اور حقوق بندوں کی ۱۲ ح ع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن ابی امامۃ** عن ابی امامہؓ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ سفارش کرے کسی کی سفارش کرنا یعنی بادشاہ یا امیر وغیرہ سے پھر ہدیہ دے وہ اُسکے لیے تحفہ عوض اس سفارش کے پس قبول کرے وہ اُس تحفہ کو پس تحقیق آیا وہ ایک دروازے بڑے میں دروازوں سود کے سے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یہ رشوت ہے اسکو سود فرمایا بسبب ہونے اسکے کے خالی عوض سے ۱۲ ح **باب الاقضیۃ والشہادات** باب بیچ بیان قضیوں کے اور گواہیوں کے ف قضیہ سر ادرات کو کہتے ہیں کہ لیجائی جاوے پاس حاکم کے تا حکم کرے اُسمیں اور گواہی خبر دینی حق غیر کی ہے دوسرے پر ۱۲ ح **الفصل الاول** فصل پہلی **عن ابن عباس** عن ابن عباسؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لو یعطی الناس بدعواھم لادعی ناس دماء رجال واموالھم ولکن الیمین علی المدعی علیہ رواہ مسلم وفی شرح السنۃ قال وجاء فی روایۃ البیہقی باسناد حسن اذ صحیفہ زیادۃ عن ابن عباس مرفوعا لکن البینۃ علی المدعی والیمین علی من انکر روایت ہے ابن عباس سے کہ نقل کی ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اگر دیوے جاوین آدمی یعنی مدعا اپنا قسم مال وخون سے بسبب دعوی کرنے اپنے کے یعنی بجرد دعوے کے بغیر گواہ مدعی کے یا تصدیق مدعا علیہ کے البتہ دعوی کریں لوگ خونوں آدمیون کا اور مالون کا لیکن قسم ہے اوپر مدعا علیہ کے نقل کی یہ مسلم نے اور بیچ شرح مسلم نووی کے یہ ہے کہ کہا اور آئی ہے بیچ روایت بیہقی کے ساتھ اسناد حسن کے یا صحیح کے زیادتی یعنی پہلی روایت پر ابن عباسؓ سے بطریق مرفوع کے یہ کہ لیکن شاہد اوپر مدعی کے اور قسم اوپر اُس شخص کے کہ انکار کرے ف اوپر مدعا علیہ کے یعنی جو کہ منکر ہو اگر طلب کرے مدعی قسم دینی اُسکی اور اس حدیث میں طلب کرنا بینہ کا مدعی سے مذکور نہیں گویا وہ امر ثابت و مقرر ہے شرع میں اور گویا کہا گیا کہ مدعی پر بینہ ہے اور اگر بینہ نہ ہو سو گندہے مدعا علیہ پر جیسے کہ دوسری روایت میں کہ ابن عباسؓ سے ہے آیا ہے ۱۲ ح ع **وعن ابن مسعود** عن ابن مسعودؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حلف علی یمین یصبر وھو فیھا فاجر لیقتطع بھا مال امرئ مسلم لقی اللہ یوم القیمۃ وھو علیہ غضبان فانزل اللہ تعالیٰ تصدیق ذلک ان الذین یشترون بعھد اللہ وایمانھم ثمنا قلیلا الی اخر الایۃ متفق علیہ اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ قسم کھاوے کسی چیز پر بندہ ہو کہ یعنی مجلس حاکم کی میں مجبوس ہو کر اور وہ ہو قسم کھانے میں جھوٹا کہ لیوے بسبب قسم کے مال ایک شخص مسلمان کا ملاقات کریگا اللہ تعالیٰ سے دن قیامت کے اور وہ اُسپر ہوگا غصے ہونے والا پس نازل کی اللہ تعالیٰ نے واسطے سچ کرنے اس حکم کے یہ آیت تحقیق وہ لوگ کہ خریدتے ہیں ساتھ عہد اللہ کے اور قسمون اپنی کے مول تھوڑا آخر آیت تک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف صبر الم صبر کے معنی ہیں حبس اور لزوم اور مراد یمین صبر سے یہ ہے

کہ حبس کرے سلطان ایک شخص کو یہان تک کہ قسم کھاوے ساتھ اُسکے اور وہ لازم ہے واسطے صاحب اپنے کے جہت حکم حاکم کے اور علی معنی پ کے ہے اور مراد محلوف علیہ ہے پاس لیے یمین جبر کہا کہ حکم موقوف ومحبوس ہے پسند اور بضعون نے کہا یمین صبرہ ہے کہ قسم کھانیوالا اسکا دیدہ ودانستہ جھوٹ کہتا ہے اور قصد تلف کرنے مال مسلمان کا کرتا ہے اسی جہت سے فرمایا وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لم ع ش ح وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِينِهِ فَقَدْ أَوْجَبَ اللَّهُ لَهُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَإِنْ كَانَ قَضِيبًا مِنْ أَرَاكٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ لیوے حق شخص مسلمان کا ساتھ قسم اپنے کے تحقیق واجب کی اللہ نے واسطے اُسکے آگ اور حرام کی اُسپر بہشت پس کہا واسطے اُسکے ایک شخص نے اور اگرچہ ہو حق چیز تھوڑی یا رسول اللہ فرمایا اگرچہ ہو ٹکڑا درخت پیلو سے یعنی مسواک نقل کی یہ مسلم نے ف واجب کی اللہ نے لہٗ اسکی تاویل دو طرح کی گئی ہے ایک تو یہ کہ محمول ہے اسکے حلال جاننے والے پر جبکہ مرجاوے اُسی پر اور دوسرے یہ کہ وہ مستحق آگ کا ہے اور جائز ہے عفو کرنا اُس سے اور حرام ہے اُس پر داخل ہونا جنت کا اول وہلے مین ساتھ نجات پانے والوں کے اور وہی بھی مسلمان کے حکم مین داخل ہے ع وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَأَقْضِيَ لَهُ عَلَى نَحْوِ مَا أَسْمَعُ مِنْهُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِشَيْءٍ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ فَلَا يَأْخُذْهُ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اُم سلمہ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوا اسکے نہیں کہ مین آدمی ہون اور تحقیق تم جھگڑتے آتے ہو طرف میرے اور شاید کہ بعض تمھارا ہووے خوب تقریر کرنے والا ساتھ دلیل اپنی کے بعض سے پس حکم کرتا ہون مین واسطے اُسکے اوپر مانند اُس چیز کے کہ سنتا ہون مین اُس سے پس جو شخص کہ حکم کرون مین واسطے اُسکے ساتھ کسی چیز کے حق بھائی اُسکے سے پس نہ لیوے اُسکو پس سوائے اسکے نہیں کہ حکم کرتا ہون مین واسطے اُسکے ایک ٹکڑے کا آگ سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مین آدمی ہون یہ اشارہ ہے اسپر کہ سہو اور نسیان بعید نہین ہے آدمی سے اور وضع بشری مقتضی ہے اسکی کہ نہ ادراک کرے امور کو سوائے ظاہر اسکے کے یعنی مین آدمی ہون عارض ہوتے ہین مجھپر احکام وعوارض بشری اور باقی چھوٹے گئے ہین مجھ مین احکام جبلت کے سوائے اس چیز کے کہ تائید کیا جاتا ہون ساتھ وحی کے اور تعلیم کیا جاتا ہون جانب حق سبحانہ سے حاصل یہ کہ مین بسبب ظاہر کے حکم کرتا ہون بوجب تقریر مدعی کے پس اگر اُسکا حق نہ تھا اور اسکی چرب زبانی سے مین سمجھا کہ حق اُسیکا ہے اور اُسکو دلوادیا تو وہ اُسکو اپنے حق مین حلال نہ جانے بلکہ یہ جانے کہ ٹکڑا آگ کا مجھے ملا ہے پرہیز کرے اُس سے ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبْغَضَ الرِّجَالِ إِلَى اللَّهِ الْأَلَدُّ الْخَصِمُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مبغوض ترین مردون کا طرف اللہ کے بہت ناحق جھگڑنیوالا ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِيَمِينٍ وَشَاهِدٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ساتھ قسم کے اور ایک شاہد کے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی اگر مدعی کے پاس ایک شاہد ہو تو مدعی سے بدلے ایک شاہد کے قسم لے لیجیے اور یہی مذہب ہے تینون امامون کا اور امام ابو حنیفہؒ کہتے ہین کہ جائز نہین حکم کرنا ساتھ شاہد اور قسم کے بلکہ ضرور ہے ہونا دو گواہون کا جیسے کہ قرآن مجید سے ثابت ہوتا ہے اور جائز نہین نسخ کتاب کا ساتھ خبر واحد کے احتمال ہے کہ مراد ساتھ خبر کے یہ ہو کہ آنحضرتؐ نے حکم کیا ساتھ قسم کھانے مدعا علیہ کے بعد قائم کرنے مدعی کے ایک شاہد کو اور عاجز ہونے اُسکے کے اتمام بینہ سے یعنی اعتبار نہ کیا وجود ایک شاہد کا اور طیبی نے کہا کہ یہ خلاف اموال مین سے ہے اور اگر دعویٰ غیر اموال مین ہو تو قبول نہ کیا جاوے شاہد اور قسم بالاتفاق ع وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ وَرَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا غَلَبَنِي عَلَى أَرْضٍ لِي فَقَالَ الْكِنْدِيُّ هِيَ أَرْضِي فِي يَدَيَّ أَزْرَعُهَا لَيْسَ لَهُ فِيهَا حَقٌّ فَقَالَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَضْرَمِيِّ أَلَكَ بَيِّنَةٌ قَالَ لَا قَالَ فَلَكَ يَمِينُهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الرَّجُلَ فَاجِرٌ لَا يُبَالِي عَلَى مَا حَلَفَ عَلَيْهِ وَلَيْسَ يَتَوَرَّعُ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَيْسَ لَكَ مِنْهُ إِلَّا ذٰلِكَ فَانْطَلَقَ لِيَحْلِفَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَدْبَرَ لَئِنْ حَلَفَ عَلَى مَالِهِ لِيَأْكُلَهُ ظُلْمًا لَيَلْقَيَنَّ اللّٰهَ وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے علقمہ بن وائل سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا آیا ایک شخص حضرموت سے کہ ایک شہر ہے یمن سے اور ایک شخص کندی سے یمن سے کہ قبیلہ ہے یمن سے طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی جھگڑتے ہوئے اور کہا حضرمی نے یا رسول اللہ تحقیق اُسنے غلبہ کیا مجھ اوپر زمین میری کے یعنی غصب کر لیا ہے اُسکو مجھ سے پس کہا کندی نے وہ زمین میری ہے اور بیچ ہاتھ یعنی قبضے میرے کے ہے نہیں اُسکے اُسکے زمین میں حق پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے حضرمی کے کہ کیا تیرے پاس ہیں شاہد کہا کہ نہیں فرمایا پس واسطے تیرے ہے قسم اُسکی یعنی مدعیٰ علیہ کی کہا حضرمی نے یا رسول اللہ شخص فاجر ہے نہیں پروا کرتا وہ پر اُس چیز کے کہ قسم کھاوے اُس پر سچ ہو یا جھوٹ اور نہیں پرہیز کرتا کسی چیز سے فرمایا نہیں واسطے تیرے اُس سے مگر یہ یعنی قسم پس چلا یعنی کندی تا کہ قسم کھاوے پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پیٹھ پھیری سُنے اگر قسم کھاویگا پر مال اُسکے کے تا کہ کھاوے مال اُسکا اور اوہ ظلم کے ملنے ملاقات کریگا اللہ تعالیٰ سے اس حال میں کہ وہ اُس سے بیزار ہوگا نقل کی یہ مسلم نے **ف** پس چلا شاید کہ یہ چلنا باعتبار اُسکے تھا کہ جیسے شافعیہ کے یہاں وضو کرتا ہے قسم کھانیوالا اور وقت خاص میں قسم کھاتا ہے جیسے بعد عصر روز جمعہ کے کذا قال السید اور کہا نووی نے کہ آمین کئی مسئلے ہیں ایک تو یہ کہ قضیے والا اولیٰ ہے اس جنبی سے کہ دعویٰ کرے اسپر اور دوسرا یہ کہ مدعیٰ علیہ پر قسم لازم ہے جبکہ نہ اقرار کرے وہ اور تیسرا یہ کہ قسم مدعیٰ علیہ فاجر کی قبول کیجاوے مانند قسم عادل کے اور ساقط ہو جاتا ہے اُس سے مطالبہ بسبب قسم کے **ع** وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ ادَّعَى مَا لَيْسَ لَهُ فَلَيْسَ مِنَّا وَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ اُنھوں نے سُنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص کہ دعویٰ کرے اُس چیز کا کہ نہیں اُسکے لیے پس نہیں وہ ہم میں سے یعنی جنتیوں میں سے اور چاہیے کہ طلب کرے ٹھکانا اپنا آگ میں نقل کی یہ مسلم نے **ف** کہا بعضوں نے کہ یہ امر یعنی خبر کے ہے **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهَدَاءِ الَّذِي يَأْتِي بِشَهَادَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے زید بن خالد سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتھ بہترین گواہوں کے بہترین گواہوں وہ ہے کہ دیوے گواہی اپنی پہلے سوال کیے جانیکے گواہی سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی گواہی دے اور اظہار حق کرے پہلے اس سے کہ اُس سے پوچھیں کہ تو گواہ ہے اور ایک اور حدیث وارد ہوئی ہے بیچ مذمت اُس قوم کے کہ گواہی دیں بغیر طلب کے اس لیے ہمارے نزدیک یہ ہے کہ گواہی نہ دیوے مگر بعد از طلب کرنے گواہی کے اُس سے اور بعد طلب کرنے گواہی کے دینا گواہی کا واجب ہے اور چھپانا گواہی کا حد دین افضل ہے اور ذکر کی ہیں اس حدیث خَيْرُ الشُّهَدَاءِ کی دو قولیں ایک تو یہ کہ محمول ہے اُسپر یہ کہ یہ گواہ ہے کسی کے حق کا اور مدعی نہیں جانتا کہ یہ گواہ ہے پس خبر کرے اُسکو کہ میں گواہ ہوں تیرا اس قضیہ میں اور دوسری تاویل یہ ہے کہ یہ بیچ حقوق خدا تعالیٰ کے ہے مانند زکوٰۃ اور کفارہ اور دیکھنے چاند کے اور وقف اور وصیتوں کے اور مانند انکے کے پس واجب ہے آگاہ کرنا عالم کو ساتھ ان چیزوں کے اور کبھی تاویل کرتے ہیں کہ یہ محمول ہے اوپر مبالغے اور جلدی کرنیکے ادائے شہادت میں بعد از طلب کرنیکے اور مذمت گواہی دینے کی پہلے طلب کرنے گواہی کے محمول ہے غیر اسکے پر شرح **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین لوگوں کے قرن میرا ہے یعنی صحابہ پھر وہ لوگ کہ متصل ہیں اُنکے یعنی تابعین پھر وہ لوگ کہ متصل ہیں اُنکے یعنی تبع تابعین پھر آویگی ایک قوم کہ سبقت کریگی گواہی ایک اُنکے کی قسم اُسکی سے اور قسم اُسکی گواہی اُسکی سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ کنایہ ہے حرص کرنے سے اوپر گواہی اور قسم کے پس کبھی مقدم کرتا ہے

لہ اقوال بقیہ سے کچھ کہ حضرت کے بعد تابعین کی فضیلت ہے ان سے بہتر ہیں

اسکو اسپر اور کبھی اُسکو اسپر یا تمثیل ہے واسطے سرعت شہادت اور قسم کے تا بحد یکہ نہیں جانتا ہے کہ ساتھ کس کے اُن دونوں مین سے ابتدا کرے سبب نہ پروا کرنے اُسکے کے ساتھ دین کے اور نہ احتیاط کرنے کے ایمن اور بعضون نے کہا یہ عبارت ہے کثرت شہادت جھوٹی اور قسم فاجرہ سے یا معنی یہ ہین کہ کبھی ترویج دیتا ہے اپنی گواہی کو ساتھ قسم کے کہ کہتا ہے واللہ مین گواہ چھابون اور کبھی قسم کو رواج دیتا ہے ساتھ گواہی کے کہ کہتا ہے لوگ گواہ ہین اوپر راستی قسم میری کے ح ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَ عَلٰی قَوْمٍ الْیَمِیْنَ فَاَسْرَعُوْا فَاَمَرَ اَنْ یُّسْهِمَ بَیْنَهُمْ فِی الْیَمِیْنِ اَیُّهُمْ یَحْلِفُ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کیا ایک قوم پر قسم کو یعنی فرمایا کہ قسم کھاوے مدعی حق نہین پس جلدی کی اُس قوم نے یعنی قسم کھانے مین پس حکم فرمایا یہ کہ قرعہ ڈالا جاوے درمیان اُنکے پس جو قسم کھاتے قسم کے کہ کونسا انمین سے قسم کھاوے نقل کی یہ بخاری نے ف ظاہر عبارت سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ ایک شخص نے دعوی کیا ایک جماعت پر پس منکر ہوئی وہ جماعت پس حضرتؐ نے اس جماعت کو حکم قسم کھانیکا فرمایا پس جلدی کی اس جماعت نے قسم کھانے مین پس قسم نہ دی حضرتؐ نے جماعت کو بلکہ فرمایا کہ قرعہ ڈالین اور قسم کھاوے وہ کہ جسکے نام پر قرعہ نکلے ولیکن شارحین نے اس مسئلہ کی یہ صورت لکھی ہے کہ دو آدمیون نے دعوی کیا ایک چیز کا کہ تیسرے شخص کے پاس ہے اور نہین ہین اُن دونون شخصون پاس گواہ یا دونون گواہ رکھتے ہین اور وہ تیسرا شخص کہتا ہے کہ ین نہین جانتا کہ اُس کی ہے یہ چیز پس اس صورت مین حکم اُن دونون کو یہ ہے کہ قرعہ ڈالا جاوے اُنمین پس جسکے نام پر قرعہ نکلے اُن دونون مین سے وہ قسم دیا جاوے اور حکم کیا جاوے واسطے اُسکے ساتھ اس چیز کے اور یہ قسم دینی شاید کہ اس جہت سے ہے کہ ہر ایک انمین سے منکر ہے دوسرے کا اور حضرت علیؓ کے نزدیک اسیطرح ہے اور شافعیؒ کہتے ہین کہ چھوڑی جاوے وہ چیز اُسی تیسرے شخص پاس اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک تقسیم کیجاوے اُن دونون درمیون آدھون آدھ اور بعضون نے کہا کہ کہا احمدؒ نے اور شافعیؒ نے بیچ ایک قول کے دو قولون مین سے مانند قول حضرت علیؓ کے اور دوسرا قول اُنکا مانند قول ابوحنیفہؒ کے ہے اور حدیث اُم سلمہؓ کی کہ آئی ہے وہ مؤید ہے مذہب ابوحنیفہؒ اور ربا بعضون اُنکے کی واللہ اعلم ش ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَیِّنَةُ عَلَی الْمُدَّعِیْ وَالْیَمِیْنُ عَلَی الْمُدَّعٰی عَلَیْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہے عمرو بن شعیبؓ سے کہ نقل کی اُنہون نے باپ اُسنے نقل کی اُنہون نے دادا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شاہد مدعی پر ہے اور قسم مدعیٰ علیہ پر یعنی وہ اگر منکر ہوا و طلب کرے مدعی قسم دینی نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ رَجُلَیْنِ اخْتَصَمَا اِلَیْهِ فِیْ مَوَارِیْثَ لَمْ تَكُنْ لَهُمَا بَیِّنَةٌ اِلَّا دَعْوٰهُمَا فَقَالَ مَنْ قَضَیْتُ لَهٗ بِشَیْءٍ مِنْ حَقِّ اَخِیْهِ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ فَقَالَ الرَّجُلَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَقِّیْ هٰذَا لِصَاحِبِیْ فَقَالَ لَا وَلٰكِنِ اذْهَبَا فَاقْتَسِمَا وَتَوَخَّیَا الْحَقَّ ثُمَّ اسْتَهِمَا ثُمَّ لِیُحِلَّ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْكُمَا صَاحِبَهٗ وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ اِنَّمَا اَقْضِیْ بَیْنَكُمَا بِمَا لَمْ یُنْزَلْ عَلَیَّ فِیْهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے اُم سلمہؓ سے کہ نقل کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ مقدمہ دو شخصون کے کہ جھگڑتے آئے پاس حضرتؐ کے بیچ مقدمہ میراث کے یعنی ایک نے دعوی کیا ایک چیز کا کہا کہ یہ میری ہے کہ ارث مین پونہچی ہے مجکو اور دوسرے نے بھی ایسا ہی کہا ایسے تھے وہ دونون کہ نہ تھے اُنکے لیے گواہ مگر دعوی اُنکا یعنی زیادہ دعوی ہی تھا بغیر گواہون کے پس فرمایا جس شخص کے واسطے حکم کرون مین ساتھ کسی چیز کے حق بھائی اُسکے سے یعنی حق اُسکا نہو اور گواہ جھوٹے گذرانے یا قسم جھوٹی کھائے اور مین حکم ساتھ اُسکے کرون پس سوا اسکے نہین کہ حکم کرتا ہون مین اسطے اُسکے ایک ٹکڑا آگ سے پس کہا دونون شخصون نے ہر ایک اُنمین سے یا رسول اللہ یہ حق میرا واسطے بھائی میرے کے ہے یعنی چھوڑا بیچ دعوی کرنا اُسکا فرمایا کہ نہین یعنی نہین متصور ہے یہ اس لیے کہ نہین ممکن ہے یہ کہ ہو ایک چیز دو شخصون کی بالاستقلال ولیکن چاہو تم بانٹ لو یعنی آدھون آدھ اور طلب کرو حق کو یعنی عدل کرو یا بانٹنے مین اور کرو متنازع فیہ کو آدھون آدھ پھر قرعہ ڈالو یعنی واسطے تعین دونون حصون کے اگر واقع ہو تنازع تم دونون مین تا کہ ظاہر ہو کہ کون سا دونون حصون کا

واقع ہو بیچ حصہ ہر ایک کے تم دونو نمین سے اور لیوے ہر ایک تم مین سے اُس چیز کو کہ معین کرے قرعہ اسکو پس چاہیے کہ حلال کرے ہر ایک تم مین سے بارے اپنے کو یعنی بخش کر حلال کرے حق اپنے کو کہ دوسرے کیطرف گیا ہے اور ایک روایت مین یون آیا ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے حلم نہین کرتا ہو نمین درمیان تم دونو کے مگر ساتھ عقل و اجتہاد اپنے کے بیچ اُس چیز کے کہ نہین نازل کیگئی ہے وحی مجھپر اسمین نقل کی یہ ابوداؤد نے **وعن** جابر بن عبداللہ ان رجلین تداعیا دابۃ وأقام کل واحد منہما البینۃ انہا دابتہ نتجہا فقضی بہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للذی ہی فی یدہ رواہ ابوداؤد شرح السنۃ

اور روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ دو شخصون نے دعوی کیا ایک جانور کا پس قائم کیے ہر ایک نے اُنمین سے شاہد اُسپر کہ یہ جانور جانور اُسکا یعنی میرا ہے کہ جنایا ہے اُسکو یعنی بچھوڑا ہے اُسپر نر اور جنایا ہے اُسکو اور تمیز جتنے اُسکے کی کی ہے پس حکم فرمایا ساتھ جانور کے بیچ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے اُس شخص کے کہ بیچ ہاتھ اُسکے کے تھا تقل کی یہ شرح السنہ مین **ف** کہا بعضون نے کہ دلالت کرتی ہے یہ حدیث اُسپر کہ گواہ قبضے والے کے مقدم ہین اوپر گواہون خارج اُسکے کے مطلقا اور ظاہر یہ ہے کہ یہ بیچ صورت جتنے کے ہے شرح السنہ مین لکھا ہے کہ کہا علمانے جب دعوی کیا دو شخصون نے ایک جانور کا یا کسی چیز کا اور وہ بیچ قبضے ایک کے ہے اُن دونون مین سے پس وہ واسطے قابض کے ہے اور قسم دیا جاوے وہ اُسپر اگر یہ کہ قائم کرے دوسرا گواہ تو حکم کیا جاوے واسطے اُس کے ساتھ اُس چیز کے پس قائم کیے ہر ایک نے اُن دونون مین سے گواہ تحقیق دیے جاوینگے گواہ قابض کے اور گئے ہین حنفیہ طرف اسکے کہ گواہ قابض کے سُنے جاوین اور وہ چیز واسطے خارج یعنی غیر قابض کے ہے مگر بیچ دعوی جتنے کے جبکہ دعوی کرے ہر ایک کہ یہ جانور ملک اُسکی ہے جنایا ہے اُسکو اور قائم کرے گواہ اوپر دعوی اپنے کے تو حکم کیا جاوے ساتھ اُسکے واسطے قابض کے اور اگر ہو چیز دونون کے قبضے مین اور دعوی کرین دونون تو قسم دیے جاوین دونون اور بانٹی جاوے وہ چیز درمیان دونون کے بحکم قبضے کے اور اسی طرح اگر قائم کرے ہر ایک گواہ پر **ع** وعن ابی موسی الاشعری ان رجلین ادعیا بعیرا علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبعث کل واحد منہما شاہدین فقسمہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بینہما نصفین رواہ ابوداؤد وفی روایۃ للنسائی وابن ماجۃ ان رجلین ادعیا بعیرا لیست لواحد منہما بینۃ فجعلہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بینہما

اور روایت ہے ابی موسی اشعری سے کہ دو شخصون نے دعوی کیا ایک اونٹ کا بیچ زمانہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر قائم کیے ہر ایک شخص نے اُن دونو نمین سے دو دو گواہ یعنی موافق دعوی اپنے کے پس بانٹا اُسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان اُن دو نون کے آدھون آدھ پر اور بیچ ایک روایت ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ کے یہ ہے کہ دو شخصون نے دعوی کیا اونٹ کا کہ نہ تھے اُنمین سے کسی کے پاس شاہد پس گردانا اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان اُن دونو کے **ف** آدھون آدھ کہا خطابی نے کہ شاید اونٹ دونون کے قبضے مین ہوگا کہتا ہو نمین یعنی ملا علی کہتے ہین کہ یہ بیچ کے قبضے مین ہو کہ وہ بچھڑتا ہو اُن دونون سے اور نہ تھے کسی کے پاس آپہنچا زہے یہ کہ ہو قضیہ متعدد اور جائز ہے یہ کہ ہو متحد مگر یہ کہ دو گواہ ہین جب متعارض ہو مین ساقط ہو مین پس ہوے وہ دونون مانند اُنکے کہ نہین گواہ واسطے اُنکے پس معنی یہ ہین کہ نہین واسطے ایک کے اُن دونون مین سے گواہ کہ رجح یعنی غالب ہو دوسرون پر اور درمیان اُن دونون کے کہا ابن ملک نے کہ یہ دلالت کرتی ہے اُسپر کہ اگر دعوی کرین دو شخص ایک چیز کا اور نہ گواہ ہون اُنمین سے کسی کے پاس یا واسطے ہر ایک کے اُنمین سے گواہ ہون اور ہو وہ چیز دونون کے قبضے مین یا نہو بیچ قبضہ ایک کے اُن دونون مین سے آدھون آدھ کیجاوے وہ چیز درمیان اُن دونون کے **ع** وعن ابی ہریرۃ ان رجلین اختصما فی دابۃ ولیس لہما بینۃ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم استہما علی الیمین رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ اور روایت ابی ہریرہ سے کہ دو شخص جھگڑے بیچ ایک جانور کے اور نہ تھے اُن دونون پاس شاہد فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرعہ ڈالو اور قسم کھانے کے نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** یہ مثل اُسکے ہے کہ گذرا حدیث ابی ہریرہ مین بیچ آخر فصل اول کے **ع** وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لرجل حلفہ ایحلف باللہ الذی لا الہ الا ہو ما لہ عندک شیء

لہ یہ بیان دفع ادعا قضی کے ہے بیچ علم مذکور کے ۱۲

لہ یعنی جو دو گواہ سے گواہ کے ۱۲

یعنی للبیہقی رواہ ابوداؤد اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے ایک شخص کے کہ قسم دی اسکو یعنی ارادہ کیا قسم دینے کا قسم کھا تو ساتھ اس اللہ کے کہ نہیں کوئی معبود مگر وہ کہ نہیں واسطے اسکے یعنی واسطے مرعی کے نزدیک تیرے کچھ نقل کی یہ ابوداؤد نے **وعن** الاشعث ابن قیس قال کان بینی وبین رجل من الیہود خاصمۃ فجحدنی فقدمتہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لک بینۃ قلت لا قال لیہودی احلف قلت یا رسول اللہ اذا یحلف ید مب یمالی فانزل اللہ تعالی ان الذین یشترون بعہد اللہ وایمانہم ثمنا قلیلا الآیۃ رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ اور روایت ہے اشعث بن قیس سے کہ تھی درمیان میرے اور درمیان ایک شخص کے یہود یوں سے ایک زمین مشترک پس انکار کیا اس یہودی نے مجھ سے پس لیگیا میں اسکو پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا حضرت نے کیا ہے واسطے تیرے شاہد کہا میں نے نہیں فرمایا واسطے یہودی کے قسم کھا تو کہا میں نے یا رسول اللہ اسوقت قسم کھا ویگا اور لیجا ویگا مال میرا پس اتاری اللہ تعالی نے آیت یعنی بیچ مثل اس قصے کے جیسے کہ گذرا حدیث ابن مسعودؓ کی میں تحقیق وہ لوگ کہ خریدتے ہیں بدلتے ہیں ساتھ عہد اللہ کے اور قسموں اپنی کے مول تھوڑا آخر آیت تک نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** باقی آیت یوں ہے اولئک لا خلاق لہم فی الاخرۃ ولا یکلمہم اللہ یوم القیمۃ ولا ینظر الیہم ولہم عذاب الیم اور مراد حضرت کی یہ ہے کہ شریعت میں بیچ اس صورت کے قسم ہی ہے ولیکن جو کوئی جھوٹی قسم کھاویگا مال اسکی کرون پر ہوگا اور حصہ نہیں ہوگا اسکے لیے آخرت میں جیسے کہ مفہوم کلام مجید کا ہے **وعنہ** ان رجلا من کندۃ ورجلا من حضرموت اختصما الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ارض من الیمن فقال الحضرمی یا رسول اللہ ان ارضی اغتصبنیہا ابوہ ہلک وہی فی یدہ قال ہل لک بینۃ قال لا ولکن احلفہ واللہ ما یعلم انہا ارضی اغتصبنیہا ابوہ فتہیا الکندی لیمین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقطع احد مالا بیمین الا لقی اللہ وہو اجذم فقال الکندی ہی ارضہ رواہ ابوداؤد اور روایت ہے اشعث سے یہ کہ ایک شخص قوم کندہ سے اور ایک شخص حضرموت سے جھگڑتے ہوئے آئے حضرت کے پاس بیچ مقدمہ ایک زمین کے یمن سے پس کہا حضرمی نے یا رسول اللہ تحقیق زمین میری چھین لی ہے مجھ سے اسکے باپ نے اور وہ زمین ہے بیچ ہاتھ اسکے کے یعنی اب قبضہ اسکا ہے یعنی حضرت نے حضرمی کو کیا ہے واسطے تیرے شاہد کہا کہ نہیں لیکن قسم کھلاؤنگا میں اسکو اسکی قسم سے اللہ کی نہیں جانتا وہ یہ کہ زمین میری ہے چھین لیا ہے اسکو مجھ سے باپ اسکے نے پس تیار ہوا کندی واسطے قسم کھانے کے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں لیتا کوئی مال بسبب قسم کے مگر کہ ملاقات کریگا اللہ سے اس حالت میں کہ ہاتھ کٹا ہوا ہوگا یا بے برکت یا بے دلیل ہوگا پس کہا کندی نے وہ زمین اسی کی ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے **وعن** عبد اللہ ابن انیس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من اکبر الکبائر الاشراک باللہ وعقوق الوالدین والیمین الغموس وما حلفت حالف باللہ یمین صبر فادخل فیہا مثل جناح بعوضۃ الا جعلت نکتۃ فی قلبہ الی یوم القیمۃ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہے عبد اللہ بن انیسؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بیشک بڑا گناہ بڑے گناہوں سے شرک کرنا ہے ساتھ خدا کے و نافرمانی ماں باپ کی اور قسم جھوٹی کھانی اور نہیں قسم کھانی کسی قسم کھانیوالے نے ساتھ اللہ کے قسم صبر میں داخل کیا اس قسم میں مانند پر مچھر کے یعنی تھوڑا سا جھوٹ اور خیانت مگر کہ کردا جاتا ہے ایک نکتہ بیچ دل اسکے کے قیامت تک یعنی اور وبال اسکا اس عالم میں ظاہر ہوگا نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **ف** زمین غموس کہتے ہیں دیدہ و دانستہ جھوٹی قسم کھانے کو ایک کارگذشتہ پر اور اسپر ہمارے مذہب میں کفارہ نہیں ہے بجز توبہ و استغفار کے اور یمین وعید واقع ہوا ہے ساتھ اس کے بیچ بارہ سی سبب سے اسکو غموس کہتے ہیں کہ غوطہ دیتی ہے قسم کھانیوالے کو آگ دوزخ میں عمس کہتے ہیں غوطہ دینے کو اور قضیہ نہیں کہ واقع ہوتی ہے اور ساتھ اسکے مال لوگوں کا لیتے ہیں اسی قبیل سے ہے اور قسم صبر کی تفسیر پہلے فصل میں گذر چکی ہے اور حاصل اسکا

ساتھ معنی غوص کے راجع ہوتا ہے اور قیامت تک یعنی اتراس نکتہ کا قبیلہ یمین سے ہے باقی رہتا ہے قیامت تک پھر مترتب ہوگا اسپر وبال اسکا اور عذاب اسپر پس کیا حال ہے جبکہ موجب محض اور ذکر کیں حضرت نے تین چیزیں اور خاص کیا اخیر کو انمیں سے تاکید کے تاکہ جانا جاوے کہ یہ بھی انھیں میں سے ہے اور داخل ہے اکبر کبائر میں یہ فرمایا بخوف اسکے کہ لوگ حقیر نجانیں اسکو بگمان اسکے کہ یہ کبائر سے نہیں ہے مانند انکے ورماند اسکے لاحق کرنے میں قول پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے بیچ حدیث خریم بن فاتک کے عُدِلَتْ شَهَادَةُ الزُّوْرِ بِالْاِشْرَاكِ بِاللّٰهِ ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْلِفُ اَحَدٌ عِنْدَ مِنْبَرِيْ هٰذَا عَلٰى يَمِيْنٍ اٰثِمَةٍ وَلَوْ عَلٰى سِوَاكٍ اَخْضَرَ اِلَّا تَبَوَّءَ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ اَوْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ رَوَاهُ مَالِكٌ وَّاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں قسم کھاتا کوئی نزدیک منبر میرے کے کہ یہ ہے اوپر قسم جھوٹ کے اگرچہ قسم کھاوے اوپر مسواک سبز کے مگر کہ تیار کرتا ہے جگہ بیٹھنے اپنے کی آگ میں یا فرمایا کہ واجب ہوتی ہے اسکے لیے آگ نقل کی یہ مالک اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ف منبر کے پاس قسم کھانے کی قید لگائی اسلیے کہ وہ جگہ بزرگ ہے وہاں جھوٹی قسم کھانی بہت بڑا گناہ ہے والا مطلق جھوٹی قسم کھانی موجب غضب الٰہی کی ہے جہاں کھاوے اور سبز مسواک اسلیے کہی کہ وہ بہت جلد خشک ہونے کے قدر قیمت پیدا کرتی ہے ع وَعَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَامَ قَائِمًا فَقَالَ عُدِلَتْ شَهَادَةُ الزُّوْرِ بِالْاِشْرَاكِ بِاللّٰهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَرَاَ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ حُنَفَآءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ عَنْ اَيْمَنَ بْنِ خُرَيْمٍ اِلَّا اَنَّ ابْنَ مَاجَةَ لَمْ يَذْكُرِ الْقِرَاءَةَ اور روایت ہے خریم بن فاتک سے کہ کہا نماز پڑھی ہمنے خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی پس جبکہ فارغ ہوے کھڑے ہوے کھڑے ہوئے پھر تین بار فرمایا کہ برابر کی گئی جھوٹی گواہی ساتھ شرک کرنے کے اللہ کے پھر پڑھی یہ آیت یعنی واسطے سنہ کے پس بچو پلیدی سے کہ پرستش بتوں کی ہے اور بچو کلام جھوٹ سے کہ شامل ہے جھوٹی گواہی کو درحالیکہ رجوع کرنیوالے ہو باطل سے طرف حق کے نہ شریک کرنیوالے ساتھ خدا کے نقل کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے اور نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ایمن بن خریم سے مگر ابن ماجہ نے نہیں ذکر کیا پڑھنا آیت مذکورہ کا ف برابر کی گئی الخ یعنی شرک کرنا اور جھوٹی گواہی دینی گناہ میں برابر ہیں اسلیے کہ شرک جھوٹ بولنا اللہ پر ہے ساتھ اس خبر کے کہ نہیں جانتا اور گواہی جھوٹی جھوٹ بولنا بندے پر ہے ساتھ اس خبر کے کہ نہیں جانتا اور دونوں خبریں نہیں پائی جاتیں حقیقت میں ع وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَّلَا خَائِنَةٍ وَّلَا مَجْلُوْدٍ حَدًّا وَّلَا ذِيْ غِمْرٍ عَلٰى اَخِيْهِ وَلَا ظَنِيْنٍ فِيْ وَلَاءٍ وَّلَا قَرَابَةٍ وَلَا الْقَانِعِ مَعَ اَهْلِ الْبَيْتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَيَزِيْدُ بْنُ زِيَادٍ الدِّمَشْقِيُّ الرَّاوِيْ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں جائز گواہی مرد خیانت کرنیوالے اور عورت خیانت کرنیوالی کی اور نہ اس شخص کی کہ حد ماری گئی ہو اسکو تہمت کی اور نہ دشمن کی اوپر بھائی اسکے کے یعنی مسلمان پر اور نہ اس شخص کی کہ متہم ہو بیچ ولا کے اور نہ اسکی کہ متہم ہو قرابت میں اور نہ اسکی کہ قناعت کرنیوالا ہو ساتھ ایک گھر والوں کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور یزید بن زیاد دمشقی روایت کرنیوالا حدیث کا منکر الحدیث ہے

ف مرد خیانت الخ مراد خیانت سے خیانت بیچ امانت لوگوں کے ہے یعنی جو کہ مشہور ہے ساتھ خیانت کے اور ظاہر ہووے اس سے خیانت مکرر والا خیانت امر مخفی ہے کہ مطلع نہیں ہوتا اسپر کوئی سوائے اللہ تعالیٰ کے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد ساتھ خیانت کے بیان فسق ہے مطلقاً کہ خیانت ہے حکام شرع میں کہ امانت ہے خدا و رسول کی اور ذکر زنا کا بعد اسکے حدیث آیندہ میں قبیل تخصیص بعد تعمیم سے ہے اور یہ توجیہ ولی ہے الا باقی رہتا ہے کراہت سے فسقوں کا کہ مانع ہیں قبول شہادت سے تخصیص خیانت کی کیا ہے اور فسق ارتکاب کبیرہ کا اور اصرار صغیرہ کا ہے اور حد ماری گئی ہو یعنی جو کوئی بہتان

زنا کا لگادے کسی کو اور بسبب اُسکے حد لگے اُسکو تو اُسکی گواہی کبھی نہیں لیجاویگی اگرچہ وہ توبہ کرلے یہی مذہب ہے امام ابوحنیفہؒ کا اور امامون کے نزدیک بعد توبہ کے جائز ہے اور نہ دشمن کی الخ یعنی نہ قبول کیجاوے گی گواہی دشمن کی دشمن پر برابر ہے کہ بھائی اُسکا نسبی ہو یا اجنبی اور نہ اُسکی کہ متہم ہو ولا ہین یعنی ایک شخص آزاد کیا ہوا کسی کا ہے اور نسبت کرتا ہے اپنے کو طرف غیر آزاد کرنیوالے اپنے کے کہتا ہے کہ مین آزاد کیا ہوا فلانے کا ہون حال آنکہ وہ اُس کہنے مین جھوٹا ہے اور مشہور ہے ساتھ اُسکے کہ لوگ متہم رکھتے ہین اُس قول مین اُسکو ساتھ جھوٹ کے اور تکذیب کرتے ہین اُسکو پس شہادات ایسے کی مقبول نہین ایسلیے کہ فاسق ہے وہ بسبب اس کہنے کے کیونکہ جھوٹ بولنا ولا مین بسبب قطع کرنے والا کے آزاد کرنیوالے سے اور دعوی کرنا اُسکا غیر آزاد کرنیوالیکے لیے کبیرہ ہے اور وعید اور تشدید اُسپر وارد ہے اور ایسے ہی حکم قرابت مین ہے اسطرح کہ دعوی کرے ساتھ جھوٹ کے کہ مین بیٹا فلانیکا یا بھائی فلانے کا ہون اور تکذیب کرین اُسکو لوگ اُس دعوے مین اور متہم اور موسوم ہو ساتھ اُسکے اسلیے کہ یہبھی فسق ہے اور پیچ دعوی کرنے نسب کے ساتھ غیر باپ کے لعنت وارد ہوئی ہے اور تنگی کہ قناعت کرنیوالا ہو آلہ وہ سائل ہے کہ قناعت کرنیوالا ہو ساتھ ادنی قوت کے اور مراد یہان وہ شخص ہے کہ جو کسی کے نفقہ مین مانند خادم اور تابع کے نہین قبول کیجاویگی گواہی اُسکی واسطے مخدوم اور متبوع کے اسلیے کہ وہ کھینچتا ہے نفع طرف نفس اپنے کے بسبب گواہی دینے اپنی کے اُسکے لیے اسلیے کہ جو کچھ حاصل ہوگا مال مشہود لہ سے عود کریگا نفع اُسکا طرف شاہد کے اسلیے کہ وہ کھاتا ہے نفقہ اُسکے سے پس ہیچ حکم گواہی باپ اور بیٹے اور میان اور بیوی کے ہے یعنی باپ بیٹے کے فائدے کیلیے گواہی دے یا بیٹا باپ کے فائدے کیلیے یا بیوی خاوند کے یا خاوند بیوی کے فائدے کیلیے گواہی دے تو نہین درست اسلیے کہ بسبب گواہی اپنی کے فائدہ اپنے نفس کیطرف کھینچتے ہین اور گواہی بھائی کے بھائی کے لیے قبول کیجاویگی اور منکر الحدیث ہے یعنی منکر ہے حدیث اُسکی شرح نخبہ مین لکھا ہے کہ جسکو غلطی فاحش ہوا بہت ہو غفلت اُسکی یا ظاہر موفسق اُسکا پس حدیث اُسکی منکر ہے ع ح وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَلَا خَائِنَةٍ وَلَا ذِيْ غِمْرٍ عَلٰى اَخِيْهِ وَرَدَّ شَهَادَةَ الْقَانِعِ لِاَهْلِ الْبَيْتِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور اُسکے باپ نے اپنے دادا سے اُسنے نقل کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین جائز گواہی خیانت کرنیوالے مرد اور خیانت کرنیوالی عورت کی اور نہین جائز گواہی مرد زنا کار اور عورت زنا کار کی اور نہ دشمن کی دشمن پر اور رد کی حضرتؐ نے گواہی خیانت کرنیوالون کی ساتھ ایک گھر والون کے واسطے اُنکے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف شرح اس حدیث کی بیچ فائدہ اوپر کی حدیث کے گذر چکی وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ بَدَوِيٍّ عَلٰى صَاحِبِ قَرْيَةٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین جائز گواہی جنگلی کی اوپر رہنے والے بستی کے نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف جنگلی کی گواہی اسلیے نہین جائز ہے کہ وہ نہین جانتا ہے احکام شریعت کے اور کیفیت ادا کے شہادت کی اور غالب ہوتا ہے نسیان اُسپر اگر جانتا ہو کیفیت عمل شہادت کی اور کیفیت ادائے شہادت کی بغیر زیادت و نقصان کے اور ہو وہ عادل اہل شہادت سے تو جائز ہے شہادت اُسکی اور امام مالکؒ نے عمل کیا ہے ساتھ ظاہر اس حدیث کے یعنی بموجب اسکے جائز نہین رکھتے ہین گواہی جنگلی کی شہری پر اور اکثر ائمہ کے نزدیک جائز ہے شہادت جنگلی عادل کی اوپر شہری کے اور لایجوز کو بمعنی لایحسن کے رکھتے ہین اور نہ جائز ہونیکو مقید ساتھ نہ پائے جانے صفات مذکورہ کے لکھتے ہین ع ح وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقَالَ الْمَقْضِيُّ عَلَيْهِ لَنَا اَدْبَرَ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَلُوْمُ عَلَى الْعَجْزِ وَلٰكِنْ عَلَيْكَ بِالْكَيْسِ فَاِذَا غَلَبَكَ اَمْرٌ فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عوف بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا درمیان دو شخصون کے یعنی حکم کیا ایک کیلیے دوسرے پر پس کہا اُسنے کہ جسپر حکم کیا تھا جسکیلیے بیٹھ پھیری یعنی مجلس شریف سے چلا کفایت کرتا ہے مجکو اللہ اور اچھا ہے کارساز پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالی ملامت کرتا ہے نادانی پر ولیکن لازم ہے تجھپر ہوشیاری پس جسوقت

کہ غلبہ کرے تجھ پر کوئی چیز پس کہ کفایت کرتا ہے تجھ کو اللہ اور اچھا ہے کارساز نقل کی یہ بوداؤد نے **ف** کفایت کرتا ہے تجھ کو آنچہ اشارت کی اُسنے ساتھ اُسکے کہ مدعی نے ناحق مال لیا مجھ سے پس اژدہا غم و حسرت کے یہ کلمہ کہا اور علامت کرتا ہے نادانی یعنی تقصیر غفلت کرنی کار و بار میں اور لازم ہے تجھ پر یعنی لازم ہے احتیاط و ہشیاری اس امر میں حاصل یہ کہ اللہ تعالیٰ نہیں راضی ہوتا ساتھ تقصیر کے ولیکن باعث ہے خبرداری و ہشیاری پس نہ ہو تو عاجز اور نکمّا الا حسبی اللہ بلکہ ہو دانا خبردار و ہشیار اور شاید کہ جسپر حکم کیا حضرت نے تھا اُسپر دیں پس اُسنے پس غصہ کیا اُسپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور پر تقصیر کے گواہ کرنے میں آور کہا طیبی نے کہ یعنی لائق تھا تجکو یہ کہ ہشیاری کرتا اپنے معاملے میں اور نہ قصور کرتا اُسمیں مثل قائم کرنے گواہوں کے اور مانند اسکے کے یا میں سبب جب حاضر ہوتا تو حکم کے لیے تو قادر متواند فع پر اور حیلہ کنا عاجز ہوا تو اُس سے کہتا ہے حسبی اللہ اور کہا جاتا ہے حسبی اللہ حیلہ کنندہ یہ ہو راہ طرف حصول امر کے اور مبالغہ کیا جاوے احتیاط میں اور حیلہ کنندہ یہ سر ہوا سکو راہ طرف حصول امر کے تو ہوتا ہے معذور اُسمیں پس کہے سو قت حسبی اللہ و نعم الوکیل

ع ح **وعن** بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حبس رجلا فی تہمۃ رواہ ابوداؤد و الترمذی و النسائی ثم خلی عنہ

اور روایت ہے بہز بن حکیم سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُسنے نقل کی اُسکے دادا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قید کیا ایک شخص کو تہمت میں نقل کی یہ ابوداؤد نے اور زیادہ کیا ترمذی اور نسائی نے یہ کہ پھر چھوڑ دیا حضرت نے اُسکو **ف** تہمت میں کہ دعویٰ کیا تھا کسی نے اُسپر قرض کا یا کسی گناہ کا پس حبس کیا اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تا کہ معلوم ہو صدق دعویٰ مدعی کا ساتھ گواہوں کے پھر جبکہ قائم ہوئے اُسپر گواہ چھوڑ دیا حضرت نے اُسکو اور یہ دلیل ہے اسپر کہ مقید کرنا احکام شرع سے ہے

ع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عبداللہ بن الزبیر قال قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الخصمین یقعدان بین یدی الحاکم رواہ احمد و ابوداؤد و روایت ہے عبداللہ بن زبیر سے کہ کہا حکم فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ مدعی اور مدعی علیہ بیٹھیں روبرو حاکم کے نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد نے **ف** کہا طیبی نے کہ نہیں ہے قاضی پر کوئی امر دشوار تر اور ترساناک زیادہ برابری کرنے سے درمیان مدعی اور مدعی علیہ کے

ع **کتاب الجہاد** کتاب ہے بیچ بیان جہاد کے **ف** جہاد لغت میں کہتے ہیں مشقت کو اور شرع میں جہاد کہتے ہیں خرچ کرنے طاقت کو بیچ لڑائی کفار کے ساتھ جان کے یا مدد کرنے کے ساتھ مال کے یا عقل کے یا بڑھانے بھیڑ کے یا سوا اسکے کے اور جہاد کرنا کافروں سے فرض کفایہ ہے اگر نہ ہو نفیر عام اور اگر نفیر عام ہو سطح کہ ہجوم کر آویں کفار ایک شہر پر مسلمانوں کے شہر و تین سے تو ہوتا ہے جہاد کرنا فرض عین برابر ہے کہ نہ ہو نفیر کو سوا العادل یا فاسق پس واجب ہوتا ہے اوپر تمام اُس شہر والوں کے اور ایسے ہی اُنپر کہ جو قریب ہیں اُسکے اگر نہ کفایت کریں رہنے والے اُس شہر کے یا سُست کریں اور گنہگار رہویں اور اسیطرح واجب ہوتا ہے اوپر تمام اہل اسلام کے مشرق و مغرب تک مانند تجہیز و تکفین میت کے اور نماز جنازہ کے کہ دونوں ہیں

اوّل میت کے اہل محلہ پر پس اگر عاجز ہوویں وہ اُسکے کرنے سے تو واجب ہے اُسکے شہر والوں پر اور جہاد دریا کا افضل ہے جہاد جنگل کے سے

ع **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من امن باللہ و رسولہ و اقام الصلوٰۃ و صام رمضان کان حقا علی اللہ ان یدخلہ الجنۃ جاہد فی سبیل اللہ او جلس فی ارضہ التی ولد فیہا قالوا افلا نبشر الناس قال ان فی الجنۃ مائۃ درجۃ اعدہا اللہ للمجاہدین فی سبیل اللہ ما بین الدرجتین کما بین السماء والارض فاذا سألتم اللہ فسلوہ الفردوس فانہ اوسط الجنۃ و اعلی الجنۃ و فوقہ عرش الرحمن و منہ تفجر انہار الجنۃ رواہ البخاری

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ایمان لایا ساتھ اللہ کے اور رسول اُسکے کے یعنی اور ساتھ اُس چیز کے کہ آئی اللہ اور رسول کے اُس سے یعنی شریعت اور برپا کی نماز اور روزے رکھے رمضان کے ہے لازم اللہ پر یعنی ازراہ فضل کے بحسب وعدے کے کہ داخل کرے اُسے بہشت میں یعنی پہلے ہی ساتھ نجات پانے والوں کے و الا نزا ایمان کافی ہے مطلق دخول کے لیے جہاد کرے بیچ راہ اللہ کے یا بیٹھا رہے بیچ وطن اپنے کہ پیدا کیا گیا

اُمین یعنی نہ جہاد کرے اور نہ ہجرت کرے کہا صحابہؓ نے کیا نہ شخبری دین ہم لوگونکو فرمایا تحقیق بہشت مین سو درجے ہین تیار کیا اُنکو اللہ نے واسطے جہاد کرنیوالون کے بیچ راہ اللہ کے درمیان دو درجون کے ایسا فرق ہے جیسا درمیان آسمان و زمین کے پس جسوقت کہ مانگو تم اللہ سے یعنی جہاد پر درجہ عالی پس مانگو اللہ سے فردوس پس تحقیق فردوس وسط بہشت ہے یعنی افضل اور فراخ تر بہشتون کی ہے اور بلند تر بہشتون کی ہے اور اوپر اُسکے عرش رحمان ہے یعنی پس وجہت بہشت کی ہے اور فردوس مین بہتی ہین نہرین یعنی اصول چار نہرون کے کہ پانی اور دودھ اور شراب اور شہد کی ہین نقل کی یہ بخاری نے ف اسمین ذکر نماز روزے کا کیا اور حج و زکوٰۃ کا نہ کیا اسمین تنبیہ ہے اوپر عظم شان اُنکی کے اور بسبب اجب ہونے اُنکے کے سب مسلمانون پر بخلاف حج و زکوٰۃ کے کہ سب پر واجب نہین مگر اُسپر کہ صاحب مال ہو اور استطاعت رکھتا ہو اور بیٹھا رہے آیۂ دلالت کرتا ہے اُسپر کہ یہ حدیث فرمائی حضرتؐ نے دن فتح مکہ کے اسلیے کہ ہجرت پہلے اسکے فرض تھی ہر مومن کے لیے ۞ ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ بِاٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَفْتُرُ مِنْ صِيَامٍ وَلَا صَلٰوةٍ حَتّٰى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت سے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل مجاہد فی سبیل اللہ کی مانند شل روزے دار قیام کرنیوالے کے یعنی ساتھ نماز وطاعت و عبادت کے پڑھنے والے کے خدا کی آیا تو نکو نہین تھکتا روزے سے اور نہ نماز سے یعنی نہین تھکتا عبادت سے یہانتک کہ پھرے حاجی یعنی بیچ راہ اللہ کی طرف گھر کے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف اگرچہ مجاہد کو سستی ہوتی ہے بعض اوقات مین بسبب سونے اور کھانے اور مانند انکے لیکن اُسکے حکم مین ہے کہ سستی نہین کرتا عبادت سے اصلا اور لکھا جاتا ہے ثواب اُسکو ہمیشہ خبش و آرام پر ۞ ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكَفَّلَ اللّٰهُ لِمَنْ خَرَجَ فِيْ سَبِيْلِهٖ لَا يُخْرِجُهُ اِلَّا اِيْمَانٌ بِيْ وَتَصْدِيْقٌ بِرُسُلِيْ اَنْ اَرْجِعَهُ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ اَوْ اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت سے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ضامن ہوا اللہ واسطے اُس شخص کے کہ نکلا بیچ راہ اللہ کے یعنی جہاد کے لیے نہین نکالا اُسکو مگر ایمان لانے نے میرے ساتھ اور تصدیق کرنے نے میرے رسولون کو یعنی واسطے خدا اور طلب رضا اُسکی کے نکلا نہ واسطے طلب دنیا اور دکھانے اور سنانے کے یہ کہ پھیرونگا اُسکو ساتھ اُس چیز کے کہ پایا ہو ثواب آخرت سے فقط یعنی بغیر غنمت کے یا غنیمت سے یعنی ساتھ ثواب کے یا داخل کرونگا اُسکو بہشت مین یعنی ساتھ سابقون کے بغیر حساب عذاب کے یا داخل کرونگا بعد موت کے پہلے وزر قیامت کے یعنی جیسے کہ فرمایا ہے اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ۞ ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْلَا اَنْ رِجَالًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا تَطِيْبُ اَنْفُسُهُمْ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنِّيْ وَلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوَدِدْتُ اَنْ اُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ اُحْيٰى ثُمَّ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْيٰى ثُمَّ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْيٰى ثُمَّ اُقْتَلُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت سے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے خدا کی اگر نہوتا ڈر اور ملاحظہ مسکا کہ کتنے ایک مسلمانون سے یعنی فقر فحوش نہین ہونے کے نفس اُنکے کہ پیچھے رہین اور جدا ہون مجھ سے اور نہین پاتا ہون مین سواری کہ سوار کرون مین اُنکو اور نہ پیچھے رہتا مین کسی لشکر سے کہ جہاد کرتا بیچ راہ اللہ کے قسم ہے اللہ کی البتہ دوست رکھتا ہون مین یہ کہ مارا جاؤن مین بیچ راہ اللہ کے پھر زندہ کیا جاؤن مین پھر مارا جاؤن مین پھر زندہ کیا جاؤن مین پھر مارا جاؤن مین یعنی دوست رکھتا کہ ہر بار زندہ کیا جاؤن اور مارا جاؤن تا ہر بار ثواب جدید پاؤن نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی مین کہ ہمراہ ہر لشکر و ہر فوج کے جنگ کافرون مین نہین جاتا موجب اسکا یہ ہے کہ اگر ہمراہ ہر فوج کے جنگ کو جاتا تو لابد بعضے مسلمان پیچھے رہجاتے تو جدا ہوتے مجھ سے بسبب بے سواری اور بے سامانی کے اور مین اسقدر سوار یان رکھتا نہین کہ اُنکو اُپر سوار کر کر ہمراہ لیجاؤن اور مسلمان بسبب پیچھے رہنے کے جنگ سے اور جدا ہونیکے مجھسے خوش نہین ہوتے ہین اور حسرت کھاتے ہین اُسپر اور شکستہ دل ہوتے ہین وغیرہ انجکو محبت جہاد کی اسقدر ہے کہ دوست رکھتا ہون مین کہ مکرر مارا جاؤن اور جیون ۞ ع وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رِبَاطُ یَوْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا عَلَیْھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چوکیداری کرنی ایک دن کی بیچ راہ اللہ کے بہتر ہے دنیا سے اور اُس چیز سے کہ دنیا پر ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ایک نسخہ مین بدلے ما علیہا کے مافیہا ہے یعنی چوکیداری مذکور بہتر ہے اُس مال سے کہ خرچ کیا جاوے بیچ راہ اللہ کے یا خزانہ اسکی بہتر ہے دنیا سے اور اُس چیز سے کہ دنیا مین ہے ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَغَدْوَۃٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوْ رَوْحَۃٌ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صبح کو جانا بیچ راہ خدا کے یا ایک شام کو جانا بہتر ہے دنیا سے اور اُس چیز سے کہ دنیا مین ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی اسکی فضیلت و ثواب بہتر ہے تمام نعمتون و دنیا کی سا سلیے کہ نعمتین دنیا کی فانی ہین اور نعمتین آخرت کی باقی ع وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ رِبَاطُ یَوْمٍ وَلَیْلَۃٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ خَیْرٌ مِّنْ صِیَامِ شَھْرٍ وَقِیَامِہٖ وَاِنْ مَاتَ جَرٰی عَلَیْہِ عَمَلُہُ الَّذِیْ کَانَ یَعْمَلُ وَاُجْرِیَ عَلَیْہِ رِزْقُہٗ وَاَمِنَ الْفَتَّانَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے سلمان فارسی سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے چوکیداری کرنی ایک دن اور ایک رات کی جہاد مین بہتر ہے روزے ایک مہینے کے سے اور شب بیداری اسکی سے اور اگر مر جاوے وہ چوکیدار جاری ہوتا ہے اُسپر ثواب عمل اُسکے کا کہ تھا عمل کرتا یعنی ہمیشہ پہونچتا رہتا ہے ثواب اُسکے عمل کا کہ کرتا تھا زندگی مین اور جاری کیا جاتا ہے اُسپر رزق اُسکا یعنی طعام و شراب بہشت کی سے اور امن مین رہتا ہے فتنہ مین ڈالنے والے سے کہ فرشتہ عذاب قبر کا ہے یا دجال یا شیطان نقل کی یہ مسلم نے ع وَعَنْ اَبِیْ عَبْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اغْبَرَّتْ قَدَمَا عَبْدٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَتَمَسُّہُ النَّارُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی عبس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین گرد آلودہ ہوتے دونون قدم کسی بندے کے بیچ راہ اللہ کے یعنی جہاد مین پھر پہونچے اُسکو آگ نقل کی یہ بخاری نے ف یہ کنایہ ہے سعی سے راہ جہاد مین اور اسمین مبالغہ ہے کہ جب گرد آلودہ ہونا قدمون کا راہ جہاد مین دور کرنیوالا آگ دوزخ کی کا ہوا تو نفس جہاد کا کیا کچھ ثواب ہوگا ع وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَجْتَمِعُ کَافِرٌ وَقَاتِلُہٗ فِی النَّارِ اَبَدًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین جمع ہوتا کافر اور مارنیوالا اسکا آگ دوزخ مین کبھی نقل کی یہ مسلم نے ف اس حدیث مین بشارت خاص اُسکے لیے ہے کہ جہاد مین کسی کافر کو مارے وہ ہرگز دوزخ مین نہ جاویگا اور حقیقت مین یہ بیان فضیلت جہاد کا ہے اسلیے کہ جو کوئی جہاد کریگا غالب ہے کہ کسی کافر کو مارلیگا اور جو کوئی جہاد کرے اور سعی اسمین کرے اور قتل نکرے اُسکی جزا بھی بہشت ہے ع وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ خَیْرِ مَعَاشِ النَّاسِ لَھُمْ رَجُلٌ مُمْسِکٌ عِنَانَ فَرَسِہٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یَطِیْرُ عَلٰی مَتْنِہٖ کُلَّمَا سَمِعَ ھَیْعَۃً اَوْ فَزْعَۃً طَارَ عَلَیْہِ یَبْتَغِی الْقَتْلَ وَالْمَوْتَ مَظَانَّہٗ اَوْ رَجُلٌ فِیْ غُنَیْمَۃٍ فِیْ رَأْسِ شَعَفَۃٍ مِّنْ ھٰذِہِ الشَّعَفِ اَوْ بَطْنِ وَادٍ مِّنْ ھٰذِہِ الْاَوْدِیَۃِ یُقِیْمُ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتِی الزَّکٰوۃَ وَیَعْبُدُ رَبَّہٗ حَتّٰی یَاْتِیَہُ الْیَقِیْنُ لَیْسَ مِنَ النَّاسِ اِلَّا فِیْ خَیْرٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین زندگانی لوگون کی واسطے اُنکے زندگانی اُس شخص کی ہے کہ پکڑنے والا ہے باگ گھوڑے اپنے کی بیچ راہ خدا کے جلدی چلتا ہے اوپر پشت گھوڑے کے جبکہ سنتا ہے آواز ڈر کی یا فریاد رسی چاہنی کی دوڑتا ہے سوار ہوکر گھوڑے پر یعنی طرف اُس آواز و فریاد رسی کے ڈھونڈھتا پھرتا ہے مارے جانا اور مرنا جگہ گمان موت کے یعنی ڈرتا نہین ہے مرنیسے اور بھاگتا نہین اُس سے بلکہ ڈھونڈھتا پھرتا ہے اُسکو یا زندگانی اُس شخص کی کہ کتنی ایک کبریوں مین رہتا ہے بیچ چوٹی پہاڑ کے ان پہاڑون مین سے یا رہتا ہے بیچ ایک نالہ کے ان نالون مین سے قائم رکھتا ہے نماز کو اور دیتا ہے زکوۃ یعنی اگر وہ کبریان نصاب کو پہنچتی ہین اور بندگی کرتا ہے پروردگار اپنے کی یہان تک کہ آئے اُسکو موت نہین ہے لوگون سے مگر بیچ بھلائی کے نقل کی یہ مسلم نے ف مگر بیچ بھلائی کے کنایہ ہے اُنکو اپنے شر سے اور نگاہ رکھتا ہے اپنے تئین اُنسے اور ساتھ اُنکے خیر مین شریک ہے نہ برائی مین حاصل معنی اس حدیث کے

لہ ورنہ کیا معنی اس بات کے کہ اکثر مین بڑی اکثر کے خلاف ہوتی ہے

رغبت دلانا ہے اوپر جہاد کرنے دشمنان دین کے اور مجاہدہ نفس و شیطان کے اور اعراض استیفاء الذات و شہوات سے و ترغیب ہے اُسپر کہ اگر مخالطت رکھے لوگون سے بیچ تائید دین و ترقویت شریعت کے تو رکھے والا گوشہ کرے اور کہا نووی نے کہ اس حدیث مین دلیل ہے اُنکے لیے کہ فضیلت دیتے ہین گوشہ گزینی کو مخالطت پر اور اُسمین خلاف مشہور ہے کہ شافعی اور اکثر علما تو کہتے ہین کہ اختلاط افضل ہے بشرط امید سلامتی کے فتنون سے اور مذہب ایک جماعت کا یہ ہے کہ گوشہ گزینی افضل ہے اور دلیل پکڑی ہے اُنھون نے ساتھ اس حدیث کے اور جواب دیا ہے جمہور نے کہ یہ محمول ہے اوپر زمانہ فتنون کے یا اُس شخص کے حق مین ہے کہ نہ سلامت رہین لوگ اُس سے اور نہ صبر کرے وہ لوگون کی ایذا پر اور تھے انبیا صلوات اللہ علیہم اور اکثر صحابہ اور تابعین اور علما اور زہاد اختلاط رکھنے والے اور حاصل کرتے تھے منافع اختلاط کے مثل نماز جمعہ اور جماعت اور نماز جنازہ اور عیادت مریض اور ماننداُنکے کے

ش ع وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِيْ اَهْلِهٖ فَقَدْ غَزَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے زید بن خالد سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کہ سامان درست کردیا ہمراہ کرنیوالے کا بیچ راہ اللہ کے پس تحقیق جہاد کیا اُسنے یعنی حکم جہاد کرنیوالے کا رکھتا ہے اور شریک ہے بیچ ثواب جہاد کے اور جو کوئی کہ خلیفہ ہو غازی کا بیچ اہل اُسکے کے یعنی خدمت گذار رہے اُنکا پس تحقیق جہاد کیا اُسنے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ كَحُرْمَةِ اُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِيْنَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِنَ الْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ اَهْلِهٖ فَيَخُوْنُهٗ فِيْهِمْ اِلَّا وُقِفَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَاْخُذُ مِنْ عَمَلِهٖ مَا شَاءَ فَمَا ظَنُّكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے بریدہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حرمت عورتون مجاہدین کی اوپر بیٹھنے والون کے یعنی جو کہ گھرون مین بیٹھے ہین اور جہاد کے لیے نہین نکلے مانند حرمت ماؤن اُنکی کے ہے یعنی چاہیے کہ اُنکی عورتونمین خیانت نکرین اور نظر بد سے نہ دیکھین اور ایسا حرام جانین اُنکو کہ گویا ماؤن اُنکی ہین نہین کوئی شخص بیٹھنے والونمین سے کہ بنابت کرے ایک شخص کی مجاہدین مین سے بیچ اہل اُسکے کے یعنی اُسکی بیوی یا لونڈی یا قرابتیون کے پھر خیانت کرے اُسکی اُسکے اہل مین مگر کھڑا کیا جاویگا وہ شخص اُسکے مجاہد کے دن قیامت کے پس لیویگا مجاہد عمل اُسکے سے جو چاہیگا پس کیا ہے گمان تمھارا نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی کیا گمان کرتے ہو بیچ رغبت کرنے مجاہد کے اُسکی نیکیون کے لینے مین اُس مقام مین یعنی نہین باقی رہتے کا نیکیونمین سے کچھ مگر کہ لیلیویگا اُسکو یا کیا گمان رکھتے ہو ساتھ خدا کے باوجود اس خیانت کے آیا شک رکھتے ہو اس مجازات مین یا کیا گمان رکھتے ہو ساتھ اُسکے کہ دیا اُسکو اللہ نے یہ مرتبہ اور مخصوص کیا اُسکو ساتھ اس فضیلت کے یعنی ضرور ہے کہ اسکو اوپر بزرگیان بھی ملعین گی سوائے اُسکے بر ع وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ مَخْطُوْمَةٍ فَقَالَ هٰذِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ سَبْعُ مِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا مَخْطُوْمَةٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی مسعود انصاری سے کہ کہا لایا ایک شخص اونٹنی مہار کی ہوئی اور کہا یہ بیچ راہ خدا کے ہے یعنی للہ دی مین نے جہاد کے لیے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ واسطے تیرے بدلے اِس اونٹنی کے دن قیامت کے سات سو اونٹنیان ہونگی سب مہار کی ہوئین نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا اِلٰى بَنِيْ لِحْيَانَ مِنْ هُذَيْلٍ فَقَالَ لِيَنْبَعِثْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ اَحَدُهُمَا وَالْاَجْرُ بَيْنَهُمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ بھیجنے کا کیا ایک لشکر کو طرف بنی لحیان کے کہ ایک بطن ہے قبیلہ ہذیل سے پس فرمایا چاہیے کہ اُٹھے دو شخصونمین سے ایک اُنمیں سے یعنی ہر قبیلہ مین سے آدھے جاوین اور ثواب جہاد کا مشترک ہوگا درمیان دونون کے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی جو خبر گیران رہینگے مجاہدون کے گھر والون کے اُنکو بھی ثواب مجاہدون کا سا ہوگا بر ع وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَبْرَحَ هٰذَا الدِّيْنُ قَائِمًا يُقَاتِلُ عَلَيْهِ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہیگا

یہ دین قائم رہیگی اس دین پر ایک جماعت مسلمانون مین سے یعنی خالی نہین رہے گی روے زمین جہاد سے کہین نہ کہین ہوتا رہے گا یہانتک کہ قائم ہو قیامت نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی قریب ہو قائم ہونے کے کہا طیبی نے کہ جملہ یقاتل مستانفہ ہے بیان ہے واسطے جملہ پہلے کے یعنی یہ دین قائم رہیگا بسبب مقاتلہ اُس جماعت کے اور اغلب یہ ہے کہ اس زمانے مین وہ لوگ روم کے ہین نصرھم اللہ وحدل اعدائھم ع

وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یکلم احد فی سبیل اللہ واللہ اعلم بمن یکلم فی سبیلہ الا جاء یوم القیامۃ وجرحہ یثعب دما اللون لون الدم والریح ریح المسک متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین زخمی کیا جاتا کوئی شخص بیچ راہ اللہ کے اور اللہ خوب جانتا ہے اُسکو کہ زخمی کیا جاتا ہے اُسکی راہ مین مگر آویگا وہ دن قیامت کے اس حال مین کہ اُسکے زخم سے بہتا ہوگا خون رنگ خون کا ہوگا اور بو مشک کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من احد یدخل الجنۃ یحب ان یرجع الی الدنیا ولہ ما فی الارض من شیء الا الشہید یتمنی ان یرجع الی الدنیا فیقتل عشر مرات لما یری من الکرامۃ متفق علیہ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی کہ داخل ہو بہشت مین دوست رکھے پھر آنا طرف دنیا کے اور ہو اُسکے لیے وہ چیز کہ زمین مین ہے کچھ مگر شہید آرزو کرتا ہے کہ پھر آوے دنیا مین اور مارا جاوے دس بار یعنی بہت بہ سبب اُس چیز کے کہ دیکھتا ہے بزرگی اور ثواب شہادت کا نقل کی یہ بخاری اور **مسلم نے** **وعن** مسروق قال سالنا عبد اللہ بن مسعود عن ھذہ الآیۃ ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربھم یرزقون الآیۃ قال اما انا قد سالنا عن ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ارواحھم فی اجواف طیر خضر لھا قنادیل معلقۃ بالعرش تسرح من الجنۃ حیث شاءت ثم تاوی الی تلک القنادیل فاطلع الیھم ربھم اطلاعۃ فقال ھل تشتھون شیئا قالوا ای شیء نشتھی ونحن نسرح من الجنۃ حیث شئنا ففعل ذلک بھم ثلث مرات فلما رأوا انھم لن یترکوا من ان یسألوا قالوا یا رب نرید ان ترد ارواحنا فی اجسادنا حتی نقتل فی سبیلک مرۃ اخری فلما رای ان لیس لھم حاجۃ ترکوا رواہ مسلم اور روایت ہے مسروق سے کہ کہا پوچھے مین نے عبد اللہ بن مسعود سے معنی اس آیت کے اور نہ گمان کرو تم اُن لوگون کو کہ مارے گئے بیچ راہ اللہ کے مردہ بلکہ زندہ ہین نزدیک پروردگار اپنے کے روزی دیے جاتے ہین آخر آیت تک کہا تحقیق پوچھے ہمنے معنی اسکے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا ارواحیں اُنکی بیچ شکم جانورون پرندہ سبز رنگ کے ہین واسطے اُنکے قندیلین ہین لٹکائی گئی نیچے عرش کے کہ بہتر لہ گھومتا ہے بہشت مین جہان سے چاہتی ہین کھاتی ہین پھر ٹھکانا پکڑتی ہین طرف اُن قندیلون کے پس جھانکتا ہے طرف اُنکے پروردگار اُنکا جھانکنا فرماتا ہے کیا چاہتے ہو تم کسی چیز کو عرض کرتے ہین کس چیز کو چاہین ہم اس حال مین کہ ہم میوے کھاتے ہین بہشت مین سے جہان سے چاہتے ہین پس کرتا ہے اللہ تعالیٰ یہ ساتھ اُنکے یعنی پوچھتا ہے یہ تین بار پس جبکہ دیکھتے ہین کہ نہین چھوڑے جاتے پوچھنے سے یعنی جب جانتے ہین کہ اور پروردگار تعالیٰ کی یہ ہے کہ کچھ چاہین عرض کرتے ہین اے پروردگار ہمارے چاہتے ہین ہم یہ کہ پھیرے تو جانین ہماری بیچ بدنون ہمارے کے یعنی اور دنیا مین بھیجے تو ناکہ مارے جاوین ہم بیچ راہ تیری کے بکبار اور پس جبکہ دیکھتا ہے اللہ تعالیٰ کہ نہین اُنکو کچھ حاجت یعنی حاجت معین اسلیے کہ مانگی اُنھون نے وہ چیز کہ خلاف ارادۂ اللہ کے ہے چھوڑے جاتے ہین نقل کی یہ مسلم نے ف نہین اُنکو کچھ حاجت بہ سبب حاصل ہونے ثواب عظیم کے پہلی بار مین اور دوبارہ ہوگا تو مثل اسی کے ہوگا اور اسکی حاجت ہی نہین اسلیے کہ ثواب شہید کا ایک ہی ہے سو وہ حاصل ہے چھوڑے جاتے ہین یعنی اللہ تعالیٰ پوچھنا چھوڑ دیتا ہے اگر کہا جاوے کہ اگر دوسری بار بھی مثل پہلے ہی ثواب کے ہوتو کیا فائدہ ہے سوال کرنا اُنکا اعادۂ روح کو بہ نوعی نہ مارے جاوین راہ خدا کے مین دوبارہ جواب اسکا علما نے یہ دیا ہے کہ مراد و مقصود اُنکا اس کلام سے قائم ہونا ہے ساتھ موجب شکر کے بیچ مقابلہ نعمت کے کہ انعام کی اللہ تعالیٰ نے

ل یعنی وہ دوسرے قائل ہوجاوے دیکھو حاشیہ ع

اُنکو نہ حقیقت سوال اعادہ ارواح کی یا شاید کہ اُنکے خیال مین آیا ہو کہ دوسری بار بہتر و کامل تر جزا ملیگی پہلی بار سے بسبب قوت استعداد و مناسبت کے
ولیکن حق تعالیٰ نے جانا بجریان عادت کے کہ مثل اُسکے ہوگی پس جانا کہ حاجت نہین ہے اسکی پس چھوڑ دیا پوچھنا اُسنے تنبیہ کیلئے علمانے ذکر کہنا
ارواح شہدا کا بیچ بدنون جانورون کے مانند رکھنے جواہر کے ہے صندوقون مین بسبب تکریم و تشریف اور بقصد داخل کرنے اُنکے بہشت مین
ساتھ اس صورت کے متعلق ساتھ ان ابدان کے اور ساتھ رکھنے ارواح کے بیچ بدنون جانورون کے جگہ پکڑتے ہین بہشت مین اور پاتے ہین خوشبوئیان
اور ہوائین اُس کی اور دیکھتی ہین انوار وہان کے اور لذت پاتی ہین اور خوشحال ہوتی ہین ساتھ اسکے اور ساتھ قرب حضرت رحمان کے اوجود ملائکہ مقربین کے
اور یہی مراد ہے اللہ تعالیٰ کی اس آیت مین بُرِزُوْنَ فَرِحِیْنَ بِمَا اٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ اور اس سے اثبات تناسخ کا نہین ہوتا اس لیے
کہ جو تناسخ کے قائل ہین اُنکے نزدیک تناسخ اسکو کہتے ہین کہ رجوع کرے ارواح بدنین بیچ اس عالم کے بیچ آخرت کے لیے کہ وہ مکلفین آخرت کے
اور جنت و نار کے اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جنت مخلوق و موجود ہے جیسا کہ مذہب اہل سنت کا ہے ۞ ع ۞ وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَامَ فِیْھِمْ فَذَکَرَ لَھُمْ اَنَّ الْجِھَادَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَالْاِیْمَانَ بِاللّٰہِ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یُکَفِّرُ عَنِّیْ خَطَایَایَ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعَمْ اِنْ قُتِلْتَ فِیْ سَبِیْلِ
اللّٰہِ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَیْرُ مُدْبِرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیْفَ قُلْتَ قَالَ اَرَاَیْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِیْ سَبِیْلِ
اللّٰہِ اَیُکَفِّرُ عَنِّیْ خَطَایَایَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَیْرُ مُدْبِرٍ اِلَّا الدَّیْنَ
فَاِنَّ جِبْرِیْلَ قَالَ لِیْ ذٰلِکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی قتادہؓ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا بیچ صحابہ کے پس ذکر کیا
واسطے اُنکے یہ کہ جہاد فی سبیل اللہ اور ایمان ساتھ اللہ کے بہترین اعمال کے ہین پس کھڑا ہوا ایک شخص اور کہا یا رسول خبر دو تم مجکو کہ اگر مارا جاؤن مین
بیچ راہ اللہ کے جھاڑے جاوین گے مجھسے گناہ میرے پس فرمایا اُسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہان اگر مارا جاوے تو بیچ راہ اللہ کے اس حال مین
کہ تو صبر کرنیوالا اور طالب ثواب کا متوجہ نہ پیٹھ پھیرنیوالا پھر فرمایا کس طرح کہا تو نے کہا اُسنے کہ خبر دو تم مجکو اگر مارا جاؤن مین بیچ راہ اللہ کے کیا
جھاڑے جاوین گے مجھسے گناہ میرے پس فرمایا اُسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہان اگر مارا جاوے تو اس حال مین کہ تو صبر کرنیوالا طالب ثواب کا
متوجہ نہ پیٹھ پھیرنیوالا مگر دَین یعنی وہ دَین کہ نیت اُسکے ادا کرنے کی نہ ہو نہین بخشا جاتا پس تحقیق جبرئیل عنے کہا واسطے میرے یہ یعنی تمام کلام مذکور
یا مگر دَین نقل کی یہ مسلم نے ف بہترین اعمال ہونا ایمان کا تو ظاہر ہے اور جہاد افضل ہے باعتبار اعلای کلمۃ اللہ کے اور بیچ کمی اعدائے دین کے
اور دینے جان کے اور اُٹھانے مشقت کے اور نماز افضل ہے باعتبار دوامت کے اور مشتمل ہونے کے عبادات کثیرہ کو اور مگر دَین کہا تو ربیعی نے
کہ مراد دَین سے یہان حقوق مسلمانون کے ہین پس حاصل یہ کہ جہاد سے سب گناہ جھڑتے ہین سوائے حقوق آدمیون کے ۞ ع ۞ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ
عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْقَتْلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یُکَفِّرُ کُلَّ شَیْءٍ اِلَّا الدَّیْنَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے
یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مارا جانا بیچ راہ خدا کے جھاڑتا ہے ہر گناہ کو سوائے دَین کے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی سوائے حقوق آدمیون کے اور
سیوطی نے لکھا ہے کہ مگر شہید اور یہ کہ اُنکے دَین بھی جھاڑے جاتے ہین ۞ ع ۞ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ
یَضْحَکُ اللّٰہُ تَعَالٰی اِلٰی رَجُلَیْنِ یَقْتُلُ اَحَدُھُمَا الْاٰخَرَ یَدْخُلَانِ الْجَنَّۃَ یُقَاتِلُ ھٰذَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَیُقْتَلُ ثُمَّ یَتُوْبُ اللّٰہُ عَلَی الْقَاتِلِ فَیُسْتَشْھَدُ
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہنستا ہے اللہ تعالیٰ یعنی راضی ہوتا ہے و متوجہ ہوتا ہے ساتھ رحمت کے
طرف دو شخصون کے کہ قتل کرے ایک اُنکا دوسرے کو داخل ہون دونون بہشت مین قتل کرتا ہے یہ ایک بیچ راہ خدا کے پس مارا جاتا ہے پس

داخل ہوتا ہے بہشت میں پھر توبہ کرتا ہے اللہ قاتل پر یعنی کفر سے توبہ کی اور ایمان لایا پھر شہید کیا جاتا ہے یعنی پس داخل ہوتا ہے بہشت میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** سہل بن حنیف قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سأل اللہ الشہادۃ بصدق بلغہ اللہ منازل الشہداء وان مات علی فراشہ رواہ مسلم اور روایت ہے سہل بن حنیف سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مانگتا ہے اللہ تعالیٰ سے شہادت صدق دل سے پونہچاتا ہے اللہ اسکو ساتھ مرتبہ شہدا کے اگرچہ مرے اپنے بچھونے پر یعنی بسبب صدق نیت کے ثواب شہیدوں کا سا پاتا ہے نقل کی یہ مسلم نے **وعن** انس قالت الربیع بنت البراء وھی ام حارثۃ بن سراقۃ اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا نبی اللہ الا تحدثنی عن حارثۃ وکان قتل یوم بدر اصابہ سہم فان کان فی الجنۃ صبرت وان کان غیر ذلک اجتہدت علیہ فی البکاء فقال یا ام حارثۃ انہا جنان فی الجنۃ وان ابنک اصاب الفردوس الاعلی رواہ البخاری اور روایت ہے انس سے یہ کہ ربیع بیٹی براء کی اور وہ ہے مان حارثہ بیٹے سراقہ کی آئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اے نبی اللہ کے کیا نہیں حدیث فرماتے آپ احوال حارثہ کے سے اور تھا حارثہ شہید ہوا بیچ دن بدر کے لگا تھا اسکو تیر غرب یعنی پھینکنے والا اور اسکا معلوم نہوا اگر ہو بہشت میں صبر کروں نہیں اور اگر ہو اور جگہ کوشش کروں نہیں اوپر رونے میں یعنی خوب روؤں جیسے کہ عادت عورتوں کی ہے فرمایا اے ام حارثہ تحقیق قصہ یہ ہے کہ کتنے ہیں باغ یعنی درجے ہیں بہشت میں اور تحقیق بیٹا تیرا پونہچا فردوس اعلیٰ میں کہ اعلیٰ درجہ ہے نقل کی یہ بخاری نے **وعنہ** قال انطلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ حتی سبقوا المشرکین الی بدر وجاء المشرکون فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قوموا الی جنۃ عرضہا السموات والارض قال عمیر بن الحمام بخ بخ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یحملک علی قولک بخ بخ قال لا واللہ یا رسول اللہ الا رجاء ان اکون من اہلہا قال فانک من اہلہا قال فاخرج تمرات من قرنہ فجعل یاکل منہن ثم قال لئن انا حییت حتی اکل تمراتی انہا لحیوۃ طویلۃ قال فرمی بما کان معہ من التمر ثم قاتلہم حتی قتل رواہ مسلم اور روایت ہے انس سے کہ کہا چلے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابی حضرت کے یعنی مدینہ سے غزوۂ بدر کے لیے یہانتک کہ سبقت کی مشرکون پر طرف بدر کے یعنی پونہچے بدر میں پہلے کفار کے اور آئے مشرکین یعنی بعد مسلمانون کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کھڑے ہو تم طرف بہشت کے کہ چوڑاؤ اسکا مانند چوڑاؤ آسمان و زمین کے ہے کہا عمیر بن حمام انصاری نے خوب خوب پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا باعث ہوا تجکو اوپر کہنے تیرے کہ خوب خوب کہا عمیر نے قسم ہے اللہ کی یا رسول اللہ نہیں میں نے مگر یا امید اسکے کہ ہونہار اہل بہشت سے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس تحقیق تو ہے اہل بہشت سے پس کہا راوی نے کہ نکالیں عمیر نے کتنی ایک کھجوریں ترکش اپنے میں سے اور شروع کیا کھانا انمیں سے پھر کہا اگر زندہ رہا میں یہانتک کہ کھاؤں میں اپنی کھجورین یعنی سب تحقیق یہ زندگی دراز ہے پس پھینکیں کھجورین کہ تھیں ساتھ اسکے پھر قتال کیا کافرون سے یہانتک کہ شہید ہوئے نقل کی یہ مسلم نے **ف** کھڑے ہو طرف بہشت کے یعنی طرف عمل کے کہ سبب داخل ہونے بہشت کا ہے کہ وہ جہاد ہے اور چوڑاؤ مراد بیان کرنا فراخی جنت کا ہے مشابہت کی ایسی چیز کے ساتھ کہ بیچ فہم خلق کے کوئی چیز وسیع زیادہ اس سے نہیں اور تخصیص چوڑاؤ کی نہ طول کی تا کہ معلوم ہو کہ جب چوڑاؤ ایسا ہوا تو طول کا کیا حال ہوگا اور کیا باعث ہوا تجکو آخر گویا خیال کیا حضرت نے یہ کہ کلام صادر ہوا ہے عمیر سے بغیر نیت اور فکر و تامل کے مشابہ ساتھ قول اسکے کہ یہ بہ زبان مزاح کے چلتا ہے یا بخوف قتل کے کہا پس نفی کیا عمیر نے اسکو اپنے سے کہ کہا قسم ہے اللہ کی آخر اور زندگی دراز ہے یعنی اگر سب کھجورون کے کھانے کا انتظار کرون اور جیتا رہون تو بڑی زندگی ہوئی حاصل یہ کہ بسبب شوق حصول شہادت کے زندگانی کو اور تاخیر قتال کو وبال جانا ۱۲ منہ **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما تعدون الشہید فیکم قالوا یا رسول اللہ من قتل فی سبیل اللہ فہو شہید قال ان شہداء امتی اذا

ف ہو بمعنی ان کے ہے ۱۲ منہ

ف ہذا دلیل علی ان الجنۃ مخلوقۃ الیوم خلافا للمعتزلۃ ۱۲ منہ

ف ہذا یدل علی ان الجنۃ فی السماء والارض ۱۲ منہ

لَقَتِيلٌ مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي الطَّاعُونِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي الْبَطْنِ فَهُوَ شَهِيدٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسکو گنتے ہو تم شہید اپنے مین عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ جو شخص کہ مارا جاوے اللہ کی راہ مین پس وہ شہید ہے فرمایا تحقیق شہد امیری اُمت کے سوقت لیکہ کم ہونگے جو شخص مارا جاوے بیچ راہ اللہ کے پس وہ شہید ہے یعنی حقیقی اور جو شخص مرے راہ خدا مین یعنی بغیر مارے جانیکے اپنی موت سے مرے پس وہ بھی شہید ہے اور جو شخص کہ مرے وبا مین پس وہ بھی شہید ہے اور جو شخص کہ مرے مرض پیٹ سے یعنی استسقا یا سہال وغیرہ سے پس وہ بھی شہید ہے یعنی یہ بھی ثواب مین اور درجات مین شریک ہین شہداء حقیقی کے جمیع احکام مین نقل کی مسلم نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ غَازِيَةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ تَغْزُو وَتَغْنَمُ وَتَسْلَمُ إِلَّا كَانُوا قَدْ عَجَّلُوا ثُلُثَيْ أُجُورِهِمْ وَمَا مِنْ غَازِيَةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ تُخْفِقُ وَتُصَابُ إِلَّا تَمَّ أُجُورُهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی جماعت جہاد کرنیوالی یا لشکر جہاد کرنیوالا کہ جہاد کرے پس غنیمت لوٹ لاوے اور صحیح سالم آوے مگر تحقیق جلدی لے دو تہائی مزد وری اپنی کی اور نہین کوئی جماعت جہاد کرنیوالی یا لشکر جہاد کرنیوالا کہ غنیمت نہ لاوے اور زخمی کیا جاوے یا مارا جاوے مگر پورا ہوتا ہے ثواب اُنکا نقل کی مسلم نے **ف** لی دو تہائی مزد وری اپنی کی کہ غنیمت اور سلامت ہے اور باقی رہا ایک تہائی کہ ثواب جہاد کا ہے اور وہ قیامت کے دن پاوے گا اور اسی حساب سے جو کوئی سلامت یا اور غنیمت نہ لایا ایک تہائی پایا اور دو تہائی باقی رہا اور اخیر جملہ کے یہ معنی ہین کہ جسنے جہاد کیا پس قتل کیا گیا یا زخمی کیا گیا اور غنیمت ہاتھ نہ لگی تو ثواب اُسکا پورا باقی ہے کہ آخرت مین پاویگا ع **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ بِهِ نَفْسَهُ مَاتَ عَلَى شُعْبَةٍ مِنْ نِفَاقٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مرا اور جہاد نہ کیا اور نہ گذرا بیچ دل اُسکے خیال جہاد کا مرا اور پر ایک قسم کے نفاق سے نقل کی مسلم نے **ف** اور نہ گذرا آخر یعنی قصد جہاد کا نہ کیا اور نہ کہا کا اُسکے تو مین جہاد کرنیوالا پس شخص مشابہ ہوا منافقین کے کہ جہاد سے رہجاتے ہین مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ پس واجب ہے ہر مومن پر کہ نیت جہاد کی رکھے اور کہا نووی نے شرح مسلم مین کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ جو کوئی نیت کرے کرنے ایک عبادت کی پھر رجاوے پہلے کرنے اُسکے کے تو نہین متوجہ ہوتی اُسپر بُرائی اسقدر کہ متوجہ ہوتی ہے اُسپر کہ مرجاوے بغیر نیت کرنے اُسکے کے اور اختلاف کیا ہے علما ہمارے نے اس شخص کے حق مین کہ قادر ہو نماز اول وقت مین پھر تاخیر کرے اُسکو بہ نیت پڑھنے اُسکے کے اور مرجاوے یا تاخیر کرے حج کو اسیطرح پس کہا بعضون نے کہ گنہگار رہتا ہے دونون صورتون مین اور کہا بعضون نے کہ نہین گنہگار رہتا دونون صورتون مین اور بعضون نے کہا کہ گنہگار رہتا ہے حج مین نہ نماز مین انتہی اور اخیر قول موافق مذہب ہمارے کے ہے ع **وَعَنْ** أَبِي مُوسَى قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلذِّكْرِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرَى مَكَانُهُ فَمَنْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی موسیٰ اشعری سے کہ کہا آیا ایک شخص پاس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عرض کیا کہ ایک شخص لڑتا ہے واسطے غنیمت ہاتھ لگنے کے اور ایک شخص لڑتا ہے واسطے ذکر کے یعنی آوازہ اور شہرت کے لیے کہ جسکو سمعہ کہتے ہین اور ایک شخص لڑتا ہے تاکہ دیکھا جاوے مرتبہ اُسکا یعنی اپنی شجاعت دکھانے کے لیے لوگون کو کہ جس کو ریا کہتے ہین پس کون ہے بیچ راہ خدا کے یعنی مجاہد اللہ کی راہ کا کون ہے فرمایا جو شخص کہ لڑے تاکہ ہووے دین اللہ کا بلند پس وہ بیچ راہ اللہ کے ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ فَدَنَا مِنَ الْمَدِينَةِ فَقَالَ إِنَّ بِالْمَدِينَةِ أَقْوَامًا مَا سِرْتُمْ مَسِيرًا وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا إِلَّا كَانُوا مَعَكُمْ وَفِي رِوَايَةٍ إِلَّا شَرِكُوكُمْ فِي الْأَجْرِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ قَالَ وَهُمْ بِالْمَدِينَةِ حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ جَابِرٍ اور روایت ہے انس سے کہ پھرے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم

غزوہ تبوک سے پس نزدیک ہوے مدینہ سے پس فرمایا تحقیق مدینہ مین کتنے ایک اشخاص ہین کہ نہین چلے تم کسی جگہ اور نہین قطع کیا تمنے کوئی جنگل مگر کہ تھے وہ ساتھ تمھارے یعنی ساتھ دل اور ہمت دعا کے اگرچہ بظاہر تمھارے ساتھ نہ تھے اور ایک روایت مین آیا ہے یعنی بجاے لفظ مگر کہ تھے ساتھ تمھارے یہ کہ مگر شریک ہین تمھارے ثواب مین عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ اور وہ مدینے مین ہین یعنی باوجودیکہ مدینے مین ہین جہاد کے لیے نہین نکلے پس کیونکر ہمارے ساتھ ہین اور ثواب مین شریک ہین فرمایا ہان مدینے مین ہین یعنی باوجود اسکے شریک ہین ثواب مین اسلیے کہ روکا انکو عذر نے یعنی بسبب عذر کے تمھارے ساتھ جہاد مین نہین آئے نقل کی یہ بخاری نے اور نقل کی یہ مسلم نے جابر سے ف مدینے مین بیٹھنے والے بسبب عذر کے شریک تھے جہاد کرنیوالون کے ثواب مین نہ یہ کہ برابر تھے بلکہ جہاد کرنیوالے افضل ہین بحسب قول اللہ تعالیٰ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً ع

وعن عبد اللہ بن عمرو قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستاذنہ فی الجہاد فقال احیّ والداک قال نعم قال ففیہما فجاہد متفق علیہ وفی روایۃ فارجع الی والدیک فاحسن صحبتہما اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا آیا ایک شخص پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور پروانگی مانگی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد کرنے کی پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آیا زندہ ہین ماں باپ تیرے کہا کہ ہان فرمایا پس بیچ انھین کے جہاد کر یعنی انھین کی خدمت مین کوشش کر کہ حکم جہاد کا رکھتا ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین یون ہے کہ پس پھر جا طرف ماں باپ اپنے کے اور اچھی کر صحبت انکی یعنی خدمت گذاری اور ادا ے حقوق انکے اچھی طرح کر ف شرح ستہ مین لکھا ہے کہ یہ جہاد فضل مین ہے کہ نہ نکلا سکے لیے مگر باذن والدین کے جبکہ ہون وہ مسلمان اور اگر ہو جہاد فرض تو نہین جایز ہے انکے اذن کی اور اگر منع کرین وہ اسکو تو کہنا نہ مانے انکا اور نکلے اور اگر ماں باپ کافر ہون تو نکلے بغیر انکے اذن کے خواہ جہاد فرض ہو یا نفل اور اسیطرح نہ نکلے کسی عبادت نفل کے لیے مانند حج اور عمرہ وغیرہ کے اور نہ نفل روزہ رکھے جبکہ ناگوار ہو ماں باپ مسلمانون کو یا ایک کو مگر باذن انکے ع **وعن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا ہجرۃ بعد الفتح ولکن جہاد ونیۃ واذا استنفرتم فانفروا متفق علیہ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا دن فتح مکہ کے کہ نہین ہجرت بعد فتح مکہ کے ولیکن جہاد اور نیت ہے اور جسوقت کہ بلائے جاؤ تم یعنی جہاد کے لیے پس نکلو یعنی تم سب نکلو بنا بر فرض ہونیکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نہین ہجرت آج یعنی پہلے فتح مکہ کے فرض عین تھی ہجرت کرنی مکہ سے طرف مدینہ کے ملکہ ہوا الکفر سے اسپر کہ مسلمان ہوتا نہ تھا اسلیے کہ اہل دین مدینہ مین کم اور ضعیف تھے پس فرض کی گئی ہجرت تا استعانت کرین اور زائل ہو زور و شوکت کون کا اور جسوقت کہ فتح ہوا تو زائل ہوئی وہ علت اور فرضیت ہجرت کی وہ اسنے موقوف ہوئی لیکن باقی ہے استحباب ہجرت کا واسطے جہاد کے یا طلب علم کے یا بھاگنے کے دار الکفر سے یا فتنہ سے اور ایسی مین سے پھر جاؤ جہاد اسمین معروف اور مروج ہو منکر ولیکن جہاد اور نیت یعنی قصد جہاد کا یا اخلاص عمل حاصل یہ کہ ہجرت یعنی چھوڑنا وطن کا اور جانا مدینے کو کہ لازم تھا ہجرت منقطع ہوا مگر چھوڑنا وطن کا بسبب جہاد کے یا بسبب نیت صالحہ کے مانند بھاگنے کے دیار کفار سے یا بدعت یا جہل سے یا فتنون سے یا طلب علم کے لیے باقی ہے غیر منسوخ شرح ع

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** عمران حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تزال طائفۃ من امتی یقاتلون علی الحق ظاہرین علی من ناوأہم حتی یقاتل اٰخرہم المسیح الدجال رواہ ابو داؤد وروایت ہے عمران بن حصین سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ ایک جماعت امت میری مین سے لڑتی رہیگی اظہار حق پر غالب اس شخص پر کہ دشمنی کرے اسنے یہانتک کہ قتال کریگی آخر امت کی مسیح دجال سے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف ایک جماعت آخر جیسے اہل دو مہ یا اہل شام مدد کرے اللہ انکی قیامت تک آخر امت یعنی حضرت عیسیٰ مہدی اور حضرت عیسیٰ اور توابع انکے دجال سے لڑینگے اور قتل کرینگے اسکو حضرت عیسیٰ اور بعد قتل اسکے کے جہاد نہین ہونے کا اسلیے کہ یاجوج و ماجوج پر تو جہاد بسبب عدم قدرت کے اوپر نہین ہونیکا اور جب اللہ تعالیٰ انکو ہلاک کریگا تو نہین باقی رہے گا روے زمین پر کافر جبتک

ف ۱ ہر یک زمین کا ہمیشہ ایک گروہ شام اور دوسرا ہندوستان اور تیسرا خراسان اور چوتھا ماوراء النہر مین ہوگا ف ۲ اولی کا استخراج مفید العلوم سے ہوا ف ۳ علی فرض الصحت الی آخرہ

کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہیں گے زمین میں اور بعد وفات اُنکے اور بعد کافر ہونے بعض اشخاص کے بعد حضرت عیسیٰ کے مرجاوین گے سب مسلمان ساتھ ایک مہا
خوش کے اور باقی رہین گے کافر اسطرح کہ جب قیامت قائم ہوگی تو کوئی اللہ کہنے والا روے زمین پر نہین ہونیکا پس یہ جو بعض احادیث مین آیا ہے
لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِیْ ظَاهِرِیْنَ عَلَى الْحَقِّ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ یعنی قرب ساعت پر ہمارے سلسلے کے خروج دجال کا علامات ساعت سے ہے بدرجہ
وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَّمْ یَغْزُ وَلَمْ یُجَهِّزْ غَازِیًا اَوْ یَخْلُفْ غَازِیًا فِیْ اَهْلِهٖ بِخَیْرٍ اَصَابَهٗ اللّٰهُ بِقَارِعَةٍ قَبْلَ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ
رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی امامہؓ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جس شخص نے کہ نہ جہاد کیا اور نہ سامان درست کردیا کسی
مجاہد کا یا نیابت نہ کی کسی غازی کی بیچ پس ماندوں اُسکے کے ساتھ خیر کے پونہچاویگا اللہ اسکو کوئی مصیبت سخت پہلے روز قیامت کے نقل کی یہ ابوداؤد نے
وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَاتِلُوا الْمُشْرِكِیْنَ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ وَاَلْسِنَتِكُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے
انسؓ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جہاد کرو تم مشرکین سے ساتھ مالون اپنے کے اور جانون اپنی کے اور زبانون اپنی کے نقل کی یہ ابوداؤد اور
نسائی اور دارمی نے **ف** جہاد کرنا ساتھ مال ومجان کے یہ ہے کہ خرچ کرے مال جہاد مین اور فدا کرے جان اپنی اسمین اور زخمی ہوا ور زبان کا جہاد یہ ہے کہ نہ بہت
کرے اُنکے بہتون کی اور دین باطل کی اور بددعا کرے اُنپر کہ وہ ذلیل ہون اور شکست پاوین اور ڈرادے اُنکو ساتھ قتل وقید کرنے کے اور رائتداُنکے کے اور
دعا کرے مسلمانون کی فتح کی اور غنیمت ہاتھ نہ لگنے کی اور رغبت دلاے لوگونکو جہاد کی بدرجہ **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَاضْرِبُوا الْهَامَ تَوْرَثُوا الْجِنَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے افشا کرو سلام یعنی سلام کرو واشنا وناآشنا پر اور کھلاؤ کھانا اور مارو کھوپڑی کفار کی یعنی جہاد کرو وارث کیے جاؤگے بہشتون کے
یعنی بہشتین ملینگی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **وَعَنْ** فَضَالَةَ بْنِ عُبَیْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مَیِّتٍ
یُخْتَمُ عَلٰى عَمَلِهٖ اِلَّا الَّذِیْ مَاتَ مُرَابِطًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ یُنْمٰى لَهٗ عَمَلُهٗ اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَاَمِنَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِیُّ
عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اور روایت ہے فضالہؓ بن عبید سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ہر میت ختم کیا جاتا ہے اوپر عمل اپنے کے یعنی عمل اُس کا
زندگی تک ہے بعد مرنیکے عمل نہین ہتا یعنی اُسکے لیے ثواب جدید نہین لکھا جاتا مگر وہ شخص کہ مراد حالت چوکیداری کے بیچ راہ اللہ کے پس تحقیق شمار یہ
کیا بڑھایا جاتا ہے واسطے اُسکے عمل اُسکا دن قیامت تک اور امن مین رہتا ہے فتنہ قبر سے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے اور نقل کیا اسکو دارمی نے
عقبہ بن عامرؓ سے **ف** بڑھایا جاتا ہے عمل اسکا یعنی پونہچتا ہے طرف اُسکے ہر لحظہ ثواب جدید اس لیے کہ اُسنے فدا کی جان اپنی بیچ اُس چیز کے کہ عوض کرتا ہے
نفع اُسکا طرف مسلمین کے کہ وہ احیا دین کا ہے ساتھ دفع کرنے دشمنون اُنکے کے کہ وہ کفار ہین **وَعَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ قَاتَلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَوَاقَ نَاقَةٍ فَقَدْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْ نُكِبَ
نَكْبَةً فَاِنَّهَا تَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ كَاَغْزَرِ مَا كَانَتْ لَوْنُهَا الزَّعْفَرَانُ وَرِیْحُهَا الْمِسْكُ وَمَنْ خَرَجَ بِهٖ خُرَاجٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَاِنَّ عَلَیْهِ طَابِعَ
الشُّهَدَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے معاذ بن جبل سے یہ کہ اُنھون نے سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص کہ لڑا
بیچ راہ اللہ کے بقدر فواق اونٹنی کے پس تحقیق واجب ہوئی واسطے اُسکے بہشت یعنی ابتدا اور جو شخص کہ زخمی کیا گیا زخمی کرنا کسی ساتھ ہتھیار دشمن کے بیچ
راہ خدا کے یا مصیبت نے زخمی کی پونہچایا گیا غیر دشمن سے مصیبت پونہچانا پر تحقیق وہ زخم آویگا دن قیامت کے مانند اکثر اُس چیز کے کہ پایا جاتا تھا دنیا مین یعنی
جیسے کہ وہ زخم بہت تازہ تھا دنیا مین رنگ سکا زعفران کا ہوگا اور بو اُسکی مشک کی اور وہ شخص کہ نکلا اُسکے پھوڑا بیچ راہ اللہ کے پس تحقیق اس پھوڑے پر
یا پھوڑے والے پر مہر ہوگی شہیدون کی یعنی علامت شہیدون کی ہوگی تا کہ جانا جاوے کہ اُسنے سعی کی تھی بیچ ترقی دین کے پس دیا جاوے گا

جزا مجاہدین کی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے ف معنی فواق کے یہ ہیں کہ درمیان دودھ دوہنے اونٹنی کے فرق ہوتا ہے یعنی ایک بار دوہ اونٹنی کا دوہ لیا بعد ازاں تھوڑی دیر میں پھر دوہا اس دیر کا نام کہ درمیان دودھ دوہنے کے ہوتی ہے فواق ہے اور یہاں مراد زمان قلیل ہے ع ع

وَعَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَنْفَقَ نَفَقَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كُتِبَ لَهٗ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے خریم بن فاتک سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ خرچ کرے کچھ خرچ بیچ راہ خدا کے یعنی جہاد میں لکھا جاتا ہے واسطے اُسکے ثواب سات سو چند نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے ف یہ ادنیٰ درجہ ہے اور اللہ جسکو چاہتا ہے زیادہ بھی اس سے ثواب دیتا ہے ع ع

وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ ظِلُّ فُسْطَاطٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمِنْحَةُ خَادِمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْطَرُوْقَةُ فَحْلٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین صدقوں کا سایہ خیمہ کا ہے کہ دیا جاوے بیچ راہ اللہ کے یعنی مجاہد کو دے یا حاجی کو یا مانند اُسکے کو اور دینا خادم کا بیچ راہ خدا کے یعنی مملوک کرے یا عاریۃ دے یا بیچ راہ اللہ کے دینا اونٹنی کا کہ جست کرے اُسپر نر یعنی ایسی اونٹنی کہ اس پر سوار کو پہنچی ہو کہ نر جست کرتا ہو اُسپر یعنی افضل یہ ہے کہ ایسی اونٹنی راہ خدا میں دے سواری کے لیے نقل کی یہ ترمذی نے

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلِجُ النَّارَ مَنْ بَكٰى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتّٰى يَعُوْدَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ وَلَا يَجْتَمِعُ عَلٰى عَبْدٍ غُبَارٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ النَّسَائِيُّ فِيْ اَجْوَفِ وَمُحَرَّمٌ عَلَى النَّارِ اَبَدًا وَفِيْ اَجْوَفَ لَهٗ فِيْ جَوْفِ عَبْدٍ اَبَدًا لَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْاِيْمَانُ فِيْ قَلْبِ عَبْدٍ اَبَدًا اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں داخل ہوگا آگ میں وہ شخص کہ رویا خوف خدا سے یہانتک کہ عود کرے دودھ تھنوں میں اور نہیں جمع ہوگا اوپر بندے کے غبار بیچ راہ اللہ کے اور دھواں دوزخ کا یعنی جو کوئی غبار آلودہ ہوا راہ خدا میں دھواں دوزخ کا اُسکو نہیں پہنچتا یعنی مجاہد دوزخ میں نہیں جاتا نقل کی یہ ترمذی نے اور زیادہ کیا نسائی نے اور روایت میں بیچ دونوں نتھنوں مسلمان کے کبھی یعنی غبار اور دھواں دوزخ کا مسلمان کی ناک میں جمع نہوگا اور ایک اور روایت نسائی کی میں بیچ پیٹ بندے کے کبھی یعنی غبار اور دھواں نہ جمع ہوگا اور نہیں جمع ہوتا بخل اور ایمان یعنی ایمان کامل بیچ دل بندے کے کبھی ف یہاں تک کہ عود کرے الخ اسکو تعلیق بالمحال کہتے ہیں یعنی جیسے دودھ دوہا ہوا پھر تھنوں میں جانا محال ہے اسی طرح دوزخ میں جانا محال ہے ع ع

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آنکھیں ہیں نہ چھوئے گی اُنکو آگ ایک وہ آنکھ کہ روئی خوف خدا سے اور دوسری وہ آنکھ کہ رات گذاری نگہبانی کرتے ہوئے بیچ راہ خدا کے یعنی رات کو مجاہدوں کی نگہبانی کرتی رہی کفار سے نقل کی یہ ترمذی نے

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِعْبٍ فِيْهِ عُيَيْنَةٌ مِّنْ مَّاءٍ عَذْبَةٍ فَاَعْجَبَتْهُ فَقَالَ لَوِ اعْتَزَلْتُ النَّاسَ فَاَقَمْتُ فِيْ هٰذَا الشِّعْبِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ فَاِنَّ مَقَامَ اَحَدِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ سَبْعِيْنَ عَامًا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَيُدْخِلَكُمُ الْجَنَّةَ اُغْزُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا گذرا ایک شخص صحابیوں میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے میں سے بیچ دے پہاڑ کے اسمیں تھا ایک چشمہ پانی شیریں کا پاس خوش لگا وہ اُسکو اور کہا کاش کہ الگ ہوتا میں لوگوں سے اور رہوں اس دے پہاڑ کے میں پھر ذکر کیا گیا یہ بات روبرو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا نہ کر تو یہ اسلیے کہ تحقیق ٹھہرنا ایک تمہارے کا بیچ راہ اللہ کے بہتر ہے نماز اُسکی سے گھر میں ستر برس کیا نہیں دوست رکھتے ہو تم کہ بخشے اللہ واسطے تمہارے یعنی پورا بخشنا اور داخل کرے تمکو بہشت میں یعنی اول ہی جہاد کرو تم بیچ راہ اللہ کے

جو کوئی لڑکے بیچ راہ اللہ کے بقدر ایک گھڑی کے پھر جاوے دودھ دوہنے دو اونٹنی کے واجب ہاتھی واسطے اُسکے بہشت نقل کی یہ ترمذی نے ف ستر برس مراد اس سے کثرت عدد ہے نہ تحدید پس نہیں منافی ہے اس روایت کے کہ فرمایا حضرتؐ نے مقام الرجل فی الصف فی سبیل اللہ افضل عند اللہ من عبادۃ الرجل ستین سنۃ اور ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بسبب گوشہ گزینی کے لوگوں سے اور بسبب عبادت کے کوہستان میں مغفرت حاصل نہیں ہوتی اور جواب اُسکا یہ دیتے ہیں عمل کہ جہاد اُس زمانے میں واجب تھا اور ترک کرنا واجب کا ساتھ نفل کے گناہ ہے کذا قال الطیبی اور ممکن ہے کہ حمل کیا جاوے اوپر مغفرت کامل اور داخل ہونے بہشت کے ہمراہ اُن لوگوں کے کہ پہلے داخل ہونگے اور یہ حدیث دلیل ہے اوپر افضلیت صحبتؐ کے گوشہ گزینی پر خصوصاً پیچ زمانے سعادت نشان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کبھی گوشہ گزینی افضل ہوتی ہے یعنی بعد زمانہ حضرتؐ کے وقت خوف فتنہ کے ع ش ح وَعَنْ عُثْمَانَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رِبَاطُ یَوْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ یَوْمٍ فِیْمَا سِوَاہُ مِنَ الْمَنَازِلِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے حضرت عثمانؓ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا چوکیداری کرنی سرحد کفر پر ایک دن کی بیچ راہ اللہ کے بہتر ہے عبادت ہزار روز سے غیر اس چوکیداری کے مراتب سے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے ف مراتب سے تخاصم کیا گیا ہے اُس سے مجاہدہ بیچ معرکے کے اور ظاہر یہ حدیث اُسکے حق میں ہے کہ واجب ہے اُسپر چوکیداری اس لیے کہ مشغول ہونا اُسکا غیر اسکے میں معصیت ہے اگر حمل مسجد میں بھی ہو کہ اُسکو بھی رباط کہا ہے ع ش ح وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَیَّ اَوَّلُ ثَلٰثَۃٍ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ شَھِیْدٌ وَعَفِیْفٌ مُتَعَفِّفٌ وَعَبْدٌ اَحْسَنَ عِبَادَۃَ اللّٰہِ وَنَصَحَ لِمَوَالِیْہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روبرو لائے گئے میرے اول تین شخص کہ داخل ہونگے بہشت میں ایک تو شہید دوسرے بچنے والا حرام سے سوال نکرنیوالا یعنی بچنے والا فسق و فجور سے اور سوال کرنے سے اور تیسرے غلام کہ اچھی کی بندگی اللہ کی اور خیرخواہی کی اپنے مالکوں کی نقل کی یہ ترمذی نے ف اول تین شخص اگرچہ یعنی تین تین شخص جنت میں داخل ہونگے اُنمیں سے تین پہلے داخل ہونگے لیکن بعد انبیاء کے مراد ہیں کہ وہ سب پر مقدم ہونگے اور مراد تین تین شخصوں سے تین تین جماعتیں ہیں ش ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ حُبْشِیٍّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقِیَامِ قِیْلَ فَاَیُّ الصَّدَقَۃِ اَفْضَلُ قَالَ جُھْدُ الْمُقِلِّ قِیْلَ فَاَیُّ الْھِجْرَۃِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ ھَجَرَ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ قِیْلَ فَاَیُّ الْجِھَادِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ جَاھَدَ الْمُشْرِکِیْنَ بِمَالِہٖ وَنَفْسِہٖ قِیْلَ فَاَیُّ الْقَتْلِ اَشْرَفُ قَالَ مَنْ اُھْرِیْقَ دَمُہٗ وَعُقِرَ جَوَادُہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَفِیْ رِوَایَۃِ النَّسَائِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ لِیْمَانٌ لَا شَکَّ فِیْہِ وَجِھَادٌ لَا غُلُوْلَ فِیْہِ وَحَجَّۃٌ مَبْرُوْرَۃٌ قِیْلَ فَاَیُّ الصَّلٰوۃِ اَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقُنُوْتِ ثُمَّ اَنْفَقَ فِی الثَّانِیَۃِ اور روایت ہے عبداللہ بن حبشیؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے کہ کونسا عمل عملوں میں سے یعنی نماز کے عملوں میں سے افضل ہے فرمایا دراز قیام کرنا کہا گیا کونسا صدقہ افضل ہے فرمایا کوشش کرنا فقیر کا یعنی صدقہ کہ فقیر باوجود کوشش و مشقت کے دیوے باوجود فقر و احتیاج کے کہا گیا کونسی ہجرت بہتر ہے فرمایا ہجرت اُس شخص کی کہ ہجرت کرے یعنی چھوڑ دے اُس چیز کو کہ حرام کی اللہ نے اُسپر یعنی ہجرت اگرچہ یعنی نکلنے کے دارالکفر سے طرف دارالایمان کے ہے لیکن چھوڑنا حرام چیزوں کا افضل ہے اُس سے کہا گیا پھر کونسا جہاد بہتر ہے فرمایا جہاد اُس شخص کا کہ جہاد کرے مشرکوں سے ساتھ مال اپنے کے اور جان اپنی کے کہا گیا پس کونسا مارے جانا یعنی جہاد میں بزرگ تر ہے فرمایا مارے جاتا اُس شخص کا کہ گرایا جاوے خون اُسکا اور کونچیں کاٹی جاویں گھوڑے اُسکے کی یعنی آپ بھی مارا جاوے اور گھوڑا بھی نقل کی یہ ابوداؤد نے اور نسائی کی روایت میں یہ ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے کہ کونسا عمل عملوں میں سے افضل ہے کہا وہ ایمان ہے کہ نہ شک کرے اُسمیں اور جہاد کہ نہ خیانت ہو اُسمیں یعنی غنیمت میں کہ حاصل ہو اُسمیں اور حج مقبول کہا گیا پس کونسی خیر نماز میں افضل ہے فرمایا دراز قیام کی پھر متفق ہوئے نسائی اور ابوداؤد باقی حدیث میں ف ساتھ مال اپنے کے اور جان اپنی کے

ف قولہ ستر برس مراد اس سے کثرت عدد ہے نہ تحدید اشعۃ اللمعات ص ۴۷۲ ج ۲ ف قولہ مراتب سے تخاصم کیا گیا ہے اشعۃ اللمعات ص ۴۷۲ ج ۲ ف قولہ اول تین شخص اگرچہ یعنی تین تین شخص اشعۃ اللمعات ص ۴۷۲ ج ۲

کہ مال اپنے اور غازیون کے سامان جہاد مین صرف کرے اور زخمی ہوا اور بیمار اجاوے اور جاننا چاہیے کہ حدیثون مذکور مین بیان اور تعین فضل اعمال کا ساتھ اعمال مختلفہ کے آیا ہے اور حاصل جمع کا درمیان حدیثون کے ساتھ اسکے ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مقام مین ساتھ اُس چیز کے کہ مناسب حال سائل کے دیکھا جواب دیا پس جسمین کہ نشان تکبر کا اور درشتی کا دیکھا جواب یا کہ افضل اعمال تواضع اور نرم خوئی ہے مانند افشائے سلام اور نرم کرنے کلام کے اور اگر نشان بخل اور سست کاہلی کا دیکھا کہ افضل اعمال سخاوت ہے مانند کھانا کھلانے کے اور اگر دیکھا کہ سل عبادت مین دیکھا تو جواب دیا کہ افضل نماز تہجد کی ہے پس مراد افضل اعمال بیچ حق سائل کے ہے یا مقصود یہ ہے کہ جملہ افضل اعمال سے ہے اور مثل اس کلام کے وارد کلمہ بھی گذر چکا ہے ۔ ع **وَعَنِ** الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلشَّهِيدِ عِنْدَ اللّٰهِ سِتُّ خِصَالٍ يُغْفَرُ لَهُ فِي أَوَّلِ دَفْعَةٍ وَيُرٰى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَيَأْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ وَيُوضَعُ عَلٰى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ الْيَاقُوتَةُ مِنْهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَيُزَوَّجُ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ زَوْجَةً مِنَ الْحُورِ الْعِينِ وَيُشَفَّعُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَقَارِبِهِ رَوَاهُ اللّٰهُ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے مقدام بن معدی کرب سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے شہید کے نزدیک خدا کے چھ خصلتین ہین بخشش کیجاتی ہے واسطے اُسکے بیچ اول وقعہ کے یعنی بیچ اول قطرہ خون کے کہ گرتا ہے اور دکھلایا جاتا ہے ٹھکانا اُسکا بہشت مین سے یعنی جان نکلنے کے وقت اور محفوظ رہتا ہے عذاب قبر سے اور امن مین ہوگا گھبراہٹ بڑی سے یعنی عذاب آگ کے سے اور رکھا جاوے گا اُسکے سر پر تاج وقار کا کہ یاقوت اُسمین کا بہتر ہوگا دنیا سے اور اُس چیز سے کہ دنیا مین ہے اور نکاح مین دیجاوینگی بہتر بیبیان حورعین سے اور شفاعت قبول کیجاوے گی بیچ ستر آدمیون کے قرابتیون اُسکے سے نقل کی یہ ترمذی نے **وَعَنِ** ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ بِغَيْرِ أَثَرٍ مِنْ جِهَادٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَفِيهِ ثُلْمَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ملاقات کرے اللہ تعالیٰ سے بن اثر کے جہاد سے ملاقات کریگا اللہ تعالیٰ سے اس حال مین کہ اُسکے دین مین نقصان ہوگا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** بن اثر کے مراد اثر علامت ہے یعنی جو کوئی مریگا بغیر علامت کے علامات جہاد سے کہ زخم ہے یا غبار راہ یا بیخ بدن یا خرچ کرنا مال کا یا تیار کردینا اسباب مجاہدون کا وہ مریگا اس حال مین کہ اُسکے دین مین رخنہ ہوگا اور ہوسکتا ہے کہ یہ حدیث محمول ہو اور پر اُس شخص کے کہ فرض ہوا جہاد اُسپر اور نہ کیا ارادہ تیاری اُسکی کا اور کہا طیبی نے کہ جہاد شامل ہے جہاد کفار کو اور جہاد نفس و شیطان کو اور مؤید ہے اسکی حدیث ابی امامہ کی ۔ ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجِدُ الرَّجُلُ إِلَّا كَلْمًا يَجِدُهُ أَحَدُكُمُ الْقَرْصَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شہید نہین پاتا دُکھ قتل کا مگر جیسے کہ پاتا ہے ایک تمھارا دُکھ کاٹنے چیونٹی کا نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے **ف** کہا طیبی نے کہ یہ وہ شہید ہے کہ لذت پاتا ہے ساتھ دینے جان کے راہ خدا مین اور خوش ہوتا ہے نفس اُسکا ساتھ اُسکے انتہی اور احتمال ہے کہ مراد یہ ہو کہ بیخ قتل کا شہید کو نسبت بقیون کے کہ پاتا ہے بعد موت کے نہین ہے مگر مثل بیخ کاٹنے چیونٹی کے پس چاہیے کہ ساتھ اُسکے راضی اور خوش ہوے ۔ ع **وَعَنْ** أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ قَطْرَتَيْنِ وَأَثَرَيْنِ قَطْرَةُ دُمُوعٍ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَقَطْرَةُ دَمٍ يُهْرَاقُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَأَمَّا الْأَثَرَانِ فَأَثَرٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَأَثَرٌ فِي فَرِيضَةٍ مِنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ تَعَالٰى رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہین کوئی چیز بہت پیاری طرف اللہ کے دو قطرون اور دو نشانون سے ایک قطرہ آنسون کا بسبب خوف خدا کے اور دوسرا خون کا کہ گرایا جاوے اللہ کی راہ مین اور اپر دو نشان پس ایک نشان بیچ راہ اللہ کے اور دوسرا نشان

پنج فرض کے فرائض خدا سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے ف ایک نشان آلہ مانند قدم رکھنے کے یا غبار یا زخم کے جہاد میں یا سیاہی دوات کے طلب علم میں اور نشان پنج فرض کے آلہ مانند پھٹ جانے ہاتھ اور پاؤں کے بسبب وضو کے جاڑے میں اور گھٹنے پیشانی کے بسبب سجدوں نماز کے اور جلنے پیشانی کے گرمی میں اور روزہ دار کے منہ کی بو کے اور غبار آلودہ ہونے قدموں کے حج میں ع **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْكَبِ الْبَحْرَ اِلَّا حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا اَوْ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاِنَّ تَحْتَ الْبَحْرِ نَارًا وَتَحْتَ النَّارِ بَحْرًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ سوار ہو تو دریا میں مگر ارادہ حج یا عمرہ یا جہاد کے بیچ راہ خدا کے اسواسطے کہ نیچے دریا کے آگ ہے اور نیچے آگ کے دریا ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف نہ سوار ہو دریا میں الخ یعنی عاقل کو چاہیے کہ نہ ڈالے اپنے تئیں ہلاکت و خوف کی جگہوں میں مگر واسطے امر دینی کے کہ تقرب حاصل کرے ساتھ اسکے جناب حق میں اور اس حدیث میں رد ہے اسکا کہ کہتا ہے دریا عذر ہے واسطے ترک حج کے اور صواب قول فقیہ ابواللیث سمرقندی کا ہے کہ جب غالب سلامت ہو تو فرض ہوتا ہے حج والا پس وہ مخیر ہے اور آیت وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ محمول ہے اسپر کہ جب نہو اس جگہ غرض شرعی اور امر دینی اور اسی لیے کہا بیضاوی نے اسکی تفسیر میں یعنی ساتھ اسراف کے اور ضایع کرنے وجہ معاش کے یا ساتھ باز رہنے کے جہاد سے اور مال خرچ کرنے سے پس یہ باز رہنا قوت دیتا ہے دشمن کو اور مسلط کرتا ہے انکو اوپر ہلاک کرنے انکے اور نیچے دریا کے آگ ہے آلہ مقصود ڈرانا دریا سے اور بیان کرنا اسکا ہے کہ دریا کے سفر میں خطر عظیم ہے اس لیے کہ سوار ہونیوالا دریا کا پڑتا ہے بہت سی آفات و ہلاک کی جگہوں میں کہ ایک پیچھے دوسرے کے پیدا ہوتی ہے اور بعضوں نے کہا کہ یہ محمول ظاہر پر ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ قادر ہے ہر چیز پر ع **وعن** اُمِّ حَرَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمَائِدُ فِي الْبَحْرِ الَّذِيْ يُصِيْبُهُ الْقَيْءُ لَهٗ اَجْرُ شَهِيْدٍ وَالْغَرْقٰى لَهٗ اَجْرُ شَهِيْدَيْنِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے اُم حرام سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا سر پر نیولا دریا میں کہ پونچھے اُسکو قے واسطے اُسکے ثواب شہید کا ہے اور ڈوبنے والا دریا میں اُسکے لیے ثواب دو شہیدوں کا ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف ان دو شخصوں کو ثواب شہید کا اُس صورت میں ہے کہ کشتی میں بیٹھا ہو واسطے جہاد کے یا طلب علم حج یا مانند اُنکے کے اور تجارت گر واسطے حاصل کرنے قوت نفس اور نفقہ عیال کے ہو اور نہ بیٹھنے کشتی کے حاصل نہو یہی حکم رکھتی ہے ع **وعن** اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ فَصَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَمَاتَ اَوْ قُتِلَ اَوْ قَصَمَهٗ فَرَسُهٗ اَوْ بَعِيْرُهٗ اَوْ لَدَغَتْهُ هَامَّةٌ اَوْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهٖ بِاَيِّ حَتْفٍ شَاءَ اللّٰهُ فَاِنَّهٗ شَهِيْدٌ وَاِنَّ لَهُ الْجَنَّةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی مالک اشعری سے کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص کہ نکلا بیچ راہ اللہ کے یعنی جہاد اور مانند اسکے کے لیے پس مر گیا یعنی بسبب زخمی ہونے کے یا مارا گیا یا کچلا اُسکو گھوڑے اُسکے نے یا اونٹ اُسکے نے یا کاٹا اُسکو زہریلے جانور نے یعنی سانپ وغیرہ نے یا مر گیا اپنے بچھونے پر ساتھ کسی موت کے کہ چاہا اللہ نے پس تحقیق وہ شہید ہے یعنی حقیقی یا حکمی اور اُسکے لیے بہشت ہے یعنی اوّل ہی داخل ہوگا اُسمیں ساتھ شہداء اور صالحین کے نقل کی یہ ابوداؤد نے **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْقَفْلَةُ كَغَزْوَةٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھرنا جہاد سے مانند جہاد کرنے کے ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنی جہاد کر کر جب پھرتا ہے اپنے گھر کو اُسکو بھی ثواب ویسا ہی ہوتا ہے جیسا کہ جہاد کرنیوالے کو ع **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْغَازِيْ اَجْرُهٗ وَلِلْجَاعِلِ اَجْرُهٗ وَاَجْرُ الْغَازِيْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے جہاد کرنے والے کے اجر اُسکا ہے یعنی ثواب اُسکا کامل کہ خاص کیا گیا ہے ساتھ اُسکے اور واسطے دینے والے مال کے اجر اُسکا بھی اور جہاد کرنیوالے کا بھی نقل کی یہ ابوداؤد نے

ف یعنی جو کوئی مال دیتا ہے اور مدد کرتا ہے غازی کی تا وہ جہاد کرے تو اُسکو دوہرا ثواب ہوتا ہے ایک ثواب خرچ کرنے مال کا راہ خدا مین اور دوسرا ثواب ہونے اُسکے کا سبب جہاد اُس غازی کا پس مراد ساتھ جعل کے اسباب تیار کردینا غازی کا ہے اور جائز ہونا اُسکا اور فضیلت اُسکی متفق علیہ علما کی ہے اور کہا ابن ملک نے کہ مراد جاعل سے وہ شخص ہے کہ دیوے جعل یعنی اجرت کسی کو تا کہ جہاد کرے وہ اور یہ ہمارے نزدیک صحیح ہے پس ہوگا ثواب غازی کو سعی کرنے اُسکے کا اور جاعل کو یعنی اجرت دینے والے کو دوہرا ثواب ایک ثواب مال دینے کا اور دوسرا ثواب ہونے اُسکے کا سبب جہاد اُس غازی کا اور منع کیا ہے اسکو امام شافعی نے اور کہا واجب ہے پھیرنا اُس اجرت کا اگر لی ہے پ ح ع **وَعَنْ** اَبِیْ اَیُّوْبَ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ سَتَفْتَحُوْنَ عَلَیْکُمُ الْاَمْصَارَ وَسَتَکُوْنُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَۃٌ یُقْطَعُ عَلَیْکُمْ فِیْھَا بُعُوْثٌ فَیَکْرَہُ الرَّجُلُ الْبَعْثَ فَیَتَخَلَّصُ مِنْ قَوْمِہٖ ثُمَّ یَتَصَفَّحُھُمُ الْقَبَائِلَ یَعْرِضُ نَفْسَہٗ عَلَیْھِمْ مَنْ اَکْفِیْہِ بَعْثَ کَذَا اَوْ کَذَا اَلَا وَذٰلِکَ الْاَجِیْرُ اِلٰی اٰخِرِ قَطْرَۃٍ مِنْ دَمِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ابو ایوب سے کہ سنا اُسنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے فتح کیے جاوینگے تمپر شہر یعنی بڑے بڑے شہر اور ہونگے یعنی پائے جاوینگے اور واقع ہونگے لشکر جمع کیے گئے معین کیا جاویگا تمپر اُن لشکرون مین فوجین پس تم خوش جانیگا ایک شخص بھیجنے امام کے کو اُسکے تین یعنی ہراول فوج کے جہاد کے لیے بغیر اجرت کے پس نکلیگا اور بھاگے گا اپنی قوم مین سے یعنی تابکے جہاد سے پھر تلاش کریگا قبیلون کو دریافت کریگا اپنے تئین اُنپر کہتا ہوا کون ہے کہ کفایت کرونگا سکو لشکر ایسے سے یعنی کون مجکو نوکر رکھے تا محنت لشکر کی اُس سے اپنے ذمے لون مقصود یہ ہے کہ یہ شخص راضی نہین ہے کہ بغیر اجرت کے لشکر جہاد کرے پس حضرت بُرائی اُسکی بیان کرتے ہین خبردار ہو یہ شخص مذمومہ ہے آخر قطرہ خون تک یعنی یہ غازی نہین ہے بلکہ مذمومہ ہے یہانتک کہ قتل کیا جاوے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** معین کیا ہے آخر یعنی لازم کرنیکے امام یہ کہ بھیجین فوجین ہر قوم مین سے طرف جہاد کے کہا منظر نے یعنی جب پہنچیگا اسلام ہر جانب مین تو محتاج ہوگا امام طرف اُس کے کہ بھیجے ہر جانب فوج تا کہ لڑے اُن کفار سے کہ قریب اُس جانب کے ہین تا کہ نہ غالب ہون کفار اُن مسلمانون پر کہ اُس جانب مین ہین ع ح **وَعَنْ** یَعْلَی بْنِ اُمَیَّۃَ قَالَ اٰذَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا لِلْغَزْوِ وَاَنَا شَیْخٌ کَبِیْرٌ لَیْسَ لِیْ خَادِمٌ فَالْتَمَسْتُ اَجِیْرًا یَکْفِیْنِیْ فَوَجَدْتُ رَجُلًا سَمَّیْتُ لَہٗ ثَلٰثَۃَ دَنَانِیْرَ فَلَمَّا حَضَرَ غَنِیْمَۃٌ اَرَدْتُ اَنْ اُجْرِیَ لَہٗ سَھْمَہٗ فَجِئْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرْتُ لَہٗ فَقَالَ مَا اَجِدُ لَہٗ فِیْ غَزْوَتِہٖ ھٰذِہٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اِلَّا ثَلٰثَۃَ دَنَانِیْرَہُ الَّتِیْ سَمَّیْتَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے یعلی بن امیہ سے کہا خبر دار کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو ساتھ نکلنے کے جہاد کے لیے اور مین تھا بوڑھا بڑا زانہ تھا واسطے میرے کوئی خادم کہ خدمت کرے میری پس تلاش کیا مین نے کوئی مزدور کہ کفایت کرے مجکو پس پایا مین نے ایک شخص کو معین کیے مین نے واسطے اُسکے تین دینار پس جب حاضر ہوئی غنیمت ارادہ کیا مین نے یہ کہ جاری کرونمین اُسکے لیے حصہ اُسکا یعنی غنیمت مین سے پس آیا مین حضرت کے پاس اور ذکر کیا مین نے واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی قضیہ پس فرمایا حضرت نے نہین پاتا مین یعنی حکم شریعت مین واسطے اُسکے کے جہاد اُسکے کے دنیا و آخرت مین مگر دینار اُسکے وہ کہ معین کیے گئے تھے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** مقصود منع کرنا غنیمت سے اور محروم ہونا ثواب سے ہے اور لکھا ہے علما نے کہ یہ سہم اجیر کے حق مین ہے کہ خدمت کے لیے ہو اور جو اجیر جہاد کے لیے ہو اُسکے لیے حصہ معین ہے اگرچہ ثواب نہو نزدیک بعضے علما کے اور شرح السنہ مین لکھا ہے کہ اختلاف کیا ہے علما نے بیچ اُس اجیر کے کہ کام کے لیے مقرر کیا ہو یا محافظت کرے جانورون کے لیے اور حاضر ہو وہ جنگ مین آیا اُسکے لیے حصہ ہے یا نہین پس کہا بعضون نے کہ نہین حصہ اُسکے لیے مگر قتال کرے یا نہ قتال کرے فقط اُسکی اُجرت عمل ہی کی ہے اور یہ قول ذراعیؒ اور اسحٰقؒ کا اور ایک قول شافعی کا ہے و قولہ نہین ہے اور کہا مالکؒ اور احمدؒ نے کہ اُسکے لیے حصہ ہے جاوے اگرچہ قتال نکرے جبکہ ہو ساتھ لوگون کے وقت قتال کے انتہی اور سوجھا مجملوا یک ورقول کہ جب وہ قتال کرے اور نہ شرط کیا جاوے بیچ اجارہ اُسکے کے قتال تو جمع کیا جاوے درمیان اُجرت اور حصہ کے اور یہ ظاہر قاعدہ مذہب متقدمین ہمارے کہ اجارہ و اجرت دونون جمع ہوتی ہین ش ح ع **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ رَجُلٌ یُرِیْدُ الْجِھَادَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَھُوَ یَبْتَغِیْ عَرَضًا مِّنْ عَرَضِ الدُّنْیَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا اَجْرَ لَہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ
اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ ایک شخص ارادہ رکھتا ہے جہاد کا حالانکہ وہ چاہتا ہے مال اسباب دنیا سے پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ثواب اسکے اسکے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف اسلیے کہ اُسنے جہاد اللہ کے لیے نہ کیا بلکہ مقصود مال ومتاع دنیا ہی کا تھا اور اگر جہاد اللہ کے لیے کرے اور مقصود حاصل ہونا غنیمت کا بھی ہو تو وہ ثواب پاتا ہے لیکن کم اُس سے کہ محض اللہ ہی کے لیے جہاد کرے اور مقصود اسکو غنیمت نہ ہو ع **وَعَنْ** مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْغَزْوُ غَزْوَانِ فَاَمَّا مَنِ ابْتَغَی وَجْہَ اللّٰہِ وَاَطَاعَ الْاِمَامَ وَاَنْفَقَ الْکَرِیْمَۃَ وَیَاسَرَ الشَّرِیْکَ وَاجْتَنَبَ الْفَسَادَ فَاِنَّ نَوْمَہٗ وَنَبْھَہٗ اَجْرٌ کُلُّہٗ وَاَمَّا مَنْ غَزَا فَخْرًا وَّرِیَاءً وَّسُمْعَۃً وَعَصَی الْاِمَامَ وَاَفْسَدَ فِی الْاَرْضِ فَاِنَّہٗ لَمْ یَرْجِعْ بِالْکَفَافِ رَوَاہُ مَالِکٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے معاذ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد دو قسم کا ہے پس جس نے طلب کی رضامولیٰ کی اور اطاعت کی امام کی اور خرچ کیا جان و مال اچھے کو اور معاملہ نیک کیا شریک سے اور بچا رہا فساد کرنے سے یعنی تجاوز نہ کیا حد شرع سے بیچ مارنے اور لوٹنے اور ویران کرنے اور خیانت کرنے کے پس تحقیق سو رہنا اسکا اور جاگنا اسکا موجب اجر و ثواب کا ہے تمام اور جسنے جہاد کیا بطریق فخر اور دکھانے اور سُنانے کے یعنی نام کے لیے اور نافرمانی کی امام کی اور فساد کیا زمین میں پس تحقیق نہ پھرا ساتھ برابر کے یعنی اُسکے گناہ سطرح کے جہاد سے نہیں بخشے جاوینگے اور نہ ثواب ملیگا نقل کی یہ مالک اور ابوداؤد اور نسائی نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّہٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْجِھَادِ فَقَالَ یَا عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَمْرٍو اِنْ قَاتَلْتَ صَابِرًا مُّحْتَسِبًا بَعَثَکَ اللّٰہُ صَابِرًا مُّحْتَسِبًا وَاِنْ قَاتَلْتَ مُرَائِیًا مُّکَاثِرًا بَعَثَکَ اللّٰہُ مُرَائِیًا مُّکَاثِرًا یَا عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَمْرٍو عَلٰی اَیِّ حَالٍ قَاتَلْتَ اَوْ قُتِلْتَ بَعَثَکَ اللّٰہُ عَلٰی تِلْکَ الْحَالِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے یہ کہ اُنھوں نے کہا یا رسول اللہ خبر دیجئے مجکو جہاد سے یعنی کس طرح کا جہاد موجب ثواب کا ہے پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عبداللہ بن عمرو اگر لڑے تو درحالیکہ صبر کرنے والا اور ثواب چاہنے والا ہو اُٹھا ویگا تجکو اللہ صبر کرنیوالا اور ثواب چاہنے والا یعنی ملا ہوا ساتھ ان صفتوں کے واسطے اُس چیز کے کہ روایت کیا گیا ہے کَمَا تَعِیْشُوْنَ تَمُوْتُوْنَ وَکَمَا تَمُوْتُوْنَ تُحْشَرُوْنَ اور یا نیوالا ثواب اُنکے کا اور اگر لڑیگا تو واسطے دکھلانے اور بہتایت کرنے کے یعنی فخر کرنے کے لوگونمیں کہ میں زیادہ ہوں تمسے مال اور لشکر اور اتباع میں اُٹھا ویگا تجکو اللہ دکھلانیوالا اور بہتایت کرنیوالا یعنی کہا جاویگا تیرے لیے دن قیامت کے کہ یہ لڑا تھا واسطے دکھلانے اور فخر کرنے اور حاصل کرنے مال و منال بہت کے اے عبداللہ بن عمرو اور پر کس حال کے لڑیگا تو یا مارا جاویگا اُٹھا ویگا تجکو اللہ اوپر اُس حال کے نقل کی یہ ابوداؤد نے **وَعَنْ** عُقْبَۃَ بْنِ عَبْدٍ السُّلَمِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْعَجْزُ اِذَا بَعَثْتُ رَجُلًا فَلَمْ یُمْضِ لِاَمْرِیْ اَنْ یَّجْعَلُوْا اَمْکَانَہٗ مَنْ یُّمْضِیْ کَمَا اُمِرَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عقبہ بن مالک سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کیا عاجز ہوتم جسوقت بھیجونمیں ایک شخص کو یعنی کہ روانہ کرونمیں اسکو پیمانہ میرے بن بجالایا حکم میرا یعنی مخالفت کی امر ہائے میری کی یہ کہ مقرر کرو جگہ اُسکے اُس شخص کو کہ کرے کام میرا نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنی جبکہ حکم کرونمیں کسی کو یہ کہ جاوے واسطے ایک کام کے پس جائے وہ طرف اُسکے یا نہ بجالاوے اُسکو ممکن ول کرو اُسکو اور مقرر کرو جگہ اُسکے اور امر بحسب امر میرے کے اور اسی قیاس پر جبکہ ظلم کرے رعیت پر اور نہ ادا کرے حقوق اُنکے جائز ہے اُنکو یہ کہ معزول کردیں اُسکو اور قائم کردیں غیر اُسکے کو جگہ اُسکی ع وَذٰلِکَ حَدِیْثٌ فَضَالَۃَ وَالْمُجَاھِدُ مَنْ جَاھَدَ نَفْسَہٗ پیچ کتاب الایمان کے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَرِیَّۃٍ فَمَرَّ رَجُلٌ بِغَارٍ فِیْہِ شَیْءٌ مِّنْ مَّاءٍ وَبَقْلٍ فَحَدَّثَ نَفْسَہٗ بِاَنْ یُّقِیْمَ فِیْہِ وَیَتَخَلَّی مِنَ الدُّنْیَا فَاسْتَاْذَنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ذٰلِکَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَمْ اُبْعَثْ بِالْیَھُوْدِیَّۃِ وَلَا بِالنَّصْرَانِیَّۃِ وَلٰکِنِّیْ

بُعِثْتُ بِالْحَنِيفِيَّةِ السَّمْحَةِ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَغَدْوَةٌ أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَمَقَامُ أَحَدِكُمْ فِي الصَّفِّ خَيْرٌ مِنْ صَلَاتِهِ سِتِّينَ سَنَةً رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے ابی امامہؓ سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ ایک لشکر کے پس گذرا ایک شخص ایک غار پر کہ اُسمین تھا کچھ پانی اور ترکاری وسبزہ پس کہا اُسنے اپنے دل مین کہ ٹھہرے اُسمین اور الگ ہو دنیا سے پس اذن مانگا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اسمین پس فرمایا تحقیق مین نہین بھیجا گیا ساتھ دین یہودیت کے اور نہ ساتھ دین نصرانیت کے کہ رہبانیت وشقت کرین اور ترک کرین اختلاط ولذات کو مطلقا ولیکن بھیجا گیا ہون مین ساتھ دین حنیفیہ کے کہ آسان ہے یعنی نہین اسمین حرج اور شقت امۃ قسم ہے اُس ذات کی کہ جان محمدؐ کی اُسکے ہاتھ مین ہے البتہ جانا اول روز مین یا آخر روز مین بیچ راہ خدا کے بہتر ہے دنیا سے اور اُس چیز سے کہ دنیا مین ہے اور البتہ کھڑا ہونا ایک تمہارے کا بیچ صف کے یعنی صف قتال مین یا صف جماعت مین بہتر ہے ساٹھ برس کی نماز اُسکی سے یعنی تنہا نماز سے نقل کی یہ احمدؒ نے **وَعَنْ** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَّ فِي سَبِيلِ اللهِ وَلَمْ يَنْوِ إِلَّا عِقَالًا فَلَهُ مَا نَوَى رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے عبادۃ بن صامت سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کہ جہاد کیا بیچ راہ اللہ کے اور نہ نیت کی مگر ایک رسی کی پس واسطے اُسکے ہے وہ چیز کہ نیت کی نقل کی یہ نسائیؒ نے **ف** یعنی اگر حاصل ہوتا ایک چیز حقیر کا بھی مدنظر جہاد مین رکھے تو منافی اخلاص کے ہے اور اسمین مبالغہ ہے بیچ قطع کرنے نظر کے غنیمت سے اور رغبت دلانی ہے اخلاص نیت پر بغرض آمیزش غرض دنیویہ کے حاصل کہ یہ حد کمال کی ہے والا پہلے گذر ہی چکا ہے کہ جائز ہے ساتھ قصد کرنے جہاد کے قصد کرنا حصول غنیمت کا بزع **وَعَنْ** أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَضِيَ بِاللهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَعَجِبَ لَهَا أَبُو سَعِيدٍ فَقَالَ أَعِدْهَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللهِ فَأَعَادَهَا عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أُخْرَى يَرْفَعُ اللهُ بِهَا الْعَبْدَ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ قَالَ وَمَا هِيَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص راضی ہوا ساتھ اللہ کے از روے رب ہونیکے اور ساتھ اسلام کے از روے دین ہونے کے اور ساتھ محمدؐ کے از روے رسول ہونے کے واجب ہے واسطے اُسکے بہشت پس عجب کیا بسبب ان کلمات کے ابو سعیدؓ نے اور کہا کہ پھر کہیان کلمات کو پھر یا رسول اللہ پس پھر کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کلمات کو اُنپر پھر فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چیز اور ہے کہ بلند کرتا ہے اللہ تعالی بسبب اُسکے بندے کے لیے سو درجے بہشت مین درمیان ہر دو درجون کے ایسی مسافت ہے جیسے درمیان آسمان وزمین کے کہا ابو سعیدؓ نے کیا ہے وہ چیز یا رسول اللہ فرمایا وہ جہاد ہے بیچ راہ خدا کے جہاد ہے بیچ راہ خدا کے نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ فَقَالَ رَجُلٌ رَثُّ الْهَيْئَةِ فَقَالَ يَا أَبَا مُوسَى أَنْتَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَذَا قَالَ نَعَمْ فَرَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَقْرَأُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ ثُمَّ كَسَرَ جَفْنَ سَيْفِهِ فَأَلْقَاهُ ثُمَّ مَشَى بِسَيْفِهِ إِلَى الْعَدُوِّ فَضَرَبَ بِهِ حَتَّى قُتِلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی موسیٰؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دروازے بہشت کے نیچے سایہ تلوارون کے ہین پس کھڑا ہوا ایک شخص خستہ حال اور کہا اے ابو موسیٰؓ تنے سُنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے یعنی سُنا تھا را اس حدیث کو بطریق جزم ویقین کے ہے کہا ہان پس پھرا وہ شخص طرف یارون اپنے کے اور کہا پڑھتا ہون مین تمپر سلام یعنی سلام رخصت کا پھر توڑا ایمان تلوار اپنی کا پس پھینک دیا اُسکو یعنی ارادہ اسکے کہ اب پھر کر نہین آنیکا پھر گیا ساتھ تلوار اپنی کے طرف دشمن کے پس مارا ساتھ اُسکے یہانتک کہ شہید کیا گیا نقل کی یہ مسلم نے **ف** دروازے بہشت کے آخر یعنی ہونا مجاہد کا لڑائی مین اسطرح کہ اوپر اُسکے تلوارین کفار کی اٹھی ہوئین ہون سبب سے داخل ہونے بہشت کا یہان تک کہ گویا دروازے بہشت کے موجود ہین ساتھ اُسکے بزع **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ اصْنَعْ مَا شِئْتَ فَإِنَّهُ لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يُجَاهِدْ كُلَّ يَوْمٍ حَتَّى يُجَاهِدَ يَوْمًا

لہ یعنی دل پھیرنے والے کی قسم کی اور اختیار کرنے والے کی قسم کی یعنی اگر ایک کو اختیار کرتا تو دوسرا کو اختیار کرتا یعنی اگر ایک کو اختیار کرتا تو دوسرا کو اختیار کرتا

لہ یعنی اگر ایک کو اختیار کرتا تو دوسرا کو اختیار کرتا

ع اور اضافت سوی اللہ کی طرف اسکے اشعار بالطاعات کی سوا اللہ کے اشعار بالطاعات کی

ع اور اضافت سوی اللہ کی طرف اسکے اشعار بالطاعات کی سوا اللہ کے اشعار بالطاعات کی

ع اور اضافت سوی اللہ کی طرف اسکے اشعار بالطاعات کی سوا اللہ کے اشعار بالطاعات کی

ع اور اضافت سوی اللہ کی طرف اسکے اشعار بالطاعات کی سوا اللہ کے اشعار بالطاعات کی

ع اور اضافت سوی اللہ کی طرف اسکے اشعار بالطاعات کی سوا اللہ کے اشعار بالطاعات کی

ع اور اضافت سوی اللہ کی طرف اسکے اشعار بالطاعات کی سوا اللہ کے اشعار بالطاعات کی

اَرْوَاحَهُمْ فِيْ جَوْفِ طَيْرٍ خُضْرٍ تَرِدُ اَنْهَارَ الْجَنَّةِ تَاْكُلُ مِنْ ثِمَارِهَا وَتَاْوِيْ اِلٰى قَنَادِيْلَ مِنْ ذَهَبٍ مُعَلَّقَةٍ فِيْ ظِلِّ الْعَرْشِ فَلَمَّا وَجَدُوْا طِيْبَ مَاْكَلِهِمْ وَمَشْرَبِهِمْ وَمَقِيْلِهِمْ قَالُوْا مَنْ يُبَلِّغُ اِخْوَانَنَا عَنَّا اَنَّا اَحْيَاءٌ فِي الْجَنَّةِ نُرْزَقُ لِئَلَّا يَزْهَدُوْا فِي الْجِهَادِ وَلَا يَنْكُلُوْا عِنْدَ الْحَرْبِ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَا اُبَلِّغُهُمْ عَنْكُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے یاروں اپنے کے جبکہ شہید کیے گئے بھائی تمھارے دن اُحد کے گردانیں اللہ نے روحیں اُنکی بیچ بیٹوں جانوروں پرندوں سبز رنگ کے آتے ہیں بہشت کی نہر پر کھاتے ہیں میوے اُسکے ہیں سونے کی ٹھکانا پکڑتی ہیں طرف قندیلوں سونے کی کے لٹکی ہوئی ہیں بیچ سایہ عرش کے پس جب پائی اُن شہیدوں نے خوشی کھانے اپنے کی اور پینے اپنے کی اور خوابگاہ اپنے کی کہا کون خبر پہنچاوے بھائیوں ہمارے کو ہماری طرف سے یہ کہ ہم زندہ ہیں بہشت میں تاکہ نہ بے رغبتی کریں بیچ حاصل کرنے بہشت کے یعنی بلکہ رغبت کریں بیچ حاصل کرنے درجات اُسکے کے اور سستی نکریں وقت لڑائی کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میں پہنچاؤنگا خبر اُنکو تمھاری طرف سے پس نازل کی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اور نہ گمان کرو اُن لوگوں کو کہ مارے گئے ہیں بیچ راہ اللہ کے مُردہ بلکہ وہ زندہ ہیں آخر آیت تک **ف** آگے اُحیا کے باقی آیت یوں ہے عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ فَرِحِيْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ **وعن** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمَوْصُوْنُ فِي الدُّنْيَا عَلَى ثَلٰثَةِ اَجْزَاءِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْ يَاْمَنُهُ النَّاسُ عَلٰى اَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ الَّذِيْ اِذَا اشْتَرٰى اَوْ بَاعَ لَمْ تَرُدَّهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن دنیا میں اوپر تین طرح کے ہیں ایک وہ کہ ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور رسول اُسکے کے پھر شک میں نہ پڑے اور جہاد کیا ساتھ مالوں اپنے کے اور جانوں اپنی کے اور خدا میں یعنی اُس سے عتے باوجود ایمان کامل اور تہذیب نفس کے نفع پہنچایا خلق کو اور پاک کیا اُنکو اور یہ اشرف و اعلیٰ ہیں مرتبہ میں اور دوسرا وہ شخص کہ امن میں ہیں اُس سے لوگ اوپر مالوں اپنے کے اور نفسوں اپنے کے یعنی اگرچہ اُسنے نفع نہ پہنچایا لوگوں کو لیکن ضرر بھی نہ پہنچایا اور برائی بھی نہ کی اور خلط نہ کیا اور طمع میں نہ پڑا پھر وہ شخص کہ جسوقت بیچتا ہے اوپر طمع کے چھوڑ دیتا ہے اُسکو واسطے اللہ عزوجل کے نقل کی یہ احمد نے **ف** یعنی جب اُسکے دل میں آتا ہے کہ طمع کرے چھوڑ دیتا ہے طمع کو واسطے خدا کے اور طلب رضا اُسکی کے اور اس جماعت نے اگرچہ خلط کیا ساتھ لوگوں کے اور نزدیک تھا کہ طمع کرے لیکن بچایا اُسکو اللہ تعالیٰ نے اُس سے اور یہ قسم ادنیٰ ہے دو قسموں پہلی سے اور بعد اسکے اور اقسام ہیں کہ مرتبہ اعتبار سے ساقط ہیں ۱۲ ح **وعن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَمِيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ نَفْسٍ مُسْلِمَةٍ يَقْبِضُهَا رَبُّهَا يُحِبُّ اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْكُمْ وَاَنَّ لَهَا الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا غَيْرَ الشَّهِيْدِ قَالَ ابْنُ اَبِيْ عَمِيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ اُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ لِيْ اَهْلُ الْوَبَرِ وَالْمَدَرِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے عبدالرحمٰن بن ابی عمیرہ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کوئی شخص مسلمان کہ قبض روح کرے اُسکی پروردگار اُسکا دوست رکھے یہ کہ پھر آوے طرف تمھارے اور ہووے واسطے اُسکے دنیا اور جو کچھ کہ دنیا میں ہے سوائے شہید کے یعنی وہ دوست رکھتا ہے کہ پھر آوے دنیا میں اور مارا جاوے راہ خدا میں بسبب دیکھنے اُسکے کے درجات عظیم اور ثواب کو کہا ابن ابی عمیرہ نے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم خدا کی مارا جانا میرا راہ خدا میں زیادہ دوست رکھا گیا ہے طرف میرے اس سے کہ ہوں میں مملوک و محکوم میرے جیسے والے اور جو ملیوں کے پہننے والے نقل کی یہ نسائی نے **ف** مراد خیمے والوں سے گنوار جنگلی ہیں کہ خیموں میں رہتے ہیں اور مراد حویلیوں کے رہنے والوں سے شہر اور گانوں کے ہیں اور مراد تمام دنیا اور رہنے والے دنیا کے ہیں ۱۲ ح **وعن** حَسَنَاءَ بِنْتِ مُعَاوِيَةَ قَالَتْ حَدَّثَنَا عَمِّيْ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فِي

لہ ترجمہ
نزدیک پروردگار اپنے کے روزی دیئے جاتے ہیں خوش ہوکر ساتھ اُس چیز کے کہ دیا ہے اُنکو اللہ نے فضل اپنے سے اور خوش ہوتے ہیں ساتھ اُن لوگوں کے کہ نہیں ملے ساتھ اُنکے پیچھے سے اُنکے کہ نہ خوف ہے اوپر اُنکے اور نہ وہ غمگین ہوتے ہیں

الْجَنَّةَ قَالَ النَّبِيُّ فِي الْجَنَّةِ وَالشَّهِيدُ فِي الْجَنَّةِ وَالْمَوْلُودُ فِي الْجَنَّةِ وَالْوَئِيدُ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے حسنا بیٹی معاویہ کی سے کہ کہا حدیث کی مجکو چچا میرے نے کہا سچا ہے کہ کہا میں نے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کون ہوگا بہشت میں فرمایا حضرت نے نبی ہونگے بہشت میں اور شہید ہونگے بہشت میں اور لڑکے ہونگے بہشت میں اور جیتے گاڑے گئے بہشت میں ہونگے ف یعنی قتل کی یا بوداؤد نے ف مراد شہید سے مومن ہے بموجب قول اللہ تعالیٰ کے وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الصِّدِّيقُونَ وَالشُّهَدَاءُ عِندَ رَبِّهِمْ حاصل یہ ہے کہ شہید عام ہیں اس سے کہ حقیقۃً یا حکماً اور لڑکا مومن کا ہو یا کافر کا داخل ہوگا بہشت میں اور لڑکے میں داخل ہے بچا بچا بھی اور جیتے گاڑے گئے کہ جیسے کہ عادت کافروں کی تھی کہ جیتی لڑکیوں کو گاڑ دیتے تھے اور بعضے بیٹوں کو بھی گاڑ دیتے تھے وقت تکلیف و تنگی کے اور شاید کہ تخصیص ذکر کی ساتھ ان چار کے باعتبار افضل و شرف کے ہے دو اول میں اور بسبب دخول جنت کے ہے بغیر کسب و عمل کے بیچ دو آخر کے ع ع بح وَعَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ الدَّرْدَاءِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي أُمَامَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ كُلُّهُمْ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَرْسَلَ نَفَقَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَقَامَ فِي بَيْتِهِ فَلَهُ بِكُلِّ دِرْهَمٍ سَبْعُمِائَةِ دِرْهَمٍ وَمَنْ غَزَا بِنَفْسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَنْفَقَ فِي وَجْهِهِ ذَلِكَ فَلَهُ بِكُلِّ دِرْهَمٍ سَبْعُمِائَةِ أَلْفِ دِرْهَمٍ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہے علی اور ابی درداء اور ابی ہریرہ اور ابی امامہ اور عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن عمرو اور جابر بن عبد اللہ اور عمران بن حصین سے راضی ہو اللہ ان سب سے حدیث کرتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ فرمایا جو شخص کہ بھیجے خرچ بیچ راہ اللہ کے اور آپ رہے اپنے گھر میں پس واسطے اسکے بدلے ہر درہم کے سات سو درہم ہیں اور جو غزا کرے ہم میں اور جیتے جہاد کیا بذاتہ اللہ کی راہ میں اور خرچ کیا بیچ جہاد کے پس واسطے اسکے بدلے ہر درہم کے سات لاکھ درہم ہیں یعنی بسبب مشقت نفس اور خرچ کرنے مال کے بڑھتی ہے حضرت نے یہ آیت اور اللہ زیادہ کرتا ہے ثواب کو جس کسی کے لیے کہ چاہتا ہے نقل کی یا ابن ماجہ نے وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الشُّهَدَاءُ أَرْبَعَةٌ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَيِّدُ الْإِيمَانِ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللَّهَ حَتَّى قُتِلَ فَذَلِكَ الَّذِي يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ أَعْيُنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هٰذَا وَرَفَعَ رَأْسَهُ حَتَّى سَقَطَتْ قَلَنْسُوَتُهُ فَمَا أَدْرِي أَقَلَنْسُوَةُ عُمَرَ أَرَادَ أَمْ قَلَنْسُوَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَيِّدُ الْإِيمَانِ لَقِيَ الْعَدُوَّ كَأَنَّمَا ضُرِبَ جِلْدُهُ بِشَوْكِ طَلْحٍ مِنَ الْجُبْنِ أَتَاهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَقَتَلَهُ فَهُوَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّانِيَةِ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللَّهَ حَتَّى قُتِلَ فَذَلِكَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّالِثَةِ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ أَسْرَفَ عَلَى نَفْسِهِ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللَّهَ حَتَّى قُتِلَ فَذَلِكَ فِي الدَّرَجَةِ الرَّابِعَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے فضالہ بن عبید سے کہ کہا سنا میں نے عمر بن خطاب سے کہتے تھے سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے شہید چار طرح کے ہوتے ہیں ایک وہ شخص کہ مسلمان ہو کامل الایمان ملاقات کی دشمن سے پس سچ کر دکھایا اللہ کو یہاں تک کہ مارا گیا پست وہ شخص ہے کہ اٹھاویں لوگ طرف اسکے آنکھیں اپنی دن قیامت کے اسطرح یعنی مانند اٹھانے سر میرے کے اسطرح اور اٹھایا سر اپنا یہاں تک کہ گر پڑی ٹوپی انکی کہا فضالہ کے نیچے کے اوی نے پس نہیں جانتا میں کہ آیا ٹوپی حضرت عمر کی ارادہ کی فضالہ نے یا ٹوپی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی بسبب عالی رتبہ ہونے اسکے کے لوگ اسطرح دیکھیں گے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور دوسرا شخص مومن جید الایمان کہ ملاقات کی دشمن سے باین صفت کہ گویا جھبوئے گئے ہیں اسکی جلد میں کانٹے درخت خاردار کے بسبب نامردی کے یعنی کنایہ ہے کھڑے ہو جانے بالوں کے سے بسبب ڈرنے اور کانپنے بدن کے ڈر سے آیا اسکو تیر کہ مارنیوالا اسکا معلوم نہیں پس مار ڈالا اسکو پس وہ شخص بیچ دوسرے درجے کے ہے یعنی یہ نسبت پہلے کے اور تیسرا شخص وہ مومن کہ عمل کیے کچھ اچھے اور کچھ برے ملاقات کی دشمن سے پس سچ کر دکھایا اللہ تعالیٰ کو یہاں تک کہ مارا گیا پس یہ بیچ درجے تیسرے کے ہے اور چوتھا شخص وہ مسلمان کہ اسراف کیا اپنی جان پر یعنی بہت کیا گناہ ملاقات کی دشمن سے پس سچ کر دکھایا اللہ کو یہاں تک کہ مارا گیا

ف ترجمہ اور جو لوگ ایمان لائے اللہ کے ساتھ اور رسولوں اسکے کے یہ لوگ وہی صدیق اور شہداء ہیں نزد پروردگار اپنے کے ۱۲

پس یہ شخص پنج درجے چوتھے کے ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے ف پنجا کر دکھایا اللہ کو لفظ صدق ساتھ تخفیف صاد کے ہے یعنی سچ کیا بسبب شجاعت اپنی کے اُس چیز کو کہ عہد کیا ہے اللہ نے اُسپر اور ایک نسخہ میں ساتھ تشدید صاد کے ہے یعنی راست گو کیا اللہ کو اُس شخص نے بسبب عمل اور شجاعت اپنی کے پس جہاد کیا اور صبر کیا اور امید رکھی ثواب حق کی اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے تعریف کی مجاہدوں کی ساتھ صبر اور طلب ثواب کی جب یہ شخص لڑا اور صبر کیا طلب ثواب کے لیے پس گویا کہ تصدیق کی اللہ کی ساتھ فعل اپنے کے اور حاصل اس تقسیم کا یہ ہے کہ شہید یا متقی شجاع ہے اور قسم اول ہے یا متقی غیر شجاع ہے اور قسم دوسری ہے یا شجاع غیر متقی ہے اور یہ دو قسم کے ہیں ایک وہ کہ کردار اُسکے مخلوط ہیں ساتھ نیک و بد کے اور فاسق مسرف زیادہ از حد نہیں اور قسم تیسری ہے یا فاسق مسرف ہے پس سب اقسام میں حاصل ہوتی ہے تصدیق اللہ کی سوائے دوسری قسم کے اور اس تقریر سے معلوم ہوا کہ مراد ساتھ تصدیق حق سبحانہ کے ثابت ہونا اوپر صبر اور طلب ثواب کے ہے کہ وصف کیا ہے اللہ تعالیٰ نے مجاہدوں کو ساتھ اُسکے اور خبر دی اُس سے نہ تصدیق پنج وعدہ اجر و ثواب کے کہ وہ قسم ثانی کے بھی حاصل ہے اور باوجود اسکے ذکر نہیں کی اُسمیں فافہم **وَعَنْ** عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ السُّلَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْقَتْلٰى ثَلٰثَةٌ مُؤْمِنٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتّٰى يُقْتَلَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ فَذٰلِكَ الشَّهِيْدُ الْمُمْتَحَنُ فِيْ خَيْمَةِ اللّٰهِ تَحْتَ عَرْشِهٖ لَا يَفْضُلُهُ النَّبِيُّوْنَ اِلَّا بِدَرَجَةِ النُّبُوَّةِ وَمُؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلًا صَالِحًا وَاٰخَرَ سَيِّئًا جَاهَدَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتّٰى يُقْتَلَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ مُمَصْمِصَةٌ مَحَتْ ذُنُوْبَهٗ وَخَطَايَاهُ اِنَّ السَّيْفَ مَحَّاءٌ لِلْخَطَايَا وَاُدْخِلَ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ وَمُنَافِقٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فَاِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتّٰى يُقْتَلَ فَذَاكَ فِي النَّارِ اِنَّ السَّيْفَ لَا يَمْحُو النِّفَاقَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے عتبہ بن سلمی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگ کہ مارے جاتے ہیں جہاد میں تین طرح کے ہیں ایک مومن کامل کہ جہاد کیا ساتھ جان اپنی کے اور مال اپنے کے پس جس وقت کہ ملا دشمن سے لڑا یہاں تک کہ مارا گیا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پنج حق اس شخص کے کہ یہ شہید آزمایش کیا گیا یعنی ساتھ صبر کے جہاد کی مشقتوں پر پنج خیمہ اللہ کے میں ہوگا نیچے عرش اُسکے کے یعنی پنج حضور اور محل قرب اُسکے کے نہیں زیادہ ہونگے اُس سے نبی مگر ساتھ درجہ نبوت کے اور دوسرا شخص وہ مومن ہے کہ عمل کیے ملے جلے کچھ اچھے کچھ بُرے جہاد کیا ساتھ جان اپنی کے اور مال اپنے کے جس وقت کہ ملا دشمن سے لڑا یہاں تک کہ مارا گیا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پنج حق اس شخص کے کہ یہ شہادت یا خصلت پاک کرنیوالی ہے کہ مٹاتی ہے گناہوں اور خطاؤں اُسکی کو تحقیق تلوار بہت مٹانیوالی ہے خطاؤں کو اور داخل کیا جاویگا یہ شخص جس دروازے بہشت کے سے چاہے اور تیسرا شخص منافق ہے جہاد کیا ساتھ جان اپنی کے اور مال اپنے کے پس جس وقت کہ ملا دشمن سے لڑا یہاں تک کہ مارا گیا پس یہ شخص پنج دوزخ کے ہوگا اسواسطے کہ تلوار نہیں مٹاتی نفاق کو نقل کی یہ دارمی نے **وَعَنِ** ابْنِ عَائِذٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةِ رَجُلٍ فَلَمَّا وُضِعَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نُصَلِّيْ عَلَيْهِ فَاِنَّهٗ رَجُلٌ كَافِرٌ فَالْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ رَاٰهُ اَحَدٌ مِّنْكُمْ عَلٰى عَمَلٍ اِسْلَامٍ فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَرَسَ لَيْلَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَثٰى عَلَيْهِ التُّرَابَ وَقَالَ اَصْحَابُكَ يَظُنُّوْنَ اَنَّكَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَاَنَا اَشْهَدُ اَنَّكَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَقَالَ يَا عُمَرُ اِنَّكَ لَا تَسْئَلُ عَنْ اَعْمَالِ النَّاسِ وَلٰكِنْ تُسْئَلُ عَنِ الْفِطْرَةِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے ابن عائذ سے کہ کہا تشریف لے چلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پنج جنازہ ایک شخص کے یعنی تا کہ نماز پڑھیں اُسکی پس جبکہ رکھا گیا جنازہ کہا عمر بن الخطاب نے کہ نہ نماز پڑھو تم اسپر یا رسول اللہ اسلیے کہ تحقیق یہ شخص تھا فاسق پس التفات کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف لوگوں کے اور فرمایا کیا دیکھا تھا اُسکو کسی نے تم میں سے اوپر کام اسلام کے یعنی اوپر ایک کام کے کہ دلالت کرے اسلام تحقیقی پر پس کہا ایک شخص نے کہ ہاں یا رسول اللہ نگہبانی کی تھی اسنے ایک رات

ف پنجا کر دکھایا اللہ کو لفظ صدق ساتھ تخفیف صاد کے ہے یعنی سچ کیا بسبب شجاعت اپنی کے اُس چیز کو کہ عہد کیا ہے اللہ نے اُسپر اور ایک نسخہ میں ساتھ تشدید صاد کے ہے یعنی راست گو کیا اللہ کو اُس شخص نے بسبب عمل اور شجاعت اپنی کے پس جہاد کیا اور صبر کیا اور امید رکھی ثواب حق کی اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے تعریف کی مجاہدوں کی ساتھ صبر اور طلب ثواب کی جب یہ شخص لڑا اور صبر کیا طلب ثواب کے لیے پس گویا کہ تصدیق کی اللہ کی ساتھ فعل اپنے کے اور حاصل اس تقسیم کا یہ ہے کہ شہید یا متقی شجاع ہے اور قسم اول ہے یا متقی غیر شجاع ہے اور قسم دوسری ہے یا شجاع غیر متقی ہے اور یہ دو قسم کے ہیں ایک وہ کہ کردار اُسکے مخلوط ہیں ساتھ نیک و بد کے اور فاسق مسرف زیادہ از حد نہیں اور قسم تیسری ہے یا فاسق مسرف ہے پس سب اقسام میں حاصل ہوتی ہے تصدیق اللہ کی سوائے دوسری قسم کے اور اس تقریر سے معلوم ہوا کہ مراد ساتھ تصدیق حق سبحانہ کے ثابت ہونا اوپر صبر اور طلب ثواب کے ہے کہ وصف کیا ہے اللہ تعالیٰ نے مجاہدوں کو ساتھ اُسکے اور خبر دی اُس سے نہ تصدیق پنج وعدہ اجر و ثواب کے کہ وہ قسم ثانی کے بھی حاصل ہے اور باوجود اسکے ذکر نہیں کی اُسمیں فافہم

پہنچ راہ خدا کے پس نماز پڑھی اُسپر حضرت نے اور ڈالی اُسپر مٹی یعنی وقت دفن کے اور فرمایا یا تیرے گمان کرتے ہیں کہ تو دو ضعیفین سے ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تحقیق تو بہشتیوں میں سے ہے اور فرمایا اے عمر تحقیق تو نہ سوال کیا جاویگا لوگوں کے علوں سے ولیکن پوچھا جاویگا تو دین اسلام سے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں ف دین اسلام سے یعنی اُس چیز سے کہ دلالت کرے اسلام پر شعاروں سے اور علامات یقین سے مقصود منع کرنا تھا حضرت عمرؓ کو اُس چیز سے کہ جرأت کی اُسپر اسلیے کہ اعتبار ساتھ فطرت کے اور اعتماد اعتقاد پر ہے اور اللہ بہت رحم والا ہے بندوں پر اور حاصل طیبی کی تقریر کا یہ ہے کہ چاہیے اسے عمرؓ کہ خبر بکرے تو ایسی جگہ بُرے اعمال موتے کے سے بلکہ چاہیے کہ خبر دیوے تو اعمال نیک سے جیسے کہ فرمایا اُذْکُرُوْا مَوْتَاکُمْ بِالْخَیْرِ اور مقصود منع کرنا ہے حضرت عمرؓ کو اُس چیز سے کہ جرأت کی اُسپر یعنی خبر دینے فسق کے پر اس لیے کہ اعتبار فطرت یعنی اسلام اور اعتقاد پر ہے اور باوجود اسکے ایک عمل اعمال اسلام سے بھی کیا کہ کفایت کرتا ہے اُسکو واسطے دخول جنت کے

بَابُ اِعْدَادِ اٰلَةِ الْجِهَادِ باب تیاری اسباب جہاد کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ رواہے عقبہ بن عامرؓ سے کہ سُنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حال میں کہ وہ منبر پر تھے فرماتے تھے اور تیار کرو واسطے جنگ کافروں کے وہ چیز کہ کرسکو تم قوت سے خبردار ہو تحقیق قوت تیر اندازی ہے خبردار ہو تحقیق قوت تیر اندازی ہے خبردار ہو تحقیق قوت تیر اندازی ہے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی کلام اللہ میں جو آیا ہے وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ مراد قوت سے تیر اندازی ہے اور بیضاوی وغیرہ نے کہا کہ قوت وہ چیز ہے کہ بسبب اُسکے قوت حاصل کرے آدمی لڑائی میں اور حضرتؐ نے مراد قوت سے تیر اندازی شاید اسلیے لی کہ یہ قوی اور سہل ہے بہ نسبت اور چیزوں کے ع وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمُ الرُّوْمُ وَيَكْفِيْكُمُ اللّٰهُ فَلَا يَعْجِزْ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّلْهُوَ بِاَسْهُمِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عقبہ سے کہ کہا سُنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ فتح کیجاویگی تمپر روم اور کفایت کریگا تمکو اللہ یعنی شر روم کے سے پس سُستی کرے ایک تمھارا کھیلنے سے ساتھ تیروں اپنے کے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی اکثر لڑائی اہل روم کی ساتھ تیر اندازی کے ہے پس چاہیے کہ عادت کرو تم ساتھ تیر اندازی کے اور سیکھو اُسکو تا قادر ہو اوپر جنگ اُنکے کے اور نگاہ رکھے تمکو خدا یتعالیٰ لڑائی اُنکی سے یا مراد یہ ہے کہ ترک نہ کرو تیر اندازی کو مداومت کھو اُسپر بعد فتح کے بھی اور مغرور نہو ساتھ اُسکے کہ روم فتح ہوا اب حیتیاج اسکی نہیں اس لیے کہ احتیاج تیر اندازی کی ہمیشہ ہے اگرچہ بیچ قتال روم کے حاجت اسکی نہیں بسبب حاصل ہونے فتح کے اور تیر اندازی کو لہو کہا باعتبار صورت کے اور واسطے رغبت دلانے کے اُسپر اس لیے کہ نفوس کی جبلت میں ہے میل کرنا لہو پر ع وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ عَلِمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهٗ فَلَيْسَ مِنَّا اَوْ قَدْ عَصٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عقبہؓ سے کہ کہا سُنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے جس نے سیکھی تیر اندازی پھر چھوڑ دیا اُسکو پس نہیں وہ ہم میں سے یعنی ہمارے طریقہ پر یا فرمایا کہ تحقیق نافرمانی کی اُسنے نقل کی یہ مسلم نے ف نہیں ہم میں سے یعنی نہیں قریب ہم میں سے و شمار کیا گیا زمرہ ہمارے میں اور سیکھ کر چھوڑ دینا اشد ہے بہ نسبت نہ سیکھنے کے اسلیے کہ وہ فی الجملہ زمرہ اُنکے میں اور یہ داخل ہوا پھر نکلا گو ہوا سے نقصان دیکھا اسمیں اور رستہ اگیا ساتھ اسکے اور یہ بسبب اس نعمت بڑے کافر ان ہے ذکرہ الطیبی ع

وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَوْمٍ مِّنْ اَسْلَمَ يَنْتَضِلُوْنَ بِالسُّوْقِ فَقَالَ ارْمُوْا بَنِي اِسْمٰعِيْلَ فَاِنَّ اَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا وَاَنَا مَعَ بَنِيْ فُلَانٍ لِاَحَدِ الْفَرِيْقَيْنِ فَاَمْسَكُوْا بِاَيْدِيْهِمْ فَقَالَ مَا لَكُمْ قَالُوْا وَكَيْفَ نَرْمِيْ وَاَنْتَ مَعَ بَنِيْ فُلَانٍ قَالَ ارْمُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے سلمہ بن الاکوع سے کہ کہا تشریف لائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم پر بنی اسلم سے اس حال میں کہ تیر اندازی کر رہے تھے وہ بیچ بازار کے پس فرمایا تیر اندازی کرو اے اولاد اسمٰعیل کی یعنی عرب پس تحقیق تمہارا باپ تھا اے یعنی اسمٰعیل تیر انداز

اور مین ساتھ بنی فلانے کے ہون کہا واسطے ایک کے دو فرقونمین سے یعنی دو فریق نبی سلم کے کہ آپسمین تیراندازی کر رہے تھے اُنمین سے ایک فریق کا نام لیکر فرمایا کہ مین اُنکے ساتھ ہون پس بند کیے ہاتھ اپنے فریق ثانی نے یعنی جنکے ساتھ حضرت تھے اُنکے مقابلہ مین جو تھے اُنھون نے ہاتھ کھینچا تیراندازی سے پس فرمایا حضرتؐ نے کیا ہوا تمکو یعنی کیون موقوف کی تیراندازی عرض کیا اُنھون نے کس طرح سے تیراندازی کرین ہم اس حال مین کہ آپ ساتھ فلانی قوم کے ہین فرمایا تیراندازی کرو اور مین تم سب کے ساتھ ہون نقل کی یہ بخاری نے **وعن** انس قال کان ابو طلحۃ یناضل مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقوس واحدۃ وکان ابو طلحۃ حسن الرمی فکان اذا رمی نشز فکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم فینظر الی موضع نبلہ رواہ البخاری اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا ہے ابو طلحہؓ بجا دیتے تھے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک پسر کے اور تھا ابو طلحہؓ خوب تیرانداز پس تھا ابو طلحہؓ جب تیر پھینکتے بھانکتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس دیکھتے طرف جگہ پڑنے تیر اُسکے کہ کس کو لگا نقل کی یہ بخاری نے **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخیر فی نواصی الخیل متفق علیہ اور روایت ہے انسؓ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت پیشانیون گھوڑون کے ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** مراد پیشانی سے ذات ہے یعنی گھوڑے مین برکت ہے اس لیے کہ بسبب اُنکے حاصل ہوتا ہے جہاد کہ اُسمین خیر دنیا اور آخرت کی ہے **ع** **وعن** جریر بن عبد اللہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلوی ناصیۃ فرسہ باصبعہ وھو یقول الخیل معقود بنواصیھا الخیر الی یوم القیمۃ الاجر والغنیمۃ رواہ مسلم اور روایت ہے جریر بن عبد اللہ بجلی سے کہ کہا دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پیچ دیتے بال پیشانی ایک گھوڑے کی کو ساتھ انگلی اپنی کے اس حال مین کہ فرماتے تھے گھوڑے بندھی ہے پیچ پیشانیون اُنکی کے بھلائی روز قیامت تک یعنی اس لیے کہ حاصل ہوتا ہے بسبب اُنکے جہاد کہ اُسمین خیر دنیا اور آخرت کی ہے جیسا کہ فرمایا ثواب آخرت کا اور غنیمت دنیا کی نقل کی یہ مسلم نے **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احتبس فرسا فی سبیل اللہ ایمانا باللہ وتصدیقا بوعدہ فان شبعہ وریہ وروثہ وبولہ فی میزانہ یوم القیمۃ رواہ البخاری اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی باندھے گھوڑا پیچ راہ خدا کے بسبب ایمان لانیکے ساتھ خدا کے یعنی خالصۃً للہ اور واسطے بجا لانے امر اُسکے کے اور بسبب سچ جاننے وعدے اُسکے کے یعنی ساتھ ثواب عظیم کے پس تحقیق سیری اور سیرابی اُسکی اور لید اُسکی اور پیشاب اُسکا تولے جاوینگے میزان اعمال اُسکے مین دن قیامت کے نقل کی یہ بخاری نے **ف** اور مراد سیری اور سیرابی سے یہان وہ چیزین ہین کہ جسنے پیٹ بھرتا ہے جانور کا اور سیراب ہوتا ہے یعنی گھاس دانہ پانی وغیرہ پس یہ چیزین بھی داخل اُسکے اعمال مین ہون گی ثواب ملنے مین اور ثواب انکا بھی اُسکی میزان اعمال مین تولا جاویگا **ع** **وعنہ** قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکرہ الشکال فالخیل والشکال ان یکون الفرس فی رجلہ الیمنی بیاض وفی یدہ الیسری او فی یدہ الیمنی ورجلہ الیسری رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ رکھتے شکال کو پس گھوڑے کے اور شکال یہ ہے کہ ہووے گھوڑا اسطرح کا کہ پیچ داہنے پانون اُسکے کے اور پیچ ہاتھ اُسکے کے سفیدی ہو یا پیچ داہنے ہاتھ اور بائین پانون اُسکے کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** راوی نے تو تفسیر شکال کی اس طرح کی اور شکال نزدیک صاحب قاموس اور تمام اہل لغت کے گھوڑے کے ہین یہ ہے کہ تین پانون گھوڑے کے سفید ہون اور ایک ہم رنگ تمام بدن کے یا بعکس یعنی ایک پانون سفید ہو اور باقی ہمرنگ بدن کے اور شکل اصل مین اُس رسی کو کہتے ہین کہ جس سے پانون چارپائے کے باندھتے ہین پس اسطرح کے گھوڑے کو تشبیہ دی ساتھ اسکے اور اسطرح کے گھوڑے کو مکروہ رکھا از راہ تفاول کے کہ وہ بصورت مشکول کے ہے اور ممکن ہے کہ تجربہ سے معلوم ہوا ہو کہ اس جنس کا گھوڑا اصیل نہ ہوتا ہو اور بعضون نے کہا کہ اگر یا جو داہنے کے سفیدی پیشانی پر ہو تو دور ہو جاتی ہے کراہت **ع** **وعن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سابق بین الخیل التی اضمرت من الحفیاء وامدھا ثنیۃ الوداع وسابق بین الخیل التی لم تضمر من

لہ جلس ۔ وہ جو چالیس کوس سے شروع ہوتا ہے ۔ منہ

الثنیۃ الی مسجد بنی زریق بینہما میل متفق علیہ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسابقت کی درمیان اُن دو گھوڑوں کے کہ اضمار کیے گئے تھے حیفا سے اور انتہا اُس مسابقت کی ثنیۃ الوداع تھا اور درمیان حفیہ و ثنیۃ الوداع کے فاصلہ ہے چھ کوس کا اور مسابقت کی درمیان اُن گھوڑوں کے کہ نہیں اضمار کیے گئے تھے ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک اور درمیان اُن دونوں کے فاصلہ ہے ایک کوس کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مسابقت کہتے ہیں اسکو کہ دو شخص گھوڑے دوڑاتے ہیں کہ دیکھیں کون آگے نکلے گا اور اضمار اسکو کہتے ہیں کہ گھوڑے کو گھاس کھلاتے ہیں تا قوی و فربہ ہو بعد ازاں کم کرتے جاتے ہیں گھاس کو اور اُسکی خوراک پر لا ٹھہراتے ہیں اور ایک مکان میں بند کر گردنیاں ڈالتے ہیں کہ وہ گرم ہوتا ہے اور عرق لے آتا ہے اور جب وہ عرق خشک ہوتا ہے تو سبک ہو جاتا ہے گوشت اُسکا اور قوی ہوتا ہے راہ چلنے میں اور حفیا نام ایک موضع کا ہے چند کوس پر مدینہ سے اور ثنیۃ الوداع نام ایک پہاڑ کا ہے کہ اہل مدینہ مسافر کو وہاں تک پونچانے کو جاتے تھے ۱۲ ح وعن انس قال کانت ناقۃ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسمی العضباء وکانت لا تسبق فجاء اعرابی علی قعود لہ فسبقہا فاشتد ذلک علی المسلمین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان حقا علی اللہ ان لا یرتفع شیء من الدنیا الا وضعہ رواہ البخاری اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا تھی اونٹنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ نام رکھی جاتی تھی عضبا اور نہیں پیچھے چھوڑی جاتی تھی یعنی جس اونٹ سے مقابلہ کر تی دوڑتے ہیں اُس سے آگے بڑھ جاتی پس آیا ایک اعرابی اپنے اونٹ پر پس بڑھ گیا اُسکا اونٹ اُس اونٹنی سے پس سخت غم ہوا اُس کا مسلمانوں پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق امر ثابت ہے اللہ پر یہ کہ نہیں بلند ہوتی کوئی چیز دنیا سے مگر کہ پست کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کو نقل کی یہ بخاری نے ف عضبا کہتے ہیں اُس اونٹنی کو کہ کان اُسکے کٹے یا چرے ہوں اور یہ ہی اونٹنی حضرت کی ہے کہ اسکو قصوا بھی کہتے ہیں یا یہ اور تھی آمین دو قول ہیں اور وہ اونٹنی حضرت کی کان کٹی یا کان چری نہ تھے ولیکن خلقی ہی کان اُسکے چھوٹے تھے اور قعود اونٹ جوان کو کہتے ہیں کہ نیا سوار ہیں لگا ہو اور لائق سواری کے ہوا ہو اور ادنی اُسکے دو برس ہیں چھ برس تک بعد ازاں اُسکو جمل کہتے ہیں ۱۲ ح **الفصل الثانی** دوسری فصل

عن عقبۃ بن عامر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ تعالی یدخل بالسہم الواحد ثلثۃ نفر الجنۃ صانعہ یحتسب فی صنعتہ الخیر والرامی بہ ومنبلہ فارموا وارکبوا وان ترموا احب الی من ان ترکبوا کل شیء یلہو بہ الرجل باطل الا رمیہ بقوسہ وتادیبہ فرسہ وملاعبتہ امراتہ فانہن من الحق رواہ الترمذی وابن ماجۃ وزاد ابو داؤد والنسائی ومن ترک الرمی بعد ما علمہ رغبۃ عنہ فانہ نعمۃ ترکہا او قال کفرہا رواہ احمد وعقبہ بن عامرؓ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تحقیق اللہ داخل کرتا ہے بسبب ایک تیر کے یعنی تیر پھینکنے کے کفار تین شخصوں کو بہشت میں ایک بنانیوالے اُسکے کو کہ امید رکھے بیچ پیٹے اپنے کے ثواب کی یعنی بنا دے بنیت اسکے کہ جہاد میں کام آوے اور دوسرے تیر پھینکنے والے کو یعنی جہاد میں اور تیرے دینے والے تیر کے کو یعنی بیچ ہاتھ تیر انداز کے خواہ اپنا تیر دے خواہ اُسکا خواہ پہلے یا نشانے پر سے اُٹھا کر پس تیر اندازی کرو اور سواری کرو گھوڑوں پر یعنی سیکھو سواری اور تیر اندازی تمھاری بہت پیاری ہے طرف میرے سوار ہونے سے جو چیز کہ کھیلے ساتھ اُسکے آدمی باطل اور ناروا ہے مگر تیر اندازی کرنی کمان سے اور ادب سکھانا اپنے گھوڑے کو اور کھیلنا اپنی بیوی سے پس تحقیق یہ چیزیں حق ہیں نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور زیادہ کیا ابو داؤد اور نسائی نے یہ کہ اور جو شخص چھوڑ دے تیر اندازی بعد سیکھنے اُسکے کے بسبب بیزار ہونے کے اُس سے پس تحقیق وہ تیر اندازی ایک نعمت ہے کہ چھوڑ دیا اُسکو یا فرمایا کہ کفران کیا اس نعمت کا ف یہ چیزیں حق ہیں اور لائق ہیں کے حکم میں ہے ہر چیز کہ مدد ہو حق پر خواہ قبیلہ علم سے ہو خواہ عمل سے جبکہ ہو امور مباحہ سے ۱۲ ح مسابقت پیادہ پا اور گھوڑے اور اونٹ پر وغیرذالک ۱۲ ح وعن ابی نجیح السلمی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول

لہ رابعۃ واللہ اعلم شخص کا درمیان کے دیکھیں کون آگے نکلتا ہے ۱۲

مَنْ بَلَغَ بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَهُوَ لَهُ دَرَجَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ رَمٰى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَهُوَ لَهُ عَدْلُ مُحَرَّرٍ وَمَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَرَوٰى أَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ الْأَوَّلَ وَالثَّانِيَ وَالتِّرْمِذِيُّ الثَّانِيَ وَالثَّالِثَ وَفِي رِوَايَةٍ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بَلْ فِي الْإِسْلَامِ وَرَوَايَتُ ہے ابی نجیح سلمی سے کہ کہا سُنا میں نے بغیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کہ پونچہائے ایک تیر بیچ راہ اللہ کے یعنی مارے کافر کو پس وہ واسطے اُسکے ایک درجہ بڑا ہے بہشت میں اور جو شخص کہ پھینکے تیر بیچ راہ اللہ کے یعنی لگے کافر کو یا نہ لگے پس وہ واسطے اُسکے برابر وہ آزاد کرنے کے ہے اور جو شخص کہ بوڑھا ہو بوڑھا ہونا اسلام میں ہو گا بوڑھاپا واسطے اُسکے نور دن قیامت کے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں اور روایت کیا ابوداؤد نے پہلا جملہ یعنی مَنْ بَلَغَ بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اور نسائی نے جملہ پہلا اور دوسرا کہ دونوں بیچ بیان فضیلت تیر کے ہیں اور ترمذی نے دوسرا اور تیسرا اور بیچ روایت بیہقی اور ترمذی کے ہے جو شخص کہ بوڑھا ہو بیچ راہ اللہ کے بدلے فی الاسلام کے ف بوڑھا ہوا الخ اس سے معلوم ہوا کہ منع ہے چنانچہ سفید بالوں کا دیکھا ابو یزید نے آئینہ میں مُنہ اپنا اور کہا ظَهَرَ الشَّيْبُ وَلَمْ يَظْهَرِ الْعَيْبُ وَمَا أَدْرِي مَا فِي الْغَيْبِ اور ضمیر فی روایتہا کی پھیرنی طرف نسائی اور ترمذی کے صحیح نہیں باوجودیکہ دونوں قریب ہیں مذکور اسلیے کہ نسائی نے تیسرا جملہ نہیں روایت کیا ہے پس معنی یہ ہیں کہ بیچ روایت بیہقی اور ترمذی کے لیکن اسمیں بھی ایک اشکال لازم آتا ہے کہ روایت بیہقی کی میں جیسے کہ اوپر مذکور ہوا اتنا ہے فی الاسلام ہے جواب اس کا یہ کہ معنی اسکے یہ ہیں وفی روایۃ البیہقی والترمذی یعنی ایک روایت بیہقی اور ترمذی میں یوں ہے ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا سَبَقَ إِلَّا فِي نَصْلٍ أَوْ خُفٍّ أَوْ حَافِرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حلال ہے لینا مال کا ساتھ مسابقت کے مگر بیچ تیر چلانے کے یا اونٹ دوڑانے کے یا گھوڑے دوڑانے میں یا گھوڑے دوڑانے میں نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے

ف سبق اُس مال کو کہتے ہیں کہ گھوڑ دوڑ وغیرہ میں شرط کیا جاوے اور ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ روا نہیں لینا مال کا ساتھ مسابقت کے مگر ان تین چیزوں میں اور بعضے فقہا نے الحاق کیا ہے ساتھ انکے اُن چیزوں کو کہ سبب جہاد سے ہیں جیسے کہ گدھا اور فیل بیچ حکم گھوڑے کے ہیں اور فیل بیچ حکم اونٹ کے ہے اور جو چیز کہ اسباب جہاد سے ہے اُسکی مسابقت میں شرط کرنا مال کا واسطے رغبت دلانے کے ہے جہاد میں بخلاف اُن چیزوں کے کہ اسباب جہاد سے نہیں مانند کبوتر بازی وغیرہ کے اُسمیں مسابقت اور لینا مال کا اُسپر جائز نہیں اور بعضوں نے بے پیادہ پا کی مسابقت کو اور بعضوں نے مسابقت کو ساتھ پتھر پھینکنے کے بھی الحاق کیا ہے بسبب ہونے اُنکے کے بیچ معنی تیر کے اور جاننا چاہیے کہ بیچ شرط کرنے مال کے مسابقت میں معنی قمار کے ہیں اسلیے کہ اُسمیں خطرہ ہے بیچ ملک کے اور تردد ہے بیچ فائدہ اور نقصان کے اور یہی معنی ہیں قمار کے مگر یہ کہ مال شرط کیا جاوے امام کی طرف سے یا اور تیسرے شخص کی طرف سے کہ وہ کہے جو کوئی بڑھ جاوے مجھ سے اسکے لیے سو قدر مال ہے یا مال ایک جانب سے ہو دونوں میں سے جیسے کہ کہے اگر پچھاڑے تو تیرے لیے سو قدر ہے اور اگر پچھاڑا جاؤں میں تیرے لیے کچھ نہیں ہے تجبر اور اگر دونوں طرف سے ہو جیسے کہ کہے اگر پچھاڑ جاؤں میں تیرے لیے پچاس قدر ہے اور اگر توڑ جاوے تو مجھ تیرے لیے سو قدر ہے جائز نہیں اسلیے کہ حقیقت قمار کی ہے مگر بسبب داخل ہونے محلل کے جیسے کہ حدیث آیندہ میں آتا ہے ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ وَهُوَ لَا يَأْمَنُ أَنْ يَسْبِقَ فَلَا بَأْسَ بِهٖ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوٗدَ قَالَ مَنْ أَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ وَهُمَا لَا يُؤْمَنُ أَنْ يَسْبِقَ فَلَيْسَ بِقِمَارٍ وَمَنْ أَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ وَهُوَ آمِنٌ أَنَّهُ يَسْبِقُ فَهُوَ قِمَارٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ داخل کرے ایک گھوڑا درمیان دو گھوڑوں کے پس اگر تو میر گھوڑا اسطرح کا ہے کہ امن میں کیا جاتا ہے اس سے کہ سبقت کیا جاوے یعنی بلکہ معلوم ہے کہ آگے ہی بڑھے گا بسبب ہونے اُسکے تیز رو پس نہیں بھلائی اُسمیں اور اگر نہ امن کیا جاوے اس سے کہ سبقت کیا جاوے پس نہیں ضمانہ ساتھ اُسکے نقل کی یہ شرح السنہ میں اور بیچ روایت ابی داؤد کے

کہا جو شخص کہ داخل کرے گھوڑا درمیان دو گھوڑوں کے یعنی ایسا گھوڑا ہو کہ امن میں ہو اس سے کہ سبقت کیا جائے پس نہیں ہے قمار اور جو شخص کہ داخل کرے گھوڑے کو درمیان دو گھوڑوں کے اور تحقیق امن میں ہے اس سے کہ سبقت کیا جائے پس وہ قمار ہے ف جو شخص کہ داخل کرے الخ یہ صورت تکلیل کی ہے اور محلل وہ ہے کہ لاوے گھوڑے کو درمیان اُن دو گھوڑوں کے کہ نکلے ہیں دوڑنے کے لیے اور شرط جانبین سے کی ہے اور عقد قمار ہوتی ہے پس درلاوے گھوڑا بشرط اسکے کہ اگر گھوڑا تیسرا بڑھ گیا لیوے گا دونوں سے اور اگر پیچھے رہ گیا نہیں لیوے کچھ اور یہ محلل بسبب اُسکے ہوا کہ بسبب اُسکے عقد عقد قمار سے نکلتا ہے کہ پہلے شرط جانبین سے تھی اور اب ایک جانب سے پس اگر محلل بڑھ جاوے اُن دونوں سے لیوے مال مشروط اُنسے اور اگر وہ دونوں بڑھ جاویں اُس سے نہ دیوے اُنکو اور دونوں میں جو ایک دوسرے سے بڑھ جاویگا اُسکو لینا جائز ہوگا وہ سر لیوے اور کہا مفسر نے کہ محلل کو چاہیے کہ ایسے گھوڑے پر سوار ہو کہ مانند گھوڑے اُن دونوں کے ہووے یا قریب اُنسے دوڑنے میں پس اگر ہوگا گھوڑا محلل کا نیزہ وسطح کا کہ وہ جانتا ہے کہ اُن دونوں کے گھوڑے میرے گھوڑے سے نہیں بڑھ سکتے کے نہیں جائز بلکہ ہونا اُسکا برابر ہے اور اگر نہیں جانتا ہے یقیناً کہ میرا گھوڑا بڑھ جاویگا اُن دونوں کے گھوڑوں سے یا نہیں جانتا ہے کہ میرا گھوڑا پیچھے رہ جاویگا تو جائز ہے حاصل یہ کہ اگر محلل کا گھوڑا ایسا ہے کہ احتمال بڑھ جانے اور نہ بڑھ جانے کا رکھتا ہے تو جائز ہے الّا نہیں ع ع ح ۞ والدر **وَعَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي الرِّوَايَةِ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ فِي بَابِ الْغَصْبِ اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے جلب اور نہ جنب زیادہ کیا یحییٰ نے بیچ حدیث اپنی کے لفظ فی الرہان کو یعنی کہا لا جلب فی الرہان اور مراد رہان سے یہی سابقت اور شرط کرنی ہے گھوڑوں میں نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے اور نقل کی یہ ترمذی نے ساتھ زیادتی بعض الفاظ اور معانی کے بیچ باب غصب کے ف جلب کو تو میں یہ کہ زکوٰۃ لینے والا دوڑاتے زکوٰۃ دینے والوں سے اور حکم کرے اُنکو کہ مواشی یہاں میرے پاس لے آؤ اور جنب یہ کہ مال والے اپنے موضع سے دو جگہ میں اور زکوٰۃ لینے والے کو مشقت میں ڈالیں تا وہ وہیں جاوے پر دونوں مکروہ و ممنوع ہیں اور جلب گھوڑ دوڑ میں یہ کہ ایک شخص کو پیچھے اپنے گھوڑے کے لگا لیوے کہ گھوڑے کو ڈانٹتا رہے تا وہ آگے بڑھ جاوے اور جنب یہ کہ ایک اور گھوڑا بیچ پہلو گھوڑے اپنے کے رکھے اور جب گھوڑا سواری کا تھک جاوے تو اُس گھوڑے پر سوار ہووے یہ بھی منع ہے ع ح **وَعَنْ** اَبِيْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الْخَيْلِ الْاَدْهَمُ الْاَقْرَحُ الْاَرْثَمُ الْمُحَجَّلُ طُلْقُ الْيَمِيْنِ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ اَدْهَمَ فَكُمَيْتٌ عَلٰى هٰذِهِ الشِّيَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابی قتادہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بہترین گھوڑوں کا گھوڑا سیاہ ہے کہ بیچ پیشانی اُسکی کے تھوڑی سفیدی ہو اور کنارے کی طرف سفیدی ہو پھر وہ گھوڑا بہتر ہے کہ سکی پیشانی پر تھوڑی سی سفیدی ہو اور ہاتھ پانوں سفید ہوں لیکن ایاں ہاتھ سفید نہ ہو اور اگر نہ ہو سیاہ پس کمیت اور اسی علامت کے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے ف کمیت اُس گھوڑے کو کہتے ہیں کہ دُم اور یال اُسکی سیاہ ہو اور باقی سرخ اور اوراسی علامت کے یعنی جو کہ سیاہ گھوڑے میں ذکر کی گئی سفیدی پیشانی وغیرہ کی ع ع **وَعَنْ** اَبِيْ وَهْبٍ الْجُشَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِكُلِّ كُمَيْتٍ اَغَرَّ مُحَجَّلٍ اَوْ اَشْقَرَ اَغَرَّ مُحَجَّلٍ اَوْ اَدْهَمَ اَغَرَّ مُحَجَّلٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابی وہب جشمی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم ہے تم کو گھوڑا کمیت سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پانوں کا یا اشقر سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پانوں کا یا سیاہ سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پانوں کا نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف اشقر کہتے ہیں گھوڑے سرخ رنگ کو اور فرق کمیت اور اشقر میں یہ ہے کہ کمیت کی دُم اور یال سیاہ ہوتی ہے اور اشقر کی سرخ ع ع **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنِعَ الْخَيْلُ الشُّقْرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت گھوڑوں کی بیچ گھوڑوں سرخ رنگ کے ہے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے **وَعَنْ** عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ السُّلَمِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَقُصُّوا نَوَاصِيَ الْخَيْلِ وَلَا مَعَارِفَهَا وَلَا أَذْنَابَهَا فَإِنَّ أَذْنَابَهَا مَذَابُّهَا وَمَعَارِفَهَا دِفَاؤُهَا وَنَوَاصِيَهَا مَعْقُوْدٌ فِيْهَا الْخَيْرُ رَوَاهُ أَبُوْدَاوٗدَ وروایت ہے عتبہ بن سلمی سے یہ کہ سُنے سُنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نہ کترو بال گھوڑوں کی پیشانیوں کے اور نہ ایالیں اُنکی اور نہ دُمیں اُنکی اِس لیے کہ دُمیں اُنکی چوریاں اُنکی ہیں کہ اُسکے کھیان اُڑاتے ہیں اور ایالیں اُنکی سبب گرم ہونے اُنکے کی ہیں اور اُنکے پیشانیوں کے باونہیں بندھی ہے بھلائی نقل کی یہ ابوداؤد نے وَعَنْ اَبِیْ وَهْبٍ الْجُشَمِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِرْبِطُوا الْخَيْلَ وَامْسَحُوْا بِنَوَاصِيْهَا وَاَعْجَازِهَا وَقَالَ اَكْفِفُوْهَا وَقَلِّدُوْهَا وَلَا تُقَلِّدُوْهَا الْاَوْتَارَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی وہب جشمی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے باندھ رکھو گھوڑے اور ہاتھ پھیر کرو اُنکی پیشانیوں پر اور اُنکی پٹھیوں پر اور فرمایا ہے اعجاز ہا کے اکفالہا معنی ایک ہی ہیں اور گنڈسے باندھو اُنکی گردنوں میں اور نہ باندھو اُنکی گردنوں میں چلے کمان کے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف باندھ رکھو آخر یہ کنایہ ہے فربہ کرنے اُنکے سے جہاد کے لیے اور ہاتھ پھیرنے سے مقصود ہمان کرنا اُنکا ہے گرد و غبار سے اور پہچاننا حال فربہی اُنکے کا ہے اور اس سے انس و راحت بھی حاصل ہوتی ہے اُنکو اور عادت جاہلیت کی تھی کہ چلے کمان کے گھوڑوں کی گردنوں میں باندھتے تھے تا نظر نہ لگے اس سے منع فرمایا واسطے تنبیہ کرنے کے اسپر کہ یہ رد تقدیر نہیں کرتا اس لیے کہ گلانہ گھٹے اُسکا پ ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَيْنَا اَنْ نَتَّقِيَ الدَّوَابَّ اِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ اَمَرَنَا اَنْ نُسْبِغَ الْوُضُوْءَ وَاَنْ لَا نَاْكُلَ الصَّدَقَةَ وَلَا اَنْ نُذَبِّحَ حِمَارًا عَلٰى فَرَسٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا ہم سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بندے امر کیے گئے نہیں خاص کیا ہمکو سوائے لوگوں کے ساتھ کسی چیز کے مگر ساتھ تین چیزوں کے حکم کیا ہمکو یہ کہ پورا کریں ہم وضو کو اور یہ کہ نہ کھاویں ہم صدقہ اور یہ کہ نہ جبح کروا دیں ہم گدھوں کو گھوڑیوں پر نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے ف امر کیے گئے کہ کرتے تھے جو کچھ حکم کیے جاتے تھے خدا تعالیٰ کی طرف سے اور حکم نہیں کرتے تھے ساتھ کسی چیز کے اپنی طرف سے اور اپنی خواہش نفس سے اور مخصوص نہیں کرتے تھے کسی کو ساتھ کسی چیز کے احکام سے کہ چاہتے حتیٰ کہ اہل بیت کو کہ اخص اقرب تھے جیسے کہ کہا کہ نہیں خاص کیا ہمکو آخر اور نہ جبح کرواویں ہم آخر تا پید ابہو اُس سے نچڑ اس سے منع اس لیے کیا کہ لازم آتا ہے قطع نسل کا اور طلب کرنا ادنیٰ چیز کا بدلے اچھی چیز کے اس لیے کہ نچڑ نہیں کام آتا ہمارے و غیرہ میں پس یہ مکروہ ہے اور اگر کہا جاوے کہ خاص کرنا بیچ نبی کے کھانے صدقے سے تو ظاہر ہے لیکن حکم کرنا ساتھ پورا کرنے وضو کے اور نہی جبح کروانے گدھے کے سے گھوڑی پر شامل ہے سب اُمت کو خاص ہونا ان کو کیا معنی جواب یہ کہ مراد لازم اور واجب کرنا ہے اپنے کہ اہل بیت میں یا تاکید اور مبالغہ منظور ہے انکے حق میں اور اس حدیث میں رد ملیح ہے شیعہ پر کہ وہ کہتے ہیں خاص کیا حضرتؐ نے اپنے اہل بیت کو ساتھ علوم مخصوصہ کے اور شامل اسکے وہ حدیث ہے کہ اوپر گذری حضرت علیؓ سے جبکہ پوچھے گئے هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ لَيْسَ فِي الْقُرْاٰنِ فَقَالَ وَالَّذِيْ فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ مَا عِنْدَنَا اِلَّا مَا فِي الْقُرْاٰنِ اِلَّا اَنْ يُّعْطِيَ اللّٰهُ رَجُلًا فِيْ كِتَابِهٖ وَمَا فِي الصَّحِيْفَةِ الْحَدِيْثَ ع وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ اَهْدٰى اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً فَرَكِبَهَا فَقَالَ عَلِيٌّ لَوْ حَمَلْنَا الْحَمِيْرَ عَلَى الْخَيْلِ فَكَانَتْ لَنَا مِثْلَ هٰذِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے حضرت علی سے کہ کہا ہدیہ بھیجا گیا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک خچر پس سوار ہوے اُسپر پس کہا حضرت علیؓ نے اگر جبح کروا دیں ہم گدھوں کو گھوڑیوں پر پس ہوں واسطے ہمارے مانند اُن خچروں کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کرتے ہیں یہ وہ شخص کہ نہیں جانتے ہیں نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف نہیں جانتے یہ کہ چھوٹا گھوڑی کا گھوڑی پر بہتر ہے اس سے واسطے اُس چیز کے کہ ذکر کیے گئے منافع اُسکے یا نہیں جانتے احکام شریعت کے اور نہیں راہ پاتے طرف اُس چیز کے کہ وہ اولیٰ ہے اُنکے لیے و اسی نہی ہے جبح کروانے گدھے کے سے گھوڑی پر اور یہ نہی کراہت کے لیے ہے پ ع وَعَنْ اَبِيْ قَالَ كَانَتْ قَبِيْعَةُ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ

ف اور اسی حدیث سے ثابت ہوا کہ گھوڑوں کی دمیں نہ کاٹی جائیں اور نہ ایالیں اور نہ ہی ان کے بال کترے جائیں کیونکہ ان کی دمیں مکھیوں کو اڑاتی ہیں اور ایالیں گرمی کے سبب ان کی گردن کو گرم کرتی ہیں اور ان کے بال پیشانی کے باونہیں بندھی ہے بھلائی ہے اور اسی حدیث سے ثابت ہوا کہ گھوڑوں کی پیشانی اور کوکھ پر ہاتھ پھیرنا چاہیے اور ان کی گردن میں گنڈسے باندھنا چاہیے اور ان کی گردن میں تانت کی قید نہ ہونی چاہیے اور اسی حدیث سے ثابت ہوا کہ گھوڑی پر جہاد کے لیے سوار ہونا گدھی پر سوار ہونے سے بہتر ہے اور اسی حدیث سے ثابت ہوا کہ گدھی پر سوار ہونا مکروہ ہے اور اسی حدیث سے ثابت ہوا کہ گدھی پر سوار ہونا مکروہ ہے اور اسی حدیث سے ثابت ہوا کہ گدھی پر سوار ہونا مکروہ ہے

وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے انس رض سے کہ کہا تھی ٹوپی قبضہ تلوار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی چاندی سے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور دارمی نے ف شرح السنہ میں لکھا ہے کہ سمین دلیل ہے اس پر کہ جائز ہے زیور تلوار کا ساتھ تھوڑی سی چاندی کے اور اسی طرح کمربند اور سونے کا نہیں جائز مگر کسی میں بھی وَعَنْ هُوْذِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ جَدِّهٖ مَزِيْدَةَ قَالَ حَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلٰى سَيْفِهٖ ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ہوذ بن عبداللہ بن سعد سے کہ نقل کی دادا اپنے سے کہ مزیدہ سے کہا آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دن فتح مکہ کے اس حال میں کہ لٹکی تلوار پر تھا سونا اور چاندی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف یہ حدیث لائق دلیل پکڑنے کے نہیں ہیچ جائز ہونے استعمال سونے کے ہتھیار میں اسلیے کہ سند اسکی قوی نہیں وَعَنْ سَائِبِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَيْهِ يَوْمَ اُحُدٍ دِرْعَانِ قَدْ ظَاهَرَ بَيْنَهُمَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے سائب بن یزید سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر تھیں دن احد کے دو زرہیں کہ ایک کو دوسرے پر پہن لیا تھا نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف اسمیں اشارہ ہے طرف اسکے کہ جائز ہے مبالغہ کرنا اسباب جہاد میں اور یہ منافی توکل کے نہیں ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ رَايَةُ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدَاءَ وَلِوَاءُهٗ اَبْيَضُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عباس رض سے کہ کہا تھا جھنڈا نشان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سیاہ اور چھوٹا نشان اُنکا سفید نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے وَعَنْ مُوْسَى بْنِ عُبَيْدَةَ مَوْلٰى مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ بَعَثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ اِلَى الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَسْئَلُهٗ عَنْ رَايَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَتْ سَوْدَاءَ مُرَبَّعَةً مِنْ نَمِرَةٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے موسیٰ بیٹے عبیدہ مولی محمد بن قاسم سے کہ کہا بھیجا مجھکو محمد بن قاسم نے طرف براء ابن عازب کے درحالیکہ پوچھتا تھا محمد براء سے نشان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سو پس کہا براء نے کہ تھا نشان سیاہ رنگ کا کہ کپڑا اُسکا چوکور تھا قسم نمرہ کے سے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے ف مراد سیاہ رنگ سے یہ ہے کہ غالب رنگ سکا سیاہ تھا کہ دور سے سیاہ معلوم ہوتا تھا نہ سیاہ رنگ خالص اسلیے کہ کہا نمرہ سے اور نمرہ اُس کملی کو کہتے ہیں کہ اسمیں خط سیاہ اور سفید ہوتے ہیں مشابہت ہی اُسکو ساتھ نمرہ یعنی چیتہ کے ع ش ح وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَلِوَاءُهٗ اَبْيَضُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے جابر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے مکہ میں یعنی دن فتح مکہ کے اس حال میں کہ نشان اُنکا سفید تھا نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ النِّسَاءِ مِنَ الْخَيْلِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ روایت ہے انس سے کہ کہا نہیں تھی کوئی چیز محبوب تر طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد عورتوں کے گھوڑوں سے یعنی جہاد کیلیے نقل کی یہ نسائی نے وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَتْ بِيَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْسٌ عَرَبِيَّةٌ فَرَاٰى رَجُلًا بِيَدِهٖ قَوْسٌ فَارِسِيَّةٌ فَقَالَ مَا هٰذِهٖ الْقِهَا وَعَلَيْكُمْ بِهٰذِهٖ وَاَشْبَاهِهَا وَرِمَاحِ الْقَنَا فَاِنَّهَا يُؤَيِّدُ اللّٰهُ لَكُمْ بِهَا فِي الدِّيْنِ وَيُمَكِّنُ لَكُمْ فِي الْبِلَادِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے علی رض سے کہ کہا تھی بیچ ہاتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کمان عربی پس دیکھا ایک شخص کو اُسکے ہاتھ میں تھی کمان فارسی فرمایا کیا ہے تجھ اور اسکو اور لازم ہے تجھکو اور تمکو سطح کی کمان رکھنی یعنی عربی اور مانند اسکے کے یعنی ہیئت میں اور لازم ہے تمکو نیزے کا پس تحقیق قصہ یہ ہے کہ مدد کریگا اللہ تمھاری بسبب انکے دین میں اور جما دیگا تمکو شہروں میں نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف گویا اُن صحابی نے دیکھا کمان فارسی کو قوی تر اور سخت تر پس اختیار کیا اُسکو کمان عربی پر پھر گمان کیا کہ وہ بہت مددگار ہے لڑائی میں اور فتح ہونے شہروں کے میں پس ارشاد کیا حضرت نے اُسکو کہ یوں نہیں ہے کہ جسطرح تو خیال کرتا ہے بلکہ نصرت دیتا ہے اللہ تعالیٰ دین میں جسکو چاہتا ہے اور نصرت اُسکی طرف سے ہے اور ساتھ قوت و قدرت اُسکی کے ہے نہ ساتھ قوت تمھاری کے اور قوت ساز و سامان تمھارے کے ع ش ح

بَابُ اٰدَابِ السَّفَرِ

باب بیان آداب سفر کے ف خواہ سفر

ل یہ حدیث حضرت کے ولایت کا کتاب تھا اور جھنڈا سیاہ تھا سیاہ رنگ کا کپڑا تھا نبی ہاشم کا نشان ہے اور سفید نشان بنی امیہ کا ۱۲

ک قولہ نمرہ چیتہ ۱۲ ۔ ۱۔ ۱۔ ۱

جہاد کا ہو یا حج کا یا سوائے انکے کا اور آداب سفر کے بہت ہین بعضے اس طرح کے ہین کہ رعایت اُنکی پہلے سفر سے کرنی چاہیے اور بعضے درمیان سفر کے اور بعضے بعد از رجوع کے چنانچہ کتاب الجہاد العلوم ہین خوب تفصیل سے بیان کیے ہین ۱۲ ع اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَكَانَ يُحِبُّ اَنْ يَّخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے کعب بن مالک سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے جمعرات کے دن بیچ غزوہ تبوک کے اور تھے حضرتؐ دوست رکھتے یہ کہ نکلین دن جمعرات کے سفر جہاد کیلیے اقل کی یہ بخاری نے ف تبوک نام ایک موضع کا ہے شام مین ایک مہینے کی راہ ہے مدینے سے اور غزوہ تبوک سنہ نو مین ہوا اور یہ آخری غزوہ حضرتؐ کا ہے ۱۲ ع جامع الاصول مین حدیث بو داؤد کی کعب بن مالک سے نقل کی ہے کہ کہا کم تھا کہ باہر نکلین حضرتؐ سفر کے لیے مگر روز پنجشنبہ کے جو وقت کہ جہاد کے لیے جاتے اور پنجشنبہ کے نکلنے مین کئی احتمال ہین ایک تو یہ کہ دن مبارک ہے چڑھتے ہین اسمین اعمال بندون کے طرف اللہ تعالیٰ کے پس چاہا حضرتؐ نے کہ چڑھیا جاوے اچھے عمل جہاد کا کہ افضل اعمال ہے اور دوسرے یہ کہ خمیس بمعنی لشکر کے ہے پس اسمین تفاول ہے ساتھ اسکے کہ فتح پاوین لشکر یہ کہ اسکی طرف جاتے ہین واللہ اعلم جو کچھ کہ موافق سنت نبوی کے ہے یہ ہے اور ملا ہوا پر استخارہ اور تفویض اور توکل کے ہے اور سلف سے صلا منقول نہین کہ اتباع احکام نجوم اور اختیار ساعت بحکم نجوم کرتے ہون امیر المؤمنین حضرت علیؓ سے منقول ہے کہ کسی نے اُنکے پاس کسی کو کہا کہ فلانے روز جا اور فلانے روز نہ جا فرمایا اگر شمشیر میرے ہاتھ مین ہوتی تو مارتا تین گردن تیری رہتے تھے ہم بیچ خدمت ابو القاسم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نہ سُنا ہمنے نزدیک اُنکے کہ ذکر کیا جاتا کہ فلانے روز مسافرت کرنی چاہیے اور فلانے روز نہ کرنی چاہیے اور جو کچھ کہ قرد عقرب اور محاق حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہین صحت کو نہین پہونچا ۱۲ ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَحْدَةِ مَا اَعْلَمُ مَا سَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَحْدَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر جانین آدمی اُس چیز کو کہ تنہا سفر کرنے مین ہے اُسقدر کہ جانتا ہون نہ چلے سوار رات کو تنہا نقل کی یہ بخاری نے ف اُس چیز کو یعنی ضرر دینی اور دنیوی کا ضرر دینی یہ ہے کہ بسبب تنہائی کی جماعت نہین میسر ہوتی اور ضرر دنیوی یہ ہے کہ کوئی غمخوار و مددگار نہین ہوتا اور قید سوار کی اور رات کی اسلیے لگائی کہ سوار کو بہ نسبت پیادہ کے خطر زیادہ ہوتا ہے خصوصاً رات کو ۱۲ ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصْحَبُ الْمَلٰٓئِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا كَلْبٌ وَّلَا جَرَسٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ساتھ ہوتے فرشتے اُس قافلے کے کہ اُسمین کتا ہو یا گھنٹا نقل کی یہ مسلم نے ف مراد فرشتون سے فرشتے رحمت کے ہین نہ کتبہ اور حفظہ اور مراد کتے سے وہ کتا ہے کہ نگہبانی کے لیے نہو اس کتا رکھنا یا سیانی کے لیے اور محافظت مواشی کے لیے مباح ہے اور جرس اُسکو کہتے ہین کہ جانور وغیرہ کے گلے مین باندھا جاتا ہے اور آواز کرتا ہے یعنی گھنٹا اور گھنگرو اور سبب اسکے منع ہونے کا یہ ہے کہ مشابہ ساتھ ناقوس کے ہے یا اس لیے کہ اُن لٹکانے کی چیزون مین سے ہے کہ منع ہے لٹکانا اُنکا بسبب کراہت آواز اُنکی کے اور مؤید ہے اسکا قول حضرتؐ کا کہ آگے آتا ہے مزامیر الشیطان اور شرح السنہ مین روایت کیا گیا ہے کہ ایک لونڈی حضرت عائشہؓ پاس تھی اُس حال مین کہ اُسکے پانو مین گھنگرو یا چھانجن تھی کہا حضرت عائشہؓ نے کہ نکالو میرے پاس سے تفریق کرنے والی ملائکہ کی کو اور فرمایا حضرتؐ نے کہ ساتھ ہر جرس کے شیطان ہے ۱۲ ع وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَرَسُ مَزَامِيْرُ الشَّيْطَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھنٹا مزامیر الشیطان ہے نقل کی یہ مسلم نے ف مزامیر جمع مزمار کی ہے مزمار کہتے ہین نے کو بجایی جاتی ہے اور زمر اور تزمیر کہتے ہین گانے کو ساتھ نے کے اور مزامیر بلفظ جمع اس لیے فرمایا کہ اُوازا سکی منقطع نہین ہوتی گویا جزو اسکا مزمار ہے اور مزامیر شیطان اُسکو اس لیے فرمایا کہ وہ باز رکھتا ہے ذکر و فکر سے ۱۲ ع وَعَنْ اَبِيْ بَشِيْرٍ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِي بَعْثٍ لِسِفَارِهِ فَأَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا لَا يُبْقِيَنَّ فِي رَقَبَتِ بَعِيْرٍ قِلَادَةً مِنْ وَتَرٍ أَوْ قِلَادَةٍ إِلَّا قُطِعَتْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے ابی بشیر انصاری سے یہ کہ وہ تھے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ بعضے سفروں کے پس بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو کہ نہ رہے اہل سفر مین اس حکم کو کہ نہ باقی چھوڑا جاوے بیچ گردن کسی اونٹ کے قلادہ چلّہ کمان کا یا فرمایا نہ باقی رہے قلادہ مگر کاٹا جاوے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ شک راوی ہے کہ حضرت نے قلادہ من وتر فرمایا یا مطلق قلادہ فرمایا اور اُنکے کاٹنے کو اس لیے فرمایا کہ اُنمین گھنٹیاں باندھتے تھے اور وہ مزامیر شیطان ہین جیسے کاوپر گذرا اس لیے فرمایا کہ اُنمین مکئی وغیرہ ڈال کر جانوردن کے گلے مین باندھتے تھے نگہبان اسکے کہ بسبب اُنکے محفوظ رہین گے آفات سے پس منع فرمایا حضرت نے اُس سے کہ یہ اللہ کی تقدیر کو نہین پھیرتا بزع وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَأَعْطُوا الْإِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْأَرْضِ وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَأَسْرِعُوا عَلَيْهَا السَّيْرَ وَإِذَا عَرَّسْتُمْ بِاللَّيْلِ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيْقَ فَإِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَأْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ فِي رِوَايَةٍ إِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَبَادِرُوا بِهَا نِقْيَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ سفر کرو تم ارزانی مین پس واونٹون کو حق اُنکا زمین سے یعنی گھاس نہ چھوڑ دیا کرو اُنکو ساعت بساعت تا چرین و تیز چلین اور جب سفر کرو تم قحط سالی مین پس جلدی چلو اُنپر یعنی تاخیر نہ کرو راہ مین تا پونچا دین تم کو منزل مقصود کو پہلے اسکے کہ ضعیف ہون اور جسوقت کہ اُترو تم رات کو پس راہ سے یعنی رستے پر مت اُترو اسواسطے کہ رستے راہین مین چارپایون کی اور ٹھکانے ہین موذی جانورون کے یعنی سانپ بچھو وغیرہ کے اور ایک روایت مین یون ہے کہ جسوقت سفر کرو تم قحط سالی مین پس شتابی کرو چلنے مین درحالیکہ باقی ہو اونٹون مین گودا اُنکا یعنی قوت اُنکی بدن کی نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ فِي سَفَرٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَى رَاحِلَةٍ لَهُ فَجَعَلَ يَصْرِفُ بَصَرَهُ يَمِيْنًا وَشِمَالًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ فَضْلُ ظَهْرٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا ظَهْرَ لَهُ وَمَنْ كَانَ لَهُ فَضْلٌ مِنْ زَادٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا زَادَ لَهُ قَالَ فَذَكَرَ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ حَتّٰى رَأَيْنَا أَنَّهُ لَا حَقَّ لِأَحَدٍ مِنَّا فِي فَضْلٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہ کہا اُسوقت کہ تھے ایک سفر مین ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ناگہان آیا حضرت کے پاس ایک شخص اونٹ پر پس شروع کیا کہ پھیرتا تھا اونٹ کو دائین اور بائین پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہو ساتھ اُسکے زیادہ سواری پس چاہیے کہ دیوے وہ سواری اُس شخص کو کہ نہین سواری واسطے اُسکے اور جو شخص کہ ہو واسطے اُسکے زیادہ توشہ پس اُس شخص کو کہ نہین توشہ واسطے اُسکے کہا راوی نے پس ذکر کیا حضرت نے اقسام مال یعنی فرمایا کہ جسکے پاس ہو فلانا مال اور فلانا مال مانند کپڑے وغیرہ کے زیادہ حاجت سے پس خرچ کرے اُسپر کہ جسکے پاس وہ نہو یہانتک کہ گمان ہمنے کہ نہین حق واسطے کسی کے ہم مین سے بیچ زیادتی مال کے نقل کی یہ مسلم نے ف پھیرتا تھا اونٹ کو دائین اور بائین بسبب تھک جانے اُسکے کے یا معنی یہ ہین کہ پھیرتا تھا آنکھین اپنی اور دیکھتا تھا دائین اور بائین واسطے طلب اُس چیز کے کہ روا کرے حاجت اپنی ساتھ اُسکے حاصل یہ کہ وہ عاجز تھا زاد و راحلہ سے حضرت نے رغبت دلائی لوگون کو کہ وہ زیادہ کی خبرگیری کرین ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ فَإِذَا قَضٰى نَهْمَتَهُ مِنْ وَجْهِهِ فَلْيُعَجِّلْ إِلَى أَهْلِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر ایک ٹکڑا ہے عذاب کا باز رکھتا ہے ایک تمھارے کو نیند اُسکی سے اور کھانے اُسکے سے اور پینے اُسکے سے پس جسوقت کہ پورا کرے ایک تمھارا حاجت اپنی سفر اپنے سے پس چاہیے کہ جلدی کرے طرف اہل اپنے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ایک ٹکڑا ہے یعنی سفر ایک نوع ہے انواع عذاب جہنم سے بموجب قول اللہ تعالیٰ کے سَأُرْهِقُهُ صَعُوْدًا اور سفر کھانے وغیرہ سے باز رکھتا ہے کہ بحسب عادت

ف صورت یہ ہے کہ ایک شخص کو دو شخص مل کر اُس پر کاوڑ دین ایک اُدھر سے ایک اِدھر سے اور اُٹھا لیں

وجین کے یہ چیزیں نہیں میسر ہوتیں اور تخصیص ان چیزوں کی بطور مثال کے فرمائی والا سفر میں فوت ہوتے ہیں بہت امور دینی اور دنیوی مانند جمعہ وجماعت اور حقوق اہل اور قرابتیوں کی اور شدت گرمی اور سردی وغیرذالک کے پیش آتی ہے ۱۲ **وعن** عبداللہ بن جعفر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قدم من سفر تلقی بصبیان اھل بیتہ وانہ قدم من سفر فسبق الی احدھم فحملہ بین یدیہ ثم ان احد ابنیہ فاطمۃ او احد ھا حملہ قال فادخل احد ھما المدینۃ علی دابۃ رواہ مسلم ۱۲ اور روایت ہے عبداللہ بن جعفرؓ سے کہ کہا تھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ آتے سفر سے استقبال کیے جاتے ساتھ لڑکوں اہلبیت اپنے کے یعنی اہلبیت کے لڑکوں کو حضرت پاس لیجاتے اور تحقیق حضرت آئے ایک سفر سے پس پیش کیا گیا میں طرف حضرتؐ کے پس اُٹھایا اور سوار کیا مجکو آگے اپنے پھر لائے گئے ایک دونوں بیٹوں فاطمہ کے سے یعنی حضرت امام حسن یا امام حسین پس بٹھالیا اُنکو پیچھے اپنے پھر داخل کیے گئے ہم مدینہ میں تینوں ایک جانور پر نقل کی یہ مسلم نے **وعن** انس انہ اقبل ھو وابو طلحۃ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومع النبی صلی اللہ علیہ وسلم صفیۃ مردفھا علی راحلتہ رواہ البخاری ۱۲ اور روایت ہے انسؓ سے کہ تحقیق انسؓ آئے وہ اور ابوطلحہ یعنی سفر خیبر کے سے ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حال میں کہ ساتھ حضرتؐ کے تھیں صفیہ کہ پیچھے بٹھایا تھا اُنکو اپنی سواری پر نقل کی یہ بخاری نے ف یہ قصہ خیبر سے پھرنے کے وقت کا ہے کہ صفیہ مال غنیمت خیبر کے سے تھیں کہ پہلے دحیہ کلبی کے ہاتھ لگی تھیں اور اُنسے حضرتؐ نے لیا اور آزاد کر کے نکاح کیا اُنسے اور اپنے ساتھ بٹھا کر سواری پر لائے ۱۲ **وعنہ** قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقدم اھلہ لیلا ویکرہ ان یطرق اھلہ لیلا متفق علیہ ۱۲ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ دراز ہو ایک تمہارے کو غائب ہونا یعنی سفر میں بہت دن لگیں پس نہ آوے اپنے گھر میں رات کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف شرح السنہ میں روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا اُنھوں نے کہ رات کو آئے گھر میں دو شخص بعد منع کرنے حضرتؐ کے پس پایا ہر ایک نے اپنی بیوی کے ساتھ مردوں کو ۱۲ **وعنہ** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا طالت احدکم الغیبۃ فلا یطرق اھلہ لیلا حتی تستحد المغیبۃ وتمتشط الشعثۃ متفق علیہ ۱۲ اور روایت ہے جابرؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کہ داخل ہو تو رات کو یعنی شہر میں پس نہ داخل ہو اپنی اہل کے پاس یہانتک کہ بال زیر ناف کے لیوے بیوی اور کنگھی کرے وہ بیوی کہ پراگندہ ہوں بال اُسکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حاصل یہ کہ صبر کرے تا عورت اپنے کو آراستہ اور مستعد صحبت کا کرے اور کہا نووی نے کہ یہ سب مکروہ ہے واسطے اُسکے کہ دور از ہو سفر اُسکا اور جسکا سفر قریب ہو کہ توقع ہو اُسکے آنے کی رات کو تو نہیں مضائقہ ہے بموجب قول حضرتؐ کے اذا طال الرجل الغیبۃ والیسے ہی جب ہو بڑے لشکر میں اور مشہور ہو آنا لشکر کا اور جانے بیوی اور گھر والی اُسکی کہ وہ آتا ہے تو نہیں مضائقہ ہے رات کے آنیکا اسلیے کہ مراد مستعد ہونا اُسکا ہے سو حاصل ہے کہتا ہوں میں لیکن ضرور ہی کھٹ کھٹانا دروازے کا اور انتظار کرنا جواب کا ۱۲ **وعنہ** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قدم المدینۃ نحر جزورا او بقرۃ متفق علیہ اور روایت ہے جابرؓ سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لائے مدینہ میں تو ذبح کیا اونٹ یا گائے ف دلالت کیا اس حدیث نے اس پر کہ ضیافت کرنی بعد آنیکے سفر سے سنت ہے **وعن** کعب بن مالک قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یقدم من سفر الا نھارا فی الضحی فاذا قدم بدأ المسجد فصلی فیہ رکعتین ثم جلس فیہ للناس متفق علیہ اور روایت ہے کعب بن مالکؓ سے کہ کہا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ آتے سفر سے مگر دنکو وقت چاشت کے پس جس وقت کہ آتے پہلے جاتے مسجد میں اور پڑھتے اُسمیں یعنی پہلے بیٹھنے سے دو رکعتیں یعنی تحیۃ المسجد یا صلوۃ چاشت پھر بیٹھتے اُسمیں واسطے ملاقات لوگوں کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف وقت چاشت کے یا جبتدا راکثر کے ہے والا پہلے گذر ہی چکا

ف یعنی حاصل کلام حاصل ہے مدت سے ہمارے ملک میں یہ رواج کہ جو کوئی سفر سے آتا ہے تو اپنے دوست آشنا اور اقربا اور اعزا کو دعوت کرتا ہے اور اُنکی ضیافت کرتا ہے اور یہ رواج بہت اچھا ہے اور اس میں بڑی مصلحت ہے اور بڑی حکمت ہے اور بڑی سنت ہے اور بڑی فضیلت ہے اور بڑی عادت ہے اور بڑی عبادت ہے اور بڑی کرامت ہے اور بڑی شرافت ہے اور بڑی ثقافت ہے اور بڑی لطافت ہے اور بڑی ظرافت ہے اور بڑی خلافت ہے اور بڑی خلافت ہے اور بڑی خل

کہ نہیں آتے تھے مگر اول روز میں یا آخر روز میں ۱۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ فِي مَنَاخِنَا هٰذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمَرَّ رَجُلٌ مُتَعَمِّمٌ بِعِمَامَةٍ وَرَجُلَاهُ فِي الْمَاءِ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا تھا میں ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر میں پس جب آئے ہم مدینہ میں فرمایا محمدؐ نے داخل ہو مسجد میں اور پڑھ اس میں دو رکعتیں نقل کی یہ بخاری نے ف ثابت ہوا داخل ہونا مسجد میں مسافر کو ساتھ حدیث حضرت کے فعلاً اور قولاً اور اس میں اشارہ ہے طرف تعظیم شعائر اللہ کے اور اشارہ ہے طرف اسکے کہ مسجد بمنزلہ گھر کے ہے گھروں اللہ کے اور جانبو الا اس میں گویا ملاقات کرنیوالا ہے اللہ سبحانہ سے ؛

ع الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ عَمْرِو بْنِ وَدَاعَةَ الْغَامِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا وَكَانَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً أَوْ جَيْشًا بَعَثَهُمْ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ وَكَانَ صَخْرٌ تَاجِرًا فَكَانَ يَبْعَثُ تِجَارَتَهُ أَوَّلَ النَّهَارِ فَأَثْرَى وَكَثُرَ مَالُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ ۱۳ روایت ہے صخر بن وداعہ غامدی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا الٰہی برکت دے واسطے اُمت میری کے بیچ اول وقت اُنکے کے یعنی اول روز میں طلب علم کریں یا کسب سفر وغیر ذلک تو برکت حاصل ہو اُنمیں اور تھے حضرت جب وقت بھیجتے لشکر چھوٹا یا بڑا بھیجتے اُسکو اول روز اور تھا صخرؓ سوداگر بس بھیجتا تھا مال تجارت اپنی کا اول روز پس مالدار ہوا اور بہت ہوا مال اُسکا نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی نے

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالدُّلْجَةِ فَإِنَّ الْأَرْضَ تُطْوَى بِاللَّيْلِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو تم اپنے پر رات کو چلنا اس لیے کہ تحقیق زمین لپیٹی جاتی ہے رات کو نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یعنی قناعت مکرو دن کے چلنے پر بلکہ کچھ رات کو بھی چلا کرو واسطے کہ آسان ہوتا ہے چلنا اور خیال کرتا ہے راہ چلنے والا کہ تھوڑا چلا ہوں حالانکہ چلا ہوتا ہے بہت اور یہ ہوتا ہے بسبب نہونے شغل کے چلنے سے اور بسبب دیکھنے علامات ونشان کے کہ یہ چیزیں بھاری کر دیتی ہیں چلنے کو بہ نظر چلنے والے کے اور یہ مراد نہیں ہے کہ دن کو چلو ہی نہیں چنانچہ اور حدیثوں میں آیا ہے کہ چلا کرو اول روز اور آخر روز میں اور کچھ رات کو ؛ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّاكِبُ شَيْطَانٌ وَالرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ وَالثَّلَاثَةُ رَكْبٌ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور اُسنے نقل کی اپنے دادا سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک سوار ایک شیطان ہے اور دو سوار دو شیطان ہیں اور تین سوار سوار ہیں نقل کی یہ مالک اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے ف یعنی تین سوار مستحق اسکے ہیں کہ اُنکو سوار کہیں بسبب ہونے اُنکے کے محفوظ شیطان سے اور منع کیا ایک سوار اور دو سوار کو سفر کرنے سے اسلیے کہ ایک کے ہونے میں توجماعت فوت ہوتی ہے اور عند الحاجت کوئی مددگار نہیں ہوتا اور ہمراہ میں درماندہ ہوتا ہے اور اگر دو ہوں تو انمیں سے ایک اگر بیمار ہو یا مر جاوے تو مضطر ہوتا ہے دوسرا اور خوش ہوتا ہے شیطان یا مراد یہ ہے کہ ساتھ اُنکے شیطان ہے کہ حکم کرتا ہے ساتھ شر کے اور مبالغۃً انکو نفس شیطان فرمایا پس اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سفر میں چاہیے کہ تین آدمی ہوں تا جماعت سے نماز پڑھیں اور اگر ایک کچھ کام کو جاوے تو دو باقی رہیں اور آپس میں اُنس پکڑیں اور اگر اُسکے آنے میں تاخیر ہو تو ایک اُن دونوں میں کا واسطے خبر اور تحقیق حال کے جاوے اور ایک اسباب کے پاس بیٹھا رہے ؛ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ ثَلَاثَةٌ فِي سَفَرٍ فَلْيُؤَمِّرُوا أَحَدَهُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ ہوں تین شخص یعنی مثلاً سفر میں پس چاہیے کہ امیر کریں ایک کو اُنمیں سے یعنی سردار ٹھہراویں افضل کو اُنمیں سے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف تین شخص یعنی جماعت ہو کم از کم اُسکی تین ہیں ورنہ ایسی ہی جبکہ دو ہوں اور اکتفا تین پر اس لیے کیا کہ پہلے گذر چکا ہے کہ دو سوار شیطان ہوتے ہیں اور امیر کرنے کو حکم اسلیے کیا کہ اگر نزاع کسی امر میں واقع ہو تو اُسکی طرف رجوع کریں اور امیر کو چاہیے کہ خیر خواہ اور مہربان اور خادم ہو اُن کا جیسے کہ

اور ہوا ہے کہ سید القوم خادمہم ۱۲ منہ ع مرح وعن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خیر الصحابۃ اربعۃ وخیر السرایا اربعمائۃ وخیر الجیوش اربعۃ آلاف ولن یغلب اثنا عشر الفا من قلۃ رواہ الترمذی وابوداود والدارمی ۱۲ منہ قال الترمذی ھذا حدیث غریب اور روایت ہے ابن عباس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا بہترین مصاحبون اور رفیقوں کے چار ہین اور بہترین چھوٹے لشکروں کے چار سو ہین اور بہترین بڑے لشکروں کے چلہزار ہین اور ہرگز نہین مغلوب ہوتے بارہ ہزار بسبب قلت کے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے ف چار ہین چار اس لیے بہتر ہین کہ اگر ایک بیمار ہو اور چاہے کہ وصیت کرے کسی رفیق کو تو دو گواہ ہو جاوین اور لکھا ہے علما نے کہ بالغ بہتر چار سے ہین اور حسبقدر زیادہ ہون گے بہتر ہون گے اور حدیث مین اقل مرتبہ کو بیان کیا ہے اور ہرگز نہین مغلوب ہوتے الخ یعنی بارہ ہزار مغلوب نہین ہوتے اور اگر مغلوب بھی ہون گے تو بسبب کمی کے نہ ہون گے کہ بعدد کمی سے کل گیا ہے بلکہ بسبب اوارم کے مغلوب ہون گے یعنی عجب اور غرور وغیرذالک سے ع وعن جابر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتخلف فی المسیر فیزجی الضعیف ویردف ویدعو لھم رواہ ابوداود اور روایت ہے جابر سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے رہتے چلنے مین یعنی واسطے تواضع اور مدد کرنے کے پس ہانکتے ضعیف کو یعنی اسکی سواری کو تاکہ مجائے ساتھ ہزار ہیون کے اور پیچھے سوار کر لیتے یعنی اس ضعیف کو کہ پیادہ پا ہوتا انہین اور دعا کرتے انکے لیے نقل کی یہ ابوداؤد نے وعن ابی تغلبۃ الخشنی قال کان الناس اذا نزلوا منزلا تفرقوا فی الشعاب والاودیۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تفرقکم فی ھذہ الشعاب والاودیۃ انما ذلکم من الشیطان فلم ینزلوا بعد ذلک منزلا الا انضم بعضھم الی بعض حتی یقال لو بسط علیھم ثوب لعمھم رواہ ابوداود اور روایت ہے ابی ثعلبہ خشنی سے کہ کہا تھے لوگ یعنی صحابہ جب اترتے منزل مین اترتے متفرق ہو کر بیچ درے پہاڑون کے اور نالون کے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق تفرقہ تمھارا بیچ ان دروں کے اور نالون کے نہین یہ مگر شیطان سے کہ تمکو ایک دوسرے سے جدا کرے پس دشمن قدرت پاوین اور آزار پونہچاوین تمکو پس اترے لوگ بعد اس فرمانیکے کسی منزل مین مگر ملے ہوئے بعض انکے طرف بعض کے یہانتک کہ کہا جاتا تھا اگر پھیلایا جاوے اوپر ایک کپڑا البتہ ڈھانک لے سب کو نقل کی یہ ابوداؤد نے وعن عبداللہ بن مسعود قال لکنا یوم بدر کل ثلثۃ علی بعیر وکان ابولبابۃ وعلی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما زمیلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکانت اذا جاءت عقبۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالا نحن نمشی عنک قال ما انتما باقوی منی وما انا باغنی عن الاجر منکما رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا تھے ہم دن جنگ بدر کے ہر تین آدمی ایک اونٹ پر یعنی تین تین آدمیو نمین ایک ایک اونٹ تھا کہ باری باری سے سوار ہوتے تھے اور تھے ابولبابہ اور حضرت علیؓ شامل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا عبداللہ نے پس تھا قصہ اس طرح سے جسوقت کہ آتی نوبت اترنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہتے ابولبابہ اور حضرت علیؓ ہم پیادہ پا چلین گے بدلے آپ کے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین تم دونون قوی تر مجھ سے یعنی دنیا مین اور نہین مین بے پروا زیادہ ثواب سے تم دونون سے یعنی عقبی مین نقل کی یہ شرح السنہ مین ف اس سے معلوم ہوئی نہایت تواضع حضرتؐ کی اور مہربانی رفیقون پر اور احتیاج طرف اللہ تعالی کے ع وعن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تنتھبوا الطھور وایاکم وسایر فان اللہ انما سخرھا لکم کما سخر الفلک لنبیکم الی بلد لم تکونوا بالغیہ الا بشق الانفس وجعل لکم الارض فطھورا فاحیثما ادرکتکم الصلوۃ فصلوا رواہ ابوداود اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہ پکڑو دشتون جانورون اپنے کو بہر اسلیے کہ تحقیق اللہ تعالی نے سولے اسکے نہین کہ مسخر کیا ہے

جانوروں کو واسطے تمہارے تاکہ پہونچاویں تمکو طرف اُس شہر کے کہ نہ تھے تم پہنچنے والے اُسکو مگر ساتھ مشقت جانوں اپنی کے یعنی مقصود اُنسے سواری اور باسانی پہنچنا ہے مقصد کو پس نہ اپہونچانا اُنکو وا نہیں اور پیدا کیا واسطے تمہارے زمین کو پس اُپر کرولنے کام اور حاجتیں نفل کی یہ ابوداؤد نے ف نہ پکڑوا لم یعنی جانوروں کی پشت پر سوار ہوئے نہ کھڑے رہو تا حاجت کرنے کے لیے بلکہ اُتر کر حاجت رولی اپنی کرو اور پھر سوار ہو اور یہ اُسوقت مین ہے کہ حاجت جانور کی اور کوئی غرض صحیح ساتھ اُسکے متعلق نہو اس لیے کہ ثابت ہوا ہے کہ حضرت خطبہ پڑھتے تھے عرفہ مین اپنی اونٹنی پر اور مشقت جانور کی یعنی مقصود جانور دینا ہے یہ ہے کہ سوار ہو کر باسانی مقصد کو پونہچے اور زیادہ تکلیف اُنکو نہ پونہچاوے اور حاجتین یعنی بیٹھنا اور کھڑا ہونا اور سونے اُنکے اور حاجتین زمین پر رواکر و نہ جانور پر سونے سواری کے کہ کسی جگہ پونہچاوے نکرہ ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کُنَّا اِذَا نَزَلْنَا مَنْزِلًا لَا نُسَبِّحُ حَتّٰی نَحُلَّ رِحَالَنَا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے انس رض سے کہ کہا تھے ہم جسوقت کہ اُترتے منزل مین نہ پڑھتے نماز نفل یہان تک کہ کھولے جاتے اسباب جانورون کے نفل کی یہ ابوداؤد نے ف سبحہ اور تسبیح کا اطلاق اکثر نماز نفل پر آتا ہے اور بعضون نے کہا مراد نماز چاشت ہے کہ اُترنے کیوقت وقت اُسکا ہوتا ہے حاصل یہ کہ ابوذر کیہ صحابہ کو اہتمام نماز کا بہت تھا لیکن رعایت حال جانورون کی مقدم جانتے تھے ع وَعَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ بَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمْشِیْ اِذْ جَاءَہٗ رَجُلٌ مَعَہٗ حِمَارٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ارْکَبْ وَتَاَخَّرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا اَنْتَ اَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِکَ اِلَّا اَنْ تَجْعَلَہٗ لِیْ قَالَ جَعَلْتُہٗ لَکَ فَرَکِبَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے بریدہ سے کہ کہا اُسوقت کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تھے ناگہان آیا اُنکے پاس ایک شخص ساتھ اُسکے تھا گدھا یعنی سوار تھا وہ گدھے پر پس کہا اُس شخص نے یا رسول اللہ سوار ہو اور پیچھے سرکا وہ شخص یعنی تاکہ حضرت آگے بیٹھین پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین سوار ہوتا مین آگے تو لائق تر ہے اپنے جانور کی اگلی جانب کا مگر یہ کہ گردانے تو اُسکو واسطے میرے یعنی صریح کہے تو والا پیچھے سرکنا اُسکا تو اسی لیے تھا کہا اُسنے کہ گردانا مین نے اُسکو واسطے آپکے پس سوار ہوئے حضرت یعنی آگے اُسکے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے ف اسمین نہایت انصاف و تواضع ہے حضرت کی کہ راضی ہوئے پیچھے بیٹھنے پر اُس شخص کے ع وَعَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ ھِنْدٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَکُوْنُ اِبِلٌ لِّلشَّیَاطِیْنِ وَبُیُوْتٌ لِّلشَّیَاطِیْنِ فَاَمَّا اِبِلُ الشَّیَاطِیْنِ فَقَدْ رَاَیْتُھَا یَحْمِلُ اَحَدُکُمْ بَعِیْرًا مَّعَہٗ قَدْ اَسْمَنَھَا فَلَا یَعْلُوْ بَعِیْرًا مِّنْھَا وَیَمُرُّ بِاَخِیْہِ قَدِ انْقَطَعَ بِہٖ فَلَا یَحْمِلُہٗ وَاَمَّا بُیُوْتُ الشَّیَاطِیْنِ فَلَمْ اَرَھَا کَانَ سَعِیْدٌ یَقُوْلُ لَا اُرَاھَا اِلَّا اَھْلَ ھٰذِہِ الْاَقْفَاصِ الَّتِیْ یَسْتُرُ النَّاسُ بِالدِّیَابِیْجِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے سعید بن ابی ہند سے کہ نقل کی ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوتے ہین اونٹ واسطے شیطانون کے اور ہوتے ہین گھر شیطانون کے لیے پس اپر اونٹ شیطانون کے پس تحقیق دیکھا مین نے اُنکو نکلتا ہے ایک تمہارا ساتھ اچھی اونٹنیون کے کہ تحقیق فربہ کیا ہے اُنکو پس نہین چڑھتا کسی اونٹ پر اُنمین سے یعنی احتیاج نہین رکھتا اُنکی کو تل رہتے ہین اور گذرتا ہے یعنی سفر مین ساتھ مسلمان بھائی اپنے کے اس حالت مین کہ تحقیق تھک گیا ہے وہ چلنے سے یعنی بسبب ضعف و عجز کے پس نہین سوار کرتا اُسکو اور اپر گھر شیطانون کے پس نہین دیکھا مین نے اُنکو تھے سعید کہ اوی حدیث کے ہین کہتے ہین گمان کرتا مین ان گھرون کو مگو خبر ہے کہ ڈھانکتے ہین لوگ ساتھ ریشمی کپڑے کے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف ہوتے ہین اونٹ واسطے شیطانون کے الخ حاصل یہ ہے اونٹ واسطے تفاخر اور ذام آوری کے کو تل چلتے ہین نہ واسطے رفع احتیاج اپنی کے اور مسلمانون کے پس چونکہ جانور پیدا کیے گئے ہین واسطے نفع اُٹھانیکے ساتھ سوار ہونیکے اور سوار کرنیکے کسی کو پس جبکہ نہ اپنے کام مین آیا اور نہ سوار کیا کسی تھکے ہوئے کو اُسپر پس اطاعت کی شیطان کی اور شیطان خوش ہوا اُس سے پس گویا کہ وہ شیطانون کے لیے ہین پس اس سے معلوم ہوا کہ کوتل گھوڑے کے یہان مراد آگے رکھنے مین منع ہے اور شیطانون کے لیے ہوتے ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ قول فَاَمَّا اِبِلُ الشَّیَاطِیْنِ الخ قول اوی حدیث کا ہے یعنی ابوہریرہ کا

اور حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وہی مجمل سابق ہے یعنی یکون اہل الشیاطین و بیوت الشیاطین اور بعضوں نے کہا حدیث تا قول علم ادھا ہے اور مراد گھروں سے یا تو انبار یاں اور ہودج ہین کہ اُنکو رشمی کپڑون سے تکلف کر کر بناتے ہین یا وہ گھر کہ جنکو دیوار گریان ریشمی کپڑے کی بنا کر لگاتے ہین اور ظاہر یہ ہے کہ بذاتہا اُنسے نہی نہین ہے بلکہ بسبب پوشش کرنے اُنکے کے ساتھ تحریر کے اور ضایع کرنے مال کے اور تفاخر اور ریا اور اسراف کے ۔ ح ۔ **وَعَنْ سَهْلِ** بْنِ مُعَاذٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَيَّقَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ وَقَطَعُوا الطَّرِيْقَ فَبَعَثَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا يُنَادِيْ فِي النَّاسِ اَنَّ مَنْ ضَيَّقَ مَنْزِلًا اَوْ قَطَعَ طَرِيْقًا فَلَا جِهَادَ لَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے سہل بن معاذ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا جہاد کیا ہمنے ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس تنگ کیا لوگون نے منزلون کو یعنی بعضون نے بلا حاجت یا زیادہ حاجت سے مکان روک لیے بسبب اُسکے تنگ کی جگہ اور دہنہ اور قطع کیا اُنھون نے راہ کو یعنی بسبب تنگ کرنے اُسکے کے گذرنیوالون پر پس بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پکارنیوالے کو کہ آواز کرے لوگون مین یہ کہ جو شخص کہ تنگ کرے منزل کو یا قطع کرے راہ کو پس نہین ثواب جہاد اُسکے لیے یعنی بسبب ضرر پونہچانیکے لوگون کو نقل کی یہ ابوداؤد نے **وَعَنْ** جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحْسَنَ مَا دَخَلَ الرَّجُلُ اَهْلَهٗ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ اَوَّلَ اللَّيْلِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بہترین وقات داخل ہونے مرد کے اپنے گھر والون پاس جبکہ آوے سفر سے اول شب ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یہ اُسصورت مین ہے کہ سفر قریب ہو اور پہلے جو گذرا کہ رات کو نہ آوے وہ سفر دور دراز مین ہے اور نووی نے کہا اگر سفر دور کا بھی ہو اور خبر گھر مین آنے کی دن سے پونہچ جاوے تو مضائقہ نہیں رات کو آنے کا اور بعضون نے کہا مراد داخل ہونے سے گھر والون پاس جماع ہے اِس لیے کہ مسافر کو شہوت بہت ہوتی ہے جب اول شب مین صحبت کریگا تو آرام سے سوویگا اور حق بیوی کا بھی جلدی ادا ہوگا ۔ ح **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ فِيْ سَفَرٍ فَعَرَّسَ بِلَيْلٍ اضْطَجَعَ عَلٰى يَمِيْنِهٖ وَاِذَا عَرَّسَ قُبَيْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَهٗ وَوَضَعَ رَاْسَهٗ عَلٰى كَفِّهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے ابی قتادہؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ ہوتے سفر مین پس اُترتے آخر رات کو یعنی پہلے سحر کے لیٹتے داہنی کروٹ پر اور جسوقت کہ اُترتے کچھ پہلے صبح سے تو کھڑا کرتے ہاتھ اپنا یعنی داہنا اور رکھتے سر اپنا اپنی ہتھیلی پر یعنی تاکہ غالب نہو نیند نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَوَافَقَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَغَدَا اَصْحَابُهٗ وَقَالَ اَتَخَلَّفُ وَاُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَلْحَقُهُمْ فَلَمَّا صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰهُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَغْدُوَ مَعَ اَصْحَابِكَ فَقَالَ اَرَدْتُّ اَنْ اُصَلِّيَ مَعَكَ ثُمَّ اَلْحَقَهُمْ فَقَالَ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَا اَدْرَكْتَ فَضْلَ غَدْوَتِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا بھیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن رواحہ کو بیچ ایک چھوٹے لشکر کے پس موافق ہوا اِن دن جمعہ کے یعنی اتفاقاً روز جمعہ کے حکم کیا تھا جہاد کے جانیکا پس صبح کو گئے یاران اُسکے یعنی لشکر کے لوگ کہ ہمراہ اُنکے گئے تھے اور کہا عبداللہ نے یعنی اپنے دل مین یا کسی یار سے کہ پیچھے رہونگا مین اور نماز پڑھونگا جمعہ کی ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر جاملونگا مین ساتھ اُنکے پس جب نماز پڑھ چکے عبداللہ ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھا حضرتؐ نے اُنکو پس فرمایا کس چیز نے منع کیا ہے تجکو صبح کے جانے سے ساتھ یارون اپنے کے پس کہا ارادہ کیا تھا مین نے یہ کہ نماز پڑھونگا مین ساتھ تمھارے پھر جاملونگا اُنسے فرمایا اگر خرچ کرے تو جو چیز کہ زمین مین ہے سب یا ویگا تو ثواب صبح کو جانے اُنکے کا نقل کی یہ ترمذی نے ف اسمین نہایت تاکید اور مبالغہ ہے بیچ ثواب جہاد کے اور نماز جمعہ پہلے آنے وقت سے فرض نہین ہوتی ہے اور نکلنا روز جمعے کے بعد داخل ہونے وقت کے حرام ہے اُسپر کہ جمعہ اُسپر لازم ہے نزدیک جمہور علما کے اور نزدیک امام ابوحنیفہؒ کے رواہے بسبب ضرورت کے سفر کرنے مین ساتھ فوت ہونے فرصت کے اور مرافقت کے اور مانند اُنکے کے

لیکن مکروہ ہے کہ باعث اعراض اور تغافل کا ہے طاعت سے اور نزدیک شافعی کے سفر روز جمعہ کے اگرچہ پہلے زوال سے اور وقت صبح کے ہو حرام ہے کذا فی سفر السعادۃ ۱۲ منہ ش **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصحب الملئکۃ رفقۃ فیھا جلد ببر رواہ ابوداؤد اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ساتھ ہوتے فرشتے اُس قافلہ کے کہ اُسمیں ہو چمڑا چیتے کا نقل کی اِیاہ ابوداؤد نے **ف** چیتے کے چمڑے پر سوار ہونے اور استعمال میں لانے اُسکے سے منع فرمایا ہے اِس لیے کہ شان تکبر کی ہے اور لباس عجم کا ہے ش ح **و عن** سھل بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سید القوم فی السفر خادمھم ومن سبقھم بخدمۃ لم یسبقوہ بعمل الا الشھادۃ رواہ البیھقی فی شعب الایمان اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سردار قوم کا سفر میں خادم اُنکا ہے پس جو شخص پیشدستی لیگیا اُنسے ساتھ خدمت کرنے کے نہیں پیشدستی لیجاویں گے اُس سے ساتھ کسی عمل کے مگر شہادت کے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** یعنی سردار کو چاہیے کہ خدمت کرے قوم کی اور قائم مہوسا تھ مصالح اُنکے کے اور رعایت احوال اُنکے کے ظاہر و باطن میں اور بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ جو کوئی خدمت کرے اگرچہ ظاہر میں ادنیٰ اُنکا ہو سیّد اُنکا ہے حقیقت میں بسبب کثرت ثواب کے اور یہ معنی مناسب ترہیں ساتھ قول حضرتؐ کے فمن سبقھم الخ یعنی کوئی عمل افضل خدمت سے نہیں ع کہ مردان زخدمت بجائے رسند ✽ مگر لڑنا اللہ کی راہ میں حتی کہ مارا جاوے اور فضیلت شہادت کی پاوے ش ح

باب الکتاب الی الکفار ودعائھم الی الاسلام

باب ہے بیچ لکھنے نامہ کے طرف کفار کے اور بُلانے اُنکے کی طرف اسلام کے **ف** بُلانا کفار کا طرف اسلام کے پہلے لڑنے واجب ہے اور لڑنا پہلے بُلانے کی طرف اسلام کے حرام اگر پہونچی ہو اُنکو دعوت اور ستحب ہے بُلانا اگر پہونچی ہو اُنکو دعوت اور اکثر بُلانا ساتھ لکھنے خط کے ہوتا ہے خصوصاً بادشاہوں اور امیروں کو چنانچہ حضرت نے نامے لکھے ہیں کافر بادشاہوں کو مانند قیصر اور نجاشی اور کسریٰ کے اور حضرتؐ جب پھرے حدیبیہ سے تو ارادہ کیا یہ کہ لکھیں نامہ طرف قیصر روم کے پس عرض کیا لوگوں نے کہ وہ نہیں پڑھتے ہیں نامہ کو مگر یہ کہ مہر کیا گیا پس بنوائی حضرتؐ نے مُہر چاندی کی اور کھدوائیں اُسمیں تین سطریں ایک سطر میں محمدؐ اور دوسری میں رسول اور تیسری میں اللہ اور کی مہر نامہ پر اور وارد ہوا ہے کہ امتہ الکتاب ختمہ رواہ الطبرانی ش ح **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کتب الی قیصر یدعوہ الی الاسلام وبعث بکتابہ الیہ دحیۃ الکلبی وامرہ ان یدفعہ الی عظیم بصری لیدفعہ الی قیصر فاذا فیہ بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد عبد اللہ ورسولہ الی ھرقل عظیم الروم سلام علی من اتبع الھدی اما بعد فانی ادعوک بدعایۃ الاسلام اسلم تسلم واسلم یؤتک اللہ اجرک مرتین وان تولیت فعلیک اثم الاریسیین ویا اھل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم الا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئا ولا یتخذ بعضنا بعضا ارباباً من دون اللہ فان تولوا فقولوا اشھدوا بانا مسلمون متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم قال من محمد رسول اللہ وقال انم الیریسیین وقال بدعایۃ الاسلام روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا طرف قیصر یعنی بادشاہ روم کے درحالیکہ بُلاتے تھے اُسکو طرف اسلام کے اور بھیجا نامہ اپنا طرف اُسکے ساتھ دحیہ کلبی صحابی کے اور حکم کیا اُسکو یہ کہ پونہچاوے اُس نامہ کو طرف حاکم بُصریٰ کے تاکہ پونہچاوے حاکم بُصری اس نامہ کو طرف قیصر کے پس ناگہاں اُس نامہ میں لکھا تھا شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے کہ بخشنے والا مہربان ہے یہ نامہ صادر ہے طرف محمدؐ کی سے کہ بندہ خاص خدا کا اور رسول اُسکا ہے طرف ہرقل کے کہ بڑا صاحب ہے روم کا سلام ہے اُسپر کہ پیروی کرے ہدایت کی یعنی ساتھ اسلام لانے کے اور امور خیر کرنے کے لیکن پیچھے اسکے پس تحقیق میں بُلاتا ہوں تجکو ساتھ بُلانے اسلام کے کہ وہ کلمہ شہادت کا ہے مسلمان ہو سالم رہیگا تو یعنی ضرر دنیا اور عذاب آخرت کے سے اور مسلمان ہو دیگا اللہ ثواب تیرا دوہرا یعنی ایک ثواب بسبب ایمان لانیکے نبی اپنے پر اور ایک ثواب بسبب ایمان لانیکے مجھپر اور اگر مُنہ پھیرے گا تو

ف ابن ابی شیبہ بزار کے ۱۲

یعنی قبول اسلام سے پس تجھ پر ہوگا گناہ تابعداروں اور رعیت تیری کا یعنی تجھ پر ساتھ گناہ تیرے گناہ تابعداروں تیرکا بھی ہوگا بسبب اُسکے کہ تابع ہونگے وہ تیرے ستمگار کفرمیں اور لے اہل کتاب آؤ طرف کلمے اور دین کے کہ برابر اور مشترک ہے درمیان ہمارے اور درمیان تمھارے یعنی نہیں مختلف اُسمیں رسول اور کتابیں وہ کلمہ یہ ہے کہ نہ بندگی کریں ہم مگر اللہ کی اور نہ شریک کریں ساتھ اُسکے کسی چیز کو اور نہ پکڑے بعض ہمارا بعض کو رب سوائے اللہ کے یعنی جیسے کہ نصاریٰ نے حضرت عیسیٰؑ کو رب ٹھہرایا پس اگر منھ پھیریں یعنی یہ اہل کتاب قبول اس بات سے پس کہو تم اے مومنو کہ گواہ رہو اے کافرو کہ ہم ہیں مسلمان نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے یوں ہے کہ کہا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کہ رسول ہے خدا کا اور کہا اثم ایریسیین پر ہے اریسیین کے اور کما بدعایۃ الاسلام بسلے بداعیۃ الاسلام کے ف قیصر بادشاہ روم کو کہتے ہیں جیسا کہ بادشاہ فارس کو کسریٰ اور بادشاہ حبشی کو نجاشی اور بادشاہ ترک کو خاقان اور بادشاہ قبط کو فرعون اور بادشاہ مصر کو عزیز اور بادشاہ جمیر کو تبع ساتھ پیش ت اور تشدید ب کے اور بادشاہ ہند کو راے کہتے ہیں اور نام اس قیصر کا کہ جسکو حضرتؐ نے نامہ لکھا ہرقل تھا اور رحیہ ساتھ زیر واو کے صحابی تھے حضرت جبرئیل اکثر انھیں کی صورت میں اُترتے تھے حضرتؐ نے جب انکو ہرقل کے پاس بھیجا تو وہ ایمان لایا اور بھیجنا انکا سنہ ۶ میں ہوا اور بُصریٰ نام ایک شہر کا ہے شام میں اور بسم اللہ آگے اور کہا ابن ملک نے کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ آداب خط لکھنے سے یہ ہے کہ اوّل بسملہ لکھے اور نام مکتوب عنہ کا بھی پہلے لکھے تب نام اپنا مگر ہمارے ملک میں کہ یہ بات کلام اللہ سے بھی سمجھی جاتی ہے اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمَانَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بنابر اسکے کہ واو واسطے مطلق جمع کے ہے اور سلام ہے اُس پر آگے حضرتؐ نے اُسکو خطاب کر کے سلام علیک نہ کہا اس لیے کہ وہ کافر تھا بلکہ کہا سلام ہے اُسپر کہ پیروی کرے ہدایت کی اور اسمیں اشارہ ہے طرف اسکے کہ جائز ہے ابتدا کرنی ساتھ سلام کے واسطے غیر اہل اسلام کے کنایۃ بمرجع وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهٖ اِلٰى كِسْرٰى مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّدْفَعَهٗ اِلٰى عَظِيْمِ الْبَحْرَيْنِ فَدَفَعَهٗ عَظِيْمُ الْبَحْرَيْنِ اِلٰى كِسْرٰى فَلَمَّا قَرَاَ مَزَّقَهٗ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّمَزَّقُوْا كُلَّ مُمَزَّقٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا نامہ اپنا طرف کسریٰ کے ساتھ عبد اللہ بن حذافہ سہمی کے پس حکم کیا اُسکو یہ کہ پہنچاوے نامہ طرف سردار بحرین کے کہ نام ایک جگہ کا ہے پس پہنچایا حذافہ نے نامہ سردار بحرین کو پس پہنچایا سردار بحرین نے نامہ کسریٰ کو پس جب پڑھا کسریٰ نے پھاڑ ڈالا اُسکو کہا ابن مسیب نے بددعا کی رسول اللہ یعنی کسریٰ پر اور اُسکے تابعداروں پر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ پارہ پارہ کیے جاویں وہ تمام پارہ پارہ ہونا نقل کی یہ بخاری نے ف پس مارا پرویز کو اُسکے بیٹے نے کہ شیرویہ نام تھا اُسکا اور بعد چھ مہینے کے اُسکا بیٹا بھی مرگیا اور آئی اُنکے یہاں نحوست اور لعنت ابدالآباد کو ع وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلٰى كِسْرٰى وَاِلٰى قَيْصَرَ وَاِلَى النَّجَاشِيِّ وَاِلٰى كُلِّ جَبَّارٍ يَدْعُوْهُمْ اِلَى اللّٰهِ وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انسؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا نامہ طرف کسریٰ کے اور طرف قیصر کے اور طرف نجاشی کے اور طرف ہر سرکش کے درحالیکہ بلاتے تھے اُنکو طرف اللہ کے اور نہیں تھا یہ نجاشی کہ جسکو حضرتؐ نے نامہ لکھا وہ نجاشی کہ نماز پڑھی اُسپر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی ذم ہوا ہے اُسکو کہ مایہ وہ نجاشی ہے کہ جسپر حضرتؐ نے نماز پڑھی مدینہ میں غایبانہ کہ وہ مخلص اور خادم تھا حضرتؐ کا اور اُنکے اصحاب کا اور نام اُسکا اصحمہ تھا جب اُسکی خبر موت کی آئی تو حضرتؐ نے فرمایا مرگیا مرد صالح بھائی تمھارا اصحمہ اُٹھو اور نماز پڑھو اُسپر اور تھے یہ دونوں سلمان اور منقول ہے کہ سنہ ۶ میں لکھے حضرتؐ نے نامے اطراف کے بادشاہوں کو اور بھیجا عمرو بن امیہ ضمری کو پاس نجاشی کے اور جب دیکھا نجاشی نے نامہ آنحضرتؐ کا تو تخت سے اُتر کر زمین پر بیٹھا اور چوما نامے کو اور دونوں آنکھوں پر رکھا اور حکم کیا ساتھ پڑھنے نامہ کے اور جب مطلع ہوا اُسکے مضمون پر اسلام لایا اور کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

ع معنی نجاشی
ف ذم ہونا نجاشی
ف ذم ہونا نجاشی
ف خبر بادشاہان فارس
ف کسریٰ نام ہرمز کا
ف پرویز نام پسر ہرمز
ف بدوسنہ ۶ ہجری
ف نقل مقتول کسریٰ پرویز
ف کسریٰ جہاز تک نہ پہنچا
ف ملاعلی قاری نے کہا
ف ترجمہ شیخ عبدالحق
ف کسریٰ شرک نہ چھوڑا
ف ترجمہ شیخ عبدالحق

وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور کہا اگر میں جا سکتا حضرتؐ پاس تو حاضر ہوتا حضرتؐ کی خدمت بابرکت میں اور بھیجا اپنے بیٹے کو تجھے لیکر حضرتؐ کے پاس
اور میں اُس کا راہ میں مرا پھر حضرتؐ نے دوسرا نامہ لکھا اُسکو اور وہ دونوں نامے موجود ہیں اُسکی اولاد میں اب تک تعظیم کرتے ہیں اُسکی اور برکت
طلب کرتے ہیں ساتھ اُسکے فتدبر ۱۲ منہ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَّرَ
اَمِيْرًا عَلٰى جَيْشٍ اَوْ سَرِيَّةٍ اَوْصَاهُ فِيْ خَاصَّتِهٖ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَمَنْ مَّعَهٗ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرًا ثُمَّ قَالَ اُغْزُوْا بِاسْمِ اللّٰهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَاتِلُوْا مَنْ كَفَرَ
بِاللّٰهِ اُغْزُوْا وَلَا تَغُلُّوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا تَمْثُلُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا وَاِذَا لَقِيْتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَادْعُهُمْ اِلٰى ثَلٰثِ خِصَالٍ اَوْ خِلَالٍ
فَاَيَّتُهُنَّ مَا اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ فَاِنْ اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى التَّحَوُّلِ
مِنْ دَارِهِمْ اِلٰى دَارِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَاَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ اِنْ فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَلَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِيْنَ فَاِنْ اَبَوْا اَنْ يَّتَحَوَّلُوْا
مِنْهَا فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ يَكُوْنُوْنَ كَاَعْرَابِ الْمُسْلِمِيْنَ يَجْرِيْ عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللّٰهِ الَّذِيْ يَجْرِيْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَكُوْنُ لَهُمْ فِي الْغَنِيْمَةِ وَالْفَيْءِ شَيْءٌ اِلَّا اَنْ
يُّجَاهِدُوْا مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ فَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَسَلْهُمُ الْجِزْيَةَ فَاِنْ هُمْ اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ فَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَ
قَاتِلْهُمْ وَاِذَا حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوْكَ اَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهٖ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهٖ وَلٰكِنِ
اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ اَصْحَابِكَ فَاِنَّكُمْ اَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَمَكُمْ وَذِمَمَ اَصْحَابِكُمْ اَهْوَنُ مِنْ اَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ رَسُوْلِهٖ
وَاِنْ حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوْكَ اَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ فَلَا تُنْزِلْهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَنْزِلْهُمْ عَلٰى حُكْمِكَ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِيْ
اَتُصِيْبُ حُكْمَ اللّٰهِ فِيْهِمْ اَمْ لَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے سلیمان بن بریدہؓ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب
سردار کرتے کسی امیر کو بڑے لشکر پر یا چھوٹے لشکر پر نصیحت کرتے اُسکو بیچ خود نفس اُسکے کے ساتھ تقویٰ اللہ کے اور نصیحت کرتے امیر کو بیچ حق اُن
لوگوں کے کہ ساتھ اُسکے ہوتے مسلمانوں سے ساتھ نیکی کے یعنی سلوک اور احسان اور نرمی کرنا اُنسے پھر فرماتے حضرتؐ جہاد کرو اور جاؤ جہاد کے لیے ساتھ نام
اللہ کے بیچ راہ خدا کے یعنی واسطے رضامندی اُسکی کے اور بول بالے کرنے دین اُسکے کے لڑو اُس شخص سے کہ کفر کیا اُسنے ساتھ اللہ کے جہاد کرو اور
نہ خیانت کرو غنیمت میں اور نہ عہد توڑو اور نہ مثلہ کرو یعنی اعضا مانند ناک کان وغیرہما کے نہ کاٹو اور نہ مارڈالو لڑکوں کو اور جسوقت کہ ملاقات کرے
تو اے امیر اپنے دشمنوں سے مشرکین میں سے پس بلاؤ اُنکو طرف تین چیزوں کے یا کہا طرف تین خلال کے پس جو چیز اِن تین چیزوں میں سے قبول
کریں تجھسے اور اختیار کریں پس قبول کر اُنسے اور باز رہ اُنسے یعنی اُس سے زیادہ تکلیف ندے پھر بلاؤ اُنکو طرف اسلام کے پس اگر قبول کیا
تجھسے پس قبول کر اُنسے اور باز رہ اُنسے پھر بلاؤ اُنکو طرف نقل کے یعنی چلے آنیکے اپنے ملک سے یعنی دارالحرب سے طرف ملک مہاجرین کے یعنی
دارالاسلام کے اور خبر دے اُنکو یہ کہ اگر کریں وہ یہ یعنی اپنے ملک سے چلے آویں دارالاسلام میں پس واسطے اُنکے ہے وہ چیز کہ واسطے مہاجرین کے ہے
اور اُنپر ہے وہ چیز کہ مہاجرین پر ہے پس اگر نہ قبول کریں اٹھ آنا ملک سے پس خبر دے اُنکو یہ کہ وہ ہونگے مانند گنواروں مسلمانوں کے جاری کیا جاویگا
اُنپر حکم خدا کا وہ کہ جاری کیا جاتا ہے سب مسلمانوں پر یعنی واجب ہونا نماز اور زکوٰۃ وغیرہما کا اور قصاص اور دیت وہ مانند اُنکے کا اور نہ ہوگا واسطے اُنکے
غنیمت اور فی میں کچھ حصہ مگر یہ کہ جہاد کریں ساتھ مسلمانوں کے یعنی اور مہاجروں کے لیے بغیر جہاد کے بھی حصہ مقرر تھا پس یہ مثل اُنکے ہونگے پس اگر
وہ قبول نکریں یہ پس سوال کر اُنسے جزیہ کا پس اگر اُنھوں نے قبول کیا تجھسے پس قبول کر اُنسے اور باز رہ اُنسے پس اگر وہ نامنیں پس مدد چاہ اللہ سے اور لڑ
اُنسے اور جسوقت گھیرے تو ایک قلعہ والوں کو اور بستی والوں کو یعنی اگر کہیں چاہیں تجھسے یہ کہ دے تو واسطے اُنکے ذمہ اللہ کا اور ذمہ نبی اُسکے کا پس
نہ دے تو اُنکو ذمہ اللہ کا اور نہ ذمہ نبی اُسکے کا ولیکن دے تو اُنکو اپنا ذمہ اور نہ ذمہ اپنے یاروں کا اِس لیے کہ تحقیق تم اگر توڑو اپنا ذمہ اور ذمہ اپنے یاروں کا

ع ۱ حکم دینا توشہ خانہ کا
ع ۲ عادل اور پرہیز
گار حاکم کا ہونا
ع ۳ کفار کے ساتھ جہاد
کرنے کے بیان میں اور
قلعہ والوں کے ساتھ
حاصل کلام اسکے
اور اس حدیث سے
اگر یہ ثابت ہوا کہ
خطاب اللہ یا رسول
یعنی قرآن کے ہوتے
اس کو نہیں کہتے
کہ قرآن میں ہے
ع ۴ شک
اوی سے کہ لفظ
فصال فرمایا یا فطام
فرمایا یعنی دودھ
چھڑانے کے بیان میں ۱۲

سہل تر ہے اس سے کہ توڑ دے ذمہ اللہ کا اور رسول اُسکے کا اور اگر گھیرے تو ایک قلعہ والون کو اور چاہین وہ تجھسے یہ کہ نکالے تو انکو اوپر حکم اللہ کے پس نکال انکو اوپر حکم اللہ کے ولیکن نکال تو انکو اپنے حکم پر اس لیے کہ تحقیق تو نہین جانتا ہے کہ پہنچے گا تو حکم اللہ کو انہین یا نہین یعنی کیا جانتا ہے تو کہ وہ حکم انکے نکالنے کا کیا ہے تو نے صواب ہے نزدیک خدا کے اور موافق حکم اُسکے کے ہے یا نہین شاید کہ چوک گیا ہو تو جیسے کہ حکم مجتہد کا ہے بخیطی و یصیب نقل کی یسلم نے

ف پہلے جو لفظ ثُمَّ اَدْعُھُمْ کا فرمایا بیان اُسکا یہ ہے کہ جب پہچانا تم نے چیزون کو کہ وہ بطریق اجمال کے پس جان حکم انکا بطریق تفصیل کے پس بُلا انکو پہلے طرف اسلام کے کہا نووی نے کہ سب صحیح مسلم کے لنحو ثُمَّ اَدْعُھُمْ ہی ہے اور کہا قاضی عیاض نے کہ صواب روایت اُدْعُھُمْ کے ہے بدون لفظ ثُمَّ کے چنانچہ کتاب ابوعبید اور سنن ابی داؤد وغیرہما مین بھی بغیر لفظ ثُمَّ کے ہے اس لیے کہ یہ تفسیر ترین خصال کی ہے نہ غیر انکا اور کہا مازری نے کہ ثُمَّ یہان زائد ہے واو ہوا ہے واسطے افتتاح کلام کے اور یہ بیان پہلی چیز کا ہے تین چیزون مین سے اور لفظ مَعَ الْمُسْلِمِیْنَ تک اسی کا تتمہ ہے اور دوسری چیز مقرر کرنا جزیہ کا اور تیسری لڑنا ہے اور حضرت نے جو ہجرت کا حکم کیا کہا بعضون نے کہ ہجرت ارکان اسلام سے تھی پہلے فتح مکہ کے اور وہ واسطے مہاجرون کے یعنی ثواب اور مستحق ہونا مال فی کا اور یہ استحقاق تھا حضرت کے زمانے مین اس لیے کہ مال فی خرچ کیا جاتا تھا مہاجرین پر وقت نکلنے سے طرف جہاد کے جسوقت کہ حکم کیا اُنکو امام نے برابر ہے کہ ہون وہ کافی وہ لوگ کہ مقابل دشمن کے ہین یا نہین بخلاف غیر مہاجرین کے کہ نہین تھا واجب پر نکلنا طرف جہاد کے اگر ہون مقابل دشمن کے وہ لوگ کہ کفایت کرین اور یہی معنی ہین اس قول حضرتؐ کے وَعَلَیْھِمْ مَا عَلَیْکُمْ لَھُمَا جِرِیْنَ یعنی جہاد اور مانند اعراب مسلمانون کے کہ رہتے ہین جنگل مین نہ دار الکفر مین اور غنیمت اور فئی کے ایک ہی معنی ہین کہ اُس مال کو کہتے ہین کہ کفار سے ہاتھ لگے اور بعضون نے فرق کیا ہے کہ غنیمت وہ مال ہے کہ جنگ و مشقت سے ہاتھ لگے اور فئی وہ کہ بغیر جنگ و مشقت کے ہاتھ آوے اور ذمہ یعنی عہد و امان اور اگر توڑ دانا ذمہ اُنکا معنی اسکے یہ ہین کہ اگر توڑا انھون نے عہد اللہ کا اور رسول اُسکے کا نہین جانیگا تو کیا کرے ساتھ اُنکے یہان تک کہ اذن دیا جاوے تجھکو ساتھ وحی کے اور مانند اُسکے کے اُنکے حق مین اور یہ متعذر ہے پھر بسبب دور ہونے تیرے سے جگہ اُترنے وحی کے سے بخلاف اسکے کہ جب توڑین وہ عہد تیرا تو جب اُتارا یگا انکو کریگا ساتھ اُنکے قتل کرنے اُنکے سے یا مقرر کرنے جزیہ سے یا بندی کرنے اُنکے سے وغیرذالک بسبب مصلحت کے کہ دیکھ لیگا تو اُنکے حق مین ۱۲ ح

ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ اَیَّامِہِ الَّتِیْ لَقِیَ فِیْھَا الْعَدُوَّ انْتَظَرَ حَتّٰی مَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَامَ فِی النَّاسِ فَقَالَ اَیُّھَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَسَلُوا اللّٰہَ الْعَافِیَۃَ فَاِذَا لَقِیْتُمُوْھُمْ فَاصْبِرُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْجَنَّۃَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّیُوْفِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ مُنْزِلَ الْکِتٰبِ وَمُجْرِیَ السَّحَابِ وَھَازِمَ الْاَحْزَابِ اھْزِمْھُمْ وَانْصُرْنَا عَلَیْھِمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عبد اللہ بن ابی اوفی سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ بعضے دنون اپنے کے وہ دن کہ ملاقات کی اُسمین دشمن سے یعنی جہاد مین انتظار کیا یعنی نہ لڑے اُسسے یہان تک کہ ڈھلا آفتاب پھر کھڑے ہوئے لوگونمین یعنی خطبہ فرمایا پس فرمایا اے آدمیو نہ آرزو کرو دشمنون کے ملنے کی یعنی نہ چاہو کہ کافرون سے قتال واقع ہو اس لیے کہ اُسمین طلب کرنا بلا کا ہے اور یہ منع ہے اور مانگو اللہ سے عافیت پس جسوقت کہ ملو تم یعنی دشمنون سے پس صبر کرو اور جانو یہ کہ بہشت نیچے سایہ تلوارون کے ہے یعنی قریب ہے پھر دعا کی یا الٰہی اُتارنیوالے کتاب کے اور چلانیوالے ابر کے اور شکست دینے والے جماعت کافرون کے شکست دے اُنکو اور مدد دے ہمکو کافرون پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ڈھلا آفتاب حکم ہے وسوقت کے انتظار مین یہ تھی کہ وہ چلنے ہوا ؤن اور نشاط نفسون کا ہے اور بھی وقت نماز وعا کا اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ اُسوقت مین کھولے جاتے ہین دروازے آسمان کے اور اعمال اُٹھائے جاتے ہین محل قبولیت مین پس امید ہوتی ہے اُسمین نزول انوار فتح و نصرت کی پس چونکہ جہاد افضل اعمال ہے چاہا کہ اسوقت مین واقع ہو شرح وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا غَزَا بِنَا قَوْمًا لَمْ یَکُنْ یَغْزُوْ بِنَا حَتّٰی یُصْبِحَ وَیَنْظُرَ اَیْصِحُ فَاِنْ سَمِعَ اَذَانًا کَفَّ عَنْھُمْ وَاِنْ لَمْ یَسْمَعْ اَذَانًا اَغَارَ عَلَیْھِمْ قَالَ فَخَرَجْنَا اِلٰی

خَيْبَرَ فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهِمْ لَيْلًا فَلَمَّا أَصْبَحَ وَلَمْ يَسْمَعْ أَذَانًا رَكِبَ وَرَكِبْتُ خَلْفَ أَبِي طَلْحَةَ وَإِنَّ قَدَمِي لَتَمَسُّ قَدَمَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَخَرَجُوا إِلَيْنَا بِمَكَاتِلِهِمْ وَمَسَاحِيهِمْ فَلَمَّا رَأَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا مُحَمَّدٌ وَاللَّهِ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ فَلَجَئُوا إِلَى الْحِصْنِ فَلَمَّا رَآهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب وقت کہ جہاد کرتے ساتھ ہمارے کسی قوم سے یعنی حضرت جہاد کرتے کسی قوم سے اور ہم حاضر ہوتے حضرت کی خدمت میں نہ تھے کہ جہاد کریں ساتھ اُسکے یہاں تک کہ صبح کرتے اور دیکھتے طرف اُنکے پس اگر سنتے اذان مارتے اُسے اور اگر نہ سنتے اذان تو غارت کرتے اُنکو کہا انس نے پس نکلے ہم طرف خیبر کے پس پہنچے طرف اُنکے رات کو پس جب صبح کی اور نہ سنی اذان سوار ہوئے اور سوار ہوا میں پیچھے ابوطلحہ کے اور تحقیق قدم میرے البتہ لگتے تھے قدم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے یعنی بسبب سکے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پاس تھی ہماری سواری کے کہا انس نے پس نکلے خیبر والے طرف ہمارے ساتھ ٹھیلیوں اور بیلچوں اپنے کے یعنی ساتھ اسباب زراعت کے زراعت کیلئے پہنچے ہمارے آپس پس جب دیکھا اُنھوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا اے محمد قسم ہے اللہ کی آئے محمد اور لشکر پس پناہ پکڑی طرف قلعہ کے پس جب دیکھا اُنکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی بھاگے قوم یا یعنی از راہ تقاول کے ساتھ شکست پانے اُنکے کے اللہ بڑا ہے اللہ بڑا ہے خراب ہوا خیبر تحقیق ہم یعنی مسلمین یا جماعت انبیا جبوقت کہ اُترتے ہیں بیچ میدان ایک قوم کے پس بُری ہوئی صبح اُس قوم کی کہ ڈرائے گئے ہیں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف اور دیکھئے طرف اُنکے یعنی تامل کرتے اُنکے حال میں اور استدلال کرتے اُنکے عقائد پر ساتھ افعال اُنکے کے اگرچہ معلوم ہوتا کہ یہ شعار کفار کا ہے لیکن پھر بھی تامل کرتے واسطے احتمال اسکے کہ شاید مسلمان ہوں اُسمیں پس اگر اذان سُنتے تو نہ لوٹتے اور اگر نہ سُنتے تو لوٹتے بسبب پائے جانے علامات کفر کے اس لیے کہ ترک کرنا اذان کا اُس وقت میں مسلمانوں سے متصور نہ تھا کہا خطابی نے کہ اسمیں دلیل ہے اسپر کہ اذان شعار اسلام سے ہے اور نہیں جائز ترک کرنا اُسکا اگر ایک شہر کے لوگ متفق ہوں ترک کرنے اذان پر تو واجب ہے امام پر قتال کرنا اُنسے اسیطرح فقہائے حنفیہ نے لکھا ہے اور تحقیق ہم آگے یہ جملہ مستانفہ سے بیان واسطے سبب خرابی خیبر کے اور ڈرائے گئے ہیں یعنی انکا یعنی بُری ہے صبح اُنکی بسبب نازل ہونے عذاب اللہ کے ساتھ قتل کے اور غارت کرنے کے اور نہ نکالا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت سے اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ کہا نووی نے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے تکبیر کہنا وقت ملنے کے دشمن سے اور جائز ہے استشہاد ساتھ قرآن کے بیچ مثل ایسے حال کے بیچ امور محققہ کے اور اسی کے مثل ہے جو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت فتح مکہ کے کہا جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ کہا علما نے کہ مکروہ ہے طرس سے جو کہ ہو بطریق ضرب المثل کے محاورات میں اور کلام غیر میں واسطے تعظیم کتاب اللہ تعالیٰ کے کہتا ہوں نہیں بلکہ تصریح کی ہے بعضے علما ہمارے نے ساتھ اسکے کہ کفر ہے رکھنا کلام اللہ تعالیٰ کا جگہ کلام اپنے کے اسطرح کہ خطاب کرے ایک شخص کو کہ نام اسکا یحیی ہو وقت دینے کتاب کے ساتھ اس آیت کے يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ اور اسیطرح کہنا بسم اللہ کا جگہ کھا کے اور داخل ہونے اور مانند اُنکے کے اور قول صلی اللہ علیہ وسلم کا جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ نہیں ہے قبیلہ استشہاد سے بلکہ قبیلہ امثال سے ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اور اسی طرح کہنا رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا موجب وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا کے اور مانند اُنکے کے بجالانا حکم الٰہی کا ہے پس یہ مستحب ہے وَعَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ شَهِدْتُ الْقِتَالَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ أَوَّلَ النَّهَارِ انْتَظَرَ حَتّٰى تَهُبَّ الْأَرْوَاحُ وَتَحْضُرَ الصَّلٰوةُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے نعمان بن مقرن سے کہ کہا حاضر ہوا میں قتال میں ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس تھے جبوقت کہ قتال کرتے

ف۱ ترجمہ کیا ساتھ حکم الٰہی کے ہمارا کام ہے یعنی کیا ہمیں کسی کام کا حکم ہوا ہے جو ہم بجا لائیں جب انسے کہا گیا کہ ہمیں حکم ہے کہ ہم اپنے دشمن کے ساتھ جہاد کریں جب تک کہ وہ لوگ لا الہ الا اللہ کی شہادت نہ دیں ۱۲ منہ عفی عنہ

اول دن انتظار کرتے یہانتک کہ چلتین باوین اور آتا وقت نماز کا یعنی ظہر کا نقل کی یہ بخاری نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قتال وقت نماز ظہر کے اُس صورت مین تھا کہ اول روز مین قتال واقع نہوتا غالباً احوال مختلف تھا کبھی اول روز مین اور کبھی دوپہر ڈھلے **الفصل الثانی** فصل دوسری **عَنِ** النعمان بن مقرن قال شهدت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان اذا لم يقاتل اول النهار انتظر حتى تزول الشمس وتهب الرياح وينزل النصر رواه ابوداود روایت ہے نعمان بن مقرن سے کہ کہا حاضر ہوا مین ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ نہ لڑتے اول روز مین انتظار کرتے یہان تک کہ ڈھلتا آفتاب اور چلتین باوین اور نازل ہوتی نصرت یعنی ہوا فتح کی یا حاصل ہونا فتح کا بہ برکت دعاے مسلمین کے بعد نماز کے مجاہدین کے لیے نقل کی یہ ابوداود نے **وعن** قتادة عن النعمان ابن مقرن قال غزوت مع النبي صلى الله عليه وسلم فكان اذا طلع الفجر امسك حتى تطلع الشمس فاذا طلعت قال فاذا انتصف النهار امسك حتى تزول الشمس فاذا زالت الشمس قاتل حتى العصر ثم امسك حتى يصلي العصر ثم يقاتل قال قتادة وكان يقال عند ذلك يهيج رياح النصر ويدعو المؤمنون بجهدهم في صلوتهم رواه الترمذي اور روایت ہے قتادہ سے کہ نقل کی نعمان بن مقرن سے کہ کہا جہاد کیا مین نے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ ظاہر ہوتی فجر ٹھہرتے یعنی باز رہتے شروع کرنے جہاد کے سے یہان تک کہ نکلتا آفتاب یعنی اور فارغ ہوتے نماز صبح سے پھر جسوقت کہ نکلتا آفتاب لڑتے پھر جسوقت کہ دوپہر ہوتی یعنی دوپہر شرعی وہ وقت جبکہ ہے قریب دوپہر کے ٹھہرتے یہان تک کہ ڈھلتی دوپہر یعنی دوپہر عرفی پس جسوقت کہ ڈھلتی دوپہر اور نماز پڑھ چکتے لڑتے تعصر تک پھر ٹھہرتے یہان تک کہ نماز پڑھتے عصر کی پھر لڑتے کہا قتادہ نے تھا کہا جاتا یعنی صحابہ کہتے تھے بیچ حکمت اِس فعل کے کہ اِس جہت سے تھا کہ نزدیک اوقات کے چلتے ہین باوین نصرت کی اور دعا کرتے ہین مسلمان واسطے لشکرون اپنے کے بیچ نمازون اپنی کے یعنی بعد نماز کے یا درمیان نماز مین جیسے کہ بیچ پڑھنے قنوت کے حدیثین آئی ہین نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** عصام المزني قال بعثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم في سرية فقال اذا رأيتم مسجدا او سمعتم مؤذنا فلا تقتلوا احدا رواه الترمذي وابوداود اور روایت ہے عصام مزنی سے کہ کہا بھیجا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ ایک چھوٹے لشکر کے اور فرمایا جسوقت دیکھو تم مسجد یا سنو تم کسی مؤذن کو اذان کہتے پس قتل نہ کرو کسی کو نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نے ف یعنی جبکہ پاؤ تم کوئی علامت فعلی یا قولی شعار اسلام سے پس نہ قتل کرو کسیکو یعنی یہانتک کہ تمیز کرو مومن کو کافر سے **بدء الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابي وائل قال كتب خالد بن الوليد الى اهل فارس بسم الله الرحمن الرحيم من خالد بن الوليد الى رستم وهرمان في ملا فارس سلام على من اتبع الهدى اما بعد فانا ندعوكم الى الاسلام فان ابيتم فاعطوا الجزية عن يد وانتم صاغرون فان ابيتم فاني معي قوما يحبون القتل في سبيل الله كما تحب فارس الخمر والسلام على من اتبع الهدى رواه في شرح السنة اور روایت ہے ابی وائل سے کہ کہا لکھا خالد بن ولید نے طرف اہل فارس کے یعنی سردارون اُنکے کے یہ نامہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ نامہ خالد بن ولید کی طرف سے طرف رستم اور مہران کے کہ داخل ہین بیچ جماعت فارس کے سلام اُسپر کہ پیروی کرے ہدایت کی لیکن بعد از سلام کے جانون ہم کہ ہمکو بلاتے ہین تمکو طرف اسلام کے یعنی مسلمان ہو پس اگر نہ قبول کرو تم اسلام پس ادا کرو جزیہ اپنے ہاتھ سے ذلیل ہوکر پس اگر انکار کرو تم یعنی جزیہ سے پس ہلاک و پشیمان ہوگے اِس لیے کہ تحقیق ساتھ میرے ایک قوم ہے کہ دوست رکھتے ہین قتل کرنے کو یا مارے جانے کو راہ خدا مین جیسے کہ دوست رکھتے ہین اہل فارس شراب کو یعنی مست و بیہوش ہوتے ہین قتال مین باخوش ہوتے ہین اور لذت پاتے ہین اسمین اور سلام ہے اُسپر کہ پیروی کرے ہدایت کی نقل کی یہ شرح السنہ مین **باب القتال والجهاد** باب ہے لڑنیکا جہاد مین ف یعنی اسمین وہ حدیثین ہین کہ رغبت دلائی ہے حضرت نے انمین جہاد کی اور بیان کیا ہے ثواب جہاد کا **بدء الفصل الاول** فصل پہلی **عن** جابر

ل اگر اس روایت عباس سے کہ جہاد سے پیشتر اس حال مین کہ کافر ہاتھ سے جزیہ دینے کے ذلیل ہون ہمکو معاف ہے

قال قال رجل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم احد ارایتان قتلت فاین انا قال فی الجنۃ فالقی تمرات فی یدہ ثم قاتل حتی قتل متفق علیہ یہ روایت ہی جابرؓ سے کہ کہا ایک شخص نے واسطے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دن جنگ احد کے خبر دو تم اگر مارا جاؤں یعنی شہید ہوں پس کہاں ہونگا میں یعنی بہشت میں یا دوزخ میں فرمایا بہشت میں پس پھینک دیں اُسنے کھجوریں کہ تھیں اُسکے ہاتھ میں یعنی واسطے جلدی حاصل ہونے شہادت کے اور داخل ہونیکے بہشت میں پھر لڑا یہانتک کہ مارا گیا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** کعب بن مالک قال لم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرید غزوۃ الا ورّی بغیرہا حتی کانت تلک الغزوۃ یعنی غزوۃ تبوک غزاہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حر شدید واستقبل سفرا بعیدا ومفازا وعددا قاتلا فجلا للمسلمین امرہم لیتاہبوا اہبۃ غزوہم فاخبرہم بوجہہ الذی یرید رواہ البخاری اور روایت ہی کعب بن مالک سے کہ کمانہ تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ارادہ کرتے کسی غزوے یعنی جہاد کا مگر توریہ کرتے ساتھ غیر کے یہانتک کہ ہوا یہ غزوہ یعنی غزوہ تبوک غزوہ کیا تبوک کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ گرمی سخت کے اور متوجہ ہوے سفر دور دراز کو اور جنگلون بے آب وگیاہ کو اور بہت سے دشمنون کو پس کھولکر بیان کیا واسطے مسلمانون کو احوال اس غزوے کا تادرستی کریں سامان جہاد اپنے کی خبر دی حضرتؐ نے صحابہؓ کو ساتھ راہ ورشن پنے کے کہ ارادہ رکھتے تھے نقل کی یہ بخاری نے **ف** توریہ کے معنی ہین چھپانا ایک خبر کا اور اظہار کرنا خبر دوسری کا یعنی اگر حضرتؐ چاہتے کہ ایک جگہ جہاد کو جائین تو لوگونمین ایسا مشہور کردیتے کہ اور جگہ جاوینگے اور ایس لیے تھا کہ دشمن غافل رہین یہ قسم خدعہ سے تھا جیسا کہ آیا ہی الحرب خدعۃ اور یہ توریہ بطریق تعریض وکنایہ کے تھا نہ ساتھ قول صریح کے جیسے کہ ایک جگہ کے جہاد کا ارادہ کرتے تو احوال اور جگہ کا اور کیفیت اُسکے راہ کی پوچھتے اور خیمہ اُس طرف نکالتے صریحًا نہ کہتے تھے کہ مین فلانی جگہ جاتا ہون تا جھوٹ نہ لازم آوے یہان تک کہ ہوا یہ جہاد کہ جہاد تبوک ہی اشارہ طرف اُس جہاد کے کیا کہ معلوم ومعروف تھا بہ نسبت کعب بن مالک کے اور کعب اُسمین حضرتؐ کے ساتھ نہ گئے تھے مدینہ ہی مین رہ گئے تھے چنانچہ قصہ اُسکا مشہور ومذکور ہے قرآن مجید مین یعنی وہ جہاد کہ بیچ بلا ومحنت کے پڑا تھا اُسمین اور دور دراز اسلیے کہا کہ تبوک درمیان مدینہ اور شام کے ہی چودہ منزل مدینہ سے اور یہ اخیر غزوہ حضرتؐ کے غزوون مین سے تھا کہ ۹ سنہ مین ہوا اور بڑی بڑی تکلیفین صحابہؓ نے وہان اُٹھائین **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحرب خدعۃ متفق علیہ اور روایت ہی جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لڑائی فریب ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی مکر وفریب کرنا لڑائی مین زیادہ مفید ہوتا ہی بہت لڑنے سے اور فریب اس طرح دے کہ میدان جنگ سے ہٹ جاوے تا غنیم غافل ہو اور خیال کرے کہ جنگ سے پھر گیا پھر یکایک حملہ کرے پس اسطرح اور اسکے سوا کے فریب کرے اور صحیح جھوٹ نہ بولے اور لفظ خدعہ ساتھ زبر اور پیش خ اور جزم دال کے ہی اور زبر فصیح ہی یعنی حرب تمام ہوتی ہی ساتھ ایک فریب کے اور ساتھ زبر خ کے بھی آیا ہی یعنی نوع از فریب امر ساتھ پیش خ اور زبر دال کے یعنی جنگ بہت فریب دینے والی ہی یعنی آدمی خیال مین کچھ کچھ ڈالتی ہی پھر جب جنگ کرتا ہی تو امر خلاف اُسکے ظاہر ہوتا ہی جیسے کہ ضحکۃ اور بعبقہ کہتے ہین اُسکو کہ بہت ہنستا ہی اور بہت کھیلتا ہی اور اتفاق ہی علما کا اسپر کہ جائز ہی فریب کرنا ساتھ کفار کے لڑائی مین مگر جس صورت مین اُسمین نقض عہد وامان ہو تو نکرے **وعن** انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یزور ام سلیم وہی من الانصار رضی اللہ عنہم اذا افقر ایسیفین الماء ویکاوین الجریحی رواہ مسلم اور روایت ہی انس سے کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جہاد مین لیجاتے تا م سلیم کو اور کتنی عورتونکی انصار مین سے ساتھ اپنے جو وقت کہ جہاد کرتے حضرتؐ یعنی مع صحابہؓ کے پانی پلاتین یہ عورتین یعنی غازیون کو اور دوا کرتین زخمیون کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جہاد مین لیجانا بر معیوب کا واسطے مصلحت پانی پلانیکے اور دوا کرنیکے جائز ہی اور اگر واسطے مصلحت مباشرت وصحبت کے لیجاوین تو نہ ڈیان ہو سکین تو اذا دفع **وعن** ام عطیۃ قالت

ف قال العلماء التوریۃ ہی ان یذکر لفظا یحتمل معنیین احدہما بعید والآخر قریب ویرید بہ البعید لیوہم العدو انہ القریب وہذا من الحرب

ف ہذا یدل علی ان الاستعانۃ بالنساء فی الجہاد جائزۃ اذا امن الفتنۃ وکن لا یقاتلن

ف ہذا یدل علی ان الاستعانۃ بالنساء فی الجہاد جائزۃ اذا امن الفتنۃ وکن لا یقاتلن

اَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ اٰخِرُھُنَّ فِیْ بَعْلِھِمْ فَاَدْرَکْنَا مِنْ طَعَامِھِمُ الطَّعَامَ وَاُدْرِکُوْا الْجِرَّۃَ تَقُوْمُ عَلَی السُّرَّۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اُم عطیہ سے کہ کہا غزوے کیے مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات غزوے پیچھے رہتی تھی مین اُنکے ڈیرونمین پستر تیار کرتی تھی مین اُنسے اُنکے کھانا اور دوا کرتی تھی مین زخمیون کی اور خبرگیری کرتی تھی مین بیمارونکی نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ النِّسَآءِ وَالصِّبْیَانِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قتل کرنے عورتونکے سے اور لڑکون کیسے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ہدایہ مین لکھا ہے کہ قتل کیجاوے عورت اور نہ لڑکا اور نہ مجامانہ اور نہ اندھا اور نہ شیخ فانی لیکن لڑکا اور دیوانہ قتل کیے جاوین حالت قتال اپنے مین اور عورت ملکہ قتل کیجاوے اگرچہ نہ قتال کرے اور سیطرح لڑکا بادشاہ اسلام کے قتل مین شوکت اُنکی ٹوٹتی ہے **وَعَنِ** الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَۃَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَھْلِ الدِّیَارِ یُبَیَّتُوْنَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ فَیُصَابُ مِنْ نِّسَآئِھِمْ وَذَرَارِیِّھِمْ قَالَ ھُمْ مِنْھُمْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ ھُمْ مِنْ اٰبَائِھِمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے صعب بن جثامہؓ سے کہ کسیا پوچھے گئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اہل دار سے یعنی کافرون سے کہ رہتے ہین شہر ونمین شبخون کیے جاوین پس ماری جاوین عورتین اُنکی اور اولاد اُنکی فرمایا کہ وہ بھی اُنھین مین سے ہین اور ایک روایت مین ہے کہ وہ تابع ہین اپنے باپون کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی عورت کو اور لڑکونکو جہاد مین قصداً قتل نہ کیجیے اگر شبخون کی حالت مین بےسمجھے مصادفۃً نہین کہ یہ بھی کافر ہین مانند بےسمجھے مردونکے حکم قتل مین بسبب نہ امتیاز ہونے اُنکے کے بےمردون لڑنے والون سے **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَطَّعَ وَحَرَّقَ وَلَمْ یَقُلْ حَسَّانٌ + وَھَانَ عَلٰی سَرَاۃِ بَنِیْ لُؤَیٍّ + حَرِیْقٌ بِالْبُوَیْرَۃِ مُسْتَطِیْرٌ + وَفِیْ ذٰلِکَ نَزَلَتْ مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّیْنَۃٍ اَوْ تَرَکْتُمُوْھَا قَائِمَۃً عَلٰی اُصُوْلِھَا فَبِاِذْنِ اللّٰہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کاٹنے درخت کھجورون بنی نضیر کے کا اور جلانے اُنکے کا حکم فرمایا اور اُسکے حق مین کہا ہے حسان نے شعر اور آسان ہوا اوپر سرداران بنی لوی کے جلانا بویرہ کا پھیلا ہوا اور اسمین آیت اُتری جو کچھ کہ کاٹا تمنے درخت کھجور سے یا چھوڑا تمنے اُسکو کھڑا ہوا اُسکی جڑ پر یعنی نہ کاٹا پس ساتھ حکم اللہ کے ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بنی نضیر نام ایک قبیلہ کا ہے قبائل یہود سے جب اُنھون نے توڑا عہد اور قصد کیا حضرتؐ کے قتل کرنے کا تو نازل ہوئی وحی ساتھ اُس چیز کے کہ قصد کیا اُنھون نے پس جلاوطن کیے گئے طرف خیبر کے اور جلائی گئین کھجورین اُنکی اور خراب کیے گئے گھر اُن کے اور حسان بن ثابت صحابی انصاری ہین شاعر حضرتؐ کے اور لوے ساتھ پیش لام اور زبر ہمزہ اور تشدید یہ کی اولاد نضر بن کنانہ سے ہے کہ حضرتؐ کے اجداد سے ہین اور مراد بنی لوے سے اشراف قریش ہین یعنی اصحاب حضرتؐ کے اور بویرہ نام ایک جگہ کا ہے کہ وہان کھجورین بنی نضیر کی تھین اور روایت کیا گیا ہے کہ جب حضرتؐ نے حکم کیا بنی نضیر کی کھجورون کے کاٹنے کا تو اُنھون نے کہا یا محمدؐ آپ منع فرماتے تھے فساد کرنے سے زمین مین پس یہ کھجورین کیون کاٹین اور جلائین پس آیت مذکورہ اُتری تو اُس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے کاٹنا اور جلانا درختون کفار کا **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَوْنٍ اَنَّا نَافِعًا کَتَبَ اِلَیْہِ یُخْبِرُہٗ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَخْبَرَہٗ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَغَارَ عَلٰی بَنِی الْمُصْطَلِقِ غَارِّیْنَ فِیْ نَعَمِھِمْ یَسْقُوْنَ عَلَی الْمَآءِ فَقَتَلَ الْمُقَاتِلَۃَ وَسَبَی الذُّرِّیَّۃَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عبداللہ بن عون سے یہ کہ نافع نے لکھا طرف ابن عون کے درحالیکہ خبر دیتا تھا نافع اسکو یہ کہ ابن عمرؓ نے خبر دی اُسکو یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر بنی مصطلق کو بےحال مین کہ غافل تھے وہ اپنے مواشی مین پانی مکان مریسیع کے پس قتل کیا اُنکے لڑنیوالون کو اور بندی پکڑا لائے عورتون اور لڑکون کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بنی مصطلق بطن ہے خزاعہ مین سے اور مریسیع نام ایک جگہ کا ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے وہان پانی تھا بنی مصطلق کا اور لڑنیوالون سے مراد مین

وہ شخص کہ طاقت رکھتے تھے لڑنے کی یعنی مرد عاقل بالغ اور ذریت سے مراد ہیں عورتیں اور لڑکے اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے قتل کرنا کفار کا اور لے لینا اُنکے اموال کا حالت غفلت میں ف ع **وَعَنْ** اَبِیْ اُسَیْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا یَوْمَ بَدْرٍ اِذَا اَکْثَبُوْکُمْ فَعَلَیْکُمْ بِالنَّبْلِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اِذَا اَکْثَبُوْکُمْ فَارْمُوْھُمْ وَاسْتَبْقُوْا نَبْلَکُمْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی اسید سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمکو دن جنگ بدر کے جبکہ صف باندھی ہمنے واسطے لڑنے قریش کے اور صف باندھی قریش نے واسطے لڑنے ہمارے کہ جبکہ نزدیک پہنچیں وہ تمھارے یعنی ایسے کہ تیر پونہچ سکے اُن تک پس مارو اُنکو تیر اور بچاؤ اپنے ایک روایت بخاری کی ہے جبکہ نزدیک ہو نہچیں وہ تمھارے پس تیر مارو اُنکو اور باقی رکھو تیر یعنی سب تیر نہ خرچ کر ڈالو کچھ باقی بھی رکھو تاوہ غالب ہنون پر سبب تمتے ہونے تمھارے نقل کی یہ بخاری نے **وَحَدِیْثُ** سَعْدٍ ھَلْ تَنْصُرُوْنَ وَتُرْزَقُوْنَ اِلَّا بِضُعَفَائِکُمْ فی بَابِ فَضْلِ الْفُقَرَاءِ وَحَدِیْثُ اَبِی الدَّرْدَاءِ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَھْطًا فِیْ بَابِ الْمُعْجِزَاتِ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی اور حدیث سعد کی کہ ہمارا سکا ہل تم نصرت دیتے ہو اور روزی دیجاتی ہو مگر بسبب ضعیفوں تمھارے کے ذکر کرینگے ہم بیچ باب فضل الفقرا کے اور حدیث ابو الدرداء کی کہ ہمارا سکا یہ ہے بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رھطا بیچ باب المعجزات کے اگر چاہیگا اللہ تعالیٰ **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ عَبَّاَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدِہٖ لَیْلَۃَ بَدْرٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہے عبد الرحمٰن بن عوف سے کہ تعبیہ کیا ہمکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر میں ایک رات نقل کی یہ ترمذی نے ف تعبیہ کیا یعنی وستا کیا لڑائی کیلیے ساتھ ہمنے ہتھیار ونکے اور برابر کیں صفیں اور قائم کیا ہر ایک کو ہم میں سے اُس جگہ کہ مناسب تھی اُسکے لیے رات کو تا دن اور اسیطرح کھڑے رہے ہمن ف ع **وَعَنِ** الْمُھَلَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ بَیَّتَکُمُ الْعَدُوُّ فَلْیَکُنْ شِعَارُکُمْ حٰمٓ لَا یُنْصَرُوْنَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے مہلب سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یعنی غزوہ خندق میں اگر شبخون کریں تمپر دشمن رات کو پس چاہیے کہ ہو علامت تمھاری لفظ حم لا ینصرون نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے ف علامت اُسکو تم پہچانا جاوے کہ مسلمان کون ہے اور کافر کون اور یہ قرار داد سپاہیوں کا ہے کہ ایک بولی اپنے بیچ مقرر کر لیتے ہیں تا علامت ہو اور اشتباہ نہو کہ کس جانب کا ہے خصوصاً وقت شبخون کے کہ اشتباہ اَیمن الکثر ہوتا ہے حاصل یہ کہ اپنے لوگوں کو کہدیتے ہیں کہ جب ہم پوچھیں کون تو یہ بولی بولنا اسطرح کی بولی کو زبان انگریزی میں بلول کہتے ہیں اور معنی اسکے یہ ہیں اے یار نہ ولے تم کے مدد نہ دیے جاؤ گے تم کافر ع ف ع **وَعَنْ** سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ کَانَ شِعَارُ اَصْحَابِ حَجَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ وَسَعْدٍ لَا یُنْصَرُوْنَ اَصَابَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ اَوْ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے سمرۃ بن جندب سے کہ کہا تھی علامت مہاجرین کی عبد اللہ اور علامت انصار کی عبد الرحمٰن یعنی کسی دو غزوے میں نقل کی یہ ابو داؤد نے **وَعَنْ** سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ اَبِیْ بَکْرٍ زَمَنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَبَیَّتْنٰھُمْ وَکَانَ شِعَارُ تِلْکَ اللَّیْلَۃِ اَمِتْ اَمِتْ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے سلمہ بن اکوع سے کہ کہا جہاد کیا ہمنے ساتھ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے میں پس شبخون کیا ہمنے کفار پر حالیکہ قتل کرتے تھے ہم اُنکو اور تھی علامت ہماری اُس رات یعنی پہچان اپنے لوگوں کی کلمہ امت یعنی مار یا حٰمٓ لا ینصرون نقل کی یہ ابو داؤد نے **وَعَنْ** قَیْسِ ابْنِ عُبَادٍ قَالَ کَانَ اَصْحَابُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَکْرَھُوْنَ الصَّوْتَ عِنْدَ الْقِتَالِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے قیس بن عباد سے کہ کہا تھے صحابہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے مکروہ رکھتے آواز کو وقت لڑنے کے یعنی سوائے اسکے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف عادت ہے لڑنیوالوں کی کہ وقت لڑائی کے آواز بلند کرتے ہیں یعنی نعرہ وغیرہ اپنی بیان کرتے ہیں تا رعب ہو کفار پر پس صحابہ اس بات کی کچھ حقیقت نہ جانتے تھے اسلیے کہ یہ بھی قرب الٰہی نہیں بلکہ بلند کرتے تھے اپنی آواز نہ ساتھ ذکر اللہ کے کہ یہی مطلب ہے دنیا و آخرت کی ع **وَعَنْ** سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِقْتُلُوْا شُیُوْخَ الْمُشْرِکِیْنَ وَاسْتَحْیُوْا شَرْخَھُمْ فِیْ بَیَانِ الْفَرْدِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے سمرۃ بن جندب سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا قتل کرو مشرکوں کے بڑی عمر والے اور زندہ رکھو چھوٹی عمر والے یعنی لڑکے اُنکے

نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے ف مراد بڑی عمر والوں سے یا توجوان ہیں مقابل لڑکوں کے یا وہ بڈھے کہ قوی ورقادر ہوں لڑنے پر اور شیخ فانی کو مارنا درست نہیں مگر جبکہ صاحب رائے اور تدبیر ہو لڑائی میں ع **وعن** عمرۃ قال حدثنی اسامۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثہ الیہ قال اغر علی ابنا صباحا وحرق رواہ ابوداؤد اور روایت ہے عمرہ سے کہا حدیث کی مجھ کو اسامہ نے یہ کہ بھیجا خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تاکید کی طرف اسکے یعنی جبکہ امیر کر کے بھیجا اسکو فرمایا غارت کرتو بنا پر وقت صبح کے اور جلادے یعنی کھیتیاں اور درخت اور گھر کہ نقل کی ابوداؤد نے ف ابنا نام ایک جگہ کا ہے شام میں اور اس سے معلوم ہوا کہ غارت کرنا اور جلانا شہر دن کفار کا جائز ہے ع **وعن** ابی اسید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم بدر اذا اکثبوکم فارموہم ولا تسلوا السیوف حتی یغشوکم رواہ ابوداؤد اور روایت ہے ابی اسید سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دن بدر کے جبوقت کہ قریب آویں تمہارے کفار پس تیر مارو انکو اور مت سونتو تلواریں یہانتک کہ قریب پہنچیں وہ تمہارے نقل کی یہ ابوداؤد نے **وعن** رباح بن الربیع قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ فرای الناس مجتمعین علی شیء فبعث رجلا فقال انظر علی ما اجتمع ہؤلاء فجاء فقال علی امرأۃ قتیل فقال ما کانت ہذہ لتقاتل وعلی المقدمۃ خالد بن الولید فبعث رجلا فقال لخالد لا تقتلن امرأۃ ولا عسیفا رواہ ابوداؤد اور روایت ہے رباح بن ربیع سے کہا تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غزوے میں پس دیکھا لوگوں کو کہ جمع ہوئے ہیں ایک چیز پر پس بھیجا حضرتؐ نے ایک شخص کو اور فرمایا دیکھ کس چیز پر جمع ہوئے ہیں پس یہ آیا وہ شخص اور کہا جمع ہوئے ہیں ایک عورت پر کہ ماری گئی ہے وہ پس فرمایا نہ تھی یہ لڑتی یعنی پس کیوں مارا اسکو اور تھے اگلی فوج پر خالد بن ولید پس بھیجا حضرتؐ نے ایک شخص کو اور کہا کہدے واسطے خالدؓ کے کہ نہ مار کسی عورت کو اور نہ مزدور کو نقل کی یہ ابوداؤد نے ف مراد مزدور سے وہ مزدور ہے کہ لڑنا نہ ہو بلکہ خدمت کے لیے ہو ع **وعن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انطلقوا باسم اللہ وباللہ وعلی ملۃ رسول اللہ لا تقتلوا شیخا فانیا ولا طفلا صغیرا ولا امرأۃ ولا تغلوا وضموا غنائمکم واصلحوا واحسنوا ان اللہ یحب المحسنین رواہ ابوداؤد اور روایت ہے انس سے یہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یعنی مجاہدوں کو وقت بھیجنے کے جہاد کیلیے روانہ ہو ساتھ نام خدا کے اور ساتھ توفیق و تائید خدا کے اور ارادہ دین رسول خدا کے نہ مارنا تم نہایت بوڑھے کو اور نہ بچھوٹے لڑکے کو اور نہ عورت کو اور خیانت نکرنا تم غنیمت میں اور جمع کرنا تم مال غنیمت کا اور صلح کرو تم آپسمیں ساتھ ترک نزاع کے یا کفار سے اگر مصلحت دیکھو یا سنوارو امور اپنے اور نیکی کرو یعنی آپسمیں اسلیے کہ خدا تعالیٰ دوست رکھتا ہے نیکی کرنیوالوں کو نقل کی یہ ابوداؤد نے ف نہایت بوڑھے کو یعنی اگرچہ وہ لڑنیوالا یا صاحب رائے و تدبیر ہو اس صورت میں اسکو بھی مارو اور ظاہر یہ ہے کہ لفظ صغیر بدل ہے یا بیان ہے لفظ طفلا کا یعنی لڑکا کہ حد بلوغ کو نہ پہنچا ہو اور سنشنا کیا گیا ہے اس سے وہ لڑکا کہ ہو بادشاہ یا لڑنیوالا اور نہ عورت کو یعنی جبکہ نہ ہو وہ لڑنیوالی اور نہ ہو ملکہ اور نہ صاحب رائے لڑائی میں ع **وعن** علی قال لما کان یوم بدر تقدم عتبۃ بن ربیعۃ وشیبۃ ابنہ واخوہ فنادی من یبارز فانتدب لہ شباب من الانصار فقال من انتم فاخبروہ فقال لا حاجۃ لنا فیکم انما اردنا بنی عمنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قم یا حمزۃ قم یا علی قم یا عبیدۃ بن الحارث فقام حمزۃ الی عتبۃ وقمت الی شیبۃ واختلف بین عتبۃ والولید ضربتان فاخذ کل واحد منہما صاحبہ ثم میلنا علی الولید فقتلناہ واحتملنا عتبۃ رواہ احمد وابوداؤد اور روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا جبکہ ہوا دن بدر کا آگے بڑھا یعنی لڑنیکے لیے کفار میں سے عتبہ بن ربیعہ اور بیٹے اسکے یعنی ولید اور بھائی اسکا یعنی شیبہ بن ربیعہ پس آواز دی عتبہ نے کون ہو تم کہ نکلے میدان میں لڑنیکے لیے پس حق اب دیا عتبہ کو کسی ایک جوانوں نے انصار میں سے یعنی نکلے میدان میں صف بین سے لڑنیکے لیے ساتھ عتبہ اور ہمراہیوں اسکے کے پس کہا عتبہ نے کون ہو تم پس خبر دی ان جوانوں نے اسکو کہ ہم انصار میں

پس کہا عتبہ نے نہیں حاجت ہمکو بیچ تمہارے یعنی تمسے لڑنے کا ارادہ نہیں رکھتے ہیں سوائے اسکے نہیں کہ ارادہ کرتے ہیں ہم اولاد چچا اپنے کا کہ قریش اور مہاجرین ہیں پس فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑا ہو تو اے حمزہؓ کھڑا ہو تو اے علیؓ کھڑا ہو تو اے عبیدہؓ بیٹے حارث کے پس متوجہ ہوئے حمزہؓ طرف عتبہ کے یعنی لڑنے کے لیے اور مارا اُسکو اور متوجہ ہوا میں یعنی حضرت علیؓ طرف شیبہ کے یعنی وقتل کیا میں نے اُسکو اور جاری ہوئی میں درمیان عبیدہ اور ولید کے دو ضربیں پس زخمی کیا ہر ایک نے اُن دو نمیں سے مقابلے والے اپنے کو پھر حملہ کیا ہمنے ولید پر پس قتل کیا ہمنے اُسکو اور اٹھا لائے ہم عبیدہ کو یعنی معرکہ مین سے نقل کی یہ احمد و ابو داؤد نے **وعن** ابن عمرؓ قال اعتمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سرية فحاص الناس حيصة فاتينا المدينة فلصقنا بها وقلنا هلكنا ثم اتينا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلنا يا رسول اللہ نحن الفرارون قال بل انتم العكارون وانا فئتكم رواه الترمذی وفی روایۃ ابی داؤد ونحوه وقال انتم العكارون قال فقبلنا يده فقال انا فئة المسلمين اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا بھیجا ہم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ ایک لشکر کے پس بھاگے لوگ بھاگنا پس آئے ہم مدینے مین پس چھپ رہے اُسمین یعنی بسبب حیا کے اور کہا ہمنے یعنی اپنے دل مین یعنی آپسمین ہلاک ہوئے ہم یعنی گنہگار ہوئے بسبب بھاگنے کے دشمنون سے پھر آئے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا ہمنے یا رسول اللہ ہم ہین بھاگنے والے فرمایا حضرتؐ نے نہین و اسطے دفع خجالت اُنکی کے بلکہ تم حملہ پر حملہ کرنیوالے ہو اور مین جماعت بھاگنے والون کی یہ ترمذی نے اور بیچ روایت ابی داؤد کے مانند اسی کے اور فرمایا ہمنے نہین بلکہ تم حملہ پر حملہ کرنیوالے ہو کہا ابن عمرؓ نے پس نزدیک ہوئے ہم اور بوسہ لیا ہمنے ہاتھ اُنکے کا اور فرمایا حضرتؐ نے مین جماعت مسلمانون کی ہون **ف** حملہ پر حملہ کرنیوالے ہو علی کے معنی ہین میل کرنا اور پھرنا لڑائی مین یعنی اگر بھاگے لڑائی مین سے بنیت اسکے کہ مدد لیکر پھر لڑائی مین آوینگے گناہ نہین اور جماعت مسلمانون کی ہون یعنی مددگار و ناصر تمہارا ہون ذات شریف اپنی کو تنہا بمنزلہ جماعت کے کیا بسبب عظمت و برکت کے جیسے کہ قرآن مجید مین آیا ہے ان ابراهيم كان امة **وسنذكر** حديث امية بن عبد اللہ كان يستفتح وحديث ابی الدرداء يعوذ وضعفا يكونون فی باب فضل الفقراء ان شاء اللہ تعالیٰ اور ذکر کرینگے ہم حدیث امیہ بن عبد اللہ کی کہ سر اُسکا یہ ہے وکان یستفتح اور حدیث ابی درداء کی کہ سر اُسکا یعوذون فی ضعفاء کم ہے بیچ باب فضل فقراء کے اگر چاہیگا اللہ تعالیٰ

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** ثوبان بن يزيد ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نصب المنجنيق على اهل الطائف رواه الترمذی مرسلا روایت ہے ثوبان بن یزید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑا کیا گویا اوپر اہل طائف کے نقل کی یہ ترمذی نے بطریق ارسال کے **ف** منجنیق ایک آلہ ہے کہ پھینکے جاتے ہین ساتھ اُسکے پتھر و غیرہ **باب حكم الاسراء** باب ہے بیچ حکم قیدیون کے

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابی هريرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال عجب اللہ من قوم يدخلون الجنة فی السلاسل وفی رواية يقادون الى الجنة بالسلاسل رواه البخاری روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تعجب کیا اللہ نے یعنی راضی ہوا اُس قوم سے کہ داخل ہوتے ہین بہشت مین بیچ زنجیرون کے اور ایک روایت مین یون ہے کہ کھینچے جاتے ہین طرف جنت کے ساتھ زنجیرون کے نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی کفار زبردستی پکڑے جاتے ہین اور زنجیر و بیڑیون مین قید کر دار الاسلام مین داخل کیے جاتے ہین اللہ تعالیٰ اُنکو ایمان نصیب فرماتا ہے پس داخل ہون گے جنت مین یعنی ایمان اُنکا سبب ہوا دخول جنت کا **وعن** سلمة بن الاكوع قال اتى النبی صلی اللہ علیہ وسلم عين من المشركين وهو فی سفر فجلس عند اصحابه يتحدث ثم انفتل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اطلبوه واقتلوه فقتلته متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم فنفلنی سلمہ بن اکوع سے کہا آیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جاسوس مشرکین سے اسحال مین کہ حضرتؐ تھے بیچ سفر کے پس بیٹھا وہ حضرتؐ کے یارون پاس باتین کرتا تھا پھر پھرا وہ پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ڈھونڈو اسکو اور قتل کرو اُسکو پس

ف یعنی قید کرنا کافرون کا بیڑی و زنجیر سے اور حبس کرنا اُنکا قید خانہ مین اور احسان کرنا اُنپر بعد اسکے اور فدیہ لینا اُنسے اور مقرر کرنا اُنپر جزیہ کا اور قتل کرنا اُنکا اور لونڈی غلام کرنا اُنکو اور حرام ہونا اُنکا مال اور زمین اُنکی بغیر رضا اُنکے اور ایمان لانا اُنکا بعد قدرت کے اور اوجاس ۱۲ ج

قتل کیا میں نے اُسکو پس دیا حضرتؐ نے بکجا اسباب اُسکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعنہ** قال غزونا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھوازن فبینا نحن نتضحی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ جاء رجل علی جمل احمر فاناخہ وجعل ینظر وفینا ضعفۃ ورقۃ من الظھر ونعضنا مشاۃ اذ خرج یستاق فاذا حملہ فاتانا رکوبا فاشتد بہ الجمل وخرجت اشتد صحۃ اخذت بخطام الجمل فاخذتہ ثم اخرطت سیفی فضربت راس الرجل ثم جئت بالجمل اعودہ وعلیہ رحلہ واسلاحہ فاستقبلنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والناس فقال من قتل الرجل قالوا ابن الاکوع قال لہ سلبہ اجمع متفق علیہ اور روایت ہے سلمہ سے کہ کہا جہاد کیا ہم نے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوازن پر کہ نام ایک قبیلہ کا ہے قیس سے پس اُسوقت میں کہ ہم طعام چاشت کا کھاتے تھے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ناگاہ آیا ایک شخص سوار اونٹ سُرخ کے پس بٹھایا اُسکو اور شروع کیا دیکھنا اور حال آنکہ ہم میں تھی سُستی یعنی بسبب لاخوری اور پیادہ پائی کے اور کمی سواری کے یعنی دیکھا کہ ہم میں سواریاں کم ہیں اور بعضے ہمارے پیادہ پا تھے ناگہان نکلا وہ یعنی ہمارے درمیان میں سے دوڑتا ہوا آیا وہ اپنے اونٹ کے پاس پس کھڑا کیا اُسکو یعنی بعد سوار ہونے کے اُسپر پس دوڑایا اُسکو اونٹ نے اور نکلا میں دوڑتا ہوا یعنی پیچھے اُسکے یہاں تک کہ پکڑی میں نے مہار اونٹ کی اور بٹھایا میں نے اُسکو پھر ننگی کی میں نے تلوار اپنی اور ماری اُسکے سر پر پھر لایا میں اونٹ کو کھینچتا ہوا اس حال میں کہ اُسپر تھا اسباب اُسکا اور ہتھیار اُسکے پس سامنے آئے میرے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگ پس فرمایا کس شخص نے قتل کیا اس شخص کو کہا صحابہ نے کہ سلمہ بن اکوع نے مارا فرمایا واسطے اُسکے ہے اسباب اُسکا نقل کی بخاری اور مسلم نے **وعن** ابی سعید الخدری قال لما نزلت بنو قریظۃ علی حکم سعد بن معاذ بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجاء علی حمار فلما دنا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قوموا الی سیدکم فجاء فجلس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ھؤلاء نزلوا علی حکمک قال فانی احکم ان تقتل المقاتلۃ وان تسبی الذریۃ قال لقد حکمت فیھم بحکم الملک وفی روایۃ بحکم اللہ متفق علیہ اور روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ کہا جبکہ نکلے بنو قریظہ اور حکم سعد بن معاذؓ کے بھیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی کسی شخص کو واسطے بُلانے سعد کے پس آئے سعدؓ بن معاذ سوار ایک گدھے پر پس جب نزدیک پہنچے سعدؓ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو تم طرف سردار اپنے کے پھر آئے سعدؓ اور بیٹھے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق یہ لوگ یعنی بنو قریظہ نکلے ہیں اوپر حکم تمہارے کے کہا سعدؓ نے میں تحقیق میں حکم کرتا ہوں یہ کہ مارے جاویں لڑنیوالے یعنی جو کہ قابل لڑنے کے ہیں اور یہ کہ بندی کیے جاویں لڑکے اور عورتیں فرمایا تحقیق حکم کیا تو نے بیچ اُنکے ساتھ حکم بادشاہ کے یعنی ایسا حکم کیا تو نے کہ اللہ تعالیٰ راضی ہوا بسبب اُسکے اور ایک روایت میں ہے ساتھ حکم اللہ تعالیٰ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** سعد بن معاذ کبار صحابہ اور مشاہیر انصار سے ہیں اور سردار اُنکے اور بنی قریظہ کہ ایک جماعت ہیں یہود کی حلفا اُنکے اور عہد و امان اُنکے میں تھے پس جب آنحضرتؐ نے بنو قریظہ کو بعد غزوہ احزاب کے شش ماہ میں بچیس روز تک محاصرہ کیا تو وہ ساتھ عہد سعد بن معاذ کے اُترے یعنی کہا کہ جو کچھ سعدؓ حکم کریں ہم اختیار کریں گے اُنھوں نے خیال کیا تھا کہ ہم اُنکے عہد و امان میں ہیں رعایت ہمارے حال کی کرینگے اور ہماری خلاصی میں کوشش کرینگے پس جب اُترے تو حضرتؐ نے سعدؓ کو بلوایا جیسے کہ مذکور ہوا اور کھڑے ہوتم لوگ کہا نووی نے کہ اس سے معلوم ہوا کہ اہل فضل کی تعظیم و توقیر کرے اور کھڑا ہو جائے وقت آنے اُسکے کے اور تحقیق پکڑی ہے ساتھ اسکے جمہور نے اور بعضوں نے کہا کہ نہیں تھا یہ امر کھڑے ہونے کا تعظیم کے لیے بلکہ بسبب اسکے تھا کہ سعد بن معاذ بیمار تھے بسبب اسکے کہ زخم تیر کا اُنکی ران میں تھا کہ غزوہ خندق میں تیر لگا تھا اور طاقت اترنے کی سواری پر سے نہ رکھتے تھے پس فرمایا لوگو نکو کہ جاؤ اور مدد کرو اُنکی کرو اُترنے میں بروع ثم **وعن** ابی ھریرۃ قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیلا قبل نجد فجاءت برجل من بنی حنیفۃ یقال لہ ثمامۃ بن اثال سید اھل الیمامۃ فربطوہ بساریۃ من سواری المسجد فخرج الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما عندک

یَا ثُمَامَۃُ فَقَالَ عِنْدِیْ یَا مُحَمَّدُ خَیْرٌ اِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَاِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰی شَاکِرٍ وَاِنْ کُنْتَ تُرِیْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْہُ مَا شِئْتَ فَتَرَکَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی کَانَ بَعْدَ الْغَدِ فَقَالَ لَہٗ مَا عِنْدَکَ یَا ثُمَامَۃُ فَقَالَ عِنْدِیْ مَا قُلْتُ لَکَ اِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰی شَاکِرٍ وَاِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَاِنْ کُنْتَ تُرِیْدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْہُ مَا شِئْتَ

اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر طرف نجد کے پس پکڑ لائے لشکر کے لوگ ایک شخص کو بنی حنیفہ مین سے کہ نام ایک قبیلہ کا ہے کہا جاتا تھا اسکو ثمامہ بیٹا اثال کا سردار اہل یمامہ کا کہ نام ہے شہر کا پس باندھ دیا اسکو ایک ستون سے ستونون مسجد نبوی کے سے پس نکلے طرف اُسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کیا ہے نزدیک تیرے اے ثمامہؓ یعنی کیا ہے حال تیرا خبر دے یا کیا ہے گمان تیرا مجھ پر کہ کیا معاملہ کرونگا ساتھ تیرے پس کہا نزدیک میرے اے محمد خیر و خوبی ہے یا نزدیک میرے بہت مال ہے اگر قتل کروگے تم یعنی مجھ کو قتل کروگے خون والے کو یعنی اُسکو کہ مستحق قتل ہو پس اسمین اقرار ہے اپنی تقصیر کا یا مراد یہ ہے کہ اُسکو مارو گے کہ خون اُسکا ساقط نہین بلکہ قوم میری بدلہ لیگی پس اسمین دعوی ہے اپنی ریاست و شرافت کا اور اگر انعام کروگے اوپر قدردان کے یعنی سلوک اور اُسکا بدلہ میری طرف سے ہوگا اور اگر ہو تم چاہتے مال پس مانگو دیے جاؤ گے مال سے جسقدر چاہو پس چھوڑ دیا اُسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی اُسی حال پر یہانتک کہ ہوا اگلا دن پس فرمایا اُسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے نزدیک تیرے اے ثمامہ پس کہا نزدیک میرے وہی چیز ہے کہ کہی مین نے واسطے آپکے اگر بخشش کروگے بخشش کروگے قدردان پر اور اگر قتل کروگے قتل کروگے خون والیکو اور اگر چاہتے ہو مال پس مانگو دیے جاؤ گے مال جسقدر چاہو پس چھوڑ دیا اُسکو اُسی حالت پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہانتک کہ ہوا اگلے سے اگلا دن یعنی تیسرا دن پس فرمایا اُسکو کیا ہے نزدیک تیرے اے ثمامہؓ پس کہا نزدیک میرے وہی چیز ہے کہ کہی مین نے ذو اسطے آپکے اگر بخشش کروگے بخشش کروگے قدردان پر اور اگر قتل کروگے قتل کروگے خون والے کو اور اگر چاہتے ہو مال پس مانگو دیے جاؤ گے مال سے جسقدر چاہو **فَقَالَ** رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَطْلِقُوْا ثُمَامَۃَ فَانْطَلَقَ اِلٰی نَخْلٍ قَرِیْبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ یَا مُحَمَّدُ وَاللّٰہِ مَا کَانَ عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ وَجْہٌ اَبْغَضَ اِلَیَّ مِنْ وَجْھِکَ فَقَدْ اَصْبَحَ وَجْھُکَ اَحَبَّ الْوُجُوْہِ کُلِّھَا اِلَیَّ وَاللّٰہِ مَا کَانَ مِنْ دِیْنٍ اَبْغَضَ اِلَیَّ مِنْ دِیْنِکَ فَاَصْبَحَ دِیْنُکَ اَحَبَّ الدِّیْنِ اِلَیَّ وَاللّٰہِ مَا کَانَ مِنْ بَلَدٍ اَبْغَضَ اِلَیَّ مِنْ بَلَدِکَ فَاَصْبَحَ بَلَدُکَ اَحَبَّ الْبِلَادِ کُلِّھَا اِلَیَّ وَاِنَّ خَیْلَکَ اَخَذَتْنِیْ وَاَنَا اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَمَاذَا تَرٰی فَبَشَّرَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَہٗ اَنْ یَّعْتَمِرَ فَلَمَّا قَدِمَ مَکَّۃَ قَالَ لَہٗ قَائِلٌ اَصَبَوْتَ فَقَالَ لَا وَلٰکِنِّیْ اَسْلَمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا وَاللّٰہِ لَا یَاْتِیْکُمْ مِنَ الْیَمَامَۃِ حَبَّۃُ حِنْطَۃٍ حَتّٰی یَاْذَنَ فِیْھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَاخْتَصَرَہُ الْبُخَارِیُّ

پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چھوڑ دو ثمامہؓ کو پس گیا ثمامہؓ طرف درختون کھجور کے نزدیک شہر کے پس نہایا پھر آیا مسجد مین اور کہا گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود سوائے اللہ کے اور گواہی دیتا ہون مین یہ کہ محمد بندے اُسکے ہین اور رسول اُسکے اے محمد قسم ہے خدا کی نہ تھا روے زمین پر کوئی مُنہ یعنی ذات کہ نہایت مبغوض ہو طرف میرے مُنہ آپکے سے پس تحقیق ہو گیا یعنی اب مُنہ تمھارا محبوب ترسارے مُنہون سے طرف میرے قسم ہے خدا کی نہ تھا کوئی دین مبغوض تر طرف میرے دین آپکے سے پس ہو گیا دین آپکا محبوب ترسارے دینون کا طرف میرے اور قسم ہے اللہ کی نہ تھا کوئی شہر مبغوض تر میرے طرف شہر آپکے سے پس ہو گیا شہر آپکا محبوب ترین سارے شہرونکا طرف میرے اور تحقیق آپکے لشکر نے پکڑ لیا مجکو اس حال مین کہ مین ارادہ رکھتا تھا عمرے کا پس کیا حکم فرماتے ہو پس بشارت دی

ثمامہ بن اثال رئیس بنو حنیفہ گرفتار ہوکر آئے اور مسلمان ہوگئے

مسجد نبوی کے کس جگہ ستون سے باندھا گیا

ثمامہؓ کا اسلام اور ان کا عمرہ کرنا

ع

اُسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی ساتھ اسکے کہ بجکو شرافت بسبب اسلام کے حاصل ہوئی اور سارے گناہ پہلے تیرے بخشے گئے اور فرمایا اُسکو عمرہ کرنے کو پس جب آیا ثمامہ مکہ مین کہا اُسکو کہنے والے نے بیدین ہوگیا تو پس کہا ثمامہ نے نہین ولیکن مین اسلام لایا ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بدون نہین ہوا مین قسم ہے اللہ کی نہین پونہچے گا تمکو شہر یمامہ سے ایک دانہ گیہون کا یہانتک کہ اذن دین اُسمین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی یہ مسلم نے اور مختصر بیان کیا اسکو بخاری نے **وعن** جبیر بن مطعم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی اُسارٰی بدر لو کان المطعم بن عدی حیا ثم کلمنی فی ھؤلاء النتنی لترکتھم لہ رواہ البخاری اور روایت جبیر بن مطعم سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچ حق قیدیون بدر کے کہ اگر ہوتا مطعم بن عدی زندہ پھر سفارش کرتا مجھسے بیچ حق ان قیدیون ناپاک کے تو البتہ چھوڑ دیتا مین اُنکو واسطے اُسکے

نقل کی یہ بخاری نے **ف** جبیرؓ نے یہ حدیث حالت کفر مین حضرتؐ سے سُنی اور بعد اسلام لانے کے بیان کی اور اُسکا باپ مطعم بیٹا عدی بن نوفل بن عبد مناف کا ہے پس حضرتؐ کا قرابتی ہم جدی ہے اور اُسکا ایک احسان تھا حضرتؐ پر کہ جب حضرتؐ طائف سے پھرے تو اُسنے دفع کیا مشرکون کو حضرتؐ سے اس لیے حضرت نے کلام مذکور فرمایا واسطے تالیف و ترغیب جبیر کے اسلام پر فرمالیا **وعن** انس ان ثمانین رجلا من اھل مکۃ ھبطوا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جبل التنعیم متسلحین یریدون غرتہ فاخذھم سلما فاستحیاھم وفی روایۃ فاعتقھم فانزل اللہ تعالی وھو الذی کف ایدیھم عنکم وایدیکم عنھم ببطن مکۃ رواہ مسلم اور روایت ہے انسؓ سے یہ کہ اسّی آدمی مکے کے اُترے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یعنی سال حدیبیہ مین پہل تنعیم سے متھیار باندھے ہوے ارادہ کرتے تھے وہ کہ غافل پاوین اور آزار پونہچاوین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حضرتؐ کے صحابہؓ کو پس پکڑ لیا اُنکو حضرتؐ نے مطیع و خوار پس زندہ چھوڑ دیا اُنکو اور ایک روایت مین ہے کہ آزاد کر دیا اُنکو پس نازل کی اللہ تعالی نے یہ آیت اور وہ اللہ ایسا ہے کہ بند رکھا ہاتھ اُنکا تمسے اور بند رکھا ہاتھ اُنسے مکے مین اور لوح اُسکے مین نقل کی یہ مسلم نے **وعن** قتادۃ قال ذکر لنا انس بن مالک عن ابی طلحۃ ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر یوم بدر بارابعۃ وعشرین رجلا من صنادید قریش فقذفوا فی طوی من اطواء بدر خبیث مخبث وکان اذا ظھر علی قوم اقام بالعرصۃ ثلث لیال فلما کان ببدر الیوم الثالث امر براحلتہ فشد علیھا رحلھا ثم مشی واتبعہ اصحابہ حتی قام علی شفۃ الرکی فجعل ینادیھم بأسمائھم واسماء اٰبائھم یا فلان بن فلان ویا فلان بن فلان ایسرکم انکم اطعتم اللہ ورسولہ فانا قد وجدنا ما وعدنا ربنا حقا فھل وجدتم ما وعد ربکم حقا فقال عمر یا رسول اللہ ما تکلم من اجساد لا ارواح لھا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفس محمد ما انتم بأسمع لما اقول منھم وفی روایۃ ما انتم بأسمع منھم ولکن لا یجیبون متفق علیہ وزاد البخاری قال قتادۃ احیاھم اللہ حتی اسمعھم قولہ توبیخا وتصغیرا ونقمۃ وحسرۃ وندما اور روایت ہے قتادہ سے کہ کہا ذکر کیا واسطے ہمارے انس بن مالک نے ابی طلحہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا دن جنگ بدر کے ساتھ چوبیس شخصون کے سردارون کفار قریش سے پس ڈالے گئے وہ بیچ ایک کنوین گندے کنوون بدر کے سے کہ وہ ناپاک اور ناپاک کرتے لاتھا اور تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت غالب آتے کسی قوم پر ٹھیرتے اُس میدان مین یعنی میدان جنگ مین تین رات پس جب کہ ہوا بدر مین تیسرا دن تو حکم کیا حضرتؐ نے ساتھ باندھنے کجاوے کے اوپر اونٹ سواری اپنی کے پس باندھا گیا اُسپر کجاوہ اُسکا پھر چلے حضرتؐ اور ساتھ ہوے اُنکے اصحاب اُنکے یہان تک کہ کھڑے ہوے اوپر کنارے کنوین کے پھر شروع کیا پکارنا اُنکا ساتھ نامون اُنکے اور نامون باپون اُنکے کے اے فلانے بیٹے فلانے کے اور اے فلانے بیٹے فلانے کے آیا خوش کرتا ہے تمکو یہ کہ اطاعت کرتے تم اللہ کی اور رسول اُسکے کی پس تحقیق ہمنے پائی وہ چیز کہ وعدہ کیا تھا ہمسے پروردگار ہمارے نے حق یعنی ثابت کہ وہ غالب ہونا ہمارا ہے تم پر پس آیا پائی تم نے وہ چیز کہ وعدہ کیا تھا

رب تمھارے نے حق یعنی تمھارے عذاب کا اور یہ مستقام تو بیٹھ ہے پس کہا حضرت عمرؓ نے یا رسول اللہ کیا کلام کرتے ہو اُن مردوں سے کہ نہیں ارواح واسطے اُنکے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُس ذات کی کہ جان محمدؐ کی اُسکے ہاتھ میں ہے نہیں تم زیادہ سُننے والے واسطے اُس چیز کے کہ کہتا ہوں میں اُنسے اور بیچ ایک روایت کے ہے کہ نہیں تم زیادہ سُننے والے اُنسے ولیکن وہ جواب نہیں دیتے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے اور زیادہ کیا بخاری نے کہ کہا قتادہ نے تک کہ زندہ کیا اُنکو اللہ تعالیٰ نے یہانتک کہ سُنایا اُنکو قول حضرتؐ کا واسطے سرزنش کے اور واسطے ذلت کے اور واسطے عذاب کے اور واسطے افسوس کے اور واسطے پشیمانی کے **ف** اس حدیث سے حضرت شیخ عبدالحقؒ وغیرہ نے سماع اموات کے لیے ثابت کیا ہے اور اکثر علماء حنفیہ نے انکار کیا ہے اور جواب اسکے کئی طرح پر دیتے ہیں جو چاہے فقہ کی کتابوں میں مثل فتح القدیر وغیرہ کے دیکھ لے ۔

مولف **وعن** مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حِيْنَ جَاءَهٗ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِيْنَ فَسَاَلُوْهُ اَنْ يَّرُدَّ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ فَاخْتَارُوْا اِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ اِمَّا السَّبْيَ وَاِمَّا الْمَالَ قَالُوْا فَاِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اِخْوَانَكُمْ قَدْ جَاءُوْنَا تَائِبِيْنَ وَاِنِّيْ قَدْ رَاَيْتُ اَنْ اَرُدَّ اِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُّطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَّكُوْنَ عَلٰى حَظِّهٖ حَتّٰى نُعْطِيَهٗ اِيَّاهُ مِنْ اَوَّلِ مَا يُفِيْءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ طَيَّبْنَا ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا لَا نَدْرِيْ مَنْ اَذِنَ مِنْكُمْ مِمَّنْ لَمْ يَاْذَنْ فَارْجِعُوْا حَتّٰى يَرْفَعَ اِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ اَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرُوْهُ اَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوْا وَاَذِنُوْا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہے مروانؒ اور مسوّر بن مخرمہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوے یعنی خطبہ بیان فرمایا جسوقت کہ آئی حضرت کے پاس قوم ہوازن کی مسلمان ہوکر پس سوال کیا اُنھوں نے حضرتؐ سے یہ کہ پھیر دیں طرف اُنکے مال اُنکے اور بندی اُنکے پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اختیار کرو ایک دو چیزوں میں سے یا بندی یا مال کہا ہوازن نے پس تحقیق اختیار کیے ہمنے بندی اپنے پس خطبہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس تعریف کی اللہ کی ساتھ اُس چیز کے کہ لایق اُسکے ہے پھر فرمایا اما بعد اسکے یعنی حمد وثنا کے پس تحقیق بھائی تمھارے یعنی دینی بھائی یا نسبی کہ ہوازن ہیں آئے تو بہ کر یعنی شرک و دغا ہوں سے اور تحقیق میں نے مناسب دیکھا کہ پھیر دوں طرف اُنکے بندی اُنکے پس جو شخص چاہے تم میں سے یہ کہ بخوشی پھیر دے بندی پس چاہیے کہ کرے اور جو چاہے تم میں سے یہ کہ ہو یعنی ہمیشہ رہے اوپر نصیبے اپنے کے یہانتک کہ دیں ہم اُسکو عوض اُسکا اوّل اُس چیز سے کہ انعام کرے اللہ اوپر ہمارے غنیمت میں سے پس چاہیے کہ کرے یعنی جسکو منظور ہو کہ اپنے حصے کے بندی ندرے بغیر عوض کے بیان کرے پس کہا لوگوں نے یعنی بعضوں نے یا سبھوں نے بغیر تمیز کے کہ تحقیق خوش ہوے ہم ساتھ اُسکے یعنی پھیر دینے بندی کے یا رسول اللہ پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق ہم نہیں جانتے ہیں کہ کون راضی ہوا ہم میں سے اور نہیں جدا کرسکتے اُسکو اُس سے کہ نہیں راضی ہوا پس پھر جاؤ یہانتک کہ لاویں طرف ہمارے سردار تمھارے امر تمھارا یعنی بہ تفصیل پس پھر گئے لوگ پس کلام کیا اُنسے سرداروں اُنکے نے پھر پھر کر آئے لوگ حضرتؐ کے پاس اور خبر دی حضرتؐ کو کہ تحقیق وہ راضی ہوے اور اذن دیا یعنی پھیرنے بندی کا نقل کی یہ بخاری نے **ف** ہوازن نام ایک قبیلہ کا ہے آئے وہ حضرتؐ کے پاس مسلمان ہوکر بعد اُسکے کہ لوٹا گیا مال اُنکا اور بندی کی کئی اولاد اُنکی اور تقسیم کی گئی صحابہ میں اور غزوہ ہوازن کہ اُسکو غزوہ حنین بھی کہتے ہیں واقع ہوا بعد فتح مکہ کے اور غنیمت اُسمیں بہت ہاتھ لگی اور حضرتؐ نے اذن چاہا صحابہؓ سے پھیرنے بندی کے اس لیے کہ اموال اُنکے اور بندی اُنکے ہوگئے تھے ملک مجاہدین کے پس نہیں جائز رکھنا بغیر اذن اُنکے ملک کا بغیر اذن اُنکے کے

شرح **بزع** **وعن** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَ ثَقِيْفٌ حَلِيْفًا لِبَنِيْ عُقَيْلٍ فَاَسَرَتْ ثَقِيْفٌ رَجُلَيْنِ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَسَرَ اَصْحَابُ

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ بَنِیْ عُقَیْلٍ فَاوْثَقُوْہُ فَطَرَحُوْہُ فِیْ الْحَرَّۃِ فَمَرَّ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَادَاہُ یَا مُحَمَّدُ یَا مُحَمَّدُ فَقَامَ فَاَتَاہُ فَقَالَ مَا شَاْنُکَ فَقَالَ اِنِّیْ مُسْلِمٌ فَقَالَ لَوْ قُلْتَہَا وَاَنْتَ تَمْلِکُ اَمْرَکَ اَفْلَحْتَ کُلَّ الْفَلَاحِ فَقَالَ اِنَّہٗ اَسَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالرَّجُلَیْنِ اللَّذَیْنِ سَرَعْتَ فِیْہِمَا وَفَدَہٗ

زینب کو وہ چیز کہ واسطے اُسکے ہے یعنی مال کہ بدلے مین ابو العاص کے بھیجا ہے تو کرو تم پس عرض کیا صحابہؓ نے کہ ہان یعنی مال بھیجدیتے ہین ہم اور ابو العاص کو چھوڑ دیتے ہین اور تھے حضرتؐ کہ عہد لیا ابو العاص سے یعنی وقت چھوڑنے اُنکے کے یہ کہ چھوڑ دے راہ زینب کی طرف اُنکے یعنی حضرتؐ کے پاس مدینے مین زینب کو آنے دے مانع نہو اور بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زیدؓ بن حارثہ کو اور ایک اور شخص کو انصار مین سے اور فرمایا ٹھیرے رہنا تم بیچ بطن ناجج کے یہانتک کہ آوین تمھارے پاس زینبؓ پس ساتھ رہنا تم اُنکے یہانتک کہ لاؤ اُنکو نقل کی یا احمد ابو داؤد نے

ف حضرت زینبؓ بیٹی حضرتؐ کی تھین سب سے بڑی اور ابو العاص بن ربیع بن عبد العزی بن عبد شمس بن عبد مناف بھانجے تھے حضرت خدیجہ کے اور خاوند حضرت زینبؓ کے وہ بھی بدر مین قید ہوے تھے اور حضرت خدیجہ بیوی حضرتؐ کی تھین سب اولاد حضرتؐ کی انھین سے ہوئی سوا حضرت ابراہیم کے کہ اور سے تھے اور حضرت زینبؓ کے نکاح مین تھین تو سبب تھا اُسوقت تک نکاح ہونا عورت مسلمان اور مرد کافر کا جائز تھا اور حضرتؐ نے جو دو شخصون کو بھیجا زینب کے لانیکے لیے باوجودیکہ محرم شرعی نہ تھے تو یہ مخصوص اسی مقام مین تھا بسبب امن کے بلحاظ صاحبزادی ہونے حضرتؐ کے اور عورت کو نامحرم کے ساتھ سفر کرنا جائز نہین اور بطن ناجج نام ایک جگہ کا ہے قریب مکہ کے آٹھ کوس پر اور لفظ ناجج کو صاحب قاموس نے ساتھ یاے تحتانیہ اور زیر پیش حا کے لکھا ہے اور ساتھ نون اور جیم کے اور جاے حملہ کے بھی علما نے ضبط کیا ہے چنانچہ بیع اکثر نسخون مشکوٰۃ اور مصابیح کے اسیطرح ہے اور حضرت زینبؓ جب ہجرت کر کے مدینہ سے مکہ کو آئین تو ابو العاص مکہ ہی مین رہے دین کفر پر اور بعد ازان تفاوت پڑا اُنکو سفر شام کا تجارت کے لیے جب نزدیک مدینہ کے پونہچے تو مسلمانون نے چاہا کہ اُنسے مال چھین لین یہ خبر حضرت زینبؓ کو پونہچی وہ حضرتؐ پاس حاضر ہوئین اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا نہین ہے عہد پیمان مسلمانون کے ایک یعنی جب ایک مسلمان نے کافر کو امان دی تو سب کو چاہیے کہ امان دین فرمایا حضرتؐ نے کہ ہان یہ کہا حضرت زینبؓ نے کہ گواہ رہیے اے رسول خدا کے کہ مین نے امان دی ابو العاص کو صحابہؓ نے جب حال دیکھا تو بغیر ہتھیار کے ابو العاص کے پاس گئے اور کہا اے ابو العاص تو شرفاء قریش سے اور پیغمبر کے چچا کا بیٹا ہے مسلمان ہو جاتا یہ سب مال تیرے ہی پاس رہیگا ابو العاص نے کہا یہ تم کیسی بُری بات ہے حاشا مین اپنے اسلام کو ساتھ اس اموال کے بدلیدون پس ابو العاص مکہ کو گئے اور اموال لوگون کے سپرد اُنکو کیے اور کہا اہل مکہ اموال تمھارے تمکو پونہچ چکے اُنھون نے کہا پونہچ چکے کہا گواہ ہو کہ مین مسلمان ہون اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ بعد ازان ہجرت کر کے مدینہ کو آئے حضرتؐ نے زینبؓ کو پھر اُنکے کیساتھ نکاح جدید کے باقدیم کے اسمین اختلاف ہے اور آنحضرتؐ ابو العاص سے محبت رکھتے تھے اور بہت راضی تھے اُنسے اور شہید ہوے وہ دن یمامہ کے حضرت ابو بکرؓ کی خلافت مین برخ ع وَعَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَسَرَ اَهْلَ بَدْرٍ قَتَلَ عُقْبَةَ بْنَ اَبِيْ مُعَيْطٍ وَالنَّضْرَ بْنَ الْحَارِثِ وَمَنَّ عَلٰى اَبِيْ عَزَّةَ اَلْجُمَحِيِّ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب قید کیا اہل بدر کو قتل کیا عقبہ بن ابی معیط کو اور نضر بن حارث کو اور منت رکھی ابی عزہ جمحی پر قتل کی یہ شرح سنہ مین ف امام کو اختیار ہے کہ کافر قیدی اگر مسلمان نہون تو چاہے قتل کرے اُنکو اور چاہے غلام کر کر رکھے اور چاہے چھوڑ دے اُنکو آزاد کر کر واسطے ذمہ مسلمانون کے اور منت رکھے یعنی چھوڑ دینا بغیر عوض کے یہ منسوخ ہے ع وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَرَادَ قَتْلَ عُقْبَةَ بْنِ اَبِيْ مُعَيْطٍ قَالَ لِمَنْ لِّلصِّبْيَةِ قَالَ النَّارُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ارادہ کیا مارڈالنے عقبہ بن ابی معیط کا کہا کون پالیگا بچہ کو تو فرمایا آگ قتل کی یا ابو داؤد نے ف یہ عبارت ہے ضائع ہونے سے یعنی اگر صلاحیت رکھتی آگ کی کہ ہوتی مددگار و غمخوار تو وہ ہوتی ع وَعَنْ عَلِيٍّ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ جِبْرَئِيْلَ هَبَطَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ خَيِّرْ هُمْ يَعْنِيْ اَصْحَابَكَ فِيْ اُسَارٰى بَدْرٍ اَلْقَتْلَ اَوِ الْفِدَاءَ عَلٰى اَنْ يُّقْتَلَ مِنْهُمْ قَابِلًا مِّثْلُهُمْ قَالُوْا الْفِدَاءَ وَيُقْتَلُ مِنَّا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے علی سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ جبرئیل آئے حضرت پر پس کہا واسطے اُنکے اختیار دے اُنکو یعنی اپنے یارون کو

ف یہ حکم اس کافر کا ہے جو مرد ہو عاقل ہو بالغ ہو (۱۲ منہ) ع یہ حکم اس کافر کا ہے جو مرد ہو عاقل ہو بالغ ہو (۱۲ منہ)

بیچ قیدیون غزوہ بدر کے کہ قتل کرین قیدیون کو یا بدلہ لین یعنی مال لیکر چھوڑین انکو اس شرط پر کہ مارے جاوین صحابہؓ مین سے سال آیندہ مانند اُنکے یعنی گنتی مین کہ ستر تھی عرض کیا صحابہؓ نے اختیار کیا ہمنے بدلہ لینا اور یہ کہ مارے جاوین ہم مین سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے

ف دن جنگ بدر کے ستر کفار قریش مارے گئے اور ستر بندی کر کر لائے گئے حضرتؐ کے پاس حضرتؐ نے مشورہ کیا اُنکے مقدمے مین ابوبکرؓ سے کہ کیا کیا چاہیے انکو مار دیے یا فدیہ لیکر چھوڑ دیجیے ابوبکرؓ نے کہا کہ جیتا رکھیے انکو مار دیے نہین شاید کہ خدا تعالیٰ توبہ نصیب کرے انکو اور توفیق اسلام کی دے اور لیجیے اُنسے فدیہ تا قوت پکڑین بسبب اُسکے صحابؓ آپکے اور حضرت عمرؓ نے کہا گردن ماریے انکی کہ یہ سب پیشوا کفر کے ہین اور خدا تعالیٰ نے تمکو بے نیاز کیا ہے مال لینے سے پس مختار کیا حضرتؐ نے صحابہؓ کو کہ ایک چیز وہ چیز و مین سے اختیار کرو قتل یا فدا بایں شکل فدا بایں شرط کہ مارے جاوین ستر آدمی سال آیندہ تم مین سے اور فتح کا فرون کی ہوگی اُنھون نے یہی اختیار کیا پس اسیطرح واقع ہوا کہ سال آیندہ غزوہ احد مین ستر تن مسلمانون سے شہید ہوئے کہ حمزہ بن عبد المطلب اور مصعب بن عمیر بھی اُنھین مین تھے پھر حاضر ہوے حضرت عمرؓ حضرتؐ کے پاس پس دیکھا کہ آنحضرتؐ اور حضرت ابوبکرؓ رو رہے ہین کہا اُنھون نے کیون روتے ہین آپ فرمائیے تا مین بھی روؤن پس فرمایا حضرتؐ نے کہ روتا ہون مین تیرے یارون پر کہ فدا اختیار کیا اونھون نے کیا گیا بچہ عذاب اُنکا نزدیک اس درخت سے اشارہ کیا ایک درخت کی طرف کہ نزدیک تھا اور روایت کیا گیا ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے اگر بھیجا جاتا عذاب نجات نہ پاتا اُس سے مگر عمرؓ اور سعدؓ بن معاذ کہ وہ بھی اس مشورہ مین شریک حضرت عمرؓ کے تھے اور صحابہؓ نے یہ بات اختیار کی بسبب نہایت رغبت اور حرص کے بیچ اسلام قیدیون بدر کے کہ شاید وہ مسلمان ہون اور بسبب رغبت شہادت پانے کے سال آیندہ مین اور بسبب ترحم کے اقربا پر اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہے کہ جب وہ اختیار دیے گئے اور اختیار کی ایک چیز دو چیزو مین سے تو عتاب اُنپر کیون ہوا اختیار ہونا منافی اسکے ہے جواب یہ کہ اختیار دینا بطریق امتحان کے تھا کہ دیکھین پسندیدہ حق اختیار کرتے ہین یا اُس چیز کو کہ دل اُنکا چاہتا ہے پس جبکہ اپنی خواہش کی چیز اختیار کی تو عتاب کیے گئے اُپر اور تورپشتی نے بعید جانا ہے حدیث تخییر کو بسبب ہونے اُسکے کے مخالف اُس چیز کے کہ ظاہر قرآن ہے اور ترمذی نے بھی اُپر حکم غرابت کا کیا ہے وطیبی نے کہا کہ حکم کرنا ساتھ غرابت کے موجب طعن نہین اسلیے کہ غریب کبھی صحیح بھی ہوتی ہے ۱۲ ع وعن عطیۃ القرظی قال کنت فی سبی قریظۃ عرضنا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکانوا ینظرون من انبت الشعر قتل ومن لم ینبت لم یقتل فکشفوا عانتی فوجدوہا لم تنبت فجعلونی فی السبی رواہ ابوداود وابن ماجۃ والدارمی ۱۲ اور روایت ہے عطیہؓ قرظی سے کہ کہا تھا مین بیچ بندی قریظہ کے پس دیکھتے صحابہؓ عضو مخصوص زیر زناف کھول کر لڑکون کو کہ بندی مین آئے تھے پس جس کسی کے جمے ہوتے تبال زیر زناف کے وہ شخص مارا جاتا یعنی اس لیے کہ علامت بلوغ کی ہے پس گنا جاتا قتال کرنیوالون سے اور جسکے نہ جمے ہوتے نہ مارا جاتا یعنی اس لیے کہ وہ ذریت سے ہے پس کھولی زیر زناف میرے پس ملی یا اُسکو کہ نہ جمے تھے بال پس ٹھیرایا مجھکو بندی مین نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف کہا تورپشتی نے کہ اولانا گیا جسنا یا نکو علامت بلوغ کی بنا بر ضرورت کے اس لیے کہ اگر پوچھے جاتے احتلام سے یا سن بلوغ سے تو سچ نہ کہتے بخوف ہلاک کے ۱۲ ع وعن علی قال حرج عبدان الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی یوم الحدیبیۃ قبل الصلح فکتب الیہ مولاہما فقالوا یا محمد واللہ ما خرجوا الیک رغبۃ فی دینک وانما خرجوا ہربا من الرق فقال ناس صدقوا یا رسول اللہ ردہم الیہم فغضب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال ما اراکم تنتہون یا معشر قریش حتی یبعث اللہ علیکم من یضرب رقابکم علی ہذا وابی ان یردہم وقال ہم عتقاء اللہ رواہ ابوداود ۱۲ اور روایت حضرت علیؓ سے کہ کہا نکلے کتنے ایک غلام طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی دن حدیبیہ کے پہلے صلح سے پس لکھا طرف حضرتؐ کے غلاموں کے مالکون نے کہا اے محمد قسم اللہ کی نہین نکلے یہ طرف تمھارے رغبت کرنے کر بیچ دین تمھارے کے اور سوا اسکے نہین کہ نکلے ہین بھاگ کر

ف اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ناکان لنبی ان یکون لہ اسری حتی یثخن فی الارض الآیۃ اور اسکے نزول سے پہلے فدا حرام تھا ۱۲ منہ

ع یعنی ۱۲ منہ

سع یعنی جب اس سے استدلال کیا علی بن ابی طالب نے کہ کافر بالغ قتل کیا جاوے گا ۱۲ منہ

غلامی سے یعنی واسطے خلاص ہونیکے غلامی سے پس کہا کتنے لوگوں نے یعنی صحابہؓ میں سے کہ سچ کہا انکے مالکوں نے یا رسول اللہ پھیر بھیجے انکو طرف
اُنکے پس غصہ ہوئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ نہیں دیکھتا میں تمکو کہ باز آؤ اے گروہ قریش یعنی فرمانی اور حکم نفس سے یہاں تک کہ بھیجے گا
اللہ تعالیٰ تمپر اُس شخص کو کہ مارے گردن تمھاری اس حکم پر یعنی او پر بھیجنے اُن غلاموں کے اور لاحق کرنے اُنکے کے دار الحرب میں بعد اُنکے نے اسلام کے
اور قبول نیکی پھیرنا اُنکا اور فرمایا یہ ہیں آزاد کیے ہوئے خدا یتعالیٰ کے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** حضرت غصہ اس سبب ہوئے کہ اُن لوگوں نے
معارضہ کیا حکم شرع کا اُنکے حق میں ساتھ گمان اپنے کے اور گواہی دی اُنکے مالکوں کے دعوے کی اور حکم شرع اُنکے حق میں یہ تھا کہ وہ ہوتے تھے سبب
نکلنے کے دار الحرب سے معصوم اور آزاد بمجرد اسلام کے نہیں جائز تھا پھیرنا اُنکا پس تھی مدد کرنی اُنکے مالکوں کی زیادتی پر ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ**
فصل تیسری **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ اِلٰى بَنِيْ جَذِيْمَةَ فَدَعَاهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ
فَلَمْ يُحْسِنُوْا اَنْ يَقُوْلُوْا اَسْلَمْنَا فَجَعَلُوْا يَقُوْلُوْنَ صَبَأْنَا صَبَأْنَا فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ وَيَاْسِرُ وَدَفَعَ اِلٰى كُلِّ رَجُلٍ مِّنَّا اَسِيْرَهُ
حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمٌ اَمَرَ خَالِدٌ اَنْ يَّقْتُلَ كُلُّ رَجُلٍ مِّنَّا اَسِيْرَهُ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا اَقْتُلُ اَسِيْرِيْ وَلَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِيْ اَسِيْرَهُ حَتّٰى قَدِمْنَا عَلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَاهُ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَبْرَأُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولیدؓ کو طرف بنی جذیمہ کے کہ نام ایک قبیلہ کا ہے پس بُلایا خالدؓ نے اُنکو طرف اسلام کے
پس اچھی طرح نہ کہہ سکے بسبب اضطراب کے کہ اسلام لائے ہم یعنی نہ کہہ سکے کلمہ اسلام کا کما حقہ پس شروع کیا کہ کہتے تھے صبانا صبانا یعنی نکلے دین اپنے سے
طرف دین اسلام کے پس شروع کیا خالد نے قتل کرنا یعنی بعضوں کا اور بندی کرنا یعنی اور دونکا اور حوالہ کیا طرف ہر شخص کے ہم میں سے قیدی اُسکا
یعنی باقی رہا قیدی ہر ایک کا ہم میں سے اُسکے ہاتھ میں یہاں تک کہ جب ہوا ایک دن حکم کیا خالدؓ نے کہ قتل کرے ہر شخص ہم میں سے قیدی اپنے کو پس
کہا میں نے یعنی ابن عمرؓ نے قسم اللہ کی نہیں قتل کرونگا میں قیدی اپنے کو اور نہ قتل کریگا کوئی شخص میرے رفیقوں میں سے اپنے قیدی کو یہاں تک
کہ آئے ہم پاس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پس ذکر کیا ہمنے یہ قصہ حضرتؐ سے پس اُٹھائے حضرتؐ نے دونوں ہاتھ اپنے اور کہا یا الٰہی تحقیق میں ظاہر
کرتا ہوں بیزاری اور بے رضائی اپنی طرف تیرے اُس چیز سے کہ کی خالدؓ نے دو بار فرمایا حضرتؐ نے یہ کلام نقل کی بخاری نے **ف** یہاں تک کہ بموجب اقرار
یہاں یہ مضمون محذوف ہے کہ دیدے ہمکو قیدی ہمارے اور حکم کیا ہمکو ساتھ محافظت اُنکی کے اُسدن تک کہ حکم کریں ہمکو ساتھ قتل کرنے اُنکے کے
پس جبکہ ہوا وہ دن حکم کیا ہمکو ساتھ قتل کرنے اُنکے کے اور یہاں تک کہ آئے ہم آخر یہاں بھی یہ محذوف ہے کہ نہ قتل کریگا کوئی شخص قیدی اپنی کو
بلکہ محفوظ رکھے گا اُسکو یہاں تک کہ آویں ہم پاس حضرتؐ کے پس محفوظ رکھے ہم نے یہاں تک کہ آئے ہم اور کہا خطابی نے کہ حضرتؐ نے کلام مذکور
خالدؓ کے حق میں اس لیے فرمایا کہ خالدؓ نے تاویل یا احتیاط کی ظاہر ہوتی مراد اُنکی کہ صبا نا سے کیا مراد رکھتے ہیں اور یہ کلمہ احتمال اختیار کرے دین اسلام کا
بھی کہتا ہے لیکن چونکہ صریح اسلام سے عدول کیا قبول نہ کیا خالدؓ نے قول اُنکا اور حمل کیا بدین ہونے پر ع **بَابُ الْاَمَانِ**
باب بیان امن دینے کے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَتْ ذَهَبْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُّهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ فَسَلَّمْتُ فَقَالَ مَنْ هٰذِهِ فَقُلْتُ اَنَا اُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ
اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ مَرْحَبًا بِاُمِّ هَانِئٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهٖ قَامَ فَصَلّٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
زَعَمَ ابْنُ اُمِّيْ عَلِيٌّ اَنَّهٗ قَاتِلٌ رَجُلًا اَجَرْتُهُ فُلَانُ بْنُ هُبَيْرَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ يَا اُمَّ هَانِئٍ
قَالَتْ اُمُّ هَانِئٍ وَذٰلِكَ ضُحًى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلتِّرْمِذِيِّ قَالَتْ اَجَرْتُ رَجُلَيْنِ مِنْ اَحْمَائِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَّنَّا مَنْ اَمَّنْتِ

روایت ہو ام ہانیؓ بیٹی ابی طالب کی سے کہ کہا گئی مین طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سال فتح مکہ کے پس پایا مینے اُنکو نہاتے اِس حال مین کہ حضرت فاطمہؓ بیٹی حضرتؐ کی پردہ کیے ہوئے تھین حضرتؐ کا ساتھ کپڑے پس سلام کیا مینے پس فرمایا کون ہے یہ کہا مین نے ام ہانیؓ بیٹی ابی طالب کی پس فرمایا خوشوقتی ہے ام ہانیؓ کو پس جبکہ فارغ ہوئے اپنے غسل سے کھڑے ہوے پس نماز پڑھی آٹھ رکعت یعنی چاشت کی لپٹے ہوے ایک کپڑے مین پھر فارغ ہوے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے پس کہا مین نے یا رسول اللہ کہا بیٹے مان میریؑ کے نے کہ علیؓ ہین کہ وہ قتل کرینوالے ہین اس شخص کو کہ پناہ دی مین نے اُسکو کہ فلانا بیٹا ہبیرہ کا ہے پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق پناہ دی ہمنے اُسکو کہ پناہ دی تو نے اے اُم ہانیؓ کہا اُم ہانیؓ نے اور یہ وقت تھا وقت چاشت کا قتل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ روایت ترمذی کے یون ہے کہ کہا ام ہانیؓ نے پناہ دی مین نے دو شخصون کو کہ ناتے دار تھے میرے خاوند کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق امان دی ہمنے اُسکو کہ امان دی تو نے ف ہبیرہ اُم ہانیؓ کے خاوند کا نام ہے کہ بعد الاسلام ام ہانیؓ کے اُس سے تفریق واقع ہوئی اور یہ شخص ہبیرہ کی اولاد مین سے تھا اُم ہانیؓ نے اُسکو امان دی اور حضرت علیؓ اُسکی امان کو قبول نہ کرتے تھے اور چاہتے تھے کہ اُسکو مار ڈالین پس ام ہانیؓ نے حضرتؐ کے پاس حاضر ہو کر حقیقت حال عرض کی اور ترمذی کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ام ہانیؓ کے گھر مین نہاتے تھے اور ظاہر اِس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت اپنے مکانین نہا رہے تھے یا حضرت فاطمہؓ کے گھر مین پس تطبیق اِنمین یون دی جاوے کہ تعدد واقعہ پر والله اعلم ۱۲ مع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال انه المرأة لتأخذ للقوم یعنی تجیر علی المسلمین رواه الترمذی روایت ہو ابی ہریرہؓ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق عورت البتہ لیتی ہے واسطے قوم کے یعنی پناہ دیتی ہے مسلمانون کو نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی اگر مسلمان عورت امان دے ایک قوم کو کافرونمین سے تو لازم ہے سب مسلمانون کو کہ امان دین اُسکو اور توڑین نہین اُسکو **وعن** عمرو بن الحمق قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من امن رجلا علی نفسه فقتله اعطی لواء الغدر یوم القیامة رواه فی شرح السنة اور روایت ہو عمرو بن حمقؓ سے کہ کہا سُنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے جو کوئی امن دے کسی شخص کو اُسکی جانپر پھر مار ڈالے اُسکو دیا جاویگا نشان بدعہدی کا دن قیامت کے نقل کی یہ شرح السنہ مین ف یہ کنایہ ہے نصیحت کرنے اُسکے سے روبرو خلائق کے اور حد شتون مین آیا ہے کہ روز قیامت کے عہد شکن کو ایک نشان دیا جاویگا کہ پہچانا جاویگا ساتھ اُسکے ۱۲ **وعن** سلیم بن عامر قال کان بین معاویة وبین الروم عهد وکان یسیر نحو بلادهم حتی اذا انقضی العهد اغار علیهم فجاء رجل علی فرس او برذون وهو یقول الله اکبر الله اکبر وفاء لا غدر فنظر فاذا هو عمرو بن عبسة فأرسل إلیه معاویة عن ذلك فقال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من کان بینه وبین قوم عهد فلا یحلن عهدا ولا یشدنه حتی یمضی امده او ینبذ الیهم علی سواء قال فرجع معاویة بالناس رواه الترمذی وابو داود اور روایت ہو سلیم بن عامرؓ سے کہ کہا تھا درمیان معاویہؓ کے اور درمیان رومیون کے عہد صلح کہ ایک وقت معلوم تک لڑین نہین اور رہتے معاویہ سیر کرتے طرف شہرون اُنکے کے تاکہ جسوقت پورا ہو عہد اور گذرے وہ وقت کہ عہد اُسوقت تک کا کیا تھا غارت کرین اُنپر یعنی یکایک اُنپر جا پڑین اور لوٹین اور اگر اُنہ مکانین بیٹھے رہتے اور اُسوقت جاتے تو وہ خبردار ہو جاتے پس آیا ایک شخص سوار گھوڑے عربی پر یا ترکی پر اِس حال مین کہ وہ کہتا تھا اللہ اکبر اللہ اکبر وفا ہو نہ غدر یعنی واجب ہے کہ تم وفاے عہد کرو نہ عہد شکنی یعنی تم کہ پھرتے ہو ایام صلح مین دشمنون کے شہرون کی طرف داخل عذر کے ہے نہ وفا پس دیکھا لوگون نے پس گمان کیا وہ تھا عمرو بن عبسہ صحابیؓ پس پوچھا اُس سے معاویہؓ نے اسبات کو یعنی یہ کہ پھرنا ہمارا یہان کیون عذر ہے پس کہا

عمرؓو نے کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے جو شخص کہ ہو درمیان اُسکے اور درمیان کسی قوم کے عہد پس توڑے عہد کو اور نہ باندھے
عہد یعنی متغیر کرے عہد کو کسی طرح تمام اِس کلام سے مراد ہے نہ تغیر کرنا عہد کا و الا شد عہد کہ یعنی باندھنے اور محکم کرنیکے ہی محمود ہے ع **وعن**
ابی رافعؓ قال بعثتنی قریش الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القی فی قلبی الاسلام
فقلت یا رسول اللہ انی واللہ لا ارجع الیھم ابدا قال انی لا اخیس بالعھد ولا احبس البرد ولکن ارجع فان کان فی نفسک الذی فی نفسک الان
فارجع قال فذھبت ثم اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاسلمت رواہ ابو داؤد اور روایت ہی ابی رافعؓ سے کہ کہا بھیجا مجکو قریش نے طرف رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے یعنی صلح حدیبیہ مین جبکہ دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ڈالا گیا میرے دلمین اسلام پس کہا مین نے یا رسول اللہ تحقیق مین قصد
کی نہین پھر کرجاؤنگا طرف اُنکے کبھی فرمایا تحقیق مین نہین توڑتا عہد اور نہین قید کرتا قاصدون کو ولیکن پھر جا تو پس اگر رہے تیرے دل مین وہ چیز کہ
تیرے دلمین ہے اب پس پھر آیا کہا ابو رافعؓ نے پس گیا مین پھر آیا مین حضرت کے پاس اور مسلمان ہوا مین یعنی اظہار اسلام کیا نقل کی یہ ابو داود نے

ف حضرتؐ نے اُسکو رد کا اِسلیے نہین کہ جو اب موافق مدعا اُنکے کے دے آوے اور پھر آیا یعنی طرف ہمارے کفار کے پاس پھر اسلام لایعنی
ابھی اظہار اسلام کر بلکہ وہان جا پھر وہان سے اُکر اظہار اسلام کرنا ع **وعن** نعیم بن مسعودؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لرجلین
جاء امن عند مسیلمۃ اما واللہ لولا ان الرسل لا تقتل لضربت اعناقکما رواہ احمد و ابو داؤد اور روایت ہے نعیم بن مسعودؓ سے یہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو شخصون کو کہ آئے تھے مسیلمہ کے پاس سے خبردار ہو قسم ہے خدا کی اگر نہوتی شریعت یہ کہ ایلچی نہین مارے جاتے تو مین البتہ
مارتا تمین گردنین تمھاری نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد نے **ف** مسیلمہ کذاب نے دعوی نبوت کا کیا تھا اور نام اُن دونون شخصون کا ابو نکا عبد اللہ
ابن نواحہ اور ابن آثال تھا اور اُنھون نے حضرت کے سامنے اگر کہا تھا شہادت مسیلمہ رسول اللہ ہونیکی حضرتؐ نے خفا ہو کر کلام مذکور فرمایا ع
وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی خطبتہ اوفوا بحلف الجاھلیۃ فانہ
لا یزیدہ یعنی الاسلام الا شدۃ ولا تحدثوا حلفا فی الاسلام رواہ الترمذی ثم من طریق حسین بن ذکوان عن عمرو وقال حسن
اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُنھون نے نقل کی اپنے دادا سے یہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے خطبے مین پورا
کرو جاہلیت کی قسم کو پس تحقیق وہ نہین زیادہ کرتا اسکو یعنی اسلام زیادہ نہین کرتا اُس قسم مین مگر قوت کو یعنی اسلام مین فاے عہد سو گو زیادہ ہو مگر
منافات ساتھ اسکے نہین رکھتا اور نہ پیدا کرو قسم کو بیچ اسلام کے نقل کی یہ ترمذی نے طریق حسین بن ذکوان کے سے عمرو سے اور کہا حسن ہے

ف پورا کرو جاہلیت کی قسم کو یعنی عہد و قسمین کہ زمانہ جاہلیت مین اوپر مدد کرنے آپسکی کے ہون پورا کرو بموجب قول اللہ تعالی کے اوفوا
بالعقود اور مراد وہ عہد و قسمین ہین کہ زیان نرکھین دین مین جیسکہ اللہ تعالی نے فرمایا وتعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم
والعدوان حاصل یہ کہ جو قسمین اور عہد ایام جاہلیت مین فتنون اور قتال پر واقع ہوئین منع کیا گیا ہے پورا کرنا اُنکا اسلام مین بموجب قول
اُنحضرتؐ کے لا حلف فی الاسلام اور جو کہ ہون جاہلیت مین اوپر نصرت مظلوم اور صلہ ارحام کے اور مانند اُنکے کے پس اسلام مقوی اور
مؤید اُنکا ہے بموجب اِس حدیث حضرتؐ کے ایما حلف کان فی الجاھلیۃ لم یزدہ الاسلام الا شدۃ اور نہ پیدا کرو آنحضرتؐ نے کہ اسلام کا فی ہے
بیچ واجب ہونے مدد کرنے یا ہمدگری کے اور کہا طیبی نے تنکیر لفظ حلفا مین محتمل دو وجہون کو ہے ایک تو یہ کہ جنس کے لیے ہو یعنی کوئی قسم نہ پیدا کرو

اور دوسرے یہ کہ نوع کے لیے ہو کہتا ہو مین کہ ظاہر وجہ دوسری ہی ہے اور مؤید ہے اسکو قول مظہر کا یعنی اگر قسم کھائی ہو تنے جاہلیت مین کہ مدد کرے بعض تمھارا بعض کی پس جب مسلمان ہو پور اکر و بشرطیکہ مرد حق پر ہو ولیکن نہ پیدا کرو قسم اسلام مین یہ کہ وارث ہو بعض تمھارا بعض کا موع مع

وَذِكْرُ حَدِيثُ عَلِيٍّ الْمُسْلِمُونَ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ فِي كِتَابِ الْقِصَاصِ اور ذکر کی گئی حدیث حضرت علی کی کہ ابتدا اسکی یہ ہے المسلمون تتکافأ دمائھم بیچ کتاب قصاص کے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنِ** ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ جَاءَ ابْنُ النَّوَّاحَةِ وَابْنُ أُثَالٍ رَسُولَا مُسَيْلِمَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمَا أَتَشْهَدَانِ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ فَقَالَا نَشْهَدُ أَنَّ مُسَيْلِمَةَ رَسُولُ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ لَوْ كُنْتُ قَاتِلًا رَسُولًا لَقَتَلْتُكُمَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَمَضَتِ السُّنَّةُ أَنَّ الرُّسُلَ لَا يُقْتَلُ رَوَاهُ أَحْمَدُ روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ کہا آیا بیٹا نواحہ کا اور بیٹا اثال کا کہ ایلچی تھے مسیلمہ کذاب کے پاس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پس کہا واسطے اُن دونون کے آیا گواہی دیتے ہو تم کہ تحقیق مین رسول خدا کا ہون کہا اُن دونون نے کہ گواہی دیتے ہین ہم کہ مسیلمہ رسول خدا کا ہے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایمان لایا مین ساتھ اللہ کے اور رسول اُسکے کے اگر ہوتا مین قتل کرنیوالا ایلچیون کو البتہ قتل کرتا مین تم دونون کو کہا عبداللہ بن مسعود نے کہ جاری ہوئی سنت یہ کہ ایلچی نہ مارا جاوے یعنی اگرچہ ناسزا اور سخت کہے اور مستحق قتل ہو نقل کی یہ حمد نے **ف** ایلچیون نے جو جواب دیا تو گویا انکار کیا حضرت کی رسالت کا اور اقرار کیا مسیلمہ کے تابعدار ہونیکا اور پھر حضرت نے جو فرمایا آمنت باللہ الخ تو اُسمین نہایت تواضع اور طلب حق و حلم اور جلدی کرنا ساتھ عذاب اُنکے کے ہے اور اسمین مزہ ہے ساتھ انکار نبوت اُس لعین کے اور تکذیب دعوی اُسکے کے ع **بَابُ قِسْمَةِ الْغَنَائِمِ وَالْغُلُولِ فِيهَا** باب ہے بیچ بیان تقسیم کرنے غنیمتون کے اور خیانت کرنے کے مال غنیمت مین **ف** غنیمت اُس مال کو کہتے ہین کہ کفار سے حاصل ہو ساتھ قتال کے اور نہیں قتال کے جو حاصل ہو اُسکو فیٔ کہتے ہین ع **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِأَحَدٍ مِنْ قَبْلِنَا ذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ رَأَى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَطَيَّبَهَا لَنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نقل کی مغیر ضد اصلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا پس نہین حلال تھی غنیمت واسطے کسی کے پہلے ہمسے بسبب اسکے کہ اللہ تعالی نے دیکھا ضعیف ہونا ہمارا اور عاجز ہونا ہمارا پس حلال کیا اُس غنیمت کو واسطے ہمارے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا طیبی نے کہ حرف ف کلمہ فلم تحل مین عاطفہ ہے کہ عطف کیا ہے اُس کلام کو پہلے اِس سے بیچ تتمہ ہے کلام سابق کا جیسکہ تیسری فصل مین ابی ہریرہؓ سے مذکور ہے اور اگلی تو مین یہ معمول تھا کہ جب جہاد کرتے تو جمع کرتے غنیمت کو پس اگر اُترتی آگ آسمان سے اور جلا دیتی اُسکو تو جاتے کہ جہاد اُنکا مقبول ہوا اور نہیں تو نہین ع **وَعَنْ** اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا الْتَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ فَرَأَيْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَضَرَبْتُهُ مِنْ وَرَائِهِ عَلَى حَبْلِ عَاتِقِهِ بِالسَّيْفِ فَقَطَعْتُ الدِّرْعَ وَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِي ضَمَّةً وَجَدْتُ مِنْهَا رِيحَ الْمَوْتِ ثُمَّ أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَأَرْسَلَنِي فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ مَا بَالُ النَّاسِ فَقَالَ أَمْرُ اللّٰهِ ثُمَّ رَجَعُوا وَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ فَقُمْتُ فَقَالَ مَا لَكَ يَا أَبَا قَتَادَةَ فَاقْتَصَصْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ رَجُلٌ صَدَقَ وَسَلَبُهُ عِنْدِي فَأَرْضِهِ مِنِّي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لَا هَا اللّٰهِ إِذًا لَا يَعْمِدُ إِلَى أَسَدٍ مِنْ أُسْدِ اللّٰهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ فَيُعْطِيكَ سَلَبَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ فَأَعْطِهِ فَأَعْطَانِيهِ فَابْتَعْتُ بِهِ مَخْرَفًا فِي بَنِي سَلِمَةَ فَإِنَّهُ لَأَوَّلُ مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ فِي الْإِسْلَامِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی قتادہؓ سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سال غزوہ حنین کے مین کہ بعد فتح مکہ کے واقع ہوا پس جبکہ ملے ہم یعنی جماعت مسلمانون کی ساتھ کافرون کے لڑنیکے لیے ہوئی

مسلمانوں کو صورت شکست کی پس دیکھا مین نے ایک شخص کو مشرکین مین سے کہ تحقیق غالب ہوا ایک شخص مسلمانون مین سے پس مارا مین نے اُسکو پیچھے اُسکے سے اوپر گردن اُسکی کے ساتھ تلوار کے پس کاٹی مین نے زرہ اور متوجہ ہوا وہ مشرک مجھپر پس پونچا مجکو پونہنا کہ پائی مین نے اُس سے بو موت کی یعنی قریب برگ ہوا پھر پایا اُسکو موت نے پس چھوڑ دیا مجکو پھر ملا مین عمر بن خطابؓ سے پس کہا مین نے کیا حال ہے لوگون کا کہ بھاگتے ہین پس کہا حکم ہے اللہ کا یعنی یہ قضاو قدر الٰہی سے ہوا ہے پھر پھرے مسلمان یعنی بہ شکست کے لڑنیکے لیے اور بیٹھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا جو شخص کہ قتل کرے کسی کو یعنی کافر دنمین واسطے اُسکے ہو قتل کرنے پر شاہد یعنی اگرچہ ایک ہی ہو پس واسطے اُسکے ہے اسباب اُسکا پس کہا مین نے یعنی اپنے دل مین کون شخص گواہی دیگا واسطے میرے کہ مین نے اُس مشرک کو مارا ہے پھر بیٹھا مین پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مانند اس قول پہلے کے یعنی جو شخص قتل کرے الخ پس کہا مین نے کون گواہی دیگا واسطے میرے پھر بیٹھ گیا مین پھر فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مانند اُسکے پس کھڑا ہوا مین پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے واسطے تیرے اے ابو قتادہؓ یعنی کھڑا ہوتا ہے اور بیٹھتا ہے تو مانند صاحب عرض ورطا لب حاجت کے پس خبر دی مین نے حضرت کو کہ مین نے فلانے مشرک کو مارا ہے پس کہا ایک شخص نے سچ کہتا ہے ابو قتادہؓ اور اسباب اُس مشرک کا میرے پاس ہے پس راضی کر دو اُسکو مجھسے یعنی دیجیے اُسکو عوض اِس اسباب کے تاکہ وہ میرے لیے یا راضی کر دیجیے اُسکو ساتھ مصالحت کے آپمین پس کہا ابو بکرؓ نے نہیون ہو جاہیے قسم خدا کی اسوقت نہ قصد کریگے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف شیر کے شیرون خدا کے سے کہ ابو قتادہؓ ہے کہ لڑتا ہے اللہ اور رسول کی خوشی کے لیے پھر دیوین تجکو اسباب اُسکا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس شخص کو کہ سچ کہا ابو بکرؓ نے پس دے ابو قتادہؓ کو اسباب اُس مشرک کا پس دیا اُس شخص نے مجکو اسباب اُسکا پس خریدا مین نے ساتھ اُسکے ایک باغ کہ تھا بنی قبیلہ بنی سلمہ کے پس تحقیق وہ البتہ پہلا مال تھا کہ جمع کیا مین نے اُسکو اسلام مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس غزوہ مین مسلمانون کو تھوڑی سی شکست ہوئی تھی اور حضرتؐ بجاے خود قائم تھے پھر سفید پر سوار اور عباس بن عبد المطلب اور ابو سفیان بن الحارث باگ پکڑے ہوئے روکتے تھے حضرتؐ کو اور حضرتؐ ارادہ کرتے تھے حملہ کرنیکے لیے اور فرماتے تھے انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب ۱۲ **وعن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسھم للرجل ولفرسہ ثلثۃ اسھم لہ وسھما لفرسہ متفق علیہ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حصے دیے واسطے آدمی کے اور واسطے گھوڑے اُسکے کے تین حصے ایک حصہ اُسکا اور دو حصے گھوڑے اُسکے کے نقل یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اسپر عمل اکثر ائمہ کا ہے اور بعضون کے نزدیک سوار کے دو حصے ہین اور مذہب امام اعظمؒ کا بھی یہی ہے اس لیے کہ حضرتؐ نے سوار کو دو حصے دیے چنانچہ فصل دوسری مین وہ حدیث آوے گی اور اسی طرح روایت کیا گیا ہے حضرت علیؓ اور ابی موسیٰؓ اشعری سے اور ہدایہ مین ابن عباسؓ سے اور ابن عمرؓ سے بھی روایت کیا ہے اور کہا کہ جب روایت ابن عمرؓ سے مختلف آئی تو ترجیح دی گئی روایت غیر اُنکے کی ۱۲ ح **وعن** یزید بن ھرمز قال کتب نجدۃ الحروری الی ابن عباس یسالہ عن العبد والمراۃ یحضران المغنم ھل یضرب لھما فقال لیزید اکتب الیہ انہ لیس لھما سہم الا ان یحذیا وفی روایۃ کتب الیہ ابن عباس انک کتبت تسالنی ھل کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغزو بالنساء وھل کان یضرب لھن بسھم فقد کان یغزو بھن یداوین المرضی ویحذین من الغنیمۃ واما السہم فلم یضرب لھن لیسھم رواہ مسلم اور روایت ہے یزید بن ہرمز سے کہ لکھا نجدہ حروری نے طرف ابن عباسؓ کے درحالیکہ پوچھتے تھے ابن عباسؓ سے حال غلام اور عورت کے سے کہ حاضر ہون غنیمت مین یا تقسیم کیا جاوے واسطے اُنکے دونون کے پس کہا ابن عباسؓ نے یزید کو یہ کہ لکھ تو طرف نجدہ کے یہ کہ نہین واسطے اُن دونون کے حصے معین مگر یہ کہ دیے جاوین وہ کچھ اور بیچ ایک روایت کے ہے کہ لکھا طرف اُسکے ابن عباسؓ نے کہ تحقیق تو نے لکھا تھا درحالیکہ پوچھتا تھا مجھسے کیا تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم جہاد کرتے ساتھ عورتون کے اور کیا تھے مقرر کرتے

واسطے اُنکے حصہ پس تحقیق تھے حضرتؐ جہاد کرتے ساتھ اُنکے کہ دوا کرتین بیمار ونکی اور دی جاتین کچھ غنیمت مین سے ولیکن حصہ نہین مقرر کیا گیا واسطے اُنکے نقل کی یہ مسلم نے ف نجدہ نام سردار خوارج کا ہے اور حروری منسوب ہے ساتھ حروراء بالمد کے اور قصبہ کے کہ نام ایک گاؤن کا ہے نواح کوفہ سے کہ اول اجتماع خوارج کا وہین ہوا تھا اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ غلام اور لڑکے اور عورتین دیے جاوین کچھ غنیمت مین سے یعنی حصے سے کم اور حصہ پورا نہ مقرر کیا جاوے اُنکے لیے اور یہی مذہب ہمارا ہے اور ہدایہ مین لکھا ہے کہ غلام کو دنیا اُس صورت مین ہے کہ قتال کرے اور عورت کو اُس صورت مین کہ دوا کرے بیمار ونکی مح **وعن** سلمۃ بن الاکوع قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یظہر رباح غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا معہ فلما اصبحنا اذا عبد الرحمن الفزاری قد اغار علی ظہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقمت علی اکمۃ فاستقبلت المدینۃ فنادیت ثلثا یا صباحاہ ثم خرجت فی اثار القوم ارمیہم بالنبل وارتجز اقول انا ابن الاکوع + والیوم یوم الرضع فما زلت ادرکہم واعقرہم حتی ملحق اللہ من بعیر من ظہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا خلفتہ وراء ظہری ثم اتبعتہم ارموہم حتی القوا اکثر من ثلثین بردۃ وثلثین رمحا یستخفون ولا یطرحون شیئا الا جعلت علیہ اٰکاما من الحجارۃ یعرفہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ حتی رایت فوارس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولحق ابو قتادۃ فارس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعبد الرحمن فقتلہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر فرساننا الیوم ابو قتادۃ وخیر رجالتنا سلمۃ قال ثم اعطانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سہمین سہم الفارس وسہم الراجل فجمعہما الی جمیعا ثم اردف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وراءہ علی العضباء راجعین الی المدینۃ رواہ مسلم اور روایت ہے سلمہ بن الاکوع سے کہ کہا بھیجے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اونٹ سواری اپنی کے ساتھ رباح کہ غلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا اور مین تھا ساتھ رباح کے پس جبکہ صبح کی ہمنے تاگان عبد الرحمن فزاری نے کہ اغارا کی تھا لوٹا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹون کو پس کھڑا ہوا مین اوپر ایک ٹیلے کے اور سامنے کیا مین نے مُنہ طرف مدینہ کے اور پکارا مین نے تین بار یا صباحاہ یعنی خبردار ہو دشمن نزدیک ہے پھر نکلا مین پیچھے اُس قوم کے اور مارتا تھا اُنکو ساتھ تیر کے اور رجز پڑھتا تھا مین کہتا مین ہون بیٹا الوکع کا اور آجکا دن دن ہے ہلاک ہونے بڑوں کا یعنی ہلاک ہونے تمھارے اے کافرو کہ بُرے ہو پس ہمیشہ رہا مین پھینکتا تیرون کو اور کونچین کاٹتا تھا مین سواریون اُنکے کی یہانتک کہ نہین پیدا کیا اللہ نے کوئی اونٹ اونٹون حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سے مگر کہ ڈالا مین نے اُسکو پس پشت اپنی پھر پیچھے لگا مین اُنکے درحالیکہ تیر مارتا تھا اُنکو یہان تک کہ ڈالدین اُنھون نے زیادہ تیس سے چادرین اور تیس نیزے ہلکے ہوتے تھے یعنی تاہلکے ہون اور جلد بھاگین اور نہین ڈالتے تھے وہ کسی چیز کو مگر کرکھا تھا مین اُسپر نشانی پتھر کی تا کہ پہچان لین اُسکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور یار اُنکے یعنی اگر پیچھے سے آوین یہانتک کہ ملے مین نے سوارون حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کو اور ملے ابو قتادہ کہ اُنکو سوار پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا کہتے تھے ساتھ عبد الرحمن کے یعنی جسنے اونٹ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تھے پس قتل کیا ابو قتادہؓ نے عبد الرحمن کو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بہترین سوارون ہمارے کا آجکے دن ابو قتادہؓ ہے اور بہترین پیادون ہمارے کا سلمہؓ ہے کہا سلمہؓ نے پھر دیے مجکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو حصے ایک حصہ سوار کا اور ایک حصہ پیادہ کا پس جمع کیا دونون حصون کو واسطے میرے اٹھایا پھر بٹھالیا مجکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پیچھے اپنے اونٹنی پر کہ نام اُسکا عضبا تھا درحالیکہ پھرنے والے تھے طرف مدینہ کے نقل کی یہ مسلم نے ف رضع جمع راضع کی ہے جیسکہ رکع جمع راکع کی اور راضع لئیم کو کہتے ہین اور آرام ساتھ حرف اول کے جمع ارم کی جیسے اعناب جمع عنب کی یعنی علامت نشانہ کے کہ جنگلو مین واسطے راہ کے یا دفینہ کے قائم کرتے ہین اہل عادت عرب کی تا کہ جب راہ مین کوئی چیز پاتے اور اپنے ساتھ نہ لیجا سکتے تو پتھر اُسپر کھدیتے تا وقت پھرنیکے پہچان لین اور حصہ سوار کا کہ وہ تین حصے ہین دو حصے

بحسب اختلاف مذکور کے اور حصہ پیادہ کا یعنی دیا مجلو حصہ سوار کا ساتھ حصے پیادہ کے بسبب اسکے کہ بڑے تنہم اس غزوہ کے سلمہ تھے اور امام کو دو اسے کہ دیوے زیادہ حصے سے اُسکو کہ بڑی سعی اور تردد جہاد مین کی ہو تا لوگون کو زیادہ رغبت بوجہ سعی کرنیکے جہاد مین ع وعن ابن عمر انّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان ینفل بعض من یبعث من السرایا لانفسہم خاصۃ سوی قسمۃ عامۃ الجیش متفق علیہ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تھے حصہ زائد دیتے بعض اُن لشکرون کو کہ بھیجے تھے لشکر مین سے واسطے نفسون اُنکے کے خاص سوائے تقسیم کرنے عام لشکر کے یعنی حضرت بعضے غازیون کو کچھ حصہ زائد دیتے تھے غنیمت مین سے واسطے رغبت دلانیکے قتال مین نقل کی یہ بخاری و مسلم نے وعنہ قال نفلنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفل السریۃ نصیبنا نحن فاصابنی شارف من الشارف الاُنس الکثیر متفق علیہ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا زیادہ دیا ہمکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حصہ سوائے حصہ ہمارے کے غنیمت مین سے پس پہونچی مجکو ایک اونٹنی اور شارف کہتے ہین اونٹنی بوڑھی بڑی کو نقل کی یہ بخاری و مسلم نے وعنہ قال ذہب فرس لہ فلحق بالروم فظہر علیہ المسلمون فردّ علیہ خالد بن الولید بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا بھاگ گیا گھوڑا اُنکا پس پکڑا اُسکو دشمنون نے یعنی کافرون نے پھر غالب ہوے کافرون پر مسلمان پس پھیر دیا گیا وہ گھوڑا ابن عمرؓ کو یعنی اور غنیمت مین داخل نہین کیا گیا بیچ زمانے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ایک روایت مین ہے کہ بھاگ گیا غلام عبداللہ کا اور جا ملا روم مین پس غالب لے اُنپر مسلمان پس پھیر دیا عبداللہ پر یعنی غلام کو خالد بن ولید نے اور یہ بعد زمانہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھا رحمت ہو اللہ کی اُنپر اور سلام نقل کی یہ بخاری نے ف کہا ابن ملک نے اس سے معلوم ہوا کہ اگر فرار کرین مسلمان کے غلام بھاگے ہوئے کو پر دلین تو وہ مالک نہین ہوتے واجب ہے پھیر دینا اُسکا اُسکے مالک کو پہلے قسمت کے اور بعد اُسکے اور یہی قول ہمارا ہے اور کہا ابن ہمام نے کہ اگر بھاگ جاوے غلام مسلمان یا ذمی کا اور وہ ہو مسلمان اور دخل ہو دار الحرب مین اور کفار پکڑ لین اُسکو تو نہین مالک ہوتے اُسکے وہ نزدیک ابوحنیفہ کے اور صاحبین نے کہا کہ مالک ہو جاتے ہین وہ اُسکے اور یہی کہا مالک و احمد نے لیکن اگر مرتہ ہو کر بھاگا اور اُنھون نے پکڑ لیا تو مالک ہوتے ہین اُسکے اتفاقًا اور اسی طرح اگر اونٹ بھاگ کر چلا گیا اور اُنھون نے پکڑ لیا تو مالک ہو جاتے ہین اُسکے ع وعن جبیر بن مطعم قال مشیت انا وعثمان بن عفان الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلنا اعطیت بنی المطلب من خمس خیبر وترکتنا ونحن بمنزلۃ واحدۃ منک فقال انما بنو ہاشم وبنو المطلب شیء واحد قال جبیر ولم یقسم النبی صلی اللہ علیہ وسلم لبنی عبد شمس ولا لبنی نوفل شیئا رواہ البخاری اور روایت ہے جبیر بن مطعم سے کہ کہا چلا مین اور عثمان بن عفانؓ طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا ہمنے کہ دیا آپنے بنی مطلب کو خمس خیبر مین سے اور چھوڑ دیا ہم کو اور ہم ایک مرتبہ مین ہین بہ نسبت آپکے پس فرمایا سو اسکے نہین کہ بنو ہاشم اور بنو مطلب ایک ہین کہا جبیرؓ نے اور نہین تقسیم کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے بنی عبد شمس کے کہ عثمانؓ وغیرہ تھے اور واسطے بنی نوفل کے کہ جبیرؓ وغیرہ تھے کچھ نقل کی یہ بخاری نے ف اور ہم یعنی مین اور عثمانؓ اور بنی مطلب بیچ ایک مرتبہ کے ہین بہ نسبت آپکے اس لیے کہ ہم سب لاد عبد مناف کی ہین اور یہ یون ہے کہ ہاشم اور مطلب اور نوفل اور عبد شمس سب بیٹے عبد مناف کے ہین اور عبد مناف چوتھے تھے جد ہمارے اور آپکے ہین اسطرح کہ جبیر بن مطعم بن عدی بن نوفل بن عبد مناف اور عثمانؓ بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف اور محمد بن عبداللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف تھے اور ایک ہین یعنی مانند شے واحد کے ہین بسبب اسکے کہ تھے وہ موافق اور محب آپسمین اور مددگار پس نہ تھی درمیان اُنکے مخالفت جاہلیت مین اور نہ اسلام مین تفصیل اُسکی یہ ہے کہ بنی عبد شمس اور بنی نوفل نے بسبب مخالفت اور عداوت آپس کے عہد نہ باندھا تھا کہ ساتھ بنی ہاشم کے مناکحت اور بیع و شرا کرین یہانتک کہ سپرد کرین وہ تم کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تین

ف یعنی بلکہ وہ درمیان اُنکے مخالفت اور عداوت تھی اور اسی سبب سے ہاشم کو مطلب پر ترجیح دی اور عثمان کو نوفل پر

پس اُسوقت مین بنی مطلب بنی ہاشم کے ساتھ متحد و موافق تھے اور نہین تقسیم کیا آخر یعنی اِس لیے کہ نہ تھی درمیان اُنکے اور درمیان بنی ہاشم کے موافقت بلکہ مخالفت ظاہر اتھی پس اِس لیے محروم کیا اُنکو خمس سے باوجودیکہ وہ ذوی القربیٰ سے تھے ع ع وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا قَرْیَۃٍ اَتَیْتُمُوْھَا وَاَقَمْتُمْ فِیْھَا فَسَھْمُکُمْ فِیْھَا وَاَیُّمَا قَرْیَۃٍ عَصَتِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَاِنَّ خُمُسَھَا لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ ثُمَّ ھِیَ لَکُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو بستی کہ جاؤ تم اُسمین اور ٹھہرو بیچ اُسکے پس حصہ تمہارا بیچ اُسکے ہے اور جس بستی نے کہ نافرمانی کی اللہ اور رسول اُسکے کی پس تحقیق پانچوان حصہ اُسکا واسطے اللہ اور رسول اُسکے کے ہے پھر واسطے تمہارے نقل کیا یہ مسلم نے ف ٹھہرو بیچ اُسکے یعنی بغیر قتال کے کہ خالی کر دیا اُس بستی کو رہنے والون اُس کے نے اور صلح کی ساتھ تمہارے کہ اُسکو فیئ کہتے ہین اور حصہ تمہارا آخر یعنی وہ خاص تمہارے ہی لیے نہین ہے بلکہ مشترک ہے درمیان تمہارے اور درمیان اُنکے کہ نہین نکلے ہین تم میرے لشکر مسلمانون سے اِس لیے کہ مثل اِس مال کے ہوتا ہے فیئ اور فیئ نہین خاص مے واسطے نکلنے والون کے اِرنیکے لیے اور جس بستی نے نافرمانی کی اللہ اور رسول کی اور لیا تم نے اُسکو ساتھ جنگ اور قہر اور غلبہ کے اور پھر وہ یعنی بقیہ اموال اُسکا واسطے تمہارے ہے کما ابن ملک یعنی یہ مال ہوگا غنیمت لیا جاوے گا اُس سے پانچوان حصہ واسطے اللہ اور رسول اُسکے کے اور تقسیم کیا جاویگا باقی اُس سے اور اِس سے یہ معلوم ہوا کہ مال فیئ نہین ہے خمس نکالا جاوے اور کہا شافعیؒ نے کہ خمس نکالا جاوے اِسمین سے بھی مانند مال غنیمت کے پر حدیث جبیر بن مطعم کے اور جواب دیا ہمارے علما ہمارے نے شاید جبیر نے کہ مراد ساتھ قسم پہلی کے وہ ہے کہ فتح کیا اُسکو لشکر نے اِس حال مین کہ آنحضرتؐ اُنمین تھے پس وہ لشکر کے لیے ہے اور مراد دوسری قسم سے وہ ہے کہ آنحضرتؐ اُنمین تھے پس لیتے تھے خمس اور باقی اُنکے لیے تھا ع ع وَعَنْ خَوْلَۃَ الْاَنْصَارِیَّۃِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ رِجَالًا یَتَخَوَّضُوْنَ فِیْ مَالِ اللّٰہِ بِغَیْرِ حَقٍّ فَلَھُمُ النَّارُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے خولہ انصاریہ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تحقیق بعضے اشخاص تصرف کرتے ہین بیچ مال خدا کے یعنی غنیمت مین اور فیئ مین اور زکوٰۃ مین ناحق یعنی بغیر استحقاق کے پس واسطے اُنکے آگ ہے دن قیامت کے نقل کی یہ بخاری نے ف آگ ہے یعنی ہمیشہ کو اگر حلال جانین اُسکو والا جس مدت تک چاہے گا اللہ تعالیٰ ع ع وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ فَذَکَرَ الْغُلُوْلَ فَعَظَّمَہٗ وَعَظَّمَ اَمْرَہٗ ثُمَّ قَالَ لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَکُمْ یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلٰی رَقَبَتِہٖ بَعِیْرٌ لَہٗ رُغَاءٌ یَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِکُ لَکَ شَیْئًا قَدْ اَبْلَغْتُکَ لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَکُمْ یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلٰی رَقَبَتِہٖ فَرَسٌ لَہٗ حَمْحَمَۃٌ فَیَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِکُ لَکَ شَیْئًا قَدْ اَبْلَغْتُکَ لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَکُمْ یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلٰی رَقَبَتِہٖ شَاۃٌ لَھَا ثُغَاءٌ یَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِکُ لَکَ شَیْئًا قَدْ اَبْلَغْتُکَ لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَکُمْ یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلٰی رَقَبَتِہٖ نَفْسٌ لَھَا صِیَاحٌ فَیَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِکُ لَکَ شَیْئًا قَدْ اَبْلَغْتُکَ لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَکُمْ یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلٰی رَقَبَتِہٖ رِقَاعٌ تَخْفِقُ فَیَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِکُ لَکَ شَیْئًا قَدْ اَبْلَغْتُکَ لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَکُمْ یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلٰی رَقَبَتِہٖ صَامِتٌ فَیَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِکُ لَکَ شَیْئًا قَدْ اَبْلَغْتُکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَھٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَھُوَ اَتَمُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا خطبہ فرمایا درمیان ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز پس ذکر کیا خیانت کرنیکا غنیمت مین پس بڑا گناہ بتلایا اُسکا اور بڑا بیان کیا امر اُسکا پھر فرمایا کہ نہ پاؤن مین ایک تمہارے کو اِس حال مین کہ آوے دن قیامت کے اِس حال سے کہ ہو اُسکی گردن پر اونٹ واسطے اُسکے آواز ہو یعنی جو کوئی غنیمت مین سے اونٹ خیانت کریگا قیامت کو وہ اُسپر آواز کرتا ہوا آویگا کہیگا وہ شخص اے رسول خدا کے فریاد رسی کرو میری یعنی شفاعت کرو میری پس کہونگا مین نہین مالک ہون تیرے واسطے کسی چیز کا یعنی نہین دفع کر سکتا مین تجھسے عذاب اللہ کا تحقیق پونچا دے

مین نے تجکو شریعت نہ پاؤنگا مین تم مین سے کسی کو کہ آوے دن قیامت کے اس حال سے کہ اُسکی گردن پر گھوڑا ہو واسطے اُسکے ہو آواز پس کہیگا اے رسول خدا کے فریادرسی کر دمیری پس کہونگا مین تیری واسطے تیرے کسی چیز کا تحقیق پونہچا دی مین نے تجکو شریعت نہ پاؤنگا مین کسی کو تم مین سے کہ آوے دن قیامت کے اُسکی گردن پر بکری کہ واسطے اُسکے ہو آواز کہے یارسول اللہ فریادرسی کر دمیری پس کہونگا مین نہین مالک مین واسطے تیرے کسی چیز کا تحقیق پونہچا دی مین نے تجکو شریعت نہ پاؤنگا مین کسی کو تم مین سے کہ آوے دن قیامت کے اس حالت مین کہ اُسکی گردن پر کپڑا ہو کہ واسطے اُسکے ہو آواز پس کہے یارسول اللہ فریادرسی کر دمیری پس کہونگا مین نہین مالک مین واسطے تیرے کسی چیز کا تحقیق پونہچا دی مین نے تجکو شریعت نہ پاؤنگا مین کسی کو تم مین سے کہ آوے دن قیامت کے اس حالت مین کہ اُسکی گردن پر کپڑے ہون یعنی بڑے کہ غنیمت مین سے خیانت کرلیے ہون یا کپڑے کہ لیے ہوون بغیر حق کے یا اپنے ہون کپڑون صوفیہ جملے کے مانند کپڑون کے پس کہے یارسول اللہ فریادرسی کر دمیری پس کہونگا مین نہین مالک مین واسطے تیرے کسی چیز کا تحقیق پونہچا چکا مین تجکو نہ پاؤنگا مین ایک تمھارے کہ کہ آوے دن قیامت کے اُسکی گردن پر ہو سونا یا چاندی پس کہے یارسول اللہ فریادرسی کر دمیری پس کہونگا مین نہین مالک مین واسطے تیرے کسی چیز کا تحقیق پونہچا چکا مین تجکو نقل یہ بخاری اور مسلم نے یعنی معنی اور یہ لفظ مسلم کے ہین اور یہ لفظ پورے ہین یعنی مسلم کے بہ نسبت الفاظ بخاری کے **وَعَنْهُ** قَالَ هُدِيَ رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا يُقَالُ لَهُ مِدْعَمٌ فَبَيْنَمَا مِدْعَمٌ يَحُطُّ رَحْلًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصَابَهُ سَهْمٌ عَائِرٌ فَقَتَلَهُ فَقَالَ النَّاسُ هَنِيْئًا لَهُ الْجَنَّةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِي أَخَذَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ الْمَغَانِمِ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ لَتَشْتَعِلُ عَلَيْهِ نَارًا فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ النَّاسُ جَاءَ رَجُلٌ بِشِرَاكٍ أَوْ شِرَاكَيْنِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ شِرَاكٌ أَوْ شِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا تحقیق بھیجا کسی شخص نے واسطے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک غلام کہ جاتا تھا اُسکو مدعم پس اُتارتا تھا کجاوہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا گہان پونہچا اُسکو تیر کہ پھینکے والا اُسکا معلوم نہ تھا پس قتل کیا اُس تیر نے مدعم کو پس کہا لوگون نے مبارک ہو واسطے مدعم کے بہشت یعنی اِس لیے کہ شہید ہوا حضرتؐ کی خدمت مین پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یون نہین قسم اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہے تحقیق وہ چادر کہ لی تھی مدعم نے دن خیبر کے غنیمت مین سے کہ نہ پونہچی تھی اُس چادر کو تقسیم یعنی لیا تھا اُسکو قبل تقسیم کے البتہ شعلہ مارتی ہے وہ چادر مدعم پر آگ ہو کر پس جبکہ سُنا یعنی وعید شدید لوگون نے یعنی اُنھون نے کہ سہل جانا تھا مرتکب خیانت کو غنیمت مین اور گمان کیا تھا کہ حقیر چیز ہے مواخذہ نہین ہونیکا لایا ایک شخص ایک تسمہ یا دو تسمے پاس پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا یہ ایک تسمہ ہے آگ سے یا دو تسمے ہین آگ سے یعنی خیانت کرنی اُنمین موجب عذاب آگ کے دونخ ہے اگرچہ تھوڑی چیز ہو نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** اُنمین وعید شدید ہے بیچ حق اُس شخص کے کہ ملے اُس مال مین سے کہ متعلق ہون ساتھ اُسکے حقوق مسلمانون کے مانند مال اوقاف کے اور بیت المال کے اِس لیے کہ پھیرنا حقوق ہستون کا مشکل ہے ع

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ عَلَى ثَقَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ كِرْكِرَةُ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ فِي النَّارِ فَذَهَبُوا يَنْظُرُونَ فِيهِ فَوَجَدُوا عَبَاءَةً قَدْ غَلَّهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عبداللہ بن عمروؓ سے کہ کہا تھا وہ غنی یعنی بعضے غزوہ مین اور پر اسباب حضرتؐ کے ایک شخص کہ کہا جاتا تھا اُسکو کرکرہ پس مر گیا وہ پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ بیچ دونخ کے ہے پس دوڑے کیا لوگون نے دیکھنا پس اُسکی ایک کملی کہ تحقیق خیانت کیا تھا اُسکو غنیمت مین سے نقل کی یہ بخاری نے **ف** کہا طیبی نے کہ لفظ فذہبوا مین عاطفہ ہے کہ عطف ہے حذف پر یعنی سُنا اُنھون نے یہ حضرتؐ سے اور جانا کہ یہ وعید بسبب خیانت کے ہے کہ غنیمت مین سے ہے پس شروع کیا دیکھنا الخ ع

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا نَصِيبُ وَمَعَازِيفُنَا الْعَسَلَ وَالْعِنَبَ فَنَأْكُلُهُ وَلَمْ نَرْفَعْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا تھے ہم پونچتے بیچ غزوے اپنے کے

شہد اور انگور کو پس کھاتے ہم اُسکو اور نہ اُٹھاتے اُسکو نقل کی یہ بخاری نے ف نہ اُٹھاتے اور نہ لیجاتے حضرت کے پاس تفسیح کے لیے یعنی نعمت روادار کھتے اُسکو اور اتفاق رکھتے ہیں علما اوپر اُسکے کہ جائز ہے غازیوں کو کھانا طعام غنیمت میں سے پہلے تقسیم کے بقدر حاجت جب تک کہ دار الحرب میں ہیں ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ اَصَبْتُ جِرَابًا مِنْ شَحْمٍ یَوْمَ خَیْبَرَ قَالَ فَالْتَزَمْتُہٗ فَقُلْتُ لَا اُعْطِی الْیَوْمَ اَحَدًا مِنْ ھٰذَا شَیْئًا فَالْتَفَتُّ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَبَسَّمُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عبداللہ بن مغفل رض سے کہا پایا میں نے پنجا میں ایک تھیلی کو کہ بھری ہوئی تھی چربی سے دن خیبر کے پس اُٹھایا میں نے اُسکو اور چمٹایا اپنے سے اور کہا میں نے یعنی اپنے دل میں یا زبان سے نہ دونگا آج کے دن کسی کو ان میں سے کچھ پس پھر کر دیکھا میں نے پس گمان پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم تبسم فرماتے تھے طرف میرے یعنی اس فعل پر میرے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَذُکِرَ حَدِیْثُ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ مَا اُعْطِیْکُمْ فِیْ بَابِ الرِّزْقِ الْوُلَاۃِ اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ رض کی کہ سر اُسکا یہ ہے ما اعطیکم ہیچ باب رزق ولات کے یعنی اور مصابیح والے نے یہاں ذکر کی ہے اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ فَضَّلَنِیْ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ اَوْ قَالَ فُضِّلَ اُمَّتِیْ عَلَی الْاُمَمِ وَاَحَلَّ لَنَا الْغَنَائِمَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہے ابی امامہ رض سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ نے بزرگی دی مجکو انبیا پر یا فرمایا بزرگی دی اُمت میری کو اور امتو پر اور حلال کیں ہمارے لیے غنیمتیں نقل کی یہ ترمذی نے ف جملہ اخیر بیان ہے بزرگی کا مراد یہ ہے کہ اور بزرگیاں بھی دین اور یہ بزرگی بھی دی کہ حلال کیں غنیمتیں ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ سُلَیْمٍ یَعْنِیْ یَوْمَ حُنَیْنٍ مَنْ قَتَلَ کَافِرًا فَلَہٗ سَلَبُہٗ قَتَلَ اَبُوْ طَلْحَۃَ یَوْمَئِذٍ عِشْرِیْنَ رَجُلًا وَاَخَذَ اَسْلَابَھُمْ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہے انس رض سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسدن یعنی دن حنین کے جو شخص کہ مارے کسی کافر کو پس اُسکے لیے ہے اسباب اُسکا پس قتل کیا ابو طلحہ رض نے اُسدن بیس شخصوں کو اور لیے اسباب اُنکے نقل کی یہ داؤد نے ع وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّہٗ شَھِدَ مَعَ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِیْدِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَضٰی فِی السَّلَبِ لِلْقَاتِلِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہے عوف رض اور خالد بن ولید رض سے یہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے اسباب مقتول کے کہ وہ قتل کرنیوالیکے لیے ہے اور یہ خمس نکالا اُس اسباب میں سے یعنی جیسکہ غنیمت میں سے نکالتے تھے نقل کی یہ ابو داؤد نے ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ نَفَّلَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ بَدْرٍ سَیْفَ اَبِیْ جَھْلٍ وَکَانَ قَدْ نَفَّلَہٗ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود رض سے کہ کہا حصے سے زیادہ دی مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن بدر کے تلوار ابو جہل کی اور تھے ابن مسعود رض کہ قتل کیا تھا ابو جہل کو نقل کی یہ ابو داؤد نے ف ابو جہل کو دو انصاریوں نے مارا تھا اور ابن مسعود رض بھی شریک تھے اُسکے قتل کرنے میں کہ سر اُسکا کاٹا تھا اسی سبب سے تشویر کہ اُسکے اسباب میں تھی ابن مسعود رض کو عطا فرمائی اور تفصیل سے قصہ تیسری فصل میں مذکور ہو چکا ع وَعَنْ عُمَیْرٍ مَوْلَی اَبِی اللَّحْمِ قَالَ ثَھِدْتُ خَیْبَرَ مَعَ سَادَاتِیْ فَکَلَّمُوْا فِیَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاُمِرَ لِیْ بِشَیْءٍ مِنْ خُرْثِیِّ الْمَتَاعِ وَعَرَضْتُ عَلَیْہِ رُقْیَۃً کُنْتُ اَرْقِیْ بِھَا الْمَمْلُوْکَ فَاَمَرَنِیْ فَطَرَحْتُ بَعْضَھَا وَحَبَسْتُ بَعْضَھَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ اِلَّا اَنَّ رِوَایَتَہٗ اَنْتَھَتْ عِنْدَ قَوْلِہٖ الْمَتَاعِ اور روایت ہے عمیر غلام ابی اللحم کے سے کہ کہا حاضر ہوا میں غزوہ خیبر میں ساتھ مالکوں اپنے کے پس کلام کیا مالکوں نے میرے مقدمے میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور کلام کیا اُنھوں نے حضرت سے یعنی معلوم کروایا حضرت کو یہ کہ میں مملوک ہوں پس حکم کیا مجکو کہ اٹھاؤں ہتھیار اور رہوں ساتھ مجاہدوں کے پس بہتا یا گھاس میں تلوار یعنی ایک تلوار میری گردن میں ڈالدی پس گمان میں کھینچتا تھا اُسکو یعنی زمین پر بسبب ضعف کے یا کوتہ قدی کے پس حکم کیا آنحضرت نے میرے لیے یعنی وقت تقسیم کرنے غنیمت کے ساتھ تھوڑی سی چیز کے غنیمت میں سے اور بیان کیا میں نے حضرت کے روبرو ایک منتر کہ میں پڑھتا اُسکو دیوانوں پر پس حکم کیا مجکو ساتھ

موقوف کرنے بعضے مفسر کے اور رہنے دینے بعضے مفسر کے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد سے لیکن تحقیق ابوداؤد کی تمام ہوئی تریک الملاع کے
ف کلام کیا میرے مقدمے میں یعنی میری تعریف کی یا عرض کیا کہ اسکو جہاد کے لیے لچلین یا خدمت کے لیے اور ظاہر بعضے کلمات سے کہ چھوڑ دیئے
اور بعضے قبیح پس حکم کیا ساتھ ترک کرنے قبیح کے اور پڑھنے اچھوں کے ۱۲ وَعَنْ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ قَالَ قَسَمَتْ خَيْبَرُ عَلَى أَهْلِ الْحُدَيْبِيَةِ فَقَسَمَهَا
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا وَكَانَ الْجَيْشُ أَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةٍ فِيهِمْ ثَلَاثُمِائَةِ فَارِسٍ فَأَعْطَى الْفَارِسَ سَهْمَيْنِ
وَالرَّاجِلَ سَهْمًا رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ أَصَحُّ وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ وَإِلَى هُوَ فِي حَدِيْثِ مُجَمِّعٍ أَنَّهُ قَالَ ثُلُثُ مِائَةِ فَارِسٍ وَإِنَّمَا
كَانُوْا مِائَتَيْ فَارِسٍ اور روایت سے مجمع بن جاریہ سے کہا بانٹی گئی خیبر یعنی غنیمت اور زمین اسکی اوپر اہل حدیبیہ کے پس تقسیم فرمایا اسکو پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے ٹھارہ حصے اور تھا لشکر ایک ہزار پانسو آدمی کہ انمین تین سو سوار تھے پس دیے سوار کو دو حصے اور پیادہ کو ایک حصہ نقل کیا
ابوداؤد نے اور کہا حدیث ابن عمرؓ کی صحیح تر ہے اور عمل اکثر ائمہ کا اسپر ہے اور آیا اور واقع ہوا ہم بیچ حدیث مجمع کے کہ اُسنے کہا تین سو سوار اور سو کے
وہ گرد سو سوار ف ساتھ اس حدیث مجمع کے دلیل پکڑی ہے انھوں نے کہ سوار دن کو دو حصے دیتے ہیں جیسکہ مذہب امام ابوحنیفہؒ کا ہے اس لیے
کہ جب تین سو سوار دنمین ہر سو کو دو دو حصے دیے تو چھ حصے گئے اور بارہ حصے باقی رہے پس ہر سو پیادون کو ایک ایک حصہ دیا اور جو کہتے ہین
کہ سوارونکے لیے تین تین حصے ہین حساب درست نہین بیٹھتا اس لیے کہ حصے سوارونکے اس تقدیر پر نو ہوتے ہین اور حصے پیادونکے بارہ پس حصے لشکر کے
ہین اور ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ سے بھی مثل حدیث مجمع کے روایت کی ہے لیکن وہ کہتے ہین کہ حدیث ابن عمرؓ کی کہ تا طق ہے ساتھ اسکے کہ سوار کے تین
حصے ہین قوی تر اور ثابت تر ہے واللہ اعلم اور حنیفہ جو انکی حدیث پر عمل نہین کرتے ہین وجہ اسکی اوپر مذکور ہو چکی ہے اور بیچ عدد اہل حدیبیہ کے روایات
مختلفہ آئی ہین ایک روایت میں چودہ سو اور سوار دو سو ۱۲ وَعَنْ حَبِيْبِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْفِهْرِيِّ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَّلَ
الرُّبُعَ فِي الْبَدَاءَةِ وَالثُّلُثَ فِي الرَّجْعَةِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ اور روایت حبیب بن مسلمہ فہری سے کہ حاضر ہوا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حصہ
زیادہ دیا چوتھائی بیچ ابتدا جہاد کے اور تہائی بیچ وقت پھرنے کے جہاد سے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنی اگر اٹھتی ایک جماعت لشکر میں بیچ ابتدا کے
غزدے کے اور مشغول ہوتی بیچ جنگ دشمنون کے پہلے پونچنے لشکر کے سے دستہ حضرتؐ انکو چوتھائی مال غنیمت میں سے اور شریک کرتے انکو ساتھ
تمام لشکر کے بیچ تین ربع باقی کے اور جب پھرتا لشکر جہاد سے اور ایک جماعت انمین سے بیچ جنگ دشمنون کے مشغول ہوتی تو دیتے انکو تہائی مال
غنیمت مین سے اور باقی مین انکو ساتھ تمام لشکر کے شریک کرتے اس لیے کہ تردد انکا جنگ مین اور مشقت اور خطر وقت پھرنیکے زیادہ ہے کیونکہ ابتدا مین
لشکر آتا ہے اور مدد کرتا ہے بخلاف پھرنیکے کہ سب پھرتے ہین اُسوقت مین جنگ کرنی مشکل تر و سخت تر ہے اور حصے سے زیادہ دینا بسبب مشقت
وسعی کے ہے قتال مین ۱۲ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنَفِّلُ الرُّبُعَ بَعْدَ الْخُمُسِ وَالثُّلُثَ بَعْدَ الْخُمُسِ إِذَا قَفَلَ رَوَاهُ
أَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے حبیب سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تھے زیادہ دیتے چوتھائی بیچھے خمس نکالنے کے یعنی مبتدا لے جہاد مین اور زیادہ دیتے
تہائی پیچھے خمس نکالنے کے جسوقت کہ پھرتے جہاد سے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف اوپر کی حدیث مین جو ذکر کیا زیادہ دینا چوتھائی کا ابتدا سے
جہاد مین اور تہائی کا وقت پھرنیکے تو یہ نہ بیان کیا کہ پہلے خمس نکالنے کے دیتے تھے یا بعد کے اور بیان کر دیا کہ اول خمس نکالتے اور بعد ازان
چوتھائی یا تہائی دیتے اور پھر تقسیم کرتے ۱۲ وَعَنْ أَبِي الْجُوَيْرِيَةِ الْجَرْمِيِّ قَالَ أَصَبْتُ يَا رُوْمَ جَرَّةَ عَمْرٍ وَعَيْهَا دَنَانِيْرَ فِي إِمْرَةِ مُعَاوِيَةَ
وَعِنْدَنَا رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ يُقَالُ لَهُ مَعْنُ بْنُ يَزِيْدَ فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَأَعْطَانِي
مِنْهَا مِثْلَ مَا أَعْطَى رَجُلًا مِنْهُمْ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا نَفْلَ إِلَّا بَعْدَ الْخُمُسِ لَأَعْطَيْتُكَ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ

اور روایت ہے ابی الخیر یزید جرمی سے کہ کہا پائی میں نے زمین روم میں ایک ٹھلیا سرخ کہ اُسمیں دینار تھے بیچ زمانے خلافت معاویہؓ کے اور تھا میں حاکم اُوک شخص صحابیوں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سے بنی سلیم سے کہا جاتا تھا اُسکو معن بن یزیدؓ پس لایا میں اُسکے پاس ٹھلیا پس بانٹا اُسنے اون دینار اونکو درمیان مسلمانوں کے یعنی مجاہدون کے اور دیا مجکو اُسمیں سے مانند اُس چیز کے کہ دیا ایک شخص کو اُنمیں سے یعنی برابر سب کے کچھ زیادہ نہ دیا پھر کہا اگر نہ سُنا ہوتا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے حصہ زیادہ دیتا اگر پیچھے خمس کے البتہ دیتا میں تجکو یعنی زیادہ اور یوں سے نقل کی یا ابو داؤد نے ف یعنی حضرتؐ نے فرمایا کہ نفل یعنی زیادہ حصے سے دینا بعد خمس کے ہوتا ہے پس اُس مال میں جو کہ اُس مال میں خمس ہے اور اُس اُس مال میں ہوتا ہے کہ بقہر و غلبہ کافرون سے لیں کہ اُسکو غنیمت کہتے ہین اور وہ ان قتال ہوا ہو اور یہ مال فئی ہے اور اُسمیں خمس ہے نہیں پس نفل بھی نہیں ہوگا ح **وَعَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَدِمْنَا وَافِقْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ افْتَتَحَ خَیْبَرَ فَاَسْہَمَ لَنَا اَوْ قَالَ فَاَعْطَانَا مِنْہَا وَمَا قَسَمَ لِاَحَدٍ غَابَ عَنْ فَتْحِ خَیْبَرَ مِنْہَا شَیْئًا اِلَّا لِمَنْ شَہِدَ مَعَہٗ اِلَّا اَصْحَابَ سَفِیْنَتِنَا جَعْفَرًا وَاَصْحَابَہٗ اَسْہَمَ لَہُمْ مَعَہُمْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابو موسیٰ اشعریؓ سے کہ کہا آئے ہم یعنی حبشے سے اور پایا ہمنے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو وقت کہ فتح کیا خیبر کو پس حصہ دیا واسطے ہمارے یا کہا پس دیا ہمکو غنیمت خیبر میں سے اور نہیں تقسیم کیا واسطے کسی کے کہ غائب تھا فتح خیبر سے اُسمیں سے کچھ مگر واسطے اُس شخص کے کہ حاضر تھا ساتھ اُنکے مگر ہمارے کشتی والون کو جعفرؓ اور یارون اُنکے کو حصے دیے کشتی والون کو ساتھ اُنکے کہ حاضر تھے نقل کی یا ابو داؤد نے ف ابو موسیٰؓ یمن سے مکہ مین آئے اور اسلام لائے پھر ہجرت کر کے حبشہ کو گئے اور جعفر بن ابی طالبؓ اور اصحابؓ بھی اون ہجرت کر کر گئے تھے جب اُنھون نے خبر حضرتؐ کی ہجرت کی سُنی تو کشتی مین بیٹھ کر سب آنا مدینہ کو ہوے اور حضرتؐ کی خدمت مین پہنچے جس وقت کہ فتح کیا خیبر کو اور بعضے کہتے ہین کہ حصہ دینا اُنکو اس سبب سے تھا کہ آنا اُنکا پہلے جمع کرنے غنیمت کے تھا اگرچہ بعد از قتال کے تھا اور یہ تاویل اُنکی ہے کہ قائل ہین ساتھ اُسکے کہ جو کوئی حاضر ہوا سوقت مین شریک ہوتا ہے جیسکہ ایک قول شافعی کا ہے اور جو قائل اسکے نہین ہین کہتے ہین کہ یہ دینا ساتھ رضا غازیون کے تھا اور یہ قول ظاہر تر ہے ح **وَعَنْ** یَزِیْدَ بْنِ خَالِدٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُوُفِّیَ یَوْمَ خَیْبَرَ ذَکَرُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلُّوْا عَلٰی صَاحِبِکُمْ فَتَغَیَّرَتْ وُجُوْہُ النَّاسِ لِذٰلِکَ فَقَالَ اِنَّ صَاحِبَکُمْ غَلَّ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَفَتَّشْنَا مَتَاعَہٗ فَوَجَدْنَا خَرَزًا مِّنْ خَرَزِ یَہُوْدَ لَا یُسَاوِیْ دِرْہَمَیْنِ رَوَاہُ مَالِکٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے یزید بن خالدؓ سے کہ ایک شخص اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سے وفات کیا دن خیبر کے پس ذکر کی صحابہ نے واسطے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے یعنی خبر مرنے اُسکے کی پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھو اپنے یار پر یعنی مین نہین نماز پڑھنے کا اسکے جنازے کی پس متغیر ہوے چہرے لوگونکے بسبب اسکے یعنی بسبب نماز نہ پڑھنے حضرتؐ کے کہ کیا سبب ہے اسکا پس فرمایا کہ تحقیق یار تمھارے نے خیانت کی بیچ راہ اللہ کے یعنی مال غنیمت مین سے پس تلاش کیا ہمنے اسباب اُسکا پایا مین ہمنے پوتھین یہودیون کے سے کہ نہ برابر تھین دو درہمون کے یعنی قیمت اُنکی دو درہم سے کم تھی نقل کی یا مالک اور ابو داؤد اور نسائی نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ عُمَرَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصَابَ غَنِیْمَۃً اَمَرَ بِلَالًا فَنَادٰی فِی النَّاسِ فَیَجِیْئُوْنَ بِغَنَائِمِہِمْ فَیُخَمِّسُہٗ وَیَقْسِمُہٗ فَجَاءَ رَجُلٌ یَوْمًا بَعْدَ ذٰلِکَ بِزِمَامٍ مِّنْ شَعْرٍ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذَا فِیْمَا کُنَّا اَصَبْنَاہُ مِنَ الْغَنِیْمَۃِ قَالَ اَسَمِعْتَ بِلَالًا نَادٰی ثَلَاثًا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا مَنَعَکَ اَنْ تَجِیْءَ بِہٖ فَاعْتَذَرَ قَالَ کُنْ اَنْتَ تَجِیْءُ بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَمَا اَقْبَلَہٗ عَنْکَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ کہا تھا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم جسوقت پہنچتے غنیمت کو یعنی اور ارادہ کرتے اُسکے جمع کرنے اور تقسیم کرنیکا حکم فرماتے بلالؓ کو یعنی ندا کرنیکا پس ندا کرتے بلالؓ لوگونکو پس لاتے لوگ غنیمتین اپنی اپنی جس پاس لوٹ کا مال ہوتا وہ لاتا پس بیچا ان حصہ

ح ابن ہبیرہ
ح حکام اور والیان ملک
ح اور ولیون
ح چوکیدار
ح
ح
ح
ح
ح
ح

اُسمیں سے نکالتے اور تقسیم کرتے اُسکو یعنی مال غنیمت کو درمیان مجاہدون کے پس لایا ایک شخص ایک اُن بعد اُسکے یعنی بعد نکالنے پانچوین حصے کے ایک مہار یا لونگی پس کہا اُسنے یا رسول اللہ یہ پیچ اُس چیز کے تھی کہ پونچھے تھے ہم اُسکو غنیمت مین سے فرمایا کیا سُنا تھا تونے بلالؓ کو پکارتے ہوئے تین بار کہا کہ ہان یعنی سُنا تھا پس فرمایا کس چیز نے منع کیا تجکو اِس سے کہ لاتا تو اُسکو پس عذر کیا اُسنے یعنی کچھ پیچ دیر کرلانے کے فرمایا رہنے دو یعنی اِسیطرح لاویگا تو اُسکو دن قیامت کے پس ہرگز نہ قبول کرونگا مین اِسکو تجھسے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** حضرتؐ نے وہ مہار اُس سے اِس لیے نہ قبول کی کہ اُسمین سب مجاہدونکا حق تھا اور وہ متفرق ہوگئے تھے مشکل تھا ہر ایک کا حصہ پونہچانا اُسمین سے **وعن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأیا بکر وعمر حرقوا متاع الغال وضربوہ رواہ ابوداؤد اور روایت سے عمرو بن شعیبؒ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبداللہ بن عمروؓ سے یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ نے اور عمرؓ نے جلادیا اسباب خیانت کرنیوالیکا غنیمت مین سے اور مارا اُسکو نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** مارا اُسکو ازراہ تعزیر کے اور بعضے اہل علم نے مانند امام احمد بن حنبل وغیرہ کے عمل کیا ہے ظاہر اِس حدیث پر کہ وہ کہتے ہین اسباب اُسکا جلادیجیے سوائے حیوان اور مصحف مجید کے اور اُس چیز کے کہ خیانت کی ہے اِس لیے کہ حق مجاہدونکا ہے اور تینون امام کہتے ہین کہ اسباب جلائے ولیکن تعزیر پونہچائے اور حمل کیا ہے اِس حدیث کو زجر و وعید پر ح **وعن** سمرۃ بن جندب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کتم غالا فانہ مثلہ رواہ ابوداؤد اور روایت ہے سمرہ بن جندبؓ سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے جو شخص کچھپاوے خیانت خیانت کرنیوالیکی مال غنیمت مین یعنی امیر سے اظہار اُسکا کرکے کہ فلانے نے خیانت کی ہے پس تحقیق وہ مانند خیانت کرنیوالیکے ہے یعنی گناہ مین نقل کی یہ ابوداؤد نے **وعن** ابی سعید قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع المغانم حتی تقسم رواہ الترمذی اور روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خرید کرنے غنیمتون کے سے پہلے اِس سے کہ تقسیم کیجاوین یعنی بسبب عدم ملکیت کے نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن بیع المغانم حتی تقسم رواہ الدارمی اور روایت ہے ابی امامہؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ منع کیا یہ کہ بیچے جاوین حصے یہانتک کہ تقسیم کیے جاوین نقل کی یہ دارمی نے **ف** یعنے اگر کوئی بیچے حصہ اپنا پہلے تقسیم کے نوجائز نہین بسبب عدم ملک کے نزدیک اُسکے کہ موقوف ہے ملک کا قسمت مین اور بسبب جہل تعین مبیع کے اور صفت اُسکی کے مالک سے پہلے تقسیم کے ح **وعن** رویفعۃ بنت قیس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان ہذہ الاموال خضرۃ حلوۃ فمن اصابہ بحقہ فیہ ورب مخوض فیما شاءت بہ نفسہ من مال اللہ ورسولہ لیس لہ یوم القیمۃ الا النار رواہ الترمذی اور روایت ہے رویفعہؓ بنت قیس کی سے کہ کہا سُنا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تحقیق یہ مال سبز شیرین یعنی نظر مین اچھا معلوم ہوتا ہے اور دل مین پیارا پس جو شخص پونہچے اُسکو ساتھ حق اُسکے کے یعنی بوجہ حلال برکت دی جاتی ہے اُسکے لیے اُسمین اور بہت ہے تصرف کرنیوالے پیچ اُس چیز کے کہ چاہے اُسکو نفس اُنکا مال اللہ کے سے اور رسول اُسکے سے یعنی غنیمت کہ قسمت اُسکی بیچ حکم خدا اور رسول کے ہے نہین واسطے اُنکے دن قیامت کے مگر آگ نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سیقتل سبعۃ ذا الفقار یوم بدر رواہ ابن ماجۃ وزاد الترمذی وہو الذی دعا فیہ الرؤیا یوم احد اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سہ سے زیادہ لی تلوار اپنی کہ نام اُسکا ذوالفقار تھا دن بدر کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور زیادہ کیا ترمذی نے اور وہ تلوار وہ ہے کہ دیکھا تھا حضرتؐ نے خواب بیچ اُسکے دن اُحد کے **ف** حصے سے زیادہ لی یعنی پسند کرکر زیادہ حصے سے لی غنیمت بیچ کہ یہ بات اور کو سوا حضرتؐ کے جائز نہ تھی اور ذوالفقار ملک تھی منبہ بن حجاج کی کہ قتل کیا گیا وہ غزوے بدر مین پس زیادہ حصے سے لیا حضرتؐ نے اُسکو اور کتنی ہی لڑائیون وہ پاس ہی حضرتؐ کے

لہ زید ان ہذہ الاموال انت للاموال یا زید الغنیمۃ واللہ اعلم ان یاخذ بالمال الخبیث فکان قال الاموال ع

اور تلوار ین حضرتؐ کی اور قاموس مین لکھا ہے کہ وہ ملک تھی عاص بن منبہ کی کہ دن بدر کو وہ کا فر مارا گیا پھر حضرت نے بخشی وہ تلوار حضرت علیؓ کو اور ذو الفقار اسکو اس لیے کہتے ہین کہ فقار کہتے ہین آتخوان پشت کو اور اُس تلوار کی پشت مین سہ تھے مثانہ اُسکے اور خواب تھا کہ آنحضرتؐ نے ہلایا ذو الفقار کو پس ٹوٹ گئی وہ درمیان مین سے پھر ہلائی دوسری بار پس ہوگئی بہتر اُس چیز سے کہ تھی پس تعبیر ہوئی اُسکی ساتھ شکست کے کہ روز اُحد کے واقع ہوئی اور آخر فتح ہوئی ح **وعن** رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَرْكَبْ دَابَّةً مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى اِذَا اَعْجَفَهَا رَدَّهَا فِيْهِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَلْبَسْ ثَوْبًا مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى اِذَا اَخْلَقَهُ رَدَّهُ فِيْهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے رویفع بن ثابتؓ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے پس نہ سوار ہو کسی جانور پر غنیمت مسلمین مین سے یعنی غنیمت مشترکہ مین سے بغیر ضرورت کے یہان تک کہ جسوقت کہ دُبلا کرے اُسکو پھیر دے اُسکو غنیمت مین اور جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور دن پچھلے کے پس نہ پہنے کپڑا غنیمت مسلمین مین سے یعنی بلا ضرورت یہان تک کہ جسوقت کہ پرانا کرے اُسکو پھیر دے اُسکو غنیمت مین نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** اور اس سے یہ سمجھا گیا کہ جس صورت مین سوار ہونا باعث دُبلاپے کا ہو تو نہین مضائقہ سوار ہونیکا لیکن یہ مراد نہین بلکہ بطریق عادت کے فرمایا کہ سوار ہونا باعث دُبلاپے کا ہوتا ہے ح **وعن** مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي الْمُجَالِدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ قُلْتُ هَلْ كُنْتُمْ تَخْمُسُوْنَ الطَّعَامَ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَصَبْنَا طَعَامًا يَوْمَ خَيْبَرَ وَكَانَ الرَّجُلُ يَجِيْءُ فَيَاْخُذُ مِنْهُ مِقْدَارَ مَا يَكْفِيْهِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے محمد بن ابی المجالد سے کہ نقل کی عبداللہ بن ابی اوفیؓ سے کہ کہا مین نے کیا تھے تم پانچوان حصہ نکالتے طعام کا بیع زمانے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کہا پہنچے ہم طعام کو دن خیبر کے اور تھا ایک شخص آتا پس لیتا طعام سے مقدار اُس چیز کے کہ کفایت کرتا اُسکو پھر پھر جاتا نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** پانچوان حصہ نکالتے تھے الخ یعنی نکالتے تھے خمس اُسمین سے یا پوچھ کہ جنس طعام سے ہے خارج تھا تقسیم سے کہ جو کوئی چاہتا تھا اُسمین تصرف کرتا تھا اور جواب کا مطلب یہ ہے کہ طعام سے خمس لینا چاہیے لیکن چاہیے کہ زیادہ بھی قدر کفایت سے نہ لے ح **وعن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ جَيْشًا غَنِمُوْا فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا وَعَسَلًا فَلَمْ يُؤْخَذْ مِنْهُمُ الْخُمُسُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ ایک لشکر غنیمت لایا بیچ زمانے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طعام اور شہد پس نہ لیا گیا اُنسے پانچوان حصہ یعنی بیچ اُس چیز کے کہ کہا یا اُس سے نقل کی یہ ابوداؤد نے **وعن** الْقَاسِمِ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنَّا نُصِيْبُ الْعُرُوْسَ فِي الْغَزْوِ فَكَانَ قِسْمَةُ حَتّٰى اِذَا كُنَّا لَنَرْجِعُ اِلٰى رِحَالِنَا وَاَخَذَ جُنَّا مِنْهُ مَمْلُوَّةً رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے قاسم مولی عبدالرحمٰن کے سے کہ نقل کی بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ تھے ہم کھاتے اونٹ جہاد مین یعنی عند الاحتیاج اونٹ ذبح کرتے اور کھاتے اور نہ تقسیم کرتے ہم اُسکو یہان تک کہ جسوقت ہوتے ہم البتہ پھرنیوالے طرف ڈیرون اپنے کے یعنی سفر مین اس حالمین کہ خورجیان ہماری گوشت اونٹ کے سے بھری ہوئی ہوتین نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** کہا ابن ہمام نے کہ جب مسلمان نکلین دار الحرب سے نہین جائز یہ کہ گھانس دانہ کھلاوین غنیمت مین سے اور نہ کھاوین اُس سے اس لیے کہ ضرورت رفع ہوئی اور اباحت کہ تھی دار الحرب مین باعتبار ضرورت کے تھی اور جسکے ساتھ زائد ہو طعام یا گھانس دانہ پھیر دے اسکو طرف غنیمت کے جبکہ نہ تقسیم ہوئی ہو دار الحرب مین اگرچہ نفع اُٹھایا ع **وعن** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَدُّوا الْخَيَاطَ وَالْمِخْيَطَ وَاِيَّاكُمْ وَالْغُلُوْلَ فَاِنَّهٗ عَارٌ عَلٰى اَهْلِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اور روایت ہے عبادہ بن صامتؓ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کہتے کہ ادا کرو تاگا اور سوئی یعنی مال غنیمت مین سے اسقدر بھی نہ چھپا رکھو اور بچو تم خیانت کرنے سے یعنی غنیمت مین یا مطلق اس لیے کہ تحقیق خیانت کرنا عار ہوگا خیانت

ف حدیث زیادہ ہے بہت سے حدیثون سے کہ نہین ہے مضائقہ سوار ہونیکا اور دودھ پینیکا بلا ضرورت کے اور نہ ہے مضائقہ سوار ہونیکا اور دودھ پینیکا ضرورت کے ساتھ

کرنے والو پر دن قیامت کے نقل کی یہ دارمی نے اور نقل کی نسائی نے عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے **وعن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال دنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم من بعیر فاخذ وبرۃ من سنامہ ثم قال یا ایہا الناس انہ لیس لی من ہذا الفیٔ شیٔ ولا ہذا اور فع اصبعہ الا الخمس والخمس مردود علیکم فادوا الخیاط والمخیط فقام رجل فی یدہ کبۃ من شعر فقال اخذت ہذہ لاصلح بہا برذعۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم امّا ما کان لی ولبنی عبد المطلب فہو لک فقال امّا اذ بلغت ما اری فلا ادب لی فیہا رواہ ابو داؤد اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُسنے نقل کی اپنے دادا سے کہ کہا نزدیک ہوئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونٹ کے پس لی پشم اُسکی کوہان میں سے پھر فرمایا اے لوگو تحقیق شان یہ ہے کہ نہیں میرے واسطے میرے اس مال فیٔ میں سے کچھ اور نہ یہ یعنی پشم مذکور اور اُٹھائی اُنگلی اپنی یعنی جس اُنگلی پر پشم لی تھی اُسکو اُٹھایا لوگو تمکے دکھانیکے لیے مگر خمس اور خمس بھی تمہیں پر خرچ کیجاتی ہے یعنی تمھارے مصالح میں پس تم سیار اور گھوڑے وغیرذلک سے پس ادا کرو تاگے اور سوئی کو پس کھڑا ہوا ایک شخص کہ اُسکے ہاتھ میں ایک ٹکڑا تھا بالوں رسی کا پس کہا کیا تھا میں نے اُسکو تاکہ درست کروں میں ساتھ اُسکے پالان کے نیچے کی کملی کو پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے امی پر جو چیز کہ ہو واسطے میرے اور واسطے اولاد عبد المطلب کے پس وہ واسطے تیرے ہے یعنی جو چیز کہ میرے اور اُنکے حصے کی ہے معاف کیا ہمنے اُسکو تیرے لیے اور جو کچھ کہ اور مجاہدوں کے حصے کا ہے اُسکو نچشانا اُنسے چاہیے پس کہا اُس شخص نے جسوقت کہ پونچھی یہ رسی اس حد کو یعنی گناہ کو کہ دیکھتا ہوں میں پس نہیں حاجت مجکو اسمیں اور پھینک یا اُس رسی کو نقل کی یہ ابو داؤد نے

وعن عمرو بن عبسۃ قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی بعیر من المغنم فلما سلم اخذ وبرۃ من جنب البعیر ثم قال ولا یحل لی من غنائمکم مثل ہذا الا الخمس والخمس مردود فیکم رواہ ابو داؤد اور روایت ہے عمرو بن عبسہؓ سے کہ کہا نماز پڑھوائی ہم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف ایک اونٹ کے کہ تھا غنیمت میں کا یعنی اُسکو سترہ کیا پس جبکہ سلام پھیرا اُس نے پشم اونٹ کے پہلو سے پھر فرمایا نہیں حلال ہے واسطے میرے تمھاری غنیمتوں سے مانند اسکے مگر پانچوان حصہ اور پانچوان حصہ بھی خرچ کیا جاتا ہے بیچ حاجتوں تمھاری کے نقل کی یہ ابو داؤد نے

ف پہلو سے یعنی کو ہانکی ایک جانب سے پس ہوگا قصہ متحد یا اُسکے پہلو سے پس ہوگا قصہ متعدد ۱۲

وعن جبیر بن مطعم قال لما قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سہم ذوی القربی بین بنی ہاشم وبنی المطلب اتیتہ انا وعثمان بن عفان فقلنا یا رسول اللہ ہؤلاء اخواننا من بنی ہاشم لا ننکر فضلہم لمکانک الذی وضعک اللہ منہم ارأیت اخواننا من بنی المطلب اعطیتہم وترکتنا وانما قرابتنا وقرابتہم واحدۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما بنو ہاشم وبنو المطلب شیٔ واحد ہکذا وشبک بین اصابعہ رواہ الشافعی وفی روایۃ ابی داؤد والنسائی نحوہ وفیہ انا وبنی المطلب لا نفترق فی جاہلیۃ ولا اسلام انما نحن وہم شیٔ واحد وشبک بین اصابعہ اور روایت ہے جبیر بن مطعم سے کہ کہا جب تقسیم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حصہ ذوی القربی کا کہ قرآن مجید میں حصہ اُنکا مُسمّا ہے درمیان بنی ہاشم اور بنی المطلب کے حاضر ہوا میں حضرتؐ کے پاس اور عثمان بن عفانؓ پس کہا ہمنے یا رسول اللہ یہ بھائی ہمارے بنی ہاشم میں سے نہیں انکار کرتے ہم بزرگی اُنکی کا بسبب ہونے آپکے کے کہ پیدا کیا آپ کو اللہ تعالی نے بنی ہاشم میں یعنی پس وہ افضل ہے ہوئے بسبب ہونے اُنکے قریب تر آپ سے بہ نسبت ہمارے اس لیے کہ جدا آپکے اور جدا اُنکے ایک ہیں کہ وہ ہاشم ہیں اگرچہ جد ہمارے اور جد اُنکے بھی ایک ہیں یعنی عبد مناف خبر دیجیے ہمکو سبب اسکے سے کہ دیا بھائیوں ہمارے کو کہ بنی مطلب ہیں اور چھوڑا آپ نے ہمکو یعنی خمس میں جو ذوی القربی کا حصہ ہے اُنمیں سے آپنے ہمکو نہ دیا اور سوا اسکے نہیں کہ قرابت ہماری یعنی بنی فضل کی کہ جبیر بن مطعم انمیں سے تھے اور بنی عبد شمس کی کہ عثمانؓ انمیں سے تھے اور قرابت اُنکی یعنی بنی عبد المطلب کی ایک ہے یعنی اس لیے کہ باپ اُنکے بھائی ہاشم کے ہیں اور باپ ہمارے بھی اسطرح پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ سوا اسکے نہیں کہ بنو ہاشم اور بنو مطلب ایک ہیں اسطرح سے اور داخل کیں انگلیاں

ف ۱ یعنی بنو ہاشم اور بنو مطلب ۱۲

ایک ہاتھ کی دوسرے ہاتھ کی انگلیونمین نقل کی یہ شافعی نے اور بروایت ابی داؤد اور نسائی کے مانند اسکے ہے اور اسمین یون ہے کہ میں اور میرے مطلب کے نہین جدا ہوے جاہلیت مین اور اسلام مین اور سوا اسکے نہین کہ ہم اور وہ ایک چیز ہین اور داخل کین ایک ہاتھ کی انگلیان دوسرے ہاتھ کی انگلیونمین **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عبد الرحمن بن عوف قال انی لواقف فی الصف یوم بدر فنظرت عن یمینی وشمالی فاذا انا بغلامین من الانصار حدیثۃ اسنانہما فتمنیت ان اکون بین اضلع منہما فغمزنی احدہما فقال ای عم ہل تعرف ابا جہل قلت نعم فما حاجتک الیہ یا ابن اخی قال اخبرت انہ یسب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لئن رایتہ لا یفارق سوادی سوادہ حتی یموت الاعجل منا فتعجبت لذلک وغمزنی الاخر فقال لی مثلہا فلم انشب ان نظرت الی ابی جہل یجول فی الناس فقلت الا ترین ہذا صاحبکما الذی تسالانی عنہ قالا فابتدراہ بسیفیہما فضرباہ حتی قتلاہ ثم انصرف الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبراہ فقال ایکما قتلہ فقال کل واحد منہما انا قتلتہ فقال ہل مسحتما سیفیکما فقالا لا فنظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی السیفین فقال کلاکما قتلہ وقضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسلبہ لمعاذ بن عمرو بن الجموح والرجلان معاذ بن عمرو بن الجموح ومعاذ بن عفراء متفق علیہ روایت ہے عبد الرحمن بن عوف سے کہ کہا تحقیق مین البتہ کھڑا تھا صف جنگ مین ان جنگ بدر کے پس دیکھا مین نے دائین اپنے اور بائین اپنے پس ناگہان مین دو لڑکون انصار کے کہ نو عمر تھے پس آرزو کی مین نے کہ ہوتا مین درمیان دو شخصون قوی تر اور دیرینہ تر کے ان دونون جوانون سے یعنی حقیر جانا انکو شجاعت مین کہ یہ نوجوان اور ناآزمودہ کار ہین مبادا بھاگ جاوین اور مجکو بھی معیوب کرین پس چوکا مجکو ایک نے ان دونون مین سے اور کہا اے چچا میرے آیا پہچانتا ہے تو ابوجہل کو کہ دشنام دیتا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اسکے ہاتھ مین ہے البتہ اگر دیکھونگا مین اسکو نہ جدا ہوگا تن میرا تن اسکے سے یہان تک کہ مرے بہت جلد باز ہم مین سے یعنی جسکی موت پہلے آئی ہوگی وہ پہلے مریگا مین یہ سنکر تعجب کیا مین نے بسبب اس کہنے اسکے کہ بڑی ہمت و شجاعت و محبت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رکھتے ہین کہا عبد الرحمن نے اور چوکا مجکو دوسرے نے اور کہا واسطے میرے مانند اسکے یعنی مانند بات پہلی کے پس دیر نہ گذری تھی مین نے کہ دیکھا مین نے طرف ابوجہل کے کہ پھرتا ہے لوگون مین یعنی کفار مین پس کہا مین نے انہی دونون لڑکون کو کیا نہین دیکھتے تم اس شخص کو کہ پھرتا ہے یہ وہ ہے یا تمہارا کہ پوچھتے تھے مجھسے حال اسکا یعنی دیکھو ابوجہل یہی ہے کہا عبد الرحمن نے پس جلدی کی دونون لڑکون نے ابوجہل کی طرف ساتھ تلوارون اپنی کے پس مارا اسکو یہان تک قتل کیا اسکو پھیرے دونون طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور خبر دی آپکو یعنی اس معاملہ سے پس فرمایا کونسے نے تم دونون مین سے قتل کیا اسکو پس کہا ہر ایک نے ان دونون مین سے کہ مین نے قتل کیا اسکو پس فرمایا کیا پونچھ ڈالین ہین تمنے اپنی تلوارین پس کہا کہ نہین پس دیکھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف دونون تلوارون کے پس فرمایا تم دونون نے قتل کیا اسکو اور حکم کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ اسباب ابوجہل کے واسطے معاذ بن عمرو بن جموح کے اور وہ دونون شخص یعنی قتل کرنیوالے ابوجہل کے معاذ بن عمرو بن جموح اور معاذ بن عفراء تھے نقل کیا یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اور صحیح بخاری مین کہا معوذ بن عفراء ساتھ واو مکسورہ مشددہ کے اور حدیث آیندہ مین آویگا کہ مارا ابوجہل کو دو پسران عفراء کے نے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک تھا بیٹا عفراء کا توجیہ اسکی یہ ہے کہ دونون ایک ماں کے تھے کہ نام اسکا عفراء تھا اور باپ دونون کے مختلف پس ایک یعنی عمرو کے باپ کا نام جموح ہے اور باپ دوسرے کا اور تھا پس ایک نسبت کیا گیا باپ کیطرف اور دوسرا مان کیطرف اور قسطلانی نے لکھا ہے کہ دوسرا یعنی معاذ بیٹا حارث کا ہے اور اس مقام مین وشبہے اور وارد ہوتے ہین ایک تو یہ کہ حضرت نے فرمایا کہ تم دونون نے مارا ہے

پس وجہ تخصیص ایک کی ساتھ دینے اسباب کے کیا ہے جواب یہ کہ شاید دونوں شریک ہوں مارنے مین ولیکن جسنے سُست کیا اور چلنے پھرنے سے غیر سے باز رکھا وہ ایک ہوا اور دوسرے نے بھی انکو زخم پونچایا ہوا ور مستحق اسباب کا وہی ہوا کہ جسنے سُست کیا اور چلنے پھرنے سے باز رکھا اور فرمانا حضرت کا کہ تم دونوں نے قتل کیا ہے واسطے خوش کرنے دوسرے کے تھا اور شبہ دوسرا پنچم فصل دوسری کی حدیث ابن مسعودؓ کی مین گذرا کہ حضرتؐ نے تنفیل کی جملہ شمشیر ابوجہل کی اور یہ بھی آیا ہے کہ ابن مسعودؓ نے مارا ابوجہل کو پس وجہ اُسکی کیا ہے جواب یہ کہ ابن مسعودؓ نے پائی ابوجہل مین رمق پس کاٹا سر اُسکا پس دی حضرتؐ نے ایک چیز اسباب مین سے کہ وہ شمشیر تھی اور بعضے یاردن مالک سے نقل کیا گیا ہے کہ امام مخیر ہے اسباب مین جو چاہے سو کرے اور جسکو چاہے دیوے اور اس قول مین چھٹکارا ہے دونوں اشکال سے ۱۲ **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم بدر من ینظر لنا ما صنع ابوجہل فانطلق ابن مسعود فوجدہ قد ضربہ ابنا عفراء حتی برد قال فاخذ بلحیتہ فقال انت ابوجہل فقال وھل فوق رجل قتلتموہ او قال قتلہ قومہ ۱۲ **ف** یعنی ابوجہل کا مارا ہوا تھا اُسکو دو بیٹون عفراء کے نے یہان تک کہ ٹھنڈا ہوا یعنی قریب المرگ ہوا کہا انسؓ نے پس پکڑی ابن مسعودؓ نے داڑھی ابوجہل کی اور کہا تو ابوجہل ہے پس کہا ابوجہل نے کیا تو زیادہ ہے اُس شخص سے کہ قتل کیا تمنے اُسکو یعنی زیادہ اُس شخص سے کوئی نہین ہے کہ قتل کیا تمنے اسکو یعنی مجھسے زیادہ قریش مین کوئی بڑے درجے کا نہین ہے اور ایک روایت مین ہے کہ کہا اگر غیر زمیدار مارتے مجکو تو بہت بہتر ہوتا قتل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** یعنی عار نہین ہے تجھیر بیچ قتل کرنے تمھارے مجکو سو اسکے کہ مارنیوالے میرے زراعت کرنیوالے ہین پس اگر غیر اُنکے قتل کرتے مجکو تو خوب تھا میرے نزدیک اشارہ کیا ابوجہل نے ساتھ اسکے طرف بیٹون عفراء کے کہ جنھون نے قتل کیا تھا اُسکو اور وہ دونون انصار مین سے تھے اور انصار صاحب کھیتون و کھجورون کے تھے ۱۲ **وعن** سعد بن ابی وقاص قال اعطی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رھطا وانا جالس فترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منھم رجلا ھو اعجبھم الی فقمت فقلت ما لک عن فلان واللہ انی لاراہ مؤمنا فقال او مسلما ذکر ذلک سعد ثلثا واجابہ بمثل ذلک ثم قال انی لاعطی الرجل وغیرہ احب الی منہ خشیۃ ان یکب فی النار علی وجھہ متفق علیہ وفی روایۃ لھما قال الزھری فنری ان الاسلام الکلمۃ والایمان العمل الصالح ۱۲ اور روایت ہے سعد بن ابی وقاصؓ سے کہ کہا دیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی کچھ مال ایک جماعت کو اس حال مین کہ مین بیٹھا ہوا تھا پس چھوڑا یعنی ندیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ وہ بہتر تھا انمین طرف میرے یعنی دین مین پس کھڑا ہوا مین اور کہا مین نے یعنی حضرتؐ سے کیا ہے واسطے فلانے کے یعنے کیا سبب ہے کہ آپنے اُسکو کچھ ندیا قسم ہے خدا کی تحقیق مین گمان کرتا ہون اُسکو مومن صادق پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بلکہ کہ چاہتا ہون مین اسکو مسلمان کہا سعدؓ نے اُس کلام کو تین بار اور جواب دیا حضرتؐ نے اُسکو ساتھ مانند اُس کلام اول کے پھر فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مین دیتا ہون ایک شخص کو اور حال آنکہ غیر اُسکا بہت پیارا ہوتا ہے نزدیک میرے اُس شخص سے بخوف اسکے کہ ڈالا جاوے وہ شخص دوزخ مین اپنے منہ کے بل نقل کی یہ بخاری و مسلم نے اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی مین یون آیا ہے کہ کہا زہری نے پس جانتا ہون مین اور عتقاد کرتا ہون مین کہ اسلام کلمہ یعنی کلمہ شہادت کا ہے اور ایمان عمل صالح یعنی جو کہ تابع ہے عمل قلبی کو کہ وہ تصدیق ہے **ف** بلکہ کہہ جانتا ہون مین اُسکو مسلمان یعنی ایمان حقیقی کہ تہ دل اور صدق باطن سے ہو مرتبہ اعلی ہے اور اطلاع اُسپر ممکن نہین لیکن اسلام کہ عبارت انقیاد و اطاعت ظاہر سے یقین ہے پس کہتا ہون مین جانتا ہون اُسکو مسلمان مقصود حضرتؐ کا مواخذہ اور اعتراض تھا سعدؓ پر کہ سامنے آنحضرتؐ کے حجت لائے اسپر کہ وہ شخص مستحق مال کا ہے اور مستبعد جانا اُسکے نزدیک نے کو اور دعوی کیا ایمان حقیقی اُس شخص کا اور جواب دیا حضرتؐ نے اُسکا

لہ قولہ ایک ہی ہاتھ کے ل فلان حال ب نجاوز ع

یعنی مال کے دینے سے لازم نہیں آتی محبت و تفضیل اور لازم نہیں ہے کہ اعطا بحسب فضائل دینیہ کے ہو بلکہ دیا جاتا ہے کبھی بسبب ضعف ایمان اور تالیف قلب کے تا خفا نہو وہ اور کفر میں نہ پڑے پس مبالغہ نکر بیچ سوال کرنیکے ساتھ دینے اسکے کے سند پکڑ کر ساتھ ہونے اسکے کے مومن کامل الایمان یا آنکہ یقین کرنا ساتھ ہونے اُسکے کے ممکن نہیں اور اسلام کلمہ ہے الخ پوشیدہ نہ رہے کہ ظاہر یہ تھا کہ کہتے ہلام عمل صالح اور انقیاد حکام ہے اور ایمان تصدیق ہے لیکن ہر گاہ کہ تھا تلفظ ساتھ کلمہ اسلام کے اور اقرار کافی تھا بیچ حکم کرنیکے ساتھ اسلام ظاہر کے اور اعمال صالحہ خبر دیتے ہیں ایمان پر اور صادر ہوتے ہیں بسبب تصدیق قلبی کے اور کمال ایمان کے انتفا کیا بیچ معنی اسلام کے ساتھ کلمہ کے اور تفسیر کیا ایمان کو ساتھ عمل صالح کے فافہم ح

وعن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام فینا یوم بدر فقال ان عثمان انطلق فی حاجۃ اللہ وحاجۃ رسولہ وانی ابایع لہ فضرب لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسہمہ ولم یضرب لاحد غاب غیرہ رواہ ابوداود اور روایت سے ابن عمرؓ سے یہ ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے خطبے کے لیے یعنی دن بدر کے اور فرمایا کہ تحقیق عثمانؓ گیا ہے بیچ کام اللہ کے اور کام رسول خدا کے اور تحقیق میں بیعت کرتا ہوں واسطے اُسکے پس معین کیا واسطے اُسکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حصہ یعنی غنیمت میں سے اور نہیں معین کیا واسطے کسی کے کہ غائب تھا بدر سے سوائے حضرت عثمانؓ کے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** جب حضرتؓ بدر میں پوچھے تو ہمارے تھیں حضرت رقیہ بنت حضرت عثمانؓ کی کہ بیوی تھیں حضرت عثمانؓ کی پس حضرتؐ نے حضرت عثمانؓ کو واسطے بیمار داری حضرت رقیہؓ کے مدینہ روانہ کیا اور جبکہ غنیمت کا مال بانٹنے لگے تو فرمایا کہ وہ خدا اور رسول کے کام کے لیے گیا ہے اور میں آپ اُسکی طرف سے بیعت کرتا ہوں پس حضرتؐ نے بیان ہاتھ اپنا اور بیان ہاتھ اپنے کے مارا اور کہا یہ ہاتھ عثمانؓ کا ہے اور حصہ اُنکے لیے نکالا غنیمت میں سے ح

وعن رافع بن خدیج قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجعل فی قسم المغانم عشر امثال الشاء یعطیہ رواہ النسائی اور روایت سے رافع بن خدیجؓ سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ٹھہراتے بیچ تقسیم کرنے غنیمت کے دس بکریوں کو برابر ایک اونٹ کے نقل کی یہ نسائی نے

وعن ابی ہریرۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم غزی نبی من الانبیاء فقال لقومہ لا یتبعنی رجل ملک بضع امرأۃ وہو یرید ان یبنی بہا ولما یبن بہا ولا احد بنی بیوتا ولم یرفع سقوفہا ولا رجل اشتری غنما او خلفات وہو ینتظر ولادہا فغزا فدنا من القریۃ صلوۃ العصر او قریبا من ذلک فقال للشمس انک مامورۃ وانا مامور اللہم احبسہا علینا فحبست حتی فتح اللہ علیہ فجمع الغنائم فجاءت یعنی النار لتاکلہا فلم تطعمہا فقال ان فیکم غلولا فلیبایعنی من کل قبیلۃ رجل فلزقت ید رجل بید یدہ فقال فیکم الغلول فجاءہ وا برأس مثل رأس بقرۃ من الذہب فوضعہا فجاءت النار فاکلتہا ولزاد فی روایۃ فلم تحل الغنائم لاحد قبلنا ثم احل اللہ لنا الغنائم لما رای ضعفنا وعجزنا فاحلہا لنا متفق علیہ اور روایت سے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تصدیق کیا جہاد کا ایک نبی نے انبیا میں سے یعنی یوشع بن نونؑ نے پس کہا اپنی قوم کو کہ نہ ساتھ ہو میرے وہ شخص کہ نکاح کیا ہے ایک عورت سے اور وہ چاہتا ہے کہ لاوے عورت کو اپنے گھر میں اور صحبت کرے اس سے اور ابتک نہیں لایا اُسکو اور نہ ساتھ ہو میرے وہ شخص کہ بنایا ہے گھر اور نہیں پاٹی چھت اُسکی اور نہ ساتھ ہو میرے وہ شخص کہ خریدی ہیں بکریاں گابھن یا دو تین ان حمل ایسان اور وہ منتظر ہو جننے اُنکے کا پھر نکلے وہ نبی جہاد کے لیے پس نزدیک اس بستی کے کہ ارادہ جہاد کا رکھتے تھے ہم وقت نماز عصر کے یعنی آخر وقت میں یا قریب نماز عصر کے یعنی قریب اخیر وقت عصر کے پس کہا نبی نے واسطے آفتاب کے کہ تحقیق تو حکم کیا گیا ہے ساتھ چلنے کے اور میں بھی حکم کیا گیا ہوں ساتھ فتح کرنے اس بستی کے اے اللہ ٹھہرا اسکو میرے پس ٹھہرایا گیا آفتاب یہاں تک کہ فتح دی اللہ نے اُس نبی کو پس جمع کیا مال غنیمت کا پس آئی یعنی آگ تا کہ کھا وے مال غنیمت کا پس نہ کھایا اسکو پس فرمایا نبی نے کہ تحقیق تمہارے اندر واقع ہوئی ہے خیانت مال غنیمت میں پس چاہیے کہ بیعت کرے ہر قبیلہ میں سے ایک شخص پس چپک گیا ہاتھ ایک شخص کا ساتھ ہاتھ نبی کے پس کہا کہ درمیان تمہارے ہے خیانت

پس لائے وہ ایک سر سونیکا مانند سر بیل کے پس رکھدیا اُسکو پس آئی آگ اور کھا لیا اُسکو اور زیادہ کیا راوی نے ایک روایت مین اس عبارت کو کہ پس حلال تھی غنیمت واسطے کسی کے پہلے ہمسے پھر حلال کی اللہ نے واسطے ہمارے غنیمت دیکھا ضعف ہمارا اور عجز ہمارا پس حلال کی غنیمت واسطے ہمارے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اُن نبی علیہ السلام نے اُن لوگون کو اپنے ساتھ چلنے سے جہاد کے لیے منع اس لیے کیا کہ دل کو جو تعلق کہین ہوتا ہے توسست ہوتا ہے پس فوت ہوتی ہے مصلحت اور اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ امور مہمہ مین فارغ ہونا چاہیے تعلقات سے تا بخوبی سرانجام پاوے اور ٹھہرایا گیا آفتاب موہب لدینہ مین آیا ہے کہ حدیث صحیح مین آیا ہے کہ نہین ٹھہرایا گیا آفتاب کسی کے لیے سوائے یوشع بن نون کے پس یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ یہ خاصہ تھا حضرت یوشع علیہ السلام کے سے ہے حال انکہ ٹھہرایا گیا ہے حضرتؐ کے لیے بھی پس ممکن ہے بتطبیق اسمین سطح کہ مراد حضرتؐ کی یہ ہے کہ نہین ٹھہرایا گیا کسی پیغمبر کے لیے غیر میرے مگر یوشع بن نونؑ کے لیے انتہی اور احتمال ہے کہ یہ قول پہلے ٹھہرنے آفتاب کے ہو حضرتؐ کے لیے اور حضرتؐ کے لیے روکا گیا ہے آفتاب دو بار ایک تو دن خندق کے جبکہ مشغول کیا کفار نے نماز عصر سے یہان تک کہ غروب ہوا آفتاب پس پھیرا اُسکو اللہ تعالیٰ نے حضرتؐ کے لیے یہان تک کہ نماز عصر پڑھی اور دوسرے بار شب معراج کے دوسرے دن چنانچہ مواہب مین مفصل مذکور ہے اور ایک دفعہ حکم حضرتؐ کے حضرت علیؓ کے لیے پھرا ہے کہ حضرتؐ اُنکے زانون پر لیٹے تھے پس اُس حال مین وحی آئی اور حضرت علیؓ سر مبارک حضرتؐ کا نہ اُٹھا سکے اور عصر کی نماز کی فوت ہوگئی پھر حضرتؐ نے دعا کی اُنکے لیے اور آفتاب پھر آیا یہ بھی مواہب مین مفصل مذکور ہے لیکن بعضے علما نے اسمین کلام بھی کیا ہے اور آئی آگ آج اگلی امتون پر حکم الٰہی یون تھا کہ غنیمت جنگل مین رکھدیتے تھے اور آگ آسمان سے آتی اور اُسکو جلا دیتی اور یہ علامت قبولیت کی تھی ہم ع

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اجْتَدَّ فِي عُمَرَ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ أَقْبَلَ نَفَرٌ مِنْ صَحَابَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا فُلَانٌ شَهِيدٌ وَفُلَانٌ شَهِيدٌ حَتَّى مَرُّوا عَلَى رَجُلٍ فَقَالُوا فُلَانٌ شَهِيدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّا إِنِّي رَأَيْتُهُ فِي النَّارِ فِي بُرْدَةٍ غَلَّهَا أَوْ عَبَاءَةٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اذْهَبْ فَنَادِ فِي النَّاسِ إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ فَنَادَيْتُ أَلَا إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا حدیث کی ہمکو عمرؓ نے جبکہ ہوا دن خیبر کا آئے کئی شخص صحابیون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے اور کہا یعنی بعضون نے اُنمین سے کہ فلانا شہید ہے فلانا شہید ہے یعنی نام اُن لوگونکے لیتے تھے کہ شہید ہوئے تھے اُسدن یہانتک کہ گذرے ایک شخص پر کہ مارا ہوا پڑا تھا پس کہا کہ فلانا شہید ہے پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یون نہین یعنی شہید کہو تحقیق مین نے دیکھا ہے اُسکو دوزخ مین بسبب ایک چادر کے کہ چرائی تھی مال غنیمت مین سے یا کہا بسبب کملی خطدار کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اے بیٹے خطاب کے جا اور پکار دے تین بار لوگونمین یہ کہ نہین داخل ہونگے جنت مین یعنی ابتداءً مگر مومن یعنی کامل مومن کہا حضرت عمرؓ نے پس نکلا مین اور پکارا مین نے تین بار کہ خبردار ہو تحقیق شان یہ ہے کہ نہین داخل ہونگے بہشت مین مگر مسلمان نقل کی یہ مسلم نے ف مومن کہا ابن ملک نے کہ مومن عرف مین وہ ہے کہ ایمان لاوے حضرتؐ پر اور اُنکی شریعت پر اور جسنے خیانت کی اُسمین نہ تصدیق کی حضرتؐ کی بسبب جاری ہونے اُسکے کے اوپر موجب تصدیق اُنکی کے اور تہ ٹھہرایا حضرتؐ نے اسکو مومنین سے ازراہ زجر و تہدید کے یا کہا جاوے کہ مراد مومنون سے متقی ہین بچنے والے گناہون سے اور مراد دخول سے دخول اولی عذاب الی زجر فرمایا کہ نہین داخل ہونگے اسکو دوزخ مین دیکھا ہے اور نصوص دلالت کرتی ہین اُسپر کہ دخول دوزخ مین حقیقۃً ہوگا بعد حشر کے پس روایت حمل کیجاوے گی اوپر تمثیل کے کہ وہ اشارہ ہے طرف اسکے کہ وہ ہوگا ایسا جیسکہ تمثیل دی حضرتؐ نے داخل ہونے بلا اُل کی جنت مین پہلے مرنے اُسکے کے ہان عذاب قبر حق ہے لیکن وہ اور طرح ہوتا ہے نہ اسطرح کہتا ہو نہین احتمال ہے یہ کہ ہو کلام مین مجاز یعنی جانتا ہو نہین اسکو بیچ ایسے گناہ کے کہ داخل ہونیوالا ہے دوزخ کو جیسکہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ الْآيَةَ ع **بَابُ الْجِزْيَةِ** باب ہے بیچ بیان جزیہ کے ف جزیہ اُس مال کو کہتے ہین کہ لیا جاوے ذمی سے

یہ مشتق ہے جزا سے معنی بدلہ کے اسلئے کہ وہ جزا یعنی بدلہ ہے ترک اسلام کا اور باقی رہنے کافر پر اور تفصیل اُسکی فقہ میں دیکھنی چاہیے ح

الفصل الاول فصل پہلی **عن** بجالۃ قال کنت کاتبا لجزء بن معاویۃ عم الاحنف فاتانا کتاب عمر بن الخطاب قبل موتہ بسنۃ فرقوا بین کل ذی محرم من المجوس ولم یکن عمر اخذ الجزیۃ من المجوس حتی شہد عبد الرحمن بن عوف ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذہا من مجوس ہجر رواہ البخاری روایت ہے بجالہ تابعی سے کہ کہا تھا میں منشی جزء بن معاویہ تابعی کا کہ چچا تھا احنف کا پس آیا ہمارے پاس خط حضرت عمر بن الخطاب کا ایک برس پہلے وفات اُنکی سے مضمون اُسکا یہ تھا کہ جدا کردے محرم کو آتش پرستوں سے اور نہ لیتے تھے حضرت عمرؓ جزیہ مجوس سے یہاں تک گواہی دی یعنی روایت کی عبدالرحمن بن عوف نے یہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لیا جزیہ مجوس ہجر سے نقل کی یہ بخاری نے **ف** محرم اُسکو کہتے ہیں کہ نکاح کرنا اُس سے حرام ہو مانند ماں و بیٹی وغیرہ کے آتش پرست اُنسے نکاح کیا کرتے تھے پس حضرت عمرؓ نے فرما بھیجا کہ اُن میں تفریق کرو یعنی نکاح توڑ دو اُنکا اگرچہ اہل ذمہ کو اُنکے دین پر چھوڑے رکھتے ہیں اور یہ بات اُنکے دین میں درست تھی لیکن چونکہ یہ امر شنیع مخالف شعار اسلام کے تھا اُسکے موقوف کرنے کا حکم فرمایا اور ہجر نام ایک شہر کا ہے بحرین میں اور بعضوں نے کہا کہ نام ایک شہر کا ہے یمن میں قرب بحرین کے اور اتفاق رکھتے ہیں جمہور اوپر لینے جزیہ کے مجوس سے اور ہمارے نزدیک لیا جاتا ہے بت پرستوں عجم کے سے بھی اور امام شافعی نے اختلاف کیا ہے اسمیں ح **وذکر** حدیث فی **ف** زیدۃ اذا امر امیرا علی جیش فی باب الکتاب الی الکفار اور ذکر کی گئی حدیث بریدہؓ کی کہ سرا اسکا یہ ہے کہ جسوقت کہ سردار کرے کسی کو کسی لشکر پر ہیچ باب الکتاب الی الکفار کے

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** معاذ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما وجہہ الی الیمن امرہ ان یاخذ من کل حالم دینارا او عدلہ من المعافری ثیاب تکون بالیمن رواہ ابوداود روایت ہے معاذؓ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ متوجہ کیا معاذؓ کو طرف یمن یعنی قاضی محاکم کر کر حکم کیا اُنکو یہ کہ لیویں ہر حالم سے یعنی بالغ سے ایک دینار یا برابر اُسکے معافری سے کہ قسم ہے ایک کپڑے کی کہ ہوتا ہے یمن میں نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** بالغ سے کہا ابن ہمام نے نہیں ہے جزیہ عورت پر اور نہ لڑکے پر اور نہ مجنون پر اور نہ اندھے پر اور نہ زمن پر اور نہ فالج زدہ پر اور نہ اُس بڈھے پر کہ نہیں قادر لڑنے پر اور نہ کسب پر اور نہ اُس محتاج پر کہ قادر نہیں کام کرنے پر اور یہ حدیث ظاہر ہے دلیل ہے امام شافعیؒ کی کہ اُنکے نزدیک غنی اور فقیر برابر ہیں جزیہ میں بسبب مطلق ہونے حدیث کے اور حنفیہ کے نزدیک غنی پر ہر سال میں اڑتالیس درہم ہیں کہ ہر مہینے ہیں چار درہم دے اور اوسط کے درجے والے پر چوبیس درہم ہیں کہ ہر مہینے میں دو درہم دے اور فقیر پر کہ کسب کرتا ہے بارہ درہم ہیں کہ ہر مہینے میں ایک درہم دے اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ مذہب ہمارا منقول ہے عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ سے اور انکار نہیں کیا اُسکا کسی نے مہاجرین و انصار میں سے اور اس حدیث میں ایک ایک دینار جو یعنی ہر ایک سے روایت کیگئی محمول ہے اسپر کہ یہ بطریق صلح کے تھا اس لیے کہ یمن نہیں فتح کیا گیا تھا عنوت یعنی لڑکر بلکہ از راہ صلح کے پس واقع ہوئی صلح اُسپر یہ کہ اہل یمن فقیر تھے پس مقرر کیا اُسپر جو کچھ کہ مقرر تھا فقرا یہ ع ح **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصلح قبلتان فی ارض واحدۃ ولیس علی المسلم جزیۃ رواہ احمد والترمذی وابوداود اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں لائق دو قبلے ایک زمین میں اور نہیں مسلمان پر جزیہ نقل کی یہ احمد و ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** نہیں لائق آنکہ یعنی دو دین ایک زمین میں بطریق مساوات کے نہ چاہیں مسلمان کو نہ چاہیے کہ اختیار کرے رہنا دار الحرب میں درمیان کافروں کے اور ذلیل ہونا اُنمیں اور کافروں کو دار الاسلام میں بغیر جزیہ کے نہ رہنے دے اور باوجود قبول جزیہ کے بھی اُنکو سر نہ اُٹھانے دے کہ اظہار رسوم کفر کریں کہ ان دونوں صورتوں میں کفر اور دین اسلام مساوی ہوتے ہیں اور یہ چاہیے نہیں بلکہ چاہیے کہ مسلمان قوت اور عزت سے ہوں اور کافر ضعیف و ذلیل اور بعضوں نے کہا کہ اس حدیث میں اشارہ ہے طرف جلاوطن کرنے

یہود و نصاریٰ کے جزیرۂ عرب سے تا اوسین دو قبلے نہوں باعتبار اسکے کہ اہل کتاب اہل قبلہ ہین اور ہر ایک کا ایک قبلہ ہے غیر قبلہ اہل اسلام کے اور نہین مسلما نپر جزیہ مراد یہ ہے کہ ایک ذمی جزیہ دیا کرتا تھا اور اب مسلمان ہوگیا پہلے ادائے جزیہ کے تو مطالبہ کیا جاوے اُس سے اسلیے کہ وہ مسلمان ہے اور مسلمان پر جزیہ ہی نہین ح **وعن** انس قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خالد بن الولید الی اکیدر دومۃ فاخذوہ فاتوا بہ فحقن لہ دمہ وصالحہ علی الجزیۃ رواہ ابوداود اور روایت ہے انس سے کہ کہا بھیجا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کو طرف اکیدر دومہ کے پس پکڑا اُسکو خالد نے اور لائے ہمراہ اپنے اور لے آئے اوسکو حضرت کے پاس پس معاف کیا واسطے اُسکے خون اُسکا اور صلح کی اُس سے جزیہ پر نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** اکیدر ساتھ پیش ہمزہ اور زیر کاف اور جزمی اور زیر دال کے بادشاہ تھا دومہ کا اور دومہ ساتھ پیش اور رزبر دال کے اور جزم واو کے نام ہے ایک شہر کا شہرون شام کے سے نزدیک تبوک کے اور اکیدر نصرانی تھا اُسکے لیے حضرت نے حکم دیا تھا کہ مارنا نہین بلکہ ہی میرے پاس لے آنا پس جب وہ آیا تو جزیہ مقرر ہوا اُسپر بعد ازان وہ مسلمان کامل ہوا ح **وعن** حرب بن عبید اللہ عن جدہ ای ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انما العشور علی الیہود والنصاری ولیس علی المسلمین عشور رواہ احمد وابوداود اور روایت ہے حرب بن عبید اللہ سے کہ نقل کی اپنے جد سے یعنی اپنے نانا سے اُسنے نقل کی باپ اپنے سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوا اسکے نہین ہے عشر یعنی دسوان حصہ اوپر یہود و نصاریٰ کے ہے اور نہین مسلمانون پر دسوان حصہ یعنی بلکہ چالیسوان حصہ ہے نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد نے **ف** مراد دسوان حصہ مال تجارت کا ہے نہ دسوان حصہ صدقات کا اسلیے کہ مسلمانون پر دسوان حصہ صدقات کا ہے بیچ حاصل مین انکی کے اور خطابی نے کہا کہ یہود و نصاریٰ پر جو کچھ کہ لازم ہو عشر سے وہ ہے کہ صلح کی گئی ہے اُنسے اُسپر وقت عقد ذمی کے اور شرط کی گئی ہے اُنپر اور اگر صلح نہین کی گئی ہے کسی چیز پر لازم نہین مگر جزیہ اور یہ قول شافعی کا ہے انتہی اور ہمارے نزدیک ہے کہ اگر وہ لیتے ہون ہم سے دسوان حصہ قیمت اصل مال دونہا رہ یکے شہرون اُنکے مین تجارت کے لیے تو لینگے ہم بھی اُنسے اُسوقت کہ آوین گے وہ شہرون ہمارے مین اور اگر وہ نہ لیتے ہونگے ہم سے تو ہم بھی نہین لینگے اُنسے ح **وعن** عقبۃ بن عامر قال قلت یا رسول اللہ انک ترسلنا فنمر بقوم فلا یضیفوننا ولا یؤدون ما لنا من الحق ولا نحن نأخذ منہم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابوا الا ان تاخذوا ذکرہا فخذوا رواہ الترمذی اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ تحقیق ہم یعنی مسلمان گذرتے ہین ایک قوم پر یعنی وقت نکلنے کے جہاد کے لیے پس نہ وہ مہمانی کرتے ہین ہماری اور نہ وہ دیتے ہین وہ چیز کہ واسطے ہمارے ہے اُنپر حق اسلام کے وہ خبر گیری کرنی اور مدد کرنی ہے ساتھ دینے قرض اور مانند اُسکے کے اور نہ ہم لیتے ہین اُنسے یعنی زبردستی پس حاصل ہوتا ہے ہمکو بسبب اُسکے اضطرار و ضرر عظیم پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر انکار کرین وہ یعنی ضیافت کرنیسے اور دینے سے نقد یا قرض مگر یہ کہ لوتم زبردستی پس لو یعنی زبردستی نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یہ لوگ ذمی تھے اور شرط کی گئی تھی اُنسے کہ جو مسلمان جہاد کیلیے جاتا ہوا گذرے اُنکے یہانسے اُنکی ضیافت کرین پس مسلمان جو جہاد کیلیے نکلتے اور وہان پونہچتے تو وہ نہ ضیافت کرتے اور نہ بیچتے غلّہ وغیرہ اُنکے ہاتھ اُنھون نے تنگ ہوکر یہ حال حضرت سے عرض کیا اُسپر حضرت نے یہ حکم دیا اور جس صورت مین کہ شرط نہو نہ اُترنے و الا غیر مضطر ہو تو نہین جائز لینا اُنکے مال کا بغیر اُنکی خوشی کے ع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** اسلم ان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ضرب الجزیۃ علی اہل الورق اربعین درہما وعلی اہل الذہب اربعین دینارا وذلک مع ما ضرب من الضیافۃ لمن مر بہم من المسلمین ثلثۃ ایام رواہ مالک

روایت ہے اسلم سے یہ کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے معین کیا جزیہ سونے والونپر یعنی جنکے یہان سونا بہت ہو چار دینار اور چاندی والونپر چالیس درہم باوجود اسکے کہ مقرر کیا رزق مسلمانون کا اور مہمانی تین دن کی نقل کی یہ مالک نے **ف** ومہمانی الخ یہ عطف تفسیری ہے اور شرح الستہ مین لکھا ہے کہ جائز ہے

یہ کہ صلح کرے اہل ذمہ سے اوپر زیادہ کے ایک دینار سے اور شرط کیجا وے اُنپر ضیافت اُنکی کہ گذریں اُنپر مسلمان زیادہ صاحب رتبہ سے عباب العصلح

باب بیچ بیان صلح کے ف صلح اہم ہے صلاح اور صلوح سے ضد فساد کی یعنی تباہی کے اور آنحضرتؐ نے صلح کی کفار مکہ سے چھٹے سال ہجری میں اوپر ترک کرنے لڑائی کے دس برس تک لا جب تین سال گذرے تو کافروں نے عہد توڑ ڈالا بسبب مدد کرنے بنی بکر کے اوپر لڑائی خزاعہ کے کہ حلیف تھے

حضرتؐ کے اور قصہ اُسکا مذکور ہے سیر کی کتابوں میں ح اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي بِضْعَ عَشَرَةَ مِائَةٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَلَمَّا اَتٰى ذَا الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الْهَدْيَ وَاَشْعَرَ وَاَحْرَمَ مِنْهَا بِعُمْرَةٍ وَسَارَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالثَّنِيَّةِ الَّتِي يُهْبَطُ عَلَيْهِمْ مِنْهَا بَرَكَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ فَقَالَ النَّاسُ حَلْ حَلْ خَلَاَتِ الْقَصْوَاءِ خَلَاَتِ الْقَصْوَاءِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَلَاَتِ الْقَصْوَاءُ وَمَا ذَاكَ لَهَا بِخُلُقٍ وَلٰكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيْلِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يَسْئَلُوْنِيْ خُطَّةً يُعَظِّمُوْنَ فِيْهَا حُرُمٰتِ اللّٰهِ اِلَّا اَعْطَيْتُهُمْ اِيَّاهَا ثُمَّ زَجَرَهَا فَوَثَبَتْ فَعَدَلَ عَنْهُمْ حَتّٰى نَزَلَ بِاَقْصَى الْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى ثَمَدٍ قَلِيْلِ الْمَاءِ يَنْبَرِضُهُ النَّاسُ نَبْرًا فَلَمْ يُلْبِثْهُ النَّاسُ حَتّٰى نَزَحُوْهُ وَشُكِيَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَطَشُ فَانْتَزَعَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهٖ ثُمَّ اَمَرَهُمْ اَنْ يَجْعَلُوْهُ فِيْهِ فَوَاللّٰهِ مَا زَالَ يَجِيْشُ لَهُمْ بِالرِّيِّ حَتّٰى صَدَرُوْا عَنْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہے مسور بن مخرمہؓ سے اور مروان بن حکم سے کہا دونوں نے کہ نکلے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سال حدیبیہ کے بیچ دس اور کتنے سو کے اصحاب اپنے سے پس جب آئے ذوالحلیفہ پر کہ نام ایک جگہ کا ہے قریب مدینہ کے قلادہ باندھا ہدی کے اور اشعار کیا اور احرام باندھا ذوالحلیفہ سے عمرہ کے لیے اور چلے یہانتک کہ جب پہنچے ثنیہ پر کہ اُتارے جاتے ہیں کجاوے اسطرف سے بیٹھ گئی ساتھ حضرتؐ کے اُٹھنی حضرتؐ کی پس کہا لوگوں نے حل حل اونٹ کے اُٹھانیکے لیے یہ کلمہ بولتے ہیں اُٹھی قصواذاکی قصوا نے کہ نام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کا تھا پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں اڑی قصوا نے اور نہیں عادت اُسکو اڑنیکی ولیکن روکا اُسکو روکنے والے ہاتھی کے نے یعنی اللہ تعالیٰ نے کہ ہاتھی ابرہہ کو کہ واسطے ڈھانے کعبہ معظمہ کے لایا تھا روکا تھا اسیطرح قصوا کو روکا تا واقع ہو لڑائی اور خونریزی حرم میں پہلے وقت اُسکے سے پھر فرمایا قسم ہے اُسکی ذات کی کہ جان میری اُسکے دست قدرت میں ہے نہ طلب کرینگے قریش مجھسے کوئی بات کہ اُسمیں ہو تعظیم اللہ تعالیٰ کی حرم کی مگر دونگا اُنکو وہ یعنی اس صلح میں جو کچھ قریش مجھسے مانگی تعظیم کی بات طلب کرینگے قبول کرونگا پھر اُٹھایا اونٹنی کو پس اُٹھی وہ پھر کیسوئی ہوئی اُٹھنے یعنی اہل مکہ کے سلے و متوجہ ہوئے اور طرف یہانتک کہ اُترے بیچ نہایت جانب حدیبیہ کے ایک جگہ پر کہ تھوڑا سا تھا پانی اُسمیں یعنی ایک گڑھے میں تھوڑا سا پانی تھا اُسپر اُترے لیتے تھے پانی کو آدمی تھوڑا تھوڑا اپنس درنگ کی لوگوں نے میان تک کہ کھینچ ڈالا اوس پانی کو یعنے بچھوڑا پانی کو کہ درنگ کرے اور ٹھیرے بلکہ سب کھینچ ڈالا اور شکایت کی طرف رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پیاس کی پس نکالا حضرتؐ نے ایک تیر اپنے ترکش میں سے پھر حکم فرمایا صحابہ کو یہ کہ رکھدیں تیر کو پانی میں پس قسم ہے خدا کی ہمیشہ جوش مارتا رہا پانی واسطے اُنکے ساتھ سیرابی کے یعنی ساتھ پانی کو کہ سیراب کرے اُنکو یہانتک کہ پھرے پانی سے یعنی پھرے اور ہنوز پانی باقی تھا

ف حدیبیہ نام ایک موضع کا ہے قریب مکہ کے کہ اکثر اُسکا حرم میں ہے اور وہ کوس ہے اوپر دس کے مکہ سے اوپر دس اور کتنے سے آخر بضع کہتے ہیں بائیس ہیں تو تک کو اور یہاں مبہم لائے تعین نکیا اسلیے کہ روایتیں اُنکی گنتی میں مختلف آئی ہیں بعضی روایتوں میں چودہ سو اور بعضی میں پندرہ سو اور بعضی میں ایک ہزار وچار سو یا زیادہ اور یہ عبارت غریب ہے اسلیے کہ ظاہر یہ تھا کہ کہتے ایک ہزار چار سو یا ایک ہزار سو یا ایک ہزار نسو غیر لک اور تطبیق ان روایات میں یوں دیگئی ہے کہ پہلے حضرتؐ ساتھ چار سو صحابیوں کے نکلے بعد ازاں نوبت نوبت آنا ہوتے گئے پس جسنے کہا اول دیکھا ایک ہزار چار سو دیکھے بعد ازاں فوج آئی اُسکو نہ دیکھا اور جسنے دیکھا پندرہ سو روایات کیا اور جسنے تحقیق و تعین کی کہا ہزار و چار سو یا زیادہ ح فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ جَاءَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ

لہ اوپر زیادہ سے
یہ ہے کہ صلح کرے اہل ذمہ سے اوپر زیادہ کے ایک دینار سے
لہ اوپر زیادہ سے
یہ ہے کہ صلح کرے اہل ذمہ سے اوپر زیادہ کے ایک دینار سے

الخزاعی فی نفر من خزاعۃ ثم اتاہ مرۃ بن مسعود وساق الحدیث الی ان قال اذ جاء سہیل بن عمرو فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اکتب ہذا ما قاضی علیہ محمد رسول اللہ فقال سہیل واللہ لو کنا نعلم انک رسول اللہ ما صددناک عن البیت ولا قاتلناک ولکن اکتب محمد بن عبد اللہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انی رسول اللہ وان کذبتمونی اکتب محمد بن عبد اللہ فقال سہیل وعلی ان لا یاتیک منا رجل وان کان علی دینک الا رددتہ علینا فلما فرغ من قضیۃ الکتاب قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاصحابہ قوموا فانحروا ثم احلقوا فما قام منہم رجل حتی قال ذلک ثلاث مرات فلما لم یقم منہم احد دخل علی ام سلمۃ فذکر لہا ما لقی من الناس فقالت ام سلمۃ یا نبی اللہ اتحب ذلک اخرج ثم لا تکلم احدا منہم کلمۃ حتی تنحر بدنتک وتدعو حالقک فیحلقہ فقام فخرج فلم یکلم احدا منہم حتی فعل ذلک نحر بدنتہ ودعا حالقہ فحلقہ فلما رأوا ذلک قاموا فنحروا وجعل بعضہم یحلق بعضا حتی کاد بعضہم یقتل بعضا غما فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہم اغفر للمحلقین قالوا وللمقصرین یا رسول اللہ قال اللہم اغفر للمحلقین قالوا وللمقصرین یا رسول اللہ قال وللمقصرین قال ثم جاءہ نسوۃ مؤمنات فانزل اللہ تعالی یا ایہا الذین امنوا اذا جاءکم المؤمنات مہاجرات فامتحنوہن الی قولہ بعصم الکوافر فطلق عمر یومئذ امرأتین کانتا لہ فی الشرک فتزوج احداہما معاویۃ والاخری صفوان بن امیۃ ثم رجع الی المدینۃ فجاءہ ابو بصیر رجل من قریش وہو مسلم فارسلوا فی طلبہ رجلین فدفعہ الی الرجلین فخرجا بہ حتی اذا بلغا ذا الحلیفۃ نزلوا یاکلون من تمر لہم فقال ابو بصیر لاحد الرجلین واللہ انی لاری سیفک ہذا یا فلان جیدا فاخترطہ الآخر وقال اجل واللہ انی لجید وجربت بہ ثم جربت فقال ابو بصیر ارنی انظر الیہ فامکنہ منہ فضربہ حتی برد وفر الآخر حتی اتی المدینۃ فدخل المسجد یعدو فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لقد رای ہذا ذعرا فلما انتہی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قتل واللہ صاحبی وانی لمقتول فجاء ابو بصیر فقال یا نبی اللہ قد وفی اللہ ذمتک قد رددتنی الیہم ثم منعنی اللہ منہم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویل امہ مسعر حرب لو کان لہ احد فلما سمع ذلک عرف انہ سیردہ الیہم فخرج حتی اتی سیف البحر قال وانفلت ابو جندل بن ابی سہیل فلحق بابی بصیر فجعل لا یخرج من قریش رجل قد اسلم الا لحق بابی بصیر حتی اجتمعت منہم عصابۃ فواللہ ما یسمعون بعیر خرجت لقریش الی الشام الا اعترضوا لہا فقتلوہم واخذوا اموالہم فارسلت قریش الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم تناشدہ اللہ والرحم لما ارسل الیہم فمن اتاہ منہم فہو آمن فارسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم الیہم رواہ البخاری

لہ اس سے معلوم ہوا کہ اگر کسی کافر کا مسلمان ہونا ظاہر ہو جائے تو اس کو واپس کرنا جائز نہیں ہے۔ منہ

لہ اس سے معلوم ہوا کہ اگر کسی کافر کا مسلمان ہونا ظاہر ہو جائے تو اس کو واپس کرنا جائز نہیں ہے۔ منہ

لہ اس سے معلوم ہوا کہ اگر کسی کافر کا مسلمان ہونا ظاہر ہو جائے تو اس کو واپس کرنا جائز نہیں ہے۔ منہ

لہ اس سے معلوم ہوا کہ اگر کسی کافر کا مسلمان ہونا ظاہر ہو جائے تو اس کو واپس کرنا جائز نہیں ہے۔ منہ

پھر پھرے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم طرف مدینے کے پس آئے حضرت کے پاس ابوبصیرؓ کہ ایک شخص قریش مین سے تھے اور وہ تھے مسلمان پس بھیجے کفار قریش نے اُنکی تلاش مین دو شخص پس جو آلے حضرتؐ نے ابوبصیرؓ کو اُن شخصون کے یعنی بموجب عہد کے پس نکلے وہ ابوبصیرؓ کو لیکر یہانتک کہ جب پہنچے وہ ذوالحلیفہ مین اُترے اسحال مین کہ کھاتے تھے کھجورین اپنی پس کہا ابوبصیرؓ نے واسطے ایک شخص کے اُن دونون مین سے قسم خدا کی تحقیق مین گمان کرتا ہون یہ تلوار تیری اے فلانے اچھی ہے دیکھا مجکو تا دیکھون مین طرف اُسکے پس قدرت دی اُس شخص نے ابوبصیرؓ کو اوپر دیکھنے تلوار کے پس مارا ابوبصیرؓ نے اُسکو یہانتک کہ ٹھنڈا ہوگیا وہ یعنی مرگیا اور بھاگ گیا دوسرا شخص یہانتک کہ آیا مدینہ مین اور داخل ہوا مسجد مین دوڑتا ہوا یعنی بخوف قتل کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دیکھا اُسنے خوف پس کہا اُس شخص نے کہ مارا گیا قسم خدا کی ساتھی میرا اور تحقیق مین بھی مارا جاتا ہون پہنچے دڑتا ہون قتل سے یا قریب ہوا مین اسکے کہ قتل کرے وہ مجکو پھر آیا ابوبصیرؓ پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ویلے ہے ان اسکی کو یہ ابوبصیرؓ گرم کرنیوالا لڑائی کا ہے اگر ہوتا واسطے اسکے کوئی مددگار تو مدد کرتا اُسکی پس جب سُنی ابوبصیرؓ نے یہ بات معلوم کیا کہ آنحضرتؐ پھیرینگے اُسکو طرف کافرون کے پس نکلا ابوبصیرؓ مدینہ سے یہان تک کہ آیا کنارے دریا کے کہا راوی نے اور بھاگ آیا ابوجندلؓ بن سہیل کافرونکے پاس سے اور ملا ابوبصیرؓ کے ساتھ پس ہوا یہ حال کہ نہ نکلتا تھا قریش سے کوئی شخص کہ اسلام لایا تھا مگر کہ ملتا تھا ساتھ ابوبصیرؓ کے یہان تک کہ جمع ہوئی قریش سے ایک جماعت کثیر پس قسم ہے خدا کی نہ سُنتے تھے وہ کسی قافلہ کو قریش کے کہ نکلا طرف شام کے مگر کہ بھیجا کرتے اُسکا اور قتل کرتے اُسکو اور دیتے مال اُسکا پس بھیجا قریش نے کسی کو طرف پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اسحال مین کہ قسم دیتے تھے حضرتؐ کو اللہ کی اور حق قرابت کی کہ لینین اور حضرتؐ مین بھی کہ نکرین کچھ مگر یہ کہ بھیجین کسی کو طرف ابوبصیرؓ کے اور یارون اُسکے کے اور روکین مدینہ مین اور تعرض نہ کرین قافلہ ہمارے کو پس جب آیا وہ بھیجین حضرتؐ اُسکو یہ اور وہ چلے آوین آپکے پاس پس رجع کوئی آوے حضرتؐ کے پاس سے ہم مین سے مسلمان ہوکر پس وہ امن مین ہے اور نہ پھیرین اُسکو ہماری طرف یعنی پشیمان ہوے قریش اس شرط سے اور کہا کہ ابوبصیرؓ کو منع کرین ہم اس شرط سے باز آئے پس بھیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو طرف ابوبصیرؓ کے اور یارون اُسکے کے یعنی منع کیا تعرض سے اور اپنے پاس بُلا بھیجا نقل کی یہ بخاری نے **ف** اگر ہوتا واسطے اُسکے آنحم اسکے ایک معنی تو وہ ہین جو مذکور ہوے اور دوسرے معنی اُسکے یہ ہین کہ کانٹے کے کوئی ہوتا اور معلوم کرواتا اُسکو کہ نہ آوے میرے پاس تا پھیر نہ دون اور سونپ دون اُسکو اُنکے تئین اور یہ معنی انسب ہین ساتھ سیاق حدیث کے اور جب سُنی ابوبصیرؓ نے آنحم ابوبصیرؓ نے معلوم کیا یہ حضرتؐ کے اس قول سے مسعر حرب لوکان له احد اسیلے کہ یہ مشعر ہے اسپر کہ نہ حضرتؐ ٹھکانا دینگے اُسکو اور نہ مدد کرینگے اور ابوجندلؓ بیٹا سہیل کا جو وہ سہیل کہ صلح لیے آیا تھا اور ابوجندل اسلام لایا تھا کے مین اور رکھا تھا اُسکو اُسکے باپنے قید مین پس دل تو وہ بھاگ کر حدیبیہ مین آیا تھا اُسکو حضرتؐ پھیر نہ سکے بعد بہت سی تکرار کے اور تسلی دی تھی اُسکو پھر دوبارہ وہ بھاگ کر ابوبصیرؓ کے ساتھ آملا ح ع **وَعَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ صَالَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ عَلَى ثَلَاثَةِ أَشْيَاءَ عَلَى أَنَّ مَنْ أَتَاهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ رَدَّهُ إِلَيْهِمْ وَمَنْ أَتَاهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَمْ يَرُدُّوهُ وَعَلَى أَنْ يَدْخُلَهَا مِنْ قَابِلٍ وَيُقِيمَ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَا يَدْخُلَهَا إِلَّا بِمَا كَانَ السِّلَاحُ وَالسَّيْفُ وَالْقَوْسُ وَنَحْوُ فَجَاءَهُ أَبُو جَنْدَلٍ يَحْجُلُ فِي قُيُودِهِ فَرَدَّهُ إِلَيْهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ صلح کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین سے دن حدیبیہ کے تین چیز پر کہ جو آوے حضرتؐ کے پاس مشرکون مین سے یعنی مسلمان ہوکر پھیر دینگے اُنکو طرف مشرکون کے اور جو آوے مشرکون کے پاس مسلمانون مین سے نہ پھیرینگے اُسکو اور اس پر کہ داخل ہون حضرتؐ مکے مین سال آیندہ اور ٹھیرین اُسمین تین دن یعنی اور اُس سال مین نہ آوین اور یہ کہ نہ داخل ہون مکے مین مگر اسحال مین کہ تھیلی مین ڈالے ہوے ہون ہتھیار اور تلوار اور کمان اور مانند اُسکے پس آیا ابوجندلؓ اسحال مین کہ چلتا تھا بیڑیون مین پس پھیر دیا حضرتؐ نے اُسکو طرف مشرکونکے

نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جلبان کہتے ہین چمڑے کی تھیلی کو کہ اُسمین ہتھیار وغیرہ رکھکر زین سے باندھ لیتے ہین اور یہان مراد یہ ہے کہ ہتھیار میانون وغیرہ مین ہون ننگے کھلے لیکر بصورت غلبہ اور قہر اور مستعد لڑائی کے نہ آوین اور ابو جندل بن سہیل اسلام لائے مکے ہی مین انکو مشرکون نے قید کر رکھا تھا جن ایام مین کہ صلح حدیبیہ ہوئی وہ حضرتؐ کے پاس بھاگ کر آئے حضرتؐ بحسب عہد کے اُنکو حوالے مشرکون کے کردیا یہ فرماکر کہ صبر کر اے ابو جندل اور امید دار ثواب کا ہو اللہ تعالیٰ تیرے لیے اور ضعیفون کے لیے خوشی اور خلاصی دیگا اور لکھا ہے علمانے کہ قبول کرنا حضرتؐ کا ان شرطونکا تھا بسبب ضعف حال مسلمانون کے اور عاجز ہونے اُنکے کے مقابلہ کفار سے یا بسبب احرام اور حرم اور عدم اذن کے اور بہت سی مصلحت کے لیے تھا اور انجام کار کو فائدے اُسکے بہت سے ظاہر ہوے مکہ فتح ہوا اور وہانکے لوگ مسلمان ہوے اور ظاہر ہوا دین حق اور حقیقت مین یہ فرمانبرداری امر رب کی اور اظہار کمال عبودیت کا ہے ع ح ح وعن انس ان ناسا قالوا للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ان من جاءنا منکم لم نردہ علیکم ومن جاءکم منا رددتموہ علینا فقالوا یا رسول اللہ انکتب هذا قال نعم انہ من ذهب منا الیهم فابعده اللہ ومن جاء نا منهم سیجعل اللہ له فرجا ومخرجا رواہ مسلم اور روایت ہے انسؓ سے یہ کہ قریش نے صلح کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس شرطین کین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ جو شخص آوے ہمارے پاس تم مین سے پھیر نہ دیجیو اُسکو تم اور جو آوے تمھارے پاس ہم مین سے ضرور پھیر دیجیو اُسکو تم پر پس رضا مند ہوے صحابہ نے یعنی مستبعد جان کر یا رسول اللہ کیا لکھا جاوے دین ہم یہ فرمایا کہ ہان تحقیق شان یہ ہے کہ جو شخص جاویگا ہم مین سے طرف اُنکے پس دور کیا ہوگا اُسکو اللہ نے یعنی اپنی رحمت سے اسلیے کہ مرتد ہوگا اور جو آویگا ہمارے پاس اُنمین سے قریب ہے کہ گردانیگا اللہ واسطے اُسکے کشادگی اور خلاصی نقل کی یہ مسلم نے

وعن عائشة قالت فی بیعة النساء ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یمتحنهن بهذه الایة یا ایها النبی اذا جاءک المؤمنات یبایعنک فمن اقر بهذا الشرط من قولها فقد بایعتک کلاما یکلمها به واللہ ما مست ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ید امرأة قط فی المبایعة متفق علیه اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا بیعت کرنے عورتون کے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم تھے امتحان کرتے عورتون کا یعنی جو عورتین مکہ سے آتین اور اظہار ایمان کرتین ساتھ اس آیت کے اے نبی جبوقت آوین تیرے پاس عورتین ایمان والیان بیعت کرین تجھسے پس جو اقرار کرتی ساتھ اس شرط کے اُنمین سے فرماتے واسطے اُسکے تحقیق بیعت کی مین نے تجھسے درآن حالیکہ کلام کرنے والے تھے کلام کرتے عورت سے ساتھ اس کلام کے قسم ہے خدا کی نہین ہاتھ لگا حضرتؐ کا کسی عورت کے ہاتھ سے کبھی بیچ بیعت کرنے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ساتھ اس آیت کے مضمون تمام اس آیت کا یہ ہے کہ بیعت کرین مومن عورتین ان سب شرطون پر کہ شریک نہ کرین ساتھ خدا کے کسی چیز کو اور چوری نہ کرین اور زنا نہ کرین اور اپنی اولاد کو نہ ماڑ ڈالین جیسکہ عادت تھی کہ بیٹیون کو ماڑ ڈالتے تھے اور بہتان نہ کرین اور عصیان نہ کرین اور یہ آیت تفسیر ہے اس آیت کی کہ اوپر گذری یا ایها الذین امنوا اذا جاءکم المؤمنات الخ اور اخیر کے جملہ کا حاصل یہ ہے کہ بیعت اگرچہ ہاتھ سے ہوتی ہے لیکن عورتونسے زبانی ہی ہوتی تھی کہ بیعت قبول کی مین نے تیری اور بعضے مشائخ کہ عورتون کو اسطرح مرید کرتے ہین کہ ہاتھ اپنا پانی مین ڈالتے ہین اور عورت بھی ہاتھ پانی مین ڈالتی ہے اور بعضے ایک آنچل کپڑا پکڑتے ہین اور ایک آنچل عورت پکڑتی ہے حاجت اس تکلف کی نہین اکتفا کرنا سنت پر افضل احسن ہے اور یہ حدیث بیعت کرنے کی باب الصلح مین اسلیے لائے کہ قضیے صلح حدیبیہ مین بیعت بھی واقع ہوئی تھی کہ اُسکو بیعت الرضوان کہتے ہین بسبکہ آیت کریمہ لقد رضی اللہ عن المؤمنین الخ مین فی کرسکا ہی بایں تقریر حدیث بیعت عورتونکی اگرچہ حدیبیہ مین نہ تھی یہان ذکر کی ع

الفصل الثانی

فصل دوسری عن المسور ومروان انهم لما صالحوا علی وضع الحرب عشر سنین باس بینهم الناس وامن بعضهم بعضا وتفاوضوا وتلاقوا واختلط المسلمون والمشرکون یمشی بعضهم الی بعض بالبیع والشراء ویتکلمون بما احبوا من الامر وهم بعد فئتان وهدنة بینهم وحمالة رواہ ابو داود اور روایت ہے مسورؓ اور مروان سے یہ کہ صلح کی قریش نے اوپر موقوف کرنے لڑائی کے دس برس تک امن مین رہین اُنمین لوگ اور اسپر

کہ درمیان ہمارے جامدانی بند ہو اور یہ کہ نہ چوری چھپی ہوئی اور نہ خیانت نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** جامدانی بند ہونا مراد یہ ہے کہ درمیان ہمارے سینے پاک مکر اور کینہ اور فساد اور فریب اور رکنے والے وفا اور صلح کے ہون اور مراد اخیر جملہ سے یہ ہے کہ نہ لیوے بعضا ہمارا مال بعضے کا نہ پوشیدہ اور نہ آشکارا ۱۲ منہ **وعن** صفوان بن سلیم عن عدۃ من ابناء اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ابائھم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الا من ظلم معاھدا او انتقصہ او کلفہ فوق طاقتہ او اخذ منہ شیئا بغیر طیب نفس فانا حجیجہ یوم القیمۃ رواہ ابوداؤد اور روایت ہے صفوان بن سلیم سے کہ نقل کی کتنے ایک بیٹون اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ انھون نے نقل کی اپنے باپون سے انھون نے نقل کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا خبردار ہو جس شخص نے ظلم کیا عہد کرنوالے پر یعنی ذمی پر یا مسلمان پر یا نقص کرے حق اسکے کو یا تکلیف دے اسکو زیادہ طاقت اسکی سے یعنی جزیہ لے زیادہ طاقت اسکی سے اگر ذمی ہو اور زیادہ دے عشر مال تجارت سے اگر حربی مسلمان ہو کر واسطے تجارت کے آیا ہو یا لیوے اوسے کچھ بغیر خوشی اسکی کے پس میں جھگڑونگا اس سے دن قیامت کے نقل کی یہ ابوداؤد نے **وعن** امیمۃ بنت رقیقۃ قالت بایعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی نسوۃ فقال لنا فیما استطعتن واطقتن قلت اللہ ورسولہ ارحم بنا انفسنا قلت یا رسول اللہ بایعنا نعنی ما فی صحاحنا قال انما قولی لمائۃ امرأۃ کقولی لامرأۃ واحدۃ او کنحو قولی لامرأۃ واحدۃ رواہ النسائی اور روایت ہے امیمہ بیٹی رقیقہ کی سے کہ کہا بیعت کی مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے درمیان کتنی عورتون کے کہ انھون نے بھی بیعت کی پس فرمایا ہمکو واسطے ہمارے کہ بیعت کری مین نے تمکو لے عورتو بیچ اپنے کے کہ استطاعت رکھو تم اور طاقت رکھو تم یعنی حضرت نے ازراہ شفقت کے مقید کیا ساتھ استطاعت کے کہا مین نے اللہ اور رسول اسکا بہت رحم کرنے والے ہین بیچ حق ہمارے کے ہم سے اپنے نفسونپر کہا مین نے یا رسول اللہ بیعت کر ہمسے اور کہتی تھی بیعت سے یہ کہ مصافحہ کیجیے ہمسے یعنی وقت بیعت کے ہاتھ ہمارا اپنے ہاتھ مین پکڑو فرمایا سوا اسکے نہین کہ کہنا میرا واسطے سو عورتو تمکے مانند کہنے میرے کے ہے واسطے ایک عورت کے یعنی فقط کہدینا بیعت مین کفایت کرتا ہے حاجت ہاتھ پکڑنے کی نہین اور حاجت تخصیص عورت کی بھی نہین سے جدا جدا ایک ہی قول کافی ہے سب کے لیے نقل کی یہ **ف** اصل کتاب مین لفظ رواہ کے بعد سفیدی چھوٹی ہوئی ہے لیکن حاشیہ مین بعض شارحون نے لکھدیا ہے رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجۃ ومالک فی الموطا کلھم من حدیث محمد بن المنکدر انہ سمع من امیمۃ الحدیث وقال الترمذی حدیث حسن صحیح لا یعرف الا من حدیث ابن المنکدر ۱۲ منہ **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** البراء بن عازب قال اعتمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ذی القعدۃ فابی اھل مکۃ ان یدعوہ یدخل مکۃ حتی قاضاھم علی ان یقیم بھا ثلثۃ ایام فلما کتبوا الکتاب کتبوا ھذا ما قاضی علیہ محمد رسول اللہ فقالوا لا نقر بھا فلو نعلم انک رسول اللہ لم نمنعک ولتابعناک ولکن انت محمد بن عبد اللہ فقال انا رسول اللہ وانا محمد بن عبد اللہ ثم قال لعلی امح رسول اللہ قال لا واللہ لا امحوک ابدا فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکتاب ولیس یحسن یکتب فکتب ھذا ما قاضی علیہ محمد بن عبد اللہ لا یدخل مکۃ بالسلاح الا السیف فی القراب لا یخرج من اھلھا بأحد ان اراد ان یتبعہ وان لا یمنع من اصحابہ احدا ان اراد ان یقیم بھا فلما دخلھا ومضی الاجل اتوا علیا فقالوا قل لصاحبک اخرج عنا فقد مضی الاجل فخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فتبعتہ علیہ روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہا عمرے کے لیے چلے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بیچ ذی القعدہ کے یعنی سنہ ہجری مین پس انکار کیا اہل مکہ نے یہ کہ چھوڑین حضرت کو کہ داخل ہون مکے مین یعنی حضرت کو مکے مین آنے دیا یہان تک کہ صلح کی حضرت نے اہل مکہ سے اسپر کہ داخل ہون یعنی سال آیندہ تین ٹھیرین اسمین تین دن پس جب لکھا صلح نامہ لکھا حضرت علی نے نام شریف حضرت کا اسطرح پر یہ وہ چیز ہے کہ صلح کی اسپر محمد رسول اللہ نے کہا مشرکون نے نہین اقرار کرتے ہم ساتھ رسالت تمھاری کے پس اگر جانتے ہم کہ تم رسول اللہ ہو نہ منع کرتے ہم یعنی مکے کے آنے سے ولیکن تم محمد بن عبد اللہ یعنی اسیطرح لکھو پس فرمایا

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں ہوں رسول اللہ اور میں ہوں محمد بن عبداللہ یعنی دونوں صفتیں لازم میں آپس میں نہیں ضد ہو تو میں کہا ہو کہ دونوں نے کہا یا ایک پھر فرمایا علی ابن ابی طالب نے کو کہ مٹا دو لفظ رسول اللہ کو کہا حضرت علی نے قسم ہے اللہ کی نہیں مٹاؤں گا میں نام تمہارا کبھی پس لیا حضرت نے یعنی صلح نامہ یعنی حضرت علی کے ہاتھ سے حالانکہ نہیں لکھ جانتے تھے پس لکھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ وہ چیز ہے کہ صلح کی ہے محمد بن عبداللہ نے نہ داخل ہوں گے مین ساتھ ہتھیاروں کے مگر اسطرح سے کہ تلوار میں ہوں غلافوں میں اور یہ کہ نہ نکلے کوئی کے لوگوں میں سے کوئی اگر ارادہ کرے کوئی حضرت کے ساتھ جانیکا یعنی بعد داخل ہونیکے جو مکے سے نکلیں تو کسی کو انمیں سے لیکر نہ نکلیں اور یہ کہ نہ منع کریں اپنے یاروں میں سے کسی کو اگر ارادہ کرے ٹھیرنیکا مکہ میں پس جب کہ داخل ہوئے حضرت مکہ میں یعنی سال آیندہ اور گذر گئی مدت یعنی ٹھیرنے کی تین دن قرار پائے تھے آئے کفار قریش حضرت علی کے پاس اور کہا کہ کہو اسطرح صاحب اپنے کے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نکلو ہمارے شہر سے پس تحقیق گذر گئی مدت پس نکلے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے نقل کی بخاری اور مسلم نے

ف حضرت علی نے جو عذر کیا گویا وہ سمجھے کہ امر ایجاب کے لیے نہیں ہے والا مخالفت نکرتے اور حقیقت میں مخالفت نہیں تھی بلکہ عین موافقت ہے کہ سبب نہایت محبت کے کہا اور اختلاف واقع ہوا ہے علما میں بیچ لکھنے آنحضرت کے کہ بعضے تو کہتے ہیں کہ ہرگز نہ لکھا اور نہ لکھ سکتے تھے بسبب اسکے کہ اللہ تعالیٰ نے انکو امی فرمایا ہے اور امی وہی ہوتا ہے کہ نہ پڑھ سکے اور نہ لکھ سکے اور بعضوں نے کہا کہ لکھا حضرت نے بعد ازاں کہ ثابت ہوئی حجت نبوت پر اور منقطع ہوا شبہ اور ظاہر اس حدیث کا حجت انکی ہے اور منکر اسکی تاویل کرتے ہیں کہ مراد کتابت سے امر ساتھ کتابت کے ہے اور یہ مجاز مشہور ہے اہل یمن جیسے کہتے ہیں بنا کیا امیر نے شہر یعنی حکم کیا ساتھ بنا کرنیکے نہ یہ کہ امیر اپنے ہاتھ سے بنا کرتا ہے ہر

بَابُ اِخْرَاجِ الْيَهُوْدِ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ باب ہے بیچ بیان نکال دینے یہود کے جزیرۂ عرب سے **ف** جزیرہ اُس زمین کو کہتے ہیں کہ احاطہ کیا ہوا ہو کو دریا نے اور جزیرۂ عرب وہ ہے کہ احاطہ کیا ہے اسکو دریائے ہند اور دریائے شام اور دجلہ اور فرات یا عدن سے اطراف شام تک طول میں اور حدیثہ سے ریف عراق تک عرض میں کذا فی القاموس ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ فِی الْمَسْجِدِ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْطَلِقُوْا اِلٰی يَهُوْدَ فَخَرَجْنَا مَعَهٗ حَتّٰی جِئْنَا بَيْتَ الْمِدْرَاسِ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ يَهُوْدَ اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا اِعْلَمُوْا اَنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَاِنِّیْ اُرِيْدُ اَنْ اُجْلِيَكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْاَرْضِ فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهٖ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا اُسوقت کہ تھے ہم مسجد میں نکلے نبی صلے اللہ علیہ وسلم یعنی گھر سے پس فرمایا چلو طرف یہود کے پس نکلے ہم ساتھ حضرت کے یہانتک کہ آئے ہم مدرسہ یہود کے میں پس کھڑے ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا اے گروہ یہود مسلمان ہو تا سلامت رہو یعنی آفات دنیا اور آخرت کی سے جانو کہ تحقیق زمین خدا کے لیے ہے یعنی وہ خالق اور مالک اسکا ہے اور واسطے رسول اسکے کے ہے یعنی یہ نیابت اور خلافت اور تحقیق میں ارادہ کرتا ہوں یہ کہ جلا وطن کروں تم کو اس زمین سے یعنی جزیرۂ عرب سے پس جو شخص کہ پاوے تم میں سے مال اپنے سے کوئی چیز یعنی مشغول ہوئے جانا اسکا مانند زمین وغیرہ کے پس چاہیے کہ بیچ ڈالے اسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ عُمَرُ خَطِيْبًا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَلَ يَهُوْدَ خَيْبَرَ عَلٰی اَمْوَالِهِمْ وَقَالَ نُقِرُّكُمْ عَلٰی مَا اَقَرَّكُمُ اللّٰهُ وَقَدْ رَاَيْتُ اِجْلَاءَهُمْ فَلَمَّا اَجْمَعَ عُمَرُ عَلٰی ذٰلِكَ اَتَاهُ اَحَدُ بَنِیْ اَبِی الْحُقَيْقِ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَتُخْرِجُنَا وَقَدْ اَقَرَّنَا هُمْ وَعَامَلَنَا عَلٰی اَمْوَالٍ فَقَالَ عُمَرُ اَظَنَنْتَ اَنِّیْ نَسِيْتُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بِكَ اِذَا اُخْرِجْتَ مِنْ خَيْبَرَ بَعْدَ وَبِكَ قَلُوْصَاكَ لَيْلَةً بَعْدَ لَيْلَةٍ فَقَالَ هٰذِهٖ كَانَتْ هُزَيْلَةً مِنْ اَبِی الْقَاسِمِ فَقَالَ كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ اللّٰهِ فَاَجْلَاهُمْ عُمَرُ وَاَعْطَاهُمْ قِيْمَةَ مَا كَانَ لَهُمْ مِنَ الثَّمَرِ مَالًا وَاِبِلًا وَعُرُوْضًا مِنْ اَقْتَابٍ وَحِبَالٍ وَغَيْرِ ذٰلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا کھڑے ہوئے حضرت عمر خطبہ فرمانیکو پس کہا تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم تھے کہ معاملہ کیا تھا یہود خیبر سے اُنکے مال پر یعنی اُنکو خیبر میں رہنے دیا

کھجورین اور زراعت وغیرہ اُنکی اُنھیں کے طور پر رکھیں اور اُنکے محاصل میں سے آدھوں آدھ ٹھیرالیا اور جزیہ مقرر کیا اُنپر اور فرمایا تھا کہ ٹھیرا دینگے ہم تمکو جبتک کہ ٹھیراوی تمکو اللہ یعنی یہ حکم کرے ہمکو ساتھ نکالنے تھا رسکے اور تحقیق دیکھا میں نے مناسب جلاوطن کرنا اُنکا پس جب قصد کیا حضرت عمرؓ نے اُسکا یعنی جلاوطن کرنیکا آیا اُنکے پاس ایک شخص قبیلہ بنی ابی الحقیق میں سے پس کہا اے امیر المومنینؓ کیا نکالتے ہو تم ہمکو حال آنکہ تحقیق ٹھیرایا تھا ہمکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور معاملہ کیا تھا ہمسے مالوں پر پس کہا حضرت عمرؓ نے کیا گمان کرتا ہو تو کہ تحقیق میں بھول گیا فرمانا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ تجھسے فرمایا تھا کہ کیا حال ہوگا تیرا اور کیا کریگا تو جسوقت کہ نکالا جاویگا تو خیبر سے اسحال میں کہ دوڑے گی ساتھ تیرے اونٹنی تیری رات کو پھر رات کو لینے ایک وقت پھر آوے گا کہ راتوں رات یہانسے نکلھی ہوگا میں کہا ابن ابی الحقیق نے کہ یہ کلمہ از راہ ہنسی کے ابوالقاسمؐ سے کہ کنیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے پس فرمایا حضرت عمرؓ نے کہ جھوٹا ہے تو اے دشمن خدا کے یہ حضرتؐ نے ہنسی سے نہیں فرمایا تھا بلکہ خبر غیب کی دی تھی از راہ معجزہ کے پھر جلاوطن کیا یہود کو حضرت عمرؓ نے اور دی اُنکو قیمت اُنچیز کی کہ تھی واسطے اُنکے میوہ سے یعنی کھجورین وغیرہ قیمت میں اُنکے مال دیا اور اونٹ واسباب یعنی پالان اور رسیان وغیر ذالک نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْصٰی ثَلٰثَۃٍ قَالَ اَخْرِجُوا الْمُشْرِکِیْنَ مِنْ جَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ وَاَجِیْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا کُنْتُ اُجِیْزُھُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَسَکَتَ عَنِ الثَّالِثَۃِ اَوْ قَالَ فَاَنْسِیْتُھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی یعنی وقت وفات کے ساتھ تین چیزوں کے فرمایا نکالو نہ مشرکوں کو جزیرہ عرب سے یعنی مکہ مدینہ سے اور سلوک کیا کرنا تم ایکیوں سے مانند اس چیز کے کہ تھا میں سلوک کرتا اُن سے یعنی جبتک کہ وہ رہیں دینا اُنکو وہ چیز کہ محتاج ہوں وہ اُسکے کما راوی نے اور سکوت کیا ابن عباسؓ نے تیسری چیز سے یا کہا ابن عباسؓ نے پس بھلا یا گیا میں اُسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا قاضی عیاض نے احتمال ہے کہ تیسری چیز یہ قول ہو حضرتؐ کا لتحذوا قبری وثنا یعبد اور ذکر کیا اسکو مالک نے موطا میں **وعن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَاُخْرِجَنَّ الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی مِنْ جَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ حَتّٰی لَا اَدَعَ فِیْھَا اِلَّا مُسْلِمًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَئِنْ عِشْتُ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ لَاُخْرِجَنَّ الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی مِنْ جَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ اور روایت ہے جابر بن عبداللہؓ سے کہ کہا خبر دی مجکو عمر بن الخطابؓ نے یہ کہ اُنھوں نے سُنا تھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے البتہ نکالونگا یہود و نصاریٰ کو جزیرہ عرب سے یہانتک کہ نچھوڑونگا میں مگر مسلمان کو نقل کی یہ مسلم نے اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا اگر جیتا رہا میں انشاء اللہ البتہ نکالونگا میں یہود و نصاریٰ کو جزیرۂ عرب سے **الفصل الثانی** فصل دوسری لَیْسَ فِیْہِ لَاحَدِیْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ لَا مَکُوْنَ وَقَدْ مَرَّ فِیْ بَابِ الْجِزْیَۃِ نہیں فصل دوسری مصابیح کی میں مگر حدیث ابن عباسؓ کی کہ مرا سکا یہ ہوا لیکون قبلتان اور تحقیق گذر چکی یہ حدیث باب الجزیہ میں بسبب تکرار کے نہیں ذکر کی پس ہیچ اعتراض واعتذار کا **الفصل الثالث** فصل تیسری **عَنْ** عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ الْیَھُوْدَ اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلُوْہُ اَنْ یُّجْلِیَھُمْ مِنْ اَرْضِ الْحِجَازِ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَظْھَرَ عَلٰی اَھْلِ خَیْبَرَ اَرَادَ اَنْ یُّجْلِیَ الْیَھُوْدَ مِنْھَا وَکَانَتِ الْاَرْضُ لَمَّا ظَھَرَ عَلَیْھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِلْمُسْلِمِیْنَ فَسَاَلَ الْیَھُوْدُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّقِرَّھُمْ عَلٰی اَنْ یَّکْفُوْا الْعَمَلَ وَلَھُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُقِرُّکُمْ عَلٰی ذٰلِکَ مَا شِئْنَا فَاَقَرُّوْا حَتّٰی اَجْلَاھُمْ عُمَرُ فِیْ اِمَارَتِہٖ اِلَی الشَّامِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ عمر بن الخطابؓ نے جلاوطن کیا یہود و نصاریٰ کو زمین حجاز سے یعنی جزیرۂ عرب سے اور تھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب غالب ہوئے اہل خیبر پر ارادہ کیا یہ کہ نکالیں یہودیوں کو خیبر سے اور تھی زمین یعنی جزیرہ زمین جو بسبب غلبہ کیا گیا اسپر واسطے اللہ کے اور رسول اسکے کے اور واسطے مسلمانوں کے پس سوال کیا یہود نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ چھوڑیں اُنکو یعنی اُنکی زمینوں میں اس شرط پر کہ کریں کام یعنی درختوں کو پانی دیا کریں اور واسطے اُنکے ہو آدھوں آدھ میوہ پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنکو ہم اسپر چھوڑتے ہیں تمکو جبتک چاہیں ہم پھر اگلے یا نکالے یا نکالیں تمکو حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت میں طرف تیماء اور اریحا کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **باب الفئی** باب ہیچ بیان فئی **ف** فئی

لہ ترجمہ　　کہ یہ حدیث باب الجزیہ میں گذر چکی ہے　　کہ یہ حدیث باب الجزیہ میں گذر چکی ہے　　کہ یہ حدیث باب الجزیہ میں گذر چکی ہے　　کہ یہ حدیث باب الجزیہ میں گذر چکی ہے　　کہ یہ حدیث باب الجزیہ میں گذر چکی ہے　　کہ یہ حدیث باب الجزیہ میں گذر چکی ہے　　کہ یہ حدیث باب الجزیہ میں گذر چکی ہے　　کہ یہ حدیث باب الجزیہ میں گذر چکی ہے　　کہ یہ حدیث باب الجزیہ میں گذر چکی ہے　　کہ یہ حدیث باب الجزیہ میں گذر چکی ہے

اُس مال کو کہتے ہین کہ کفار سے ہاتھ لگے بغیر لڑائی کے اور حکم اُسکا یہ ہے کہ وہ سب مسلمانون کے لیے ہے اُسمین خمس اور قسمت نہین اور اختیار اُسکا حضرتؐ کو تھا جسکو چاہین دین جسکو چاہین نہ دین جسکو چاہین کم اور جسکو چاہین زیادہ اور جو مال غلبہ سے ہاتھ لگے اُسکو غنیمت کہتے ہین اُسکا حکم یہ ہے کہ پانچون حصہ نکال کر باقی مجاہدین مین تقسیم کردین پیادے کو اکہا اور سوار کو دوہرا ۲ح مولانا **الفصل الاول** فصل پہلی عن عمر بن الخطاب عمر بن الخطاب

اَوْرِسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ خَصَّ رَسُوْلَهٗ فِيْ هٰذَا الْفَيْءِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِ اَحَدًا غَيْرَهٗ ثُمَّ قَرَأَ مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ اِلٰى قَوْلِهٖ قَدِيْرٌ فَكَانَتْ هٰذِهٖ خَالِصَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ عَلٰى اَهْلِهٖ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ مِنْ هٰذَا الْمَالِ ثُمَّ يَاْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُ مَجْعَلَ مَالِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۱۲ روایت ہی مالک بن اوس بن حدثان سے کہ کہا فرمایا حضرت عمر بن الخطابؓ نے یہ کہ اللہ تعالیٰ نے خاص کیا اپنے رسول کو بیچ اس مال کے ساتھ ایک چیز کے کہ نہین دی وہ چیز کسی کو سوا حضرتؐ کے پھر پڑھی یہ آیت جو چیز دی اللہ نے اپنے رسول کو اُنمین سے لفظ قدیر تک پڑھی پس تھا یہ مال خالص اُسکے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خرچ کرتے تھے اپنے گھر کے لوگون پر خرچ برس بھر کا اُس مال مین سے پھر لیتے باقی کو پس گردانتے اُسکو بیچ جگہ گردانے مال اللہ کے یعنی صرف کرتے اُسکو مصالح مسلمین مین اور دیتے تھے جسکو چاہتے تھے محتاج و مسلمین مین سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** آیت ما افاء اللہ الخ سورۂ حشر مین ہے ترجمہ ساری آیت کا یون ہی کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو دیا اور خاص اُسکے لیے مقرر کیا نہین دی ورائے تمنے اُسپر گھوڑے اور اونٹ یعنی مشقت نہین کھینچی تمنے قتال کرنے مین اُسپر بلکہ پیادہ پا گئے تم ولیکن اللہ تعالیٰ مسلط کرتا ہے اپنے رسولون کو جسپر کہ چاہتا ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے مراد یہ ہی کہ اللہ تعالیٰ نے جو آنحضرتؐ کو اموال بنی نضیر کا مالک کیا وہ مال اس طرح کا ہے کہ حاصل نہین کیا ہے تمنے اُسکو بقتال و غلبہ اسلیے کہ گاؤن اُنکے دو کوس تھے مدینے سے سب پیادہ پا گئے تھے سوائے آنحضرتؐ کے پھر مسلط کیا اللہ تعالیٰ نے حضرتؐ کو اُنپر اور اُنکے اموال پر جیسکہ عادت خدا تعالیٰ کی ہی کہ مسلط فرماتا ہے اپنے رسولون کو اعداے دین پر پس اُسکا سپرد حضرتؐ کے ہے جسکو چاہین دین اور جہان چاہین خرچ کرین نازل ہوئی یہ آیت اُسوقت کہ طلب کیا صحابہؓ نے قسمت کو کذا فی التفاسیر پس اس طرح کا مال کفار کا کہ اُسکو فیٔ کہتے ہین تقسیم نہین کیا جاتا مانند تقسیم غنائم کے اور سپرد تھا طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آیا ہے احادیث مین جو کچھ آپ حضرت عمل فرماتے تھے اُسمین مذہب ہمارا تو اُسمین یہ ہے اور نقل کیا اُسمین طیبی نے مذہب شافعیؒ کا اس طرح سے کہ حضرتؐ کے لیے فیٔ مین چار خمس اور پانچوان حصہ خمس کا تھا پس تھے حضرتؐ کے لیے کل پچیس حصے مین سے اور چار باقی ذوی القربیٰ اور یتیمون اور مسکینون اور ابن سبیل کے لیے اور تفسیر معالم مین لکھا ہے کہ اختلاف کیا ہے اہل علم نے بیچ مصرف فیٔ کے بعد آنحضرتؐ کے پس کہا ایک قوم نے کہ وہ ائمہ کے لیے ہے بعد حضرتؐ کے اور امام شافعیؒ کے اسمین دو قول ہین ایک یہ کہ وہ مقاتلین کے لیے ہے اور دوسرا یہ کہ واسطے مصالح مسلمین کے ہے اور خرچ برس روز کا اگر کہا جاوے کہ حدیث مین آیا ہی کہ ذخیرہ نہین کرتے تھے آنحضرتؐ کوئی چیز کل کے لیے پس نفقہ ایک سال کا کیونکر رکھتے تھے جواب یہ کہ نفی ذخیرہ کرنے کی اپنے نفس کے لیے ہے اور یہ عیال کے لیے تھا اور آنحضرتؐ اپنی بیبیون کے لیے نفقہ ایک سال کا دیتے تھے کبھی کبھی اور کہا نووی نے اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے ذخیرہ کرنا ایک برس کا اور یہ منافی توکل کے نہین ۲ح ع **وعنہ** عن عمر قَالَ كَانَتْ اَمْوَالُ بَنِي النَّضِيْرِ مِمَّا اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِمَّا لَمْ يُوْجِفِ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهٖ نَفَقَةَ سَنَةٍ وَّمَا بَقِيَ جَعَلَهٗ فِيْ السِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ عُدَّةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے مالک سے کہ نقل کی حضرت عمرؓ سے کہ کہا تھا اموال بنی نضیر کا اُس قسم سے کہ عطا فرمایا تھا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر کہ نہین دوڑائے تھے مسلمانون نے اُسپر گھوڑے اور نہ اونٹ پس ہوا واسطے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے وہ مال خاص خرچ کرتے تھے اپنے اہل پر خرچ برس روز کا پھر خرچ کرتے

لہ مصنف
من عمر بن الخطاب
جاء من جہۃ عروۃ
اور من ابن شہاب
۱۲

باقی کو بیچ ہتھیاروں کے اور چارپایوں کے بسبب سامان کرنیکے راہ خدا میں یعنی جہاد کے لیے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ**

فصل دوسری **عَنْ** عَوْفِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَتَاہُ الْفَیْءُ قَسَمَہٗ فِیْ یَوْمِہٖ فَاَعْطَی الْاَھْلَ حَظَّیْنِ وَ

اَعْطَی الْاَعْزَبَ حَظًّا فَدُعِیْتُ فَاُعْطِیْتُ حَظَّیْنِ وَکَانَ لِیْ اَھْلٌ ثُمَّ دُعِیَ بَعْدِیْ عَمَّارُ بْنُ یَاسِرٍ فَاُعْطِیَ حَظًّا وَاحِدًا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَ

روایت ہے عوف بن مالکؓ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت کہ آتا اُنکے پاس مال فیٔ یا مثلے اُسکو اُسی دن میں بیچ دیتے بیوی والے کو

دو حصے اور دیتے مجرد کو ایک حصہ پس بلایا گیا میں پس دیے مجکو دو حصے اور تھی میری بیوی پھر بلایا گیا پیچھے میرے عمار بن یاسرؓ یا سکہ بیوی نہ رکھتا تھا

پس دیا گیا ایک حصہ نقل کی یہ ابوداؤد نے **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَّلَ مَا جَاءَہٗ رَسُوْلُ بَدْءٍ

بِالْعُرَیْفِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو شروع کرتے تیج اول وقت آنے فئی کے ساتھ آزاد کیے گئوں

کے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** یعنی اول فئی میں سے آزاد کیے گئو نکو دیتے تھے اسلیے کہ وہ بے ٹھکانے و بے سہارے ہوتے ہیں اور بعضوں

نے کہا کہ مراد آزاد کیے گئوں سے مکاتب ہیں اور بعضوں نے کہا مراد مفرد ہیں اطاعۃ اللہ میں ع **وَعَنْ** عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَسَلَّمَ اُتِیَ بِلَبِیْکَۃٍ مِّنْ خَرَزٍ فَقَسَمَھَا بَحْرًا وَّاَمَرَ بِلَالًا فَقَالَتْ عَائِشَۃُ کَانَ اَبِیْ یَقْسِمُ بَحْرًا وَالْعَبْدِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عائشہؓ سے

یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لائے گئے تھیلا اُسمیں تھے نگینے پس بانٹا اُسکو واسطے بیبیوں کے اور لونڈیوں کے کہا حضرت عائشہؓ نے تھے باپ میرے یعنی

حضرت ابوبکرؓ تقسیم کرتے واسطے آزاد غلام کے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** پس معلوم ہوا کہ نگینے مخصوص ساتھ عورتوں کے نہ تھے ولیکن حضرتؐ نے

تخصیص کی تھی ع **وَعَنْ** مَالِکِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ ذَکَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ یَوْمًا الْفَیْءَ فَقَالَ مَا اَنَا اَسَوِّیْ بَیْنَ ھٰذَا الْفَیْءِ وَمَا اَحَدٌ مِّنَّا

بِاَحَقَّ بِہٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا اَنَّا عَلٰی مَنَازِلِنَا مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَسْمِ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَالرَّجُلُ وَقِدَمُہٗ وَالرَّجُلُ وَبَلَاؤُہٗ

وَالرَّجُلُ وَعِیَالُہٗ وَالرَّجُلُ وَحَاجَتُہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے مالک بن اوس بن حدثانؓ سے کہ ذکر کیا عمر بن خطابؓ نے ایک دن فئی کا اور کہا

نہیں میں لائق برساتھ اس فئی کے قسمے اور نہیں کوئی ہم میں سے لائق تر ساتھ اس فئی کے کسی سے لیکن ہم اوپر مراتب اپنے کے ہیں کتاب اللہ عزوجل سے اور

تقسیم کرنے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سے پس شخص اول و قدیم ہونا اُسکا اور شخص اور شجاعت و مشقت رسمی اُسکی اور شخص اور عیال اُسکے اور شخص

اور حاجت اُسکی نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** نہیں ہیں لائق تر آخر یہ بات حضرت عمرؓ نے دفع توہم کے لیے فرمائی کہ توہم جانا تھا کہ وہ خلیفہ حضرتؐ کے تھے

لائق تر ہوں ساتھ اسکے جیسیکہ آنحضرتؐ تھے اُسکی نفی کی کہ میں بھی حق اسکا نہیں ہوں بعد از ان نفی کی حقیت کی علی العموم کہ نہیں کوئی ہم میں سے

لائق تر ساتھ اسکے کسی سے لیکن ہم اوپر مراتب اپنے کے ہیں کہ بیان کیا گیا ہے کتاب اللہ سے مانند قول اللہ تعالیٰ کے لِلْفُقَرَاءِ الْمُھٰجِرِیْنَ تین آیتوں

تک اور قول اللہ تعالیٰ کے وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُھٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ آخر آیت تک وغیرہما اور آیتیں کہ دلالت کرتی ہیں اوپر تفاوت

مراتب مسلمین کے اور تقسیم کرنے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سے یہ عطف کیا گیا ہو کتاب اللہ پر یعنی تفاوت مراتب ہے موافق تقسیم حضرتؐ کے

کہ رعایت کرتے تھے اصحاب بدرؓ کی اور اصحاب بیعت رضوانؓ کی اور اہل و عیال والے کی اور مانند انکے کی جیسیکہ تفصیل کیا اُسکو مالک قول اپنے کے

شخص اول و قدیم ہونا آنچہ یعنی تقسیم کرنے فئی کے میں لحاظ قدامت کا اور شجاعت کا اور مشقت کا اور اہل و عیال ہونیکا اور حاجت کا چاہیے جیسی احتیاج ہو

جس شخص کو اُسکے موافق اُسکو دیجیے ع **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسٰکِیْنِ وَحَقٌّ عَلٰی عَامِلِیْنَ عَلَیْھَا فَقَالَ ھٰذِہٖ

لِھٰؤُلَاءِ ثُمَّ قَرَاَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰہِ خُمُسَہٗ وَلِلرَّسُوْلِ اِلٰی قَوْلِہٖ اِنْ کُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰہِ ثُمَّ قَرَاَ مَآ اَفَآءَ اللّٰہُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مِنْ اَھْلِ الْقُرٰی

اِلٰی قَوْلِہٖ لِلْفُقَرَاءِ وَالَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْ بَعْدِھِمْ ثُمَّ قَالَ ھٰذِہٖ اِسْتَوْعَبَتِ الْمُسْلِمِیْنَ عَامَّۃً فَلَئِنْ عِشْتُ فَلَیَاْتِیَنَّ الرَّاعِیْ وَھُوَ بِسَرْوِ حِمْیَرَ

یُصِیْبُہٗ مِنْھَا لَمْ یَرْضَ وَفِیْھَا جَبِیْنُہٗ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہے مالک سے کہ کہا پڑھی حضرت عمرؓ بن خطاب نے یہ آیت کہ بیچ بیان مصارف زکوٰۃ کے ہے سوائے اسکے نہیں کہ صدقہ یعنی زکوٰۃ واسطے فقیروں اور مسکینوں کے ہے یہانتک کہ پونہچے علیم حکیم تک اور کہا یعنی زکوٰۃ واسطے اُن لوگوں کے ہے یعنی اُن اشخاص کے ذکر کیے گئے اس آیت مین پھر پڑھی یہ آیت کہ بیچ بیان تقسیم غنائم کے ہے جانو کہ تحقیق وہ چیز غنیمت مین لی ہو تمنے کچھ پس تحقیق واسطے اللہ کے ہے پانچوان حصہ اُسکا اور واسطے رسول کے یہان تک پڑھے لفظ وابن السبیل تک پھر کہا کہ یہ تمنے مال خمس کا واسطے ذوی القربیٰ وغیرہ کے ہے پھر پڑھی یہ آیت کہ بیچ بیان حکم فئی کی ہے جو چیز کہ دی اللہ نے اپنے رسول کو بستیوان سے یہانتک کہ پونہچے اس آیت تک واسطے فقیرون کے اور ان لوگون کے کہ آئے اُنکے پیچھے پھر کہا کہ اس آیت نے پورا کیا مسلمانون کو سب کو پس اگر زندہ رہا مین پس البتہ پونہچے گا چرواہے کو احسال مین کہ وہ ہوگا سرو حمیر مین کہ نام ہے ایک موضع کا حصہ اُسکا اموال فئی سے نہ پسینا لاوے گی اُس مین پیشانی اُسکی نقل کی یہ شرح السنہ مین یون ہے ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْنَ جَاءُوْا پس جاءوا تک پونہچے للفقراء دو آیتون تک کو پھر پڑھی آیت وَالَّذِیْنَ جَاءُوْا مِنْ بَعْدِھِمْ اور اس آیت نے پورا کیا الخ یعنی اس آیت مین سب مسلمانون کو دینا مذکور ہے بخلاف پہلی دو آیتون کے کہ ایک خاص ہے اہل زکوٰۃ کے لیے اور دوسری اہل خمس کے لیے اور لے حضرت عمرؓ کی یہ تھی کہ فئی مین سے خمس نکالتے جیسیکہ غنیمت مین سے نکالتے ہین ولیکن تمام مصالح مسلمانونکے لیے ہے اور مقرر کیا گیا ہے اُنکے لیے اوپر تفاوت درجات کے جیسیکہ مذکور ہوا اکثر ائمہ اہل فتویٰ اسیطرف گئے ہین سوائے امام شافعی کے جیسیکہ گذرا اور رعایت تفاوت درجات مسلمین کا یہی مذہب حضرت عمرؓ کا ہی اور حضرت ابوبکرؓ برابر ہی دیتے تھے عایت نکرتے تھے سبقت وغیرہ کی اور فرماتے تھے کہ اُنھون نے عمل کیا ہے خدا کے لیے اجر اُنکا اللہ پر ہے اور ساتھ تفضیل کے اموال مین فضل نہین اور حضرت عمرؓ زیادہ دیتے تھے حضرت عائشہؓ کو بہ نسبت حفصہؓ کے اور اسامہؓ بن زید کو بہ نسبت ابن عمرؓ کے اور حمیر نام ایک شہر کا ہی یمن کا اور سرنام ایک موضع کا ہی متعلقات حمیر سے اور حاصل اس جملہ کا یہ ہے کہ حضرت عمرؓ فرماتے ہین کہ اگر زندہ رہا مین اور شہر کثرت سے فتح ہوے اور مال فئی کے بہت ہاتھ لگے تو مسلمانوں تک اُسمین پونہچے گا اگرچہ دور کے شہرون اور مواضع مین رہتے ہونگے اور محتاج اور مشقت اُسکے حاصل کرنے مین کی ہوگی ع ح وَعَنْہُ قَالَ کَانَ فِیْمَا احْتَجَّ بِہٖ عُمَرُ اَنْ قَالَ کَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثُ صَفَایَا بَنُو النَّضِیْرِ وَخَیْبَرُ وَفَدَکُ فَاَمَّا بَنُو النَّضِیْرِ فَکَانَتْ حُبُسًا لِنَوَائِبِہٖ وَاَمَّا فَدَکُ فَکَانَتْ حُبُسًا لِاَبْنَاءِ السَّبِیْلِ وَاَمَّا خَیْبَرُ فَجَزَّاَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَۃَ اَجْزَاءٍ جُزْءَیْنِ بَیْنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَجُزْءًا نَفَقَۃً لِاَھْلِہٖ فَمَا فَضَلَ عَنْ نَفَقَۃِ اَھْلِہٖ جَعَلَہٗ بَیْنَ فُقَرَاءِ الْمُھَاجِرِیْنَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہے مالک سے کہ کہا تھا بیچ احتجاج کے کہ حجت پکڑی ساتھ اُسکے حضرت عمرؓ نے یہ کہ حضرت عمرؓ نے تھے حضرتؐ کے واسطے تین صفایا بنو نضیر اور خیبر اور فدک پس فضل یعنی مال کہ حاصل ہوتا تھا اُنکی زمین سے تھا محبوس یعنے مقرر واسطے حاجات حضرتؐ کے یعنی واسطے ضیافت مہمانون کے اور ہتھیار و سواری مجاہدون کے وغیرذالک اور حاصل فدک تھا محبوس واسطے مسافرون کے کہ مال اپنے پاس رکھتے تھے اگرچہ وطن مین مال ہوتا اور خیبر تقسیم کیا تھا اُسکو حضرتؐ نے تین حصے دو حصے درمیان مسلمانون کے اور ایک حصہ واسطے خرچ اہل و عیال اپنے کے پس جو کچھ بچتا خرچ اہل اُنکے سے گردانتے اُسکو درمیان فقرائے مہاجرین نقل کی یہ ابوداؤد نے ف حجت پکڑی یعنی جب حضرت عباسؓ اور حضرت علیؓ جھگڑتے ہوے آئے حضرت عمرؓ کے پاس مقدمہ فدک کے تو حضرت عمرؓ نے دلیل پکڑی ساتھ اُسکے کہ کہا حضرت عمرؓ نے آخر اور تھا یہ روبرو وصحابہ کے پس انکار کیا کسی نے بعد ازان حضرت عمرؓ نے اُن دونو سے جو دیا فدک یعنی اُنکو عامل کیا کہ بطور حضرتؐ کے صرف کرتے رہین اُسکو اور صفایا جمع صفیہ کی ہی صفیہ اُسکو کہتے ہین کہ چھانٹے امام اپنے لیے غنیمت مین سے کوئی چیز پہلے تقسیم ہونے غنیمت کے اور یہ بات خاص حضرتؐ ہی کے لیے تھی کہ خمس کے ساتھ اور بھی کچھ لے لین جو چاہین لونڈی یا غلام یا تلوار یا گھوڑا

وغیر ذلک اور یہ بعد حضرتؐ کے اور کسی امام کے لیے درست نہیں اور نہ نضیر یعنی زمین اُنکی کہ بعد جلاوطن کرنے اُنکے کے ہاتھ لگی تھی اور فدک اور ما بقی کا ہے قریات خیبر سے اور تھی حضرتؐ کے لیے آدھی زمین اُنکی کہ صلح کی اہل اُسکے سے آدھی زمین اُسکی پر پس وہ بھی خاص حضرتؐ کے لیے تھا اور خمس کو اور طرح مذکور کے اسلیے تقسیم کیا کہ خیبر کے کچھ تو بعضے تو بقہر فتح کیے گئے تھے اُنمیں سے حضرتؐ خمس لیتے تھے اور بعضے بصلح فتح کیے گئے تھے بغیر قتال کے وہ فئی تھے خاص حضرتؐ کے لیے تقسیم کرتے تھے اُسکو جہاں مناسب جانتے تھے اپنے حوائج مہمان اور اپنے اہل پر اور مصالح مسلمین پس مقتضی ہوی قسمت دو برابری اُسکو کہ ہو تمام اُسکا درمیان حضرتؐ کے اور لشکر مسلمین کے تین حصے ۳ ع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عمر رضؓ قال ان عمر بن عبد العزیز جمع بنی مروان حین استخلف فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانت لہ فدک فکان ینفق منہا ویعود منہا علی صغیر بنی ہاشم ویزوج منہا ایمہم وان فاطمۃ سألتہ ان یجعلہا لہا فابی فکانت کذلک فی حیوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی مضی لسبیلہ فلما ان ولی ابو بکر عمل فیہا بما عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحیاتہ حتی مضی لسبیلہ فلما ان ولی عمر بن الخطاب عمل فیہا بمثل ما عمل حتی مضی لسبیلہ ثم اقطعہا مروان ثم صارت لعمر بن عبد العزیز فرأیت امرا صنعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمۃ لیس لی بحق وانی اشہدکم انی رددتہا علی ما کانت یعنی علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر رواہ ابو داود

روایت ہے مغیرہؓ سے کہ کہا تحقیق عمر رحؒ عبد العزیز بن مروان بن حکم نے جمع کیا مروان کے بیٹوں کو اُسوقت کہ خلیفہ کیا گیا پس کہا تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم تھا واسطے اُنکے فدک پس تھے خرچ کرتے اموال اُسکے سے یعنی اہل وعیال اور فقراء و مساکین پر و احسان کرتے تھے اُسمیں سے اور چھوڑتے تھے اُسمیں سے اور تھے اُن بنی ہاشم کے اور نکاح کرتے تھے اُس سے عورتوں بے شوہر کا اور مرد بے زن کا اور تحقیق حضرت فاطمہؓ نے سوال کیا تھا حضرتؐ سے یہ کہ دیوے اُنکے فدک کو پس یاپس ہا اسیطرح سے ہیچ زندگی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے یہاں تک کہ وفات ہوئی حضرتؐ کی پس جبکہ خلیفہ کیے گئے ابو بکر صدیقؓ کیا ہیچ اُسکے کو اُسچیز کے کہ کیا تھا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں یعنی خرچ کرتے تھے حضرتؐ کے اہل وعیال اور بنی ہاشم پر اور نکاح اور مذکور میں جسمیں کہ حضرتؐ کرتے تھے یہانتک کہ وفات ہوئی حضرت ابو بکرؓ کی پس جبکہ خلیفہ کیے گئے عمر بن الخطابؓ کیا اُسمیں موافق اُسچیز کے کہ کیا تھا دونوں صاحبوں نے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ نے یہانتک کہ وفات ہوئی حضرت عمرؓ کی بھی پھر جاگیر کیا اُسکو مروان نے اپنے لیے اور اپنے تو ابع کے لیے ہیچ خلافت حضرت عثمانؓ کے یا اپنی بادشاہت میں پھر ہوا عمر بن عبد العزیز بن مروان کے لیے پس دیکھی میں نے ایک چیز کہ نہیں دیا اُسکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فاطمہؓ کو نہیں دیا واسطے میرے سزاوار اور تحقیق میں گواہ کرتا ہوں تمکو اسپر کہ تحقیق میں نے پھیر دیا اُسکو اسطرح پر کہ تھا یعنی آنحضرتؐ کے زمانے میں اور ابو بکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ کے زمانے میں نقل کی ابو داؤد نے **ف** جاننا چاہیے کہ ہیچ قصہ اموال بنی نضیر اور فدک و خیبر کے کہ املاک خالصہ آنحضرتؐ کے تھے اور باقی رہے بعد حضرتؐ کے اور واقع ہوا جو کچھ کہ واقع ہوا کلام طویل اور قصہ اسکا غریب ہے مناسب ہیچ کہ کچھ اُس سے نقل کریں ہم کتب صحاح میں سے بسبب شہرت اس کلام کے اور جاری ہوئے اُسکے کے زبان خاص و عام پر اور واقع ہونے کجی کے ہیچ افہام کج رووں کے پس صحیح بخاری میں منقول ہے مالک بن اوس بن حدثانؓ سے کہ ایک روز حضرت عمر بن خطابؓ نے مجکو اپنے پاس بلایا میں بیٹھا تھا اُنکے پاس کہ اُنکا خادم پر فا نام آیا اور کہا عثمان بن عفانؓ اور عبد الرحمن بن عوفؓ اور زبیر بن العوام اور سعد بن ابی وقاصؓ دروازے پر بیٹھے ہوے اذن چاہتے ہیں آنیکے لیے کہا آنے دے پس وہ آئے پھر تھوڑی دیر کے بعد یرفا آیا اور کہا کہ عباسؓ و علیؓ اذن چاہتے ہیں حکم ہو تو آنے دیں کہا آنے دے جب وہ آئے تو عباسؓ نے کہا یا امیر المومنین حکم کر درمیان ہمارے اور انکے اور یہ جھگڑتے ہیں ہیچ اُس مال کے کہ فئی کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر اموال بنی نضیر سے پس کہا وہ لوگ یا سیمیں علیؓ اور عباسؓ نے پس کہا اُن لوگوں نے کہ بیٹھے تھے یا امیر المومنین حکم کر درمیان اُن دونوں کے اور خلاصی دو ایک کو دوسرے سے پس کہا حضرت عمرؓ نے صبر اور سہولت کرو قسم تمکو ہوں

ف یعنی علامہ طیبی نے کہا ہے کہ اس حدیث کو بخاری نے کتاب الجہاد میں اور مسلم نے کتاب الفئی میں روایت کیا ہے اور ابو داؤد نے کتاب الخراج میں

مین تمکو اُس خدا کی کہ اُسکے حکم سے قائم ہین آسمان و زمین آیا جانتے ہو تم کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین چھوڑتے ہمین ہم یعنی گروہ انبیا میراث جو کچھ کہ ہم چھوڑتے ہین صدقہ ہے کہا اُن صحابہ نے کہ بیٹھے تھے ہان فرمایا ہے بلاشبہ پھر متوجہ ہوے حضرت عمرؓ حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ پر اور کہا کہ قسم دیتا ہون مین تمکو خدا کی آیا نہین جانتے ہو تم کہ آنحضرتؐ نے یہ فرمایا تھا کہا علیؓ اور عباسؓ نے ہان فرمایا ہے کہا عمرؓ نے پس خبر دیتا ہون مین تمکو اس امر سے کہ پروردگار تعالیٰ نے مخصوص کیا اپنے رسول کو اس فیٔ مین سے ساتھ اُس چیز کے کہ نہ دی کسی کو سوائے اُنکے پھر پڑھی یہ آیت مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ ساری آیت پس تھا یہ اموال خاص آنحضرتؐ کے لیے پھر قسم خدا کی جمع نہ کیا اس اموال کو تمھارے پاس اور وا نہ رکھا ساتھ اُسکے تمپر اور تحقیق دیا تمکو مال و قسمت کیا درمیان تمھارے یہانتک کہ باقی رہتا اُس اموال سے پس تھے آنحضرتؐ خرچ کرتے اوپر اہل و عیال اپنے کے اُس مال مین سے پھر لیتے اور صرف کرتے اُسکو مصارف خیر اور مصالح مسلمین مین پس عمل کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات تک پھر بعد حضرتؐ کی وفات کے ابوبکرؓ نے کہا کہ مین خلیفہ رسول خدا کا ہون پس لیا اُسکو ابوبکرؓ نے اور عمل کیا اُسطرح کہ عمل کرتے تھے آنحضرتؐ پھر متوجہ ہوے حضرت عمرؓ علیؓ اور عباسؓ پر اور کہا کہ اُسوقت مین بُرائی سے یاد کرتے تھے تم ابوبکرؓ کو اور کہتے تھے کہ ابوبکر اُس عمل مین خطاپر ہے اور ایسا نہ تھا کہ جو تم کہتے تھے اور خدا جانتا ہے کہ ابوبکرؓ اُس کام مین صادق تھے و نیکوکار اور راہ راست پر اور تابع حق کے تھے پھر وفات دی اُنکو خدا نے پس کہا مین نے کہ مین خلیفہ اور ولی رسول خدا اور ابوبکرؓ کا ہون پس لیا مین نے اُس مال کو دو سال اپنی امارت مین اور عمل کیا مین نے اُسمین اُسطرح کہ عمل کیا تھا آنحضرتؐ نے اور ابوبکرؓ نے اور خدا جانتا ہے کہ مین اُس قول مین صادق ہون و راہ راست پر ہون و پیرو حق ہون پھر بعد ازدو سال کے آئے تم دونون میرے پاس اور سخن تم دونون کا ایک ہی تھا پس کہا مین نے تمکو کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہم ارث نہین چھوڑتے ہمین جو کچھ کہ چھوڑتے ہین صدقہ ہے پس جب میری عقل مین آیا کہ سپرد کرون مین اُس مال کو تمھارے تو تم سپرد کرو مین تمکو یہ اس شرط لہ لازم کرو اپنے پر یہ کہ عمل کرو اُسمین اُسطرح کہ عمل کیا اُسمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ابوبکرؓ نے اور مین نے جب سے کہ خلیفہ ہوا ہون و گرنہ کلام نکرو مجھ سے اس باب مین پس کہا تم نے کہ سونپو ہمکو اسی نظر پر پس سپرد کیا مین نے تمکو آیا التماس کرتے ہو تم اور چاہتے ہو مجھسے کہ حکم کرون برخلاف اُسکے پس قسم اُس خدا کی کہ اُسکے اذن سے برپا ہے آسمان و زمین حکم نہین کرونگا مین غیر اُسکے حد تبتک کہ برپا ہو قیامت پس اگر عاجز ہو تم اُس کار سے اور رستے نہین ہو سکتا پھیرو مجھکو کفایت کرو نہین تمکو اُس سے اور مشقت کھینچون کہا زہری نے کہ راوی حدیث کا ہے پس خبر دی مین نے اس حدیث کی عروہ بن زبیر کو پس کہا عروہ نے کہ سچ کہا مالک بن اوس نے مین نے سُنا ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہتی تھین بھیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیون نے عثمانؓ کو ابوبکرؓ کے پاس اسطلب کرنے میراث کے اس چیز سے کہ فیٔ کیا تھا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر پس دیکھا مین نے اُن بیبیون پر اور کہا مین نے کہ نہین ڈرتی تم کہ تم خدا سے کیا نہین جانتی ہو تم کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میراث نہین چھوڑتے ہمین ہم جو کچھ چھوڑتے ہین صدقہ ہے نہین کہتی اُل محمدؐ کہ اس مال مین سے پس ہا زا مین عین زمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طلب کرنے میراث سے اور رجوع کی ساتھ اُس چیز کے کہ خبر دی مین نے اُنکو کہا عروہ نے تھا یہ صدقہ حضرت علیؓ کے ہاتھ مین منع کیا حضرت علیؓ نے عباسؓ کو اُس سے اور غلبہ کیا اُپر بعد ازان حضرت حسنؓ بن علی کے ہاتھ مین تھا بعد ازان حضرت حسینؓ کے پاس اور بعد ازان علی بن حسین اور حسن بن حسین کے پاس کہ یہ دونون نوبت بنوبت رکھتے تھے اُسکو بعد ازان مدین حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے پاس ہا اور یہ صدقہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے ساتھ راستی کے یہ حدیث بخاری کا مختصر ہے اور یہ حدیث کتاب المغازی مین پیچ قصۂ بنی نضیر کے ہے اور کتاب الخمس مین بھی مانند اسکے آیا ہے ساتھ تفاوت بعضے الفاظ کے اور یہ بھی بخاری مین ہے حضرت عائشہؓ سے کہ فاطمہؓ اور عباسؓ آئے حضرت ابوبکرؓ کے پاس اس حال مین کہ طلب کرتے تھے میراث زمین فدک سے اور حصۂ خیبر سے پس کہا ابوبکرؓ نے کہ سُنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے میراث نہین چھوڑتے ہمین ہم جو کچھ چھوڑینگے ہم

صدقہ ہے کھاتی ہے آل محمدؐ اس مال مین سے قسم خدا کی قرابت رسول خدا کی محبوب تر ہے نزدیک میرے کہ صلہ کرونمین ساتھ اُسکے اور نگاہ رکھونمین حق اُسکا
اِس سے کہ صلہ کرونمین قرابت اپنی کو اور جامع الاصول مین حدیث مذکور کو روایت بخاری اور مسلم اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی سے لایا ہے اور
کہا کہ ابوداؤد نے کہ طلب اور سوال عباسؓ اور علیؓ کے حضرت عمرؓ سے یہ تھی کہ اِس مال کو درمیان اُنکے آدھون آدھ بانٹ دین اور سونپین نہ یہ کہ
نہ جانتے تھے قول آنحضرتؐ کا کہ ہم میراث نہین چھوڑتے مین وہ نہ طلب کرتے تھے مگر صواب کو پس حضرت عمرؓ نے کہا کہ مین نہ تقسیم کرونگا اُسپر نہین کھتا ہون
چھوڑتا ہون اُسکو بحال خود جیسے کہ ہے اور لایا ہے بخاری کتاب الخمس مین عروہ بن زبیر سے کہ عائشہؓ نے خبر دی اُنکو کہ فاطمہؓ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے طلب کیا ابوبکر صدیقؓ سے بعد وفات آنحضرتؐ کے کہ دیوین اُنکو میراث اُنکی اُس چیز سے کہ چھوڑا ہے اُسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس چیز سے
کہ فئی کیا خدا تعالیٰ نے اُنپر پس کہا ابوبکرؓ نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لا نُورَثُ مَا تَرَکْنَاہُ صَدَقَۃٌ پس خفا ہوئین فاطمہؓ اور ہجران کیا
ابوبکرؓ سے پس ہمیشہ تھین ہجران کرنیوالین اُنسے یہانتک کہ وفات پائی اور زندگانی حضرت فاطمہؓ کی بعد حضرتؐ کے چھ مہینے تھی اور کہا حضرت عائشہؓ نے
تھین فاطمہؓ کہ سوال کرتی تھین ابوبکرؓ سے حصہ اپنا اُس چیز سے کہ چھوڑا آنحضرتؐ نے خیبر اور فدک سے اور صدقہ اُنکا کہ مدینہ مین تھا پس انکار کیا ابوبکرؓ نے اور کہا
کہ نہین مین چھوڑتا نیوالا کسی چیز کو اُس چیز سے کہ عمل کرتے تھے ساتھ اُسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عمل کرتا ہون مین جو کچھ کہ عمل کرتے تھے اُسمین آنحضرتؐ اور
مین ڈرتا ہون کہ اگر ترک کرون کسی چیز کو امر آنحضرتؐ سے میل کرونگا حق سے پس صدقہ اُنکا کہ مدینہ مین تھا سپرد کیا اُسکو عمرؓ نے علیؓ اور عباسؓ کو اور خیبر اور
فدک حضرت عمرؓ نے اپنے پاس رکھا اور کہا کہ یہ صدقہ رسول خدا کا ہے تھے یہ واسطے حقوق حضرتؐ کے کہ پیش آتے تھے اور سپرد کیا اُنکو اُسکو والی امر تھا
پس وہ اِبتک اسی حال پر ہین اور روایت مین حضرت ابوبکرؓ کے جواب مین آیا ہے کہ بعد نقل کرنے حدیث لا نورث ماترکناہ صدقۃ کے فرمایا یہ مال
میرے ہاتھ مین نے پس جب مرونگا تو اُسکے ہاتھ مین ہوگا کہ ولی امر ہو بعد میرے اور مانند اُنکے اور بہت سی روایتین آئی ہین صحاح ستہ مین طرق متعددہ
سے اور یہان سے ظاہر ہوتا ہے کہ حدیث لا نورث ماترکناہ صدقۃ اور ہوتا اموال آنحضرتؐ کا مشترک درمیان مسلمانون کے اور مصالح اُنکے کے اور
تفویض امر اُسکے کا ساتھ والی کے متفق علیہ ہے درمیان صحابہ کے حتی کہ حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کے اور مخصوص ساتھ ابوبکرؓ کے نہین رضی اللہ
عنہم اجمعین ولیکن اشکال یہان یہ اورد ہوتا ہے کہ اگر دنیا اس اموال کا علیؓ اور عباسؓ کو صواب تھا تو کیون نہ دیا حضرت عمرؓ نے اُنکو پہلی بار اور اگر صواب
نہ تھا تو کیون دیا آخر کو جواب یہ کہ نہ دیا پہلے اس طرح پر کہ طلب کرتے تھے وہ یعنی ملک کر دینا اور دیا آخر کو بروجہ تصرف و تولیت کے جیسے کہ آنحضرت
صلعم تصرف کرتے تھے کہا خطابی نے کہ قضیہ مشکل نے اس لیے کہ علیؓ اور عباسؓ نے جب لیا یہ صدقہ حضرت عمرؓ سے شرط مذکور پر اور اُنھون نے
اعتراف بھی کیا کہ آنحضرتؐ کی میراث نہین اور زبر کرون مہاجرین کے نے اُسکی گواہی دی پھر کیون خصومت کی وجہ اُسکی یہ ہے کہ شرکت تولیت مین
اُنپر شاق آئی اور طلب کی قسمت تا ہر کوئی اپنے حصے مین مستقل ہو ساتھ تدبیر و تصرف کے پس نہ تقسیم کی حضرت عمرؓ نے تا نہ جاری ہو اُسپر نام ملک کا اس لیے
کہ قسمت ملاک مین ہوتی ہے اور ساتھ دراز ہونے زمانے کے گمان ہوتا ہے ملک کا کذا قالوا اور مشکل تر اُس سے قضیہ فاطمہؓ ہے اسلیے کہ اگر کہین ہم کہ حضرت
فاطمہؓ جاہل تھین ساتھ اِس سنت کے تو بعید ہے اور اگر کہین کہ شاید اتفاق نہ پڑا ہو اُنکو اس حدیث کے سُننے کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تو یہ اشکال
آتا ہے کہ بعد سننے حدیث کے ابوبکرؓ سے اور گواہی دینے صحابہ کے ساتھ اُسکے کیون نہ قبول کی اور غصہ ہوئین اور اگر غصہ ہوئین پہلے سننے حدیث کے سے تھا تو
کیون باز نہ آئین غضب سے حتی کہ تا طول کھینچی اور تا زندگی مہاجرت کی ابوبکرؓ سے جواب اسکا کرمانی نے بیچ شرح بخاری کے یہ لکھا ہے کہ ای پر غضب فاطمہؓ کا
ایک امر تھا کہ حاصل ہوا بمقتضاے بشریت کے اور جاتا رہا بعد اُسکے اور مراد ہجران سے نقباض اور کوفت طبیعت ہے ملاقات سے نہ ہجران محرم یعنی
ترک سلام اور مانند اُسکے کے انتہی اور بعضی روایات مین آیا ہے کہ جب واقعہ ہوا درمیان ابوبکرؓ اور فاطمہؓ کے جو کچھ کہ واقع ہوا تو گئے ابوبکرؓ فاطمہؓ کے پاس

سلہ ترک فاطمہؓ کلام کا ۱۲

اور کھڑے ہوے اُنکے دروازے پر گرمی آفتاب مین اور عذرخواہی کی اُنسے اور کہا کہ قسم خدا کی قرابت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب تر ہے نزدیک میرے قرابت اپنی سے ولیکن مین کیا کرون کہ سُنا ہے مین نے اس حدیث کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور صحابہ گواہ ہین اسپر اضی ہوئین فاطمہ اور نقل کیے جاتے ہین اس قصے مین اقوال باطل کہ نہین اعتماد اُنپر واللہ اعلم بحقیقۃ الحال یہ تقریر ترجمہ حضرت شیخ رحمہ اللہ کے سے لکھی گئی ہے بطور اختصار کے جسکو مفصل دیکھنا منظور ہو اس مقام کا ترجمہ مذکور مین دیکھے واللہ الہادی والموفق **کتاب الصید والذبائح** کتاب ہے بیچ بیان شکار اور جانورون ذبح کیے گئے کے **ف** شکار کرنا حلال ہے غیر محرم مین واسطے غیر محرم کے اور شکار کے مباح ہونے پر وارد ہوئی ہے کتاب و سنت اور منعقد ہوا ہے اسپر اجماع امت اور بیچ رسالہ ابن ابی زید کے کہ امام مالک کے مذہب مین ہے لکھا ہے کہ مکروہ ہے شکار کرنا لہو و لعب کے لیے اور بے قصد لہو و لعب کے مباح ہے اور ثابت نہین ہوا ہے کہ حضرت نے بذات شریف خود کیا ہو ولیکن تقریر اُسکی کی ہے **ف ح** **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** عدی بن حاتم قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ارسلت کلبک فاذکر اسم اللہ فان امسک علیک فادرکتہ حیا فاذبحہ وان ادرکتہ قد قتل ولم یاکل منہ فکلہ وان اکل فلا تاکل فانما امسک علی نفسہ فان وجدت مع کلبک کلبا غیرہ وقد قتل فلا تاکل فانک لا تدری ایہما قتلہ واذا رمیت بسہمک فاذکر اسم اللہ فان غاب عنک یوما فلم تجد فیہ الا اثر سہمک فکل ان شئت وان وجدتہ غریقا فی الماء فلا تاکل متفق علیہ

روایت ہے عدی بن حاتم سے کہ کہا کہا واسطے میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ چھوڑے تو اپنے کتے کو یعنی ارادہ کرے تو چھوڑنے کتے معلم کا شکار کے لیے پس ذکر کر نام اللہ کا پس اگر پکڑ رکھا کتے نے شکار کو واسطے تیرے اور پایا تو نے اسکو زندہ پس ذبح کر اسے اور اگر ذبح کریگا اُسکو قصد احرام ہوگا اسیلیے کہ وہ مردار ہے اور اگر پایا تو نے شکار کو کہ مارڈالا اُسکو کتے نے اور نہ کھایا اُسمین سے پس کھا اُسکو اور اگر کھایا پس نہ کھا پس سوائے اسکے نہین کہ بند رکھا کتے نے اس شکار کو اپنے لیے اور اگر پایا دے تو ساتھ کتے اپنے کے کتا غیر کا اور حال آنکہ تحقیق مار ڈالا یعنی ایک نے اُنمین سے پس نہ کھا اسیلیے کہ تحقیق تو نہین جانتا کہ کس نے اُن دونو نہین سے مارا اُسکو یعنی اگر دوسرے کتے نے مارا ہو شاید کہ وہ معلم نہو یا اُسکے چھوڑنے مین بسم اللہ نہ کی ہو اور جسوقت پھینکے تو تیر اپنا پس ذکر کر تو نام اللہ کا پس اگر غائب ہا شکار تجھ سے ایکدن پس نہ پایا تو نے اُسمین کچھ نشان سوائے نشان تیر اپنے کے پس کھا تو اگر چاہے اور اگر پاوے تو اُسکو غرق پانی مین یعنی اگرچہ نشان تیر کا رکھتا ہو پس نہ کھا یعنی بسبب احتمال اسکے کہ پانی سے مرا ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ذکر کرنام خدا کا یعنی جیسے کہ وقت ذبح کے ذکر کرتے ہین اسیلیے کہ چھوڑنا کتے کا منزلہ چلانے چھری کے ہے پس ضرور ہے کہنا بسم اللہ کا اُسوقت اور اگر ترک کرے بسم اللہ بھول کر حلال ہے اور اگر ترک کیا اُسکو قصداً وقت چھوڑنے کتے کے پھر ڈانٹا کتے کو اور وہ ٹھیرا رہا اور نہ سم اللہ کہی بعد ٹھیرنے کے اور پکڑا اُسنے شکار کو اور مارڈالا نہین حلال کذا فی فتاوی قاضی خان اور چھوڑنا کتے کا طرف شکار کے مسلمان یا کتابی ہے شرط ہے اور اگر کتا بطور خود جا وے اور زخمی کرے تو حلال نہین اور اسی طرح اگر وقت چھوڑنے کے بسم اللہ نہ کہے مگر یہ کہ زندہ پاوے اور ذبح کرے تو وہ داخل شکار کے نہین اور بند رکھا آخر اس لیے کہ یہ علامت عدم تعلیم کی ہے اور شکار کہ حلال ہے معلم کتے کا حلال ہے اور علامت تعلیم کی ذبح ناب یعنی کتے وغیرہ مین یہ ہے کہ تین بار شکار کو پکڑ پکڑ کر چھوڑ دے کھاوے نہین اور ذبح مخلب یعنی پنجہ گیرمین یہ ہے کہ پھر بلاوے جبکہ بلایا جاوے بعد چھوڑنے کے پس اگر باز وغیرہ شکاریمن سے کھا لیوے تو اُس شکار کا کھانا درست ہے اور اگر کتا وغیرہ کھا لیوے تو نہ کھایا جاوے اور اگر بعد تین بار چھوڑ دینے کے ایک بار بھی کھاوے تو وہ غیر معلم ہے یہانتک کہ دوبارہ معلم ہو جیسا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا اور کتا غیر کا یعنی کتا کہ چھوڑا ہوا اُسکو کسی نے یا چھوڑا ہو بغیر بسم اللہ کے قصداً یا چھوڑا ہوا اُسکو سُنے کہ نہین حلال ذبح کیا ہوا اُسکا مانند مجوس کے اور اگر غائب ہا آلم کہا علما ہمارے نے کہ شرط ہے

حلال ہونے کی ساتھ پھینکنے تیر کے کما بسم اللہ کا اور پہنچا زخم کا اور یہ کہ نہ بیٹھے رہے شکار کے ڈھونڈھنے سے اگر غائب ہو شکار اس حال مین کہ تیر اُسکے لگا ہوا ہو اس لیے کہ روایت کیا ہے ابن ابی شیبہ نے اپنی کتاب مصنف مین اور طبرانی نے اپنی معجم مین ابی رزین سے اُنھون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا پیچ مقدمہ شکار کے کہ چھپ گیا شکار ہی سے فرمایا العل ہوام الارض قتلہ اور روایت کی عبد الرزاق نے مانند اسکے عائشہ سے بطریق مرفوع کے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو کوئی چھوڑے کتا شکار پر پھر مار ڈالے وہ اُسکو تو وہ حلال ہے اور اسی طرح تمام جوارح معلم یعنی چیتا اور باز اور مانند اُنکے کے اور شرط یہ ہے کہ موجارحہ معلم اور نہین حلال ہے مارا ہوا غیر معلم کا بجز بزع **وَعَنْهُ** قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ قَالَ كُلْ مَا اَمْسَكْنَ عَلَيْكَ قُلْتُ وَاِنْ قَتَلْنَ قَالَ اِنْ قَتَلْنَ قُلْتُ اِنَّا نَرْمِيْ بِالْمِعْرَاضِ قَالَ كُلْ مَا خَرَقَ وَمَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَقَتَلَهٗ فَاِنَّهٗ وَقِيْذٌ فَلَا تَاْكُلْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عدیؓ سے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ تحقیق ہم چھوڑتے ہین کتے سدھے ہوؤن کو فرمایا کھا اُس چیز کو کہ پکڑ رکھین کتے تیرے لیے کہا مین نے اور اگرچہ مار ڈالین فرمایا اور اگرچہ مار ڈالین کہا مین نے تحقیق ہم پھینکتے ہین تیر تیر پرون کا فرمایا کھا اُس چیز کو کہ زخمی کرے یعنی جس شکار مین وہ تیر رسید ہوا جا لگے بھال کی طرف سے اور مار ڈالے اُسکو کھالے اور وہ چیز کہ پونچھے ساتھ چوڑان اپنے کے یعنی لگے سطح کہ زخمی نکرے شکار کو پس قبل کرے اُسکو پس تحقیق وہ وقیذ ہے پس مت کھا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** معراض کہتے ہین اُس تیر کو کہ پر نہین ہوتا اُسمین اور چوڑا جاتا ہے ور لگتا ہے چوڑا اور وقیذ اور موقوذہ وہ جانور ہے کہ مارا جاوے ساتھ غیر تیز چیز کے لکڑی ہو یا پتھر یا اور کچھ اور اتفاق رکھتے ہین علما اسپر کہ جب شکار کرے ساتھ معراض کے پس قتل کرے شکار کو ساتھ تیزی اپنی کے تو حلال ہے اور اگر قتل کرے اُسکو ساتھ چوڑا اپنے کے تو نہین حلال اور کہا علما نے کہ نہین حلال ہے وہ شکار کہ مارے اُسکو ساتھ بندقہ کے یعنی گولی اور غلہ کے بسبب حدیث معراض کے اور معراض کے چوڑا لگنے سے اسلیے نہین حلال ہوتا کہ ضرور ہے اُسمین زخمی کرنا تا کہ تحقق ہو ان معنی فیح کے اور چوڑا اور معراض کا نہین زخمی کرتا اور اسی لیے اگر قتل کرے اُسکو بندقہ ثقیلہ تیز تو حرام ہوتا ہے شکار اسلیے کہ بندقہ توڑتا ہے ہڈی کو اور زخمی نہین کرتا پس ہوتا ہے مانند معراض کے لیکن اگر ہو بندقہ ہلکا تیز تو نہین حرام کرتا بسبب تحقیق موت کے ساتھ زخم کے اور اگر پھینکے شکار پر چھری یا تلوار اگر لگے اُسکی تیزی کے رُخ سے کھایا جاوے والا نہین اور اگر مارے شکار کے پتھر تو اگر ہو پتھر بھاری نہ کھایا جاوے اگرچہ زخمی کرے بسبب احتمال اسکے کہ اُسنے قتل کیا ہو ساتھ ثقل اپنے کے اور اگر پتھر ہلکا ہو اور ہو اُسمین تیزی اور زخمی کرے وہ تو کھایا جاوے بسبب تیقن موت کے ساتھ زخم کے اور اصل اسمین یہ ہے کہ اگر موت حاصل ہو بسبب زخم کے ساتھ یقین کے تو کھایا جاوے اور اگر حاصل ہو ساتھ ثقل کے یا شک ہو اُسمین تو نہ کھایا جاوے وجوبًا یا احتیاطًا **وَعَنْ** اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّا بِاَرْضِ قَوْمٍ اَهْلِ الْكِتَابِ اَفَنَاْكُلُ فِيْ اٰنِيَتِهِمْ وَبِاَرْضِ صَيْدٍ اَصِيْدُ بِقَوْسِيْ وَبِكَلْبِيْ الَّذِيْ لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ وَبِكَلْبِيَ الْمُعَلَّمِ فَمَا يَصْلُحُ لِيْ قَالَ اَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ اٰنِيَةِ اَهْلِ الْكِتَابِ فَاِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَهَا فَلَا تَاْكُلُوْا فِيْهَا وَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاغْسِلُوْهَا وَكُلُوْا فِيْهَا وَمَا صِدْتَ بِقَوْسِكَ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ غَيْرِ مُعَلَّمٍ فَاَدْرَكْتَ ذَكَاتَهٗ فَكُلْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ثعلبہ خشنی سے کہ کہا مین نے یا نبی اللہ تحقیق ہم ہین پیچ زمین قوم اہل کتاب کے آیا پس کھاوین ہم پیچ باسنون اُنکے کے اور ہم پیچ زمین شکار کے ہین یعنی وہان شکار بہت ہے شکار کرتا ہون مین ساتھ کمان اپنی کے یعنی تیر سے اور ساتھ کتے اپنے کے کہ نہین سدھا ہوا اور ساتھ کتے اپنے کے کہ سدھا ہوا ہے پس کیا درست ہے واسطے میرے فرمایا ای پروہ چیز کہ ذکر کیا تو نے باسنون اہل کتاب کے سے پس اگر پاؤ تم سوا اُن باسنون کے پس کھاؤ اُنکے باسنون مین اور اگر نہ پاؤ سوا اُنکے باسنون کے پس دھو ڈالو اور کھاؤ اُنمین اور وہ چیز کہ شکار کی تو نے ساتھ کمان اپنی کے پس ذکر کیا تو نے نام اللہ کا یعنی اول تیر مارنے مین پس کھا اور وہ جانور کہ شکار کیا تو نے ساتھ کتے سدھے ہوے اپنے کے پس ذکر کیا تو نے نام اللہ کا یعنی وقت چھوڑنے اُسکے کے پس کھا اور وہ شکار کیا تو نے

ساتھ کتے غیر سدھے اپنے کے پس پایا تو نے ذبح کرنا اُسکا یعنی زندہ پایا اور ذبح کیا پس کھا اُسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نہ کھاؤ اُنکے باسنوں یعنی واسطے احتیاط کے بموجب قول آنحضرتؐ کے ذع مایریبک الی مالایریبک اور احتراز فرمایا استعمال ظروف اُنکے سے کہ مستعمل ہیں اُنکے باسنوں اگرچہ بعد دھونے کے ہو اور نفرت کرنے کی مخالطت اُنکی سے بطریق مبالغہ کے اور یہ تقوی ہے اور یا بعد اسکے حکم فتوے کا ہے اور دھوؤ اُن کو یہ امر وجوب کے لیے ہے جبکہ موظن غالب اُنکی نجاست پر اور امر استحباب کے لیے ہے جبکہ موخلاف اُسکے اور کہا ابن ملک نے کہ حکم کیا آنحضرتؐ نے ساتھ دھونے ظروف کفار کے بیچ اُن باسنوں کے کہ یقین ہو اُنکی نجاست کا اور تیقن نہو تو کراہت تنزیہی ہے اور نقل کیا برماوی نے کظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر اوظروف سوائے اُنکے ظروف کے پائے جاویں تو اُنکے ظروف میں دھو کر بھی نہ کھاوے ولیکن فقہا نے لکھا ہے کہ جائز ہے استعمال اُنکے ظروف کا بعد دھونے کے بلا کراہت خواہ پائے جاویں اوظروف یا نہ پائے جاویں پس حمل کیجاوے کراہت حدیث میں اسپر کہ مراد وہ ظروف ہیں کہ پکاتے ہیں اُنمیں گوشت سوّر کا اور پیتے ہیں اُنمیں شراب اور مقرر ہیں نجاست کے لیے پس یہ مکروہ ہیں واسطے کھانا دینے اُنکے کے ہر چند کہ دھوئے جاویں اور مراد فقہا کی وہ ظروف ہیں کہ مستعمل نہیں ہیں غالباً نجاسات میں ذکر کیا ہے اسکو ابوداؤد نے اپنی سنن میں **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَمَیْتَ بِسَہْمِکَ فَغَابَ عَنْکَ فَاَدْرَکْتَہٗ فَکُلْ مَا لَمْ یُنْتِنْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ثعلبہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ پھینکے تو تیر اپنا پس غائب ہو تجھ سے یعنی شکار پھر پاوے تو شکار یعنی اور نہ پاوے تو اُسمیں مگر تیر اپنے کا پس کھا جب تک نہ متغیر ہو نقل کی یہ مسلم نے **ف** لکھا ہے علما ہمارے نے کہ یہ بطریق استحباب کے ہے **وعنہ** اور روایت ہے ابی ثعلبہؓ سے کہ آنحضرتؐ نے گوشت بو کیا ہوا کھایا ہے اور کہا نووی نے کہ نہی کھانے کی گوشت بدبودار سے محمول ہے تنزیہ تحریم پر اور اسی طرح اور کھانے بدبودار مگر یہ کہ خوف ہو اُنمیں ضرر کا **وعنہ** عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِی الَّذِیْ یَرْمِیْ صَیْدًا فَیَغِیْبُ عَنْہُ بَعْدَ ثَالِثَۃٍ فَکُلْہُ مَا لَمْ یُنْتِنْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ثعلبہؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا بیچ حق اُس شخص کے کہ پاوے شکار اپنے کو بعد تین دن کے پس کھا اُسکو جبتک کہ بو کرے نقل کی یہ مسلم نے **وعن** عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ ھٰھُنَا اَقْوَامًا حَدِیْثٌ عَھْدُھُمْ بِشِرْکٍ یَاْتُوْنَنَا بِلُحْمَانٍ لَا نَدْرِیْ اَیَذْکُرُوْنَ اسْمَ اللّٰہِ عَلَیْھَا اَمْ لَا قَالَ اذْکُرُوْا اَنْتُمُ اسْمَ اللّٰہِ وَکُلُوْا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا عرض کیا صحابہؓ نے یا رسول اللہ تحقیق یہاں کتنی قومیں ہیں کہ قریب ہے زمانہ اُنکا ساتھ شرک کے یعنی نو مسلم ہیں اور نہ ہنوز احکام اسلام کے تمام و کمال نہیں سیکھے ہیں لاتے ہیں ہمارے پاس گوشت نہیں جانتے ہیں ہم آیا ذکر کرتے ہیں اُنمیں نام خدا کا یا نہیں فرمایا ذکر کرو تم نام اللہ کا اور کھاؤ نقل کی یہ بخاری نے **ف** معنی حدیث کے یہ نہیں ہیں کہ بسم اللہ کہنا ہمارا اب قائم مقام ہوتا ہے بسم اللہ کہنے ذبح کرنیوالے کے بلکہ بیان فرمایا کہ بسم اللہ کہنا مستحب ہے وقت کھانیکے اور تم جو نہیں جانتے ہو ذکر کرنا بسم اللہ کا وقت ذبح کے صحیح ہے کھانا اُسکا جبکہ موذبح کرنیوالا اُن لوگوں میں سے کہ صحیح ہے کھانا ذبح کیے ہوئے اُنکے کا بسبب حمل کرنے حال مسلمان کے صلاح پر اور گمان نیک کرنیکے اسپر ذع بخ **وعن** اَبِی الطُّفَیْلِ قَالَ سُئِلَ عَلِیٌّ ھَلْ خَصَّکُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِشَیْءٍ فَقَالَ مَا خَصَّنَا بِشَیْءٍ لَمْ یَعُمَّ بِہِ النَّاسَ اِلَّا مَا فِیْ قِرَابِ سَیْفِیْ ھٰذَا فَاَخْرَجَ صَحِیْفَۃً فِیْھَا لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ ذَبَحَ لِغَیْرِ اللّٰہِ وَلَعَنَ اللّٰہُ مَنْ سَرَقَ مَنَارَ الْاَرْضِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ مَنْ غَیَّرَ مَنَارَ الْاَرْضِ وَلَعَنَ اللّٰہُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَیْہِ وَلَعَنَ اللّٰہُ مَنْ اٰوٰی مُحْدِثًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی طفیل سے کہ کہا پوچھے گئے حضرت علیؓ سے کیا مخصوص کیا ہے تمکو یعنی اہلبیت کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ کسی چیز کے یعنی احکام کے کہ اوروں کو وہ نہ فرمائے ہوں پس فرمایا حضرت علیؓ نے کہ نہیں خاص کیا ہمکو ساتھ کسی چیز کے ایسی چیز کہ نہ عام کیا ہو ساتھ اُسکے لوگوں کو لیکن وہ چیز کہ بیچ اس غلاف تلوار میری کے ہے یعنی نہیں جانتا میں کہ آیا وہ خاص ہیں ساتھ ہمارے یا عام ہیں ساتھ سب کے لیے بھی پس نکالا حضرت علیؓ نے

لہ [illegible] **ف** [illegible] **ف** [illegible]

ایک کا غذکہ اُسمین تھے اپر حکام کہ لعنت کرے اللہ اُس شخص کو کہ ذبح کرے جانور سوائے نام اللہ کے اور لعنت کرے اللہ اُس شخص کو کہ چرائے نشان زمین کا
اور ایک روایت مین ہے جو شخص کہ تغیر تبدل کرے علامت زمین کی اور لعنت کرے اللہ اُس شخص کو کہ لعنت کرے اپنے باپ کو اور لعنت کرے اللہ
اُس شخص کو کہ ٹھکانا دے بدعتی کو نقل کی مسلم نے ف نشان زمین کا یعنی پتھر وغیرہ سرحد کا کہ جدا ہوتے ہین اُس سے حد دو یعنی تغلب سے زمین ہمسایہ
کی دبا لینا چاہتا ہے اور لعنت کرے اپنے باپ کو صریحاً کسی کے باپ کو لعنت کرے وہ اسکے باپ کو لعنت کرے چونکہ یہ سبب ہوا لعنت کا گویا کہ
اسی نے لعنت کی اور ٹھکانا دے بدعتی کو اور حمایت کرے بدعتی کی کہ دین مین کچھ بات نکالے کہ اصل مین نہ تھی اور خلاف سنت اور تغیر کرنیوالی سنت کی اسے
مرح **وعن** رافع بن خدیج قال قلت یارسول اللہ انی لاقو العدو وغدا ولیست معنا مدی افنذبح بالقصب قال ارنہ الدم وذکر
اسم اللہ فکل لیس السن والظفر وساحدثک عنہ اما السن فعظم واما الظفر فمدی الحبش فاصبنا نہب ابل وغنم فند منہا بعیر فرماہ رجل
بسہم فحبسہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لھذہ الابل اوابد کاوابد الوحش فاذا غلبکم منہا شئ فافعلوا بہ ھکذا متفق علیہ
اور روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ کہا کہا مین نے یارسول اللہ تحقیق مین ملنے والا ہون دشمنون سے یعنی لغار سے کل اور نہین ساتھ ہمارے چھری یا
یعنی شاید کہ چھریان ساتھ نہون کیا پس ذبح کرون ساتھ پھپا پنج کے فرمایا جو چیز کہ بہادے خون کو اور ذکر کیا جاوے نام اللہ کا اُسپر پس کھا یعنی جائز ہے کھانا
اُس جانور کا کہ ذبح کیا جاوے ایسی چیز سے کہ بہادے خون کو خواہ لوہا ہو یا اور کچھ اور اسپر اتفاق ہے علما کا سوائے دانت و ناخن کے اور بیان کرون تجھے
حال ہر ایک کا اسی پر دانت پس ہڈی ہے اور ای ناخن پس چھپڑان ہین حبشیون کی اور یونہی ہم لوٹ و ٹٹوان اور بکریون کی کو پس بھاگا اُنمین سے ایک
اونٹ پس مارا اُسکو ایک شخص نے تیر پس بند کیا اُسکو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق واسطے اُن اونٹون کے یعنی درمیان اُن بھاگنے والے
نفرت رکھنے والے ہین لوگون سے مانند بھاگنے والے اور نفرت رکھنے والون کے جنگلی جانورونمین سے پس جبوقت کہ غالب ہون بتر اُن اونٹونمین سے
کوئی اونٹ پس کرو ساتھ اُسکے اسیطرح نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پس ہڈی ہے اور ہڈی سے ذبح روا نہین اور شیخ ابن صلاح نے کہا کہ نہین جانتا مین
بعد از بحث اور تفتیش کے واسطے منع ہونے ذبح کے ساتھ ہڈی کے معنی کہ عقل مین آوین اور اسیطرح کہا شیخ عبد السلام نے اور حدیث مین اسیقدر فرمایا ہے
کہ دانت سے جائز نہین اس لیے کہ ہڈی ہے اور نووی نے کہا کہ علت اُسکی یہ ہے کہ ہڈی نجس ہو جاتی ہے خون سے جبوقت کہ ذبح کیا جاوے ساتھ اُسکے
جانور اور ہڈی کے نجس کرنیسے نہی واقع ہوئی ہے اس لیے کہ خوراک جنات کی ہے اور ای ناخن ف یعنی ناخن سے ذبح کرنہین تشبیہ ہے ساتھ حبشیون کے
اس فعل شنیع مین کہ مخصوص ہے ساتھ اُنکے اور حبشی کافر ہین نصاریٰ اور ہمکو حکم ہے ساتھ مخالفت کرنے اُنکے کے اور جاننا چاہیے کہ منع کرنا ذبح کرنیسے
ساتھ دانت اور ناخن کے مطلق ہے تینون امامون کے نزدیک اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک جائز نہین اُن دانتون اور ناخنون سے کہ جدا ہون بدن سے خواہ دھون منحہ اور
ہاتھ مین ہو جائز ہے ان دانتون اور ناخنون سے کہ اکھڑے ہون اور مضائقہ نہین ہے اُس ذبح کے کھانے کا ولیکن یہ ذبح مکروہ ہے اور شافعی بھی یہی حکم
رکھتا ہے دلیل اور امامون کی مطلق ہونا حدیث مذکور کا ہے اور دلیل ہماری قول آنحضرت کا ہے کہ فرمایا انہ الدم بماشئت اور افراد اوجاج اور یہ حدیث
رافع کی محمول ہے بفیر اکھاڑے پر اس لیے کہ حبشی اسیطرح کرتے تھے اور کر وساتھ اُسکے اسیطرح معنی یہ ہین کہ اگر بھاگے جانور گھر کا بلا ہوا قسم اونٹ اور گائے اور
بکری وغیرہ سے تو وہ مانند شکار وحشی کے ہے پس حکم ذبح کے پس تمام اخز اُسکے جاے ذبح کے ہین اور شاید کہ تخصیص اونٹ کی اس لیے ہے کہ توحش
اسمین بہت ہوتا ہے اور ایسا ہی حکم اُس صورت مین ہے کہ اونٹ وغیرہ کنوین اور مانند اُسکے مین گر پڑے پس ذبح دو قسم پر ہے اور اختیاری اور
اضطراری اختیاری ساتھ جراحت کے ہے درمیان لبہ اور لبہ ف کے اور کانٹے رکون کے یا ساتھ نحر کے یعنی نیزہ وغیرہ مارنے کے سینہ مین اور اضطراری ساتھ
زخمی کرنیکے ہے جس جگہ ہو ش ع **وعن** یعلی بن مالک انہ کان لہ غنم ترعی فحضرت جاریۃ لنا بشاۃ من غنمنا موتا فکسرت حجرا

ف ای ناخن ہے
ف نشان زمین کا
ف یعنی ہم
ف ای ناخن

فَذَبَحَتْهَا بِهٖ فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے کعب بن مالکؓ سے یہ کہ تھا واسطے اُنکے ریوڑ بچرا تا تھا سلع پر کہ نام ہے پہاڑ کا مدینہ مین پس دیکھی ایک لونڈی ہماری نے بکری ریوڑ مین کہ مرتی ہے پس توڑا ایک ٹکڑا پتھر کا پس ذبح کی بکری ساتھ ٹوٹے پتھر کے پھر پوچھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی کعبؓ نے یہ کہ حلال ہے کھانا اسکا یا نہین پس حکم فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبؓ کو ساتھ کھانے اُسکے نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنْ** شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذِّبْحَةَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے شداد بن اوسؓ سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ نے لازم کیا احسان کرنا ہر چیز پر یعنی کہ قتل کرنے مین اور ذبح کرنے مین پس جبوقت کہ قتل کرو تم یعنی کسی کو قصاص مین یا حدین پس اچھی طرح قتل کرو یعنی ایذا نہو قتل کرنیمین تلوار تیز ہو اور جلدی قتل کرو اور جبوقت کہ ذبح کرو کسی جانور کو پس اچھی طرح ذبح کرو اور چاہیے کہ تیز کرے ایک تمھارا چھری اپنی کو اور آرام دے جانور بوجھ کو نقل کی یہ مسلم نے **ف** آرام دے الخ یعنی چھوڑ دے اُسکو تا مر جاوے اور سرد ہو جاوے اوپر کا جملہ اور یہ بیان ہے احسان کرنیکا ذبح مین کہ تیز کرے چھری سے جلدی ذبح کرے اور بعد ذبح کے ٹھنڈا ہو جانے دے کہا ہمارے علما نے اکر کردہ ہے پوست کھینچنا جانور کا پہلے ٹھنڈے ہونے کے اور مستحب ہے یہ کہ تیز کرے چھری سامنے ذبیحہ کے اور نہ تیز کرے ایک کو سامنے دوسرے کے اور پانون کھینچنا نہ لیجاوے ذبح کی جگہ اُسکو کہ ارادہ اُسکے ذبح کا رکھتا ہے **وع** **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى أَنْ تُصْبَرَ بَهِيمَةٌ أَوْ غَيْرُهَا لِلْقَتْلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا سُنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ منع فرماتے تھے اس سے کہ نشانا ٹھہرایا جاوے چارپایہ یا غیر اُسکا واسطے قتل کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** جیسے یہان چورنگ کاٹتے ہین بکری وغیرہ کے یا کسی جانور جیتے پرتیر وغیرہ سے نشانا لگاتے ہین اس سے منع فرمایا یہ معنی ہین کہ منع فرمایا اس سے کہ بند کیا جاوے جانور یا غیر دانے پانی کے یہان تک کہ مر جاوے **وَعَنْهُ** أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنِ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی اُس شخص کو کہ ٹھہراوے نشانہ اُس چیز کو کہ اُسمین روح ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَّخِذُوا شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ پکڑو نشانہ اُس چیز کو کہ اُسمین روح ہو نقل کی یہ مسلم نے **ف** یہ نہی تحریم کے لیے ہے بموجب قول حضرتؐ کے لعن اللہ من فعل ہذا اور اسمین عذاب دینا حیوان کا اور ضایع کرنا مال کا ہے **ع** **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّرْبِ فِي الْوَجْهِ وَعَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مارنیسے منھ یعنی آدمی کے یا جانور کے منھ پر طپانچہ یا کوڑا وغیرہ نہ مارے اور منع فرمایا داغ دینے سے منھ پر نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْهُ** أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ حِمَارٌ وَقَدْ وُسِمَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الَّذِي وَسَمَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گذرا ایک گدھا اس حال مین کہ تحقیق داغ دیا گیا تھا اُسکے منھ پر فرمایا لعنت کرے اللہ اُس شخص کو کہ داغا ہے اسکو نقل کی یہ مسلم نے **ف** اگر کہا جاوے کہ لعنت کی حضرتؐ نے داغنے والے کو حال آنکہ منع کیا ہے لعنت کرنے مسلمان کے سے جواب یہ کہ احتمال ہے کہ داغنے والا مسلمان نہو یا ہو مگر نفاق سے اور احتمال ہے یہ کہ بددعا نہو بلکہ خبر یا تعجب ہو کہ وہ مستحق اسکا ہو اور جانا چاہیے کہ داغنا منھ پر منع ہے بالاجماع خواہ آدمی ہو خواہ دیگر حیوانات لیکن جانور کو تو وجزیہ کو داغنا سوا منھ کے بعضون نے مستحب کہا ہے اور جائز ہے غیر انکے کے لیے اور مقصود تعیین و یقین ہے اور آدمی کے داغنے مین اختلاف آثار قولاً و فعلاً مختلف آئے ہین بعضے اقوال دلالت کرتے ہین اسپر کہ اچھا نہین اور بعضے اوپر ترک کے اور بعضے دیگر کے اُس سے اور فعل دلالت کرتا ہے جواز پر آیا کہ آنحضرتؐ نے بھیجا ایک طبیب کو اُبی بن کعب کے پس پس فصد کی اُسنے اور داغا اور جب تھمی ہوئے سعد بن معاذ دن یا آنحضرتؐ نے اُنکو داغ دینے کا اور جب ورم ہوا اور داغ دیا اور داغا جابر کو اور سعدؓ

ابن ابی زرارہ کو اور لکھا ہے علما نے کہ نہی محمول ہے اسپر کہ یہ اختیار ہو بے ضرورت اور احتیاج کے ساتھ اُسکے اور اگر ضرورت ہو جائز ہے کذا ذکرہ فی سفر السعادۃ اور لکھا ہے علما نے کہ داغنا اسباب وہمیہ سے ہے کہ مرنا اُسکا قادح ہے توکل مین بخلاف اور علاجون کے کہ اسباب ظنیہ سے ہین اور اگر ظن غالب یہان بھی حاصل ہو جائز ہو اور مختار یہ ہے کہ مکروہ تحریمی ہے اگر وقت حصول ظن غالب کے ساتھ قول طبیب حاذق کے کہ کہتے ہے منحصر ہے علاج داغنے مین اور بعضون نے کہا کہ نہی اس سبب سے ہے کہ عرب اعتقاد رکھتے تھے کہ یہ نافع ہے قطعاً پس نہی کی تاثیر اور رطہ شرک خفی کے نہ پر اور رباتی کلام شرح سفر السعادۃ مین ہے ۔ ش **وعن** انس قال غدوت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعبد اللہ بن ابی طلحۃ یحنکہ فوافیتہ فی یدہ المیسم یسم ابل الصدقۃ متفق علیہ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا گیا مین صبح کو پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عبد اللہ بن ابی طلحہ کو تا کہ چبا کر کھجور اُسکی تالو کو لگاوین پس پایا مین مے حضرتؐ کو اس حالت مین کہ اُنکے ہاتھ مین تھا آلہ داغ دینے کے داغ دیتے تھے زکوٰۃ کے اونٹون کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف عبد اللہ بن ابی طلحہ بھائی تھے انس کے مان کی طرف سے اور ابو طلحہ خاوند تھے اُنکی مان کے اور کھجور چبا کر کے تالو کو لگانی سنت ہے اور یہ داغنا سوائے مُنھ کے تھا اور نہی خاص مُنھ پر داغنے سے ہے یا بلا ضرورت ۔ ش **وعن** هشام بن زيد عن انس قال دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وهو فی مربد وانا یسم شیئا حسبته یسم فی اذانها متفق علیہ اور روایت ہے ہشام بن زید سے کہ نقل کی انسؓ سے کہ کہا مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال مین کہ وہ تھے بیچ جملہ بندھے جانورون کے پس دیکھا مین نے حضرتؐ کو داغتے ہین کسی عضو کو بکریون وغیرہ کو کہا ہشام نے کہ گمان کرتا ہون مین انسؓ کو کہ کہا بیچ کانون اُنکے کے یعنی بکریون وغیرہ کے کان مین داغتے تھے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف اس سے معلوم ہوا کہ کان داخل مُنھ کے نہین اس لیے کہ مُنھ پر داغنے سے تو منع ہے فرمایا ہے پھر کان کا ہے کو داغتے اگر داخل ہوتے تو مُنھ ۔ ش **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** عدی بن حاتم قال قلت یا رسول اللہ ارایت احدنا اصاب صیدا ولیس معہ سکین ایذبح بالمروۃ او شقیلۃ فقال امر الدم بما شئت واذکر اسم اللہ رواہ ابو داؤد والنسائی اور روایت ہے عدی بن حاتم سے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ خبر دو مجھکو کہ ایک ہمارا پہونچا شکار کو اس حال مین کہ نہ تھی ساتھ اسکے چھری کیا ذبح کرے ساتھ کنکر تیز کے یا ٹکڑے لکڑی کے پس فرمایا ہا تو خون کو ساتھ جس چیز کے کہ چاہے تو اور یاد کر تو نام اللہ کا نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے **وعن** ابی العشراء عن ابیہ انہ قال یا رسول اللہ اما تکون الذکوٰۃ الا فی الحلق واللبۃ فقال لو طعنت فی فخذہا لاجزأ عنک رواہ الترمذی وابو داؤد والنسائی وابن ماجۃ والدارمی وقال ابو داؤد وہذا اذکوہ للمتورق وقال الترمذی ہذا فی الضرورۃ اور روایت ہے ابی العشراء سے کہ کہا اُنھون نے کہا یا رسول اللہ کیا نہین ہوتا ذبح یعنی ذبح شرعی مگر بیچ حلق اور سینہ کے پس فرمایا اگر زخم لگاوے تو شکار کے ران مین البتہ کفایت کریگا تجھ سے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ابو داؤد نے کہ یہ ذبح کرنا اُس جانور کا ہے کہ گرا ہوے کوئین مین یعنی یہ حکم بیچ ذبح اضطراری کے ہے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حالت ضرورت مین ہے

ف تفسیر عرم ہے تفسیر ابو داؤد کی سے واسطے مشتمل ہونے اُسکے کے اونٹ بھاگے ہوے کو ۔ ش **وعن** عدی بن حاتم قال سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما علمت من کلبی او بازی ثم ارسلتہ وذکرت اسم اللہ فکل مما امسک علیک قلت وان قتل قال اذا قتلہ ولم یاکل منہ شیئا فانما امسکہ علیک رواہ ابو داؤد اور روایت ہے عدی بن حاتم سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو سکھلایا تو نے کتا ہوا یا باز پھر چھوڑا تو نے اُسکو یعنی ایک کو ان دونون سے شکار پر اور ذکر کیا نام اللہ کا پس کھا اُس جانور کو کہ پکڑ رکھا تجھ کو میں نے اگرچہ مار ڈالا اُسنے فرمایا جس وقت کہ مار ڈالا کتے یا باز نے شکار کو اور نہ کھایا اُسمین سے کچھ پس سوائے اسکے نہین کہ پکڑ رکھا ہے اسکو تجھ پر نقل کی یہ ابو داؤد نے **وعنہ** قال قلت یا رسول اللہ ارمی الصید فاجد فیہ من الغد سہمی قال اذا علمت ان سہمک قتلہ ولم ترفیہ اثر سبع فکل رواہ ابو داؤد اور روایت ہے عدیؓ سے کہ کہا مین نے

یا رسول اللہ پھینکتا ہون مین تیر شکار پر پھر پاتا ہون کیسا ہے اگلے دن تیرا پانا فرمایا جسوقت کہ جانے تو یکہ تیر تیرے نے قتل کیا اُسکو اور نہ دیکھے اُس مین نشان کسی درندے کا پس کھا یعنی اگر نشان درندے کا پاوے تو مت کھا اور اسیطرح اگر اُسکی اور کے تیر کا پاوے تو بھی مت کھا نقل کی یہ ابو داؤد نے

وعن جابر قال نهانا عن صيد كلب المجوسي رواه الترمذي اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا منع کیے گئے ہم کھانے شکار کُتے مجوس کے سے نقل کی یہ ترمذی نے

ف یعنی جو شکار کرے مجوسی اپنے کُتے سے یا مسلمان کے کُتے سے حلال نہین کھانا اُسکا مگر زندہ پاوے اور ذبح کرے اُسکو اور اگر مسلمان مجوسی کے کُتے سے شکار کرے تو حلال ہے اور اگر مسلمان و مجوسی دونون کُتے کے چھوڑنے مین یا تیر لگانے مین شریک ہون اور مارین شکار کو تو حلال نہین اور اسمین دلیل ہے اسپر کہ جسکا فرکا ذبح کیا ہوا نہین حلال وہ اگر کتّے وغیرہ سے شکار کرے تو وہ بھی نہین درست ع ع

وعن ابي ثعلبة الخشني قال قلت يا رسول الله إنا أهل سفر نمر باليهود والنصارى والمجوس فلا نجد غير آنيتهم قال فإن لم تجدوا غيرها فاغسلوها بالماء ثم كلوا فيها واشربوا رواه الترمذي اور روایت ہے ابی ثعلبہ خشنی سے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ تحقیق ہم مین اہل سفر گذرتے ہین یہود اور نصاریٰ اور مجوس پر پس نہین پاتے ہم سوائے باسن اُنکے کے فرمایا پس اگر نہ پاؤ تم سوائے باسن اُنکے کے پس دھو اُنکے باسنون کو ساتھ پانی کے پھر کھاؤ اُنمین اور پیو نقل کی یہ ترمذی نے

وعن قبيصة بن هلب عن أبيه قال سألت النبي صلى الله عليه وسلم عن طعام النصراني في رواية سألته رجل فقال إن من الطعام طعاما أتحرج منه فقال لا يتعلجن في صدرك شيء مضارعته فيه النصرانية رواه الترمذي وأبو داود اور روایت ہے قبیصہ بن ہلب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا پوچھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے طعام نصاریٰ کے سے کہ کھائین یا نہین اور ایک روایت مین یون ہے کہ پوچھا حضرتؐ سے ایک شخص نے پس کہا اُس شخص نے کہ تحقیق کھانون مین سے ایک کھانا ہے یعنی کھانا یہود و نصاریٰ کا کہ پرہیز کرتا ہو مین اُس سے پس فرمایا حضرتؐ نے کہ نہ آوے بیچ سینہ تیرے کے کچھ یعنی شک و شبہ مشابہ ہو اُو بیچ اسکے نصرانیت کے تین نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے

ف یعنی مشابہ ہو اُو بسبب اسکے اہل ملت نصرانیت کے تین کہ وہ پرہیز کرتے ہین جبکہ واقع ہوتا ہے اُنکے دل مین کہ حرام ہے یا مکروہ اور یہ بیچ معنی تقلیل کے ہے اور معنی یہ ہین کہ پرہیز کرو بے دلیل شک و شبہہ مین مت پڑو اور ملت حنفیہ سہل کے عمل ظاہر کر اگر پرہیز کریگا تو مشابہ ہو گا نصرانیت کے اسلیے کہ یہ باب نصاریٰ کے سے ہے اور تخصیص نصرانیت کی اس سبب سے کی کہ سائل عدیؓ بن حاتم تھے اور وہ نصرانی تھے پہلے اسلام کے ع ع

وعن أبي ثعلبة الخشني قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أكل المجثمة وهي التي تصد بالنبل رواه الترمذي اور روایت ہے ابی ثعلبہ خشنی سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے مجثمہ کے سے اور مجثمہ وہ جانور ہے کہ کھڑا کیا جاوے اور مانند نشانے کے ٹھیرا کر تیر سے مارین نقل کی یہ ترمذی نے

ف یہ تفسیر مجثمہ کی کسی راوی نے کی ہے اور شاید اسلیے کی کہ قتل ذبح نہین ہے پس فعل منع ہے اور اُس جانور کا کھانا حرام ہے ع ع

وعن العرباض بن سارية أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى يوم خيبر عن كل ذي ناب من السباع وعن كل ذي مخلب من الطير وعن لحوم الحمر الأهلية وعن المجثمة وعن الخلسة وأن توطأ الحبالى حتى يضعن ما في بطونهن قال محمد بن يحيى سئل أبو عاصم عن المجثمة فقال أن ينصب الطير والشيء فيرمى وسئل عن الخلسة فقال الذئب أو السبع يدركه الرجل فيأخذ منه فموت في يده قبل أن يذكيها رواه الترمذي اور روایت ہے عرباض بن ساریہ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا دن خیبر کے کھانے ہر کچلی والے کے سے یعنی جو حیوان کہ پھاڑتا ہو کچلی سے مانند شیر اور بھیڑیے اور چیتے اور ریچھ اور بندر اور سؤر اور مانند اُنکے کے اور منع فرمایا کھانے ہر پنجہ والے کے سے پرندون سے یعنی جو شکار کرتا ہے پنجے سے مانند باز اور چرغ اور مانند اُنکے کے اور منع فرمایا کھانے گوشت گدھون گھر کے پلے ہوؤن کے سے یعنی بعد اسکے کہ حلال تھا کھانا اُسکا اور منع فرمایا مجثمہ سے اور منع فرمایا کھانے اُس جانور کے سے کہ چھین لیا جاوے درندے سے اور مر جاوے پہلے ذبح کرنیکے اور منع فرمایا صحبت کرنے لونڈیون پکڑی ہوئی مین جہاد کی سے اُس حالت مین کہ ہون

حاملہ یہانتک کہ جنین وہ بچہ کہ پیٹ اُنکے کے ہے کہا محمد بن یحیی نے کہ پوچھے گئے ابو عاصم یعنی شیخ اُسکے مضون مجمۂ کے سے پس کہا یہ کہ ٹھیرایا جاوے
پرندہ یا اور یعنی چرندہ پھر تیر سے مارا جاوے اور پوچھے گئے ابو عاصم مضون خلیسہ کے سے پس کہا بھیڑیے یا اور کسی مردندے نے پکڑ لیا ہو کسی جانور کو اور پاوے
اُسکو کوئی پس چھین لیوے اُس سے اُس جانور کو پھر مرجاوے وہ اُسکے ہاتھ مین پہلے ذبح کرنے اُسکے سے نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** ابن عباسؓ پس
وابی ھریرۃؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن شرطۃ الشیطان قال ابن عیسی ھی الذبیحۃ یقطع منھا الجلد ولا تفری اوداجھا ثم تترک حتی
تموت رواہ ابوداؤد اور روایت ہے ابن عباسؓ اور ابی ہریرہؓ سے یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا شرطۂ شیطان سے زیادہ کیا ابن عیسی نے
بیان اُسکا وہ یہ کہ جانور دور کیا جاوے اُس سے چمڑا اور نہ کاٹی جاوین رگین گردن کی پھر چھوڑ دیا جاوے یہان تک کہ مرجاوے نقل کی یہ ابوداؤد نے
ف اہل جاہلیت کاٹتے تھے تھوڑا سا پوست جانور کے حلق کا اور چھوڑ دیتے تھے اُسکو یہانتک کہ وہ مرجاتا تھا اور اُسکو شرطہ اس سبب سے کہا کہ
شرط یعنی نشتر مارنے کے ہے ماخوذ ہے شرط سجام سے یا شرط یعنی علامت کے ہے اور اسکو اضافت طرف شیطان کے اسلیے کی کہ وہ باعث اس عمل پر
اور راضی ساتھ اُسکے ہے **وعن** جابرؓ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ذکوۃ الجنین ذکوۃ امہ رواہ ابوداؤد والدارقطنی ورواہ الترمذی
عن ابی سعید اور روایت ہے جابرؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذبح کرنا بچے کا کہ مان کے پیٹ مین ہے ذبح کرنا مان اُسکی کا ہے نقل کی یہ ابوداؤد
اور دارمی نے اور نقل کی ترمذی نے ابی سعید سے **ف** یعنی ذبح ہونا مان کا کافی ہے واسطے حلال ہونے پیٹ کے بچے کے پس اگر بکری ذبح کی گئی
اور اُسکے پیٹ مین بچہ مرگیا حلال ہے کھانا اُسکا تینون اُمامون کا یہی مذہب ہے لیکن امام شافعیؒ کے نزدیک حلال ہے خواہ بال نکلے ہون یا نہین اور
امام مالکؒ کے نزدیک اگر تمام ہو خلقت اسکی اور نکلے ہون بال اُسکے اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک حلال نہین ہے کھانا اُسکا مگر یہ کہ نکلے مُردہ اور ذبح
کیا جاوے اور قول زفر اور حسن بن زیاد کا بھی یہی ہے اور دلیل اُنکی یہ ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جب گر پڑے شکار پانی مین تو کھانا چاہیے اُسکو باحتمال اسکے
کہ شاید پانی سے مرا ہو پس حرام کیا کھانے کو وقت وقوع شک کے بیچ سبب نکلنے جان کے اور یہ موجود ہے اس بچہ مین معلوم نہین کہ وہ بسبب ذبح کرنے
مان کے مرا ہے یا دم گھٹ کر اور اگر بچہ زندہ نکلے واجب ہے ذبح کرنا اُسکا بالاتفاق اور بیچ صحت اس حدیث کے کلام ہے نزدیک امام صاحب کے واللہ اعلم
وعن ابی سعید الخدریؓ قال قلنا یا رسول اللہ نحر احدنا الناقۃ وذبح البقرۃ والشاۃ فجد فی بطنھا الجنین انلقیہ ام ناکلہ قال کلوہ ان شئتم فان
ذکوتہ ذکوۃ امہ رواہ ابوداؤد والترمذی وابن ماجہ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا کہا ہمنے یا رسول اللہ نحر کرتے ہین ہم اونٹنی کو اور ذبح کرتے ہین ہم گائے اور
بکری کو پس پاتے ہین ہم اسکے پیٹ مین بچہ یعنی مردہ کیا پھینک دین اُسکو یا کھاوین اُسکو فرمایا کھاؤ اُسکو اگر چاہو پس تحقیق ذبح کرنا اُسکا ذبح کرنا مان
اُسکی کا ہے نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** نحر نیزہ مارنا اونٹ کے سینہ مین اور یہ سنت ہے اونٹ مین اگرچہ ذبح بھی جائز ہے اور ذبح کاٹنا
حلق کی رگون کا یہ بکری وغیرہ مین سنت ہے **وعن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتل عصفورا فما
فوقھا بغیر حقھا سالہ اللہ عن قتلہ قیل یا رسول اللہ وما حقھا قال ان یذبحھا فیاکلھا ولا یقطع راسھا فیرمی بھا رواہ احمد والنسائی والدارمی
اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ قتل کرے چڑیا کو پس اُس چیز کو کہ زیادہ ہو اُس سے بڑے
ہونے مین یا چھوٹے ہونے مین بغیر حق اُسکے کے کہ وہ منتفع ہونا ہے ساتھ کھانے اُسکے کے سوال کریگا اُس سے اللہ قتل کرنے اُسکے سے یعنی عتاب و عذاب
کریگا اُسپر دن قیامت کے کہا گیا یا رسول اللہ اور کیا ہے حق اُسکا فرمایا یہ کہ ذبح کرے اُسکو یعنی نہ مارے اُسکو اور طرح اور کھاوے اُسکو اور نہ کاٹے سر اُسکا
اور پھینک دے اُسکو نقل کی یہ احمد اور نسائی اور دارمی نے **ف** کھاوے اُسکو یعنی منتفع ہو ساتھ اُسکے اور نہ پھینک دے اُسکو پس ضائع کرے اُسکو
کہا ابن ملک نے کہ اس سے معلوم ہوا کہ مکروہ ہے ذبح کرنا حیوان کا واسطے غیر کھانے کے انتہی اور اشبہ یہ ہے کہ کراہت تحریمی ہے اور اسی لیے

منع فرمایا آنحضرتؐ نے قتل کرنے اُن حیوانات کے سے کہ نہیں کھائے جاتے ہیں جیسے کہ لگے آتا ہے کہا طیبی نے کہ حق اسکا عبارت ہے منقع ہونیسے ساتھ اُسکے جیسے کہ کاٹنا سرکا اور پھینک دینا اُسکا عبارت ہے ضائع کرنے حق اُسکے سے پس ہوگا قول حضرتؐ کا وَلَا یَقْطَعُ اِلَّا سَمِیْنًا ہمانند تاکید کے واسطے سابق کے ۱۲ ع **وَعَنْ** اَبِیْ وَاقِدِ اللَّیْثِیِّ قَالَ قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ وَھُمْ یَجُبُّوْنَ اَسْنِمَۃَ الْاِبِلِ وَیَقْطَعُوْنَ اَلْیَاتِ الْغَنَمِ فَقَالَ مَا یُقْطَعُ مِنَ الْبَھِیْمَۃِ وَھِیَ حَیَّۃٌ فَھُوَ مَیْتَۃٌ وَلَا تُؤْکَلُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی واقد لیثی سے کہ کہا آئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین اس حال مین کہ مدینہ والے کاٹ لیا کرتے تھے کوہان اونٹون کے اور کاٹ لیتے تھے چکتیان دنبون کی یعنی کھانے کے لیے پس فرمایا حضرتؐ نے کہ جو چیز کاٹی جاوے جانور سے اِس حال مین کہ وہ ہو زندہ پس وہ چیز مردار ہے نہ کھائی جاوے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** یعنی جو عضو جانور زندہ سے کاٹ لیا ہو پس وہ مردار ہے اُسکا کھانا درست نہین ۱۲ منہ مولانا

الْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری **عَنْ** عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ رَجُلٍ مِنْ بَنِیْ حَارِثَۃَ اَنَّہٗ کَانَ یَرْعٰی لُحْمَۃً مِنْ شِعَابِ اُحُدٍ فَرَاٰی مَا الْمَوْتَ فَعَلِمَ بِھَا فَاَخَذَ وَتِدًا فَحَفَرَ لَھَا فِیْ لَبَّتِھَا حَتّٰی اَفْرَاَ دَمَھَا ثُمَّ اَخْبَرَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَہٗ بِاَکْلِھَا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَمَالِکٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ فَدَقَّھَا بِاِشْظَارٍ روایت ہے عطاؒ ابن یسار سے کہ نقل کی ایک شخص سے کہ تھا قبیلہ بنی حارثہ سے یہ کہ وہ تھا چراتا اونٹنی کو کہ قریب تھی بیانے کے بیچ درےکے دامون پہاڑ اُحد کے سے پس دیکھا اُسمین اثر موت کا یعنی اونٹنی مرنے لگی پس نہ پائی اُسنے کوئی چیز کہ ٹھہرے اُسکو ساتھ اُسکے پس لی ایک میخ اور چھودی میخ یعنی تیز طرف سے اُسکے سینے کے اوپر یہانتک کہ بہا دیا خون پھر خبر دی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی اِس ماجرے کی پس حکم کیا اُسکو ساتھ کھانے اُسکے کے نقل کی یہ ابوداؤد اور مالک نے اور ایک روایت مین یون ہے کہ کہا پس ذبح کیا اُسکو ساتھ لکڑی تیز کے **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اٰیَۃٍ فِی الْبَحْرِ اِلَّا وَقَدْ ذَکَّاھَا اللّٰہُ لِبَنِیْ اٰدَمَ رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی جانور دریا مین مگر ذبح کیا ہے اُسکو خدا نے واسطے بنی آدم کے نقل کی یہ دارقطنی نے **ف** یعنی حلال ہے بغیر ذبح کے اور شکار کرنا اور نکالنا اُسکا دریا سے حکم ذبح کا رکھتا ہے ظاہر اِس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سب جانور دریا کے حلال ہین خواہ آپ مرجاوین خواہ شکار کرے اور ہاتھین سے اور حلال ہونے مچھلی کے اتفاق ہے سب علما کا اور اور جانور ہونمین اختلاف ہے کہا امام بیضہؒ نے کہ نہین حلال سوائے مچھلی کے اور جو مچھلی پانی مین بغیر آفت سردی و گرمی کے مرکر پانی کے اوپر آجاوے وہ حرام ہے اور سردی یا گرمی سے مرے تو حلال ہے ۱۲ ح

بَابُ ذِکْرِ الْکَلْبِ

باب ہے بیچ بیان کُتے کے **ف** یعنی اِس باب مین حکم کتون کا مذکور ہے کہ کونسا پالنا جائز ہے اور کونسا نہین جائز اور کس کا مارنا جائز ہے اور کس کا نہین جائز ۱۲ منہ

الْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَنٰی کَلْبًا اِلَّا کَلْبَ مَاشِیَۃٍ اَوْ ضَارِیًا لِقَصْرٍ مِنْ عَمَلِہٖ کُلَّ یَوْمٍ قِیْرَاطَانِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پالے کُتا سوائے کُتے مواشی کے یا شکاری کے کم کیا جاتا ہے ثواب عمل اُسکے سے ہر روز دو قیراط نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** قیراط آدھے دانگ کو کہتے ہین اور مراد یہان مقدار معلوم ہے نزدیک اللہ تعالیٰ کے اور اختلاف کیا ہے علما نے بیچ سبب نقصان ثواب عمل کے سبب پالنے کُتے کے بعضون نے تو کہا کہ سبب داخل ہونے ملائکہ رحمت کے ہے گھر مین اور بعضون نے کہا کہ سبب ایذا پونہچانے کے لوگون کو اور بعضون نے کہا بسبب اسکے کہ باسنون مین منہ ڈالتے ہین وقت غفلت کے اور نہین دھوتے انکو لوگ ۱۲ ح **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اتَّخَذَ کَلْبًا اِلَّا کَلْبَ مَاشِیَۃٍ اَوْ صَیْدٍ اَوْ زَرْعٍ انْتُقِصَ مِنْ اَجْرِہٖ کُلَّ یَوْمٍ قِیْرَاطٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پالے کُتا سوائے کُتے مواشی کے یا شکار کے یا کھیتی کے کم ہوتا ہے ثواب اُسکے سے ہر روز موافق دو قیراط کے

نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ بھی مثل حدیث سابق کے ہے لیکن یہاں کُتا کھیتی کا زیادہ کیا یعنی جو کہ واسطے محافظت زراعت کے پالا اور نقصان ثواب سے مقدار قیراط کے کہا اور وہاں مقدار دو قیراط کے اور یہ تفاوت یا تو بسبب اختلاف انواع کُتوں کے ہے کہ بعضے کُتوں میں بہت پانی پونچانے سے اُسکے نقصان بقدر دو قیراط کے ہوتا ہے اور بعضے کتوں میں اُسکے بقدر ایک قیراط کے ہوتا ہے اور یا باعتبار مکانوں کے کہ بعضے مکانوں میں کُتے کے پالنے سے نقصان بقدر دو قیراط کے عمل سے ہوتا ہے مانند مکے مدینہ کے بسبب بزرگی اُنکی کے اور غیر اُنکے میں بقدر ایک قیراط کے یا دو قیراط شہروں میں اور قریوں میں اور ایک قیراط جنگلوں میں یا بسبب اختلاف زمانوں کے کہ پہلے ساتھ نقصان ایک قیراط کے حکم کیا اور جب نخالطت ساتھ کتوں کے اور الف ساتھ اُنکے زیادہ ہوئی زجر و تشدید زیادہ ہوئی اور حکم ساتھ نقصان دو قیراط کے کیا ۔ ح **وعن** جابر قال امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقتل الکلاب حتی ان المرأۃ تقدم من البادیۃ بکلبھا فنقتلہ ثم نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن قتلھا وقال علیکم بالاسود البھیم ذی النقطتین فانہ شیطان رواہ مسلم اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا حکم کیا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ قتل کرنے کُتوں کے یعنی کُتوں مدینہ کے یہانتک کہ عورت آتی تھی جنگل سے ساتھ اپنے کے اُسکے کُتے کو بھی قتل کرتے تھے ہم پھر منع فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کرنے اُنکے سے اور فرمایا لازم ہے تمپر قتل کرنا کالے سیاہ خالص و نقطوں والے کا کہ وہ شیطان ہے نقل کی یہ مسلم نے ف لکھا ہے علما نے کہ حکم کرنا ساتھ قتل کرنے کتوں کے مخصوص تھا ساتھ مدینہ طیبہ کے کہ جگہ اُترنے وحی اور ملائکہ کی تھی پس سزاوار ہے پاک کرنا اُسکا کتوں سے کہ مانع ہیں دخول ملائکہ سے اور تخصیص عورت کی بسبب اسکے ہے کہ جو عورتیں جنگل میں رہتی تھیں اُنکو احتیاج کتوں کی بہت ہوتی تھی یا قید عورت کی اتفاقی ہے واللہ اعلم اور دو نقطوں والا کہا یعنی جسکی آنکھوں پر دو نقطے سفید ہوتے ہیں اور شیطان اُسکو کہا بسبب شدت خبث اُسکے کے اور ربت ایذا پونہچانے کے بسبب اسکے کہ بدتر ہوتا ہے نگہبانی کرنے میں اور دور تر ہوتا ہے شکار کرنے سے حتی کہ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ نے کہا کہ نہیں حلال ہے شکار کرنا کالے کا بسبب اسکے کہ وہ شیطان ہے اور کہا نووی نے کہ اتفاق رکھتے ہیں علما اوپر قتل کرنے کُتے عقور یعنی کٹ کھنے کے اگرچہ سیاہ نہو اور اختلاف رکھتے ہیں اُس کُتے میں کہ نہیں ضرر اُسمیں کہا امام حرمین نے کہ حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ قتل کرنے سب کُتوں کے پھر نسخ کیا گیا یہ سوا ے کتے سیاہ ایک نگ کے پھر ٹھیری شرع اوپر نہی کے قتل کرنے تمام اُن کتوں کے سے کہ نہیں ضرر اُنمیں یہانتک کہ کُتا سیاہ ایک نگ بھی نہتی ۱۲ ح ع **وعن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر بقتل الکلاب الا کلب صید او کلب غنم او ماشیۃ متفق علیہ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ساتھ قتل کرنے کتوں کے یعنی تمام کتوں کے یا کتوں مدینہ کے اور یہ ظاہر تر ہے سوا ے کُتے شکاری کے یا کُتے کھیتوں کے یا مواشی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یا کُتے مواشی کے تعمیم بعد تخصیص ہے پس اصوب تمیں و تنویع کے لیے ہوگا جیسے کہ اُسکے پہلے ہے بالفظ او شک راوی کے لیے ہے کہ لفظ غنم کہا یا ماشیۃ واللہ اعلم ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** عبد اللہ بن مغفل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لولا ان الکلاب امۃ من الامم لامرت بقتلھا کلھا فاقتلوا منھا کل اسود بھیم رواہ ابوداؤد والدارمی والترمذی وزاد الترمذی والنسائی وما من اھل بیت یرتبط کلبا الا نقص من عملھم کل یوم قیراط الا کلب صید او کلب حرث او کلب غنم روایت ہے عبد اللہ بن مغفل سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اگر نہوتی یہ بات کہ کتے ایک جماعت ہیں جماعتوں میں سے البتہ حکم کرتا میں ساتھ قتل کرنے اُن سب کے پس قتل کرو اُنمیں سے ہر کُتے سیاہ خالص کے یہ ابوداؤد اور دارمی نے اور زیادہ کی ترمذی اور نسائی نے عبارت اور نہیں کوئی گھر والے کے پالیں کُتے کو مگر کم کیا جاتا ہے ثواب عمل اُنکے سے ہر روز ایک حصہ معین مگر کُتا شکاری یا کُتا کھیتی کا یا کُتا بیوڑ کا ف ایک جماعت ہے الخ بموجب قول اللہ تعالیٰ کے وما من دابۃ فی الارض ولا طائر یطیر بجناحیہ الا امم امثالکم اور فاقتلوا جواب ہے شرط

مخدوف کا گویا کہ فرمایا کہ پس جب نہوئی راہ طرف قتل سکے بسبب مذکور کے تو پس قتل کرو آخر حاصل یہ کہ حضرت نے مکروہ رکھا فنا کرنا ایک جماعت کا جماعتوں مخلوق خدا تعالیٰ کے سے اس لیے کہ نہیں کوئی خلق خدا کی مگر کہ اُسمیں ایک طرح کی حکمت ہے اور مصلحت پس جب ہوئی اُنکے مارنے کی طرف راہ تو پس قتل کرو بدون اُنکے کو کہ وہ سیاہ ایک نگ ہیں اور باقی رکھو ماسوائے اُنکے کو تا کہ منتفع ہو تم بسبب اُنکے نگہبانی مین زرع **وعن** ابن عباس قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن النھبۃ بین البھائم رواہ الترمذی وابوداود اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑائی سے درمیان چارپایون کے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نے **ف** یعنی میڈھون اور باھتیون اور بیلون کو اور سوائے انکے اور چارپایون کو لڑاوے نہیں اور جانورون پرندون کا بھی یہی حکم ہے یعنی مرغ اور لعل اور طیر وغیرہ ذالک بھی لڑانے منع ہیں اور جب جانورون کا لڑانا منع ہوا تو آدمیون کا لڑانا بطریق اولی منع ہوگا اور یہ بہت ہے بعض بلاد مین ف ع

باب ما یحل اکلہ وما یحرم

باب بیان اس چیز کے کہ حلال ہے کھانا اُسکا اور باب اس چیز کا کہ حرام ہے کھانا اُسکا ف جاننا چاہیے وہ چیز کہ ثابت ہوئی ہے حرمت اُسکی کتاب اللہ سے وہ میتہ ہے اور دم مسفوح اور گوشت سور کا اور جو جانور کہ ذبح کیا گیا بنام غیر خدا تعالے کے چنانچہ آیت (خزن ۲ ع ۱۲) قل لا اجد فیما اوحی الی محرما الخ اثبات اسکا کرتی ہے بعد ازان زیادہ کیا سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور چیزون کو مانند ذی ناب ورندی مخلب ورگدھون گھر کے پلے ہوؤن کے اور سوائے انکے کہ پس بعضے تو متفق علیہ ہین بسبب قطعیت احادیث کے اور بعضے مختلف فیہ ہین درمیان ایمہ کے بسبب اختلاف احادیث کے اور پیدا ہوا ہے اختلاف اس آیت سے **ویحل لھم الطیبات ویحرم علیھم الخبائث** اور ساتھ اسکے دلیل پکڑی ہے ہمارے علما نے اوپر حرام ہونے جانورون پانی کے سوائے مچھلی کے اور ہدایہ مین لکھا ہے کہ امام مالک اور ایک جماعت اہل علم سے گئے ہین طرف مطلق حلال ہونے تمام جانورون دریائی کے اور استثنا کیا ہے بعضون نے سور اور کتے اور انسان پانی کے کہ اور امام شافعی کے نزدیک مطلق دریا کے جانور حلال ہین بدلیل قول اللہ تعالیٰ کے **واحل لکم صید البحر** اور قول حضرت کے بیچ شان دریا کے **ھو الطھور ماؤہ والحل میتتہ** اور ہمارے لیے دلیل ہے قول اللہ تعالیٰ کا **ویحرم علیھم الخبائث** اس لیے کہ سوائے مچھلی کے جو جانور ہے دریا کا خبیث ہے اور مراد خبیث سے وہ چیز ہے کہ پلید جانے اُسکو طبیعت سلیم ضد طریقے اور سوائے مچھلی کے جو چیز کہ ہے طبیعت سلیم اُسکو خبیث جانتی ہے بخ **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل ذی ناب من السباع فاکلہ حرام رواہ مسلم روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جانور صاحب کچلی کا ہے درندون سے یعنی جو دانت سے شکار کرے مانند شیر اور بھیڑیے وغیرہ کے پس کھانا اُسکا حرام ہے نقل کی یہ مسلم نے **وعن** ابن عباس قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن کل ذی ناب من السباع وکل ذی مخلب من الطیر رواہ مسلم اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے سے ہر کچلی والے کے سے درندون مین سے اور کھانے ہر چنگل گیر کے سے پرندون سے یعنی جو کہ نیچے سے شکار کرے مانند باز وغیرہ کے نقل کی یہ مسلم نے **وعن** ابی ثعلبۃ قال حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم خیبر الحمر الاھلیۃ متفق علیہ اور روایت ہے ابی ثعلبہ سے کہ کہا حرام فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت گدھے گھر کے پلے ہوؤن کے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** گدھے وحشی کہ انکو گورخر کہتے ہین حلال ہین بالاتفاق بخ **وعن** جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی یوم خیبر عن لحوم الحمر الاھلیۃ واذن فی لحوم الخیل متفق علیہ اور روایت ہے جابر سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا دن خیبر کے کھانے گوشت گھوڑون گھر کے پلے ہوؤن کے سے اور اذن فرمایا بیچ کھانے گوشت گھوڑون کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ائمہ اتفاق کہتے ہین اوپر اباحت گوشت گھوڑے کے سوائے امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے کہ وہ قائل ہین کراہت تحریمی یا تنزیہی کے حضرت شیخ نے لکھا ہے اور بعد اسکے بہت سی وجوہ کراہت کی

امام صاحب سے نقل کی ہین لیکن کفایت المنتہی سے نقل کیا ہے کہ بعضون نے کہا ہے کہ امام ابو حنیفہؒ نے رجوع کی ہے قول حرمت گوشت گھوڑے کی سے تین دن پہلے وفات اپنی سے اور اسی پر فتوی ہے انتہی اور درمختار مین لکھا ہے کہ گوشت گھوڑے کا حلال نہین ہے امام صاحب کے نزدیک اور صاحبین اور شافعی کے نزدیک حلال ہے اور کہا بعضون نے کہ امام ابو حنیفہ نے رجوع کی ہے حرمت اُسکی سے تین دن پہلے مرنے کے وعلیہ الفتوی علامہ انتہی اور میرے اُستاد بزرگوار جناب مولانا محمد اسحٰقؒ صاحب زادہ اللہ تعالی فیوضہ بھی اسی روایت پر فتوی دیتے ہین **وعن** ابی قتادۃ انہ راٰی حمارا وحشیا فعقرہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھل معکم من لحمہ شیء قال معنا رجلہ فاخذھا فاکلھا **متفق علیہ** اور روایت ہے ابی قتادہؓ سے یہ کہ اُنھون نے دیکھا گورخر پس قتل کیا اُسکو یعنی اور پوچھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جو از کھانے اُسکے سے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے ساتھ تمھارے گوشت اُسکے سے کچھ کہا ابو قتادہؓ نے کہ ساتھ ہمارے ہے پانون اُسکا پس لیا حضرتؐ نے اُسکو اور کھایا اُسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** انس قال انجحنا ارنبا بمر الظہران فاخذتھا فاتیت بھا ابا طلحۃ فذبحھا وبعث الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بورکھا ومجذاھا فاکلہ **متفق علیہ** اور روایت ہے انسؓ سے کہا بھگایا ہمنے یعنی شکار کرنے کے لیے خرگوش کو مر الظہران مین کہ نام ایک جگہ کا ہے درمیان حرمین کے قریب مکہ کے پس پکڑلیا اُسکو مین نے پھر لایا مین اُسکو ابو طلحہؓ کے پاس پس ذبح کیا اُسکو اور بھیجا پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کولہ اُسکا اور دونون رانین اُسکی پس قبول کیا حضرت نے اُسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی اگر کھاتا اُسکا درست نہوتا تو نہ قبول فرماتے اُسکو اور منع فرماتے اُس سے پس قبول کرنے سے معلوم ہوا کہ وہ حلال ہے اور بیع کتاب الرحمۃ فی اختلاف الائمۃ کے لکھا ہے کہ خرگوش حلال ہے بالاتفاق **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الضب لست اکلہ ولا احرمہ **متفق علیہ** اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹیڑا گوہ نہ کھاتا ہون مین اُسکو اور نہ حرام کرتا ہون مین اُسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ٹیڑا گوہ کی سات سو برس کی عمر ہوتی ہے اور پانی نہین پیتی بلکہ کفایت کرتی ہے ساتھ ہوا کے اور چالیس روز مین ایک قطرہ پیشاب کرتی ہے ودانت نہین ٹوٹتے اُسکے اور کہا ہے بعضون نے کہ نہ کھانا اُسکو بسبب کراہت طبع کے تھا اور نہ حرام کرتا اس لیے تھا کہ نہ وحی کی گئی تھی حضرت کو اُسکے حق مین کچھ ابتک اور آتی ہے وہ حدیث کہ دلالت کرتی ہے اُسکی حرمت پر بموجب اُس حدیث کے امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک حرام ہے کھانا اُسکا اور امام احمدؒ اور شافعیؒ کے نزدیک مضائقہ نہین اُسکے کھانے کا بموجب اس حدیث کے **وعن** ابن عباس ان خالد بن الولید اخبرہ انہ دخل مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی میمونۃ وھی خالتہ وخالۃ ابن عباس فوجد عندھا ضبا محنوذا قد قدمت بہ اختہ حفیدۃ من نجد فقدمت الضب لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان قلما یقدم یدہ لطعام حتی یحدث بہ ویسمی لہ فرفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدہ عن الضب فقال خالد احرام الضب یا رسول اللہ قال لا ولکن لم یکن بارض قومی فاجدنی اعافہ قال خالد فاجتررتہ فاکلتہ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینظر ان **متفق علیہ** اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ خالد بن ولید نے خبر دی اُنکو یہ کہ وہ داخل ہوے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے میمونہ پر اور میمونہ خالہ تھین خالد کی اور خالہ تھین ابن عباسؓ کی پس پائی خالدؓ نے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نزدیک میمونہ کے گوہ بھنی ہوئی پس آگے کیا میمونہ نے گوہ کو روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس اُٹھا لیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اپنا گوہ سے پس کہا خالدؓ نے کیا حرام ہے گوہ یا رسول اللہ فرمایا کہ نہین ولیکن نہین ہوتی بیچ زمین قوم میری کے پس پاتا ہون مین اپنے تئین کہ کراہت کرتا ہون مین اُس سے یعنی طبعی کراہت ہے مجکو اُس سے کہا خالدؓ نے پس کھینچ لیا مین نے اُسکو اور کھایا اُسکو اس حال مین کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے تھے طرف میرے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نہی گوہ کے کھانے سے جو آگے آتی ہے یہ قصہ اُسکے پہلے کا ہے پس یہ حدیث منسوخ ہوگی واللہ اعلم **ع** **وعن** ابی موسی قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاکل لحم الدجاج **متفق علیہ** اور روایت ہے ابی موسی سے کہ کہا دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کھاتے گوشت مرغ کا نقل کی یہ بخاری

۷۸ حاشیہ ترجمہ
حاشیہ کتاب الصید والذبائح
الکلام علی کتاب الصید والذبائح
حاشیہ کتاب الصید والذبائح

اور مسلم نے **وعن** ابن ابی اوفی قال غزونا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبع غزوات کنا نأکل الجراد متفق علیہ اور روایت ابن ابی اوفی سے کہ کہا جہاد کیے ہمنے ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سات جہاد تھے ہم کھاتے ساتھ حضرتؐ کے ٹڈی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** لفظ مسلم نہیں ہے مسلم میں اور نہ ترمذی میں اور خالی ہیں اکثر روایتیں اس زیادتی سے اور جس نے کہ زیادہ کیا ہے یہ معنی مراد رکھے ہیں کہ ہم کھاتے تھے اور ہمراہ حضرتؐ کے تھے اور آنحضرتؐ انکار نہیں کرتے تھے ہم پر نہ یہ کہ آنحضرتؐ اور وہ ساتھ کھاتے تھے اور یہ تاویل اگرچہ خلاف ظاہر کے ہے ولیکن ثابت ہوا ہے کہ آنحضرتؐ نے نہیں کھائی ٹڈی اور فرمایا کہ نہ میں کھاتا ہوں اور نہ حرام کرتا ہوں ۱۲ ح **وعن** جابر قال غزونا جیش الخبط وامر ابو عبیدۃ فجعنا جوعا شدیدا فالقی البحر حوتا میتا لم یر مثلہ یقال لہ العنبر فاکلنا منہ نصف شہر فاخذ ابو عبیدۃ عظما من عظامہ فمر الراکب تحتہ فلما قدمنا ذکرنا للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال کلوا رزقا اخرجہ اللہ ایکلم واطعمونا ان کان معکم فارسلنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منہ فاکلہ متفق علیہ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا جہاد کیا ہمنے ساتھ لشکر خبط کے اور امیر کیے گئے تھے ابو عبیدہؓ پس بھوکے ہوئے ہم سخت بھوکے ہونا پس پھینکی دریا نے ایک مچھلی مری ہوئی یعنی کنارے دریا پر نہیں دیکھی ہم نے مانند اُسکے بڑے پہاڑ میں کہا جاتا تھا اس قسم کی مچھلی کو عنبر پس کھایا ہمنے اُسمیں سے آدھے مہینے تک پھر لی ابو عبیدہؓ نے ایک ہڈی اُسکی ہڈیوں میں سے یعنی پہلو کی ہڈی کھڑی کی پس گذر گیا اونٹ کا سوار اُسکے نیچے سے پس جب آئے ہم اُس جہاد سے یعنی مدینہ میں ذکر کیا ہم نے روبرو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قصہ اُسکا پس فرمایا کھاؤ رزق کو کہ نکالا اُسکو اللہ نے طرف تمہارے یعنی خوب کیا تم نے کہ کھایا اگر باقی رہا ہو اُس سے کچھ کھاؤ یا اگر اُس جنس سے اور رزق یا کھاؤ تم اور کھلاؤ ہمکو اگر ہو ساتھ تمہارے یعنی اگر کچھ باقی رہا ہو اُسمیں سے تمہارے پاس ہمکو بھی کھلاؤ یہ اُنکے دل خوش کرنے کے لیے اور تاکید حلال ہونے اُسکے کے لیے فرمایا کہ یہ نہیں کہ بسبب اضطرار کے حلال تھی کہا جابرؓ نے پس بھیجا ہمنے طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسمیں سے پس کھایا حضرتؐ نے اُسمیں سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** خبط ساتھ برخ وب کے اور ساتھ خرمب کے بھی آیا ہے یعنی پتے درختوں کے کہ جھاڑے جاتے ہیں لاٹھی سے اور یہ نام اس غزوہ کا اِس لیے رکھا گیا کہ بسبب اضطرار کے پتے درختوں کے کھاتے تھے یہاں تک کہ زخمی ہو گئے تھے منہ اور ہونٹ اُنکے مانند ہونٹ اونٹوں کے ہو گئے تھے اور یہ جہاد سنہ میں پہلے صلح حدیبیہ سے ہوا تھا اور قاموس میں لکھا ہے کہ عنبر خوشبو ہے یہ گویہ ہے ایک جانور دریائی کا یا ایک چشمے سے نکلتا ہے کہ وہ دریا میں ہے اور عنبر نام مچھلی دریائی کا بھی ہے کہ اُسکے پوست کی سپر بنتی ہے اور آدھے مہینے اور بعضی وقت میں ایک مہینا آیا ہے اور بعضی میں آیا ہے کہ کھایا اُس سے لشکر نے اٹھارہ دن تطبیق ان روایات میں یوں دیجاوے کہ آدھے مہینے تک تو سارا لشکر کھاتا تھا اور بعد ازاں اٹھارہ دن تک بعضے آدمی لشکر میں سے اور بعضے سارے مہینے تک کھاتے رہے واللہ اعلم بالصواب ۱۲ ح **وعن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا وقع الذباب فی اناء احدکم فلیغمسہ کلہ ثم لیطرحہ فان فی احد جناحیہ شفاء وفی الاخر داء رواہ البخاری اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو وقت کہ گر پڑے مکھی پیچ پاس ایک تمہارے کے یعنی پاس پانی کا ہو یا کھانے کا پس چاہیے کہ غوطہ دے اُسکو ساری کو پھر نکالڈالے اُسکو اسواسطے کہ پیچ ایک پر اُسکے کے دونوں پروں میں سے شفا ہے اور دوسرے میں ہے بیماری نقل کی یہ بخاری نے **ف** دوسری فصل میں یہ بھی زیادہ آیا ہے کہ مکھی بیماری کے پر کو پہلے ڈالتی ہے پس غوطہ دے تا باز دوا کا بھی ڈوبے اور دفع بیماری کرے اور ضرر نہ پہنچے ۱۲ ح **وعن** میمونۃ ان فارۃ وقعت فی سمن فماتت فسئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عنہا فقال القوہا وما حولہا فاکلوہ رواہ البخاری اور روایت ہے میمونہؓ سے یہ کہ ایک چوہا گر پڑا گھی میں اور مر گیا پس پوچھے گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُسکے حال سے پس فرمایا پھینکدو اس چوہے کو اور گھی کو جو پیش اُسکے کو اور کھاؤ اُس گھی کو نقل کی یہ بخاری نے

فد یعنی باقی گھی کو کھاؤ بیچ مت ہوسے گھی کا حکم ہے اور تیلا گھی سارا نجس ہوجاتا ہے اور نہیں جائز کھانا اُسکا اتفاقاً اور بیچنا اُسکا روا نہیں اکثر اماموں کے نزدیک اور جائز رکھا ہے اُسکو امام ابو حنیفہؒ نے اور اختلاف کیا ہے بیع نفع اُٹھانے کے اُس سے بعضوں نے کہا جائز نہیں نفع اُٹھانا اُس سے اور بعضوں کے نزدیک جائز ہے ساتھ جلانے اُسکے کے چراغ میں اور تلنے کے کشتیوں پر اور مانند اسکے کے پاک ہے اور یہ قول امام ابو حنیفہؒ کا ہے اور ظاہر قول شافعی کا دو قولوں میں سے ولیکن مکروہ ہے اور امام مالکؒ اور امام احمدؒ سے دو روایتیں ہیں اور ایک روایت امام مالکؒ سے ہے کہ جائز نہیں جلانا اُسکا چراغ مسجد میں شرح بزع **وعن** ابن عمرؓ انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اقتلوا الحیات واقتلوا ذا الطفیتین والابتر فانہما یطمسان البصر ویستسقطان الحبل قال عبد اللہ فبینا انا اطارد حیۃ اقتلہا انا ادانی ابو لبابۃ لا تقتلہا فقلت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بقتل الحیات فقال انہ نہی بعد ذلک عن ذوات البیوت متفق علیہ العوام متفق علیہ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ اُنھوں نے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے قتل کرو سانپوں کو اور قتل کرو اُس سانپ کو کہ جسکی پشت پر دو خط ہوں سیاہ اور قتل کرو اُس سانپ کو کہ نام اُسکا ابتر ہے پس تحقیق یہ دونوں قسم کے سانپ اندھا کر دیتے ہیں بینائی کو یعنی بھیر دیتے ہیں آنکھ کے آدمی اندھا ہوجاتا ہے بسبب خاصیت ہے کہ انپن رکھی ہے اور گرا دیتے ہیں حمل یعنی عورت حاملہ جو اُسکو دیکھے تو حمل اُسکا گر پڑے بسبب خاصیت زہر کے کہا عبد اللہ بن عمرؓ نے کہ اُسوقت کہ میں حملہ کرتا تھا ایک سانپ پر کہ مارڈالوں اُسکو پکارا مجھکو ابو لبابہ انصاری صحابی نے کہ مت مار اسکو پس کہا میں نے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہے ساتھ قتل کرنے تمام سانپوں کے پس کہا ابو لبابہؓ نے کہ تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے بعد حکم کرنے کے مارنے گھر کے رہنے والے سانپوں سے اور وہ ہیں آباد کرنیوالے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف آباد کرنیوالے گھروں کو کہ ہمیشہ گھر میں رہتے ہیں یا مام احمد کا کیا بسبب بڑی عمر ہونے اُنکی کے جنکو یہ ہومیا کہتے ہیں کذا فی النہایۃ اور تورپشتی نے کہا کہ آباد کرنیوالے گھر کے جن ہیں گھر میں رہنے والے اور روایت کیا طبرانی نے ابن عباسؓ سے مرفوعاً اقتلوا الحیۃ والعقرب وان کنتم فی الصلوٰۃ اور روایت کیا ابو داؤد اور نسائی نے ابن مسعودؓ سے اور طبرانی نے جریر سے اُسنے عثمان بن ابی العاص سے مرفوعاً اقتلوا الحیات کلہن فمن خاف ثارہن فلیس منی اور ظاہر یہ ہے کہ یہ احادیث مطلقہ محمول ہیں سوائے گھر کے رہنے والے سانپوں پر بسبب حدیث گذشتہ اور آیندہ کے **وعن** ابی السائب قال خلفنا علی ابی سعید الخدری فی بیتہ نحو من جلوس اذ سمعنا تحت سریرہ حرکۃ فنظرنا فاذا فیہ حیۃ فوثبت لاقتلہا وابو سعید یصلی فاشار الی ان اجلس فجلست فلما انصرف اشار الی البیت فی الدار فقال ارأی ہذا البیت فقلت نعم فقال کان فیہ فتی منا حدیث عہد بعرس قال فخرج مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الخندق فکان ذلک الفتی یستاذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالنصف الظہر فیرجع الی اہلہ فاستاذنہ یوما فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خذ علیک سلاحک فانی اخشی علیک قریظۃ فاخذ الرجل سلاحہ ثم رجع واذا امرأتہ قائمۃ بین البابین فاہوی الیہا بالرمح لطعنہا واصابتہ غیرۃ فقالت لہ اکفف علیک رمحک وادخل البیت حتی تنظر ما الذی اخرجنی فدخل فاذا بحیۃ عظیمۃ منطویۃ علی الفراش فاہوی الیہا بالرمح فانتظمہا بہ ثم خرج فرکزہ فی الدار فاضطربت علیہ فما یدری ایہما کان اسرع موتا الحیۃ ام الفتی قال فجئنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وذکرنا ذلک لہ وقلنا ادع اللہ یحییہ لنا فقال استغفروا لصاحبکم ثم قال ان لہذہ البیوت عوامر فاذا رأیتم منہا شیئا فحرجوا علیہا ثلثا فان ذہب والا فاقتلوہ فانہ کافر وقال لہم اذہبوا فادفنوا صاحبکم وفی روایۃ قال ان بالمدینۃ جنا قد اسلموا فاذا رأیتم منہ شیئا فاذنوہ ثلثۃ ایام فان بدا لکم بعد ذلک فاقتلوہ فانما ہو شیطان رواہ مسلم اور روایت ہے ابی سائب سے کہ کہا داخل ہوے ہم ابو سعید خدری کے پاس پس اُس وقت کہ ہم تھے بیٹھے کہ ناگہاں سنی ہمنے نیچے تخت اُنکے کے

ف یعنی جو گھی میں چوہا مرجائے اور اُسکا جسم نرم ہو تو اُسکے اردگرد کا گھی نکال کر پھینک دیں اور باقی گھی کو کھا لیں اور اگر گھی جما ہوا ہو تو چوہا اور اردگرد کا گھی نکال کر پھینک دیں اور باقی گھی کو کھا لیں

ف یعنی جو گھی میں چوہا مرجائے اور اُسکا جسم نرم ہو تو اُسکے اردگرد کا گھی نکال کر پھینک دیں اور باقی گھی کو کھا لیں اور اگر گھی جما ہوا ہو تو چوہا اور اردگرد کا گھی نکال کر پھینک دیں اور باقی گھی کو کھا لیں

ایک حرکت پس دیکھا ہمنے پس گمان اُسمین تھا ایک سانپ پس کھڑا ہوا مین تا قتل کرون اُسکو اور ابو سعید نماز پڑھتے تھے پس اشارہ کیا طرف میرے یہ کہ بیٹھ جا پس بیٹھ گیا مین پس جبکہ فارغ ہوے ابو سعید نماز سے اشارہ کیا طرف ایک حجرے کے کہ گھر مین تھا پس کہا کیا دیکھا تو نے اس حجرے کو پس کہا مین نے کہ ہان پس کہا ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہ تھا اس حجرے مین ہمارا ایک نوجوان ہم مین سے نیا بیاہا ہوا کہا ابو سعید رضی اللہ عنہ نے پس نکلے ہم یعنی مع مُخبر نوجوان کے ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف غزوہ خندق کے اور تھا وہ نوجوان پروانگی مانگتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وقت دوپہر کے یعنی گھر مین جانیکی بسبب محبت دولھن کے پھر آتا تھا طرف اہل اپنے کے یعنی اور رات کو گھر مین رہتا صبح کو پھر آن شریک ہوتا پس پروانگی مانگی اُسنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپکو پس فرمایا اُسکو حضرت نے لے اپنے اوپر ہتھیار اپنے پس تحقیق مین ڈرتا ہون اوپر تیرے شر بنی قریظہ سے کہ وہ ایک قبیلہ ہے یہود مین سے اس غزوہ مین قریش کے ساتھ ہو کر لڑنے کو آتے تھے پس لیے اُس شخص نے ہتھیار اپنے پھر رجوع کی یعنی طرف اہل اپنے کے پس نا گہان ہوی اُسکی درمیان دونون دروازون کے کھڑی تھی یعنی اندر اور باہر کے دروازے کے درمیان مین پس قصد کیا جوان نے طرف اُس عورت کے ساتھ نیزہ کے تا کہ مارے اُسکو ساتھ اُس نیزہ کے اور حال یہ کہ پونچی تھی اُسکو غیرت یعنی بسبب باہر آ کھڑے رہنے کے پس کہا عورت نے واسطے اُسکے بند کر تو ہوا پنے نیزہ اپنے کو اور دراخل ہو گھر مین یہان تک کہ دیکھے تو کہ کس چیز نے نکالا ہے مجکو پس گیا اندر وہ جوان پس نا گہان دیکھا کہ ایک سانپ بڑا گنڈلی منڈلا رہا ہے پڑا ہے بچھونے پر پس قصد کیا جوان نے طرف اُسکے ساتھ نیزہ کے پس پرو دیا اُسکو ساتھ نیزے کے پھر نکالا اندر سے اور گاڑ دیا نیزے کو بیچ صحن گھر کے پس تڑپا سانپ اس حال مین کہ حملہ کیا اُس جوان پر پس نہ معلوم کیا گیا کہ کونسا ان دونون مین سے تھا جلد مرنے مین سانپ یا نوجوان یعنی ساتھ مرنے دونون کے طرح کہ معلوم نہوا کون پہلے مرا کہا ابو سعید نے پس آئے ہم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا ہمنے یہ ماجرا پر اور حضرت کے اور کہا ہمنے کہ دعا کیجیے اللہ تعالیٰ سے کہ زندہ کرے اُسکو واسطے ہمارے پس فرمایا استغفار کرو واسطے یار اپنے کے پھر فرمایا تحقیق ان گھرون مین آباد کرنیوالے ہین یعنی جن رہنے والے ہین مومن اور کافر پس جب دیکھو تم کسی کو اُنمین سے یعنی بصورت سانپ کے پس تنگی بکرو اُسپر تین بار یا تین روز پس اگر چلا گیا فبہا والا قتل کرو اُسکو اس لیے کہ تحقیق وہ کافر ہے یعنی جنات مین کا اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو کہ جاؤ اور دفن کرو اپنے یار کو اور ابی لبابہ کو واپت مین ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مدینے مین جن ہین یعنی ایک جماعت اُنمین سے کہ مسلمان ہو گئے ہین پس جسوقت کہ دیکھو تم اُنمین سے کسی کو خبردار کرو اُسکو تین دن پس اگر ظاہر ہو واسطے تمھارے پیچھے اسکے پس قتل کرو اُسکو سوائے اسکے نہین کہ وہ شیطان ہے یعنی قتل کی یہ مسئلہ ف دعا کیجیے آخر لکھا ہے علما نے کہ روش صحابہ کی یہ تھی کہ سطرح کہ پھر جاہین حضرت سے گویا کہ اُنھون نے گمان کیا کہ یہ موت جوان کی موت حقیقی نہین ہے بلکہ بیہوشی ہے تاثیر زہر سے اور استغفار کرو یعنی دعا زندہ کرنے کی کیا چاہتے ہو بخشش چاہو اُسکے لیے کہ مفید ہو نہ دعا زندہ کرنے کی کہ وہ براہ خود گیا اور تنگی بکرو یعنی اُسکو کہ تو تنگی مین ہے اگر پھر نکلے گا تو ہم مار ڈالین گے آگے تو جوان اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا آنحضرت نے انکم بالعہد الذی اخذ علیکم سلیمان بن داؤد علیہما السلام لا توذوا ولا تنظروا ولنا اور وہ شیطان ہے یعنی پس نہین وہ جن مسلمان بلکہ وہ یا تو جن کافر ہے و یا سانپ ہے و یا اولاد ابلیس سے ہے و یا شیطان اُسکو کہا واسطے سرکشی اُسکی کے اور نہ جانے اُسکے کے ساتھ آگاہ کرنے کے اور جو سرکش جن اور انس و جانور مین ہوتا ہے شیطان کہلاتا ہے بشرح دفع

وعن ام شریک انّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بقتل الوزغ وقال کان ینفخ علی ابراہیم متفق علیہ اور روایت ہے ام شریک سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ساتھ قتل کرنے کے گرگٹ کے اور فرمایا کہ تھا وہ پھونکتا آگ حضرت ابراہیم پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ بیان اُسکی خباثت کا کیا اور یہ زہریلا اور موذی ہے اور لوگون کے کھانے پینے مین ضرر اُسکا عظیم ہے تجربہ سے یہ بات معلوم ہوئی ہے دفع **وعن** سعد بن ابی وقاص انّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بقتل الوزغ وسمّاہ فویسقا رواہ مسلم اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے حکم کیا ساتھ قتل کرنے گرگٹ کے اور نام رکھا اُسکا فویسق نقل کی یہ مسلم نے ف فویسق تصغیر فاسق کی ہے یعنی چھوٹا سا فاسق یعنی وہ نظیر فواسق خمسہ کا ہے کہ جو مارے جاتے ہین حل و حرم مین و فرق لغت مین بمعنی خروج کے ہے اور مراد شرع مین خروج طاعت سے اور طریق حق سے یہ خ

وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قتل وزغا فی اول ضربۃ کتبت لہ مائۃ حسنۃ وفی الثانیۃ دون ذلک وفی الثالثۃ دون ذلک رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی قتل کرے گرگٹ کو اول چوٹ مین لکھی جاتی ہین اُسکے لیئے سو نیکیان اور جو کوئی مارے دوسری چوٹ مین لکھی جاتی ہین نیکیان کم اُس سے اور تیسری چوٹ مین مارنے سے کم اُس سے نقل کی یہ مسلم نے

ف آسین رغبت دلائی ہے اوپر جلدی کرنے کے اُسکے مارنے مین ع

وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرصت نملۃ نبیا من الانبیاء فامر بقریۃ النمل فاحرقت فاوحی اللہ تعالی الیہ ان قرصتک نملۃ احرقت امۃ من الامم تسبح متفق علیہ

اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کاٹا ایک چیونٹی نے ایک نبی کو انبیا مین سے پس حکم کیا ساتھ جلا چیونٹیون کے کہ جلایا جائے پس جلایا گیا پس وحی کی اللہ تعالی نے اُس نبی کو یہ کہ کاٹا تھا تجھکو ایک چیونٹی نے جلادیا تو نے ایک جماعت کو جماعتون مین سے کہ تسبیح کرتی تھی

نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا بعضون نے کہ معنی یہ ہین کہ حکم کیا ساتھ جلانے درخت کے کہ اُسمین چیونٹیان تھین اور سبب اُسکا یہ ہے کہ روایت کیا گیا ہے کہ اُن نبی علیہ السلام نے کہا تھا اے رب عذاب کرتا ہے تو اہل قریہ کو بسبب گناہون اُنکے کے حال آنکہ اُنمین مطیع بھی ہوتے ہین پس ارادہ کیا اللہ تعالی نے کہ دکھادے اُنکو عبرت اُسمین پس مسلط کی اُنپر گرمی یہان تک کہ جگہ پکڑی طرف سایہ ایک درخت کے پھر غالب ہوئی اُنپر تپش پس جبکہ وہ سوہے تو کاٹا اُنکو ایک چیونٹی نے پس حکم کیا ساتھ جلادینے سب چیونٹیون کے یا تو بسبب جاننے کے اُس چیونٹی خاص کو یا واسطے ہونے اُسکے کے موذی اور جائز ہے قتل کرنا جنس موذی کا ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ منع فرمایا آنحضرت نے قتل کرنے ہر جاندار کے سے مگر یہ کہ ایذا دے کذا ذکر علی اور حضرت شیخ نے لکھا ہے کہ مراد قریہ نمل سے مل چیونٹیون کا ہے اور جی کی آخر یہ عتاب ہے اللہ تعالی کی طرف سے اُن پیغمبر خدا پر لکھا ہے علما نے کہ محمول ہے اسپر کہ جائز تھا بیچ شرع اُن پیغمبر کے قتل کرنا چیونٹی کا اور جلانا اُسکا اور عتاب اس سبب سے ہوا کہ ایک چیونٹی سے زیادہ کو جلایا لیکن ہماری شریعت مین جائز نہین جلانا حیوان کا اگرچہ چیون اور کھٹمل وغیرہ ہو اور مطالب المومنین مین محمد بن مسلمہ سے بیچ قتل کرنے چیونٹی کے لایا ہے کہ کہا اگر ایذا دی تجکو مار اُسکو اور اگر ایذا نہ دے مت مار اور کہا فقیہ نے کہ اسی پر فتوی دیتے ہین ہم اور مکروہ ہے ڈالنا چیونٹی کا پانی مین اور جلانے نہ جاوین گھر چیونٹیون کے بسبب ایک چیونٹی کے کذا فی جامع الفقہ انتہی

الفصل الثانی

فصل دوسری

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وقعت الفارۃ فی السمن فان کان جامدا فالقوھا وما حولھا وان کان مائعا فلا تقربوہ رواہ احمد وابوداود ورواہ الدارمی عن میمونۃ بلفظ ابی ہریرۃ

کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ گر پڑے چوہا گھی مین یعنی اور مرجاوے اُسمین پس اگر ہو گھی جما ہوا پس پھینکدو چوہے کو اور اُس گھی کو کہ گرد اُسکے ہے یعنی اور کھاؤ باقی گھی کو اور اگر ہو تیلا پس نزدیک نہ جاؤ اُسکے یعنی نہ کھاؤ اُسکو نقل کی یہ احمد اور ابوداود نے اور نقل کی یہ داری نے ابن عباسؓ سے

وعن سفینۃ قال اکلت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحم الحبار ی رواہ ابوداود اور روایت ہے سفینہؓ سے کہ کہا کھایا مین نے ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گوشت حباری کا نقل کی یہ ابوداود نے ف حباری یعنی تغدری وہ جانور ہے کہ مشہور ہے مثل اُسکے حمق مین ع مولانا

وعن ابن عمر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اکل الجلالۃ والبانھا رواہ الترمذی وفی روایۃ ابی داود قال نھی عن رکوب الجلالۃ

اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے جلالہ کے سے اور پینے دودھ اُسکے سے نقل کی یہ ترمذی نے اور بیچ روایت ابوداود کے یون ہے کہ کہا ابن عمرؓ نے کہ منع فرمایا حضرتؐ نے سواری کرنے جلالہ کے سے ف جلالہ وہ جانور ہے کہ حلال ہو کھانا اُسکا اور عادت

بڑی ہو اُسکو نجاست کھانے کی تفصیل اسکی یہ ہے کہ اگر کھاتا ہو نجاست کبھی کبھی تو نہیں وہ حلال اور نہیں حرام کھاتا اُسکا مانند مرغی کے اور اگر ہو اکثر خوراک اُسکی نجاست یہاں تک کہ بدبو آنے لگے اُسکے گوشت اور دودھ میں تو حلال نہیں کھاتا اُسکا مگر یہ کہ بند کیا جاوے اور کھلایا جاوے غیر نجاست یہانتک کہ اچھا ہو جاوے گوشت اور دودھ اُسکا تو درست ہوگا دودھ پینا اور گوشت کھانا اُسکا اور یہ قول امام ابوحنیفہؒ اور شافعیؒ اور احمدؒ کا ہے اور امام مالکؒ کے نزدیک بعد ازاں دھویا جاوے گوشت اُسکا بسبب الغاز و فتاوی کبری میں لکھا ہے جبتک کہ نہ بند کیا جاوے مرغ خلاۃ تین روز اور حلالہ دس روز نہیں حلال کھانا اُنکا اور سوار ہونیسے منع فرمایا بسبب گندہ ہونے عرق اُسکے کے کہ پیدا ہوتا ہے گوشت اُسکے سے ۴ ع ح **وعن** عبد الرحمن بن شبل انہ نہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن اکل لحم الصبیۃ رواہ ابوداؤد اور روایت ہے عبد الرحمن بن شبل سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کھانے گوشت گوہ کے سے نقل کی یا بوداؤد نے **ف** یہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر حرام ہونے گوہ کے جیسے کہ مذہب امام ابوحنیفہؒ کا ہے اور شاید کہ نہی ناسخ اباحت سابق کی ہو ۱۲ ح **وعن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن اکل الہرۃ واکل ثمنہا رواہ ابوداؤد والترمذی اور روایت ہے جابرؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کھانے بلی کے سے اور کھانے مول اُسکے سے نقل کی یا بوداؤد اور ترمذی نے **ف** کھانا گوشت بلی کا حرام ہے باتفاق اور بیچنا اُسکا اور کھانا اُسکے مول کا حرام نہیں ہے بلکہ مکروہ ہے ۴ ع **وعنہ** قال حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم خیبر الحمر الانسیۃ ولحومہا بعد ان اصابتہم المجاعۃ وکل ذی ناب من السباع وکل ذی مخلب من الطیر رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہے جابرؓ سے کہا حرام فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی دن خیبر کے گوشت گدھوں پالی کا اور گوشت چوروں کا اور ہر کچلی والے کو درندوں میں سے اور ہر پنجہ کش کو پرندوں میں سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **وعن** خالد بن الولید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن اکل لحوم الخیل والبغال والحمیر رواہ ابوداؤد والنسائی اور روایت ہے خالد بن ولید سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کھانے گوشت گھوڑے کے سے اور خچر ان کے سے اور گدھوں کے سے نقل کی یا بوداؤد اور نسائی نے **ف** کھانے گوشت گھوڑوں کے سے یہ حدیث ضعیف ہے معارض حدیث جابرؓ کے پھر بیاح ہونے گوشت گھوڑے کے پہلے گدھے کی نہیں ہو سکتی بوجہ حکم منع ہونے گوشت گھوڑے کا اکثروں کے نزدیک منسوخ ہے ساتھ اس حدیث کے کہ پہلے گدھے کی ۱۲ منہ

مولانا **وعن** انس غزوت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم خیبر فاتت الیہود فشکوا ان الناس قد اسرعوا الی حظائر ہم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا لا یحل اموال المعاہدین الا بحقہا رواہ ابوداؤد اور روایت ہے خالد سے کہ کہا جہاد کیا میں نے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دن خیبر کے پس آئے یہود اور شکایت کی یہ کہ تحقیق لوگوں نے جلدی کی طرف کھجوروں انکی کے یعنی ہمارے کھجور کے درختوں پر سے میوہ توڑ لیتے ہیں اور ہم عہد میں داخل ہیں پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو نہیں حلال مال اُن شخصوں کے کہ جنسے عہد ہے مگر ساتھ حق اموال کے نقل کی یا بوداؤد نے **ف** معاہد یعنی جس سے عہد ہے اگر وہ ذمی ہے تو حق مال کا اُسپر جزیہ ہے اور اگر وہ مستامن ہے اور مال تجارت کا ہے تو اُسپر عشر ہے ۴ ع **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احلت لنا میتتان ودمان فاما المیتتان الحوت والجراد واما الدمان الکبد والطحال رواہ احمد وابن ماجۃ والدارقطنی اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال کیے گئے واسطے ہمارے دو مردے بے ذبح اور دو خون دو مردے مچھلی اور ٹڈی اور دو خون کلیجی اور تلی کا خون بستہ ہیں نقل کی یا احمد اور ابن ماجہ اور دارقطنی نے **وعن** ابی الزبیر عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما القاہ البحر وجزر عنہ الماء فکلوہ وما مات فیہ وطفا فلا تاکلوہ رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ وقال محی السنۃ لا یذکرون علی انہ موقوف علی جابر اور روایت ہے ابی زبیر سے کہ نقل کی جابرؓ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس چیز کو یعنی مچھلی کو پھینک دیا دریا نے کنارے پر یا کھل گیا اُس سے پانی یعنی خشک ہو گیا دریا کا پانی یا سرک گیا پس کھاؤ اُسکو اور جو مچھلی کہ مرجاوے

دریا مین اور پانی پر اُٹھ آوے پس مت کھاؤ اُسکو نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اور کہا محمی لسنہ نے اکثر اسپر ہین کہ یہ حدیث موقوف ہے جابرؓ پر یعنی جابر ہی کا قول ہے نہ حدیث حضرتؐ کی ف یہ حدیث دلیل ہے امام ابوحنیفہؒ کی پنج حرام ہونے مچھلی طافی کے اور اسیطرح منقول ہے ایک جماعت صحابہؓ سے اور مالک و شافعی کے نزدیک مضائقہ نہین اُسکے کھانیکا بسبب مطلق فرمانے حضرت کے احل لکم المیتتان پس میتہ بحر موصوف ہے ساتھ حلال ہونے کے اور ہم کہتے ہین کہ میتہ البحر وہ ہے کہ ڈالدے اُسکو بحر یا موت مضاف ہو طرف اُسکے نہ وہ کہ خود مری ہو اُسمین بغیر آفت کے پ ح

وَعَنْ سلمانؓ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجِرَاذِ فَقَالَ لَا تَرْجُوْهُ اللّٰهَ لَا اٰكُلُهٗ وَلَا اُحَرِّمُهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ السُّنَّةُ ضَعِيْفٌ

اور روایت ہے سلمان سے کہ کہا پوچھے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم حال اور حکم مڈی کے سے پس فرمایا حضرتؐ نے مڈیان کشر الشکار اللہ کی ہین کھاتا ہون مین اُنکو یعنی اس لیے کہ مکروہ رکھتا ہون طبعًا اور نہ حرام کرتا ہون اُنکو یعنی اور ون پر شرعًا موجب اس حدیث گذشتہ کے احلت لنا میتتان الخ نقل کی ابوداؤد نے اور کہا محمی لسنہ نے کہ یہ ضعیف ہے ف یعنی اکثر الشکار ہین پر مذوفین سے جب غضب ہوتا ہے ایک قوم پر تو بھیجتا ہے اُنپر مڈیان تا کہ کھا جاوین کھیتی اور درخت اُنکے اور پڑے اُنپر قحط یہان تک کہ کھاتا ہے بعض اُنکا بعض کو پس سب ہلاک ہو جاتے ہین اور مڈی کھانی حلال ہے بموجب احادیث کثیرہ کے اور کہا چار ون مامون نے کہ حلال ہے کھانا اُسکا برابر ہے کہ مر جاوے اپنی موت سے یا ساتھ ذبح کرنے کے یا ساتھ شکار کرنے کے مجوسی شکار کرے یا مسلمان کاٹتا جاوے اُس سے کچھ مانہین پ ع

وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ وَقَالَ اِنَّهٗ يُؤْذِنُ لِلصَّلٰوةِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ

اور روایت ہے زید بن خالد سے کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مُردار کھنے مرغ کے سے اور فرمایا کہ تحقیق وہ خبردار کرتا ہے نماز کے لیے نقل کی یہ شرح السنہ مین ف مراد نماز تہجد ہے حدیث مین آیا ہے کہ آنحضرتؐ اُٹھتے تھے نماز تہجد کے لیے جس وقت کہ آواز کرتا تھا مرغ اور احتمال ہے کہ مراد نماز صبح ہو کہ اپنی آواز سے آگاہ کرتا ہے کہ وقت نماز صبح کا قریب آپہونچا اور مکرر آواز کرتا ہے تاکید تنبیہ کے لیے اور اس سے یہ معلوم ہوا کہ بعضی اچھی خصلت حیوان مین بھی مانع ہوتی ہے اُسکے بُرا کہنے سے پس مومن کے بُرا کہنے کا کیا حال ہوگا پ ح

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الدِّيْكَ فَاِنَّهٗ يُوْقِظُ لِلصَّلٰوةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ

اور روایت ہے زید سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بُرا کہو مرغ کو اس لیے کہ تحقیق وہ جگاتا ہے نماز کے لیے نقل کی یہ ابوداؤد نے

وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ قَالَ اُبَيٌّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ظَهَرَتِ الْحَيَّةُ فِي الْمَسْكَنِ فَقُوْلُوْا لَهَا اِنَّا نَسْاَلُكِ بِعَهْدِ نُوْحٍ وَبِعَهْدِ سُلَيْمٰنَ بْنِ دَاوٗدَ اَنْ لَّا تُؤْذِيْنَا فَاِنْ عَادَتْ فَاقْتُلُوْهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ

اور روایت ہے عبدالرحمن بن ابی لیلی سے کہ کہا کہا ابولیلی نے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ظاہر ہو سانپ گھر مین پس کہو واسطے اُسکے کہ تحقیق ہم سوال کرتے ہین تجھ سے ساتھ عہد نوحؑ کے اور ساتھ عہد سلیمان بن داؤد کے یہ کہ نہ ایذا دے تو ہمکو پس اگر پھر کر آوے پس مارو اُسکو نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے ف عہد لیا تھا حضرت نوح نے جبکہ داخل کیے تھے حیوانات کشتی مین پ ع

وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا رَفَعَ الْحَدِيْثَ اَنَّهٗ كَانَ يَاْمُرُ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ قَالَ فَمَنْ تَرَكَهُنَّ خَشْيَةَ ثَاْرِهِنَّ فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ

اور روایت ہے عکرمہ سے کہ نقل کی ابن عباس سے کہا عکرمہ نے نہین جانتا مین ابن عباسؓ کو مگر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پونہچائی اُنھون نے حدیث کہ تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے تھے ساتھ قتل کرنے سانپون کے اور فرماتے کہ جو شخص چھوڑ دے قتل کرنا اُنکا واسطے خوف بدلہ لینے کے پس نہین وہ ہم مین سے یعنی ہمارے طریقہ پر نہین ہے بسبب مارنے موذی کے اور نہ توکل کرنے کے قضاے و قدر الٰہی پر نقل کی یہ شرح السنہ مین ف واسطے خوف بدلہ لینے کے یعنی نہ مارے بخوف اسکے کہ مبادا اسکا جوڑا بدلہ لے مجھسے اور یہ کبھی واقع ہوتا ہے کہ ایک نے سانپ کو مارا اُسکے جورے نے آنکر کاٹا اور بدلہ لیا اگر زہر ہے مادہ اُسکی آتی ہے اور اگر مادہ ہے نر آتا ہے اور عادت تھی جاہلیت مین کہ کہا جاتا تھا مت مارو سانپ کو اگر مارو گے

تو ہم اُسکا اُن کر بدلے گا پس منع فرمایا حضرت نے اس قول واعتقاد سے ۱۲ مع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا سَالَمْنٰهُمْ مُنْذُ حَارَبْنَاهُمْ وَمَنْ تَرَكَ شَيْئًا مِنْهُمْ خِيْفَةً فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں صلح کی ہم نے سانپوں سے جیسے کہ لڑائی کی ہمنے اُن سے اور جو شخص کہ چھوڑ دے کسی سانپ کو اُن سانپوں مین سے بسبب خوف کے یعنی بخوف ضرر کے اُس سے یا جو ڈرے اُسکے سے پس نہین ہم مین سے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف اور ایک روایت مین ہے لئے مُنْذُ حَارَبْنَاکے مُنْذُ عَادَيْنَاهُمْ آیا ہے یعنی نہین صلح کی ہمنے سانپون سے جیسے کہ واقع ہوئی درمیان ہمارے اور درمیان اُنکے لڑائی اور دشمنی مراد یہ ہے کہ دشمنی درمیان انسان اور سانپ کے جبلی ہے کہ ہر ایک دوسرے کو مارتا ہے اور کہا بعضون نے کہ مراد وہ عداوت ہے کہ درمیان سانپ اور حضرت آدم علیہ السلام کے ہوئی جیسے کہ روایت کیا گیا ہے کہ ابلیس نے قصد کیا داخل ہونیکا جنت مین پس منع کیا اُسکو داروغون نے پس داخل کیا اُسکو سانپ نے مُنھ مین لیکر اور وسوسہ ڈالا اُسنے واسطے آدم وحوا کے یہانتک کہ کھایا اُن دونون نے درخت منع کیے گیے سے پس نکالے گئے وہ اُس سے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اِهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ خطاب حضرت آدمؑ وحواؑ اور ابلیس اور سانپ کو کیا اور تھا سانپ خوبصورت پس مسخ کیا گیا پس لائق ہے یہ کہ ہمیشہ رہے یہ عداوت ورائے ضمیر عقلا کی واسطے سانپون کے واسطے اضافت صلح کے طرف اُنکے کہ وہ افعال عقلا سے ہے جیسے کہ اس آیت مین وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سَاجِدِيْنَ والا یون کہنا چاہیے تھا ما سالمنا من منذ حاربنا ہن منذ عادیناہن ۱۲ مع وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهُنَّ فَمَنْ خَافَ ثَارَهُنَّ فَلَيْسَ مِنِّيْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کرو سب سانپون کو پس جو شخص کہ خوف کرے بدلہ لینے کا اُسنے پس نہین وہ مجھ سے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سب طرح کے سانپ مارنے چاہییں مگر مستثنا کیے جاوین اس عموم سے عوام یعنی گھر کے رہنے والے یا مراد قتل ہے بعد اعلام کے جیسے کہ بیچ حدیث ابی سائب کے گذرا ۱۲ مع وَعَنِ الْعَبَّاسِ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نُرِيْدُ اَنْ نُكَلِّمَ زَمْزَمَ فَيَاْتِيْنَا مِنْ هٰذِهِ الْحَيَّاتُ يَعْنِي الْحَيَّاتِ الصِّغَارَ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِهِنَّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عباسؓ سے کہ کہا یا رسول اللہ ہم ارادہ رکھتے ہین یہ کہ صاف کرین چاہ زمزم کو پس تحقیق آتے ہین ہمارے پاس سانپ یعنی سانپ چھوٹے پس حکم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ قتل کرنے اُنکے کے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یہان سب چھوٹے سانپون کے قتل کرنیکا حکم دیا اور بعد کی حدیث مین اُنمین سے ایک قسم مارنے کو منع فرمایا سبب یہ ہے کہ جھاڑنا زمزم کا بغیر مارنے سب کے ممکن نہ تھا مع ہذا ممکن ہے مستثنا بعض کا اُنمین سے ۱۲ مع وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهَا اِلَّا الْجَانَّ الْاَبْيَضَ الذَّكَرَ مِنْهُ ضَيِّقٌ فَصِيْعٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قتل کرو سب قسم کے سانپون کو مگر جان یعنی سفید نر کہ گویا وہ چھڑی ہے سوپ کی نقل کی یہ ابوداؤد نے ف اُسکے مارنیسے شاید اس لیے منع فرمایا کہ وہ ضرر نہین پونچاتا ۱۲ مع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِيْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَامْقُلُوْهُ فَاِنَّ فِيْ اَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءً وَفِي الْاٰخَرِ شِفَاءً وَاِنَّهٗ يُتَّقِي بِجَنَاحِهِ الَّذِيْ فِيْهِ الدَّاءُ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبوقت کہ گر پڑے مکھی بیچ پاس ایک تمھارے کے پس غوطہ دو اُسکو اس لیے کہ تحقیق بیچ ایک بازو اُسکے کے بیماری ہے اور دوسرے مین شفا ہے پس تحقیق مکھی پہلے ڈالتی ہے اپنے اُس بازو کو کہ اسمین بیماری ہے پس چاہیے کہ غوطہ دے مکھی ساری کو یعنی تاکہ دوا کے بازو سے دفعیہ ہو جاوے اُسکی بیماری کا نقل کی یہ ابوداؤد نے وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِيْ طَعَامِ اَحَدِكُمْ فَامْقُلُوْهُ فَاِنَّ فِيْ اَحَدِ جَنَاحَيْهِ سَمًّا وَفِي الْاٰخَرِ شِفَاءً وَاِنَّهٗ يُقَدِّمُ السَّمَّ وَيُؤَخِّرُ الشِّفَاءَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ

لہ فعال فی القاموس ذا استعظمہ وفخم امرہ اسا ساءہ فتح اول ۱۲ منہ

اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جبوقت کہ گرے کھی طعام میں پس غوطہ دو اسکو اسلیے کہ تحقیق ہے ایک پاز و اسکے کے زہر ہے اور دوسرے میں شفا ہے اور تحقیق وہ پہلے ڈالتی ہے زہر کے پاز و کو اور پیچھے ڈالتی ہے شفا کے پاز و کو نقل کی یہ شرح السنہ میں **وعن** ابن عباس قال سمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن قتل الاربع من الدواب النملۃ والنحلۃ والھدھد والصرد رواہ ابوداود والدارمی **وعن** اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کرنے چار جانوروں کے سے چیونٹی اور مکھی شہد کی اور ہدہد اور کلہڑی نقل کی یہ ابوداؤد اور دارمی نے **ف** چیونٹی کے مارنیسے جو منع فرمایا مراد یہ ہے کہ پہلے کاٹنے کے نہ بلسے اور بعد کاٹنے کے مارنا اسکا جائز ہے اور بعضوں نے کہا کہ مراد اس چیونٹی سے بڑی چیونٹی ہے کہ جسکے پانوں دراز ہوتے ہیں اس لیے کہ ضرر اسکے کاٹنے کا کم ہوتا ہے اور شہد کی مکھی سے اسلیے منع فرمایا کہ اسمیں منفعت ہے کہ شہد اور موم پیدا ہوتا ہے اور ہدہد کہتے ہیں گھٹ بڑھی کو اور صرد ایک جانور ہوتا ہے بڑے سر اور بڑی چونچ کا اور اسکے بڑے بڑے پر ہوتے ہیں اور آدھا سیاہ ہوتا ہے اور آدھا سفید کذا فی النہایۃ اور بعضوں نے کہا کہ شکار کرتا ہے چڑیوں کو اور ان دونوں جانوروں کے مارنے سے منع فرمایا بسبب حرام ہونے گوشت اُنکے کے اس لیے کہ نہی کیگئی مارنے اُس جانور کے سے کہ کھایا نہ جاتا ہو اور بعضوں نے کہا کہ ہدہد میں بدبو ہوتی ہے پس ہو اچھ حکم جلالہ کے اور صرد سے اور اسکی آواز سے نحوست وفال بد لیتے ہیں عرب پس منع فرمایا اسکے قتل کرنے سے تاکہ نکلے اور انکے دلوں سے اعتقاد نحوست اُسکی کا بدع ۱۲ **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابن عباس قال کان اھل الجاھلیۃ یاکلون اشیاء ویترکون اشیاء تقذرا فبعث اللہ نبیہ وانزل کتابہ واحل حلالہ وحرم حرامہ فما احل فھو حلال وما حرم فھو حرام وما سکت عنہ فھو عفو وتلا قل لا اجد فیما اوحی الی محرما علی طاعم یطعمہ الا ان یکون میتۃ او دما الایۃ رواہ ابوداود روایت ہے ابن عباس سے کہا تھے اہل جاہلیت کے کھاتے کتنی چیزیں یعنی بمقتضاے خواہش اپنی کے اور چھوڑتے یعنی نہ کھاتے کتنی چیزوں کو واسطے نفرت کے پس بھیجا اللہ تعالی نے اپنے نبی کو اور نازل کی اپنی کتاب یعنی نبی پر اور اسکی اُمت پر اور حلال کیا حلال اپنا اور حرام کیا حرام اپنا یعنی بیان کر دیا کہ یہ چیز حلال ہے اور یہ حرام ہے پس جو چیز حلال کی اللہ نے پس وہ حلال ہے یعنی نہ غیر اسکا اور جو چیز حرام کی پس وہ حرام ہے اور جس سے سکوت کیا یعنی بیان نہ کیا کہ حرام ہے یا حلال پس وہ معاف ہے کہ مواخذہ نہیں اسپر اور پڑھی ابن عباس نے یہ آیت کہ اے محمد نہیں پاتا میں جو اس چیز کے کہ وحی کیگئی طرف میرے حرام اوپر کھانیوالے کے کہ کھاوے اسکو مگر یہ کہ ہو طعام مردار یا خون آخر آیت تک نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** لفظ حلالہ مصدر قائم مقام مفعول یعنی ظاہر کی اللہ نے ساتھ بھیجنے نبی کے اور نازل کرنے کتاب کے وہ چیز کہ حلال کیا اسکو اور بڑھی الخ یعنی واسطے رد کرنے فعل اُنکے کے کہ کھاتے تھے جو جاہتے اور ترک کرتے وہ چیز جو مکروہ رکھتے گو بالکہ کہا گیا کہ حلال وہ چیز ہے کہ حلال کیا اسکو اللہ نے اور رسول اسکے نے اور حرام وہ چیز ہے کہ حرام کی اللہ نے اور رسول اسکے نے نہ یہ کہ حلت و حرمت موافق خواہش نفس کے ہے وحی کیگئی ہے یعنی قرآن میں یا اُس چیز میں کہ وحی کیگئی طرف میرے مطلق اور اسمیں تنبیہ ہے اسپر کہ حرام ہونا نہیں جانا جاتا مگر ساتھ وحی کے نہ ساتھ خواہش نفسانی کے اور بعد لفظ ذما کے باقی آیت یہ ہے **مسفوحا او لحم خنزیر فانہ رجس او فسقا اھل لغیر اللہ بہ** اور کتاب اللہ میں یہی چیزیں حرام کی گئیں اور رسولے انکے اور بعضی چیزوں کی حرمت ثابت ہوئی ہے سنت سے ولیکن ابن عباس نے آیت پڑھی اور سنت کی حرام چیزیں نہ پڑھیں بسبب کثرت اُنکی کے **وعن** زاھر الاسلمی قال نادی منادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھاکم عن لحوم الحمر رواہ البخاری **وعن** اور روایت ہے زاہر اسلمی سے کہ کہا تحقیق میں البتہ چلاتا تھا منادی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منع فرماتے ہیں تمکو کھانے گوشت گدھوں کے سے نقل کی یہ بخاری نے **وعن** ابی ثعلبۃ الخشنی

ف ترجمہ
ترجمان بکر خوش
سوسکل اس کے ہوئے
ہوئے خوش
کر اس کے ہوئے
ف اس کے ہوئے
یعنی ہوئے

ترجمہ اور جن کی ملتے اصناف صنف ان کے اجنحۃ یطیرون فی الھواء وصنف حیات وکلاب وصنف یحملون ویطعمون رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے
ابی ثعلبہ خشنی سے پونچاتے تھے اس حدیث کو حضرت تک کہ حضرت نے فرمایا کہ جن تین قسم کے ہین ایک قسم ہے کہ انکے پر ہین اُڑتے ہین ہوا پر اور ایک قسم
سانپ ہین اور کتے اور ایک قسم ہین اُترتے منزل ہین اور کرچ کرتے ہین نقل کی یہ شرح السنہ مین **باب العقیقۃ** باب ہے بیان عقیقہ کے **ف** عقیقہ
مشتق ہے عق سے عق کے معنے ہین صل ہین پھاڑنے کے اور یہان نام اُن بالون کا ہے کہ لڑکے کے سر پر ہوتے ہین وقت پیدا ہونیکے یہ نام اس لیے ہوا کہ وہ
موئے مونڈے جاتے ہین ساتوین دن اور اسی سبب سے عقیقہ اُس بکری کو بھی کہتے ہین کہ ذبح کیجاتی ہے وقت سر مونڈنے اُسکے کے اور عقیقہ سنت ہے تینون امامون کے
نزدیک اور ایک روایت مین امام احمد سے واجب ہے اور اکثر احادیث سے سنت ہونا اُسکا معلوم ہوتا ہے اور جو شرائط واحکام قربانی مین معتبر ہین
عقیقہ مین بھی معتبر ہین اور ہمارے نزدیک عقیقہ سنت نہین اور امام محمد نے اپنے موطا مین لکھا ہے کہ ہمکو ایسا پونچا ہے کہ عقیقہ رسوم جاہلیت سے تھا
اور اول اسلام مین بھی تھا معمول بعد ازان نسخ کیا قرانی نے ہر ذبح کو کہ پہلے اُسکے تھا اور نسخ کیا روزے رمضان کے نے ہر رونے کو کہ پہلے اُسکے تھے اور
نسخ کیا غسل جنابت نے ہر غسل کو کہ پہلے اُسکے تھا اور نسخ کیا زکوٰۃ نے ہر صدقہ کو کہ پہلے اُسکے تھا انتہی شرح **الفصل الاول** فصل پہلی **عن**
سلمان بن عامر الضبی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول مع الغلام عقیقۃ فاھریقوا عنہ دما وامیطوا عنہ اذی رواہ البخاری
روایت ہے سلمان بن عامر ضبی سے کہ کہا سُنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ساتھ پیدا ہونے لڑکے کے مسنون ہے عقیقہ کرنا
پس ذبح کرو اُسکی طرف سے جانور اور دو کرو اُس سے ایذا یعنی بال سر کے اور میل وغیرہ نقل کی یہ بخاری نے **وعن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کان یؤتی بالصبیان فیبرک علیھم ویحنکھم رواہ مسلم اور روایت ہے عائشہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے جاتے تھے
لڑکے کہ پیدا ہوتے تھے پس دعا ساتھ برکت کے کرتے تھے اُنپر یعنی کہتے بارک اللہ علیک اور تحنیک کرتے تھے اُنکے نقل کی یہ مسلم نے **ف** تحنیک
یہ ہے کہ کھجور یا کچھ اور میٹھی چیز چبا کر لڑکے کے تالو مین لگاوے اور یہ سنت ہے چاہیے کہ نیکبخت آدمی تحنیک کرے شرح **وعن** اسماء بنت
ابی بکر انھا حملت بعبد اللہ بن الزبیر بمکۃ قالت فولدت بقباء ثم اتیت بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوضعہ فی حجرہ
ثم دعا بتمرۃ فمضغھا ثم تفل فی فیہ فکان اول ما دخل جوفہ ریق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم حنکہ بالتمرۃ ثم دعا لہ وبرک علیہ وکان اول مولود ولد فی الاسلام متفق علیہ
اور روایت ہے اسماء بنت ابی بکر سے یہ کہ وہ حاملہ ہوئین ساتھ عبد اللہ بن زبیر کے مکہ مین کہا اسماء نے پس جنی مین قبا مین پھر لائی مین اُسکو
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور رکھدیا مین نے اُسکو حضرت کی گود مین پھر منگوائی حضرت نے کھجور اور چبایا اُسکو پھر آب دہن ڈالا اُسکے مُنھ مین
یعنی رکھی وہ کھجور کہ مخلوط تھی ساتھ تھوک کے اُسکے مُنھ مین پھر لگائی وہ کھجور اُسکے تالو مین پھر دعا کی واسطے اُسکے اور برکت کی اُسپر یعنی کہا
بارک اللہ علیک یا علیہ پس تھے عبد اللہ بن زبیر اول مولود کہ پیدا کیے گئے اسلام مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** قبا ساتھ بیس میل کے ایک موضع ہے
قریب مدینہ طیبہ کے کہ بعد ہجرت کے حضرت اول وہین اُترے تھے اور تین روز وہان ٹھہرے اور بنا مسجد کی رکھی کہ اُسکو سجد قبا کہتے ہین اور اول مولود اہل
یعنی اول لڑکا کہ پیدا ہوا بعد ہجرت کے مہاجرین مین عبد اللہ بن زبیر تھے والا النعمان بن بشیر انصاری پیدا ہوے تین مہینہ بعد ہجرت کے پہلے عبد اللہ
کے شرح **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ام کرز قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اقروا الطیر علی
مکانھا قالت وسمعتہ یقول عن الغلام شاتان وعن الجاریۃ شاۃ ولا یضرکم ذکرانا کن او اناثا رواہ ابو داود والترمذی والنسائی
من قولہ یقول عن الغلام الی اخرہ وقال الترمذی ھذا حدیث صحیح روایت ہے ام کرز سے کہ کہا سُنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے
قرار دو تم جانوروں پر وان کو اُنکے گھونسلون پر کہا ام کرز سے اور سُنا مین نے حضرت سے کہ فرماتے لڑکے کی طرف سے دو بکریان یعنی عقیقہ مین اور

لہ یعنی
ف یعنی

لڑکی کی طرف سے ایک بکری اور نہیں ضرر کرتا تمکو نہ ہوں وہ مادہ یعنی یہ خیال نکرو کہ بیٹے کیطرف سے نر چاہیے اور بیٹی کی طرف سے مادہ نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور واسطے نسائی کے ہے قول راوی سے بقول عن الغلام آخر تک اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث صحیح ہے ف قارورہ تمام کے کلمات ساتھ زبر میم اور زیر کاف اور زبر کاف کے اور ایک نسخے میں ساتھ پیش کاف کے یعنی مکانوں کے یعنی جانوروں کو گھونسلوں میں بیٹھے رہنے دو اڑو نہیں اُمین سے اور بعضوں نے کہا کہ مکنات ساتھ زبر میم اور زیر کاف کے اور زبر بھی آیا ہے یعنی ہیئۃ سو سمار کے اور یہاں مطلق بیٹھنے مراد ہیں یعنی انڈوں پر بیٹھے ہوں تو انکو نہ اڑاؤ وساتھ ملانے گھونسلوں کے اور اڑانے انکے یا نہی ہے قیاس اور غال بدلینے سے جیسے کہ عادت عرب کی تھی کہ جب کوئی کسی کام کا ارادہ کرتا تو پرند پر اڑاتا اور اُسکو اڑاتا پس اگر وہ دائیں طرف اڑتا تو اُسکو مبارک جانتا اور اُس کام کے لیے جاتا اور اگر بائیں طرف اڑتا تو اُسکو نحس جانتا اور اُس کام کے لیے نہ جاتا پس نہی کی اُس سے کہ اُسکو قیاس کرتے ہیں ع وعن الحسن عن سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغلام مرتھن بعقیقتہ یذبح عنہ یوم السابع ویسمی ویحلق رأسہ رواہ احمد والترمذی وابوداؤد والنسائی لکن فی روایتھما رھینۃ بدل مرتھن وفی روایۃ لہ احمد وابی داؤد ویدمی مکان ویسمی وقال ابوداؤد ویسمی اصح اور روایت ہے حسن بصری سے کہ نقل کی سمرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکا گروہے بسبب اور بدلے عقیقہ اپنے کے ذبح کیا جاوے اُس سے ساتویں دن اور نام رکھا جاوے ساتویں دن اور مونڈا جاوے سر اُسکا نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے لیکن بجائے روایت ابوداؤد اور نسائی کے لفظ رھینۃ کا ہے بدلے مرتھن کے اور بجائے ایک روایت احمد اور ابوداؤد کے لفظ یدمی ہے جگہ ویسمی کے اور کہا ابوداؤد نے کہ لفظ یسمی کا صحیح تر ہے ف ت لفظ رھینۃ میں مبالغہ کے لیے یا تاویل نفس ہے، رہایہ کہ معنی گرو ہونے لڑکے کے عوض عقیقہ کے کیا ہیں باوجودیکہ وہ مکلف نہیں ہے تا مغذب ماخوذ ہو بسبب ترک عقیقہ کے امام احمد نے تو یہ کہا کہ معنی اُسکے یہ ہیں کہ فرزند رہن کیا گیا اور منع کیا گیا ہے شفاعت کرنے سے پیچ حق والدین کے جبتک کہ عقیقہ نکریں اُسکا اور بعضوں نے یہ معنی کیے ہیں کہ فرزند رہن کیا گیا اور منع کیا گیا ہے بھلائیوں سے اور سلامتی آفات سے اور زیادہ نشو نما سے جبتک کہ عقیقہ اُسکا نکریں اور حقیقت میں راجع طرف گرفت والدین کے ہوتا ہے کہ ترک عقیقہ اُنھوں نے کیا اور بعضوں نے کہا کہ گرو ہے ساتھ اذنی اور پلیدی کے اسلیے کہ حدیث میں آیا ہے فامیطوا عنہ الاذی یعنی دور کرو بچہ سے اذی یعنی بال وریل اور خون وغیرہ اور لفظ یمی ساتھ پیش ی اور زبر دال اور تشدید میم مفتوحہ کے ہے تہ میسے یعنی خون آلودہ کرنیکے پس ایک روایت میں یدمی جگہ یسمی کے واقع ہوا ہے اور ابوداؤد نے کہا کہ لفظ یسمی صحیح تر ہے اور قتادہ نے تفسیر اسکی یہ کی ہے کہ جب ذبح کرے بکری کو تھوڑے سے بال اُسکے نزدیک مقابل رگون گردن کے رکھیں تاکہ خون آلودہ ہوں وہ بال ساتھ اُس خون کے کہ ذبح کی جگہ سے نکلے اور لڑکے کے تالو پر رکھیں تلمانند ایک خط کے روان ہو اُسکے سر پر بعد ازاں اُسکے سر کو دھوڈالیں اور سر مونڈیں اور سر قمر السعادت کے مصنف نے کہا کہ تدمیہ نکریں اسلیے کہ یہ نبی تحریف کسی راوی کی ہے اس لیے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عقیقہ حضرت امام حسن اور امام حسین کا کیا اور یہ فعل نہیں کیا اور یہ بھی لکھا ہے کہ یہ فعل ساتھ قواعد جاہلیت کے بہت مشابہ ہے جیسے کہ تیسری فصل میں آویگا واللہ اعلم انتہی آور کہا علما نے کہ روایت ابوداؤد کی وہم ہے ہمام سے کہ روات حدیث سے ہے اور جو کچھ کہ کہا ہے تفسیر اُسکی قتادہ سے منسوخ ہے اور خطابی نے کہا کیونکر حکم کریں ساتھ نجس کرنے سر کے اور آلودہ کرنے اُسکے کے ساتھ خون ترکے حالانکہ امر فرمایا ہے ساتھ دور کرنے اذی اور نجاست خشک کے بدن اُسکے سے لیکن آلودہ کرنا سر کا ساتھ خلوق کے اور زعفران کے بجائے خون کے جو تزیک کیا ہے بعضے علما نے واللہ اعلم ع وعن محمد بن علی بن حسین عن علی بن ابی طالب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الحسن بشاۃ وقال یا فاطمۃ احلقی رأسہ وتصدقی بزنۃ شعرہ فضۃ فوزناہ کان وزنہ درھما او بعض درھم رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن غریب واسنادہ لیس بمتصل لان محمد بن علی بن حسین لم یدرک علی بن ابی طالب اور روایت ہے محمد بن علی بن حسین سے یعنی

ل فوائد بعض نسخوں میں یہاں کچھ زیادہ ہے

امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن امام شہید حسینؓ سے کہ نقل کی علی بن ابی طالبؓ سے کہ کہا عقیقہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام حسنؓ کی طرف سے ساتھ ایک بکری کے اور فرمایا آنحضرتؐ نے اے فاطمہؓ مونڈ تو سر اُسکا اور للہ دے ہموزن بالوں اُسکے کے چاندی پس وزن کیا ہمنے بالوں کو پس تھا وزن بالوں کا ایک درہم یا کم درہم سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے اور اسناد اسکی نہیں متصل اس واسطے کہ محمد بن علیؒ بن حسینؓ نے نہیں پایا علیؓ بن ابی طالبؓ کو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عقیقہ لڑکے کا ساتھ ایک بکری کے بھی ہوتا ہے اور ابو داؤد نے بھی ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے کہ عقیقہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسنؓ اور حسینؓ کی طرف سے ایک ایک دنبہ جیسے کہ حدیث آیندہ میں آتا ہے اور نسائی نے ابن عباسؓ سے دو دنبے روایت کیے ہیں اور بریدہؓ سے مطلق نقل کیا کہ عقیقہ کیا آنحضرتؐ نے حضرت حسنؓ اور حسینؓ کی طرف سے اور سفر السعادت کے مصنف نے کہا کہ حدیث ایک بکری کی صحیح ہے ولیکن حدیث عن الغلام شاتان اقوی اور اصح ہے اس لیے کہ ایک جماعت نے صحابیوں سے اُسکو روایت کیا ہے اور وجہ دوسری پہ ترجیح دو بکری کے بیٹے کی طرف سے یہ ہے کہ قول فعل سے اقوی اور اتم ہے کیونکہ فعل احتمال اختصاص کا رکھتا ہے اور یہ بھی ہے کہ فعل دلالت کرتا ہے جواز پر اور قول استحباب پر اور ترمذی نے کہا کہ اس باب میں حدیث آئی ہے حضرت علیؓ اور عائشہؓ اور ام کرزؓ اور بریدہؓ اور سمرہؓ اور ابی ہریرہؓ اور عبداللہؓ بن عمر اور انس اور سلمانؓ بن عامر اور ابن عباسؓ سے کذا قال الشیخ اور ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ احتمال ہے کہ لڑکے کے حق میں اقل درجہ استحباب کا ایک بکری ہو اور کمال استحباب کا دو اور اس حدیث میں جو لیکن کو لو ہوئی تو احتمال ہے کہ یہ جواز کے لیے ہے بیچ اکتفا کرنے کے ساتھ اقل کے یا دلالت کرتی ہے یہ حدیث اس پر کہ نہیں لازم آتا ذبح کرنے دو بکریوں کے سے یہ کہ ہو ساتویں دن پس ممکن ہے یہ کہ ذبح کیا ہو حضرتؐ نے اُنکی طرف سے ایک دنبہ پیدا ہونیکے دن اور ایک دنبہ ساتویں دن اور بسبب اس کے حاصل ہو جاتی ہے تطبیق روایات میں یا عقیقہ کیا آنحضرت نے ایک دُنبہ اور حلق فرمایا حضرت علیؓ یا حضرت فاطمہؓ کو ساتھ دوسرے دنبہ کے پس نسبت کی آنحضرتؐ کی طرف لکھنوں نے عقیقہ کیا ساتھ ایک دنبہ کے حقیقۃً اور ساتھ دو دنبوں کے مجازاً واللہ اعلم اور مونڈنا تو سر اُسکا الخ یعنی حقیقۃً یا حلماً کرسی کو کہ سر مونڈنے اور ریلم را استحباب کے لیے ہے اور اسی طرح امر وزن کرنیکا بھی استحباب کے لیے ہے **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ كَبْشًا كَبْشًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَعِنْدَ النَّسَائِيِّ كَبْشَيْنِ كَبْشَيْنِ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عقیقہ کیا حضرت امام حسنؓ اور امام حسینؓ کی طرف سے ایک ایک دنبہ نقل کی یا ابو داؤد نے اور نزدیک نسائی کے دو دو دنبے **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَقِيْقَةِ فَقَالَ لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْعُقُوْقَ كَاَنَّهٗ كَرِهَ الْاِسْمَ وَقَالَ مَنْ وُلِدَ لَهٗ فَاَحَبَّ اَنْ يَّنْسُكَ عَنْهُ فَلْيَنْسُكْ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُنھوں نے اپنے دادا سے کہ کہا سوال کیے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عقیقے سے پس فرمایا نہیں دوست رکھتا اللہ عقوق کو گویا کہ مکروہ رکھا حضرتؐ نے نام عقیقہ کا اور فرمایا جو شخص کہ پیدا کیا جاوے واسطے اُسکے لڑکا پس چاہیے یہ کہ ذبح کرے اُسکی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے **ف** نہیں دوست رکھتا اللہ یعنی جو کوئی چاہے یہ کہ نہو فرزند اُسکا عاق واسطے اُسکے بڑی عمر میں تو ذبح کرے اُسکی طرف سے عقیقہ اُسکی چھوٹی عمر میں اس لیے کہ عقوق والدین کا باعث عقوق فرزند کا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ دوست نہیں رکھتا عقوق کو اور یہ تمہید ہے اس قول حضرتؐ کی ومن ولد لہ الخ اور گویا کہ مکروہ رکھا الخ یہ کلام کسی راوی کا ہے کہ آنحضرتؐ نے ناپسند کیا نام رکھنا عقیقہ کا عقیقہ تاکہ نہ گمان ہو کہ وہ مشتق ہے عقوق سے اور دوست رکھا یہ کہ نام رکھا جاوے بہتر اُس سے مانند ذبیحہ اور نسیکہ کے کذا فی النہایۃ اور تورپشتی نے کہا کہ یہ کلام غیر استوار ہے اس لیے کہ آنحضرتؐ نے چند احادیث میں

ف علی قاری کا قول ہے

لفظ عقیقہ کا ذکر کیا اگر مکروہ رکھتے اس نام کو تو کہتے کو ذکر فرماتے اسکو لیکن یہ بات خوب ہے کہ کہا جاوے کہ احتمال ہے یہ کہ سائل نے گمان کیا یہ کہ اشتراک عقیقہ کا ساتھ عقوق کے اشتقاق مین یہ چاہتا ہے کہ ضعیف ہوا مر عقیقہ کا پس معلوم کروا دیا حضرتؐ نے کہ امر خلاف اُسکے ہے کہ اذا ذکر علی اور کیا احتمال ذکر کیے مین جو چاہے مرقات مین دیکھے اور حضرت شیخ عبد الحقؒ نے صاحب نماہی کی تقریر لکھکر لکھا ہے کہ بعضی حدیثون مین جو ذکر عقیقے کا آیا ہے پہلے اس کراہت سے ہوگا **وعن** اَبِی رَافِعٍ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَذَّنَ فِیْ اُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ حِیْنَ وَلَدَتْہُ فَاطِمَۃُ بِالصَّلٰوۃِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہے ابی رافع سے کہ کہا دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اذان دی بیچ کان حسن بن علیؓ کے اُسوقت کہ جنا اُن کو حضرت فاطمہؓ نے ماننداذان نماز کے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن ہے **ف** اس سے معلوم ہوا اذان بہی لڑکے کے کان مین بعد پیدا ہونے کے سنت ہے اور مسند ابو یعلی موصلی کی مین حضرت حسینؓ سے بطریق مرفوع منقول ہے کہ جسکے یہان لڑکا پیدا ہوا اور وہ اذان دے اُسکے داہنے کان مین اور تکبیر کہے بائین کان مین تو نہین ضرر کریگی اُسکو ام الصبیان کذا فی جامع الصغیر للسیوطیؒ اور کہا مناوی نے کتاب وضہ مین کہ مستحب ہے یہ کہے لڑکے کے کان مین اُعِیْذُھَا بِکَ وَذُرِّیَّتَھَا مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** بُرَیْدَۃَ قَالَ کُنَّا فِی الْجَاھِلِیَّۃِ اِذَا وُلِدَ لِاَحَدِنَا غُلَامٌ ذَبَحَ شَاۃً وَلَطَّخَ رَاْسَہٗ بِدَمِھَا فَلَمَّا جَاءَ الْاِسْلَامُ کُنَّا نَذْبَحُ الشَّاۃَ یَوْمَ السَّابِعِ وَنَحْلِقُ رَاْسَہٗ وَنُلَطِّخُہٗ بِزَعْفَرَانٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاہُ رَزِیْنٌ وَسُمَیَّۃُ روایت ہے بریدہؓ سے کہ کہا تھے ہم بیچ جاہلیت کے جسوقت کہ پیدا ہوتا کسی کے یہان ہم مین سے لڑکا ذبح کرتا بکری اور لگاتا سر اُسکے کو خون اُسکا پس جب آیا اسلام تھے ہم ذبح کرتے بکری ساتوین دن اور مونڈتے سر اُسکا اور لگاتے اُسکے سر کو زعفران نقل کی یہ ابوداؤد نے اور زیادہ کیا رزین نے یہ کہ اور نام رکھتے ہم یعنی ساتوین دن **ف** جاننا چاہیے کہ بموجب اکثر احادیث کے عقیقہ ساتوین دن ہے اور نزدیک شافعیؒ اور احمدؒ کے اگر ساتوین دن میسر نہو تو چودھوین دن کرے اور اگر چودھوین دن نہو تو پچیسوین دن والا اٹھائیسوین دن والا بتیسوین دن وعلی ہذا القیاس اور بعضی روایتون مین آیا ہے کہ آنحضرتؐ نے بعد از ظہور نبوت کے عقیقہ اپنا کیا اس لیے کہ معلوم نہ تھا کہ پیدا ہونے کے دن ہوا تھا یا نہین لیکن بیچ اسناد اس حدیث کے ضعف ہے اور خالی بعد سے بھی نہین ہے واللہ اعلم اور نزدیک شافعیؒ کے ہڈیان عقیقہ کی نہ توڑے جاوین اور نزدیک مالکؒ کے نہین توڑتے اور شافعیہ کی کتابون مذکور ہے کہ اگر گوشت عقیقہ کا پکا کر بانٹدے تو بہتر ہے اور اگر شوربہ پکاوے تو بہتر ہے بسبب تفاول کے ساتھ حلاوت یعنی اچھے ہونے اخلاق لڑکے کے بیچ کتاب الاطعمۃ یہ کتاب ہے بیچ بیان کھانون کے **ف** یعنی اسمین قسمین کھانے کی مذکور ہین کہ کیا کیا حضرتؐ نے کھائی ہین اور کیا کیا نہین کھائین اور احکام و آداب کھانے کے اور اپنے کے مذکور ہین

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَۃَ قَالَ کُنْتُ غُلَامًا فِیْ حَجْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَتْ یَدِیْ تَطِیْشُ فِی الصَّحْفَۃِ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمِّ اللّٰہَ وَکُلْ بِیَمِیْنِکَ وَکُلْ مِمَّا یَلِیْکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے عمر بن ابی سلمہؓ سے کہ تھا مین لڑکا بیچ پرورش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تھا ہاتھ میرا جولانی کرتا بیچ رکابی کے یعنی کبھی بمقتضاے عادت لڑکون کے ہاتھ رکابی مین ہر طرف کو پڑتا تھا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ کہہ اور کھا ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے اور کھا اُس جانب سے کہ متصل تیرے ہے یعنی اپنے آگے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہتے ہین جمہور علما طرف اسکے کہ تینون امر اس حدیث مین استحباب کے لیے ہین اور ایسا ہی حکم کرنے کا آخر کھانے مین استحباب کے لیے ہے اور بعضون نے کہا کہ امر داہنے ہاتھ سے کھانے کا وجوب کے لیے ہے اور جمہور کے نزدیک یہ بھی ہے کہ اگر کئی آدمی کھانے بیٹھین تو سب بسم اللہ کہین اور بعضے علما کے نزدیک کہ امام شافعی بھی اُنھین مین ہین بسم اللہ ایک کی جماعت کو کافی ہے اور بسم اللہ کہنی وقت پینے پانی اور دوا وغیرہ کے مانند بسم اللہ کہنے کے ہے وقت شروع کھانے کے مع ہذا **وعن** حُذَیْفَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ اَنْ لَّا یُذْکَرَ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے حذیفہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق شیطان حلال جانتا ہے کھانے کو بہ سبب اسکے کہ نہ نام لیا جاوے اللہ کا اُسپر نقل کی یہ مسلم نے **ف** حلال جانتا ہے یعنی قادر ہوتا ہے اُس کے کھانے پر یہ معمول ظاہر پر ہے اور بعضوں نے یہ تاویل کی ہے کہ برکت لیجاتا ہے کھانے کی گویا کہ شیطان کھا گیا اُسکو اور یا یہ مراد ہے کہ صرف کرتا ہے اسکو اللہ تعالیٰ کی غیر مرضی کی جگہ میں ع ح **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَیْتَہٗ فَذَکَرَ اللّٰہَ عِنْدَ دُخُوْلِہٖ وَعِنْدَ طَعَامِہٖ قَالَ الشَّیْطٰنُ لَا مَبِیْتَ لَکُمْ وَلَا عَشَاءَ وَاِذَا دَخَلَ فَلَمْ یَذْکُرِ اللّٰہَ عِنْدَ دُخُوْلِہٖ قَالَ الشَّیْطٰنُ اَدْرَکْتُمُ الْمَبِیْتَ وَاِذَا لَمْ یَذْکُرِ اللّٰہَ عِنْدَ طَعَامِہٖ قَالَ اَدْرَکْتُمُ الْمَبِیْتَ وَالْعَشَاءَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ داخل ہو مرد اپنے گھر میں یعنی رہنے کی جگہ پس یاد کرے اللہ کو وقت داخل ہونے اپنے کے اور وقت کھانا کھانے اپنے کے کہتا ہے شیطان یعنی اپنے تابعداروں سے نہیں جگہ اس گھر میں تمکو اور نہ کھانا اور جسوقت کہ داخل ہو یعنی مرد گھر میں پس نہ یاد کرے اللہ کو وقت داخل ہونے گھر کے کہتا ہے شیطان یعنی اپنے تابعداروں سے پائی تمنے جگہ اور جب نہ یاد کرے مرد اللہ کو وقت کھانے اپنے کے کہتا ہے شیطان پائی تمنے جگہ اور کھانا نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَاْکُلْ بِیَمِیْنِہٖ وَاِذَا شَرِبَ فَلْیَشْرَبْ بِیَمِیْنِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ کھاوے ایک تمھارا پس چاہیے کہ کھاوے ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے اور جسوقت کہ پیوے پس چاہیے کہ پیوے ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے یعنی باسن ہانڈی وغیرہ کا داہنے ہاتھ سے پڑھنے نقل کی یہ مسلم نے **ف** ظاہر الامر اسمیں وجوب کیلئے ہے جیسے کہ گئے ہیں طرف اسکے بعضے علما اور مؤید ہے اسکی حدیث صحیح مسلم کی کہ آنحضرتؐ نے دیکھا ایک شخص کو کھاتے بائیں ہاتھ سے پس فرمایا کہ کھا اپنے داہنے ہاتھ سے کہا اُسنے کہ نہیں طاقت رکھتا میں فرمایا پس نہ اٹھا سکا وہ ہاتھ طرف منہ اپنے کے بعد اسکے وطبرانی نے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے دیکھا سہیلہ سلیمہ کو کھاتے بائیں ہاتھ سے پس دعا کی حضرتؐ نے اُسپر پس پونہچا اسکو طاعون پس مرگئی وہ اور جمہور نے عمل کیا ہے اسکو زجر و سیاست پر ع **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَاْکُلَنَّ اَحَدٌ مِّنْکُمْ بِشِمَالِہٖ وَلَا یَشْرَبَنَّ بِھَا فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ یَاْکُلُ بِشِمَالِہٖ وَیَشْرَبُ بِھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کھاوے ایک تمھارا تو چاہیے کہ کھاوے اپنے داہنے ہاتھ سے اور پیوے داہنے ہاتھ سے اور نہ پیوے ساتھ بائیں ہاتھ اپنے کے اس لیے کہ شیطان کھاتا ہے ساتھ اپنے بائیں ہاتھ کے اور پیتا ہے ساتھ بائیں ہاتھ اپنے کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** کہا تورپشتی رحمہ اللہ نے کہ معنی یہ ہیں کہ شیطان برانگیختہ کرتا ہے اپنے دوستوں کو اُس کام پر اور کہا طیبیؒ نے کہ یہ حدیث محمول ہے ظاہر اپنے پر اور حسن بن سفیانؒ نے روایت کی ہے اپنی مسند میں ساتھ سند حسن کے ابوہریرہؓ سے کہ جب کھاوے ایک تمھارا تو چاہیے کہ کھاوے اپنے داہنے ہاتھ سے اور پیوے داہنے ہاتھ سے اور دیوے داہنے ہاتھ سے اور دیوے داہنے ہاتھ سے اس لیے کہ شیطان کھاتا ہے بائیں ہاتھ سے اور پیتا ہے بائیں ہاتھ سے اور دیتا ہے بائیں ہاتھ سے اور لیتا ہے بائیں ہاتھ سے ع **وَعَنْ** کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ بِثَلٰثِ اَصَابِعَ وَیَلْعَقُ یَدَہٗ قَبْلَ اَنْ یَّمْسَحَھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے کعب بن مالک سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھاتے ساتھ تین انگلیوں کے یعنی ساتھ انگوٹھے اور انگلی شہادت اور بیچ کی انگلی کے اور چاٹتے تھے ہاتھ اپنا یعنی بعد فارغ ہونے کے کھانے سے پہلے پونچھنے سے یعنی ساتھ رومال وغیرہ کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** کہا نووی نے کہ تین انگلیوں سے کھانا سنت ہے پس نہ ملاوے ساتھ انکے چوتھی اور پانچویں کو مگر واسطے ضرورت کے اور چاٹنا اپنا یعنی انگلیاں اور پہلے بیچ کی انگلی کو چاٹے پھر اُسکے پاس کی انگلی کو پھر انگوٹھے کو اور طبرانی نے روایت کیا ہے عامر بن ربیعہؓ سے اسطرح کہ تھے حضرتؐ کھاتے ساتھ تین انگلیوں کے اور استعانت کرتے ساتھ چوتھی انگلی کے اور بیچ حدیث مرسل کے ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھانے ساتھ پانچ انگلیوں کے اور شاید کہ یہ محمول ہے تلی چیز کے کھانے پر

یا یہ کہ کبھی اسطرح کھاتے ہون بیان جواز کے لیے اور اکثر اوقات عادت تین ہی انگلیون سے کھانے کی تھی اور بعضی روایت مین بعد لفظ میسمہا کے لفظ بشئی کا بھی آیا ہے اور یہی زیادہ کیا ہے ثم فلیسلہما یعنی ہاتھ چاٹتے پھر دھوتے اسکو ع بخ وعن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر بلعق الاصابع والصحفۃ وقال انکم لا تدرون فی ایۃ البرکۃ رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ساتھ چاٹنے انگلیون کے اور رکابی کے اور فرمایا کہ تحقیق تم نہین جانتے کہ بیچ کس انگلی یا نوالے کے ہے برکت نقل کی یہ مسلم نے ف حرف او و الصحفۃ مین مطلق جمع کیلیے ہے پس رکابی وغیرہ پہلے چاٹی جاوے پھر انگلی اور لفظ آیۃ ساتھ تانیث کے ہے اور ترجمہ اسی کا لکھا گیا ہے اور بعضے نسخون مین یہ ساتھ ضمیر کے ہے یعنی بیچ کس کھانے کے برکت ہے آیا اس کھانے مین کہ کھایا ہے یا اسمین کہ چاٹتا ہے اور مؤید ہے اسکی حدیث آیندہ فانہ لا یدری فی ای طعامہ تکون البرکۃ اور یہان سے معلوم ہوتا ہے کہ سنت چاٹنا انگلیون کا ہے اور اٹھانا اس چیز کا کہ لگا ہے انگلیون مین داخل کرنا انگلیون کا منہ مین بمبالغہ ع بخ وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اکل احدکم فلا یمسح یدہ حتی یلعقہا او یلعقہا متفق علیہ اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ کھاوے ایک تمھارا پس نہ پونچھے ہاتھ اپنا یعنی کسی چیز سے یہان تک کہ چاٹ لے انگلیان ہاتھ کی یا چٹوا دے انکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف چٹوا دے یعنی کسی اور سے اُن لوگون مین سے کہ ہون تیرے انکو مانند بیوی اور لڑکون اور خادم کے اس لیے کہ انکو لذت حاصل ہوتی ہے اس سے اور انھین کے حکم مین شاگرد ہین اور وہ لوگ کہ تبرک جانین اسکو ع وعن جابر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الشیطان یحضر احدکم عند کل شئ من شانہ حتی یحضرہ عند طعامہ فاذا سقطت من احدکم اللقمۃ فلیمط ما کان بہا من اذی ثم لیاکلہا ولا یدعہا للشیطان فاذا فرغ فلیلعق اصابعہ فانہ لا یدری فی ای طعامہ تکون البرکۃ رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے یہ کہ شیطان حاضر ہوتا ہے ایک تمھارے کے پاس نزدیک ہر چیز کے کام اوسکے سے یہان تک کہ حاضر ہوتا ہے نزدیک طعام اسکے کے پس جسوقت کہ گرے ایک تمھارے سے لقمہ پس چاہیے کہ دور کرے اُس چیز کو کہ لگی ہے اُس لقمے کو مٹی وغیرہ سے پھر چاہیے کہ کھاوے اُسکو اور نہ چھوڑے اُسکو واسطے شیطان کے پس جبکہ فارغ ہو کھانے سے پس چاہیے کہ چاٹ لے انگلیان اپنی پس تحقیق وہ نہین جانتا کہ بیچ کون سے طعام اسکے کے ہے برکت نقل کی یہ مسلم نے ف دور کرے الخ اور اگر نجاست پر پڑے تو دھوڈالے اسکو اگر ممکن ہو والا کھلا دے اسکو کتے یا بلی وغیرہ کو اور چھوڑتا اسکا شیطان کے لیے یا تو محمول ہے حقیقت پر کہ وہ کھاتا ہے یا کنایہ ہے ضائع کرنے لقمہ کے سے اور حقیر جاننے اسکے سے متخلق ہونیسے ساتھ اخلاق متکبرون کے کہ اسکے اٹھا کر کھا جانے کو ننگ جانتے ہین اور یہ اعمال شیطان سے ہین اور پھیرنا واسطے تاکید دفع تکبر اور حاصل کرنے تواضع کے فرمایا پھر جبکہ فارغ ہوا لہم ع بخ وعن ابی حجیفۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا اکل متکئا رواہ البخاری اور روایت ہے ابی حجیفہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کھاتا مین تکیہ لگا کر نقل کی یہ بخاری نے ف کہا سفر السعادت کے مصنف نے کہ تکیہ کرنا تین قسم پر ہے ایک تو یہ کہ پہلو زمین پر رکھے اور دوسرے یہ کہ چار زانو بیٹھے اور تیسرے یہ کہ ایک ہاتھ زمین پر ٹیک کر بیٹھے اور دوسرے ہاتھ سے کھانا کھاوے اور یہ تینون قسمین مذموم ہین انتہی اور بعضون نے چوتھی قسم یہ بیان کی ہے کہ تکیہ بدیوار یا مانند اسکے سے بیٹھ لگا کر بیٹھے اور سنت یہ ہے کہ بھلے زمین جھک کر اور متوجہ ہو کر طرف کھانے کے بیٹھے اور تفسیر کیا ہے اکثرون نے تکیہ کرنے کو ساتھ جھک کر بیٹھنے کے ایک جانب کو دو جانون مین سے اس لیے کہ اسطرح کھانا ضرر کرتا ہے کہ کھانا گرون وغیرہ مین سہولت سے نہین پہنچتا اور گوارا نہین ہوتا اور سیوطی نے کتاب عمل الیوم واللیلۃ مین لکھا ہے کہ نہ کھاوے تکیہ لگا کر اور نہ منہ کے بھل پر کر اور نہ کھڑا ہو کر بلکہ بیٹھے دو زانو ایسوقت اقعا یعنی جو کر بیٹھ کر اور دونون زانو کھڑے کر کر جیسے کتا بیٹھتا ہے یا دونون یا نون پر بیٹھے یعنی اکڑو یا داہنا زانو کھڑا رکھے اور بیٹھے بائین زانو پر بخ وعن قتادۃ عن انس قال اکل النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی خوان وکان فی

سُکُرُّجَۃٍ وَلَا خُبِزَ لَہٗ مُرَقَّقٌ وَقِیْلَ لِقَتَادَۃَ عَلٰی مَا یَأْکُلُوْنَ قَالَ عَلَی السُّفَرِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے قتادہؓ سے کہ نقل کی انسؓ سے کہ کہا نہیں کھایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوان پر اور نہ طشتری میں اور نہ پکائی گئی حضرتؐ کے لیے چپاتی کہا گیا واسطے قتادہؓ کے کہ کس چیز پر کھاتے تھے کہا دسترخوانوں پر نقل کی یہ بخاری نے ف خوان پر جیسے کہ خوان پر کھانا طریقہ عجمیوں والوں اور متکبروں کا ہے تا بھکنا نہ پڑے کھانے کے لیے اور کرکچ ساتھ پیش سمین کے اور کاف اور رائے مشددہ مضمومہ کے ہے اور بعضوں نے زبر رے کا اصوب جانا ہے یعنی طشتری یا پیالی کہ جس میں یا اچار وغیرہ اُسمیں رکھتے ہیں دسترخوان پر تا اُس سے رغبت کھانے کی طرف ہو اور کھانا ہضم کرے پس خبر دی کہ حضرتؐ کے دسترخوان پر وہ نموی تھیں جیسے کہ فراخت والوں اور چین والوں اور متکبروں کے دسترخوانوں پر ہوتی ہیں اور نہیں پکائی گئی الخ یعنی نہ پکائی گئی حضرتؐ کیلیے چپاتی اور نہ کھایا اُس کو ہر گز خواہ پکائیں اُنکے لیے یا غیر اُنکے لیے جیسے کہ اور حدیث میں آیا ہے کہ نہیں کھاتی حضرتؐ نے چپاتی تا قبل اور چونکہ پیچ نفی کرنے کھانے کے خوان پر جملہ سوالی کی تھی کہ پھر کھانا کاہے پر رکھکر کھاتے تھے بجائے خوان کے کوئی اور چیز ہوتی تھی یا نہیں بخلاف کھانیکے طشتری وغیرہ میں کہ نفی مطلق ہے پس کہا گیا قتادہ سے کہ اور کس چیز پر کھاتے تھے یعنی صحابہؓ کہ پیرو حضرتؐ کی سُنت کے تھے اور سوال کرنا اُنکے حال سے حقیقت میں سوال کرنا حضرتؐ کے احوال سے تھا یا یہ کہ ضمیر یاکلون کی حضرتؐ اور صحابہؓ کی طرف پھیریں اور اخیر حدیث سے معلوم ہوا کہ دسترخوان پر کھانا کھانا سنت ہے اور خوان پر بدعت لیکن جائز ہے اگر نیت تکبر نہو ع ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا اَعْلَمُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی رَغِیْفًا مُرَقَّقًا حَتّٰی لَقِیَ اللّٰہَ وَلَا رَاٰی شَاۃً سَمِیْطًا بِعَیْنِہٖ قَطُّ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا نہیں جانتا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ دیکھی ہو روٹی پتلی یعنی چپاتی یہاں تک کہ ملاقات کی اللہ تعالیٰ سے یعنی وفات ہوئی آپ کی اور نہیں دیکھی بکری دم بخت کی ہوئی ساتھ آنکھوں اپنی کے کبھی نقل کی یہ بخاری نے ف سمیط اُس بکری کو کہتے ہیں کہ بھونی جاتی ہے چمڑے سمیت بعد از دور کرنے بالوں کے ساتھ پانی گرم کے اور یہ عادت چین والوں سے ہے اس لیے خاص اسکو بیان کیا اور لفظ بعینہٖ تاکید کے لیے ہے جیسے کہ کہتے ہیں کتبتہ بیدی ومشی برجلہ وَعَنْ سَہْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُنْخُلًا مِنْ حِیْنِ اَبْعَثَہُ اللّٰہُ حَتّٰی قَبَضَہُ اللّٰہُ قِیْلَ کَیْفَ کُنْتُمْ تَاْکُلُوْنَ الشَّعِیْرَ غَیْرَ مَنْخُوْلٍ قَالَ کُنَّا نَطْحَنُہٗ وَنَنْفُخُہٗ فَیَطِیْرُ مَا طَارَ وَمَا بَقِیَ ثَرَّیْنَاہُ فَاَکَلْنَاہُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے سہل ابن سعدؓ سے کہ کہا نہیں دیکھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میدہ اُسوقت سے کہ بھیجا اُنکو اللہ نے رسول کر کے یہاں تک کہ قبض روح کی اُنکی اللہ تعالیٰ نے اور کہا سہلؓ نے کہ نہیں دیکھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چھانی اُسوقت سے کہ بھیجا اُنکو اللہ نے یہاں تک کہ وفات کی اُنکی اللہ نے کہا گیا یعنی سہلؓ سے کہ کس طرح تھے تم کھاتے جَو یعنی روٹی اُسکی بن چھنی کہا سہلؓ نے تھے ہم پیستے جَو کو اور پھونکتے اُسکو پس اُڑ جاتی یعنی بھوسی اُسکی اور وہ جَو کہ باقی رہتا اُسکو تر کرتے ہم اُسکو یعنی پانی میں گوندھ لیتے اور پکاتے اُسکی روٹی پھر کھاتے ہم اُسکو نقل کی یہ بخاری نے ف بھیجا اُنکو اللہ نے کہا عسقلانی نے کہ گمان کرتا ہوں میں یہ کہ سہلؓ نے احتراز کیا ساتھ اس کہنے کے اُسوقت سے کہ تھا پہلے رسالت کے اس لیے کہ تشریف لیگئے تھے آنحضرتؐ اُن ایام میں دیار جانب شام کے تجارت کے لیے اور بحیرا راہب کی ضیافت کھائی اور لوگ وہاں کے فراغت والے تھے ظاہر یہ ہے کہ آنحضرتؐ نے اُنکے پاس کچھی ہو اور مقصود نبوت کے تنگی معاش مشہور ہے اُسوقت میں کیا نہ کورتھا ایسی چیزوں کا اور اس حدیث میں بیان ہے آنحضرتؐ کے ترک تکلف کا اور نہ اہتمام کرنے طعام کا پس نہیں متوجہ ہوتے طرف اُسکے مگر اہل حماقت اور اہل غفلت ع وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ عَابَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ اِنِ اشْتَھٰاہُ اَکَلَہٗ وَاِنْ کَرِھَہٗ تَرَکَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا نہیں عیب کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی طعام کو کبھی اگر رغبت ہوتی اُسکی کھانے کی اُسکو اور اگر ناخوش جانتے چھوڑ دیتے اُسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْہُ اَنَّ رَجُلًا کَانَ یَاْکُلُ اَکْلًا کَثِیْرًا فَاَسْلَمَ وَکَانَ یَاْکُلُ قَلِیْلًا

ف اس سے معلوم ہوا کہ خوان پر کھانا متکبروں کا طریقہ ہے

ف اور اسکے اصل ہونے سے بعض کا قول کہ خوان پر کھانا جائز ہے معلوم ہوا

ف اس سے معلوم ہوا کہ حضرتؐ کے لیے نہیں پکائی گئی روٹی کبھی

ف اس سے معلوم ہوا کہ نہیں کھایا حضرتؐ نے روٹی کبھی

ف اس سے معلوم ہوا کہ حضرتؐ نے کبھی نہیں دیکھی بکری دم بخت کی ہوئی

فذکر ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان المؤمن یاکل فی معا واحد وان الکافر یاکل فی سبعۃ امعاء رواہ البخاری وروی مسلم عن ابی موسی وابن عمر المسند منہ فقط وفی اخری لہ عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضافہ ضیف وھو کافر فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشاۃ فحلبت فشرب حلابھا ثم اخری فشربہ حتی شرب حلاب سبع شیاہ ثم ان ہ اصبح فاسلم فامر لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشاۃ فحلبت فشرب حلابھا ثم اخری فلم یستمھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المؤمن یشرب فی معا واحد والکافر یشرب فی سبعۃ امعاء اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ ایک شخص تھا کھاتا بہت پھر مسلمان ہوا اور کھانے لگا کم پس ذکر کیا گیا یہ رو بر و حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا تحقیق مومن کھاتا ہے ایک انتڑی میں اور کافر کھاتا ہے سات انتڑیوں میں نقل کی یہ بخاری نے اور روایت کی مسلم نے ابی موسیٰؓ اور ابن عمرؓ سے مسند اس حدیث سے فقط یعنی جو کچھ کہ اسناد کیا گیا ہے اس حدیث سے طرف آنحضرتؐ کے کہ وہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے ان المؤمن یاکل الخ یعنی مسلم کی روایت میں یہ قصہ مذکور نہیں ہوا کہ ایک شخص تھا کھاتا الخ بلکہ فقط قول مذکور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا ذکر کیا گیا ہے اور بیچ اور روایت مسلم کے ابی ہریرہؓ سے آیا ہے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں آیا ایک مہمان اور وہ تھا کافر پس حکم فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ دوہنے ایک بکری کے پس دوہی گئی وہ بکری پس پیا اس شخص نے دودھ وہ سارا ہوا اسکا پھر فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ دوہنے ایک اور بکری کے پس پیا اسکو بھی یہانتک کہ پیا وہ سات بکریوں کا پھر تحقیق اس مہمان نے صبح کی پس اسلام لایا پھر حکم فرمایا واسطے اسکے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ دوہنے ایک بکری کے پس دوہی گئی پس پیا دودھ اسکا پھر فرمایا ساتھ دوہنے ایک اور بکری کے پس پی سکا سارا دودھ اسکا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مومن پیتا ہے ایک انتڑی میں اور کافر پیتا ہے سات انتڑیوں میں **ف** کہتے ہیں کہ آدمی کے پیٹ میں سات انتڑیاں ہوتی ہیں اور یہاں کہ ایک انتڑی اور سات انتڑیوں سے قلت حرص اور کثرت حرص ہے یعنی مسلمان حرص کم کرتا ہے کھانے کی اور کافر حرص زیادہ کرتا ہے اور باعتبار اکثر و اغلب کے ہے یا مراد ہے ایک شخص خاص کہ حالت اسلام میں کم کھانے لگا اور حالت کفر میں زیادہ کھاتا تھا یا مراد مومن کامل ایمان ہے کہ بسبب برکت ذکر الٰہی کے اور نور و معرفت ایمان کے سیر ہوتا ہے رغبت اور اہتمام کھانے کے طرف اسکو بہت نہیں ہوتا بخلاف کافر کے اور تحقیق میں تنبیہ ہے واسطے کہ مومن کی شان سے یہ ہے کہ لازم پکڑے صبر و قناعت کو اور زہد و ریاضت کو اور اکتفا کرے حد ضرورت پر اور خالی رکھے معدے کو کہ باعث نورانیت دل اور صفائی باطن اور شب بیداری وغیرذالک کا ہے آیا ہے کہ ایک فقیر ابن عمرؓ کے پاس آیا اور طعام بہت کھایا فرمایا کہ اے برد کار سکو میرے پاس لانا علت اسکی یہ لکھی ہے علمانے کہ وہ مشابہ کفار کے ہوا اس صفت میں اور جو کوئی مشابہت کافروں کے ساتھ رکھے صحبت اسکے ساتھ نہ رکھنی چاہیے اور ہمیشہ کم کھانا نزدیک عقلا اور صاحبان ہمت اور اہل معنی کے محمود ہے اور خلاف اسکا مذموم ہاں بھوک کہ حد افراط کو پہنچے اور سبب ضعف بدن اور اختلال قوی جسمانی کے ہو اور کار سے باز رکھے ممنوع اور منافی طریقہ حکمت کے ہے **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعام الاثنین کافی الثلثۃ وطعام الثلثۃ کافی الاربعۃ متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طعام دو کا کفایت کرتا ہے تین کو اور طعام تین کا کفایت کرتا ہے چار کو نقل کی بخاری و مسلم نے **ف** یعنی جو طعام کہ میسر کرے دو کو کفایت کرتا ہے تین کو بطور قناعت کے اور قوت دیتا ہے انکو طاعت پر اور دور کرتا ہے ضعف کو اسنے یہ کہ میسر کر دیتا ہے تین کو اور اسیطرح جملہ ما بعد کو سمجھ لے اور غرض ہے کہ آدمی کو چاہیے کہ قناعت کرے پیٹ بھرنے سے کم پر اور صرف کرے اسکو طرف اور محتاج کے **وعن** جابر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول طعام الواحد یکفی الاثنین وطعام الاثنین یکفی الاربعۃ وطعام الاربعۃ یکفی الثمانیۃ رواہ مسلم اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے کھانا ایک کا کفایت کرتا ہے دو کو اور طعام دو کا کفایت کرتا ہے چار کو اور طعام چار کا کفایت کرتا ہے آٹھ کو نقل کی یہ مسلم نے **ف** اسمیں بھی ہتی ویل ہے کہ جواب اس حدیث میں

مذکور ہوئی لیکن اوپر کی حدیث مین بحساب ثلث وربع کے فرمایا اور اس حدیث مین باطریق تقاعف کے یہ اختلاف بسبب تفاوت احوال واشخاص کے ہی آیا ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا ایک دفعہ قحط سالی مین نے کہ بھیجون اور پر بھوکھ والون کے مثل عدد انکے کے یعنی تانکے طعام مین شریک ہون اس لیے کہ آدمی ہلاک نہین ہوتا ہے آدھا پیٹ کھانے مین پھر تقدیر یہان رغبت دلانی ہے اور خبر گیری کرنے غرباکے و قناعت کرنیکے قدر کفایت پر ع

وعن عائشۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول التلبینۃ مجمۃ لفؤاد المریض تذہب ببعض الحزن متفق علیہ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا سُنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے تلبینہ راحت دیتا ہے بیمار کے دل کو دور کرتا ہے بعض غم کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف تلبینہ بنایا جاتا ہے آٹے اور دودھ سے کہ مثل حریرے کے ہوتا ہے اور کبھی اُسمین شہد بھی ڈالدیتے ہین سفید ہوتا ہے مانند دودھ کے اسی لیے اُسکو تلبینہ کہتے ہین مشتق لبن سے بزع شرح **وعن** انس ان خیاطا دعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم لطعام صنعہ فذہبت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقرب خبز شعیر ومرقا فیہ دباء وقدید فرایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتتبع الدباء من حوالی القصعۃ فلم ازل احب الدباء بعدہ یومئذ متفق علیہ اور روایت ہے انس رضؓ سے یہ کہ ایک درزی نے بلایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو واسطے کھانے کے کہ تیار کیا تھا اُسکو یعنی دعوت کی آبکی پس گیا مین ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پس حاضر کی روٹی جَو کی اور شوربا کہ اُسمین تھا کدو اور گوشت خشک پس دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ تلاش کرتے تھے کدو کنارون پیالے کے پس ہمیشہ مین دوست رکھتا ہون کدو پیچھے اُس دن کے یعنی بسبب محبت کے دیکھے حضرتؐ کے اُس سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** انسؓ جو ساتھ حضرتؐ کے گئے یا تو اُنکی بھی دعوت کی ہوگی یا بسبب اسکے کہ خادم حضرتؐ کے تھے بتعبیت حضرتؐ کے گئے ضیاء عرفی جانکر اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے دار کرنا ہاتھ کا جوانب پیالے مین اگر مختلف ہو طعام اور ناخوش نرکھے صاحب اُدریہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ قبول کرے دعوت محتاجون و اہل حرفہ کی اور رغبت کرے اُس چیز پر کہ آگے لاوین اور کھلاوے خادم کو ساتھ اپنے اور سنون سے ہے محبت کدو کی اور اسیطرح مسنون ہے محبت ہر اُس چیز کی کہ دوست رکھتے تھے اُسکو حضرتؐ بزع **وعن** عمر بن ابی سلمۃ انہ رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم یاکل من کتف شاۃ فی یدہ فدعی الی الصلوٰۃ فالقاہا والسکین التی یحتز بہا ثم قام فصلی ولم یتوضا متفق علیہ اور روایت ہے عمر بن ابی سلمہؓ سے یہ کہ اُنھون نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کاٹتے تھے گوشت شانہ بکری کے سے کہ تھا آگے ہاتھ مین پھر بلائے گئے طرف نماز کے پس ڈال دیا شانے کو اور اُس چھری کو کہ کاٹتے تھے گوشت ساتھ اُسکے پھر کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی اور وضو نہ کیا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** معلوم ہوا اس حدیث سے کہ جائز ہے کاٹنا گوشت کا چھری سے اور یہ وقت احتیاج کے ہے اور اگر گوشت گلا ہوا ہو کہ احتیاج کاٹنے کی نرکھتا ہو تو مکروہ ہے کاٹنا اُسکا چھری سے اور اُسکو تکلفات عجمیون کے سے کہنا ہے جیسے کہ دوسری فصل مین آویگا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اجابت کرے داعی حق کی اور حاضر ہووے نماز مین اگرچہ طعام حاضر ہو اور یہ اُس صورت مین ہے کہ نہ ہو خوف ضائع ہونے طعام کا اور نہ ہو احتیاج شدید اُسکی طرف اور نہ خوف ہو نہ پاوے طعام کا بعد اسکے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ پکی ہوئی چیز کے کھانیسے وضو کرنا لازم نہین آتا بزع **وعن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحب الحلواء والعسل رواہ البخاری اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے میٹھی چیز اور شہد کو نقل کی یہ بخاری نے **ف** حلوا ساتھ مادہ اور قصر کے اطلاق کیا جاتا ہے اُس چیز پر کہ بنے مٹھاس اور چکنائی سے کذا فی مجمع البحار اور بعضون نے کہا کہ مطلق میٹھی چیز کو حلوا کہتے ہین پس اس صورت مین لفظ والعسل تخصیص بعد تعمیم کے ہوگا اور کہا خطابی نے کہ محبت حلوے کی حضرتؐ کو بسبب کثرت خواہش نفس کے نہ تھی بلکہ جب حضرتؐ کے سامنے آتا تو بطریق رغبت سے تناول فرماتے کہ معلوم ہو تا کہ حضرتؐ کو مرغوب ہے بزع **وعن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سال اہلہ الادم فقالوا ما عندنا الا خل فدعا بہ فجعل یاکل بہ ویقول نعم الادم الخل نعم الادم الخل رواہ مسلم اور روایت ہے جابرؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگا اپنے گھر کے

لوگون سے لاون پس کہا اُنھون نے کہ نہین نزدیک ہمارے مگر کہ پس منگوایا اُسکو اور شروع کیا کھانا روٹی کا ساتھ اُسکے اور فرماتے تھے اچھا لاون ہے سرکہ اچھا لاون ہے سرکہ نقل کی یہ مسلم نے **ف** مکرر فرمایا واسطے مبالغہ کرنے کے بیچ تعریف سرکہ کے اور اس سے یہ معلوم ہوا کہ میانہ روی کرنی کھانے مین اور باز رکھنا نفس کو لذائذ سے اچھی بات ہے اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی قسم کھاوے کہ مین روٹی لاون سے نہین کھانے کا اور پھر کھاوے سرکے سے تو حانث ہوگا اور حدیث مین آیا ہے کہ سرکہ لاون انبیا کا ہے صلوات اللہ علیہم اجمعین اور منافع سرکے کے کتب طب مین بہت لکھے ہین ۴ ع ۴ ح **وَعَنْ** سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِّلْعَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ مِنَ الْمَنِّ الَّذِيْ اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اور روایت ہے سعید بن زید سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھنبی من سے ہے اور پانی اُسکا شفا ہے واسطے آنکھ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے یون ہے کہ کھنبی اُس من سے ہے کہ نازل کی اللہ تعالیٰ نے اوپر موسیٰ علیہ السلام کے **ف** کماۃ ساتھ زبر کاف اور جزم میم اور زبر ہمزہ کے اوپر وزن رحمت کے ہے وہ ایک چیز سفید ہوتی ہے مانند چربی کے کہ اُسکو شحم الارض بھی کہتے ہین اور یہان اسکو کھنبی کہتے ہین اور وہ حلال ہے اگرچہ مکروہ جانین اُسکو یہان والے بسبب عدم عادت کے پس فرمایا حضرت نے کہ وہ جملہ اُس سے ہے کہ قوم موسیٰ علیہ السلام پر اُترتی تھی جیسے کہ قرآن مجید مین فرمایا وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى اور جملہ اُس سے جو اُسکو فرمایا تو مراد شامت دینی ہے اسکو ساتھ اُسکے یعنی جیسے کہ من بے محنت و کلفت آسمان سے اُترتی تھی یہ بھی بے مشقت زمین سے نکلتی ہے منفعت مین مشابہ اُسکے ہے والا من بنی اسرائیل ایک چیز تھی مثل ترنجبین کے کہ آسمان سے اُترتی تھی اور یہ ویسی ہی نہین اور پانی اُسکا شفا ہے آنکھ کے لیے کہا بعضون نے کہ جس صورت مین کہ مخلوط ہو ساتھ اور دواؤن کے اور بعضون نے کہا مفرد اور یہ ظاہر ہے بسبب مطلق ہونے حدیث کے اور بیان مفصل اسکا کتاب الطب والرقی مین آوے گا انشاء اللہ تعالےٰ ۴ ع ۴ ح **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ الرُّطَبَ بِالْقِثَّاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبداللہ بن جعفر سے کہ کہا دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کھاتے کھجور تازی ساتھ ککڑی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی دونون کو ملا کر منہ مین رکھ لیتے اور نوش فرماتے اس لیے کھجور مین حرارت ہوتی ہے اور ککڑی مین برودت دونون ملکر معتدل ہو جاوین اور اعتدال اصل کیمیا ہے دواؤن کا بہ مین کہ معتدل چیز باعث تعدیل مزاج کی ہوتی ہے اور بہت نفع بخشتی ہے اور اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ جائز ہے کھانا وطعام کا اور وسعت کرنی کھانے مین اور خلاف نہین ہے علما مین بیچ جواز اُسکے کے اور بعضے علما سے جو کراہت اسکی منقول ہے تو محمول ہے اوپر عادت کرنے توسع اور تنعم کے اور کثرت کرنے اُسکے کے بغیر مصلحت دینیہ کے کذا قال الطیبی ۴ ع ۴ ح **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ نَجْنِيْ الْكَبَاثَ فَقَالَ عَلَيْكُمْ بِالْاَسْوَدِ مِنْهُ فَاِنَّهٗ اَطْيَبُ فَقِيْلَ اَكُنْتَ تَرْعَى الْغَنَمَ قَالَ نَعَمْ وَهَلْ مِنْ نَّبِيٍّ اِلَّا رَعَاهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا تھے ہم ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ مر الظہران کے کہ نام ایک جگہ کا ہے قریب مکے کے چنتے تھے پھل پختہ پیلو کے درخت کے پس فرمایا قصد کرو لینے سیاہ پھل کا اُس سے کیونکہ وہ اچھا ہوتا ہے یعنی لذیذ و فائدہ مند ہوتا ہے پس کہا گیا کیا تو نے چرائی ہین بکریان فرمایا ہان نہین کوئی نبی مگر کہ چرائی ہین اُسنے بکریان نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا گیا اسلئے کہ چونکہ پیلو خوراک منگلیون اور چرانے والے بکریون کی ہے اور وہ اسکا اچھا برا ہونا خوب جانتے ہین لوگون نے سوال مذکور کیا اور نہین کوئی نبی الا ہم اوسے نہ رکھی اللہ تعالیٰ نے منصب نبوت کا دنیا داروں اور بادشاہون اور متکبرون مین بلکہ چرانیوالے بکریون اور اہل فقر اور متواضعون مین اہل حرفہ سے جیسے کہ روایت کیا گیا ہے کہ حضرت ایوب علیہ السلام خیاط تھے اور حضرت زکریا علیہ السلام بڑھئی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام بکریان چراتے تھے حضرت

شعیب کی اُجرت و حکمت اسمین یہ تھی کہ خدائے حلال کھاوین اور عمل صالح کرین پھر بیچ چرانے بکریون کے یہ فائدہ اور زیادہ تھا کہ تنہائی لوگون سے اور خلوت ساتھ اللہ تعالیٰ کے حاصل ہوتی تھی اور طور رعایا پروری کا اور شفقت غرباء اور ضعفاء پر سیکھتے تھے چنانچہ آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے وحی کی حضرت مولیٰ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کہ اے موسیٰ تو جانتا ہے کہ مین نے تجکو کیون نبوت دی ہے حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ پروردگار تو ہی خوب جانتا ہے اُسکو فرمایا یاد کر اُس وقت کو کہ تو چراتا تھا بکریان وادی ایمن مین پس بھاگی ایک بکری اور تو دوڑا پیچھے اسکے اور رنج و تعب کھینچا تو نے اُسمین اور جب تو پہنچا اُس بکری کے پاس تو تو نے نہ اُسکو مارا اور نہ غصہ کیا بلکہ شفقت کی اوکہا کہ رنج مین ڈالا تو نے لے بیچاری اپنے تئین بھی اور مجکو بھی پس جب ہم نے دیکھی وہ نرمی اور رحمت و شفقت تجھسے اُس حیوان پر تو رحمت کی ہمنے تجھکو نبوت دی اور برگزیدہ کیا بیخ شرح **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُقْعِیًا یَاْکُلُ تَمْرًا رَوَاہُ فِیْ رِوَایَۃٍ یَاْکُلُ مِنْہُ اَکْلَ الْاَعْرَابِیِّ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھے ہوے اوپر ہیئت قعا کے کھاتے کھجورین اور ایک روایت مین ہے کہ کھاتے تھے کھجورون سے کھانا جلد نقل کی یہ مسلم نے **ف** مراد قعا سے یہان یہ ہے کہ کولہے زمین پر رکھے اور زانون کھڑے رکھے اور جلد اس لیے کھاتے تھے کہ کوئی کام اہم درپیش ہوگا جلد جلد کھاتے تھے تا اُس سے فارغ ہو کر اُس کام مین مشغول ہون شرح **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّقْرِنَ الرَّجُلُ بَیْنَ التَّمْرِ حَتّٰی یَسْتَاْذِنَ اَصْحَابَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ جمع کرے آدمی درمیان کھجورون کے یعنی دو دو اکٹھی کھاوے یہان تک کہ اذن طلب کرے اپنے ساتھ والون سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا سیوطیؒ نے کہ یہ حکم بیچ وقت فقر اور تنگی معاش کے تھا اور بعد از حصول غنا اور وسعت حال کے منسوخ ہوا ساتھ اس حدیث کے منع کرتا تھا مین تکو جمع کرنے کھجورون کے سے اور جب فراخ کیا اللہ تعالیٰ نے تیرا رزق کو تو جمع کرو یعنی اگر جمع کرو تو حرام و مکروہ نہین اور صواب یہ ہے کہ اگر ساتھ والے شریک ہون خرچ کرنے مین اور راضی نہون مگر ساتھ کھانے کے بقدر خرچ کرنے کے تو حرام ہے بجاوز کرنا اُس سے اور بیچ غیر اس صورت کے ادب اور نگہداشت طریقہ مروت کی باقی ہے مگر ساتھ صریح اذن کے یا دلالت اذن کے پس نہی سابق شامل دونون صورتون کو ہوگی اور اباحت و استثناء بیچ غیر صورت شرکت کے ہے شرح **وَعَنْ** عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَجُوْعُ اَھْلُ بَیْتٍ عِنْدَھُمُ التَّمْرُ فِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ یَا عَائِشَۃُ بَیْتٌ لَا تَمْرَ فِیْہِ جِیَاعٌ اَھْلُہٗ قَالَھَا مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلٰثًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عائشہؓ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین بھوکے رہتے اُس گھر کے لوگ کہ کے پاس کھجورین ہون اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا اے عائشہؓ وہ گھر کہ نہ ہو کھجور اُسمین بھوکے ہین اہل اُسکے فرمایا اسکو دو بار یا تین بار نقل کی یہ مسلم نے **ف** کہا بعضون نے کرم مراد اہل سے اہل مدینہ ہین اور وہ لوگ کہ قوت اُنکا کھجور ہے اور کہا نووی نے کہ اسمین بیان ہے فضیلت کھجور کا اور جواز ذخیرہ کرنیکا گھر اور لوگون کیلیے اور رغبت دلانی اسپر شرح **وَعَنْ** سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَۃٍ لَمْ یَضُرَّہٗ ذٰلِکَ الْیَوْمَ سَمٌّ وَلَا سِحْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے سعدؓ سے کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ جو شخص کھاوے وقت صبح کے یعنی پہلے کھانے کسی چیز کے سات کھجورین کہ نکو عجوہ کہتے ہین نہین ضرر کرتا اُسکو اُسدن زہر اور نہ سحر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** عجوہ ایک قسم کھجورون مدینہ کی سے ہے کہ مائل بسیاہی ہوتی ہین اور افضل قسم ہے برنیہ کی کھجورون مین اور کہتے ہین کہ اصل اُسکی بوئی ہوئی حضرتؐ کی ہے اور دراز ہے سے زہر قاتل ہے کہ مشہور ہے یا شامل ہر سانپ اور بچھو اور مانند اُنکے کو اور خاصیت ندکورہ اس کھجورین ساتھ پیدائش آسمی کے ہے جیسے کہ اور نباتات مین خاصیت رکھی ہے اور حضرتؐ کو یا بذریعہ وحی سے معلوم ہوئی ہوگی یا حضرتؐ کی دعا کی برکت سے یہ خاصیت ہے اسمین اور وجہ تخصیص عدد سات کی شارع کے سوا کسیکو معلوم نہین اور علم اسکا توقیفی ہے یعنی موقوف ہے اوپر سننے کے حضرتؐ سے مثل اعداد رکعات وغیرہا کے بیخ شرح **وَعَنْ** عَائِشَۃَ

لہ یعنی عالم قوم اُس کے

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِیْ عَجْوَۃِ الْعَالِیَۃِ شِفَاءً وَاِنَّہَا تِرْیَاقٌ اَوَّلَ الْبُکْرَۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق بیچ عجوہ عالیہ کے شفا ہے اور تحقیق وہ خاصیت تریاق کی رکھتی ہے یعنی بیچ زہر وغیرہ کے اول روز میں یعنی نہار منہ کھانا اُسکا نقل کی یہ مسلم نے ف عالیہ نام ایک جگہ کا ہے مدینہ طیبہ میں جانب مسجد قبا کے اور نواح و دیہات اُس نواح کو عالیہ کہتے ہیں کہ زمین نجد اس جانب میں ہے اور جانب دوسری کو کہ اُسکے مقابلے میں ہے سافلہ کہتے ہیں اور تھامہ اُس جانب میں ہے اور وادی عالیہ کا تین کوس سے اور اعلیٰ اُسکا آٹھ کوس مدینہ سے ہے اور شفا ہے یعنی شفا زائد ہے بہ نسبت اور چیزوں کے واسطے اطلاق سابق کے اور تریاق ساتھ زیادتی قوت کے ہے دوا ہے مرکب سے مشہور کہ نافع ہوتی ہے زہر وغیرہ کو ش ح وَعَنْہَا قَالَتْ کَانَ بَاقِیْ عَلَیَّ الشَّہْرُ سَانُوْقِدُ فِیْہِ نَارًا اِنْ ہُوَ اِلَّا التَّمْرُ وَالْمَاءُ اِلَّا اَنْ یُّؤْتٰی بِاللَّحِیْمِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہا گذرا تھا ہم پر مہینہ کہ نہ جلاتے تھے ہم اُسمیں آگ یعنی واسطے پکانے کے نہ تھا قوت ہمارا مگر کھجور اور پانی مگر یہ کہ لایا جاتا کچھ تھوڑا گوشت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مگر یہ کہ آخر یعنی غذا ہماری کھجور و پانی تھا مگر یہ کہ بھیجتا کوئی گوشت تو وہ کھاتے یا معنی یہ ہیں کہ آگ نہ جلاتے تھے ہم اور نہ پکاتے تھے کچھ مگر کہ کچھ گوشت کہ کہیں سے ہم پر پہنچتا تو اُسکے پکانے کے لیے آگ جلاتے ش ح وَعَنْہَا قَالَتْ مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ یَوْمَیْنِ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ اِلَّا وَاحِدُ ہُمَا تَمْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ نہ کہا نہیں پیٹ بھرا گھر کے آدمیوں حضرتؐ کے نے دو دن گیہوں کی روٹی سے مگر کہا ایک اُن دونوں میں سے ہوتی تھی کھجور نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی دو دن متصل گیہوں کی روٹی نہیں کھاتے تھے قید گیہوں کی روٹی کی یوں لگائی شاید جَو کی روٹی ہم پر پہنچی ہو ش ح وَعَنْہَا قَالَتْ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَا شَیْءٌ یَاْکُلُہُ ذُوْ کَبِدٍ اِلَّا شَطْرُ شَعِیْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا وفات کیے گئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور نہیں پیٹ بھرا کھانے دو سیاہ چیزوں سے یعنی کھجور اور پانی سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ایک سیاہ چیز کھجور ہے اور پانی کو سیاہ کہا بسبب مجاورت و مقارنت کے اور اسطرح کلام عرب میں بہت آتا ہے جیسے کہ بولتے ہیں بولنا اور قمر بولنا اور اسکو تغلیب کہتے ہیں اور ذکر کرنا پانی کا بطریق تبعیت کے اور طفیل کے ہے اور مقصود کھجور ہی ہے والا پانی سے سیری مطلوب نہیں ہوتی اور پانی میں کمی نہ تھی اور اس سے معلوم ہوا کہ قوت اُنکا کھجور بھی بطریق سیری کے نہ تھا ش ح وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ اَلَسْتُمْ فِیْ طَعَامٍ وَشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ لَقَدْ رَاَیْتُ نَبِیَّکُمْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَا یَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا یَمْلَاُ بَطْنَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ کہا کیا نہیں تم چین کرنیوالے بیچ کھانے اور پینے کے کہ وسعت و افراط کرتے ہو اُسمیں جو چاہتے اور جسطرح چاہتے ہو البتہ تحقیق دیکھا میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں کہ نہیں پاتے تھے ناکارہ کھجور سے اسقدر کہ بھرے پیٹ اُنکے کو نقل کی یہ مسلم نے ف کیا نہیں تم یہ خطاب کیا ہے بعینہٖ یا صحابہؓ کو بعد حضرتؐ کے اور بنی تمہارے اضافت اُنکی طرف الزام کے لیے ہے جبکہ نہ اختیار کیا اُنھوں نے طریقہ حضرتؐ کا بیچ اعراض کرنے کے دنیا سے اور لذتوں اُسکی سے اور حدیث اول میں بیان کیا کہ بعض ایام گذرتے تھے کہ کھانا اُنکا سوائے کھجوروں کے نہ تھا اور دوسری حدیث میں کہا کہ وہ بھی بطریق سیری کے نہ تھا بعد ازاں کہتے ہیں کہ اچھی کھجوروں سے نہ تھا بلکہ ناکارہ سے کہ سوائے فقرا کے کوئی نہ کھائے چونکہ آنحضرتؐ نے اختیار کیا تھا فقر اور تجرید کو اللہ تعالیٰ نے اسی مقام میں قائم رکھا اور حقیقت میں وہ بسبب قلت اور تنگی کے نہ تھا بلکہ بسبب سخاوت و ایثار اور زہد اور تقویٰ اور قناعت اور تعلیم اور تربیت امت کے تھا ش ح وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِیَ بِطَعَامٍ اَکَلَ مِنْہُ وَبَعَثَ بِفَضْلِہٖ اِلَیَّ فَاَتَانَا یَوْمًا بِقَصْعَۃٍ لَمْ یَاْکُلْ مِنْہَا لِاَنَّ فِیْہَا ثُوْمًا فَسَاَلْتُہٗ اَحَرَامٌ ہُوَ قَالَ لَا وَلٰکِنْ اَکْرَہُہٗ مِنْ اَجْلِ رِیْحِہٖ قَالَ فَاِنِّیْ اَکْرَہُ مَا کَرِہْتَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ایوبؓ سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ لایا جاتا اُنکے پاس کھانا کھاتے اُس سے اور بھیجتے بچا ہوا کھانا میرے پاس اور تحقیق اُنھوں نے بھیجا میرے پاس ایک روز پیالہ تُرکھانا تھا اُسمیں سے اسلیے کہ تھا اُسمیں لہسن پس پوچھا میں نے حضرتؐ سے کہ کیا حرام ہے لہسن یعنی آپ پر

ف یعنی ف یعنی ف یعنی

والّا اگر مطلق حرام ہوتا تو اُنکے پاس کیوں بھیجتے فرمایا کہ نہیں ولیکن مکروہ رکھتا ہوں نہیں اُسکو بسبب بو اُسکی کے کہا ابو ایوبؓ نے پس تحقیق میں بھی مکروہ رکھتا ہوں اُس چیز کو کہ مکروہ رکھی آپنے نقل کی یہ مسلم نے ف حضرتؐ جو ہجرت کر کے مدینہ میں وقتاً فوقتاً افزا ہوئے تو اوّل ابو ایوبؓ انصاری ہی کے یہاں اُترے تھے اور شاید کہ یہ ذکر پکے ہوئے کھانے بھیجنے کا اُنھیں دنوں کا ہے اور مکروہ رکھتا ہوں آنحضرتؐ یہاں عیب کرنا طعام کا نہیں ہے بلکہ بیان ہے مانع کا حضور مسجد سے اور خطاب ملائکہ سے اور کہا نووی نے کہ نہیں تصریح ہے ساتھ اباحت اسکے کھانے کی ولیکن مکروہ ہے اُسکے لیے کہ ارادہ کرے حاضر ہونے جماعت کا اور لاحق ہے ساتھ اُسکے ہر چیز بو پکی اور آنحضرتؐ ترک کرتے تھے لہسن کو ہمیشہ اِس لیے کہ وہ متوقع رہتے تھے آنے وحی کے ہر ساعت اور اختلاف کیا ہے علما نے بیچ لہسن اور پیاز اور گندنا کے آنحضرتؐ کے حق میں پس کہا بعض علما ہمارے نے کہ حرام نہیں چیزیں اور صحیح تر یہ ہے اُنکے نزدیک یہ کہ مکروہ تنزیہی ہیں اور اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے واسطے کھانے والے اور پینے والے کے یہ کہ باقی چھوڑے اُس چیز سے کہ کھاتا ہے اور پیتا ہے اور تقسیم کرے اُسکو محتاج ہمسایوں کو اور مکروہ رکھی آنحضرتؐ نے طرف کمال متابعت کے یا ارادہ رکھنے ہیں وہ حاضر ہونے جماعت کا شرح ع وعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَکَلَ ثُوْمًا اَوْ بَصَلًا فَلْیَعْتَزِلْنَا اَوْ قَالَ فَلْیَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَلْیَقْعُدْ فِیْ بَیْتِہٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِقِدْرٍ فِیْہِ خَضِرَاتٌ مِنْ بُقُوْلٍ فَوَجَدَ لَھَا رِیْحًا فَسَاَلَ فَاُخْبِرَ بِمَا فِیْھَا مِنَ الْبُقُوْلِ قَالَ قَرِّبُوْھَا اِلٰی بَعْضِ اَصْحَابِہٖ فَلَمَّا رَاٰہُ کَرِہَ اَکْلَھَا قَالَ کُلْ فَاِنِّیْ اُنَاجِیْ مَنْ لَا تُنَاجِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے جابرؓ سے یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی کھاوے لہسن یا پیاز یعنی کچی پس چاہیے کہ کیسو ہمسے یعنی نہ حاضر ہو مجلسوں ہماری میں یا فرمایا پس چاہیے کہ کیسو ہو مسجد ہماری سے یا فرمایا بیٹھے ہے اپنے گھر میں اور تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے لائی گئی ایک ہانڈی کہ اُسمیں تھا ہر اول قسم تر کاریوں کی سے یعنی لہسن اور پیاز اور گندنا وغیرہ پس پائی اُسمیں بو فرمایا یعنی بعض خدام نے کہ لیجاؤ اسکو یعنی فلانے شخص کے پاس اور اشارہ کیا طرف ایک شخص کے اپنے اصحاب میں سے کہ حاضر تھا اور فرمایا یعنی اُس شخص کی طرف التفات کر کر کہ کھا میں نہیں کھاتا اِسلیے کہ میں سرگوشی کرتا ہوں اُس شخص سے کہ نہیں سرگوشی کرتا تو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مسجد ہماری میں ظاہر لفظ مفرد سے معلوم ہوتا ہے کہ حکم مسجد نبوی کیلیے ہے اور صیغہ متکلم مع الغیر کا واسطے تعظیم کے ہے لیکن چونکہ مشترک ہے بلکہ تمام مجالس خیر کا مثل مجلس ذکر اور درس اور مصاحبت بزرگوں اور علما کے ایسا ہی ہوگا اور احتمال ہے کہ مراد جنس ہو اور بعضی روایات میں مساجدنا بھی آیا ہے وہ صریح ہے سب مساجد کے لیے اور الیقعد میں لفظ او اگر شک راوی کا ہے تو مراد یہ ہے کہ آنحضرتؐ نے فلیعتزلنا فرمایا یا فلیعتزل مسجدنا فرمایا یا مراد من اکل ثوما او بصلا فلیقعد فی بیتہ یعنی چاہیے کہ بیٹھے اور کسی کے ساتھ صحبت نہ رکھے کیا مسجد میں کیا غیر مسجد میں اور احتمال ہے کہ وشک راوی کا نہو بلکہ تنویع و تقسیم کے لیے ہو اور متعلق ساتھ لفظ ثانی کے یعنی فلیعتزل مسجدنا کے ہو اور معنی یہ ہوں کہ جو کھا کر بعد کھانے اُنکے مسجد میں آنا مکروہ ہے کہ وہاں حضور ملائکہ اور رسولؐ اور اصحاب کرام کا ہے ولیکن عوام لوگوں سے صحبت رکھنی مباح ہے یا یہ بھی نکرے اور گھر کے گوشہ میں بیٹھے اور مطلق صحبت ترک کرے کہ یہ اولیٰ تر ہے اور اُس شخص سے آنحضرت یعنی حضرت جبرئیلؑ اور اور فرشتوں سے اور معنی یہ ہیں کہ میں کلام کرتا ہوں اُسسے اور تو نہیں کلام کرتا اُسسے پس جائز ہے واسطے تیرے وہ چیز کہ نہیں جائز واسطے میرے اور یہ میں اشارہ ہے طرف اسکے کہ آدمی کو چاہیے کہ رعایت حال مصاحب اپنے کے اور خوشی اسکی کرے شرح ع وعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیْکَرِبَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کُلُوْا طَعَامَکُمْ یُبَارَکْ لَکُمْ فِیْہِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے مقدام بن معدیکرب سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کیل کرو یعنی ناپ تول کیا کرو اپنے طعام کو برکت بیچا جاویگی واسطے تمھارے اُسمیں نقل کی یہ بخاری نے ف یعنی جو چیز کہ پیمانہ میں بیچتی ہے قسم غلہ سے اُس کو وقت قرض دینے لینے کے اور بیچنے اور مول لینے کے اور پکانے کے لیے دینے کے ناپ تول کر دیا کرو تا اندازہ اُسکا معلوم ہو اور افراط و تفریط سے بچاوے اور حکم شارع کے اُس کو بیچ زیادتی خیر و برکت کے خاصیت ہے خصوصاً جبکہ رعایت کرے سنت کی اور قصد کرے بجا آوری حکم آنحضرتؐ کا کذا ذکر الشیخؒ اور ملا علی قاری نے

لہ شرح (دہلی کتب)

مثل اسکے تقریر مظہر کی نقل کر کر لکھا ہے کہ اگر تو کہے کیونکر تطبیق ہو اس حدیث مین اور اُس حدیث مین کہ روایت کیگئی ہے حضرت عائشہ سے کہ اُنھون نے کہا نہ مجال ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اس حال مین کہ نہین تھا میرے پاس کچھ کہ کھاوے جاندار سوائے تھوڑے سے جَو ون کے کہ بخاری مین تھے پس مین اُسمین سے ایکمدت تک کھاتی رہی پھر مین نے اُسکو کیل کیا پس جاتی رہی برکت اُسکی جواب اسکا یہ ہے کہ نا ہمنے وقت بیع و شرا کے مامور بہ ہے واسطے اقامت عدل کے اور اُسمین خیر و برکت ہوتی ہے اور وقت خرچ کرنے کے حصار و ضبط ہے اور وہ منہی عنہ ہے فرمایا حضرت نے خرچ کر اے بلال اور مت ڈر رکھ صاحب عرش سے کمی کر نیکا **وعن** ابی امامۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رفع مائدتہ قال الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ غیر مکفی ولا مودع ولا مستغنی عنہ ربنا رواہ البخاری اور روایت ابی امامہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب وقت کہ اُٹھایا جاتا دسترخوان اُنکا یعنی کھانا کھا چکتے فرماتے تحمد ہے واسطے اللہ کے حمد بہت پاکیزہ یعنی خالی ریا و سنانے سے برکت کیگئی اُسمین یعنی حمد ما برکت کہ ہمیشہ ہو منقطع نہ ہونہ کفایت کیگئی اور نہ متروک اور نہ بے پروائی ہو اُس سے اے رب ہمارے نقل کی یہ بخاری نے **ف** غیر مکفی آخر کو کسی طرح پر علما نے تصحیح کیا ہے اور معنی اُسکے بیان کیے مین اگر سب تقریر بیان کیجاوے تو طول ہوتا ہے مجمل اسکا یہ ہے کہ لفظ غیر اور ربنا کو مرفوع پڑھا ہے اور منصوب یا ایک کو منصوب اور دوسرے کو مرفوع اور حاصل معنی یہ کہ تا یا توصفات و احوال حمد کے ہین یعنی حمد کہ کفایت نہ کیجاوے اُس سے اور نہ متروک ہے اور نہ استغنا ہوئے اُس سے بلکہ لازم ہو بطریق دوام کے بسبب متواتر ہونے نعمتون کے یا صفات طعام کے ہین کہ اُس سے بھی کفایت اور ترک اور استغنا نہین یا صفات پروردگار تعالی کے ہین کہ ساتھ کسی چیز کے اُس سے کفایت نہین کر سکتا اور وہ کافی ہے سب سے اور ترک کرنا طلب قرب اُسکے کا اور استغنا فضل اُسکے سے نہین کر سکتے مرح **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی لیرضی عن العبد ان یاکل الاکلۃ فیحمدہ علیہا او یشرب الشربۃ فیحمدہ علیہا رواہ مسلم اور روایت انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی راضی ہوتا ہے بندے سے بسبب اسکے کہ کھاوے لقمہ اور حمد کرے اُسکی اُسپر یا پیوے ایک بار پینا پس حمد کرے اُسکی اُسپر نقل کی یہ مسلم نے **ف** اکلہ ساتھ زبر ہمزہ کے ہے یعنی ایکبار کھانا یہان تک کہ سیر ہو اور روایت کیا گیا ہے ساتھ پیش ہمزہ کے بھی معنی لقمہ کے **وعن** ابن عمر و ابن عباس و ابی ہریرۃ و ابن عامر و ابی امامۃ و عائشۃ و ابی ایوب و ابی سعید و جابر و ابی طلحۃ و ابی فاطمۃ و ابی ہند و ابی جحیفۃ و ابی جری الہجیمی و ابی رمثۃ و ابی شیخ ان محمدا صلی اللہ علیہ وسلم و خیر النبی صلی اللہ علیہ وسلم و خیر البنی صلی اللہ علیہ وسلم من الدنیا بیچ باب فضل فقرا کے اگر چاہیگا اللہ تعالی یعنی مصابیح مین ہے دو فون حدیثین کتاب الاطعمہ مین مذکور ہوئین اور مین نے وہان ذکر کی ہین **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابی ایوب قال کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقرب طعام فلم ار طعاما کان اعظم برکۃ منہ اول ما اکلنا ولا اقل برکۃ فی اٰخرہ فقلنا یا رسول اللہ کیف ہذا قال انا ذکرنا اسم اللہ حین اکلنا ثم قعد من اکل ولم یسم اللہ فاکل معہ الشیطان رواہ فی شرح السنۃ روایت ہے ابو ایوب سے کہ کہا تھے ہم نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نزدیک کیا گیا کھانا پس نہ دیکھا مین نے کوئی کھانا کہ زیادہ تر ہو برکت مین اُس کھانے سے بیچ ابتدا ے وقت کھانے ہمارے کے اور نہ دیکھا مین نے کمتر برکت مین بیچ آخر وقت کھانے اُسکے کے کہا ہمنے یا رسول اللہ کیونکر تھا حال اُس کھانیکا اوّل مین ویسی برکت کھاتا تھا اور آخر مین ایسا بے برکت ہوا فرمایا تحقیق ذکر کیا تھا ہمنے نام اللہ کا اُسوقت کہ کھانا شروع کیا تھا ہمنے پھر بیٹھا آخر مین وہ شخص کہ کھایا اور نہ نام لیا خدا کا پس کھایا ساتھ اُسکے شیطان نے یعنی بسبب ترک کرنے نام خدا کے پس اس سبب سے یہ بے برکتی آخر مین ہوئی نقل کی یہ شرح السنہ مین **ف** ذکر کیا تھا ہمنے نام اللہ کا اسمین اشارہ ہے بسر سنت بسم اللہ کہنے کی حاصل ہوتی ہے ساتھ بسم اللہ کہنے کے لیکن یاد تی الرحمن الرحیم کی افضل ہے اور مستحب ہے بسم اللہ کہنی یہانتک کہ جنبی اور حائض و نفسا کیلیے بھی اگر قصد کرین تلاوت کا واالا حرام ہے اور نہین مستحب ہے بیچ کھانے مکروہ و حرام کے

بلکہ اگر بسم اللہ کہے شراب پینے پر تو کافر ہوتا ہے اور کھانا شیطان کا معمول ہے حقیقت پر نزدیک جمہور علما اگلے پچھلوں کے اور بعضے علما کا قول راجح اوپر نقل کیا گیا کہ بسم اللہ ایک کی جماعت میں سے کافی ہے اور ہر ایک کو بسم اللہ کہنی شرط نہیں یہ حدیث حجت ہے اوپر فرع ثالث **وعن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکل احدکم فلیذکر اسم اللہ تعالیٰ علی طعامہ فان نسی ان یذکر اسم اللہ تعالیٰ اولہ فلیقل بسم اللہ اولہ و اٰخرہ رواہ الترمذی و ابوداؤد اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو وقت کہ کھاوے ایک تمہارا پس بھول جاوے نام لینا اللہ کا اپنے کھانے پر یعنی ابتدا میں اور یاد آوے درمیان میں پس چاہیے کہ کہے بسم اللہ اولہ و آخرہ نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** نام لینا اللہ کا الخ اس سے معلوم ہوا کہ مطلق ذکر اللہ کا کافی ہے ابتدائے کھانے میں ولیکن بسم اللہ افضل ہے و محیط میں ہے کہ اگر کہے لا الٰہ الا اللہ یا الحمد للہ یا اشہد ان لا الٰہ الا اللہ ابتدائے وضو میں تو ہوتا ہے ادا کرنے والا سنت کا اور اسی طرح کھانے میں اور اگر بسم اللہ کہنی بھول جاوے ابتدائے وضو میں پھر کہے درمیان وضو میں تو نہیں حاصل ہوتی سنت بخلاف کھانے کے **ف ع** **وعن** امیۃ بن مخشی قال کان رجل یاکل فلم یسم حتی لم یبق من طعامہ الا لقمۃ فلما رفعھا الی فیہ قال بسم اللہ اولہ و اٰخرہ فضحک النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال ما زال الشیطان یاکل معہ فلما ذکر اسم اللہ استقاء ما فی بطنہ رواہ ابوداؤد و روایت ہے امیہ بن مخشی سے کہ کہا تھا ایک شخص کھاتا پس نہ نام لیا اللہ کا یہاں تک کہ نہ باقی رہا اس کے طعام میں سے مگر ایک لقمہ پس جب اٹھایا اس لقمہ کو طرف منہ اپنے کے کہا بسم اللہ اولہ و آخرہ پس ہنسے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پھر فرمایا ہمیشہ شیطان کھاتا تھا ساتھ اس کے پس جب نام لیا اللہ کا نکال ڈالی وہ جو پیٹ میں اس کے کے تھی نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** یہ شے کرنی معمول ہے حقیقت پر یا مراد یہ ہے کہ برکت جو جاتی رہتی تھی بسبب ترک کرنے بسم اللہ کے اس کو پھیر دیا گویا کہ وہ اس کے پیٹ میں امانت تھی پس جبکہ بسم اللہ کہی پھر آئی طرف طعام کے **ع** **وعن** ابی سعید الخدری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فرغ من طعامہ قال الحمد للہ الذی اطعمنا و سقانا و جعلنا مسلمین رواہ الترمذی و ابوداؤد و ابن ماجۃ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا تھے ہم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو وقت کہ فارغ ہوتے طعام اپنے سے کہتے سب تعریف واسطے اس اللہ کے کہ کھلایا ہم کو اور پلایا ہم کو اور کیا ہم کو مسلمان نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الطاعم الشاکر کالصائم الصابر رواہ الترمذی و روی ابن ماجۃ و الدارمی عن سنان بن سنۃ عن ابیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا کھا کر شکر کرنیوالا مانند روزے دار صبر کرنیوالے کے ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی ابن ماجہ اور دارمی نے سنان بن سنہ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے **ف** ادنیٰ درجہ شکر کا یہ ہے کہ بسم اللہ کہے جب کھانا شروع کرے اور حمد کرے جب فارغ ہو اور ادنیٰ درجہ صبر کا یہ ہے کہ باز رکھے اپنے نفس کو مفسدات صوم سے اور مانند روزے دار الخ یہ تشبیہ اصل ثواب میں ہے کہ دونوں اصل ثواب میں شریک ہیں نہ یہ کہ تشبیہ ہے مقدار میں یہ ایسا ہے جیسے کھا جاتا ہے زید کیمر و معنی اس کے یہ ہیں کہ زید مشابہ عمرو کے ہے بعض خصلتوں میں نہ یہ کہ ہم مثل ہے سب خصلتوں میں اور یہ معنی شعار ہے ہر یہ کہ فقیر صابر افضل ہے غنی شاکر سے اس لیے کہ شبہ بالقوی ہوتا ہے مشبہ سے **ع** **وعن** ابی ایوب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکل او شرب قال الحمد للہ الذی اطعم و سقی و سوغہ و جعل لہ مخرجا رواہ ابوداؤد و روایت ہے ابی ایوب سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب کھاتے اور پیتے کہتے سب تعریف ہے واسطے اللہ کے کہ جس نے کھلایا اور پلایا اور بسہولت حلق سے اتارا اس کو اور کی واسطے اس کے راہ نکلنے کی نقل کی یہ ابوداؤد نے **وعن** سلمان قال قرأت فی التوراۃ لہ ان برکۃ الطعام الوضوء بعدہ فذکرت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برکۃ الطعام الوضوء قبلہ و الوضوء بعدہ رواہ الترمذی و ابوداؤد و روایت ہے سلمان سے کہ کہا پڑھا میں نے توریت میں یعنی پہلے اسلام لانے کے یہ کہ تحقیق سبب برکت کھانے کا وضو کرنا ہے بعد اس کے پس ذکر کیا میں نے یعنی یہ مضمون توریت کا رو بروے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

لہ یعنی علما نے اس حدیث کو اوپر حدیث ابی ہریرہ کے حمل کیا ہے یعنی اس کا مطلب وہی ہے جو اس کا ہے

سلہ اور اس طعام کا وضو کرنا ہے

برکت کھانے کی وضو ہے پہلے اُسکے اور وضو پیچھے اُسکے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے **ف** مراد وضو سے پہلے کھانیکے دھونا ہاتھوں کا ہے اور بعد کھانیکے دھونا دونوں ہاتھوں اور مُنہ کا ہے اور برکت طعام کی بسبب پہلے وضو کے یہ ہے کہ اُسکے سبب سے کھانے میں زیادتی ہوتی ہے اور بعد کھانیکے وضو سے برکت یہ ہے کہ اُسکے سبب سے سکون ہوتا ہے نفس کو اور سبب ہوتا ہے وہ طاعات اور تقویت کا عبادات میں اور اخلاق پسندیدہ میں اور افعال حسنہ میں ۱۲ **وعن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما خرج من الخلاء قدم الیہ طعام فقالوا الا ناتیک بوضوء قال انما امرت بالوضوء اذا قمت الی الصلوٰۃ رواہ الترمذی وابو داؤد والنسائی ودرواہ ابن ماجۃ عن ابی ہریرۃ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نکلے پاخانہ سے پس آگے لایا گیا اُنکے کھانا پس کہا بعضے صحابہؓ نے کیا نہ لاویں ہم تمھارے واسطے پانی وضو کا فرمایا سوائے اسکے نہیں کہ حکم کیا گیا ہوں میں یعنی بطریق وجوب کے ساتھ وضو کے یعنی بعد حدث کے جسوقت کہ کھڑا ہوں میں طرف نماز کے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے یعنی ابن عباسؓ سے اور نقل کی ابن ماجہ نے ابی ہریرہؓ سے **ف** جسوقت کہ کھڑا ہوں میں آخر یعنی ارادہ کروں میں کھڑا ہونیکا واسطے نماز کے اور یہ باعتبار اغلبکے ہے والّا واجب ہے وضو وقت ارادۂ تلاوت کے اور چھونے مصحف مجید کے اور حالت طواف کے اور گویا کہ سمجھے آنحضرتؐ کہ صحابہؓ اعتقاد کیا کہ وضو شرعی پہلے کھانے کے واجب ہے پس نفی کی آنحضرتؐ نے خوب طرح کہ لائے حرف حصر کا اور یہ منافی نہیں ہے جواز وضو کو بلکہ استحباب وضو کو پس مراد وضو سے وضو نماز ہے نہ وضو طعام اور یہ ظاہر ہے اور سیاق حدیث بھی اسی پر دلالت کرتا ہے اور اگر مراد وضو سے پہلے کھانا تک یوضوء وضو طعام رکھیں اور بیچ جملہ اتماً امرت بالوضوء کے وضو نماز تو یہ بھی ہو سکتا ہے اور چونکہ دھونا ہاتھوں کا اول کھانے کے سنن اور آداب سے ہے نہ واجب ترک کیا اُسکو تعلیم جواز کے لیے اور حاصل معنون کا یہ ہوگا کہ یہ وضو یعنی دھونا ہاتھوں کا اوّل کھانے کے کہ تم مجھ سے درخواست کرتے ہو واجب اور مامور بہ نہیں اگر نہ کروں تو ضرر نہیں رکھتا ہاں یہاں وضو ایک اور ہے کہ وہ وضو نماز ہے اور وہ واجب ہے ۳ ع **وعن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ اُتی بقصعۃ من ثرید فقال کلوا من جوانبہا ولا تاکلوا من وسطہا فان البرکۃ تنزل فی وسطہا رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی وقال الترمذی ہذا حدیث حسن صحیح وفی روایۃ ابی داؤد وقال اذا اکل احدکم فلا یاکل من اعلی الصحفۃ ولکن یاکل من اسفلہا فان البرکۃ تنزل من علاہا اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ لایا گیا روبرو حضرتؐ کے پیالہ ثرید کا پس فرمایا کہ کھاؤ کنارون اُسکے سے اور نہ کھاؤ درمیان اُسکے سے اس لیے کہ برکت اُترتی ہے اُسکے درمیان میں نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بیچ روایت ابی داؤد کے آیا ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے جسوقت کہ کھاوے ایک تمھارا کھانا پس نہ کھاوے پیالہ کے اوپر سے ولیکن کھاوے اُسکے نیچے سے اس لیے کہ برکت اُترتی ہے اوپر اُسکے سے **ف** ثرید اُسکو کہتے ہیں کہ ٹکڑے روٹی کے توڑ کر شوربے میں ڈبو وے اور کنارون اُسکے سے اسمیں مقابلہ جمع کے ساتھ جمع کے ہے یعنی کھاوے ایک شخص جانب اُسکے سے اور برکت اُترتی ہے اُسکے درمیان میں اسلیے کہ درمیان افضل جگہ ہے پس لائق تر ہے ساتھ اُترنے خیر و برکت کے اور جب طعام درمیان کا محل برکت ہوا تو باقی رکھنا اُسکا آخر کھانے تک مناسب ہے واسطے بقاے برکت کے طعام میں اور رفقا کرنا اُسکا خوب نہیں اور اوپر اُسکے سے ظاہر یہ ہے کہ مراد اوپر سے درمیان سے اور نیچے سے مراد ہے کنارہ یعنی اپنے آگے سے کھاوے ۴ ع **وعن** عبد اللہ بن عمر قال ما رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاکل متکئا قط ولا یطا عقبہ رجلین رواہ ابو داؤد اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا نہیں دیکھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھاتے ٹیکے کر کبھی اور نہ چلتے پیچھے حضرتؐ کے دو آدمی نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** تحقیق تکیہ لگانے کی اوپر ہو چکی ہے اور دو آدمی چہ جائے زیادہ دو ہے یعنی حضرتؐ بسبب نہایت تواضع کے صحابہؓ سے آگے بڑھکر نہ چلتے تھے جیسے کہ خوش باد شاہون اور متکبرون کی ہے بلکہ درمیان میں

۱۲ وعن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا یاکل وہو متکئ فقال لا آکل ہکذا رواہ البخاری

۱۳ وعن ابی جحیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما انا عبد آکل کما یاکل العبد واجلس کما یجلس العبد رواہ البیہقی فی شعب الایمان

چلتے تھے یا پیچھے اُنکے جیسے کہ اور حدیث مین آیا ہے ویسوق صحابہ ورد کی قید سے معلوم ہوا کہ کبھی ایک آدھ آدمی مانند انس وغیرہ کے پیچھے حضرت کے ہوتا تھا بنا بر ضرورت کے اور یہ منافی تواضع کے نہین ۱۲ ح ع وعن عبد اللہ بن الحارث بن جزء قال کنا نصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب ونحن قعود فی المسجد فاکل واکلنا معہ ثم قام فصلی وصلینا معہ ولم نزد علی ان سمعنا ابدیناً بالحصباء رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہے عبد اللہ بن حارث ابن جزء سے کہ لائی گئی روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بوٹی اور گوشت اسحالت مین کہ حضرت تھے مسجد مین پس کھایا حضرت نے اور کھایا ہمنے ساتھ اُنکے پھر کھڑے ہوے پس نماز پڑھی حضرت نے اور نماز پڑھی ہمنے ساتھ اُنکے اور نہ زیادہ کیا ہمنے اسپر کہ پونچھ ڈالے ہمنے ہاتھ اپنے ساتھ کنکریون کے کہ مسجد مین تھین ۱۲ ف یعنی بعد کھانے کے پانی سے ہاتھ نہ دھوے ہمنے یا تو اس سبب سے کہ اُسمین چکناہٹ نہ تھی یا بسبب تعجیل نماز کے یا بسبب ترک تکلف کے اور عمل کرنے کے رخصت پر غیر واجب مین احیانا کہ وہ بھی محبوب ہی ہے مانند عمل کرنے کے غنیت پر اکثر اوقات مین احیاء العلوم مین بعضے صحابہ سے نقل کیا ہے کہ اُنھون نے تھے ومال ہمارے کھانے کے پاشنی پانون ہمارے یعنی کھا کر ہاتھ باطریون سے پونچھ لیتے تھے جیسے ومال سے پونچھتے ہین ۱۲ ظاہر یہ ہے کہ لفظ ثم تردد اور سخا ساتھ صیغہ متکلم مع غیر کے شامل آنحضرت اور صحابہ کو ہے سب کو واللہ اعلم اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ طعام کھانا مسجد مین جائز ہے اور یہ اکثر حدیثون مین آیا ہے خصوصا کھانا کھجورون اور مانند اُنکے کا اور لکھا ہے علما نے کہ جائز ہونا اُسکا مقید ہے ساتھ اُسکے کہ آلودہ نہو ساتھ اُس کے مسجد کو الا حرام وکروہ ہے اور کتب فقہ مین مذکور ہے کہ غیر معتکف مسجد مین کھانے پینے اور نہ سونے اور نہ خرید وفروخت کرے کہ مکروہ ہے مگر کہ مسافر ہو کہ سوائے مسجد کے ٹھکانا نہیں رکھتا ہو اور کہا ہے علما نے کہ آدمی کو چاہیے کہ وقت داخل ہونے مسجد کے نیت اعتکاف کی کر لیا کرے تا چیزین مباح ہوئین اور ثواب پاوے کذا قال الشیخ ۱۲ ورملا علی نے تحت قول کل واکلنا معہ کے لکھا ہے کہ شاید حضرت معتکف ہونگے یا مہمانون کے ساتھ کھایا ہوا کیا ہوگا یہ بیان جواز کیلیے کہ وہ مباح ہے اگرچہ آلودہ ہو ۱۲ مسئلہ ۲ ح ع وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحما قرب الیہ لترع وکانت تعجبہ فخذ فنہس منہا رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ابی ہریرہ سے کہ کہا اُنھون نے کہ لایا گیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گوشت پس اُٹھا کر دیا گیا حضرت کو دست اور تھا دست خوش آتا حضرت کو پس اُتھون سے نوچ کر کھایا اُسمین سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف اسطرح کھانا حضرت کا بسبب بے تکلفی اور تواضع کے تھا پس مستحب ہے اسطرح کھانا اور طیبی نے کہا کہ دوست رکھتا حضرت گوشت دست کو اس سبب سے تھا کہ گلتا خوب ہے اور جلد اضم ہوتا ہے اور زیادہ لذیذ ہوتا ہے پاس لیکہ وہ ہوتا ہے بجائے پشت کی جگھون سے اور شمائل ترمذی مین حضرت عائشہ سے نقل کیا ہے کہ کانہ تھا گوشت دست کا محبوب تر حضرت کو ولیکن چونکہ وہ گوشت پاتے تھے مگر بعد ایکبت کے اور گوشت دست کا گلجانا ہے پسند رکھتے تھے اسکو اور روایت مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لذیذ ترین اور خوش ترین گوشتون کا گوشت پشت کا ہے ۱۲ ح ع وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقطعوا اللحم بالسکین فانہ من صنع الاعاجم انہسوہ فانہ اہنأ وامرأ رواہ ابو داود والبیہقی فی شعب الایمان وقال لیس ہو بالقوی اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاٹو گوشت کو ساتھ چھری کے یعنی چھری سے کاٹ کر نہ کھاؤ اسواسطے کہ یہ ہے فعل عجمیون کا اور دانتون سے نوچ کر کھاؤ اسکو کیونکہ یہ زیادہ تر لذیذ اور خوش گوار اہے نقل کی یہ ابو داود نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور کہا دونون نے کہ یہ حدیث نہین قوی یعنی باعتبار سند کے بلکہ ضعیف ہے ف عجمی کہتے ہین سوا ے عرب کو اور یہان اہل فارس اور ترک مراد ہین کہ اُنکی عادت ہے کاٹ کھاتے تھے اور کبھی حضرت سے بھی چھری سے کاٹ کر کھانا ثابت ہوا ہے پس تطبیق یہ ہے کہ اگر گوشت نرم وپختہ ہو دانتون سے کھانے چھری سے کاٹ کر نہ کھاؤ اور اگر سخت ہو جائز ہے چھری سے کاٹ کر کھانا اور نہی اسمین تنزیہی ہے ۱۲ ح ع وعن ام المنذر قالت دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعہ علی ولنا دال معلقۃ فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاکل ومعہ یاکل وعلی یاکل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی مہ یا علی فانک ناقہ قالت فجعلت لہم سلقا وشعیرا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا علی من ہذا فاصب فانہ اوفق لک رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ

۱۲ ف کی سرکے قول کے تعین ہوا صل ہوا فاضل ہے حضرت کے اور دوسرا قول ضعیف ہے اور میان قول ضعیف کے ۱۲ منہ ۱۲ ف یعنی مجھون کے اور اکثر حصہ ۵ کا کھجل کی ہوتا ہے اور کھانا اسکا کھجل کا ۱۲ منہ

۱۲ ف یعنی ہمارے ۱۲ منہ

۱۲ ف یعنی ہمارے ۱۲ منہ

۱۲ ف یعنی ہمارے ۱۲ منہ

اور روایت ہے ام المنذر انصاریہ سے کہ کہا آئے میرے پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ساتھ انکے تھے حضرت علیؓ اور ہمارے یہاں خوشے کھجور کے لٹکے ہوئے تھے پس شروع کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا اُسمیں سے اور حضرت علیؓ بھی حضرتؐ کے ساتھ کھانے لگے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے علیؓ کے رہنے دو اُسکے کھانیسے اے علیؓ اسواسطے کہ تو نقاہت کھاتا ہے یعنی ابھی بیماری سے اُٹھے ہو اور نقیہ موجود ہے کہا اُم منذر نے پس تیار کیے میں نے اُنکے لیے یعنی حضرتؐ کیلیے اور اُنکے ہمراہیوں کے لیے چقندر اور جَو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے علیؓ اسمیں سے کھا اس لیے کہ تحقیق یہ بہت موافق ہے واسطے تیرے نقل کی یہ لحم اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پرہیز کرنا بیمار کو اور نقیہ کو ضرور ہے بلکہ کہا بعض طبا نے کہ نقیہ کو پرہیز کرنا بہت نفع دیتا ہے اور تندرست کو پرہیز کرنا مضر ہے ع **وعن** انسؓ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحبہ الثفل رواہ الترمذی والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خوش لگتا تھا انکو نیچے کا کھانا یعنی تہ دیگی نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف طریقہ آنحضرتؐ کا تھا کہ اوکی حاجتوں کو اپنی حاجت پر مقدم رکھتے تھے پس پہلے اوپر کا کھانا اہل وعیال کو اور مہمانوں اور محتاجوں کو بانٹ دیتے تھے اور جو بچتا نیچے کا کھانا وہ اپنے لیے رکھتے بسبب عایت کرنے طریق تواضع اور صبر کے اور اسمیں رد ہے اکثر اغنیا متکبرین پر کہ عار کرتے ہیں نیچے کے کھانیسے اور پھینک دیتے ہیں اُسکو ع **وعن** نبیشۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اکل فی قصعۃ فلحسھا استغفرت لہ القصعۃ رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ والدارمی وقال الترمذی ھذا حدیث غریب اور روایت ہے نبیشہؓ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ کھاوے پیالہ میں پھر چاٹے اُسکو استغفار کرتا ہے واسطے اُسکے پیالہ نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے ف ظاہر یہ ہے کہ پیالہ حقیقت میں استغفار کرتا ہے اور لکھا ہے علما نے کہ چاٹنے سے تواضع اور بری ہونا ہے تکبر سے اور وہ سبب مغفرت گناہوں کا ہے اور اضافت استغفار کی پیالہ کی طرف اس لیے ہے کہ وہ سبب ہوا استغفار کا ہ ح **وعن** ابی ھریرۃؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بات وفی یدہ غمر ولم یغسلہ فاصابہ فلا یلومن الا نفسہ رواہ الترمذی وابوداود وابن ماجۃ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ رات گذارے اس حال میں کہ اُسکے ہاتھ میں ہو چکنائی کہ نہ دھویا اُسکو پس پہنچی اُسکو کوئی چیز یعنی ایذا دینے والوں جانوروں میں سے کہ طعام کی بو پر اور چکنائی پر آتے ہیں پس نہ ملامت کرے وہ مگر اپنے تئیں یعنی چکنے ہاتھوں سو کر آپ سبب اُس ایذا کا ہوا نقل کی یہ ترمذیؒ اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **وعن** ابن عباسؓ قال کان احب الطعام الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الثرید من الخبز والثرید من الحیس رواہ ابوداؤد اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا تھا محبوب ترین طعام کا نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ثرید روٹی سے اور ثرید حیس سے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف ثرید روٹی سے یعنی ٹکڑے روٹی کے شوربے میں بھیگے ہوئے اور حیس اُس طعام کو کہتے ہیں کہ خرما اور روغن اور آٹے یا قروت سے بناتے ہیں مانند حلوہ کے ع **وعن** ابی اسید الانصاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلوا الزیت وادھنوا بہ فانہ من شجرۃ مبارکۃ رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہے ابی اسید انصاری سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھاؤ زیت کو کہ نام ہے روغن زیتون کا ہے اور بدن کو ملو اُسکو اسلیے کہ یہ روغن نکلتا ہے درخت بابرکت سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف درخت بابرکت سے کہ نام اُسکا زیتون ہے اُسمیں خیر و برکت اور منافع بہت ہوتے ہیں اور شجرہ مبارک جو بیچ آیت اللہ نور السموات والارض آخر آیت تک مذکور ہے یہی درخت مراد ہے کہ بہترین اُسکا زیتون شام میں ہوتا ہے اور سورہ والتین والزیتون میں اسکی قسم کھائی ہے اللہ تعالیٰ نے اور عرب خصوصاً اہل شام شیریں اُسکے کو کھاتے ہیں اور تلخ کو چراغ میں جلاتے ہیں اور بدن پر ملنے سے بدن کو بہت منفعت ہوتی ہے ب ح **وعن** ام ھانیؓ قالت دخل علیّ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال عندک شیء قلت لا الا خبز یابس فقال ما فقر بیت من ادم فیہ خل رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن غریب اور روایت ہے اُم ہانیؓ سے کہ کہا آئے میرے پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا

کیا تیرے پاس ہے کچھ یعنی کھانا کہا مین نے نہین کچھ کھانا مگر روٹی خشک اور سرکہ پس فرمایا لے آ نہین خالی الاون سے وہ گھر کہ اُسمین سرکہ ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے ف حضرت نے طلب کیا اُمّ ہانی سے طعام تو کو اُنکی خوشی خاطر کے لیے اور واسطے آگاہ کرنے کے اوپر قناعت کرنیکے اور تو پر حاضر ہے ۱۲ منہ وعن یوسف بن عبد اللہ بن سلام قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخذ کسرۃ من خبز الشعیر فوضع علیھا تمرۃ فقال ھذہ ادام ھذہ رواہ ابو داؤد اور روایت ہے یوسف بن عبد اللہ بن سلام سے کہ کہا دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ لیا ٹکڑا جَو کی روٹی کا پھر رکھی اُسپر کھجور اور فرمایا یہ کھجور الاون ہے اس روٹی کے ٹکڑے کا نقل کی یہ ابو داؤد نے وعن سعد قال مرضت مرضا اتانی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعودنی فوضع یدہ بین ثدیی حتی وجدت بردھا علی فوادی وقال انک رجل مفئود ائت الحارث بن کلدۃ اخا ثقیف فانہ رجل یتطبب فلیأخذ سبع تمرات من عجوۃ المدینۃ فلیجأھن بنواھن ثم لیلدک بھن رواہ ابو داؤد اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا بیمار ہوا مین بیمار ہونا شدید سے کے میرے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کرنے میری پس رکھا ہاتھ اپنا درمیان دونون چھاتیون میری کے یعنی میرے سینے پر یہان تک کہ پائی مین نے سردی دست مبارک کی اپنے دل پر اور فرمایا کہ تحقیق تو ایک شخص ہے کہ درد دل رکھتا ہے جا حارث بن کلدہ کے پاس کہ قبیلے ثقیف مین کا ہے اس لیے کہ وہ شخص طبابت جانتا ہے پس چاہیے کہ لیوے وہ سات کھجور مین سے عجوہ مدینہ سے کہ افضل اقسام کھجور سے ہے پس چاہیے کہ کوٹے انکو گٹھلیون سمیت پھر چاہیے کہ رکھے انکو تیرے منہ مین نقل کی یہ ابو داؤد نے ف اگر کوئی کہے کہ کیا حکمت تھی کہ حکم فرمایا حضرت نے اُسکو طبیب کے پاس جانیکا اور آپ بیان علاج کا کیا اور بیچ بیان علاج کے دوا کے بتانے کو حوالے حکیم کے کیا جواب اُسکا یہ ہے کہ اول آپنے حوالہ طبیب کا کیا تھا تا وہ علاج کرے اور پھر جبکہ علاج آسان پایا آپ اُسمین نفع جلد ہے ازراہ شفقت کے بیان فرمایا اور یہ چھوڑا طبیب کو سو علاج دورود راز مین ڈالے اور چونکہ بنا اُسکا اور کیفیت استعمال اُسکے کی طبیب کو آسان تر تھی اُسکے حوالہ فرمایا اور لکھا ہے علمانے کہ اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ رجوع کرنا اور مشاورت کرنی طبیب کا فرض ہے جائز ہے اس لیے کہ ابن حارث بن کلدہ ابتدا سے اسلام مین مرا ہے اور اسلام لانا اُسکا ثابت نہین ہوا بخ وعن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یأکل البطیخ بالرطب ویقول یکسر حر ھذا ببرد ھذا وبرد ھذا بحر ھذا وقال الترمذی ھذا حدیث حسن غریب اور روایت ہے عائشہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے کھاتے خربزہ ساتھ کھجورون تازہ کے نقل کی یہ ترمذی نے اور زیادہ کیا ابو داؤد نے یہ کہ فرماتے حضرت توڑی جاتی ہے گرمی اسکی سے یعنے کھجور کی ساتھ سردی اُسکی کے یعنی خربزہ کی اور سردی خربزہ کی ساتھ گرمی کھجور کے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے ف کہا طیبی نے کہ یہ شاید مراد خربزہ سے خربزہ پکا ہے کہ وہ بارد رطب ہوتا ہے والا پختہ گرم ہے لیکن باوجود اسکے بنسبت کھجور کے سرد ہے اور کہا جمہور نے کہ مراد بطیخ سے تربوز ہے کہ وہ سرد ہوتا ہے بخ وعن انس قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقعب فیہ لبن فجعل یفتہ ویخرج السوس منہ رواہ ابو داؤد اور روایت ہے انس سے کہ لائی گئی نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کھورکہنہ کہ اُسمین کیڑے پڑے ہوئے تھے پس شروع کیا حضرت نے کہ چیرتے تھے اُسکو اور نکالتے تھے کیڑے اُسمین سے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف اور روایت کی طبرانی نے ساتھ اسناد حسن کے ابن عمر سے بطریق مرفوع کے کہ منع فرمایا حضرت نے چیرنے کھجور کے سے پس نہی محمول ہے کھجور نئی پر واسطے دفع وسوسہ کے یا کہ نہی اُسکا محمول ہے بیان جواز پر اور نہی تنزیہی ہے اور کہا طیبی نے کہ اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ طعام نجس نہین ہوتا کیڑے کے پڑنیسے انتہی اور مطالب المومنین مین لکھا ہے کہ اگر کیڑا بنیز مین یا سیب مین پڑ گیا ہو تو حلال ہے اسلیے کہ احتراز اُس سے ممکن نہین ولیکن جب جُدا کیا گیا تو حکم اُسکا حکم کھلی ورہڑ اور پشہ و ربر و مگس جان نور کا ہے کہ خون بہتا نہین رکھتا کہ کھانا اُنکا حرام ہے اور اگر پانی ورکھا مین پڑ جاوین تو پلید نہین ہوتا ۱۲ منہ بخ وعن ابن عمر قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بجبنۃ فی تبوک او فی غزوۃ فدعا بسکین فسمی وقطع رواہ ابو داؤد اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا لایا گیا نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ٹکڑا پنیر کا بیچ

غزوہ تبوک کے کپس منگوائی چھری اور بسم اللہ کہی اور کاٹا اُسکو نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یہ مثل بسم اللہ کہنے کے ہے اول طعام میں نہ اول ذبح میں جیسے کہ بعضے عوام الناس کہ وکوکتے ہیں اور کہا مظہر نے کہ سمین دلیل ہے اوپر طہارت چربی کے اس لیے کہ اگر وہ نجس ہوتا تو نیز بھی نجس ہوتا کیونکہ نیز نہیں نبتا بدن سے اسکے

شرح ۱۰ع وعن سلمان قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن السمن والجبن والفراء فقال الحلال ما احل اللہ فی کتابہ والحرام ما حرم اللہ فی کتابہ وما سکت عنہ فھو مما عفا عنہ رواہ ابن ماجۃ والترمذی وقال ھذا حدیث غریب وموقوف علی سلمان ۱۲ منہ

اور روایت ہے سلمانؓ سے کہ کہا پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گھی سے اور پنیر سے اور پوستین سے یا گورخر سے پس فرمایا حلال وہ چیز ہے کہ حلال کی اللہ نے اپنی کتاب مین یعنی بیان کیا حلال ہونا اسکا اپنی کتاب مین اور حرام وہ چیز ہے کہ حرام کی اللہ نے اپنی کتاب مین اور جس چیز سے کہ سکوت فرمایا یعنی نہ حلال کہی نہ حرام پس وہ اُس قسم سے ہے کہ معاف کیا اُس سے یعنی استعمال کرنے اُسکے سے اور مسامحہ کیا کھانا اسکا نقل کی یہ ابن ماجہ اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے اور صحیح تر یہ ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے ف یعنی ان تین چیزون کا حکم پوچھا کہ آیا حلال ہین یہ یا حرام ایک تو کہی کو پوچھا ظاہر ہے ابتدا اسلام مین شبہ پڑا ہوگا اُسکے حلال ہونے مین بعضے آدمیون کو اسلیے پوچھا دوسرے پنیر کو پوچھا کہ وہ جگہ شبہناک اور سوال کی ہے کہ پستہ سے بنتا ہے اور تیسرے پوچھا فراء کو کہ ساتھ یرف اور الف ممدودہ کے ہے اور اکثر شراح نے اس لفظ کو کہا ہے ساتھ یرف اور الف مقصورہ کے ہے یعنی گورخر کے اور بعضون نے جمع فرو کے کہا پوستین کے چونکہ اسلیے ترمذی اس حدیث کو باب اللباس مین لایا ہے اور اس سے سوال کیا واسطے حذر کرنے فعل اہل کفر سے کہ پوستین جلبہ مردار کا پیتا تے تھے بغیر دباغت کے اور اپنی کتاب مین یعنی یا تو صریح بیان کیا یا مجمل ساتھ قول اپنے کے وما انھکم الرسول فخذوہ وما نھکم عنہ فانتھوا تاکہ نہ اسکال لازم آوے ساتھ اکثر اشیا کے کہ ثابت ہوا ہے حرام ہونا ساتھ حدیث کے اور نہین وہ صریح کتاب اللہ مین اور اخیر جملہ حدیث کا دلیل ہے اس پر کہ اصل اشیا مین اباحت ہے اور موقوف ہے یعنی قول سلمانؓ کا ہے نہ حدیث آنحضرتؐ کی موقوف قول و فعل صحابہؓ کو کہتے ہین جیسے کہ مرفوع قول و فعل پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ۱۰ع وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ودت ان عندی خبزۃ بیضاء من برۃ سمراء ملبقۃ بسمن ولبن فقام رجل من القوم فاتخذہ فجاء بہ فقال فی ای شیء کان ھذا قال فی عکۃ ضب قال ارفعہ رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ قال ابوداؤد ھذا حدیث منکر اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دوست رکھتا ہون مین یہ کہ نزدیک میرے روٹی میدہ گیہون کی ترکی گئی ہو ساتھ گھی اور دودھ کے پس کھڑا ہوا ایک شخص قوم مین سے اور تیار کی روٹی مذکور پھر لایا اُسکو پس فرمایا کس چیز مین تھا گھی اُسکا کہا گوہ کے چمڑے کے کپے مین تھا فرمایا اُٹھا لو اُسکو میرے آگے سے نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اور کہا ابوداؤد نے کہ یہ حدیث منکر ہے ف حضرتؐ نے اُسکے اُٹھانیکا حکم کیا بسبب تنفر طبع کے گوہ سے اسلیے کہ تھی وہ بیچ زمین قوم آنحضرتؐ کی جیسے کہ دلالت کرتی ہے حدیث خالد کی نہ واسطے نجاست جلد اُسکی کے والا حکم کردیتے اُسکو پھینکدینے کا اور منع فرماتے اُسکے کھانیسے کہ اقوال الطیبی اور طلب کرنا روٹی کا اور آرزو سطرح کرنی مجب خواہش نفس کے خلاف ۱۰ع وعن علی قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اکل الثوم ۱۲ مصطفیٰ رواہ الترمذی وابوداؤد اور روایت ہے علیؓ سے کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے لہسن کے سے مگر پکا ہوا نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے ف پکنے سے بو جاتی رہتی ہے اور ایسا ہی حکم ہے پیاز اور مانند اُسکے کا اور نہی ہمین تنزیہی ہے ۱۰ع وعن ابی ذریرۃ قال سئلت عائشۃ عن البصل فقالت ان آخر طعام اکلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعام فیہ بصل رواہ ابوداؤد اور روایت ہے ابی زریرہؓ سے کہ کہا پوچھی گئیں حضرت عائشہؓ کھانے پیاز کے سے یعنی پکی ہوئی پیاز کا حکم پوچھا کہ آیا حلال ہے یا حرام ہے پس کہا کہ تحقیق آخر کھانا کہ کھایا اُسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کھانا تھا کہ اُسمین پیاز تھی نقل کی یہ

ابوداؤد نے ف یعنی پکی ہوئی پیاز تھی اور تفصیل اسکی یہ ہے کہ حنفیہ نہیں کہا ہے کہ آنحضرت نے پیاز لہسن نہیں کھایا مگر حدیث حضرت عائشہ میں کہا ہے کہ پیچ طعام کے کھایا ہے اور اُمت کو بھی اس سے منع فرمایا پس بعضے کہتے ہیں کہ نہی خام کے کھانیسے ہے نہ پختہ کے اور صحیح تر یہ ہے کہ نہی خام سے بھی تنزیہی ہے نہ تحریمی اور حرام نہیں آنحضرت پر اور نہ اُمت پر اور طحاوی بیچ شرح آثار کے حدیثین دلالت کرنیوالی پر اباحت کھانے پیاز اور لہسن اور گندنے اور رمانہ دانکے کے لایا ہے پختہ ہوں یا خام اُسکے لیے کہ کھاوے اور اپنے گھر میں بیٹھے اور جنباتک ہو باقی ہو مسجد میں نہ آوے کہ یہ کروہ ہے اور کھانا ہمارے نزدیک یہی ہے اور قول ابی حنیفہؒ اور ابی یوسفؒ اور محمدؒ کا بھی یہی ہے اور کہا ابن ملک نے کہ کھانا آنحضرت کا آخر میں اس طعام کو کہ اسمیں پیاز تھی اپنے تعلیم جواز کے تھا اور تا کہ معلوم ہو کہ کراہت تنزیہی ہے نہ تحریمی واللہ اعلم ع ش ح وعن ابنِ بُسْرٍ السُّلَمِیِّ قَالَ دَخَلَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَدَّمْنَا زَبِیْبًا وَتَمْرًا وَکَانَ یُحِبُّ الزَّبِیْبَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے دو بیٹوں بسر کے سے کہ سلمی تھے کہا دونوں نے کہ تشریف لائے ہمارے پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس آگے لائے ہم حضرت کے مسکا اور کھجور یعنی اور کہا حضرت نے اُسکو اور تھے حضرت دوست رکھتے مسکا اور کھجور کو نقل کی یہ ابوداؤد نے وعن عَائِشَ بْنِ ذُؤَیْبٍ قَالَ اُتِیْنَا بِجَفْنَۃِ الثَّرِیْدِ وَالْوَذْرُ فَخَبَطَ بِیَدِہٖ فِی نَوَاحِیْہَا وَاَکَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِ فَقَبَضَ بِیَدِہِ الْیُسْرٰی عَلٰی یَدِیَ الْیُمْنٰی ثُمَّ قَالَ یَا عَکْرَاشُ کُلْ مِنْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ فَاِنَّہٗ طَعَامٌ وَاحِدٌ ثُمَّ اُتِیْنَا بِطَبَقٍ فِیْہِ اَلْوَانُ التَّمْرِ فَجَعَلْتُ اٰکُلُ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ وَجَالَتْ یَدُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الطَّبَقِ فَقَالَ یَا عَکْرَاشُ کُلْ مِنْ حَیْثُ شِئْتَ فَاِنَّہٗ غَیْرُ لَوْنٍ وَاحِدٍ ثُمَّ اُتِیْنَا بِمَاءٍ فَغَسَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَیْہِ وَمَسَحَ بِبَلَلِ کَفَّیْہِ وَجْھَہٗ وَذِرَاعَیْہِ وَرَاْسَہٗ ثُمَّ قَالَ یَا عَکْرَاشُ ھٰذَا الْوُضُوْءُ مِمَّا غَیَّرَتِ النَّارُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے عکراش بن ذویب سے کہ کہا لایا گیا ہمارے آگے کے بڑا پیالہ کہ بہ ثرید اور بوٹیاں پس ڈوبا دیا میں نے ہاتھ اپنا پیالہ کے ہر جانب میں اور کہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے اپنے سے پس پکڑ لیا ساتھ بائیں ہاتھ اپنے کے داہنا ہاتھ میرا پھر فرمایا اے عکراش کھا ایک جگہ سے یعنی اپنے آگے سے اس لیے کہ تحقیق یہ ایک قسم کا کھانا ہے پھر لایا گیا ہمارے آگے ایک طباق کہ اُس میں کھجور رنگ رنگ کی پس شروع کیا میں نے کھانا اپنے آگے سے اور جولانی کی ہاتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نے طباق میں یعنی ہر جانب سے کھانے تھے بسبب میل طبیعت کے اور واسطے دکھانے کے لوگوں کو کہ جائیں تو بھی رنگ ہر طرفسے کھائیں اور جیسے کہ تعلیم ساتھ فعل کے کی ساتھ قول کے بھی کی پس کہا اے عکراش کھا جہاں سے چاہے تو اسلیے کہ یہ ایک رنگ نہیں پھر لایا گیا ہمارے پاس پانی پس دھوئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ اپنے اور ملی تراوت اپنے ہاتھ کی اپنے منہ پر اور ہاتھوں پر کہنیوں تک اور اپنے سر پر اور فرمایا اے عکراش یہ وضو ہے اُس کھانیسے کہ متغیر کیا اُس کو آگ نے یعنی یہ وضو عرفی بسبب اُس طعام کے ہے کہ پکایا گیا آگ سے نقل کی یہ ترمذی نے ف ایک قسم کا کھانا ہے اور ہر جانب میں یکسان ہاتھ ہر ف دوڑانا سوائے حرص وطمع کے نہیں ہے یعنی اگر طعام کئی طرح کا ہوتا یا ہوتا ایک ہی طعام لیکن ہر جانب میں علیحدہ رنگ کا بمقتضائے میل طبیعت کے ہر جانب سے کھاتے جبکہ کھانا ایک ہی ہو اور ایک ہی رنگ کا ہو ہر جانب میں ہاتھ دوڑانا معیوب مکروہ ہے اور جہاں سے چاہے تو ظاہر یہ ہے کہ بیچ کی جگہ مستثنیٰ ہے اس لیے کہ وہ جگہ اُترنے برکت کی ہے اور احتمال یہ بھی ہے کہ کھانا بیچ میں سے مخصوص ساتھ کھانے ایک رنگ کے اور یہ ایک رنگ نہیں کہا ابن ملک نے کہ اس سے سمجھا گیا کہ اگر میوہ بھی ایک رنگ ہو تو ہاتھ ہر جانب میں دوڑانا نہ چاہیے مانند طعام کے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ طعام اگر کئی رنگ کا ہو تو جائز ہے کہ جدھر سے چاہے کھاوے ع ش ح وعن عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَخَذَ اَھْلُہٗ اَوْعَکُ اَمَرَ بِالْحَسَاءِ فَصُنِعَ ثُمَّ اَمَرَھُمْ فَحَسَوْا مِنْہُ وَکَانَ یَقُوْلُ اِنَّہٗ لَیَرْتُو فُؤَادَ الْحَزِیْنِ وَیَسُرُّ فُؤَادَ السَّقِیْمِ کَمَا تَسُرُّ اِحْدٰکُنَّ الْوَسَخَۃُ بِالْمَاءِ عَنْ وَجْھِہَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ بیمار ہوتے اہل بیت اُنکے کو تپ امر کرتے ساتھ حساء کے پس تیار کیا جاتا پھر حکم کرتے

ف ہم
ایران میں عام طور پر
کھایا جاتا ہے
محمد اکبر مرزا
ف ہم
ترکی زبان میں
ترکی
ہوتا ہے
محمد اکبر

آنکو پس پیتے اُسمین سے اور تھے فرمائے تحقیق حسا البتہ قوت دیتا ہے دل غمگین کو اور دور کرتا ہے دل بیمار سے رنج و بیماری کو جیسے کہ دور کرتی ہے ایک تمھاری یعنی جماعت عورتون کی میل کو ساتھ پانی کے مُنھ اپنے سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے ف حسا ایک طعام ہے کہ تیار کیا جاتا ہے آٹے اور پانی اور روغن سے اور کبھی شیرینی بھی اُسمین ڈال لیتے ہین اور اہل مکہ اسے حریرہ بھی کہتے ہین اور تلبینہ بھی کہ جو فصل اول مین ذکر کیا گیا اور حضرت نے خطاب کیا عورتون کو اس لیے کہ مبالغہ کرتی ہین وہ بیچ چھٹانے مین میل کے اور پاک کرنے مُنھ کے یا جسوقت کہ فرمایا عورتین حاضر تھین ۞ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العجوۃ من الجنۃ وفیھا شفاء من السم والکمأۃ من المن وماؤھا شفاء للعین رواہ الترمذی اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عجوہ کہ افضل قسم ہے کھجور کی جنت سے ہے اور اُسمین شفا ہے زہر سے اور کھنبی من سے ہے اور پانی اُسکا شفا ہے واسطے آنکھ کے نقل کی یہ ترمذی نے ف جنت سے ہے یعنی اصل عجوہ کی بہشت سے آئی ہے یا عجوہ بہشت مین ہوگی یا ایسی سود مند اور راحت بخش ہے گویا بہشت سے ہے اور اظہر اور اصوب معنی اول ہین اور باقی حدیث کا بیان فصل اول مین ہو چکا ہے ہوج

الفصل الثالث

فصل تیسری عن المغیرۃ بن شعبۃ قال ضفت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ فامر بجنب فشوی ثم اخذ الشفرۃ فجعل یحز لی بھا منہ فجاء بلال یؤذنہ بالصلوٰۃ فالقی الشفرۃ فقال مالہ ترب یداہ قال وکان شاربہ وفاء فقال لی اقصصہ لک علی سواک او قصہ علی سواک رواہ الترمذی روایت ہے مغیرہؓ بن شعبہ سے کہ کہا مہمان ہوا مین ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک رات یعنی مین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مہمان ہوئے ایک شخص کے یہان پس اُس شخص نے ایک بکری ذبح کی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ بھوننے پہلو اُسکے کے پس بھونا گیا پھر لی آنحضرتؐ نے چھری اور کاٹنے لگے میرے لیے ساتھ چھری کے اُس پہلو مین سے پس آئے بلالؓ خبر دینے آنحضرتؐ کو نماز کی پس ڈالدی چھری اور فرمایا یعنی بطریق تعجب کے کہ کیا ہوا بلالؓ کو خاک آلودہ ہون دونون ہاتھ اُسکے کہا مغیرہؓ نے اور تھین لبین اُسکی بڑھی ہوئین پس فرمایا مجکو کہ کترو مین لبین تیری تیرے لیے مسواک پر یا فرمایا کہ لبین مسواک پر نقل کی یہ ترمذی نے ف خاک آلودہ ہون آنحضرت یہ کنایہ ہے خواری اور فقر سے اور یہ بد دعا ہے کہ عرب بولا کرتے ہین وقت ملامت کرنے کے کسی کو اور مراد ساتھ اسکے حقیقت وقوع اس امر کی نہین ہوتی بلکہ یون ہین بطریق عادت کے بولا کرتے ہین اور مراد زجر ملامت اور سرزنش رکھتے ہین اور گو یا کہ آنحضرت کو ناگوار ہوا آگاہ کرنا بلالؓ کا ساتھ نماز کے وقت مشغول ہونے کے طعام مین حالانکہ وقت بہت تھا اور احتمال یہ بھی ہے کہ فرمایا یہ آنحضرتؐ نے برعایت حال ضیافت کرنے والے کے اور تھین لبین اسکی الخ یعنی اس عبارت کے کئی طرح بیان کیے گئے ہین ایک تو یہ کہ ضمیر شاربہ کی پھرتی ہے طرف مغیرہؓ کے کہ راوی حدیث کا ہے اور ظاہر یہ تھا کہ کہتا وکان شاربی ساتھ ضمیر متکلم کے یہ نہ کہا اور شاربہ کہا ساتھ ضمیر غائب کے یقین کلام مین ہے کہ اسکو بیچ اصطلاح اہل معانی کے تجرید و التفات کہتے ہین پس مراد یہ ہے کہ تھین لبین میری دراز اور مسواک پر یعنی مسواک لبون کے نیچے رکھکر لبون کو چھری سے کاٹ ڈالون اور یا فرمایا الخ یہ شک راوی ہے یعنی یا کہا کہ کاٹ ڈال لبین اپنی مسواک پر رکھکر یعنی انھین کو حکم کیا کہ کاٹ ڈالین لبین اور نہ فرمایا کہ مین کاٹون اور دوسری توجیہ یہ ہے کہ ضمیر شاربہ کی حضرتؐ کی طرف پھرے یعنی مغیرہؓ کہتے ہین کہ تھین لبین آنحضرتؐ کی دراز پس فرمایا مجکو کہ کترو مین انکو تیرے لیے یعنی تیرے ترک کے لیے کہ تا وہ بال کہ جدا ہون تیرے پاس بطریق تبرک کے رہین یا انکو کہا کہ کو تاہ کر بال لبون میری کے ہوج وعن حذیفۃ قال کنا اذا حضرنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم طعاما لم نضع ایدینا حتی یبدء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیضع یدہ وانا حضرنا معہ مرۃ طعاما فجاءت جاریۃ کانما تدفع فذھبت لتضع یدھا فی الطعام فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدھا ثم جاء اعرابی کانما یدفع فاخذ بیدہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطان یستحل الطعام ان لا یذکر اسم اللہ علیہ وانہ

جملۃ بھذہ الجاریۃ لیستحل بما فاخذت بیدھا فجاء بھذا الاعرابی لیستحل بہ فاخذت بیدہ والذی نفسی بیدہ ان یدہ فی یدی مع یدھا رواہ ابوداؤد فی روایۃ ثم ذکر اسم اللہ واکل رواہ مسلم اور روایت ہے حذیفہؓ سے کہ کہا تھے ہم جس وقت کہ حاضر ہوتے ہم ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کھانے پر تو نہ رکھتے ہم ہاتھ اپنے یعنی کھانے مین ہاتھ نہ ڈالتے یہان تک کہ شروع کرے تہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس رکھتے ہاتھ اپنا یعنی بعد ازان ہم ہاتھ ڈالتے اور شتابی نہ کرتے اور تحقیق ہم حاضر ہوے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک بار ایک کھانے پر پس آئی ایک لڑکی گویا کہ وہ بھیجی جاتی ہے یعنی گویا کوئی اسکو ڈالے والا ہے کھانے پر یعنی نہایت بھوک سے بے اختیار کھانے پر گر پڑی پس چاہا کہ رکھے ہاتھ اپنا کھانے مین یعنی بغیر لیے نام خدا کے پس پکڑ لیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اسکا پھر آیا ایک گنوار گویا کہ وہ بھیجا جاتا ہے یعنی اسنے بھی چاہا کہ ہاتھ ڈالے کھانے مین پس پکڑ لیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اسکا بھی پھر فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق شیطان حلال کرتا ہے کھانا اپنے لیے اور قادر ہوتا ہے اسکے کھانے پر بسبب نہ لینے نام خدا کے کھانے پر اور تحقیق شیطان لایا اس لڑکی کو اور باعث ہوا اسکے آنے پر تا کہ حلال کرے طعام اپنے لیے بسبب کھانے اس لڑکی کے بغیر کہنے بسم اللہ کے اور پکڑ لیا مین نے ہاتھ اسکا پھر لایا شیطان اس اعرابی کو تا حلال کرے کھانے کو بسبب اسکے پس پکڑ لیا مین نے ہاتھ اسکا بھی قسم ہے اسکی کہ جان میری اسکے دست قدرت مین ہے تحقیق ہاتھ شیطان کا میرے ہاتھ مین ہے ساتھ ہاتھ اس لڑکی کے زیادہ کیا حذیفہؓ نے یا مسلم نے ایک روایت مین کہ ذکر کیا آنحضرتؐ نے نام خدا کا اور کھایا کھانا نقل کی یہ مسلم نے **ف** ایک روایت مین بجاے مع یدہا کے مع یدہا آیا ہے یعنی ساتھ ہاتھ لڑکی اور اعرابی کے اور یہ ظاہر ہے اور روایت یدہا کی مخصوص ساتھ لڑکی کے ہے اور یہ منافات نہین رکھتا کہ ہاتھ اعرابی کا بھی ہو اس لیے کہ اول فرمایا ہے کہ ہاتھ اعرابی کا بھی پکڑا مین نے چونکہ لڑکی اول آئی تھی اور اول ہاتھ اسکا پکڑا تھا خاص اسی کو ذکر کیا اور **وعن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اراد ان یشتری غلاما فالقی بین یدیہ تمرا فاکل الغلام فاکثر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کثرۃ الاکل شوم وامر بردہ رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے عائشہؓ سے یہ کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کیا یہ کہ خریدین غلام پس ڈالین آگے اسکے کھجورین پس کھایا مین غلام نے بہت کھجورین پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ بہت کھانا سبب اور علامت بے برکتی کی ہے اور حکم کیا ساتھ پھیر دینے اسکے کے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین **وعن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سید ادام اھل الدنیا والاخرۃ اللحم رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین لاون تھالے کا نمک ہے نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** اسواسطے کہ کمتر ہے محنت مین اور قریب تر ہے طرف قناعت کے اسی سبب سے قناعت کی ہے اسپر اکثر عارفین نے پس نہین منافی ہے اسکے قول آنحضرتؐ کا سید الادم فی الدنیا والاخرۃ اللحم ع **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وضع الطعام فاخلعوا نعالکم فانہ اروح لاقدامکم رواہ الدارمی اور روایت ہے انسؓ سے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ رکھا جاوے کھانا یعنی روبرو پس نکالو الو پاپوشین اپنی اس لیے کہ نکالنا الو پاپوشون کا بہت احت بخشنے والا ہے واسطے قدمون تمھارے کے **وعن** اسماء بنت ابی بکر انہا کانت اذا اتیت بزبد امرت بہ فعطی حتی یذھب فورۃ دخانہ وتقول انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ھو اعظم البرکۃ رواھا الدارمی اور روایت ہے اسماؓ بیٹی ابی بکر کی سے یہ کہ وہ تھین جس وقت کہ لایا جاتا مکھن نزدیک اُنکے حکم کرتین اُسکے ڈھانک دینے کا پس ڈھانکا جاتا یہانتک کہ جاوے جوش اور غلبہ دھوین اُسکے کا یعنی شدت گرمی کی موقوف ہو جاتی اور فرماتین کہ تحقیق سُنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جاتا رہنا گرمی کا کھانے مین سے موجب کثرت برکت کا ہے نقل کی یہ دونون حدیثین دارمی نے **ف** ذکر ثرید کا اتفاقی ہے بسبب اسکے کہ اکثر کھانا وہان کا ثرید تھا اور اور کھانے کا بھی یہی حکم ہے اور جامع صغیر مین یہ روایت نقل کی ہے ابردوا بالطعام فان الحار لا برکۃ فیہ اور روایت کی

لہ ترجمہ ہاتھ اسکا پھر آیا ایک گنوار گویا کہ وہ بھیجا جاتا ہے

لہ ترجمہ اس لڑکی کے ہاتھ کا ذکر کیا

بیہقی نے مرسل نہی عن الطعام الحاحی پر و شرح پر ع **وعن** سبیشۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اکل فی قصعۃ ثم لحسہا قالت لہ القصعۃ اعتقک اللہ من النار کما اعتقتنی من الشیطان رواہ رزین اور روایت ہے سبیشہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کھاوے پیالہ میں پھر چاٹ لے اسکو کہتا ہے واسطے اسکے پیالہ یعنی زبان حال سے اور ظاہر تر یہ ہے کہ کہتا ہے زبان قال سے کہ آزاد کرے اللہ تجھکو آگ دوزخ سے جیسے کہ آزاد کیا تو نے مجھکو شیطان سے یعنی کھانے اسکے سے یا خوش ہونے اسکے سے نقل کی یہ رزین نے **ف** اور ترمذی اور احمد اور ابن ماجہ اور دارمی کی روایت میں آیا ہے استغفرت لہ القصعۃ اور روایت کیا طبرانی نے عیاض رضی اللہ عنہ سے بلفظ اصبحت القصعۃ تستغفر لصاحبہا شبعہ اللہ فی الدنیا والآخرۃ ع **باب الضیافۃ** باب ہے بیچ بیان فضیلت ضیافت و آداب اسکے اور آداب مہمان اور مہمانی کرنیوالے کے **ف** ضیافت مہمان ہوا اضافت مہمانی کی ضیف مہمان مضیف میزبان اور مختار جمہور کے نزدیک یہ ہے کہ رعایت حق ضیافت کی مکارم اخلاق اور مستحبات سے ہے چنانچہ اکثر احادیث دلالت کرتی ہیں اسپر اور بعضوں کے نزدیک مہمانی ایک درجہ کی واجب ہے اور بعد اسکے مستحب اور ضیافت کے تین قسم پر ہے چنانچہ بیان اسکا باب اولیمہ کے ابتدا میں ہے ع **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیکرم ضیفہ ومن کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلا یؤذ جارہ ومن کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیقل خیرا او لیصمت وفی روایۃ بدل الجار ومن کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیصل رحمہ متفق علیہ روایت ہے ابی ہریرۃ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کے پس چاہیے کہ اکرام کرے مہمان اپنے کا اور جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور روز آخرت کے پس نہ ایذا دے اپنے ہمسایے کو اور جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور روز آخرت کے پس چاہیے کہ کہے بھلی بات یا چپ رہے اور ایک روایت میں بجائے جار کے یعنی بدلے جار کے یعنی بدلے اس جملے کے کہ آسمیں ذکر جار کا ہے یہ آیا ہے جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے پس چاہیے کہ ملاے رکھے ناتے اپنے کو یعنی احسان کرے ناتے داروں پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ایمان رکھنا ہوا آخر نہیں ہے مراد موقوف ہونا ایمان کا ان افعال پر بلکہ یہ مبالغہ ہے بیچ بجا لانے ان افعال کے جیسے کہ کہتے ہیں بیٹے کو رغبت دلانیکے لیے طاعت پر کہ اگر تو میرا بیٹا ہے تو اطاعت کر میری یا یہ مراد ہے کہ جو ہو کامل الایمان یہ افعال کرے اور اکرام مہمان کا یہ ہے کہ گشادہ پیشانی ہو اور کلام نرم کرے اس سے اور تین روز تک کھانا کھلاوے پہلے روز بحسب مقدور اپنی کے کچھ تکلف سے کھلاوے بغیر ضائع کرنے حقوق کے اور باقی میں جو حاضر ہو بلا تکلف تاکہ گران نہ ہو دونوں پر اور بعد تین دن کے صدقہ ہے چاہے کھلاوے چاہے نہ کھلاوے اور نہ ایذا دے ہمسایے کو یعنی ادنی درجہ اسکا یہ ہے کہ ایذا نہ پونچاوے اسکو والا شیخین کی روایت میں یا ہے فلیکرم جارہ اور اور روایت شیخین کی میں آیا ہے فلیحسن الی جارہ یعنی اعانت کرے اسکی اس چیز میں کہ محتاج ہو وہ اسکا اور دفع کرے اس سے برائی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آیا جانتے ہو تم کہ کیا ہے حق ہمسایے کا اگر مدد چاہے تجھ سے مدد کر اسکی اور اگر قرض مانگے تجھ سے قرض دے اسکو اور اگر محتاج ہو کچھ دے اسکو اور اگر بیمار ہو عیادت کر اسکی اور اگر مرے اسکے جنازہ کے ساتھ جا اور اگر اسکو خوشی حاصل ہو مبارکبادی دے اسکو اور اگر مصیبت پہنچے تعزیت کر اسکی یعنی تسلی دے اور اسکے مکان کے پاس اونچا مکان نہ بنا کہ اسکی ہوا کے مگر باذن اسکے اور اگر خریدے تو میوہ تو بطریق تحفہ کے بھیج اسکے لیے اور اگر نکرے یہ تو لے آ اسکو گھر میں پوشیدہ اور نہ لیکر نکلے اسکو فرزند تیرا تاکہ نہ رنجیدہ ہو بسبب اسکے فرزند اسکا اور مت ایذا دے اسکو ساتھ دھوئیں ہانڈی اپنی کے مگر یہ کہ کچھ اسمیں سے اسکو بھی دے کیا جانتے ہو تم کہ کیا ہے حق ہمسایے کا قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اسکے ہاتھ میں ہے نہیں پہنچا بندہ حق ہمسایہ کا مگر وہ شخص کہ رحم کرتا ہے اللہ تعالی اسپر روایت کی یہ غزالی نے اربعین میں و رجا ہے کہ بھلی بات کہے یعنی جب ارادہ کرے کلام کرنے کا پس اگر وہ کلام خیر کہ ثواب پاجاوے اسپر واجب ہوا یا مستحب پس چاہیے کہ کلام کرے ساتھ اسکے اور اگر تطاہر ہو اسکو بھلائی اسکی برابر ہے کہ ظاہر ہو

کہ وہ حرام ہے یا مکروہ ہے پس یا ذرہے اُس سے پس کلام مباح کو ترک کرے بخوف اسکے کہ منجر ہو طرف حرام کے اور ملائے رکھے تا تو کو اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ کاٹنے والا ناتے کا گویا کہ نہین ایمان لایا اللہ پر اور دن آخرت پر بسبب ڈرنے اُسکے کہ شدت عذاب سے کہ ہوتا ہے ناتے کے کاٹنے پر

وعن ابی شریح الکعبی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلیکرم ضیفہ جائزتہ یوم ولیلۃ والضیافۃ ثلثۃ ایام فما بعد ذلک فھو صدقۃ ولا یحل لہ ان یثوی عندہ حتی یحرجہ متفق علیہ اور روایت ابی شریح کعبی سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے پس چاہیے کہ تعظیم کرے مہمان اپنے کی زیادہ تکلف و احسان کرنیکا ساتھ مہمان کے ایک دن اور ایک رات ہے اور زیادہ مہمانداری کا تین دن ہے بعد ازان جو کچھ کہ دیوے پس وہ خیرات ہے اور نہین درست ہے مہمان کو یہ کہ ٹھیرے نزدیک مہمانی کرنیوالے کے یعنی بعد تین دن کے بغیر استدعا اُسکی کے یہانتک کہ تنگی مین ڈالے اُسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نہایۃ جزری مین بیچ معنون حدیث کے لکھا ہے کہ تین روز مہمانی کرے اول روز مین تکلف کرے جو ہو سکے اور روز دوسرے اور تیسرے مین آگے لائے مہمان کے جو کچھ کہ حاضر ہو بے تکلف بعد ازان استقدر دیوے کہ بسبب اُسکے قطع مسافت ایک دن کی کر سکے اور یہ ہے مراد ساتھ جائزہ کے اور معنی جائزہ کے مین بخشش اور تحفہ اور لطف اور مراد یہان وہ چیز ہے کہ قوت ایک دن کا ہو اور بسبب اُسکے منزل کو پونہچ جاوے اور بعد جائزہ کے جو کچھ دین صدقہ اور خیر زائد و احسان ہے پس ازین معنی جائزہ متاخر ہوگا ضیافت سے اور زائد ہوگا اُسپر اور احتمال ہے کہ یہ جائزہ بیان عطا اور لطف کا ہو کہ وہ اول مین کرتے ہین اور داخل تین دن مین کذا قال الشیخ اور ابو داؤد کی عبارت سے بھی ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کہ جائزہ اکرام مہمان کا ہے اول روز فرمایا میرے اُستاد دیگانہ آفاق مولانا اسحٰق نے کہ یہ بھی جائزہ کے معنی اسی طرح جانتے ہین اور نہین درست لہٰذا لکھا ہے علی نے کہ اگر مسافر بسبب کسی عذر کے اور مرض کے زیادہ تین روز سے ٹھیرے تو اپنے پاس سے کھاوے صاحب خانہ کو تنگ نہ کرے ۱۲ح **وعن** عقبۃ بن عامر قال قلت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم انک تبعثنا فننزل بقوم لا یقرونا فما ترٰی فقال لنا ان نزلتم بقوم فامروا لکم بما ینبغی للضیف فاقبلوا فان لم یفعلوا فخذوا منھم حق الضیف الذی ینبغی لھم متفق علیہ اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ کہا کہا مین نے واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تحقیق آپ بھیجتے ہین ہمکو یعنی جہاد کے لیے یا اور کام کے لیے پس اُترتے ہین ہم ایک قوم پر کہ نہین ہمانی کرتے وہ ہماری پس کیا حکم فرماتے ہو یعنی آیا مہمانی بزور لین یا نہین پس فرمایا واسطے ہمارے کہ اگر اُترو تم کسی قوم پر پس دین وہ تمکو وہ چیز کہ لائق ہے واسطے مہمان کے پس قبول کرو پس اگر نہ کرین یعنی مہمان کا حق نہ دین پس لو اُنسے حق مہمانون کا کہ لائق ہے واسطے مہمانون کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ظاہر اس حدیث کا دلالت کرتا ہے وجوب ضیافت پر کہ اگر نہ دیوین تو زور لے لیوے اور یہان حجت ہے ایک جماعت کو علما مین سے کہ ضیافت کو حق واجب جانتے ہین اور جمہور علما اس حدیث کو تاویل کرتے ہین کسی وجہ سے ایک تو یہ کہ محمول ہے اوپر صورت مخمصہ اور ضرورت کے و بیشک اس صورت مین ضیافت واجب ہوگی اور اگر نہ کرین لینا اُسکا بجبر جائز ہوگا دوسرے یہ کہ یہ حکم اول اسلام مین تھا کہ خیر گیری فقرا اور محتاجون کی واجب تھی اُس وقت مین جب وسعت ہوتی مسلمانون کو تو یہ حکم منسوخ ہوا تیسرے یہ کہ یہ بیچ صورت اُترنے کے اہل ذمہ پر تھا کہ بیچ عقد ذمہ کے شرط کیگئی تھی کہ اگر مسلمان اُنکے یہان اُترین ضیافت کرنی اُنکی واجب تھی ضیافت بجب عقد ذمہ کے جو تھے یہ کہ یہ محمول ہے اوپر کراہت اور بدلے کے نزدیک اور مہمانون کے پاس وہ چیز ہے نہین اور مہمان مضطر ہین تو بزور خرید کرلین ۱۲ح **وعن** ابی ھریرۃ قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم او لیلۃ فاذا ھو بابی بکر وعمر فقال ما اخرجکما من بیوتکما ھذہ الساعۃ قالا الجوع قال وانا والذی نفسی بیدہ لاخرجنی الذی اخرجکما قوموا فقاموا معہ فاتی رجلا من الانصار فاذا ھو لیس فی بیتہ فلما رأتہ المرأۃ قالت مرحبا واھلا فقال لھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم این

فَلَانٌ قَالَتْ ذَهَبَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا مِنَ الْمَاءِ إِذْ جَاءَ الْأَنْصَارِيُّ فَنَظَرَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا أَحَدٌ الْيَوْمَ أَكْرَمَ أَضْيَافًا مِنِّي قَالَ فَانْطَلَقَ فَجَاءَهُمْ بِعِذْقٍ فِيهِ بُسْرٌ وَتَمْرٌ وَرُطَبٌ فَقَالَ كُلُوا مِنْ هٰذِهِ وَأَخَذَ الْمُدْيَةَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكَ وَالْحَلُوبَ فَذَبَحَ لَهُمْ فَأَكَلُوا مِنَ الشَّاةِ وَمِنْ ذٰلِكَ الْعِذْقِ وَشَرِبُوا فَلَمَّا أَنْ شَبِعُوا وَرَوَوْا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُسْئَلُنَّ عَنْ هٰذَا النَّعِيمِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَخْرَجَكُمْ مِنْ بُيُوتِكُمُ الْجُوعُ ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوا حَتّٰى أَصَابَكُمْ هٰذَا النَّعِيمُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا نکلے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن یا ایک رات یعنی گھر سے پس گمان ملے ابوبکرؓ اور عمرؓ سے پس فرمایا کہ کس چیز نے نکالا تمکو تمہارے گھروں سے اسوقت یعنی کونسی چیز باعث ہوئی نکلنے کی اسوقت باوجودیکہ اسوقت مین عادت نہ تھی نکلنے کی کہا بھوک نے نکالا مجھکو یعنی شدت بھوک سے نکل آئے ہین فرمایا اور مجکو بھی قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہے البتہ نکالا اُس چیز نے کہ نکالا تمکو یعنی بھوک نے اُٹھو پس اُٹھے وہ ساتھ حضرت کے پس آئے حضرت ایک شخص کے یعنی مہمان انصار مین سے کہ نام اُسکا ابوالہیثم تھا پس نہ گمان وہ شخص نہ تھا اپنے گھر مین پس جب دیکھا حضرت کو اُسکی عورت نے کہا مرحبا یعنی خوشوقت آئے اور اہل مین آئے یعنی اپنے لوگون مین آئے پس فرمایا اُسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہان ہین فلانا یعنی خاوند تیرا کہا اُسنے کہ گیا ہے تا میٹھا پانی لاوے ہمارے لیے ناگہان آیا وہ شخص پس دیکھا طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور دونون اُرون اُنکے کے یعنی حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے پھر کہا اُسنے الحمد للہ نہین کوئی آج کے دن بزرگ تر باعتبار مہمانون کے مجھ سے یعنی میرے مہمان آجکے دن بزرگ تر ہین اورون کے مہمانون سے کہا راوی نے پس گیا وہ شخص یعنی لے گیا اُنکو اپنے باغ مین اور بچھا دیا بچھونا اُنکے لیے پھر گیا اپنے کھجور کے درخت کے پاس اور لایا اُنکے پاس خوشہ کھجورون کا اُسمین کھجورین نیم پختہ بھی تھین اور خشک بھی اور تر و تازہ بھی پس کہا اُسنے کھاؤ اُسمین سے اور لی اُسنے چھری یعنی بکری ذبح کرنیکے لیے پس فرمایا اُس کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بچ تو دودھ والی سے یعنی بکری دودھ دیتی ہوئی نہ ذبح کر پس ذبح کی اُسنے واسطے آنحضرت کے اور یارون اُنکے کے بکری پس پکی وہ بکری اور کھایا اُسمین سے اور خوشہ مین سے اور پیا پانی پس جبکہ پیٹ بھر کھانے سے اور پانی سے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ابی بکرؓ و عمرؓ کے قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہے البتہ پوچھے جاؤگے تم اُس نعمت سے اُن قیامت کے نکالا تمکو تمہارے گھرون سے بھوک نے پھر نہ پھرے تم یہانتک کہ پہونچی تمکو یہ نعمت نقل کی یہ مسلم نے ف بھوک نے نکالا اُس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے اظہار الم و محنت کا جواب سے درصورتیکہ بطریق شکوہ اور عدم رضا اور اظہار جزع کے نہو اور بھوک جب زور کی لگے اور مانع ہو نشاط عبادت اور کمال تلذذ سے ساتھ عبادت کے اور باعث ہو مشغولی خاطر کی تو کھانا اور علاج اُسکے دفع کا کرنا ساتھ کسی سبب کے اسباب مباحہ سے اور سعی کرنی اُسکے دفع مین جائز بلکہ لازم ہوتی ہے اور جانا بھی نزدیک دستون کے اور طلب کرنا طعام کا اُنسے وقت تیقن کے ساتھ قبول کرنے اُنکے کے بے تکلف اسوقت مین مباح ہوتا ہے بلکہ باعث زیادہ محبت کا ہے اور آیا ہے کہ جب صحابہ بھوکے ہوتے تھے حضرت پاس حاضر ہوتے اور دیکھتے بجمال بالکمال کو یعنی بھوک وغیرہ جاتا رہتا اور ساتھ نورانیت شہود کے سیر ہوتے اور اُٹھو خطاب کیا ساتھ صیغہ جمع کے یا تو مجازاً یعنی دیا اکثر کو حکم کُل کا یا اقل جمع دو ہین اور اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ جائز ہے سننا کلام عورت اجنبیہ کا اور کلام کرنا اُس سے بنا بر ضرورت کے اور اذن دینا اُسکا مہمان کو بیچ داخل ہونے گھر زوج کے درصورتیکہ امن ہو آفت سے اور تیقن ہو اُسکا کہ خاوند راضی ہوگا اُسکے آنیسے اور کہا الحمد للہ اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے شکر کرنا وقت ظہور نعمت کے اور مستحب ہے اظہار خوشی کا رو برو مہمان کے اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے کھانا میوہ کا پہلے لانا میوہ کا آگے مہمان کے اور جلدی سے لے آنا اُس چیز کا کہ موجود ہو اور پیٹ بھرا کہنا نووی نے اگر اس سے معلوم ہوا کہ پیٹ بھر کر کھانا حضرتؐ کے زمانہ مین بھی تھا اور روا ہے اور اسکی کراہت مین جو کچھ آیا ہے تو وہ محمول ہے اوپر اسکے کہ عادت و دوامت نکرے کہ یہ موجب سنگدلی اور فراموشی کا ہے حال محتاجون کے اور پوچھے جاؤگے آگے یہ سوال بعضون کے حق مین بطریق توبیخ و سرزنش کے ہوگا اور بعضون سے

ف یعنی بھوک نے جائز ہے اظہار الم و محنت کا جواب سے درصورتیکہ بطریق شکوہ اور عدم رضا اور اظہار جزع کے نہو اور بھوک جب زور کی لگے اور مانع ہو نشاط عبادت اور کمال تلذذ سے ساتھ عبادت کے اور باعث ہو مشغولی خاطر کی تو کھانا اور علاج اُسکے دفع کا کرنا ساتھ کسی سبب کے اسباب مباحہ سے اور سعی کرنی اُسکے دفع مین جائز بلکہ لازم ہوتی ہے اور جانا بھی نزدیک دستون کے اور طلب کرنا طعام کا اُنسے وقت تیقن کے ساتھ قبول کرنے اُنکے کے بے تکلف اسوقت مین مباح ہوتا ہے بلکہ باعث زیادہ محبت کا ہے اور آیا ہے کہ جب صحابہ بھوکے ہوتے تھے حضرت پاس حاضر ہوتے اور دیکھتے بجمال بالکمال کو یعنی بھوک وغیرہ جاتا رہتا اور ساتھ نورانیت شہود کے سیر ہوتے اور اُٹھو خطاب کیا ساتھ صیغہ جمع کے یا تو مجازاً یعنی دیا اکثر کو حکم کُل کا یا اقل جمع دو ہین اور اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ جائز ہے سننا کلام عورت اجنبیہ کا اور کلام کرنا اُس سے بنا بر ضرورت کے اور اذن دینا اُسکا مہمان کو بیچ داخل ہونے گھر زوج کے درصورتیکہ امن ہو آفت سے اور تیقن ہو اُسکا کہ خاوند راضی ہوگا اُسکے آنیسے اور کہا الحمد للہ اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے شکر کرنا وقت ظہور نعمت کے اور مستحب ہے اظہار خوشی کا رو برو مہمان کے اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے کھانا میوہ کا پہلے لانا میوہ کا آگے مہمان کے اور جلدی سے لے آنا اُس چیز کا کہ موجود ہو اور پیٹ بھرا کہنا نووی نے اگر اس سے معلوم ہوا کہ پیٹ بھر کر کھانا حضرتؐ کے زمانہ مین بھی تھا اور روا ہے اور اسکی کراہت مین جو کچھ آیا ہے تو وہ محمول ہے اوپر اسکے کہ عادت و دوامت نکرے کہ یہ موجب سنگدلی اور فراموشی کا ہے حال محتاجون کے اور پوچھے جاؤگے آگے یہ سوال بعضون کے حق مین بطریق توبیخ و سرزنش کے ہوگا اور بعضون سے

واسطے احسان جتانے و اظہار نعمت و کرامت کے بہر تقدیر ہر نعمت پر سوال و پرسش ہوگی کہ ادائے حق شکر اُسکے کیا یا نہیں نسأل اللہ العافیۃ فرح شرح **وذکر** حدیث ابی مسعود کان رجل من الانصار فی باب لولیمۃ اور ذکر کیگئی حدیث ابی مسعود انصاری کی کہ اول میں اُسکے یہ لفظ ہے کان رجل من الانصار باب ولیمہ میں کہ کتاب النکاح میں گذرا **الفصل الثانی** وفصل دوسری **عن** المقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ایما مسلم ضاف قوما فاصبح الضیف محروما کان حقا علی کل مسلم نصرہ حتی یاخذ لہ بقری لیلتہ وزرع لیلتہ رواہ ابو داؤد و روی والبیہقی فی شعب الایمان نحوہ وایما رجل ضاف قوما فاصبح الضیف محروما کان لہ ان یعقبھم بمثل قراہ رواہ ابو داؤد

روایت ہے مقدام بن معدیکرب سے کہ سنا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو مسلمان مہمان ہوا کسی کے یہاں پس صبح کی مہمان نے محروم یعنی رات کو مہمانی اُسکی نہ کی ہوگا حق اوپر ہر مسلمان کے مدد کرنے اُس کی کا یہاں تک کہ لیوے واسطے اُسکے مثل مہمانی اُسکی کے یعنی مقدار سیری اور کفایت مہمان کے مال اور زراعت اُسکی سے یعنی جسکے یہاں مہمان ہوا ہے نقل کی بیہقی اور ابو داؤد نے اور بیہقی اور روایت ابو داؤد کی یوں ہے جو شخص کہ مہمان ہوا ایک قوم کے یہاں و رنہ مہمانی کی اُنھوں نے اُسکی پونچتا ہے مہمان کو یہ کہ پھچا کرے واسطے اُنکے سے مقدار مہمانی اپنی کے **ف** ظاہر اس حدیث سے بھی وجوب ضیافت کا معلوم ہوتا ہے تاویل اور توجیہ اسکی بھی وہی ہے کہ مذکور ہوئی بیچ حدیث عقبۃ بن عامر کے **ع** **وعن** ابی الاحوص الجشمی عن ابیہ قال قلت یا رسول اللہ ارایت ان لم نقرہ فلم یقرنی ولم یضفنی ثم مر بنا بعد ذلک اقریہ او اجزیہ قال بل اقروہ رواہ الدارمی

اور روایت ہے ابی الاحوص جشمی سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی مالک بن نضلہ سے کہ صحابی تھے کہا میں نے یا رسول اللہ خبر دو ہم کو اگر گذروں میں کسی شخص پر پس نہ مہمانی کرے میری اور نہ ادا کرے حق ضیافت میری کا پھر گذرے وہ شخص مجھ پر بعد اسکے کیا مہمانی کروں میں اُسکی یا بدلہ لوں میں اُس سے یعنی میں بھی وہی معاملہ کروں جو اُسنے کیا فرمایا بلکہ مہمانی کر اُسکی روایت کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی بُرائی کے بدلے میں بُرائی نہ کرنی چاہیے بلکہ نیکی کرنی چاہیے **ے** بدی را بدی سہل باشد جزا نیکی جوئی احسان الی من اساء بچ **وعن** انس قال وعدنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتاہ رجل فقال یا رسول اللہ ان سعد بن عبادۃ یقرئک السلام ورحمۃ اللہ فقال وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ ولم یسمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی سلم ثلاثا ورد علیہ سعد ثلاثا ولم یسمعہ فرجع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتبعہ سعد فقال یا رسول اللہ بابی انت وامی ما سلمت تسلیمۃ الا ھی باذنی ولقد رددت علیک ولم اسمعک احببت ان استکثر من سلامک ومن البرکۃ ثم دخلوا البیت فقربت لہ زبیبا فاکل بعض النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما فرغ قال اکل طعامکم الابرار وصلت علیکم الملائکۃ وافطر عندکم الصائمون رواہ فی شرح السنۃ

اور روایت ہے انس سے یا غیر اُنکے سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اذن چاہا واسطے آنیکے اوپر سعد بن عبادہ کے پس کہا سلام ہے تیرا اور رحمت اللہ کی یعنی آوان میں گھر میں پس کہا سعد نے اور اوپر تمھارے بھی سلام اور رحمت خدا کی اور نہ سُنایا یہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی یہ جواب یہاں تک کہ سلام کہا حضرت نے تین بار اور جواب یا سعد نے اُنکو تین بار اور نہ سُنایا اُنکو یعنی یہ جواب سلام کا پکارکر بہ اکہ حضرت سُنتے پس پھرے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف گھر اپنے کے اور پیچھے پیچھے حضرت کے آئے سعد اور کہا یا رسول اللہ قربان ہو باپ میرا اور ماں میری تمھارے اوپر نہیں سلام کیا آپنے کسی بار مگر کہ وہ تھا بیچ دونوں کانوں میرے کے یعنی میں سُنتا تھا اور تحقیق جواب دیا میں نے تمکو ولیکن نہ سُنایا میں نے آپکو دوست رکھا میں نے یہ کہ بہت حاصل کروں میں سلام تمھارے اور برکت یعنی بسبب سلام و کلام آپکے پھر آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور سعد اور جو کہ ساتھ حضرت کے تھے سعد کے گھر میں پس حاضر کیے سعد نے آگے حضرت کے انگور خشک پس کھائے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس جب فارغ ہوئے کہا کھاویں کھانا تمھارا نیک اور استغفار کریں تمھارے لیے فرشتے اور افطار کریں نزد یک تمھارے روزہ دار نقل کی یہ شرح السنہ میں **ف** یہ دعا کی آنحضرت نے اُنکے حق میں بچ **وعن** ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المؤمن وسئل الایمان کمثل الفرس فی اعنتہ

یعود ثم ترجع الی اخیہ وان المؤمن یسوقہ اللہ تعالیٰ الی الایمان فما یصبر علیہ احد الا المؤمن رواہ البیہقی فی شعب الایمان وابو نعیم فی الحلیۃ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا مثال مومن کی اور مثال ایمان کی مانند مثل گھوڑے کے ہے بیچ رسی اپنی کے جولائی کرتا ہے پھر پھیرتا ہے طرف رسی اپنی کے اور تحقیق مومن غفلت کرتا ہے پھر پھرتا ہے طرف ایمان کے پس کھلاؤ کھانا اپنا متقیوں کو اور دو عطا اپنی سب مسلمانوں کو نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں اور ابو نعیم نے کتاب حلیہ میں **ف** اُخیہ کہتے ہیں اُس لکڑی کو کہ دونوں سرے اُسکے دیوار میں مضبوط گاڑ دیتے ہیں اور اُسمیں رسی سے گھوڑے وغیرہ کو باندھ دیتے ہیں اور اُسکے پاس گھاس وغیرہ ڈال دیتے ہیں پس فرمایا کہ حال مومن کا بہ نسبت ارتباط ایمان کے حال اُس گھوڑے کا سا ہے کہ اخیہ سے بندھا ہوا ادھر اُدھر جولائی کرتا ہے پھر اپنے اخیہ کے پاس آکر کھڑا ہوتا ہے یعنی ایسے ہی مومن بحکم جبلت طبعی کے کبھی گرفتار گناہ میں ہو جاتا ہے لیکن آخر کو نادم ہوتا ہے اور استغفار کرتا ہے اور تدارک عبادت فوت ہوئی کا کر کر کمال ایمان کا حاصل کرتا ہے اور یہی مراد ہے اس عبارت سے کہ مومن غفلت کرتا ہے آخر اور پس کھلاؤ آخر یہ جزا شرط محذوف کی ہے یعنی جب حکم ایمان کا حال اخیہ کا ہوا تو پس قوی کر ان چیزوں کو کہ وسائل ہیں درمیان تمہارے اور درمیان ایمان کے کہ عمدہ اُنکا کھانا کھلانا ہے اور تخصیص اُسکی متقیوں کے لیے اس لیے کی کہ وہ کھا کر عبادت کریں گے اُسکا ثواب تمکو بھی ہوگا اور دعا کرینگے تمہارے حق میں قبول ہوگی پس تخصیص تقیا کی ساتھ کھانا کھلانے کے اس سبب سے ہے اور مطلق احسان و اعانت سب مومن کی کرنی چاہیے جیسے کہ فرمایا دو عطا اپنی آخر ۱۲ منہ ع **وعن** عبد اللہ بن بسر قال کان لنبی صلی اللہ علیہ وسلم قصعۃ یحملہا اربعۃ رجال یقال لہا الغراء فلما اضحوا وسجدوا الضحی اتی بتلک القصعۃ وقد ثرد فیہا فالتفوا علیہا فلما کثروا جثا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اعرابی ما ہذہ الجلسۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ جعلنی عبدا کریما ولم یجعلنی جبارا عنیدا ثم قال کلوا من حوالیہا ودعوا ذروتہا یبارک فیہا رواہ ابو داؤد اور روایت ہے عبد اللہ بن بسر سے کہ کہا تھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک کٹھڑا اُٹھاتے تھے اُسکو چار شخص یعنی جب کھانا اُسمیں ڈالا جاتا تو ایسا بھاری ہو جاتا کہ چار آدمی اُٹھاتے یا بسبب بڑا ہونے کے خالی بھی ایسا بھاری تھا کہا جاتا تھا اُسکو غراء پس جب وقت چاشت کا ہوتا اور پڑھتے نماز چاشت کی لایا جاتا وہ کٹھڑا اور تیار کیا جاتا ثریدا اُسمیں پس جمع ہو بیٹھتے گرد اُسکے لوگ پس جب بہت ہو جاتے لوگ گھٹنوں پر بیٹھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی بسبب تنگی جگہ کے پس کہا ایک گنوار نے کیا ہے یہ بیٹھنا یعنی لائق آپکے رتبہ کے نہیں پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے گردانا مجکو بندہ تواضع کرنے والا یعنی اور اس طرح بیٹھنا اقرب ہے طرف تواضع کے اور نہیں گردانا مجکو سرکش ضدی پھر فرمایا کھاؤ اُسکے کناروں سے اور چھوڑ دو اُسکی بلندی یعنی بیچ کا کھانا برکت بجا دیگی اُسمیں نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** غراء کے معنی ہیں روشن یا مُسکا اس لیے رکھا گیا کہ بسبب بڑے ہونیکے ظاہر و کشادہ تھا اور برکت بجا دیگی یعنی اس طرح کھانا سبب کثرت برکت کا کٹھڑے میں بخلاف اسکے کہ جب کھایا جاوے درمیان میں سے تو برکت منقطع ہو جاتی ہے اسفل اُسکے سے ۱۲ منہ ع **وعن** وحشی بن حرب عن ابیہ عن جدہ ان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا یا رسول اللہ انا نأکل ولا نشبع قال فلعلکم تفترقون قالوا نعم قال فاجتمعوا علی طعامکم واذکروا اسم اللہ یبارک لکم فیہ رواہ ابو داؤد اور روایت ہے وحشی بن حرب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُنھوں نے نقل کی وحشی کے دادا سے یہ کہ اصحاب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا یا رسول اللہ ہم کھاتے ہیں یعنی بہت اور پیٹ نہیں بھرتا یعنی اور ہم ارادہ کرتے ہیں قناعت کا اور قوت کا طاعت پر فرمایا شاید کہ تم جُدا جُدا کھاتے ہو عرض کیا اُنھوں نے کہ ہاں فرمایا پس جمع ہوا کرو تم اپنے طعام پر اور یاد کیا کرو نام اللہ کا برکت دیجاوے تمہارے لیے اُسمیں نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** وحشی کے دادا کا نام بھی وحشی بن حرب تھا وہ قاتل تھا سید الشہدا حمزہ بن عبد المطلب چچا آنحضرتؐ کا کہ روز اُحد کے اُنکو قتل کیا تھا جب وہ کافر تھا پھر اسلام لایا بعد

ع یعنی اس حال میں کہ کھانا کھاتے تھے ۱۲ منہ

ع یعنی قوی کر ان چیزوں کو کہ وسائل ہیں درمیان تمہارے اور درمیان ایمان کے ۱۲ منہ

ع یعنی تخصیص اُسکی متقیوں کے لیے اس لیے کی کہ وہ کھا کر عبادت کریں گے ۱۲ منہ

ع یعنی جب کھانا اُسمیں ڈالا جاتا تو ایسا بھاری ہو جاتا کہ چار آدمی اُٹھاتے ۱۲ منہ

غزوہ طائف کے اور وسیلہ کذاب کو قتل کیا اُسنے اور جمع ہونا طعام پر اور ذکر کرنا نام خدا تعالیٰ کا سو ایک باعث برکت ہے اور اگر دو نون جمع ہون برکت زیادہ ہوگی اور باعث زیادتی ذکر کا ہوگا اور یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَأْكُلُوا جَمِيعًا أَوْ أَشْتَاتًا محمول ہے رخصت پر یا واسطے دفع حرج اُس شخص کے فرمایا کہ ہوا کیلا۔ ح **الفصل الثالث** فصل تیسری **عَنْ** اَبِیْ عَسِیْبٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلًا فَمَرَّ بِيْ فَدَعَانِيْ فَخَرَجْتُ اِلَيْهِ ثُمَّ مَرَّ بِاَبِيْ بَكْرٍ فَدَعَاهُ فَخَرَجَ اِلَيْهِ ثُمَّ مَرَّ بِعُمَرَ فَدَعَاهُ فَخَرَجَ اِلَيْهِ فَانْطَلَقَ حَتّٰى دَخَلَ حَائِطًا لِبَعْضِ الْاَنْصَارِ فَقَالَ لِصَاحِبِ الْحَائِطِ اَحْصِصْ بُسْرَ اَقْيَاءٍ بِمِدْيٰ فَوَضَعَهُ فَاَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ بَارِدٍ فَشَرِبَ فَقَالَ لَتُسْئَلُنَّ عَنْ هٰذَا النَّعِيْمِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ فَاَخَذَ عُمَرُ الْعِذْقَ فَضَرَبَ بِهِ الْاَرْضَ حَتّٰى تَنَاثَرَ الْبُسْرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَمَسْئُوْلُوْنَ عَنْ هٰذَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ نَعَمْ اِلَّا مِنْ ثَلٰثٍ خِرْقَةٍ لَفَّ بِهَا الرَّجُلُ عَوْرَتَهُ اَوْ كِسْرَةٍ سَدَّ بِهَا جَوْعَتَهُ اَوْ مَحْوِيَدَخَلَ فِيْهِ مِنَ الْحَرِّ وَالْقَرِّ رَوَاهُ اَحْمَدُ اَلَيْهِقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَرَوَايَتِ بَيْهَقِيْ سے کہ ابی عسیب سے کہ کہا نکلے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات گھر سے پس گذرے مجھ پر پس بلایا مجکو پس نکلا میں طرف اُنکے پھر گذرے ابی بکر صدیق پر پس بلایا اُنکو پس نکلے وہ طرف حضرت کے پھر گذرے عمر پر پس بلایا اُنکو پس نکلے وہ طرف اُنکے پھر چلے آنحضرت یہان تک کہ آئے ایک باغ مین کہ تھا بعض انصار کا پس کہا باغ والے کو کھلا سکمکو کھجور پس لایا وہ خوشہ کھجوروں کا اور رکھا اُسکو پس کھایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اُنکے صحابہؓ نے پھر منگوایا پانی ٹھنڈا پس پیا یعنی آنحضرت نے اور صحابہؓ نے پھر فرمایا کہ البتہ سوال کیے جاؤگے تم اس نعمت سے دن قیامت کے کہا راوی نے پس لیا حضرت عمرؓ نے خوشہ خرما اور مارا اُسکو زمین پر یہان تک کہ بکھر گئین کھجورین کچی طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر کہا یا رسول اللہ تحقیق ہم البتہ سوال کیے جاوینگے اُس سے دن قیامت کے فرمایا ہان یعنی پوچھے جاؤگے ہر نعمت قلیل و کثیر سے مگر تین چیزون سے سوال نہوگا ایک کپڑا کہ ڈھانکے ساتھ اُسکے آدمی ستر اپنا یا ٹکڑا روٹی کا کہ بند کرے ساتھ اُسکے بھوک اپنی کو یا سوراخ کہ داخل ہوا تھا مین مارے گرمی اور سردی کے نقل کی یہ احمد اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** بعض انصار کا احتمال ہے کہ وہ ابو الہیثم اور قضیہ متعدد اور یہ بھی احتمال ہے کہ کوئی اور ہو انصار مین سے اور مارا اُسکو آخر یہ واقعہ ہوا حضرت عمرؓ سے بسبب کمال خوف و ہیبت الٰہی کے بیچ سوال نہ کرنے کے امور جزئیہ اور کلیہ سے اور لفظ حجر ساتھ پیش ح مہملہ کے معنی برہ کے اور ایک نسخہ صحیحہ مین ساتھ پیش جیم کے ہے معنی سوراخ کے یعنی چھوٹا سا مکان ہو مانند سوراخ چوہے کے کہ یہ تکلف داخل ہوا سمین بسبب گرمی اور سردی کے **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَتِ الْمَائِدَةُ فَلَا يَقُوْمُ رَجُلٌ حَتّٰى تُرْفَعَ الْمَائِدَةُ وَلَا يَرْفَعُ يَدَهُ وَاِنْ شَبِعَ حَتّٰى يَفْرُغَ الْقَوْمُ وَلْيَعُدْ رِفَاقًا ذٰلِكَ يُخَجِّلُ الْجَلِيْسَ فَيَقْبِضُ يَدَهُ وَعَسٰى اَنْ يَكُوْنَ لَهُ فِي الطَّعَامِ حَاجَةٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبوقت کہ بچھایا جاوے دسترخوان پس نہ اٹھ کھڑا ہو کوئی شخص یہان تک کہ اُٹھایا جاوے دسترخوان اور نہ اُٹھاوے ہاتھ اپنا اگرچہ پیٹ بھر گیا ہو یہان تک کہ فارغ ہو قوم اور چاہیے کہ اگر عذر کرے یعنی اگر اٹھ کھڑا ہو یا ہاتھ کھانے سے کھینچے پہلے ہاتھ کھینچے قوم کے تو چاہیے کہ عذر اپنا ظاہر کرے اس لیے کہ یہ شرمندہ کرتا ہے ہمنشین اُسکے کو پس سمیٹ لیگا وہ ہاتھ اپنا اور شاید کہ ہو واسطے اُسکے کھانے کی خواہش نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** اس سے نکالا ہے علما نے کہ ہاتھ کھانے سے نہ کھینچے پہلے ہمسایون کے اگر وہ بعد ہاتھ کھینچنے اُسکے کے ملاحظہ اور شرم کریں کھانے مین اور اگر کم خورد ہو تو تھوڑا تھوڑا کھاوے تا آخر تک موافقت مہمانون کی کرسکے **وعن** جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ مَعَ قَوْمٍ كَانَ اٰخِرَ مَنْ يَرْفَعُ يَدَهُ اَكْلًا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مُرْسَلًا اور روایت ہے امام جعفر صادق بن محمدؒ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی امام محمد باقرؒ سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب کھاتے ساتھ لوگون کے ہوتے آخر سب کے از روے کھانے کے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین یعنی مرسل چنانچہ لفظ

ف ہمین ہے کہ وہ ابو الہیثم اور قضیہ متعدد اور یہ بھی احتمال ہے کہ کوئی اور ہو انصار مین سے

مرسل کا اصول معتمدہ اور نسخ صحیحہ مین ہے ف امام محمد باقر تابعی مین سمع ہے انکو اپنے والد بزرگوار امام زین العابدین اور جابر بن عبداللہ سے پس حدیث مرسل ہے اور آخر سب کے آئم یعنی آخر تک کھاتے تھے حضرت اور ہاتھ پہلے نہ کھینچتے تھے قوم سے یا اول مین نہ کھاتے یا کم کھاتے اور آخر مین کھاتے تا لوگ شرمندہ نہوان اور ہاتھ کھانیسے نہ کھینچین شرح ع وعن اسماء بنت یزید قالت اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بطعام فرمق علیہ فاقبل یاکل منہ فقال لا تجمعن جوعا وکذب باکل وابن ماجۃ اور روایت ہے اسما بیٹی یزید کی سے کہ کہا ملا یا نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے طعام پس روبرو لایا گیا ہمارے طعام پس کہا ہمنے نہین رغبت رکھتے ہم اسکی یعنی واقع مین بھوکے تھے لیکن بسبب عادت کے اسطرح کہدیا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ جمع کرو بھوکا و جھوٹ کو نقل کی یا بن ماجہ نے ف یعنی بھوکے ہو اور تکلف جھوٹ کہتے ہو کہ ہم بھوکے نہین پس دفع ضرر حاصل کرتے ہو ایک دنیا کا کہ رنج بھوک کا ہے اور دو سرا دین کا کہ گناہ جھوٹ کا ہے شرح ع وعن عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعشوا جمیعا ولا تفرقوا فان البرکۃ مع الجماعۃ رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہے عمر بن الخطاب سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھاؤ اکٹھے ہو کر اور مت کھاؤ جدا جدا اس لیے کہ برکت ہوتی ہے ساتھ جماعت کے نقل کی یا بن ماجہ نے وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من السنۃ ان یخرج الرجل مع ضیفہ الی باب الدار رواہ ابن ماجۃ وروی البیھقی فی شعب الایمان عنہ وعن ابن عباس قال فی اسنادہ ضعف اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سنت سے ہے یہ کہ نکلے آدمی ساتھ مہمان اپنے کے دروازہ گھر تک یعنی واسطے اکرام مہمان کے نقل کی یا بن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ابو ہریرہ سے اور ابن عباس سے اور کہا بیہقی نے کہ اسکی سند مین ضعف ہے ف سنت سے ہے یعنی عادت قدیم اور فطرت سلیمہ سے ہے یہ بات یا میری سنت اور طریقہ سے ہے اور ضعف ہے لیکن قوت حاصل ہے بسبب تعدد اسناد کے معہذا فضائل اعمال مین حدیث ضعیف بھی مقبول ہے ع وعن عبداللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخیر اسرع الی البیت الذی یوکل فیہ من الشجرۃ الی سنام البیت رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر یعنی روزی اور برکت اور بھلائی زیادہ سرایت کرتی ہے طرف اس گھر کے کہ کھایا جاوے اسمین طعام چھوہارے سے طرف کوہان اونٹ کے نقل کی یا بن ماجہ نے ف کوہان اونٹ کا پہلے سب اعضاء سے کاٹتے ہین اور رکھاتے ہین بسبب نے یادہ لذیذ ہونے اسکے کے پس فرمایا کہ جیسے کوہان پر چھوہری جلد پونہچتی ہے اس سے زیادہ جلد خیر پونہچتی ہے اس گھر مین کہ جسمین کھانا کھلایا جاتا ہے مہمانون کو ع **باب** یہ باب متعلق پہلے باب کے ف اور بعضے نسخے مین باب فی اکل المضطر ع وھذا الباب خال عن الفصل الاول اور یہ باب خالی ہے فصل اول سے ف اور بعضے نسخے مین لفظ والثالث کا بھی واقع ہوا ہے بعد لفظ الاول کے اس لیے کہ اس باب مین فصل ثالث بھی نہین لیکن نسخہ اول صحیح تر ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ مصنف بے حال مصابیح کے ہے کہ فصل اول اس باب مین نہین رکھتی اور ثالثا تیسری فصل کا مصنف کے اختیار مین ہے اور فعل اسکا ہوا حتیاج اسکے بیان کی نہین رکھتا اور یہ بھی ہے کہ مصنف عادت اسکے بیان کی نہین رکھتا جیسے کہ باب تغلیظ الوانی کہ آگے آویگا فصل تیسری نہین رکھتا اور نہ کہا کہ یہ باب خالی ہے فصل تیسری سے شرح **الفصل الثانی** فصل دوسری ع وعن الحجیج العامری انہ اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما یحل لنا من المدینۃ قال ما طعامکم قلنا التمر ونصطبح قال ابو نعیم مسترہ فی محفۃ قدح وفی روایۃ قدح غدوۃ وقدح عشیۃ قال ذاک وابی الجوع فاحل لھم المدینۃ علی ھذا رواہ بحال رواہ ابو داؤد اور روایت ہے فجیح عامری سے کہ وہ آیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کیا حال ہے واسطے ہمارے مدینہ سے فرمایا کیا ہے مقدار طعام تمھارے کی کہا ہمنے شام کو ایک پیالہ پیتے ہین دودھ کا اور صبح کو پیتے ہین ایک پیالہ کہا ابو نعیم نے کہ راوی اس حدیث کا ہے بیان کیا واسطے میرے عقبہ نے کہ شیخ ہے ابو نعیم کا ایک پیالہ دودھ کا صبح کو اور ایک پیالہ دودھ کا شام کو فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مقدار طعام کہ مذکور ہوا قسم ہے باپ اپنے کے موجب بھوک کا ہے پس حلال کیا واسطے انکے مدار اس حالت مین نقل کی یا ابو داؤد نے ف کیا حلال ہے آئم مقتدا کو اسکا سوال کرنا حالت اضطرار ہے

کہ اُسمین مردار اور جو کچھ کہ حرام ہے کھانا اُسکا حلال ہو جاتا ہے یعنی حد ضطرار کی کیا ہے اور بھوک کس قدر ہو کہ جسمین حرام مباح ہوا گرچہ ظاہر عبارت یہ ہے کہ کیا چیز اور کس مقدار حلال ہے ہمارے لیے مردار سے و مقصود یہ نہین ہے ورنہ جواب بلکہ مقصود وہ ہے کہ جو اول مذکور ہوا اور یہ لفظ ابو داؤد کے ہین اور کتاب طبرانی وغیرہ مین یون آیا ہے مایحل لنا المیتۃ ساتھ پیش ہی کے یعنی کونسی حالت ہے کہ حلال کرتی ہے ہمارے لیے مُردار کے کھانے کو اور یہ عبارت ظاہر تر ہے بہ نسبت دلالت مقصود کے کذا قال التورپشتی اور کیا ہے مقدار طعام تمہارے کی یعنی کسقدر طعام پاتے ہو بیان کرو تا حال تمھاری بھوک کا معلوم ہو کہ حد ضطرار کو پہنچتی ہے یا نہین گویا کہ مخاطب جماعت کو کیا اگرچہ سائل وہی فجیع عامری تھا تا حکم عام ہو اور فجیع جواب مین بھی صیغہ جمع کا لایا کہ کہا کہنے پر جواب اس سوال کے اور صبوح ساتھ زبر کے کہتے ہین صبح کے کھانے پینے کو اور غبوق ساتھ زبر کے کہتے ہین شام کے کھانے پینے کو اور بیان تفسیر کی ساتھ پینے پیالہ دودھ کے جیسے کہ کہا ابو نعیم نے آخر مین یہ تفسیر راوی کی ساتھ سماع کے ہو یا واقع ہوئی بالعرف روایۃ نہین حاصل یہ کہ تفسیر راوی کی معتبر ہے اور قسم باپ اپنے کی آخر قسم کھائی حضرت نے پہلے منع ہونے سے یعنی حکم غیر اللہ کے قسم کھانے کا پیچھے نازل ہوا ہو اور یا بے قصد حضرت کی زبان سے بجبر عادت کے نکل گئی ہو اور اس حالت مین یعنی مردار کو کیا حلال اس حالت مین کہ ایک پیالہ دودھ کا صبح کو اور ایک پیالہ دودھ کا شام کو پاتے تھے گویا کہ فرمایا کہ یہ کیا کفایت کرتا ہوگا جماعت مین تم تب بھوکے رہتے ہوگے یہ حالت اضطرار کی ہے کہ مردار اُسمین حلال ہوتا ہے شرح وَعَنْ اَبِیْ وَاقِدِ اللَّیْثِیِّ اَنَّ رَجُلًا قَالَ رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا نَکُوْنُ بِاَرْضٍ فَتُصِیْبُنَا بِھَا الْمَخْمَصَۃُ فَمَتٰی یَحِلُّ لَنَا الْمَیْتَۃُ فَقَالَ مَا لَمْ تَصْطَبِحُوْا اَوْ تَغْتَبِقُوْا اَوْ تَحْتَفِئُوْا بِھَا بَقْلًا فَشَاْنُکُمْ بِھَا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاِذَا لَمْ تَجِدُوْا اِلَّا اَنْ تَجُوْعُوْا اَوْ تَعْبُرُوْا اَوْ تَحْتَفِئُوْا بِھَا بَقْلًا فَشَاْنُکُمْ بِھَا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَالدَّارِمِیُّ وَلَمْ یَجِدُوْا وَبَقْلَۃً کَاکُلُوْنَھَا حَلَّتْ لَکُمُ الْمَیْتَۃُ رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ اور روایت ہے ابی واقد لیثی سے یہ کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ ہم ہوتے ہین ایک زمین مین یعنی کبھی ایسی ایک جگہ مین پہونچتے ہین کہ کچھ کھانے کی قسم سے نہین پاتے ہین پس پہونچتی ہے ہمکو اُس مین مین حالت مخمصہ کی یعنی بھوک کی پس کب حلال ہوتا ہے ہمارے لیے مردار فرمایا جسوقت تک صبح کو نہ پاؤ یا شام کو نہ پاؤ یعنی قسم کھانے پینے کی چیز سے یا نہ پاؤ اُس مین مین قسم ترکاری سے یعنی کچھ نکو میسر تو پس حال تمھارا ساتھ مردار کے ہے یعنی کھاؤ مردار اب راوی حاصل معنی حدیث کے بیان کرتا ہے کہ معنی حدیث کے یہ ہین جسوقت کہ نہ پاؤ تم کھانے پینے کی چیز روز اور نہ شب مین اور اسی طرح نہ پاؤ ترکاری اور مانند اسکے قسم گھاس اور پتون درخت کے سے کہ کھاؤ اور ساتھ اُسکے سد رمق کرو حلال ہے واسطے تمھارے مردار نقل کی تیاری نے ف جاننا چاہیے کہ ان دونون حدیثون مین ظاہر مین تعارض ہے پس لیے کہ پہلی حدیث مین با وجود قدرت کے دودھ پینے پر صبح کو اور شام کو اثبات بھوک اور مخمصہ کا کیا اور کھانا مردار کا مباح کیا اور دوسری حدیث مین شرط کیا نہ پانا کھانے پینے کا صبح شام کو بلکہ اس سے بھی زیادہ تنگی کی وقت پانے گھاس اور پتون کے بھی بھوک متحقق نہین ہوتی اور مردار مباح نہین ہوتا اور بسبب اختلاف ان دونون حدیثون کے اختلاف ہوا درمیان علماء مذہب کے مذہب امام ابو حنیفہؒ کا یہ ہے کہ حلال نہین کھانا مردار سے مگر پہنچے حالت خوف ہلاک کے واسطے سد رمق کے اور اسیقدر کہ سد رمق کرے یعنی جان بچ رہے اور ایک قول امام شافعیؒ کا بھی ایسا ہی ہے اور یہ تنگ ہے اور ساتھ احتیاط و تقوی کے نزدیک تر اور مذہب امام مالکؒ اور احمدؒ کا اور ایک قول امام شافعیؒ کا یہ ہے کہ جب اس مقدار نہ پائے کہ جس سے سیر ہو جائے اور حاجت نفس کی متقضی ہو حلال ہے کھانا مردار کا یہانتک کہ روا کرے حاجت اپنے نفس کی یعنی قوت ہو اور سیری حاصل ہو جائے اور اس قول مین ائرہ مسامحت کا اور رخصت کا وسیع ہے حاصل یہ کہ معتبر نزدیک امام ابو حنیفہؒ کے سد رمق ہے اور نزدیک ائمہ ثلاثہ کے حاصل کرنا قوت کا اور دلیل انکی حدیث اول ہے کہ با وجود ایک پیالہ دودھ کے وزمین اور ایک پیالہ کے رات مین کہ بے شک و شبہ سد رمق اور اقامت نفس اُس سے حاصل ہو جاتی ہے اگرچہ سیری حاصل نہو کھانا مردار کا حلال کیا پس معلوم ہوا کہ حد ضطرار کی کہ بسبب اُسکے مُردار مباح ہوتا ہے نہ حاصل ہونا سیری کا ہے اور کھانا مردار کا بقدر قوت کے درست ہے اور دلیل امام ابو حنیفہؒ کی دوسری حدیث ہے جیسے کہ تقریر کی مین نے اور یہ جواب ہے تیسرے قول مین حدیث اول کا اور تطبیق دیتے ہین دونون حدیثون مین اسطرح کہ ایک پیالہ دودھ کا صبح کو پینا اور ایک شام کو کہ حدیث قول مین آیا ہے بر سبیل اشتراک کے تھا قوم مین نہ واسطے ہر ایک کے جدا جدا چنانچہ صیغہ جمع کا طعامکم مین

دلالت کرتا ہے پس اور سوال فتح حامی کا اپنے ہی نفس کیلیے نہ تھا بلکہ جانب قوم سے تھا کہ انکی طرف سے آکر سوال کیا اور اسی لیے کہا ما یحل لنا اور آمین شہنشہین کہ مہنا پالہ کا جماعت کثیرہ مین کفایت نہین کرتا سد رمق کے لیے اور ہر گز ذرہ بھی بھوک کو نہین دفع کرتا ہان اگر ہر ایک کے لیے ایک ایک پیالہ ہو کفایت کرے کذا قال التورپشتی ۱۲ منہ ۔ **باب الاشربۃ** باب ہے پیچ بیان پینے کی چیزون کے **الفصل الاول** فصل پہلی **عن انس قال کان** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتنفس فی الاناء ثلثا متفق علیہ وزاد مسلم فی روایۃ ویقول انہ امرء وابقی وامرأ روایت ہے انس رض سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دم لیتے درمیان پانی پینے کے تین بار نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا مسلم نے ایک روایت مین اور فرماتے حضرت یہ کہ اسطرح پینا یعنی کئی دفع کر کر خوب سیراب کرتا ہے اور دفع کرتا ہے پیاس کو اور بہت صحت بخشتا ہے بدن کو اور خوب ہضم ہوتا ہے اور بہت سبک جاتا ہے معدہ مین ف دم لیتے یعنی تین دم مین پیتے اور یہ باعتبار اکثر کے ہے اس لیے کہ بعضی روایتون مین دو دم مین بھی پینا آیا ہے حضرت کا اور تین دم یا دو دم مین جو پیتے تو ہٹا کر برتن منہ سے جدا کر لیتے **وعن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتنفس ثلثا متفق علیہ** اور روایت ہے ابن عباس رض سے کہا منع کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پینے سے مشک کے دہانہ سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف علت نہی کی یہ ہے کہ پانی کپڑون پر گرتا ہے اور فتہ پیدا معدہ کو مضر ہوتا ہے اور بطور مسنون نہین پیا جاتا ۱۲ منہ **وعن** ابی سعید الخدری رض قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یشرب احد من فی السقاء وزاد فی روایۃ او یعلق اسقاء ہ متفق علیہ **وعن** ابی ہریرۃ رض قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یشرب الرجل قائما رواہ مسلم اور روایت ہے ابی سعید خدری رض سے کہ کہا منع کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ موڑنے مشک کے سے یعنی منہ موڑ کر پینے سے اور زیادہ کیا راوی نے ایک روایت مین یہ کہ منہ موڑنا مشک کا یہ کہ اٹکے سر اسکا پھیر دیوے اس سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ایک اور روایت مین آیا ہے کہ آنحضرت نے مشک کے دہانہ سے پیا پس چہ حدیث دوسری فصل مین آویگی اس سے جواز اسکا معلوم ہوتا ہے پس بعضون نے کہا کہ نہی بڑی مشک مین ہے کہ فراخ ہوتا ہے دہانہ اسکا اور پینا آنحضرت کا محمول ہے چھوٹی مشک پر اور بعضون نے کہا منع دوام اور عادت کرنے سے ہے تا دہانہ مشک مین رفتہ رفتہ بو نہ آنے لگے اور اگر گاہے ماہے ہو ممنوع نہین یا اباحت در صورت ضرورت و احتیاج کے ہے اور نہی در صورت عدم احتیاج و ضرورت کے تا مبادا مشک مین کوئی موذی جانور ہو جیسے کہ ایک روایت مین آیا ہے کہ ایک شخص نے پانی دہانہ سے پیا اسکے اندر سے ایک سانپ نکل آیا یا نہی ناسخ اباحت کی ہے واللہ اعلم ۱۲ منہ **وعن** انس رض **نہی** عن الشرب من فی السقاء صلی اللہ علیہ وسلم ان یشرب الرجل قائما رواہ مسلم اور روایت ہے انس رض سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ آپنے منع فرمایا اس سے کہ پیوے آدمی کھڑے ہو کر نقل کی یہ مسلم نے **وعن** ابی ہریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یشربن احدکم قائما فمن نسی فلیستقئ رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پیوے کوئی تم مین سے کھڑا ہو کر پس جو کوئی بھولے سے کھڑا ہو کر پیوے پس چاہیے کہ قے کر ڈالے نقل کی یہ مسلم نے ف یہ امر استحباب کے لیے ہے پس مستحب ہے کھڑے ہو کر پینے والے کے لیے قے کر ڈالنا اسکا موجب اس حدیث صحیح صریح کے اور کہا قاضی نے کہ یہ نہی قبیلہ تادیب و ارشاد سے ہے طرف ولی کے نہ یہ کہ نہی تحریمی ہے کہ معارض ہوا سکے وہ کہ روایت کیا گیا ہے کہ آنحضرت نے کیا خلاف اسکے ایک بار یا دو بار ۱۲ منہ **وعن** ابن عباس رض قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بدلو من سقایۃ زمزم فشرب منہ وہو قائم متفق علیہ اور روایت ہے ابن عباس رض سے کہ کہا لایا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ڈول زمزم کے پانی کا پس پیا اس حال مین کہ تھے کھڑے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** علی رض انہ صلی الظہر ثم قعد فی حوائج الناس فی رحبۃ الکوفۃ حتی حضرت صلوۃ العصر ثم اتی بماء فشرب وغسل وجہہ ویدیہ ورأسہ ورجلیہ ثم قام فشرب فضلہ وہو قائم ثم قال ان ناسا یکرہ احدہم الشرب قائما وان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صنع مثل ما صنعت رواہ البخاری اور روایت ہے حضرت علی رض سے کہ انھون نے نماز ظہر کی پھر بیٹھے واسطے فیصلہ کرنے جھگڑے لوگون کے بیچ چبوترہ کوفہ کے یہانتک کہ آیا وقت نماز عصر کا پھر لایا گیا پانی پس پیا یعنی پہلے وضو سے

وضو پیاس کے لیے اور دھویا مُنھ اپنا اور ہاتھ اپنے اور ذکر کیا راوی نے سر اپنا اور پانوں اپنے پھر کھڑے ہوے حضرت علیؓ اور پیا پانی بچا ہوا اپنے وضو کا اس حالت مین کہ وہ کھڑے تھے پھر کہا کہ تحقیق بعضے لوگ مکروہ رکھتے ہین پینا کھڑے ہو کر یعنی جانتے ہین کہ پینا کھڑے ہو کر مکروہ ہے اور تحقیق پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا مانند اُس چیز کے کہ کیا مین نے نقل کی یہ بخاری نے ف ذکر کیا راوی نے آخر یعنی نیچے کا راوی بھول گیا اُس چیز کو کہ ذکر کیا اوپر کے راوی نے بیچ مقدمہ سر اور پانون کے ذکر ہ الطیبی حاصل یہ کہ نیچے کا راوی بھول گیا تفصیل قول اوپر کے راوی کی کہ آیا اُسنے کہا مسح کیا حضرت علیؓ نے سر کو اور دھویا پانون اپنے کو چنانچہ ظاہر یہی ہے یا کہا کہ مسح کیا سر اور پانون اپنے کو جیسا کہ روایت کیا گیا ہے اسنے ایک روایت مین اور مراد ساتھ مسح پانون کے دھونا خفیف ہے یا موزے پہنے ہوئے تھے اُپر مسح کیا اور اس حالت مین آخر یہ تاکید ہے تا توہم نکرین کہ بعد کھڑے ہونیکے بیٹھکر پیا ہو بلکہ اُسی طرح کھڑے ہوے پانی وضو کا پیا اور جاننا چاہیے کہ حدیثون مین نہی آئی کھڑے ہو کر پانی پینے سے اور فعل آنحضرتؐ کا اور صحابہؓ کا برخلاف اسکے ثابت ہوا سو جواب لدنیہ مین جسیرین معظم سے آیا ہے کہ کہا اُنھون نے دیکھا مین نے ابوبکر صدیقؓ کو کہ پیتے تھے پانی کھڑے ہو کر اور امام مالک نے کہا کہ پونچا مجکو کہ حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم پیتے تھے پانی کھڑے ہوے پس دفع تعارض انمین یون کیا جاوے کہ نہی اُس صورت مین ہے کہ عادت پکڑین لوگ کھڑے ہو کر پینے کی اور فعل حضرتؐ کا واسطے بیان جواز کے تھا اور سواے اسکے پانی زمزم کا اور بچا ہوا وضو کا مستثنیٰ ہے نہی سے بلکہ اُنکو کھڑے ہو کر پینا مستحب ہے اس لیے بعضی روایات فقہیہ مین آیا ہے کہ پانی زمزم کا اور پانی وضو کا کھڑے ہو کر پیوین ذ اور پانی

ع ثم وعن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل علی رجل من الانصار ومعہ ماء فی قربۃ معلقۃ فسلم فرد الرجل وھو یحول الماء فی حائط فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کان عندک ماء بات فی شنۃ والا کرعنا فقال عندی ماء بات فی شن فانطلق الی العریش فسکب فی قدح ماء ثم حلب علیہ من داجن فشربہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم اعاد فشربہ الرجل الذی وضع الماء رواہ البخاری اور روایت ہے جابرؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوے ایک شخص پر انصار مین سے یعنی ابوالہیثم مذکور پر اور ساتھ حضرتؐ کے تھے ایک یا زائد یعنی ابوبکر صدیقؓ پس سلام علیک کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس جواب دیا اُس شخص نے اور وہ پانی دے رہا تھا باغ مین پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہو تیرے پاس پانی باسی مشک مین یعنی لاتا ہوین ہم اُسکو اور اگر نہو تیرے پاس ایسا پانی تو ندی یا نہر سے پی لین گے منھ لگا کر پس کہا اُس شخص نے کہ میرے پاس ہے پانی باسی مشک مین پس گیا وہ طرف چھپر کے کہ تھا باغ مین پس دوہی الا پیالہ مین پانی پھر دودھ دوہا اُس پانی پر بکری گھر کی پلی ہوئی کا پس پیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر لایا وہ ایک اور پیالہ پہلا سا پس پیا اُس شخص نے کہ آیا تھا ساتھ حضرت کے نقل کی یہ بخاری نے ف کرعنا کے معنی ہین پی لین گے کرع سے اور کرع کہتے ہین اُس جگہ کو کہ جہان جمع ہو پانی مینھ کا یا چھوٹی سی نہر کو کہتے ہین یعنی پی لین گے نہر سے بغیر ہاتھ اور پیالہ کے یعنی مُنھ لگا کر اور بعضون نے کہا کہ کرع کہتے ہین پینے پانی کو ساتھ مُنھ کے بغیر پیالہ اور ہاتھ کے جیسے کہ پیتے ہین چارپائے کہ اکارع اپنے یعنی پانون پانی مین داخل کرتے ہین کہا سیوطی نے کہ وارد ہوئی ہے نہی کرع سے بیچ حدیث ابن ماجہ کے پس وہی تنزیہی ہے اور یہ بیان جواز کے لیے تھا ع وعن اسامۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الذی یشرب فی انیۃ الفضۃ انما یجرجر فی بطنہ نار جہنم متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم ان الذی یاکل ویشرب فی انیۃ الفضۃ والذہب اور روایت ہے اُم سلمہؓ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پیتا ہے بیچ چاندی کے مین کوئی چیز پینے کی سوا اسکے نہین کہ ہلا دیگا یہ پینا اُسکے پیٹ مین آگ دوزخ کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے یہ ہے کہ تحقیق وہ شخص کہ کھاوے اور پیوے بیچ باسن چاندی اور سونے کے یعنی اُسکا حال بھی یہی ہوتا ہے ف اجماع ہے سب مامون کا اس پر کہ حرام ہے مرد اور عورت کو کھانا اور پینا چاندی اور سونے کے باسن مین اور اسطرح حرام ہے استعمال مین لانا اُنکو مانند وضو کے یعنی اُنکے باسن مین اور عطر لگانے کے انمین سے اور قیاس پینے کے انمین وغیرذالک اور اگر چاندی کے باسن مین کوئی چیز ہو

ع ثم وعن انس ابن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل علی ام سلیم فاتتہ بتمر وسمن فقال اعیدوا سمنکم فی سقائہ وتمرکم فی وعائہ فانی صائم ثم قام فی ناحیۃ البیت فصلی غیر المکتوبۃ فدعا لنا بما شاء اللہ ان یدعو بہ فقلنا یا رسول اللہ ما رایناک صنعت شیئا فی بیتنا ھذا فما شانک فقال افلا اصلی لکم ان بکم لحما ان بکم لحما ثم انصرف فاتی منزل بعض اھلہ فصلی بھم تطوعا ودعا لھم رواہ ابوداؤد

ع ثم وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا شرب احدکم فلا یتنفس فی الاناء واذا اتی الخلاء فلا یمس ذکرہ بیمینہ واذا تمسح فلا یتمسح بیمینہ متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم اذا شرب احدکم فلا یتنفس فی الاناء فان الشیطان یشرب علی نفس اذنہ

ع ثم وعن ابی قتادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا شرب احدکم فلا یتنفس فی الاناء واذا ذھب احدکم الی الغائط فلا یستنج بیمینہ واذا بال احدکم فلا یمسح ذکرہ بیمینہ رواہ مسلم

ع ثم وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا شرب احدکم فلا یضع الاناء عن فیہ حتی یصفر نفسہ رواہ الترمذی

ع ثم وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یشرب احدکم قائما فمن نسی فلیستقئ رواہ مسلم

ع ثم وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یشرب احدکم من فی السقاء او القربۃ رواہ البخاری

ع ثم وعن ابی ھریرۃ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یشرب الرجل من فی السقاء او القربۃ رواہ مسلم

ع ثم وعن ابی ھریرۃ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یشرب من افواہ القرب او ان یعلق رواہ ابوداؤد

ع ثم وعن ابی ھریرۃ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یشرب من ثلمۃ القدح او یمص منھا رواہ ابوداؤد

ع ثم وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یشرب احدکم بشمالہ ولا یاکل بشمالہ فان الشیطان یاکل بشمالہ ویشرب بشمالہ رواہ مسلم

ع ثم وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکل احدکم فلیاکل بیمینہ واذا شرب فلیشرب بیمینہ فان الشیطان یاکل بشمالہ ویشرب بشمالہ رواہ مسلم

ع ثم وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکل احدکم فلیاکل بیمینہ واذا شرب فلیشرب بیمینہ فان الشیطان یاکل بشمالہ ویشرب بشمالہ رواہ مالک

ع ثم وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکل احدکم فلیاکل بیمینہ واذا شرب فلیشرب بیمینہ فان الشیطان یاکل بشمالہ ویشرب بشمالہ رواہ مالک

ع ثم وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکل احدکم فلیاکل بیمینہ واذا شرب فلیشرب بیمینہ فان الشیطان یاکل بشمالہ ویشرب بشمالہ رواہ مالک

تو اُسکو نکال کر کسی اور باسن وغیرہ مین رکھ لے پھر کھاوے اور پیوے اور اگر تیل یا عطر وغیرہ ہو تو ہاتھ سے نکال کر بائین ہتھیلی پر رکھے پھر دائین ہاتھ سے لگاوے اور اگر چاندی کے برتن ہی سے ہتھیلی پر ڈالا اور ہتھیلی مین سے ملا تو یہ درست نہین اور بدایہ مین لکھا ہے کہ پانی پینا باسن مفضض[1] مین جائز ہے وقتیکہ مُنھ لگانے کی جگہ چاندی نہ ہو اور اسی طرح باسن مضبب سونے اور چاندی کے مین اس لیے کہ ضباب پیالہ پر ستواری کے لیے ہوتا ہے نہ واسطے زینت کے

شرح ۔ ع **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ وَلَا الدِّيْبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوْا فِيْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَاْكُلُوْا فِيْ صِحَافِهَا فَاِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهِيَ لَكُمْ فِي الْاٰخِرَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے حذیفہؓ سے کہ کہا سُنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے نہ پہنو ریشمی کپڑا اور نہ دیباج کہ ایک قسم ہے ریشمی کپڑے کی اور نہ پیو کوئی چیز پینے کی باسن سونے و چاندی کے مین اور نہ کھاؤ بیچ رکابیون اور پیالون سونے اور چاندی کے اس لیے کہ یہ چیزین واسطے کافرون کے ہین دنیا مین اور یہ واسطے تمھارے ہین آخرت مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نہ پہنو ریشمی آخر مستثنیٰ ہے اس سے بقدر چار انگشت کے کپڑے کے کنارے مین یعنی چار انگشت کے چوڑی بنجاف ریشمی الخالق وغیرہ مین لگانی جائز ہے اور جس کپڑے کے تانے نے مین ریشم ہو اور بانے نے مین سوت تو جائز ہے پہننا اُسکا اور اگر سوت تانے مین ہو اور ریشم بانے مین تو نہین جائز مگر لڑائی مین واسطے کپڑا جائز ہے اور مباح ہے ریشمی کپڑا بیماری خارش مین اور کثرت جوؤن مین **ع** **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ حَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبُوْ طَيْبَةَ فَاَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ اَوْ صَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَ مَوَالِيَهُ فَخَفَّفُوْا عَنْهُ مِنْ ضَرِيْبَتِهِ وَقَالَ اِنَّ اَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِيُّ وَلَا تَعَذِّبُوْا صِبْيَانَكُمْ بِالْغَمْزِ مِنَ الْعُذْرَةِ وَعَلَيْكُمْ بِالْقُسْطِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا لگایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک بکری گھر کی پلی ہوئی کا اور ملایا گیا دودھ اُسکا ساتھ پانی کنوین کے کہ تھا انسؓ کے گھر مین پس دیا گیا آنحضرتؐ کو وہ پیالہ دودھ کا پس پیا آنحضرتؐ نے کچھ دودھ اُسمین سے اور بائین طرف آنحضرتؐ کے بیٹھے ہوے تھے ابوبکر صدیقؓ اور دائین طرف حضرتؐ کے بیٹھا ہوا تھا ایک گنوار پس کہا حضرت عمرؓ نے دیدیجیے ابوبکرؓ کو یا رسول اللہ یعنی دودھ بچا ہوا پس دیا آنحضرتؐ نے اُس گنوار کو کہ تھا دائین طرف حضرتؐ کے پھر فرمایا کہ مقدم ہے دایان پھر دایان اور ایک روایت مین ہے دلہنے طرف کے احق ہین داہنی طرف کے احق ہین خبردار ہو پس داہنی طرف والون کو دیا کرو یعنی جب جانا تم نے کہ داہنی طرف کے احق ہین تو تم بھی داہنی طرف والون کی رعایت کیا کرو کہ ابتدا انھین سے کیا کرو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** انسؓ کے گھر مین ظاہر یہ تھا کہ کہتے ہمارے گھر مین تھا و لیکن تیقن عبارت سے اور اسکو علم عربیت مین وضع مظہر موضع مضمر کہتے ہین اور وہ بکری بھی انسؓ کے گھر مین تھی کہ آنحضرتؐ وہان تشریف لیگئے تھے اور دونون لفظ ایمن سا چھ شین نون کے ہین یعنی مقدم ہے داہنا پھر داہنا یعنی اوّل سکو دیا جاوے کہ داہنی طرف ہو پھر اُسکو کہ اُسکے پہلو مین ہو اُسی طرف اسی ترتیب سے دیتا جاوے تا آخر نوبت اُسکی پونہچے کہ بائین طرف ہے اور ایک نسخے مین ساتھ زبر نون کے ہے دونون لفظون مین یعنی دونگا مین داہنے کو پھر داہنے کو اور مؤید ہے پیش کی روایت دوسری الایمنون فالایمنون اور اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے رعایت کرنی داہنی طرف کی کسی چیز کے دینے مین یعنی اگرچہ داہنی طرف والا کم رتبہ ہو بہ نسبت بائین طرف والے کے اسلیے کہ مقدم کیا حضرتؐ نے اعرابی کو ابوبکرؓ پر بسبب داہنی طرف ہونے اُسکے کے اور اسمین دلیل ہے پر کمال صدق و حق شناسی حضرتؐ کے کہ باوجود افضل و قریب حضرت ابوبکرؓ کے اور شفاعت حضرت عمرؓ کے رعایت اعرابی کے حق کی ترک نہ کی اور حضرت عمرؓ نے جو عرض کیا یا دلانے کیلیے عرض کیا کہ شاید حضرتؐ کو یاد نہ رہا ہو نوالا ابوبکرؓ کا **ع** **وَعَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِيْنِهِ غُلَامٌ اَصْغَرُ الْقَوْمِ وَاَشْيَاخٌ عَنْ يَسَارِهِ فَقَالَ يَا غُلَامُ اَتَاْذَنُ اَنْ اُعْطِيَهُ الْاَشْيَاخَ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِاُوْثِرَ بِفَضْلِ مِنْكَ اَحَدًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے سہل بن سعدؓ سے کہ کہا لایا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پیالہ یعنی دودھ کا یا پانی کا پس پیا اُسمین سے اور داہنی طرف

[1] مفضض وہ برتن جسمین جا بجا چاندی کا پترا لگا ہو جسکو عربی مین ضبب کہتے ہین

حضرتؐ کے تھا ایک لڑکا سب سے چھوٹا یعنی ابن عباسؓ اور بوڑھے بیٹھے تھے بائین طرف حضرتؐ کے پس فرمایا حضرتؐ نے لے لڑکے تو اذن دیتا ہے یہ کہ دون مین اسکو بوڑھون کو پس کہا اُس لڑکے نے کہ نہین ہون مین ترجیح دیتا اپنے پر کسی کو ساتھ دینے بچے ہوئے آپکے کے یا رسول اللہ پس دیا آنحضرتؐ نے بچا ہوا اُس لڑکے کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ اولیٰ اور احق ساتھ ابتدا کرنے کے داہنا ہے اگرچہ چھوٹا اور حقیر ہو اور اگر مصلحت ہو اذن طلب کرے بائین طرف والے سے اگر وہ اذن دے تو بائین طرف والے کو دے ایک حضرتؐ نے یمان اذن طلب کیا ابن عباسؓ سے اور اعرابی سے کہ اوپر کی حدیث مین مذکور ہے اذن طلبنے کیا سبب یہ تھا کہ ابن عباسؓ کے قرابتی تھے وہ بوڑھے قریش مین سے گمان تھا کہ ابن عباسؓ کو ناگوار نہین ہونے کا اُسکا دینا اور اُنکی تالیف قلوب ہوگی اور محبت و اخلاص ابوبکر کا راسخ تھا اور اعرابی سے اگر اذن چاہتے تو شاید وہ متوحش ہوتا اس لیے کہ نیا اسلام لایا ہوا تھا پس تالیف قلب اُسکے کی نہ اذن چاہنے مین دیکھی اور فقہا اتفاق رکھتے ہین اسپر کہ ایثار[1] طاعات مین جائز نہین پس فقہا تو کہتے ہین اور ظاہر یہ ہے کہ اگر ایثار واجبات مین ہو تو حرام ہے اور اگر فضائل و مستحبات مین ہو تو مکروہ ہے مثلاً ایک شخص پانی وضو کا رکھتا تھا اُسکو ایثار کیا یعنی کسی کو دیدیا اور آپ تیمم سے نماز پڑھی یا کپڑا کہ جس سے ستر ڈھانکتا کسی اور کو دیدیا اور آپ نماز ننگے پڑھی روا نہین حرام ہے اور اگر صف اول مین قریب امام کے بیٹھا تھا اپنی جگہ اور کو دی اور آپ پچھلی صف مین انکر نماز پڑھی تو اچھا نہین مکروہ ہے اور امور دنیویہ مین ایثار محمود ہے اور بعض صوفیہ سے جو طاعات مین ایثار منقول ہے غالباً وہ بسبب غلبۂ حال کے ہو واللہ اعلم ۱۲ ح **وَحَدِیْثُ** اَبِیْ قَتَادَۃَ سَنَذْکُرُہٗ فِیْ بَابِ الْمُعْجِزَاتِ اِنْشَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی اور حدیث ابی قتادہ کی ذکر کرینگے ہم اسکو باب معجزات مین انشاء اللہ تعالیٰ

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کُنَّا نَاْکُلُ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَمْشِیْ وَنَشْرَبُ وَنَحْنُ قِیَامٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا تھے ہم کھاتے پیچ زمانہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حال مین کہ ہم چلتے تھے اور پیتے تھے اس حال مین کہ کھڑے ہوتے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **ف** کہا علما نے کہ کھانا چلتے مین اور پینا کھڑے ہوئے اصل جواز رکھتا ہے اور مختار اور اولیٰ یہ ہے کہ کھانا چلتے مین اور سوا اس خلاف ادب کے ہے اور اسی طرح پینا کھڑے ہوئے جیسے کہ گذرا ۱۲ ح **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ اَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَشْرَبُ قَائِمًا وَقَاعِدًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اُسنے نقل کی اپنے دادا سے کہا دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پیتے تھے کھڑے ہوکر اور بیٹھے ہوئے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** کھڑے ہو کر یعنی ایک بار یا دو بار بیان جواز کے لیے یا بنا بر ضرورت اور بیٹھے ہوئے تمام اوقات مین ۱۲ **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا شَرِبَ اَحَدُکُمْ فَلْیَتَنَفَّسْ فِی الْاِنَاءِ اَوْ یَنْفُخْ فِیْہِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے انس سے کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ دم لیا جاوے باسن مین یعنی پیالہ وغیرہ مین وقت پینے پانی کے یا پھونک ماری جاوے اُسمین نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** اس سے منع اس لیے فرمایا کہ آب دہن پانی مین نہ گر پڑے اور دوسرا کراہت نہ کرے اور کبھی منہ ساتھ بدبو کے متغیر ہوتا ہے مبادا پانی کو بدبودار کردے اور اس لیے کہ دم لینا پانی مین چار پانون کا فعل ہے کما بعضون نے لکھا اگر پھونکنا ٹھنڈا کرنے کے لیے تو صبر کرے یہانتک کہ ٹھنڈا ہو پھونکے نہین اور اگر پانی مین تنکا وغیرہ پڑا ہو تو تنکے سے نکالے اور نہ انگلی اور نہ پھونک سے اسلیے کہ نفرت کرتی ہے طبیعت اس سے ۱۲ **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَشْرَبُوْا وَاحِدًا کَشُرْبِ الْبَعِیْرِ وَلٰکِنِ اشْرَبُوْا مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَسَمُّوْا اِذَا اَنْتُمْ شَرِبْتُمْ وَاحْمَدُوْا اِذَا اَنْتُمْ رَفَعْتُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پیو تم پانی ایک دم مین مانند پینے اونٹ کے ولیکن پیو دو دو مین یا تین اور سم اللہ کہو جسوقت کہ تم پانی پینے لگو اور حمد کرو جسوقت کہ تم سیر کا ؤ باسن کو اپنے منہ سے یعنی ہر بار مین یا آخر مین نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ادنیٰ درجہ دو دو مین پینا ہے کہ مشابہت اونٹ سے نکلجاوے ولیکن اُسمین شبہ نہین کہ تین مین پینا بہتر اور گوارا تر ہے جیسے کہ اوپر گذرا اور عادت شریف بھی یہی تھی اکثر اوقات اور حمد کر والحمد احیاء العلوم مین لکھا ہے کہ اول دم مین کہے

---

[1] ایثار کے معنی یہ ہین کہ اپنی حاجت کو روکے اور دوسرے کی حاجت کو پورا کرے ۱۲

[2] واللہ اعلم حضرتؐ نے ۱۲

الحمد للہ اور دوسرے دم میں رب العالمین یا وہ کرے اور تیسرے دم میں الرحمن الرحیم اور یہ دعا بھی منقول ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَہٗ عَذْبًا فُرَاتًا بِرَحْمَتِہٖ وَلَمْ یَجْعَلْہُ مِلْحًا اُجَاجًا بِذُنُوْبِنَا وَ **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ النَّفْخِ فِی الشَّرَابِ فَقَالَ رَجُلٌ اَلْقَذَاۃُ اَرَاھَا فِی الْمَاءِ قَالَ اَھْرِقْھَا قَالَ فَاِنِّیْ لَا اَرْوٰی مِنْ نَفَسٍ وَاحِدٍ قَالَ فَاَبِنِ الْقَدَحَ عَنْ فِیْکَ اِذًا قَالَ فَاِنِّیْ اَرَی الْقَذَاۃَ تَتَقَسَّرُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت سہل بن سعد خدری رضؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا پھونک مارنے سے پانی میں پس کہا ایک شخص نے کہ تنکے و نکے پڑے ہوئے دیکھتا ہوں میں پانی میں یعنی پس کیا کروں اگر پھونک نہ ماروں تو وہ کیونکر نکلیں فرمایا پھینک دے تو اسکو یعنی تھوڑا سا پانی پھینک دے تا وہ سب نکلجاویں اور چونکہ وہ شخص نہیں پھینکتا تھا پانی سے پانی میں نہی دم لینے کی بھی سمجھا اور اس سے لازم آیا کہ پانی پینے میں دم نہ لے ایک ہی دم میں پیوے کہا اُسنے کہ پس تحقیق میں نہیں سیراب ہوتا ایک دم پینے سے فرمایا پس جُدا کر پیالہ مُنہ اپنے سے پھر دم لے یعنی باہر اس کے پھر پی نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے **وَعَنْہُ** قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فُمِ الْقِرْبَۃِ اَوِ الْقَدَحِ وَاَنْ یُّنْفَخَ فِی الشَّرَابِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت سہل سعد سے کہ منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی پینے سے سوراخ پیالہ کے سے اور منع فرمایا پھونک مارنے سے پانی میں نقل کی یہ ابوداؤد نے ف سوراخ سے مراد جگہ ٹوٹی ہوئی یا سن کی ہے اور منع اس سے اس لیے فرمایا کہ ہونٹوں سے گرفت اُسکی اچھی طرح نہیں ہوتی اور پانی بدن اور کپڑوں پر گرتا ہے اور یاسن کے دھونے میں وہ جگہ اچھی طرح صاف نہیں ہوتی مٹی وغیرہ لگی رہتی ہے اور یہ جو ذکر کیا گیا اس سے معلوم ہوا کہ مراد سوراخ سے ٹوٹے یاسن کی نہیں ہے بلکہ جگہ ٹوٹی ہوئی اُسکی مراد ہے ف **وَعَنْ** لَیْثَۃَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ مِنْ فِیْ قِرْبَۃٍ مُعَلَّقَۃٍ قَائِمًا اِلٰی فِیْھَا فَقُمْتُ اِلٰی فِیْھَا فَقَطَعْتُہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہے لبشہؓ سے کنام ہے ایک صحابیہ کا کہا اُسنے میرے پاس ایک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس پیا پانی مُنہ مشک لٹکی ہوئی کھڑے سے کھڑے ہوئے پس کھڑی ہوئی میں طرف مُنہ مشک کے پس کاٹ لیا میں نے اُسکو نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے ف یعنی جسقدر دہانہ مشک پر دہن مبارک لگا تھا اتنا چمڑا کاٹ لیا واسطے تبرک کے یا واسطے ادب کے کہ مُنہ کسی کا اُس کو نہ لگے جیسے کہ حدیث اُم سلیمؓ کی میں بیع مثل اس صورت کے صریح آیا ہے کہا کاٹا میں نے دہانہ مشک کا تا کوئی اور بعد پینے آنحضرتؐ کے اس جگہ سے نہ پیوے ح **وَعَنِ** الزُّھْرِیِّ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ اَحَبُّ الشَّرَابِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْحُلْوَ الْبَارِدَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ وَالصَّحِیْحُ مَا رُوِیَ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا اور روایت ہے زہری سے کہ نقل کی عروہ سے اُنھوں نے نقل کی حضرت عائشہؓ سے کہ کہا تھی محبوب ترین پینے کی چیزوں میں طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے میٹھی چیز ٹھنڈی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ صحیح وہ روایت ہے کہ روایت کیگئی زہری سے کہ نقل کی حضرتؐ سے بطریق ارسال کے ف میٹھی چیز پینے کی عام ہے خواہ پانی میٹھا ہو خواہ دودھ میٹھا ہو خواہ شہد وغیرہ کا شربت اس سے حاصل ہوجاتی ہے بتطبیق اس حدیث میں اور حدیث ابن عباسؓ میں کان احب الشراب الیہ اللبن اور اس حدیث میں کان احب الشراب الیہ العسل اور صحیح وہ روایت ہے کہ یعنی اس حدیث کو زہری نے دو طریق سے روایت کیا ہے ایک تو مسند کہ عن الزہری عن عروۃ عن عائشۃؓ اور دوسری مرسل کہ اسمیں ذکر حضرت عائشہؓ کا نہیں اور ظاہر عبارت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ذکر عروہ کا بھی نہیں اور زہری بھی تابعی ہے ولیکن تابعی صغیر اور بحال اُس اسناد کے کہ بطریق ارسال کے ہے قوی تر اور ضابط تر ہیں بخلاف اسناد متصل کے کہ بعضے رجال اُسکے ضعیف ہیں ع ح **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ طَعَامًا فَلْیَقُلِ اللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَاَطْعِمْنَا خَیْرًا مِّنْہُ وَاِذَا سُقِیَ لَبَنًا فَلْیَقُلِ اللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَزِدْنَا مِنْہُ فَاِنَّہٗ لَیْسَ شَیْءٌ یُجْزِیُٔ مَکَانَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ اِلَّا اللَّبَنَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ کھاوے ایک تمھارا طعام پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی برکت دے واسطے ہمارے بیچ اس طعام کے اور کھلا ہمکو بہتر اس سے اور جسوقت کہ پلایا جاوے ایک تمھارا دودھ پس چاہیے

لہ قولہ فی الاصل الخ یعنی اس سے کہا سہل سعد سے پہلا اسم موصول ہے دوسرا موصوف ہے تیسرا صفت ہے چوتھا خبر ہے پانچواں مبتدا ہے چھٹا خبر ہے ساتواں مبتدا ہے آٹھواں خبر ہے

کہ کیسا ہی برکت دے واسطے ہمارے اس دودھ میں اور زیادہ پونچا ہو کہ اس سے یعنی اور نہ کہے کہ پونچا بہتر اس سے اس لیے کہ دودھ سے بہتر کوئی چیز نہیں
باین وجہ کہ نہیں ہے کوئی چیز کہ کفایت کرے بدلے کھانے اور پینے کے سوائے دودھ کے کہ یہ بھی کر دیتا ہے اور سیراب بھی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے

وَعَنْ عائشہؓ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یستعذب لہ الماء من السنیا وھی عین لفاطمۃ وبنی ابنیہ یعنی الحسن والحسین رواہ ابوداؤد کذا فی

اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم لایا جاتا تھا واسطے اُنکے میٹھا پانی سقیا سے کہا بعضوں نے کہ سقیا ایک چشمہ ہے کہ درمیان
اُسکے اور درمیان مدینہ کے فرق دو منزل کا ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے **الفصل الثالث** فصل تیسری **عَنِ** ابن عمرؓ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قال من شرب فی اناء ذھب او فضۃ او اناء فیہ شیء من ذلک فانما یجرجر فی بطنہ نار جھنم رواہ الدارقطنی روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پیوے پیچ باسن سونے کے یا چاندی کے یا اُس باسن میں کہ اُسمیں ہو کچھ سونے چاندی سے پس سوائے اسکے نہیں کہ ہلا دیگا پینا
اُسکے پیٹ میں آگ دوزخ کی نقل کی یہ دارقطنی نے **ف** اُسمیں ہو کچھ آئم یعنی تین وغیرہ لگی ہوں سونے یا چاندی کی اور طیبی نے نووی سے نقل کیا ہے اگر یہ تین
چھوٹی ہوں بقدر حاجت حرام و مکروہ نہیں اور اگر بہت اور بڑی ہوں حرام ہیں اور مذہب امام ابوحنیفہ میں جس باسن میں تین وغیرہ چاندی سے لگی لگی ہوں
اُسمیں پانی پینا جائز ہے بشرطیکہ ٹھہرے ہوئے چاندی سونا نہ ہو چنانچہ بیان مفصل اسکا اور پر ہو چکا ہے انشاء اللہ دلیل اور حدیثیں ہوویں گی ہوع **بَابُ التَّقِيْعِ**

وَالْاَنْبِذَةِ باب ہے بیچ بیان تقیع اور نبیذوں کے **ف** حضرتؐ کے پینے کی چیزوں میں سے ایک تقیع ہے اور ایک نبیذ تقیع یہ ہے کہ اٹکور یا لکھور یا انجیر
میں ڈالدے بغیر پکانے کے تا اسکی شیرینی پانی میں آجاوے یعنی شربت بنجاوے وہ نہایت لذیذ ہوتا ہے اور نافع بدن کا نفیع خرما بیچ ضم طعام کے نافع ہوتا ہے
اور تقیع انگور بیچ دفع فضول حرارت کے اور نبیذ بھی اسطرح بنتا ہے لیکن اسکو سنے دیتے ہیں تا تیزی اور کچھ تغیر بھی ظاہر ہو تغیر فاسد نہ ہو کہ پونچے
اور اسی لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُسکو بعد تین روز کے تناول نہ فرماتے تھے جیسے کہ آگے آویگا اور یہ بھی نافع ہے بدن کو بیچ زیادتی قوت اور حفظ صحت کے
اور اگر حد نشہ کو پونچے حرام ہے اور نبیذ سوائے انگور اور کھجور کے اور چیزوں کی بھی بنتی ہے جیسے کہ نہایہ میں لکھا ہے کہ نبیذ بنتی ہے کھجور سے بھی اور انگور سے اور
شہد سے بھی اور گیہوں سے بھی اور جو سے بھی وغیر ذالک چنانچہ اس لیے مصنف نبذہ ساتھ صیغہ جمع کے لایا تا دلالت کرے پر تعدد انواع اُسکے کے ہ ح

الفصل الاول فصل پہلی **عَنْ** انسؓ قال لقد سقیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بقیع ھذا الشراب کلہ العسل والتمر والماء واللبن
رواہ مسلم روایت ہے انسؓ سے کہ کہا البتہ تحقیق پلائی میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ اس پیالہ کے پینے کی چیزیں ساری شہد اور نبیذ اور پانی
اور دودھ نقل کی یہ مسلم نے **ف** پیالہ آنحضرتؐ کا انسؓ کے پاس تھا لایا ہے کہ اُس پیالہ کو نصر بن انس نے میراث انسؓ سے آنہ لاکھ درہم کو خریدا اور بخاری نے وہ
پیالہ بصرہ میں دیکھا اور اسمیں پانی پیا ہے طالع اُنکے بح **وَعَنْ** عائشۃؓ قالت کنا ننبذ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سقاء یعلق
اعلاہ ولہ عزلاء ننبذ غدوۃ فیشربہ عشاء ونبذ عشاء فیشربہ غدوۃ رواہ احمد ور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے ہم نبیذ بناتے واسطے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی ایک مشک میں کہ بندھا جاتی تھی اوپر کی جانب اُسکی اور واسطے اُسکے تھا دہانہ نیچے بھی کھجور وغیرہ ڈالتے تھے ہم مشک میں صبح کو پس پیتے حضرتؐ اسکو
رات کو اور ڈالتے ہم رات کو پس پیتے حضرتؐ اُسکو صبح کو نقل کی یہ مسلم نے **ف** عزلا کہتے ہیں توشہ دان کے دہانہ کو اور یہاں مراد یہ ہے کہ اُس مشک میں دہانہ
نیچے کی جانب میں بھی تھا جیسے کھال میں ہوتا ہے یعنی سر مشک باندھتے تھے اور نیچے کے دہانہ میں سے نکال کر پیتے تھے اور اسطرح نبیذ بنانی غالبا ہوا ہے
گرمی میں ہوتی ہوگی کہ احمال تغیر کا اُسمیں جلد ہوتا ہے اور کبھی زیادہ ایک شب و روز سے حتی کہ تین رات دن تک بھگو رکھنا آیا ہے وہ جاڑے کی ہوا میں ہوگا
ہ ح **وَعَنِ** ابن عباسؓ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینبذ لہ اول اللیل فیشربہ اذا اصبح یومہ ذلک واللیلۃ التی تجیء والغدۃ
اللیلۃ والیوم والغد واللیلۃ الاخری فان بقی منہ شیء سقاہ الخادم او امر بہ فصب رواہ مسلم اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو نبیذ

ل حاصل کہ نبیذ اسکو کہتے ہیں کہ پانی میں کوئی چیز ڈالدیں اور پانی میں رسکا دو تقیع میں بہت دیر نہیں رہنا پڑتا ہے مولانا

ڈالی جاتی تھی واسطے اُسکے اول شب پس پیتے تھے اُسکو جبوقت کہ صبح کرتے اُسدن اور اُس رات کہ آئی اور اگلے دن اور دوسری رات اور اُس سے اگلے دن عصر تک پس گر باقی رہتی کچھ پلاتے اُسکو خادم کو یا حکم فرماتے پھینک دینے کا پس پھینکی جاتی نقل کی یہ مسلم نے **ف** حضرتؓ جو نہ پیتے اور خادم کو پلاتے سبب یہ تھا کہ تجھٹ رہجاتی تھی نہ یہ کہ نشہ کو پہنچتی تھی اور اُسکے پھینکنے کا حکم کرتے اگر پہنچتی حد نشہ کو پس وہ تنزیہ کے لیے ہے نہ شک کے لیے اور کہا مظہر نے کہ دلالت کرتی ہے یہ حدیث اِسپر کہ جائز ہے مالک کو یہ کہ کھاوے آپ اور پر کا کھانا اور اپنے مملوک کو کھلاوے نیچے کا کھانا **وعن** جابرؓ قال کان یُکْثِرُ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سقاءٍ فاذا الزبیبُ واسقاءً یُنبذُ لہ فی غَدٍ رواہ مسلم اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا نبیذ ڈالی جاتی واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مشک مین پس جبوقت پاتے شک بنائی جاتی نبیذ حضرتؐ کے لیے تھکے باسن مین نقل کی یہ مسلم نے **وعن** ابن عمرؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الدُّبّاءِ والحنتمِ والمزفّتِ والنقیرِ واَمَرَ اَن یُنبذَ فی السِّقاءِ متفق علیہ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا نبیذ ڈالنے سے بیچ باسن کدو کے اور لاکھی باسن کے اور روغن دار لال کے اور لکڑی کے باسن کے اور حکم فرمایا یہ کہ نبیذ ڈالی جاوے بیچ مشک چمڑے کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** اِن ظروف مین نبیذ بنانے سے ابتدائے اسلام مین منع فرمایا تھا بخوف اِسکے کہ نشہ جلدی سے آوے اور اور نہ معلوم ہو حال اُسکا پس جب گذر زمانہ دراز اور معلوم اور مشہور ہوئی حرمت نشہ کی مباح ہوئی نبیذ بنانی ہر باسن مین جیسے کہ حدیث آیندہ مین آتا ہے اور زیادہ تحقیق اِسکی کتاب الایمان مین گذر چکی ہے **وعن** بُریدۃؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نھیتکم عن الظروف وانہ لا یُحِلُّ شیئاً یُسکِرُ ولکل مُسکِرٍ حرامٌ رواہ مسلم وفی روایۃ قال نھیتکم عن الاشربۃ الا فی ظروفِ الادَمِ فاشربوا فی کل وعاءٍ غیرَ ان لا تشربوا مُسکِراً رواہ مسلم اور روایت ہے بریدہؓ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منع کیا تھا مین نے تمکو نبیذ ڈالنے سے ظروف مذکورہ مین یعنی اور گمان کیا تھا تمنے کہ حل و حرمت انہ ظروف پر ہے اور یون نہین ہے اِس لیے کہ کوئی ظرف حلال نہین کرتا ہے اُس چیز کو کہ حرام ہے اور حرام نہین کرتا اُس چیز کو کہ حلال ہے اور حکم یہ ہے کہ جو چیز نشہ لاوے حرام ہے یعنی جس ظرف مین پیوین اور جو چیز نشہ نکرے حلال ہے جس ظرف مین کہ ہو اور ایک اور روایت مین یون آیا ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تھا مین نے تمکو پینے کی چیزون سے یعنی ظروف مذکورہ مین مگر بیچ ظروف چمڑے کے یعنی اور اب منع کیا مین نے اس حکم کو اور مباح کیا مین نے پینا سب ظروف مین پس پیو ہر ظرف مین لیکن نہ پیو چیز نشہ لانیوالی کو نقل کی یہ مسلم نے **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابی مالکِ الاشجعیِّ عن ابیہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لیشربنّ ناسٌ من امتی الخمرَ یسمّونھا بغیر اسمھا رواہ ابوداود وابن ماجۃ روایت ہے ابی مالک اشجعیؓ سے یہ کہ اُنھون نے سُنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے البتہ پینگے بعضے لوگ میری اُمت مین سے شراب کو نام رکھینگے اُس شراب کا ساتھ غیر نام اُسکے کے نقل کی یہ ابوداود اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی بہانہ اور حیلہ کرینگے پینے شراب کے ساتھ نام دون نبیذ و شربتون مباحہ کے جیسے کہ ماءالعسل اور مانند اُسکے کے اور گمان کرینگے کہ حرام نہین ہے اِس لیے کہ انگور کی ہے اور نہ سمجھ رکی اور یہ مفید نہین ہوگا اُنکو اُسکی اباحت مین اِس لیے کہ حکم یہ ہے کہ ہر نشہ کرنیوالی چیز حرام ہے کسی چیز سے بنی ہو کذا قال الشارح اور ظاہر عبارت یہ ہے کہ شراب پینگے ولیکن اسکا ایک نام اپنی طرف سے رکھ لینگے اور شراب نہین کہین گے تالوگ نجانین کہ شراب پیتے ہین اور نہ نام رکھنا کچھ فائدہ نہین دیگا اُنکو معتبر سمجھا ہے نہ اسم مسمّٰی قال **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عبداللہ بن ابی اوفی قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نبیذ الحنتم قلت اَنشربُ فی الدُّبّاءِ قال لا رواہ البخاری روایت ہے عبداللہ بن ابی اوفیؓ سے کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نبیذ ٹھلیا سبز کی سے کہا مین نے کیا پیوین ہم ٹھلیا سفید مین فرمایا نقل کی یہ بخاری نے **ف** ٹھلیا سبز سے کہ نام اُسکا ختم ہے اور چونکہ عبداللہ بن ابی اوفی قید سبز سے باحث نبیذ ٹھلیا یہ غیر سبز کی سمجھے اُنھون نے کہا کہ پیوین ہم ٹھلیان سفید مین حضرتؐ نے فرمایا سفید مین بھی یہ پینی ذکر سبز کا اتفاقی ہے اور بسبب اِسکے کہ اکثر ٹھلیان کہ اُنمین نبیذ بناتے تھے اُس زمانے مین

بند ہوتی تھیں ولیکن حکم بند و سفید کا ایک ہی پہلو رہتا بھی منسوخ ہے جیسے کہ اوپر ذکر کیا گیا ماہ ح **بَابُ تَغْطِيَةِ الْأَوَانِي وَغَيْرِهَا** باب ہے بیچ بیان ڈھانکنے باسنوں اور غیرہا سنون کے ف یعنی اس باب میں وہ حدیثیں ہیں کہ وارد ہوئی ہیں بیچ مقدمہ ڈھانکنے باسنوں کے رات کو وقت سونے کے اور ایک نسخہ صحیحہ میں لفظ وغیرہا کا زیادہ آیا ہے یعنی یہ باب ہے بیچ بیان ڈھانکنے باسنوں کے اور سوائے باسنوں کے جیسے کہ بند کرنا دروازے کا اور بجھانا چراغوں کا اور سوائے اُسکے کا ہ ح **الْفَصْلُ الْأَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** جابرؓ **قَالَ** قال **رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ أَوْ أَمْسَيْتُمْ فَكُفُّوا صِبْيَانَكُمْ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوهُمْ وَأَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا وَأَوْكُوا قِرَبَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَخَمِّرُوا آنِيَتَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَلَوْ أَنْ تَعْرُضُوا عَلَيْهِ شَيْئًا وَأَطْفِئُوا مَصَابِيحَكُمْ** متفق علیہ **وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ خَمِّرُوا الْآنِيَةَ وَأَوْكُوا الْأَسْقِيَةَ وَأَجِيفُوا الْأَبْوَابَ وَاكْفِتُوا صِبْيَانَكُمْ عِنْدَ الْعِشَاءِ فَإِنَّ لِلْجِنِّ انْتِشَارًا وَخَطْفَةً وَأَطْفِئُوا الْمَصَابِيحَ عِنْدَ الرُّقَادِ فَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ رُبَّمَا اجْتَرَّتِ الْفَتِيلَةَ فَأَحْرَقَتْ أَهْلَ الْبَيْتِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ غَطُّوا الْإِنَاءَ وَأَوْكُوا السِّقَاءَ وَأَغْلِقُوا الْبَابَ وَأَطْفِئُوا السِّرَاجَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَحُلُّ سِقَاءً وَلَا يَفْتَحُ بَابًا وَلَا يَكْشِفُ إِنَاءً فَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدُكُمْ إِلَّا أَنْ يَعْرُضَ عَلَى إِنَائِهِ عُودًا وَيَذْكُرُ اسْمَ اللّٰهِ فَلْيَفْعَلْ فَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ بَيْتَهُمْ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ لَا تَدَعُوا أَحَدًا يَنَامُ حَتَّى تُوقِدُوا نَارًا وَلَا تَتْرُكُوا سُرُجَكُمْ حَتَّى تُطْفِئُوهَا وَلَا تَتْرُكُوا بُيُوتَكُمْ حَتَّى تُغْلِقُوهَا وَلَا تَتْرُكُوا آنِيَتَكُمْ حَتَّى تُخَمِّرُوهَا وَلَا تَتْرُكُوا أَسْقِيَتَكُمْ حَتَّى تُوكُوهَا وَلَا تَتْرُكُوا أَبْوَابَكُمْ حَتَّى تُغْلِقُوهَا وَلَا تَتْرُكُوا صِبْيَانَكُمْ حَتَّى تُعْتِمَ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَغْدُو وَتَرُوحُ بَعْدَ الْعَتَمَةِ** روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وقت کہ ہوا اول شب یا فرمایا شام کرو تم اپنے لڑکوں کو یعنی نکلنے گھر کے سے اور پھرنے کو چوں کے سے اس لیے کہ شیطان یعنی جن پھیلتے ہیں اُسوقت پس جب وقت کہ گذرے ایک ساعت رات سے پس واسطے کہ چھوڑو لڑکوں کو اور بند کرو دروازوں کو اور ذکر کرو نام اللہ کا یعنی وقت بند کرنے دروازے کے اسلیے کہ شیطان نہیں کھولتا دروازے بند کیے ہوئے کو یعنی ساتھ ذکر خدا کے اگرچہ جن و شیطان کو قدرت ہے کہ دروازوں اور دیوار و نہیں بیٹھ جاویں ولیکن بسبب ذکر خدا کے مجال بیٹھنے کی نہیں رکھتے اور باندھ دو دہانے اپنی مشکوں کے یعنی جسمیں پانی ہوتا ہے اگر نہیں کوئی گیڑا پتنگا وغیرہ گر پڑے اور ذکر کرو نام خدا کا یعنی وقت باندھنے دہانے کے اور ڈھانکو اپنے باسن اور یاد کرو نام اللہ کا یعنی وقت ڈھانکنے کے اگرچہ عرض میں رکھو باسن پر کوئی چیز یعنی اگرچہ صورت ڈھانکنے کی اسیقدر ہو کہ لکڑی وغیرہ چوڑاؤ پر باسن کے رکھدو تو خیر یہ بھی کافی ہے رفع کراہت ورنہ ہونے ضرر میں کہ ہوتا ہے بدون ڈھانکے مثل تصرف کرنے شیاطین کے اور مانند اُسکے کے اور بجھاؤ اپنے چراغوں کو یعنی سوتے وقت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے یعنی یہ الفاظ مشترک ہیں درمیان بخاری اور مسلم کے اور جدا جدا ہر ایک کی روایت میں مضمون ساتھ الفاظ مختلفہ کے بھی آیا ہے جیسے کہ کہا اور ایک روایت بخاری کی میں یوں آیا ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے ڈھانکو باسنوں کو اور بند کرو منہ مشکوں کا اور بند کرو دروازے اور اپنے پاس بٹھا رکھو اپنے لڑکوں کو شام کے وقت یعنی اِدھر اُدھر جانے نہ دو اس لیے کہ تحقیق واسطے جنوں کے ہے پھیلنا اور اُچک لینا اور بجھاؤ چراغوں کو نزدیک سونے کے اس لیے کہ تحقیق چوہا اکثر یا بعضے وقت کھینچ لیجاتا ہے بتی کو پس جلا دیتا ہے گھر کے لوگوں کو اور ایک روایت مسلم کی میں یوں آیا ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے ڈھانکو باسن کو اور بند رکھو مشک کو اور بند کرو دروازوں کو اور گل کرو چراغوں کو اسلیے کہ تحقیق شیطان نہیں کھولتا مشک کو اور نہ بند کھولتا دروازے کو اور نہ بند کھولتا باسن کو یعنی بسبب لینے نام خدا کے پس اگر نہ پاوے ایک بتھارا یعنی کوئی چیز ڈھانکنے کو مگر اسیقدر کہ عرض میں رکھے باسن پر لکڑی اور یاد کرے نام اللہ کا اُس باسن پر یعنی وقت رکھنے لکڑی کے پس چاہیے کہ کرے اس لیے کہ تحقیق چوہا بھڑکا دیتا ہے اوپر گھر کے لوگوں کے گھر انکا اور ایک روایت مسلم کی میں یوں ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے چھوڑو اپنے مواشی کو اور نہ اپنے لڑکوں کو جب وقت کہ غائب ہو آفتاب یہانتک کہ جاتی رہے اول تاریکی رات کی یعنی کچھ رات

ف ۱ حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ شیطان کو قصور استطاعت ہے اور جن پر قصور واقع ہوتا ہے کہ وہ قدرت پر قادر نہیں ہوتے

جاتی رہے اسلیے کہ تحقیق شیطان پر اگندہ کیے جاتے ہین جبوقت کہ غروب ہوتا ہے آفتاب یہانتک کہ جاتا رہے اول وقت عشات کا اور مسلم کی ایک روایت مین یون آیا ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے ڈھانکو باسن کو اور بند رکھو مشک کو اسلیے کہ تحقیق سال بھر مین ایک رات ہے کہ اُترتی ہے اُسمین وبا نہین گذرتی وہ وبا کسی باسن پر کہ نہو اُسپر سرپوش مگر کہ اُترتی ہے اُسمین اس وبا سے ف بعد روایت متفق علیہ کے جو بخاری کی روایت مین لفظ عند لمسا کا آیا ہے احتمال رکھتا ہے کہ متعلق ہو ساتھ سب افعال کے پس مراد وقت ممتد ہوگا ابتدائے شام سے وقت عشا تک کہ وقت بند کرنے دروازے اور ڈھانکنے باسن کا ہے اور اگر متعلق ہو ساتھ اکھنوا کے جیسے کہ دلالت کرتا ہے سیاق حدیث کا پس لازم ہے اور حاصل مضمون کا یہ ہوگا کہ رات مین یہ سب کام کرو لڑکون کو اول شب مین نکلنے نہ دو کہ وقت پھیلنے بتات کا ہے اور جب ایک ساعت گذرے تو چھوڑ دو لڑکون کو اور کرو یہ کام ذکر کیے گئے اور اس توجیہ سے موافق ہو جاتی ہے یہ روایت ساتھ لفظ متفق علیہ کے اور اُچک لینا لڑکون کو اور یہ بات ہوئی ہے اگرچہ قلیل الوقوع ہے یا مراد ہے لیجانا ہوش و عقل کا اور کھیل مین مصروف کرنا لڑکے کے تئین اور جن وشیاطین ایک ہین جنات ہین جو فاسق و سرکش ہین اُنھین شیطان کہتے ہین کذا ذکر البعض اور کہا قرطبی نے کہ تمام اوامر اسباب کے قبیل ارشاد سے ہین طرف مصلحت کے اور احتمال ہے کہ ہون واسطے استحباب کے اور فحمہ کہتے ہین اُس تاریکی کو کہ درمیان مغرب اور عشا کے ہوتی ہے اور جو تاریکی کہ درمیان صبح اور عشا کے ہوتی ہے اُسکو عسعسہ کہتے ہین وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ اشارت اُسکی طرف ہے اور کہا نووی نے کہ اسمین بہت انواع خیر اور آداب جامعہ مذکور ہین اور فضل اسمین یہ ہے کہ نام لینا اللہ تعالیٰ کا ہر حرکت و سکون مین ہے تاکہ حاصل ہو سلامتی آفات دنیویہ اور اُخرویہ سے مرجع ع **وَعَنْهُ** قَالَ حَمَلَ أَبُو حُمَيْدٍ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنَ النَّقِيعِ بِإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ أَنْ تَعْرِضَ عَلَيْهِ عُودًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا لایا ابو حمید کہ ایک شخص ہے انصار مین سے نقیع سے کہ نام ہے ایک جگہ کا باسن بھرا ہوا دودھ سے طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی کھلا ہوا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیون نہ ڈھانکا تو نے اسکو اگرچہ ڈھانکنا اتنا ہی ہوتا کہ عرض مین رکھ لیتا اُسپر ایک لکڑی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہ چھوڑو تم آگ کو گھرون مین یعنی اُس آگ کو کہ خوف ہو جلنے کا اُس سے جبوقت کہ سوئے لگو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف آگ شامل ہے چراغ اور غیر چراغ کو لیکن قندیلون لٹکی ہوئی سے اگر خوف جلنے کا نہ ہو تو نہین مضائقہ ہے اُسکے رکھنے کا اور اس نہی مین داخل نہین واسطے انتفا علت کے کذا قال النووی کہتا ہے بندہ ضعیف کہ اگر آگ بھی گھر مین اس طرح رکھین کہ خوف جلنے کا اُس سے نہ ہو جیسے کہ جاڑے مین بقصد شب بیداری کے یا کسی اور مصلحت کے گھر مین داب رکھتے ہین امید ہے کہ اسی قیاس پر ممنوع نہو ع **وَعَنْ** أَبِي مُوسَى قَالَ احْتَرَقَ بَيْتٌ بِالْمَدِينَةِ عَلَى أَهْلِهِ مِنَ اللَّيْلِ فَحُدِّثَ بِشَأْنِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هَذِهِ النَّارَ إِنَّمَا هِيَ عَدُوٌّ لَكُمْ فَإِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوهَا عَنْكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی موسیٰ اشعری سے کہ کہا جل گیا ایک گھر مدینہ مین اسطرح کہ گھر والون پر ایک رات پس نقل کیا گیا حال اُسکا روبرو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا کہ تحقیق یہ آگ سوائے اسکے نہین کہ وہ دشمن ہے واسطے تمھارے کہ جلا دیتا ہے جان و مال کو پس جبوقت کہ سوئے لگو تم پس بجھا دو اسکو اور دور کرو ضرر اُسکا اپنے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **الْفَصْلُ الثَّانِي** فصل دوسری **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْكِلَابِ وَنَهِيقَ الْحَمِيرِ مِنَ اللَّيْلِ فَتَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَإِنَّهُمْ يَرَوْنَ مَا لَا تَرَوْنَ وَأَقِلُّوا الْخُرُوجَ إِذَا هَدَأَتِ الرِّجْلُ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبُثُّ مِنْ خَلْقِهِ فِي لَيْلِهِ مَا يَشَاءُ وَأَجِيفُوا الْأَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا أُجِيفَ وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ وَخَمِّرُوا الْآنِيَةَ وَأَوْكُوا الْأَسْقِيَةَ وَاذْكُرُوا اللهَ رَبَّكُمْ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ

ف فی شرح السنۃ سے
ف بعد روایت متفق علیہ سے
ف آگ شامل ہے

روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا سُنا ہمین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جبوقت کہ سُنو تم آواز کتون کی اور آواز گدھون کی رات کو پس پناہ مانگو ساتھ اللہ کے شیطان اندیے ہوے سے اِس لیے کہ تحقیق گتے اور گدھے دیکھتے ہین اُس چیز کو کہ نہین دیکھتے تم یعنی شیطان کو اور لشکر اُسکے کو دیکھتے ہین اور تم کرو نکلنا یعنی گھر سے جبوقت کہ تھم جاوین پاؤن چلنے پھرنے سے یعنی آمد و رفت لوگون کی جب بڑی رات گئے موقوف ہو تو تم بھی کم نکلا کرو اِس لیے کہ تحقیق اللہ عزت والا اور بزرگی والا پراگندہ کرتا ہے اپنی مخلوقات سے جو چاہتا ہے از قسم خبثات اور شیاطین اور جانوران موذی وغیرذالک سے رات کو اور بند کرو دروازہ کو اور ذکر کرو نام اللہ کا اُسپر اِس لیے کہ شیطان نہین کھولتا دروازے کو جبوقت کہ بند کیا جاوے اور ذکر کیا جاوے نام اللہ کا اُسپر اور ڈھانک دو باس یعنی جنہین پانی ہو اور اُنکا ڈھکا کر رکھو باسنون کو یعنی جبوقت کہ خالی ہون اور باندھ دو مُنھ مشکون کے نقل کی یہ حدیث بھی السنہ نے شرح السنہ مین **وعن** ابنِ عباسؓ قال جاءت فارۃ تحمل الفویسقۃ فالقتھا بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الحصیر التی کان قاعدا علیھا فاحرقت منہا مثل موضع الدرھم فقال اذا نمتم فاطفؤا سراجکم فان الشیطان یدل مثل ھذہ علی ھذا بیہ فیحرق علیکم بیتکم و رواہ ابوداؤد اور روایت ابن عباسؓ سے کہ کہا آیا ایک چوہا اس حال مین کہ کھینچ لایا ایک بتی پس ڈالدی بتی روبرو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اُس بوریے پر کہ بیٹھے تھے حضرتؐ اُسپر پس جلادیا اُسمین بقدر درہم کے پس فرمایا حضرتؐ نے جبوقت کہ سوؤ تم پس بجھا دیا کرو چراغ اِس لیے کہ تحقیق شیطان راہ دکھاتا ہے مثل اِس چوہے موذی کو اِس فعل پر جلادینا اُسے شیطان اور باعث ہوتا ہے تمھارے جلنے پر باین حیلہ نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** اِس باب مین تیسری فصل مصنف نے نہین لکھی اور نہ کہا کہ یہ باب خالی ہے فصل تیسری سے اور وجہ اُسکے بیان نہ کرنے کی اوپر ذکر کیگئی ہے **ع** **کتاب اللباس** کتاب ہے بیچ بیان لباس کے **ف** لباس مصدر ہے بمعنی ملبوس کے جیسے کہ کتاب بمعنی مکتوب کے اور ماضی اور مضارع اسکے باب حلم یعلم سے آتے ہین اور مصدر اسکا لبس بھی آیا ہے ساتھ پیش لام کے اور لبس ساتھ زبر لام کے بمعنی التباس و خلط کے ہے اور وہ باب ضرب یضرب سے آیا ہے **ع** **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** انسؓ قال کان احبّ الثیاب الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یلبسھا الحبرۃ متفق علیہ و روایت ہے انسؓ سے کہ کہا تھی جبرہ محبوب ترین کپڑون کی طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جو پہنتے تھے یعنی نہ واسطے اور مصلحتون کے قسم دینے اور بچھانے اور سونے اُسکے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حبرہ ساتھ ترہب کے اوپر وزن رُجبۃ کے ایک قسم فصل ہے چادرون مین کی سے کہ اُسپر خطوط سُرخ ہوتے ہین اور کبھی سبز اور سوت کی بنی جاتی ہین لکھا ہے علمانے کہ اِسی سبب سے حضرتؐ اُسکو دوست رکھتے تھے اور بعضون نے کہا دوست رکھتے تھے اُسکو بسبب ہونے اُسکے سبز کہ سبز کپڑا اہل جنت کے کپڑون مین سے ہے اور وارد ہوا ہے انہ کان احبّ الالوان الیہ الخضرۃ رواہ الطبرانی فی الاوسط و ابن السنی و ابونعیم فی الطب اور بعضون نے کہا کہ دوست رکھتے تھے اُسکو بسبب اِسکے کہ خطوط سرخ ہوتے تھے اُسمین اور وہ میل خورا ہوتا ہے **ع** **وعن** المغیرۃ بن شعبۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لبس خفا رومیا ضیقا متفق علیہ اور روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنا جوڑہ رومی تنگ آستینون کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ایک اور روایت مین آیا ہے کہ آستینین اُسکی تنگ تھین کہ جب وضو کرنے لگے تو آستینین چڑھنہ سکین آستینون کے نیچے سے ہاتھ نکالے دھونے کے لیے اور یہ بھی آیا ہے کہ یہ باجر اسفر کا ہے اور کہا بعضون نے کہ اِس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہین تنگ آستینین بنانی سفرمین نہ حضر مین اِس لیے کہ آستینین صحابہ رضی اللہ عنہم کی فراخ تھین اور کہا ابن حجر نے کہ قول ائمہ کا اِسمین یہ ہے کہ اقسام بدعات مذمومہ سے ہے فراخ کرنا آستینون کا انتہی اور ممکن ہے یہ کہ حمل کیا جاوے قول ائمہ کا اوپر فراخی مفرط یعنی زائد از حد کے اور صحابہ نے جو منقول ہے وہ محمول ہے فراخی غیر مفرط پر اِس لیے کہا ہے منتقی مین کہ وہ کتب ائمہ ہمارے کے سے ہے مستحب ہے فراخی آستین کی بقدر ایک بالشت کے **ع** **وعن** ابی بردۃ قال اخرجت الینا عائشۃ کساء ملبدا و ازارا غلیظا فقالت قبض روح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ھذین متفق علیہ اور روایت ہے ابی بردہ سے کہ کہا نکالی طرف ہمارے حضرت عائشہؓ نے

ایک چادر پیوند کی ہوئی اور ایک تہبند موٹا اور کہا قبض کی گئی روح مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ان دو کپڑوں میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حضرت نے جو دعا کی تھی اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَّاَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا اس کا اثر تھا اور اس سے معلوم ہوئی بے رغبتی دنیا کی اور دنیا کے زرق برق سے پس لازم ہے اُمت کو کہ پیروی کریں حضرت کی اس خصلت میں ۱۲ **وعن** عائشۃ قالت کان فراش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیتنا او کان فراش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیتنا مما یحشوہ لیف متفق علیہ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھا بچھونا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ سوتے تھے اس پر چمڑے کا بھرا ہوا اُسکے اندر پوست کھجور کا یعنی روئی کی جگہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اور شمائل ترمذی میں آیا ہے حضرت حفصہؓ سے کہ تھا بچھونا حضرتؐ کا ٹاٹ کا ۱۳ **وعنہا** قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتکیٔ رواہ مسلم اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھا تکیہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا تکیہ کرتے اُس چمڑے کا بھرا ہوا اُسکا پوست خرما تھا نقل کی یہ مسلم نے ف تکیہ کرنے یعنی تکیہ لگا کر بیٹھتے یا سوتے وقت سر کے نیچے رکھتے اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے بنانا بچھونے کا اور تکیہ کا واسطے سونے اور آرام کے لیکن بطریق اسراف اور اتھال کے تنعم میں نہ ہو اور آنحضرتؐ دوست رکھتے تھے تکیے کو اور تکیہ کرتے تھے اُس پر اور فرمایا کہ اگر خوشبو اور تکیہ کوئی دے تو رد نہ کرے اور ان احادیث سے اور مانند اُنکی سے معلوم ہوا کہ طریقہ آنحضرتؐ کا یہ تھا کہ زہد کرتے تھے دنیا میں اور اعراض کرتے تھے متاع اور لذت دنیا سے اور لباس بھی موٹا اور پھٹا اور پرانا پہنتے اور آیا ہے کہ لباس جیسا میسر ہوتا پہنتے اور تکلف نہ کرتے اور کبھی بیان جواز کے لیے کپڑا نفیس و قیمتی بھی پہنا ہے لیکن فی الفور کسی کو بخشدیا اور قید رکھنی نفیس کپڑے کی اور عادت پکڑنی اُسکی اور تکلف کرنا اُسمیں خلاف سنت ہے اگرچہ بعمل اباحت رکھتا ہے اور اگر کپڑا موٹا اور حقیر بسبب بخل اور خست کے یا واسطے اظہار زہد کے یا طمع اور سوال کے لوگوں سے بطریق ریا و سمعہ کے پہنے بیچ ہے بلکہ اکثر اہل خیر و دیانت نے بقدر ستر حال اور عفت اور اظہار غنا کے کپڑے نفیس پہنکر اپنے تئیں چشم اغیار سے چھپایا ہے اور حال یہ کہ اگر بطور اسراف و تکبر کے نہو تو ہمیں مضائقہ اُسکا اور میانہ روی ہر جگہ محمود ہے ۱۴ **وعنہا** قالت بینا انا جالسۃ جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متقنعا رواہ البخاری اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا اُسوقت کہ تھے ہم بیٹھے ہوئے اپنے گھر میں بیچ گرمی دوپہر کے کہا کسی نے آنحضرتؐ کے یہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آنیوالے ڈھانکے ہوئے سر اپنا چادر کے کونے سے نقل کی یہ بخاری نے ف ڈھانکنا سر کا تھا واسطے گرمی دھوپ کے یا واسطے نہ پہچانے حضرتؐ کو کوئی اور یہ حدیث ایک ٹکڑا ہے حدیث ہجرت کا کہ بعد از قضیہ بیعت العقبہ کے آنحضرتؐ منتظر تھے حکم ہجرت کے مکہ سے اور حضرت ابوبکرؓ التماس رفاقت کی اس سفر میں حضرتؐ سے رکھتے تھے اور آنحضرتؐ فرماتے تھے کہ اگر حکم ہجرت کا ہوگا تو ایسا ہی ہوگا ناگاہ حکم ہجرت کا ہوا پس آنحضرتؐ دوپہر کو حضرت ابوبکرؓ کے گھر میں رونق افزا ہوئے اور خبر دی کہ حکم ہجرت کا پونچا اور حکم ہوا کہ نکلو یہیں اور توفیق ہوگا پس رات کو کھڑکی کی راہ سے کوچہ دیوار گھر ابوبکرؓ کے تھی طرف جبل ثور کے کہ پہنچ جانب اسفل مکہ کے ہے نکلے اور غار ثور میں داخل ہوئے الی آخر القصۃ ۱۵ **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعام الواحد یکفی الاثنین وطعام الاثنین یکفی الاربعۃ وطعام الاربعۃ یکفی الثمانیۃ رواہ مسلم اور روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ کہا تھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انکو ایک بچھونا واسطے مرد کے اور دوسرا بچھونا واسطے عورت اُسکی کے اور تیسرا واسطے مہمان کے اور چوتھا واسطے شیطان کے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی آدمی کیلیے تین بچھونے چاہیے اگر میسر ہوں ایک تو اپنے لیے اور دوسرا اپنی بیوی کے لیے کہ شاید کسی وقت بسبب مرض کے یا کسی وغدر کے تنہا سونے والا آدمی کے ساتھ سونا اولیٰ ہے اور موافق تر ساتھ سنت کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات کے ساتھ سویا کرتے تھے اور تیسرا مہمان کے لیے کہ اگر نہ تو رات کو اُسپر سوے نہ تین بچھونے کافی ہیں اور زیادہ انسے اسراف ہے جیسے کہ فرمایا کہ چوتھا تھا اگر ہو تو شیطان کے لیے نسبت شیطان کیطرف اس سبب سے کی کہ چونکہ زیادہ قدر حاجت سے ہے اور محل مفاخرت ہے مذموم ہے اور مذموم منسوب ہے اُسکی طرف ہے یا اس لیے شیطان کیطرف نسبت کیا چونکہ زائد ہے حاجت سے اُسپر شیطان رات گذارتا ہے لیکن اگر کسی کی عادت کرم اور سخاوت کی ہو اور مہمانی کے یہاں بہت آتے ہوں تو ظاہر یہ ہے کہ کثرت فرش و اسباب کی نہ مذموم نہ مذموم وہ ہے

کہ واسطے مفاخرت و تکبر کے ہو ۔ ح وعن ابی ہریرۃ ؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینظر اللہ یوم القیامۃ الی من جر ازارہ بطرا متفق علیہ
اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں دیکھے گا اللہ تعالیٰ دن قیامت کے یعنی نظر رحمت سے طرف اس شخص کے کہ دراز کرے یعنی نیچے سے کھینچ کرے ازار اپنی ازراہ تکبر و اترانے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف تکبر کی قید سے معلوم ہوا کہ اگر بغیر تکبر کے ازار دراز کرے تو حرام نہیں لیکن مکروہ ہے ساتھ کراہت تنزیہی کے اور اگر بسبب کسی عذر کے دراز کرے مانند سردی یا بیماری کے تو مکروہ بھی نہیں ۔ ح وعن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من جر ثوبہ خیلاء لم ینظر اللہ الیہ یوم القیامۃ متفق علیہ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کہ جو شخص کہ دراز کرے کپڑا اپنا یہانتک کہ گھسٹتا جاوے ازراہ تکبر کے نہیں دیکھے گا اللہ تعالیٰ طرف اسکے دن قیامت کے یعنی نظر رحمت و عنایت سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کپڑا عام ہے خواہ تہبند ہو یا جامہ یا کرتہ یا انگرکھا یا قبا یا فرغل یا دوپٹہ یہ سب ممنوع ہیں اگر متکبر ہو ۔ ع وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینما رجل یجر ازارہ من الخیلاء خسف بہ فہو یتجلجل فی الارض الی یوم القیامۃ رواہ البخاری اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسوقت کہ ایک شخص گھسیٹتا تھا ازار اپنی ازراہ تکبر کے دھسا گیا زمین میں پس وہ چلا جاتا ہے زمین میں قیامت تک نقل کی یہ بخاری نے ف احتمال ہے کہ یہ شخص مذکور اس امت سے ہو کہ حضرت نے خبر دی کہ کسی وقت میں یہ ہوگا اور تعبیر کیا اسکو ساتھ ماضی کے بسبب تحقق وقوع اسکے کے اور احتمال یہ بھی ہے کہ یہ شخص اگلی امتوں میں سے ہو کہ اس حال میں گرفتار ہوا ہو یہ قول صحیح تر ہے اسی لیے اس حدیث کو بخاری نے بیچ ذکر بنی اسرائیل کے لایا ہے اور بعضوں نے کہا کہ مراد اس سے قارون ہے ۔ ح وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اسفل من الکعبین من الازار ففی النار رواہ البخاری
اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چیز نیچے ہو ٹخنے سے ازار قسم ازار کے وہ آگ میں ہے نقل کی بخاری نے ف وہ آگ میں ہے یعنی ٹخنے سے نیچے جتنے حصہ قدم پر ازار لٹکی ہے وہ آگ دوزخ میں ڈالا جاویگا اور بعضوں نے کہا معنی یہ ہیں کہ یہ فعل مذموم ہے اور افعال اہل دوزخ سے ہے اور ذکر دوزخ کا اکثر بیچ حق ازار کے آیا ہے اور وعید شدید اسمیں آئی ہے حتی کہ ایک شخص نیچے پائنچے والا نماز پڑھتا تھا اسکو حضرت نے ساتھ اعادت وضو اور نماز کے حکم فرمایا چنانچہ یہ روایت وائل کتاب میں مذکور ہے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ شیطان کی پندرھویں شب میں سب بخشے جاتے ہیں مگر عاق اور مدمن خمر اور مسبل ازار نہیں بخشے جاتے و تحقیق یہ ہے کہ ورازی سب کپڑوں میں جاری ہے یعنی جو کپڑا کہ زیادہ قدر حاجت و سنت سے ہو ورازی ممنوع ہے و التخصیص ازار کی بسبب کثرت وقوع اسکے کے ہے کہ لباس اکثر لوگوں کے عہد نبوت میں چادر و ازار تھے اور فصل دوسری میں ابن عمرؓ سے لایا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا الاسبال فی الازار والقمیص والعمامۃ من جر منہا شیئا خیلاء الحدیث اور حدیث اول میں بھی ابن عمرؓ سے کہ پہلے اس حدیث سے گذری مطلق کپڑا واقع ہوا اور غرض یعنی اولویت ازار میں نصف پنڈلی تک ہے و ازار آنحضرت کی ایسی ہی تھی اور رخصت ٹخنوں کی اوپر تک ہے و حکم دامن قبا و پیراہن کا بھی ایسا ہی ہے اور سنت آستینوں میں بند دست تک ہے اور اسبال عمامہ میں ساتھ چھوڑنے شملہ کے ہے زیادہ عادت سے عرض میں اور طول میں اور نہایت اسکی نصف پشت تک ہے اور زیادہ اس سے بدعت اور داخل ورازی ممنوعہ کی ہے اور یہ فراخی اور درازی کی بعض شہروں عرب کے میں متعارف ہوئی ہے خلاف سنت ہے اور جو ورازی کہ بطریق تکبر کے ہے حرام ہے اور جو کہ بطریق عرف و عادت کے شایع ہو مکروہ ہے اور درازی عورتوں کے لیے بھی حرام ہے لیکن جائز ہے بقدر ایک بالشت کے یا دو بالشت کے زیادہ بہ نسبت مردوں کے بلکہ مستحب ہے بقدر ستر کے کذا اجازنی حدیث شام سلمہ ۔ ح تشبیہ کہتا ہے مولف اس کتاب کا کہ اسوقت اس عاجز کے خیال میں آیا کہ توجہ حدیث میں ترجمہ کرتا ہے اس عبارت کا مثلاً عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و بعد اتمام ترجمہ حدیث کے اس عبارت کا ترجمہ لکھتا ہے و اواہ الترمذی مثلاً اس کتاب بہت راز ہوئی جاتی ہے اور ان عبارتوں کا ترجمہ بارہا گذر چکا ہے پس اس کو اکتفا کر نفس حدیث کے ترجمہ پر اور باقی کا ترجمہ چھوڑ دے کہ جو ذرا بھی شعور رکھتا ہوگا وہ آپ سمجھ لے گا لیکن ان جہان عبارت

ل فقط قارون کے ساتھ مخصوص نہیں ہے
ع ورازی کپڑے کی ہر چیز میں ممنوع ہے
ع ورازی عورتوں کے لیے حرام ہے
ع تشبیہ کہتا ہے مولف اس کتاب کا کہ اسوقت اس عاجز کے خیال میں آیا کہ توجہ حدیث میں ترجمہ کرتا ہے اس عبارت کا مثلاً عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و بعد اتمام ترجمہ حدیث کے اس عبارت کا ترجمہ لکھتا ہے و اواہ الترمذی مثلاً اس کتاب بہت راز ہوئی جاتی ہے اور ان عبارتوں کا ترجمہ بارہا گذر چکا ہے پس اس کو اکتفا کر نفس حدیث کے ترجمہ پر اور باقی کا ترجمہ چھوڑ دے کہ جو ذرا بھی شعور رکھتا ہوگا وہ آپ سمجھ لے گا لیکن ان جہان عبارت

مشکل اور نئی وضع کی ہو اُسکا ترجمہ کرنا پس حضرت شیخ عبد الحقؒ نے بھی ایسا ہی کیا ہے اور مولانا اسحٰقؒ صاحب کہ ترجمہ اسکے ہین اُنھون نے بھی اسطرح لکھا ہے اور ہاتھا اول نسخہ **وعن** جابرؓ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یاکل الرجل بشمالہ او یمشی فی نعل واحدۃ او ان یشتمل الصماء او یحتبی فی ثوب واحد یکشف عن فرجہ متفق علیہ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ کھاوے آدمی بائین ہاتھ سے یا چلے ایک پاپوش مین اور یہ کہ لپیٹے بدن پر کپڑا کہ ہاتھ بھی اندر آجاوین یا گوٹ مار کر بیٹھے ایک کپڑے مین اس حالت مین کہ کھولے ہوے ستر اپنا ف نہی بائین ہاتھ سے کھانے کی تنزیہی ہے اور بعضون نے کہا تحریمی ہے اور ایک جوتے سے چلنے مین بدہیئتی اور خلاف وقار ہے اور اگر جوتا بلند ہوگا تو باعث لغزش قدم اور گر پڑنے کا زمین پر ہوگا اور لپیٹے بدن پر کپڑا یعنی چادر وغیرہ اسطرح اوڑھے کہ تمام بدن ڈھک جاوے کہ ہاتھ بھی اندر ہی رہین اور کوئی طرف کپڑے کی اٹھا وے نہین کہ ہاتھ اُس سے نکال سکے اور نہی اس سے اس لیے ہے کہ اسطرح کا اوڑھنے والا ہو جاتا ہے مانند طوق پہنائے گئے کے اور اسطرح کے اوڑھنے کو عرب صماء کہتے ہین اس لیے کہ بند کر دیتا ہے منافذ کو جیسے کہ صخرہ صماء کہتے ہین پتھر سخت کو کہ اُسمین پانی کی ذرا سی گنجائش بالکل نہو اور ابن ہمام نے شرح ہدایہ مین لکھا ہے کہ مکروہ ہے اشتمال صماء نماز مین اور وہ یہ ہے کہ لپیٹ لیوے ساتھ ایک کپڑے کے اپنا اور تمام بدن اپنا اور چھوڑے جگہ ہاتھ کے نکالنے کی اور امام محمدؒ کے نزدیک یہ اشتمال صماء مکروہ ہے اگرچہ پہنے ہو ازار اور ان کے نزدیک یہ شرط نہین اور نووی نے شرح مسلم مین لکھا ہے کہ فقہا اشتمال صماء اُسکو کہتے ہین کہ لپیٹ لیوے بدن پر ایک کپڑا کہ اُسکے ساتھ دوسرا کپڑا نہو پھر ایک جانب اُسکی اُٹھا کر کندھے پر رکھ لیوے اور یہ حرام ہے بسبب اسکے کہ کھلی جاتی ہے بعض ستر انتہی اور حاصل یہ کہ اگر متحقق ہوا اُس سے کھلنا ستر کا تو وہ حرام ہے اور اگر احتمال ہو کھلنے ستر کا تو وہ مکروہ ہے اور گوٹ مار کر بیٹھنا اسکو کہتے ہین کہ دونون چوتڑون پر بیٹھے اور پنڈلیان کھڑی کرلے اور دونون ہاتھ اُنپر لپیٹ لیوے یا کپڑا بیٹھے اور دونون پنڈلیون پر لپیٹ لے پس اسطرح بیٹھنا اس صورت مین منع ہے کہ فقط چادر ہی اُسکے پاس ہو کہ اگر لپیٹے گا تو ستر کھلجاویگا والا جائز ہے بلکہ مستحب ہے غیر حالت صلوٰۃ مین کہ آنحضرت کعبہ کے سامنے گوٹ مار کر ساتھ چادر کے اور ساتھ ہاتھ کے بھی بیٹھے تھے اور اگر چادر وسیع ہو ایسی کہ اُسکے لپیٹے سے سترہ کھلے جاتا ہے ع ۱۲ ح **وعن** عمر وانس وابن الزبیر وابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من لبس الحریر فی الدنیا لم یلبسہ فی الاخرۃ متفق علیہ اور روایت ہے عمرؓ اور انسؓ اور ابن الزبیرؓ اور ابی امامہؓ سے اُنھون نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جس شخص نے پہنا ریشم یعنی غیر مشروع دنیا مین نہین پہنے گا اُسکو آخرت مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ محمول ہے حلال جاننے والے پر یا زجر و تہدید پر یا ایک مدت پر پہلے داخل ہونے جنت کے اس لیے کہ اہل جنت کا لباس جنت مین حریر ہوگا اور کہا حافظ سیوطی نے کہ تاویل اسکی اکثرون کے نزدیک یہ ہے کہ نہین داخل ہوگا یہ جنت مین ساتھ سابقین اولین کے اور مؤید ہے اسکی وہ روایت کہ نقل کی ہے احمد نے جویریہ سے من لبس الحریر فی الدنیا البسہ اللہ یوم القیمۃ ثوبا من نار **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما یلبس الحریر فی الدنیا من لا خلاق لہ فی الآخرۃ متفق علیہ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے اسکے نہین کہ پہنتا ہے ریشم دنیا مین وہ شخص کہ نہین حصہ واسطے اُسکے آخرت مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی نہین حصہ واسطے اُسکے عمدا آخرت سے یا نہین ہے حصہ پہننے حریر کے آخرت مین جیسے کہ اوپر کی حدیث مین فرمایا لم یلبسہ فی الآخرۃ پس ہوگا کنایہ داخل ہونے جنت مین بوجب قول اللہ تعالیٰ کے ولباسھم فیھا حریر پس اول صورت مین کافر کے حق مین ظاہر ہے اور مومن کے حق مین بطریق تغلیظ کے ہے کہ نہین داخل ہوگا ابتدا یا نہین داخل ہوگا بغیر اسکے کہ عذاب پاجاویگا ساتھ کپڑے آگ کے بدکاروں کے ساتھ ع ۱۲ **وعن** حذیفۃ قال نھانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نشرب فی انیۃ الذھب والفضۃ وان ناکل فیھا وعن ام سلمۃ مثلہ متفق علیہ اور روایت ہے حذیفہؓ سے کہ کہا اُسنے منع کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ پیئین ہم مین بیچ باسن چاندی اور سونے کے اور یہ کہ کھاوین ہم اُسمین اور منع کیا پہننے حریر اور دیبا کے سے کہ ایک قسم مین ریشمی کپڑے کی اور یہ کہ بیٹھین ہم اُپر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بیان استعمال کرنے ظروف وغیرہ چاندی سونے کا

اور حریر کا اوپر ہو چکا ہے اور فتاوی قاضی خان میں لکھا ہے کہ جیسے استعمال حریر کا بالغ کو حرام ہے ایسے ہی حرام ہے پہنانا اُسکا لڑکوں کو اور گناہ ہوتا ہے پہنانیوالے کو اور کہا امام ابو حنیفہؒ نے کہ نہیں مضائقہ ہے حریر کے بچھانے کا اور سونے کا اسپر اور اسیطرح اگر تکیے اور پڑے حریر کے ہوں تو نہیں مضائقہ اور کہا امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ نے کہ یہ سب مکروہ ہیں اور حاصل یہ کہ نہی اس حدیث کی محمول ہے تحریم پر نزدیک صاحبین کے اور نزدیک امام صاحب کے تنزیہ پر جیسے کہ اشارہ کیا طرف اسکے ساتھ قول لامالباس کے اس لیے کہ پرہیزگار وہ شخص ہے کہ چھوڑدے مالاباس کو بخوف اسکے کہ ہو گمیں باس اور یہی معنی ہیں اس حدیث مشہور کے دع ما یریبک الی مالا یریبک پس ابو حنیفہؒ کو نہیں حاصل ہوئی دلیل قطعی اوپر ہونے اس نہی کے تحریمی اور نصوص تحریم پہننے حریر کی نہیں مشتمل اسکو اسلیے کہ بیٹھنے پر نہیں اطلاق کیا جاتا ہے پہننا پس اسلیے حکم کیا ساتھ تنزیہ کے دع **وعن** علی قال ھدیٰ لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلۃ فلبستھا فخرجت وانا اعرف الغضب فی وجھہ فقال انی لم اکسکھا لتلبسھا انما بعثت بھا الیک لتشقھا فشققتھا بین النساء متفق علیہ اور روایت ہے علیؓ سے کہ کہا بھیجا گیا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک جوڑا یعنی تہبند اور چادر ریشمی خط دار پس بھیجا اُسکو طرف میرے پس پہنا میں نے اُسکو پس پہچانا میں نے غضب بیچ چہرہ مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا کہ تحقیق میں نے نہیں بھیجا تھا اُسکو طرف تیرے تا کہ پہنے تو اُسکو سو اسکے نہیں کہ بھیجا تھا میں نے اُسکو طرف تیرے تا کہ پھاڑکر اُسکو اوڑھنیاں کر کر تقسیم کر دے درمیان عورتوں کے نقل کی بخاری اور مسلم نے **ف** پہنا حضرت علیؓ نے یہ سمجھکر کہ حضرت نے پہننے کے لیے بھیجا ہے اگرچہ جائز ہوتا پہننا اُسکا تو حضرتؐ کا ہے کو بھیجتے اور حضرتؐ اسلیے غصہ ہوئے کہ اکثر یا کل حصہ میں ریشم تھا یا اس لیے خفا ہوئے کہ کیوں نہ سوچے وہ کہ یہ لباس متقیوں کا نہیں ہے یعنی اگرچہ ریشم اُسمیں اسقدر تھا کہ جائز تھا پہننا اُسکا لیکن انکی شان سے بعید تھا پہننا اُسکا **وعن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن لبس الحریر الا ھکذا اور رفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصبعہ الوسطیٰ والسبابۃ وضمھما متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم انہ خطب بالجابیۃ فقال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لبس الحریر الا موضع اصبعین او ثلث او اربع اور روایت ہے عمرؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ریشم کے پہننے سے مگر اسقدر یعنی بقدر دو انگشت کے اور اُٹھائیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں انگلیاں اپنی بیچ کی اور شہادت کی اور ملایا اُن دونوں کو یعنی اسقدر حریر اگر لباس میں ہو مباح ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے یہ ہے کہ خطبہ فرمایا حضرت عمرؓ نے بیچ جابیہ کے کہ نام ہے ایک شہر کا شام میں پس کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہننے ریشم کے سے مگر اسقدر دو انگشت یا تین انگشت یا چار انگشت کے **ف** پہلی روایت سے مباح ہونا حریر کا مقدار دو انگشت کے معلوم ہوا اور دوسری روایت سے معلوم ہوا کہ چار انگشت تک ہے معلوم ہوا کہ چار انگشت تک جائز ہے اور یہی مذہب ہے جمہور علما کا دع **وعن** انس قال رأیت بکف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حریرا فجعلت المسہ واعجبہ فقال اتعجب یا انس ھذا لمنادیل سعد فی الجنۃ لمنادیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر منھا او لمنادیل سعد فی الجنۃ متفق علیہ **وعن** اسماء بنت ابی بکر انھا اخرجت جبۃ طیالسۃ لھا لبنۃ دیباج وفرجیھا مکفوفین بالدیباج وقالت ھذہ جبۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانت عند عائشۃ فلما قبضت قبضتھا وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یلبسھا فنحن نغسلھا للمرضیٰ نستشفی بھا رواہ مسلم اور روایت ہے اسماءؓ بیٹی ابو بکرؓ کی سے یہ کہ انھوں نے نکالا جبہ طیلسان کا کسروانی اُس میں ٹکڑا ریشمی لگا ہوا تھا گریبان پر یعنی بطور سنجاف کے اور دکھلیں میں نے دونوں کشادگیاں اُسکی ٹکی ہوئیں ساتھ ریشمی کپڑے کے اور کہا اسماءؓ نے کہ یہ ہے جبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ تھا نزدیک عائشہؓ کے پس جبکہ وفات کی گئیں حضرت عائشہؓ لیا میں نے اُسکو یعنی مجکو پہنچا وہ میراث میں اسلیے کہ یہ بہن تھیں حضرت عائشہؓ کی اور تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہنتے اُسکو یعنی کبھی کبھی اور ہم دھوتے ہیں اُسکو واسطے بیماروں کے طلب کرتے ہیں شفا ساتھ اُسکے نقل کی یہ مسلم نے **ف** طیالس ساتھ زیر لام کے جمع طیلسان مفتوح اللام کی ہے کہ وہ معرب تالسان کا ہے یعنی چادر کے کہ صوف سیاہ کی ہوتی ہے اور جبہ سیاہ مدور ہوتا ہے اور کسروانیہ نسبت ہے طرف کسریٰ کے ساتھ زیر کاف کے اور بعضوں نے کہا ساتھ زبر کاف کے معرب کاف کے لقب ہے بادشاہ فارس کا اور دونوں کشادگیاں اُسکی کہ ایک آگے ہوتی ہے اور ایک پیچھے جیسے کہ بعضے جبوں میں معلوم ہے کہ آگے کے پیچھے دامن میں چاک کھلے ہوتے ہیں پس راوی کہتا ہے

لہ یعنی ملا ہوا ساتھ ریشم کے اور بعضوں نے کہا بزار یشم خالصہ ۱۲

کہ دیکھا میں نے دونوں چاکوں کو کہ اُنپر سنجاف حریر کی ٹکی ہوئی تھی اور غرض اسّما کی نکالنے اس جُبّہ کے سے اور دکھانے اُسکے سے لوگوں کو ظاہر کرنا نعمت
و برکت کا اور ہونا اُسکا نزدیک اُنکے تھا اور بیان کرنا اسکا کہ جُبّے پر اگر اسطرح ریشمی سنجاف ٹکی ہو تو جائز ہے پہننا اسکا اور حضرتؐ نے پہنا ہے اور اگر کوئی کسے
کہ دوسری فصل مین عمران بن حصینؓ سے حدیث آئی ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہین پہنتا مین قمیص ریشمی سنجاف کا پس یہ حدیث منافی اسکے ہے جواب اس
اشکال کا یہ ہے کہ حدیث عمرانؓ کی محمول ہے اسپر کہ قدر سنجاف ریشمی کی زیادہ چار انگشت سے ہو اور اس حدیث مین کم اس سے یا یہ کہ حدیث عمرانؓ کی مین بیان
ورع کا ہے اور حدیث سلمؓ مین اصل جواز اور بعضون نے کہا کہ تحمل و ترفہ قمیص مین جبّہ سے زیادہ ہوتا ہے جیسے کہ معمول ہے اور دھوتے ہم آبہ یعنی پلاتے پانی
دھویا ہوا اُنکو اور طلب کرتے ہین شفا ساتھ اسکے یعنی ساتھ پانی اُسکے کے یا ساتھ نفس جبّہ کے ساتھ رکھنے اسکے کے سر پر اور آنکھون پر اور ساتھ برکت حاصل
کرنے کے ساتھ لگانے ہاتھ کے اور بوسہ دینے کے واللہ اعلم ۱۲ ع **وعن** انسؓ قال رخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعبد الرحمٰن بن عوف
فی لبس الحریر لحکۃ بھما متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم قال انھما شکوا القمل فرخص لھما فی قمص الحریر اور روایت ہے انسؓ سے
کہ کہا رخصت دی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے زبیرؓ اور عبد الرحمٰن بن عوف کے پہنے ریشم کے واسطے کھجلی کے کہ تھی اُن دونون کو یعنی کھجلی بسبب
جوؤن کے تھی جیسے کہ آگے کی روایت مین ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین یون ہے کہ کہا انسؓ نے یہ کہ اُن دونو نے شکایت کی
جوؤن کی پس رخصت دی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکو پہنچ پہننے کُرتے ریشمی کے **ف** موجز مین لکھا ہے کہ ریشم گرم اور مفرح ہے پہننا اُسکا دفع کرتا ہے
جوؤن کو ۱۲ ع **وعن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال رأی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیّ ثوبین معصفرین فقال ان
ھذہ من ثیاب الکفار فلا تلبسھا وفی روایۃ قلت أغسلھما قال بل احرقھما رواہ مسلم اور روایت ہے عبد اللہؓ بن عمرو بن العاص سے
کہ کہا دیکھے مجھ پر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کپڑے کسنبہ کے رنگے ہوئے پس فرمایا کہ تحقیق یہ کفار کے کپڑون سے ہین نہ تیز کرتے وہ حلال و حرام مین اور
نہین فرق کرتے ہین لباس مردون اور عورتون کے مین پس نہ پہن تو اُنکو اور ایک روایت مین ہے کہ کہا عبد اللہؓ نے کہا مین نے دھو ڈالون مین اُنکو فرمایا حضرت نے
بلکہ جلا دے اُنکو نقل کی یہ مسلم نے **ف** لکھا ہے شاحین نے کہ مراد آنحضرتؐ کی جلانے سے مبالغہ ہے بیچ نکالنے اُسکے کے ملک سے ساتھ بیچ کے یا ہبہ کے غرضکہ
جس طرح ہو اپنے سے جُدا کرنا چاہیے اور حکم دھونے کا اس سبب سے نہ کیا کہ اگر کپڑا اُسنبا اگرچہ مردون کو حرام و مکروہ ہے لیکن عورتون کے لیے مکروہ نہین پس اُسکے
دھونے مین ضائع کرنا مال کا ہے پس یا تو اپنی عورتون کو دیدے یا بیچ ڈالے یا اور عورتون کو دیدیوے کہ وہ اس سے فائدہ اُٹھاوین اور ایک روایت مین
آیا ہے کہ عبد اللہ بن عمرو بغرض اظہار امر کیے گئے اور اُن کپڑون کو جلا دیا جب دوسرے دن حضرتؐ کے پاس حاضر ہوے حقیقت حال سے خبر دی فرمایا تو نے
اُن کپڑون کو اپنی عورتون کو اس لیے کہ روا ہے پہننا اُسکا عورتون کو اور بقرینہ اس روایت کے حمل کیا ہے شاحین نے جلانے کو اوپر خلاف ظاہر کے اور یہ
جو بعضون نے کہا ہے کہ امر جلانے کا مبالغہ ہے بیچ کھو دینے اثر اسکے کے بخلاف روایت و درایت کے ہے **تنبیہ** بیچ پہننے کسنبی کے علما کو اختلاف ہے
بعضے اُسکو مطلق حرام جانتے ہین اور بعضے مباح اور بعضے کہتے ہین کہ اگر بعد بُنے کے رنگا ہو حرام ہے اور اگر بعد رنگنے کے بنا ہو مباح ہے اور بعضے کہتے ہین
کہ اگر بو اُسکی زائل ہوئی ہو مباح ہے والا احرام اور بعضے کہتے ہین کہ پہننا اسکا بحالس مین مکروہ ہے اور اگر گھر مین پہنے درست ہے اور مختار مذہب حنفی مین کراہت
تحریمی ہے اور زنانے اُس سے مکروہ اور بیچ رنگ سُرخ کے سوائے کسنبی کے بھی اختلاف ہے اور شیخ قاسم حنفی نے کہ بڑے علماے متاخرین مصر سے ہین
اور اُستاد قسطلانی کے ہین فتویٰ دیا ہے کہ حرمت بسبب رنگ کے ہے پس ہر سُرخ رنگ حرام و مکروہ ہے واللہ اعلم ۱۲ ع **وسند ذکر حدیث عائشۃ**
خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات غداۃ بیج مناقب اہلبیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ام سلمۃ قالت کان احب الثیاب الی رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيصَ رَوَاهُ الْاَرْبَعَةُ اِلَّا اَبَا دَاوُدَ روایت ہے اُم سلمہ سے کہ کہا تھا بہت محبوب کپڑا نبی طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیراہن نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نے **ف** اِس لیے کہ اِس سے اعضا خوب ڈھکتے ہیں اور سبک ہوتا ہے بدن پر اور پہننے والا اُسکا بہت متواضع ہوتا ہے اور جو چیز محبوب و مرغوب حضرتؐ کے نزدیک ہوگی البتہ اُسیں سلر اور انوار ہوں گے کہ غیر اُسکے یہ نہوں گے جیسے کہ حکم تمام مستحبات کا ہے **ش** **وَعَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ كَانَ كُمُّ قَمِيْصِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الرُّسْغِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے اسماء بیٹی یزید کی سے کہ کہا تھی آستین کرتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پونہچے تک نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے **ف** بعضی روایتوں میں سر انگشت تک بھی آستین حضرتؐ کی آئی ہے اور آیا ہے کہ کرتا حضرتؐ کا ٹخنے سے اونچا تھا بترجمہ **ع** **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَبِسَ قَمِيْصًا بَدَاَ بِمَيَامِنِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ پہنتے قمیص شروع کرتے ساتھ داہنی طرف قمیص کے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** میامن جمع میمنہ کی ہے بمعنی جانب یمین کے اور لفظ جمع کا لانا اس سبب سے ہے کہ جانب یمین یعنی دہنے قمیص کی شامل آستین کو ہے اور اُس چیز کو کہ اُسمین ہے نیچے تک یعنی گلے وغیرہ کو **ش** **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِزْرَةُ الْمُؤْمِنِ اِلٰى اَنْصَافِ سَاقَيْهِ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ فِيْمَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ مَا اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَفِي النَّارِ قَالَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَلَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلٰى مَنْ جَرَّ اِزَارَهٗ بَطَرًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا سُنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے حالت پہنہ دیہ بیچ تہبند باندھنے مومن کے آدھی پنڈلیوں تک ہے یعنی اولیٰ و بہتر ہے اور نہیں گناہ مومن کامل پر بیچ تہبند کے درمیان آدھی پنڈلیوں اور درمیان ٹخنوں کے اور جو چیز کہ ہو نیچے اِسکے پس بیچ آگ کے ہے کہا تین بار اور نہیں دیکھے گا اللہ تعالیٰ دن قیامت کے طرف اُس شخص کے کہ دراز کرے تہبند اپنا مارتے تکبر کے نقل کی یہ ابوداود اور ابن ماجہ نے **وَعَنْ** سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَدَلَ فِيْ اِزَارِهٖ فِي الْعِمَامَةِ مِنْ جَرَّهٗ مِنْهَا شَيْئًا خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے سالم سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی عبداللہ بن عمرؓ سے اُنھوں نے نقل کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا درازی بیچ تہبند کے اور پگڑی کے ہے جو شخص کہ لٹکا کر چھوڑے انہیں سے کچھ از راہ تکبر کے نہیں نظر کریگا اللہ طرف اُسکے دن قیامت کے نقل کی یہ ابوداود و نسائی و ابن ماجہ نے **ف** یعنی درازی کہ حرام و مکروہ ہے فقط ازاری میں نہیں جیسے کہ مشہور ہے بلکہ پیراہن و عمامہ میں بھی ہوتی ہے جیسا کہ بیان ہر ایک کی درازی کا بیچ شرح حدیث ابی ہریرہؓ کے پہلی فصل میں ہو چکا ہے **ش** **وَعَنْ** اَبِيْ جُرَيٍّ قَالَ كَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَاوِرُهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ اور روایت ہے ابی جریشؓ سے کہ کہا اُسنے تھے میں ٹولیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیوں کی سرسے لگی ہوئیں نہ بلند نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث منکر ہے **ف** کہا اکثر شارحین نے کہ تمام ساقط زیر کاف کے جمع کمہ کی ہے ساتھ پیش کاف کے جیسے قباب جمع قبہ کی اور کمہ کہتے ہیں ٹوپی مدور کو کتانی القاموس و ربطہ ساقط پیش ب کے و زخم دے جمع بطحی کی ہے یعنی زمین مستوی سنگستان کے یعنی تھیں ٹولیان اُنکی مدور او مبسوط لگی ہوئی سر سے نہ دراز و بلند لگی ہوئی اوپر سوالی طرف کو اور بعضوں نے کہا کہ مراد جمع کم کی ہے یعنی آستین کے جیسے قفاف ساقط زیر قاف کے جمع قف مضموم القاف کی ہے یعنی زمین بلند کے اور بطحی کے معنی زمین بلند کے اور صورت میں فراخ و کشادہ کے ہوں گے اس لیے کہ زمین بطحی کشادہ بھی ہوتی ہے یعنی آستینیں اُنکی نہیں تھیں وہی یا ہمنہ دی بلکہ تھیں چوڑی مقدار بالشت کے بترجمہ **ع** **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيْصَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا السَّرَاوِيْلَ وَلَا الْبُرْنُسَ اِلَّا اَنْ لَا يَجِدَ نَعْلَيْنِ فَاِنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتّٰى يَكُوْنَا تَحْتَ الْكَعْبَيْنِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ وَالنَّسَائِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَتْ اِذَا لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ اَسْفَلَ مِنَ

قَالَ فَيُرْخِينَ ذِرَاعًا لَا يَزِدْنَ عَلَيْهِ اور روایت ہے اُم سلمہؓ سے کہ کہا اُسنے واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوقت کہ بیان کیا آپنے حکم ازار کا کہ درازنہ کرنی چاہیے پس کیا کام کرے عورت اور کیا ہے حکم اُسکے ازار کا یعنی اگر دراز کرے تو کھلنا ستر کا لازم آتا ہے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لٹکاوے اور دراز کرے عورت ازار اپنی ایک بالشت یعنی آدھی پنڈلیوں سے اور بعضوں نے کہا ٹخنوں سے پس کہا ام سلمہؓ نے اسوقت کھلا رہیگا اُس سے یعنی اگر بالشت بھر ازار زیادہ رکھیگی تو بھی احتمال کھلنے ستر کا ہے بسبب رازی پنڈلی اُسکی کے مثلاً فرمایا اگر کھلا رہے ستر اُسکا اب بھی دراز کرے ایک گز یعنی گز شرعی اور معنی یہ ہین کہ دراز کرے بقدر ایک بالشت یا ایک گز کے کہ پونہچے یہ مقدار زمین تک تا کہ قدم ڈھکے رہین پھر مبالغہ کیا پیچ نہی کے زیادتی سے بسبب قول اپنے کے کہ نہ زیادہ کرے عورت ایک گز پر نقل کی یہ مالک اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور بیچ ایک روایت ترمذی اور نسائی کے ابن عمرؓ سے یون آیا ہے پس کہا اُم سلمہؓ نے اُسوقت کھلے رہین گے قدم اُنکے فرمایا پس لٹکاوین ہاتھ بھر نہ زیادہ کرین اسپر **وَعَنْ** سَعِيدِ بْنِ مُسَاوِرٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَهْطٍ مِّنْ مُزَيْنَةَ فَبَايَعْتُهُ وَاِنَّ مِطْرَفِيْ لَاَرْدَاءٌ فَاَدْخَلْتُ يَدِيْ فِيْ جَيْبِ قَمِيْصِهٖ فَمَسِسْتُ الْخَاتَمَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے معاویہؓ بن قرہ سے اُسنے نقل کی اپنے باپ سے کہا اُسنے کہ آیا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ساتھ ایک جماعت کے قوم مزینہ سے یعنی واسطے بیعت اسلام کے پس بیعت کی اُنھون نے حضرتؐ سے اس حال مین کہ حضرتؐ بیٹھے ہوئے تھے گھٹنے مین کھلے ہوئے پس اُدخل کیا مین نے ہاتھ اپنا بیچ گریبان قمیص حضرتؐ کے پس ہاتھ پھیرا مین نے مُہر نبوت پر نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** گریبان آنحضرتؐ کے پیراہن کا سینہ مبارک پر تھا چنانچہ بہت حدیثین دلالت کرتی ہین اسپر اور شیخ جلال الدین سیوطی نے کہا کہ بعضے لوگ کہ اُنکو علم سنت کا نہین گمان کرتے ہین کہ رکھنا گریبان پیراہن کا سینہ پر بدعت ہے یہ قول اُنکا باطل ہے **وَعَنْ** سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَبِسُوا الثِّيَابَ الْبِيْضَ فَاِنَّهَا اَطْهَرُ وَاَطْيَبُ وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے سمرہؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہنو کپڑے سفید اس لیے کہ تحقیق وہ بہت پاک ہین اور بہت پاکیزہ اور خوشتر ہوتے ہین اور کفن دو سفید اپنے مردون کو نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** بہت پاک ہوتے ہین بسبب اسکے کہ بہت دھوئے جاتے ہین بسبب جلدی میلے ہونیکے بخلاف کپڑے رنگین کے کہ میل خوردہ ہوتا ہے اور اس سبب سے نہین دھوئے جاتا ہے مگر بعد دیر کے اور بہت پاکیزہ ہوتا ہے بسبب ملنے کے اور رنگون مین اور خوشتر ہے بسبب میلان طبع سلیم کے طرف اُسکے اور جہان کہ فرمایا ہے جیسے کہ اختیار کیا ہے بعض صوفیہ نے کپڑا نیلا وغیرہ بسبب قلت محنت دھونے اُسکے کے پس وہ خارج ہے مانحن فیہ سے پھر جاننا چاہیے کہ سفید کپڑا افضل ہے کفن مین اس لیے کہ میت اور بروہتا ہے ملائک کے جیسے کہ پہننا اُسکا افضل ہے واسطے اُسکے کہ حاضر ہو محافل مین مانند داخل ہونے کے مسجد مین واسطے جمعہ اور جماعت کے اور ملاقات علما کے اور اور بزرگون کے لیکن عید مین بعضون نے کہا کہ افضل ہے وہ کپڑا قیمتی زیادہ ہو نظر کرنے کو طرف اظہار زینت کے اور مؤید ہے اسکی وہ روایت کہ آنحضرتؐ ڈرتے تھے چادر سُرخ خطون کی عیدین مین اور جمعہ مین **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَمَّمَ سَدَلَ عِمَامَتَهٗ بَيْنَ كَتِفَيَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت پگڑی باندھتے شملہ چھوڑتے پگڑی اپنی کا درمیان مونڈھون اپنے کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ عَمَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَدَلَ لِيْ عِمَامَتِيْ بَيْنَ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عبدالرحمن ابن عوفؓ سے کہ کہا پگڑی بندھوائی مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس شملہ لٹکا دیا مجکو آگے میرے اور پیچھے میرے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** یعنی دونون طرف شملہ چھوڑا سینے پر اور پیٹھ پر جاننا چاہیے کہ باندھنا عمامہ کا سنت ہے اور بہت حدیثین اُسکی فضیلت مین آئی ہین اور آیا ہے کہ دو رکعتین عمامہ سے بہتر ہین ستر رکعتون بلا عمامہ سے اور جاننا چاہیے کہ چھوڑنا شملہ کا عمامہ مین افضل ہے ولیکن دائمی نہین آنحضرتؐ کبھی شملہ چھوڑتے تھے

اور کبھی نہ چھوڑتے تھے اور کبھی گردن سے نیچا ہوتا اور کبھی ایک سرا دستار کا دستار مین اُڑس لیتے اور چھوڑتے سرا دوسرا اور شملہ آنحضرت صلعم کا اکثر بیچھے ہوتا تھا اور کبھی دائین طرف اور کبھی دو شملہ ہوتے درمیان دو مونڈھون کے اور چھوڑنا شملہ کا بائین طرف بدعت ہے کذا قیل اور ادنیٰ مقدار شملہ کی چار انگشت ہے اور اکثر ہاتھ بھر اور درازی اُسکی زیادہ اِس سے بدعت ہے اور داخل اسبال و اسراف ممنوع کے اور اگر بطریق تکبر کے ہو حرام ہے والّا مکروہ و خلاف سُنّت اور لکھا ہے محدثین نے کہ تخصیص چھوڑنے شملہ کی بوقت نماز کے بھی موافق سنت کے نہین اور صواب یہ ہے کہ چھوڑنا شملہ کا مستحب ہے اور سنن وائد سے مقابلہ سنن ہدیٰ کے اور اُسکے ترک مین گناہ و بُرائی نہین اگرچہ اُسکے فعل مین ثواب و فضیلت ہے اور بعضون نے جو سنت مؤکدہ کہا ہے خلاف تحقیق کے ہے اور کتنے مین کہا مستحب ہے پہننا سیاہ کا اور چھوڑنا شملہ کا درمیان مونڈھون کے وہکذا فی غیرہ من کتب الحنفیۃ ۱۲ منہ **وعن** عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فرق ما بیننا وبین المشرکین العمائم علی القلانس رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب ولیس اسنادہ بالقائم اور روایت ہے رکانہ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا فرق درمیانہ ہمارے اور درمیان مشرکین کے پگڑی باندھنی ہے ٹوپیون پر نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اسکے نہین درست **ف** اِس حدیث کو ابو داؤد نے بھی روایت کیا ہے اور سکوت کیا اِس پر اور شاید کہ سناد اسکی درست ہو یا حاصل ہو درستی بسبب دونون کے اور عبارت حدیث کی دو احتمال رکھتی ہے ایک تو یہ کہ ہم دستار باندھتے ہین ٹوپی پر اور مشرک دستار باندھتے ہین بغیر ٹوپی کے اور دوسرا احتمال یہ ہے کہ ہم دستار باندھتے ہین ٹوپی پر اور وہ ٹوپی ہی فقط پہنتے ہین بغیر عمامہ کے اور لکھا ہے شارحین نے کہ مراد معنی اول ہین اِسلیے کہ دستار باندھنی مشرکون کی بتحقیق معلوم ہے اور پہننا نری ٹوپی کا غیر واقع ہے **وعن** ابی موسیٰ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال احل اللہ لذکور امتی الحریر والذھب وحرم علی اناثھا رواہ الترمذی والنسائی وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح اور روایت ہے ابی موسیٰ اشعری سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال کیا گیا سونا اور ریشم واسطے عورتون کے میری امت سے اور حرام کیا گیا اوپر مردون امت میری کے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** فقط مرد شامل ہے لڑکون کو بھی لیکن اُنکو مکلف نہین ہین حرام ہے پہننا پہنانیوالون پر اور مرد سونے سے اور سونے کا ہے **ف** الا خروف سونے کے اور چاندی کے حرام ہین مردون اور عورتون پر اور اسطرح زیور چاندی کا مختص ہے ساتھ عورتون کے مگر جسقدر کہ مستثنیٰ ہے مردون کے لیئے تسمہ انگوٹھی وغیرہ سے **وعن** ابی سعید الخدری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استجد ثوبا سماہ باسمہ عمامۃ او قمیصا او رداء ثم یقول اللھم لک الحمد کما کسوتنیہ اسالک خیرہ وخیر ما صنع لہ واعوذ بک من شرہ وشر ما صنع لہ رواہ ابو داؤد اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب پہنتے کپڑا اپنا نام لیتے اُسکا ساتھ نام اُسکے کے پگڑی یا کُرتا یا چادر پھر کہتے یا الٰہی تیرے ہی لیے حمد ہے تو پہنایا نے تیرے کے مجکو اس قمیص کے تین یا الٰہی مانگتا ہون تجھسے بھلائی اِس کپڑے کی کہ خیریت سے بدن پر رہے اور کوئی آفت اسکو نہ پہنچے اور مانگتا ہون مین بھلائی اُس چیز کی کہ بنایا گیا ہے یہ کپڑا اُسکے لیے یعنی اِسکو پہنکر طاعت تیری کرون اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھ تیرے بُرائی اُسکی سے اور بُرائی اُس چیز کی سے کہ بنایا گیا ہے یہ واسطے اُسکے یعنی اسکو پہنکر گناہ کرون نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے **ف** پہنتے نیا کپڑا ابن حبان و خطیب و بغوی نے روایت کیا ہے کہ جب آنحضرت ارادہ کرتے نیا کپڑا پہننے کا تو پہنتے اُسکو دن جمعہ کے اور پگڑی یا کُرتا الخ یعنی نام لیتے اُسکا برابر ہے کہ ہوتا کپڑا پگڑی یا کُرتا یا چادر یا اور کپڑا اور مقصود تعمیم ہے اور تخصیص بطریق تمثیل کے ہے اور نام اسطرح لیتے کہ کہتے رزقنی اللہ او اعطانی اور کسانی ہذا العمامۃ او القمیص اور ذا یا کتے ہذا القمیص اور دار او عمامۃ اور اول ظاہر تر ہے **وعن** معاذ بن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اکل طعاما ثم قال الحمد للہ الذی اطعمنی ھذا الطعام ورزقنیہ من غیر حول منی ولا قوۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ رواہ الترمذی وزاد ابو داؤد ومن لبس ثوبا فقال الحمد للہ الذی کسانی ھذا اورزقنیہ

ف یعنی کہ ہمارے کپڑا اور دستار مین فرق ہے
ف اور وہ ٹوپی قلانس ہے
ف یعنی احتمال ہے کہ ہم دستار باندھتے ہین ٹوپی پر اور وہ ٹوپی ہی فقط پہنتے ہین بغیر عمامہ کے
ف یعنی اسلیے کہ دستار باندھنی مشرکون کی معلوم ہے
ف یعنی کہا ہے
ف یعنی مرد شامل ہے لڑکون کو بھی لیکن اُنکو مکلف نہین
ف یعنی حرام ہے پہننا پہنانیوالون پر اور مرد سونے سے اور سونے کا ہے
ف یعنی الا خروف سونے کے اور چاندی کے حرام ہین مردون اور عورتون پر اور اسطرح زیور چاندی کا مختص ہے ساتھ عورتون کے مگر جسقدر کہ مستثنیٰ ہے مردون کے لیئے تسمہ انگوٹھی وغیرہ سے
ف یعنی پہنتے نیا کپڑا ابن حبان و خطیب و بغوی نے روایت کیا ہے کہ جب آنحضرت ارادہ کرتے نیا کپڑا پہننے کا تو پہنتے اُسکو دن جمعہ کے

مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَأَخَّرَ اور روایت ہے معاذ بن انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ کھائے طعام پھر کہے سب تعریفیں واسطے اُس اللہ کے کہ کھلایا مجکو یہ کھانا اور پونچایا مجکو یہ کھانا بغیر حیلہ اور بغیر قوت کے کہ میری جانب سے ہو بخشے جاتے ہیں واسطے اُسکے جو کچھ کہ پہلے کیے ہیں گناہ یعنی صغیرہ نقل کی یہ ترمذی نے اور زیادہ کیا ابو داؤد نے جو شخص کہ پہنے کپڑا پس کہے سب تعریفیں واسطے اُس اللہ کے کہ پہنایا مجکو یہ کپڑا اور دیا مجکو یہ بغیر حیلہ اور قوت کے میری جانب سے بخشے جاتے ہیں واسطے اُسکے اگلے پچھلے گناہ **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ إِنْ أَرَدْتِ اللُّحُوْقَ بِيْ فَلْيَكْفِكِ مِنَ الدُّنْيَا كَزَادِ الرَّاكِبِ وَإِيَّاكِ وَمُجَالَسَةَ الْأَغْنِيَاءِ وَلَا تَسْتَخْلِقِيْ ثَوْبًا حَتّٰى تُرَقِّعِيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ صَالِحِ بْنِ حَسَّانٍ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ صَالِحُ بْنُ حَسَّانٍ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عائشہ اگر چاہتی ہے تو ملنا ساتھ میرے یعنی اتصال و پیوستگی چاہتی ہے ساتھ میرے دنیا اور آخرت میں پس چاہیے کہ کفایت کرے تجکو دنیا سے مانند توشہ سوار کے اور بچتی رہو ہم نشینی و ملتمد نوکی سے اور نہ پُرانا کر کپڑے کو اور نہ پھینک دے اُسکو بسبب کہنگی کے یہانتک کہ پیوند کرے تو اُسکو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث صالح بن حسان کی سے اور کہا محمد بن اسمٰعیل نے یعنی بخاری نے کہ صالح بن حسان منکر الحدیث ہے یعنی حدیث اُسکی منکر ہے

ف مانند توشہ سوار کے رغبت دلانی حضرت نے اور قناعت کرنے کے تھوڑی سی چیز دنیا کی پر اور تخصیص سوار کی شاید اس لیے ہو کہ وہ تیز چلتا ہے منزل پر جلد پونچتا ہے پس اُسکو تھوڑا سا توشہ کافی ہے بخلاف پیادہ کے کہ سفر میں دیر لگتی ہے اُسکو پر اُسکو توشہ بہت لینا پڑتا ہے اور بچتی رہ آخر اس لیے کہ ہم نشینی اُنکی باعث ہوتی ہے محبت شہوات و لہوات کی اسی لیے فرمایا اللہ تعالیٰ نے لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ الْآيَةَ اور ایک روایت میں آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے جو ہم نشینی موتے کی سے کہا گیا کہ وہ کون ہیں یا رسول اللہ فرمایا اغنیا اور پیوند کرے تو پھر پہنے اُسکو اکیلا اور سمین رغبت لائی اور کفایت کرنے کے کپڑے حقیر پر چنانچہ حضرت عمرؓ سے منقول ہے کہ ایام خلافت میں ایک روز خطبہ پڑھتے تھے بارہ پیوند کا تہبند باندھے ہوئے ع بس فرح **وعن** أَبِيْ أُمَامَةَ إِيَاسِ بْنِ ثَعْلَبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَسْمَعُوْنَ أَلَا تَسْمَعُوْنَ إِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْإِيْمَانِ إِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْإِيْمَانِ إِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْإِيْمَانِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ نام اُسکا ایاس بن ثعلبہ ہے کہ کہا اُسنے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہیں سُنتے تم کیا نہیں سُنتے تم یعنی سنو کہ تحقیق کہنگی کپڑوں کی اور ترک کرنا زینت دنیا کا خلاق ایمان سے ہے تحقیق کہنگی کپڑوں کی اور ترک کرنا زینت دنیا کا خلاق ایمان سے ہے نقل کی یہ ابو داؤد نے

ف یعنی تواضع لباس میں و بچنا زینت دنیا سے خلاق اہل ایمان سے ہے کہ یمان لانا آخرت پر اور زینتیں آخرت کی پر باعث اسکا ہوا ہے ع بس فرح **وعن** عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ فِي الدُّنْيَا أَلْبَسَهُ اللّٰهُ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ أَلْهَبَ فِيْهِ نَارًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ وَلَهُ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پہنے کپڑا شہرت کا دنیا میں پہنا دیگا اُسکو اللہ تعالیٰ کپڑا ذلت کا دن قیامت کے نقل کی یہ ترمذی اور احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے

ف کپڑا شہرت کا اہ یعنی کپڑا جو کوئی پہنے نفیس بقصد ظہار عزت و تکبر کے کہ بسبب اُسکے اپنے تئیں لوگوں میں معزز و مشہور کرنا چاہے اُسکو اللہ تعالیٰ پہنا دیگا کپڑا ذلیل اور بُرا کہ ساتھ اُسکے ذلیل اور بے عزت کریگا اُسکو قیامت کے اور اس سے یہ سمجھا گیا کہ جو کوئی اختیار کرے گا کپڑا ذلت و تواضع کا اللہ تعالیٰ کی خوشی کے لیے۔ بنیا میں پہنا دیگا اُسکو اللہ تعالیٰ کپڑا عزت کا عقبیٰ میں اور بعضوں نے کہا کہ مراد شہرت کے کپڑے سے کپڑے حرام ہیں کہ مباح نہیں پہننا اُنکا اور بعضوں نے کہا کہ وہ کپڑا مراد ہے کہ بقصد تکبر کے و خوار رکھنے فقرا کے اور دل شکستہ کرنے اُنکے کے پہنے اور بعضوں نے کہا کہ وہ کپڑا مراد ہے کہ بقصد مسخرگی اور ہنسانے کے پہنے یا بقصد ظہار زہد و پارسائی کے پہنے اور بعضوں نے کہا تاویل کیا ہے کپڑے کو ساتھ نفس اعمال کے کہ عمل کرے از راہ ریا کے اور اپنے تئیں ساتھ اُسکے مشہور کرے اور سمین شک نہیں کہ وجہ اول ظاہر ہے اور موافق تر

ساتھ سیاق حدیث کے بڑھ ع وَعَنْ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے اُسی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کہ مشابہت کرے ساتھ کسی قوم کے پس وہ اُنمین سے ہے نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد نے ف یعنی جو کوئی مشابہت کرے اپنے تئین ساتھ کفار کے شلاً لباس وغیرہ مین یا ساتھ فساق وفجار کے یا ساتھ اہل تصوف وصلحا کے پس وہ اُنمین سے ہے یعنی گناہ وخیر اُنکے سے لکھے جاتے ہین یہ کلمہ جامع ہے بہت سی باتون کو یعنی مشابہت عام ہے خواہ خلاق مین ہو یا افعال مین ہو یا لباس مین ہو یا کھانے مین ہو یا پینے مین یا رہنے سہنے مین یا بولنے مین یا مکان بنانے مین وغیر ذلک بغ وَعَنْ سُوَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ لُبْسَ ثَوْبِ جَمَالٍ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ تَوَاضُعًا لِلّٰهِ اَكْرَمَهُ اللّٰهُ حُلَّةَ الْكَرَامَةِ وَمَنْ تَزَوَّجَ لِلّٰهِ تَوَجَّهُ اللّٰهُ تَاجَ الْمُلْكِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ مِنْهُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ حَدِيْثَ اللِّبَاسِ اور روایت ہے سوید بن وہب سے کہ نقل کی ایک شخص سے کہ تھا او لاد اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ نقل کی اُسنے اپنے باپ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ چھوڑدے کپڑا زیب وزینت کا پہننا اس حال مین کہ قادر ہو اُسپر اور ایک روایت مین لفظ تواضعًا کا زیادہ آیا ہے یعنی چھوڑدے کپڑا زیب وزینت کا پہننا بسبب ہدا اور تواضع اور کسر نفسی کے پہنا دیگا اُسکو اللہ تعالیٰ جوڑا بزرگی کا یعنی بہشت کا جوڑا اُسکو دیگا کہ باعث رفعت وبزرگی کا ہوگا یا زرگی اُسکو عطا فرما دیگا دنیا اور آخرت مین بحکم مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ کے اور جو کوئی نکاح کرے واسطے خدا کے پہنا دیگا اُسکو اللہ تاج بادشاہت کا نقل کی یہ ابوداؤد نے اور نقل کی یہ ترمذی نے جملہ حدیث لباس کی معاذ بن انس سے ف قادر ہو اُسپر یعنی اُس کپڑے کے پہننے پر اور ترک کیا ہو للہ کے ڈر سے یا امید ملنے مرتبہ آخرت کے یا واسطے حقیر جاننے زینت دنیا کے اور نکاح کرے واسطے خدا کے یعنی نکاح کرے کسی ایسی عورت سے کہ وہ نہ اُسکے برابر ہو کثرت دین یا اور عزت مین یا اور غنا مین محض للہ کی رضا کیلیے یا واسطے محفوظ رکھنے نفس کے فتنے سے اور محافظت دین کی اور طلب نسل کی ہو اور تاج بادشاہت کا یعنی بہشت مین تاج وبادشاہت عطا فرما دیگا اُسکو یہ کنایہ ہے تو قیر اُسکی سے دنیا اور آخرت مین آور حدیث لباس کی کہ کما مَن ترک لباس جمال الخ نہ حدیث تزوج کی یعنی من تزوج للہ الخ بغ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يُّرٰى اَثَرُ نِعْمَتِهٖ عَلٰى عَبْدِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے اُسنے نقل کی اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے یہ کہ کھلا جاوے اثر نعمت اُسکی کا اوپر بندے اُسکے کے نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی جب دیوے اللہ تعالیٰ بندے کو نعمت تو ظاہر کرے اُسکو یعنی کپڑے پہنے لائق حال اپنے کے بغیر مبالغہ اور اسراف کے بقصد اظہار نعمت وشکر گذاری اُسکے کے اور محتاج واسطے طلب کوتہ وصدقات کے اُسکی طرف جو عکس نہ بقصد تکبر اور اترانے کے اُس سے معلوم ہوا کہ چھپانا نعمت کا روا نہیں اور گویا موجب کفران نعمت کا ہے اور اسیطرح جو نعمت کہ اللہ تعالیٰ بندے کو دیوے مثل علم وفضل کے چاہیے کہ ظاہر کرے اُسکو تا لوگ فائدہ اُٹھاوین اُس سے اگر کوئی کہے اوپر کی حدیث مین رغبت لائی ترک زینت پر اور اسمین رغبت لائی زینت کرنے پر پس دفع تعارض اسمین کیونکر ہو جواب یہ کہ رغبت لائی ترک زینت کی تاکہ نہ اعراض کرے اُسے وقت حاجت کے اور نہ تکلف کرے واسطے پکڑون مکلف کے جیسے کہ دیکھی جاتی ہے عادت لوگون کی یہانتک کہ علما وصوفیہ مین بھی پس جو شخص کہ پکڑے ترک زینت کو عادت یا وجود قدرت کے نئے کپڑے پر اور نظافت پر پس نہین اچھا ایسے کے نزدیک دنیا سے بغ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاٰى رَجُلًا شَعِثًا قَدْ تَفَرَّقَ شَعْرُهٗ فَقَالَ اَمَا كَانَ يَجِدُ هٰذَا مَا يُسَكِّنُ بِهٖ رَاْسَهٗ وَرَاٰى رَجُلًا عَلَيْهِ ثِيَابٌ وَّسِخَةٌ فَقَالَ مَا كَانَ هٰذَا يَجِدُ مَا يَغْسِلُ بِهٖ ثَوْبَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا آئے ہمارے پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ملاقات کو پس دیکھا ایک شخص پراگندہ بال کو کہ پراگندہ تھے بال اُسکے سر کے پس فرمایا کیا نہین پاتا یہ شخص اُس چیز کو کہ ٹھیٹے اور درست کرے ساتھ اُسکے بال سر اپنے کے اور دیکھا ایک شخص کو کہ تھے اُسکے بدن پر کپڑے میلے پس فرمایا کیا نہین پاتا یہ شخص اُس چیز کو کہ دھوے ساتھ اُسکے کپڑے اپنے نقل کی یہ احمد ونسائی نے ف یعنی صابون وغیرہ پانی اور اس سے معلوم ہوا

کہ اصلاح بدن اور ستھرائی کپڑوں کی نزدیک آنحضرتؐ کے محبوب تھی اور خلاف اسکا مکروہ اور یہ جو آیا ہے کہ ابذاذۃ من الایمان تو مراد بذاذۃ سے قناعت کرنی ہے کپڑے موٹے جھوٹے پر پس نہیں منافی ہے وہ نظافت کے کہ جسکے حق میں آیا ہے اتمامن الدین اور نہیں متلزم ہے بذاذۃ مذلت کو نزدیک اہل یقین کے واللہ اعلم

ع **وعن** ابی الاحوص عن ابیہ قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیّ ثوب دون فقال لی الک مال قلت نعم قال من ای المال قلت من کل المال قد اعطانی اللہ من الابل والبقر والغنم والخیل والرقیق قال فاذا اتاک اللہ مالا فلیرَ اثر نعمۃ اللہ علیک وکرامتہ رواہ النسائی

وفی شرح السنۃ بلفظ المصابیح اور روایت ہے ابی الاحوص سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا آیا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال میں کہ میرے بدن پر تھے کپڑے ناکارہ پس فرمایا مجکو کیا ہے تیرے پاس مال کہا میں نے کہ ہاں فرمایا کس قسم کا مال ہے کہا میں نے ہر قسم کا مال ہے تحقیق دیا ہے مجکو اللہ تعالیٰ نے اونٹ اور گائیں اور بکریاں اور گھوڑا اور غلام فرمایا پس جبکہ دیا ہے تجکو اللہ نے مال پس چاہیے کہ دیکھا جاوے تجھپر اثر نعمت اللہ کا اور اثر بزرگ کرنے اُسکے کا تجکو تو نسائی نے اور شرح السنہ میں روایت کی ہے ساتھ ہی لفظوں کے کہ مصابیح میں مذکور ہیں یعنی عبارت مختلف ہے اور مضمون دونوں کا ایک ہے **ف** یعنی پہن کپڑا اچھا سا کہ جانیں لوگ کہ تونگر ہے اور اللہ نے دی ہیں تجکو نعمتیں اور شرح السنہ میں لکھا ہے کہ یہ بات حاصل ہوتی ہے بیچ پہننے کپڑے اچھے اور ستھرے اور نئے کے بقدر مقدور کے بغیر اسکے کہ مبالغہ کرے نفاست میں اور باریک پہننے میں اور اوپر تلے پہننے میں اور منقول ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ آپ منع فرماتے تھے شہرت سے باریک کپڑے سے اور موٹے سے اور نرم سے اور سخت سے اور دراز سے اور کوتاہ سے لیکن ہیں ہیں ہو اسکے کذا ذکر علی اور حضرت شیخ نے لکھا ہے کہ کنگی کپڑے کی محمود ہے اور افعال ایمان سے ہے بشرطیکہ بقصد اختیار فقر و زہد کے دنیا میں اور تواضع اور انکسار کے ہو اور اگر بسبب بخل و سخت کے ہو باوجود قدرت کے تو قبیح و مذموم ہے **ق**

عن عمرو بن شعیب عن ابیہ قال مر رجل وعلیہ ثوبان احمران فسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یرد علیہ رواہ الترمذی وابوداؤد اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ گذرا ایک شخص اس حال میں کہ اُسپر تھے دو کپڑے سُرخ پس سلام علیک کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پس نہ جواب دیا آپنے اُسکو سلام کا نقل کی ترمذی و ابوداؤد نے **ف** یہ حدیث صریح دلالت کرتی ہے اسپر کہ سُرخ کپڑا پہننا مرد کو حرام ہے اور دلالت کرتی ہے اسپر کہ جو شخص مرتکب ہو ممنوع چیز کا وقت سلام کرنیکے مستحق جواب دینے اور اکرام کرنیکا نہیں ہوتا اور بیٹھنا ریشمی کپڑے پر بھی مکروہ ہے مانند پہننے کے نزدیک صاحبین اور ائمہ ثلثہ کے اور امام اعظم کے نزدیک جائز ہے اور سکا لحاف بھی اوڑھنا مکروہ ہے لیکن تکیہ کرنا حریر پر اور سونا اُسپر جائز ہے نزدیک امام ابی حنیفہؒ کے اور مکروہ ہے نزدیک صاحبین کے بیچ سُرخ

وعن عمران بن حصین قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المعصفر وقال لا یلبس القمیص المکفف بالحریر ولا القسی ولا المعصفر ولا الخاتم بالذہب ولا ثوبا سبیرا رواہ ابوداؤد اور روایت ہے عمران بن حصینؓ سے کہ تحقیق نہی کی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں پہنے مرد میں پوش زعفرانی یعنی سُرخ پر اور نہیں پہنتا میں کسنبا اور نہیں پہنتا میں پیراہن کہ سنجاف لگا ہو ریشمی اور فرمایا خبردار رہو اوخوشبوئی کہ رنگ اگا دین چاہیے کہ بو رکھتی ہو نہ رنگ یعنی مانند گلاب وعطر وغیرہ کے تا زنیت لازم نہ آوے اور خوشبوئی عورتوں کی چاہیے کہ رنگ رکھتی ہو نہ بو یعنی مانند زعفران اور مہندھی اور مانند انکے کے تا بو باہر پوہنچے اور سبب فتنہ اور ابتلاء مرد و نکی منقول کی یہ ابوداؤد نے **ف** ارجوان ساتھ پیش ہمزہ کے اور جیم کے اور بیچ میں انکے رے ساکن ہے بمعنی نیں پوش ریشمی سُرخ کے اور معنی یہ ہیں نہیں ہوتا میں اس جانور پر کہ اُسکے رین پر ارجوان ہو کذا قالہ البعض الشراح من علمائنا اور نہایہ میں لکھا ہے کہ ارجوان معرب ارغوان کا ہے اور وہ ایک درخت ہے کہ اُسمیں سُرخ پھول لگتے ہیں اور جو رنگ مشابہ اُسکے ہوتا ہے اسکو بھی ارجوان کہتے ہیں اور بعضوں نے کہا ارجوان ایک رنگ سُرخ ہے اور قاموس میں کہا کہ ارجوان سُرخ کو کہتے ہیں کتنا ہو یہ ظاہر ہے کہ مراد ارجوان سے حدیث میں سُرخ ہے برابر ہے کہ ریشمی ہو یا غیر اسکا اور سین بڑا مبالغہ ہے بیچ پرہیز کرنے کے سُرخ کے پہننے سے اسلیے کہ سوار ہونے پر باوجود یکہ اطلاق پہننے کا نہیں آتا اُس سے بچتے تھے تو پہننے سے بطریق اولیٰ بچتے ہوں گے اور نہیں پہنتا میں پیراہن آلہ یعنی سنجاف جسمیں زیادہ ہو چار انگشت سے وہ نہیں پہنتا یا حمل کیا جاوے وسع او تقویٰ پر اور رنگ رکھتی ہو نہ بو آلہ نہیں جائز ہے عورت کو ایسی چیز لگانی کہ بوئی خوش رکھتی ہو

وقت نکلنے کے اپنے گھر سے اور جائز ہے جبکہ نہ نکلیں آ وحدیث خبر ہے یعنی امر کے اور معنی یہ ہیں کہ ہو خوشبو مردوں کی بدون رنگ کے اور خوشبو عورتوں کی رنگ ہو نہ بو اور شامل ہیں ان کی یا ہے کہ طیب مردوں کی وہ چیز ہے کہ ظاہر ہو بو اُسکی اور پوشیدہ ہو رنگ اُسکا اور طیب عورتوں کی رنگ ظاہر اور بو پوشیدہ اور ظاہر یہاں بھی وہی مراد ہے اسلیے کہ طیب بغیر بو کے نہ ہوگی پس اثبات بو اُسکے لیے بیفائدہ ہوا اور نفی اُسکی غیر صحیح ع ع **وعن** ابی ریحانۃ قال نھانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن عشر عن الوشم والوشر والنتف وعن مکامعۃ الرجل الرجل بغیر شعار وعن مکامعۃ المرأۃ المرأۃ بغیر شعار فان یفعل الرجل فی اسفل بیاض حبرۃ ارسل الاعاجم ویجعل علی مقعدیہ حریرا ارسل الاعاجم عن النھی عن القعود علی القبور والصلوٰۃ فی الحمام الا بازار رواہ ابوداؤد والنسائی اور روایت ہے ابی ریحانہ سے کہ منع فرمایا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دس چیزوں سے دانتوں کے تیز کرنے سے اور گودنے سے اور بال اُکھاڑنے سے اور منجھاب ہونے مرد کے سے ساتھ مرد کے بدون حائل ہونے کے کپڑے کے اور منجھاب ہونے عورت کے سے ساتھ عورت کے بدون حائل ہونے کپڑے کے اور منع کیا اس سے کہ لگائے مرد نیچے کپڑے کے ریشم یعنی ستر ریشم کا مانند عجمیوں کے یا لگائے موٹھوں پر ریشمی کپڑا مانند عجمیوں کے اور منع کیا لوٹنے سے اور سوار ہونے سے اوپر زین چیتے کے چمڑے کے اور منع کیا پہننے چھاپ کے سے مگر واسطے صاحب حکومت کے نقل کی ہے ابوداؤد اور نسائی نے ف دانتوں کے تیز کرنے سے عرب میں عورتیں بڑھیاں دانتوں کے سرے تیز کیا کرتی تھیں اور بار یک تا شاہ جوانوں کے ساتھ ہوں اس سے حضرتؐ نے منع فرمایا اور گودنے سے یعنی سوئی سے بدن گود کر نیل یا سُرمہ بھرتی ہیں اس سے بھی منع فرمایا اور بال اُکھاڑنے سے یعنی سفید بال ڈاڑھی اور سر کے مُنچھے یا اُکھاڑنے بال ڈاڑھی اور بھوں کے واسطے زینت کے یا عورتیں جو بال چہرے پر سے اُکھاڑیں یعنی پیشانی کے بال جنے اس سے بھی حضرتؐ نے منع فرمایا اور سبب منع کا ان چیزوں سے یہ ہے کہ لازم آتی ہے تغیر خلقت آلہی کی اور اتکاب ہوتا ہے تکلف بد وم کا اگرچہ عورتوں کو زینت حلال ہے لیکن ان تکلفات سے منع فرمایا اور بعضوں نے بالوں کے اکھیڑنے کو ساتھ اکھیڑنے بالوں سر اور ڈاڑھی کے وقت مصیبت کے تفسیر کیا ہے اور منجھاب ہونے مرد کے سے آ لم یعنی دونوں ایک کپڑے میں ننگے سوویں اور ظاہر اطلاق ہے اور احتمال یہ بھی ہے کہ ہو نہی مقید ساتھ اس حال کے کہ دونوں بستر ڈھکے ہوئے اور ایسے ہی دونوں احتمال عورتوں کے حق میں ہیں اگر خوف فتنہ اور فساد کا ہو خود ظاہر ہے اور بغیر اسکے بھی خالی ترک ادب اور بیحیائی سے نہیں ا اور ستر ریشم کا آ لم یعنی ریشمی کپڑا پہننا حرام ہے مردوں کو خواہ ابرہ ہو ریشمی خواہ استر اور روایت صحیح ع ع یہی ہے آ اور موٹھوں پر ریشمی کپڑے سے مراد علم ع حریر ہے زیادہ چار انگشت سے اور ہو سکتا ہے کہ مراد ڈالنا کپڑے حریر کا ہو مانند دوپٹے کے کندھے پر بطریق تکبر کے اور چیتے کے چمڑے پر سوار ہونے سے اسلیے منع فرمایا کہ مشابہت تکبرین کے ساتھ ہوتی ہے اور بعضے مشائخ نے لکھا ہے کہ بیٹھنا اور چمڑے چاہا پاؤں اور درندوں کے موجب وحشت اور تفرقہ وقت کا ہے اور واسطے صاحب حکومت کے مانند بادشاہ اور قاضی اور امیر وغیرہ کے یعنی پہننا چھاپ کا بغیر احتیاج کے محض زینت کے لیے مکروہ تنزیہی ہے اور بعضوں نے کہا کہ یہ منسوخ ہے بدلیل اسکے کہ صحابہؓ پہنتے تھے حضرتؐ کے عصر میں اور خلفاؓ کے وقت میں اور کوئی انکار نہیں کرتا تھا ع ع **وعن** علی قال نھانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لبس القسی والمیاثر رواہ النسائی وابن ماجۃ وفی روایۃ ابی داؤد وقال نھی عن المیاثر الارجوان اور روایت ہے علیؓ سے کہ کہا منع کیا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہننے چھاپ سونے کی سے اور پہننے قسی کے سے اور استعمال میاثر کے سے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور بیچ ایک روایت ابوداؤد کے یوں ہے کہ کہا حضرت علیؓ نے کہ منع فرمایا آنحضرتؐ نے میاثر ارغوانی سے یعنی سُرخ سے ف سونے کی چھاپ پہننی چار وں علما کے نزدیک حرام ہے اور بعضے صحابہؓ سے مثل طلحہؓ اور سعدؓ اور صہیبؓ کے جو پہننا اسکا منقول ہے پہلے نہی سے ہوگا اور قوی ساتھ رفاق اور تشدید سیمیں مکسورہ کے نسبت طرف قس کے کہ نام ہے ایک شہر کا شہروں مصر کے سے وہاں کے کپڑے کو قس کہتے ہیں کہا بعض شراح نے کہ وہ ایک قسم کپڑے کی ہے کہ اُسمیں خطوط ریشمی ہوتے ہیں انتہی پس نہی تنزیہ کیلیے ہوگی بنا بر ورع کے اور کہا ابن ملک نے اونی اُس سے جسکے کہ ہو ریشمی یعنی کل ریشمی ہو یا بانا کل ریشمی ہو پس نہی تحریم کے لیے ہوگی اور کہا طیبی نے کہ وہ کپڑا کتان کا ہوتا ہے ملا ہوا ساتھ ریشم کے

ا یعنی کامل نہ ہوگا ثواب میں اور ہوگا ثواب کامل کا

۲ یعنی اشاعت فاحشہ کی بعضوں نے کہا کہ یہ منسوخ ہے بدلیل اسکے کہ صحابہؓ پہنتے تھے حضرتؐ کے عصر میں اور خلفاؓ کے وقت میں اور کوئی انکار نہیں کرتا تھا

۳ قس نام ہے ایک شہر کا مصر میں وہاں کے کپڑے کو بھی قس کہتے ہیں

اور میاثر جمع میثرہ کی ہے ساتھ زیر میم کے زین پوش سُرخ کو کہتے ہیں اکثر ریشمی ہوتا ہے اور نہی بھی اُس صورت مین ہے کہ ریشمی ہو کذا ذکرہ بعض الشراح من علمائنا اور احتمال ہے یہ کہ ہو نہی اُس صورت مین بھی کہ سوتی ہو اُس صورت مین نہی تنزیہی ہوگی بسبب ترفہ اور تنعم کے اور مشابہت کے ساتھ متکبران عجم کے ع ح ع **وعن معاوية** قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تركبوا الخز ولا النمار رواه ابو داود والنسائي اور روایت ہے معاویہ سے کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ سوار ہو تم اوپر زین پوش خز کے اور نہ سوار ہو اوپر زین پوش چیتے کے چمڑے کے نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے ف خز زمانہ سابق مین نام ایک کپڑے کا تھا کہ بُنا جاتا تھا صوف اور ریشم سے اور وہ مباح ہے اور صحابہ اور تابعین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اُسکو پہنا ہے پس نہی اُس سے بعلت تشبّہ کے ساتھ عجمیون کے ہوگی کہ بطریق تکبر کے اُسکو زین پر ڈالتے تھے اور اگر مراد خز سے وہ ہو کہ اب معروف ہے کہ تمام ریشم کا ہوتا ہے وہ حرام ہے مطلقاً اور اسی معنی پر محمول ہے اس حدیث مین کہ آخر زمانہ مین ایک قوم پیدا ہوگی کہ حلال جانین گے خز اور حریر کو اور لکھا ہے علما نے کہ قسم زمان ثبوت مین نہ تھی پس خبر دینی اسکی ساتھ غیب کے معجزہ اپنکا ہے کذا قال الشیخ اور ملا علی نے لکھا ہے کہ بعض شراح نے علما ہمارے سے لکھا ہے کہ مراد خز سے وہ کپڑا ہے کہ تمام یا اکثر اسمین ریشم ہو **وعن البراء** بن عازب قال نهانا النبي صلى الله عليه وسلم عن الميثرة الحمراء رواه في شرح السنة اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ تحقیق نہی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہمین زین پوش سُرخ سے نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین **وعن أبي** بريدة قال انه النبي صلى الله عليه وسلم عن المياثر الحمر قال فانه النبي صلى الله عليه وسلم عليه ثوبان احمران وله شعر قد علاه الشيب وشيبه احمر رواه الترمذي وفي رواية لابي داود وهو وفرة وبها ربع من حناء اور روایت ہے ابی بُردہ تمیی سے کہ کہا آیا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال مین کہ حضرتؐ پر دو کپڑے سبز تھے اور حضرتؐ کے بال تھے تھوڑے سے یعنی سر اور ڈاڑھی مین کہ غالب کپڑا تھا اُنپر بُڑھاپا یعنی سفیدی اور بُڑھاپا اُنکا سُرخ تھا نقل کی یہ ترمذی نے اور ابو داؤد کی روایت مین یون ہے کہ حضرتؐ صاحب وفرہ تھے اور اُن بالونمین اثر تھا مہندی کا ف سبز تھے یعنی ترے سبز تھے یا خطوط سبز تھے اُنمین اور بیچ عدد بالون سفید حضرتؐ کے کنی روایتین آئی ہین انسؓ کہتے ہین کہ نہ گنے ہین نے بیچ سر اور ڈاڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مگر چودہ بال سفید اور ابن عمر سے آیا ہے کہ بڑھاپا آنحضرتؐ کا قریب بیس بالون سفید کے تھا اور ایک روایت مین ستّرہ بھی آئے ہین اور وفرہ ساتھ ذیر واو اور حزم ف کے اُن بالون کو کہتے ہین کہ کانون کی لونون تک ہون اور بُڑھاپا اُنکا سُرخ تھا یعنی وہ چند بال خضاب کیے ہوئے تھے ساتھ مہندی کے اور بعضون نے کہا کہ مراد سُرخی بُڑھاپے سے یہ ہے کہ سفید خالص نہ تھے بلکہ مائل بہ سُرخی تھے جیسے کہ معمول ہے کہ ابتدائے بُڑھاپے مین اوّل بال بھورے ہوتے ہین پھر سفید اور اختلاف ہے درمیان محدثین اور فقہا کے کہ آنحضرتؐ نے خضاب کیا ہے یا نہین اکثر محدثین اسپر ہین کہ نہین کیا اور بُڑھاپا اُنکا حد خضاب کو نہین پہنچا جیسے کہ حدیث مین آیا ہے اور ایسا حال تھا اگر تیل سر مین ڈالتے تو سفید بال چھپ جاتے والّا معلوم ہوتے رہتے اور فقہا بجد ہین اسکے اثبات مین اور اس حدیث مین سمجھا جاتا ہے کہ نہین چند بالون سفید کو خضاب کرتے تھے اور احتمال یہ بھی ہے کہ قصداً انکو خضاب نہ کرتے تھے بلکہ آنحضرتؐ کبھی واسطے دھونے اور صاف کرنے کے مہندی سر مین ڈالتے تھے اور یہ بال بسبب اُسکے رنگین ہو جاتے تھے اور یہ جو ایک حدیث مین آیا ہے کہ موے مبارک انسؓ کے پاس دیکھا خضاب کیا ہوا کہتے ہین کہ نہ وہ خضاب تھا کہ آنحضرتؐ نے کیا تھا بلکہ انسؓ بسبب تابع و تبرک کے اُسکو خوشبو مین رکھتے تھے وہ مشابہ خضاب کے معلوم ہوتا تھا یا انسؓ نے آپ اُسکو خضاب کیا تھا واسطے تقویت اُسکے کے واللہ اعلم اور یہ جو بعضی روایتون مین آیا ہے کہ آنحضرتؐ خضاب کرتے تھے کبھی سُرخ اور کبھی زرد مراد یہ ہے کہ دھوتے تھے ڈاڑھی شریف کو ساتھ مہندی اور زعفران کے واسطے پاک و صاف کرنے کے اور موے شریف خود سیاہ تھے ساتھ اسکے رنگین ہو جاتے تھے ع ح ع **وعن** انس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم كان شاكيا فخرج يتوكأ على اسامة وعليه ثوب قطري قد توشح به فصلى بهم رواه في شرح السنة اور روایت ہے انسؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے بیمار پس باہر تشریف لائے تکیہ کیے ہوے اسامہؓ پر اور حضرتؐ پر کپڑا تھا قطر کا کہ بطور بدھی کے ڈالا تھا اُسکو پس نماز پڑھائی صحابہؓ کو نقل کی یہ بغوی نے

شرح السنہ مین ف قطر ایک قسم ہے چادر کی کہ مین خط ہوتے ہین سُرخ اور کچھ کہردی ہوتی ہے اور بعضون نے کہا کہ قطر ایک بستی ہے ضلع بحرین مین وہان کا تھا وہ کپڑا اور یہ ذکر موت کا سبب اور یہ آخری نماز تھی کہ ابوبکرؓ امامت کر رہے تھے پس آنحضرتؐ حجرہ شریف سے نکلے اور ابوبکرؓ کے پہلو مین بیٹھے اور امامت کی چنانچہ تفصیل سے بیان اسکا باب الامامت مین ہے ش وعن عائشۃ قالت کان علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثوبان یمانیان وکان اذا اللہ فعرق واستعلاہ عرق ثقل علیہ فقدم رجل من الشام فلما ان رآہ وجد علیہ فقلت لو بعثت الیہ فاشتریت منہ ثوبین الی المیسرۃ فارسل الیہ فقال قد علمت ما تریدون انا نذہب بمالہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکن بعتہ علی انی بالخیار ثم جاءہ فرد علیہ درہما رواہ احمد والدارمی وابن ماجۃ والترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دو کپڑے قطری موٹے اور تھے حضرتؐ جب بیٹھتے یعنی بہت اور پسینا آتا یا کوئی تو بھاری ہو جاتے وہ کپڑے آپکے بدن مبارک پر یعنی اور مشقت بھینچتے اس سے پس آیا کپڑا شام سے واسطے فلانے یہودی کے کہ نام اُسکا وہان مذکور نہ واپس کہا مین نے اگر بھیجے طرف اُس یہودی کے کسی کو پس خریدے اُس سے دو کپڑے بوعدہ فراغت یعنی اس عدہ پر کہ مین سے کچھ اوگا تو مول اُسکا ادا کرینگے تو مناسب ہے آنا زیادہ بھیجیے ان کپڑون سے پس بھیجا حضرتؐ نے کسی کو طرف اُس یہودی کے یعنی کپڑا خرید کرنیکے لیے بوعدہ مذکور پس طلب کیا اُسنے اُس سے کپڑا بطور مذکور پس کہا یہودی نے کہ تحقیق مین جانتا ہون اس چیز کو کہ ارادہ کرتے ہو تم سوا لے اسکے نہین کہ ارادہ کرتے ہو تم یہ کہ لیجاؤ تم مال میرا یعنی کپڑا اور بھیجو اور مول دو واور بظاہر خطاب اُسکو کیا کہ خریدنے گیا تھا اور حقیقت مین خطاب آنحضرتؐ کو تھا پس جب وہ شخص پھر کر آیا اور جواب اُس یہودی کا عرض کیا تو فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جھوٹ کہا اُس یہودی نے یعنی اور وہ آپ بھی جانتا ہے کہ جھوٹ کہتا ہے اسلیے کہ تحقیق جانتا ہے یعنی توریت سے کہ مین سب لوگون سے متقی زیادہ ہون اور خوب ادا کرنیوالا ہون امین مانت کو نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرتؐ نے کپڑا موٹا پہنا اور مزاج اشرف کو اُس سے ناپا ہوئی اور واسطے ترفہ اور استراحت کے قصد خرید نے اپنے کپڑے کا بطریق قرض کے کیا اور شقاوت اُس یہودی کی بھی معلوم ہوئی کہ کس مرتبہ مین تھی ش وعن عبداللہ بن عمرو بن العاص قال رأی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ثوبی ثوبی معصفر فقال ما ہذہ فعرفت ما ردت علیہ فقلت احرقتہما فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم بل غسلتہما فقلت احرقتہما قال افلا کسوتہا بعض اہلک فانہ لا بأس بہ للنساء رواہ ابوداؤد اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے کہ دیکھا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حال مین کہ مجبر تھا کپڑا رنگا ہوا کسنب کا گلابی پس فرمایا کیا ہے یہ پس پہچانی مین نے کراہت آنحضرتؐ کی یعنی اس کپڑے کے پہننے سے پس کیا مین نے دریافت اس کپڑے کو پس فرمایا نہین بلکہ مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا تو نے ساتھ کپڑے اپنے کے کہا مین نے کہ جلا دیا مین نے اُس کپڑے کو فرمایا کیون نہ پہنایا تو نے اسکو اپنی بعضی عورتون کو اسلیے کہ تحقیق نہین مضائقہ ہے ساتھ پہننے اس کپڑے کے عورتون کو نقل کی یہ ابوداؤد نے ف اس سے معلوم ہوا کہ کسنب کے رنگ کا کپڑا پہننا حرام ہے مرد کو وعن ہلال بن عامر عن ابیہ قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی یعنی علی بردین احمرین ویضع یدیہ علی ثدییہ رواہ ابوداؤد والنسائی اور روایت ہے ہلال بن عامر سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا دیکھا مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ خطبہ فرماتے تھے مجھ پر اس حال مین کہ اُوپر تھی چادر سُرخ یعنی سُرخ خطون کی اور حضرت علیؓ آگے کھڑے ہوے تھے حضرتؐ کے بیان کرتے تھے حضرتؐ کے کلام دور و لوگون کے نقل کی یا ابوداؤد نے ف بسبب کثرت خلائق کے آواز مبارک حضرتؐ کی دور والون کو نہ پہونچتی تھی حضرت علیؓ آواز بلند سے کلام مبارک سمجھاتے جاتے تھے ش وعن عائشۃ قالت مر علینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرۃ وعلیہ عباءۃ سوداء فلما عرق تہافت علیہ الذر فلما رآہ ألقاہ رواہ ابوداؤد اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھا گذرے ہمارے اوپر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چادر سیاہ پس پہنا اُسکو پس جب پسینا آیا اُسپر مین پائی اُسپر مین یوصوف کی پس پھینک دیا اُس کو یعنی بسبب لطافت مزاج شریف کے نقل کی یا ابوداؤد نے وعن علی قال اہدیت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو محرم ثوبا قباطیا کثیفا فلبستہ فرأیت الغضب فی وجہہ فشققتہ بین نسائی

رواہ ابوداؤد اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال مین کہ حضرت بیٹھے ہوے تھے گوٹ مارے ہوے ساتھ چادر کے کہ پڑے تھے پھندنے اُسکے حضرتؐ کے قدمون پر نقل کی یہ ابوداود نے ف گوٹ مارے ہوے طرح کے بیٹھنے کو کہتے ہین کہ سرین زمین پر ٹیک کو دونون گھٹنے کھڑے کر دیتے ہین اور دونون ہاتھ یا کوئی چیز گرد گھٹنے کے پیٹ کر بیٹھتے ہین سہارے کے لیے ع وعن یعلی بن مرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان موسیٰ علیہ السلام کان یستحی فاغتسل بمنا فرآہ رجل عریانا فقال اللہ عریان حیی ستیر فاذا رآہ احدکم اغتسل فلیستتر رواہ ابوداؤد اور روایت ہے یعلی بن مرۃ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ موسیٰ علیہ السلام شرم کرتا تھا پس غسل کیا منا مین پس دیکھا اُسکو ایک شخص نے ننگا پس کہا اللہ ننگا ہے حیا کرتا ہے ستر کرتا ہے پس جب دیکھے تم مین کوئی غسل کرے چاہیے کہ ستر کرے رواہ ابوداؤد اور روایت ہے یعلی بن خلیفہ سے کہ کہا لائے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کپڑے قباطی پس پہنا اُسمین سے پھر کھولا ایک قبطی اور فرمایا پھاڑ اسکو دو ٹکڑے پس بنایا ایک کا اُنمین سے پیراہن اور دے دوسرا کو اپنی عورت کو کہ اوڑھنی بنا دے پس جب پڑھے پھیری دیوے نے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حکم کر اپنی عورت کو کہ نہ لگائے نیچے اُسکے ایک کپڑا اظاہر ہو نون یا لی بدن اُسکے یعنی بسبب باریک ہونے اُسکے کے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف قباطی جمع قبطیہ کی ہے وہ ایک قسم کپڑے کی ہے مصر کے کپڑونمین سے کہ باریک اور سفید ہوتا ہے ع وعن اسامۃ بن زید قال اہدی دحیۃ الکلبی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قباطیۃ فکسوتہا امراتی فقال لی مالک لم تلبس القباطیۃ رواہ ابوداؤد اور روایت ہے اسامہ سے کہ کہا ہدیہ بھیجا دحیہ کلبی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک قبطیہ پس پہنایا مین نے اُسکو اپنی عورت کو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہوا تجھ کو کہ نہ پہنا تو قبطیہ کو پس کہا مین نے پہنایا مین نے اُسکو عورت اپنی کو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کر اُسکو کہ نیچے پہنے کپڑا باریک کہ مجھ کو ڈر ہے کہ وہ حجم ہڈی کا اُسکی ظاہر کرے رواہ ابوداؤد اور روایت ہے عمر سے کہ کہا دیکھا مین نے ابن عباسؓ کو تہبند باندھے تھے پس لٹکتے کنارہ تہبند اپنے کا آگے کی جانب اُسکے سے پشت قدم

ف یعنی ایسا کپڑا جس سے ہڈی کا حجم ظاہر ہو

ف یعنی ایسا کپڑا جس سے ہڈی کا حجم ظاہر ہو

اپنے پر اور ازار رکھتے تھے پھر اسکے سے کہا میں نے یعنی ابن عباسؓ کو کیوں تہبند باندھتے ہو تم اسطرح یعنی کبھی کبھی کہا ابن عباسؓ نے کہ دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ تہبند باندھتے تھے اسطرح یعنی کبھی کبھی نقل کی یہ ابو داؤد نے ف اس سے معلوم ہوا کہ ازار کا پنڈلی سے نیچے ہونا کافی ہے عدم اسبال میں ۱۲ ح

وعن عباد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا معاشر قریش فانہ یاتیکم ما تکرہون وراءکم رواہ البیہقی فی شعب الایمان

اور روایت ہے عبادؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم رکھو تم پگڑیاں باندھنی اس لیے کہ پگڑیاں علامت ہیں فرشتوں کی یعنی روز بدر کے آئے تھے وستار بانھے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے یمددکم ربکم بخمسۃ آلاف من الملئکۃ مسومین اور چھوڑو شملہ پیچھے پشت اپنی کے یعنی اسلیے کہ ملائکہ بھی آئے تھے اس ہیئت سے نقل کی بیہقی نے شعب الایمان میں

وعن عائشۃ ان اسماء بنت ابی بکر دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہا ثیاب رقاق فاعرض عنہا وقال یا اسماء ان المرأۃ اذا بلغت المحیض لم یصلح ان یری منہا الا ھذا وھذا واشار الی وجہہ وکفیہ رواہ ابوداؤد

اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ تحقیق اسماء بیٹی ابی بکر کی آئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال میں کہ اوپر تھے اسکے باریک پس منہ پھیر لیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسسے اور فرمایا کہ اے اسماء تحقیق عورت جبوقت کہ پہنچے ایام حیض کو یعنی بالغ ہو ہرگز نہیں درست یہ کہ دیکھا جاوے اُس سے کوئی عضو مگر یہ اور یہ اور اشارہ کیا طرف منہ اپنے کے اور ہاتھوں اپنے کے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یہ ستر عورت ہے عورت کے لیے اور جبکہ باہر نکلے گھر سے باہر نکلے روبرو لوگوں کے اگرچہ بدن ڈھکے ہو اور خیمہ اصل ازواج مطہرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سے ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جب بن عورت کا باریک کپڑے میں سے معلوم ہوتا ہو تو حکم بر منہ کا رکھتا ہے ۱۲ ح

وعن ابی مصعب قال ان علیا اشتری ثوبا بثلثۃ دراھم فلما لبسہ قال الحمد للہ الذی رزقنی من الریاش ما اتجمل بہ فی الناس فاوصی بہا عوف بن مالک قال ھکذا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول رواہ احمد

اور روایت ہے ابی مطر سے کہ کہا تحقیق علیؓ نے خریدا ایک کپڑا تین درہم کو پس جب پہنا اسکو کہا سب تعریف ہے واسطے اللہ کے کہ جسنے نصیب کی مجکو پوشون نیت کے سے وہ چیز کہ زینت کرتے ہیں ہم ساتھ اسکے لوگوں میں اور چھپاتے ہیں ساتھ اُسکے ستر اپنا پھر کہا حضرت علیؓ نے کہ اسیطرح سے سُنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھتے تھے یہ یعنی بعد پہننے کپڑے کے نقل کی یہ احمد نے

وعن ابی امامۃ قال لیس عمر بن الخطاب ثوبا جدیدا فقال الحمد للہ الذی کسانی ما اواری بہ عورتی واتجمل بہ فی حیاتی ثم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من لبس ثوبا جدیدا فقال الحمد للہ الذی کسانی ما اواری بہ عورتی واتجمل بہ فی حیاتی ثم عمد الی الثوب الذی خلق فتصدق بہ کان فی کنف اللہ وفی حفظ اللہ وفی سبیل اللہ حیا ومیتا رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ھذا حدیث غریب

اور روایت ہے ابی امامہ سے کہا اُسنے کہ پہنا حضرت عمر بن خطابؓ نے کپڑا نیا پھر کہا سب تعریف ہے واسطے اللہ کے کہ جسنے پہنایا مجکو وہ کپڑا کہ چھپاتا ہوں میں ساتھ اُسکے ستر اپنا اور زینت کرتا ہوں میں ساتھ اُسکے بیچ زندگانی اپنی کے پھر کہا حضرت عمرؓ نے کہ سُنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کہ پہنے کپڑا نیا پھر کہے سب تعریف ہے واسطے اللہ کے کہ جسنے پہنایا مجکو وہ کپڑا کہ چھپاتا ہوں میں ساتھ اُسکے ستر اپنا اور زینت کرتا ہوں میں ساتھ اُسکے بیچ زندگانی اپنی کے پھر تصدق کرے اُس کپڑے کا پھر اُسی ہے اللہ کے اور بیچ محافظت خدا کے اور بیچ راہ خدا کے یعنی بیچ پردہ عفو و مغفرت اللہ کے جیتے اور مرے یعنی دنیا اور آخرت میں نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے

وعن علقمۃ بن ابی علقمۃ عن امہ قالت دخلت حفصۃ بنت عبد الرحمن علی عائشۃ وعلیہا خمار رقیق فشقتہ عائشۃ وکستہا خمارا کثیفا رواہ مالک

اور روایت ہے علقمہ بن ابی علقمہ سے اُسنے نقل کی اپنی مان سے کہ کہا آئی حفصہ بیٹی عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق کی پاس عائشہؓ کے اس حال میں کہ اُسپر اوڑھنی باریک تھی پس پھاڑی وہ اوڑھنی حضرت عائشہؓ نے اور پہنائی اُسکو اوڑھنی موٹی نقل کی یہ مالک نے ف حفصہ بھتیجی تھیں حضرت عائشہؓ کی وہ باریک اوڑھنی اور موٹے دیکھے ظاہر میں اور واسطے تادیب کے اُنکی اوڑھنی کے دو ٹکڑے کر ڈالے اور اُسکے بدلے موٹی اوڑھنی اوڑھادی

وعن ابی الولید ان رجلا قال عند عائشۃ انہ یقال ان خمرۃ المرأۃ تفسد صلاتہا فقالت عائشۃ وقد کان یقال ذلک

أَنْ خَمْسَةَ دَرَاهِمَ فَقَالَتِ ارْفَعْ بَصَرَكَ إِلَى جَارِيَتِي انْظُرْ أَيْهَا فَإِنَّهَا تَوَهَّمُ أَنْ كَلَّمْتُهُ بِالثَّمَنِ وَقَدْ كَانَ إِلَى مَنْهَاةٍ وَنَحْنُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا كَانَتِ امْرَأَةٌ تُعَابُ بِالْمَدِينَةِ إِلَّا أَنْ تَسْتَوِيَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے جد الوا صحابیٹے اپنی کے سے اُسنے نقل کی اپنے باپ سے کہا کہ گیا میں حضرت عائشہؓ کے پاس اور اُنپر تھا کُرتا قطری یعنی مصری کا پانچ درہم کی قیمت کا پس کہا حضرت عائشہؓ نے اُٹھا تو لونگا اپنی طرف لونڈی میری کے دیکھ طرف اسکے پس تحقیق یہ تکبر کرتی ہے اور نہیں اُچھی ہوتی پہننے اس کپڑے سے گھر میں یعنی جو چلے آنکلا اسکو پہنکر باہر نکلے اور تحقیق تھا واسطے میرے اسطرح کے پڑوسنوں میں سے ایک کُرتا زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے میں پس نہ تھی کوئی عورت کہ نزنت بھیجاتی رہنے میں اُسطے سیاہ کے یا اور شادی کے مگر بھیجتی طرف میرے کسی کو عاریت مانگنے اُس کُرتے کو تھل کی بخاری نے ف حضرت عائشہ رضؓ نے بیان کیا حال فقر اور تنگی اور زہد اپنے کا آنحضرت کے زمانہ میں ۱۲ وَعَنْ عَامِرٍ قَالَ لَبِسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَةَ أَشْهُرٍ ثُمَّ أُوتِيَ بِالْحَرِيرِ فَلَبِسَهُ فَصَلَّى فِيهِ صَلَاةً ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهُ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَصَابِعِهِ هٰكَذَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ أُهْدِيَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَاءُ سُنْدُسٍ وَكَانَ يُنْهَى عَنِ الْحَرِيرِ فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْهُ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْ هٰذَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ عُطَارِدَ بْنَ حَاجِبٍ يُقَدِّمُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَنَزَةِ وَهُوَ يَخْطُبُ عَلَيْهِ حُلَّةُ سِيَرَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ نَظَرَ فِي عِطْفَيْهِ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا بَأْسَ بِهِ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَرَكَ فَأَرْسَلَ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَ أَيْ أُمَّهْ هَاتِي ثَوْبِي الْأَخْضَرَ فَلَبِسَهُ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى بِنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدِهِ حَرِيرٌ وَذَهَبٌ فَقَالَ هٰذَانِ حِلٌّ لِذُكُورِ أُمَّتِي حَرَامٌ عَلَى إِنَاثِهِمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَبِسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَاءَ دِيبَاجٍ ثُمَّ نَزَعَهُ فَأَرْسَلَ بِهِ إِلَيَّ فَقُلْتُ مَا أَرْسَلْتُ بِهِ إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهُ إِنَّمَا أَرْسَلْتُ بِهِ إِلَيْكَ لِتَشُقَّهُ خُمُرًا بَيْنَ نِسَائِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکدن قبا ریشمی کی تھی کہ بھیجی گئی تھی واسطے حضرت کے پھر جلدی سے اُتار ڈالی وہ قبا بدن مبارک سے اور بھیجا اُسکو طرف عمرؓ کے پس کہا صحابہ نے کہ تحقیق جلدی واقع ہوا تو اُتارنا اُسکا اس قبا کو یا رسول اللہ پس فرمایا کہ منع کیا مجکو اسکے پہننے سے جبرئیلؑ نے پس آئے حضرت عمرؓ روتے ہوئے یعنی یہ قصہ سُنکر اور کہا یا رسول اللہ ناخوش جانا آپنے ایک چیز کو یعنی اس قبا کے پہننے کو اور دی مجکو یعنی تاکہ پہنوں اسکو پس کیا حال ہوگا میرا پس فرمایا کہ تحقیق میں نے نہیں دی تجکو کہ پہنے تو اُسکو سوائے اسکے نہیں کہ دی میں نے تجکو وہ تا کہ بیچے تو اُسکو پس بیچی وہ حضرت عمرؓ نے بدلے دو ہزار درہم کے نقل کی یہ مسلم نے ۱۳ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَتَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللَّيْلِ الْمُصْمِتِ مِنَ الْحَرِيرِ فَأَمَّا الْعَلَمُ وَسَدَى الثَّوْبِ فَلَا بَأْسَ بِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا سوائے اسکے نہیں کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہننے اُس کپڑے کے سے کہ تمام ریشم ہو پس رہا پرچم یعنی بطور دھاری کے کہ ریشم کی ہو بقدر چار اُنگشت کے ورنہ تا کپڑا کہ ریشم کا ہو پس نہیں مضائقہ اُسکا نقل کی یہ ابو داؤد نے ف جس کپڑے میں تانا اور بانا ریشم کا ہو حرام ہے پہننا اُسکا اور صاحبین رحؒ کے نزدیک لڑائی میں مباح ہے اور صاحبین کے نزدیک تانا ریشم کا اور بانا سوت وغیرہ کا شروع ہے بالاتفاق اور خلسہ اسکا بھی مکروہ ہے مگر لڑائی میں پس لڑائی میں صاحبین رحؒ کے نزدیک ارشینی بھی مباح ہے اور امام اعظم رحؒ کے نزدیک وہ کہ بانا حریر کا ہو اور تانا سوت وغیرہ کا اور جسمیں تانا حریر کا ہو اور بانا اور چیز کا وہ مباح ہے مطلقاً ۱۴ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ رِضَاءٍ قَالَ لَقِيَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رَجُلًا وَعَلَيْهِ مُقَطَّعَاتُ حَرِيرٍ فَقَالَ لَهُ أَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ أَنْ يُرَى أَثَرُ نِعْمَتِهِ عَلَى عَبْدِهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے ابی مجاز سے کہا کہ نکلے ہم پر عمران بن حصینؓ اس حال میں کہ اُنپر تھا مطرف خز کا اور کہا عمران نے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسکو دیوے اللہ تعالیٰ نعمت پس اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے یہ کہ دیکھا جاوے اثر نعمت اُسکی کا اوپر بندے اُسکے کے نقل کی یہ احمد نے ف مطرف ایک کپڑا ہوتا ہے کہ دونوں طرف اُسکے کنارہ ہوتا ہے اور قاموس میں کہا کہ مطرف اوپر وزن مکرم کے چادر خز کی مربع دھاری دار پس لفظ خز کا تاکید کے لیے ہوگا اور خز کہتے ہیں اُس کپڑے کو کہ تانا ریشم کا ہوتا ہے اور بعضوں نے کہا کہ وہ کپڑا بُنا جاتا ہے ریشم و صوف سے وہ مباح ہے یہاں وہی مراد ہے ۱۵ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كُلْ مَا شِئْتَ وَالْبَسْ مَا شِئْتَ مَا أَخْطَأَتْكَ اثْنَتَانِ سَرَفٌ وَمَخِيلَةٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي تَرْجَمَةِ بَابٍ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کھا جو چیز کہ چاہے تو یعنی مباحات میں سے اور پہن جو چیز کہ چاہے تو جبتک نہ پہنچیں تجکو دو چیزیں اسراف اور تکبر یعنی مکروہ ہونا توسع کا طعام و لباس میں بعلت اسراف و تکبر کے ہے اور جملہ نہوں تو مباح ہے نقل کی یہ بخاری نے بیچ ترجمہ باب کے ف اور انسؓ سے روایت ہے بطریق مرفوع کے اَنْ مِنَ السَّرَفِ تَاكُلَ كُلَّ مَا اشْتَهَيْتَ اور قیاس اسپر یہ ہے کہ اسراف سے ہے یہ کہ پہنے تو جس چیز کو دل چاہے ۱۶ وَعَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُوا وَاشْرَبُوا وَالْبَسُوا

۱۲ نقل کی ابو داؤد نے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کرتہ پہننا جائز ہے ۱۳ نقل کی یہ مسلم نے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ریشمی کپڑے کا پہننا جائز ہے ۱۴ نقل کی یہ احمد نے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اچھا کپڑا پہننا جائز ہے ۱۵ نقل کی یہ بخاری نے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو چاہے کھائے اور پہنے

علیہ وسلم نے کھاؤ اور پیو یعنی بقدر حاجت کے اور بندہ دو یعنی جو کچھ کہ زیادہ ہو تم سے اور پہنو جبتک کہ نہو اسراف اور نہ تکبر نقل کی یہ احمد اور نسائی اور ابن ماجہ نے **وعن** ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم تلقون اللہ وقدومکم وتساجدکم البیاض رواہ ابن ماجہ اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہترین کپڑا کہ ملاقات کرو تم اللہ تعالیٰ سے اُسمیں بیچ قبروں اپنی کے اور سجدوں اپنی کے سفید کپڑا ہے نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** مسجد بیت اللہ ہے وہاں عبادت کے لیے گیا تو گویا اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے لیے گیا پس وہاں سفید کپڑا پہنکر جانا بہتر ہے اور بعد مرنے کے ملاقات کرتا ہے اللہ تعالیٰ سے پس سفید کفن بہتر ہے ۔ ع **باب الخاتم** باب ہے بیچ بیان پہننے چھاپ کے یعنی اور مانند اسکے کے قسم زیور سے **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابن عمر قال اتخذ النبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتما من ذھب فی یدہ او فی یدہ ثم اتخذ خاتما من ورق نقش فیہ محمد رسول اللہ وقال لا ینقشن احد علی نقش خاتمی ھذا وکان اذا لبسہ جعل فصہ مما یلی کفہ متفق علیہ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا اُسنے بنوائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چھاپ سونے کی اور ایک روایت میں ہے زیادہ آیا ہے اور پہنا اُسکو بیچ داہنے ہاتھ اپنے کے پھر پھینک دیا اُسکو پھر بنوائی چھاپ چاندی کی کھودا گیا اُسمیں محمد رسول اللہ اور فرمایا کہ کھودے کوئی مانند نقش چھاپ میری کے کہ یہ ہے اور تھے حضرت جب پہنتے چھاپ کرتے نگینہ اُسکا اپنی ہتھیلی کی طرف نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** سونے کی یعنی پہلے حرام ہونے سونے کے مردوں پر کہا امام محمدؒ نے موطا میں کہ نہیں جائز مرد کو یہ کہ چھاپ پہنے سونے کی یا لوہے کی یا کانسی وغیرہ کی اور نہ چھاپ پہنے مگر چاندی کی اور عورتوں کو جائز ہے انگوٹھی وغیرہ سونے کی پہننی بلکہ علما نے لکھا ہے کہ انگوٹھی چاندی کی عورتوں کو پہننی مکروہ ہے اسلیے کہ یہ پہنا وام فوہ کا ہے اور عورتوں کو تشبہ ساتھ مردوں کے مکروہ ہے پس اگر عورت چاندی کی انگوٹھی پہنے تو متغیر کرلے اُسکے رنگ کو ساتھ طلعہ وغیرہ کے اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ معتبر اسمیں حلقہ ہے نہ نگینہ اور پھینکدی یعنی بعد اُترنے وحی کے بیچ حرمت اُسکی کے اور سیوطیؒ نے لکھا ہے کہ وارد ہوئی ہیں حدیثیں بیچ پہننے چھاپ کے دائیں ہاتھ میں اور بائیں ہاتھ میں پہننے کی بھی حدیثیں آئی ہیں اور عمل اسی پر ہے اور اول منسوخ ہے اور ابن عدی وغیرہ نے ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے کہ حضرت دائیں ہاتھ میں چھاپ پہنتے تھے پھر بائیں میں پہننے لگے اور صاحب سفر السعادۃ نے لکھا ہے کہ اسمیں پر واتیں مختلف ہی ہیں بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ آپ پہنے تھے داہنے ہاتھ میں پہنتے تھے اور بعضی میں یہ کہ بائیں میں پہنتے تھے اور سب حدیثیں صحیح ہیں اور ظاہر یہ ہے کہ کبھی دائیں میں پہنتے تھے اور کبھی بائیں میں اور امام نوویؒ نے کہا کہ اجماع ہے اوپر جائز ہونے پہننے چھاپ کے دائیں ہاتھ میں اور بائیں ہاتھ میں اور ہمارے مذہب میں دائیں ہاتھ میں پہنا ہے اسلیے کہ وہ اشرف ہے پس احق ہے ساتھ زینت والکرام کے اور حضرتؐ نے جو لوگوں کو دیکھا کہ حریص ہیں میرے اتباع پر مبادا شامل نقش مُہر میرے کے مُہروں پس اس سے منع فرمایا اور منع اسلیے فرمایا کہ حضرتؐ وہ مُہر خطوں پر کرکر بادشاہوں وغیرہ کو بھیجتے تھے پس اگر کوئی اور بھی اُسطرح کھودے تو مفسدہ واقع ہوگا اور کہا قاضی خان نے کہ مُہر چاندی کی مباح اُسکے لیے ہے کہ محتاج ہو مہر کرنے کا مانند قاضی وغیرہ کے اور جبکہ حاجت نہو تو ترک اُسکا افضل ہے اور جبکہ چھاپ پہنے تو لائق ہے یہ کہ ہو نگینہ اُسکا ہتھیلی کیطرف بائیں ہاتھ کی ۔ ع **وعن** علی قال نھانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لبس القسی والمعصفر وعن تختم الذھب وعن قراءۃ القرآن فی الرکوع رواہ مسلم اور روایت ہے علیؓ سے کہ کہا منع فرمایا ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہننے قسی کے سے اور گیسنے کے سے اور پہننے انگوٹھی سونے کی سے یعنی مردوں کو اور منع فرمایا پڑھنے قرآن کے سے رکوع میں نقل کی یہ مسلم نے **ف** تحقیق لفظ قسی کی بیچ حدیث حضرت علیؓ کے دوسری فصل کتاب اللباس کی میں گذر چکی اور نہی پڑھنے قرآن کے سے رکوع میں اُسکے دو معنی ہیں ایک تو یہ کہ منع فرمایا اس سے کہ بجائے تسبیح کے رکوع میں قرآن پڑھے اور اسیطرح سجدہ میں اور دوسرے یہ کہ منع فرمایا اس سے کہ ضم اب کرے اور بغیر تمام کرنے قرارت کے رکوع میں چلا جاوے کہ بعض قرارت رکوع میں

لہ یعنی زیب
ف فی کل من ۱۲

واقع ہو ۔ ح **وعن** عبد اللہ بن عباسؓ انہ صلی اللہ علیہ وسلم رای خاتما من ذھب فی ید رجل فنزعہ وطرحہ فقال یعمد احدکم الی جمرۃ من نار فیجعلھا فی یدہ فقیل للرجل بعد ما ذھب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خذ خاتمک انتفع بہ قال لا واللہ لا اخذہ ابدا وقد طرحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ مسلم اور روایت ہے عبد اللہ بن عباسؓ سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھی انگشتری سونے کی پنج ہاتھ ایک شخص کے پس نکال لی آنحضرتؐ نے انگشتری اُسکے ہاتھ سے اور پھینک دیا اُسکو پھر فرمایا کہ قصد کرتا ہے ایک تمھارا طرف نکالے کے آگ و نرخ سے پس پہنتا ہے اُسکو اپنے ہاتھ مین یعنی سونے کے پہننے سے آگ و نرخ سے ہاتھ جلایا جاویگا پس کہا گیا اُس شخص کو بعد تشریف لیجانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُٹھالے انگشتری اپنی اور فائدہ اُٹھا تو ساتھ اُسکے یعنی بیچ ڈال یا دنیا کسی عورت کو کہا اُس شخص نے قسم خدا کی نہین لونگا مین اُسکو کبھی حال آنکہ تحقیق پھینک دیا اُسکو پیغمبر خدا صلی اللہ وسلم نے نقل کی یہ مسلم نے **ف** اِس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی قادر ہو خلاف شرع چیز کو ہاتھ سے بگاڑے جیسے کہ فرمایا حضرتؐ نے اذا رای احدکم بید اخیہ المسلم او ثوبہ او دابتہ شیئا یکرھہ فلیعمد الی ثوبہ فلیلبسہ ولیرکبھا ولیمسھا بیدہ الیمنی (جب دیکھے کوئی تم مین سے چیز بری اپنے بھائی مسلمان کی یا کپڑے اُسکے یا چوپایہ اُسکا تو چاہیے کہ کپڑا اپنا پہنے اور چوپایہ اُسکا سواری کرے اور چھوئے اُسکو ہاتھ اپنے داہنے سے) **وعن** الیسع ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اراد ان یکتب الی ملوک الروم وقیصر وانتھا ای قیل انھم لا یقبلون کتابا الا بھا فاتخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتما من فضۃ نقش فیہ محمد رسول اللہ رواہ مسلم وفی روایۃ للبخاری کان نقش خاتمہ ثلثۃ اسطر محمد سطر ورسول سطر واللہ سطر اور روایت ہے انسؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کیا لکھنے خط کا طرف کسریٰ بادشاہ فارس کے و قیصر بادشاہ روم کے اور بخاشی بادشاہ حبشہ کے پس عرض کیا گیا یہ کہ بادشاہ نہین قبول کرتے یعنی خط کو بدون مُہر کے پس بنوائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انگشتری چاندی کی حلقہ کی نقش کیا گیا تھا مین محمد رسول اللہ نقل کی یہ مسلم نے اور بخاری کی ایک روایت مین آیا ہے کہ تھا نقش انگشتری کا تین سطر مین محمد ایک سطر یعنی نیچے کی سطر مین اسم مبارک تھا اور رسول ایک سطر مین بیچ کی اور اللہ ایک سطر مین یعنی اوپر کی سطر مین اسم پاک تھا ف اسمین دلیل ہے کہ نگینہ کا کیا سبب اسکے کہ حلقہ پہنا جاتا ہے ہاتھ مین اور محل ستبعاد ہی ذکر کیا اُسکو واسطے بیان جواز کے اور بعضی حدیثون مین آیا ہے کہ انگینہ بھی چاندی کا تھا اور بعضی مین آیا ہے کہ حبشی تھا چنانچہ بیان ہوگا آگے آویگا اور شیخ محیی الدین نووی نے کہا کہ سطر اول اللہ اور سطر دوسری رسول اور سطر تیسری محمد باین ہیئت تھے

اور بعضے حاشی مین یہ ہیئت لکھی ہے

واللہ اعلم اور مُہر آنحضرتؐ کی بعد آنحضرتؐ کے ابوبکرؓ کے ہاتھ مین تھی اور بعد اُنکے عمر فاروقؓ کے ہاتھ مین تھی اور بعد اُنکے حضرت عثمانؓ کے ہاتھ مین تھی اور اخیر خلافت اُنکی مین ہاتھ سے مغیرہ کے سے کہ خادم اُنکے تھے کنوین ارلیس مین گر پڑی اور ہر چند ڈھونڈھی نہ ملی لکھا ہے علما نے کہ باعث پریشانی اور فتنہ اور اختلاف کا کہ اُنکے عہد مین تھا اور بعد اُنکے ہوا گم ہونا اُس مُہر کا تھا کہ اُسمین ایک برکت تھی کہ باعث تنظام والتیام کی تھی جیسے کہ مُہر حضرت سلیمانؑ کی مین واللہ اعلم ۔ ح **وعنہ** انہ صلی اللہ علیہ وسلم کان خاتمہ من فضۃ وکان فصہ منہ رواہ البخاری اور روایت ہے اُسی انسؓ سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھی انگوٹھی اُنکی چاندی کی اور تھا نگینہ انگوٹھی کا بھی چاندی کا نقل کی یہ بخاری نے **وعن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتخذ خاتما من ورق ونقش فیہ فکان یحرک خاتمہ اذا تکلم متفق علیہ اور روایت ہے اُسی انسؓ سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنی انگشتری چاندی کی بیچ دائین ہاتھ اپنے کے اُسمین نگینہ تھا حبشی تھے حضرت کرتے نگینہ انگشتری کا اُس جانب کہ متصل ہتھیلی کے ہے یعنی اندر کی جانب کرتے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حبشی یعنی منسوب بحبشہ باین معنی کہ حقیق کا تھا اسلیے کہ کان اسکی یمن و حبشہ مین ہے یا قوم کا نگینہ تھا کہ حبشہ مین ہوتا ہے یا سیاہ تھا بر نگ حبشیون کے یا حبشہ مین اُسکو بنایا تھا یا بنانیوالا اُسکا حبشی تھا اور یہ منافات نہین رکھتا ہے ساتھ ہونے اُسکے کے چاندی سے اور بر تقدیر معنی اول کے حمل اوپر تعدد انگوٹھیون کے کرنا چاہیے ۔ ح **وعنہ** قال کان خاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ھذہ وقال اشار الی الخنصر من یدیہ الیمنی رواہ مسلم اور روایت ہے اُسی انسؓ سے کہ تھا حقی انگشتری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اسمین اور

اشارہ کیا انس نے طرف چھنگلیا یا ئین ہاتھ کی نقل کی یہ مسلم نے **وعن** علی قال نہانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اتختم فی اصبعی ھذہ او ھذہ فقال فاومی الی الوسطی والتی تلیھا رواہ مسلم اور روایت ہے علی سے کہ کہا حضرت علی نے منع فرمایا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ مہر پہنوں مین بیچ اس انگلی اپنی کے یا اسمین کہا راوی نے پس اشارہ کیا حضرت نے طرف بیچ کی انگلی کے اور اُس انگلی کے کہ متصل ہے اُسکے یعنی انگلی شہادت کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** انگوٹھے او چھنگلیا کے پاس کی انگلی مین پہننا انگوٹھی کا ثابت نہین ہوا نہ حضرت سے اور نہ صحابہ سے اور نہ تابعین سے پس ثابت ہوا استحباب پہننے انگوٹھی کا چھنگلیا مین اور اسیطرح میل کیا ہے شافعیہ اور حنفیہ نے اور یہ مردون کے حق مین ہے اور عورتون کو جائز ہے کہ پہنین سب انگلیون مین اور نووی نے کہا کہ مکروہ تنزیہی ہے مرد کو پہننا چھاپ کا بیچ کی انگلی مین اور شہادت کی انگلی مین بر ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** عبد اللہ بن جعفر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعقد خاتمہ رواہ ابن ماجۃ وروی ابو داود والنسائی عن علی روایت ہے عبد اللہ بن جعفر سے کہ کہا تھے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مہر پہنتے داہین ہاتھ اپنے مین نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور نقل کی ابو داود اور نسائی نے حضرت علی سے **وعن** ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتختم فی یمینہ رواہ ابو داود اور روایت ہے بیٹے عمر کے سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہنتے انگشتری اپنے بائین ہاتھ مین نقل کی یہ ابو داود نے **وعن** علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخذ حریرا فجعلہ فی یمینہ واخذ ذھبا فجعلہ فی شمالہ ثم قال ان ھذین حرام علی ذکور امتی رواہ احمد وابو داود والنسائی اور روایت ہے حضرت علی سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لیا ریشمی کپڑا پس رکھا اُسکو اپنے داہین ہاتھ مین اور لیا سونا پس رکھا اُسکو اپنے بائین ہاتھ مین پھر فرمایا کہ تحقیق یہ دونون حرام ہین اوپر مردون اُمت میری کے نقل کی یہ احمد اور ابو داود اور نسائی نے **وعن** معاویۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن رکوب النمور وعن لبس الذھب الا مقطعا رواہ ابو داود والنسائی اور روایت ہے معاویہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا سوار ہونے اوپر چمڑے چیتے کے اور منع فرمایا پہننے سونے کے سے یعنی مردون کو مگر مقدار کم نقل کی یہ ابو داود نے **ف** یا بحث تھوڑے سے سونے کی بھی منسوخ ہوئی ہو لاتا ہا ظاہر اجماع تھوڑے سے سونیکا حنفیہ کے نزدیک محمول ہے اوپر اسکے کہ ملمعہ سونیکا کرنا یا منڈھ سونے کی نگینہ مین لگانی یا مُنہری کام بطور دھاریون کے یا سنجاف کے کپڑون پر کرنا کہ یہ جائز ہین انکے نزدیک **وعن** بریدۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لرجل علیہ خاتم من شبہ مالی اجد منک ریح الاصنام فطرحہ فاتاہ وعلیہ خاتم من حدید فقال مالی اری علیک حلیۃ اھل النار فطرحہ فقال یا رسول اللہ من ای شیء اتخذہ قال من ورق ولا تتمہ مثقالا رواہ الترمذی وابو داود والنسائی قال المحدث وقد صح عن سھل بن سعد فی اللہ اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی جئتک لاھب لک نفسی الحدیث اور روایت ہے بریدہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے ایک شخص کے کہ پہنے ہوے تھا انگشتری پیتل کی کیا ہے واسطے میرے کہ پاتا ہون مین تجھسے بوتون کی یعنی یہ بیسلیے فرمایا کہ بُت پیتل کے بناتے تھے پس پھینک دیا اُسنے اُسکو پھر آیا وہ شخص اس حال مین کہ پہنے ہوے تھا انگشتری لوہے کی پس فرمایا حضرت نے کیا ہے واسطے میرے کہ دیکھتا ہون تجھپر زیور دوزخیونکا پس پھینک دیا اُسنے اُسکو بھی پھر عرض کیا کہ یا رسول اللہ کس چیز کی بناؤن مین انگشتری فرمایا چاندی کی اور نہ پورا کر اُسکو مثقال بھر نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی نے کہا محدث نے کہ تحقیق صحت کو پہنچا ہے اور حدیث صحیح مین آیا ہے سہل بن سعد سے بیچ مقدمہ مہر کے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے ایک شخص کے کہ ارادہ رکھتا تھا نکاح کا تلاش کر کچھ مال واسطے مہر بیوی کے اگرچہ ہو انگشتری لوہے کی

ف زیور دوزخیون کا یعنی بعضے کا دوزخیون مین کفار کو طوق یا زنجیر لوہے کی پہنائے جائین گے ورنہ پورا کرنا کچھ نہی مدع اور اولویت کیلیے ہے کما قال یہ ہے کہ ہو انگشتری کم مثقال سے اسلیے کہ اصل سونے اور چاندی مین کراہت ہے اور پس ضرورت سے زیادہ نہ چاہیے اس لیے پہنا دو انگشتریون کا اور زیادہ اس سے مکروہ ہے لیکن بنانا انگشتریون متعدد کا مکروہ نہین ہے اگر نوبت بنوبت پہنے اور کہا قاضی خان نے مکروہ ہے

لہ اول ازان
ہبل نام بت
بود بر سر چاہ
کہ کافران
پیش او قربان
کردندے
ص ۴۸۴
ایک مثقال
چوبکا ہا نیم
مثقال
راشد کابلی
ص ۱۲

پہننا لوہے پیتل کی انگوٹھی وغیرہ کا اور کہا عامی اسنہ آنحضرتؐ کا مطلب یہ ہے کہ حضرتؐ نے جو فرمایا کہ تلاش کرو اگر چہ انگشتری لوہے کی ہو اس سے معلوم ہوا کہ نبی تحریم کے لیے نہیں ہے یعنی اگر نبی تحریم کے لیے ہوتی تو حضرتؐ کاہے کو لوہے کی انگوٹھی تلاش کرواتے اور لکھا ہے علمانے کہ یہ مبالغہ ہے بیچ خرچ کرنے مال کے واسطے مہر کے اگر چہ تھوڑی سی چیز ہو یہ مانند اس قول آدمی کے ہے کہ ڈھونڈو اگر چہ ایک مٹھی خاک کی ہو اور لوہے کی انگوٹھی کے پہننے سے اگر چہ منع فرمایا لیکن باوجود اسکے اشیائے متقوم سے باہر نہیں اور احتمال ہے کہ نہی لوہے کی انگوٹھی کے پہننے سے بعد حدیث سہلؓ کے ہو اس لیے کہ حدیث سہلؓ کی تھی پہلے استقرار سنن اور استحکام شرائع کے اور حدیث بریدہ کی بعد اسکے پس وہ حدیث منسوخ ہوگی اور حدیث سہلؓ کی بیچ پہلی فصل باب المہر کے گذری ہے بزع ۱۲

حدیث عن ابن عمرؓ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یکرہ عشرۃ الی اللہم ارحمنی الخ تفسیر القاتم بالدھس والتبر بالذھب والعرب بالکعاب والنرد بالاربعۃ عشر وقضاء الحاجۃ بالمعوذات وعند الغائر وعند الماء الراکد بغیر محلہ وقضاء السنۃ بغیر محرم رواہ ابوداؤد والنسائی ۱۲ اور روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ رکھتے دس چیزیں زردی یعنی استعمال کرنا خلوق کا اور مکروہ رکھتے تغیر کرنا بڑھاپے کا اور لٹکا کر تہبند کو کھینچتے چلنا یعنی ٹخنوں سے نیچے لٹکانا اور پہننا سونے کی انگوٹھی کا یعنی مردوں کو اور ظاہر کرنا عورت کا زینت کو بے محل اور کھیلنا ساتھ نردوں کے اور مکروہ رکھتے تھے منتر کرنے کو سوائے معوذات کے اور باندھنا منکوں اور کوڑیوں کا اور عورت کے سترسے باہر گرانا منی کا بے محل اور فساد کرنا لڑکے کا دحالیکہ نہ حمل کرتے تھے حرام ہونے اسکے کا نقل کیا یہ ابوداؤد اور نسائی نے وقس خلوق ایک خوشبو ہے مرکب کہ زعفران وغیرہ سے بنتی ہے اور یہ یعنی خاص مردوں کے لیے ہے اور عورتوں کو لگانا اسکا درست ہے اور بعضی حدیثیں اسکی اباحت میں وارد ہوئی ہیں اور بعضی نہی میں اور حدیثیں نہی کی بہت ہیں اور ظاہر یہ ہے کہ وہ ناسخ اباحت کی ہیں اور مردوں کو اسکے استعمال سے اس لیے منع فرمایا کہ وہ عورتوں کی خوشبوئی ہے اور تغیر کرنا بڑھاپے کا خواہ ساتھ اکھاڑنے سفید بالوں کے ہو خواہ ساتھ خضاب سیاہ کے بخلاف خضاب مہندی کے کہ وہ جائز ہے بالاتفاق بسبب اس دکھنے احادیث کے اور سفید بالوں کے اکھاڑنے میں مختار ہمارے مذہب میں حرمت کراہت ہے اور ظاہر کرنا عورت کا اپنی زینت و خوبی کا بغیر محل اپنے کے محل ساتھ زیور کے ہے یعنی موضع حل کے یعنی وہ جگہ کہ حلال ہے عورت کو ظہار زینت کا وہاں کہ وہ زوج اسکا ہے اور محارم مثل باپ بھائی وغیرہ کے جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ الآیۃ اور لفظ محل ساتھ بر رح کے بھی پڑھا ہے حلول سے اور کھاب ساتھ زیر کاف کے جمع کعب کی ہے یعنی مہروں نردوں کے کہ ساتھ انکے کھیلتے ہیں اور مانند قرعہ کے پھینکے ہیں اور مراد نہی ہے کھیلنے سے ساتھ نرد کے اور وہ حرام ہے نزدیک اکثر علما صحابہؓ وغیرہم کے اور شطرنج کھیلنا بھی مکروہ تحریمی ہے ہمارے نزدیک اور رقی جمع رقیہ کی ہے یعنی افسون کرنے کے اور معوذات یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور انھیں کے حکم میں ہیں وہ عائیں منقول حدیث سے اور تعوذ ساتھ اسماء الٰہی کے اور بعضوں کے نزدیک مراد معوذات سے وہ آیات قرآنی ہیں کہ مشتمل ہیں اور معنی استعاذہ کے خواہ یہ سورتیں ہوں خواہ غیر انکے حاصل یہ کہ رقیہ کرنا ساتھ قرآن اور اسماء اللہ تعالیٰ کے جائز ہے اور ساتھ غیر اسکے کے حرام ہے خصوصاً ساتھ ان الفاظ کے کہ معانی انکے معلوم نہ ہوں کہ وہاں خوف کفر کا ہے اور تمائم جمع تمیمہ کی ہے یعنی منکوں اور ہڈیوں کے کہ واسطے دفع نظر کے لڑکوں کے گلے میں ڈالتے تھے ایام جاہلیت میں اور دین اسلام میں اس سے ممانعت آئی اور بعضوں نے کہا کہ تمام سے مطلق منتر جاہلیت کے مراد ہیں اور آیات قرآنی اور دعائیں اور اسماء الٰہی لکھکر گلے میں ڈالنے جائز ہیں جیسے کہ حدیث عبداللہ بن عمرو کی سے اگلے حصین میں مذکور سے معلوم ہوتا ہے اور مکروہ رکھتے تھے گرانے منی کو باہر عورت کے ستر سے وقت نزال کے بخوف حمل کے غیر محل عزل میں کہ وہ عورت حرہ ہے بغیر اسکی رضا کے باہر گرانا منی کا جائز نہیں بخلاف لونڈی کے کہ وہ محل عزل ہے عزل اس سے مکروہ نہیں اور مکروہ رکھتے تھے فساد لڑکے کو مراد ہے اس سے صحبت کرنی اس عورت سے کہ وہ دودھ پلاتی ہو بچے کو پس حاملہ ہو جاتی ہے وہ اور بسبب اسکے دودھ اسکا فاسد یعنی خراب ہو جاتا ہے اور لڑکے کو

خلل کرتا ہے کہ ضعف وغیرہ لاحق ہوجاتا ہے اور بجامعت عورت کو حالت دودھ پلانے مین غیل کہتے ہین ساتھ زبرغین کے اور ذکر اُسکا باب المباشرۃ مین ہوچکا ہے اور حالانکہ یہ حکم کرتے تھے حرام ہونے اُسکے کا یعنی مکروہ رکھتے تھے فساد لڑکے کو اور جماع عورت کو حالت دودھ پلانے مین لیکن حرام نہین کرتے تھے اُسکو اسلیے کہ مطی عورت منکوحہ کی حلال ہے اور بجرد احتمال حمل کے کہ متضمن فساد مذکور کا ہے حرام نہین ہوتی بدع ۔ وعن عمر رضی اللہ عنہ انہ کان یضرب ابنۃ الاربد الی عمر بن الخطاب وفی رجلیہا الحجل فقال لہا عمر ما حملک علی ما صنعت فقالت یا امیر المؤمنین ان ہذا کان یتخذ لی الحجل فقال عمر ما کنت لاضع فی رجلیک شیئا تعذبین بہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کل شیء یلہی بہ الرجل باطل الا ثلاثا تادیبہ فرسہ ورمیہ عن قوسہ وملاعبتہ اہلہ فانہن من الحق رواہ ابو داود ف اور روایت ہے ابن زبیر سے یہ کہ لونڈی آزاد کی ہوئی اُنکی لیگئی زبیر کی بیٹی کو طرف عمر بن الخطاب کے اور لڑکی کے پانو مین گھنگرو تھے پس کاٹ ڈالا اُنکو حضرت عمر نے اور کہا کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ساتھ ہر جرس کے شیطان ہے نقل کی یہ ابو داود نے ف یعنی مزین کرتا ہے اُسکو شیطان نزدیک اہل اُسکے کے اور وہ مزامیر شیطان ہے جیسے کہ ایک حدیث مین آیا ہے الجرس مزامیر الشیطان بدع ۔ وعن قتیلۃ رضی اللہ عنہا ان یہودیۃ من یہود بنی قینقاع دخلت علیہا وعندہا جاریۃ وعلیہا جلاجل یسوتن فقالت لا تدخل ہذہ علی امرأۃ الا تقطعن جلاجلہا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تدخل الملائکۃ بیتا فیہ جرس رواہ ابو داود اور روایت ہے بنانہ سے کہ لونڈی آزاد کی ہوئی عبد الرحمن بن حیان انصاری کی ہے کہ تھی وہ نزدیک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ناگاہ لائی گئی حضرت عائشہ کے پاس ایک لڑکی چھوٹی اور وہ پہنے ہوئے تھی گھنگرو آواز کرتے تھے وہ پس کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یعنی اُس عورت کو کہ لڑکی کو لائی تھی نہ لاوے اُس لڑکی کو میرے پاس مگر یہ کہ کاٹ ڈالے گھنگرو اسکے اس لیے کہ سنا ہے مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے نہین داخل ہوتے فرشتے اُس گھر مین یعنی رحمت کے کہ اُسمین گھنٹا ہوتا ہے نقل کی یہ ابو داود نے وعن عبد الرحمن بن طرفۃ ان جدتہ عرفجۃ بن اسعد قطع انفہ یوم الکلاب فاتخذ انفا من ورق فانتن علیہ فامرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یتخذ انفا من ذہب رواہ الترمذی وابو داود والنسائی ف اور روایت ہے عبد الرحمن بن طرفہ سے یہ کہ دادا اُسکا عرفجہ بن اسعد کاٹی گئی ناک اُسکی دن کلاب کے پس بنائی اُسنے ناک چاندی کی پس بدبودار ہوئی وہ ناک اُسپر پس حکم کیا اُسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ بناوے ناک سونے کی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی نے ف کلاب نام ایک جگہ کا ہے کہ وہان لڑائی واقع ہوئی تھی عرفجہ کی ناک وہان کٹ گئی تھی اور بسبب اس حدیث کے مباح رکھا ہے علما نے سونے کی ناک کا بنوانا اور اسطرح باندھنا دانتون کا چاندی کے تار و نسے لیکن امام محمد کے نزدیک جائز ہے سونے کے تارون سے بھی بدع ۔ وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من احب ان یحلق حبیبہ حلقۃ من نار فلیحلقہ حلقۃ من ذہب ومن احب ان یطوق حبیبہ طوقا من نار فلیطوقہ طوقا من ذہب ومن احب ان یسور حبیبہ سوارا من نار فلیسورہ سوارا من ذہب ولکن علیکم بالورق فالعبوا بہا رواہ ابو داود اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ دوست رکھے یہ کہ بناوے اپنے دوست کو یعنی اپنی بی بی یا اولاد غیر انکے کو حلقہ آگ کا یعنی کان مین یا ناک مین پس چاہیے کہ بناوے اُسکو حلقہ سونے کا یعنی سونے کے حلقہ پہنانے کی سزا یہ ہے کہ پہنایا جاویگا اُسکو حلقہ آگ کا اور جو شخص دوست رکھے یہ کہ بناوے اپنے دوست کی گردن مین طوق آگ کا پس چاہیے کہ بناوے اُسکے گلے مین طوق سونے کا اور جو شخص چاہے یہ کہ بناوے اپنے دوست کو کڑا آگ کا پس چاہیے کہ بناوے کڑا سونے کا ولیکن لازم ہے تمپر استعمال چاندی کا پس تصرف کرو ساتھ اُسکے نقل کی یہ ابو داود نے ف فالعبوا بہا یعنی لہو ولعب کرو ساتھ چاندی کے اور بناؤ زیور اُسکا اسمین اشارہ ہے اسپر کہ زیب و زینت اور زیور دنیا داخل ہے لہو ولعب مین اگرچہ مباح ہو اجب ساتھ عورتون زیوردار کے لعب وبازی کرین تو گویا یہ لہو ولعب ساتھ زیور کے ہے اور کہا ابن ملک نے کہ لعب کرنا ساتھ ایک شے کے تصرف کرنا ہے اُسمین جسطرح کہ چاہے یعنی کرو چاندی پیچ جس قسم کے چاہو تم اقسام زیور مین سے واسطے عورتون کے نہ مردون کے سوائے حلقہ زیور تلوار و راہ تمہیارون لڑائی کے بدع ۔ وعن

لہو بن عورتون کے اور ہتھیارون اور زیور کے ہیں ۱۲ منہ

امتی حریر وذہب قال ہذا لہم فی الدنیا ولکم فی الآخرۃ رواہ ابوداؤد

انہ من لبس الحریر فی الدنیا لم یلبسہ

اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا تحقیق پاپوش نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تھے واسطے اُسکے دو تسمے نقل کی یہ بخاری نے ف قبال ساتھ زیر قاف کے پاپوش کے تسمے کو کہتے ہیں کہ وہ انگلیوں کے بیچ میں پہنا جاتا ہے پس آنحضرتؐ کی پاپوش میں دو تسمے تھے ایک تسمہ تو ہوتا تھا درمیان انگوٹھے کے اور اُس انگلی کے کہ پاس اُسکے ہے اور ایک تسمہ ہوتا تھا درمیان بیچ کی انگلی کے اور اُس انگلی کے کہ متصل اُسکے ہے کہ اُسکو بنصر کہتے ہیں زبان عربی میں اور یہ پاپوش عربہ میں مشابہ چپل کے ہوتی ہے کہ جسکو یہاں پہنکر مسجد میں جاتے ہیں ۞ ح ﴿وعن﴾ جابرؓ قال وعدت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ فلما بقول لا تستکثروا من النعال فان الرجل لا یزال راکبا ما انتعل رواہ مسلم اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا سُنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک غزوے میں کہ غزوہ کیا اسکو یعنی وقت نکلنے کے ایک جہاد کے لیے یہ فرمایا بہت لیلو تم پاپوشیں اسواسطے کہ مرد ہمیشہ مانند سوار کے ہے جبتک کہ پاپوش پہنے رہتا ہے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی یہ مانند سوار کے ہے پیچ جملہ چلنے کے اور سلامتی پاؤں کے آفات سے اور اسمیں تعلیم ہے اسپر کہ اسباب سفر کہ حاجت پڑے ساتھ اُسکے ساتھ رکھے ۞ ح ﴿وعن﴾ ابی ہریرۃؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انقطع احدکم فلا یمش فی الاخری ولا یحفهما جمیعا او لینعلهما جمیعا او لیخلعهما جمیعا متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ٹوٹے ایک تمہارا پاپوش پس چاہیے کہ نہ چلے ایک پاپوش میں یہانتک کہ درست کرے تسمہ اُسکا اور نہ چلے ایک موزہ میں اور نہ کھائے باہیں ہاتھ سے اور نہ گوٹ مارے ساتھ ایک پیر کے یعنی جبکہ نہو اُسکے سر پر کچھ اُس پیر میں سے اور نہ اوڑھے کپڑے کو اسطرح سے کہ لپیٹا ہوا ہو تمام بدن پر کہ ہاتھ بھی اندر لپٹ جاویں اور ہاتھ کے نکالنے سے نظر آئے نقل کی یہ مسلم نے

الفصل الثانی

فصل دوسری ﴿عن﴾ ابن عباسؓ قال کان ینعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل ان یتخذ ثم نعلان رواہ الترمذی روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا تھے واسطے پاپوش حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو قبال یعنی تسمے کہ انگلیوں میں پہنے جاتے ہیں وہ پیر تھے تسمے انکے یعنی نہ تھیں اور استوار ہوں

نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** جابرؓ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ینتعل الرجل قائما رواہ ابوداود ورواہ الترمذی وابن ماجہ عن ابی ھریرۃؓ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ پاپوش پہنے آدمی کھڑے ہو کر نقل کی یہ ابوداؤد نے اور نقل کی یہ ترمذی نے اور ابن ماجہ نے ابی ہریرہؓ سے **ف** یہ اس صورت میں ہے کہ کھڑے ہو کر پہننے میں مشقت ہو یعنی ایسا جوتا ہو کہ بیچ پہننے اور باندھنے تسمے کے ہاتھ کا محتاج ہو یہ مطلق جوتا میں **ش** **وعن** القاسم بن محمد عن عائشۃ قال کنت امشی بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا فی نعلین فیھما قبالان فنظر الی وانا امشی فی نعلی فقال مالک یا ابن ام عبد فقلت ھذا احد ثوبی فقال ھذا اصح رواہ الدارمی وفی روایۃ انھما مشت بنعلی واحدۃ اور روایت ہے قاسم بن محمد سے اُسنے نقل کی حضرت عائشہؓ سے کہ کہا بعضے وقت چلتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک پاپوش میں اور ایک روایت میں یوں ہے کہ تحقیق حضرت عائشہؓ چلیں ایک پاپوش میں نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ صحیح تر ہے یعنی از راہ اسناد کے یا معنوں کے **ف** جن حدیثوں میں کہ نہی آئی ہے ایک پاؤں میں جوتا پہنکر چلنے سے یہ حدیث مخالف اُنکے ہے اِس حدیث کی صحت میں کلام کیا ہے علما نے اور لکھا ہے کہ بتقدیر صحت کے یہ حال نادر تھا اور صحن گھر میں تھا نہ باہر یا واسطے ضرورت کے یا واسطے بیان جواز کے تا نہ جانیں کہ حرام ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ جو چیز ہم مکروہ تنزیہی سے شارع سے کرنا اُسکا واسطے بیان اصل جواز کے آیا ہے اور وہ فعل بہ نسبت شارع کے مکروہ نہیں ہوتا اس لیے کہ بیان جواز واجب ہے اس واسطے پیچھا

بیچ مقدمہ کھڑے ہو کر پانی پینے آنحضرتؐ کے نکتہ لکھا ہے مواہب لدنیہ میں **ش** **وعن** ابن عباسؓ قال من السنۃ اذا جلس الرجل ان یخلع نعلیہ فیضعھما بجنبہ رواہ ابوداود اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا تحقیق سُنّت سے ہے جسوقت کہ بیٹھے آدمی یہ کہ اُتار ڈالے پاپوش اپنی اور رکھے اُنکو اپنے پہلو کی طرف نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** یعنی جوتے سمیت نہ بیٹھے بلکہ اُتار کر بیٹھے کہ ادب اسمیں ہے اور رکھے اُسکو بائیں پہلو کی طرف اسطے تعظیم دائیں طرف کے اور سامنے بھی نہ رکھے واسطے تعظیم قبلہ کے اور پیچھے رکھے واسطے خوف چوروں کے **وعن** ابن بریدۃ عن ابیہ انہ اھدی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم خفین اسودین ساذجین فلبسھما رواہ ابن ماجۃ وزاد الترمذی عن ابی بریدۃ عن ابیہ وتوضأ ومسح علیھما اور روایت ہے ابن بریدہؓ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ بھیجا نجاشی نے بطور تحفہ کے بھیجے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دو موزے سیاہ سادے یعنی غیر نقش پس پہنا حضرتؐ نے اُنکو یعنی طہارت سے نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور روایت کی ترمذی نے ابی بریدہؓ سے ساتھ اضافت باپ کے طرف بریدہؓ کے اور اُسنے اپنے باپ سے اور زیادہ کی یہ عبارت کہ پھر وضو کیا آنحضرتؐ نے اور مسح کیا اُنپر **ف** نجاشی لقب ہے بادشاہ حبشہ کا اور حضرتؐ نے موزے پہنے بدون پُوچھے اور تفتیش کرنے اس بات کے کہ چمڑا دباغت دیا ہوا ہے یا نہیں مردار کا ہے یا ماذبوح کا ان چیزوں کی کچھ تفتیش نہ کی اور عمل کیا ظاہر حال پر اور اس سے حکم معلوم ہوا کورے کپڑے کا اور پوریوں کا اور شطرنجی اور فرش فروش اور سولے انکے اور چیزوں کا بھی اگر ظاہر میں نجاست و حکم طہارت کا ہے ؛ مولانا من الشروح **باب الترجل** یہ باب ہے بیچ بیان کنگھی کرنے کے **ف** ترجل کہتے ہیں عربی میں کنگھی کرنے کو عام ہے کہ سر میں ہو یا داڑھی میں لیکن اکثر استعمال ترجل کا سر کی کنگھی کرنے میں ہوتا ہے اور تسریح کا داڑھی میں **ش** **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** عائشۃ قالت کنت ارجل راس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا حائض متفق علیہ روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھی میں کنگھی کرتی سر مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے میں اس حال میں کہ میں حائضہ ہوتی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ بدن حائضہ کا پاک ہے اور مخالطت ساتھ اسکے جائز ہے **ش** **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الفطرۃ خمس الختان والاستحداد وقص الشارب وتقلیم الاظفار ونتف الابط متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فطرۃ پانچ چیزیں ہیں ختنہ کرنا اور استعمال کرنا لوہے کا یعنی بال زیر ناف کے لینا اور بیس لینیں اور ترشوانا ناخونوں کا اور اُکھیڑنا بغلوں کے بالوں کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** فطرۃ الخ یعنی یہ پانچ چیزیں سب انبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہم کی شریعت میں سُنّت ہیں اور یہ حدیث فطرۃ کی بیچ ابتدائے کتاب کے

باب السواک مین گذر چکی ہے اور وہان دس چیزین فطرۃ سے کہی ہین اور یہان پانچ بیان کین اور دونون جگہ مقصود حصر نہین ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ دس چیزین جملہ فطرۃ سے ہین اور یہان پانچ سے بیان کین اور بیان مفصل انکا وہان ہو چکا ہے فانظر ثمہ ش **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خالفوا المشرکین احفوا الشوارب واوفروا اللحی واحلوا الشوارب وفی روایۃ انھکوا الشوارب واعفوا اللحی متفق علیہ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مخالفت کرو مشرکون کی یعنی وہ بڑھاتے ہین مونچھین اور پست کرتے ہین ڈاڑھیان تم مخالفت انکی کرو کہ بڑھاؤ ڈاڑھیان اور پست کرو لبین اور ایک روایت مین ہے خوب پست کرو لبین اور چھوڑو ڈاڑھیان نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** انس قال وقت لنا فی قص الشارب وتقلیم الاظفار ونتف الابط وحلق العانۃ ان لا نترک اکثر من اربعین لیلۃ رواہ مسلم اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا معین کیا گیا واسطے ہمارے پیچ کترواننے لبون کے اور ترشوانے ناخونون کے اور دور کرنے بال بغلون کے اور مونڈنے بال زیر ناف کے یہ کہ نہ چھوڑین ہم زیادہ چالیس دن سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** کہا ابن ملک نے کہ آیا ہے بعضی روایت مین ابی عمرؓ سے کہ حضرت ترشواتے تھے ناخون اور لبین اپنی ہر جمعہ مین اور مونڈتے بال زیر ناف کے بیس دن مین اور اکھیڑتے بال بغلون کے چالیس دن مین اور قلیہ مین لکھا ہے کہ افضل یہ ہے کہ ترشوانے ناخون اپنے اور کتروا دے لبین اور بال زیر ناف کے مونڈے اور ستھرا کرے اپنے بدن کو ساتھ نہانے کے ہر ہفتہ مین ایسا نہ ہو کہ گزرے یہ تو ہر پندرہ دن مین اور نہین ہے عذر بیچ ترک اُسکے کے زیادہ چالیس دن سے پس ہفتہ افضل ہے اور پندرہ روز اوسط ہین اور چالیس دن بعد اور نہین عذر چالیس دن سے زیادہ مین اور مستحق ہوتا ہے وعید کا ہمارے نزدیک انتہی کہا مظہر نے کہ ابی عمرؓ اور ابی عبد اللہ الاغر سے منقول ہے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے کترتے لبین اور ناخون اپنے ہر جمعہ مین پہلے اس سے کہ نکلین طرف نماز جمعہ کے اور کہا بعضون نے کہ مونڈتے تھے بال زیر ناف کے اور اکھیڑتے تھے بال بغلون کے چالیس دن مین اور بعضون نے کہا ہر چہینے مین انتہی اور یہ اعدل الاقوال ہے **بخ وعن** ابی ہریرۃؓ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الیہود والنصاری لا یصبغون فخالفوھم متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق یہود و نصاریٰ نہین خضاب کرتے ہین پس مخالفت کرو انکی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی تم خضاب کیا کرو اور مراد خضاب سے خضاب غیر سیاہ ہے اور خضاب سیاہ حرام ہے اور کلام اسمین آگے آویگا اور صحابہ وغیرہم خضاب سرخ مہندی کا کرتے تھے اور کبھی زرد بھی کرتے تھے اور بیچ خضاب مہندی کے حدیثین وارد ہوئی ہین اور لکھا ہے علمانے کہ خضاب مہندی کا مومنون کی علامتون سے ہے اور سب علما کے نزدیک جائز ہے اور بعضے فقہانے اس کو مستحب کہا ہے مردون کے لیے اور عورتون کے لیے اور اُسکی فضیلت مین حدیثین بھی لاتے ہین کہ نزدیک محدثین کے مطعون اور منسوب بضعف ہین اور مجمع البحار مین لکھا ہے کہ امر ساتھ خضاب کے اُسکے لیے ہے کہ بال اُسکے سفید محض ہون مانند بالون ابی قحافہ کے کہ حدیث آئندہ مین مذکور ہین نہ اُسکے لیے کہ کڑبرے ہون بال اُسکے اور یہ بھی لکھا ہے کہ سلف اختلاف رکھتے ہین بیچ کرنے خضاب کے بحسب اختلاف احوال کے اور بعضون نے کہا یہ موقوف ہے عادت شہرون پر اس لیے کہ نکلنا عادت شہر والون سے موجب شہرت کا ہے اور مکروہ ہے اور بعضون نے کہا کہ جسکا بڑھاپا پاکیزہ اور نورانی اور خوشنما ہو اور زیبا بہ نسبت خضاب کرنے کے تو اُسکو نکرنا خضاب کا اولیٰ اور احسن ہے اور جسکا بڑھاپا بدنما ہو اُسکو خضاب کرنا اور چھپانا عیب کا اولیٰ ہے **وعن** جابر قال اتی بابی قحافۃ یوم فتح مکۃ ورأسہ ولحیتہ کالثغامۃ بیاضا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم غیروا ھذا بشیء واجتنبوا السواد رواہ مسلم اور روایت ہے جابرؓ سے کہ کہا لائے گئے ابو قحافہ یعنی باپ ابو بکر صدیقؓ کے دن فتح مکہ کے اور اُسی روز مسلمان ہوئے اور سر اُنکا اور ڈاڑھی اُنکی مانند ثغامہ کے تھی سفیدی مین پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تغیر کرو انکی سفیدی کو ساتھ کسی چیز کے اور بچو رنگ سیاہ سے یعنی خضاب سیاہ نہ کرو نقل کی یہ مسلم نے **ف** ثغامہ نام ایک گھاس کا ہے کہ سفید ہوتے ہین شگوفے اور پھل اُس کے

لہ مجمع البحار مین زیادہ ہے اور بال اس سے کہ کوئی کہے فضل بطول زیادہ ہے چالیس دن سے پچھتر دن ہوئے اور بعضون نے کہا ہر چہینہ مین ہے اور اصح و اولیٰ یہی ہے ۱۲ منہ عفی عنہ

اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ خضاب سیاہ مکروہ و حرام ہے اور مطالب المؤمنین مین لکھا ہے کہ بعضے علمانے کہا ہے کہ خضاب سیاہ اگر غازی واسطے ہیبت کے پیش نظر دشمنون دین کے کرے تو درست ہے اور جو کہ واسطے زینت نفس کے اور وہ ستداری عورتون کے کرے مکروہ ہے نزدیک اکثر مشائخ کے اور صحت کو پہنچا ہے کہ امیر المؤمنین ابو بکر خضاب کرتے تھے ساتھ مہندی اور وسمہ کے ولیکن رنگ اُسکا سیاہ نہین ہوتا بلکہ سُرخ مائل بسیاہی اور اور بعضے صحابہؓ سے جو اُسمین نقل کیا گیا ہے اسی پر محمول ہے اور پیچ باب خضاب سیاہ کے وعید شدید آئی ہے چنانچہ دوسری فصل مین آتا ہے حاصل یہ کہ خضاب مہندی کا بالاتفاق جائز ہے اور سیاہ مین مختار حرمت و کراہت ہے ۱۲ ح **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُونَ أَشْعَارَهُمْ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُءُوسَهُمْ فَسَدَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاصِيَتَهُ ثُمَّ فَرَقَ بَعْدُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے موافقت اہل کتاب کی بیچ اُس چیز کے کہ نہین حکم کیے گئے اُسمین اور تھے اہل کتاب چھوڑتے اپنے بالون کو یعنی بیرون مانگ نکالنے کے پون ہی پڑے رہتے تھے بال اور تھے مشرک مانگ نکالتے اپنے سر مین پس چھوڑتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بال بنی پیشانی کے بطور اہل کتاب کے پھر مانگ نکالنے لگے پیچھے اُسکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف سدل چھوڑنا سر کے بالون کا گردسر کے اور جمع نہ کرنا جوانب اُنکے کو اور فرق یہ کہ آدھے بال یک طرف جمع کرے آدھے ایک طرف اور قاموس مین کہا کہ فرق راہ درمیان بالون سر کے یعنی مانگ اور حضرتؐ جب اوّل مدینہ مین تشریف لائے تو سدل کرتے تھے بال پیشانی کو بسبب موافقت اہل کتاب کے کہ عادت اُنکی سدل کی تھی اور سدل اگرچہ چھوڑنا بالون کا ہے گردسر کے اور تخصیص ساتھ پیشانی کے نہین ولیکن امتیاز سدل کا فرق سے پیشانی مین ظاہر ہوتا ہے اس سبب سے تخصیص کیا اُو طیبی نے کہا کہ مراد سدل سے یہان چھوڑنا بالون کا ہے پیشانی پر اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عادت شریف اول مین سدل کی تھی بعد ازان فرق قرار پایا پس بعضے کہتے ہین کہ سدل منسوخ ہے اس لیے کہ رجوع طرف فرق کے وحی سے تھی اسلیے کہ آنحضرتؐ مامور تھے ساتھ موافقت اہل کتاب کے اُس چیز مین کہ مامور نہ تھے اُنمین پس مخالفت اُنکی بھی بسبب وامر کے ہوا اور اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے بعضے اصولیین نے یہ کہ شرع ابتیاے سابق کی شرع ہمارے ہے جبتک کہ مامور نہو وین ہم ساتھ خلاف اُسکے کے لیکن اُس چیز مین کہ تبدیل و تغیر اُنکی معلوم نہو اور ظاہر عبارت یجب موافقتھم اسپر دلالت کرتی ہے کہ آنحضرتؐ مخیر تھے اُسمین اور اگر شریعت ہوتا تو واجب و لازم ہوتا اور بعضی حدیثون مین آیا ہے کہ اگر متفرق ہوتے بال حضرتؐ کے تو مانگ نکالتے والا چھوڑ دیتے اُن کو بحال خود یعنی تکلف نہ کرتے سدل و فرق مین اور بحال خود رکھتے تھے نکو پس سدل و فرق دونون جائز ہین لیکن فرق افضل ہے واللہ اعلم ۱۲ ح ح **وَعَنْ** نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعْضُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ نِسَائِهِ عَنِ الْفَرَعِ قِيلَ لِنَافِعٍ مَا الْفَرَعُ قَالَ يُمْشِطُ بَعْضَ رَأْسِهِ الشَّعْرِ وَيَدَعُ بَعْضَهُ الْبَعْضُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ الْحَلْقُ لِلنِّسَاءِ مُثْلَةٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے نافع سے اُسنے نقل کی ابن عمرؓ سے کہا ابن عمرؓ نے سُنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو منع فرماتے تھے قزع سے کہا گیا واسطے نافع کے کہ کیا ہے قزع کہا مونڈا جاوے کچھ سر لڑکے کا اور چھوڑا جاوے کچھ نقل کی یہ بخاری و مسلم نے اور ظاہر بعضے راوی ہوا تفسیر کو ساتھ حدیث کے یعنی معنی قزع کے حضرتؐ ہی نے بیان فرمائے ف مونڈا جاوے کچھ سر آخر کما نووی نے کہ قزع کہتے ہین مونڈنے بعض سر کو مطلق اور یہی صحیح تر ہے اسلیے کہ یہ معنی راوی نے بیان کیے ہین اور ظاہر کے مخالف نہین پس واجب ہوا عمل پسند اور تخصیص لڑکے کی بسبب جاری ہونے عادت کے ہے والا کراہت ہے لڑکے کو بھی اور بڑے کو بھی چنانچہ اس لیے روایات فقہیہ مین مطلق الفاظ ہین اور کراہت بسبب مشابہت کفار کے اور بدہیئتی کے ہے ۱۲ ح ح قزع کے معنی جو راوی نے بیان کیے اور نووی نے اسکو صحیح تر کہا داخل ہین اُسمین پٹے اور سربران و زلفین اور چوٹیان کما لایخفی ۱۲ مولف **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى صَبِيًّا قَدْ حُلِقَ بَعْضُ رَأْسِهِ وَتُرِكَ بَعْضُهُ فَنَهَاهُمْ عَنْ ذٰلِكَ وَقَالَ احْلِقُوهُ كُلَّهُ أَوْ اتْرُكُوهُ كُلَّهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک لڑکے کو کہ تحقیق مونڈا گیا تھا بعض سر اُسکا اور چھوڑا گیا تھا بعض سر اُسکا پس منع فرمایا لڑکے کی پرورش کرنیوالون کو

اس سے اور فرمایا کہ موئد و تمام سر اچھوڑو تمام سر نقل کی یہ مسلم نے ف اسمین اشارہ ہے طرف اسکے کہ سر منڈانا سوائے حج و عمرے کے جائز ہے اور مرد اختیار رکھتا ہے سر منڈانے کا اور سر بال رکھنے کا لیکن افضل یہ ہے کہ منڈواوے سر سوائے حج و عمرے کے جیسے کہ معمول تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا سوائے حضرت علیؓ کے جیسے کہ ایتدا لے کتاب مین بیچ باب الجنایت کے بیان اسکا گذرا ع **وعن** ابن عباس قال لعن النبی صلی اللہ علیہ وسلم المخنثین من الرجال والمترجلات من النساء وقال اخرجوھم من بیوتکم رواہ البخاری اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا لعنت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مخنثون کو مردونمین سے اور لعنت کی اُن عورتون کو کہ مشابہ ہوتی ہین ساتھ مردون کے اور فرمایا کہ نکالدو مخنثون کو اپنے گھرون سے نقل کی یہ بخاری نے ف مخنث اُس مرد کو کہتے ہین کہ تشبیہ کرے ساتھ عورتون کے لباس مین اور باتھ باتون رفتار مین ساتھ مہندی کے اور آواز مین اور کلام کرنے مین اور حرکات و سکنات مین اور خنث کے معنی لغت مین نرمی اور سستی کے ہین اور مخنث ساتھ زبر نون مشددہ اور زیر اُسکے کے ہے اور اول مشہور تر ہے اور مخنث دو طرح کے ہوتے ہین ایک تو خلقی کہ اصل خلقت اور جبلت مین اور پیدا وضاع و اخلاق عورتون کے واقع ہوا اور دوسرا یہ کہ بتکلف اپنے تئین مشابہ عورتون کے کرتا ہے اور لعنت اور مذمت خاص اُسکے حق مین ہے نہ اول کے کہ وہ معذور ہے اور لعنت کی اُن عورتون کو کہ مشابہ کرتی ہین اپنے کو ساتھ مردون کے وضع مین اور لباس مین اور اور امور مین اور بیچ شرح شرعۃ الاسلام کے لکھا ہے کہ مہندی لگانی سنت ہے عورتون کو اور مکروہ ہے مردون کو بغیر عذر کے بسبب مشابہت کے ساتھ عورتون کے انتہی اور اس سے یہ بھی سمجھا گیا کہ عورت کو بھی بالکل خالی رہنا مہندی سے مکروہ ہے بسبب مشابہت کے ساتھ مردون کے بڑع **وعنہ** قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعن اللہ المتشبھین من الرجال بالنساء والمتشبھات من النساء بالرجال رواہ البخاری اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی اللہ نے یا لعنت کرے مردون مشابہت کرنیوالونکو ساتھ عورتون کے اور عورتون مشابہت کرنیوالیون کو ساتھ مردون کے نقل کی یہ بخاری نے **وعن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعن اللہ الواصلۃ والمستوصلۃ والواشمۃ والمستوشمۃ متفق علیہ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لعنت کی اللہ تعالیٰ نے اُس عورت کو کہ ملاوے[۱] بال اپنے ساتھ بالون اور عورت کے یعنی درازی کے لیے اور لعنت کی اُس عورت کو کہ ملاوے اپنے بالون کے ساتھ اور کے بال اور لعنت کی گودنیوالی کو اور گدوانیوالی کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا نووی نے کہ حدیثون سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ حرام ہے ملانا بالو نکا مطلق اور یہی ظاہر و مختار ہے اور رہا[۲] علمانے یہ تفصیل بیان کی ہے کہ اگر ملاوے بال آدمی کے تو حرام ہے بلا خلاف اسلیے کہ حرام ہے نفع اُٹھانا آدمی کے بالون سے اور تمام اجزا اُسکے سے بسبب بزرگی اسکی کے اور سوائے آدمی کے جانور کے پاک بال ہون تو اسکا یہ حکم ہے کہ اگر نہو عورت کا خاوند یا سید یعنی مالک تو اُسکو ملانا اُنکا بھی حرام ہے اور اگر ہو خاوند یا سید تو اُسکی تین صورتین ہین اور صحیح تر اُنمین سے یہ ہے کہ اگر ملاوے ساتھ اذن خاوند کے یا سید کے تو جائز ہے اور کہا مالک و طبری اور اور اکثر علمانے کہ ملانا ہر چیز کا بالونمین ممنوع ہے خواہ بال ہون یا صوف یا چیتھڑے یا سوائے انکے اور دلیل پکڑی ہے انھون نے ساتھ حدیثون کے اور کہا لیث نے کہ نہی مختص ہے ساتھ بالون کے پس نہین مضائقہ ہے ساتھ ملانے صوف وغیرہ کے اور یا بڑھانا بالون کا ساتھ ڈورون سرخ کے کہ مشابہت ساتھ بالون کے نرکھین جائز ہے بلا کراہت کذا فی مجمع البحار اور گودنا یہ کہ سوئیان یا مانند اُنکے کے جلد مین چبھوئی جاتی ہین پھر بھرا جاتا ہے سنے لگتا ہے پھر سوئین سرمہ یا نیل بھر دیتے ہین اور کہا نووی نے کہ گودنا اور گدوانا حرام ہے فاعل و مفعول پر اگر دونو جگہ کہ گودی جاتی ہے بخش ہو جاتی ہے پس اگر ممکن ہو ازالہ اُسکا ساتھ علاج کے تو واجب ہے ازالہ اُسکا اور اگر نہ ممکن ہو بغیر حرج کے تو پس اگر خوف ہو اُسے تلف کا یا فوت ہونے عضو کا یا منفعت سکے یا خوف ہو عیب فاحش کا عضو ظاہر مین تو نہین واجب ازالہ اُسکا جبکہ توبہ کی نہین باقی رہیگا اُسپر گناہ اور اگر نہ خوف ہو کسی چیز کا نہین سے تو لازم ہے ازالہ اُسکا اور گنہگار ہوتا ہے بسبب تاخیر اسکے کذا فی شرح ع **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال لعن اللہ الواشمات والمستوشمات

---

[۱] اگر اون کے بیچ میں کچھ ریشم یا ابریشم کا ہو تو کیا حکم ہے۔ منہ
[۲] یہ بھی ہے کہ اگر ملاوے بال کسی کا بھی حرام ہے۔ منہ

والمتنمصات للحسن المغيرات خلق الله فجاءته امرأة فقالت إنه بلغني أنك لعنت كيت وكيت فقال مالي لا ألعن من لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو في كتاب الله فقالت لقد قرأت ما بين اللوحين فما وجدت فيه ما تقول قال لئن كنت قرأتيه لقد وجدتيه أما قرأت ما آتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا قالت بلى قال فإنه قد نهى عنه متفق عليه اور روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ کہا لعنت کی اللہ تعالیٰ نے گودنیوالیوں کو اور گودوانیوالیوں کو اور اُن عورتوں کو کہ چنواوین بال مُنہ پر سے اور لعنت کی سوئن کرنیوالیوں کو واتوپیرواسطے حُسن کے کہ تغیر کرنیوالی ہیں خلقت اللہ کی پس آئی اُن مسعودؓ پاس ایک عورت اور کہا کہ تحقیق شان یہ ہے کہ پہنچی مجکو یہ بات کہ تم لعنت کرتے ہو بعضی عورتوں کو ایسی اور ایسی پس کہا ابن مسعودؓ نے کہ کیا ہے مجکو یہ لعنت نکروں اُسکو کہ لعنت کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اُسکو کہ وہ ملعون ہو چیز کتاب اللہ کے پس کہا اُس عورت نے کہ تحقیق پڑھا میں نے اُس چیز کو کہ درمیان دو دفتیوں کے ہے یعنی پڑھا میں نے سارا قرآن پس نہ پایا میں نے اُسمیں جو کہتے ہو یعنی صریحاً کہا ابن مسعودؓ نے اگر پڑھتی تو اُسکو یعنی تامل سے اور سمجھ کر تو البتہ پاتی تو اس حکم کو کیا نہیں پڑھی تو نے یہ آیت کہ جو دین تمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس لو اُسکو اور عمل کرو اُسپر اور جس چیز سے کہ منع کریں تمکو پس باز رہو یعنی اُس سے کہا اُس عورت نے کہ ہاں یہ آیت تو پڑھی ہے یعنی کہا ابن مسعودؓ نے پس تحقیق یہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے اس سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف چنواوین بال آخر یہ کروہ ہے مگر ڈاڑھی یا مونچھین نکلیں عورت کی تو اُنکا مُنڈوانا مکروہ نہیں بلکہ مستحب ہے اور چننے والی کو ناصہ کہتے ہیں اس روایت میں ذکر اُسکا نہیں فصل ثالثی میں ہے اور سوئن کرنیوالیوں کو لانا یعنی بتکلف فرجہ اور فرق کروانی ہیں دانتوں کہ عرب کے نزدیک فرق ہونا دانتوں میں پسندیدہ ہے اور اکثر چھوٹی عمر کی عورتوں کے دانت ایسے ہوتے ہیں اور جب بڑھاپا ہوتی ہیں اور دانت بڑے ہوتے ہیں اور یہ فرق نہیں ہوتا تو بتکلف بنواتی ہیں واسطے ظہار حُسن و جوانی کے اور مشابہت کے ساتھ جوانوں کے اور لفظ المغیرات صفت ہے عورتوں ذکر کی گئیں کی یعنی یہ عورتیں مذکورہ ایسی ہیں کہ تغیر کرتی ہیں پیدائش اللہ تعالیٰ کی کو اور لفظ خلق اللہ مفعول ہے مغیرات کا اور جملہ مانند تعلیل کے ہے واسطے وجوب لعنت کے اور علت بیچ حرمت مشابہ اور منڈوانے ڈاڑھی وغیرہ کے بھی یہی ہے اور اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ ہر تغیر حرام ہو اس لیے کہ علت مستقل نہیں ہے علت حرمت کی نہی شارع کی ہے اور حکمت نہی میں یہ ہے پس حاصل یہ ہوا کہ شارع نے بعض تغیرات کو مباح کیا ہے اور بعضے کو حرام اور عورت مذکورہ کے کلام کے یہ معنی ہیں کہ خبر ہی گئی ہو نہیں یہ کہ تم خبر دیتے ہو لعنت خدا سے یا لعنت کرتے ہو اپنی طرف سے عورتوں مذکورہ پر حال آنکہ نہیں ہے لعنت انکی مذکور کتاب اللہ میں و نہیں جائز ہے لعنت کرنی اُسکو کہ نہ لعنت کرے اُسپر اللہ پس جب ابن مسعودؓ دلیل لائے حدیث و قرآن سے اور بیچ وجود حدیث کے شبہ نہ تھا اور وجود اُسکا قرآن میں بظاہر مستبعد معلوم ہوا اسکو اور اخیر جملہ حدیث کے یہ معنی ہیں کہ جب بندے مامور ہوئے ساتھ باز رہنے اُس چیز کے کہ منع کیا اُنکو رسول نے اور منع کیا رسول نے انکو مشابہ سے مذکورہ سے پس حدیث وغیرہ میں تم ہوئی تمام منہیات اُنکی ذکر کی گئی قرآن میں اور کہا طیبی نے کہ اسمیں اشارہ ہے طرف اسکے کہ لعنت کرنی آنحضرتؐ کی واشماتہ وغیرہا کو مانند لعنت کرنے اللہ تعالیٰ کے ہے پس واجب ہے یہ کہ عمل کیا جاوے اُسپر۔ ف وعن ابی جحیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لا اکل متکئا رواہ البخاری اور روایت ہے ابی جحیفہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تاثیر نظر یعنی لوگ کی حق ہے منع کیا گودنے سے نقل کی یہ بخاری نے ف حق ہے یعنی ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خاصیت رکھی ہے اسمیں کہ تاثیر کرتی ہے آدمی وغیرہ میں مانند حمرہ کے۔ وعن ابن عمر قال لعن رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملبدا رواہ البخاری اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا تحقیق دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ملبد نقل کی یہ بخاری نے ف یعنی اپنے سر کے بالوں کو گوند سے جما دیا تھا تا جوئیں پڑیں اور غبار سے محفوظ رہیں اور اسطرح حالت احرام میں اکثر کرتے ہیں غرض مذکور کے لیے پس یہ بیان حالت احرام کا ہے یا کسی اور عذر کا ہے۔ وعن ابن عمر قال نهى النبي صلى الله عليه وسلم أن يبيت عشر الرجل متفق عليه اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا منع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

اس سے کہ عنفران ملے مردہ نکو یا کپڑے کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اسلیے کہ یہ عادت عورتوں کی ہے اور بعض صحابہؓ سے جو منقول ہے استعمال خلوق کا کہ نام خوشبو کے مرکب کا ہے زعفران وغیرہ سے وہ محمول ہے نہی سے پہلے یرفع ح وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَطْيَبِ مَا أَجِدُ حَتّٰى أَجِدَ الطِّيبَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھی میں خوشبو لگاتی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ بہترین خوشبو کے کہ پاتی میں یہانتک کہ پاتی میں چمک خوشبو کی حضرتؐ کے سر میں اور ڈاڑھی میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس حدیث پر اشکال وارد کرتے ہیں ساتھ اس حدیث کے کہ خوشبوئی مردوں کی وہ چیز ہے کہ پوشیدہ ہو رنگ نہ سکا اور اس سے معلوم ہوا کہ رنگ ہوتا تھا حضرتؐ کی خوشبوئی میں جب تو چمک ہوتی تھی اسکا جواب یہ کہ مراد رنگ سے اس حدیث میں وہ رنگ ہے کہ اسکے ظہور میں رنگت و جمال ہو مانند سرخ و زرد رنگ کے اور جو رنگ ایسا نہو جیسے رنگ مشک و عنبر کا جانے ہے قال الطیبی اور اس سے معلوم ہوا کہ مثل صندل کے بھی جائز ہے ح وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا اسْتَجْمَرَ اسْتَجْمَرَ بِالْأُلُوَّةِ غَيْرَ مُطَرَّاةٍ وَبِكَافُورٍ يَطْرَحُهُ مَعَ الْأُلُوَّةِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا كَانَ يَسْتَجْمِرُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے نافع سے کہ تھا عبداللہ عنہ جب خوشبو لگاتا عود سے تو خوشبو لگاتا عود سے بغیر ملونے مشک و غیرہ کی یعنی بھی نری اگر کی دھونی لیتے اور کبھی دھونی لیتے کافور کی ڈالتے اسکو ساتھ اگر کے پھر کہا ابن عمرؓ نے کہ اسیطرح سے دھونی لیتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یعنی بھی نری اگر کی اور کبھی کافور اسکے ساتھ ملا کر نقل کی یہ مسلم نے

الفصل الثانی

فصل دوسری وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُمُّ أَوْ يَأْخُذُ مِنْ شَارِبِهِ وَكَانَ إِبْرَاهِيمُ خَلِيلُ الرَّحْمٰنِ يَفْعَلُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کترتے یا لیتے لیں اپنی اور تھے حضرت ابراہیم دوست خدا کے کرتے یعنی وہ بھی لیں کترتے تھے نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی کترانا لبوں کا سنت قدیم ہے کہ حضرت ابراہیم کرتے تھے اور اور انبیا علیہم السلام بھی کرتے تھے چنانچہ شرح لفظ افطرہ کے بیان اسکا اوپر ہو چکا ہے پس تخصیص حضرت ابراہیم کی بسبب تعظیم انکے ہو یا بتبدل اس شریعت کی حضرت ابراہیم سے ہے جیسے کہ فصل تیسری میں ایک حدیث آتی ہے کہ وہ دلالت کرتی ہے اسپر ع وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَأْخُذْ مِنْ شَارِبِهِ فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے زید بن ارقمؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ نہ لیوے لبوں اپنی پس نہیں ہم میں سے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور نسائی نے ف یعنی ہماری سنت و طریقہ پر نہیں ہے اور ظاہر یہ ہے کہ معنی یہ ہیں سکے کہ نہیں کامل ترین اہل طریقہ ہمارے سے یا یہ تہدید ہے واسطے تارک اس سنت کے اور دلالت کرتا ہے اسکو مرنے پر بغیر اس ملت کے ح ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهِ مِنْ عَرْضِهَا وَطُولِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے اسنے نقل کی اپنے باپ سے اسنے اپنے دادا سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے لیتے ڈاڑھی اپنی سے عرض میں سے اور طول میں سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ف یعنی ڈاڑھی کو ہر طرف سے درست و برابر کرتے تھے بال بڑھے ہوئے کترکر اور یہ منافی نہیں ہے ساتھ عفا اور توفیر ڈاڑھی کے کہ حدیثوں میں مراد اسکے واقع ہوا ہے اسلیے کہ نہی کوتاہ کرنی ڈاڑھی سے ہے مانند عجمیوں کے اور لینا بالوں کا طول میں سے اسطے برابر کرنے اور اصلاح کے منافی اسکی نہیں اسلیے کہ منقول ہے آنحضرتؐ سے کہ وہ لیتے تھے ڈاڑھی کے طول و عرض میں سے اور کہا ابن ملک نے کہ برابر کرنا ڈاڑھی کے بالوں کا سنت ہے اور احیا میں لکھا ہے کہ خلاف کیا ہے علما نے ڈاڑھی کے دراز کرنے میں پس بعضوں نے تو کہا کہ اگر گھٹی ہوں نہ پکڑے مرد ڈاڑھی کو اور مٹھی کے نیچے سے کترواڈالے تو نہیں مضائقہ اسکا چنانچہ کہا ہے یہ ابن عمرؓ نے اور ایک جماعت نے تابعین میں سے اور اچھا جانا اسکو شعبی اور ابن سیرین نے اور مکروہ جانا اسکو حسن اور قتادہ نے اور توابع انکے نے اور کہا چھوڑنا اسکا اچھا ہے بموجب قول آنحضرتؐ کے عفوا اللحی انتہی ع وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَيْهِ خُلُوقًا فَقَالَ لَهُ مَا أَمَرَكَ قَالَ كَذَا قَالَ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے یعلی بن مرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھی یعلیؓ پر خلوق کہ نام ایک خوشبو مرلب کا ہے زعفران وغیرہ سے پس فرمایا کیا تیرے لیے بیوی ہے کہا نہیں فرمایا پس دھو ڈال اسکو پھر دھو اسکو پھر دھو اسکو پھر نہ استعمال کر اسکو نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے ف کیا تیرے لیے بیوی ہے

لہ بن تک
راوی کا سر کھولنا
تین بار دھونا حضرت
شافعی کا مذہب ہے
رنگنا جائز حضرت
رافعی کے تجویز ہے
اور بعضی علما کی
رائے ہے
اظفار اور مونچھوں
اور بغل کا بال کاٹنا

بیوی کے ہونے سے سوال اس لیے کیا کہ اگر بیوی ہو اور اُسنے خلوق ملی ہو اور اُسکے بدن یا کپڑے سے مرد کے بدن یا کپڑے کو پونچھے تو معذور ہے اگر قصداً آپ استعمال کرے معذور نہوگا اور روا نہیں اور دھونا چاہیے اُسکو جیسے کہ اُسکو فرمایا وجہ سوال کی بھی بیان کی ہے شارحین نے نہ یہ کہ اگر واسطے خاطر عورت کے ملے معذور ہے جیسے کہ ظاہر حدیث سے وہم جاتا ہے اور دھوڈالے یعنی تین بار دھونے کا واسطے مبالغہ کے اور ظاہر یہ ہے کہ اس لیے تین بار دھونیکو فرمایا کہ رنگ اُسکا نہیں چھوٹتا بغیر دھونے تین بار کے ۱۲ ح ع **وَعَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ صَلٰوۃَ رَجُلٍ فِیْ جَسَدِہٖ شَیْءٌ مِّنْ خَلُوْقٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی موسیٰؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں قبول کرتا اللہ تعالیٰ نماز اُس شخص کی کہ ہو اُسکے بدن مین کچھ خلوق سے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** کہا سید نے کہ مراد نفی ثواب نماز کا ملہ کی ہے واسطے مشابہت کے ساتھ عورتون کے اور کہا ابن ملک نے کہ اسمین تہدید و زجر ہے استعمال خلوق سے ۱۲ ع **وَعَنْ** عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰی اَھْلِیْ مُسَفِّرًا وَقَدْ تَشَقَّقَتْ یَدَایَ فَخَلَّقُوْنِیْ بِزَعْفَرَانٍ فَغَدَوْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَیْہِ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیَّ وَقَالَ اذْھَبْ فَاغْسِلْ ھٰذَا عَنْکَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ ۲ ق د اور روایت ہے عمار بن یاسرؓ سے کہ کہا آیا مین اپنے گھر کے لوگون کے پاس سفر سے اس حال مین کہ پھٹ گئے تھے دونون ہاتھ میرے پس لیپ کیا گھر والون نے میرے ہاتھون پر خوشبوئی زعفران ملی ہوئی کا پس آیا مین صبح کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس سلام کیا مین نے حضرتؐ کو پس نہ جواب دیا مجھکو اور فرمایا جا اور دھوڈال اسکو اپنے بدن سے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** ظاہر یہ خفگی بسبب معلوم ہونے عذر اُنکے تھی یا نہ پسند آیا حضرتؐ کو نکلنا اُنکا ساتھ اس خوشبو کے ۱۲ ع **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طِیْبُ الرِّجَالِ مَا ظَھَرَ رِیْحُہٗ وَخَفِیَ لَوْنُہٗ وَطِیْبُ النِّسَاءِ مَا ظَھَرَ لَوْنُہٗ وَخَفِیَ رِیْحُہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اَلنَّسَائِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشبوئی مرد کی وہ ہے کہ ظاہر ہو بو اُسکی اور پوشیدہ ہو رنگ اُسکا یعنی مانند مشک و عنبر اور عطر وغیرہ کے اور خوشبوئی عورت کی وہ ہے کہ ظاہر ہو رنگ اُسکا اور پوشیدہ ہو بو اُسکی یعنی مانند مہندی اور زعفران وغیرہ کے نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے **ف** اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ مراد وہ رنگ ہے کہ اسمین زینت و جمال ہو مانند سُرخ و زرد کے اور لکھا ہے علما نے کہ یہ اُس عورت کے حق مین ہے کہ گھر سے باہر نکلے اور اگر اپنے خاوند کے پاس استعمال کرے خوشبو تو جس طرح کی ہو روا ہے ۱۲ ح ع **وَعَنْ** اُبَیٍّ قَالَ کَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُکَّۃٌ یَتَطَیَّبُ مِنْھَا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے اُبی سے کہ کہا واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سکہ کہ نام ایک خوشبوئی مرکب کا ہے خوشبوئی لگاتے تھے اُسمین سے نقل کی یہ ابوداؤد نے **وَعَنْہُ** قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُکْثِرُ دُھْنَ رَاْسِہٖ وَتَسْرِیْحَ لِحْیَتِہٖ وَیُکْثِرُ الْقِنَاعَ کَاَنَّ ثَوْبَہٗ ثَوْبُ زَیَّاتٍ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہے اُسی اُبی سے کہ کہا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت استعمال کرتے تیل اپنے سر مبارک پر اور بہت کرتے کنگھی اپنی ڈاڑھی کو اور بہت رکھتے تھے کپڑا سر پر گویا وہ کپڑا حضرتؐ کا کپڑا اتھا تیلی کا نقل کی یہ شرح السنہ مین **ف** بہت کرتے تھے کنگھی آخر اور روایت مین آیا ہے کہ حضرتؐ نے ہر روز کی کنگھی کرنے سے منع فرمایا وہ نہی تنزیہی ہے نہ تحریمی اور کثرت کنگھی سے یہ نہین لازم آتا کہ ہر روز کرتے تھے بلکہ کثرت کبھی صادق آتی ہے اُس چیز پر بھی کہ جسے حاجت کے کرے اور کرنا کنگھی کا سُنت ہے لیکن یہ جو بعد ہر وضو کے کیا کرتے ہین اسکی کچھ اصل صحیح سُنت مین نہین اور مراد قناع سے وہ کپڑا ہے کہ ڈالتے تھے سر مبارک پر بعد لگانے تیل کے تا عمامہ میلا نہ ہو پس وہ کپڑا تیل سے مانند کپڑے تیلی کے ہو جاتا تھا نہ یہ کہ اور کپڑے حضرتؐ کے تیلی کے سے ہوتے تھے اس لیے یہ معنی نظافت سے کہ حضرتؐ کے مزہ مبارک مین تھی بعید ہین اور آنحضرتؐ دوست رکھتے تھے کپڑے سفید کو ۱۲ ح ع **وَعَنْ** اُمِّ ھَانِیٍٔ قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْنَا بِمَکَّۃَ فَقَمْنَا وَلَہٗ اَرْبَعُ غَدَائِرَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ام ہانیؓ سے کہ کہا ام ہانیؓ نے آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوپر ہمارے مکہ مین ایک دفعہ یعنی بروز فتح مکہ کے اور آنحضرتؐ کے چار گیسو تھے گندھے ہوئے کہ دو دائین طرف تھے اور دو

لہ یعنی بسبب کے بالون کو بکھیرنا حضرت کے یا بسبب کے نہ بیان کرنے کے حکم کے

یا مین طرف نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے **وعن** عائشۃ قالت اذا فرقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راسہ صدعت فرقہ عن یافوخہ وارسلت ناصیتہ بین عینیہ رواہ ابو داؤد اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا جسوقت کہ مانگ نکالتی مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کے بالو مین چیرتی مین مانگ اُنکے تالو پر سے اور چھوڑتی مین بال حضرت کی پیشانی کے درمیان دونون آنکھون اُنکی کے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** چیرتی مین مانگ یا فوخ کہتے ہین سر کے بیچ کو یعنی اُس جگہ کو کہ لڑکے کے سر پر سکپتی رہتی ہے یعنی تالو اور معنی اِس جملہ کے یہ ہین کہ ایک طرف مانگ کی ہوتی تھی نزدیک تالو کے اور طرف دوسری نزدیک پیشانی کے محاذی مابین دونون آنکھون کے جیسے کہ کہا اور چھوڑتی ہین الخ یعنی کرتی مین مانگ کو اُس طرف کو کہ جانب پیشانی کے ہے محاذی مابین دونون آنکھون کے اسطرح کہ ہوتے تھے آدھے بال ناصیہ کے دائین طرف مانگ کے اور آدھے بائین طرف اُسکے اسیطرح بیان کیے ہین معنی اِس حدیث کے طیبی نے بحث **وعن** عبد اللہ بن مغفل قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الترجل الا غبا رواہ الترمذی وابو داؤد والنسائی **ف** اور روایت ہے عبد اللہ بن مغفل سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کنگھی کرنے سے مگر ایک روز درمیان دیگر نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی **ف** کہا قاضی نے کہ غب یہ کہ کرے ایکدن اور ترک کرے ایکدن اور مراد نہی سے مواظبت و اہتمام کرنیسے اُسپر اِس لیے کہ آیمین مبالغہ اور تکلف ہے زینت کرنے مین اور لفظ غب ملاقات مین جیسے کہ وارد ہوا ہے طرق کثیرہ سے زر غبا تزد دحبا یعنی آنیکے ہر چند تین اور لفظ غب تپ لانیمین ایک روز درمیان اور اسیطرح عیادت مریض مین اور گوشت کے کھانے نیمین اور نہی ہر روز کے کنگھی کرنیسے شامل ہے سر اور داڑھی کو پس بعضے لوگ جو ہر بعد ہر وضو کے کنگھی کرتے ہین موافق سنت کے نہین اور احیا مین جو نقل کیا ہے کہ آنحضرت ہر روز دو بار داڑھی مین کنگھی کرتے تھے اِس حدیث کی سند پائی نہین گئی اور سوائے امام غزالی کے احیا مین کسی اور نے نہین ذکر کی اور احیا مین بعضی حدیثین ایسی ذکر کی ہین کہ اُنکی کچھ اصل ثابت نہین کذا نقل عن الشیخ ولی الدین العراقی پھر ظاہر یہ ہے کہ نہی ہر روز کنگھی کرنے کی مخصوص ساتھ مومن کے ہونیکے عورتون کے اسلیے کہ اُنکو تجمل و تزین مکروہ نہین اور بعضون نے کہا کہ نہی شامل ہے سبکو غایت یہ کہ عورتون کو اخف ہوا سلیے کہ باب تزین اُنکے لیے بہت وسیع ہے اور بر تقدیر کراہت تنزیہی ہے نہ تحریمی ۱۲ منہ **وعن** عبد اللہ بن بریدۃ قال قال رجل یا نبی اللہ ما لی اراک شعثا قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان ینھانا عن الترجل فاوقال لا اراک علیک خفاء قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرنا ان نحتفی احیانا رواہ احمد اور روایت ہے عبد اللہ بن بریدہ سے کہ کہا ایک شخص نے واسطے فضالہ بن عبید کے کیا ہے واسطے میرے کہ دیکھتا ہون تیکو پراگندہ بال بغیر کنگھی کیے کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے منع کرتے ہمکو بہت چین و عیش کی باتون سے کہ کثرت کنگھی کی اور تیل کی بھی اُسی مین سے ہے کہا اُس شخص نے فضالہ کو کہ کیا ہے تجکو کہ نہین دیکھتا تیرے پاؤن مین بادپوش کہا فضالہ نے کہ تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے ہمکو یہ کہ ننگے پاؤن پھرا کرین کبھی کبھی نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** یعنی واسطے تواضع اور کسر نفس اور ریاضت اور قادر ہونیکے اُسپر وقت ضطرار کے اور اس سے معلوم ہوا کہ آنحضرت اگرچہ تیل لگاتے اور کنگھی کرتے اور اُسکو اچھا جانتے تھے اور ساتھ اُسکے حکم فرماتے اور رغبت دلاتے تھے ولیکن بعضے زاہدون و اہل ریاضت کو اوپر خلاف اُسکے کے بھی رکھتے تھے اور تقریر فرماتے بلکہ امر کرتے اور حاصل یہ کہ کراہت بیچ افراط کے اور مبالغہ کے تنعم اور ترفہ مین اور منہمک رہنے مین بیچ تیل لگانے اور کنگھی کرنے اور تزین کے ہے جیسے کہ عادت جمعیون اور اہل تنعم اور اتراف کی ہے اور ارم ہے ساتھ رعایت توسط اور میانہ روی کے اسمین نہ ترک طہارت اور نظافت اور خوش سیتی کے اسلیے کہ نظافت دین سے ہے جیسے کہ حدیث مین فرمایا مزح **وعن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان لہ شعر فلیکرم شعرہ رواہ ابو داؤد اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ہون اُسکے بال پس چاہیے کہ اچھی طرح رکھے اُنکو یعنی دھویا کرے اور تیل لگایا کرے اور کنگھی کیا کرے اور متفرق نرکھے اُنکو اسلیے کہ ستھرائی اور خوش سیتی محبوب ہے نقل کی یہ ابو داؤد نے **وعن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

إِنَّ أَحْسَنَ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ لَلْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہترین اُس چیز کی کہ تغیر کرے ساتھ اسکے بڑھاپا مہندی اور وسمہ ہے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے ف کتم ساتھ زیادت مخذفہ کے اور بعضوں نے ساتھ تشدیدت کے بھی کہا ہے کہ نام ایک گھانس مشہور کا ہے کہ ملائی جاتی ہے ساتھ وسمہ کے اور رنگے جاتے ہیں اُس سے بال اور بعضوں نے کہا کہ کتم بھی وسمہ ہے پھر اور حدیث سے کیا ہے خضاب ساتھ مجموع مہندی اور کتم کے مراد ہے یا ساتھ ہر ایک کے جدا جدا پس لکھا ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مراد استعمال کتم کا ہے تنہا بغیر مہندی کے اس لیے کہ مہندی جب ملائی جاتی ہے ساتھ کتم کے تو خضاب سیاہ ہوتا ہے اور نہی خضاب سیاہ سے صحت کو پہنچ چکی ہے اور کہا کہ شاید حدیث یا لحناء او الکتم سے ساتھ لفظ او کے واسطے تخییر کے لیکن روایتیں متعدد طرق سے ساتھ واؤ کے آئی ہیں نہ ساتھ او کے انتہی اور شاید کہ واو بمعنی او کے ہو واللہ اعلم اور بعضے حواشی میں لکھا ہے کہ خضاب نری مہندی کا سُرخ ہوتا ہے اور نری کتم کا سبز اور بعضوں کے کلام سے سمجھا جاتا ہے کہ خضاب نرے کتم کا سیاہ خالص ہوتا ہے اور کتم کو کہ مہندی میں ملا کر کرے تو سُرخ ہوتا ہے مائل بسیاہی کے نہ سیاہی خالص پس مراد خضاب ساتھ مجموع مہندی اور کتم کے ہو کذا قیل اور حدیث ابن عباسؓ کی کہ بعد حدیث ابن عمرؓ کے آتی ہے اُس سے ظاہر بلکہ صریح یہی بات معلوم ہوتی ہے واللہ اعلم کذا قال الشیخ اور ملا علی نے لکھا ہے کہ ظاہر یہ ہے کہ خلط مختلف ہوتا ہے اگر غالب ہو کتم یا برابر ہوں مہندی اور کتم تو خضاب سیاہ ہوتا ہے اور اگر مہندی غالب ہو سُرخ ہوتا ہے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُونُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ يَخْضِبُونَ هٰذَا السَّوَادِ كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ لَا يَجِدُونَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا ہوگی ایک قوم اخیر زمانہ میں کہ خضاب کریں گے ساتھ اس سیاہی کے مانند پوٹوں کبوتر کے کہ جیسے بعضے کبوتر کے پوٹا سیاہ خالص ہوتا ہے نہ پاویں گے بوجنت کی نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف ساتھ اس سیاہی کے یعنی سیاہی کہ تاکید کلجی دے سیاہ مائل بسبزی مانند کتم اور مہندی کے اور نہ پاویں گے بوجنت کی یہ مبالغہ ہے پیچ زجر و تہدید کے خضاب سیاہ پر یا محمول ہے حلال جاننے والے پر اور بعضے حواشی میں لکھا ہے کہ اگرچہ داخل ہوں گے بہشت میں ولیکن اُسکی بو سے محظوظ اور بہرہ مند نہیں ہونے کے اور بعضے کہتے ہیں کہ بوے خوش کی بہشت سے موقوف میں آوے گی اور مسلمان اُس سے محظوظ و مسرور ہوں گے یہ خضاب کرنے والے اس سے محروم ہونگے اور اس سے معلوم ہوا کہ خضاب سیاہ حرام ہے

ش ع پ ش ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْبَسُ فِي السِّتِّينَ وَيُصَبِّرُ لِحْيَتَهُ بِالْوَرْسِ وَالزَّعْفَرَانِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے پہنتے پاپوش چمڑے دباغت کیے ہوئے اور بن باؤں کی اور زرد رنگتے داڑھی اپنی کو ساتھ ورس کے کہ نام ایک گھانس زرد رنگ کا ہے بیچ شہروں یمن کے اور ساتھ زعفران کے اور تھے ابن عمرؓ کرتے یہ یعنی جو ذکر کیا گیا یعنی پہنتے جوتی مذکور کو اور کرتے خضاب نہ کو نقل کی یہ نسائی نے ف اس سے خضاب کرنا حضرتؐ کا معلوم ہوا اور حدیث انسؓ سے کہ کتاب اللباس میں گذری معلوم ہوا کہ حضرتؐ نے خضاب نہیں کیا وجہ تطبیق اُنکے کی وہاں ذکر کیگئی ہے وَعَنْ عَمَّارٍ قَالَ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ فَقَالَ مَا أَحْسَنَ هٰذَا قَالَ ثُمَّ مَرَّ آخَرُ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ فَقَالَ هٰذَا أَحْسَنُ مِنْ هٰذَا ثُمَّ مَرَّ آخَرُ قَدْ خَضَبَ بِالصُّفْرَةِ فَقَالَ هٰذَا أَحْسَنُ مِنْ هٰذَا كُلِّهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ گذرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک شخص کہ خضاب کیا تھا اُسنے ساتھ مہندی کے پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا خوب ہے یہ کہا راوی نے پس گذرا ایک اور شخص کہ خضاب کیا تھا اُسنے ساتھ مہندی اور وسمہ کے یعنی نرا سیاہ نہ تھا وہ پس فرمایا حضرتؐ نے یہ بہت اچھا ہے پہلے سے پھر گذرا ایک اور شخص کہ خضاب کیے ہوے تھا ساتھ زردی کے پس فرمایا یہ بہت خوب ہے ان سب سے نقل کی یہ ابوداؤد نے وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيِّرُوا الشَّيْبَ وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالزُّبَيْرِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تغیر کرو بڑھاپے کو یعنی خضاب سے اور نہ مشابہت کرو ساتھ یہود کے کہ وہ خضاب نہیں کرتے نقل کی یہ ترمذی نے

اور نقل کی یہ نسائی نے ابن عمرؓ سے اور زبیرؓ سے اور بصفحہ نخون ہیں ابن زبیرؓ ہے ف احتمال ہے کہ یہ حکم خاص اہل جہاد کے لیے ہو واسطے اظہار قوت اور خوف دلانے دشمنوں کے ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْتِفُوا الشَّيْبَ فَاِنَّهٗ نُوْرُ الْمُسْلِمِ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِى الْاِسْلَامِ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا حَسَنَةً وَكَفَّرَ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً وَرَفَعَهٗ بِهَا دَرَجَةً رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ اُنہ نے نقل کی اپنے باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ چنو سفید بالوں کو اسلیے کہ تحقیق بڑھاپا سبب نور رانیت کا ہے مسلمانوں کو جو شخص کہ بوڑھا ہو بوڑھا ہونا یعنی ایک بال سفید ہو مسلمانی میں لکھتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اُسکے ایک نیکی اور دور کرتا ہے اُس سے بسبب اُسکے ایک خطا اور بلند کرتا ہے اُسکا بسبب اُسکے ایک درجہ نقل کی یہ ابوداؤد نے ف بڑھاپا سبب نور رانیت کا ہے اسلیے کہ بڑھاپا وقار ہے جیسے کہ تیسری فصل میں آتا ہے کہ اوّل جو بوڑھے ہونے والے مومن ابراہیم علیہ السلام تھے پس جب اُنھوں نے بڑھاپا دیکھا داڑھی میں تو کہا کیا ہے یہ اے رب میرے جواب آیا کہ یہ وقار ہے عرض کیا کہ خداوندا زیادہ کر وقار میرا اور وقار مانع آتا ہے آدمی کو فسق و معاصی سے اور باعث ہوتا ہے تولہ اور طاعات کا اور یہ سبب نور کا ہوتا ہے کہ دوڑتا ہوگا آگے مومن کے ظلمات حشر میں جیسے کہ مذکور ہے اس آیت میں یَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ بہرحال ان توجیہ نور سے مراد نور روز قیامت کا ہوا جیسے کہ ایک حدیث میں صریح آیا ہے اور اگر مراد نورانیت ہے جمال و صولت و صفائی باطن اور سیرت نیک ہو کہ بوڑھوں کو اس عالم میں حاصل ہوتی ہیں بعید نہ ہو اور بحسب اس حدیث کے مکروہ ہے چننا سفید بال کا اگر نزدیک اکثر علما کے مخ ع وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِى الْاِسْلَامِ كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَالنَّسَائِىُّ اور روایت ہے کعب بن مرہ سے سُنے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ بوڑھا ہو بوڑھے ہونے کہ اسلام میں ہوتا ہے بوڑھا ہونا واسطے اُسکے نور دن قیامت کے نقل کی ترمذی اور نسائی نے ف یہاں ایک سوال و اشکال وارد ہوتا ہے کہ جب بڑھاپا سبب نورانیت کا ہے تو آخر میں کیوں منع ہوا جواب یہ کہ مشروعیت خضاب کے بسبب دو مصلحت دینی کے ہے کہ وہ اظہار قوت کا ہے آگے دشمنوں کے تا وہ ضعیف نہ جانیں اور دلیر نہوں پھر اگر کوئی کہے کہ اگھیڑنا بالوں کا اس مصلحت کیلیے کیوں جائز نہوا اسکا جواب یہ ہے کہ بال چننے میں اگھیڑنا سفید بالوں کا نکاح ترے ہوتا ہے اور آخر کو باعث بہتی کا ہوتا ہے بخلاف خضاب کے کہ زیادتی ایک وصف کی ہے پس پس فرق ہوا سمین اور اسمین ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ كَانَ لَهٗ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَّتَيْنِ وَدُوْنَ الْوَفْرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھی میں نہاتی میں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک پاسن سے یعنی دھرا ہوتا تھا درمیان میں میرے اور حضرتؐ کے اور تھے حضرتؐ کے بال اوپر جمہ کے اور نیچے وفرہ کے نقل کی یہ ترمذی نے ف سر کے بالوں کے تین نام ہیں ایک تو جُمہ ساتھ پیش جیم اور تشدید میم کے اور دوسرے وفرہ ساتھ زبر واو اور جیم ف کے اور تیسرے لمہ ساتھ زیر لام اور تشدید میم کے پس جُمہ بال کندھوں تک اور وفرہ لوؤں تک اور لمہ بیچ میں ہیں کانوں اور کندھے کے یعنی کانوں سے نیچے اور کندھے سے اوپر پس کہتی ہیں حضرت عائشہؓ کہ بال حضرتؐ کے اُسوقت میں اوپر جمہ سے اور نیچے وفرہ سے یعنی لوؤں سے نیچے اور کندھوں سے اونچے تھے جو کہ لمہ کہتے ہیں اور کبھی جمہ بمعنی مطلق بالوں کے آتا ہے جیسے شمائل میں آیا ہے تضرب جمتہ شحمہ اذنیہ ع وَعَنِ ابْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ تَغْلِبَ اُمَّتِىْ لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ يَّحْلِقُوْا نِصْفَ رُءُوْسِهِمْ اِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِىُّ وَلِاَبِىْ دَاوٗدَ فَاِنْ فَعَلْتُمْ فَاحْلِقُوْا شَعْرَةً وَنَقِّعُوْهَا بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَلِلنَّسَائِىِّ اِلَى اَنْصَافِ سَاقَيْهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابن حنظلیہؓ سے کہ ایک شخص ہے صحابیوں میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھا شخص ہے خریم اسدی اگر نہ ہوتے لمبے بال اُسکے اور درازی تہبند اُسکے کی پس پہنچی یہ خبر خریم کو پس لی اُسنے چھری پس کاٹ ڈالے ساتھ اُسکے بال اپنے کانوں تک اور بلند کیا تہبند اپنا آدھی پنڈلی تک نقل کی یہ ابوداؤد نے ف خریم اسدیؓ بھی حضرتؐ کے صحابی تھے قبیلہ بنی اسد سے حضرتؐ نے اُنکے حق میں کلام کیا مذکور فرمایا اور درازی بالوں کی اگرچہ مذموم و مکروہ نہیں لیکن یہ کہ آنحضرتؐ نے تین بسبب درازی بالوں کے تجسر معلوم کیا ہوگا

ف اور کسی احتمال ہے کہ حکم خاص ہیں ہو جو ہے ہو

ف بڑھاپا سبب نور رانیت کا ہے

اِس سبب سے شکایت فرمائی اور اس سے معلوم ہوا اگر کوئی مسلمان میں کوئی بات خلاف شرع ہو اور اسکا ذکر غائبانہ کرے تو جائز ہے جبکہ یہ جانے کہ وہ سُنے گا تو باز رہیگا اُس سے بدع وعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَتْ بِیْ دُوَابَّۃٌ فَقَالَتْ لِیْ اُمِّیْ لَاَجُرَّمَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمُرُّ بِنَا وَلَا نَخْدُمُہٗ فَمَا رَاَیْتُہٗ فَوْقَ اور روایت ہے انس رضؓ سے کہ کہا تھے واسطے میرے کیوں کہا واسطے میرے نہیں میری ماں نکوٹوں گی میں انکو تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پھنچے انکو اور پکڑتے انکو نقل کی یا بوداؤد نے ف یعنی از راہ پیار کے پس بسبب ترک و تمین کے میاں اُنکی کتر تی نہ تھیں اور کراہت دار تی کی بالوں کی کہ نہ کو رہوئی بسبب کو رسے یہ منافی اِسکے نہیں بدع وعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمْھَلَ اٰلَ جَعْفَرٍ ثَلٰثًا ثُمَّ اَتَاھُمْ فَقَالَ لَا تَبْکُوْا عَلٰی اَخِیْ بَعْدَ الْیَوْمِ ثُمَّ قَالَ ادْعُوْا لِیْ اِبْنَیْ اَخِیْ فَقَالَ اِئْتُوْنِیْ بِنَاءً کَاَنَّا اَفْرَاخٌ فَقَالَ ادْعُوْا لِیَ الْحَلَّاقَ فَاَمَرَہٗ فَحَلَقَ رُءُوْسَنَا رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے عبداللہ بن جعفر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مہلت دی اولاد جعفر طیار کو یعنی بعد پہنچنے خبر شہادت جعفر کے تین دن تک یعنی چھوڑے رکھا انکو کہ روتے تھے اور غم کرتے تھے جعفر پر اور نہ آئے حضرتؐ انکے پاس پھر آئے انکے پاس یعنی انکی تسلی کے لیے اور فرمایا مت رو اوپر بھائی میرے کے بعد آجکے دن کے پھر فرمایا بلاؤ میرے پاس بیٹے بھتیجوں کو یعنی عبداللہ اور عون اور محمد کو کہ بیٹے جعفر کے تین پس لائے گئے ہم گویا کہ ہم چوزے تھے پھر فرمایا بلاؤ اسکو واسطے میرے نائی کو پس حکم کیا اُسکو مونڈنیکو پس مونڈے سر ہمارے نقل کی یا بوداؤد اور نسائی نے ف جعفر بیٹے ہیں ابو طالب کے اور بھائی حضرت علیؓ کے پس حضرتؐ کے چچیرے بھائی ہوئے اور مہلت دی آلِ جعفر کو تین دن تک اسپر کہ روتا اور تعظیم بہ نہایت پر بغیر نوحہ کرنیکے جائز ہے تین دن تک اور بعد آجکے دن کے کہ نہایت ماتم داری کے تین دن ہیں اس سے معلوم ہو کہ تین دن سے زیادہ رونا اور غم کرکھنا نہایت پر اور تعزیت کرنی نہ چاہیے اور حضرتؐ نے اُن لڑکوں کے مونڈنیکا حکم کیا باوجودیکہ رکھنا بالوں کا افضل ہے سوائے بعد فراغ حج یا عمرے کے اسلیے کہ انکی ماں اسوقت عیش مشغول مصیبت میں ہوں کنگھی کرنی اور دھونا وغیرہ بالوں کا اُنسے نہیں ہونیکا جوئیں وغیرہ پڑجاوینگی بالوں میں بدع وعَنْ اُمِّ عَطِیَّۃَ اَنَّ امْرَاَۃً کَانَتْ مُحِدٌّ بِالْمَدِیْنَۃِ فَقَالَ لَھَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَمْتَشِطِیْ فَاِنَّ ذٰلِکِ اَحْظٰی لِلْمَرْاَۃِ اَحَبُّ اِلَی الْبَعْلِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَقَالَ ھٰذَا الْحَدِیْثُ ضَعِیْفٌ رَاوِیَاہُ مَجْھُوْلٌ اور روایت ہے ام عطیہؓ انصاری سے کہ تحقیق ایک عورت تھی خاتنہ کرتی مدینہ میں یعنی عورتوں کا پس فرمایا اسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ مبالغہ کر تو بیچ کاٹنے پیڑے کے اسلیے کہ نہ مبالغہ کرنا اُسمیں بہت لذت دیتا ہے عورت کو اور محبوب تر ہے یعنی لذیذ تر ہے طرف خاوند کے یعنی اگر بیچ کاٹنے اس موضع کے مبالغہ کرے تو خاوند لذت پاتا ہے اور نہ بیوی نقل کی یا بوداؤد نے اور کہا یہ حدیث ضعیف ہے اور راوی اسکے مجہول ہیں ف احتمال ہے کہ مراد راوی سے بعض راوی ہیں یعنی راوی چنانچہ مؤید ہیں اسکے یہ الفاظ جو ایک نسخہ صحیحہ میں آئے ہیں در روایۃ مجہولۃ اور احتمال یہ بھی ہے کہ مراد یہ ہو لاحد رواتہ مجھول چنانچہ مؤید اسکے یہ الفاظ ہیں جو ایک نسخہ میں گئے ہیں وفی روایتہ مجھولٌ لیکن روایت کیا ہے اسکو طبرانی نے ساتھ سند صحیح کے اور حاکم نے اپنی مستدرک میں ضحاک بن قیس سے اور اُسکے لفظ ہیں انخفضی ولا تنھکی فانہ اظہر للزوج واحظی عند الزوج وعَنْ بَرِیْرَۃَ بِنْتِ صَفْوَانَ اَنَّ امْرَاَۃً سَاَلَتْ عَائِشَۃَ عَنْ خِضَابٍ لَھَا بِالْحِنَّاءِ فَقَالَتْ لَا بَاْسَ لَکِنِّیْ اَکْرَھُہٗ کَانَ حَبِیْبِیْ یَکْرَہُ رِیْحَہٗ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے کہ بریرہ بیٹی صفوان کی سے کہ تحقیق ایک عورت نے پوچھا عائشہؓ سے حکم خضاب کرنے مہندی کا یعنی سر میں پس کہا عائشہؓ نے کچھ مضائقہ نہیں لیکن میں ناخوش رکھتی ہوں اسکو تھے دوست میرے یعنی آنحضرتؐ مکروہ رکھتے تھے بو اسکی نقل کی یا بوداؤد اور نسائی نے ف ظاہر یہ ہے کہ مکروہ رکھنا حضرتؐ کا خضاب مہندی کو خاص بادنیں تھا اسلیے کہ گے گی حدیث میں آتا ہے کہ بہت نبی حضرتؐ نے ہند سے بسبب خالی ہونے ہاتھوں کے مہندی سے بدع وعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ ھِنْدَ بِنْتَ عُتْبَۃَ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَا یَعْنِیْ فَقَالَ لَا اَبَا یَعْصِیْ حَتّٰی تُغَیِّرِیْ کَفَّیْکِ مَا نَعْمَا کَفُّ سَبُعٍ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ تحقیق ہند بیٹی عتبہ کی نے کہا اے نبی اللہ کے بیعت لو مجھ سے پس فرمایا نہیں بیعت لیتا میں تجھ سے یعنی ساتھ بند ہونیکے یہانتک کہ تغیر کرے تو دونوں ہاتھوں اپنے کو یعنی مہندی لگاوے تو پس گویا کہ دونوں ہاتھ تیرے درندے کے ہیں نقل کی یہ ابوداؤد نے ف ہند بنت عتبہؓ بیوی ہیں

ابوسفیانؓ کو دنوں معاویہؓ کی دن فتح مکہ کے سلام لائیں تھیں اور ظاہر ہے کہ یہ بیعت غیر دن فتح مکہ کے ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ عورتوں کو مہندی لگانی ہاتھ میں مستحب ہے اور ترک اسکا مکروہ اور کراہت بسبب مشابہت مردوں کے ع وَعَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَتْ عَيْنَايَ يَدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَضَتْ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ غَيْرَ يَدِ عَائِشَةَ فَقَالَ مَا أَدْرِي أَيَدُ رَجُلٍ أَوْ يَدُ امْرَأَةٍ فَقَالَتْ بَلْ امْرَأَةٌ قَالَ لَوْ كُنْتِ امْرَأَةً لَغَيَّرْتِ أَظْفَارَكِ يَعْنِي بِالْحِنَّاءِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ ف اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا اشارہ کیا ایک عورت نے پس دیکھا وہ سے کہ اُسکے ہاتھ میں ایک خط تھا کہ کسی نے بھیجا تھا طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس پھینچ لیا حضرتؐ نے ہاتھ اپنا یعنی ملیا وہ خط پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ نہیں جانتا میں کہ آیا ہاتھ مرد کا ہے یا عورت کا کہا اُس عورت نے بلکہ ہاتھ عورت کا ہے فرمایا حضرتؐ نے اگر ہوتی عورت یعنی رعایت کرنیوالی شعار عورتوں کی البتہ تغیر کرتی ناخن اپنے یعنی ساتھ مہندی کے نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف اس میں تاکید ہے استحباب مہندی لگانے کی عورتوں کو اور کمال تعلیم آداب کی ہے ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالنَّامِصَةَ وَالْمُتَنَمِّصَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ مِنْ غَيْرِ دَاءٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا لعنت کی گئی ملانیوالی اور ملوانیوالی یعنی بالوں کا چٹلا ڈالنے والی اور ڈلوانیوالی اور چننے والی اور چنوانیوالی یعنی بالوں کو اور گودنیوالی اور گدوانیوالی بغیر بیماری کے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف شرح ان الفاظ کی پہلی فصل میں ذکر ہو چکی ہے اور بغیر بیماری کے یعنی اگر حاجت کودنے کی ہو جائز ہے اگرچہ باقی رہیں نشان ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْأَةِ وَالْمَرْأَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا لعنت کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس شخص کو کہ پہنے پہناوا عورت کا سا اور لعنت کی اُس عورت کو کہ پہنے پہناوا مرد کا سا نقل کی یہ ابوداؤد نے وَعَنِ امْرَأَةِ أَبِي مَلِيكَةَ قَالَتْ قِيلَ لِعَائِشَةَ إِنَّ امْرَأَةً تَلْبَسُ النَّعْلَ قَالَتْ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَةَ مِنَ النِّسَاءِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابن ابی ملیکہؒ سے کہ کہا اُسنے کہ کہا گیا واسطے عائشہؓ کے کہ تحقیق ایک عورت پہنتی ہے پاپوش مردوں کی سی کہا حضرت عائشہؓ نے کہ لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس عورت کو کہ مشابہت کرے ساتھ مردوں کے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یعنی لباس میں اور کلام میں اور عورت کو مشابہت کرنی ساتھ مردوں کے عقل میں اور علم میں غیر مذموم ہے چنانچہ آیا ہے کہ کانت عائشۃ رضی اللہ عنہا یعنی عقل اُنکی مانند عقل مردوں کے تھی ع وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ كَانَ آخِرُ عَهْدِهِ بِإِنْسَانٍ مِنْ أَهْلِهِ فَاطِمَةُ وَأَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ عَلَيْهَا فَاطِمَةُ فَقَدِمَ مِنْ غَزَاةٍ وَقَدْ عَلَّقَتْ مِسْحًا أَوْ سِتْرًا عَلَى بَابِهَا وَحَلَّى الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ قُلْبَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ فَقَدِمَ فَلَمْ يَدْخُلْ فَظَنَّتْ أَنَّ مَا مَنَعَهُ أَنْ يَدْخُلَ مَا رَأَى فَهَتَكَتِ السِّتْرَ وَفَكَّتِ الْقُلْبَيْنِ عَنِ الصَّبِيَّيْنِ وَقَطَّعَتْهُمَا فَانْطَلَقَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِيَانِ فَأَخَذَهُ مِنْهُمَا فَقَالَ يَا ثَوْبَانُ اذْهَبْ بِهَذَا إِلَى آلِ فُلَانٍ إِنَّ هَؤُلَاءِ أَهْلِي أَكْرَهُ أَنْ يَأْكُلُوا طَيِّبَاتِهِمْ فِي حَيَاتِهِمُ الدُّنْيَا يَا ثَوْبَانُ اشْتَرِ لِفَاطِمَةَ قِلَادَةً مِنْ عَصَبٍ وَسِوَارَيْنِ مِنْ عَاجٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ثوبانؓ سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت سفر کرتے ہوتا آخر عہد اُنکا یعنی کلام اور وصیت اور کار اُنکا ساتھ لوگوں کے اہل اُنکے سے عہد حضرت فاطمہؓ یعنی سب کو رخصت کر کر اور رسنے سے فارغ ہو کر حضرت فاطمہؓ کے پاس تشریف لاتے اور جو کچھ کہنا ہوتا اُسنے کہتے اور جو کچھ وصیت کرنی ہوتی اُنکو کرتے اور رخصت کرتے اور نہیں اوّل اُنکو آتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُنکے پاس وقت آنیکے سفر سے فاطمہؓ یعنی سفر سے آتے تو اوّل اُنکے پاس آتے پس آئے آنحضرتؐ ایک جہاد سے اور حال آنکہ لٹکایا تھا حضرت فاطمہؓ نے اپنے گھر کے دروازہ پر پردہ یعنی زینت کے لیے اسلیے کہ اگر پردے کے لیے ہوتا تو حضرتؐ کو ناگوار نہ ہوتا اور پہنائے تھی حضرت حسنؓ اور حسینؓ کو دو کڑے چاندی کے یعنی ہر ایک صاحبزادے کو ایک ایک کڑا پہنایا تھا دو دو پس تشریف لائے آنحضرتؐ اور نہ داخل ہوئے یعنی حضرت فاطمہؓ کے گھر میں پس گمان کیا حضرت فاطمہؓ نے یہ کہ اُس چیز نے منع کیا حضرتؐ کو داخل ہونیسے وہ ہے کہ دیکھا یعنی لٹکانا پردے کا اور پہنانا کڑوں کا حضرت حسنؓ اور حسینؓ کو پس پھاڑ ڈالا حضرت فاطمہؓ نے پردہ

اور اُتار لیے دونوں کڑے دونوں صاحبزادوں کے ہاتھ سے اور توڑ ڈالا ہر ایک کڑے کو اُن دونوں کے ہاتھ سے پس گئے دونوں صاحبزادے حضرتؐ کے پاس روتے ہوئے پس لیا حضرتؐ نے زیور کو اُن دونوں سے اور فرمایا لے ثوبان لیجا اِس زیور کو طرف آل فلان کے یعنی اپنی قرابتیوں کا کہ محتاج تھے نام لیا اِس لیے کہ یہ اہل بیت میرے ہیں مکروہ رکھتا ہوں میں یہ کہ کھاویں لذائذ اپنی بیچ زندگانی اپنی کے دنیا میں یعنی لذت حاصل کریں اچھے طعاموں سے اور پہنیں لباس نفیس کو یا کھانا طیبات کا کنایہ ہے لذت حاصل کرنے سے اور چین کرنے سے بلکہ اختیار کرتا ہوں میں اُنکے لیے فقر و ریاضت تاکہ ہوں میرے لئے بلند اور نہ ہوں مشابہ اُن لوگوں کے کہ جنکے حق میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيٰوتِكُمُ الدُّنْيَا اور چونکہ آنحضرتؐ نے شکستہ دلی حضرت خاطر کی تصور کی بنظر شفقت و محبت کے فرمایا لے ثوبان تحریر کر واسطے فاطمہؓ کے ایک ہار عصب کا کہ دانت ہوتا ہے ایک جانور دریائی کا اُسکا ہار بناتے ہیں اور خرید و کڑے ہاتھی دانت کے یعنی دونوں صاحبزادوں کے لیے نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد نے **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِكْتَحِلُوْا بِالْاِثْمِدِ فَاِنَّهٗ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعَرَ زَعَمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهٗ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ بِهَا كُلَّ لَيْلَةٍ ثَلٰثَةً فِيْ هٰذِهٖ وَثَلٰثَةً فِيْ هٰذِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سرمہ لگاؤ ساتھ سرمہ صفہانی کے یعنی مداومت کرو اُسکی پس تحقیق وہ روشن کرتا ہے بینائی کو اور اُگاتا ہے بالوں کو یعنی پلکوں کو کہ باعث زینت و علامت صحت آنکھوں کی ہیں اور کہا ابن عباسؓ نے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سرمہ دانی لگانے تھے اِس سے ہر شب میں تین بار یعنی بے درپے اُس آنکھ میں یعنی دہنی میں اور تین بار یعنی بے درپے بائیں میں یعنی نقل کی یہ ترمذی نے ف کہا بعضوں نے کہ اثمد اسی سرمہ کو کہتے ہیں اور ظاہر یہ ہے کہ اثمد ایک قسم خاص سرمہ کی ہے اور بعضوں نے کہا کہ وہ سرمہ صفہانی ہے کہ خشک کرتا ہے آنسو کو اور زخموں کو اور قوی کرتا ہے آنکھوں کے ٹھیوں کو خصوصاً پٹھوں کو اور لڑکو کو اور ایک روایت میں آیا ہے بالاثمد المروح اور وہ وہ سرمہ ہے کہ ملایا جاوے اُسمیں مشک خالص اور ہر شب میں یعنی پہلے سونے کے جیسے کہ ایک روایت میں آیا ہے وعند النوم اور حکمت اُسوقت کے لگانے میں یہ ہے کہ آنکھوں میں رہتا ہے وظیفہ آنکھ میں سرایت خوب نرخ کرتا ہے ع **وَعَنْهُ** قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْتَحِلُ قَبْلَ اَنْ يَنَامَ بِاِثْمِدٍ فَلْيُوْتِرْ فِيْ كُلِّ عَيْنٍ قَالَ وَقَالَ اِنَّ خَيْرَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ اللَّدُوْدُ وَالسَّعُوْطُ وَالْحِجَامَةُ وَالْمَشْيُ وَخَيْرَ مَا اكْتَحَلْتُمْ بِهِ الْاِثْمِدُ فَاِنَّهٗ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعَرَ وَاِنَّ خَيْرَ مَا تَخْمُرُوْنَ فِيْهِ يَوْمٌ سَبْعَ عَشْرَةَ وَيَوْمٌ تِسْعَ عَشْرَةَ وَيَوْمٌ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَحَّلَ عُوْجَ بِهٖ مَاشِطَةً عَلٰى مَلْءٍ مِنَ الْمَلٰئِكَةِ اِلَّا قَالُوْا عَلَيْكَ بِالْحِجَامَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے اُسی سے کہ کہا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سرمہ لگاتے پہلے سونے کے ساتھ سرمہ صفہانی کے تین تین دفعہ ہر آنکھ میں کہا ابن عباسؓ نے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہترین چیز کہ دوا کرو تم ساتھ اُسکے یہ چار چیزیں ہیں لدود اور سعوط اور حجامت اور مشی اور بہترین چیز کہ سرمہ لگاؤ تم ساتھ اُسکے سرمہ صفہانی ہے پس تحقیق وہ روشن کرتا ہے بینائی کو اور جماتا ہے بالوں کو اور تحقیق بہترین دنوں کہ بھری ہوئی سینگی کچھوا اُن دنوں میں ستروہیں اور انیسویں اور اکیسویں ہیں اور تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب معراج ہوئی نہیں گذرے وہ کسی جماعت فرشتوں سے مگر کہا اُنھوں نے حضرتؐ کو کہ لازم ہے تجھ کو بھری ہوئی سینگی کچھواتی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے ف لدود ساتھ زیر لام کے کہتے ہیں اُس دوا کو کہ پکائی جاوے پیالہ کے مُنھ میں یا بچھ کی طرف سے اور سعوط اُس دوا کو کہتے ہیں کہ پکائی جاوے ناک میں اور حجامت کہتے ہیں بھری ہوئی سینگی کھینچنے کو اور مشی ساتھ زبر میم اور زیر شین اور تشدید ی کے بروزن فعیل کے دوائے مسہل کو کہتے ہیں مشتق مشی سے ہے یعنی چلنے کے چونکہ دوا اسہل سے بار بار چلانا ہوتا ہے دست کیلئے اسلیے اسکو مشی کہتے ہیں اور خون بلکہ تمام رطوبات دل دینے سے آدھے مہینے تک زیادتی اور غلبہ اور جوش میں ہوتا ہے اور اخیر مہینے میں بیچ نقصان اور سردی اور عدم جوشی کے ہوتا ہے پس ایام اوسط مہینے کے مناسب ہیں ساتھ عمل کے خصوصاً تین نہ کورہ اور تفصیل احکام حجامت کی کتاب الطب والرقی میں آوے گی انشاء اللہ تعالیٰ ۱۲ ح

وعن عائشة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی الرجال والنساء عن دخول الحمامات ثم رخص للرجال ان یدخلوا بالمیازر رواہ الترمذی وابوداؤد

اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مردون اور عورتون کو داخل ہونے حمامون کے سے پھر رخصت دی مردون کو داخل ہونے کی ساتھ تہبندون کے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے کہا مظہر نے کہ اجازت دی حضرتؐ نے عورتون کو حمام مین جانے کی اس لیے کہ تمام عضا اُنکے ستر ہین اور کھولنا اُنکا نہین جائز ہے مگر وقت ضرورت کے کہ مثلاً بیمار ہو تو داخل ہو علاج کے لیے یا منقطع ہو نفاس داخل ہو طہارت کے لیے یا ہو جنبی اور جاڑا بہت اور قادر ہو نہین پانیکے گرم کرنے پر اور ڈرہو ضرر کا استعمال کرنے پانی ٹھنڈے کے سے اور نہین جائز مردون کو جانا حمام مین بغیر تہبند کے کہ گھٹنے تک ہو نتہی اور نہین پوشیدہ ہے کہ ظاہر ہوا کلام سے حکم فرق کا درمیان مردون اور عورتون کے بیچ نہی کے اس لیے کہ عورتین ساتھ عورتون کے مانند مردون کے ہین ساتھ مردونکے بغیر فرق کے اور شاید کہ وجہ بیچ منع کرنے عورتون کے داخل ہونے حمام کے سے یہ ہے کہ اکثر حیا نہین کرتی ہین بعض انکی بعض سے اور ستر کھولدیتی ہین بعض انکی بعض کو مثل حیا مردون سے بھی پردہ نہین چہ جائیکہ اقارب سے اور مانند اسکے سے تو بالکل پردہ کرتی ہین نہین حتی کہ گھر مین جہ جائے حمام مین اور نہ وہ تہبند باندھتی ہین مگر ناد رس گویا آنحضرتؐ نے دیکھا فور نبوت سے حال نکا پس بند کیا انسے یہ دروازہ واللہ اعلم بالصواب

وعن ابی الملیح قال قام علی عائشة نسوة من اھل حمص فقالت من ایزانیات من قوم ای الشام قالت فلعلکن من الکوثا التی تدخل نساؤھا الحمامات قلن بلی قالت کانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تضع امرأة ثیابھا فی غیر بیت ذھبا الا ھتکت ما بینھا وبین ربھا وفی روایة فی غیر بیتھا الا ھتکت ستر ما فیما بینھا وبین اللہ عز وجل رواہ الترمذی وابوداؤد

اور روایت ہے ابی الملیح سے کہ کہا اُسنے آئین حضرت عائشہؓ کے پاس کتنی عورتین اہل حمص سے کہ ایک شہر ہے شام مین پس کہا حضرت عائشہؓ نے کہ کہان کی ہو تم کہا اُن عورتون نے کہ شام کی فرمایا حضرت عائشہؓ نے کہ شاید تم اُس بستی کی ہو کہ داخل ہوتی ہین عورتین اُسکی حماموں مین کہا اُنھون نے کہ ہان فرمایا حضرت عائشہؓ نے پس تحقیق سُنا ہے مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے نہین آتا کوئی عورت پڑے اپنے بیچ گھر خاوند اپنے کے مگر پھاڑا اُس نے پردہ درمیان اپنے اور درمیان پروردگار اپنے کے اور بیچ ایک روایت کے بیچ غیر گھر اپنے کے مگر پھاڑا اُسنے پردہ اپنا بیچ اُس چیز کے کہ درمیان اُسکے ہے اور درمیان اللہ کے کہ عزت والا اور بزرگی والا ہے یعنی اس روایت مین بجائے فی غیر بیت زوجہا الخ کے فی غیر بیتہا الخ ہے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے ف اسلیے کہ عورت حکم کی گئی ہے ساتھ پردہ کرنیکے اور محافظت کے اس سے کہ دیکھے اسکو اجنبی یہان تک کہ نہین لائق ہے واسطے اُسکے یہ کہ کھولے ستر اپنا خلوت مین بھی مگر نزدیک خاوند اپنے کے پس جسوقت کہ کھولے اعضا اپنے حمام مین بغیر ضرورت کے پس پھاڑا وہ پردہ کہ حکم کیا تھا اُسکو اللہ تعالیٰ نے اُسکا اور کہا طیبی نے کہ اسلیے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے لباس کہ ڈھانکے ساتھ اُسکے ستر اپنا اور لباس تقوی کا ہے پس گرنہ تقوی کیا اللہ تعالیٰ سے اور کھولا ستر اپنا پھاڑا پردہ کہ درمیان اُسکے اور درمیان اللہ تعالیٰ کے ہے

وعن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ستفتح لکم ارض العجم وستجدون فیھا بیوتا یقال لھا الحمامات فلا یدخلنھا الرجال الا بالازر وامنعوھا النساء الا مریضة او نفساء رواہ ابوداؤد

اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فتح کیا ویگی واسطے تمھارے زمین عجم کی اور پاؤگے تم اُسمین گھر کہ کہا جاویگا واسطے اُنکے حمام پس داخل ہون اُنمین مرد بدون تہبند کے اور منع کرو اُنکو داخل ہونے سے عورتون کو مگر بیمار ہو یا نفاس والی ہو نقل کی یہ ابوداؤد نے ف اور منع کرو اُنکو یعنی عورتون کو منع کرو مطلقاً خواہ تہبند باندھین ہون خواہ بن تہبند کے اسلیے کہ عورتین سر سے پانوں تک ستر ہین اور مردونکو ڈھانکنے ستر ہین کہ ناف سے زانون تک ہے باندھنا تہبند کا کافی ہے مگر جبکہ بیمار ہون عورتین تو واسطے علاج کے داخل ہون یعنی تنہا یا تہبند باندھکر یا جنبی نو واسطے غسل کے داخل ہون یا بسبب کسی اور عذر کے اور بغیر عذر کے عورتون کو حمام مین جانا جائز نہین مدح

وعن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلا یدخل حلیلتہ الحمام ومن کان یؤمن

بِاللّٰہِ فَلْیُکْرِمْ اَوْلٰی وَلْیَدْخُلْ عَلٰی اَیَّتِہِنَّ شَاءَ فَلْیَدْخُلْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ فِی الْاَدَبِ وَروایت ہے جابرؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے پس داخل ہو حمام میں بغیر تہبند کے اور جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور روز آخرت کے پس نہ بیٹھے اُس دسترخوان پر کہ دور کیا جاتا ہو اُس پر شراب نقل کی یہ ترمذی و نسائی نے ف نہ داخل کرے آدمی یعنی اذن نہ دے اپنی بیوی کو حمام میں جانیکا اور اسی کے حکم میں ہے مادر و دختر و خواہر کہ جو اسکے تحت حکم ہیں اور مکروہ ہے مرد کو یہ کہ دیوے اُسکو اجرت حمام کی اس لیے کہ ہوگا مددگار اُسکا مکروہ پر آور جانا حضرت کا حمام میں بیچ بعض کتابوں فقہ کے لکھا ہے لیکن اہل حدیث کے نزدیک صحیح نہیں اور جو حدیث کہ وارد ہوئی ہے اُسین منسوب بوضع ہے اور صحیح یہ ہے کہ آنحضرتؐ ہرگز حمام میں نہیں گئے بلکہ حمام کو دیکھا بھی نہیں اور مکہ معظمہ میں جو حمام یعنی مشہور ہے شاید کہ جس جگہ آنحضرتؐ نے ایک بار غسل کیا ہوگا وہاں حمام بنا دیا ہے اور احتمال ہے کہ نام اُسکا حمام یعنی اس سبب سے زبان زد ہو حضرتؐ کی پیدایش کی جگہ کی جانب اور نواحی اس جگہ کی واقع ہے واللہ اعلم لیکن ذکر حمام کا حدیثوں میں واقع ہوا ہے جیسے کہ مذکور ہوا اور نہ بیٹھے آدمی یعنی نہ حاضر ہو اُس جگہ میں کہ دور شراب ہوتا ہو وہاں یعنی پیتے ہوں اُسکو شراب خوار پس اگر یہ بھی پیوے تو بھی واجب ہے اوپر منع کرنا اُنکا اُس سے اور جبکہ پر بیٹھا اور نہ منع کیا اُنکو اور نہ اعراض کیا اُنسے اور نہ غصے ہوا اُوپر نہیں ہوگا مومن کامل بدرجہ

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ　فصل تیسری

عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ عَنْ خِضَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ شِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتٍ کُنَّ فِیْ رَاْسِہٖ فَعَلْتُ قَالَ وَلَمْ یَخْتَضِبْ اِدْ فِیْ رِوَایَۃٍ وَقَدِ اخْتَضَبَ بَکْرٌ بِالْحِنَّاءِ وَالْکَتَمِ وَاخْتَضَبَ عُمَرُ بِالْحِنَّاءِ بَحْتًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
روایت ہے ثابت سے کہ پوچھے گئے انسؓ بن مالک خضاب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے یعنی کرنے نہ کرنے اسکے سے پس کہا انسؓ نے کہ اگر چاہتا میں کہ شمار کروں موئین سفید کہ اُنکے سر مبارک میں تھے شمار کرتا میں یعنی آنحضرتؐ چند بال سفید رکھتے تھے خضاب کیوں کرتے اور اسلیے کہا صریح کہ نہیں خضاب کیا آنحضرتؐ نے زیادہ کیا انسؓ نے یا ثابتؒ نے انسؓ سے یا یک روایت میں اس عبارت کو کہ تحقیق خضاب کیا ابوبکرؓ نے ساتھ مہندی اور وسمہ کے اور خضاب کیا عمرؓ نے ساتھ نری مہندی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نہیں خضاب کیا یعنی سر مبارک میں پس نہیں منافی ہے یہ خضاب کرنے ڈاڑھی کے کہ جو روایت کیا گیا سابق اور آگے ابن عمرؓ سے اور کلام بیچ خضاب کرنے مہندی اور وسمہ کے اور نری مہندی کے اوپر مذکور ہو چکا ہے بدرجہ

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ کَانَ یُصَفِّرُ لِحْیَتَہٗ بِالصُّفْرَۃِ حَتّٰی یَمْلَاَ شُعَیْرَاتِہٖ مِنَ الصُّفْرَۃِ فَقِیْلَ لَہٗ لِمَ تُصَفِّرُ بِالصُّفْرَۃِ قَالَ اِنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَفِّرُ بِہَا وَلَمْ یَکُنْ شَیْءٌ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْہَا وَقَدْ کَانَ یُصَبِّغُ بِہَا ثِیَابَہٗ کُلَّہَا حَتّٰی عِمَامَتَہٗ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ فِیْ
اور روایت ہے ابن عمرؓ سے یہ کہ وہ تھے رنگتے اپنی ڈاڑھی ساتھ زردی کے یہانتک کہ بھرے پڑے ڈنکے زردی سے پس کہا گیا اسطے اُنکے کہ کیوں رنگتے ہو زردی سے کہا تحقیق دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ رنگتے تھے ساتھ زردی کے یعنی ڈاڑھی اور نہ تھی کوئی چیز محبوب تر طرف حضرتؐ کے زردی سے یعنی خضاب ڈاڑھی میں اور تحقیق تھے حضرتؐ رنگتے ساتھ زردی کے کپڑے اپنے سب یہانتک کہ پگڑی بھی نقل کی یہ ابوداؤد اور نسائی نے ف ساتھ زردی کے یعنی ورس کے نام ایک گھاس کا ہے مشابہ زعفران کے اور کبھی اُسمین زعفران بھی ملائی جاتی تھی اور ظاہر ہوتا ہے کہ مراد ابن عمرؓ کی یہ ہے کہ رنگتے تھے حضرتؐ اُس سے ڈاڑھی کو جیسے کہ اوپر ذکر کیا گیا اور سیوطیؒ نے کہا کہ بعضوں نے کہا کہ مراد اس حدیث میں نگلنا بالوں کا ہے اور بعضوں نے کہا کہ نگلنا کپڑوں کا مراد ہے کہا سیوطیؒ نے کہ یہ اشبہ ہے اس لیے کہ نہیں نقل کیا گیا کہ حضرتؐ نے بال رنگے ہوں کبھی اور اکثر ترک کیا پس خبر دی ہلال کیؓ نے اُس چیز کی کہ دیکھی اور سمجھا ہے اور تاویل اُنہوں نے متعین کی ہے اُسکے تطبیق دینے کے درمیان حدیثوں کے انتہی اور یہ نہایت مدعا ہے اور رنگنے کپڑے کا یعنی زرد ہو جاتے تھے بسبب اثر اُس زردی کے نہ یہ رنگتے تھے اُنکو ساتھ اُسکے پھر پہنتے تھے اسلیے کہ منع کی ہی ہے زرد کپڑے کے پہننے سے واللہ اعلم بدرجہ

وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَوْہَبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی اُمِّ سَلَمَۃَ فَاَخْرَجَتْ اِلَیْنَا شَعْرًا مِّنْ شَعْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَخْضُوْبًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

اور روایت ہے عثمان بن عبداللہ بن موہب سے کہ کہا گیا میں اُم سلمہؓ کے پاس پس نکالا اُنھوں نے طرف ہمارے ایک بال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں میں سے
زنگین نقل کی یہ بخاری نے ف زنگین کہا میں نے کہا ابن ماجہ نے اور احمد نے ساتھ مہندی اور وسمہ کے اور نقل کی یہ بخاری نے اور بیہقی نے اور ترمذی نے نقل کی
شمائل میں انسؓ سے کہ کہا دیکھا میں نے بال آنحضرتؐ کا زنگین اور انسؓ سے یہ بھی گذرا ہے کہ آنحضرتؐ نے خضاب نہیں کیا شاید کہ ملا دیا تھا اُنکی ساتھ نفی کے کثرت احوال آنحضرتؐ کے
اور ساتھ اثبات کے اقل احوال آخر حیات یہ کہ حمل کیا جاوے ایک اُن دونوں کا حقیقت پر اور دوسرا مجاز پر یعنی بال کا رنگ متغیر تھا بسبب دیکھنے مہندی کے سر پر
واسطے دفع درد سر کے یا بسبب کثرت خوشبوئی کے اسکو زنگین کہا اور ظاہر تر نزدیک میرے یہ ہے کہ نفی خضاب کی محمول ہے اوپر خضاب سر کے بسبب بڑھاپے کے اور
اثبات یعنی کرنا اُسکا اوپر بال لحیہ ڈاڑھی کے بسبب سفیدی کے واللہ اعلم پھر دیکھی میں نے روایت بخاری کی کہ کہا تھا پاس اُم سلمہؓ کے بال آنحضرتؐ کی ڈاڑھی کا کہ
اُسمیں اثر مہندی اور وسمہ کا تھا پس حمل کیا جاوے اسپر وہ روایت کہ وارد ہوئی ہے مطلق جیسے کہ شمائل میں ہے کہ ابوبرزہؓ سوال کیے گئے کہ آیا خضاب کیا تھا
آنحضرتؐ نے کہا ہاں بدرجہ وعَنْ اَبِیْ اُمَیَّۃَ قَالَ اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِشَیْخٍ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ وَالْکَتَمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ ھٰذَا قَالُوْا یَتَشَبَّہُ بِالنِّسَاءِ فَاَمَرَ بِہٖ فَنُفِیَ اِلَی النَّقِیْعِ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَا نَقْتُلُہٗ فَقَالَ اِنِّیْ نُھِیْتُ عَنْ قَتْلِ الْمُصَلِّیْنَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ
اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا لایا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مخنث کہ تحقیق رنگے تھے اُسنے ہاتھ پاؤں اپنے ساتھ مہندی کے پس فرمایا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا حال ہے اسکا عرض کیا صحابہؓ نے کہ مشابہت کرتا ہے یہ ساتھ عورتوں کے یعنی قول فعل میں پس حکم کیا آنحضرتؐ نے اُسکے بارے میں پس نکالا گیا
وہ طرف نقیع کے کہ نام ایک جگہ کا ہے قریب مدینہ کے پس کہا گیا کہ یا رسول اللہ کیا نہ قتل کریں ہم اُسکو یعنی اگر فرمائیے تو مار ڈالیں اسکو کیا باعث فسق و فساد کا ہے پس
فرمایا حضرتؐ نے کہ تحقیق میں منع کیا گیا ہوں قتل کرنے نمازیوں کے سے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف ظاہر یہ کنایہ ہے اسلام سے اور بموجب اس قول کے کہ مسلمان
اگر نماز نہ پڑھے تو واجب القتل ہے محمول اوپر ظاہر کے ہو ع وَعَنْ وَلِیْدِ بْنِ عُقْبَۃَ قَالَ لَمَّا فَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَکَّۃَ جَعَلَ اَھْلُ مَکَّۃَ
یَاْتُوْنَہٗ بِصِبْیَانِھِمْ فَیَدْعُوْ لَھُمْ بِالْبَرَکَۃِ وَیَمْسَحُ رُؤُسَھُمْ فَجِیْءَ بِیْ اِلَیْہِ وَاَنَا مُخَلَّقٌ فَلَمْ یَمَسَّنِیْ مِنْ اَجْلِ الْخَلُوْقِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ
اور روایت ہے ولید بن عقبہؓ سے کہ کہا اُسنے جب فتح کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ تو شروع کیا مکہ والوں نے کہ لاتے تھے حضرتؐ کے پاس اپنے لڑکے پس
دعا مانگتے حضرتؐ واسطے اُنکے ساتھ برکت کے اور ہاتھ پھیرتے اُنکے سروں پر یعنی ازراہ شفقت کے پس لایا گیا میں بھی حضرتؐ کے پاس اور میں تھا آلودہ ساتھ خلوق کے
کہ نام ایک خوشبوئی کا ہے کہ مرکب ہوتی ہے ساتھ زعفران وغیرہ کے پس ہاتھ نہ لگایا حضرتؐ نے مجھکو بسبب آلودگی خلوق کے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف خلوق خوشبوئی
عورتوں کی ہے پس اُسکے لگانے سے لازم آتی ہے مشابہت ساتھ عورتوں کے اور یہ منع ہے مردوں کو ع وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ اَنَّہٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِیْ جُمَّۃً اَفَاُرَجِّلُھَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَاَکْرِمْھَا قَالَ فَکَانَ اَبُوْ قَتَادَۃَ رُبَّمَا دَھَنَھَا فِی الْیَوْمِ
مَرَّتَیْنِ مِنْ اَجْلِ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَاَکْرِمْھَا رَوَاہُ مَالِکٌ اور روایت ہے ابی قتادہؓ سے کہ تحقیق اُسنے کہا واسطے پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے تحقیق واسطے میرے بیس بال متوسط ہیں تک آدھے پس کنگھی کروں میں نکو فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہاں اور تعظیم کر اُنکی یعنی ساتھ تیل لگانے
وغیرہ کے کہا راوی نے پس تھا ابوقتادہؓ کہ کثرت تیل لگاتے تھے اُنکو ایک دن میں دو بار بسبب فرمانے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ہاں اور تعظیم کر اُنکی نقل کی یہ
یا لک نے موطا میں ف ناممکن ہے یہ بسبب کثرت خوشبوئی کے اسکو زنگین کہا اور ظاہر تر نزدیک میرے یہ ہے کہ نفی خضاب کی محمول ہے اوپر خضاب سر کے بسبب بڑھاپے کے اور
اثبات یعنی کرنا اُسکا اوپر بال لحیہ ڈاڑھی کے بسبب سفیدی کے واللہ اعلم پھر دیکھی میں نے روایت بخاری کی کہ کہا تھا پاس اُم سلمہؓ کے بال آنحضرتؐ کی ڈاڑھی کا کہ
اُسمیں اثر مہندی اور وسمہ کا تھا پس حمل کیا جاوے اسپر وہ روایت کہ وارد ہوئی ہے مطلق جیسے کہ شمائل میں ہے کہ ابوبرزہؓ سوال کیے گئے کہ آیا خضاب کیا تھا
آنحضرتؐ نے کہا ہاں بدرجہ وعَنْ اَبِیْ اُمَیَّۃَ قَالَ اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِشَیْخٍ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ وَالْکَتَمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ ھٰذَا قَالُوْا یَتَشَبَّہُ بِالنِّسَاءِ فَاَمَرَ بِہٖ فَنُفِیَ اِلَی النَّقِیْعِ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَا نَقْتُلُہٗ فَقَالَ اِنِّیْ نُھِیْتُ عَنْ قَتْلِ الْمُصَلِّیْنَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ
اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا لایا گیا آنحضرتؐ

انس بن مالک کے پس حدیث کی مجکو یہن میری نے کہ نام اُسکا مغیرہ ہے یعنی مین یاد رکھتا ہون کہ لوگون کے ساتھ انس کے پاس گیا مین لیکن کیفیت خول کی اور تفصیل احوال کی یاد نہین رکھتا ہون پس بہن میری نے بیان کیا کہ کہا اور تو اُسدن لڑکا تھا اور تھے تیرے دو گیسو گندھے ہوے یا کہا تھے قصتان پس ہاتھ پھیرا انس نے تیرے سر پر اور دعا برکت کی کی تیرے لیے اور فرمایا کہ منڈوا لون دونون کو یا کترواڈالون دونون کو اسلیے کہ مشبک ہیئت ہے یہود کی نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یا کہا تھے قصتان یعنی راوی کو شک ہوا ہے کہ لفظ قرنان کہا یا قصتان اور قصہ ساتھ پیش قاف اور صاد مہملہ کے کہتے ہین اُن بالون کو کہ سر سے آگے کی جانب ہوتے ہین ۱۲ ع **وَعَنْ** عَلِیٍّ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَحْلِقَ الْمَرْاَةُ رَاْسَهَا وَلَا التَّفْلُ اور روایت ہے علی سے کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ منڈوائے عورت سر اپنا نقل کی یہ نسائی نے ف عورت کے سر کے بال بنبر لڑ اڈھی کے ہین مرد کے لیے پس مرد کو اڈاڑھی اور اُسکو سر منڈانا حرام ہے ۱۲ ع **وَعَنْ** عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ ثَائِرُ الرَّاْسِ وَاللِّحْیَةِ فَاَشَارَ اِلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِیَدِهٖ کَاَنَّهٗ یَاْمُرُهٗ بِاِصْلَاحِ شَعْرِهٖ وَلِحْیَتِهٖ فَفَعَلَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَیْسَ هٰذَا خَیْرًا مِّنْ اَنْ یَّاْتِیَ اَحَدُکُمْ وَهُوَ ثَائِرُ الرَّاْسِ کَاَنَّهٗ شَیْطَانٌ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہے عطا بن یسار سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین پس آیا ایک شخص پراگندہ بال سر کے اور ڈاڑھی کے پس اشارہ کیا طرف اُسکے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ ہاتھ اپنے کے یعنی سطرح اشارہ کیا دست مبارک سے اپنی ڈاڑھی اور سر مبارک پر کہ اُس سے سمجھا جاتا تھا کہ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے ہین اُسکو ساتھ سنوارنے بالون اُسکے اور ڈاڑھی اُسکی کے پس سنوارا اُسنے بالون کو پھر آپس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا نہین یہ بہتر اِس سے کہ آوے ایک تمھارا اِس حالت مین کہ پراگندہ ہون بال اُسکے سر کے گویا کہ وہ شیطان ہے یعنی جن بہیئت پراگندہ بال ہے نقل کی یہ مالک نے **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ طَیِّبٌ یُّحِبُّ الطَّیِّبَ نَظِیْفٌ یُّحِبُّ النَّظَافَةَ کَرِیْمٌ یُّحِبُّ الْکَرَمَ جَوَادٌ یُّحِبُّ الْجُوْدَ فَنَظِّفُوْا اَرَاهُ قَالَ اَفْنِیَتَکُمْ وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْیَهُوْدِ قَالَ فَذَکَرْتُ ذٰلِكَ لِمُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ فَقَالَ حَدَّثَنِیْهِ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ نَظِّفُوْا اَفْنِیَتَکُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابن مسیب ابی سے کہ سُنے گئے وہ کہ کہتے تھے تحقیق اللہ تعالی پاک ہے دوست رکھتا ہے پاکی کو اور نہایت ستھرا ہے دوست رکھتا ہے ستھرائی کو کرم کرنیوالا ہے دوست رکھتا ہے کرم کو بخشش والا ہے دوست رکھتا ہے بخشش کو پس صاف رکھو کہا راوی نے کہ گمان کرتا ہون مین ابن مسیب کو کہ کہا اپنے صحنون کو اور نہ مشابہت کرو ساتھ یہودیون کے کہ صحن گھرون کے کوڑے کرکٹ سے ناپاک و خراب رکھتے ہین کہا راوی سے نے ابن مسیب سے کہ ذکر کیا مین نے یہ قول ابن المسیب کا مہاجر بن مسمار تابعی کے آگے کہا اُنھون نے کہ حدیث کی بجکو عامر بن سعد تابعی نے اپنے باپ سے یعنی سعد بن ابی وقاص صحابی سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند قول ابن المسیب کے مگر یہ ابن مسیب کے تفاوت کہ کہا مُہاجر نے ستھرے رکھو صحن اپنے گھرون کے یعنی اُنکی روایت مین لفظ افنیتکم صریح مذکور ہے گمان کو اُسمین دخل نہین جیسے کہ بیچ روایت ابن المسیب کے تفاوت کی یہ ترمذی نے ف پاک ہے یعنی نقصانون و عیبون سے و لفظ طیب بیچ جملہ الطیب کے ساتھ زیر طا کے ہے یعنی دوست رکھتا ہے خوش حالی اور خوش مقالی کو یا بوے خوش کو یعنی دوست رکھتا ہے اُسکے ستعمال کو اپنے بندون سے اور راضی ہوتا ہے اُنسے ساتھ اس فعل کے اور ایک نسخہ مین لفظ طیب ساتھ زبر طا کے اور زیری مشددہ کے ہے اور مراد اس سے وہ شخص ہے کہ وصف کیا جاوے ساتھ طیبات کے یعنی اچھے عقیدون اور اقوال اور افعال اور اخلاق اور احوال کے اور نظافت کے معنی ہین طہارت ظاہری اور باطنی اور کہا طیبی نے کہ ستھرا رکھنا صحن گھر کا کنایہ ہے کرم اور جود سے اسلیے کہ جب صحن گھر کا ستھرا ہوتا ہے تو لوگون کو اور مہمانون کو رغبت اُترنے کی اُسمین ہوتی ہے ۱۲ ع **وَعَنْ** یَحْیٰی بْنِ سَعِیْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ یَقُوْلُ کَانَ اِبْرَاهِیْمُ خَلِیْلُ الرَّحْمٰنِ اَوَّلَ النَّاسِ ضَیَّفَ الضَّیْفَ وَاَوَّلَ النَّاسِ اخْتَتَنَ وَاَوَّلَ النَّاسِ قَصَّ شَارِبَهٗ فَاَرٰی رَبُّهٗ مَا اَوْقَرَ مَا بَیْنَ عَیْنَیْهِ فَقَالَ یَا رَبِّ مَا هٰذَا قَالَ وَقَارٌ یَا اِبْرَاهِیْمُ قَالَ رَبِّ زِدْنِیْ وَقَارًا رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت یحیی بن سعید سے کہ تحقیق یحیی بن سعید نے سُنا سعید بن مسیب سے کہتے تھے

محمد یوسف کاتب

کہ حضرت ابراہیمؑ وہ پہلے شخص ہیں کہ جنہوں نے مہمانی کی یعنی رسم مہمانی کی اول انہوں نے شروع ہوئی اور اول لوگوں نے کہ ختنہ کیا اور اول لوگوں نے کہ سر میں اپنی اور اول لوگوں نے کہ دیکھا بڑھاپا یعنی سفید بال پس کہا اے پروردگار میرے کیا ہے یہ فرمایا پروردگار بزرگ و برتر نے کہ یہ وقار ہے یعنی بڑھاپا باعث علم و وجہ وقار کا ہے کہ جسکی لہو و لعب سے اور ارتکاب معاصی سے باز رکھتا ہے اے ابراہیمؑ کہا حضرت ابراہیمؑ نے کہ اے رب میرے زیادہ کر مجکو موجب وقار کو بڑھاپا ہے نقل کی یہ لفظ ف اور ذکر کیا سیوطی نے بیچ حاشیہ مؤطا کے اور خیر میں جو اول حضرت ابراہیمؑ سے شروع ہوئی ختنہ ہے بعد اسکے اقتی بستر الینا یا بخار میں پینا خضاب کرنا ساتھ تحفہ کے اور رسم کے خطبہ پڑھنا منبر پر جہاد کرنا راہ خدا میں مرتب کرنا لشکر کو جنگ میں میمنہ و میسرہ اور مقدمہ و قلب و ساقہ کرنا ساتھ لوگوں کے اور ترتیب کرنا مع **بَابُ التَّصَاوِيرِ** اب شروع ہے بیچ بیان تصویروں کے ف تصاویر جمع ہے تصویر کی یعنی صورت بنانے کے اور مراد یہاں صورتیں جاندروں کی ہیں کہ کھی ہوں یا پہنی ہوں یا دیوار وغیرہ پر **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** پہلی فصل **عَنْ** ابی طلحۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تدخل الملئکۃ بیتا فیہ کلب ولا تصاویر متفق علیہ روایت ہے ابی طلحہؓ سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں داخل ہوتے فرشتے اس گھر میں کہ ہو اسمیں کتا اور نہ اس گھر میں کہ ہوں اسمیں تصویریں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف لکھا ہے علما نے کہ مراد وہ کتا اور صورتیں کہ حرام ہے رکھنا انکا اور جو کہ ایسی نہیں ہیں جیسے کتا بالین شکار کے لیے یا واسطے محافظت زراعت اور مواشی کے یا صورتیں کہ خوار و پامال ہیں بچھونوں وغیرہ میں ہونا انکا مانع دخول ملائکہ کے نہیں اور یہ حکم استعمال صورت کا ہے اور بنانا صورت جاندار کا مطلق حرام ہے خواہ بچھونے پر ہو یا درہم پر یا اور چیز پر اور بنانا صورت جاندار کا اشد حرام ہے اور کبیرہ گناہ اور صورت درخت اور پہاڑ اور سوائے انکے کی اور ہیں جاندار کی نہیں حرام اور بعضوں نے کہا کہ یہ حکم عام ہے یعنی کتا اور صورت جاندار کی گھر میں مانع دخول ملائکہ کے ہیں مطلق اگرچہ انکی صورتوں میں ہوں کہ رکھنا انکا حرام ہو اور مراد فرشتوں سے غیر اعمال لکھنے والے ہیں اور غیر محافظت کرنیوالے کہ خدا نہیں ہوتے آدمی سے کسی حال میں **وَعَنِ** ابن عباس عن میمونۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصبح یوما حاجما وقال ان جبریل کان وعدنی ان یلقانی اللیلۃ فلم یلقنی اما واللہ ما اخلفنی ثم وقع فی نفسہ جرو کلب تحت فسطاط لہ فامر بہ فاخرج ثم اخذ بیدہ ماء فنضح مکانہ فلما اصبح لقیہ جبریل فقال لقد کنت وعدتنی ان تلقانی البارحۃ قال اجل ولکنا لا ندخل بیتا فیہ کلب ولا صورۃ فاصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یومئذ فامر بقتل الکلاب حتی انہ امر بقتل الکلب الصغیر حتی قتلہ الصغیر وترکہ الکبیر رواہ مسلم اور روایت ہے ابن عباسؓ سے نقل کی میمونہؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی ایک روز غمگین وخاموش اور فرمایا یعنی بیچ بیان سبب غمگینی کے حضرت میمونہؓ سے کہ اکسلی و بیوی سے یا اپنے دل میں یا آپ بطریق تعجب تحیر کے فرمایا تحقیق جبرئیلؑ نے وعدہ کیا تھا مجھسے ملاقات کرنیکا اجلی رات پس نہ ملاقات کی مجھسے خبردار ہو قسم خدا کی نہیں خلاف وعدہ کیا جبرئیلؑ نے مجھسے کبھی یعنی پہلے اسکے پھر آیا بیچ دل حضرت کے کتے کا کہ کہ پڑا تھا نیچے خیمہ حضرتؐ کے یعنی حضرتؐ کے دل میں آیا کہ جبرئیلؑ بسبب اس پچھے کتے کے نہیں آئے پس حکم کیا حضرتؐ نے اُس کتے کے نکالنے کا پس نکالا گیا وہ پھر لیا حضرتؐ نے اپنے ہاتھ میں پانی پس چھڑکا پانی اُسکے بیٹھنے کی جگہ پس جبکہ شام ہوئی ملے حضرتؐ سے جبرئیلؑ پس فرمایا حضرتؐ نے کہ تحقیق تُو نے وعدہ کیا تھا مجھ سے ملنے شب کہ نشستہ کہا کہ ہاں لیکن ہم نہیں داخل ہوتے اُس گھر میں کہ ہو اسمیں کتا یا صورت پس صبح کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس دن پس حکم فرمایا ساتھ قتل کرنے کتوں کے یہاں تک کہ حکم کیا ساتھ مارنے کتے باغ چھوٹے کے کہ اُسمیں چند اں احتیاج محافظت کی نہیں ہوتی اور چھوڑ دیا بڑے باغوں کے کتوں کو کہ اُنمیں احتیاج محافظت کی بہت ہوتی ہے نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن یدع فی بیتہ شیئا فیہ تصالیب الا نقضہ رواہ البخاری اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ چھوڑتے تھے اپنے گھر میں کسی چیز کو کہ جسمیں تصویریں ہوں مگر توڑ ڈالتے تھے اُسکو نقل کی یہ بخاری نے ف تصالیب جمع تصلیب کی ہے یعنی بنائے صورت صلیب کے یعنی سولی کی کہ جسکو نصاریٰ پوجتے ہیں بگمان اسکے کہ حضرت عیسیٰؑ کو یہودی سولی پر کھینچا تھا یہ شکل اُسکی ہے کہ وہ اسطرح کی ہوتی ہے اور یہاں مراد تصاویر سے مطلق تصویریں ہیں بع **وَعَنْهَا** انها اشترت نمرقۃ فیہا صورۃ فلما رآها رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفْتُ فِيْ وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَتُوْبُ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُوْلِهِ مَاذَا أَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هٰذِهِ النُّمْرُقَةِ قَالَتْ قُلْتُ اشْتَرَيْتُهَا لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتُوَسِّدَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ وَقَالَ إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِيْ فِيْهِ الصُّوَرُ وَالتَّمَاثِيْلُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے اُسی عائشہؓ سے کہ تحقیق اُسنے خریدا ایک تکیہ کہ اُسمیں تصویریں تھیں پس جبکہ دیکھا اُسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھیرے رہے دروازے پر اور نہ آئے گھر میں پس پہچانی حضرت عائشہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک میں ناخوشی یعنی بسبب اس تکیۂ تصویردار کے کہا عائشہؓ نے پس کہا میں نے یا رسول اللہ پھرتی ہوں میں مخالفت سے طرف خدا اللہ اور رسول اُسکے کے کیا گناہ کیا میں نے آپ گھر میں نہیں آئے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا حال ہے اس تکیہ کا اور کہاں سے لائی تو اسکو کہا عائشہؓ نے کہ کہا میں نے خریدا میں نے اسکو آپکے لیے تا کہ بیٹھیے آپ اوپر یعنی کبھی اور تکیہ لگائیے اوپر یعنی کبھی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق صورت بنانیوالے عذاب کیے جاوینگے دن قیامت کے اور کہا جاویگا اُنکو کہ زندہ کرو اُس چیز کو کہ بنایا تھا تمنے اور فرمایا کہ تحقیق وہ گھر کہ اُسمیں صورت ہے نہیں داخل ہوتے اُسمیں فرشتے یعنی اور اسی طرح نہیں داخل ہوتے اُسمیں انبیاء اور اولیاء نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْهَا** أَنَّهَا كَانَتْ فَلَتَتْ عَلٰى سَهْوَةٍ لَهَا سِتْرٌ فِيْهِ تَمَاثِيْلُ فَهَتَكَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّخَذَتْ مِنْهُ مِرْفَقَتَيْنِ مِنْهُ مُرْفَقَتَيْنِ فَكَانَ النَّبِيُّ يَجْلِسُ عَلَيْهِمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ تحقیق انھوں نے ڈالا اپنے طاقچہ نشین پر پردہ کہ اُسمیں تصویریں تھیں پس پھاڑ ڈالا اُسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس بنائے حضرت عائشہؓ اُسکے دو تکیے پس تھے وہ دونوں گھر میں بیٹھتے تھے اُنپر تکیہ لگا کر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ حدیث ظاہر میں منافات رکھتی ہے ساتھ حدیث پہلی کے اسلیے کہ پہلی حدیث سے معلوم ہوا کہ تصویر تکیہ پر کی مانع ہے دخول ملائکہ سے اگرچہ حرام ہو پس کھنا انی دونوں تکیونکا گھر میں کیونکر ہوا جواب اسکا یہ ہے کہ یہ تصویریں حرام جاندار کی نہ تھیں اور پھاڑنا پردہ کا بسبب اسکے تھا کہ حدیث بعد میں آتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے نہیں فرمایا ہے کہ پتھر اور مٹی کو کپڑے سے ڈھانکیں ہم اور اگر فرضاً صورتیں حرام بھی تھیں تو سر انکے تکیہ کے بنے میں کٹ گئے تھے اور بعضوں نے کہا کہ معنی ہتک کے قطع اور مٹا ڈالنا اُن صورتوں کا ہے کہ تھیں اُسمیں ۱۲ ح **وَعَنْهَا** أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِيْ غَزَاةٍ فَأَخَذْتُ نُمْطًا فَسَتَرْتُهُ عَلَى الْبَابِ فَلَمَّا قَدِمَ رَأَى النُّمْطَ فَجَذَبَهُ حَتّٰى هَتَكَهُ وَقَطَّعَهُ وَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَأْمُرْنَا أَنْ نَكْسُوَ الْحِجَارَةَ وَالطِّيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے ایک جہاد میں پس لیا میں نے ایک کپڑا یعنی بعد تشریف لیجانے حضرتؐ کے پس پردہ کیا میں نے اُسکا دروازے پر پس جب آئے حضرتؐ یعنی سفر سے پہلے دیکھا پردہ پڑا ہوا پس کھینچا اُسکو یہانتک کہ پھاڑ ڈالا اُسکو پھر فرمایا کہ تحقیق اللہ نے نہیں حکم کیا ہمکو کہ پہناویں ہم کپڑے پتھر اور مٹی کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ظاہر ساتھ زبردستی اور ہم کے ایک قسم لطیف ہے فرش کی کہ ریشے بار یک ہوتے ہیں اُسمیں اور اُسکو موج پر بھی ڈالتے ہیں اور پردہ بھی اُسکا بناتے ہیں اور شاید کہ وہ معرب نمد کا ہے اور حضرت عائشہؓ نے شاید کہ نکالا تھا اُسکو زینت کے لیے نہ پردہ کے لیے اسی لیے عتاب ہوا اور پھاڑا اُسکو بعضوں نے کہا ہے کہ اُس نمط میں صورتیں تھیں گھوڑوں کی تھیں پس حضرتؐ نے متلف کیا اور مجوکیا اُن صورتوں کو لیکن سیاق حدیث یہ چاہتا ہے کہ منع کرنا اور پھاڑنا اُسکا بسبب صورتوں کے نہ تھا بلکہ بسبب کراہت ڈھانکنے در و دیوار کے تھا ساتھ کپڑے کے جیسے کہ کہا کہ پھر فرمایا آخر اور طیبی نے کہا کہ کراہت تنزیہی ہے نہ تحریمی اسلیے کہ نہوتا امر الٰہی کا ساتھ اُسکے دلالت نہی پر نہیں کرتا اور حضرتؐ نے پھاڑا اور غصہ کیا بسبب عظیم شان اہل بیت کے اور توضع اور تقویٰ اُنکے کے تھا اور دلالت کرتی ہے یہ حدیث ۱۲ ہمہ کہ منع کیا جاوے ڈھانکنے دیواروں وغیرہ سے اور دلالت کرتی ہے اسپر کہ تغیر کرے بُری چیز کو ہاتھ سے اور غصہ کرے وقت دیکھنے اُسکے ۱۲ ع ح **وَعَنْهَا** عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الَّذِيْنَ يُضَاهُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہؓ سے اُسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بہت سخت لوگوں میں از روے عذاب کے دن قیامت کے وہ لوگ ہونگے کہ مشابہت کرتے ہیں ساتھ پیدائش خدا تعالیٰ کے

نقل کی بخاری اور مسلم نے ف یعنی مشابہت کرتے ہیں اپنے فعل کو ساتھ فعل الٰہی کے صورت بنانے میں یا تقدیر کلام یہ ہے کہ بناتے ہیں وہ چیز کہ مشابہ ہوتی ہے مخلوق الٰہی کے یعنی تصویر کہا ابن ملک نے کہ اگر عتقاد کرے یہ کہ اتو وہ کافر ہے زیادہ کرتا ہے اللہ عذاب اُسکو بسبب زیادتی قبح کفر اُسکے کے والا پس حدیث محمول ہے تہدید پر زجر وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ یَخْلُقُ كَخَلْقِیْ فَلْیَخْلُقُوْا ذَرَّةً اَوْ لِیَخْلُقُوْا حَبَّةً اَوْ شَعِیْرَةً مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا سُنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتا تھا اللہ تعالیٰ نے اور کون ظالم تر ہے اُس شخص سے کہ پیدا کرے مانند پیدا کرنے میرے کے یعنی صورت بنانے مانند صورت بنانے میرے کے اور درحقیقت میں پیدا کرنا نہیں ہے اُسی موجد سے کہ پیدا کیا ہو اختراعاً مادہ صورت بنانا ہے اور گمان کرتا ہے کہ میں نے بنایا ہے اگر یہاں دعویٰ پیدا کرنیکا رکھیں تو پس چاہیے کہ پیدا کریں ایک چیونٹی یا ایک دانہ یا جو یعنی یہ تخصیص بعد تعمیم ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللّٰهِ الْمُصَوِّرُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ کہا سُنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے سخت تر لوگوں کے از روے عذاب کے نزدیک اللہ کے مصوّرین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی جن لوگوں پر کہ عذاب سخت ہوگا بخلاف اُنکے یہ بھی ہیں بعضے علما نے کہا ہے کہ یہ وعید اُسکے حق میں ہے کہ صورتیں بتوں کی بناتے ہیں تا عبادت کیے جاویں اور یہ شخص کافر ہے پس اگر عذاب سخت ہووے نہ ہو اور بعضوں نے کہا جو قصد مشابہت کے ساتھ خداتعالیٰ کے صورت بنائے وہ بھی کافر ہے اور عذاب پر سخت ہے اور جو کہ بغیر اس قصد کے بنائے فاسق ہے نکافر اور حکم اُسکا حکم مرتکب تمام معاصی کا ہے اور اتفاق ہے اس پر کہ مراد تصویر حیوانات کی ہے نہ درختوں اور مانند انکے کی اور عرف میں اطلاق مصوّر کا اقل پر ہوتا ہے اور دوسرے کو نقاش کہتے ہیں اور مجاہد نے تصویر درخت بردار کو بھی مکروہ رکھا ہے اور محققین کے نزدیک تمام یہ باب خالی کراہت سے نہیں اور داخل لہو و لعب اور مالا یعنی کے ہے ۔ ع

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ كُلُّ مُصَوِّرٍ فِی النَّارِ یُجْعَلُ لَهٗ بِكُلِّ صُوْرَةٍ صَوَّرَهَا نَفْسٌ فَیُعَذِّبُهٗ فِیْ جَهَنَّمَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَاصْنَعِ الشَّجَرَ وَمَا لَا رُوْحَ فِیْهِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا سُنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ہر صورت کھینچنے والا پس آگ دوزخ کی جی پیدا کیا جاویگا واسطے اُسکے بدلے ہر صورت کے کہ بنایا ہے اُسکو ایک شخص پس عذاب کریگا وہ شخص مصوّر کو دوزخ میں کہا ابن عباسؓ نے پس اگر ہو تو ضرور بنانیوالا صورت درختوں کی اور اون چیزوں کی کہ نہیں ہے روح اُنمیں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پنج صوت بنانے گرجاؤں کے واسطے لڑکوں کے یعنی گڑیاں رخصت ہے لیکن امام مالک نے مکروہ رکھا ہے خریدنا اُنکا مردوں کو اور بعضوں نے کہا اباحت اسکی منسوخ ہے بر وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلْمٍ لَمْ یَرَهٗ كُلِّفَ اَنْ یَّعْقِدَ بَیْنَ شَعِیْرَتَیْنِ وَلَنْ یَّفْعَلَ وَمَنِ اسْتَمَعَ اِلٰی حَدِیْثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ اَوْ یَفِرُّوْنَ مِنْهُ صُبَّ فِیْ اُذُنَیْهِ الْاٰنُكُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَكُلِّفَ اَنْ یَّعْقِدَ بَیْنَ شَعِیْرَتَیْنِ وَلَنْ یَّفْعَلَ وَمَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً عُذِّبَ وَكُلِّفَ اَنْ یَّنْفُخَ فِیْهَا وَلَیْسَ بِنَافِخٍ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے اُسی سے کہ کہا سُنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرماتے تھے جو شخص کہ دعویٰ کرے اُس خواب کا کہ نہیں دیکھا یعنی جھوٹ بنا لیوے تکلیف دیا جاویگا یہ کہ گرہ لگائے درمیان دو جَو کے اور ہرگز نہ کر سکے گا یہ اور جو شخص کہ کان لگائے طرف بات ایک قوم کے حال آنکہ وہ قوم اُس شخص کے سُننے کو ناخوش رکھتے ہوں یا بھاگتے ہوں وہ اُس سے ڈالا جاویگا اُس کے کان میں سیسہ روز قیامت کے اور جو شخص کہ بنائے کوئی تصویر عذاب کیا جاویگا اور تکلیف دیا جاویگا یہ کہ پھونکے روح اُنمیں اور نہیں پھونک سکتا وہ روح نقل کی یہ بخاری نے ف پھر نہ کر سکے گا یعنی اُسکو عذاب کرینگے اور کہیں گے کہ دو جَوؤں کو آپس میں جوڑے اور ایک کرے اور جب کر سکے گا تو پھر عذاب کرینگے پس اسیطرح عذاب میں ہمیشہ رہیگا اور مناسبت میان فعل اُسکے کہ جھوٹا خواب بناتا ہے اور درمیان دو جَوؤں کے گرہ لگانے کے یہ ہے کہ جیسے بات میں خواب کی جھوٹی جوڑ لیوے دو جَو بھی جوڑے اور جھوٹا خواب بنانا اگرچہ ایک قسم جھوٹ کی ہے ولیکن شدت عذاب اُسپر اس سبب سے ہے کہ وہ متعلق ساتھ عالم غیب کے ہے

اور خواب سچا ایک جزء اجزاء نبوت سے اور حکم وحی کا رکھتا ہے پس گویا حق تعالیٰ پر جھوٹ باندھتا ہے اور ہمیں شبہ نہیں کہ یہ اشد ہے اقسام جھوٹ میں اور بعضوں نے کہا کہ یہ وعید اُس شخص کے حق میں ہے کہ دعوی نبوت یا ولایت کا کرے جیسے بعضے مدعی کاذب کرتے ہیں یعنی کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجکو نبی کیا اور خبر دی مجکو کہ فلانا منفور ہے یا ملعون ہے وغیر ذالک یا حکم کیا مجکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا اور ایسا حالانکہ نہ دیکھا تھا کچھ اور ٹالا جاویگا سیسہ اُسکے کان میں یہ وعید اُسکے حق میں ہے کہ سُنے واسطے چغل خوری کے اور فساد پھیلانے کے بخلاف اُسکے کہ سُنے بات کسی کی اسلیے کہ منع کرے اُنکو فساد سے یا بچے اُنکے شر سے ۱۲ منہ

وعن بریدہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ کھیلے ساتھ نرد شیر کے پس گویا کہ رنگا ہاتھ اپنا بیچ گوشت سور اور لہو اُسکے کے نقل کی یہ مسلم نے ف نرد شیر نام ایک کھیل کا ہے نکالا ہوا شاہ بن اردشیر بن بابک کا کہ بادشاہ ہوں فارس سے ہے اور رنگا ہاتھ اپنا یعنی داخل کیا ہاتھ اپنا اُنمیں از بسکہ لہو اور گوشت سور کے بخس ہیں خاص کر اُنکو ذکر کیا تا کہ بہت بیزار ہو اس کھیل سے اور کھیلنا مطلق نرد سے خواہ چوسار ہو یا تختہ نرد یا اور کچھ حرام ہے سب علماء کے نزدیک **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابی ہریرۃؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتانی جبرئیل قال تیتک البارحۃ فلم یمنعنی ان اکون دخلت علیک الا انہ کان علی الباب تماثیل وکان فی البیت قرام ستر فیہ تماثیل وکان فی البیت کلب فمر برؤس التماثیل الذی علی بابک البیت یقطع فیصیر کھیئۃ الشجرۃ ومر بالستر فلیقطع فلیجعل وسادتین منبوذتین توطان ومر بالکلب فلیخرج ففعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان الکلب لحسنین فی بیتھما تحتھما جرو فامر بہ فاخرج من البیت فاخبرنی بہ فاخبرتہ انہ قد خرج فاتاہ فقال کنت اتیتک البارحۃ فلم یمنعنی ان اکون دخلت الا انہ کان علی الباب تماثیل فمر برؤس التماثیل الذی فی بیتک کانہ شجر ومر بالستر فلیقطع منہ وسادتین منبوذتین توطان ومر بالکلب فلیخرج ففعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان الکلب للحسنین یلعبان بہ فی بیتھما فامر بہ فاخرج من البیت فاخبرنی

بحث کیونکہ یہ بھی ان تین قولوں میں سے ایک قول ہے جو علماء کے درمیان طویل یعنی جیسا کہ مصنف نے بعضے راویوں حدیث کے سے نقل کیا اور طویل کے دوسرے معنی مذموم کی اور
دشمن مبغوض کے اور یہاں طویل سے وہ طویل مراد ہے کہ اور واجب کے لیے ہو طویل غازیوں کا ح وعن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الخمر
قال بیعہ وآکلہ وساقیہ وشاربہ وحاملہ والمحمولۃ الیہ رواہ ابو داؤد ۱۲ یعنی روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
منع فرمایا شراب سے اور بیچنے سے اور کھانے سے اور غیر اسے اور غیر ایک قسم شراب کی ہے کہ بنائی تین اسکو حبشی یعنی سے کہا جاتا ہے اسکو سکر کی نقل کی یہ ابو داؤد
نے ف کہا جاتا ہے کہ تین یعنی ابن عمر سے منقول ہے یا کسی اور بیچ کے راوی سے ع وعن ابی موسیٰ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من شرب الخمر فی انیۃ لم تقبل صلوٰتہ اربعین صباحا رواہ احمد وابو داؤد اور روایت ہے ابی موسیٰ اشعری سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
کہ پیے شراب کو برتن سے پس تحقیق نہ قبول کی جائے گی اسکی نماز چالیس صبح کی نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد نے ف اسلیے کہ نہ دسے کھیلنا قاریے حقیقۃً یا صورۃً اور اوپر
گذر بھی چکا ہے کہ مطلق نرد سے کھیلنا حرام ہے ع وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا یتبع حمامۃ فقال شیطان یتبع
شیطانۃ رواہ احمد وابو داؤد وابن ماجۃ والحاکم فی شعب الایمان اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک
شخص کو کہ پیچھے پڑا ہے کبوتر کے کہ کھیل رہا ہے اور اڑانے میں مشغول ہو رہا ہے پس فرمایا کہ یہ شیطان ہے پیچھے پڑا ہے شیطان کے نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد اور
ابن ماجہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف اس شخص کو شیطان فرمایا بسبب دور ہونے اسکے حق سے اور مشغول ہونے اسکے کہ ما سوی میں اور کبوتر کو شیطان
اسلیے فرمایا کہ باعث بازی اہو و لعب کے ہوئے اور ذکر خدا اور کاروبار دین و دنیا سے باز رکھا اس سے معلوم ہوا کہ کبوتر بازی حرام ہے اور کہا نووی نے کہ پالنا کبوتر کا اور اسطے
انڈے بچے لینے کے یا واسطے دل بہلانے کے یا خط لیجانے کے جائز ہے بلا کراہت اور اڑانا انکا مکروہ ہے ح ع الفصل الثالث فصل تیسری
عن سعید بن ابی الحسن قال کنت عند ابن عباس اذ جاءہ رجل فقال یا ابن عباس انی رجل اما معیشتی من صنعۃ یدی واني
اصنع هذه التصاوير فقال ابن عباس لا احدثك الا ما سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمعتہ یقول من صور صورۃ فانہ
اللہ معذبہ بکل نفس نفخ فیہا الروح ولیس بنافخ فیہا ابدا فربا الرجل ربوۃ شدیدۃ واصفر وجہہ فقال ویحک ان ابیت الا ان تصنع
فعلیک بہذا الشجر کل شیء لیس فیہ روح رواہ البخاری روایت ہے سعید بن ابی الحسن تابعی سے کہ کہا تھا میں پاس ابن عباسؓ کے ناگہان آیا انکے
پاس ایک شخص اور کہا کہا اے ابن عباسؓ میں ایک شخص ہوں کہ نہیں ہے بندگی میری مگر پیشہ اپنے ہاتھ سے اور تحقیق میں بناتا ہوں یہ تصویریں یعنی کیا کروں میں اسکو
اس پیشہ کو حرام کیا ابن عباسؓ نے اسکے کوئی پیشہ جائز نہیں بتایا جملہ کلام ضرورت پیشہ جائز ہے یا نہیں پس ابن عباسؓ غصہ ہوئے اور کہا تعلق اسکا ساتھ اسکام کے
سخت ہے اور شاید منع کرنے سے باز نہ آوے روایت کی حدیث حضرتؐ کی پس کہا ابن عباسؓ نے نہیں حدیث کرتا میں تجھ سے مگر وہ چیز کہ سنی میں نے پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے شخص کہ بناوے تصویر پس بیشک اللہ عذاب کرنیوالا ہے اسکو یہانتک کہ پھونکے اسمیں
روح اور نہیں پھونک سکے گا وہ روح میں ہرگز پس سانس لیا اس شخص نے سانس اور زرد ہو چلا چہرہ اسکا یعنی بسبب سننے اس وعید کے پس کہا ابن عباسؓ نے
وائے ہے تجھکو اگر انکار کرتا ہے تو سب پیشوں سے مگر یہ کہ پیشہ کرے تو صورتوں کا پس لازم ہے تجھکو تصویر بھی پیچھے ان درختوں کی اور اس چیز کی کہ نہیں ہیں روح نقل کی یہ
بخاری نے ف نہیں پھونک سکے گا اگر یعنی پس لازم آیا کہ ہو عقاب اسکو ہمیشہ اور یہ محمول ہے وعید شدید پر بلا تقیید حلال جاننے کے اور لفظ روح بولا جاتا ہے ارادہ
روح کے اس شخص کیلئے کہ پھونکے بلا کہ یعنی کہ متحقق ہو امکان جیسے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روح عمار تقتلہ الفئۃ الباغیۃ بخلاف لفظ دویل کے کہ کہا جاتا ہے
اسکے لیے کہ متحقق ہو بالکل جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ویل للمطففین الخ ع وعن عائشۃ قالت لما اشکی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذکرت بعض
نساءہ کنیسۃ رأینہا بارض الحبشۃ یقال لہا مارية وكانت أم سلمة وأبو حبيبة قد ذكرتا من حسنها وتصاويرها فرفع رأسه فقال أولئك إذا مات فيهم الرجل الصالح بنوا على

فقد ہتکتم ما صوروہ وانما ہتکتم ما صوروہ اور روایت ہے عائشہ سے کہا جبکہ سامنے رکھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ذکر کیا یعنی بیوی حبشہ کی نے کنیسہ کا کہ عباد تخانہ یہود و نصاری کو کہتے ہیں معرب کنشت نام اس کنیسہ کا مدینہ تھا یعنی حضرت کی بیماری میں کہ یہاں یا تین روز سے مستسقی خاص الٰہی کے کرتی تھیں یعنی بیوی ہے ام سلمہ اور ام حبیبہ میں ذکر کنیسہ کا کہ بیچ زمین حبشہ کے دیکھا تھا کہ ایسے کہ کہا اور تھیں ام سلمہ اور ام حبیبہ گئی تھیں میں حبشہ کی میں یعنی اور وہاں لوگ ہیں نصاری پرستے ہیں کر کہیں ان دونوں نے خوبیاں کنیسہ کی اور تصویریں کہ ہیں تھیں پس اٹھایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اپنا اور فرمایا وہ لوگ یعنی اہل حبشہ یا نصاری ہیں جبکہ مرتا ہے میں سے کوئی مرد نیکبخت بناتے ہیں اوپر قبر اسکی کے مسجد یعنی جہاں خانہ کہ سجدہ کنیسہ کہتے ہیں پھر تصویریں بناتے ہیں اس مسجد میں یہ تصویریں یعنی صلحائی وہ لوگ بدترین خلق اللہ کے ہیں قتل کی یہ نجاری اور مسلم نے ف یعنی بسبب بنانے مسجد کے قبر پر اور پھر بنانے تصویروں کے اور نماز پڑھنے کے طرف قبر کے جیسے کہ اور حدیثوں میں کی ہے وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اشد الناس عذابا یوم القیمۃ من قتل نبیا او قتلہ نبی او قتل احد والدیہ فاصورۃ ویروی ذلک بعلم اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق سخت ترین لوگوں کا از روے عذاب کے دن قیامت کے وہ ہے کہ قتل کرے نبی کو یا قتل کرے اسکو نبی یا قتل کرے ایک کو ماں باپ اپنے میں سے و مصور اور عالم کہ نہ نفع ہو ساتھ علم اپنے کے یعنی موافق علم اپنے کے عمل نہ کیا ف یا قتل کرے اسکو نبی یعنی جہاد میں چنانچہ ایک روایت میں صریح کیا ہے اشد غضب اللہ علی رجل یقتل رسول اللہ فی سبیل اللہ ایسے کہ وہ ارادہ رکھتا تھا قتل نبی کا اور فی سبیل اللہ کی قید سے احتراز ہے اس قتل سے کہ از راہ حد و قصاص کے ہو وعن علی انہ کان یقول لقد ظہر لہم مسیلمۃ الکذاب اور روایت ہے علی سے کہ تحقیق وہ کہتے تھے کہ شطرنج جوا ہے یعنی میں کاف جوا ہے اگر حقیقتاً یا صورۃً اور تشبیہاً تو کہ ممنوع ہے وعن ابن شہاب ان عمر بن عبد العزیز کتب الی ابی موسی الاشعری یسألہ عن لعب الشطرنج فقال ما لکاد احد یلعب بالشطرنج الا خاطئ اور روایت ہے ابن شہاب سے کہ تحقیق ابو موسی اشعری نے کہا کہ نہیں کھیلتا ساتھ شطرنج کے مگر خطاکار وعنہ انہ سئل عن لعب الشطرنج فقال ہی من الباطل وما یحب اللہ الباطل رواہ مالک والبیہقی فی الآداب والاول فی شعب الایمان اور روایت ہے اسی ابن شہاب سے یہ کہ وہ پوچھے گئے کھیلنے شطرنج کے سے پس کہا کہ نہیں کھیلتا ہے باطل میں اور نہیں دوست رکھتا اللہ باطل کو نقل کیں یہ چاروں حدیثیں شعب الایمان میں ف ہاں میں لکھا ہے کہ مکروہ تحریمی ہے کھیلنا نرد کا اور شطرنج کا بموجب فرمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ جو کوئی کھیلے شطرنج یا نرد شیر پس گویا کہ ڈبویا ہاتھ اپنا سور کے لہو میں انتہی اور جامع صغیر میں حدیث نقل کیگئی ہے کہ ملعون ہے وہ شخص کہ کھیلے شطرنج اور دیکھنے والا اطراف شطرنج کے مانند کھانے والے گوشت سور کے ہے اور بعضی کتابوں میں جو امام شافعی سے جائز ہونا شطرنج کا ساتھ کتنی ایک شرطوں کے نقل کیا گیا ہے تو مقابلہ اعتساب میں لما حاصل سے نقل کیا ہے کہ امام شافعی کے نزدیک بھی یہ کروہ ہے پس معلوم ہوا کہ قول جواز کا امام شافعی سے دل ہوگا پھر جرح کی انھوں نے اس سے اور مختار غیروں نے لکھا ہے کہ مکروہ میں سب کھیل ہو سوائے وعن ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتی دار قوم من الانصار فیدعو لہم فدار فقال ذلک علیہم فقالوا یا رسول اللہ تاتی دار فلان ولا تاتی دارنا قال انما کان علی باب فلان ستر فرایت فی دارہم سترا فقال یغشی صلی اللہ علیہ وسلم ستور فقال ما لی ولدار الدنیا رواہ الخطیب اور روایت ہے ابی ہریرۃ سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر ایک قوم کے انصار میں سے حال آنکہ نزدیک آنکے گھر اوروں کے تھے یعنی وہاں نجاتے پس گران ہوا پر آنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انکے گھر اور نہ آنا انکے گھر پس عرض کیا انھوں نے یا رسول اللہ شریف لاتے ہو فلانے کے گھر میں اور نہیں تشریف لاتے ہو ہمارے گھر یعنی پس کیا تقصیر کی ہے ہمنے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں تمھارے گھر میں اسلیے نہیں آتا کہ تمھارے گھر میں کتا ہے کہا انھوں نے تحقیق انکے گھر میں بلی ہے یعنی اور وہ بھی درندہ ہے مانند کتے کے پس کیا فرق ہوگا کتے اور بلی میں پس فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلی درندہ نہیں نقل کی یہ قطنی ف یعنی بالجملہ درندہ ہو لیکن نجاست و شیطنت نہیں کہی کہ مانع آنے فرشتوں کے سے ہو جو الاف تھے کہ انجس ہے اور سیہ شیطان ہے اگر ضد ساتھ ملکیت کے کہتی ہے اور بسطیح انبیاء اور ملیت الملائکہ کہیں فقط احمد شبر یا الحمد للہ میں کہ تمام ہوا یہ میسر کتاب مظاہر حق کا وصلی اللہ علی رسولہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین

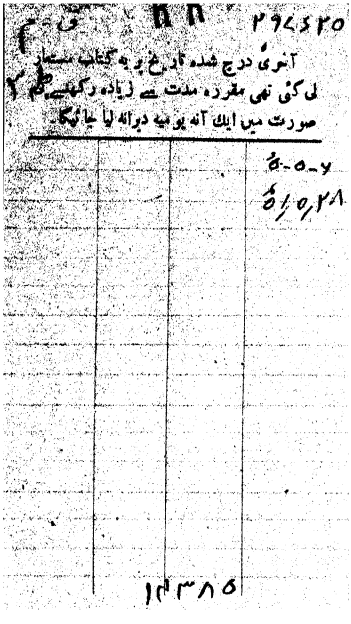
۲۹۷۶۲۵
آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائیگا
۵-۵-۷
۵/۱۰/۲۸
۱۴۳۸۵